شفاء الصدور و الکروب ترجمہ اردو

جلد اول حیات القلوب

مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب

یہ کتاب خاص واسطے مذہب اثنا عشریہ کے چھپی ہے اہل سنت جماعت نہ دیکھیں۔

لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب

بفضل خالق انس وجان و برکت ارواح مقدسہ حضرات امناء الرحمان کتاب ہدایت نصاب
حاوی قصص انبیاء سابقین و پیغمبران مرسلین حسن الاسلوب و مرغوب القلوب کہ

مسمیٰ

شفاء الصدور و الکروب

ترجمہ اردو

جلد اول حیات القلوب

بار دوم

مصنفات فخر المحدثین سند المجتہدین آخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ سے عجب کتاب ہے
جسکا ترجمہ زبان اردو میں حاوی المفاخر ... جناب مولوی ... صاحب نے فرمایا اور

در مطبع احمدی لکھنؤ بفرمائش جناب ... الحسین تاجر کتب چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الاحد الفرد الصمد ذی القوۃ المتین و صلوات اللہ علی سید الانبیاء والرسل ذی الکتاب المبین خیر الانام صاحب الولی والمقام محمد المصطفیٰ و آلہ الطاہرین المطہرین

اما بعد بندۂ خاکسار ذرۂ بیمقدار الراجی الی رحمۃ رب المشرقین سید مجتبیٰ حسین بن سید مقبول حسین بن سید تفضل حسین ہاشمی غفر اللہ لہما مومنین دیندار و شیعیان حیدر کرار علیہ السلام کی خدمت مین بعد عجز و انکسار اظہار کرتا ہے کہ کتاب ہدایت انتساب حیات القلوب مؤلفۂ عالم علوم ربانی واقف رموز و اسرار قرآنی علامۂ آخوند ملا محمد باقر مجلسی اصفہانی طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ کہ در حقیقت اسم بامسمیٰ ہے جب یہ حقیر سراپا تقصیر اس کتاب عدیم النظیر کے مطالعہ سے مستفیض ہوا بالہام غیبی یہ خیال [illegible] انبیا و مرسلین اور احوال خیر اشتمال حضرت خاتم النبیین و [illegible]

معصومین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین مین اب تک کوئی کتاب موافق مذہب شیعہ زبان اُردو مین تالیف نہین ہوئی اور جو مومنین کہ فارسی اور عربی نہین جانتے ان حالات سے جو باعث تحصیل سعادات جلیل ہین بالکل واقف نہین ان سب امور کا لحاظ کرکے چاہا کہ اگر یہ کتاب اُردو زبان مین ترجمہ ہو جاے اسکا فائدہ عام اور ہر شخص اسکے مطالعہ سے مستفید و مستفیض ہوگا پس بعون عنایت کردگار و تائید حضرت احمد مختار و آل اطہار اس ذرۂ بے مقدار نے ترجمہ شروع کیا ہر چند ہجوم کار اور کثرت افکار سے اُمید نہ تھی کہ یہ ترجمہ ختم ہوگا لیکن بہ برکت ارواح مقدسہ حضرات چہاردہ معصوم علیہم السلام اس کتاب مستطاب کے ترجمہ سے فارغ ہوا اُردو زبان عام فہم مین بامحاورہ ترجمہ کیا ہو خداوند عالم اس کتاب کو میری اور تمام ناظرین باتمکین کی نجات کا ذریعہ قرار دے اور جہان کہین ترجمہ مین مجھ سے غلطی یا لغزش واقع ہوئی ہو اسکو اپنی رحمت کاملہ سے عفو کرے اور ناظرین بھی بہ نظر شفقت و مرحمت درگذر فرماکر اصلاح فرمائین اور اس کتاب ہدایت انتساب کا نام شفاء الصدور و الکروب ترجمہ اُردو حیات القلوب رکھا گیا - جب مومنین دیندار و شیعیان جناب حیدر کرار کی نظر سے یہ ترجمہ گذرا اور مطالعہ کیا بہت پسند آیا اور بکمال شوق ہاتھون ہاتھ خرید کر لیا اور سب جلدین اسکی فروخت ہوگئین لیکن خواہش مومنین اور فرمایش موالیان حضرات ائمہ طاہرین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین تعالے اوسی طرح بکثرت باقی رہی پس جناب مستطاب عالی مراتب جلیل المناقب جلیل الالطائف مولوی سید محمد الحسین صاحب تاجر کتب اثنا عشری نے دوسری مرتبہ بکمال صحت و خوشخطی بصرف زر کثیر اپنی ہمت عالی سے خاص بنظر افادہ کافہ مومنین مومنین اس کتاب ہدایت انتساب کو چھاپا یا اور نقش اول سے یہ نقش دوم زیادہ مطبوع طباع حضرات مومنین شیعہ خیر خواہ ہوا فجزاہ اللہ خیر جزاء المحسنین ونفعہ بہا وایانا وسائر المومنین

بمحمد وآلہ الطیبین الطاہرین تمت المذنب

الخاطی السید مجتبی حسین المحاشی

عامل منشی ریاست

الحیاء نگر

آغازِ جلدِ اولِ ترجمۂ اردو حیات القلوب

کتاب اول مقربانِ بارگاہ خدا یعنے انبیاے عظام اور اوصیاے کرام کی تاریخ احوال اور صفات و معجزات اور علوم و معارف کا بیان اور بعضے بندگانِ شائستۂ خدا کا ذکر اور بعض بادشاہون کی کیفیت جو زمانِ حضرتِ آدم علیہ السلام سے تا قربِ زمانِ بعثت حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوے ہین

اور اس مین کئی باب ہین

باب اول اون چند احوال و امور کا بیان جو جمیع انبیا و اوصیا مین مشترک ہین۔ اور اسمین کئی فصلین ہین فصل پہلی پیغمبرون کی علتِ بعثت اور معجزات کا بیان۔ بسند معتبر منقول ہے کہ ایک کافر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین آیا اور کئی سوال کئے اور آخر دین اسلام سے مشرف ہوا منجملہ اونکے سوالون کے ایک سوال یہ تھا کہ آپ کس دلیل سے انبیا و رسل کی بعثت کو ثابت کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ ہم دلیل وبرہان سے ثابت کرچکے کہ ہمارا وہ خالق و صانع ہے جو ہمسے اور جمیع مخلوقات سے بلندتر ہے اور اس سے منزہ ہے کہ خلائق اوسکو دیکھ سکین یا چھو سکین یا اوس سے روبرو گفتگو کرسکین اور ہم یہ بھی جانتے ہین کہ وہ صانع حکیم ہے اور وہی فعل اوس سے صادر ہوتا ہے جسمین اوسکے بندون کی حکمت اور مصلحت ہو پس ثابت ہوا کہ خلق مین پیغمبرون اور رسولون کا ہونا ضرور ہے تاکہ اوسکے بندون کو اوسکا کلام پہونچائین اور اوس امر کی راہنمائی کرین جسمین اونکی مصلحت اور منفعت ہو اور اون کی بقا کا باعث ہو اور اوسکا ترک کرنا سبب اونکی فنا کا ہو اسی لیئے لازم ہوا کہ خلق مین حق تعالے کی جانب سے حکم کرنے والے موجود رہین اور کچھ لوگ اوسکی طرف سے ایسے مقرر ہون جو اوسکے کلام اور احکام کو خلق سے بیان کرین یہی لوگ پیغمبر اور حکیم و دانا اور تمام خلق مین اوس کے برگزیدہ ہین حق تعالی نے انکو علم و حکمت عنایت کی ہے اور انکو بحکمت مبعوث کیا ہے یعنے احوال و صفات مین تمام بنی نوع انسان سے علیحدہ ہین اگرچہ خلقت و ترکیب مین اونکے مشابہ ہین اور خدا نے علم و حکمت اور دلائل و براہین سے انکی تائید کی ہے اور انکو شواہد و معجزات عطا فرمائے ہین تاکہ انکو کلام کا صدق اور انکے سچے کی دلیل ظاہر ہو مانند مردہ زندہ کرنے اندھے اور کوڑھی کو شفا دینے کے اور ایسے کام کی جو کسی سے نہین ہو سکتے اور تمام خلق اون امور سے

ہوگا۔ کہ انبیا جانتے تھے اسلئے
ہوئے۔ اور دوسری احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو انبیٔ اسرائیل پر مبعوث ہوئے تھے اور انکا بعد
تھا۔ کیفیت اسکی بعد مذکور ہوگی اور ان پانچون پیغمبرون کا اولو العزم ہونا اکثر حدیثون مین
وارد ہوا ہے اور محققین نے اس باب مین بہت اختلاف کیا ہے۔ ظاہر اخبار جو درمیان اصحاب
حدیث کے مشہور ہے یہ ہے کہ اولو العزم وہ پیغمبر ہین جنکی شریعت پیغمبران گذشتہ کی شریعت کی
ناسخ ہے۔ جیسا کہ بسند موثق حضرت امام رضاؑ اور بسند معتبر جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے
کہ پیغمبران اولو العزم کو اسلئے اولو العزم کہتے ہین کہ یہ صاحب عزائم و شرائع تھے کیونکہ جب حضرت
نوحؑ مبعوث ہوئے انکو کتاب و شریعت سوائے شریعت آدمؑ کے ملی اور جتنے پیغمبر حضرت نوحؑ کے بعد
ہوئے سب انکی شریعت و طریقہ پر عمل کرتے رہے اور انکی کتاب کے تابع تھے۔ جب حضرت ابراہیم خلیل
اپنے صحیفون کو لیکر آئے کتاب نوحؑ کے ترک کرنے کا ارادہ کیا۔ اس سے یہ مراد نہین کہ اوسکا انکار کرین
بلکہ یہ امر ظاہر کرنا مقصود ہے کہ وہ شریعت منسوخ ہوگئی اوسپر عمل نکرنا چاہیئے۔ جتنے پیغمبر حضرت ابراہیمؑ کے
زمانے مین یا بعد اونکے تھے سب اونکی شریعت و طریقہ کے پیرو تھے اور اونکی کتاب پر عمل کرتے رہے۔
جب حضرت موسیٰ توریت لائے اور ترک عمل صحف ابراہیمؑ کا ارادہ کیا۔ جتنے پیغمبر کہ حضرت موسیٰؑ کے
عہد مین اور بعد اونکے ہوئے اونکی شریعت کے پیرو رہے اور اونکی کتاب پر عمل کرتے تھے۔ جب
حضرت عیسیٰ انجیل لائے اور حضرت موسیٰؑ کی شریعت و طریقہ کو ترک کرنے کا ارادہ کیا جتنے پیغمبر حضرت
عیسیٰؑ کے زمانے مین اور بعد اونکے ہوئے اونھین کی شریعت و کتاب کے تابع رہے ہمارے پیغمبر محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ کے زمانے تک۔ یہ پانچون پیغمبر اولو العزم اور تمام انبیاء و رسل سے بہتر ہین
حضرت محمد مصطفےٰ کی شریعت قیامت تک منسوخ نہوگی اور کوئی پیغمبر بعد حضرت کے مبعوث نہوگا اور
جو چیز آپکی شرع مین حلال ہے وہ قیامت تک حلال رہیگی اور جو حرام ہے وہ قیامت تک حرام رہیگی حضرت
کے بعد جو شخص دعوی پیغمبری کا کرے یا قرآن کے بعد کوئی کتاب لائے اور کہے کہ یہ کتاب خدا کی جانب
سے آئی ہے اوسکا خون مباح ہے اوس شخص کے لئے جو اس دعوی کو اوس سے سُنے۔ اور حدیث معتبر
مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ انبیاء کو اسلئے اولو العزم کہتے ہین کہ انسے
حضرت محمد مصطفےٰ اور آپکے اوصیا کے واسطے جو آپ کے بعد ہونگے اور حضرت مہدیؑ اور آپکی سیرت
و عادت کے واسطے عہد لیا۔ پس ان پیغمبرون کے ارادے اس امر کی تصدیق پر متفق ہوئے اور اقرار کاش
کیا حضرت آدمؑ نے وہ عزم و اہتمام جو اون پیغمبرون نے کیا تھا نکیا اسلئے خدا نے فرمایا ہے وَلَقَدْ
عَہِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا یعنی ہمنے آدمؑ سے محمدؐ اور ائمہؑ کے واسطے عہد

عزیز و محترم ہون نزدیک خدا کے اور فخر نہین کرتا اس امر پر۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار
وصی پیغمبرون کے پیدا کئے اور علیؑ اون سب سے افضل و بہتر ہے نزدیک خدا کے۔ اور روایت
معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ابوذرؓ نے جناب رسالتمآبؐ سے پوچھا کہ خدا نے کتنے
پیغمبر خلق مین بھیجے۔ فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار اور مطابق دوسری روایت کے تین لاکھ بیس
ہزار۔ پھر عرض کی انمین کتنے پیغمبر مرسل تھے فرمایا تین سو تیرہ۔ پھر عرض کی خدا نے کتنی کتابین
زمین پر نازل کین فرمایا ایک سو چوبیس اور موافق دوسری روایت کے ایک سو چار کتاب اور
مطابق اسی روایت اخیر کے پچاس صحیفے حضرت شیثؑ پر اور تیس صحیفے حضرت ادریسؑ پر اور بیس
صحیفے حضرت ابراہیمؑ پر اور چار کتاب یعنی توریت و زبور و انجیل و فرقان۔ بعد اسکے فرمایا اے
ابوذر انمین چار پیغمبر سریانی تھے۔ آدمؑ۔ شیثؑ۔ اخنوخ۔ نوحؑ۔ اخنوخ ادریس ہین اور وہ سب سے
پہلے قلم سے لکھنا شروع کیا۔ اور چار پیغمبر اون مین عرب تھے ہودؑ۔ صالحؑ۔ شعیبؑ۔ اور ہمارے پیغمبر
اول پیغمبران بنی اسرائیل موسیٰؑ اور آخر اونکے عیسیٰؑ تھے۔ اور درمیان حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے
چھ سو پیغمبر ہوے اور دوسری روایت مین بنی اسرائیل کے پیغمبرون کی تعداد چار ہزار بھی وارد
ہوئی ہے مگر روایت اول معتبر ہے۔ اور روایت معتبر مین منقول ہے کہ حضرت صادقؑ نے
صفوان جمال سے فرمایا اے صفوان تو جانتا ہے کہ خدا نے کتنے پیغمبر بھیجے عرض کی نہین۔ فرمایا
ایک لاکھ چالیس ہزار پیغمبر اور اسیقدر اونکے اوصیا۔ یہ سب راست گفتار اور امانت ادا کرنے
والے اور تارک دنیا تھے اور کسی پیغمبر کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور کسی وصی کو اونکے وصی حضرت
امیر المومنینؑ سے بہتر نہین بھیجا۔ مولف فرماتے ہین۔ یہ تعداد خلاف مشہور اور دوسری
احادیث معتبرہ کے بھی خلاف ہے۔ اور شاید راویون سے کتابت مین غلطی کی ہو یا اون احادیث
مین بعض انبیا و اوصیا محسوب نہوئے ہون۔ اور بروایات معتبرہ حضرت موسیٰ بن جعفرؑ اور حضرت
امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ جو شخص چاہتا ہو کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون کی ارواح
اوس سے مصافحہ کرین اوسکو لازم ہے کہ قبر مطہر جناب امام حسین علیہ السلام کی شب نیمہ ماہ شعبان
کو زیارت کرے اسلئے کہ تمام پیغمبرون کی ارواح مقدسہ اوس رات کو آپ کی زیارت کے لئے
رخصت پاتی ہین اور پانچ شخص انمین اولوالعزم ہین۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ حضرت محمد مصطفیٰ
علیہم السلام۔ پوچھا اولوالعزم کے معنی کیا ہین۔ فرمایا یعنی تمام جن و انس پر مشرق سے مغرب تک مبعوث
ہوئے۔ مولف فرماتے ہین۔ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ تمام خلق پر مبعوث

نہ شریعت سے اور ایمان لانے سے آگاہ تھے اور نہ کفر کو جو ایمان سے انکار کرنا ہے جانتے تھے اسلیئے
خدا نے پیغمبرون کو انکی طرف بھیجا تاکہ خدا پر ایمان لانے کی ہدایت کرین اور خدا نے اپنی حجت
انپر تمام کر دی پس بعضون نے بتوفیق خدا ہدیت پائی اور بعضے گمراہ ہوے۔ اور حدیث معتبر
مین منقول ہے کہ ابن سکیت نے جناب امام رضا علیہ السلام یا حضرت امام علی نقی علیہ السلام
سے پوچھا کہ خدا نے کسلئے حضرت موسیٰ کو دست نورانی اور عصا اور کئی چیزین جو مشابہ سحر
تھین۔ اور حضرت عیسیٰ کو وہ معجزہ جو مانند طبیبون کی طبابت کے تھا۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ و آلہ کو کلام بلیغ اور خطبہ ہاے فصیح عطا کرکے مبعوث کیا۔ فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
جب حضرت موسیٰ کو مبعوث کیا اوس عہد مین سحر و جادو کا زیادہ رواج تھا حضرت موسیٰ نے
خدا کی جانب سے ایسے معجزے پائے جو مانند و مشابہ اونکے سحر کے تھے لیکن وہ لوگ کوئی جادو
مثل انکے ظاہر نہ کر سکتے تھے بلکہ اونکے جادو کو ان معجزات سے باطل کر کے حجت کو اونپر تمام کیا
اور جب حضرت عیسےٰ مبعوث ہوے اوس زمانے مین نہایت سخت بیماریون کی کثرت اور لوگون
کو طبیبون کی ضرورت تھی اور طبیب بھی موجود تھے حضرت عیسےٰ نے خدا کی جانب سے وہ معجزے
پائے جنکا مثل و مانند اونکے وقوع مین نہین آسکتا تھا مانند زندہ کرنے مردہ کے اور بینا کرنے
کور مادر زاد اور شفا دینے مبروص کے باذن خدا اور حجت کو اونپر تمام کیا اسلیئے کہ وہ لوگ باوجود
طبیب حاذق ہونے کے ان امور سے عاجز تھے۔ اور جس زمانے مین حق تعالےٰ نے حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ کو مبعوث کیا آپ کے ہمعصرون مین خطبہ ہائے فصیح اور سخنان بلیغ
کا رواج اور اونکا پیشہ و کمال یہی تھا اسلیئے آپ کتاب خدا اور مواعظ و احکام ایسے لائے جنسے
اونکے قول کو باطل کیا اور وہ لوگ ایسا کلام فصیح بہم پہونچانے سے عاجز ہوئے اور حضرت نے حجت
کو اونپر تمام کیا۔ ابن سکیت نے کہا اب تک مین نے ایسا جواب شافی نہین سنا تھا۔ بعد اسکے عرض کی کہ
آج کے روز حجت خدا خلق مین کون چیز ہے۔ فرمایا وہ عقل جو خدا نے تجھکو عطا کی ہے اور جس سے تمیز
کر سکتا ہے تو اوس شخص کو جو احکام خدا راست کہتا ہے اور اوسکو جو دروغ کہتا ہے اور افترا کرتا ہے
خدا پر۔ ابن سکیت نے کہا قسم بخدا جواب یہ جواب ہے۔ دوسری فصل انبیا اور اوصیا کی تعداد
کا بیان اور معنی رسول و نبی کے اور کیفیت نزول وحی کی انپر اور ذکر اسامی انبیا و اوصیا علیہم السلام
بہ ترتیب۔ روایات معتبرہ مین حضرت امام رضا اور جناب امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ آنحضرت
رسول خدا نے فرمایا کہ خدا نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا کئے اور مین اون سب سے زیادہ

ین فرمایا ہے کہ حق تعالے بسبب نور ذات اور پاکیزگی صفات کے نظر خلق سے پوشیدہ و پنہان تھا
اسلیے پیغمبرون کو بھیجا واسطے بشارت دینے اور ڈرانے کے تاکہ ہلاک ہو وہ شخص جو ہلاک ہونا
چاہتا ہے بسبب کفر و طغیان کے با حجت ظاہرہ واضحہ اور زندہ ہو وہ شخص جو زندہ ہونا چاہتا ہے علم
و ایمان اور دلیل و برہان سے - اور نیز اسلیے کہ بندگان خدا اپنے پروردگار کی جانب سے اون
پیغمبرون کی تعلیم پائین جنکو نہین جانتے تھے اور بعد انکار کے خدا کو اپنا پروردگار سمجھین اور اوسکے
لئے شریک مقرر کرنے کے بعد اوسکی وحدانیت کا اقرار کرین - روایت معتبر مین منقول ہے کہ فضل
بن شاذان نے جناب امام رضا سے پوچھا کہ لوگون پر پیغمبرون کا پہچاننا اور اونکی حقیت کا اقرار
کرنا اور اونکی وجوب اطاعت کی تصدیق کرنی کس لئے واجب ہو - حضرت نے فرمایا چونکہ خلائق
کی خلقت و قوٰی مین وہ مادہ نہ تھا جس سے اونکی مصلحت تمام ہو اور اونکا خالق و پروردگار منزہ تھا
اس سے کہ اوسکو دیکھ سکین - اور اوسکی ذات مقدس کی حقیقت دریافت کرنے سے بھی عاجز
تھے اسلیے کوئی چارہ سوائے اسکے نہ تھا کہ درمیان انکے اور خدا کے ایک پیغمبر واسطہ قرار پائے
جو گناہ و خطا سے معصوم ہو تاکہ خدا کے امر و نہی و آداب کو انسے بیان کرے اور وہ کام انسے لے
جس سے انکو منفعت حاصل اور مضرت دور ہو - کیسلیے کہ یہ لوگ خود اپنے نفع و نقصان کو دریافت
نہین کر سکتے تھے اور اگر انپر پیغمبرون کا پہچاننا اور اطاعت کرنا لازم نہوتا بھیجنا اونکا عبث و بیفائدہ
تھا - اور حسن حکیم سے کہ ہر چیز کی خلقت مین بے انتہا حکمتین اور بیشمار منفعتین ظاہر ہوئی ہوتی
منزہ ہے اس سے کہ کوئی فعل عبث اوس سے صادر ہو - اور بسند معتبر دیگر منقول ہے کہ ابو بصیر
نے حضرت صادق سے پوچھا کہ خدا نے پیغمبرون کو اور آپ کو یعنے اوصیا کو کیسلیے معجزہ عطا کیا -
فرمایا تاکہ دلیل اوسکی راست گوئی کی ہو جسنے اوس معجزہ کو ظاہر کیا اور معجزہ ایک علامت ہے خدا
کی جانب سے جو سوائے پیغمبر اور رسول اور اپنی حجت کے کیسکو عطا نہین کرتا - تاکہ بسبب
اوسکے سچائی سچون کی اور جھوٹ جھوٹون کا ظاہر ہو - دوسری حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حسین
صحاف نے آنحضرت سے پوچھا آیا ممکن ہے کہ جس مومن کا ایمان ن خدا کے نزدیک ثابت ہوا ہو
خدا اوسکو بعد ایمان کے کافر کرے - فرمایا حق تعالے عادل ہے اور پیغمبرون کو اسلیے بھیجا ہے کہ
خلائق کو خدا پر ایمان لانے کی ہدایت کرین اور خدا کسیکو کفر کی ترغیب نہین دیتا - پھر اوسنے
عرض کی آیا جس شخص کا کفر خدا کے نزدیک ثابت ہو چکا ہو خدا اوسکو کفر سے ایمان کی جانب
پھیر دیتا ہے - فرمایا حق تعالے نے سبکو ایک ہی جلقت پر خلق کیا ہے اور سب قابل ایمان ہین لیکن

جو بعد اونکے ہونگے عہد لیا پس اوسکو چھوڑ دیا اور حضرت آدمؑ کو انکی نسبت قصد نہ تھا کہ جب الہام
ہین۔ اور علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ اولوالعزم کے معنی یہ ہین کہ اونھون نے سب
پیغمبرون سے پہلے خدا کا اور تمام پیغمبرون کا جو اونسے پہلے یا بعد ہونگے اقرار کیا اور اپنی اُمت کی
تکذیب پر صبر کرنے کا ارادہ کیا۔ اور روایت معتبر مین وارد ہوا ہے کہ اہل شام مین سے کسی نے
حضرت امیر المومنینؑ سے سوال کیا کہ وہ پانچ پیغمبر کون ہین جنکی زبان عربی تھی۔ فرمایا۔ ہودؑ۔
صالحؑ۔ شعیبؑ۔ اسمعیلؑ۔ حضرت محمدؐ۔ پھر آپ سے پوچھا کتنے پیغمبر ختنہ کئے ہوے پیدا ہوئے فرمایا
آدمؑ۔ شیثؑ۔ ادریسؑ۔ نوحؑ۔ سام بن نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ داؤدؑ۔ سلیمانؑ۔ لوطؑ۔ اسمعیلؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسےٰؑ۔
حضرت محمد علیہم السلام۔ پھر عرض کی وہ کون ہین جو کسیکے پیٹ سے نہین پیدا ہوئے فرمایا آدمؑ
و حواؑ۔ گوسفند ابراہیمؑ۔ عصائے موسیٰؑ۔ شتر صالحؑ۔ اور وہ چمگادڑ جسکو حضرت عیسےٰؑ نے بنایا اور
زندہ کیا اور اوسنے باذن خدا پرواز کی۔ پھر دریافت کیا کہ وہ چھ پیغمبر کون ہین جنمین سے ہر
ایک کے دو نام ہین۔ فرمایا یوشع بن نون جو ذوالکفل ہین۔ یعقوب جو اسرائیل ہین۔ حضرت خضر
کہ تالیا ہین۔ یونسؑ جو ذوالنون ہین۔ عیسیٰؑ جو مسیح ہین۔ حضرت محمدؐ جو احمد ہین۔ صلوات اللہ علیہم
مؤلف فرماتے ہین۔ یوشع اور ذوالکفل کا ایک ہونا خلاف مشہور ہے اور اسکی کیفیت بعد مذکور
ہوگی۔ دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ بادشاہ روم نے حضرت امام حسنؑ سے پوچھا وہ سات
چیزین کونسی ہین جو کسی کے پیٹ سے پیدا نہین ہوئین۔ فرمایا آدمؑ و حواؑ۔ گوسفند ابراہیمؑ۔ ناقہ صالحؑ۔
وہ سانپ جسنے حضرت آدمؑ کو ضرر پہونچانے کی غرض سے شیطان کو بہشت مین داخل کیا۔ وہ کوا
جسکو خدا نے قابیل کی تعلیم کے لیے بھیجا تاکہ اسکو ہابیل کے دفن کرنیکا طریقہ بتائے۔ اور شیطان
لعنہ اللہ۔ بروایت معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ جو شخص زمین مین
پہلے وصی مقرر ہوا وہ ہبۃ اللہ فرزند حضرت آدمؑ تھا اور کوئی پیغمبر تمام پیغمبران سلف سے ایسا نہ تھا جسکا
وصی نہ رہا ہو پیغمبر ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے اور اون مین پانچ پیغمبر اولوالعزم ہین نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔
عیسےٰؑ۔ حضرت محمدؐ۔ اور علی بن ابیطالبؑ بہ نسبت حضرت رسولؐ مانند ہبۃ اللہ کے بہ نسبت حضرت
آدمؑ تھے اور آنحضرتؐ کے وصی اور تمام اوصیا اور جمیع گذشتگان کے وارث تھے۔ اور حضرت محمدؐ تمام
پیغمبرون اور مرسلون کے علم کے وارث تھے۔ اور حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے
کہ حق تعالیٰ نے سواے پانچ پیغمبرون کے اور کوئی پیغمبر ملک عرب سے مبعوث نہین کیا ہودؑ۔ صالحؑ۔
اسمعیلؑ۔ شعیبؑ۔ محمد مصطفےٰؐ جو خاتم انبیا ہین صلوات اللہ علیہم اجمعین مؤلف فرماتے ہین مراد

اس حدیث سے یہ ہی کہ قبیلۂ عرب سے ہون اور یہ حدیث اور حدیث شامی اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ
حضرت اسمٰعیلؑ عرب تھے اور حدیث ابوذرؓ کا ظاہر مضمون اسکے خلاف تھا۔ اور ممکن ہی کہ مراد ان دونون
حدیثون سے یہ ہو کہ خود بزبان عربی گفتگو کرتے تھے اور قبیلۂ عرب سے تھے۔ یا مراد یہ ہو کہ وہ سب
سوائے زبان عربی اور کسی زبان مین گفتگو نہین کرتے تھے اور حضرت اسمٰعیل سوائے لغت عرب
اور زبان مین بھی گفتگو کیا کرتے تھے۔ اور بعض کتابون مین وہی روایت اوسی راوی سے مثل روایت
ابوذرؓ کے مذکور ہوئی ہی یعنی حضرت اسمٰعیل کا نام اوسمین داخل نہین ہی اور حدیث صحیح مین
وارد ہوا ہی کہ زرارہ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ رسول اور نبی کے معنی کیا ہین۔ فرمایا
نبی وہ ہی جو خواب مین احکام الٰہی سے مطلع ہوتا ہے اور آواز فرشتہ کی سنتا ہی مگر فرشتہ کو نہین
دیکھتا اور رسول وہ ہی جو فرشتہ کی آواز سنتا ہی اور خواب مین بھی دیکھتا ہے اور فرشتہ بھی اوسکو
نظر آتا ہی۔ پھر پوچھا امام کا حال کیا ہی۔ فرمایا فرشتہ کی آواز سنتا ہی اور فرشتہ کو نہین دیکھتا۔ اور
بسند معتبر دیگر منقول ہی کہ حسن بن العباس نے حضرت امام رضاؑ کو عریضہ لکھا اور دریافت کیا
کہ نبی اور رسول اور امام مین کیا فرق ہی۔ حضرت نے جواب لکھا رسول وہ ہی جسپر جبرئیلؑ نازل
ہوتے ہین۔ وہ اونکو دیکھتا ہی اور اونکی باتین سنتا ہی۔ وحی بھی اوسپر نازل ہوا کرتی ہی۔ اور کبھی
خواب مین دیکھتا ہی مانند حضرت ابراہیمؑ کے خواب دیکھنے کے۔ اور نبی کبھی آواز سنتا ہی مگر فرشتہ
کو نہین دیکھتا۔ کبھی فرشتہ بھی اوسکو نظر آتا ہی لیکن اوس فرشتہ سے وحی نہین سنتا اور امام فرشتہ
کی آواز سنتا ہی خود اوسکو نہین دیکھتا۔ اور بسند صحیح حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ پیغمبرون
کی پانچ قسمین ہین۔ بعضے مانند صدائے زنجیر کے آواز سنتے ہین اور اوس صدا سے مقصد دریافت
کرتے ہین۔ بعضون پر خواب مین وحی نازل ہوتی ہی جیسا کہ یوسفؑ و ابراہیمؑ نے خواب مین دیکھا
بعضے فرشتہ کو دیکھتے ہین۔ بعضون کے دل مین فرمان الٰہی نقش ہو جاتا ہی اور آواز سنتے ہین مگر فرشتہ
کو نہین دیکھتے۔ اور حدیث صحیح مین منقول ہی کہ زرارہ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے رسول و نبی اور
محدث کے معنی پوچھے فرمایا رسول وہ ہی جسکے روبرو جبرئیلؑ آتے ہین وہ اونکو دیکھتا ہی اور اوس سے
گفتگو کرتا ہے۔ نبی وہ ہی جو خواب مین دیکھتا ہی جیسا کہ ابراہیمؑ نے اپنے فرزند کا ذبح کرنا خواب مین
دیکھا اور جیسا کہ حضرت رسول خدا وحی نازل ہونے کے قبل علامات و اسباب پیغمبری کو مشاہدہ
فرماتے تھے۔ تا اینکہ جبرئیلؑ خدا کی جانب سے حضرت کے واسطے رسالت لائے اور جب نبوت و رسالت
دونون آپ کو ملین جبرئیلؑ آپکے پاس آتے اور بالمشافہہ گفتگو کرتے تھے۔ اور بعضے پیغمبر ایسے ہین جنکو

شرائط پیغمبری کا مجمع ہین خواب مین دیکھتے ہین اور روح بھی اونکے پاس حالت خواب مین آتا ہے اور
اونسے گفتگو کرتا ہے مگر بیداری مین اوسکو نہین دیکھتے ۔ اور محدث وہ ہی جس سے فرشتہ باتین
کرتا ہی مگر اوسکو نہ حالت بیداری مین نظر آتا ہی نہ حالت خواب مین ۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا
ہی کہ انبیا و مرسلین کی چار قسمین ہین ۔ کوئی پیغمبر ایسا ہے جسکو خاص اوسکے نفس کے امور مین اطلاع
دیجاتی ہے اور کسی دوسرے شخص کے امور اوس سے متعلق نہین ہوتے کوئی پیغمبر ایسا ہی جو خواب
مین دیکھتا ہی اور فرشتہ کی آواز سنتا ہی اور بیداری مین اوسکو فرشتہ نظر نہین آتا ۔ لیکن کسی شخص
واحد پر بھی مبعوث نہین ہوا ہی اور اوسکے لیے ایک امام ہے جسکی اطاعت اوسپر لازم ہے جیسا کہ
حضرت ابراہیم حضرت لوط کے امام تھے ۔ کوئی پیغمبر ایسا ہی جو خواب مین دیکھتا ہے اور فرشتہ کی آواز
سنتا ہی اور اوسکو فرشتہ نظر آتا ہی مگر وہ خاص واسطے ایک گروہ کے مبعوث ہوا ہی ۔ وہ گروہ کم ہو
یا زیادہ ۔ جیسا کہ حق تعالے نے حضرت یونس کے ذکر مین فرمایا ہی وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ
اَوْ يَزِيْدُوْنَ اور بھیجے اوسکو ایک لاکھ بلکہ اس سے زیادہ کی طرف بھیجا ۔ فرمایا کہ ایک لاکھ سے تیس
ہزار زیادہ تھے ۔ کوئی پیغمبر ایسا ہی جو خواب مین دیکھتا ہے اور آواز سنتا ہی ۔ حالت بیداری مین بھی
اوسکو فرشتہ نظر آتا ہے اور دوسرے پیغمبرون کا امام و پیشوا بھی ہے مانند اولو العزم کے ۔ اور تحقیق
کہ ابراہیم نبی تھے مگر امام نہ تھے جب تک کہ حق تعالے نے اونسے یہ نہین فرمایا کہ اِنِّیْ جَاعِلُکَ
لِلنَّاسِ اِمَامًا یعنے بدرستیکہ مین نے تجھکو خلق کا امام مقرر کیا ۔ ابراہیم نے عرض کی وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ
یعنی کیسکو میری ذریت مین سے بھی امام مقرر کیا ہی ۔ اور اونکی غرض یہ تھی کہ اونکی تمام ذریت امام ہو
حق تعالے نے فرمایا لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ یعنے میری امامت اور خلافت کا عہد ستمگارون کو
نہین ملتا ۔ یعنی وہ لوگ جنھون نے سوائے خدا کے بتون کی یا دوسرے معبودون کی پرستش کی ہو
مؤلف فرماتے ہین ۔ کہ علما نے اختلاف کیا ہی تفسیر نبی و رسول اور فرق معنی مین ان دونون کے
بعضے کہتے ہین کہ ان دونون لفظون کے معنی مین کچھ فرق نہین ہے بعضون کا قول ہے کہ رسول وہ
ہی جسکو کتاب و معجزہ ملا ہو اور نبی اور غیر رسول وہ ہی جسپر کتاب نازل نہوئی ہو بلکہ لوگون کو دوسرے
پیغمبر کی کتاب پر عمل کرنے کی ہدایت کرے ۔ بعضون کا بیان ہی رسول وہ ہی جسکی شریعت شریعتہای
گذشتہ کی ناسخ ہو ۔ اور نبی کے معنے اس سے عام تر ہین ۔ احادیث سابقہ سے اور دوسری حدیثون سے
بھی جنکو طول کلام کے خوف سے ذکر نہین کیا ظاہر ہوتا ہے کہ رسول وہ ہی جو وحی کے نازل ہونے
کے وقت فرشتہ کو حالت بیداری مین دیکھے اور اوس سے گفتگو کرے ۔ اور نبی اس سے عام تر ہے

اور پیغمبر غیر رسول وہ ہے جو وحی کے نازل ہونے کے وقت فرشتہ کو نہ دیکھے بلکہ خواب مین دیکھے یا دیکھے
دل مین بطریق الہام جاگتے مین ہو یا فرشتہ کی آواز سنے اور خود اوسکو نہ دیکھے اگرچہ سوائے وقت
نزول حکم وحی اور کسی وقت فرشتہ اوسکو نظر آئے۔ اور اکثر علمائے محققین نے بھی یہی فرق بیان
کیا ہے۔ حدیث معتبر مین حضرات ائمہ طاہرین علیہم السلام سے منقول ہے کہ پانچ پیغمبر سریانی تھے
اور زبان سریانی مین کلام کرتے تھے۔ آدمؑ۔ شیثؑ۔ ادریسؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیم علیہم السلام حضرت آدمؑ
کی زبان پیشتر عربی تھی اور عربی اہل بہشت کی زبان ہے۔ جب حضرت آدمؑ ترک اولی کے مرتکب ہوے
خدا نے اونکے لئے بہشت اور نعیم بہشت کو زمین [illegible] راعت سے بدل دیا اور زبان عربی کو سریانی سے
پانچ پیغمبر عبرانی ہوئے جنکی زبان عبری تھی۔ اسحقؑ۔ یعقوبؑ۔ موسیٰؑ۔ داؤدؑ۔ عیسیٰ علیہم السلام پانچ
پیغمبر عرب تھے۔ ہودؑ۔ صالحؑ۔ شعیبؑ۔ اسمٰعیلؑ۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ۔ صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ چار پیغمبر
ایک عہد مین مبعوث ہوے۔ ابراہیمؑ۔ اسحقؑ۔ یعقوبؑ۔ لوطؑ۔ ابراہیمؑ و اسحقؑ ارض مقدس یعنی بیت المقدس
و شام مین مبعوث ہوے۔ اور یعقوبؑ زمین مصر مین۔ اور اسمٰعیلؑ زمین جرہم مین اور اوس زمانے مین
جرہم بعد عمالیق کے دور و اطراف کعبہ مین مقیم تھے۔ عمالیق کو اسلئے عمالیق کہتے ہین کہ نسل سے عملاق بن
لوط بن سام بن نوحؑ کے تھے۔ حضرت لوطؑ چار شہرون کی طرف بھیجے گئے جنکے نام یہ ہین سدوم عامورا
صنعا اروما۔ تین پیغمبر بادشاہ ہوے یوسفؑ۔ داؤدؑ۔ سلیمانؑ۔ چار شخص تمام دنیا کے بادشاہ ہوے
جنمین دو مومن تھے یعنی ذوالقرنین اور حضرت سلیمانؑ اور دو کافر تھے یعنی نمرود بن کوش بن کنعان
اور بخت نصر۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ حق تعالے
نے میرے پہلے جس پیغمبر کو مبعوث کیا اوسکی زبان اوسکی امت و قوم کے مطابق تھی مگر مجھکو سیاہ و
سرخ پر مبعوث کیا اور میری زبان عربی ہے۔ اور حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے
کہ حق تعالے نے جو وحی اور جتنی کتابین نازل کین وہ سب زبان عرب مین تھین لیکن پیغمبرون کے
کان تک اونکے قوم کی زبان ہوکر پہونچتی تھی اور ہمارے پیغمبرؐ کے گوش مبارک مین وہی زبان
عربی بے تغیر و تبدل پہونچی۔ اور روایت معتبر مین وارد ہوا ہے کہ ایک زندیق حضرت امیر المومنینؑ
کی خدمت مین حاضر ہوا اور چند آیات قرآنی کی تفسیر پوچھی اور جواب پانے کے بعد مسلمان ہوا منجملہ
ان سوالون کے یہ بھی تھا کہ آپ اس آیہ کریمہ کے معنے کیا فرماتے ہین وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ
اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ترجمہ لفظی یہ
ہے کسی بشر کے لئے ایسا نہوا کہ جس سے خدا گفتگو کرے مگر بطریق وحی یا پس پردہ یا بھیجے کسی رسول

تا وحی پہونچا دے باذن خدا جو کچھ کہ منظور ہو - اور پھر خدا نے دوسرے مقام پر فرمایا ہے - خدا نے موسیٰ سے از روے کلام کرنے کے کلام کیا - اور پھر فرمایا ہے آدم و حوا کو اونکے پروردگار نے آواز دی - اور دوسرے مقام مین فرمایا ہے اے آدم تو اور تیری زوجہ بہشت مین مقیم ہو - وہ زندیق تصور کرتا تھا کہ یہ آیات نقیض یکدیگر ہین - حضرت نے فرمایا آیہ اول کی تفسیر یہ ہے کہ ہرگز جواب نہ ہوگا کہ حق تعالے اپنے کسی بندہ سے گفتگو کرے مگر بطریق وحی کے یعنے بہ الہام اوسکے دل مین جاگزین کرے یا خواب مین اوسکو آگاہ کرے یا ایک آواز کو خلق کر کے گفتگو کرے اور خود نظر نہ آئے اوس شخص کے مانند جو پردہ کے پیچھے سے کسی کے ساتھ گفتگو کرے - یا فرشتہ کو بھیجے تاکہ وہ وحی لائے باذن خدا - اور بتحقیق رسولان آسمانی یعنے ملائکہ سے ایسے بھی تھے جنپر وحی خدا نازل ہوتی تھی اور وہ رسول زمین تک پہونچاتے تھے - اور کبھی درمیان رسولان زمین اور حق تعالے کے بے ذریعہ اہل آسمان کے بھی گفتگو ہوتی تھی - حضرت رسولخدا نے جبرئیل سے دریافت کیا تمکو وحی کہان سے ملتی ہے - کہا اسرافیل سے - فرمایا اسرافیل کہان سے حاصل کرتے ہین - کہا اوس فرشتہ روحانی سے جو اوسسے بالاتر ہے - فرمایا وہ فرشتہ کہان سے حاصل کرتا ہے - کہا خداوند عالم اوسکے دل مین پیدا کرتا ہے - پس یہ وحی اور کلام خدا ہے - اور کلام خدا ایک طرح نہین ہے کبھی خدا نے پیغمبرون سے گفتگو کی ہے کبھی اونکے دلون مین بہ الہام جاگزین کیا ہے - کبھی وہ خواب ہے جو پیغمبر دیکھتے ہین - کبھی ایسی وحی بھیجتا ہے کہ لوگ جسکی تلاوت کرتے ہین اور پڑھتے ہین اور وہ کلام خدا ہے - اسی پر اکتفا کر جو مین نے بیان کیا کہ کلام خدا ایک طرح پر نہین ہے اور اوسکی ایک قسم یہ ہے کہ رسولان آسمان رسولانِ زمین تک پہونچاتے ہین - سائل نے عرض کی یا امیر المومنین خدا آپ کے اجر کو زیادہ کرے آپنے میرے عقدۂ دل کو کھولدیا - اور روایت معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ نے حضرت رسول خدا سے توصیف اسرافیل مین بیان کیا وہ حاجب پروردگار اور نزدیکترین خلق ہے بارگاہ خدا مین - ایک لوح یاقوت سرخ کی اوسکی دونون آنکھون کے درمیان ہے جب پروردگار عالم وحی نازل کرتا ہے وہ لوح اوسکی پیشانی سے ٹکراتی ہے - اسرافیل لوح کو دیکھتا ہے جو کچھ اوسمین نظر آتا ہے مجھسے کہتا ہے مین اوسکو آسمان زمین مین پہونچاتا ہون اور جاری کرتا ہون - اسرافیل نزدیکترین خلق ہے بارگاہ خدا مین - درمیان اوسکے اور حق تعالے کے ستر حجاب نور مین جنکے دیکھنے سے آنکھ خیرہ ہوتی ہے اور اوسکی صفت ممکن نہین - مین نزدیکترین خلق ہون اسرافیل سے میرے اور اوسکے درمیان ہزار سالہ راہ کا فاصلہ

ہے۔ مولف فرماتے ہین۔ کہ حجابون سے مراد نورانیت اور تجرد و تقدس ذات باری تعالےٰ شانہ کے
حجاب معنوی ہین جو اسرافیل کو اوسکی حقیقت ذات و صفات کے دریافت کرنے سے مانع ہین جیسا
ظاہر ہو کہ اسرافیل سے عرش کے اوس مقام تک جہان سے وحی نازل ہوتی ہے اسقدر فاصلہ ہے
جیسا کہ دوسری روایت مین وارد ہوا ہو کہ لوح محفوظ کے دو کنارے ہین ایک کنارہ عرش پر ہے
اور دوسرا کنارہ اسرافیل کی پیشانی پر۔ جب پروردگار عالم وحی نازل کرتا ہے وہ لوح اسرافیل کی
پیشانی پر جنبش کرتی ہے اسرافیل لوح کو دیکھتا ہے اوسمین جو نظر آتا ہو جبرئیلؑ کو اوس سے مطلع
کرتا ہے۔ اور بسند معتبر منقول ہے کہ زرارہ نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ حضرت رسول خداؐ پر
جو وحی نازل ہوتی تھی آپکو کیونکر اس امر کا یقین ہوا کہ یہ خدا کی جانب سے ہے اور شیطان کیطرف
سے نہین۔ فرمایا جب حق تعالےٰ اپنے بندہ کو رسول مقرر کرتا ہے اوسکو علم و وقار دیتا ہے اور جو
کچھ خدا کی جانب سے اوسکو پہونچتا ہے اسطرح اوسپر ظاہر و ہویدا رہتا ہے جیسا کہ کوئی شخص
کسی چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھے۔ اور بسند معتبر منقول ہو کہ آنحضرتؐ سے پوچھا کہ پیغمبرون نے
کیونکر یقین کیا کہ ہم پیغمبر ہین فرمایا کہ اونکے دیدۂ دل کے سامنے سے پردہ اوٹھ گیا ہو یعنی صاحب
یقین ہوے اور کسیطرح کا شک اونکو باقی نہین رہا۔ اور بہ سند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول
ہے کہ پیغمبرون کا خواب وحی ہے اور دعاے ام داؤد مین جو حضرت صادقؑ سے منقول اور
پانزدہم ماہ رجب کو پڑھی جاتی ہو چند پیغمبرون کے نام مندرج ہین جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے
اللّٰهم صلّ علیٰ هابیل و شیث و ادریس و نوح و هود و صالح و ابراهیم و اسمٰعیل و
اسحٰق و یعقوب و یوسف و الاسباط و لوط و شعیب و ایوب و موسیٰ و هارون و یوشع
و میشا و الخضر و ذی القرنین و یونس و الیاس و الیسع و ذی الکفل و طالوت و داؤد و
سلیمان و آصف و زکریا و شعیا و یحییٰ و تورخ و متی و ارمیا و حیقوق و دانیال و عزیر و
عیسیٰ و شمعون و جرجیس و الحواریین و الاتباع و خالد و حنظلہ و لقمان اور
بسند معتبر منقول ہو کہ مفضل نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ امام اون حالات کو کیونکر جانتا ہو جو اطراف
عالم مین واقع ہوتے ہین حالانکہ اپنے گھر مین بیٹھا ہے اور پردہ بھی پڑا ہے۔ فرمایا اے مفضل
حق تعالےٰ نے پیغمبرون مین پانچ روحین پیدا کی ہین۔ روح الحیاۃ جسکی قوت سے حرکت کرتا اور
چلتا پھرتا ہے۔ روح القوۃ جسکی وجہ سے اوٹھتا ہے اور جہاد کرتا ہے۔ روح الشہوۃ جسکے سبب
کھاتا پیتا اور عورتون سے بطریق حلال مقاربت کرتا ہے۔ روح الایمان جسکی وجہ سے ایمان لاتا ہے

اور خلق مین عدالت کرتا ہے۔ روح القدس جسکے سبب سے پیغمبری کے بار گران کو اوٹھاتا ہے اور جب
پیغمبر دنیا سے رحلت کرتا ہے۔ روح القدس اوس امام کی طرف منتقل ہوتی ہے جو اوسکے بعد اوس
جانشین ہوتا ہے اور روح القدس کو خواب و غفلت اور لہو و تکبر نہین۔ وہ چارون روحین سوتے
مین غافل ہوتی ہین اور لہو و تکبر بھی اونمین ہے۔ اور پیغمبر و امام روح القدس کی قوت سے سب
امور کو دیکھتے اور دریافت کرتے ہین۔ اور بہ سند موثق حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے بدرستیکہ
خدائے عز و جل نے حضرت آدمؑ سے عہد لیا کہ نزدیک اوس درخت کے نہ جائین۔ جب وہ وقت
آیا جو علم الہی مین اوس درخت کے پاس جانے اور اوسکے ثمر کھانے کا معین ہو چکا تھا۔ حضرت
آدم نے اوس عہد کو ترک کیا اور اوس درخت کا ثمر کھایا جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا
إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا جب اوسکو کھا چکے خدا نے اونکو زمین پر بھیجا اور
سلسلہ توالد کا جاری ہوا۔ ایکبار ہابیل اور اوسکی بہن جڑوان اور دوسری بار قابیل اور اوسکی بہن
جڑوان پیدا ہوئی۔ حضرت آدمؑ نے ہابیل قابیل کو حکم دیا کہ دونون بارگاہ خدا مین قربانی لیجائین
ہابیل کے پاس گلۂ گوسفند تھا اور قابیل کا پیشہ زراعت تھا۔ ہابیل نے ایک گوسفند بہتر و فربہ
کو قربانی کیا اور قابیل نے اپنی زراعت سے اون خوشون کو لیا جنکو پاک و صاف نہ کیا تھا گوسفند
ہابیل اوسکے تمام گلہ سے بہتر اور زراعت قابیل صاف نہ کی ہوئی تھی ہابیل کی قربانی قبول اور قابیل
کی قبول نہ ہوئی۔ جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا
قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ۔ اوس زمانے مین جب قربانی قبول
ہوتی تھی ایک شعلۂ آتش آسمان سے اوترتا تھا اور اوسکو جلا دیتا تھا اسلیئے قابیل نے آتشکدہ بنایا
اور جسنے سب سے پہلے آتشکدہ بنایا وہ قابیل تھا اور کہا مین اس آگ کی پرستش کرونگا تاکہ میری قربانی
قبول کرے۔ بعد اسکے دشمن خدا لعینہ شیطان نے قابیل سے کہا۔ ہابیل کی قربانی قبول اور تیری
قربانی قبول نہ ہوئی اگر وہ زندہ رہیگا اور صاحب اولاد ہوگا اوسکی اولاد تیری اولاد پر ہمیشہ فخر و
مباہات کریگی۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اور جب حضرت آدمؑ کے پاس پھر کر آیا۔ حضرت آدمؑ نے پوچھا
ہابیل کہان ہے کہا مجھکو خبر نہین۔ آپ نے اوسکا حامی و نگہبان مجھکو مقرر نہین کیا تھا۔ حضرت آدم ہابیل
کی تلاش مین گئے اور اوسکو مقتول پایا کہا اے زمین تجھپر خدا لعنت کرے تو نے کسطرح ہابیل کے
خون کو قبول کیا۔ بعد اسکے حضرت آدمؑ چالیس شبانہ روز ہابیل کے ماتم مین گریہ و زاری کرتے رہے
اور خدا سے دعا کی کہ دوسرا فرزند عطا کرے۔ اونکی دعا قبول ہوئی اور دوسرا فرزند پیدا ہوا اوسکا

نام ہبتہ اللہ رکھا اسلیئے کہ خدا نے اوسکو عطا کیا تھا۔ حضرت آدمؑ اوسکو بہت دوست رکھتے تھے۔ جب حضرت آدم کی پیغمبری کا زمانہ تمام ہوا اور عمر کے ایام آخر ہوے خدا نے وحی نازل کی۔ اے آدمؑ تمھاری پیغمبری تمام اور تمھاری عمر آخر ہوئی۔ وہ علم جو تمکو عطا ہوا ہی اور ایمان و اسم اعظم خدا اور میراث علم و آثار پیغمبری اپنے فرزند گرامی ہبتہ اللہ کے سپرد کرو۔ بدرستیکہ مین علم و ایمان اور اسم اعظم و میراث علم و آثار پیغمبری کو تمھاری ذریت سے قیامت تک منقطع نکرونگا اور ایسے عالم سے جسکے سبب لوگ میرے دین کو پہچانین اور میری اطاعت کرین ہرگز زمین کو خالی نرکھونگا اور یہی علم اون لوگون کا باعث نجات ہوگا جو تیرے زمانے سے نوح کے زمانے تک پیدا ہونگے حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد سے نوحؑ کا ذکر کیا اور کہا حق تعالے ایک پیغمبر کو زمانہ آیندہ مین مبعوث کریگا جسکا نام نوح ہوگا اور وہ لوگون کو راہ خدا کی ہدایت کریگا۔ اوسکے قول کو سب مرنوع جانینگے حق تعالے اوسکی قوم کو طوفان سے ہلاک کریگا۔ آدمؑ اور نوحؑ کے درمیان دس پشت کا فاصلہ تھا اور وہ سب پیغمبر تھے۔ حضرت آدمؑ نے ہبتہ اللہ سے وصیت کی کہ جو شخص تم مین سے نوحؑ کو دیکھے اوسپر ایمان لائے اور اوسکی پیروی اور اوسکے قول کی تصدیق کرے تاکہ غرق ہونے سے نجات پائے جب حضرت آدمؑ کو مرض موت لاحق ہوا ہبتہ اللہ کو طلب کیا اور فرمایا اگر جبرئیل یا اور کسی فرشتہ سے ملاقات ہو میرا سلام کہنا اور بیان کرنا کہ میرے باپ تمسے میوہ ہاے بہشت بطریق ہدیہ طلب کرتے ہین۔ ہبتہ اللہ جبرئیلؑ سے ملے اور اپنے پدر بزرگوار کا پیام پہونچایا۔ جبرئیلؑ نے کہا اے ہبتہ اللہ تمھارے پدر بزرگوار نے رحلت کی اور مین اونکی نماز جنازہ ادا کرنے کو آیا ہون۔ جب ہبتہ اللہ وہان سے پھرے دیکھا کہ حضرت آدمؑ نے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کی ہی۔ جبرئیلؑ نے اونکو غسل و کفن کا طریقہ تعلیم کیا۔ جب غسل سے فارغ ہوے اور نماز کا وقت آیا ہبتہ اللہ نے جبرئیلؑ سے نماز پڑھانے کو کہا۔ جبرئیلؑ نے کہا اے ہبتہ اللہ خدا نے ہمکو بہشت مین حکم دیا تھا کہ تمھارے پدر بزرگوار کو سجدہ کرین اسلیئے ہم لوگ اسکے سزاوار نہین ہین کہ کسی شخص کے فرزندان آدمؑ سے امامت کرین۔ ہبتہ اللہ آگے کھڑے ہوے اور نماز پڑھی۔ جبرئیل اور گروہ ملائکہ نے اقتدا کی۔ اور حضرت آدم پر تیس بار تکبیر کہی۔ خدا نے جبرئیل کو حکم دیا کہ فرزندان آدم کے لیئے پچیس تکبیرین کم کرے اسلیئے آج ہم مین پانچ تکبیرین سنت ہین اور حضرت رسول خدا سات بار بلکہ نو بار بھی شہداے بدر پر تکبیر کہتے تھے۔ جب ہبتہ اللہ حضرت آدمؑ کو دفن کر چکے قابیل اونکے پاس آیا اور کہا اے ہبتہ اللہ مجھکو معلوم ہے کہ میرے پدر بزرگوار آدمؑ نے وہ علم تجھکو عنایت کیا ہے جو مجھکو نہین دیا اور یہ علم وہی ہی کہ جب تیرے بھائی ہابیل نے اوسکے ذریعے

دعا کی قربانی اوسکی قبول ہوئی اور مین نے اسلئے اوسکو قتل کیا کہ وہ صاحب اولاد نہو تاکہ اوسکی اولاد
میرے فرزندون پر فخر نکرے اور یہ نہ کہے کہ ہم اوسکی اولاد ہین جسکی قربانی قبول ہوئی اور تم اوسکی
اولاد مین ہو جسکی قربانی قبول نہین ہوئی - پس جو علم کہ تیرے پدر بزرگوار نے خاص تجھکو تعلیم کیا ہے اگر
اوس علم مین سے مجھکو کچھ نہ بتا ئیگا تجھکو بھی قتل کر دونگا جیسا کہ تیرے بھائی ہابیل کو قتل کیا - ہبۃ اللہ
اور اونکے فرزند اون چیزون کو مخفی رکھتے تھے جو اونکو ملی تھین یعنے علم و ایمان اور اسم اکبر اور
میراث علم اور آثار پیغمبری وغیرہ - یہان تک کہ حضرت نوحؑ مبعوث ہوے اور ہبۃ اللہ کی وصیت
ظاہر ہوئی - اور حضرت آدم کی وصیت کو جب دیکھا معلوم ہوا کہ حضرت ابو البشر نے بھی انکی بشارت
دی ہے پس حضرت نوح پر ایمان لائے اور اونکی تصدیق و پیروی کی - اور حضرت آدم نے ہبۃ اللہ کو
تاکید کی تھی کہ روز اول ہر سال اس وصیت کو دیکھا کرین اور اسکی تجدید کیا کرین اور وہ دن روز
عید قرار پائے - یہ امر اونمین جاری رہا ہر سال اوس وصیت کو دیکھتے اور تجدید کرتے تھے یہان تک
کہ حضرت نوحؑ مبعوث ہوے اور یہی سُنّت ہر پیغمبر کی وصیت کے لئے جاری رہی تا آنکہ حضرت محمد
مصطفےٰ مبعوث ہوئے - حضرت نوحؑ کو اون لوگون نے پہچانا مگر بسبب اوس علم کے جو اونکے پاس
تھا اور یہی معنی ہین اس آیہ کے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا تا آخر آیہ - اور حضرت آدمؑ و نوحؑ کے درمیان
بعض پیغمبر ایسے تھے جو اپنے کو مخفی رکھتے اور بعض ایسے تھے جو اپنے کو ظاہر رکھتے تھے جتنے پیغمبر مخفی
تھے اونکا ذکر قرآن مین نہین اور جو ظاہر و آشکار تھے اونکے نام قرآن مین مذکور ہین جیسا کہ حق تعالےٰ
فرماتا ہے وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ یعنی چند رسول ایسے
ہین جنکا قصہ تجھسے بیان کیا اور چند رسول ایسے ہین جنکا قصہ تجھسے بیان نہین کیا - حضرت نے فرمایا
یعنے جو پیغمبر پنہان تھے اونکا ذکر نہین کیا اور جو پیغمبر ظاہر و آشکار تھے اونکے نام مذکور ہیگے - حضرت
نوحؑ اپنی قوم مین نوسو پچاس برس رہے اور کوئی شخص آپکی پیغمبری مین شریک نہ تھا لیکن آپ
اوس گروہ پر مبعوث ہوے تھے جو اون پیغمبرون کی تکذیب کرتے تھے جو حضرت آدمؑ و نوحؑ کے درمیان
تھے جیسا کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے - قوم نوحؑ نے اپنے پروردگار کے رسولون کی تکذیب کی جو اونکے اور
آدمؑ کے درمیان تھے - جب نوحؑ کی پیغمبری منقضی اور ایام عمر تمام ہوے حق تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اے نوحؑ تمھاری
پیغمبری منقضی اور تمھاری عمر ختم ہو چکی - جو علم اور ایمان اور اسم بزرگ اور میراث علم و آثار پیغمبری تمھارے پاس ہین اپنے فرزند
سام کے سپرد کرو تاکہ ان چیزون کو تمھاری ذریت سے منقطع نکرون جیسا کہ اون پیغمبرون کے خاندان سے منقطع نہین کیا جو
تمھارے اور آدمؑ کے درمیان تھے - اور ہرگز زمین کو ایسے عالم سے خالی نہ رکھونگا جسکے سبب میرا دین اور میری

اطاعت بجالائی جائے اور اون لوگون کی نجات کا باعث ہو جو ایک پیغمبر کی رحلت سے دوسرے
ایسے پیغمبر کے مبعوث ہونے تک پیدا ہون جو آشکارا دین حق کو ظاہر اور خلائق کو راہ راست کی
ہدایت کرے - اور بعد سام کے کوئی ایسا پیغمبر نہین ہوا مگر حضرت ہودؑ و نوحؑ اور ہودؑ کے درمیان
کئی پیغمبر ہوے جنمین بعضے پنہان اور بعضے آشکار تھے - حضرت نوحؑ نے فرمایا کہ حق تعالے ایک پیغمبر
بھیجیگا جسکا نام ہودؑ ہوگا وہ اپنی قوم کو خدا کی طرف ہدایت کریگا مگر وہ لوگ اوسکی تکذیب کرینگے اور
خدا اوس قوم کو ہلاک کریگا تم مین سے جو شخص اوسکو دیکھے اوسپر ایمان لائے اور اوسکی پیروی
کرنے تحقیق کہ حق تعالے اوسکو عذاب سے ہوا کے نجات دیگا - اور نوحؑ نے اپنے فرزند سام کو حکم
دیا کہ ابتداے ہر سال مین اس وصیت کو دیکھے اور تجدید کرے اور وہ دن روز عید قرار پائے
پس حضرت ہود کے مبعوث ہونے کی وصیت کو اوس روز خاص مین تجدید کرتے تھے اور اوس
زمانے کا بیان کرتے تھے جسمین حضرت ہودؑ مبعوث ہونگے - جب خدا نے ہودؑ کو مبعوث کیا جو علم و ایمان
اور میراث علم و اسم اعظم و آثار علم نبوت اونکے پاس تھے اونمین نظر کی معلوم ہوا کہ ہود وہی پیغمبر ہین
جنکی بشارت نوحؑ نے دی تھی پس حضرت ہودؑ پر ایمان لائے اور اونکی تصدیق و پیروی کی اور اون
لوگون کو عذاب ہوا سے نجات ملی - جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہے وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور پھر فرماتا
ہے كَذَّبَتْ عَادُ نِ الْمُرْسَلِيْنَ تا آخر آیہ - اور پھر فرماتا ہے وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ
اور فرمایا ہے کہ ہمنے ابراہیمؑ کو اسحٰقؑ و یعقوبؑ عطا کئے اور ہر ایک کو ہدایت کی اسلئے کہ پیغمبری اوسکے
اہلبیت مین قرار دین اور ہمنے نوحؑ کو ہدایت پیشتر کی - یعنے اسلئے کہ پیغمبری کو اوسکے اہلبیت مین قرار
دین - پس اون پیغمبرون کی ذریت اور اولاد جو حضرت ابراہیمؑ سے پیشتر تھی اس امر پر مامور ہوئی کہ
حضرت ابراہیمؑ کے آنے کی خبر دین اور اس وصیت کی تجدید کیا کرین اور ہودؑ و ابراہیمؑ کے درمیان دس
پشت کا فاصلہ تھا اور وہ سب پیغمبر تھے - اور سنت الٰہی اسیطرح جاری رہی کہ درمیان ایسے دو
پیغمبرون کے جو دونون مشاہیر انبیا سے ہون دس پشت یا نو پشت یا آٹھ پشت کا فاصلہ رہے اور
وہ سب پیغمبر ہون - اور ہر ایک پیغمبر اوس پیغمبر کی خبر دیتا تھا جو بعد اوسکے مبعوث ہوگا اور اپنے اوصیا
کو اوس وصیت کی تجدید کی تاکید کرتا تھا جیسا کہ آدمؑ و نوحؑ اور ہودؑ و صالحؑ اور شعیبؑ و ابراہیمؑ نے کیا
یہان تک یہ امر یوسف بن یعقوبؑ بن اسحٰقؑ بن ابراہیمؑ تک منتہی ہوا - حضرت یوسفؑ کے بعد پیغمبری یعقوبؑ
کی اولاد مین جو اسباط تھے جاری رہا یہان تک کہ حضرت موسیٰ بن عمران تک منتہی ہوا - یوسفؑ اور موسیٰؑ
کے درمیان دس پشت کا فاصلہ تھا اور وہ سب پیغمبر تھے - پھر حق تعالے نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون

و ہامان و قارون کی طرف بھیجا اور حق تعالے نے اوس امت مین پیغمبرون کو پے در پے بھیجا تھا جو اپنے
پیغمبرون کی تکذیب کرتے تھے اور خدا ہر ایک پر اون تکذیب کرنے والون سے اپنا عذاب نازل
کرتا تھا تا آنکہ سوائے قصہ و حکایت کے کوئی اونمین باقی نہ رہا۔ اور بنی اسرائیل کی یہ کیفیت تھی
کہ ایک دن مین وہ دو وقت مین چار چار پیغمبرون کو شہید کرتے تھے بلکہ کبھی ایک دن مین ستر پیغمبر
شہید ہوئے اور بنی اسرائیل کو اسکی کچھ پروا نتھی اور بازار سبزی فروشی اونکا شام تک برقرار رہتا
تھا۔ جب حضرت موسیٰ پر توریت نازل ہوئی حضرت محمد مصطفےٰ کے مبعوث ہونے کی بشارت دی
اور یوسف و موسیٰ کے درمیان دس پیغمبر تھے۔ موسیٰ بن عمران کے وصی یوشع تھے اور وہی فتای
موسیٰ ہین جنکا ذکر خدا نے قرآن مین کیا ہی وَاِذْ قَالَ لِفَتٰہُ بعد اسکے ہمیشہ سب پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ
کی بشارت دیتے رہے جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے یَجِدُوْنَہٗ یعنے یہود و نصاری صفت و نام محمد کو
پاتے ہین مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰیۃِ وَالْاِنْجِیْلِ تا آخر آیہ۔ یعنی انکے یہان توریت و انجیل مین
لکھا ہوا ہی کہ وہ انکو نیکی کا حکم کرتا ہی اور بدی سے ممانعت کرتا ہی اور حق تعالے نے عیسیٰ بن مریم کا
حال بیان فرمایا ہی وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ یعنے اور حالانکہ اوس رسول
کی بشارت دینے والا ہے جو بعد اوسکے آئیگا اور نام اوسکا احمد ہے۔ اور موسیٰ اور عیسیٰ حضرت محمد
مصطفےٰ کی بشارت دیتے رہے جیسا کہ بعض پیغمبرون نے بعضون کی بشارت دی تا آنکہ حضرت محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ کا زمانہ آیا اور جب آپکی پیغمبری کی مدت تمام اور آپکی عمر شریف آخر ہوئی
حق تعالے نے وحی نازل کی کہ اے محمد تمنے اپنی پیغمبری تمام کی اور تمھاری عمر آخر ہوئی وہ علم و ایمان
اور اسم اکبر و میراث علم و آثار پیغمبری جو تمھارے پاس ہین علی ابن ابیطالب کے سپرد کرو تحقیق
کہ ان چیزون کو تمھارے فرزندون سے منقطع نہ کرونگا جیسا کہ اون پیغمبرون کے خاندان سے
منقطع نہ کیا جو تمھارے اور تمھارے پدر آدم کے درمیان تھے جیسا کہ قرآن مین فرمایا ہی اِنَّ اللّٰہَ
اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ذُرِّیَّۃً بَعْضُهَا مِنْ
بَعْضٍ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ یعنے خدا نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالم سے
برگزیدہ کیا حالانکہ یہ چند ذریتین ہین جو بعضے نسل سے بعضون کے ہین اور خدا شنوا و دانا ہی اور
محمد و آل محمد آل ابراہیم مین داخل ہین۔ بعد اسکے حضرت نے فرمایا تحقیق کہ حق تعالے نے علم کو
جہل نہین کیا۔ یعنی علما کو جو صاحب علوم الٰہی ہین مجہول نہین رکھا بلکہ ہر عالم اور پیغمبر اور امام کی
نفس ظاہر کر دی ہی اور لوگون کو اونسے آگاہ کر دیا ہے تاکہ خلائق اپنی رائے سے کسی ایسے شخص کو

منصب خلافت پر مقرر نہ کرین جو بعضے احکام اور مصلحت خلق کو نہ جانتا ہو۔ بعد اسکے فرمایا خدا نے اپنی
زمین کے امور کسی ملک مقرب یا پیغمبر مرسل پر نہین چھوڑے بلکہ ایک رسول کو ملائکہ سے اپنے پیغمبر کیطرف
بھیجتا ہے تاکہ اوسکو حکم دے اوس چیز کا جو اوسکو منظور ہے اور اوس چیز سے ممانعت کرے جو اوسکو
منظور نہین اور اوس پیغمبر کو علم گذشتہ و آیندہ کی خبر دیتا ہی۔ پس اس علم کو پیغمبران خدا نے اور اون
اشخاص برگزیدہ نے جانا جو اوس ذریت کے خاندان سے ہین جو بعضے بعضون سے ہین۔ جیسا کہ
قرآن مین فرماتا ہی۔ تحقیق کہ ہمنے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا کی۔ اور ہمنے اونکو بادشاہی
بزرگ دی۔ کتاب سے مراد پیغمبری ہے۔ اور حکمت یعنی وہ حکیم و دانا و برگزیدگان خدا اور پیغمبر ہین
اور سب اوسی ذریت سے ہین جو بعضے بعضون سے ہین۔ اور حق تعالے نے ان مین پیغمبری اور
عاقبت نیکو اور استواری عہد و پیمان کو مقرر و معین کیا ہے جب تلک کہ دنیا منقضی ہو۔ اور یہی
لوگ دانا اور والی امر خدا اور استنباط کرنے والے علم خدا کے اور ہدایت کرنے والے خلق کے ہین
یہ اوس فضیلت کا بیان تھا جسکو خدا نے پیغمبرون اور رسولون اور حکیمون اور پیشوایان ہدایت
اور اپنے خلیفہ ہاے برحق مین ظاہر کیا ہی جو اوسکے دین کے حاکم اور اوسکے علم کے استنباط کرنے
والے اور اوسکے آثار علم کے لائق و سزاوار ہین اوس ذریت سے جو بعضے بعضون سے ہین۔ یعنے
اون مین سے جو بعد پیغمبرون کے برگزیدہ ہین پیغمبرون کی آل و ذریت اور خاندان و اخوان سے
اور جو شخص کہ انکے علم پر عمل کریگا انکی تائید و مدد سے نجات پائیگا اور جو شخص کہ خلافت خدا کا والی
اور علم خدا کا استنباط کرنے والا سواے ان برگزیدگان خاندان نبوت کے اور کسیکو مقرر کرے
اوسنے حکم خدا سے مخالفت کی اور جاہل کو دین خدا کا والی مقرر کیا۔ اور کوئی یہ گمان نہ کرے کہ جو لوگ
بے ہدایت خدا کے دعوے علم کا کرتے ہین وہ علم الٰہی کے استنباط کرنے کے لائق و سزاوار ہین تحقیق
کہ اون لوگون نے خدا پر دروغ و افترا کیا اور خدا کی وصیت و فرمان برداری سے کنارہ کش ہوے اور
فضل خدا کو اوس مقام مین نہ رکھا جہان کہ خدا نے رکھا تھا۔ پس خود گمراہ ہوے اور اپنے تابعین کو
گمراہ کیا۔ قیامت مین انکی کوئی حجت نہین۔ اور آل ابراہیم کے سوا کسیکی حجت نہین ہی اسلئے کہ خدا نے
فرمایا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ تا آخر آیہ۔ تحقیق کہ حجت پیغمبرون اور اونکی اہلبیت
کے واسطے ہی روز قیامت تک کیلئے کہ خدا کی کتاب سے یہ وصیت ظاہر و ہویدا ہی اور خدا نے
خود خبر دی ہی کہ یہ خلافت کبریٰ انبیا کے فرزندون اور اون چند خاندانون مین ہی جنکا مرتبہ حق تعالیٰ
نے تمام خلق سے بلند کیا ہی اور فرمایا ہی فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

ایک نور کے بعد جو اہلبیت رسول کی شان مین نازل ہوئی ہی یہ آیت نازل فرمائی ہی جسکا ترجمہ یہ ہے
اون گھرون مین جنھین خدا نے رخصت دی ہی اور اونکا بلند کیا جانا مقدر و مقرر فرمایا ہی اور
اون گھرون مین خدا کا نام ذکر کیا جاتا ہی حضرت نے فرمایا یہ گھر ہمارے ہین یا اون پیغمبرون اور
رسولون کے جو دانا اور پیشواے ہدایت تھے یہ اوس عروۃ الوثقاے ایمان کا بیان تھا جس سے متمسک
ہوکر اون لوگون نے نجات پائی جنکو تمھارے قبل نجات ملی ہی اور اسی کے ذریعہ سے تمھاری بعد وہ
شخص نجات پائیگا جو ہدایت خدا کی پیروی کریگا۔ تحقیق کہ خدا نے قرآن مین فرمایا ہی۔ ہمنے نوح کو ہدایت کی
پیشتر اور اوسکی ذریت سے داؤد و سلیمان اور ایوب و یوسف اور موسی و ہارون کو اور اسیطرح مین
نیکوکارون کو جزا دیتا ہون۔ اور زکریا و یحیی و عیسی و الیاس کو جو ہر ایک انمین سے از جملہ شایستگان
ہے۔ اور اسمعیل و یسع و لوط کو اور ہر ایک کو ہمنے اہل عالم پر فضیلت دی اور انکے باپ بھائیون
و ذریت کو بھی اور ہمنے انکو برگزیدہ کیا اور ہمنے انکی راہ راست کیطرف ہدایت کی اور یہ لوگ وہ ہین
جنکو ہمنے کتاب اور حکم اور پیغمبری عطا کی۔ اور اگر یہ گروہ انسے منحرف ہوجائین پس ہمنے انپر اوس
قوم کو موکل کیا جو انسے منحرف نہین ہوتے۔ حضرت نے فرمایا یعنے اگر تمھاری امت کافر ہوجائے
پس ہمنے تمھارے اہلبیت کو اوس ایمان پر موکل کیا جسکے ساتھ تمکو مبعوث کیا تھا۔ اور یہ لوگ ہرگز
اوس ایمان سے منکر نہین ہوتے اور مین اوس ایمان کو ضایع نہ کرونگا جسپر تمھین مبعوث کیا ہے
اور مین نے تمھارے اہلبیتؑ کو تمھارے بعد علامت راہ ہدایت کی درمیان امت کے اور والی امر
خلافت کا بعد تمھارے اور میرے علم کے استنباط کرنے کا سزاوار جنمین دروغ اور گناہ اور وزر اور
مکر و طغیان و فریب نہین ہے مقرر کیا۔ یہ بیان اس امت کے امور کا بعد حضرت رسولؐ کے تھا جسکو
خدا نے ظاہر فرمایا تحقیق کہ حق تعالے نے اپنے پیغمبر کے اہلبیت کو مطہر اور معصوم کیا اور اونکی مودت
کو حضرت کی رسالت کا اجر قرار دیا اور ولایت و امامت انکو عطا فرمائی اور انکو وصی اور دوست اور
امام مقرر کیا اپنی جانب سے اس امت مین بعد آنحضرت کے۔ پس اے گروہ مردم عبرت حاصل کرو
اور ان امور مین غور و تامل کرو جو بیان ہوے تاکہ معلوم ہو کہ حق تعالے نے امامت و اطاعت و مودت
و استنباط علم اور اپنی حجت کسکو عطا کی ہی۔ اور جو مین نے کہا ہی اسکو قبول کرو اور اسی سے متوسل اور
متمسک رہو تاکہ نجات پاؤ اور قیامت مین یہی لوگ تمھاری حجت اور باعث نجات ہونگے اسلیے کہ یہی
لوگ تمھارے اور خدا کے درمیان واسطہ ہین اور تمھاری ولایت سواے انکے ذریعہ و وسیلہ کے خدا
تک نہین پہونچتی۔ اور جو شخص کہ اسکے مطابق عمل کریگا خدا پہ لازم ہی کہ اوسکو گرامی اور عزیز رکھے

اور اوسپر عذاب نکرے۔ اور جو شخص حکم خدا کے خلاف کریگا خدا پر لازم ہے کہ اوسکو ذلیل اور معذب کرے۔ بتحقیق کہ بعضے پیغمبر ایسے تھے جنکی رسالت ایک گروہ کے لئے مخصوص تھی اور بعضون کی رسالت عام تھی۔ حضرت نوح تمام اہل عالم پر مبعوث ہوے اور رسالت و پیغمبری اونکی عام تھی۔ ہود قوم عاد مین مبعوث ہوے اور انکی پیغمبری مخصوص تھی۔ صالح قوم ثمود مین مبعوث ہوے جو ایک چھوٹے قصبہ مین دریا کے کنارے رہتے تھے اور اوس قصبہ مین چالیس گھر سے بھی کم تھے۔ شعیب شہر مدین کیطرف بھیجے گئے اوسمین بھی چالیس گھر سے کم تھے۔ حضرت ابرہیم کوثا ریا مین مبعوث ہوے جو دیہات عراق سے ایک قصبہ ہے بعدہ وہان سے ہجرت کی مگر یہ ہجرت واسطے قتال و جہاد کے نتھی جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہو کہ ابراہیم نے کہا اِنِّی مُهَاجِرٌ اِلیٰ رَبِّی سَیَهْدِیْن یعنی مین اپنے پروردگار کیطرف ہجرت کرنیوالا ہون اور قریب ہو کہ وہ مجھکو ہدایت کرے۔ پس ہجرت ابراہیم کی بے قتال و جہاد تھی۔ اور اسحق کی نبوت بعد حضرت ابراہیم کے تھی۔ اور یعقوب شہر کنعان مین ہوے اور وہان سے مصر گئے اور وہین رحلت کی۔ آپ کے جسد شریف کو مصر سے کنعان مین لاکر دفن کیا حضرت یوسف نے خواب مین دیکھا تھا کہ آفتاب و ماہ اور گیارہ ستارون نے اونکو سجدہ کیا۔ پس ابتدائے نبوت انکی مصر مین تھی۔ اور حضرت یوسف کے بعد اسباط ہوے اور یہ بارہ تھے۔ پھر خدا نے حضرت موسی و ہارون کو مصر کی طرف بھیجا اور بعد اونکے یوشع بن نون کو بنی اسرائیل مین مبعوث کیا اور ابتدائے پیغمبری اونکی تیہ یعنی اوس صحرا سے ہے جسمین بنی اسرائیل چالیس برس حیران و سرگردان رہے۔ بعد انکے بہت سے پیغمبر مبعوث ہوے جنمین بعضون کی کیفیت خدا نے حضرت محمد مصطفے سے بیان کی اور بعضون کا حال بیان نہین کیا۔ پھر حضرت عیسے کو بنی اسرائیل مین مبعوث فرمایا اور آپکی پیغمبری بیت المقدس مین تھی۔ آپکے بعد آپکے حواری ہوے جو بارہ شخص تھے۔ اور جب سے حق تعالے عیسے کو زمین سے آسمان پر لے گیا ہمیشہ ایمان پنہان و مخفی رہا اور اہل دین حالت تقیہ مین تھے۔ بعد ان سب کے خدا نے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ کو تمام جن و بشر پر مبعوث کیا اور آپ خاتم پیغمبران تھے۔ آپکے بعد بارہ وصی مقرر کئے جنمین سے بعضے گذر گئے بعضے اب موجود ہین۔ بعضے بعد انکے ہونگے۔ رسالت و پیغمبری کا بیان یہ تھا۔ اور جو پیغمبر بنی اسرائیل مین مبعوث ہوا خواہ اوسکی پیغمبری خاص رہی ہو خواہ عام اوسکا وصی ضرور رہتا تھا۔ اور یہی سنت جاری ہوئی۔ اوصیاے حضرت رسول کے بعد اوصیاے عیسے کے مطابق ہین۔ اور حضرت امیر المومنین حضرت مسیح کی سنت پر تھے۔ یہ تھا بیان سنت اوصیا کا بعد پیغمبرون کے صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہو کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ مین سب پیغمبرون کا سردار ہون

بہتر ہون اور میرا وصی سب پیغمبرون کے اوصیا کا سردار اور اون سب سے بہتر ہی اور میرے اوصیا تمام
پیغمبرون کے اوصیا سے بہتر ہین۔ تحقیق کہ حضرت آدمؑ نے بارگاہ خدا مین دعا کی کہ اونکا کوئی وصی
شائستہ مقرر کرے۔ حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ پر وحی نازل کی کہ مین نے پیغمبرون کو پیغمبری کے سبب
عزیز وگرامی کیا اور اپنے بندون کا امتحان لیا جو اون مین نیک تھے اونکو پیغمبرون کا وصی مقرر کیا بعد
اسکے حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے آدم شیث سے وصیت کرو۔ حضرت آدم نے شیث سے وصیت کی اور
وہی ہبۃ اللہ فرزند آدمؑ تھے اور شیثؑ نے شبان کو وصیت کی۔ وہ اوس حوریہ کے بطن سے تھے جسکو
خدا نے بہشت سے حضرت آدمؑ کے پاس بھیجا تھا اور آپ نے اپنے فرزند شیث سے اوسکو تزویج کیا تھا۔
اور شبان نے اپنے فرزند مجلث کو وصیت کی اور مجلث نے محوق کو اور محوق نے عثمیشا کو اور عثمیشا نے اخنوخ
یعنے ادریس کو اور ادریس نے ناحور کو اور ناحور نے تمام وصیتین حضرت نوحؑ کو سپرد کین۔ اور نوحؑ نے
سام کو وصیت کی اور سام نے عثامر کو وصیت کی اور عثامر نے برعثیاشا کو اور برعثیاشا نے یافث کو
اور یافث نے برہ کو اور برہ نے جفسیہ کو اور جفسیہ نے عمران کو اور عمران نے تمام وصیتین حضرت ابراہیمؑ کو
سپرد کین۔ اور حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فرزند اسمٰعیل کو وصیت کی اور اسمٰعیل نے اسحٰق کو اور اسحٰق نے
یعقوبؑ کو اور یعقوبؑ نے یوسف کو اور یوسف نے شبریا کو اور شبریا نے شعیب کو اور شعیب نے وصیتین
موسیٰ ابن عمران کو سپرد کین اور موسیٰ نے یوشع بن نون کو اور یوشع نے داؤد کو اور داؤد نے سلیمان
کو اور سلیمان نے آصف بن برخیا کو اور آصف نے زکریا کو اور زکریا نے صارایا کو اور صارایا نے حضرت
عیسیٰؑ کو اور حضرت عیسیٰ نے شمعون کو اور شمعون نے یحییٰ بن زکریا کو اور یحییٰ نے منذر کو اور منذر نے سلیمہ
کو اور سلیمہ نے بردہ کو۔ بعد اسکے حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ بردہ نے وہ تمام وصیتین مجھکو سپرد کین اور
یا علی مین وہ وصیتین تمکو دیتا ہون اور تم وہ وصیتین اپنے وصی کو دوگے اور تمھارا وصی تمھارے
اوصیا کو دیگا جو تمھاری اولاد مین ہونگے بعد ایک کے دوسرے کو یہانتک کہ یہ وصیت اوسکو پہونچیگی
اور اوسپر ختم ہوگی جو تمھارے بعد بہترین اہل عالم اور آخر ائمہ ہوگا۔ یا علی لوگ تمھارے باب مین اختلاف
شدید کرینگے۔ جو شخص تمھاری امامت کے اعتقاد پر ثابت وقائم رہیگا گویا اوسنے میرے ساتھ اقامت
کی ہے اور جو شخص تمسے دور ہوا اور تمھاری اطاعت نہ کی وہ جہنم مین ہوگا اور جہنم کافرون کا مقام ہے
تیسری فصل انبیا اور ائمہ علیہم السلام کی عصمت کا بیان۔ جاننا چاہیے کہ علماے امامیہ رضوان اللہ
علیہم نے انبیا و اوصیا اور ائمہ کی عصمت پر اجماع کیا ہے کہ کوئی گناہ صغیرہ اور کبیرہ اونسے سرزد نہیں
ہوتا نہ عمداً نہ سہواً نہ بطریق خطا نہ بسبیل غفلت نہ زمان بعثت کے پیشتر نہ بعد اوسکے۔ نہ طفولیت

بین مفید اونکے۔ اور اس باب مین کسی نے مخالفت نہین کی مگر ابن بابویہ اور اونکے اُستاد محمد بن الحسن
بن الولید رحمۃ اللہ علیہما نے بیان کیا ہے کہ انبیا و اوصیا سے بھی کبھی بسبب کسی مصلحت کے بمشیت
ایزدی سہو و فراموشی واقع ہوتی ہی بہ نسبت اوس چیز کے جو متعلق بہ تبلیغ رسالت نہ ہو۔ اور
بتواتر و اجماع ثابت ہی کہ انکی عصمت کا اعتقاد مذہب ائمہ اور ضروریات دین شیعہ سے ہی اور
اس امر کے اثبات مین بہت دلائل عقلی و نقلی کتب علم کلام مین مندرج ہین۔ انشاء اللہ تعالے بہت سی
حدیثین ہر ایک پیغمبر کے احوال اور کتاب امامت مین مذکور ہونگی۔ اس مقام مین بعض دلائل
کا مجملاً بیان ہوتا ہی۔ پہلی دلیل چونکہ انکے مبعوث ہونے سے غرض یہ ہی کہ لوگ انکی اطاعت اور
اوامر و نواہی خدا کو انکی بیان کے مطابق قبول کرین۔ اگر خداوند عالم انکو معصوم نہ کرتا غرض بعثت
کے خلاف تھا اور حکیم کو سزاوار نہین کہ اوسکی غرض کے خلاف کوئی فعل اوس سے صادر ہو۔
اور خلاف غرض ہونا اسکا عادت اہل عالم کے قیاس کرنے سے صاف ظاہر ہی۔ یعنی جب کوئی شخص
انکو نیک کامون کی ترغیب دے اور کارہاے بد سے منع کرے مگر خود اوسکی پابندی نہ رکھے بلکہ
اسکے خلاف عمل کرے وعظ و پند اوسکا لوگون مین اثر نہ کریگا۔ جو لوگ کہ پیش نماز اور واعظ ہین باوجود
اسکے کہ امامت عظمی اور ریاست کبری کی روبرو انکے منصب و رتبہ کے کچھ قدر و حقیقت نہین اگر
بعض گناہ صغیرہ یا بعض مکروہات انسے صادر ہون اکثر آدمی انکے اقتدا اور استماع وعظ کی رغبت
نہین کرتے۔ پس کیا کیفیت ہوگی جبکہ تمام گناہان کبیرہ مثل شراب پینے اور زنا و لواطہ اور قتل نفس
وغیرہ انسے وقوع مین آئین۔ اور بعضے علماے اہل خلاف نے جو یہ تجویز کیا ہی کہ انبیاؑ سے گناہان کبیرہ
صادر نہین ہوتے اور گناہان صغیرہ وقوع مین آتے ہین۔ انکے مذہب مین گناہان کبیرہ کی تعداد بہت کم ہی بعضو نے
سات اور بعضو نے نو اور بعضون نے دس کہی ہین اس گروہ کے مذہب کے موافق جو شخص کہ نماز و روزہ کا تارک
اور سرقہ اور تمام فواحش کا مرتکب ہو اور ہمیشہ ساز و غنا اور لہو و لعب مین مشغول رہے وہ بھی خلافت کبری اور
ریاست عظمی کے قابل ہی۔ اور کسی شخص عاقل کی عقل اگر متعصب نہو اس امر کو جائز نہین تصور کر سکتی اور دوسری
ترجیحات رکیکہ کا بیان کرنا خلاف اجماع ہی۔ دوسری دلیل۔ پیغمبر سے گناہ کا صادر ہونا باعث اجتماع
ضدین ہی یعنے اوسکی متابعت اور مخالفت دونون لازم ہو جائینگی متابعت اسلئے لازم ہوگی کہ
کہ تمام امت کا اجماع اسپر ہی کہ پیغمبرون کی متابعت واجب ہے جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہی۔ اے محمد
لوگو اگر خدا کو دوست رکھتے ہو میری متابعت کرو تاکہ خدا تمکو دوست رکھے۔ اور جبکہ یہ امر ہمارے
پیغمبر کے لئے ثابت ہوا تمام پیغمبرون کے لیئے بھی ضرور ثابت ہو چکا اسلیئے کہ اب تک کسی نے اسمین فرق

...ین کیا ہے۔ اور مخالفت اسلئے لازم ہوگی کہ پیروی گناہگار کی حرام ہے۔ **تیسری دلیل**۔ اگر پیغمبر سے
گناہ صادر ہو تو منع و زجر اوسکا واجب ہوگا اور اوس سے انکار کرنا جائز ہوگا بسبب عام ہونے
دلائل امر معروف اور نہی منکر کے۔ اور یہ امر حرام ہے اسلئے کہ باعث ایذا رسانی پیغمبر ہے اور اس آیت
کے مطابق موافق اجماع کے پیغمبر کو ایذا پہونچانا حرام ہے۔ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ جو لوگ کہ خدا کو اور اوسکے
رسول کو ایذا پہونچاتے ہین خدا نے اونپر دنیا و آخرت مین لعنت کی ہے۔ **چوتھی دلیل**۔ اگر پیغمبر گناہ کا
مرتکب ہو جب کسی معاملہ مین گواہی دے اوسکی گواہی رد کرنا لازم ہوگا جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے۔ اِنْ
جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا اور یہ بات بھی اجماعی اہل اسلام ہے کہ فاسق کی گواہی مقبول نہین
اس صورت مین پیغمبر کا رتبہ افراد امت سے کم ہوگا باوجودیکہ پیغمبر کی گواہی دین خدا کے واسطے
بڑا اعظم امور ہے مقبول ہے اور وہ قیامت مین خلق کا گواہ ہوگا جیسا کہ حق تعالے نے قرآن مین فرمایا ہے
لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا **پانچوین دلیل**۔
صورت وقوع گناہ مین ضرور ہے کہ حال پیغمبر کا عاصیان امت سے بدتر اور رتبہ اوسکا ان
لوگون سے کمتر ہو بسبب اسکے کہ پیغمبرون کے درجے رفیع ہین اور خدا نے اپنی نعمتین سب سے زیادہ انکو
عطا کی ہین اسلئے کہ انکو تمام خلق سے برگزیدہ کیا اور اپنی وحی کا امین اور روے زمین پر اپنا خلیفہ
مقرر کیا اور سوا اسکے بہت سی نعمتین انکو دین جنکی وجہ سے تمام خلق سے ممتاز ہوے۔ پس انکا
مرتکب گناہ ہونا اور اوامر و نواہی سے چشم پوشی کرنا بسبب لذت فانی دنیا کے تمام خلائق کی معصیت سے
قبیح تر ہے عاقل اسکا قائل نہین کہ انکا رتبہ تمام خلق سے پست ہو۔ **چھٹی دلیل**
بسبب ارتکاب گناہ کے ضرور ہوگا کہ انبیا بھی مستحق عذاب و لعنت اور سزاوار سرزنش و ملامت ہون
جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ تا آخر آیہ جسکا ترجمہ لفظی یہ ہے۔ جو شخص
کہ خدا کی اور اوسکے رسول کی معصیت و نافرمانی کرے اور اوسکے حدود سے تعدی کرے خدا اوسکو
ایسی آگ مین داخل کریگا جسمین کہ وہ ہمیشہ رہیگا اور اوسکے واسطے وہ عذاب ہے جو خوار و ذلیل
کرنے والا ہے اور حق تعالے نے یہ بھی فرمایا ہے أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ اور بدیہی ہے کہ پیغمبر ایسے
امور کے مستحق نہین موافق اجماع اہل اسلام کے۔ **ساتوین دلیل**۔ انبیا خلق کو عموماً خدا کا حکم دیتے ہین
اگر اطاعت خدا کی خود نہ کرینگے اوس گروہ مین داخل ہونگے جو اس آیت سے مخاطب ہوتے ہین أَتَأْمُرُونَ
النَّاسَ بِالْبِرِّ تا آخر یعنے واسطے عمل نیک کے لوگون کو حکم دیتے ہو اور اپنے نفسون کو فراموش کرتے ہو حالانکہ
تم کتاب خدا کی تلاوت کرتے ہو۔ آیا نہین سمجھتے ہو۔ پیغمبر کا اس آیت کے حکم مین داخل ہونا باعث

باطل ہو۔ آٹھوین دلیل۔ خدانے شیطان کا قول بیان کیا ہو کہ شیطان نے کہا تیری عزت کی قسم ہو کہ
کہ تمام بنی آدم کو گمراہ کرونگا سوائے اون بندون کے جو اونمین تیرے مخلص ہین۔ پس اگر پیغمبرون
سے گناہ صادر ہو تو مخلصان خدا سے نہونگے بلکہ اوس گروہ مین محسوب ہونگے جنکو شیطان نے گمراہ
کیا ہو۔ اور یہ امر اجماعی ہو کہ پیغمبر مخلصان خدا ہین اور آیات قرآنی بھی اسپر دلالت کرتی ہین نوین دلیل
اگر انبیا عاصی ہونگے ضرور ہو کہ ظالمون مین محسوب ہون اور خدا نے فرمایا ہو لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ
یعنے امامت و پیغمبری کا عہد ستمگارون کو نہین ملتا۔ دلائل ثبوت عصمت بہت ہین اور یہ کتاب اون
سب کی گنجائش نہین رکھتی انشاء اللہ تعالے بہت سی دلیلین کتاب امامت مین مذکور ہونگی۔ بسند معتبر
منقول ہو کہ جناب امام رضاؑ نے مذہب امامیہ کے شرائع و عقائد کو مامون کے واسطے ارقام فرمایا اوسمین
لکھا تھا کہ حق تعالے ایسے شخص کی اطاعت واجب نہین کرتا جسکو جانتا ہو کہ لوگون کو بہکائیگا یا گمراہ
کریگا۔ اور ایسے شخص کو اپنے بندون سے اختیار نہین کرتا جسکو جانتا ہو کہ خدا سے اور اوسکی طاعت
و عبادت سے منکر ہوگا۔ اور شیطان کی پیروی کریگا۔ اور روایات معتبرہ مین وارد ہوا ہو کہ آنحضرتؑ نے مجلس
مامون مین انبیا کی عصمت مکرر بہ دلائل و براہین ثابت کرکے علمائے مخالفین کو ساکت و لاجواب کیا اور وہ
دلائل بعد اسکے مقامات مختلفہ مین مذکور ہونگے۔ اور بسند معتبر منقول ہو کہ جناب امام جعفر صادقؑ نے تمام
اصول و فروع مذہب شیعہ کو اعمش سے بیان فرمایا۔ منجملہ اوسکے آپنے ارشاد کیا کہ انبیا و اوصیا سے گناہ صادر
نہین ہوتا اسلیے کہ یہ لوگ معصوم و مطہر ہین۔ کتاب سلیم بن قیس مین مرقوم ہو کہ جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا
خدا نے اولی الامر کی اطاعت کا اسلیے حکم دیا ہو کہ یہ لوگ گناہون سے معصوم و مطہر ہین اور کسی کو گناہ کرنیکا
حکم نہین دیتے۔ روایات معتبر مین وارد ہوا ہو کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے آیۂ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ
کی تفسیر مین فرمایا ہو کہ ظالم و ستمگار امام نہین ہو سکتا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ نے اسی
آیت کی تفسیر مین فرمایا ہو کہ سفیہ پیشوا متقی و پرہیزگار کا نہین ہو سکتا۔ اور انبیا و اوصیا سے وقوع سہو و
نسیان کی کیفیت یہ ہو کہ تمام اہل اسلام نے اس امر پر اجماع کیا ہو کہ جو کام تبلیغ رسالت سے متعلق ہین
اونمین کبھی سہو و نسیان اونسے واقع نہین ہوتا۔ سوائے اسکے عبادات اور باقی تمام امور دنیویہ مین کو
اکثر علمائے اہلسنت نے جائز جانا ہو اور اکثر علمائے شیعہ نے اسکا انکار کیا ہو اور اکثر علما کے کلام سے معلوم
ہوتا ہے کہ علمائے شیعہ نے اس امر پر اجماع کیا ہو کہ اس قسم کا سہو و نسیان بھی اونسے واقع نہین ہوتا۔
ابن بابویہ اور شیخ احمد کا قول جو خلاف اسکے ہو اجماع کو زائل نہین کر سکتا۔ اور بعضون کے کلام سے ظاہر
ہوتا ہو کہ یہ مسئلہ اجماعی نہین ہو کلا کثر احادیث

احادیث کو تقیہ پر محمول کیا ہے۔ اور بعضی روایات سے مستفاد ہوتا ہے کہ انسے قطعاً وقوع سہو و نسیان
جائز نہین اور دلائل عقلی و نقلی اس باب مین بیان کئے ہین اور بہترین دلائل یہ ہے کہ ایسے امور باعث نفر
طبائع ہوتے ہین اور یہ منافی غرض بعثت ہے۔ چنانچہ اگر ہم فرض کرین کہ کسی پیغمبر نے نماز کو سہواً ترک
کیا یا ماہ رمضان مین بسبب فراموشی کے روزہ نہ رکھا یا شراب کو شراب نہ جان کر پی لیا اور مست ہوا
یا عیاذاً باللہ انکی کسی محارم سے بسبب فراموشی کے جماع کیا۔ پس ظاہر ہے کہ ان حالات کے معائنہ کے
بعد کوئی شخص اوسکے قول پر اعتماد و اعتنا نکریگا۔ اور ہر شخص کو اہل عالم کی عادت معلوم ہے کہ جب کسی سے
اگر سہو و نسیان واقع ہوتا ہے اوسکے قول و خبر پر اعتماد نہین کرتے۔ شاید وہ لوگ یہ جواب دین کہ ہم اس
حد تک سہو و نسیان جائز نہین رکھتے لیکن کسی نے اس فرق کو بیان نہین کیا ہے۔ اگرچہ عصمت کے
دلائل معتبر اور اصول مذہب امامیہ کے موافق ہین اور جو روایات اسکے خلاف ہین مذہب اہلسنت سے
مطابقت رکھتے ہین۔ مگر اسلئے کہ روایات خلاف عصمت بھی بکثرت وارد ہوئی ہین اس باب مین توقف
کرنا احوط و اولیٰ ہے۔ اور انشاءاللہ تعالےٰ تحقیق اس امر کی کتاب احوال حضرت رسولؐ مین مذکور ہوگی۔

چوتھی فصل۔ انبیا و اوصیا علیہم السلام کے فضائل و مناقب کا بیان اور مشترکات و مجملات احوال کا
ذکر ہنگام حیات و بعد وفات۔ بسند معتبر جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا
ہم گروہ انبیا کا یہ حال ہے کہ آنکھین ہماری سوتی ہین اور دل نہین سوتے۔ اور ہم جسطرح پیش رو
دیکھتے ہین اوسیطرح پشت سر بھی نظر کرتے ہین۔ و بروایت معتبر جناب موسیٰ بن جعفرؑ سے منقول ہے
کہ حق تعالےٰ نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہین کیا جو عاقل نہو اور بعضے پیغمبر بعضون سے عقل مین زیادہ تھے
اور جب تک کہ حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمان کی عقل و دانش کا امتحان نہین لیا اپنا خلیفہ نہ کیا۔
حضرت داؤدؑ نے سلیمان کو تیرہ۱۳ برس کے سن مین خلیفہ مقرر کیا تھا اور آپکی سلطنت و نبوت کی مدت
چالیس سال تھی۔ ذوالقرنین بارہ برس کے سن مین بادشاہ ہوئے اور تیس۳۰ سال سلطنت کی۔ بسند
معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ مسجد سہلہ ادریس پیغمبر کا مکان ہے آپ اس مکان مین خیاطی کرتے تھے
اور اسی مقام سے حضرت ابراہیمؑ جنگ عمالقہ کے واسطے یمن کیجانب گئے۔ اور یہین سے داؤدؑ جنگ جالوت کے
لئے تشریف لیگئے۔ اسی مسجد مین ایک سنگ سبز ہے جسپر ہر ایک پیغمبر کی تصویر نقش ہے۔ اور ہر پیغمبر کی طینت
اوسی پتھر کے نیچے سے لی گئی ہے اور وہ مقام محل نزول حضرت خضرؑ ہے۔ اور حدیث معتبر مین حضرت امیرالمومنینؑ
سے منقول ہے کہ مسجد کوفہ مین ستر انبیا و ستر اوصیا نے نماز پڑھی ہے جنمین سے ایک مین ہون۔ بسند معتبر
حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ مسجد کوفہ مین ایک ہزار ستر پیغمبرون نے نماز پڑھی ہے۔ اوسی مین عصائے

اور درخت کدو اور انگشتر سلیمان ہی۔ نوحؑ کا تنور وہین تھا جس سے طوفان ظاہر ہوا۔ اور نوحؑ کی کشتی
وہین بنائی گئی۔ یہ مقام ملک بابل مین سب مقامون سے بہتر اور پیغمبرون کے جمع ہونے کی جگہ تھی
روایت معتبر مین وارد ہوا ہی کہ حضرت صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ یَا اَیُّہَا الرُّسُلُ کُلُوْا
مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا یعنے اے پیغمبران مرسل پاک چیزون کو کھاؤ اور عمل نیک کرو۔ فرمایا
مراد اس سے روزی حلال ہی۔ اور دوسری روایت معتبر مین وارد ہوا ہی کہ حضرت صادقؑ کی خدمت مین
کسی نے یہ دعا کی خداوندا تجھسے مین روزی طیب طلب کرتا ہون۔ فرمایا ہیہات ہیہات جو تو نے طلب کیا یہ
قوت پیغمبرون کا ہی لیکن تو خدا سے ایسی روزی طلب کر جسکی وجہ سے قیامت مین تجھپر عذاب نکرے حق تعالے
فرماتا ہی یَا اَیُّہَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اور بسند معتبر منقول ہی کہ ابو سعید خدری
نے بیان کیا کہ مین نے دیکھا اور سنا کہ حضرت رسول حضرت امیر المومنینؑ سے فرماتے تھے یا علی خدا نے کسی
ایسے پیغمبر کو مبعوث نہین کیا جسکو تمھاری ولایت کا حکم نہ دیا ہو۔ روایت معتبر مین حضرت امام زین العابدینؑ
سے منقول ہی کہ حق تعالے نے پیغمبرون کے دل اور جسم طینت علیین سے خلق کئے اور مومنون کے دل بھی اسی
طینت سے خلق ہوے لیکن انکے بدن دوسری طینت سے ہین جو اس سے پست و کم رتبہ ہی۔ اور اس مضمون مین
بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین۔ بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہی کہ خدا نے کسی ایسے پیغمبر کو مبعوث
نہین کیا جو صاحب خلط سوداے صافی نہو۔ مولف فرماتے ہین بسبب غالب ہونے اس خلط کے حدت
و فطانت و حفظ حاصل ہوتا ہی لیکن کبھی اس سے خیالات فاسدہ اور جنون و غضب و طیش بھی پیدا ہوتے ہین
اسی لئے حضرت نے اس خلط کو صافی فرمایا ہی یعنے ان اخلاق ذمیمہ سے پاک ہی جو اکثر صاحب خلط سوداوی
مین ہوتے ہین۔ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ حق تعالے نے حضرت رسول خدا کو جمیع انبیا کی
طرف مبعوث کیا خلقت خلایق سے دو ہزار سال قبل جبکہ آپ اور وہ سب محض ارواح تھے۔ اور انسے انکی
توحید و اطاعت اور پیروی احکام کا اقرار طلب کیا اور وعدہ فرمایا کہ اگر مطابق اسکے عمل کرینگے سزاوار بہشت
ہونگے اور اگر اس اقرار سے مخالفت یا اسکا انکار کرین جزا انکی اونکا مقام آتش جہنم مین ہوگا۔ روایات معتبر
مین حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرت رسول خدا سے پوچھا کہ آپ تمام پیغمبرون سے کسلئے بہتر و فائق ہوئے
باوجودیکہ آپ سبکے بعد مبعوث ہوے۔ فرمایا اسلئے کہ مین نے سب سے پہلے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا اور سب
سے پہلے جواب دیا جبکہ حق تعالے نے تمام پیغمبرون سے عہد و پیمان لیا اور اونکے نفوس پر اونکو گواہ مقرر کیا اور
کہا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنے آیا مین تمھارا پروردگار نہین ہون۔ سبھون نے کہا ہان۔ پس پہلے جس پیغمبر نے اس
امر کا اقرار کیا اور بلی کہا وہ مین ہون اور مین نے اقرار پروردگاری خدا مین سب سے سبقت کی ہی۔ اور بہت

حدیثون سے جو اسکے بعد مذکور ہونگی یہ مضمون ظاہر و واضح ہوگا کہ حق تعالے نے عالم ارواح مین اپنی پروردگاری اور حضرت رسول کی رسالت اور حضرت امیر المومنین اور ائمہ طاہرین کی امامت کا تمام پیغمبرون سے عہد و پیمان لیا۔ اور ارشاد فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ وَ مُحَمَّدٌ نَبِيُّكُمْ وَ عَلِيٌّ اِمَامُكُمْ وَ الْاَئِمَّةُ الْهَادُوْنَ اَئِمَّتُكُمْ سبھون نے کہا ہان۔ بعد اسکے حضرت رسو لخدا کی رسالت پر ایمان لانے اور زمان رجعت مین حضرت امیر المومنین کی مدد کرنے کا سب سے عہد و پیمان لیا۔ اور بسند معتبر ائمہ طاہرین علیہم السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسو لخدا نے فرمایا کہ خدا نے دنیا سے کسی پیغمبر کو نہین اوٹھایا جب تک کہ اوس پیغمبر نے موافق حکم خدا کسیکو اپنے عزیزون سے اپنا وصی مقرر نہین کیا اور مجھکو بھی حق تعالے نے حکم دیا کہ اپنا وصی مقرر کرون مین نے عرض کیا کہ کس شخص کو اپنا وصی مقرر کرون۔ وحی نازل ہوئی کہ اپنے پسر عم علی ابن ابیطالب سے وصیت کرو۔ اسلئے کہ مین نے سابق کی کتابون مین اوسکا نام ثبت کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ تیرا وصی ہے اور مین نے جمیع مخلوقات اور اپنے پیغمبرون اور رسولون سے اپنی پروردگاری اور تیری پیغمبری اور علی ابن ابیطالب کی ولایت و امامت کا عہد و پیمان لیا ہے۔ حدیث معتبر مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ حق تعالے اپنے پیغمبرون کی زراعت کرنے اور گوسفند چرانے کو دوست رکھتا ہے تاکہ وہ باران آسمان سے کراہت نرکھین اور دوسری حدیث معتبر مین آنحضرت نے فرمایا ہے کہ خدا نے کسی ایسے پیغمبر کو مبعوث نہین کیا جسنے گوسفند نہ چرائے ہون تاکہ اوسکو طریقہ رعایت مردم کی تعلیم دے اور اونکے اخلاق زشت پر صبر و تحمل کا عادی کرے دوسری روایت معتبر مین منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا پیغمبران گذشتہ مین کوئی پیغمبر ایسا ہوا ہے جو گرسنگی مین مبتلا رہا اور اوسی گرسنگی مین ہلاک ہوا۔ اور کسی پیغمبر نے تشنگی مین مبتلا ہو کر بوجہ اوسی تشنگی کے انتقال کیا۔ اور کوئی پیغمبر عریانی مین مبتلا ہوا اور حالت عریانی مین رحلت کی۔ اور کوئی پیغمبر ایسے درد و امراض مین مبتلا ہوا جو اوسکی ہلاکت کا باعث ہوے۔ اور کوئی پیغمبر اپنی قوم مین آکر کھڑا ہوتا اور طاعت خدا کا حکم کرتا اور اطاعت پروردگار کی ترغیب دیتا گر غذا ایک شب کی بھی اوسکے پاس موجود نہ ہوتی تھی۔ اوسکی قوم کے لوگ نہ اوسکے قول کو سنتے اور نہ اتنی مہلت دیتے تھے کہ وہ اپنے کلام کو ختم کرے بلکہ فوراً اوسکو قتل کرتے تھے۔ اور خدا اپنے بندون کو مبتلا نہین کرتا مگر اوسی قدر رنج کے مطابق جو اوسکی درگاہ مین رکھتے ہین۔ دوسری حدیث مین آنحضرت سے منقول ہے کہ خدا نے کسی ایسے پیغمبر کو مبعوث نہین کیا جو خوش آواز نہو۔ بسند معتبر حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ اپنے جسم کو پاکیزہ رکھنا خوشبو لگانا۔ بال تراشنا بہت جماع کرنا اور عورتون سے نکاح کرنا پیغمبرون کی عادات سے ہے۔ بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ پیغمبرون کا طعام آخر روز بعد نماز عشا کے ہوتا ہے۔ بسند صحیح حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ کوئی پیغمبر ایسا نہین ہوا جسنے جو کھانے والے کے حق مین دعا نہ کی ہو اور اوسکے واسطے برکت کا خواستگار نہوا ہو اور جو جس شکم مین داخل ہوتا ہے جتنے درد و امراض

اوسمین ہوئین سبکو زائل کرتا ہی - اور یہ پیغمبرون کا قوت اور پرہیزگارون کی غذا ہی - اور حق تعالے نے
اپنے پیغمبرون کی غذا سواے جو کے مقرر کرنے سے انکار کیا ہی - بسند بسیار معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی
کہ سوتق یعنی ستو رسولون کی غذا ہی - یا یہ کہ آپ نے فرمایا پیغمبرون کی غذا ہی - بسند حسن آنحضرتؐ سے منقول
ہی کہ دہی ملا ہوا گوشت پیغمبرون کا شوربا ہی - دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ سرکہ اور زیت پیغمبرون
کی غذا ہی - اور بروایت معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہی کہ سرکہ اور زیت پیغمبرون کی نان خورش ہی
بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ مسواک کرنا سنت انبیا ہی - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ
حق تعالے نے پیغمبرون کی روزی زراعت اور حیوانات کے دودھ سے مقرر کی ہی تاکہ باران آسمان سے کراہت
نہ رکھین - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ خدا نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہین کیا جو بوے خوش نہ رکھتا ہو
اور حدیث موثق مین آنحضرت نے فرمایا ہی کہ بوے خوش سنت پیغمبران مرسل ہی - اور بسند معتبر حضرت
امیر المومنینؑ سے منقول ہی کہ بوے خوش شارب مین لگانا پیغمبرون کی عادت ہی - اور بسند معتبر حضرت
صادقؑ سے منقول ہی کہ خدا نے تین چیزین پیغمبرون کو عطا کی ہین - بوے خوش - عورتون سے جماع کرنا
مسواک کرنا - حدیث معتبر مین حضرت موسی بن جعفرؑ سے منقول ہی کہ حق تعالے نے کسی پیغمبر یا وصی
پیغمبر کو مبعوث نہین کیا جو سخی و جواد نہ ہو - اور بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ مسجد خیف جو کہ منی
مین واقع ہی اوسمین سات سو پیغمبرون نے نماز پڑہی ہی اور تحقیق کہ درمیان رکن حجر الاسود اور مقام
ابراہیم کے جتنی زمین ہی وہ سب پیغمبران خدا کی قبرون سے بھری ہی - اور قبر حضرت آدمؑ کی حرم خدا مین ہی
بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ درمیان رکن یمانی اور حجر الاسود کے ستر پیغمبر مدفون ہین جو
گرسنگی اور پریشانی اور بدحالی سے ہلاک ہوے ہین - دوسری حدیث معتبر مین وارد ہوا ہی کہ کسی شخص نے
حضرت صادقؑ سے عرض کیا کہ مین اہل خلاف کی مسجد مین نماز پڑہنے سے کراہت رکھتا ہون - فرمایا
کراہت نہ رکھ کیونکہ کوئی مسجد بنا نہین ہوئی مگر کسی پیغمبر یا وصی پیغمبر کی قبر پر جو قتل کیا گیا ہی اور اوس
زمین پر اوسکا خون بہا ہی - پس خدا کو منظور ہی کہ اوس جگہ اوسکا ذکر کرین - تو نماز فریضہ اور نوافل اور جو
نماز کہ قضا ہو گئی ہی اون مسجدون مین ادا کر - اور حدیث حسن مین فرمایا ہی کہ حق تعالی نے کسی پیغمبر کو مبعوث
نہین کیا مگر براستی گفتار اور ادا کرنے امانت کے خواہ وہ امانت نیک کردار کی ہو خواہ بدکار کی - ایک
حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جب حضرت زکریاؑ شہید ہوے فرشتون نے آکر اونکو غسل دیا اور دفن ہونے سے
قبل تین دن اونکے جنازہ پر نماز پڑہی - اور جمیع انبیا کی یہی کیفیت ہی انکا بدن متغیر نہین ہوتا اور خاک
انکے جسم کو نہین کھاتی اور تین دن انکے جنازہ پر نماز پڑہتے ہین بعد اسکے دفن کرتے ہین - اور کئی حدیثون مین

حضرت رسول سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا حق تعالیٰ نے ہمارا گوشت زمین پر حرام کیا ہے اسلئے اوسکو زمین
نہین کھا سکتی - اور بہ سند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ کوئی پیغمبر یا وصی پیغمبر تین دن سے زیادہ
زمین نہین رہتا اوسکی روح اور استخوان و گوشت کو بالاے آسمان لیجاتے ہین - اور لوگ زیارت کو نہین
جاتے مگر اوس جگہ کہ جہان قبرون کے نشان ہین - اور جو لوگ دور سے سلام کرتے ہین اونکو اسکی اطلاع دی
جاتی ہے اور جو لوگ قبرون کے نشان کے پاس جاکر سلام کرتے ہین اونکی آواز وہ خود سنتے ہین - مؤلف
فرماتے ہین - اس باب مین اور کئی حدیثین وارد ہوئی ہین اور انشاء اللہ تعالیٰ کتاب امامت مین تحقیق اس
مسئلے کی مذکور ہوگی - حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ شب جمعہ کو ہمارا حال عجیب و غریب ہوتا ہے
اور ایک امر عظیم پیش آتا ہے - پوچھا وہ حال کیا ہے فرمایا کہ پیغمبران و اوصیا مردہ کی ارواح اور اوس وصی
کی روح کو جو زندہ ہے اور تم مین موجود ہے بالاے آسمان جانے کی رخصت دیتے ہین تا اینکہ عرش خدا تک
پہونچتے ہین اور سات بار دور عرش طواف کرتے ہین اور عرش کے ہر قائمہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھتے
ہین - بعد اوسکے اون ارواح کو پھیر لاتے ہین او ر اونکے جسمون مین داخل کرتے ہین - پس انبیا و اوصیا کو
ایسی حالت مین صبح ہوتی ہے کہ علم سے مملو ہوتے ہین اور اونکو بہت بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے - اور وہ وصی جو
تم مین موجود ہے ایسی حالت مین صبح کرتا ہے کہ اکثر علوم تازہ اوسکے علوم سابق پر زیادہ ہو جاتے ہین - دوسری
روایت معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہماری اور پیغمبرون کی ارواح
عرش کے پاس حاضر ہوتی ہین اور ایسی حالت مین صبح کرتی ہین کہ اونکا علم پیشتر سے بہت زیادہ ہوا ہے -
اور دوسری حدیث صحیح مین فرمایا ہے کہ تین خصلتین ہین جنکو حق تعالےٰ نے سواے پیغمبرون کے اور کسیکو
عطا نہین کیا - مگر میری امتکو وہ تینون خصلتین عطا ہوئی ہین - جس پیغمبر کو خدا مبعوث کرتا تھا اوسپہ
یہ وحی نازل کرتا تھا کہ اپنے دین مین سعی کر اور کوئی حرج تیرے واسطے نہین ہے اور خدا نے یہی بزرگی میری امت
کو عطا کی ہے جیسا کہ فرمایا ہے - خدا نے تمھارے لئے دین مین کوئی حرج یعنے تنگی نہین مقرر کی - اور جب خدا
پیغمبر کو مبعوث کرتا تھا اوس سے فرماتا تھا کہ جب کوئی ایسا امر پیش آئے جس سے تجھکو کراہت ہو مجھکو
پکار تا کہ مین تیری دعا مستجاب کرون - اور خدا نے یہی فضیلت میری امتکو بھی عنایت کی ہے جیسا کہ فرمایا
ہے - دعا کرو تم مجھسے تا کہ قبول کرون مین تمھاری دعا کو - اور جب حق تعالیٰ کسی پیغمبر کو مبعوث کرتا تھا
قوم پر اوسکو گواہ قرار دیتا تھا - اور خدا نے میری امتکو جمیع مخلوقات پر گواہ مقرر کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے
اسلئے کہ تمھارا گواہ پیغمبر ہو اور تم خلائق کے گواہ - حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک یہودی
نے خدمت حضرت رسول مین حاضر ہو کر نظر تند حضرت کیطرف دیکھا - فرمایا اے یہودی تیری کیا حاجت

عرض کی آپ بہتر ہین یا موسیٰ بن عمران جنسے خدا نے گفتگو کی اور توریت و عصا اونکے لیے بھیجا اور دریا کو اونکے
واسطے شگافتہ کیا اور ابر کو اونکا سائبان بنایا۔ فرمایا یہ امر مکروہ ہی کہ بندہ آپ اپنی ثنا کرے لیکن اب مجھے
لازم ہوا کہ تجھسے بیان کرون۔ جب حضرت آدمؑ سے خطا صادر ہوئی اور اوس خطا سے توبہ اور طلب آمرزش
کی۔ کہا خداوندا سوال کرتا ہون تجھسے بحق محمدؐ و آل محمدؐ میرے گناہ و بخشدے۔ پس خدا نے اونکی خطا بخشدی
جب نوحؑ کشتی مین سوار اور غرق ہونے سے خائف ہوے کہا خداوندا تجھسے سوال کرتا ہون بحق محمدؐ و
آل محمدؐ مجھکو غرق ہونے سے نجات دے اس دعا کی برکت سے نجات پائی۔ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین
پھینکا انھون نے کہا خداوندا تجھسے سوال کرتا ہون بحق محمدؐ و آل محمدؐ مجھکو اس آتش سے نجات دے۔ حق تعالیٰ
نے آتش کو اونکے لیے سرد اور سلامت کردیا۔ جب موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر پھینکا اونکے دل مین خوف
پیدا ہوا کہا خداوندا تجھسے سوال کرتا ہون بحق محمدؐ و آل محمدؐ مجھکو امین اور بیخوف کر۔ حق تعالیٰ نے فرمایا خائف
نہو تو اعلیٰ اور بلند تر ہی۔ اے یہودی اگر موسیٰ میرے زمانے مین موجود ہوتے اور مجھپر اور میری رسالت پر
ایمان نہ لاتے اونکو اونکے ایمان و پیغمبری سے کچھ نفع حاصل نہوتا۔ ای یہودی میری ذریت سے وہ مہدیؑ
ہوگا کہ جب وہ خروج کریگا عیسیٰ بن مریم اوسکی مدد کے واسطے آسمان سے اوترینگے۔ وہ امامت کریگا اور عیسیٰ
اوسکے پیچھے نماز پڑھینگے۔ اور روایات صحیحہ مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ جو علم حضرت آدمؑ پر نازل
ہوا وہ پھر آسمان پر نہین گیا۔ اور کسی عالم نے رحلت نہین کی جسکا علم زائل ہوگیا ہو بلکہ علم میراث مین ملتا ہی
اور زمین ہرگز عالم سے خالی نہین رہتی اور جو عالم رحلت کرتا ہے اوسکے بعد ضرور ایک عالم ایسا ہوتا ہی
جو مثل اوسکے یا اوس سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ اور بہت سی احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ ہرگز زمین
حجت خدا سے خالی نہین رہتی جو اوس امر کو جانتا ہو جسکی احتیاج و ضرورت امت کو ہو۔ یا کوئی چیز امور
امت سے اوسپر مخفی رہے یا اوسکی کسی لغت و زبان سے آگاہی نہ رکھتا ہو۔ اور بہت سی احادیث معتبرہ مین
وارد ہوا ہی کہ انبیا اور اولاد انبیا کو سواے ولد الزنا کے اور کوئی قتل نہین کرتا۔ حدیث معتبر مین حضرت
صادقؑ سے منقول ہی کہ بنی آدم کوئی ایسا گناہ نہین کرتے جو قتل پیغمبر و امام سے یا خانہ کعبہ کے خراب کرنے سے
یا اپنی منی کو بطریق حرام کسی عورت کی فرج مین پہونچانے سے زیادہ ہو۔ بسند معتبر حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے
منقول ہی کہ حق تعالیٰ نے انبیا اور اونکے اوصیا کو روز جمعہ خلق کیا اور انسے عہد و پیمان بھی روز جمعہ لیا
بسند حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ حق تعالیٰ نے پیغمبرون اور امامون کے لیے پانچ روحین پیدا کی
ہین۔ روح الایمان۔ روح الحیوٰۃ۔ روح القوۃ۔ روح الشہوۃ۔ روح القدس۔ اور روح القدس خدا کی جانب سے ہی
دوسری چار روحون کو ہر طرح کی آفت پہونچتی ہی مگر روح القدس کبھی غافل اور متغیر اور لہو و لعب مین مشغول

نہین

نہین ہوتی اور بسبب روح القدس کے اون چیزون کو جانتے ہین جو عرش سے بالاتر یا زیر زمین ہین دوسری
حدیث مین فرمایا ہی کہ پیغمبرون پر جبرئیل نازل ہوتے تھے اور روح القدس اونکے اور اونکے اوصیا کے ساتھ
ہمیشہ رہتی اور کبھی اونسے جدا نہوتی اور اونکو علم تعلیم کرتی اور خدا کی جانب سے اونکی دوست رکھتی تھی۔ بسند
معتبر منقول کہ حضرت امیر المومنین نے اس آیہ کی تفسیر مین فرمایا ہی اَلسَّابِقُوْنَ اُولٰئِکَ
الْمُقَرَّبُوْنَ کہ مراد اس آیہ مین سابقون سے پیغمبر ہین خواہ مرسل ہون خواہ غیر مرسل۔ اور یہ لوگ روح القدس سے
تائید یافتہ ہین۔ بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہی کہ اسم اعظم خدا تہتر حرف ہین اونمین سے پچیس حرف
حضرت آدم کو اور پچیس حرف نوح کو اور آٹھ حرف ابراہیم کو اور چار حرف موسیٰ کو اور دو حرف عیسیٰ کو
عطا کئے اور بسبب انھین دو حرفون کے عیسیٰ مردہ کو زندہ کرتے اندھے اور مبروص کو شفا دیتے تھے۔ اور
اور حضرت محمد مصطفیٰ کو بہتر حرف عطا کئے اور ایک حرف خلق سے پوشیدہ اور خاص اپنے واسطے رکھا۔ روایت
دیگر مین وارد ہوا ہی کہ ابراہیم کو چھ حرف اور نوح کو آٹھ حرف دیئے۔ اور دوسری روایت معتبر مین انحضرت سے
منقول ہی کہ طینت کی تین قسمین ہین۔ اول پیغمبرون کی طینت اور مومنین بھی اسی طینت سے ہین لیکن
پیغمبر مات اور اصل طینت سے خلق ہوئے اونکی شان افضل ہی اور گروہ مومنین اوس طینت کی فرع سے
پیدا ہوئی جو طینت لازب یعنی گل چسپندہ ہی اور اسی لئے حق تعالیٰ انکے شیعون کو اونسے جدا نہین کرتا۔
دوسرے ناصبی اور دشمنان اہلبیت کی طینت حماٍ مسنون یعنی گل گندیدہ سے ہی تیسرے باقی ضعفا کی طینت
خاک سے ہی۔ اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ مومنین پیغمبرون کی طینت سے خلق ہوئے ہین۔ بسند معتبر
حضرت امام رضا سے منقول ہی کہ جب نوح غرق ہونے سے خائف ہوئے خدا سے دعا کی اور ہمارے حق کا
واسطہ دیا خدا نے اونکو غرق ہونے سے نجات دی۔ اور جب ابراہیم کو آگ کیطرف پھینکا خدا سے دعا کی اور
ہمارے حق کا واسطہ دیا حق تعالیٰ نے آتش کو اونکے لئے سرد و سلامت کیا۔ اور جب موسیٰ نے دریا پر عصا
مارا ہمارے حق کا واسطہ دیا اور خدا سے دعا کی خشک راستے دریا مین ظاہر ہوئے۔ اور جب یہودیون نے
حضرت عیسیٰ کو قتل کرنا چاہا خدا سے دعا کی اور ہمارے حق کا واسطہ دیا حق تعالیٰ نے اونکو قتل سے نجات دی
اور بالائے آسمان پہونچایا۔ حدیث معتبر مین حضرت صادق سے منقول ہی کہ جب حضرت قائم صلوات اللہ
علیہ ظاہر ہونگے حضرت رسولخدا کی رایت کو کھولینگے اور بلند کرینگے اوس رایت کے سبب سے نو ہزار تین سو
تیرہ فرشتے آسمان پر سے اوترینگے اور یہ وہی فرشتے ہین جو نوح کے ہمراہ کشتی مین تھے اور ابراہیم کے ساتھ
تھے جبکہ اونکو آگ مین پھینکا تھا۔ اور موسیٰ کے ہمراہ تھے جس وقت کہ آپ نے دریا کو شگافتہ کیا اور عیسیٰ کے
ساتھ تھے جبکہ خدا اونکو بالائے آسمان لیگیا۔ اور مطابق دوسری روایت کے تیرہ ہزار تین سو تیرہ فرشتے

نازل ہونگے۔ روایات معتبرہ مین ائمہ طاہرین سے منقول ہو کہ پیغمبرون کی بلا سب سے زیادہ سخت ہو اونکے
بعد اونکے اوصیا کی۔ اونکے بعد اون لوگون کی جو سب سے زیادہ نیک کردار اور پرہیزگار ہین۔ حضرت امیر المومنین
نے خطبۂ قاصعہ مین جو آپ کے خطبہ ہاے مشہورہ سے ہو فرمایا ہو کہ حمد و سپاس واسطے اوس خدا کے مخصوص
ہو جسنے عزت و کبریا کا لباس پہنا اور ان دونون صفتون کو اپنے لئے مخصوص کیا اور انکو اپنا احاطہ و حرم قرار
دیا اور انکو اپنے جلال کے واسطے اختیار کیا۔ اور اوس شخص پر لعنت کی جو اوسکے بندون مین سے ان
دونون صفتون مین اوس سے نزاع کرے بعد اسکے اس امر مین ملائکہ مقربین کا امتحان لیا تاکہ تواضع
کرنے والون کو تکبر کرنے والون سے جدا کرے۔ باوجودیکہ خود اون امور سے آگاہ تھا جو دلون مین پوشیدہ
اور غیب مین پنہان ہین۔ اور فرمایا کہ مین ایک بشر کو خاک سے پیدا کرنے والا ہون۔ جب مین اوسکی
خلقت کو درست اور اپنی روح اوسمین داخل کرون تم سب اوسکو سجدہ کرو۔ سواے ابلیس کے تمام ملائکہ
نے سجدہ کیا۔ اوسکو حمیت عارض ہوئی اور آدم پر بسبب اپنی خلقت کے فخر کیا اور بوجہ اپنی اصل کے تعصب
کیا۔ خدا کی قسم ہو کہ وہ متعصبون کا امام اور متکبرون کا سلف قرار پایا جسنے تعصب کی بنیاد قائم کی۔ اور خدا سے
اوسکی جبروت و کبریا مین نزاع کی۔ غرور و سرکشی کا لباس پہنا تذلل و شکستگی کے پردہ کو دور کیا۔ دیکھتے نہین
ہو کہ خدا نے اوسکو کیونکر بسبب اوسکے تکبر کے ذلیل و حقیر کیا۔ اور بسبب اوسکے ترفع کے اوسکو پست کیا
اوسکو دنیا مین مردود اور آخرت مین اوسکے لئے آتش جہنم آمادہ و مہیا کی۔ اگر حق تعالی چاہتا تو آدم کو
ایسے نور سے خلق کرتا جسکی چمک آنکھون کو خیرہ اور جسکی خوش منظری عقل کو حیران کرتی یا ایسی بوے
خوش سے جسکی مہک دل مین اثر کرتی اور خدا اسپر قادر تھا۔ اور اگر ایسا کرتا تو اوسکی تعظیم کے لئے گردنین
جھک جاتین اور اس صورت مین امتحان و ابتلاے ملائکہ سہل ہوتا مگر حق تعالے اپنے بندون کا ایسی بعض
چیزون سے امتحان کرتا ہو جنکی اصل کو نہ جانتے ہون تاکہ بسبب اس امتحان کے اونمین تمیز کرے اور تکبر و مباہات
کو اون سے زائل کر دے۔ پس تم اس معاملہ سے عبرت حاصل کرو جو خدا نے ابلیس کے ساتھ کیا۔ یعنی اوسکی
سعی اور عمل دور و دراز کو جسمین نہایت مشقت کی تھی یکسر باطل کر دیا۔ بتحقیق کہ اوسنے چھ ہزار سال خدا کی
عبادت کی تھی جسکو طول ساعات کے سبب لوگ نہین جانتے کہ سال اہل دنیا سے تھے یا سال اہل آخرت سے پس بعد
شیطان کے کون سالم رہ سکتا ہو جبکہ خدا کے نزدیک اوسکی معصیت مثل معصیت شیطان کے ہو۔ یعنی تکبر اور
حاشا یہ نہین ہو سکتا کہ خدا کسی بشر کو باوجود ارتکاب اوس عمل کے بہشت مین داخل کرے جسکے سبب
اوسنے بہشت سے اوسکو نکالا جو بظاہر جنس ملائکہ سے معلوم ہوتا تھا اور وہ نہین رہتا تھا اور بتحقیق کہ حکم خدا اہل
آسمان و زمین کے لئے یکسان ہے۔ اور درمیان خدا کے اور کسی شخص کے مخلوقات سے رعایت نہین ہو اور کبھی

ممکن نہین کہ اونکے لئے وہ عزت و کبریائی مباح کرے جسکو تمام اہل عالم پر حرام کیا ہی - حضرت امیر المومنین نے کلام
طویل اور مذمت تکبر اور شیطان کے فریبون سے ڈرانے کے بعد فرمایا کہ تم اوسکے مثل نہو جاؤ جسنے اپنے برادر حقیقی
سے تکبر کیا بغیر اسکے کہ خدا نے اوسکو اپنی کوئی فضیلت مقرر کی ہو - سوائے اوس حسد و عداوت کے جو عظمت
و تکبر نے اوسکے نفس سے ملحق کیا تھا اور حمیت نے اوسکے دل مین غضب کی آگ بھڑکا دی تھی - اور شیطان نے
اوسکے دماغ مین باد تکبر کو پھونکا تھا اور یہ شخص قابیل ہی جسنے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور حق تعالی نے
پشیمانی ابدی اوس سے ملحق کی اور بار اوسپر تمام قاتلون کا گناہ روز قیامت تک مقرر کیا - پھر آنحضرت
نے بہت نصیحتون کے بعد فرمایا اگر خدا کسی کو اپنے بندون سے تکبر کی اجازت دیتا البتہ اپنے پیغمبران مخصوص کو
اجازت دیتا مگر خدا نے انکے لئے تکبر نازیبا کیا ہی اور انکی تواضع و فروتنی پسند کرتا ہی - پس پیغمبرون نے اپنے
رخسار زمین پر رکھے اور اپنے منھ خاک پر ملے اور اپنے لطف و رحمت کے شہپر مومنون کے لئے کھولے نہ
ان پیغمبرون کا یہ حال تھا کہ لوگون نے زمین پر انکو ضعیف و ذلیل کیا تھا اور خدا نے انکو واسطے گرسنگی کے
منتخب فرمایا تھا اور سختی مین انکو آزمایا تھا اور خوف و ترس مین انکا امتحان لیا تھا - اور انکو مکروہات کے سبب
گھلا دیا تھا - تحقیق کہ حق تعالے اپنے بندگان متکبر کا امتحان کرتا ہی اون دوستون سے جو اونکی نظر مین ضعیف
معلوم ہوتے ہین - جب موسی بن عمران اپنے بھائی ہارون کے ہمراہ فرعون کے پاس آئے یہ دونون پیراہن
پشمین پہنے ہوے تھے اور عصا ہاتھ مین لئے ہوئے تھے پس فرعون سے یہ شرط کی کہ اگر ایمان لائے اور مسلمان
ہو تو اوسکا ملک باقی اور اوسکی عزت دائم رہے - فرعون نے اپنے حاضرین مجلس سے کہا آیا تعجب نہین کرتے ہو ان
دو تون سے جو مجھسے بقائے ملک اور دوام عزت کی شرط کرتے ہین اور خود اس فقر و خواری کی حالت مین ہین
جیسا کہ دیکھتے ہو - انکے ہاتھون مین کنگن طلائی کیون نہین - فرعون کی نظر مین طلا اور اوسکے جمع کرنے
کی قدر و منزلت بہت تھی - اونکا لباس پشمی پہننا اوسکو حقیر معلوم ہوا - اور اگر خدا کو یہ منظور ہوتا کہ جب اپنے
پیغمبرون کو مبعوث کرے خزانہ طلا اور معدن طلا کے دروازے اونکے لئے کھول دے اور باغ و بستان عطا
کرے اور مرغان ہوا اور وحشیان صحرا کو اونکا مطیع اور انکے گرد جمع کرے ضرور خداوند متعال ایسا
کر سکتا تھا - اور اگر ایسا کرتا امتحان ساقط ہوتا اور جزا باطل - اور حشر و نشر اور ثواب و عقاب کا خبر دینا
بیفائدہ تھا - اور ایسی حالت مین انبیا کا قول قبول کرنے والون کے لئے وہ اجر و ثواب واجب ہوتا جو امتحان
و ابتلا فرمان الہی قبول کرنے والون کے لئے واجب ہے - اور ہر آئینہ مومنین ثواب نیک کردارون کے مستحق ہوتے
اور مومن و کافر قلبی اور صالح و فاسق واقعی کی تمیز باقی نہ رہتی - و لیکن حق تعالے نے اپنے رسولون کو اپنے
ارادون مین صاحب قوت کیا ہی اور اون حالات مین ضعیف کیا ہی جو خلق کو نظر آتے ہین اور وہ قناعت

اونکو دی ہی جو دیدہ و دل کو توانگری سے بھر دیتی ہی - اور وہ فقر و پریشانی عطا کی ہی جسکے آزار دیدہ و گوش
کو مملو کرتے ہین - اگر انبیا ایسے باقوت ہوتے کہ کوئی شخص اونکے ضرر پہونچانے کا ارادہ نکر سکتا اور ایسے
باعزت کہ کسی کو اونپر ظلم کرنے کی طاقت نہوتی - یا خدا انکے پیغمبر کو ایسی بادشاہی عنایت کرتا جسکے سبب
سرکشون کی گردنین خمیدہ ہوتین اور اطراف عالم سے بامید تمام اونکے پاس آتے بیشک خلق پر اسکا
اعتبار آسان ہوتا اور تکبر و سرکشی سے دور رہتی اور ضرور ایمان لاتے خواہ اس خوف سے کہ وہ انپر قہر کرنے
والا ہی خواہ رغبت و طمع کے مائل کرنے کے سبب - اور اس صورت مین نیتون کا حال معلوم نہوتا کہ کون شخص
محض خوشنودی خدا کے واسطے ایمان لایا ہی اور کون شخص بطمع دنیا - اور کار نیک جو انسے صادر ہوئے ہین
آخرت کے واسطے ہین یا دنیا کے واسطے - اور مومن واقعی منافق اصلی سے جدا نہوتا - لیکن خداوند متعال کو
منظور تھا کہ اوسکے رسولون کی متابعت اور اوسکی کتابون کی تصدیق اور اوسکی روبرو خشوع پیش آنا اور
اسکے حکم قبول کرنے کیلئے تذلیل ہونا اور اوسکی اطاعت و فرمانبرداری کرنا یہ سب امور مخصوص خدا کیلئے ہون
اور دوسرون کا شائبہ اومین داخل نہو اور جسقدر ابتلا و امتحان عظیم تر ہی ثواب اجر بھی بیشتر ہی - مولف
فرماتے ہین - کہ یہ خطبہ طویل ہے مگر اسیقدر اس مقام کے مناسب تھا جسپر اکتفا کی گئی -

دوسرا باب - حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے فضائل و حالات و واقعات کا بیان اور اونکی اولاد کرام کا ذکر - اور اسمین کئی فصلین ہین -

فصل پہلی - حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی فضیلت کا بیان اور اونکی وجہ تسمیہ اور ابتداے خلقت کی کیفیت اور بعضے حالات کا ذکر -

روایات معتبرہ مین حضرت امام محمد باقرؑ و حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ اسلئے
آدمؑ کا نام آدم رکھا کہ وہ ادیم ارض یعنے روے زمین سے خلق ہوے - اور اسلئے حوا کو حوا کہتے ہین کہ وہ
استخوان پہلوے حی یعنے زندہ سے جو حضرت آدمؑ ہین پیدا ہوئین - بعضون نے کہا ہی کہ ادیم ارض زمین چہارم
کو کہتے ہین - اور دوسری روایت معتبر مین منقول ہی کہ عبد اللہ بن سلام نے حضرت رسول خدا سے پوچھا کہ
کیلئے آدم کا نام آدم رکھا - فرمایا اسلئے کہ وہ روے زمین کی خاک سے خلق ہوے - پھر اونسنے پوچھا کہ آدمؑ
ایک خاک سے پیدا ہوے یا تمام اقسام خاک سے - فرمایا اگر ایک خاک سے خلق ہوتے لوگ ایک دوسرے کو نہ پہچانتے
اور سبکی شکل و صورت ایک ہوتی - پھر پوچھا کہ دنیا مین کوئی انکا مثل و مانند بھی ہی - فرمایا خاک انکی مثل مانند ہی
اسلئے کہ خاک سفید و سرخ و سبز و رنگین و سرخ تیرہ رنگ اور خاکی و کبود ہوتی ہی اور نیز خاک شیرین و شور
زار اور ہموار و ناہموار و سخت و نرم ہی اسی لیئے بنی آدم مطابق رنگہاے خاک کے نرم و درشت اور سفید و زرد
و سرخ و رنگین و تیرہ رنگ و سیاہ ہوتے ہین - پھر پوچھا آدم حوا سے خلق ہوے یا حوا آدم سے - فرمایا حوا آدم سے

خلق کیا اور اگر آدم حوا سے خلق ہوتے اختیار طلاق کا عورتوں کو ہوتا نہ کہ مردوں کو۔ پھر پوچھا حوا آدم کے
تمام جسم سے خلق ہوئین یا بعض اعضا سے۔ فرمایا بعض اعضا سے اور اگر تمام جسم سے خلق ہوتین تو دیت
اور عورتون کے قصاص کا حکم یکسان ہوتا۔ پھر پوچھا حوا ظاہر آدم سے خلق ہوئین یا باطن آدم سے فرمایا
باطن سے اور اگر ظاہر آدم سے خلق ہوتین عورتین بھی مردون کے مانند بے چادر پھرتین مگر اسی وجہ سے لازم ہوا
کہ عورتین مستور رہین۔ پھر پوچھا آدم کے داہنے جانب سے خلق ہوئین یا بائین جانب سے۔ فرمایا بائین طرف سے
اور اگر داہنی جانب سے خلق ہوتین مرد اور عورت کا درجہ میراث مین برابر ہوتا مگر جانب چپ سے خلق ہونے
کے سبب میراث سے عورت ایک سہم اور مرد دو سہم پاتا اور دو عورتون کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے
پھر پوچھا آدم کے کس عضو سے خلق ہوئین۔ فرمایا اوس طینت سے جو آدم کے استخوان پہلوے چپ سے باقی رہی
تھی۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ اسلیئے عورت کو مرأۃ کہتے ہین کہ مرء سے پیدا ہوئی یعنے حوا
حضرت آدم سے خلق ہوئین مرء مرد کو کہتے ہین۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ اسلیئے عورتون کو
نسا کہتے ہین کہ آدم کا انس حوا کے سوا اور کسی سے نہ تھا۔ بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ آدم
کو تمام روے زمین کی خاک سے خلق کیا جسمین بعض خاک شور اور بعض بے نمک اور بعض پاک عمدہ تھی۔
اسی لیئے ذریت آدم مین صالح و فاسق ہوتے ہین۔ بسند موثق حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ
نے جبرئیل کو زمین پر بھیجا تاکہ اوس مشت خاک کو لین جس سے آدم کا خلق کرنا منظور تھا۔ زمین نے
جبرئیل سے کہا مین اوس عزّ خدا سے پناہ طلب کرتی ہون کہ تم مجھسے مشت خاک لیجاؤ۔ جبرئیل پھر گئے اور عرض کی
خداوندا زمین تجھسے پناہ مانگتی ہے۔ حق تعالیٰ نے اسرافیل کو بھیجا اور لانے نہ لانے کا اختیار دیا۔ زمین نے پھر
خدا سے پناہ مانگی وہ بھی پھر گئے۔ خدا نے میکائیل کو بھیجا اور لانے نہ لانے کا اختیار دیا۔ وہ بھی استغاثہ زمین
کے سبب پھر گئے۔ پھر حق تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجا اور حکم حتمی دیا کہ ایک مشت خاک زمین سے لائین
جسوقت زمین نے خدا سے پناہ مانگی ملک الموت نے کہا مین بھی خدا سے پناہ طلب کرتا ہون کہ ایک
مشت خاک بغیر لیئے یہان سے جاؤن بعد اسکے تمام روے زمین سے ایک مشت خاک جمع کی اور بسند
صحیح آنحضرت سے منقول ہے کہ جب ملائکہ جسد حضرت آدمؑ پر جو خاک سے بنا تھا اور بہشت مین رکھا ہوا تھا
گذر کرتے تھے کہتے تھے کہ تجھکو ایک امر عظیم کے لیئے خلق کیا ہے۔ اور جب شیطان ملعون اوس جسد مبارک
کیطرف گذر کرتا ٹھوکر مارتا اور وہان سے بھاگتا اور کہتا تجھکو امر بزرگ کے لیئے خلق کیا ہے۔ بسند معتبر
منقول ہے کہ امام زادہ عبد العظیم نے حضرت امام محمد تقیؑ کی خدمت مین عریضہ بھیجا کہ انسان کی غائط و
فضلہ مین کسلیئے بدبو ہوتی ہے حضرت نے جواب لکھا کہ حق تعالیٰ نے آدم کے جسد کو جب خلق کیا جسکی

پاک تھا اور چالیس سال تک رکھا رہا - ملائکہ اودسطرف گذر کرتے تھے اور کہتے تھے تو ایک امر عظیم کے لیے پیدا
کیا گیا ہے - شیطان اوسکے منہ مین داخل ہوتا اور دوسری راہ سے باہر نکلتا تھا اسی لیے یہ امر واقع ہوا کہ
جو کچھ اولاد آدم کے شکم مین رہے خبیث و بدبو اور نجس ہو جائے - اور دوسری روایت مین حضرت
رسول خدا سے منقول ہے کہ حق تعالی نے آدم کو روز جمعہ خلق کیا - اور حدیث صحیح مین حضرت صادق سے منقول
ہے کہ جب روح کو جسد حضرت آدم مین داخل ہونیکا حکم ہوا - اوسنے کراہت کی اور نہ چاہا کہ اوس جسد مین
داخل ہو - خدا نے حکم دیا بہ کراہت داخل ہو اور بہ کراہت باہر آ - بسند معتبر منقول ہے کہ ابو بصیر نے آنحضرت
سے سوال کیا کہ کس لیے خدا نے حضرت آدم کو بغیر ماں باپ کے اور حضرت عیسے کو بے باپ کے اور تمام لوگون کو ماں
باپ سے پیدا کیا - فرمایا کہ لوگ اوسکے کمال قدرت سے آگاہ ہون اور جانین کہ خدا اس امر پر قادر ہے کہ عورت
سے بغیر مرد کے انسان کو پیدا کرے جسطرح کہ بغیر زن و مرد کے پیدا کرنے پر قادر ہے - اور یہ بھی جانین کہ خدا تمام
خلائق کا خالق اور سب چیزون پر قادر ہے اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ جب حق تعالی نے آدم
کو خلق کیا اور روح اوسکے جسم مین داخل کی تمام اعضا مین روح پہونچنے سے پہلے اور مطابق دوسری روایت
کے جب روح اوسکے زانو تک پہونچی - آدم نے اوٹھنے کا ارادہ کیا مگر اوٹھ نہ سکے اور گر پڑے - خدا نے فرمایا
خُلِقَ الْاِنْسَانُ عَجُولًا یعنے انسان تعجیل کرنے والا پیدا کیا گیا ہے - اور کتب معتبرہ مین سلمان فارسی سے
منقول ہے کہ جب حق تعالے نے آدم کو خلق کیا اوسکی آنکھین سب اعضا سے پہلے خلق ہوئین اور آدم اپنے تمام
جسم کو دیکھتے تھے کہ کسطرح خلق ہوتا ہے - جب تمام ہونے کے قریب پہونچا مگر ابھی پاؤن ناتمام تھے چاہا کہ
اوٹھین مگر اوٹھ نہ سکے - اسی لیے خدا نے فرمایا ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ عَجُولًا - اور جب روح تمام بدن مین
پہونچی اوسیوقت ایک خوشہ انگور لیا اور تناول کیا - اور حدیث معتبر مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ
پدران اصلی تین ہین - آدم جس سے مومن پیدا ہوئے - جان جس سے جن - شیطان جس سے کافر متولد ہوئے -
شیطان کی اولاد مین مثل انسان کے توالد و تناسل نہین ہے بلکہ انڈے دیتے اور انمین سے بچے نکلتے ہین -
فرزندان شیطان سب نر ہین کوئی مادہ اونمین نہین ہے - اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ
حق تعالے نے ارادہ کیا کہ ایک خلق کو اپنے دست قدرت سے پیدا کرے جن و نسناس کے زمین پر ساکن ہونے
کے سات ہزار سال بعد - یعنے خدا کو حضرت آدم کا پیدا کرنا منظور ہوا - پس دریاے آسمان کو کھول دیا اور ملائکہ
کو حکم دیا کہ جانب زمین نظر کرین اور جن و نسناس کے حالات دیکھین - جب فرشتون نے زمین پر اونکے اعمال
قبیحہ یعنے گناہ و فساد اور خونریزی ناحق کو دیکھا یہ امر اونپر نہایت گران گذرا اور اہل زمین پر ایسے غضبناک
ہوئے کہ ضبط ممکن نہو سکا - عرض کی اے پروردگار ہمارے تو عزیز و قادر اور جبار قاہر عظیم الشان ہے - یہ گ

تیری مخلوق اور ضعیف و ذلیل اور تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں اور تیری روزی سے زندہ اور تیری عافیت سے بہرہ مند ہوتے
ہیں پھر باوجود اسکے تیری معصیت کرتے ہیں مثل ان گناہان عظیم کے اور تو انپر قہر و غضب نہیں کرتا اور
بعوض ان افعال قبیحہ کے جنکو تو دیکھتا اور سنتا ہے انسے انتقام نہیں لیتا - ہمپر یہ امر گران گذرتا ہے اور ہم تیری
شان کو اس سے رنج جانتے ہیں - جب حق تعالے نے فرشتوں کا یہ کلام سنا فرمایا تحقیق میں روے زمین پر ایسا جانشین
مقرر کرونگا جو خلق پر میری حجت ہو - ملائکہ نے کہا خداوندا کیا ان لوگوں کو زمین پر مقیم کریگا جو روے
زمین پر فساد کرینگے جیسا کہ اولاد جان نے کیا ہے اور خونریزی کرینگے جیسا کہ ذریت جان نے کی ہے باہم حسد
کرینگے اور ایک دوسرے کے دشمن ہونگے ہم میں سے خلیفہ و جانشین مقرر کر اسلیے کہ ہم حسد و عداوت و خونریزی
نہیں کرتے اور تیری تسبیح و تنزیہ میں مصروف رہتے ہیں اور تیری حمد کرتے ہیں - حق تعالے نے فرمایا میں
اوس چیز کو جانتا ہوں جسکو تم نہیں جانتے - میں چاہتا ہوں اپنے دست قدرت سے ایک ایسا بشر خلق کروں جسکی
اولاد میں انبیا و رسل و بندگان شائستہ اور ائمہ ہدایت یافتہ پیدا ہوں اور اونکو روے زمین پر اپنی مخلوقات کا
خلیفہ مقرر کروں تاکہ اونکو میری معصیت سے باز رکھیں اور میرے عذاب سے اونکو ڈرائیں اور میری اطاعت کیطرف
اونکی رہنمائی کریں - میری رضامندی کا طریقہ اونکو بتائیں - یہی لوگ میری مخلوقات پر میری حجت ہونگے -
نسناس کو روے زمین سے دور اور زمین کو اونسے پاک و خالی کرونگا - عاصیان و سرکشان گروہ جن کو اپنی
مخلوقات و بندگان برگزیدہ کا ہمسایہ و ہمنشین قرار نہ دونگا بلکہ اونکی سکونت بالاے ہوا ہوگی یا اطراف زمین پہ
متفرق ہوجائینگے تاکہ انکے ہمسایہ نہوں - گروہ جن اور اوس مخلوق کی نسل کے درمیان ایک ایسا پردہ قرار
دونگا جسکے سبب یہ لوگ قوم جن کو دیکھ سکیں اور نہ اونسے ہمنشینی کر سکینگے اور اس مخلوق کی نسل سے جسکو
میں نے برگزیدہ کیا ہے جو شخص میری نافرمانی کریگا اوسکو اپنے گنہگاروں کے مسکن میں ساکن کرونگا اور اوس
مقام میں لیجاؤنگا جو اوسکے لیے معین و مقرر ہوا ہے یعنے جہنم میں - اور میں کچھ پروا نہیں رکھتا - فرشتوں
نے کہا اے پروردگار ہمارے اوس کام کو انجام دے جو تجھے منظور ہے اور ہم اون چیزوں کے سوا جنکی تعلیم
تو نے ہمیں دی ہے اور کوئی چیز نہیں جانتے - اور تو دانا و حکیم ہے - حق تعالے نے اونکو عرش سے پانسو برس کی
راہ دور کر دیا وہ سب عرش سے پناہ طلب کرتے تھے اور از روے تذلل و فروتنی اوسکی جانب انگلیوں سے
اشارہ کرتے تھے - حق تعالی نے اونکے عجز و تضرع کو دیکھکر اپنی رحمت اونپر نازل کی اور اونکے لیے بیت المعمور کو
خلق کیا پھر اونکو حکم دیا کہ اوسکے گرد طواف کریں اور عرش کو چھوڑ دیں کہ میری خوشنودی اسی میں ہے پس اون
فرشتوں نے اوسکا طواف کیا - بیت المعمور وہ مکان ہے جسمیں ہر روز ستر ہزار فرشتے آتے ہیں جو پھر کبھی دوبارہ
نہیں آتے خدا نے توبہ اہل آسمان کے لیے بیت المعمور اور توبہ اہل زمین کے لیے خانہ کعبہ مقرر کیا ہے بعد اسکے

حق تعالی نے فرمایا مین صلصال سے ایک بشر پیدا کرتا ہون۔ یعنی ایسی گل خشکیدہ سے جو آواز دے۔ یا وہ خاک باریک
جو حماء مسنون سے مخلوط ہو یعنے گل بدبو و گندیدہ و متغیر شدہ یا ریختہ شدہ۔ جب اوسکی خلقت درست ہو اور
اپنی روح برگزیدہ اوسمین داخل کرون تم سب اوسکو سجدہ کرو اور یہ تمہید تھی خدا کی خلق آدمؑ کے لیئے اونکی پیدا کرنے
سے پہلے تاکہ اپنی حجت فرشتون پر تمام کرے۔ بعد اسکے خدا نے ایک چلو آب شیرین لیکر اوس خاک مین مخلوط کیا
اور فرمایا تجھسے پیدا کرتا ہون اپنے پیغمبرون اور رسولون اور بندگان شائستہ و اماماں ہدایت یافتہ کو اور اونکو
جو بہشت کی ہدایت کرتے ہین اور اونکے تابعین کو جو قیامت تک ہونگے۔ اور مین پروا نہین رکھتا اور کوئی شخص
مجھسے اون امور کا سوال نہین کرسکتا جو مجھسے صادر ہوتے ہین اور یہ لوگ سب سوال کیئے جاوینگے۔ پھر ایک چلو
آب تلخ و شور لیکر اوس خاک مین ملایا اور فرمایا تجھسے پیدا کرتا ہون جبارون اور فراعنہ اور گنہگارون اور
برادران شیطان کو اور اونکو جو جہنم کی راہ دکھاتے ہین اور اونکے تابعین کو قیامت تک اور مین پروا نہین رکھتا
جو کام مین کرتا ہون کسیکی طاقت نہین کہ مجھسے اوسکا سوال کرسکے اور یہ سب لوگ سوال کیئے جاوینگے۔ پھر خدا نے
انہین بداء کو مقرر کیا یعنے اگر چاہے اصحاب یمین مین اور اگر چاہے اصحاب شمال مین تغیر و تبدل کرے۔ اوس
خاک کے دونون حصون کو پھر باہم مخلوط کیا اور عرش کے روبرو رکھا۔ وہ دونون حصے چند پارہ گل تھے۔ بعد
اسکے اون چارون فرشتون کو جو چارون ہوا یعنے شمال جنوب صبا دبور پر موکل ہین یہ حکم دیا کہ ہوا کی چارون
قسمین اون پارہ ہاے گل پر گذر کرین۔ ہوا نے اوسپر گذر کیا اور اونکو برہم و پارہ پارہ کرکے اونکی اصلاح کی
اور اخلاط اربعہ اوسمین جاری کیئے یعنے سودا۔ خون۔ صفرا۔ بلغم۔ سودا بسبب شمال۔ بلغم بسبب صبا صفرا
بسبب دبور خون بسبب جنوب ہے۔ پس آدمؑ کی خلقت مستقل اور اونکا بدن تمام ہوا۔ بسبب سودا کے
محبت عورتون کی اور طول امل و حرص۔ بہ جہت بلغم کے محبت کھانے پینے اور نیکی و حلم و مدارا کی۔ بہ جہت
صفرا غضب بیوقوفی اور شیطنت و جبر و سرکشی اور کامون مین تعجیل کرنا۔ بجہت خون محبت عورتون کی اور
خواہش لذتون کی اور ارتکاب محرمات و شہوات کا اونکو حاصل ہوئی۔ حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہین کہ
مینے کتاب حضرت امیر المومنینؑ مین اسطرح لکھا دیکھا ہے کہ جب خدا نے آدمؑ کو خلق کیا چالیس سال تک اونکا جسد
اوسیطرح رکھا رہا شیطان لعین اوسکی طرف گذر کرتا اور کہتا کہ تو ایک امر بزرگ کے لیئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس
شیطان نے ارادہ کیا کہ اگر خدا اسکے سجدہ کرنے کا حکم مجھکو دیگا مین نافرمانی کرونگا۔ پھر حق تعالی نے جسد آدمؑ
مین روح داخل کی جب روح اونکے دماغ مین پہونچی آدمؑ کو چھینک آئی اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ حق تعالے نے جواب مین فرمایا کہ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ حضرت صادقؑ نے فرمایا ہے کہ خدا کی جانب سے
رحمت نے اوسپر سبقت کی اور بطریق خاصہ عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ جب

حق تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا انکو روبرو استادہ رکھا۔ آدم نے چھینکا خدا نے الہام فرمایا کہ آدم نے خدا کا شکر ادا کیا
خداوند عالم نے فرمایا اے آدم تمنے میرا شکر کیا میں اپنے عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں اگر وہ بہتر دو بندے نہوتے
جنکو میں زمانۂ آخر میں خلق کرنا چاہتا ہوں تمکو بھی پیدا نہ کرتا۔ آدم نے عرض کیا خداوندا مجھکو اونکی قدر و منزلت
کی جو تیری بارگاہ میں ہے قسم دیتا ہوں کہ مجھکو اونکے نام سے آگاہ کر۔ ندا آئی عرش کی جانب نظر کرو۔ جب آدم
نے نظر کی دیکھا دو سطریں نور سے عرش پر لکھی ہوئی ہیں۔ پہلی سطر میں یہ تھا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ نَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَعَلِیٌّ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ یعنے کوئی معبود سوا خدا کے نہیں ہے محمد پیغمبر رحمت اور
علی کلید بہشت ہے۔ دوسری سطر میں یہ تھا کہ میں نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھائی ہے کہ اوسپر رحم کرونگا
جو انسے محبت و دوستی رکھے اور اوسپر عذاب کرونگا جو انکا معاند و دشمن ہو۔ اور بسند معتبر حضرت صادق سے
منقول ہے کہ فرزندان آدم ایک مکان میں جمع ہوئے اور اس امر میں باہم نزاع کی کہ بہترین خلق خدا کون ہے
بعضوں نے کہا ہمارے باپ آدم بہترین مخلوقات خدا ہیں بعضوں نے کہا بہترین خلائق ملائکہ مقربین ہیں۔
بعضوں نے کہا حاملان عرش سب سے بہتر ہیں۔ اسی اثنا میں ہبۃ اللہ یعنے شیث وہاں آئے۔ اونمیں سے
بعضوں نے کہا وہ شخص آیا جو اس مشکل کو حل کریگا۔ شیث نے سلام کیا اور وہاں بیٹھے تو پھر پوچھا کیا گفتگو ہو رہی ہے
اون لوگوں نے کیفیت بیان کی۔ شیث نے کہا تھوڑی دیر تامل کرو میں پھر ابھی تمھارے پاس آتا ہوں۔ یہ کہکر
اپنے پدر بزرگوار حضرت آدم کے پاس گئے اور یہ حال بیان کیا۔ حضرت آدم نے فرمایا اے فرزند میں خداوند عالم کے
روبرو استادہ تھا میری نگاہ عرش کی جانب گئی دیکھا کہ یہ سطر عرش پر لکھی ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مُحَمَّدٌ وَاٰلُ مُحَمَّدٍ خَیْرُ مَنْ بَرَءَ اللّٰهُ یعنے محمد و آل محمد تمام مخلوقات خدا سے بہتر ہیں۔ اور بسند معتبر
حضرت امیر المومنین سے منقول ہے کہ حضرت حوا اونکی حضرت آدم کے استخوان کوچک سے مخلوق ہوئیں حضرت آدم
اوسوقت سوتے تھے اوس استخوان کی جگہ گوشت بھر آیا۔ اور روایت معتبر میں حضرت صادق سے منقول ہے کہ
حق تعالیٰ نے حضرت آدم کو آب و خاک سے پیدا کیا اسی لئے اولاد آدم کی ہمت تعمیر و تحصیل آب و گل میں مصروف ہے
اور حوا کو حضرت آدم سے پیدا کیا اسی لئے عورتیں مردوں کی خواہش میں رہتی ہیں لازم ہے کہ اپنے مکانوں میں
اونکی حفاظت کرو۔ اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ اسلئے حوا کو حوا کہتے ہیں کہ حی یعنے زندہ سے
مخلوق ہوئیں جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا مولف
فرماتے ہیں۔ یہ احادیث اور دوسری حدیثیں جو مذکور نہیں ہوئیں مانند اس حدیث کے کہ عورت استخوان
کج سے خلق ہوئی ہے اگر تو اوسکو راست کرنا چاہے ٹوٹ جاتی ہے اور اگر بہ نرمی و مدارا پیش آئیگا اوس سے
منتفع ہوگا۔ یہ سب اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت حوا استخوان پہلوے حضرت آدم سے مخلوق ہوئیں

اور بعض مفسرین اہلسنت مین بہی مشہور و مذکور ہے۔ یہ لوگ حضرت رسولخدا کی اس حدیث سے استدلال کرتے
ہین کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا اونپر خواب کو مستولی کرکے حوا کو اونکے پہلو کی چپ استخوان سے خلق
کیا۔ جب حضرت آدم بیدار ہوئے اور حوا کو دیکہا اونکی طرف میل و رغبت کی اور اونسے مانوس و مالوف ہوئے اسلیئے
کہ حوا اونکے جزو بدن سے پیدا ہوئی تہین۔ اور جو آیت پیشتر مذکور ہوئی اوس سے بہی استدلال کرتے ہین اسلیئے
کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا نے تمکو ایک نفس سے پیدا کیا۔ پس اگر حوا حضرت آدم سے مخلوق نہین ہوئین لازم
ہوگا کہ بنی آدم دو نفس سے پیدا ہوئے ہون۔ اور پہر خدا نے فرمایا ہے۔ اوس نفس سے اوسکی جفت کو خلق کیا۔
یہ مضمون بہی اسی پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت حوا حضرت آدم سے مخلوق ہوئین۔ اور بعضے علماے اہل سنت اور
اکثر علماے شیعہ کا اعتقاد یہ ہے کہ حوا جزو آدم سے خلق نہین ہوئین۔ اوس حدیث کو رد کرکے کہتے ہین کہ ضعیف
ہے اور آیت کے مضمون کا جواب کئی طریق سے ہوسکتا ہے۔ اول آیہ کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے مراد یہ ہو کہ تمکو ایک
باپ سے خلق کیا۔ اور یہ امر اس سے منافات نہین رکہتا کہ مادر بہی شریک ہو۔ اور ممکن ہے کہ من ابتدائیہ ہو یعنے ایک
نفس سے ابتدا کرکے تمکو پیدا کیا یعنی اول حضرت آدم کو پیدا کیا۔ اور آخر آیہ کا جواب یہ ہے ممکن ہے کہ خلق منہا سے
یہ مراد ہو کہ اوس نفس کی جنس و نوع سے اوسکے جفت کو خلق کیا جیسا کہ اور مقام مین فرمایا ہے کہ خدا نے تمہارے
نفس سے تمہاری ازواج کو پیدا کیا۔ اور نیز یہ بہی ہوسکتا ہے کہ من تعلیلیہ ہو یعنے اوس نفس کے لیئے اوسکے جفت کو
پیدا کیا۔ یہ قول اصح اور اقوی ہے اور اہل خلاف کے قول سے بالکل علیحدہ ہے۔ احادیث سابقہ یا ازرو تقیہ وارد
ہوئی ہین یا مراد یہ ہے کہ حوا حضرت آدم کے کسی استخوان پہلو کی طینت سے خلق ہوئین۔ اور حدیث معتبر مین زرارہ سے
منقول ہے وہ کہتا ہے کہ لوگون نے حضرت صادقؑ سے خلقت حوا کی کیفیت پوچہی اور کہا بعضے یہ کہتے ہین کہ حق تعالیٰ
نے حوا کو حضرت آدم کے استخوان آخر پہلوے چپ سے پیدا کیا۔ فرمایا یہ لوگ جو بیان کرتے ہین خدا اوس سے منزہ و
برتر ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کیا وہ اسکا قائل ہے کہ خدا اسکی قدرت نہ رکہتا تہا کہ آدم کے لیئے اونکی زوجہ بغیر اونکے
استخوان پہلو کے اور کسی چیز سے پیدا کرسکتا۔ اور اہل تشنیع کو یہ کہنے کی گنجایش دیتا کہ جسم آدم کے بعض اعضا نے
بعض اعضا سے مقاربت کی اسلیئے کہ حوا اونکے استخوان پہلو سے خلق ہوئی ہین۔ کونسا امر ان اقوال بیان کرنیکا
باعث ہوا ہے۔ خدا ہمارے اور انکے درمیان حکم کرے۔ بعد اسکے فرمایا جب حق تعالیٰ نے آدم کو خاک سے پیدا کیا اور
فرشتون کو اونکے سجدہ کا حکم دیا۔ نیند کو اونپر غالب کیا اور از سر نو ایک مخلوق کو اونکے لیئے پیدا کرکے درمیان دونو
پاے آدم ساکن کیا اسلیئے کہ عورتین مردون کی تابع اور فرمان بردار رہین۔ حوا نے جنبش کی اور آدم اوس جنبش
کے سبب بیدار ہوئے۔ آدم کے بیدار ہونے کے بعد حوا کو ندا آئی کہ آدم سے علیحدہ ہوجا۔ جب آدم کی نظر حوا پر
پڑی ایک مخلوق خوبصورت کو دیکہا جسکی شکل اونکی شکل کے مانند ہے لیکن عورت ہے۔ آدم نے حوا سے گفتگو کی

اور حوا نے بھی آدم کو اوسی کی زبان مین جواب دیا۔ آدم نے حوا سے پوچھا تو کون ہے۔ کہا مین ایک مخلوق ہون اور
جسطرح کہ تم دیکھتے ہو خدا نے مجھکو اسیوقت پیدا کیا ہے۔ آدم نے مناجات کی اے میرے پروردگار یہ مخلوق خوبصورت
کون ہے جسکی نزدیکی سے مجھے انس اور جسکے دیکھنے سے میری وحشت زائل ہوئی۔ حق تعالی نے فرمایا یہ میری کنیز حوا ہے
آیا تمکو منظور ہے کہ یہ تمھارے ساتھ رہے اور تمھاری مونس ہو تمسے کلام اور تمھاری اطاعت و فرمان برداری کرے۔
آدم نے عرض کی اے میرے پروردگار مجھکو بھی یہی منظور ہے اور اس فضل و رحمت کے عوض جب تک زندہ ہون تیرا
حمد و شکر کرونگا۔ حق تعالے نے فرمایا اسکی خواستگاری مجھسے کرو اسلئے کہ یہ میری کنیز ہے اور تمھاری رفع شہوت کے
لیے بہتر ہے اوسوقت عورتون سے مقاربت کرنیکی خواہش اونکو خدا نے عطا کی اور بہتیر معرفت امور کی تعلیم کی تھی۔
آدم نے کہا اے پروردگار میرے تجھسے حوا کی خواستگاری کرتا ہون اور تو اس نعمت کے عوض بسبب کس چیز کے
مجھسے رضامند ہوگا۔ فرمایا میری رضا یہ ہے کہ تم دین کے علوم اسکو سکھاؤ۔ آدم نے کہا مین نے قبول کیا اور تیری
رضا کے مطابق عمل کرونگا۔ حق تعالی نے فرمایا مین نے بھی منظور کیا اور اسکا نکاح تجھسے کر دیا اسکو اپنے ہمراہ لیجاؤ۔
آدم نے حوا سے کہا میرے پاس آ۔ خدا نے آدم کو حکم دیا کہ تم خود اوسکے پاس جاؤ۔ حضرت آدم اوٹھے اور حوا کے پاس گئے
اگر ایسا نہوتا عورتین خود مردون کے پاس جاتین اور وہ اونسے اپنے نکاح کی خواستگاری کرتین۔ پس حوا کا قصہ
یہ ہے۔ اور بسند معتبر منقول ہے کہ ابو المقدام نے حضرت امام محمد باقرؑ سے سوال کیا کہ حق تعالی نے حوا کو کس چیز سے
پیدا کیا ہے۔ فرمایا لوگ کیا کہتے ہین۔ عرض کی کہتے ہین کہ خدا نے اونکو کسی استخوان پہلوے آدم سے خلق کیا۔
فرمایا دروغ کہتے ہین کیا خدا اس امر سے عاجز تھا کہ استخوان پہلو کے سوا اور کسی چیز سے خلق کرے۔ عرض کی
آپ پر فدا ہون پھر کس چیز سے پیدا کیا۔ فرمایا میرے پدر عالیمقدار نے اپنے پدران بزرگوار سے مجھکو خبر دی ہے کہ حضرت
رسول خدا نے فرمایا کہ حق تعالے نے ایک مشت خاک اپنے دست قدرت سے اوٹھائی اور آدم کو اوس سے پیدا کیا۔
تھوڑی خاک جو باقی رہگئی تھی اوس سے حوا کو خلق کیا۔ اور علمائے خاصہ و عامہ نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے
کہ حق تعالی نے آدم کے باقی ماندہ طینت سے اونکی شکل و صورت کے مانند حوا کو پیدا کیا درحالیکہ آدم پر نیند کو غالب
کیا تھا۔ آدم نے خواب مین حوا کو دیکھا۔ یہ پہلا خواب ہے جو روے زمین پر دیکھا گیا۔ بعد اسکے آدم بیدار ہوئے اور حوا
کو اپنے سرہانے دیکھا۔ حق تعالے نے وحی نازل فرمائی اے آدم یہ کون ہے جو تمھارے پاس بیٹھی ہے۔ کہا وہی ہے
جسکو خواب مین تو نے مجھے دکھایا ہے اور حوا سے مانوس ہوئے۔ بسند معتبر منقول ہے کہ ایک یہودی نے حضرت
امیر المومنینؑ کی خدمت مین حاضر ہوکر سوال کیا کہ آدم کا نام آدم اور حوا کا نام حوا کسلیے رکھا گیا۔ فرمایا
اسلیے آدم کو آدم کہتے ہین کہ ادیم ارض یعنی روے زمین سے پیدا ہوئے۔ بدرستیکہ حق تعالے نے جبرئیل کو زمین
کیطرف بھیجا اور حکم دیا کہ زمین سے چار قسم کی خاک لاؤ یعنی سفید سیاہ سرخ خاکی۔ اور حکم دیا کہ یہ خاک

زمین ہموار و ناہموار اور نرم و سخت کو جمع کریں اور چار قسم کا پانی بھی لائیں یعنے شیرین شور تلخ گندیدہ۔ پھر اسکے
حکم دیا کہ اقسام آب کو اقسام خاک میں مخلوط کریں۔ آب شیرین کو حلق میں اور آب شور کو آنکھوں میں اور آب
تلخ کو کانوں میں اور آب گندیدہ کو بینی میں قرار دیا۔ اور حوا کو اسلئے حوا کہتے ہیں کہ حیوان سے خلق ہوئیں۔
اور روایت معتبر میں حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ وصف حضرت آدمؑ میں فرماتے تھے۔ پس حق تعالیٰ
نے خاک کو زمین سخت و سست اور نرم و درشت و شور و شیرین سے جمع کیا اور اوسپر پانی چھڑکا تاکہ خمیر
ہو جائے پھر آب و خاک کو مخلوط کیا۔ جب اوسمین چسپیدگی آئی اوس سے ایک صورت صاحب نشست و پا
و اعضا و جوارح و بند و پیوند بنائی اور اوسکو خشک کیا تاکہ وہ سخت و مضبوط ہوئے اور اوس سے مانند سفال کے
آواز آنے لگی۔ جو وقت کہ اوسمین روح داخل کرنے کے لئے مقدر ہوا تھا وہ وقت آنے تک اوسکو اوسیطرح رکھا
جب وہ وقت آیا اپنی روح برگزیدہ اوسمین داخل کی۔ وہ قالب ایک انسان کامل ہوگیا اور اوسکو وہ خیالات
ملے جو ہر طرف جولان کریں اور وہ فکر جس سے امور عالم میں تصرف کرے اور وہ اعضا جنسے خدمت لے اور وہ
چند آلات جنکو ایک حال سے دوسرے حال پر لاسکے اور وہ شناسائی جس سے درمیان حق و باطل اور اشیائے
خوردنی و بوئیدنی اور ہر قسم کے رنگ اور تمام اجناس میں فرق کرسکے۔ اور حق تعالیٰ نے اوسکی طینت کو طاقت کے
سبب اوسکو ایک معجون بنایا جو انواع مختلفہ اور اشیائے متعددہ سے مرکب تھی۔ اوسمین چند ایسے اضداد جمع ہوئے جو باہم
دشمنی رکھتی ہیں اور چند ایسے اخلاط جو ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ تھے مانند حرارت و برودت اور تری و خشکی و
دلگرفتگی و شادی کے۔ سید ابن طاؤسؒ نے لکھا ہے کہ مین نے صحف ادریس مین خلقت آدم کی کیفیت اسطرح
دیکھی ہے کہ حق تعالیٰ نے زمین کو آگاہ کیا کہ تجھسے ایک خلق پیدا کرونگا جنمین بعض میری اطاعت اور بعض میری
نافرمانی کرینگے۔ زمین کانپنے لگی اور خدا سے شفقت و مہربانی کا سوال کیا تاکہ ایسے خلق کو جو خدا کی نافرمانی کریں
اور جہنم مین داخل ہوں اوس سے پیدا نہ کرے۔ بعد اسکے جبرئیل آئے اور طینت آدم کو زمین سے لینا چاہا۔
زمین نے خدا کی عزت و جلال کی اونکو قسم دی کہ وہ بارگاہ خدا مین زمین کیطرف سے تضرع و عذر خواہی کریں
جبرئیل نے تضرع و عذر خواہی کی۔ حق تعالیٰ نے اونکو پھر آنے کا حکم دیا اور میکائیل اس کام پر مامور ہوئے اونکی بھی
یہی کیفیت ہوئی۔ پھر اسرافیل مقرر ہوئے اونکا حال بھی یہی ہوا پھر عزرائیل یعنے ملک الموت مامور ہوئے جب زمین پر
آئے اور طینت آدم کو زمین سے لینا چاہا زمین کانپنے لگی اور نہایت تضرع و زاری کی۔ عزرائیل نے کہا خدا نے
جو حکم مجھکو دیا ہے مین اوسکی تعمیل ضرور کرونگا خواہ تجھکو گوارا ہو یا ناگوار۔ بعد اسکے جسطرح حق تعالیٰ نے
حکم دیا تھا ایک مشت خاک لیکر آسمان پر گئے اور اپنے مقام مین استادہ ہوئے۔ حق تعالیٰ نے اونپر وحی نازل کی
کہ جسطرح تو نے طینت آدم کو زمین سے قبض کیا اور زمین راضی نہ تھی اسیطرح تو اون سبکی ارواح قبض

کرینگا جو روئے زمین پر ہیں اور اونپر حکم موت جاری ہوا ہی اسوقت سے قیامت تک۔ جب دوسرے یکشنبہ کی صبح
ہوئی یعنے ابتدائے خلقت دنیا سے آٹھوین دن ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ آدم کی طینت کو خمیر اور اوسکے اجزا باہم مخلوط
کرے۔ اوس فرشتہ نے چالیس [۴۰] برس مین اوس طینت کو خمیر اور اوسکے اجزا باہم مخلوط کیے۔ بعد اسکے اوسمین
چسپیدگی آئی اور چالیس [۴۰] سال تک لسدار ہوئی اور متغیر رہی پھر اوسکو چالیس برس مین سفال کوزہ گران کی مانند
خشک کیا۔ جب آدم کی ابتدائے تخمیر طینت سے ایک سو بیس [۱۲۰] برس گذر چکے خدا نے فرشتون سے فرمایا مین ایک بشر خاک
سے پیدا کرنے والا ہون۔ جب اوسکی ترکیب درست اور روح اوسمین داخل کرون تم سب اوسکو سجدہ کرو۔
ملائکہ نے عرض کی ہم تیرے حکم کی اطاعت و تعمیل کرینگے۔ پھر خدا نے آدم کو اوس شکل و صورت کے مطابق جیسا
کہ لوح محفوظ مین مقدر کیا تھا پیدا کیا اور اونکا جسد درست کرکے چالیس [۴۰] سال تک اوس مقام پر رکھا
جہان سے ملائکہ آسمان پر جاتے تھے۔ اس اثنا مین گروہ جن نے زمین پر فساد شروع کیا۔ اونمین سے ابلیس نے گروہ
جن کے فساد کی شکایت بارگاہ خدا مین کی اور چاہا کہ فرشتون کے ساتھ رہے۔ حق تعالی نے اوسکی خواہش قبول کی
وہ ہمراہ ملائکہ آسمان پر گیا۔ جب گروہ جن نے زمین پر حد سے زیادہ فساد برپا کیا خدا نے ابلیس کو حکم دیا کہ
فرشتون کے ہمراہ زمین کیطرف جاکر زمین کو اونسے خالی کرے۔ بعد اسکے جسد آدم مین روح داخل کی اور فرشتون
کو حکم دیا کہ اوسکو سجدہ کرین۔ سبھون نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے جو قوم جن سے تھا سجدہ نہ کیا۔ بعد اسکے حضرت
آدم نے عطسہ کیا۔ حق تعالے نے اونپر وحی نازل کی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہو۔ جب آدم نے
خدا کا شکر کیا۔ فرمایا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ مین نے اسلیئے تجھکو خلق کیا ہی کہ مجھکو واحد و یکتا جانے۔ میری عبادت کرے
میری حمد مین مصروف رہے۔ مجھپر ایمان لائے اور مجھسے منکر نہ ہوجائے۔ کسی دوسرے کو میرا شریک قرار نہ دے
بسند معتبر منقول ہی کہ کسی نے حضرت امام رضا سے پوچھا یابن رسول اللہ لوگ کہتے ہین کہ حضرت رسولخدا نے
فرمایا ہی تحقیق خدا نے آدم کو اپنی صورت کے مشابہ پیدا کیا۔ فرمایا خدا ان لوگون کو ہلاک کرے اس حدیث کے
پہلے جو عبارت تھی اوسکو ترک کردیا ہی تحقیق کہ حضرت رسولخدا کا گذر دو شخصون کی طرف ہوا جو باہم دشنام دے
رہے تھے۔ اور آپنے سنا کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا ہی کہ خدا تیری صورت کو اور اوس صورت کو جو تیری مشابہ
ہو قبیح کرے۔ حضرت نے فرمایا اے بندہ خدا اپنے بھائی کی نسبت یہ کلمات نہ کہہ تحقیق کہ حق تعالے نے آدم کو اوسکی
صورت کے مشابہ پیدا کیا ہی۔ اور مثل اسی حدیث کے حضرت امیر المومنین سے بھی منقول ہی۔ **مولف**
فرماتے ہین۔ اس روایت کے مطابق صُورَتِہٖ کی ضمیر اوس شخص کی طرف راجع ہی جسکو دشنام دیجاتی ہی۔
اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا کیطرف راجع ہی اور صورت سے مراد صفت ہی یعنے اپنے صفات کاملہ کا اوسکو مظہر بنایا
یا صورت ظاہری مراد ہو اور اضافت محض تعظیم و تشریف کے لیئے ہو یعنے ایسی صورت جو اوسکے پسندیدہ و برگزیدہ

تھی سا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ ضمیر حضرت آدمؑ کیطرف راجع ہی یعنے جو صورت اونکے لئے مناسب اور لائق تھی یا
یہ مراد ہو کہ آدمؑ کو ابتداءً اوسی شکل و صورت پر پیدا کیا جیسا کہ آخر مین اونکو سب نے دیکھا بخلاف اور لوگون کے جو
رفتہ رفتہ بڑے ہوتے ہین اور اونکی صورت و حالات مین تغیر ہوا کرتا ہی - اور یہ حدیث بھی بعض وجوہ مذکورہ کی موید
ہی جو بسند معتبر منقول ہوئی ہی کہ کسی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس حدیث کے معنی پوچھے - فرمایا اس سے وہ صورت
تازہ پیدا شدہ مراد ہی جسکو خدا نے تمام مختلف صورتون سے منتخب اور برگزیدہ فرماکر اپنے ساتھ منسوب کیا ہی جیسا
کہ کعبہ کو اپنے ساتھ منسوب کیا - اور خدا نے یہ بھی فرمایا ہی کہ اونمین یعنے جسد آدمؑ مین اپنی روح داخل کر دنگا
اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ نے جب حضرت آدمؑ کو پیدا کرنا چاہا جبرئیلؑ کو ساعت
اول روز جمعہ بھیجا - جبرئیلؑ نے آسمان ہفتم سے تا آسمان اول بہ ترتیب ایک مشت خاک دست راست
مین اوٹھائی پھر زمین اول سے جو سب سے بالاتر ہی تا زمین ہفتم جو سب سے پائین تر ہی دوسری مشت خاک دست
چپ مین اوٹھائی - جبرئیلؑ کو حکم ہوا جو مشت خاک پہلے لی ہی اوسکو دست راست مین اور جو مشت خاک
دوسری مرتبہ لی ہی اوسکو دست چپ مین لیئے رہین - حق تعالےٰ نے اوس خاک سے جو دست راست مین
تھی خطاب کیا اور فرمایا کہ تجھسے رسول و پیغمبر اور وصی و صدیق و مومن سعادتمند اور وہ لوگ جنکی بزرگی
مجھکو منظور ہی پیدا ہونگے - پھر اوس خاک سے جو دست چپ مین تھی فرمایا کہ تجھسے جبار و مشرک و طاغوت
و کافر اور وہ لوگ جنکی شقاوت و خواری سے مین آگاہ ہون پیدا ہونگے - بعد اسکے دونون کو باہم مخلوط کیا - اور
اس قول خدا کے یہی معنی ہین اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى یعنے تحقیق کہ خدا حب اور نوی کا شگافتہ
کرنے والا ہی - فرمایا کہ حب مومنون کی طینت ہی جنکو خدا نے اپنی محبت دی ہی - اور نوی کافرون کی طینت ہی
جو ہر خیر سے دور ہوئی ہین - اور اس آیت کی بھی یہی تفسیر ہے یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ
مِنَ الْحَیِّ یعنی زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہی - زندہ سے وہ مومن مراد ہی جو کافر کی طینت سے
نکلتا ہی اور مردہ سے وہ کافر مراد ہی جو مومن کی طینت سے نکلتا ہی - اور بسند موثق حضرت امام محمد باقرؑ سے
منقول ہی کہ خلائق کے پیدا کرنے سے پہلے حق تعالےٰ نے فرمایا اے آب شیرین ہوجا - تا کہ تجھسے بہشت کو اور
اون لوگون کو جو میری اطاعت و فرمان برداری کرینگے پیدا کرون - اور فرمایا اے آب شور و تلخ ہوجا - تا کہ تجھسے
جہنم کو اور اون لوگون کو جو میرے گناہ و نافرمانی کرینگے پیدا کرون - پھر حکم دیا کہ دونون باہم مخلوط ہوجائین - یہی
سبب ہی جو کافر مومن سے اور مومن کافر سے پیدا ہوتے ہین - بعد اسکے روئے زمین سے خاک کو اوٹھایا اور اوسکو
ملکر چھڑک دیا اور اوسکے اجزا چیونٹی کے مانند جنبش مین آئے - اصحاب دست راست سے فرمایا کہ تم بسلامتی بہشت
مین داخل ہو اور اصحاب دست چپ سے کہا کہ تم جہنم مین جاؤ - اور مین پروا نہین رکھتا - اور روایت حسن ا

مین فرمایا ہی کہ تربت آدمؑ سے ایک مشت خاک لیکر آب شیرین اوسمین ملایا اور چالیس دن رکھ چھوڑا۔ پھر
آب شور اوسمین ملاکر چالیس دن رکھ چھوڑا۔ جب اوس طینت کا خمیر ہو چکا جبرئیل نے نہایت زور سے اوسکو
مالش دی۔ اوسکے تمام اجزا چھوٹی چھوٹی چیونٹیون کے مانند جبرئیل کے دست راست وچپ سے باہر نکل
آئے حق تعالے نے آگ روشن کرنے کا حکم دیا اور اون سب سے فرمایا کہ اوس آگ مین داخل ہو۔ اصحاب
دست راست بلا تامل اوس آگ مین داخل ہوئے اور اونکے لیے آتش سرد و سلامت ہو گئی۔ اصحاب دست چپ
ڈرے اور آگ مین نہ گئے۔ پس اوسی روز فرمان برداری اور نافرمانی سبکی ظاہر ہو گئی۔ بعد اسکے حق تعالی نے
فرمایا کہ میرے حکم سے تم سب پھر خاک ہو جاؤ اور اوس خاک سے آدمؑ کو پیدا کیا۔ اور دوسری حدیث حسن مین حضرت
سے منقول ہی کہ جب حق تعالے نے تمام ذریت آدمؑ کو اونکی پشت سے باہر نکالا تا کہ سب سے اپنی پروردگاری
اور جمیع پیغمبرون کی پیغمبری کا عہد و پیمان لے۔ پہلے جس پیغمبر کی پیغمبری کا عہد لیا وہ حضرت محمد مصطفے صلی
علیہ و آلہ تھے۔ پھر خدا نے حضرت آدمؑ پر وحی نازل فرمائی کہ دیکھو کیا چیز تمکو نظر آتی ہی۔ آدمؑ نے اپنی ذریت
کیطرف نظر کی۔ یہ سب ذرون کے مانند تھے اور آسمان اونسے بھر گیا تھا۔ آدمؑ نے کہا میرے فرزند کسقدر
زیادہ ہین۔ تو نے انکو کسی کار بزرگ کے لیئے پیدا کیا ہے۔ مگر کسلیئے انسے عہد و پیمان لیا۔ فرمایا اسلیئے کہ
میری عبادت کرین۔ کسیکو میرا شریک قرار نہ دین۔ میرے پیغمبرون پر ایمان لائین اور اونکی پیروی کرین۔
آدمؑ نے کہا اے پروردگار میرے انمین بعض ذریت بعضون سے بزرگ ہین۔ کسی مین نور زیادہ ہی اور کسی
مین کم اور بعضون مین مطلق نور نہین ہی۔ فرمایا اسلیئے انکو اسطرح سے پیدا کیا ہی تا کہ ہر ایک حال مین
انکا امتحان لون۔ عرض کی خداوندا کچھ عرض کرنے کی اجازت مجھکو دیتا ہی۔ فرمایا بیان کرو۔ عرض کی
خداوندا اگر تو انکو ایک مثال اور ایک مقدار اور ایک طینت و خلقت پر پیدا کرتا اور انکا رنگ و عمر
و روزی یکسان ہوتی یقین ہی کہ باہم ظلم نہ کرتے اور انکے درمیان کسی چیز کے سبب اختلاف و حسد و دشمنی
نہ ہوتی۔ حق تعالی نے فرمایا اے آدمؑ میری روح برگزیدہ کی قوت سے تمنے گفتگو کی اور اپنے ضعف طبیعت سے اوس
امر مین تمنے دخل دیا جسکا علم تمکو حاصل نہین ہی۔ مین خالق علیم ہون اور اپنے علم کے مطابق مین نے انکی خلقت
مختلف کی ہی میرا حکم و مشیت انمین جاری ہی اور ان سب کی بازگشت میری تدبیر و تقدیر کیطرف ہی۔ میرے خلق
مین تبدل و تغیر نہین ہوتا۔ مین نے جن و انس کو نہین پیدا کیا مگر اسلیئے کہ میری عبادت کرین۔ بہشت کو
میں نے اوسکے لیئے پیدا کیا ہی جو میری عبادت و اطاعت اور میرے رسولون کی پیروی کرے۔ اور مین کچھ
پروا نہین رکھتا۔ آتش جہنم کو اوسکے لیئے پیدا کیا ہی جو کافر ہو اور میری معصیت کرے اور میرے
رسولون کی پیروی نہ کرے اور مین کچھ پروا نہین کرتا تمکو اور تمھارے فرزندون کو بغیر اسکے کہ تمھاری کیا

اونکی احتیاج مجھکو ہو مین نے پیدا کیا ہی۔ اور ہینے تمکو اور اونکو نہین پیدا کیا مگر اسلیئے کہ تمھاری آزمائش کرون کہ تم مین سے کون شخص زندگانی دنیا مین زیادہ نیک کردار ہی۔ اور اسی لیئے مین نے دنیا و آخرت زندگی و مرگ طاعت و معصیت بہشت و دوزخ کو پیدا کیا اور اپنی تدبیر و تقدیر مین یہی ارادہ کیا ہی۔ اور اپنے علم کے سبب جسنے انکے تمام حالات کا احاطہ کیا ہی انکی صورت و بدن رنگ و عمر طاعت و معصیت و روزی کو مختلف قرار دیا اور شقی و سعادتمند بینا و نابینا کوتاہ و بلند خوبصورت و بدصورت دانا و نادان مالدار و پریشان حال مطیع و عاصی تندرست و بیمار اور وہ شخص جو بیماری مزمن رکھتا ہی اور وہ شخص جو کوئی بیماری نہین رکھتا انھین پیدا کیا تاکہ تندرست بیمار کو دیکھکر میرا شکر کرے کہ مین نے اوسکو عافیت عطا کی اور بیمار تندرست کو دیکھکر دعا کرے اور مجھسے عافیت کا طالب ہو اور میری بلاؤن پر صبر کرے۔ پس اپنی عطاے بزرگی کے سبب اوسکو ثواب دونگا۔ مالدار پریشان حال کو دیکھکر میری حمد و شکر کرے اور پریشان حال مالدار کو دیکھکر مجھسے دعا و سوال کرے مومن کافر کو دیکھکر شکر کرے کہ مین نے اوسکو ہدایت کی۔ اور مینے اسی لیئے انکو پیدا کیا ہی تاکہ انکا امتحان لون خوشحالی و بدحالی اور اوس عافیت مین جو انکو دیتا ہون اور اون بلاؤن مین جنمین انکو مبتلا کرتا ہون اور اون چیزون مین جو انکو عطا کرتا ہون اور اون چیزون مین جو انکو نہین دیتا مین خداوند و بادشاہ قادر ہون میرے لیئے مخصوص ہی کہ اپنی تقدیر کو اپنی تدبیر کے مطابق جاری کرون اور جس چیز کو جس چیز کے ساتھ چاہون بدل دون اپنی تقدیر و مشیت مین جس امر کا مینے پیشتر واقع ہونا مقرر کیا ہی اوسکو بعد اور جسکو بعد مقرر کیا ہی اوسکو پیشتر واقع کرون۔ مین وہ خداوند ہون کہ جو چاہتا ہون کرسکتا ہون۔ کیسکی یہ مجال نہین کہ میرے کامون کا سوال کرسکے اور مین تمام خلق سے اونکے افعال و اعمال کا سوال کرونگا۔ مؤلف فرماتے ہین۔ ان احادیث مشکل کی شرح طولانی ہی اور اس مقام کے مناسب نہین۔ کتاب بحار الانوار مین انکی شرح بیان ہوئی ہے۔ اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہی کہ حضرت آدمؑ کی انگشتر کا نقش نگین یہ تھا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ یہ انگشتر آپ بہشت سے ہمراہ لائے تھے۔ فصل دوسری خداوند عالم کا ملائکہ کو حضرت آدمؑ کے پیدا کرنے سے آگاہ کرنا اور انکو سجدۂ آدمؑ کا حکم دینا اور ابلیس عَلَیْهِ اللَّعْنَ کا انکار کرنا حضرت امام حسن عسکریؑ کی تفسیر مین ان آیات کی تفسیر اسطرح مرقوم ہے۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ یعنے تمھاری ابتداے خلقت اوسوقت سے ہی کہ تیرے پروردگار نے ملائکہ سے کہا جو اوسوقت شیطان کے ہمراہ روے زمین پر مقیم تھے۔ جن اور اونکی اولاد کو زمین سے خارج کردیا تھا اور زمین پر عبادت خدا ملائکہ کے لیئے آسان ہوگئی تھی اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً یعنے تحقیق کہ مین زمین پر اپنا ایک خلیفہ و جانشین تمھارے عوض مقرر کرنے والا ہون اور تمکو زمین سے پھر آسمان پر بلا لونگا

پس یہ امر فرشتون پر شدید و دشوار گذرا اسلیئے کہ زمین سے پھر آسمان پر جاکر عبادت کرنی اونکو بہت دشوار
معلوم ہوئی تھی قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ملائکہ نے کہا اے پروردگار
ہمارے کیا تو زمین پر اوس شخص کو مقرر کریگا جو زمین پر فساد و خونریزی کرے جیسا کہ اولاد جان نے کی تھی
اور جیسے اونکو زمین سے خارج کر دیا۔ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط اور حالانکہ ہم تیری
تنزیہ کرتے ہین اور تجھکو اون صفات سے پاک جانتے ہین جو تیرے لائق و سزاوار نہین اور تیری زمین کو اون
لوگون سے پاک و خالی کرتے ہین جو تیری نافرمانی کیا کرتے ہین۔ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ط
حق تعالیٰ نے اونکے جواب مین فرمایا کہ تمھارے عوض اونکے مقرر کرنے مین جو مصلحت ہے مین اوسکو جانتا ہون
تم نہین جانتے یا یہ کہ مین اوسکو جانتا ہون جو بظاہر تم مین شامل اور باطن مین کافر ہے مگر تم اوسکو نہین جانتے
یعنے ابلیس۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور خدا نے آدم کو سب نامون کی تعلیم کی یعنے جمیع پیغمبران خدا اور
حضرت محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور باقی ائمہ طاہرین علیہم السلام کے نام اور اون چند اشخاص کے
نام جو انکے شیعیان خاص تھے اور اونکے نام جو انکے دشمن و عاصی تھے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
یعنے پس حضرت محمد و علی اور تمام ائمہ طاہرین کو فرشتون پر ظاہر کیا۔ یعنے اونکی صورتین جو عالم ارواح
مین کئی نور تھے فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنے مجھکو اونکے
نامون سے خبر دو اگر اپنے اس قول مین راستگو ہو کہ تم سب تسبیح و تقدیس کرنے والے ہو اور اونسے جو تمھارے
بعد ہونگے تمھارا زمین پر رکھنا بہتر ہے جسطرح کہ اسکا غیب باطن جو تم مین شامل ہے تم نہین جانتے
ہو اوسیطرح اونکا غیب باطن بھی نہ جانتے ہوگے جو ابھی مخلوق نہین ہوے۔ جیسا کہ ان مخصوص نامون
سے جنکو دیکھ رہے ہو آگاہ نہین ہو قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ یعنے ملائکہ نے کہا ہم تیری تنزیہ کرتے ہین اور اس امر سے تجھکو پاک جانتے ہین کہ تو کوئی
ایسا کام کرے جسمین مصلحت نہ ہو کوئی علم ہمارے پاس نہین ہے مگر وہی جو تو نے ہمکو تعلیم کیا ہے۔ تحقیق کہ تو
ہر چیز کا جاننے والا اور حکیم ہے یعنی تو جو کام کرتا ہے وہ حکمت و مصلحت کے موافق ہوتا ہے فَقَالَ يٰٓاٰدَمُ
اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ یعنے پس خدا نے کہا اے آدم ملائکہ کو ان پیغمبرون اور امامون کے نام سے خبر دے
فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ یعنے جب آدم نے اونکے نامون سے ملائکہ کو خبر دی ملائکہ نے اونکو پہچانا
پھر خدا نے ملائکہ سے اونپر ایمان لانے اور اونکو اپنے سے افضل و اعلیٰ جاننے کا عہد و پیمان لیا۔ قَالَ اَلَمْ
اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنے حق تعالیٰ نے اوسوقت فرمایا کیا مین نے تم سے
نہین کہا تھا کہ مین آسمان و زمین کے غیب اور امور پوشیدہ کو جانتا ہون۔ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا

کُنتُم تَکتُمُون یعنی اور جس چیز کو تمنے ظاہر کیا اور جس چیز کو تمنے پوشیدہ رکھا ہے مین جانتا ہون - فرمایا
یعنے ابلیس کے دل مین جو پوشیدہ تھا اور اوسنے ارادہ کیا تھا کہ اگر حق تعالے آدمؑ کی اطاعت اور سجدہ
کا حکم مجھکو دیگا مین انکار کرونگا اور اگر آدمؑ پر غالب آونگا ضرور اونکو ہلاک کرونگا - چونکہ ملائکہ نے
یہ اعتقاد کیا تھا کہ جو کوئی اونکے بعد زمین پر ساکن ہوگا ملائکہ اوس سے ضرور افضل ہین اسلیئے حق تعالے
نے اونکو آگاہ کیا کہ محمدؐ و آل محمدؐ جنکے نام آدمؑ نے تم سے بیان کئے تم سے افضل و بہتر ہین - مؤلف فرماتے
ہین - اِن آیات کی تفسیر جو مذکور ہوئی امام علیہ السلام کی تفسیر سے ماخوذ ہے اور اسکا حاصل مضمون یہ ہے کہ فرشتون
کے استفسار کا اصل مطلب یہ تھا کہ ہم تسبیح و تقدیس کرنے والے ہین اور یہ لوگ سب مفسد ہونگے یا فساد
انمین بیشتر ہوگا اسلیئے حق تعالے نے برگزیدگان اولاد آدم کے نامون اور بزرگیون سے حضرت آدمؑ کو اطلاع
دی بعد اسکے اون انبیا و اوصیا کے انوار کو فرشتون پر ظاہر کیا اور اونکے نام اور صفات دریافت کئے - جب
فرشتون نے اپنی جہل کا اقرار کیا آدمؑ کو اونکا معلم مقرر فرمایا تاکہ فرشتون کو اونکے نام و صفات تعلیم کرین - جب
آدمؑ نے تعلیم کی فرشتون نے جانا کہ درمیان اولاد آدمؑ کے وہ لوگ بھی ہین جو ملائکہ سے زیادہ خلافت کے
سزاوار ہین - پس حق تعالے نے ملائکہ پر دو طرح سے اپنی حجت تمام کی - حجت اول یہ ہے کہ ملائکہ نے تمام
بنی آدم کو مفسد قرار دیا تھا اور جب اونکے اسماء و صفات سے فرشتون کا جہل ثابت ہوا ملائکہ پر مجملاً یہ حجت
قائم ہوئی کہ باوجود تمام بنی آدم اور اونکے حالات سے بیخبر ہونے کے ایسا استفسار جس سے اعتراض پیدا ہو
روا نہین ہے - اور آدمؑ کی تعلیم دینے کے بعد فرشتون کو مفصل معلوم ہوا کہ بنی آدم مین ایسے لوگ بھی ہین جو
اون صفات مذکورہ سے موصوف اور اونسے زیادہ خلافت کے سزاوار ہین - دوسری حجت یہ ہے کہ
ملائکہ نے اپنے تمام گروہ کی توصیف بہ تسبیح و تقدیس کی تھی مگر حق تعالی جانتا تھا کہ شیطان جو انمین شامل ہے وہ
باطن مین ایسا نہین ہے - پس اس طریقہ سے اونکو ساکت و لاجواب کیا کہ جب اولاد آدم مین کچھ لوگ ایسے تھے
جنکا حال تمکو معلوم نہ تھا اور میری تعلیم کرنے سے آگاہ ہوئے ممکن ہے کہ تم مین بھی کوئی شخص ایسا ہو کہ جس
صفت سے تمنے اپنی توصیف کی ہے وہ صفت اوسمین نہو - پس ملائکہ کا احق ہونا جسکی بنا اسی دلیل پہ تھی
باطل ہوا - جاننا چاہیے کہ علماے اہل سنت نے اس باب مین اختلاف کیا ہے کہ ملائکہ تمام گناہان صغیرہ و کبیرہ سے
معصوم ہین یا نہین - اور احادیث مذہب شیعہ مطابقت ظاہر مضامین آیات کے انکی عصمت پر وارد ہوئی ہین
اور علماے شیعہ کا اجماع بھی اسی پر ہے - اور اس آیت کی اسطرح تاویل کی گئی ہے کہ ملائکہ کی غرض یہ نہ تھی کہ حق تعالی
پر اعتراض کرین یا اس امر سے آگاہ اور اقرار کرنے والے نہون کہ خدا جو کام کرتا ہے وہ حکمت کے موافق ہے اور انسے
زیادہ حق تعالی ہر کام کی مصلحت و حکمت جانتا ہے بلکہ یہ سوال بطریق استفہام اور دریافت کرنے اور آگاہ ہونیکے

کی غرض یہی تھا کہ وہ حکمت اونپر ظاہر ہو جو اونسے مخفی تھی اور چونکہ اس قسم کا سوال ترک اولی مین شامل تھا اسلئے عذر خواہی کی اور نیز مفسران شیعہ و اہلسنت نے اس باب مین اختلاف کیا ہے کہ جو اسما حق تعالی نے آدم کو تعلیم کئے وہ کیا تھے۔ بعضے کہتے ہین کہ اون تمام چیزون کے نام جنکی ضرورت اولاد آدم کو ہوتی ہے تمام زبانون مین تعلیم کئے۔ اولاد آدم نے وہ سب زبانین اونسے سیکھین اور جب متفرق ہوے ہر شخص نے اوس زبان مین گفتگو شروع کی جو اوسکو اچھی معلوم ہوئی تھی اور زمانہ دراز گزرنے کے بعد باقی زبانون کو بھول گئے اور جو روایات اس قول کی موید مین اسکے بعد مذکور ہونگی۔ بعضون نے کہا ہے کہ اس سے تمام اشیا کی ماہیت و کیفیت منفعتہا مراد ہے اور کیفیت صنعتون کی از قبیل پانی نکالنے اور مکانات بنانے اور نیز ہر قسم کی دوائین اور غذائین اور معدنیات کا نکالنا اور باقی جتنی چیزین ہین وہ دنیا کے بکار آمد مین۔ بعضون کا قول ہے کہ یہ امر ان دونون سے عام ہے اور یہ مضمون اخیر اخبار کے درمیان جامع ہو سکتا ہے اسلئے کہ حدیث سابق مین اونکے اشرف افراد کا ذکر ہوا ہو اور سبکی تعلیم حضرت آدم کو اونکی قابلیت و علم کے اظہار کے لئے ہوئی ہو۔ اور اگر یہ اعتراض کرین کہ آدم کی فضیلت ملائکہ پر اسوجہ سے کیونکر ثابت ہو سکتی ہے اسلئے کہ خدا نے آدم کو تعلیم کی اور ملائکہ کو تعلیم نہ کی۔ ہم یہ جواب دینگے ممکن ہے کہ آدم کی تعلیم ملائکہ کے روبرو ہوئی ہو مگر بطریق اجمال اور ملائکہ اوس قسم کی تعلیم سمجھنے کے قابل نہون۔ اور ملائکہ کی یہ مراد رہی ہو کہ ہم نہیں جان سکتے مگر اونھین چیزون کو جنکی تو تعلیم تفصیل کرے یا تعلیم آدم سے یہ مراد لیجائے کہ آدم کو استنباط امور کی قوت و قابلیت دی تھی اور ملائکہ مین ایسے استنباط کی قابلیت نہ تھی۔ اس باب مین وجوہ کثیرہ مذکور ہوے ہین جنکی اس کتاب مین گنجائش نہین ہو سکتی امام علیہ السلام نے جو تفسیر فرمائی ہے اوسمین ان تکلفات کی ضرورت نہین اور یہ حدیث بھی اسکی موید ہے جو حضرت صادق سے بہ سند معتبر منقول ہوئی ہے کہ حق تعالے نے حضرت آدم کو اون سب کے نامون کی تعلیم کی جو زمین پر حجت خدا ہونگے پھر اونکو ملائکہ پر ظاہر کیا درحالیکہ وہ ارواح تھے اور فرمایا کہ اس گروہ کے نام مجھکو بتاؤ اگر تم راست کہتے ہو کہ اپنی تسبیح و تقدیس کے سبب خلافت زمین کے آدم سے زیادہ لائق و سزاوار ہو۔ ملائکہ نے کہا۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۔ پس حق تعالے نے فرمایا اے آدم انکو اس گروہ کے نامون سے آگاہ کرو۔ جب آدم نے اونکے نام بتائے اونکی قدر و منزلت سے جو بارگاہ خدا مین اونکو حاصل ہے ملائکہ آگاہ ہوئے اور جانا کہ یہ لوگ زمین پر خلیفہ اور مخلوقات پر حجت خدا مقرر ہونے کے زیادہ تر سزاوار ہین پھر حق تعالی نے اون ارواح کو اونکی نظر سے غائب و پوشیدہ کیا اور ملائکہ کو اونکی محبت و ولایت کا حکم دیا اور فرمایا کہ مین نے تمسے نہین کہا تھا کہ مین زمین و آسمان کے غیب پنہان سے آگاہ ہون اور جن چیزون کو تم ظاہر کرتے ہو یا پوشیدہ رکھتے ہو اون سبکو جانتا ہون۔ اور بسند معتبر حضرت

صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ نے فرشتون سے فرمایا کہ مین زمین پر اپنا ایک خلیفہ مقرر کرونگا فرشتون
نے فریاد کی اور کہا اے پروردگار ہمارے اگر تو زمین پر اپنا خلیفہ مقرر کرنا چاہتا ہے اوسکو ہم مین سے مقرر کر
جو تیری طاعت و فرمان برداری سے تیری مخلوقات مین عمل کرے - پس خدا نے اونکا قول رد کیا اور فرمایا
مین وہ چیز جانتا ہون جو تم نہین جانتے - ملائکہ نے گمان کیا کہ خدا کی جانب سے اونپر غضب نازل ہوا -
پس عرش خدا کی پناہ ڈھونڈھی اور اوسکے گرد طواف کیا - حق تعالیٰ نے اونکو حکم دیا کہ اوس مکان کا طواف
کرین جو سنگ مرمر سے بنا تھا اوسکی سقف یاقوت سرخ کی اور اوسکے ستون زبرجد کے تھے - اوس مکان مین
ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین جو روز وقت معلوم تک پھر کبھی اوسمین نہ آئینگے - فرمایا روز وقت
معلوم وہ روز ہے جسمین صور پھونکا جائیگا - اور پہلی اور دوسری مرتبہ صور پھونکنے کے درمیان ابلیس ہلاک
ہوگا - اور دوسری روایت معتبر مین وارد ہوا ہے کہ آنحضرتؐ سے پوچھا کہ خانۂ کعبہ کا طواف کب سے شروع ہوا
فرمایا جب حق تعالیٰ نے آدم کو پیدا کرنا چاہا ملائکہ سے فرمایا مین زمین پر ایک خلیفہ مقرر کرتا ہون - اونمین سے
دو فرشتون نے کہا آیا تو اوسکو اپنا خلیفہ مقرر کرتا ہے جو زمین پر فساد و خونریزی کریگا بمجرد اس کہنے کے درمیان
اونکے اور نور عظمت الٰہی کے جسکو وہ ہمیشہ دیکھا کرتے تھے پردہ حائل ہوگیا اور اونکو معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے
اس کہنے کے سبب اونپر غضب کیا ہے اون دونون فرشتون نے تمام فرشتون سے پوچھا کہ اب ہم کیا تدبیر اور درگاہ الٰہی مین کس طرح توبہ کرین
فرشتون نے جواب دیا ہم تمھاری توبہ کا طریقہ نہین جانتے مگر عرش خدا سے پناہ طلب کرو - پس اونھون نے
عرش خدا کی پناہ ڈھونڈھی اور حق تعالیٰ نے اونکی توبہ قبول کی - وہ پردہ اونکے اور نور الٰہی کے درمیان
سے اوٹھ گیا - حق تعالیٰ نے چاہا کہ اوسکی عبادت اسی روش و طریقہ سے کرین اسلیئے خانۂ کعبہ کو زمین پر خلق
کیا اور اپنے بندون پر واجب کیا کہ اوسکے گرد طواف کرین اور بیت المعمور کو آسمان پر خلق کیا ہر روز ستر
ہزار فرشتے اوسمین داخل ہوتے ہین جو قیامت تک پھر کبھی نہین آتے - دوسری حدیث معتبر مین حضرت امام
رضاؑ سے منقول ہے کہ جب ملائکہ نے حضرت آدم کی خلافت مین خدا کا قول رد کیا اور آگاہ ہوئے کہ یہ کار عظیم
اونسے سرزد ہوا پشیمان ہوکر عرش خدا سے پناہ طلب کی اور استغاثہ کیا - خدا نے چاہا اوسکی عبادت و بندگی
اسیطرح کرین اسلیئے چوتھے آسمان پر عرش کے مقابل ایک مکان پیدا کیا جسکو ضراح کہتے ہین اوسکے پہلے آسمان
پر ضراح کے مقابل ایک مکان پیدا کیا جسکو معمور کہتے ہین - بیت المعمور کے مقابل زمین پر خانۂ کعبہ کو بنایا
اور آدم کو حکم دیا کہ خانۂ کعبہ کے گرد طواف کرین تاکہ اونکی توبہ قبول ہو - اور یہ سنت قیامت تک جاری
رہیگی - بسند معتبر دیگر منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ مین نے اپنے پدر بزرگوار سے پوچھا کہ
کسلیئے خانۂ کعبہ کا طواف سات مرتبہ مقرر ہوا - فرمایا اسلیئے کہ جب حق تعالیٰ نے ملائکہ سے کہا کہ مین زمین پر اپنا

خلیفہ مقرر کرنے والا ہون۔ فرشتون نے خدا کا قول رد کیا اور کہا آیا تو اوسکو زمین پر خلیفہ مقرر کرتا ہی جو فساد
و خونریزی کریگا۔ خدا نے فرمایا مین اوس چیز کو جانتا ہون جسکو تم نہین جانتے۔ ملائکہ نور عظمت خدا کو ہمیشہ
مشاہدہ کرتے تھے مگر بعد اسکے خدا نے اونکے اور اوس نور کے درمیان سات ہزار سال تک پردہ حائل کیا۔ غرضکہ
نے سات ہزار سال عرش سے پناہ طلب کی پس خدا نے اونپر رحم کیا اور اونکی توبہ قبول فرمائی۔ پھر اونکے لیے بیت المعمور
کو جو آسمان چہارم پر ہی خلق کیا اور اوسکو اہل آسمان کا مامن و مرجع مقرر فرمایا اور بیت المعمور کے مقابل خانہ کعبہ
بنایا اور اوسکو اہل زمین کا مرجع اور محل ثواب و امنی قرار دیا اور سات مرتبہ اوسکا طواف بندون پر واجب
ہوا یعنی ہر ایک ہزار سال طواف ملائکہ کے عوض ایک مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف بنی آدم کے لیے مقرر ہوا۔
مولف فرماتے ہین۔ کہ نور خدا سے اوسکی معرفت کا نور مراد ہی یعنی اون معرفتون کا حاصل ہونا موقوف
ہوگیا جو پیشتر حاصل ہوتی تھین۔ یا اوسکی نور عظمت و جلال سے مراد ہی جو عرش اور حجابون سے ظاہر
ہوتا ہی۔ اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہی کہ ملائکہ نے بنی آدم کا زمین پر فساد و خونریزی کرنا
نہین کہا مگر اوس گروہ کی خونریزی و فساد دیکھنے کے سبب جو اونسے پیشتر زمین پر ساکن تھے اور بسند
معتبر منقول ہی کہ حضرت صادق سے اس آیت کی تفسیر پوچھی وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا خدا نے کیا چیز
آدم کو تعلیم کی تھی۔ فرمایا تمام زمینون اور پہاڑون اور جنگلون اور دریاؤن کو بعد اسکے اوس فرش کی
طرف اشارہ کیا جسپر حضرت تشریف رکھتے تھے اور فرمایا یہ فرش بھی اون چیزون مین داخل ہی جنکی تعلیم
حضرت آدم کو ہوئی تھی۔ اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جنگلون اور درختون اور پہاڑون اور تمام نباتات
کے نام۔ اور بسند معتبر و حسن منقول ہی کہ حضرت امام محمد باقر سے اس آیت کی تفسیر پوچھی وَنَفَخْتُ فِيهِ
مِنْ رُوحِي فرمایا وہ ایک روح تھی جسکو خدا نے پیدا اور منتخب و برگزیدہ کیا پھر اپنے ساتھ اوسکی نسبت
دی اور تمام ارواح پر اوسکو فضیلت عطا فرمائی۔ بعد اسکے اوس روح کو جسد آدم مین داخل کرنے کا حکم دیا
اور دوسری حدیث معتبر مین ہی کہ پوچھا وہ روح جسد آدم مین کیونکہ داخل کی گئی فرمایا روح مانند ہوا کے
متحرک ہی اسی لیے اوسکو روح کہتے ہین جو ریح سے مشتق ہے اور روح ریح سے مجانست رکھتی ہی۔ اوسکی نسبت
اپنے ساتھ اسوجہ سے دی کہ اوسکو تمام ارواح سے برگزیدہ کیا تھا جیسا کہ تمام مکانون مین سے ایک مکان کو برگزیدہ
فرما کر کہا یہ میرا گھر ہی اور تمام پیغمبرون سے ایک پیغمبر کو برگزیدہ کرکے فرمایا یہ میرا خلیل ہی۔ اسیطرح اسکی
مثالین بہت ہین اور یہ سب اوسکے پیدا کیے ہوئے اور بنائے ہوئے اور حادث ہین۔ اوسی نے ان سب کی ترتیب
و تدبیر کی ہی۔ دوسری حدیث مین حضرت صادق سے منقول ہی کہ اس آیت مین روح سے قدرت مراد ہی۔ اور بسند
معتبر حضرت صادق سے منقول ہی کہ آنحضرت سے اس آیت کی تفسیر پوچھی فرمایا کہ خدا نے ایک مخلوق کو خلق کیا

اور ایک روح بھی پیدا کرکے ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ وہ روح اوسمین داخل کرے اور ایسے امور قدرت خدا
کو کم نہین کرسکتے کیونکہ یہ سب اوسکی قدرت سے ظاہر ہوئے ہین ۔ اور جاننا چاہیے کہ حق تعالی نے قرآن مین
ایک جگہ فرمایا ہی ۔ اوس وقت کو یاد کرو جبکہ ہمنے ملائکہ سے کہا آدم کو سجدہ کرین اور اون سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس
نے انکار و تکبر کیا اور وہ کافرون سے تھا ۔ اور دوسرے مقام مین فرمایا ہی تحقیق کہ تمکو یعنے تمھارے پدر کو ہمنے
خلق کیا اور اوسکی صورت درست کی پھر ملائکہ سے اوسکو سجدہ کرنے کے لیے کہا سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے
والون سے نہ تھا ۔ حق تعالے نے فرمایا کون امر سجدہ کرنے سے تجھکو مانع ہوا جبکہ مینے تجھے حکم دیا ۔ کہا مین اوس سے
بہتر ہون مجھکو تونے آتش سے اور اوسکو خاک سے خلق کیا ۔ فرمایا آسمان سے یا بہشت سے نیچے اوتر تجھکو جائز
نہین کہ آسمان یا بہشت مین تکبر کرے ۔ پس باہر جا بدرستیکہ تو اوس گروہ سے ہی جو خوار و ذلیل ہین شیطان
نے کہا مجھکو اوس روز تک مہلت دے جس روز تک سب لوگ زندہ ہونگے ۔ فرمایا تو گروہ مہلت یافتہ سے ہی
کہا جبکہ تونے مجھکو گمراہون سے قرار دیا اور اپنی رحمت سے ناامید کیا مین تیری راہ راست پر چلنے سے فرزندان
آدم کی گھات مین رہونگا اور اونکے گمراہ کرنے کو اونکی طرف سامنے اور پیچھے اور چپ و راست سے آونگا اور تو اونمین
سے اکثر کو اپنی نعمت پر شکر کرنے والا نہ پائیگا ۔ فرمایا بہشت سے باہر جا تو مذمت کیا ہوا اور دور کیا ہوا ہی البتہ
جو تیری پیروی کرینگے مین تجھسے اور اون سب سے جہنم کو بھر دونگا ۔ اور دوسرے مقام مین فرمایا ہے کہ تحقیق ہمنے
انسان کو گل خشک گندا متغیر شدہ سے پیدا کیا اور جان کو اسکے پیشتر آتش سوزندہ سے ہمنے خلق کیا ۔ اور
اوس وقت کو یاد کرو جبکہ تمھارے پروردگار نے ملائکہ سے کہا مین ایک بشر کو گل خشک گندا متغیر شدہ سے پیدا
کرتا ہون جب مین اوسکو درست اور اپنی روح اوسمین داخل کرون پس اوسکے لیے مجھکو درحالیکہ تم سجدہ کرنے
والے ہو ۔ تمام ملائکہ نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے اس امر سے انکار کیا کہ سجدہ کرنے والون مین داخل ہو ۔ حق تعالے
نے فرمایا ای ابلیس تجھکو کیا ہوا جو سجدہ کرنے والون مین داخل نہوا ۔ کہا مین ایسا نہ تھا جو اس بشر کو سجدہ
کرون جسکو تونے گل بجن و گندیدہ سے پیدا کیا فرمایا بہشت سے باہر جا تو راندۂ درگاہ اور سنگسار ملائکہ و لعنت
اہل عالم کا سنگسار کیا ہوا ہی اور قیامت تک تجھپر لعنت ہی کہا اوے پروردگار پس مجھکو قیامت تک مہلت دے
[illegible] شیطان نے کہا خداوندا تیرے عزت و جلال کی قسم
[illegible] زینت دونگا اور سبکو گمراہ کرونگا سوا اونکے جو تیرے
[illegible] لازم ہی کہ اسکو سب پر ظاہر کردون ۔
[illegible] پیروی کرتے ہین اور گمراہون مین ہین ۔ اور
[illegible] سجدہ کرین سب نے سجدہ کیا

مگر ابلیس نے کہا کیا مین اوسکو سجدہ کرون جسکو تونے خاک سے پیدا کیا ہی - اور کہا جس آدم کو تو نے گرامی کیا اور
مجھپر فضیلت دی ہی اگر تو میری اجل مین قیامت تک تاخیر کرے ہر آئینہ بجز چند لوگون کے اوسکی تمام فرزندون
کو گمراہ کرونگا - فرمایا دور ہو - فرزندان آدم سے جو تیری پیروی کرینگے بدرستیکہ اونکی جزا جہنم ہی اور تمھارے
لیے جزا وافر و کامل شدہ ہی - بعد اسکے بطریق تہدید فرمایا - تو اونمین سے جسکو جنبش دے سکتا ہی اپنی صدا سے
اوسکو جنبش دے اور اونکے لیے اپنے لشکر کے سوار و پیادے جمع کر اور اونکے مال و اولاد مین شریک ہو اور اونکو
وعدے دے - اور شیطان اونکو وعدہ نہین دیتا مگر بفریب - بدرستیکہ تجھکو میرے بندون پر کسیطرح
کا تسلط نہین اور کافی ہی تیرا پروردگار وکیل اونکو گناہ سے باز رکھنے والا - اور دوسری جگہہ فرمایا ہی
کہ جسوقت ہمنے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سبنے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ نکیا جو قوم جن سے تھا - وہ فاسق
ہوا اور اپنے پروردگار کے حکم سے باہر نکل گیا - اور دوسرے مقام مین فرمایا ہی جبکہ تیرے پروردگار نے ملائکہ
سے کہا کہ مین خاک سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہون جب اوسکو درست اور اپنی روح اوسمین داخل کردون
اوسکے لیے جھکو درحالیکہ تم سجدہ کرنے والے ہو - پس تمام ملائکہ نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے تکبر کیا اور وہ کافرون
سے تھا خدا نے فرمایا اے ابلیس کون چیز اس امر سے مانع ہوئی کہ تو اوسکو سجدہ کرے جسے مین نے اپنے دست
قدرت و دست رحمت سے پیدا کیا - آیا تونے تکبر کیا یا تیرا مرتبہ اس سے بلند تھا کہ اوسکو سجدہ کرے - کہا مین
مین اوس سے بہتر ہون مجھکو تونے آتش سے پیدا کیا اور اوسکو خاک سے - فرمایا بہشت سے باہر جا تو رجیم اور
نکالا ہوا اور سنگسار کیا ہوا ہی بدرستیکہ قیامت تک میری لعنت تجھپر ہی - کہا اے پروردگار پس مجھکو اوس
روز تک مہلت دے کہ لوگ اپنی قبرون سے اوٹھین - فرمایا روز وقت معلوم تک تو از جملہ مہلت یافتگان ہی
کہا مین تیری عزت کی قسم کھاتا ہون کہ تیرے بندگان خالص کے سوا سبکو گمراہ کرونگا - فرمایا مین پروردگار برحق
ہون اور حق کہتا ہون کہ جہنم کو تجھسے اور اون سبسے بھر دونگا جو تیری پیروی کرینگے - یہ ظاہر الفاظ آیات کا ترجمہ
اقرب باحتمالات تھا - اب احادیث کو ذکر کرتا ہون تاکہ ہر آیہ کی تفسیر مطابق ارشاد اہلبیت علیہم السلام ظاہر ہو
حضرت امام حسن عسکری کی تفسیر مین مذکور ہی کہ منافقون نے حضرت رسول خدا کی خدمت مین عرض کی کہ علی
افضل ہین یا ملائکہ مقربین - فرمایا ملائکہ نے شرف نہین پایا مگر محمد و علی کے دوست رکھنے اور ان دونون
کی ولایت قبول کرنے کے سبب سے - بدرستیکہ شیعیان علی سے جو شخص اپنا دل غل و غش اور کینہ و نجاست
عصیان سے پاک کرے وہ ملائکہ سے پاکتر اور نیکوتر ہے - حق تعالے نے ملائکہ کو سجدہ آدم کا حکم نہین دیا مگر
اوس خیال کے سبب جو اونکے دلون مین جاگزین ہوا تھا کہ جب ملائکہ زمین پر رہینگے جو خلقت کہ اونکے
بعد دنیا مین مخلوق ہوگی دین و فضل مین ملائکہ اوس سے بہتر اور معرفت خدا و دین مین اوس سے داناتر ہونگے

پس خدا نے اونکو آگاہ کرنا چاہا کہ اونھین نے اپنے اس گمان و اعتقاد مین خطا کی ہے اور حضرت آدم کو پیدا
کرکے تمام ناموں کی تعلیم اونکو فرمائی پھر اون سب چیزون کو ملائکہ پر ظاہر کیا۔ جب ملائکہ اونکے پہچاننے سے
عاجز آئے آدم کو حکم دیا کہ ملائکہ کو اونکے ناموں سے اطلاع دین اور اسطرح ملائکہ کو اوس فضیلت سے جو بسبب
علم کے آدم کو اونپر حاصل تھی آگاہ کیا بعد اسکے پشت آدم سے اونکی ذریت کو جنمین انبیا و رسل اور تمام بندگان
برگزیدۂ خدا تھے ظاہر فرمایا۔ اون سب سے حضرت محمد مصطفےٰ اور اونکے بعد آل اطہار اور اونکے بعد نیکان اصحاب
و امت آنحضرت افضل و بہتر تھے۔ اور ملائکہ کو آگاہ کیا کہ یہ تم سے افضل ہیں جبکہ اون تکالیف شاقہ کے متحمل ہوں
جو انکے لیے لازم و مقرر ہوئے ہین اور تعرض اعوان شیاطین کی مشقت گوارا کرین۔ نفس امارہ سے جہاد کرین
سنگینی عیال کے متحمل ہوں طلب حلال میں سعی کرین۔ جو دشمن کہ مانند دزدوں اور راہزنوں اور بادشاہان ظالم کے
ہین اونکے خطروں اور خوف و مشقت کو بھی متحمل ہوں اور اپنے اہل و عیال کے لیے قوت پاکیزہ و حلال طلب
کرنے کے سبب جو صعوبتیں خوفناک راستوں اور پہاڑوں اور ٹیلوں اور گھاٹیوں میں انکو عارض ہوں
اونکا بھی تحمل کرین اور حق تعالیٰ نے ملائکہ کو آگاہ فرمایا کہ جو مومنین کہ نیک و شائستہ ہیں وہ ان بلاؤں کے متحمل
ہوتے ہیں اور انسے نجات بھی پاتے ہیں شیاطین سے جنگ کرکے اونکو مغلوب کرتے ہیں اور اپنی خواہشوں کے
ترک کرنے کے سبب اپنے نفسوں سے جہاد کرکے اونپر غالب آتے ہیں باوجود اس مادہ کے جو خدا نے اونمین خلق
کیا ہے یعنے شہوت مجامعت اور پینے اور کھانے اور عزت و ریاست اور فخر و تکبر کی خواہش۔ ابلیس لعین اور
اوسکے اعوان کی سختی و بلا کا اور اون وسوسوں اور خیالات بد کا جو اونکے دلوں میں پیدا کرتے ہین اور شیاطین
کے گمراہ کرنے پر تحمل کرتے۔ اور دشمنان خدا کی طعن و تشنیع اور دوستان خدا کو برا بھلا اونکی زبانی سنکر صبر کرتے
ہین اور اون سختیون میں بھی جو حالت سفر میں انکو پہنچتی ہیں تحصیل روزی یا دشمنان دین سے دور رہنے یا
مخالفان دین سے نفع طلب کرنے کے لیے جبکہ ضرورت ان امور کی لاحق ہو صابر رہتے ہیں۔ بعد اسکے حق تعالیٰ نے
فرمایا اے ملائکہ تم ان امور سے محفوظ ہو۔ نہ شہوت جماع تمکو بے اختیار کرتی ہے نہ خواہش غذا کے سبب کوئی فعل قبیح تم سے
صادر ہوتا ہے۔ نہ دشمنان دین و دنیا کا خوف تمہارے دلوں میں تصرف کرتا ہے نہ آسمان و زمین پر شیطان تمہارے
گمراہ کرنے کی فکر رکھتا ہے اے ملائکہ ان بندگان برگزیدہ کو اپنی عصمت کی برکت سے شیاطین سے محفوظ رکھتا ہوں
اے ملائکہ انمین سے جو شخص میری اطاعت کرے اور اپنا دین ان آفتوں اور بلاؤں میں سالم رکھے وہ میری محبت
کی راہ میں اون امور کا متحمل ہوا ہے جنکے تم متحمل نہیں ہوئے اور اون مدارج قرب کو حاصل کیا ہے جو تمکو
حاصل نہیں ہوئے۔ پھر حق تعالیٰ نے نیکان امت محمدؐ اور شیعیان حضرت امیر المومنینؑ اور ائمہ طاہرینؑ سے
ملائکہ کو آگاہ کیا اور راہ محبت پروردگار میں اون بلاؤں پر تحمل کرنے کی خبر دی جنکے متحمل ملائکہ نہیں ہو سکتے

اور ان وسیلوں سے نیکان وشقیان ذریت آدم کی فضیلت ملائکہ پر ثابت فرمائی۔ اور اسلیئے ملائکہ کو سجدۂ آدمؑ کا حکم
دیا کہ وہ ان انوار برگزیدگان خدا کے حامل تھے جو بہترین مخلوقات ہیں۔ یہ سجدہ ملائکہ مخصوص حضرت آدمؑ کے
لیئے نہ تھا بلکہ آدمؑ اونکا قبلہ تھے اور ملائکہ نے خدا کو سجدہ کیا تھا اسلیئے کہ خدا نے اونکو حکم دیا تھا کہ بنظر تعظیم وبزرگی آدمؑ
حضرت آدمؑ کیطرف سجدہ کریں۔ اور کسی شخص کو سزاوار نہیں ہے کہ خدا کے سوا کسی کو سجدہ تعظیم کرے یا کسی کے روبرو خشوع
کرے جو خدا کے روبرو کرتے ہیں اور کسی کی تعظیم کے لیئے سجدہ کرے جیسا کہ خدا کی تعظیم کے لیئے سجدہ کرتے ہیں
اگر میں خدا کے سوا اور کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہر آئینہ اپنے شیعوں کو جو ضعیف وجاہل ہیں اور تمام مکلفون
کو جو میرے مطیع ہیں یہ حکم دیتا کہ علما کو سجدہ کریں جنہوں نے وصی رسول خدا کے علوم حاصل کرنے میں سعی کی ہے
اور اپنی محبت کو بہ نسبت امیر المومنینؑ جو بعد حضرت رسولؐ کے بہترین خلق خدا ہیں خالص کیا ہے اور حقوق خدا
کے صاف صاف بیان کرنے میں بلا ومکروہات کے متحمل ہوئے ہیں اور ہمارے حق کا انکار نہیں کیا جو اونپر ظاہر ہوا
پھر اوسی تفسیر میں مسطور ہے کہ امامؑ نے فرمایا کہ جب امام حسینؑ اور اون لوگوں کا جو آنحضرتؑ کے ہمراہ کربلا میں تھے
اوس گروہ شقاوت اثر کے جور وظلم سے امتحان لیا گیا۔ جنہوں نے حضرت کو شہید کیا اور سر مبارک اپنے ہمراہ لیگئے
اوسوقت حضرت نے اپنے لشکر سے فرمایا میں نے اپنی بیعت تمسے اوٹھا لی تم سب اپنے اہل وعیال اور دوستوں
اور عزیزوں اور قبیلوں کی طرف روانہ ہو اور اپنے اہلبیت سے بھی فرمایا۔ اپنی رفاقت کا ترک کرنا میں نے
تمکو مباح کیا اسلیئے کہ تم اس لشکر کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ لوگ تمسے کئی حصہ زیادہ ہیں اور اونکی
قوت اور اونکا تہیہ بھی تمسے زیادہ ہے۔ یہ سب میرے قتل کے خواہاں ہیں اور میرے سوا کسی دوسرے سے غرض
نہیں رکھتے مجھکو انکے مقابلہ میں تنہا چھوڑ دو خدا میری مدد کریگا اور اپنی نظر شفقت مجھسے قطع نفرمائیگا
اپنی عادت کے مطابق جیسا کہ انبیا واوصیا گذشتہ کے ساتھ کیا ہے۔ حضرت کے لشکر کے اکثر لوگوں نے یہ کلام سنکر
حضرت کی رفاقت ترک کر دی مگر حضرت کے عزیز واقارب مخصوصین نے اس امر سے انکار کیا اور کہا ہم کبھی آپ
سے جدا نہونگے۔ جو مصیبت آپکو اندوہناک کریگی ہم بھی اوس میں اندوہناک رہینگے اور جو بلا آپپر آئیگی وہ
ہمپر بھی آئیگی اور آپکی خدمت میں حاضر رہنا ہمارے لیئے قرب الٰہی کے حاصل ہونے کا باعث ہوگا۔ حضرت
سید الشہداؑ نے فرمایا اگر تمنے اپنی جانوں سے ہاتھ اوٹھا لیا ہے جیسے کہ میں نے اپنی جان سے ہاتھ اوٹھا لیا ہے پس آگاہ
ہو کہ حق تعالے اپنے بندوں کو درجات بلند عطا نہیں فرماتا مگر تحمل مکروہات کے سبب۔ اور حق تعالے نے
اگرچہ مجھکو اور میرے خاندان کے اون لوگوں کو جو مجھسے پہلے گذرے ہیں اور میں آخر اونکا ہوں ایسے
درجوں اور مرتبوں سے مخصوص کیا ہے جنکے سبب مکروہات کا تحمل مجھپر آسان ہے لیکن تم بھی کرامت خدا سے
بہرہ مند ہوگے اور آگاہ ہو کہ دنیا کا شیرین وتلخ اون اشیا کے مانند ہے جو خواب میں نظر آئیں اور بیداری

آخرت میں ہی۔ اوسی شخص نے اپنا مطلب حاصل کیا جسکا مطلب کہ آخرت میں حاصل ہوا اور وہی شخص بدبخت ہی جو آخرت میں شقی و محروم رہی۔ ای شیعیانِ خالص اور دوستانِ باوفا اور میری حمایت کرنے والو تم چاہتے ہو کہ اپنی اور تمہاری ابتداے امر سے تمکو آگاہ کرون تاکہ تمپر اون بلاؤن کا تحمل کرنا آسان ہو جنکو اپنے لئیے اختیار کیا ہی۔ سب نے عرض کیا ہان اے فرزند رسول خدا ارشاد فرمائیے۔ فرمایا جبکہ حق تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا اور اونکی خلقت درست کرکے تمام اشیا کے نامون کی تعلیم فرمائی۔ پھر اون اشیا کو ملائکہ پر ظاہر کیا اور حضرت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام کو پشت آدم مین قرار دیا۔ اونکے انوار نے تمام آسمانون اور حجابون اور بہشت اور عرش و کرسی کو روشن کر دیا۔ بعد اسکے ملائکہ کو حکم دیا کہ از روے تعظیم و تکریم حضرت آدم کو سجدہ کرین اور حضرت آدم کی فضیلت کا یہی سبب تھا کہ اونکو ان انوار کا ظرف کیا تھا جنکی روشنی تمام آفاق کو منور کرتی تھی۔ جمیع ملائکہ نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے خدا کی عظمت و جلال کے لئیے خاکساری اور ہم اہلبیت کے انوار کے لیے تواضع کرنے سے انکار کیا۔ حالانکہ تمام ملائکہ نے ہمارے لیے تواضع کی تھی۔ شیطان نے تکبر و سرکشی کی خواہش کی اور اس تکبر و انکار کے سبب کافرون مین داخل ہوا۔ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ میرے پدر بزرگوار نے اپنے پدر بزرگوار سے مجھکو خبر دی ہی کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا ای بندگان خدا جب حق تعالیٰ نے ہماری صورتون کو بالاے عرش سے حضرت آدم کی پشت مین منتقل کیا۔ اونہے دیکھا کہ ایک نور عظیم اونکی پشت سے ساطع ہی۔ وہ ہمارے نور کو دیکھتے تھے اور ہماری صورتین اونکو نظر آتی تھین۔ عرض کی خداوندا یہ نور کیسا ہی۔ فرمایا یہ اون چند صورتون کا نور ہی جنکو مین نے اپنے عرش کے بہترین مقامات سی تمہاری پشت مین منتقل کیا ہی اور اسی لئیے ملائکہ کو تمہارے سجدہ کا حکم دیا کہ تم ان صورتون کے حامل ہو۔ عرض کی خداوندا کاش تو ان صورتون کو میرے لئیے ظاہر کرتا اور مین انکو دیکھتا۔ حکم ہوا بالاے عرش نظر کرو۔ جب آدم نے نظر کی دیکھا کہ ہماری صورتون کے انوار کی چمک اونکی پشت سی بالاے عرش ہو پہونچی ہی اور ہماری صورتین عرش پر نقش پذیر ہین جیساکہ آئینہ صاف مین آدمی کا عکس نقش پذیر ہوتا ہی۔ آدم نے اون صورتون کو دیکھکر کہا خداوندا یہ کنکی صورتین ہین فرمایا اونکی صورتین ہین جو میری تمام مخلوقات سے بہتر و افضل ہین سواے آدم یہ محمدؐ ہی اور مین ہر کام مین حمید و محمود ہون۔ اسکا نام اپنے نام سی میننے مشتق کیا ہی۔ یہ علیؑ ہی اور مین علی الاعلیٰ ہون۔ اسکا نام بھی میرے نام سی مشتق ہی۔ یہ فاطمہؑ ہی اور مین فاطر اور زمین و آسمان کا از سر نو پیدا کرنے والا ہون۔ یہ قیامت مین میرے دشمنون کو میری رحمت سے قطع کرنے والی ہی اور میرے دوستون کو اون چیزون سے جو اونکے عیب و بدی کا باعث ہوتی ہین۔ یہ حسنؑ و حسینؑ ہین اور مین محسن ہون۔ مین نے ان سب کے نامون کو اپنے

ناموں سے مشتق کیا ہے۔ اور یہ جمیع مخلوقات سے برگزیدہ اور تمام بندوں سے گرامی تر ہیں۔ انکے سبب اپنی
طاعت قبول کرتا ہوں اور انکے سبب ثواب و عقاب عطا فرماتا ہوں۔ اے آدم اگر کوئی بلا تجھ پر نازل ہو تو
انسے متوسل ہو اور انکو میری درگاہ میں اپنا شفیع قرار دو کہ میں نے قسم کھائی ہے اور میری قسم راست و حق
ہے کہ انکے توسل کے سبب کسی امیدوار کو ناامید نہ کرونگا اور انکی شفاعت کی برکت سے کسی سائل کو محروم
نہ رکھونگا۔ اسی لئے جبکہ حضرت آدم سے ترک اولیٰ وقوع میں آیا ان بزرگواروں کے توسل سے خدا کی بارگاہ
میں دعا کی اور اونکی توبہ قبول ہوئی۔ اور بسند معتبر حضرت موسیٰ بن جعفر سے منقول ہے کہ ایک یہودی نے
حضرت امیرالمومنین سے دریافت کیا کہ آیا حضرت رسول خدا کے معجزات تمام انبیا کے معجزوں کے برابر تھے۔ پھر اوسنے
سوال کیا حق تعالیٰ نے ملائکہ کو سجدہ آدم کا حکم دیا تھا آیا حضرت رسول کو بھی یہ منزلت حاصل ہے۔ فرمایا ہاں
آگاہ ہو کہ فرشتوں نے حضرت آدم کو جو سجدہ کیا تھا وہ سجدہ طاعت نہ تھا اور ملائکہ نے آدم کی پرستش
نہیں کی بلکہ یہ سجدہ محض فضیلت آدم کے اعتراف کی غرض سے تھا اور حضرت آدم کے لئے پروردگار کیطرف سے
یہ ایک رحمت تھی۔ مگر حضرت محمد مصطفےٰ کو وہ شرف عطا فرمایا جو اس سے افضل ہے بدرستیکہ عالم جبروت میں حق
تعالےٰ نے اور تمام ملائکہ نے آنحضرت پر درود بھیجا اور تمام مومنوں کو بھی درود بھیجنے کا حکم دیا اور یہ فضیلت
اوس فضیلت سے زیادہ ہے جو حضرت آدم کو دی تھی۔ ببسند معتبر حضرت امام رضا نے اپنے آبائے کرام سے
روایت کی ہے کہ حضرت امیرالمومنین فرماتے تھے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے۔ بدرستیکہ حق تعالیٰ نے اپنے
پیغمبران مرسل کو ملائکہ پر فضیلت دی ہے اور مجھکو جمیع پیغمبران مرسل سے افضل کیا ہے اور میرے بعد یا علی تم
افضل ہو اور تمہارے بعد وہ ائمہ جو تمہاری ذریت سے ہونگے افضل ہیں۔ بدرستیکہ حق تعالیٰ نے آدم کو
پیدا کیا اور ہمارے نوروں کو اونکی پشت میں امانت رکھکر محض ہماری تعظیم و تکریم کے لئے ملائکہ کو سجدہ آدم
کا حکم دیا۔ وہ سجدہ کرنا ملائکہ کا خدا کے لئے عبادت اور آدم کے لئے تعظیم و اطاعت تھی اسلئے کہ ہم اونکی صلب
میں تھے۔ پھر ہم کیونکر ملائکہ سے بہتر نہوں حالانکہ ملائکہ نے آدم کو سجدہ کیا ہے۔ مؤلف فرماتے ہیں
جمیع اہل اسلام کا اسپر اجماع ہے کہ ملائکہ نے حضرت آدم کو جو سجدہ کیا تھا یہ سجدہ عبادت و پرستش نہ تھا بلکہ
جو سجدہ سوائے خدا کے اور کسی کے لئے از روے پرستش کیا جائے وہ شرک و کفر ہے۔ اور اس سجدہ کے
باب میں تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ یہ سجدہ مخصوص حق تعالےٰ کے لئے تھا اور حضرت آدم قبلۂ ملائکہ
تھے جسطرح کعبہ کیطرف لوگ سجدہ کرتے ہیں۔ اور حدیث اول اسی قول کے مطابق ہے دوسرا قول یہ
ہے کہ سجود سے انقیاد و خضوع و اطاعت مراد ہے نہ سجدۂ متعارف۔ اگرچہ بحسب لغت اس معنی کا احتمال ہو سکتا
ہے مگر اخبار کثیرہ کا ظاہر مضمون بلکہ بعض احادیث صریحًا اسکے خلاف وارد ہوئی ہیں۔ تیسرا قول یہ ہے

کہ سجدۂ حقیقی تھا اور اس سے حضرت آدمؑ کی تعظیم و تکریم اور خدا کی عبادت منظور تھی۔ چونکہ یہ سجدہ بحکم خدا
واقع ہوا اسلیئے درحقیقت عبادت خدا مین داخل ہی اور اکثر حدیثون کا ظاہر مضمون بھی یہی ہی۔ پس ظاہر
ہوا کہ سوائے خدا کے کسیکو بقصد عبادت سجدہ کرنا کفر ہے اور بقصد تعظیم بے حکم خدا کے فسق ہے۔ بلا یہ احتمال
بھی ہو سکتا ہی کہ امت ہائے سابقہ مین سجدۂ تحیت جائز رہا ہو اور اس امت مین حرام قرار پایا ہو۔ اور بہ
احادیث کثیرہ مین سوائے خدا کے اور کسیکو سجدہ کرنے کی نہی و ممانعت وارد ہوئی ہی۔ حدیث معتبر مین منقول
ہی کہ حضرت صادقؑ سے کسی نے سوال کیا کہ سوائے خدا کے اور دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہی یا نہین۔ فرمایا
نہین۔ عرض کی پھر کسلیئے خدا نے ملائکہ کو سجدۂ آدمؑ کا حکم دیا۔ فرمایا جسنے بحکم خدا سجدہ کیا گویا وہ سجدہ خدا
کیلئے ہی اور سجدۂ ملائکہ جو بحکم خدا واقع ہوا وہ مخصوص خدا کے لیئے تھا۔ پھر اوسنے ابلیس کا حال دریافت
کیا۔ فرمایا ابلیس ایک بندہ تھا جسکو خدا نے پیدا کیا تاکہ اوسکی وحدانیت کا اقرار اور اوسکی عبادت کرے
اور جبکہ اوسکو پیدا کرتا تھا جانتا تھا کہ وہ کیسا ہی اور کون ہی اور اوسکا انجام کار کیا ہوگا۔ ابلیس ملائکہ کے
ہمراہ ہمیشہ عبادت خدا مین مشغول تھا یہانتک کہ سجدۂ آدمؑ سے اوسکا امتحان لیا اور اوسنے حسد و شقاوت
کے غالب ہونے کے سبب سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ خدا نے اوسپر لعنت کی اور صفوف ملائکہ سے اوسکو خارج
اور اپنی بارگاہ سے مردود کر کے جانب زمین بھیجا۔ پس ابلیس حضرت آدمؑ اور اونکی اولاد کا دشمن ہوا۔
شیطان کو فرزندان آدمؑ پر کسی قسم کا تسلط نہین ہی مگر اونکے دلون مین وسوسہ پیدا کرنا اور خدا کی راہ سے بہکا کر
گمراہ کر دینا۔ اور ابلیس باوجود اس نافرمانی کے حق تعالی کی پروردگاری کا اقرار کرتا تھا۔ بسند معتبر دیگر
منقول ہی کہ ابوبصیر نے آنحضرتؑ سے پوچھا کہ آیا ملائکہ نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا اور اپنی پیشانی زمین پر رکھی۔
فرمایا ہان اور یہ نسبت حضرت آدمؑ یہ سجدہ خدا کیطرف سے ایک تعظیم تھی۔ بسند معتبر دیگر منقول ہی کہ حضرت
امام علی نقیؑ نے فرمایا کہ ملائکہ کا سجدہ کرنا خاص آدمؑ کے لیئے نہ تھا بلکہ حکم خدا کی اطاعت اور حضرت آدمؑ سے اپنی
محبت ظاہر کرنا منظور تھا۔ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب حق تعالی نے شیطان کو سجدۂ آدمؑ
کا حکم دیا۔ کہا اے میرے پروردگار تیری عزت و جلال کی قسم کہ اگر تو سجدۂ آدمؑ سے مجھے معاف رکھے مین تیری
ایسی عبادت کرون جو کسی نے نہ کی ہو۔ فرمایا مین چاہتا ہون کہ اوسطرح میری اطاعت کرین جسطرح مجھکو منظور
ہی۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا کہ جب حق تعالی نے ملائکہ کو سجدۂ آدمؑ کا حکم دیا۔ ابلیس نے وہ حسد ظاہر
کیا جو اوسکے دل مین پنہان تھا اور سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ خدا نے از روئے عتاب اوس سے فرمایا کہ کون
امر سجدہ کرنے سے تجھکو مانع ہوا۔ کہا مین آدمؑ سے بہتر ہون اسلیئے کہ تو نے مجھکو آتش سے اور اونکو خاک سے خلق
کیا ہی۔ حضرتؑ نے فرمایا سب سے پہلے جسنے قیاس کیا وہ ابلیس تھا اور تکبر وہ گناہ ہی جو سب گناہون سے پہلے واقع ہوا

ابلیس نے کہا اے پروردگار مجھکو سجدۂ آدم سے معاف رکھ تاکہ مین تیری ایسی عبادت کرون کہ کسی ملک مقرب
اور پیغمبر مرسل نے نکی ہو۔ فرمایا مجھکو تیری عبادت کی حاجت نہین۔ مین چاہتا ہون کہ جسطرح مین حکم
دون اوسطرح میری عبادت کرین نہ جسطرح تو چاہتا ہے۔ ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ خدا نے
فرمایا بہشت سے باہر جا تو رجیم ہوا اور قیامت تک میری لعنت تجھپر ہے۔ ابلیس نے کہا خداوندا تو کیونکر مجھکو
اپنی درگاہ سے محروم کرتا ہے حالانکہ تو پروردگار عادل ہے اور کسی پر ظلم نہین کرتا کیا میری تمام عبادتون کا
ثواب باطل وضائع ہو جائیگا۔ فرمایا نہین۔ تو اپنے ثواب عبادت کے عوض امور دنیا سے جو تجھے منظور ہو
مجھسے طلب کر تاکہ عطا کرون۔ ابلیس نے پہلے یہ سوال کیا کہ اوسکو قیامت تک زندہ رکھے۔ فرمایا قبول کیا
پھر کہا فرزندان آدم پر مجھکو مسلط کر۔ فرمایا قبول کیا۔ پھر کہا فرزندان آدمؑ کی رگ و ریشہ مین مانند خون کے
مجھکو جاری کر۔ فرمایا قبول کیا۔ پھر کہا جب اونکا ایک فرزند پیدا ہو میرے دو فرزند پیدا ہون۔ مین اونکو
دیکھون اور وہ مجھکو نہ دیکھ سکین۔ اونکے فریب دینے کے لیے مین جس شکل و صورت مین چاہون متشکل ہوا
کرون۔ فرمایا یہ سب مجھکو عطا کیا۔ ابلیس نے کہا خداوندا اس سے زیادہ مجھکو عطا کر۔ فرمایا بنی آدمؑ کے سینون
کو تیرا اور تیری ذریت کا وطن و مقام قرار دیا۔ کہا خداوندا اب مجھکو کافی ہے اور تیری عزت و جلال کی قسم
کھاتا ہون کہ سوائے تیرے بندگان خالص کے تمام بنی آدمؑ کو گمراہ کرونگا اور اونکے فریب دینے کو اونکے
سامنے اور عقب اور جانب راست و جانب چپ سے آونگا۔ اور تو اونمین سے اکثر کو شکر کرنے والا نہ پائیگا۔
دوسری روایت مین فرمایا ہے کہ سامنے آنے سے یہ مراد ہے کہ امور آخرت مین شک پیدا کرے اور اونسے کہے
کہ بہشت و دوزخ اور حشر و نشر دروغ و بے اصل ہے۔ عقب سے یہ مراد ہے کہ اونکو دنیا کیطرف راغب کرے۔
مال جمع کرنے کا حکم دے اور صلۂ رحم و ادائے حقوق خدا اور نفقۂ اولاد سے منع کرے۔ اور اونکو پریشانی سے
ڈرائے۔ جانب راست سے یہ مراد ہے کہ راہ دین مین اونکو فریب دے یعنی اگر دین باطل پر ہون اوسکو اونکی نظر
مین زینت دے اور اگر راہ راست پر ہون اوس سے گمراہ کرے۔ جانب چپ سے یہ مراد ہے کہ لذات اور شہوات
کے سبب اونکو فریب دے۔ اور بسند حسن آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ نے شیطان کو یہ
قوت و قدرت عطا کی حضرت آدمؑ نے عرض کی خداوندا تو نے شیطان کو میری اولاد پر مسلط کیا اور اونکے
رگ و ریشہ مین مانند خون کے اوسکو جاری کیا اور اسکے سوا بھی جو کچھ عطا کرنا تھا اوسکو عطا فرمایا اب تو
مجھکو اور میری اولاد کو کیا عطا کرتا ہے۔ فرمایا مین نے تمھارے لیے اور تمھاری اولاد کے لیے مقرر کیا کہ
گناہ کو ایک اور نیکی کو دہ چند لکھین۔ عرض کی خداوندا اپنی عطا اور زیادہ کر۔ فرمایا اونکی جان جب تک
کہ حلق تک پہونچے اوسوقت تک اونکی توبہ قبول کرونگا۔ عرض کی اس سے زیادہ عطا کر۔ فرمایا

تمام گناہوں کو بخشش دونگا اور میں کچھ پروا نہیں رکھتا - عرض کی اب مجھکو کافی ہے - راوی نے عرض کی
مین آپ پر فدا ہوں - ابلیس ان امور کا جو خدا نے اوسکو عطا فرمائے کیسلئے سزاوار ہوا - فرمایا دو رکعت
نماز کے عوض جو آسمان پر چار ہزار سال مین اوسنے ادا کی تھی - اور دوسری حدیث حسن مین فرمایا کہ آدمؑ نے
خدا کی درگاہ مین مناجات کی کہ خداوندا تو نے شیطان کو مجھپر مسلط فرمایا اور میری رگون مین مانند خون
کے اوسکو جاری کیا اب مجھکو بھی کچھ عطا فرما - ارشاد فرمایا تمھارے لیئے مقرر کیا کہ تمھاری اولاد سے جو کوئی
گناہ کا ارادہ کرے اوسکا حساب نکرین اور اگر گناہ کا مرتکب ہو وہی ایک گناہ لکھین - اور جو کوئی عمل
نیک کا ارادہ کرے اوسکے لیئے ایک ثواب اور اگر وہ عمل نیک اوس سے صادر ہو دہ چند ثواب لکھین عرض کی
خداوندا اس سے زیادہ عطا کر - فرمایا اونمین سے جو کوئی گناہ کے بعد توبہ کریگا اوسکے گناہ بخشدونگا -
عرض کی اس سے زیادہ عطا کر - فرمایا اونکے لیئے توبہ کا دروازہ کھلا رکھونگا جب تک کہ جان حلق تک آئے
عرض کی خداوندا مجھکو کافی ہے - جاننا چاہیئے کہ علماے خاصّہ و عامّہ نے اس باب مین اختلاف کیا ہے کہ ابلیس
گروہ ملائکہ سے تھا یا نہین - متکلمین و مفسرین خاصّہ و عامّہ کے درمیان یہ مشہور ہے کہ وہ ملائکہ سے نہ تھا
بلکہ قوم جن سے تھا اور علماے امامیہ سے شاذ و نادر اور بعضے علماے عامّہ اوسکو از جملۂ ملائکہ جانتے ہین
اور حق یہی ہے کہ وہ ملائکہ سے نہ تھا بلکہ بظاہر ملائکہ مین شامل ہونے اور اونکے ہمراہ رہنے سے جس خطاب
سے ملائکہ مخاطب ہوتے تھے یہ بھی مخاطب ہوتا تھا - جیسا کہ حدیث صحیح مین منقول ہے کہ جمیل نے حضرت
صادقؑ سے پوچھا کہ ابلیس گروہ ملائکہ سے تھا یا قوم جن سے - فرمایا ملائکہ کو گمان تھا کہ وہ اونہین کے گروہ
سے ہے مگر خدا جانتا تھا کہ اونکے گروہ سے نہین ہے - اور جب سجدۂ آدم کا حکم دیا جو کچھ اوس سے صادر ہونا
تھا صادر ہوا اور بسند معتبر دیگر منقول ہے کہ آنحضرتؑ سے پوچھا کہ ابلیس از جنس ملائکہ یا امور آسمانی
سے کسی امر کا متولی تھا - فرمایا از جملۂ ملائکہ نہ تھا بلکہ ملائکہ اوسکو اپنا ہمجنس جانتے تھے مگر خدا آگاہ تھا کہ وہ ملائکہ
سے نہین ہے - کوئی امر امور آسمانی سے بھی اوسکے متعلق نہ تھا اور نہ کوئی کرامت و بزرگی اوسکو حاصل تھی -
جمیل کہتا ہے کہ مین طیار کے پاس گیا اور حضرت سے جو کچھ سُنا تھا اونکے روبرو بیان کیا اونے اوس سے انکار
کیا اور کہا کیونکر وہ ملائکہ سے نہ تھا حالانکہ خدا نے ملائکہ کو سجدۂ آدم کا حکم دیا اگر وہ ملائکہ مین داخل نہ تھا
پس اوسنے خدا کی معصیت نہین کی - بعد اسکے طیار حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ حق تعالے
نے جہان فرمایا ہے اے گروہ مومنان - آیا منافق بھی اس خطاب مین - فرمایا ہان منافق و گمراہ اور وہ لوگ جو
بظاہر ایمان لائے ہین سب اس خطاب مین داخل ہین - اور حدیث معتبر مین منقول ہے کہ ابو سعید خدری
نے حضرت رسولخداؐ سے اس قول خدا کی تفسیر پوچھی جو ابلیس سے خطاب فرمایا ہے کہ اِسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ

مِنَ الْعَالِیْنَ یعنے آیا آدمؑ کو سجدہ کرنے سے تو نے تکبر کیا آیا تو اونمین سے تھا جو بلند مرتبہ ہین۔ ابو سعید خدری نے عرض کیا کہ یا حضرت ملائکہ سے زیادہ بلند مرتبہ کون ہین۔ فرمایا مین اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ خلقت آدمؑ سے دو ہزار سال پہلے سراپردۂ عرش مین رہتے اور خدا کی تسبیح کرتے تھے اور ملائکہ ہماری تسبیح کے سبب تسبیح خدا ادا کرتے تھے۔ جب حق تعالےٰ نے آدم کو پیدا کیا۔ ملائکہ کو اونکے سجدہ کا حکم دیا مگر ہمکو حکم نہ دیا۔ سوائے شیطان کے جمیع ملائکہ نے سجدہ کیا حق تعالےٰ نے فرمایا تو نے تکبر کیا آیا اونمین سے تھا جو بلند مرتبہ ہین یعنے یہ پانچ شخص جنکے نام سراپردۂ عرش پر لکھے ہوئے ہین اور دوسری حدیث مین آنحضرتؐ سے منقول ہیکہ جب ابلیس نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور آسمان سے نکالا گیا حق تعالےٰ نے آدم کو فرمایا گروہ ملائکہ کے پاس جاؤ اور کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ حضرت آدمؑ گئے اور ملائکہ کو سلام کیا۔ ملائکہ نے جواب دیا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ حضرت آدمؑ جب پھرے اور اپنے پروردگار کے روبرو حاضر ہوئے۔ فرمایا تمھاری تحیت یہی ہے اور تمھاری ذریت کی بھی قیامت تک یہی تحیت رہیگی۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہیکہ پہلے سب سے جسنے قیاس کیا وہ ابلیس تھا یعنے اپنے نفس کا آدم کے ساتھ قیاس کیا اور کہا تو نے مجھکو آتش سے اور آدم کو خاک سے پیدا کیا۔ اگر آتش کے ساتھ اوس جوہر کا قیاس کرتا جس سے آدم کی روح مخلوق ہوئی تھی ہر آئینہ اوس جوہر کی روشنی آتش سے زیادہ تھی۔ بسند ہائے معتبر دیگر آنحضرتؐ سے منقول ہیکہ پہلے جسنے قیاس کیا وہ ابلیس تھا جبکہ کہا خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ اوسنے آتش کا خاک کے ساتھ قیاس کیا اگر آدم کے نور کا آتش کے نور کے ساتھ قیاس کرتا ہر آئینہ اوسکو معلوم ہوتا کہ صفائی نور آدم کو نور آتش پر فضیلت حاصل ہے۔ مؤلف فرماتے ہین۔ اس قیاس مین ابلیس سے کئی خطا مین واقع ہوئین پہلی خطا یہ ہیکہ شرافت اصل کو منشاء تفضیل قرار دیا اور یہ ثابت نہین ہے۔ دوسری خطا یہ ہیکہ اصل جسد کو شرافت کی کسوٹی مقرر کیا حالانکہ مدار فضائل و کمالات روح سے متعلق ہے اور حضرت آدمؑ کی روح مقدس انوار معرفت و علم و محبت اور تمام کمالات سے آراستہ تھی۔ کسلیئے کہ اوس چیز کو نور کہتے ہین جو منشاء ظہور اشیا کا ہو اور اسی لیئے حق تعالےٰ کو جو جمیع اشیا کے ظہور و وجود کا مبدا ہے نور الانوار کہتے ہین اور علم کو بھی جو نفس پر ظہور اشیا کا باعث ہوتا ہے نور کہتے ہین اور تمام کمالات کو بھی انوار کہتے ہین اسلیئے کہ اوس شخص کے امتیاز و ظہور کا سبب ہوتے ہین جو اونسے موصوف ہے اور نیز آثار خیر کی مبدا و منشا ہوتے ہین۔ مگر نور آتش تمام نورون سے زیادہ تر پست و ناقص و بے ثبات ہے اور اوسکا انقطاع محسوس کے نظر آنے اور دیکھنے والے کے بینا ہونے پر موقوف ہے اور نیز اون اجرام کے محسوس ہونے پر

جسکے ساتھ متشبث ہوکر نور بخشتی ہے - اور بہت جلد بجھ جاتی ہے اور اوس سے سوائے خاکستر کے اور کوئی چیز باقی نہیں رہتی - ان حدیثون مین جو مذکور ہوئین انھین وجوہ سے نور آدم کا امتیاز نور آتش سے ہوا - تیسری خطا یہ ہے کہ آتش کو خاک سے بہتر و اشرف جانا اور یہ عین خطا تھی اسلیئے کہ تمام کمالات وخیرات مبدا فیاض سے حاصل ہوتے ہین - اور جسقدر مواد ممکنہ مین شکستگی و عجز زیادہ ہو قابلیت افاضۂ خیرات الٰہی بیشتر ہوتی ہے - جبکہ آتش نے تھوڑے نور کے سبب جو اوسکو عطا ہوا سرکشی و بلند پروازی اور جلانا اور گداختہ کرنا شروع کیا اوسکو بہت جلد خاک مذلت پر بٹھایا اور اوس دیو سرکش کو جسنے اوسکے سبب فخر کیا - مردود ازل و ابد قرار دیا - اور خاک مقام شکستگی و خاکساری مین اگر ہر نیک و بد کے پامال ہوئی اسلیئے اوسکو رحمتہائے صوری و معنوی کا محل و مسکن بنایا - تمام گل و لالہ اوس سے پیدا کیئے اور جس دانہ و طعام و گیاہ مین کہ لذت و منفعت تھی اوس سے ظاہر کیا اور اوسکو خلقت انسان کا مادہ جو اشرف مخلوقات ہے قرار دیا - عقل نورانی اور روح آسمانی اور قلب روحانی سے اوسکو زینت دی و ترقیات نامتناہی کی قابلیت اوسکو عطا کی تا اینکہ افلاک رفیعہ اور اجرام نیرہ سے اوسکو اشرف و بہتر کیا اور خاک زمین کو بالائے عرش برین لیجا کر محرم اسرار الٰہیہ اور جلیس محفل لِی مَعَ اللّٰہِ بنایا سلطنت ممالک وجود اوسکو تفویض فرمائی - خزائن علوم آسمان و زمین کی کنجیان اوسکو سپرد کین - آتش سرکشی کے سبب خاک بسر ہوئی اور خاک فروتنی کے باعث مسجود و رہبر ملائکہ قرار پائی - اس باب مین وسعت کلام کی بہت گنجایش ہے مگر بمناسبت مقام اسی پر اکتفا کر کے نقل احادیث کیطرف رجوع کرتا ہون -

بسند معتبر حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ جس مقام پر سب مقامون سے پہلے خدا کی عبادت کی گئی وہ پشت کوفہ یعنے نجف اشرف ہے - جب خدا نے ملائکہ کو سجدۂ آدمؑ کا حکم دیا ملائکہ نے اسی جگہ سجدہ کیا - دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کفر دنیا مین اول واقع ہوا وہ شیطان کا کفر تھا جبکہ خدا کا حکم اوسنے قبول نکیا اور سجود آدم سے منکر ہوا - جو حسد کہ زمین پر پہلے ظاہر ہوا وہ قابیل کا حسد ہابیل کی نسبت تھا - جو حرص پہلے وقوع مین آئی وہ آدمؑ کی حرص تھی کہ باوجود اون تمام نعمتہائے بہشت کی جس شجر سے ممانعت کی گئی تھی اوسکا ثمر کھایا اور اسی حرص نے اونکو بہشت سے نکالا - بسند معتبر دیگر انحضرتؑ سے منقول ہے کہ شیطان نے خدا سے سوال کیا کہ قیامت تک اوسکو مہلت عطا کرے مگر حق تعالےٰ نے روز وقت معلوم تک اوسکو مہلت دی - روز وقت معلوم وہ روز ہے جس روز حضرت رسول خدا زمان رجعت مین ابلیس لعین کو اوس پتھر پر جو بیت المقدس مین ہے ذبح کرینگے - بسند دیگر منقول ہے کہ انحضرتؑ نے اسحٰق بن جریر سے فرمایا کہ تیرے اصحاب اس باب مین کیا کہتے ہین جو ابلیس نے کہا تھا تو نے مجھکو آتش سے اور آدمؑ کو خاک سے پیدا کیا

عرض کی آپ پیر خدا ہون ابلیس نے یہی کہا تھا اور خدا نے اسکا ذکر قرآن مین بھی فرمایا ہے۔ فرمایا اے اسحق
ابلیس نے دروغ کہا۔ خدا نے اوسکو نہین پیدا کیا مگر خاک سے جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے۔ وہ خدا جسنے
تمھارے لیو درخت سبز سے آتش پیدا کی۔ جب وہ آتش روشن ہوئی ابلیس کو اوس سے خلق کیا مگر
درخت کی اصل خاک سے ہے۔ اور دوسری روایت مین فرمایا کوئی خلقت ایسی نہین جو خاک سے مخلوق نہ
ہوئی ہو مگر شیطان مین جزو آتش غالب تھا۔ سید بن طاوس علیہ الرحمہ کہتے ہین کہ مین نے صحف ادریس
مین اسطرح دیکھا ہے کہ جب شیطان نے کہا اے میرے پروردگار مجھکو روز قیامت تک مہلت دے
فرمایا نہین مگر تجھکو روز وقت معلوم تک مہلت دیتا ہون۔ بدرستیکہ مینے قضائے حتمی مقرر کی ہے کہ اوس
دن زمین کو کفر و شرک گناہ سے پاک کرون۔ اور اوس دن کے لیئے ایسے چند بندے منتخب کرونگا جنکے
دلون کا امتحان ایمان مین لیچکا ہون اور اونمین پرہیزگاری و اخلاص و یقین و خشوع و راستگوئی و بردباری
و وقار اور ترک دنیا و رغبت آخرت کو مین نے بھر دیا ہے۔ وہی اعتقاد حق رکھنے والے اور عدالت حق کرنے
والے اور میرے اولیا و دوست ہین جن نے اونکے لیئے ایک پیغمبر کو براستی پیدا کیا ہے جو میرا برگزیدہ اور
امین و پسندیدہ ہے مین نے اون لوگون کو اوسکا دوست و یاور قرار دیا ہے۔ وہی اوسکی امت ہین اور
مین نے اونکو اوس پیغمبر برگزیدہ و امین کے لیئے اختیار کیا ہے۔ اوس وقت معلوم کو مین نے اپنے علم غیب
مین پوشیدہ رکھا ہے اور وہ ضرور واقع ہونے والا ہے۔ اوسوقت تجھکو اور تیری تمام لشکر اور جمیع سوار و
پیادہ کو ہلاک کرونگا۔ جا تجھکو مین نے روز وقت معلوم تک مہلت دی۔ بعد اسکے حق تعالی نے آدمؑ سے
کہا اوٹھو اور ان ملائکہ کی طرف نظر کرو جنھون نے تمکو سجدہ کیا ہے اور تمھارے سامنے ہین انسے کہو۔ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ حضرت آدمؑ بحکم خدا اونکے پاس آئے اور اونکو سلام کیا۔ ملائکہ نے
جواب دیا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا آدَمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ حق تعالے نے فرمایا اے آدمؑ
تمھاری اور تمھاری ذریت کی قیامت تک یہی تحیت قرار پائی۔ پھر آدمؑ کے صلب سے اونکی ذریت ظاہر
کی اور اونسے اپنی پروردگاری و یگانگی کا اقرار لیا۔ اوسوقت آدمؑ نے اپنی ذریت سے ایک جماعت کو دیکھا
جنکا نور درخشان تھا۔ عرض کی خداوندا یہ لوگ کون ہین۔ فرمایا یہ سب پیغمبر ہین جو تمھاری اولاد مین
ہونگے۔ پوچھا یہ سب کتنے ہین۔ فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہین جنمین تین سو تیرہ پیغمبران مرسل ہونگے
پوچھا جو اون سب کے آخر مین ہے اوسکا نور کیون سب سے زیادہ ہے۔ فرمایا اسلیئے کہ وہ سب سے بہتر ہے۔ پوچھا
یہ پیغمبر کون ہے اور اسکا نام کیا ہے فرمایا یہ محمدؐ ہے اور میرا رسول و امین و نجیب اور میرا ہمراز و برگزیدہ و انتخاب
کردہ اور میرا مخلص و دوست اور تمام خلق سے میرے نزدیک گرامی تر اور نزدیکتر اور محبوب تر ہے

یہ سب سے زیادہ میرا شناسا اور علم وحلم ویقین و ایمان و راستی و نیکی و عفت و عبادت و خشوع و پرہیزگاری و انقیاد و اسلام میں سب سے فائق و افضل ہے ۔ مین نے اپنے حاملان عرش اور تمام مخلوقون سے جو اوسکے پائین تر آسمانون اور زمین پر ہین یہ عہد و پیمان لیا ہے کہ اوسپر ایمان لائین اور اوسکی پیغمبری کا اقرار کرین پس اے آدم تم بھی اوسپر ایمان لاؤ تاکہ تمھارا قرب و منزلت اور فضیلت و نور و وقار میری درگاہ مین زیادہ ہو ۔ آدم نے کہا مین خدا پر اور اوسکے رسول محمدؐ پر ایمان لایا ۔ حق تعالے نے فرمایا مین نے تمھارے لئے بھی فضیلت و کرامت تمھارے لئے واجب اور زیادہ کی ۔ اے آدم تم اول پیغمبران و مرسلان ہو اور تمھارا فرزند محمدؐ خاتم انبیا و رسل ہے ۔ اسکے لئے سب سے پہلے زمین کشادہ ہوگی اور یہ سب سے پہلے قیامت مین مبعوث ہوگا پہلے اسکو لباس پہنائینگے اور موقف قیامت مین سوار کرکے لائینگے ۔ پہلے یہی شفاعت کریگا اور اسکی شفاعت پہلے قبول ہوگی یہی پہلے دروازۂ بہشت پر پہونچیگا اور بہشت کا دروازہ اسی کے لئے کھولا جائیگا اور بہشت مین یہی پہلے داخل ہوگا ۔ مین نے تمھاری کنیت اسکے ساتھ تجویز کی ہے ۔ اے آدم تم ابو محمدؐ ہو ۔ آدم نے کہا مین اوس خدا کا حمد و سپاس کرتا ہون جسنے ایسے پیغمبر کو میری ذریت سے قرار دیا ہے جسکو ان فضائل کے سبب فضیلت دی اور وہ بہشت کی طرف مجھپر سبقت لیجائیگا مگر مین اوسکا حسد نہین کرتا ۔

فصل تیسری ۔ ترک اولی کا بیان جو حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے صادر ہوا اور اوسکے بعد زمین پر اوترنے تک جو حالات واقع ہوے ۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر مین مذکور ہے کہ حق تعالے نے جب ابلیس پر اوسکے انکار کے سبب لعنت کی اور ملائکہ کو بسبب سجدۂ آدم اور اطاعت خدا کے گرامی کیا ۔ حکم دیا کہ حضرت آدم و حوا کو بہشت مین لیجائین اور فرمایا ۔ یَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ یعنے اے آدم تم اور تمھاری زوجہ بہشت مین ساکن ہو ۔ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا اور کھاؤ تم دونون بہشت سے وسیع و گوارا بے تعب جس جگہ چاہو ۔ وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ اور اس درخت کے نزدیک جاؤ جو محمدؐ و آل محمدؐ کے علم کا درخت ہے حق تعالے نے حضرت محمدؐ و آل محمدؐ صلوات اللہ علیہم اجمعین کو اوس علم کے لئے مخصوص کیا تھا اور اونکو تمام مخلوقات سے اوسکے واسطے اختیار فرمایا تھا ۔ پس آدم و حوا کو اوس درخت کے قریب جانے سے ممانعت کی جو محمدؐ و آل محمدؐ کے لئے مخصوص تھا اور انکے سوا بحکم خدا کوئی دوسرا اوسکو نہین کھا سکتا تھا اور حضرت رسولؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ نے اوسی درخت سے تناول فرمایا تھا جبکہ اپنا طعام مسکین و یتیم و اسیر کو عطا کیا اور تین روز متواتر روزہ رکھا ۔ خدا نے انکی شان مین سورہ ہل اتی نازل کیا اور انکے لئے مائدۂ بہشت بھیجا ۔ جب اوس طعام کو تناول فرمایا پھر کبھی اونکو گرسنگی و تشنگی اور تعب و مشقت معلوم نہوئی اور وہ درخت تمام درختہاے بہشت سے ممتاز تھا اسلئے کہ بہشت کے تمام درختون سے

ایک ایک میوہ حاصل ہوتا تھا اور اوس درخت مین تمام میوے و ماکول جمع تھے مانند گندم و انگور و انجیر و عناب
اور باقی میوہ جات و اقسام طعام کے۔ اسی لیئے جن لوگون نے اس درخت کا ذکر کیا ہے اسکے باب مین اختلاف
کیا ہے بعضے گندم اور بعضے انگور اور بعضے عناب کہتے ہین۔ پس حق تعالے نے آدمؑ و حواؑ سے فرمایا کہ اس درخت
کے پاس نہ جاؤ اور درجہ محمدؐ و آل محمدؑ اور اونکی فضیلت طلب نہ کرو اسلیئے کہ حق تعالے نے تمام مخلوقات سے
اس درجے کے لیئے اونکو مخصوص کیا ہے اور اس درخت کا یہ حال ہے کہ جو کوئی اس درخت کو بحکم خدا کھائیگا
اوسکو بے کسی کی تعلیم کے علوم اولین و آخرین بذریعۂ الہام حاصل ہونگے۔ اور جو کوئی بے اجازت خدا اسکو
کھائیگا اپنی مراد سے بھی نا امید ہوگا اور اپنے پروردگار کی نافرمانی بھی اوس سے صادر ہوگی۔ فَتَكُونَا مِنَ
الظَّالِمِينَ پس تم از جملۂ ستمگاران ہوگے۔ اپنی نافرمانی اور اوس درجے کے طلب کرنے کے سبب جسکے لیئے خدا
نے تمہارے سوا دوسرے کو اختیار کیا ہے اگر بے حکم خدا کے تم اوس درخت کے پاس جانے کا ارادہ کروگے فَأَزَلَّهُمَا
الشَّيْطَانُ عَنْهَا پس شیطان وسوسہ اور مکر و فریب سے اون دونون کو بہشت سے لغزش مین لایا اور اس
مکر و فریب کی ابتدا حضرت آدمؑ سے کی اور کہا۔ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا
مَلَكَيْنِ تمہارے پروردگار نے اس درخت سے تمکو منع نہین کیا مگر اسلیئے کہ تم دونون فرشتے نہ ہوجاؤ یعنے اگر
تم اسکو کھاؤگے امور غیب سے آگاہ اور اون امور پر قادر ہوگے جنپر وہ شخص قادر ہے جسکو خدا نے
مخصوص بہ قدرت کیا ہے۔ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ یا تم دونون اونمین سے ہوجاؤ جو ہمیشہ زندہ
رہتے ہین اور کبھی فنا نہین ہوتے وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ اور اوسنے قسم کھائی
کہ بدرستیکہ مین تمہارا خیرخواہ و ناصح ہون اوسوقت شیطان سانپ کے منھ مین تھا اور سانپ ہی اوسکو
بہشت مین داخل کیا تھا اور حضرت آدمؑ جانتے تھے کہ سانپ اونسے باتین کرتا ہے اور یہ نہ جانتے تھے کہ
شیطان سانپ کے منھ مین پوشیدہ ہے۔ حضرت آدمؑ نے اوس سانپ کو جواب دیا کہ تو جو کہتا ہے یہ ابلیس
کا فریب معلوم ہوتا ہے۔ ہمارا پروردگار ہمسے کیونکر خیانت کریگا تو اپنی قسم مین خدا کی تعظیم کرتا ہے اور پھر
خیانت کی اوس سے نسبت دیتا ہے اور ثابت کرتا ہے کہ جو امر بہتر تھا وہ ہمارے لیئے تجویز نہین کیا حالانکہ
وہ تمام کریمون سے کریم تر ہے اور تو چاہتا ہے کہ مین اوس کام کا ارادہ کرون جس سے میرے پروردگار نے
مجھے منع کیا ہے مگر یہ کام بے حکم خدا کیونکر مجھسے صادر ہوسکتا ہے۔ جب ابلیس حضرت آدمؑ کو فریب دینے
سے مایوس ہوا پھر سانپ کے منھ مین داخل ہوکر حواؑ سے اسطرح خطاب کیا کہ حواؑ نے جانا سانپ اونسے
باتین کرتا ہے۔ ابلیس نے کہا اے حوا خدا نے جس درخت کو تمپر حرام کیا تھا اب اوسی کو حرام کرنے کے بعد
تمہارے لیئے حلال کردیا اسلیئے کہ خدا نے دیکھا کہ تمنے اوسکی اطاعت اور اوسکے حکم کی تعظیم کی اس قول

کے راست ہونے کی دلیل یہ ہے کہ بہشت کے ہر درخت پر ملائکہ موکل ہین۔ اونکے ہاتھون مین حربے لیے ہین
اور تمام حیوانات کو درختون سے دور کرتے ہین۔ تم اوس درخت کے پاس جانیکا ارادہ کرو اگر وہ تمھین
منع نکرین تو یقین کرو کہ خدا نے تمھارے لیے اوسکو حلال کیا ہے۔ اے حوا آگاہ ہو کہ اگر آدمؑ سے پہلے تم اوسکو
تناول کروگی آدمؑ پر غالب و مسلط ہوجاوگی اور تمھارا حکم اونپر جاری ہوگا۔ حوا نے کہا مین ابھی اسکا
تجربہ کرتی ہون۔ یہ کہکر اوس درخت کیطرف چلین۔ ملائکہ نے چاہا اپنے حربون سے روکین اور اوس درخت
کے پاس نجانے دین۔ حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ تم اپنے حربون سے اونکو دور کرتے ہو
جنھین عقل نہین ہے تاکہ کار بد سے اونکو منع کرے مگر اوسکے متعرض نہو جسکو مین نے عقل اور ہر کام
کے کرنے نکرنے کی قدرت دیکر فاعل مختار کیا ہے۔ اوسکے کام اوسکی عقل پر چھوڑدو اسلیے کہ مین نے
عقل کو حجت قرار دیا ہے اگر میری اطاعت کریگا میرے ثواب کا مستحق ہوگا اور اگر گناہ و میرے حکم کی مخالفت کریگا
میری جزا و عقاب کا سزاوار ہوگا۔ اگرچہ پیشتر ملائکہ نے اپنے حربون سے روکنے کا ارادہ کیا تھا مگر اس حکم خدا کے سبب
حوا کو نہ روکا حوا نے تصور کیا کہ خدا نے اوس درخت کو حرام کرنے کے بعد اوسکے لیے حلال فرمایا اور ملائکہ کو انکے
روکنے سے منع کیا ہے۔ اور حوا کو یقین ہوا کہ وہ سانپ سچ کہتا تھا اسلیے کہ وہ جانتی تھین کہ سانپ نے اونسے
باتین کہین ہین۔ پھر اوسکو کھایا اور اپنی حالت مین کوئی تغیر نپایا۔ آدمؑ کے پاس گئین اور کہا کیا تمکو معلوم
نہین کہ جس درخت کو خدا نے ہمپر حرام کیا تھا اب ہمارے لیے حلال و مباح کردیا۔ مین نے اوسے کھایا
نہ ملائکہ نے مجھکو منع کیا اور نہ مین اپنے حال مین کوئی تغیر پاتی ہون۔ آدمؑ فریب مین آگئے اور غلطی سے
اوسکو کھالیا بعد اسکے جو کچھ اونپر گذرا خدا اوسکا ذکر قرآن مین کرتا ہے فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا
فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ یعنے اونکے وسوسہ و فریب کے سبب شیطان اون دونون کو لغزش مین لایا
پس اون چیزون سے اونکو نکالا جنمین کہ تھے یعنی نعیم بہشت۔ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
اور ہمنے کہا اے آدمؑ اے حواؑ اے سانپ۔ اے ابلیس۔ تم سب بہشت سے زمین پر اوترو۔ تم مین سے بعضے
بعضون کے دشمن ہین۔ آدمؑ و حوا اور اونکی اولاد شیطانؑ و سانپ کے دشمن ہین اور شیطانؑ و سانپ کا
بھی یہی حال ہے۔ وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ یعنے تمھارے رہنے کا محل و منزل زمین ہے تاکہ اپنی زندگانی
دوران بسر کرو۔ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ اور تا وقت مرگ تمھاری منفعت و برخورداری وہین ہے فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ
مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ پس آدمؑ نے اپنے پروردگار سے چند کلمات سیکھے تاکہ وہ کلمات کہین اور آدمؑ نے وہ
کلمات کو۔ فَتَابَ عَلَیْهِ پس اون کلمات کی برکت سے اونکی توبہ قبول ہوئی۔ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
بدرستیکہ وہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ الرَّحِیْمُ توبہ کرنے والون پر رحم کرنے والا ہے۔ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا

جسپرمگا پہنچے کہا تم سب بہشت سے نیچے اوترو۔ فرمایا پہلے خدا نے حکم دیا تھا کہ نیچے اوترو اور یہان حکم دیا کہ سب باہم جاؤ اور اونمین سے کوئی کسی سے پہلے نجائے۔ آدمؑ و حوّا اور سانپ بہشت سے نیچے اوترے بد سیکہ سانپ بہترین حیوانات بہشت تھا۔ اور ابلیس اطراف بہشت سے نیچے اوترا اسلیئے کہ اسکو بہشت میں داخل ہونا حرام تھا۔ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی پس ای آدم و ای ابلیس اگر تمھاری طرف یا تمھارے بعد تمھاری اولاد کی طرف میری جانب سے کوئی ہدایت و رہنمائی آئے فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ پس تم مین سے جو شخص میری ہدایت کی پیروی کریگا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ پس اونکے لیئے کوئی خوف نہوگا جبکہ مخالفت کرنیوالے خوف و ہراس مین ہونگے وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ اندوہناک رہینگے جبکہ مخالفت کرنے والے اندوہناک ہونگے۔ بعد اسکے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت آدمؑ سے وہ خطا زائل ہوئی آدمؑ نے خدا کی درگاہ مین عذرخواہی کی اور کہا اے میرے پروردگار میری توبہ و عذرخواہی قبول کر اور مجھکو وہی رتبہ جو پہلے تھا عطا فرما اور میرا درجہ اپنی درگاہ مین بلند کر۔ تحقیق کہ میرے گناہ کو نقص و ذلت تمام اعضاے بدن مین ظاہر ہین۔ حق تعالےٰ نے فرمایا اے آدم کیا تمکو وہ حکم یاد نہین جو مین نے دیا تھا کہ جب تم ایسی شدت و بلا و مصیبت مین مبتلا ہو جو تمپر ناگوار و گران ہو بحق محمدؐ و آل محمدؐ مجھسے دعا مانگو۔ عرض کی ہان خداوندا مجھکو یاد ہے۔ فرمایا ان بزرگوارون کے ذریعہ سے خصوصاً بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ مجھسے دعا مانگو تا کہ تمھاری طلب سے زیادہ تمھاری دعا قبول کرون اور تمھارے ارادہ سے زیادہ اپنی عطا مین وسعت دون۔ عرض کی خداوندا اونکی قدر و منزلت تیری درگاہ مین اسقدر بلند ہے کہ جب مین اونسے متوسل ہون میری توبہ قبول ہوگی اور میرے گناہ بخشے جائینگے۔ مین وہی ہون ملائکہ نے مجھسے سجدہ کیا اور تو نے میری اور میری زوجہ کے لیئے بہشت کو مباح کیا تھا اور ملائکہ کو میری خدمت کا حکم دیا تھا۔ حق تعالےٰ نے فرمایا اے آدم مین نے ملائکہ کو تمھاری سجدہ کا حکم نہین دیا مگر اسلیئے کہ تم اونکے انوار کی ظرف تھے۔ اگر حد درگناہ سے پہلے مجھسے سوال کرتے کہ تمکو گناہ سے محفوظ رکھون اور تمھارے دشمن یعنے ابلیس کے مکر و فریب سے تمکو آگاہ کردون تا کہ اونسے احتراز کرو ہر آئینہ مین ایسا ہی کرتا مگر جو میرے علم مین گذر چکا تھا وہ واقع ہوا۔ اب بتوسل انکے مجھسے دعا کرو تا کہ مین تمھاری دعا قبول کرون۔ اسوقت حضرت آدمؑ نے کہا خداوندا بجاہ محمدؐ و آل محمدؐ اور بجاہ محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور اونکے آل سے جو پاک و طیب مین بسبب توبہ قبول کرنے اور گناہ بخشنے اور رتبہ و منزلت اول عطا کرنے کے مجھپر فضل کر۔ حق تعالےٰ نے فرمایا تمھاری توبہ قبول کی۔ تمسے راضی و خوشنود ہوا۔ پھر اپنی رحمت اور نعمتین تمکو عطا کین۔ تمھاری کرامت و بزرگی جو پہلے میری درگاہ مین تھی وہ تمکو دی۔ اور اپنی رحمت سے تمھارا حصہ وافر کیا۔ یہ اون کلمات کی

معنی تھے جنکو آدم نے خدا سے قبول کیا تھا۔ پھر خدا نے اون سب کے جنکو زمین پر بھیجا تھا خطاب کیا یعنی آدم اور حوا اور ابلیس اور سانپ کو وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ تمھارے رہنے کا مقام زمین ہے اوسمین زندگانی بسر کرو اور شب و روز تحصیل آخرت کی سعی مین مصروف رہو۔ پس خوشحال اوسکا جو اس زندگانی کو تحصیل آخرت مین صرف کرے وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ یعنے تا وقت مرگ تمکو زمین سے منفعت حاصل ہوگی اسلیئے کہ خدا زمین سے تمھارے لیئے زراعت اور میوہ کو پیدا کرتا ہے اور زمین پر ہر ناز و نعمت تمھاری پرورش کرتا ہے اور بلا و مصیبت مین تمھارا امتحان بھی زمین پر لیتا ہے۔ کبھی تمکو دنیا کی نعمتون سے بہرہ مند کرتا ہے تاکہ نعیم آخرت کو یاد کرو۔ اور نعیم آخرت اون امور سے پاک و خالص ہے جو نعیم دنیا سے عدم انتفاع کے باعث ہوتے ہین اور اوسکو باطل کرتے ہین۔ پس دنیا کو اور اس لذت کو جو ہزار اون محنتون سے بھری ہوئی ہے ترک کرو اور نعمت خالص آخرت کی مقابل جو تا ابد رہیگی اوسکو بہت کم اور حقیر جانو۔ کبھی اس دنیا کی بلا و مصیبت مین تمھارا امتحان لیتا ہے جسمین رحمت مخفی ہے اور اون نعمتون سے مخلوط ہے جو صاحبان بلا کے اوسکے مکروہات کو دفع کرتے ہین تاکہ ان بلاؤن کے سبب تمکو عذاب ابدی آخرت سے ڈرائے جسمین کوئی عافیت مخلوط نہین اور کسی وقت راحت و رحمت کا دخل اوسمین نہین ہو سکتا۔ یہ تفسیر ان آیات کی تھی جیسا کہ امام علیہ السلام کی تفسیر مین مذکور ہے۔ جاننا چاہیئے کہ ارباب تواریخ اور مفسرین نے اس باب مین اختلاف کیا ہے کہ شیطان نے حضرت آدم کو کیونکر فریب دیا حالانکہ وہ بہشت سے خارج ہو چکا تھا اور حضرت آدم و حوا بہشت مین تھے۔ بعضون نے کہا ہے کہ آدم و حوا بہشت کے دروازے پر آیا کرتے تھے اور شیطان بہشت کے قریب آنے سے ممنوع نہ تھا بلکہ بہشت کے دروازے پر اونسے باتین کین تھین۔ شیطان کے زمین پر اوترنے سے پہلے یہ کیفیت واقع ہوئی تھی۔ بعضے کہتے ہین کہ شیطان نے زمین پر سے یہ باتین کہین اور حضرت آدم و حوا نے بہشت مین اوسکا کلام سنا اور سمجھا۔ بعضون کا قول ہے کہ شیطان نے غائبانہ اونکو پیام دیا بعضے کہتے ہین کہ شیطان نے بہشت مین جانا چاہا خازنان بہشت نے اوسکو روکا۔ شیطان تمام حیوانات بہشت پاس گیا اور اونسے التماس کیا کہ اوسکو بہشت مین داخل کرین مگر کسی نے قبول نکیا۔ آخر سانپ کے پاس آیا اور کہا مین ذمہ دار ہوتا ہون کہ فرزندان آدم کا ضرر تجھسے دفع کرونگا اور تو میری امان مین رہیگا مگر اس شرط پر کہ بہشت کے اندر مجھکو پہونچا دے۔ سانپ اوسے دونون دانتون کے درمیان چھپا کر اوسکو بہشت مین لیگیا۔ سانپ کا بدن پہلے پوشیدہ تھا اور اوسکے چار دست و پا تھے۔ تمام حیوانات بہشت سے وہ زیادہ تر خوش صورت و خوش رنگ اور بزرگی مین شتر بزرگ کے مانند تھا۔ شیطان کو بہشت مین پہونچانے کے سبب خدا نے اوسکو عریان کیا اور اسطرح اوسکے دست و پا معدوم کر دیئے کہ اب راہ چلنے مین اپنا پیٹ زمین پر

رکھتا ہے۔ اور حق تعالٰی نے دوسرے مقام مین فرمایا ہے جسکے ظاہر الفاظ کا یہ ترجمہ ہے۔ اور ہمنے کہا ای آدم تم اور تمہاری زوجہ بہشت مین داخل ہو اور جس جگہ سے چاہو کھاؤ۔ اور اس درخت کے قریب نہ جاؤ اسلیے کہ از جملہ ستمگاران قرار پاؤ گے۔ پس شیطان نے اونکو وسوسہ کیا تاکہ اونکی چیز ہاے بدن جو پوشیدہ تھین اونکے لیئے ظاہر کرے۔ یعنی شرمگاہ۔ اور کہا تمکو تمھارے پروردگار نے اس درخت سے منع نہین کیا مگر اسلیے کہ تم دونون فرشتے نہو جاؤ اور اس گروہ مین شامل نہو جو ہمیشہ بہشت مین رہین۔ اور اوسنے قسم کھائی کہ مین تمھارا خیر خواہ ہون۔ پس اونکو انکار کرنے سے باز رکھا اور بمکر و فریب اوس درخت کا ثمر کھانے پر راضی کیا۔ پس جب اوس درخت کا میوہ چکھا اونکی چیز ہاے بدن اونکے لیئے ظاہر ہوئین۔ اونکے بدن سے لباس دور ہو گیا۔ اور شرمگاہ بے پردہ ہو گئی۔ بہشت کے درختون کے پتّے لیتے تھے اور اپنی شرمگاہ پر رکھتے تھے۔ ایک پتے کو دوسرے پتے سے جوڑتے تھے تاکہ شرمگاہ پوشیدہ ہو۔ اونکے پروردگار نے اونکو ندا کی کیا مین اس درخت کا میوہ کھانے سے تمکو منع نہین کیا تھا اور تمسے نہین کہا تھا کہ شیطان تمھارا دشمن ہے اپنی دشمنی ضرور ظاہر کریگا۔ اون دونون نے عرض کی ہمنے اپنے نفسون پر ظلم کیا اگر تو ہمکو نہ بخشیگا اور ہمپر رحم نہ کریگا ہر آئینہ ہم از جملۂ زیانکاران قرار پاینگے۔ حق تعالٰی نے فرمایا بہشت سے نیچے اترو۔ تم مین بعضے بعضون کے دشمن مین اور وقت مرگ تک تمھاری قرار و تمتع کا محل و مقام زمین ہے۔ یا قیامت تک۔ خدا نے فرمایا ہے کہ زمین مین زندہ رہوگے اور زمین پر ہلاک ہوگے اور قیامت مین زمین سے باہر آؤگے۔ اور دوسرے مقام مین فرمایا ہے۔ اے فرزندان آدم شیطان تمکو گمراہ نہ کرے جیسا کہ تمھارے پدر و مادر کو بہشت سے نکالا درحالیکہ اونکا لباس اونسے دور کر دیا تھا تاکہ اونکی شرمگاہ اونکے لیئے ظاہر کرے۔ اور دوسرے مقام مین فرمایا ہے کہ ہمنے پیشتر آدم سے عہد لیا۔ پس فراموش کیا یا ترک کیا اور ہمنے اوسکے لیئے کوئی عزم نہ پایا۔ اور جبکہ ہمنے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرین۔ پس سبنے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا۔ ہمنے کہا ای آدم بدرستیکہ یہ شیطان تمھارا اور تمھاری زوجہ کا دشمن ہے کہین تمکو بہشت سے خارج نہ کرے۔ پس تم کسب و عمل کی مشقت و تعب مین گرفتار ہوگے۔ اور اب تمھارے لیئے یہ امر حاصل ہے۔ کہ بہشت مین تشنہ و گرسنہ و عریان اور زیر آفتاب نہ رہو۔ پس شیطان نے اونکو وسوسہ کیا اور کہا اے آدم آیا مین درخت جاودانی کی تمکو دلالت کرون کہ جو کوئی اوسکا میوہ کھائے اوسکو کبھی موت نہ آئے اور وہ ملک بادشاہی اوسکو حاصل ہو کبھی کہنہ و زائل نہو۔ پس اوس درخت کا میوہ کھایا اور اونکی شرمگاہ اونکے لیئے ظاہر ہوئی۔ بہشت کے درختون کے پتے جوڑ کر اپنی شرمگاہ پر رکھنے شروع کیئے۔ اور آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور گمراہ ہوئے پھر اونکے پروردگار نے اونکو برگزیدہ کیا اور اونکی توبہ قبول کی اور اونکو ہدایت فرمائی۔ اور خدا نے آدم و حوا کو حکم دیا کہ بہشت سے نیچے اترو تم مین سے

بعضے بعضو کے دشمن ہین - اگر میری جانب سے کوئی ہدایت تمھاری طرف آئے - پس جو کوئی میری ہدایت کی
پیروی کریگا وہ گمراہ ہوگا اور آخرت کی تعب مین مبتلا نہ رہیگا - اور جو کوئی میری یاد سے چشم پوشی کریگا اوسکے لیے
دنیا و آخرت مین معیشت و زندگانی تنگ و سختہ ہیگی - اور بسند صحیح منقول ہی کہ حضرت صادقؑ سے اس آیت کی
تفسیر پوچھی - وَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا فرمایا اونکی شرمگاہ اونکے بدن مین پوشیدہ تھی اور نظر نہ آتی تھی
مگر جب اوس درخت سے کھایا اونکی شرمگاہ ظاہر ہوگئی - اور فرمایا حضرت آدمؑ کو جس درخت کی ممانعت ہوئی تھی
وہ خوشہ گندم تھا - اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ وہ درخت انگور تھا اور حدیث معتبر مین منقول ہی کہ
حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فرمایا یعنے اس درخت سے نہ کھاؤ - اور
بسند معتبر حضرت امام علی نقیؑ سے منقول ہی کہ حضرت آدمؑ اور اونکی زوجہ کو جس درخت کی ممانعت ہوئی تھی وہ
درخت حسد تھا - اور حق تعالے نے آدمؑ و حوّا سے عہد لیا کہ اونکی طرف بہ دیدۂ حسد نظر کرین جنکو تمام خلائق
پر فضیلت دی ہی یعنی محمدؐ و آل محمدؐ - مگر خدا نے اس باب مین اونسے کوئی عزم و اہتمام نہ پایا - اور بسند معتبر
منقول ہی کہ حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا اور عرض کی بعضے
کہتے ہین کہ حضرت آدمؑ کو نہی خدا فراموش ہوئی تھی - فرمایا فراموش نہین ہوئی اور کسطرح فراموش ہوتی حالانکہ
شیطان نے انکو وسوسہ کے وقت خود اونسے نہی خدا کا ذکر کیا تھا اور کہا تھا کہ اسلیئے خدا نے تمکو منع کیا ہی
تاکہ تم دونوں فرشتے نہو جاؤ اور ہمیشہ بہشت مین نہ رہو - اس مقام مین نسیان بمعنی ترک ہی یعنے حکم
خدا کو ترک کیا - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ نے خدا سے
سوال کیا کہ اونکو اور حضرت آدمؑ کو آسمان پر ایک جگہ جمع کرے - جب آدمؑ سے ملاقات کی کہا تم وہی آدمؑ ہو
جنکو خدا نے اپنے دست قدرت سے خلق کیا تمھارے قالب مین اپنی روح برگزیدہ داخل کی - ملائکہ کو
تمھارے سجدہ کا حکم دیا بہشت کو تمھارے لئے مباح کیا اور تمھاری سکونت بہشت مین مقرر کی - بغیر کسی کے
واسطے کے تمسے کلام کیا - اور یہ سب نعمتین عطا کرنے کے بعد ایک درخت سے تمکو منع کیا مگر تم اوسکے ترک پر
صبر نکر سکے اور اسکے سبب بہشت کو زمین پر اوترے - ابلیس نے جب تمکو فریب دیا اپنے نفس کو روک نسکے
اور اوسکی اطاعت کی - پس تمنے اپنی نافرمانی کے سبب ہم سبکو بہشت سے خارج کیا - حضرت آدمؑ نے کہا ای
فرزند اپنے باپ کے ساتھ بہ نسبت اون امور کے نرمی و مدارا کر جو اس درخت کے سبب لاحق ہوئے ہین
ای فرزند میرا دشمن براہ مکر و حیلہ و فریب میرے پاس آیا اور خدا کی قسم کھائی کہ اس مشورہ مین جو مجھکو
دیتا ہی اور اس رائے مین جو میرے لیے تجویز و اختیار کرتا ہے کہ وہ میرے نصیحت کرنے والون سے ہی اور بعد
اسکے بطریق نصیحت و خیر خواہی کہا اے آدمؑ مین تیرے لیے غمگین ہون - مین نے پوچھا کیسے لیے - کہا مین تجھسے

مایوس ہوا ہون اور بہت جلد تجھکو اس حال و مکان سے اوس حال و مکان کی طرف منتقل کرینگے جس سے
تجھکو کراہت ہوگی - مین نے اسکی تدبیر پوچھی - کہا اسکی تدبیر یہی ہے کہ اگر تجھکو منظور ہو ایسا درخت
بتاؤن کہ جو کوئی اوسکا میوہ کھائے اوسکو کبھی موت نہ آئے اور وہ ملک حاصل ہو جو کبھی زائل نہو تم دونون
اوسکو کھاؤ تاکہ میرے ساتھ ہمیشہ بہشت مین رہو - اوسنے جھوٹی قسم کھائی تھی کہ میرا خیر خواہ ہے مگر اے
موسیٰ مین نہ جانتا تھا کہ کوئی شخص خدا کی قسم جھوٹی کھائیگا - مین نے اوسکی قسم پر اعتماد کیا اور میرا عذر یہی
ہے - لیکن اے فرزند مجھکو خبر دے کہ خدا نے جو کچھ تجھپر نازل کیا ہے کیا اوس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ میرے
پیدا ہونے سے پہلے میری خطا لکھی گئی تھی اور مقدر ہوئی تھی - موسیٰ نے کہا ہان تمھارے پیدا ہونے سے پہلے
پہلے یہ امر مقدر ہو چکا تھا - حضرت رسول نے تین بار فرمایا کہ حضرت آدم کی حجت موسیٰ کی حجت پر غالب آئی - اور
بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت آدمؑ نے حضرت موسیٰؑ کے جواب مین کہا اے موسیٰ میرا گناہ
میرے مخلوق ہونے سے کسقدر پہلے مقدر ہوا تھا اور توریت مین اسکی نسبت کیا لکھا ہے - موسیٰ نے کہا
تیس برس پہلے - آدم نے فرمایا یہی دلیل و حجت میرے لیے کافی ہے - حضرت صادق نے فرمایا کہ آدم موسیٰ پر
غالب آئے - مؤلف فرماتے ہین اس مضمون کی اور حدیثین بھی وارد ہوئی ہین اور اخبار مشکلۂ
قضا و قدر سے محسوب ہوتی ہین - بعضون نے تقیہ پر محمول کیا ہے اسلیے کہ یہ حدیث عامہ کے درمیان بھی
مشہور ہے - اور ممکن ہے کہ یہ مراد ہو کہ حق تعالیٰ نے مجھکو مخصوص زمین کے لیے پیدا کیا تھا نہ بہشت کے لیے
اور اوسکی حکمت اسی امر کی مقتضی تھی کہ مین زمین پر رہون اسلیے خدا نے اپنی عصمت مجھسے اوٹھالی
اور مین باختیار خود اس ترک اولیٰ کا مرتکب ہوا - اس مسئلہ کی تحقیق اس سے زیادہ اس مقام کے مناسب
نہین - اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ آدم و حوا کتنی مدت بہشت مین رہے اور بعد صادر
ہونے خطا کے وہان سے کب خارج ہوئے - فرمایا خدا نے روز جمعہ بعد زوال آفتاب حضرت آدم کے
قالب مین روح داخل کی پھر اونکی زوجہ کو اونکے پہلو کے استخوان پائین تر سے پیدا کیا بعد اسکے ملائکہ کو اونکی
سجدہ کا حکم دیا اور اوسی دن اونکو بہشت مین ساکن کیا - مگر خدا کی قسم کہ چھ ساعت سے زیادہ وہان نہ رہے اور
اوسی دن خدا کی معصیت کی - پس خدا نے بعد غروب آفتاب دونون کو بہشت سے خارج کیا - رات کو بہشت
مین نہ رہنے پائے بلکہ صبح تک بیرون بہشت تھے - جب اونکی شرمگاہ ظاہر ہوئی اور اونکے پروردگار نے اونکو
ندا دی کہ آیا اس درخت سے مین نے تمکو منع نہین کیا تھا - آدم کو اپنے پروردگار سے شرم آئی خشوع و تضرع
اور عجز و زاری کرنے لگے اور کہا خداوندا ہم نے اپنے نفسون پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اعتراف کرتے ہین اب
ہمکو بخش دے - فرمایا آسمانون سے زمین کیطرف نیچے اوترو بدرستیکہ گنہگار بہشت اور آسمانون مین نہین رہسکتے

حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ آدم نے جب اوس درخت کا میوہ کھایا اور خدا کی نہی و مخالفت یاد آئی پشیمان ہوئے
اور اوس درخت سے دور ہونا چاہا۔ اوس درخت نے انکا سر تھام کر اپنی طرف کھینچا اور بحکم خدا گویا ہوا اور
یہ کہا کہ میرا میوہ کھانے کے پہلے تم مجھسے کیون نہ بھاگے۔ اور فرمایا اونکی شرمگاہ اندرون جسم تھی اور باہر سے
نظر نہیں آتی تھی اوس درخت کا میوہ کھانے کے بعد بیرون جسم ظاہر ہوئی۔ اور بسند معتبر دیگر آنحضرت سے
منقول ہے کہ حق تعالے نے خلقت اجسام سے دو ہزار سال پہلے ارواح کو پیدا کیا۔ اور حضرت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ
و حسنؑ و حسینؑ اور باقی ائمہ کی ارواح کو جو بعد اونکے ہونگے تمام ارواح سے بلند تر اور شریف تر قرار دیا۔ پھر انکی
ارواح کو آسمانون اور زمینون اور پہاڑون پر ظاہر کیا اور اونکے نور نے ان سبکو گھیر لیا۔ حق تعالی نے آسمانون
اور زمینون اور پہاڑون سے فرمایا کہ یہ لوگ میرے دوست اور میرے اولیا اور خلائق پر میری حجت اور میری
مخلوقات کے پیشوا ہین۔ مین نے کسی مخلوق کو نہین پیدا کیا جو انسے زیادہ میرا دوست ہو۔ انکے لیے اور انکے
دوستون کے لیے بہشت پیدا ہوا ہے اور انکے دشمنون اور مخالفون کے لیے آتش جہنم خلق ہوئی ہے جو کوئی
اوس منزلت کا دعوی کرے جو میری درگاہ مین انکے لیے مخصوص ہے یا اوس مقام کی خواہش کرے جو میری
عظمت سے انکو حاصل ہے اوسپر ایسا عذاب نازل کرونگا کہ اہل عالم سے کسی پر نازل نہ کیا ہو۔ اور اوسکو مشرکون
کے ہمراہ پائین ترین درکات جہنم مین ڈالونگا اور جو شخص انکی ولایت و امامت کا اقرار کرے اور انکی منزلت
کی جو میری درگاہ مین ہے اور انکے مقام کی جو میری عظمت سے انکو حاصل ہے خواہش و آرزو نکرے اوسکو
انکے ہمراہ باغہائے بہشت مین ساکن کرونگا۔ مجھسے بہشت مین جو کچھ طلب کرینگے انکے لیے حاصل ہے۔
اپنی کرامت انکے لیے مباح کر کے اپنے ہمسایہ مین انکو ساکن کرونگا۔ اپنے گناہگار بندون اور کنیزون کا انکو شفیع
قرار دونگا۔ خلق مین انکی ولایت میری ایک امانت ہے تم مین سے اس امانت اور اسکی سنگینی و گرانی کو کون
اوٹھا سکتا ہے اور کون دعوی کرتا ہے کہ یہ درجہ و مرتبہ اوسکے لیے مخصوص ہے اور میرے برگزیدگان خلق کے لیے
نہین ہے۔ پس آسمانون اور زمینون اور پہاڑون نے اس امانت کے اوٹھانے سے انکار کیا اور اپنے پروردگار کی
عظمت سے خائف ہوئے کہ ناحق اس منزلت کا دعوی اور اس مقام بلند کی آرزو کیونکر کرین۔ بعد اسکے جب
حق تعالے نے آدمؑ و حواؑ کو بہشت مین ساکن کیا اور اونسے ارشاد فرمایا کہ جس جگہ چاہو اس بہشت سے جی
بھر کر کھاؤ اور اس درخت کے قریب نہ جاؤ یعنی درخت گندم۔ اور اگر میرے حکم کے خلاف کروگے ستمگارون
مین محسوب ہوگے۔ اوسوقت آدمؑ و حواؑ نے حضرت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور باقی ائمہ کی منزلت کی
طرف جو اونکے بعد ہونگے نظر کی اور بہشت مین انکے درجہ و منزلت کو تمام درجون اور منزلون سے بہتر پایا۔
کہا اسے پروردگار یہ درجے و مرتبے کسکے لیے مقرر ہوئے ہین۔ فرمایا ساق عرش کیطرف اپنا سر بلند کرو جب

سر بلند کیا دیکھا کہ حضرت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور اون اماموں کے نام جو اونکے بعد ہونگے نور سے
ساق عرش پر لکھے ہین۔ عرض کی خداوندا یہ گروہ جو اس منزلت کے لئے مخصوص ہوئے ہین تیری درگاہ مین
کسقدر گرامی و محبوب اور شریف و بزرگ ہین۔ فرمایا اگر یہ لوگ نہوتے مین تمکو پیدا نہ کرتا یہی میرے علم کے
خزینہ دار اور میرے اسرار کے امین ہین۔ کبھی حسد کی نظر سے انکی طرف نہ دیکھو اور انکی منزلت کی جو میری
درگاہ مین ہے اور انکے مقام کی جو میری کرامت سے انکو حاصل ہے آرزو نہ کرو۔ اگر اسکے خلاف کروگے میری
نافرمانی مین داخل ہوگے اور ستمگاروں سے قرار پاؤگے۔ عرض کی خداوندا ستمگار و ظالم کون ہین۔ فرمایا وہ
لوگ جو ناحق انکی منزلت کی آرزو کرین۔ عرض کی خداوندا انکے ظالمون کا مقام آتش جہنم مین ہمکو دکھا تاکہ
اون ظالمون کے منزل و مقام سے بھی آگاہ ہون جیسا کہ ان بزرگواروں کے درجہ و منزلت سے بہشت مین
آگاہ ہوئے۔ خدا نے آتش جہنم کو حکم دیا کہ جتنے عذاب و سختیان اوسمین ہین سبکو ظاہر کرو۔ اور فرمایا اون
ظالمون کا مقام جو انکی منزلت کی آرزو کرتے ہین اس جہنم کے پائین ترین درکات مین ہے ہرچند یہ لوگ جہنم
سے نکلنے کا ارادہ کرتے ہین مگر اونکو پھر اسی مین گرا دیتے ہین اور جب اونکا پوست سوختہ و گداختہ ہوتا ہے
اوس پوست کے عوض دوسرا پوست بدل دیتے ہین تاکہ عذاب کا مزہ چکھین۔ اے آدمؑ و حواؑ انکی طرف
جو میرے نور اور میرے حجت ہین بدیدۂ حسد نظر نکرو ورنہ تمکو اپنے ہمسایہ سے نیچے اوتاردونگا اور ذلت و
خواری تمہارے لئے معین کردونگا۔ پس شیطان نے اونکو وسوسہ کیا یہانتک کہ جو چیز پوشیدہ تھی اونکے لئے
ظاہر کردی یعنی شرمگاہ۔ اور اونسے کہا تمہارے پروردگار نے اس درخت سے تمکو منع نہین کیا مگر اسلئے کہ تم
دونون فرشتے نہو جاؤ اور ہمیشہ بہشت مین نہ رہو۔ پھر قسم کھائی کہ مین تمہارا خیرخواہ ہون۔ آخر اونکو فریب
دیا اور حضرت محمدؐ و آل محمدؐ کے درجہ و منزلت کی آرزو کرنے پر اونکو آمادہ کیا۔ آدمؑ و حواؑ نے انکی طرف دیدۂ حسد
سے دیکھا اسلئے خدا نے انکو انکے حال پر چھوڑ دیا اور اپنی تائید و توفیق اونسے منقطع کردی تا اینکہ اوس درخت سے
گندم کھایا۔ انھون نے جس مقام سے خوشہ ہائے گندم کھائے تھے وہان خوشہ ہائے جو نکل آئے۔ تمام گندم
کی اصل اوس گندم سے ہے جو انکے کھانے سے باقی رہگئے تھے۔ اور تمام جو کی اصل اون خوشہ ہائے جو سے ہے جو
خوشہ ہائے گندم کے عوض نکلے تھے۔ آدمؑ و حواؑ نے جب اوسکو کھایا سب حلے و لباس و زیور اونسے علیحدہ ہوئے
اور یہ دونون عریان ہوگئے۔ درختون کے پتے لیکر اپنی شرمگاہ پر رکھتے تھے۔ اوسوقت اونکے پروردگار نے
اونکو ندا دی کہ آیا مین نے اس درخت سے تمکو منع نہین کیا تھا اور تمسے نہین کہا تھا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے وہ
ضرور اپنی دشمنی ظاہر کریگا۔ دونون نے عرض کی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ حق تعالے نے فرمایا میرے ہمسایگی سے نیچے اوترو جو شخص میری نافرمانی کرتا ہے

وہ بہشت مین میرا ہمسایہ نہین رہ سکتا۔ وہ دونون زمین پر اوترے۔ اونکو اونکے حال پر چھوڑ دیا اور
طلب معاش اونہین پر محول کی۔ جب خدا کو منظور ہوا کہ اونکی توبہ قبول کرے جبرئیل اونکے پاس آئے اور
کہا بدرستیکہ اون بزرگوارون کے درجہ و منزلت کی خواہش کرنے سے جنکو خدا نے تمپر فضیلت دی ہی تمنے
اپنے نفس پر ظلم کیا پس یہ عقوبت تمھاری جزا قرار پائی کہ خدا کے ہمسایہ سے زمین پر آئے اب بحق اون نامون کے
جنکو تمنے ساق عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا اپنے پروردگار سے سوال کرو تاکہ تمھاری توبہ قبول کرے۔ اوسوقت
کہا۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ بِحَقِّ الْاَکْرَمِیْنَ عَلَیْکَ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
وَالْاَئِمَّۃِ اِلَّا تُبْتَ عَلَیْنَا وَرَحِمْتَنَا یعنے خداوندا ہم تجھسے بحق اون بزرگوارون کے سوال کرتے ہین جو تیرے
نزدیک گرامی ترین خلق ہین یعنی محمدؐ اور اونکے اہلبیتؑ کہ البتہ ہماری توبہ قبول فرما اور ہمپر رحم کر۔ پس خدا
نے اونکی توبہ قبول کی بدرستیکہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہی۔ بعد اسکے تمام پیغمبران خدا اس
امانت کی حفاظت کرتے تھے اور اپنے اوصیا اور مخلصانِ اُمت کو اسکی خبر دیتے تھے اور وہ اس امانت کے ناحق
اوٹھانے سے انکار کرتے تھے اور اس مرتبہ کی آرزو کرنے سے ڈرتے تھے مگر اس امانت کو اوس انسان نے ناحق
اوٹھالیا جو پہچانا گیا یعنے ابو بکر۔ پس تمام ظلمون کی اصل قیامت تک اوسی سے ہے۔ اور اس قول خدا کی یہی
تفسیر ہے۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا
وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا۔ اسکا ترجمہ یہ ہی کہ ہمنے امانتکو
آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر ظاہر کیا پس اونسکے اوٹھانے سے انکار کیا اور اوس سے ڈرے اور اوسکو
انسان نے اوٹھالیا بدرستیکہ وہ بہت ظلم کرنے والا اور بہت جاہل تھا۔ اور حدیث معتبر مین منقول ہے کہ
حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ ایک مرد کی میراث دو عورتون کے برابر کیون مقرر ہوئی ہے۔ فرمایا آدم و حوا نے
جن دانون کو بہشت مین کھایا تھا وہ اٹھارہ تھے اونہین سے آدمؑ نے بارہ اور حوا نے چھ دانے کھائے تھے
اسلیے مرد کی میراث عورت کی میراث سے مضاعف ہوئی۔ اور دوسری حدیث مین حضرت امیر المومنینؑ سے
منقول ہی کہ وہ تین دانے تھے دو آدمؑ نے کھائے اور ایک حوا نے۔ اسی لیے میراث اسطرح مقرر ہوئی مگر
پہلی حدیث بہت صحیح ہے اور ممکن ہی کہ شاید خوشۂ اول مین تین دانے ہون اور کئی خوشے کھائے ہون
اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ اگر حضرت آدم گناہ نکرتے کوئی مومن گناہ کا مرتکب نہوتا
اور اگر حق تعالے آدمؑ کی توبہ قبول نکرتا کسی گنہگار کی توبہ قبول نہوتی۔ اور بسند معتبر منقول ہی کہ ابو الصلت
ہروی نے امام رضاؑ سے عرض کی یا ابن رسول اللہ مجھکو بتایئے کہ آدمؑ و حوا نے جس سے کھایا وہ کون درخت
تھا۔ لوگون نے اسمین اختلاف کیا ہی بعضے درخت گندم اور بعضے انگور اور بعضے درخت حسد کہتے ہین۔ فرمایا

یہ سب قول راست ہین - عرض کی باوجود اس اختلاف عظیم کے کیونکر سب راست و حق ہوسکتے ہین - فرمایا اے
ابوالصلت بہشت کے ہر درخت مین کئی قسم کے میوے ہوتے ہین وہ درخت اگرچہ درخت گندم تھا مگر اوس مین
انگور بھی تھے - اور بہشت کے درخت درختان دنیا کے مانند نہین ہین - بدرستیکہ خدا نے جب آدم کو گرامی کیا
اور ملائکہ نے بھی اونکو سجدہ کیا پھر بہشت مین داخل ہوے اوسوقت اونکے دل مین یہ خیال گذرا کہ خدا نے کسی
بشر کو مجھسے بہتر نہین پیدا کیا - حق تعالےٰ نے اس نیت سے آگاہ ہوکر اونکو ندا دی اے آدم ساق عرش کیطرف
اپنا سر بلند کرو - جب آدم نے سر اوٹھایا یہ عبارت ساق عرش پر لکھی ہوئی دیکھی - لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَزَوْجَتُهٗ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ
الْعَالَمِيْنَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ آدم نے عرض کی خداوندا یہ کون
ہین - فرمایا یہ تمہاری ذریت سے ہین مگر تمسے اور میری تمام مخلوقات سے بہتر ہین اگر یہ نہوتے مین تمکو خلق
نکرتا نہ بہشت و دوزخ نہ زمین و آسمان کو - بدیدۂ حسد انکی طرف کبھی نظر نہ کرو ورنہ اپنے ہمسایہ سے تمکو
خارج کردونگا - مگر آدم نے اونکی طرف دیدۂ حسد سے دیکھا اور اونکی منزلت کی آرزو کی پس شیطان اونپر
مسلط ہوا یہانتک کہ اوس درخت کا میوہ کھایا جسکی ممانعت ہوئی تھی - بعد اسکے حضرت حوا نے بھی حضرت
فاطمہؑ کی طرف بدیدۂ حسد دیکھا - پھر حضرت حوا پر شیطان مسلط ہوا اور اونھون نے بھی مثل آدم کے اوس
درخت کا میوہ کھایا پس خدا نے اونکو بہشت سے خارج کیا اور اپنے ہمسایہ سے زمین پر بھیجا - مولف
فرماتے ہین - اس باب مین اختلاف ہے کہ جس درخت کی ممانعت ہوئی تھی وہ کس چیز کا درخت تھا -
بعضون نے گندم اور بعضون نے انگور اور بعضون نے انجیر اور بعضون نے کافور کہا ہے شیخ طوسی رہ
نے کتاب تبیان مین حضرت امیرالمومنینؑ سے روایت کی ہے کہ وہ درخت کافور تھا بعضے کہتے ہین علم قضا و قدر
کا درخت تھا بعضے کہتے ہین وہ درخت تھا جسکا میوہ ملائکہ کھاتے ہین اور اوسکی تاثیر سے اونکو کبھی موت
نہین آتی - یہ حدیث اور دوسری حدیث جو پیشتر مذکور ہوئی ان دونون سے اکثر اقوال مین جمع کرنا ممکن ہے
چونکہ انبیا علیہم السلام کا گناہون سے معصوم ہونا ثابت ہوچکا ہے پس حسد اور اسکی امثال جوان حدیثون
مین وارد ہوئی ہین اونکی تاویل غبطہ کے ساتھ کی گئی ہے اسلیئے کہ اوس نعمت پر حسد کرنا جسکا زوال محسود سے
چاہین حرام ہے اور اوس نعمت کی خواہش جسکا زوال محسود سے نچاہین غبطہ ہے اور یہ مذموم نہین - لیکن آدم
و حوا کو پیشتر اسکے اطلاع دی گئی تھی کہ یہ رتبہ و منزلت حضرت محمدؐ و آل محمدؐ کے لیئے مخصوص ہے اسلیئے پھر اوس رتبہ
کی خواہش کرنا اونکی جلالت قدر کے سبب فعل مکروہ و ترک اولیٰ تھا - اور اسیطرح انکی ولایت اور انسے محبت
رکھنے کا عزم جو مستحب تھا وہ بھی اونسے فوت ہوا - چونکہ اونکی جلالت قدر کے سبب فعل مکروہ اور ترک مستحب

بھی اوس سے نازیبا تھا اسلیے معاتب ہوئے۔ بسند معتبر منقول ہی کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا بہشت آدمؑ دنیا کے باغون سے یا آخرت کے باغون سے تھا۔ فرمایا دنیا کے باغون سے ایک باغ تھا جسمین آفتاب و ماہ طالع ہوتے تھے اگر بہشت آخرت ہوتا ہرگز اوس سے خارج نہوتے۔ مؤلف فرماتے ہین علما نے اس باب مین اختلاف کیا ہی کہ بہشت آدمؑ زمین پر تھا یا آسمان پر اور اگر آسمان پر تھا آیا وہی بہشت تھا جسمین مومنین آخرت مین داخل ہونگے یا اوسکے سوا اور کوئی باغ تھا۔ اکثر مفسرون کا یہ اعتقاد ہی کہ وہی آخرت کا بہشت خلد تھا جسمین مومنین بجزاے اعمال نیک داخل ہونگے۔ اور شاذ و نادر کا قول ہی کہ بہشت خلد کے سوا آسمان کے باغون سے ایک باغ تھا۔ بعضون نے کہا ہی کہ وہ باغ زمین پر تھا جیسا کہ اس حدیث مین وارد ہوا ہی اور اسی حدیث کے مضمون سے استدلال کرتے ہین یعنے جو شخص بہشت خلد مین داخل ہو پھر اوسکا وہان سے نکلنا غیر ممکن ہی۔ اور اسکا جواب یہ ہی کہ بعد موت کے جو شخص بجزاے اعمال داخل بہشت ہو وہ پھر باہر نہین نکلتا مگر یہ امر ثابت و محقق نہین کہ اگر کوئی شخص کسی دوسری وجہ سے بہشت مین داخل ہو پھر باہر نہ نکلے بلکہ بہت سی حدیثین اسکے خلاف مین وارد ہوئی ہین جیسا کہ حضرت رسولؐ شب معراج بہشت مین داخل ہوئے اور فرشتون کا بہشت مین داخل ہونا اور پھر باہر آنا۔ اور اس حدیث کے خلاف مین بھی بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین جنسے ثابت ہوتا ہی کہ بہشت حضرت آدمؑ وہی بہشت خلد اور بالاے آسمان تھا چنانچہ اس مضمون کی بعض حدیثین پیشتر مذکور ہو چکین اور بعض حدیثین اسکے بعد مذکور ہونگی مگر ایسے امور مین توقف و تامل کرنا بہتر و اولیٰ ہی۔ بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ بہشت مین حضرت آدمؑ و حواؑ کا قیام اونکے خارج ہونے تک بحساب روز ہاے دنیا سات ساعت تھا اور اوسی روز اونکو زمین پر اوتار دیا۔ بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ چار وقت شیطان نے نالہ و فغان و فریاد کی ہی۔ ایک اوسوقت جبکہ وہ ملعون ہوا۔ دوسرے اوسوقت جبکہ وہ زمین پر بھیجا گیا۔ تیسرے جس روز حضرت محمد صلعم پیغمبرون کی بعثت سے مدت دراز گذرنے کے بعد مبعوث ہوے۔ چوتھے جسوقت ام الکتاب یعنی سورۂ فاتحہ نازل ہوا اور شیطان نے دو مرتبہ خوشی سے نخر کی ہی۔ ایک اوسوقت جبکہ آدمؑ نے اوس درخت سے کھایا جسکی ممانعت تھی۔ دوسرے جبکہ آدم بہشت سے زمین پر آئے۔ نخر اوس آواز کو کہتے ہین جو خوشی یا رنج کے وقت ناک سے ظاہر کرتے ہین۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ جب حق تعالےٰ نے حضرت آدمؑ کو بہشت مین ساکن کیا جہالت کے سبب اوس درخت کی طرف گذرے۔ اسلیے کہ اونکو ایسی طینت و خلقت پر خلق کیا تھا کہ بغیر امر و نہی اور پوشش و خانہ اور عورتون سے نکاح کرنے کے زندہ نرہ سکین اور اگر اونکی تعلیم نکیجاتی اپنے نفع و نقصان سے آگاہ نہوتے۔ پس شیطان اونکے پاس آیا اور کہا اگر تم اور حوا دونون اوس درخت سے کھاؤ جسکی

ممانعت خدا نے کی ہے تم دونوں فرشتے ہو جاؤ گے اور بہشت میں ہمیشہ رہو گے پھر اوسنے قسم کھائی کہ میں تمھارا
خیر خواہ ہوں پس آدمؑ نے اوس درخت سے کھایا اور وہ لباس جو خدا نے اونکو عطا کیا تھا اوس سے علیحدہ ہو گیا
درختان بہشت کیطرف گئے اور اونکے پتوں سے اپنی شرمگاہیں چھپاتے تھے۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ
سے منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ کو بہشت سے خارج کیا جبرئیلؑ اونکے پاس آئے اور کہا اے آدمؑ خدا نے اپنے
دست قدرت سے تمکو پیدا کیا اور اپنی روح تمھارے قالب میں داخل کی۔ اپنے فرشتوں کو تمھارے سجدہ کا حکم دیا
اپنی کنیز یعنی حوا سے تمھارا نکاح کیا۔ بہشت میں تمکو جگہ دی اور اوسکو تمھارے لیے مباح کیا۔ حق تعالی نے خود
تمسے کلام کیا اور اوس درخت کے پھل کھانے سے تمکو منع کیا مگر تمنے اوسکو کھایا اور اپنے خدا کی نافرمانی کی۔ آدمؑ
نے کہا اے جبرئیلؑ شیطان نے خدا کی قسم کھائی اور کہا کہ میں تیرا ناصح و خیر خواہ ہوں۔ میں نہیں جانتا
تھا کہ کوئی بندۂ خدا خدا کی جھوٹی قسم کھائیگا اور بسند معتبر حضرت امام حسن مجتبیٰؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسولؐ
کی خدمت میں یہودیوں کا ایک گروہ حاضر ہوا اور بہت سے مسائل پوچھے جنمیں ایک مسئلہ یہ تھا کہ خدا نے رات
دن آپکی اُمت پر پانچ وقت کی نماز کسلئے واجب کی ہے۔ فرمایا و لیکن نماز عصر پس جسوقت آدمؑ نے اوس درخت
ممنوعہ کا میوہ کھایا اور بہشت سے خارج کئے گئے وہ عصر کا وقت تھا خدا نے ذریت آدمؑ کو قیامت تک اسوقت
نماز پڑھنے کا حکم دیا اور میری امت کے لیئے بھی یہ وقت اختیار کیا۔ یہ نماز سب نمازوں سے زیادہ مجھکو محبوب ہے۔ اور
خدا نے اس نماز کی حفاظت کی مجھکو وصیت کی ہے۔ و لیکن نماز شام پس جسوقت کہ خدا نے آدمؑ کی توبہ قبول فرمائی
نماز مغرب کا وقت تھا اور خطا کے صادر ہونے سے توبہ قبول ہونے تک بحساب روز ہائے دنیا تین سو برس گذرے
تھے۔ آخرت کا ایک روز دنیا کے ہزار برس کے برابر ہے۔ اوسوقت آدمؑ نے تین رکعت نماز پڑھی ایک اپنی
خطا کے عوض۔ دوسری حضرت حوا کی خطا کے عوض۔ تیسری توبہ کرنے کی غرض سے۔ پس حق تعالی نے
یہ تینوں رکعتیں میری امت پر واجب کیں۔ پھر یہودیوں نے سوال کیا کہ چار عضو جو پاکترین اعضائے
بدن ہیں اونپر وضو کیوں واقع ہوتا ہے۔ فرمایا جبکہ شیطان نے حضرت آدمؑ کو فریب دیا اور وہ درخت ممنوعہ
کے پاس آئے اور اوسکی طرف نظر کی پس اونکی آبرو زائل ہوئی۔ اور جب اپنے مقام سے اوٹھکر اوس درخت
کی جانب چلے۔ پس وہ پہلا قدم تھا جو گناہ کی راہ میں اوٹھا اور روانہ ہوا۔ بعد اسکے ہاتھ سے اوسکا میوہ
توڑکر کھایا تمام حلہ و زیور اونکے بدن سے علیحدہ ہو گئے اوسوقت ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھا اور روئے
جب حق تعالی نے اونکی توبہ قبول کی اونپر اور اونکی ذریت پر ان چاروں اعضا کا وضو واجب کیا اور
اسلئے منھ دھونے کا حکم دیا کہ اوس درخت کی طرف نظر کی تھی اور اسلئے ہاتھوں کے دھونے کا حکم دیا کہ میوہ
کی طرف دراز کرکے اوسکو توڑا تھا۔ سر کے مسح کرنے کا حکم ہاتھ سر پر رکھنے کے سبب اور مسح پا کا راہ گناہ

ملکے کرنے کی وجہ سے حکم دیا۔ پھر یہودی نے پوچھا کہ تیس دن روزہ رکھنا آپکی امت پر کسلیئے واجب ہوا۔
فرمایا جب آدم نے اوس درخت کا میوہ کھایا وہ میوہ تیس روز تک اونکے شکم مین رہا پس حق تعالیٰ نے
تیس دن کی گرسنگی و تشنگی اونکی اولاد پر واجب کی۔ شب کو جو روزہ افطار کرتے ہین اور غذا کھاتی ہین
یہ محض فضل و رحمت خدا ہی۔ حضرت آدم پر بھی یہ تیس دن کے روزے واجب تھے اور خدا نے میری امت پر بھی
یہ روزے واجب کیئے جیسا کہ قرآن مین فرماتا ہی۔ تمھارے لیئے روزے لکھے گئے ہین جیسا کہ ان لوگون پر لکھے گئے
تھے جو کہ تمسے پیشتر تھے۔ اور بسند معتبر منقول ہی کہ مامون لعین نے حضرت امام رضاؑ سے پوچھا کیا آپ اسکے قائل
نہین ہین کہ انبیا معصوم ہین۔ فرمایا ہان مین اسکا قائل ہون کہا پھر اس قول خدا کے کیا معنی ہین وَعَصٰی
اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی۔ فرمایا حق تعالےٰ نے آدم سے کہا کہ تم اور تمھاری زوجہ بہشت مین ساکن ہو اور بہشت
کشادہ سے جس جگہ چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے نزدیک نہ جاؤ۔ اور درخت گندم کی طرف اشارہ کیا اور اگر اسکو
کھاؤ گے ستمگارون سے شمار کیئے جاؤ گے۔ مگر خدا نے اونسے یہ نہین فرمایا تھا کہ نہ اس درخت کا میوہ کھاؤ اور نہ
اس جنس کے دوسرے درختون کا بھی۔ وہ اوس درخت کے نزدیک نہین گیئے بلکہ اوس جنس کے دوسرے درخت سے
کھایا جبکہ شیطان نے اونکو وسوسہ دلایا اور یہ کہا کہ خدا نے اس درخت سے تمکو منع نہین کیا ہی بلکہ وہ دوسرا درخت
ہی سواگر اس درخت کا میوہ کھاؤ گے تم دونون فرشتے ہو جاؤ گے اور ہمیشہ بہشت مین رہو گے پھر خدا کی قسم کھائی کہ
مین تمھارا خیر خواہ ہون۔ اونھون نے قبل اسکے کسیکو نہ دیکھا تھا جو خدا کی جھوٹی قسم کھائے اسلیئے فریب مین
آئے اور اوسکی قسم پر اعتماد کرکے اوسکو کھایا۔ یہ امر پیغمبری سے پہلے واقع ہوا تھا اور یہ ایسا بڑا گناہ نہ تھا جسکی
وجہ سے آتش جہنم کے مستحق ہون بلکہ ایسا گناہ صغیرہ تھا جو معاف کیا گیا اور پیغمبرون سے وحی نازل ہونے
کے پہلے ایسا گناہ صادر ہونا جائز ہی۔ پھر جسوقت خدا نے اونکو برگزیدہ و پیغمبر کیا وہ معصوم تھے اور کوئی
گناہ صغیرہ و کبیرہ اونسے صادر نہین ہوتا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا ہی آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور
گمراہ ہو گئے پھر خدا نے اونکو برگزیدہ کیا اور ہدایت پائی۔ اور فرماتا ہی خدا نے آدم و نوح و آل ابراہیم و آل عمران
کو تمام اہل عالم سے برگزیدہ کیا۔ مؤلف فرماتے ہین بہتیرے دلائل عقلیہ و نقلیہ اور تمام علماے شیعہ کے
اجماع سے ثابت ہو چکا ہے کہ انبیا علیہم السلام نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد تمام گناہان صغیرہ و کبیرہ سے
معصوم ہین اور جن آیات و احادیث سے صدور گناہ کا اونکی نسبت گمان ہوتا ہی اونکی تاویل ترک مستحب
اور فعل مکروہ سے کی گئی ہی اسلیئے کہ معصیت نافرمانی کو کہتے ہین اور ترک مستحب و فعل مکروہ سے بھی نافرمانی
ظاہر ہوتی ہی۔ غوایت گمراہی یا بدی و محرومی ہی۔ اور جو شخص اوس فعل کو ترک کرتا ہی جس فعل کا کرنا اوسکے لیئے
بہتر ہے پس وہ اپنا نفع ضائع کرتا ہی اور اوس سے محروم رہتا ہی ظلم کسی چیز کو اوسکے محل و مقام کے سوا دوسرے

محل و مقام مین رکھنا ہے اور راہ سے عدول کرنے اور کوئی چیز گم کرنے اور ستم کرنے کو بھی ظلم کہتے ہین۔ فعل مکروہ اور
ترک مستحب مین بھی یہ سب معانی صادق آتے ہین یعنے فعل کو غیر محل مناسب مین اوسکے رکھا اور خدا کی بندگی کامل
کی راہ سے عدول کیا اور اپنا ثواب کھو دیا اور اپنے نفس پر ستم کیا یعنے اپنے کو ثواب سے محروم رکھا اور جیسا کہ
فعل حرام سے نہی و ممانعت ہوتی ہے اوسیطرح فعل مکروہ سے بھی ہوتی ہے اور فعل واجب کے مانند فعل مستحب کا بھی
حکم ہوتا ہے۔ اور اس صورت مین توبہ کرنا اوس نفع کے حاصل کرنے کے لیئے ہے جسکو اس شخص نے ضائع کر دیا ہے
اور فعل مکروہ و ترک مستحب سے بھی توبہ ہو سکتی ہے بلکہ یہ توبہ خدا کے روبرو تذلل و خشوع کرنا ہے تاکہ اسکے
سبب خدا کو لطف و رحمت کی طرف مائل کرے اگرچہ کوئی گناہ نکیا ہو جیسا کہ احادیث عامہ و خاصہ مین وارد
ہوا ہے کہ حضرت رسولخدا بغیر کسی گناہ کے ہر روز ستر مرتبہ استغفار کرتے تھے اور اگر فرض کیا جاے کہ انمین سے
بعض کلمات معنی حقیقی یعنے ارتکاب گناہ مین مستعمل ہوئے ہین اس صورت مین مجازہاے کثیرہ پر محمول ہو سکتے
ہین اور جبکہ الفاظ مین قرائن ضعیفہ کے سبب معنی مجازی کا احتمال کر سکتے ہین پس ایسے مقام مین جہان
دلائل قطعی قائم ہون کیونکر معنی مجازی کا احتمال نکرین۔ اور اسطرح کے الفاظ و عبارت کے ایراد مین یہ نکتہ
ہے کہ چونکہ انکی زیادتی کمالات اور بلندئی درجات اور کثرت نعماے الہی کے سبب جو انکو ملے ہین انکی مکروہات
بلکہ انکے مباحات اور جناب مقدس الہی کے سوا اور کسی طرف انکا متوجہ ہونا بھی ندامت نازیبا اور امر بزرگ تصور
کیا جاتا ہے اسلیئے حق تعالےٰ نے انکے اعمال پر ان عبارتون کا اطلاق فرمایا ہے۔ اور وہ خود بھی مقام تضرع و
تذلل مین ایسے الفاظ و عبارات کا استعمال کرتے ہین۔ اور ممکن ہے کہ معاشرت و ہدایت خلق اور اسکے اشغال سے
جب بعض عبادتون کی طرف توجہ کرین اور مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ تک پہونچین اون مرتبون کو اس مرتبہ کے مقابل
حقیر تصور کرین اور گناہ و تقصیر و خطا کی نسبت اپنی طرف دین کما قیل حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ
الْمُقَرَّبِیْنَ اور نیز عظمت و جلال الہی بندہ کی نظر مین جسقدر زیادہ ہو اوسکا اور اوسکے اعمال کا ضعف و
عجز بھی اوسیقدر زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور جسقدر زیادہ عبادت کرتا ہے اوسکی تقصیر کا اعتراف بھی زیادہ
ہوتا جاتا ہے۔ اور جاننا چاہیے کہ ممکنات کے اعمال درگاہ الہی کے قابل نہین اور اوسکی نعمتون سے کسی نعمت
کے مقابل نہین ہو سکتے۔ اور نیز جب دیدۂ بصیرت سے دیکھتے ہین اور آگاہ ہوتے ہین کہ اونکے طاعات
وحسنات اور ترک معاصی خدا کی توفیق و عصمت کے سبب ہین اور وہ خود بغیر اوسکی عصمت کے ہر ایک
گناہ کے معرض و مصدر ہین پس ایسی حالت مین اگر وہ یہ کہین کہ مین وہ ہون جسنے گناہ کیا ہے اور مین وہ
ہون جسنے خطا کی ہے اس کہنے سے یہ مراد ہوگی کہ اگر تیری توفیق و عصمت شامل حال نہوتی یہ سب گناہ
مجھسے صادر ہوتے۔ بادشاہون اور امیرون اور خدام و رعایا کے حالات مین غور و فکر کرنے سے ان امور

کی نظیر ظاہر ہوتی ہے اسلیئے کہ سلاطین اپنی رعایا اور ملازمون سے اونکے قرب منزلت اور بزرگی پر اپنی
جلالت کی معرفت کے مطابق اونسے خدمت کے طالب ہوتے اور انکو مواخذہ کرتے ہین۔ اور تمام رعایا
کی تقصیرون سے اونکی نادانی کے سبب درگذر کرتے ہین مگر مقربان درگاہ کو تھوڑے ترک ادب کے
سبب مورد عتاب ومواخذہ قرار دیتے ہین بلکہ اگر ایک طرفۃ العین بادشاہ کے سوا اور کسی طرف متوجہ ہون
تنبیہ وتادیب کے سزاوار ہوتے ہین۔ اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی بادشاہ اپنے کسی مقرب کو جو شب وروز
اوسکے ہمراہ رہتا ہو کسی مصلحت سے اوسکو کسی خدمت پر مامور کرکے روانہ کرے اور وہ جب وہان سے پھر آئے
گریہ وعاجزی کرے اور اس دوری وجدائی بے اختیار کے سبب اپنے کو تقصیروار قرار دے۔ اور ایسا بھی
اکثر ہوتا ہے کہ کوئی مقرب بادشاہ باوجود کمال فرمان برداری کے محض اظہار نعمت ولطف بادشاہ کی غرض
سے کہتا ہے کہ مین سراپا تقصیر ہون اور میری خدمت تیری شان کے لائق نہین اور اگر کوئی خدمت مجھسے
وقوع مین آئے وہ بھی تیری لطف وتوجہ کے سبب سے ہے اور مین عاصی ومقصر اور گناہگار وشرمسار ہون
یعنے اگر تیرا لطف شامل حال نہوتا مین ایسا ہی تھا۔ اس مقام مین وسعت کلام کی گنجایش بہت ہے اور
انشاءاللہ تعالے بعد اسکے مقامات مناسبہ مین بعض دلائل ونکات مذکور ہونگے۔ اور اس حدیث مین جو
وارد ہوا ہے کہ یہ گناہ صغیرہ تھا اور نبوت سے پہلے صادر ہوا اور جنس درخت ممنوعہ کی ممانعت ثابت
نہین ہے سب مذہب مخالفین کے موافق ہین نہ اصول مذہب شیعہ کے مطابق۔ اور ممکن ہے کہ تقیہ پر محمول
ہو یا بسبیل تنزل صغیرہ سے فعل مکروہ مراد ہوا اور اس قسم کا فعل مکروہ پیغمبری کے بعد انبیا کو جائز نہو یا اس
فعل مکروہ کا ارتکاب شیطان کے فریب دینے سے واقع ہوا ہو یعنے اگرچہ قرینہ سے ثابت تھا کہ جنس درخت
ممنوعہ مراد تھی مگر اس گمان سے کہ نہی وممانعت اوسی ایک درخت کے لیئے مخصوص تھی اس فعل مکروہ کے مرتکب
ہوئے ہون۔ اس مسئلہ کی شرح وتفصیل کتاب بحار الانوار مین مرقوم ہوئی ہے جو چاہے اوس کتاب کو دیکھے
اور بسند معتبر دیگر منقول ہے کہ علی بن الجہم نے حضرت امام رضاؑ سے پوچھا کیا آپ قائل ہین کہ انبیا معصوم
ہین۔ فرمایا ہان عرض کی آپ اس قول خدا کی تفسیر مین کیا فرماتے ہین۔ وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی
اسکے سوا اور کئی آیتون کو بھی پوچھا جو بعد اسکے مذکور ہونگی۔ فرمایا وائے ہو تجھپر خدا سے خوف کر اور
بدی کی نسبت پیغمبران خدا سے نہ دے بدرستیکہ حق تعالے فرماتا ہے۔ قرآن کی تاویل کوئی نہین جانتا مگر خدا
اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین۔ اور خدا نے جو یہ فرمایا ہے وَعَصٰی اٰدَمُ بدرستیکہ خدا نے حضرت آدم
کو اسلیئے پیدا کیا تھا کہ زمین پر حجت خدا اور شہرون مین اوسکے خلیفہ ہون اور بہشت کے لیئے اونکو نہین پیدا
کیا تھا۔ آدم کی معصیت بہشت مین واقع ہوئی نہ کہ زمین پر تاکہ تقدیرات احکام الٰہی تمام ہون جب

اونکو زمین پر بھیجا اور اپنا حجت و خلیفہ قرار دیا اوسوقت اونکو معصوم کیا جیسا کہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی
اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ مولف فرماتے ہین۔ یہ حدیث
بھی ظاہرا بعض علماے عامہ کے اعتقاد کے مطابق ہے جو انبیا کو نبوت سے پہلے معصوم نہین جانتے۔ اور
ممکن ہے کہ یہ مراد ہو کہ بہشت حضرت آدم کے لیے خانۂ تکلیف نہ تھا اسلیے کہ اونکو اس غرض سے پیدا کیا تھا
کہ دنیا مین مکلف کرے۔ بہشت مین اونکے لیے گناہ نہ تھا نہ گناہ سے معصوم ہونا بلکہ وہ مخالفت جو بہشت مین
واقع ہوئی محض انکی مصلحت کا ظاہر کرنا تھا یعنے اگر ایسا نہ کروگے ہمیشہ بہشت مین رہوگے یا فعل مکروہ
سے نہی ہو مخالفت تھی۔ اسی لیے اونکو اونکے حال پر چھوڑ دیا اور اس فعل مکروہ سے اونکی حفاظت نہ کی
چونکہ اونکی مصلحت اسی مین تھی کہ وہ زمین پر آئین۔ اور لباس بہشت کا اونسے دور کرنا اور اونکو عریان
رکھنا بعد اسکے جانب زمین بھیجنا یہ ذلت و خواری کے غرض سے نہ تھا بلکہ اسکی وجہ یہ تھی کہ زمین پر آنے کے بعد
توبہ و زاری اور تضرع و ندامت کرین تاکہ اونکا مرتبہ سابق سے بھی زیادہ ہو اور آیۂ سابقہ بھی اسی امر پر دلالت
کرتی ہے کہ عصیان و غوایت کی نسبت دینے کے بعد ہدایت و برگزیدگی کا مرتبہ اونکو ملا اور اسی صورت مین
گویا ہم گناہگارون کے بھی گناہ محو کرنے کی حکمتین ظاہر ہوئین۔ مگر یہ مقام لغزش عقول کا ہے اور اوسمین
غور و فکر نہ کرنا اولی اور احوط ہے **فصل چوتھی**۔ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کا زمین پر آنا اور اونکی
توبہ کرنے کی کیفیت اور تمام حالات کا بیان جو زمین پر آنے کے بعد واقع ہوے۔ حضرت رسول خداؐ سے منقول
ہے کہ جب آدمؑ نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی منادی نے عرش سے اونکو ندا دی کہ میرے ہمسایہ سے باہر
نکلو بدرستیکہ جو کوئی نافرمانی کرتا ہے وہ میرے ہمسایہ مین نہین رہتا۔ یہ سنکر حضرت آدم بہت روے اور
ملائکہ نے بھی گریہ کیا۔ بعد اسکے حق تعالی نے جبرئیل کے ہمراہ اونکو زمین پر بھیجا درحالیکہ حضرت آدمؑ سر پاؤن تک
سیاہ ہوگئے تھے۔ جب فرشتون نے اونکا یہ حال دیکھا گریہ و زاری شروع کی اور اونکے رونے کی صدا
بلند ہوئی اور عرض کی خداوندا تو نے ایک مخلوق کو پیدا کیا اور اپنی روح برگزیدہ اوسمین داخل کی پھر
فرشتون کو اوسکے سجدہ کا حکم دیا مگر ایک گناہ کے سبب اوسکی سفیدی کو سیاہی سے بدل دیا۔ اوسوقت
منادی نے آسمان سے ندا دی کہ اے آدم آج اپنے پروردگار کے لیے روزہ رکھو اوس روز مہینے کی تیرہوین
تاریخ تھی اوس دن روزہ رکھا اور ایک ثلث سیاہی زائل ہوگئی۔ جب چودھوین تاریخ ہوئی پھر ندا آئی کہ اپنے
پروردگار کے لیے روزہ رکھو۔ اوس دن بھی روزہ رکھا اور دو ثلث سیاہی زائل ہوگئی۔ پندرھوین تاریخ
بھی اسیطرح ندا آئی اور روزہ رکھا اوسوقت اونکے تمام بدن کی سیاہی زائل ہوگئی۔ اسی لیے ان تینون
دنون کو ایام بیض کہتے ہین۔ بیض کے معنی سپیدی کے ہین۔ پھر منادی نے آسمان سے ندا کی اے آدمؑ

ان تینون روزون کو مین نے تمھاری اور تمھاری اولاد کے لیے مقرر کیا ہی جو کوئی ہر مہینے مین یہ تینون روزے رکھے گویا اوسنے تمام عمر روزہ رکھا۔ اُسوقت حضرت آدمؑ سر بزانو آزردہ خاطر اور غمگین و اندوہناک بیٹھے جبرئیل بحکم خدا اونکے پاس آئے اور پوچھا ای آدم کس لیے غمگین ہو۔ جواب دیا جب تک کہ مجھکو موت نہ آئیگی مین ہمیشہ اسیطرح غمگین رہونگا۔ جبرئیلؑ نے کہا خدا نے مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہی مین اُسکا سلام تمکو پہونچاتا ہون اور خدا نے تمسے فرمایا ہی اے آدم حَیَّاکَ اللّٰہُ وَبَیَّاکَ آدمؑ نے کہا حیاک اللہ کے معنی مجھکو معلوم ہین یعنے خدا مجھکو زندہ رکھے مگر بیاک کے معنی کیا ہین۔ جبرئیلؑ نے کہا یعنے خدا مجھکو خندان کرے۔ آدمؑ نے سجدہ کیا اور سجدہ سے سر اوٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور کہا ای پروردگار میرے حسن و جمال کو زیادہ کر جب صبح ہوئی آدمؑ کے چہرہ پر نہایت سیاہ داڑھی نکل آئی۔ اوسپر ہاتھ پھیرا اور کہا خداوندا یہ کیا ہے۔ فرمایا یہ داڑھی ہی مین نے قیامت تک تمکو اور تمھاری اولاد کو اس سے زینت عطا کی ہی۔ اور بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب آدمؑ بہشت سے زمین پر آئے اونکے بدن مین ایک سیاہ خط سر سے پانون تک جانب تو ظاہر ہوا۔ آدمؑ اوس سیاہی کے ظاہر ہونے سے بہت روئے اور محزون و غمگین ہوئے جبرئیل اونکے پاس آئے اور پوچھا تمھارے رونے کا سبب کیا ہی کہا اس سیاہی کے سبب جو میرے بدن پر ظاہر ہوئی ہی گریہ کرتا ہون۔ جبرئیلؑ نے کہا اوٹھو اور نماز پڑھو۔ یہ پہلی نماز کا وقت ہی۔ جب نماز پڑھی وہ سیاہی سینہ تک اوتر آئی۔ جب دوسری نماز کا وقت ہوا جبرئیل آئے اور کہا ای آدم اوٹھو اور نماز پڑھو کہ یہ دوسری نماز کا وقت ہی۔ جب نماز پڑھی وہ سیاہی ناف تک اوتر آئی۔ پھر تیسری نماز کے وقت آئے اور کہا اے آدم اوٹھو اور نماز پڑھو یہ تیسری نماز کا وقت ہی۔ جب نماز پڑھی وہ سیاہی اونکے زانو تک اوتر آئی۔ پھر چوتھی نماز کے وقت آئے اور کہا ای آدم اوٹھو اور نماز پڑھو یہ چوتھی نماز کا وقت ہی۔ جب نماز پڑھی وہ سیاہی اونکے پاؤن تک اوتر آئی۔ پھر پانچوین نماز کے وقت آئے اور کہا ای آدم اوٹھو اور نماز پڑھو۔ یہ پانچوین نماز کا وقت ہی۔ جب نماز پڑھی وہ سیاہی تمام زائل ہو گئی۔ آدمؑ نے حمد و ثنائے الٰہی ادا کی۔ جبرئیل نے اونسے کہا اے آدمؑ تمھارے فرزندون کا حال بھی ان نمازون مین تمھارے بدن کی سیاہی کے مانند ہوگا یعنے تمھاری اولاد سے جو کوئی رات دن مین پانچ وقت نماز پڑھے وہ تمام گناہون سے پاک ہو جائیگا جیسا کہ تم اس سیاہی سے پاک ہوئے۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی آنحضرت فرماتے تھے کہ ایک شخص اثنائے طواف مین میرے پدر بزرگوار کے پاس آیا اور آپ کے دوش مبارک پر اپنا ہاتھ رکھکر کہا آپ سے تین خصلتون کا سوال کرتا ہون جنکو آپ کے سوا اور کوئی نہین جانتا۔ حضرت ساکت رہے اور اوسکو کچھ جواب نہ دیا۔ جب طواف سے فارغ ہوئے حجرۂ اسمٰعیل مین آئے دو رکعت نماز پڑھی اور مین بھی حضرت کے ہمراہ تھا

جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا وہ شخص کہاں ہے۔ جو سوال کرتا تھا۔ پس وہ شخص آیا اور آپکے روبرو بیٹھ گیا ہیبت
سے سوال کیے منجملہ اونکے ایک یہ بھی تھا کہ جب خلقت آدم کے باب میں ملائکہ نے خدا کا قول رد کیا اور خدا نے
اپنا غضب اونپر نازل فرمایا پھر کسطرح اونسے راضی ہوا۔ فرمایا ملائکہ نے سات برس دور عرش طواف کیا۔ دعا
و استغفار میں مصروف رہے اور خدا سے سوال کرتے تھے کہ اونسے راضی و خوشنود ہو۔ سات سال کے بعد
حق تعالیٰ اونسے راضی ہوا۔ سائل نے کہا آپ نے راست فرمایا اب ارشاد فرمایئے کہ آدم سے کسطرح راضی ہوا۔
فرمایا جب آدم زمین کی جانب بھیجے گئے اور ہند میں اوترے اپنے پروردگار سے اس خانۂ کعبہ کا سوال کیا خدا
نے اونکو حکم دیا کہ یہاں آئیں اور سات مرتبہ اسکا طواف کریں پھر منی اور عرفات میں جا کر تمام مناسک حج
ادا کریں۔ آدم ہند سے مکہ میں آئے اور جس زمین پر آپ نے قدم رکھا وہ معمور و آباد ہوئی۔ اور جو زمین
دونوں قدموں کے درمیان واقع ہوئی وہ صحرا ہے اور وہاں کوئی چیز نہیں۔ جب آدم خانۂ کعبہ کے پاس آئے
سات مرتبہ طواف کیا اور تمام مناسک حج ادا کیے جیسا کہ خدا نے اونکو حکم دیا تھا۔ اوسوقت حق تعالےٰ نے
اونکی توبہ قبول کی اور اونکے گناہ عفو کیے۔ اگرچہ ملائکہ نے سات سال دور عرش طواف کیا تھا مگر حضرت
آدم کے لیے سات مرتبہ خانۂ کعبہ کا طواف مقرر ہوا۔ جبرئیل نے کہا ای آدم مبارک ہو کہ تم آمرزیدہ ہوے اور تمہارے
پیدا ہونے سے تین ہزار برس پہلے میں نے اسکا طواف کیا تھا۔ آدم نے کہا خداوندا مجھکو اور میرے بعد میری
ذریت کو بخش دے۔ فرمایا اونمیں سے جو کوئی مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائیگا اوسکو بخش دونگا
سائل نے کہا آپ نے راست فرمایا اور وہاں سے چلا گیا۔ حضرت نے فرمایا یہ شخص جبرئیل تھا اور اسلیے آیا تھا
کہ تمہارے امور دین کی تمکو تعلیم دے۔ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت آدم نے سو برس
خانۂ کعبہ کا طواف کیا اور حوا کیطرف نظر نہ کی اور فراق بہشت سے اسقدر روئے کہ اثر گریہ سے اونکے دونوں
رخسارے دو بڑی نہروں کے مانند ہو گئے۔ بعد اسکے جبرئیل اونکے پاس آئے اور کہا حَیَّاکَ اللّٰہُ وَبَیَّاکَ
جب حیاک اللہ کہا شادی و سرور کا اثر حضرت آدم کے چہرہ پر ظاہر ہوا اور جانا کہ خدا اونسے راضی و خوشنود ہوا
جب بیاک کہا ہنسے اور دروازۂ کعبہ پر استادہ ہوے۔ اوسوقت اونکا لباس گاو و شتر کے پوست سے تھا
پھر آدم نے کہا۔ اَللّٰھُمَّ اَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ وَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَعِدْنِیْ اِلَی الدَّارِ الَّتِیْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا
حق تعالےٰ نے فرمایا میں نے تمہاری لغزش عفو کی اور تمہارے گناہ بخش دیے اور بہت جلد اوس گھر میں تمکو
پہونچا دونگا جہاں سے تمکو خارج کیا ہے یعنے بہشت۔ اور مخالفین نے بسند ہاے بسیار ابن عباس سے روایت کی
ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا سے وہ کلمات دریافت کیے جنکو آدم نے اپنے پروردگار سے قبول
کیا تھا اور اون کلمات کے سبب اونکی توبہ قبول ہوئی۔ فرمایا آدم نے خدا سے سوال کیا کہ بحق محمد و علی و فاطمہ

وحسنؑ وحسینؑ صلوات اللہ علیہم اجمعین میری توبہ قبول کر۔ پس حق تعالے نے اونکی توبہ قبول کی۔ اور اس مضمون میں بطرق خاصہ و عامہ بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور اونمیں سے بعض حدیثیں کتاب امامت میں مذکور ہونگی۔ انشاء اللہ تعالے۔ اور بسند ہاے دیگر علماے فریقین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب حق تعالے نے آدمؑ کو خلق کیا اور اپنی روح اونمیں داخل کی۔ آدم نے عطسہ کیا اور یہ الہام خدا کہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حق تعالے نے اونسے فرمایا۔ يَرْحَمُكَ رَبُّكَ پھر ملائکہ نے اونکو سجدہ کیا اوسوقت آدمؑ نے کہا خداوندا تو نے کوئی خلقت ایسی بھی پیدا کی ہے جو مجھ سے زیادہ تجھکو محبوب ہو۔ کچھ جواب نہ پایا پھر دوبارہ پوچھا اور جواب نہ ملا جب تیسری بار سوال کیا حق تعالے نے فرمایا ہاں اگر وہ نہوتے تمکو کبھی پیدا نکرتا۔ آدمؑ نے عرض کی اونکو مجھے دکھلا۔ حق تعالے نے اون فرشتوں کو جو حجابوں پر موکل ہیں حکم دیا کہ پردے اوٹھادو۔ جب پردے اوٹھائے گئے پانچ صورتیں عرش کے سامنے نظر آئیں۔ پوچھا یہ کون ہیں۔ فرمایا اے آدمؑ یہ محمدؐ میرا پیغمبر ہے اور یہ علیؑ امیر المومنینؑ اور میرے پیغمبر کا وصی اور پسر عم ہے اور یہ فاطمہؑ میرے پیغمبر کی دختر ہے اور یہ حسنؑ وحسینؑ دونوں علیؑ کے پسر اور میرے پیغمبر کے فرزند ہیں پھر فرمایا اے آدم یہ پانچوں بزرگوار تمھاری اولاد میں ہونگے۔ آدمؑ یہ سنکر بہت خوش ہوے اور جب اونسے خطا صادر ہوئی کہا خداوندا بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ علیہم السلام تجھسے سوال کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش دے اور اسکے سبب خدا نے اونکی گناہ بخش دیئے۔ اور اس آیت کی یہی تفسیر ہے فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اور جبہ میں پہنا ایک انگوٹھی بنائی جسکے نگین پر یہ نقش تھا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت آدمؑ کی کنیت ابو محمدؐ تھی۔ اور بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت آدمؑ نے کہا خداوندا بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام تجھکو قسم دیتا ہوں کہ میری توبہ قبول کر حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی اے آدمؑ تمنے محمدؐ کو کیونکر پہچانا۔ عرض کی جب تو نے مجھکو پیدا کیا مینے عرش کیطرف سر اوٹھایا اور دیکھا کہ عرش پر لکھا تھا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ وبسند صحیح دیگر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جن کلمات کے کہنے سے آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی وہ یہ ہیں اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اِنِّيْ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اِنِّيْ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ اور حدیث معتبر دیگر میں منقول ہے کہ جب خواب سے بیدار ہوے کلمات جنکی تعلیم حضرت آدمؑ نے اپنے پروردگار سے پائی پڑھا کرو اور وہ کلمات یہ ہیں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ۔ و بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالے نے روز میثاق حضرت آدمؑ پر اونکی ذریت ظاہر کی اوسوقت حضرت رسولخداؐ اونکے سامنے سے گذرے اور حضرت امیر المومنینؑ پر تکیہ کئے ہوئے تھے۔ آنحضرتؐ کے عقب حضرت فاطمہؑ اور اونکے عقب حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسینؑ تھے۔ حق تعالے نے فرمایا اے آدمؑ انکی طرف کبھی بدیدۂ حسد نہ دیکھنا ورنہ تمکو اپنے ہمسایہ سے زمین پر بھیجونگا۔ پھر جب خدا نے حضرت آدمؑ کو بہشت مین ساکن کیا اور پنجتن پاکؑ کی فضیلت اونپر ظاہر ہوئی۔ اونکی طرف بدیدۂ حسد نظر کی۔ بعد اسکے خدا نے آدمؑ پر انکی ولایت ظاہر کی مگر آدم نے جو قبول کرنے کا حق تھا اوسطرح قبول نکیا اوسوقت بہشت کے پتے اونپر گرا دیئے پھر جب اونکی ولایت کا اقرار کامل کیا اور حسد سے توبہ کرکے درگاہ خدا مین بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ دعا کی خدا نے اونکے گناہ بخشدیئے اور یہ وہ کلمات جنکو آدم نے اپنے پروردگار سے قبول کیا تھا یہی ہین۔ بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ وہ کلمات یہ تھے کہ خداوندا بحق محمدؐ تجھسے سوال کرتا ہون کہ میری توبہ قبول کر۔ حق تعالے نے فرمایا اے آدمؑ تمنے محمدؐ کو کیونکر پہچانا۔ عرض کی جب مین بہشت مین تھا اونکا نام تیرے سرا پردۂ بزرگ پر لکھا ہوا دیکھا تھا۔ مؤلف فرماتے ہین۔ یہ تمام روایتین باہم کوئی منافات نہین رکھتین اسلیئے کہ شاید یہ سب امور واقع ہوئے ہون اور توبہ کے قبول ہونے مین ان سب کا دخل رہا ہو۔ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ پانچ شخص بہت گریہ کرنے والے ہوئے ہین۔ آدمؑ۔ یعقوبؑ۔ یوسفؑ۔ حضرت فاطمہؑ امام زین العابدینؑ۔ حضرت آدمؑ بہشت کے فراق مین اسقدر روئے کہ اونکے دونون رخسار دو نہر کے مانند ہوگئے تھے۔ اور حضرت رسولخداؐ سے منقول ہے کہ حضرت آدمؑ روز جمعہ زمین پر آئے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حق تعالے نے حضرت آدمؑ کو بہشت سے زمین پر بھیجا ایک سو بیس درخت بھی اونکے ساتھ بھیجے۔ اون مین چالیس درخت ایسے تھے جنکا مغز و پوست دونون کھاتے ہین اور چالیس درخت ایسے تھے جنکے میوون کا پوست چھیل کر اندر کا مغز کھا سکین اور چالیس درخت ایسے تھے جنکا پوست کھائین اور مغز پھینک دین۔ اور ایک تھیلا بھی اپنے ہمراہ لائے تھے جسمین ہر چیز کے تخم بھرے تھے۔ بسند معتبر منقول ہے کہ ابن ابی بصیر نے حضرت امام رضاؑ سے سوال کیا کہ زمین پر بوئے خوش کی ابتدا کیونکر ہوئی۔ فرمایا تمہارے لوگ کیا کہتے ہین۔ عرض کی کہتے ہین کہ جب آدمؑ زمین ہند مین اوترے فراق بہشت سے گریہ کیا جب اونکے آنسو زمین پر جاری ہوئے اونکے سبب زمین مین ریشے پیدا ہوئے اور اونسے بوئے خوش حاصل ہوئی فرمایا جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہین اوسطرح نہین ہے بلکہ حوا نے درختان بہشت کے پتون سے اپنے گیسو معطر کیے تھے معصیت مین مبتلا ہونے کے بعد جب زمین پر آئین خون حیض ظاہر ہوا اور اونکو غسل کرنے کا حکم ہوا

اوسوقت اپنے گیسو کھولے اور خدا نے ہوا کو حکم دیا ہوا نے بہشت کے پتون کو متفرق کر دیا اور اون مقامون پر
پہونچا دیا جہان کہ منظور الہی تھا۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ کوہ صفا کو اسلیے صفا کہتے
ہین کہ حضرت آدمؑ جو مصطفے یعنی برگزیدہ خدا تھے اوسپر اوترے۔ اور اسی لیے اوس کوہ کا نام حضرت آدمؑ
کے نامون سے مشتق ہوا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوحًا حضرت حواؑ کوہ مروہ پر
اوترین اسلیے اسکا نام مروہ رکھا یعنی حوا جو مرأۃ تھین اوسپر اوترین۔ اور یہ نام عورت کے نام سے مشتق ہوا
بسند معتبر منقول ہے کہ کسی شامی نے حضرت امیر المومنینؑ سے سوال کیا کہ روے زمین پر کون صحرا سب سے
گرامی تر ہے۔ فرمایا وہ صحرا جسکو سراندیپ کہتے ہین۔ حضرت آدمؑ آسمان سے وہین اوترے تھے۔ مولف
فرماتے ہین۔ مقام نزول حضرت آدمؑ کے تعیین مین حدیثین مختلف ہین اور اکثر احادیث معتبرہ اسپر دلالت
کرتے ہین کہ حضرت آدمؑ کوہ صفا پر اوترے اور حضرت حواؑ کوہ مروہ پر اور بہت سی حدیثون سے ملک ہند
مین اوترنا بھی ثابت ہوتا ہے۔ علماے عامہ مین یہ بات مشہور ہے کہ حضرت آدمؑ ملک سراندیپ مین ایک کوہ پر
اوترے جسکا نام نود تھا اور حضرت حواؑ جدہ مین۔ اس صورت مین بعید نہین ہے کہ احادیث ہند تقیہ پر محمول
ہون۔ اور یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے ملک ہند مین اوترے ہون اور مکہ مین داخل ہونے کے بعد صفا و مروہ پر
مقیم ہوے ہون۔ جیسا کہ بسند معتبر بکیر سے منقول ہے کہ حضرت صادقؑ نے اوس سے پوچھا آیا تو جانتا ہے کہ حجر الاسود
کی اصلیت کیا ہے۔ بکیر نے عرض کی نہین۔ فرمایا خدا کے نزدیک یہ ایک فرشتہ جلیل القدر تھا جب حق تعالے
نے فرشتون سے عہد و پیمان لیا اونمین سے پہلے جو ایمان لایا اور اوسکا اقرار کیا یہی فرشتہ تھا۔ خدا نے اپنی
تمام مخلوقات پر اوسکو امین کر کے وہ میثاق اوسکو سپرد کیا اور خلائق کو حکم دیا کہ ہر سال اوسکے پاس
جائین اور حج ادا کرنے کے سبب اپنا اقرار تازہ کرین۔ جب آدم نے نافرمانی کی اور بہشت سے خارج کیے
گئے اوس عہد و میثاق کو فراموش کیا جو خدا نے حضرت محمدؐ اور وصی آنحضرتؐ کے باب مین اونسے اور اونکی
اولاد سے لیا تھا اور اوسوقت حضرت آدمؑ متحیر و حیران تھے۔ جب اونکی توبہ قبول ہوئی حق تعالے نے اوس
فرشتہ کو ایک سفید موتی بنا کر بہشت سے آدمؑ کے روبرو گرا دیا اوسوقت آدمؑ زمین ہند مین تھے۔ حضرت
آدم اوسکو دیکھتے ہی اوس سے مانوس ہوے مگر اوسکو پہچانتے نہ تھے اور تصور کرتے تھے یہ ایک جوہر گوہر
ہے۔ پھر وہ گوہر بحکم خدا گویا ہوا اور کہا اے آدم تم مجھکو پہچانتے ہو کہا نہین۔ اوسنے کہا تم مجھکو ضرور پہچانتے
ہو مگر شیطان تمپر غالب آیا ہے اور خدا کی یاد تمہارے دل سے محو کر دی ہے۔ بعد اسکے فرشتہ نے اپنی صورت
اصلی دکھائی جو بہشت مین تھی اور کہا اے آدم وہ تمہارا عہد و میثاق کیا ہو گیا۔ آدم خبردار ہوے اور اپنا میثاق
اونکو یاد آیا۔ بہت روے اور اوسکے سامنے خضوع و خشوع کیا اور اوسکو بوسہ دیکر عہد و میثاق کا اقرار پھر تازہ

کیا - خدا نے پھر اوس فرشتہ کو ایک سفید موتی بنا دیا جس سے نور ساطع تھا - حضرت آدم اوسکے اجلال و تعظیم کے سبب اوسکو اپنے دوش پر اوٹھا کر مکہ کیطرف لیچلے - جب عاجز ہوتے تھے جبرئیل اوسکو اوٹھا لیتے تھے تا اینکہ مکہ میں لائے اور مکہ میں ہمیشہ اوس سے مانوس رہے اور رات دن اوسکے روبرو اپنا اقرار تازہ کرتے تھے - جب حق تعالے نے خانۂ کعبہ کے بنا کرنے کے لیے جبرئیل کو زمین کی طرف بھیجا - جبرئیل دروازۂ خانۂ کعبہ اور رکن حجر الاسود کے درمیان نازل ہوئے اور اوسی جگہ حضرت آدم کو نظر آئے جہان اونسے عہد و میثاق لیا تھا اور وہین اس فرشتہ کو میثاق بھی سپرد ہوا تھا اسی لیئے حجر کو اس رکن مین نصب کیا - پھر وہان سے حضرت آدم کو صفا پر اور حضرت حوّا کو مروہ پر لیگئے اور حجر کو اوسی رکن مین چھوڑ دیا - حضرت آدم نے وہان تکبیر و تہلیل کہی اور خدا کی تمجید کی اسی لیئے یہ سنت جاری ہوئی کہ کوہ صفا پر استادہ ہو کر رکن حجر کی طرف مُنھ کرتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین - اور بحدیث معتبر مین آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ آدمؑ کو بہشت سے کوہ صفا پر اوتارا اور حوّا کو مروہ پر - حضرت حوا نے بہشت مین اپنی آرائش کی تھی اور اپنے گیسو گوندھے تھے - جب زمین پر آئین کہا اس زینت و آرائش سے کیا امید رکھون حالانکہ خدا کے غضب مین گرفتار ہوئی - پھر اپنے گیسو کھول دیئے اونکے گیسو مین جو وہ بوئے خوش ہر طرف پھیلی جس سے بہشت مین آرائش کی تھی - ہوا نے اوسکو ہند مین پہونچا دیا یہی وجہ ہے کہ ہند مین بکثرت خوشبوئیں پیدا ہوتی ہین - اور دوسری حدیث مین فرمایا ہے کہ جب حوا نے اپنے گیسو کھولے حق تعالے نے ایک ہوا کو حکم دیا اونکے گیسوؤن کی بوئے خوش کو مشرق و مغرب مین پہونچا دیا - اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خداؐ سے پوچھا کہ خدا نے کُتّے کو کس چیز سے پیدا کیا - فرمایا بیدہان شیطان سے - عرض کی یا رسول اللہ کسطرح - فرمایا جب حق تعالے نے آدم و حوا کو زمین پر بھیجا یہ دونون بچہ ہائے جانور کے مانند کانپتے ہوئے زمین پر گرے - ابلیس لعین جو آدمؑ سے پیشتر زمین پر آیا تھا اوسوقت جانوران درندہ کی طرف دوڑا اور کہا دو جانور آسمان سے زمین پر گرے ہین تم مین سے کسی نے ایسے بڑے جانور نہ دیکھے ہونگے میرے ساتھ آؤ اور اونکو کھا جاؤ - جانوران درندہ اوسکے ہمراہ دوڑے ابلیس اونکی تحریص کرتا تھا اور اونکو صدا دیتا تھا کہ اب تھوڑی مسافت باقی ہے ناگاہ تعجیل گفتار کے سبب اسکا آب دہن زمین پر گرا اوس سے خدا نے دو کتّے پیدا کئے ایک نر دوسری مادہ - سگ نر آدمؑ کے پاس ہند مین کھڑا ہوا اور سگ مادہ حوّا کے پاس جدّہ مین - ان کتون نے جانوران درندہ کو اونکے پاس نہ آنے دیا اوس روز جانوران درندہ کُتّے کے دشمن ہین اور کُتّا اونکا دشمن ہے - بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت آدم و حوا بہشت سے خارج ہونے تک بحساب ساعات ایام دنیا سات ساعت بہشت مین رہے جب اوس درخت سے میوہ کھایا اوسی روز خدا نے اونکو زمین پر اوتار دیا آدمؑ نے عرض

کی خداوندا میرے پیدا کرنے سے پہلے یہ گناہ اور باقی امور جو واقع ہوگئے میرے لیے تو نے مقدر کیے تھے۔ یا کہ مجھ پر شقاوت غالب ہونے کے سبب یہ گناہ مجھسے صادر ہوئے۔ فرمایا اے آدم مین نے تمکو پیدا کیا اور آگاہ کیا کہ تمکو اور تمھاری زوجہ کو بہشت مین ساکن کرتا ہوں مگر تم میری نعمت و قوت اور اون اعضا کے سبب جو مین نے تمکو دیے تم میری معصیت پر قادر ہوے لیکن میری نظر سے پوشیدہ نہ تھے اور میرے علم نے تمھارے افعال کا احاطہ کیا تھا۔ آدم نے عرض کی خداوندا تیری حجت مجھپر تمام ہے۔ حق تعالی نے فرمایا مین نے تمکو پیدا کیا۔ تمھاری صورت درست کی۔ ملائکہ کو تمھارے سجدہ کا حکم دیا۔ تمھارا نام آسمانون مین بلند و مشہور کیا۔ لطف و رحمت سے تمھارے ساتھ ابتدا کی اور اپنے بہشت مین تمکو ساکن کیا۔ اور یہ سب اسواسطے کیا تھا کہ مین خوشنود رہون اور ان امور مین تمھارا امتحان لون اور کوئی عمل تمنے ایسا نہین کیا تھا جسکی عوض میرے نزدیک ان امور کے سزاوار و مستحق ہوے ہو۔ آدم نے کہا خداوندا تیرے لیے خیر اور میرے لیے شر مخصوص ہے۔ حق تعالے نے فرمایا مین خداے کریم ہون مینے خیر کو شر سے پہلے اور رحمت کو غضب سے پہلے پیدا کیا ہے اور عزت دینے کو ذلیل کرنے سے اور حجت تمام کرنے کو عذاب نازل ہونے سے مقدم رکھا ہے اے آدم کیا اوس درخت سے مین نے تمکو منع نہین کیا تھا اور بہشت مین داخل ہونے سے پہلے تمکو آگاہ نہین کیا تھا کہ شیطان تمھارا اور تمھاری زوجہ کا دشمن ہے اور اوس سے حذر کرنے کی تاکید نہین کی تھی آیا یہ نہین کہا تھا کہ اگر اوس درخت کا میوہ کھاؤ گے اپنے نفس پر ستم کروگے اور میرے گنہگار رہوگے اے آدم جو کوئی گناہ گار اور ظالم ہوتا ہے وہ بہشت مین میرا ہمسایہ نہین ہو سکتا۔ آدم نے کہا ہان اے پروردگار تیری حجت ہمپر تمام ہوئی۔ ہمنے اپنے نفسون پر ظلم کیا اور تیری نافرمانی کی اگر تو ہمارے گناہ نہ بخشیگا اور ہمپر رحم نکریگا ہم زیانکارون سے ہونگے۔ جب حضرت آدم نے درگاہ الہی مین اپنے گناہ کا اقرار کیا اور قائل ہوے کہ خدا کی حجت اونپر تمام ہے اوسوقت خداوند رحیم و رحمان کی رحمت نے اونکی مغفرت کا سامان فراہم کیا اور اونکی توبہ قبول کرکے اونکو حکم دیا کہ اے آدم تم اور تمھاری زوجہ زمین کیطرف نیچے اترو اگر تم اپنے کسی کام کی اصلاح مجھسے چاہوگے اوسکی اصلاح کرونگا اور اگر میرے لیے کوئی کام کروگے تمکو قوت دونگا۔ اگر میری خوشنودی تمکو منظور ہوگی مین بھی تمھاری خوشنودی کیطرف تعجیل کرونگا۔ اور اگر مجھسے خائف رہوگے تمکو اپنے غضب سے امین کرونگا۔ حضرت آدم و حوا بہت روئے اور کہا خداوندا ہماری مدد کر تاکہ ہم اپنے کامون کی اصلاح کرین اور وہ اعمال بجالائین جو ہمسے تجھکو خوشنود کرتے ہین۔ حق تعالے نے فرمایا جب تمسے کوئی کار بد صادر ہو میری درگاہ مین توبہ کرو تاکہ تمھاری توبہ قبول کرون اور مین توبہ کا بہت بڑا قبول کرنے والا اور مہربان ہون۔ آدم نے عرض کی

اپنی رحمت کے سبب ہمکو ایسے مقام پر نیچے اوتار جو سب مقاموں سے مجھکو محبوبتر ہو - خدا نے جبرئیل پر وحی نازل فرمائی کہ انکو شہر بابرکت مکہ میں اوتارو - جبرئیل نے اون دونوں کو اپنے ہمراہ لاکر آدم کو کوہ صفا پر اور حوا کو مروہ پر اوتار دیا - حضرت آدم و حوا دونوں اپنے اپنے مقام پر ایستادہ ہوے اور آسمان کی طرف سروں کو بلند کرکے درگاہ الٰہی میں گریہ وزاری شروع کی اور بسبب خضوع کے اپنی گردنیں کج کیں - خدا کی جانب سے ندا آئی کہ میری رضامندی حاصل ہونے کے بعد پھر کیوں روتے ہو - عرض کی خداوندا اپنی گناہ پر روتے ہیں جسکے سبب تیری ہمسایہ سے دور ہوے اور ملائکہ کی تسبیح و تقدیس کی آواز ہمسے منقطع ہو گئی اور ہماری شرمگاہیں ہمارے لیے ظاہر ہوئیں اسی گناہ نے زراعت زمین اور رنج و غذاے دنیا کا ہمکو محتاج کیا اور تو نے ہم دونوں کے درمیان جو جدائی قرار دی ہے اس سبب سے وحشت شدید ہم دونوں کو لاحق ہوئی ہے - خداوند رحمٰن و رحیم نے اونپر رحم کیا اور جبرئیل پر وحی نازل فرمائی کہ میں خداوند رحمٰن و رحیم ہوں آدم و حوا نے میری درگاہ میں شکایت کی ہے اسلیے میں نے اونپر رحم کیا - بہشت کے خیموں سے ایک خیمہ اونکے پاس لیجاکر فراق بہشت کی تعزیت اونکو دو اور صبر کی تاکید کر پھر آدم و حوا کو اوس خیمہ میں یکجا کردے اسلیے کہ اونکی گریہ وزاری و وحشت تنہائی کے سبب میں نے اونپر رحم کیا ہے - اونکے لیے یہ خیمہ اوس بلندی پر نصب کر جو مکہ کے پہاڑوں کے درمیان ہے - یعنی خانہ کعبہ اور اوسکے پایوں کا مقام جنکو پیشتر ملائکہ نے بلند کیا تھا - جبرئیل بہشت سے خیمہ لائے جو خانہ کعبہ کے ارکان اور پایوں کے مساوی تھا پھر اوسکو وہاں نصب کرکے آدم کو صفا سے اور حوا کو مروہ سے اوتارا اور دونوں کو اوس خیمہ میں مقیم کیا - اوس خیمہ کا ستون یاقوت سرخ کا تھا جسکی روشنی نے تمام مکہ اور اطراف مکہ کے پہاڑوں کو روشن کر دیا اور بقدر حرم وہ روشنی ہر طرف پھیلی - اور حرم کے محترم ہونے کی یہی وجہ ہے کہ وہ خیمہ اور اوسکا ستون دونوں بہشت کے تھے اور اسی لیے حق تعالیٰ نے حرم میں حسنات کو بھی مضاعف اور گناہوں کو بھی مضاعف قرار دیا ہے - طنابیں جو اوس خیمہ کے اطراف کھینچی تھیں بقدر مسجد الحرام کے تھیں - اونکی میخیں شاخہاے درخت بہشت سے بنائی گئیں تھیں اور دوسری روایت کے مطابق وہ میخیں طلاے خالص بہشت کی اور طنابیں بافتہ ارغوانی بہشت کی تھیں - پھر خدا نے جبرئیل پر وحی نازل فرمائی کہ ستر ہزار فرشتوں کو زمین پر بھیج تاکہ سرکشان قوم جن سے اوس خیمہ کی نگہبانی کریں اور حضرت آدم و حوا کے مونس رہیں اور اوس خیمہ اور خانہ کعبہ کی تعظیم کرنیکو اوس خیمہ کے گرد طواف کیا کریں - اوسکے بعد ملائکہ نازل ہوے اور شیاطین متمرد اور سرکشوں سے اوس خیمہ کی نگہبانی کرتے تھے اور ہر روز و ہر شب ارکان خانہ کعبہ اور اوس خیمہ کے گرد طواف کرتے تھے جیسا کہ آسمان میں بیت المعمور کے گرد طواف کیا کرتے تھے زمین پر ارکان کعبہ بھی بیت المعمور کے مقابل میں جو آسمان پر ہے - پھر حق تعالیٰ نے

جو خانہ کعبہ کی جگہ رکھا گیا۔ آدمؑ اوسکا طواف کرتے تھے اور اوسکی روشنی وہان تک پہونچتی تھی جہان
نشان بنے ہین اور یہ نشان منتہاے روشنی پر قائم ہوے ہین اور حق تعالیٰ نے سب کو حرم قرار دیا ہے
اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ بوے خوش کس چیز سے پیدا ہوئی۔ فرمایا لوگ کیا کہتے
ہین عرض کی۔ کہتے ہین کہ جب آدم بہشت سے زمین پر آئے اونکے سر پر ایک تاج تھا۔ فرمایا اوسوقت
اونکے سر پہ تاج کہان تھا مگر حواؑ نے درخت ممنوعہ کا ثمر کھانے سے پہلے بہشت کی خوشبوئیون سے اپنے
بالون کی آرایش کی تھی۔ جب زمین پر آئین اور اپنے گندھے ہوے گیسو کھولے حق تعالےٰ نے ایک ہوا کو بھیجا
اوسنے اوس بوے خوش کو شرق و مغرب مین پہونچا دیا اور تمام خوشبوئین اوسی سے پیدا ہوئین۔ اور دوسری
حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ جب آدمؑ نے اوس درخت کا میوہ کھایا بہشت کے لباس اونکے اونسے دور ہوگئے
اوسوقت بہشت کے درختون سے ایک برگ لیکر اپنی شرمگاہ چھپائی۔ جب زمین پر آئے اوس برگ کی خوشبو نے
ہند کی گھانسون مین اثر کیا اور ہند مین بوے خوش پیدا ہوئی اسلیئے کہ باد جنوب نے اوس برگ پر گذر کیا
اور اوسکی بوے خوش کو مغرب مین پہونچایا وہ بوی خوش ہوا کے ہمراہ تھی جب وہ ہوا ہند مین ٹھہری اوس بوے
خوش نے ہند کے درختون اور گھانسون مین اثر کیا پہلے جس جانور نے وہ گھانس کھائی وہ آہوی مشک ہے
اوسکی ناف مین مشک جمع ہوا اسلیئے کہ وہ گھانس کی بو اوسکے بدن کے خون مین جاری ہو کر ناف مین جمع ہوگئی
بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ ماہ ذی القعدہ کی پچیسوین ۲۵ تاریخ رحمت خدا فراخ اور زمین
کشادہ و بزرگ ہوئی اوسی روز کعبہ بھی نصب ہوا اور اوسی روز حضرت آدمؑ زمین پر آئے۔ اور بسند معتبر
حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ موضع خانۂ کعبہ زمین سے بلند اور سفید تھا ماہ و آفتاب کے مانند اوس سے
روشنی پھیلتی تھی جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا سیاہ ہوگیا۔ جب حضرت آدم زمین پر آئے خدا نے اونکے دکھانے
کو تمام زمین بلند کردی کہ اونھون نے دیکھی پھر اونپر وحی نازل فرمائی کہ یہ سب تمھارے لیئے ہے۔ آدم نے پوچھا وہ
سفید و نورانی زمین کیسی ہے۔ فرمایا وہ میری زمین ہے اور تمپر لازم کیا ہے کہ ہر روز سات سو مرتبہ اوسکے گرد
طواف کرو۔ اور حدیث معتبر دیگر مین فرمایا ہے کہ صرد حضرت آدم کا قاصد تھا اور سراندیپ سے جدہ تک جو ایک
مہینے کی راہ ہے خبر پہونچاتا تھا یعنے حضرت آدم کا پیام حضرت حوا سے جو جدہ مین تھین پہونچاتا تھا۔ صرد ایک طائر
ہے جو گنجشک کو شکار کرتا ہے اور ہندی مین اوسکو لٹورہ کہتے ہین۔ اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول
ہے کہ حضرت رسول خداؐ سے پوچھا کہ بعض درخت میوہ دار اور بعضے بے میوہ ہین اسکی وجہ کیا ہے۔ فرمایا جب حضرت
آدمؑ تسبیح خدا کہتے تھے ایک درخت میوہ دار اور جب حوا تسبیح کہتی تھین ایک درخت بے میوہ پیدا ہوتا تھا۔
پھر پوچھا خدا نے جو کو کس چیز سے پیدا کیا۔ فرمایا حق تعالیٰ نے آدمؑ کو حکم دیا کہ جو چیز تمکو پسند ہے اپنے لیئے اوسکی

زراعت کرو پھر جبرئیل گندم لائے آدم نے اوس سے ایک مشت اوٹھایا اور حوا نے بھی اوس سے ایک مٹھی بھری آدم نے حوا کو زراعت کرنے سے منع کیا مگر اونھون نے قبول نہ کیا پس آدم کا بویا گندم ہوا اور حوا نے جو بویا تھا اوس سے جو پیدا ہوئے۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت آدم ہزار مرتبہ خانۂ کعبہ کی زیارت کو پیادہ پا آئے تھے۔ سات سو مرتبہ حج ادا کیا اور تین سو مرتبہ عمرہ بجالائے۔ اور بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب آدم بہشت سے زمین پر آگئے اور کھانا کھایا اونکے شکم مین ثقل و گرانی ظاہر ہوئی۔ جبرئیل سے اس امر کی شکایت کی۔ جبرئیل نے کہا ایک گوشہ مین جاؤ۔ جب وہان گئے اون سے فضلہ جدا ہوا اور بطریق عامہ حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تمھارے پدر آدم کا قد ساٹھ گز اور کھجور کے درخت بلند کے برابر تھا۔ اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ حضرت آدم و حوا جب زمین پر آئے تھے ان دونون کے قد کسقدر بلند تھے۔ فرمایا مین نے حضرت امیر المومنینؑ کی کتاب مین دیکھا ہے کہ جب حق تعالی نے آدم و حوا کو زمین پر بھیجا آدم کے قدم کوہ صفا پر تھے اور اونکا سر افق آسمان کے قریب تھا۔ آفتاب کی گرمی سے اونکو اذیت پہونچتی تھی اسلئے خدا سے شکایت کی۔ خدا نے جبرئیل پر وحی نازل فرمائی کہ آدم گرمی آفتاب کی شکایت کرتے ہین تو جا اور اونکے قامت کو فشار دیکر اونکے ہاتھ کے حساب سے ستر گز کا کر دے اور حوا کے قامت کو بھی فشار دیکر اونکے ہاتھ کے حساب سے پینتیس گز کا بنا دے مؤلف فرماتے ہین کہ حضرت آدم کا گرمی آفتاب سے اذیت پانا شاید اسلئے ہو کہ آفتاب مین سوائے انعکاس کے اور کوئی حرارت بالذات بھی رہی ہو یا اسلئے کہ طول قامت کے زیادہ ہونے سے نہ کسی سقف و درخت کے سایہ مین رہ سکتے تھے نہ کسی غار مین پنہان ہو سکتے تھے۔ اور ممکن ہے کہ قامت کے ستر گز ہونے سے یہ مراد ہو کہ قامت اول ستر گز ہو جائے ذراع قامت آخر تاکہ استواے خلقت سے منافات نہ رکھے۔ یا گز سے وہ گز مراد ہے جو اوس زمانہ مین متعارف تھا۔ یا اوس گز مراد ہے جسکو آدم نے سب آدمیون کے لئے مقرر کیا تھا اور اوس سے چیزون کو ناپتے تھے اور حضرت حوا کے باب مین بھی انھین وجوہ کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اور بہت سی وجوہ اس حدیث کے حل کرنے مین کتاب بحار الانوار مین مذکور ہوئے ہین۔ بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جب خدا نے آدم کو زمین پر بھیجا اونکو حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے زراعت کرین اور بہشت کی نعمتون کے بعد اپنی سعی و مشقت سے روزی کھائین۔ حضرت آدم فراق بہشت سے دو سو برس گریہ و زاری و فغان و نالہ کرتے رہے پھر خدا کو سجدہ کیا اور تین دن اور تین رات سجدہ سے سر نہ اوٹھایا۔ بعد اسکے کہا خداوندا کیا تو نے مجھکو نہین پیدا کیا۔ فرمایا ہان۔ کہا۔ کیا تو نے اپنی روح میرے قالب مین داخل نہین کی۔ فرمایا ہان۔ کہا کیا تو نے مجھکو بہشت مین ساکن نہین کیا۔ فرمایا ہان۔ کہا کیا میرے لئے تیری رحمت نے

جبرئیل پر وحی نازل فرمائی کہ آدمؑ و حواؑ کی طرف جاکر اونکو وہان سے دور کر جہان میرے گھر کے پائے بنے زمین
مین چاہتا ہون کہ ایک گروہ فرشتون کا زمین پر بھیجون اور وہ میرے گھر کے پائے بلند کرین تاکہ ملائکہ اور تمام میری
مخلوقات یعنی فرزندان آدم اوسکا طواف کیا کرین۔ جبرئیل آدمؑ و حوا کے پاس آئے اور اونکو خیمہ سے باہر
نکال کر خانہ کعبہ کی جگہ سے دور کیا۔ اور وہان سے خیمہ اوٹھا لیا۔ آدمؑ کو کوہ صفا پر اور حواؑ کو کوہ مروہ پر
چھوڑ دیا اور وہ خیمہ پھر آسمان پر لیگئے۔ آدمؑ و حواؑ نے کہا ای جبرئیل کیا تمنے خدا کے غضب سے اس مکان سے ہمکو
دور کیا اور پھر ہمکو ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ یا خدا نے اپنی خوشنودی و رضامندی سے ہماری مصلحت کے
لیئے یہ امر مقدر کیا ہے۔ جبرئیل نے کہا خدا کے خشم و غضب کے سبب یہ امر واقع نہین ہوا مگر خدا سے اوسکے کامونکا
کوئی سوال نہین کر سکتا۔ ای آدم وہ ستر ہزار فرشتے جنکو خدا نے زمین پر بھیجا تھا کہ تمہارے مونس رہین اور
خانہ کعبہ اور خیمہ کے گرد طواف کرین اون فرشتون نے خدا سے سوال کیا کہ اوس خیمہ کی جگہ بیت المعمور کے مقابل
ایک گھر اونکے لیئے بنا کرین تاکہ اوسکے گرد طواف کرین جیسا کہ بیت المعمور کے گرد طواف کیا کرتے تھے اور خدا نے
مجھپر وحی نازل کی ہے کہ مین تمکو اور حوا کو وہان سے دور کرکے وہ خیمہ آسمان پر لیجاؤن۔ آدمؑ نے کہا خدا کی تقدیر
سے جو ہمپر جاری ہوئی ہم راضی و خوشنود ہین۔ آدمؑ کوہ صفا پر رہتے تھے اور حواؑ کوہ مروہ پر۔ جب آدمؑ
کو فراق حوا مین اندوہ کثیر اور وحشت عظیم لاحق ہوئی کوہ صفا سے اوتر کر اس شوق مین جانب مروہ روانہ
ہوئے کہ وہان جاکر حوا کو سلام کرین۔ کوہ صفا و مروہ کے درمیان ایک صحرا واقع ہے۔ آدمؑ جبتک کوہ صفا پر
تھے وہان سے حوا کو دیکھتے تھے جب اوس صحرا مین پہونچے کوہ مروہ اور حضرت حواؑ اونکی نظر سے غائب ہو گئین
اوس صحرا مین دوڑے کہ مبادا راہ بھول جائین جب اوس وادی سے اوپر چڑھے کوہ مروہ نظر آیا۔ دوڑنا موقوف
کیا اور کوہ مروہ پر چڑھ کر حوا کو سلام کیا اوسوقت دونون نے کعبہ کی طرف منھ پھیر کر دیکھا کہ خانہ کعبہ کے پائے
بلند ہوئے یا نہین اور خدا سے سوال کیا کہ اونکا مکان پھر اونکو عطا کرے۔ بعد اسکے آدم کوہ صفا پر آئے اور جب
کہ کوہ مروہ سے اوتر کر جانب صفا روانہ ہون اور صفا پر استادہ ہوکر خانہ کعبہ کی طرف منھ پھیرین اور دعا کرین
اتنی دیر مین پھر حوا کے اشتیاق مین بے اختیار ہوئے اور صفا سے اوتر کر بطریق سابق مروہ کی جانب روانہ
ہوئے تاآنکہ تین بار گئے اور تین مرتبہ پھر آئے۔ چوتھی بار صفا پر پھر آئے خدا سے دعا مانگی کہ اونکو اور اونکی
زوجہ کو ایک جگہ رکھے اور حوا نے بھی یہی دعا کی۔ اوسوقت خدا نے دونون کی دعا مستجاب فرمائی اور
وہ زوال آفتاب کا وقت تھا۔ جبرئیل حضرت آدمؑ کے پاس آئے جبکہ وہ کوہ صفا پر کعبہ کی طرف منھ کیئے
ہوئے کھڑے تھے اور دعا کر رہے تھے۔ جبرئیل نے کہا اے آدمؑ کوہ صفا سے اوترو اور حوا سے جاکر ملو
آدمؑ کوہ صفا سے اوتر کر بطریق سابق مروہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب کوہ مروہ پر چڑھے جبرئیل نے کچھ

کہا تھا حواؑ سے بیان کیا - دونوں نہایت خوش ہوئے اور خدا کا حمد و شکر بجا لائے - اسی لیئے مقرر ہوا
کہ صفا و مروہ کے درمیان سات بار طواف کریں جیسا کہ حضرت آدمؑ نے کیا تھا - بعد اسکے جبرئیل آئے اور
اونکو خبر دی کہ حق تعالےٰ نے ملائکہ کو زمین پر بھیجا ہے تاکہ خدا کے گھر کو صفا و مروہ اور طور سینا اور
جبل السلام یعنی نجف اشرف کے پتھروں سے بلند کریں - پھر خدا نے جبرئیل کو حکم دیا کہ گھر کی بنا شروع کر
اور جلد اتمام کو پہونچا - جبرئیل نے بحکم خدا وہ چاروں پتھر اون پہاڑوں سے اوکھاڑے اور اپنے پروں
پر رکھکر لائے - خدا نے جہاں حکم دیا تھا اون پتھروں کو وہاں رکھا اور ارکان کعبہ بھی اونھیں پایوں پر
قائم کیئے جو خدا نے پہلے سے مقدر کیا تھا اور اونکے نشان بنائے تھے - پھر خدا نے جبرئیل پر وحی نازل فرمائی
کہ جو پتھر کوہ ابو قبیس میں امانت رکھا ہے یعنے حجر الاسود - اوس پتھر کو لا کر اس گھر میں نصب کر اور اس
گھر کی تعمیر جلد تمام کر - اس گھر کے دو دروازے قرار دے ایک جانب شرق اور دوسرا جانب غرب ہو -
جب خانۂ کعبہ کی بنا سے فارغ ہوئے ملائکہ نے اوسکے گرد طواف کیا - آدمؑ و حواؑ بھی طواف ملائکہ دیکھکر وہاں
گئے اور سات بار اوسکے گرد طواف کیا پھر وہاں سے باہر آئے تاکہ کھانے کی کوئی چیز تلاش کریں - اور یہ
سب حالات اوسی دن گذرے جس دن زمین پر آئے تھے - بسند موثق حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ آدمؑ
فراق بہشت اور خدا کے ہمسایہ سے جدا ہونے کے سبب چالیس دن تک کوہ صفا پر سجدہ میں ہے اور گریہ
کرتے تھے - جبرئیل اونکے پاس آئے اور پوچھا اے آدمؑ کیوں روتے ہو - کہا خدا نے اپنے ہمسایہ سے مجھکو خارج
کرکے دنیا میں بھیجا ہے پھر کیونکر نہ روؤں - جبرئیل نے کہا خدا کی درگاہ میں توبہ کرو - پوچھا کیونکر توبہ کروں
حق تعالےٰ نے اونکے لیئے ایک قبۂ نور مقام کعبہ پر بھیجا اوسکا نور مکہ کے پہاڑوں پر بقدر حرم کے ساطع ہوا -
پھر خدا نے جبرئیل کو حکم دیا کہ حرم کے اطراف نشان قائم کریں - جب ماہ ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی جبرئیل
نے اونکے پاس آکر کہا اوٹھو اور اونکو حرم سے باہر لیجاکر حکم دیا کہ غسل کریں اور احرام باندھیں - پھر احرام
و تلبیہ کا طریقہ اونکو بتایا - حضرت آدمؑ ماہ ذی القعدہ کی پہلی تاریخ بہشت سے خارج ہوئے تھے - ماہ ذی الحجہ
کی آٹھویں تاریخ جبرئیل اونکو احرام باندھنے کے بعد منیٰ میں لیگئے اور رات کو منیٰ میں رہے - جب صبح ہوئی انکو
وہاں سے عرفات کیطرف لیگئے جب عرفہ کے دن ظہر کا وقت آیا اونسے کہا کہ اب تلبیہ موقوف کرکے پھر غسل
کریں - جب نماز سے فارغ ہوئے جبرئیل نے اونسے کہا کہ عرفات میں استادہ ہوں اور وہ کلمات انکو سکھائے
جنکو اپنے پروردگار سے سیکھا تھا اور وہ کلمات یہ ہیں - سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
عَمِلْتُ سُوْٓءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَافِرِیْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

حضرت آدم غروب آفتاب تک اوسیطرح استادہ تھے اور اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھا کر خدا کی درگاہ میں دعا و تضرع و زاری کرتے تھے جب آفتاب غروب ہوا اونکو مشعر کی طرف پھیر لائے اور رات کو وہین رہے۔ صبح کو مشعر الحرام کے پہاڑ پر کھڑے ہوے اور چند کلمات پڑھکر دعا کی یہانتک کہ خدا نے اونکی توبہ قبول فرمائی جبرئیل اونکو پھر منی مین لائے اور سر کے بال تراشنے کا حکم دیا پھر اونکو مکہ کیطرف لیچلے جب پہلے جمرے کے نزدیک پہونچے شیطان اونکے سر راہ آیا اور پوچھا اے آدم کہان جاتے ہو جبرئیل نے کہا سات پتھر شیطان کیطرف پھینکو اور ہر پتھر پر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو جب ایسا کیا شیطان وہان سے غائب ہوگیا اور پھر دوسرے جمرے کے پاس اونکے سر راہ آیا۔ جبرئیل نے پھر سات پتھر مارنے کا حکم دیا۔ آدم نے پھر سات پتھر مارے اور ہر پتھر پر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا شیطان وہان سے غائب ہو کر پھر تیسرے جمرے کے پاس اونکے سر راہ آیا اور جبرئیل کے کہنے مطابق پھر سات پتھر اوسکو مارے شیطان غائب ہوگیا۔ جبرئیل نے آدم سے کہا کہ اب شیطان کو پھر کبھی نہ دیکھوگے اسیکو رمی جمرات کہتے مین۔ بعد اسکے حضرت آدم کو خانہ کعبہ کیطرف لائے اور حکم دیا کہ سات بار طواف کرین۔ طواف کرنے کے بعد جبرئیل نے اونسے کہا کہ اب خدا نے تمھاری توبہ قبول کی اور تمھاری زوجہ کو تمپر حلال کیا۔ جب آدم حج سے فارغ ہوے فرشتون نے مقام ابطح مین اونسے ملاقات کی اور کہا اے آدم خدا تمھارا حج قبول کرے اور تمسے دو ہزار سال پہلے ہمنے اس گھر کا طواف کیا تھا۔ اور حدیث صحیح مین آنحضرت سے منقول ہے کہ فرشتون نے اوسوقت اونسے یہ بات کہی تھی جبکہ وہ عرفات سے روانہ ہوے تھے۔ اور دوسری حدیث حسن مین فرمایا ہے کہ جب آدم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور مقام مستجار مین پہونچے جبرئیل نے اونسے کہا یہان اپنے گناہون کا اقرار کرو۔ آدم نے کہا خداوندا ہر صاحب عمل کے لیئے ایک مزدوری مقرر ہے میرے اس عمل کی کیا مزدوری قرار پائی ہے۔ حق تعالےٰ نے وحی نازل فرمائی اے آدم تمھاری اولاد سے جو کوئی یہان آئیگا اور اپنے گناہون کا اقرار کریگا مین اوسکے گناہ بخش دونگا۔ اور بسند صحیح حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت آدم نے خانہ کعبہ کو بنا کر کے اوسکے گرد طواف کیا کہا ہر صاحب عمل کے لیے ایک مزدوری مقرر ہے میرے اس عمل کی مزدوری کیا ہے۔ وحی نازل ہوئی کہ اے آدم سوال کرو۔ عرض کی خداوندا میرے گناہ بخش دے۔ وحی نازل ہوئی کہ اے آدم تم آمرزیدہ ہوے عرض کی میرے بعد میری ذریت کو بھی بخش دے۔ وحی نازل ہوئی کہ اے آدم اونمین سے جو کوئی شخص تمھارے اپنے گناہون کا اقرار کریگا اوسکو بخش دونگا۔ اور دوسری روایت مین مذکور ہے کہ جب حضرت آدم کے فرزند اور اونکے فرزندون کے فرزند بہت ہوے ایک روز وہ

سب حضرت آدم کی خدمت میں جمع تھے اور باہم باتیں کر رہے تھے مگر حضرت آدم خاموش بیٹھے تھے سبکہا اے پدر بزرگوار
آپ کیوں باتیں نہیں کرتے فرمایا جب حق تعالےٰ نے اپنے ہمسایہ سے مجھکو خارج کیا اوسوقت مجھسے عہد لیا کہ جب
تک اوسکے ہمسایہ میں نہ جاؤں بہت کم باتیں کروں۔ اور بسند معتبر حضرت موسیٰ ابن جعفر سے منقول ہے کہ جب
حضرت آدم و حوا ترک اولیٰ کے مرتکب ہوے اونکو بہشت سے خارج کرکے آدم کو صفا پر اور حوا کو مروہ پر بھیجا
صفا کو اسلیئے صفا کہتے ہیں کہ حضرت آدم جو مصطفےٰ یعنی برگزیدہ خدا تھے اوسپر اوترے۔ اور مروہ کو اسلیئے مروہ
کہتے ہیں کہ حوا جو مرأۃ یعنے عورت تھیں اوسپر اوتریں۔ آدم نے خیال کیا کہ حوا کو اسلیئے مجھسے علیحدہ رکھا ہی
کہ اب وہ مجھپر حلال نہیں ہی اگر میرے لیئے حلال ہوتی میرے ساتھ صفا پر رہتی۔ اسی خیال سے آدم حوا سے
علیحدہ رہتے تھے گو مروہ پر دن کو اونکے پاس جاتے اور اونسے باتیں کرتے مگر غلبۂ شہوت کے خوف سے وقت
شب وہان سے پھر آتے۔ حوا کے سوا حضرت آدم کا کوئی مونس نہ تھا اسلیئے عورتون کو نسا کہتے ہیں کہ جب
حق تعالےٰ حضرت آدم سے باتیں نہ کرتا تھا اور اپنا رسول اونکے پاس نہ بھیجتا تھا حضرت حوا سے اونکو انس حاصل
ہوتا تھا۔ پھر خدا نے توبہ قبول کرنے کے سبب اوپر انعام و احسان کیا اور وہ چند کلمات اونکو تعلیم کیے جنکے
کہنے سے اونکی توبہ قبول فرمائی اور جبرئیل کو اونکے پاس بھیجا۔ جبرئیل نے آکر اونسے کہا السّلام علیک اے
گناہ سے توبہ کرنے والے اور اپنی بلا پر صبر کرنے والے۔ حق تعالےٰ نے مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہے تاکہ مناسک
حج تمکو سکھاؤں اور اوسکے سبب سے گناہوں سے پاک ہو جاؤ پھر اونکا ہاتھ پکڑ کر خانۂ کعبہ کی طرف لیگئے اوسوقت
خدا نے ایک ابر کو بھیجا اوسنے بیت المعمور کے مقابل خانۂ کعبہ کی جگہ پر سایہ کیا۔ جبرئیل نے کہا اے آدم
اس ابر کے سایہ کے گرد ایک خط کھینچو بہت جلد ایک گھر بلور کا تمھارے لیئے نازل ہوگا جو تمھارا اور تمھارے بعد
تمھاری اولاد کا قبلہ قرار پائیگا۔ آدم نے اوس سایہ کے گرد خط کھینچا اور خدا نے اوسی ابر سے ایک گھر بلور کا
اور حجر الاسود اونکے لیئے نازل کیا۔ حجر الاسود دودھ سے زیادہ سفید اور آفتاب سے زیادہ نورانی تھا مگر
مشرکون کے مس کرنے سے سیاہ ہوگیا ہے اور یہ سیاہی مشرکون کی نجاست کے سبب اوسمیں ظاہر ہوئی ہی
پھر جبرئیل نے آدم سے کہا کہ حج کے مناسک ادا کریں اور سب مشعرون میں خدا سے آمرزش گناہ کو طالب
ہون اور یہ خوشخبری بھی اونکو دی کہ خدا نے تمھارے گناہ بخشے پھر اونسے کہا کہ تینوں جمرون کے لیئے مشعر سے
سنگریزے جمع کریں۔ جب جمرون کے قریب پہونچے شیطان نے اونکے روبرو آکر پوچھا۔ اے آدم کہان
جاتے ہو۔ جبرئیل نے کہا اسکا جواب نہ دو اور سات سنگریزے اسکو مارو اور ہر سنگریزے پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ
کہو۔ آدم نے ایسا ہی کیا تا اینکہ رمی جمرات سے فارغ ہوے۔ اور جبرئیل اونسے پیشتر کہہ چکے تھے کہ درگاہ خدا
مین قربانی لیجائیں یعنے ہدی ذبح کریں۔ پھر سر کے بال تراشنے کا حکم دیا تاکہ خدا کے روبرو شکستگی و تواضع

ظاہر ہو۔ پھر کہا سات بار خانہ کعبہ کا طواف اور سات بار صفا و مروہ کے درمیان اس طریقہ سے دوڑیں کہ
صفا سے شروع کرکے مروہ پر ختم کریں اسکے بعد پھر سات بار خانۂ کعبہ کا طواف کریں۔ اسی طواف کو طواف
نسا کہتے ہیں اور کسی محرم کو اپنی زوجہ سے جماع کرنا حلال نہیں ہے جب تک کہ یہ طواف نکرے۔ جب
آدمؑ یہ سب اعمال بجا لائے جبرئیل نے اونسے کہا کہ اب حق تعالےٰ نے تمھارے گناہ بخشے۔ تمھاری توبہ قبول ہوئی
تمھاری زوجہ تمھارے لیے حلال ہوئی۔ جب آدم وہاں سے پھرے اونکے گناہ آمرزیدہ اور اونکی توبہ قبول
اور اونکی زوجہ اونکے لیے حلال ہو چکی تھی۔ بسند معتبر منقول ہو کہ حضرت صادقؑ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا
اور رکن حجر الاسود اور دروازۂ خانہ کعبہ کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے فرمایا حضرت آدمؑ کی
توبہ اسی جگہ قبول ہوئی تھی۔ اور بروایت معتبر دیگر منقول ہو کہ حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ جب آدمؑ نے
حج کیا تھا اپنے سر کے بال کس چیز سے تراشے تھے۔ فرمایا جبرئیل ایک یاقوت بہشت سے لائے تھے جب اوسکو آدمؑ
کے سر پر ملا سر کے بال گر گئے۔ اور بسند موثق حضرت صادقؑ سے منقول ہو کہ جب حضرت آدم زمین پر آئے
پہلے زمین ہند میں اوترے اور حجر الاسود آسمان سے اونکے سامنے زمین پر گرا اور وہ ایک یاقوت سرخ تھا
جسکا مقام عرش کے روبرو تھا۔ آدمؑ نے دیکھتے ہی اوسکو پہچانا اور اوسپر گرکے بوسہ دیا پھر اوسکو اوٹھا
کر مکہ میں لائے۔ جب اوسکی سنگینی اور گرانی سے تھک جاتے تھے جبرئیل اوسکو اوٹھا لیتے تھے اور جب
جبرئیل اونکے پاس نہ آتے غمگین و محزون رہتے آخر اسکی شکایت جبرئیل سے کی۔ جبرئیل نے کہا جب کوئی
اندوہ تمکو لاحق ہو کہو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور خاصہ و عامہ نے وہب سے
روایت کی ہو کہ حضرت آدم اوس پہاڑ پر اوترے جسکا نام باسم اور ملک ہند کے مشرق طرف واقع ہو۔ خدا نے
اونکو وہاں سے مکہ جانے کا حکم دیا اور زمین اونکے لیے پیچیدہ ہو گئی جس زمین پر اونکا قدم پہونچا وہ معمور و
آباد ہوئی۔ حضرت آدمؑ نے بہشت کے فراق میں دو سو برس گریہ کیا اوسوقت خدا نے اونکی تسلی کے لیے
خیمہ ہائے بہشت سے ایک خیمہ نازل کیا اور وہ خانہ کعبہ کی جگہ نصب کیا گیا وہ خیمہ یاقوت سرخ کا تھا اور
اوسکے دو دروازہ طلائی تھے ایک جانب مشرق اور دوسرا جانب مغرب بہشت کی دو طلائی قندیلیں اوسمیں
لٹکتی تھیں جو نور سے روشن ہوتی تھیں پھر حجر الاسود نازل ہوا وہ بہشت کا ایک یاقوت سپید تھا اوس
خیمہ میں حضرت آدم کے واسطے ایک کرسی رکھی تھی جسپر بیٹھتے تھے۔ حضرت آدم کی وفات تک وہ خیمہ خانہ
کعبہ کی جگہ نصب رہا اونکے بعد خدا نے وہ خیمہ آسمان پر اوٹھا لیا اور فرزندان آدم نے اوسکی جگہ گل و سنگ سے
ایک گھر بنایا جو ہمیشہ معمور و آباد رہا اور طوفان نوح میں بھی غرق نہوا تا آنکہ حضرت ابراہیمؑ مبعوث ہوئے
مؤلف فرماتے ہیں۔ یہ روایت بطریق عامہ وارد ہوئی ہے جو روایات اس سے پیشتر مذکور ہوئی ہیں

وہ قابل اعتماد نہین۔ اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ آسمان پر ایک فرشتہ حضرت آدم کا دوست خاص تھا جب آدم زمین پر آئے اوس فرشتہ کو انکی جدائی سے وحشت ہوئی خدا سے اسکی شکایت کی اور زمین پر آنے کی اجازت چاہی تاکہ حضرت آدم سے ملاقات کرے۔ جب زمین پر آیا دیکھا کہ آدم ایک جنگل مین بیٹھے ہین آدم نے اوسکو دیکھکر اپنے دونون ہاتھ سر پر رکھے اور فریاد کی کہتے ہین کہ تمام مخلوقات نے وہ فریاد سنی۔ فرشتہ نے کہا اے آدم تمنے خدا کی معصیت کی اور یہ بار اوٹھالیا جسکی طاقت تم مین نہ تھی۔ کیا تمکو نہین معلوم جو خدا نے تمھارے بارہ مین ہمسے ارشاد فرمایا تھا اور ہمنے خدا کا قول رد کیا تھا۔ کہا نہین۔ فرشتہ نے کہا خدا نے ہمسے فرمایا تھا کہ مین اپنا ایک خلیفہ زمین پر قرار دینے والا ہون۔ ہمنے عرض کی بار آلہا کیا اوسکو زمین پر اپنا خلیفہ مقرر کریگا جو زمین پر فساد و خونریزی کریگا۔ اسکے بعد خدا نے تمکو پیدا کیا تاکہ تم زمین پر رہو۔ اسوجہ سے تمھارا آسمان پر رہنا محال تھا۔ حضرت صادقؑ نے تین مرتبہ فرمایا کہ واللہ اس کلام سے حضرت آدم کی تسلی اوسنے کی۔ اور حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ جسنے سرود و غنا اور حُدی کی ابتدا کی اور سب سے پہلے نوحہ کیا وہ شیطان ہے۔ جب آدمؑ نے اوس درخت کا میوہ کھایا شیطان سرود و غنا مین مصروف ہوا۔ اور جب اونکو زمین پر بھیجا اسنے حُدی گائی۔ اور جسوقت شیطان زمین پر اوتار گیا بہشت کی نعمتین یاد کرکے نوحہ گر ہوا حُدی ایک قسم کے گانے کو کہتے ہین جسکے گانے سے اونٹ مست ہو جاتے ہین اور ملک عرب کے شتربان اسکو گایا کرتے ہین۔ اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ تین شخصون کے مانند کسی نے گریہ نہین کیا۔ آدمؑ۔ یوسفؑ۔ داؤدؑ۔ پوچھا انکا رونا کس حد تک پہونچا تھا۔ فرمایا حضرت آدمؑ اوسوقت گریہ کیا جبکہ بہشت سے انکو باہر نکالا انکا قد اسقدر دراز تھا کہ انکا سر آسمان کے دروازے تک پہونچتا تھا پس یہ آنا روے کہ اہل آسمان انکے رونے سے عاجز آئے اور خدا سے شکایت کی اوسوقت خدا نے اونکا قد کوتاہ کردیا۔ حضرت داؤد اسقدر روئے کہ اونکے آنسوؤن سے گھاس اوگتی اور پھر ایسی آہ کرتے کہ اوسکو جلا دیتے تھے۔ یوسف نے زندان مین اپنے باپ کی مفارقت پر اسقدر گریہ کیا کہ اہل زندان عاجز آئے اور اونسے اس شرط پر صلح کی کہ ایک روز گریہ کرین اور ایک روز ساکت رہین۔ اور حضرت علی بن الحسینؑ سے منقول ہے کہ جب آدمؑ حوا سے مقاربت کرنے کا ارادہ کرتے حوا کو حرم سے باہر لیجاتے پھر دونون غسل کرکے حرم مین داخل ہوتے تھے۔ اور بسند صحیح منقول ہے کہ صفوان نے حضرت امام رضاؑ سے حرم کا سبب اور اوسکے نشانون کی وجہ دریافت کی۔ فرمایا جب آدم بہشت سے خارج ہوئے کوہ ابوقبیس پر اوترے اور لوگ کہتے ہین کہ ہند مین اوترے تھے۔ پس آدم نے اپنی وحشت و تنہائی اور آواز تسبیح و تقدیس ملائکہ کے منقطع ہونے پر جسکو بہشت مین سنا کرتے تھے خدا سے شکایت کی۔ حق تعالے نے ایک یاقوت سرخ اونکو لئے بھیجا

جو خانۂ کعبہ کی جگہہ رکھا گیا - آدمؑ اوسکا طواف کرتے تھے اور اوسکی روشنی وہان تک پہونچتی تھی جہان
نشان بنے ہین اور یہ نشان منتہاے روشنی پر قائم ہوے ہین اور حق تعالیٰ نے سب کو حرم قرار دیا ہے
اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ بوے خوش کس چیز سے پیدا ہوئی - فرمایا لوگ کیا کہتے
ہین - عرض کی - کہتے ہین کہ جب آدم بہشت سے زمین پر آے اونکے سر پر ایک تاج تھا - فرمایا اوسوقت
اونکے سر پر تاج کہان تھا مگر حواؑ نے درخت ممنوعہ کا ثمر کھانے سے پہلے بہشت کی خوشبوئیون سے اپنے
بالون کی آرایش کی تھی - جب زمین پر آئین اور اپنے گندھے ہوے گیسو کھولے حق تعالےٰ نے ایک ہوا کو بھیجا
اوسنے اوس بوے خوش کو شرق و مغرب مین پہونچا دیا اور تمام خوشبوئین اوسی سے پیدا ہوئین - اور دوسری
حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ جب آدمؑ نے اوس درخت کا میوہ کھایا بہشت کے لباس اور زیور اونسے دور ہوگئے
اوسوقت بہشت کے درختون سے ایک برگ لیکر اپنی شرمگاہ چھپائی - جب زمین پر آئے اوس برگ کی خوشبو نے
ہند کی گھانسون مین اثر کیا اور ہند مین بوے خوش پیدا ہوئی اسلیئے کہ باد جنوب نے اوس برگ پر گذر کیا
اور اوسکی بوے خوش کو مغرب مین پہونچایا وہ بوی خوش ہوا کے ہمراہ تھی جب وہ ہوا ہند مین ٹھہری اوس بوے
خوش نے ہند کے درختون اور گھانسون مین اثر کیا - پہلے جس جانور نے وہ گھانس کھائی وہ آہوی مشک ہے
اوسکی ناف مین مشک جمع ہوا اسلیئے کہ وہ گھانس کی بو اوسکے بدن کے خون مین جاری ہوکر ناف مین جمع ہوگئی
بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ ماہ ذی القعدہ کی پچیسوین ۲۵ تاریخ رحمت خدا فراخ اور زمین
کشادہ و سرسبز ہوئی اوسی روز کعبہ بھی نصب ہوا اور اوسی روز حضرت آدمؑ زمین پر آئے - اور بسند معتبر
حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ موضع خانۂ کعبہ زمین سے بلند اور سفید تھا ماہ و آفتاب کے مانند اوس سے
روشنی پھیلتی تھی جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا سیاہ ہوگیا - جب حضرت آدم زمین پر آئے خدا نے اونکے دکھانے
کو تمام زمین بلند کردی کہ اونھون نے دیکھی پھر اونپر وحی نازل فرمائی کہ یہ سب تمھارے لیئے ہے - آدم نے پوچھا وہ
سفید و نورانی زمین کیسی ہے - فرمایا وہ میری زمین ہے اور مین نے تمپر لازم کیا ہے کہ ہر روز سات سو مرتبہ اوسکے گرد
طواف کرو - اور حدیث معتبر دیگر مین فرمایا ہے کہ صرد حضرت آدم کا قاصد تھا اور سراندیپ سے جدہ تک جو ایک
مہینے کی راہ ہے خبر پہونچاتا تھا - یعنے حضرت آدم کا پیام حضرت حوا سے جو جدہ مین تھین پہونچاتا تھا - صرد ایک طائر
ہے جو گنجشک کو شکار کرتا ہے اور ہندی مین اوسکو لٹورہ کہتے ہین - اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول
ہے کہ حضرت رسول خداؐ سے پوچھا کہ بعض درخت میوہ دار اور بعضے بے میوہ ہین اسکی وجہ کیا ہے - فرمایا جب حضرت
آدمؑ تسبیح خدا کہتے تھے ایک درخت میوہ دار اور جب حواؑ تسبیح کہتی تھین ایک درخت بے میوہ پیدا ہوتا تھا -
پھر پوچھا خدا نے جو کو کس چیز سے پیدا کیا - فرمایا حق تعالیٰ نے آدمؑ کو حکم دیا کہ جو چیز تمکو پسند ہے اپنے لیئے اوسکی

زراعت کرو پھر جبرئیل گندم لائے آدمؑ نے اوس سے ایک مشت اوٹھایا اور حوّا نے بھی اوس سے ایک مٹھی بھری
آدمؑ نے حوّا کو زراعت کرنے سے منع کیا مگر اونھون نے قبول نہ کیا پس آدمؑ کا بویا گندم ہوا اور حوّا نے
جو بویا تھا اوس سے جَو پیدا ہوئے۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت آدم ہزار مرتبہ
خانۂ کعبہ کی زیارت کو پیادہ پا آئے تھے۔ سات سو مرتبہ حج ادا کیا اور تین سو مرتبہ عمرہ بجا لائے۔ اور بسند صحیح
حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب آدم بہشت سے زمین پر آگئے اور کھانا کھایا اونکے شکم مین ثقل و گرانی ظاہر
ہوئی۔ جبرئیل سے اس امر کی شکایت کی۔ جبرئیل نے کہا ایک گوشہ مین جاؤ۔ جب وہان گئے اونسے فضلہ جدا ہوا
اور بطریق عامہ حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تمھارے پدر آدمؑ کا قد ساٹھ گز اور کھجور
کے درخت بلند کے برابر تھا۔ اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ حضرت آدم و حوّا جب زمین
پر آئے تھے ان دونون کے قد کسقدر بلند تھے۔ فرمایا مین نے حضرت امیر المومنینؑ کی کتاب مین دیکھا ہے کہ جب
حق تعالی نے آدمؑ و حوّا کو زمین پر بھیجا آدم کے قدم کوہ صفا پر تھے اور اونکا سر افق آسمان کے قریب تھا۔
آفتاب کی گرمی سے اونکو اذیت پہونچتی تھی اسلئے خدا سے شکایت کی۔ خدا نے جبرئیل پر وحی نازل فرمائی کہ
آدمؑ گرمی آفتاب کی شکایت کرتے ہین تو جا اور اونکے قامت کو فشار دیکر اونکے ہاتھ کے حساب سے ستر گز کا کردے
اور حوّا کے قامت کو بھی فشار دیکر اونکے ہاتھ کے حساب سے پینتیس گز کا بنا دے۔ مولف فرماتے ہین کہ
حضرت آدمؑ کا گرمی آفتاب سے اذیت پانا شاید اسلئے ہو کہ آفتاب مین سوائے انعکاس کے اور کوئی حرارت
بالذات بھی رہی ہو یا اسلئے کہ طول قامت کے زیادہ ہونے سے نہ کسی سقف و درخت کے سایہ مین رہ سکتے تھے
نہ کسی غار مین پنہان ہو سکتے تھے۔ اور ممکن ہے کہ قامت کے ستر گز ہونے سے یہ مراد ہو کہ قامت اول ستر گز ہو بحساب
ذراع قامت آخر تاکہ استوائے خلقت سے منافات نہ رکھے۔ یا گز سے وہ گز مراد ہے جو اوس زمانہ مین متعارف
تھا۔ یا اوس گز مراد ہے جسکو آدمؑ نے سب آدمیون کے لئے مقرر کیا تھا اور اوس سے چیزون کو ناپتے تھے
اور حضرت حوّا کے باب مین بھی انھین وجوہ کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اور بہت سے وجوہ اس حدیث کے حل
کرنے مین کتاب بحار الانوار مین مذکور ہوئے ہین۔ بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت
رسول خدا نے فرمایا کہ جب خدا نے آدمؑ کو زمین پر بھیجا اونکو حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے زراعت کرین اور بہشت
کی نعمتون کے بعد اپنی سعی و مشقت سے روزی کھائین۔ حضرت آدمؑ فراق بہشت سے دو سو برس گریہ و زاری و
فغان و نالہ کرتے رہے پھر خدا کو سجدہ کیا اور تین دن اور تین رات سجدہ سے سر نہ اوٹھایا۔ بعد اسکے کہا
خداوندا کیا تو نے مجھکو نہین پیدا کیا۔ فرمایا ہان۔ کہا۔ کیا تو نے اپنی روح میرے قالب مین داخل نہین
کی۔ فرمایا ہان۔ کہا کیا تو نے مجھکو بہشت مین ساکن نہین کیا۔ فرمایا ہان۔ کہا کیا میرے لئے تیری رحمت نے

تیرے غضب پر سبقت نہین کی۔ فرمایا ہان مگر اے آدم اب تم بیان کرو کہ تمنے صبر کیا یا شکر۔ آدم نے کہا لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خدا نے اونپر
رحم کیا اور اونکی توبہ قبول فرمائی بدرستیکہ وہ تواب و رحیم ہے۔ اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول
ہے کہ جب حق تعالے کو توبہ آدم قبول کرنا منظور ہوا جبرئیل کو اونکے پاس بھیجا۔ جبرئیل آئے اور کہا اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اے بلا پر صبر کرنے والے اور اپنی خطا سے توبہ کرنے والے خدا نے اسوقت اسلئے مجھکو تمھارے پاس بھیجا
ہے کہ مناسک حج تمکو سکھاؤن اور خدا چاہتا ہے کہ اوسکے سبب تمھاری توبہ قبول کرے پھر جبرئیلؑ اونکا ہاتھ
پکڑ کر خانۂ کعبہ کے قریب لائے۔ ایک ابر آسمان سے خانۂ کعبہ کے مقابل نازل ہوا اور بقدر بنائے کعبہ سایہ
کیا جبرئیل نے کہا آؤ اور اس سایہ کے گرد خط کھینچو۔ پھر حرم کی حد سے اونکو آگاہ کیا۔ جب آدم نے حرم کے
گرد خط کھینچا اونکو منی مین لیجا کر مسجد منی کا مقام بتایا۔ آدم نے اوس مسجد کے گرد بھی خط کھینچا۔ پھر اونکو عرفات
مین لیگئے اور کہا یہین ٹھہرو جب آفتاب غروب کرے سات بار اپنے گناہ کا اعتراف و اقرار کرو۔ حضرت
آدم نے ایسا ہی کیا اور اسی لئے اوس مقام کو معترف یا معرف بھی کہتے ہین کہ آدم نے وہان اپنے گناہ کا اعتراف
کیا تھا۔ اور اونکی اولاد مین بھی یہی سنت جاری ہوئی کہ مثل اپنے پدر آدم کے وہان اپنے گناہون کا اعتراف
کرین اور اونھین کیطرح خدا سے قبول توبہ کے طالب ہون۔ پھر جبرئیل نے اونسے کہا کہ عرفات سے پھر آؤ
جب عرفات سے پھرے سات پہاڑون پر اونکا گذر ہوا اونسے کہا کہ ہر پہاڑ پر چار مرتبہ تکبیر کہو ثلث شب
گذرنے کے بعد مشعر الحرام مین پہونچکر وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی۔ اسی لئے مشعر کو جمع بھی
کہتے ہین کہ آدم نے دونون نمازون کو عشا کے وقت وہان جمع کیا۔ پھر اونسے کہا لیٹے مشعر مین آرام کرو۔
صبح تک وہان سوئے جب صبح ہوئی پھر اونسے کہا مشعر کے پہاڑ پر جاؤ اور طلوع آفتاب کے وقت سات مرتبہ
اپنے گناہ کا اعتراف اور سات مرتبہ توبہ کرکے خدا سے بخشش گناہ کا سوال کرو۔ حضرت آدم نے ایسا ہی کیا اور
اسی لئے دو اعتراف مقرر ہوئے ایک عرفات مین اور دوسرا مشعر مین تاکہ اونکی اولاد مین یہ سنت جاری
رہے کہ اگر کوئی عرفات کو نہ پائے اور مشعر کو پائے گویا اونسے حج ادا کیا۔ پھر مشعر سے روانہ ہوئے اور وقت
چاشت منی مین پہونچے جبرئیل نے اونسے کہا مسجد منی مین دو رکعت نماز پڑھو اور خدا کی درگاہ مین قربانی کرو تاکہ
خدا اوسکو قبول کرے اور تمکو یقین آئے کہ تمھاری توبہ قبول ہوئی اور یہی سنت تمھاری اولاد مین جاری ہو
یعنے وہ سب بھی قربانی کیا کرین۔ آدم نے قربانی کی اور خدا نے اونکی قربانی قبول فرماکر ایک شعلۂ آتش آسمان سے
نازل کیا جسنے اوس قربانی کو جلا دیا۔ جبرئیل نے کہا خدا نے تمپر بڑا احسان کیا کہ مناسک حج تمکو سکھائے اور اونکے
سبب تمھاری توبہ اور تمھاری قربانی بھی قبول فرمائی۔ اب خدا کے روبرو تواضع و شکستگی ظاہر کرنے کو اپنے

سر کے بال ترشوا اسلیے کہ خدا نے تمہاری قربانی قبول فرمائی ہے۔ آدم نے خدا کے روبرو تواضع و شکستگی ظاہر کرنے کی غرض سے اپنے سر کے بال ترشے۔ پھر جبرئیل اونکا ہاتھ پکڑ کر خانہ کعبہ کی طرف لیگئے۔ جمرۂ عقبہ کے پاس شیطان اونکے سر راہ آیا اور کہا اے آدم کہاں جاتے ہو۔ جبرئیل نے کہا اسکو سات پتھر مارو اور ہر پتھر پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو جب ایسا کیا شیطان غائب ہوگیا پھر دوسرے روز جبرئیل اونکا ہاتھ پکڑ کر پہلے جمرے کی طرف لائے پھر شیطان وہاں ظاہر ہوا جبرئیل نے کہا اسکو سات پتھر مارو اور ہر پتھر پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو جب ایسا کیا شیطان وہاں سے غائب ہوکر دوسرے جمرے کے پاس ظاہر ہوا اور پوچھا اے آدم کہاں جاتے ہو جبرئیل نے کہا پھر اسکو سات پتھر مارو اور ہر پتھر پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو جب ایسا کیا شیطان غائب ہوگیا۔ تیسرے چوتھے روز بھی یہی معاملہ پیش آیا۔ جب مرتبۂ آخر شیطان غائب ہوا جبرئیل نے آدم سے کہا کہ تم شیطان کو اب پھر کبھی نہ دیکھوگے۔ پھر اونکو خانہ کعبہ کے پاس لیجاکر کہا سات بار اسکا طواف کرو۔ جب آدم نے سات بار طواف کیا اوسوقت جبرئیل نے کہا اب خدا نے تمہارا گناہ بخش دیا اور تمہاری توبہ قبول کی اور تمہاری زوجہ تمپر حلال ہوئی۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب آدم بہشت سے زمین پر آئے بہشت کے میووں کے خواستگار ہوئے۔ خدا نے دو خوشہ انگور اونکے لیے بھیجے۔ اونکو زمین میں لگایا۔ جب اونمیں برگ و ثمر نکلے اور اونکا میوہ پختہ ہوا ابلیس لعین نے آکر ایک دیوار اونکے گرد کھینچ دی۔ آدمؑ نے کہا اے ملعون یہ کیا کرتا ہے۔ ابلیس نے کہا یہ سب خاص میرے لیے ہے۔ آدمؑ نے کہا تو دروغ کہتا ہے آخر دونو روح القدس کے فیصلہ و حکم پر راضی ہوئے اور روح القدس سے ملاقات کرکے اپنا قصہ بیان کیا۔ روح القدس نے آگ لیکر اون درختوں کی طرف پھینک دی۔ اون درختوں کی شاخوں سے شعلے بلند ہوئے۔ حضرت آدم نے جانا وہ درخت سب جل گئے اور شیطان نے بھی ایسا ہی تصور کیا۔ جب وہ آگ دھیمی ہوئی دیکھا کہ اون درختوں کے دو حصے جل گئے ہیں اور ایک حصہ باقی ہے۔ اوسوقت روح القدس نے آدمؑ سے کہا جسقدر جل گیا ہے وہ شیطان کا حصہ اور جو باقی ہے وہ تمہارا حصہ ہے۔ اور بسند معتبر دیگر آنحضرت سے منقول ہے کہ جب حق تعالے نے آدم کو زمین پر بھیجا اونکو زمین جوتنے اور زراعت کرنے کا حکم دیا اور بہشت کے درختوں سے خرما و انگور و زیتون و انار کے درخت اونکے لیے بھیجے۔ آدمؑ نے وہ درخت اپنے فرزندوں کے لیے لگائے اور اونکا میوہ کھایا۔ شیطان آدم کے پاس آیا اور کہا یہ کیسے درخت ہیں اس سے پہلے کبھی میں نے انکو نہیں دیکھا تھا اگرچہ میں تمسے پیشتر زمین پر تھا اگر اجازت دو تو میں بھی انکو کھاؤں۔ آدم نے انکار کیا اور اوسکو نہ دیا۔ جب آدمؑ کے رحلت کا زمانہ قریب آیا شیطان حواؑ کے پاس آیا اور کہا گرسنگی و تشنگی نے مجھکو عاجز کیا ہے۔ حوا نے جواب دیا۔ آدم نے مجھسے عہد لیا ہے کہ ان درختوں کا

میوہ مجھکو نہ دون اسلیئے کہ یہ بہشت کے درخت مین اور بہشت کا میوہ کھانا تجھکو سزاوار نہین شیطان نے کہا تھوڑا شیرہ میرے ہاتھ مین نچوڑ دو - حوا نے اس سے بھی انکار کیا - پھر اوسنے کہا اگر اجازت دو انگور چوس لون اور نہ کھاؤن - حوا نے ایک خوشہ انگور کا لیکر اوسکے منھ مین رکھا - اوسنے وہ خوشہ چوسا مگر حوا کی تاکید کرنے سے اوسکو کھا نہ سکا - جب تھوڑی دیر تک وہ خوشہ چوسا تو انے پھر اوسکے منھ سے نکال لیا - حق تعالے نے حضرت آدمؑ پر وحی نازل فرمائی کہ یہ رے اور تمہارے دشمن یعنے ابلیس نے انگور کا خوشہ چوس لیا اب اسکا عصیر جو شراب ہو جائے وہ تمپر حرام ہے اسلیئے کہ دشمن خدا شیطان نے حوا کو فریب دیکر اوسکو چوس لیا ہے اور اگر کھا جاتا انگور اور جتنی چیزین انگور سے تیار ہوتی ہین وہ سب حرام ہو جاتین - اور اسیطرح شیطان نے حوا کو فریب دیکر انگور کے مانند خرما بھی چوسا تھا - انگور و خرما مین پہلے مشک سے زیادہ خوشبو اور شہد سے زیادہ شیرینی تھی مگر ابلیس کے چوسنے کے سبب بوی خوش بالکل زائل اور شیرینی کم ہو گئی - بعد اسکے حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ بعد وفات حضرت آدمؑ ابلیس لعین نے درخت انگور و خرما کے نیچے پیشاب کیا اور وہ پانی کے ساتھ درخت کے ریشون مین پہونچا اسی لیئے ان دونون کا عصیر بدبو ہوتا ہی اور مست کر دیتا ہے اور خدا نے تمام مست کرنے والی چیزون کو فرزندان آدم پر حرام کیا ہے - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ خرما کی سب قسمون سے عجوہ بہتر ہوتا ہی اور خدا نے حضرت آدم کیلیئے بھی خرما بہشت سے بھیجا تھا - اور بسند معتبر صحیح حضرت امام رضاؑ سے منقول ہی کہ حضرت مریمؑ نے جس درخت کا خرما کھایا تھا وہ عجوہ تھا اور ماہ کانون مین نازل ہوا تھا حضرت آدمؑ کے واسطے عتیق و عجوہ نازل ہوے تھے اور خرما کی سب قسمین ان دونون سے حاصل ہوئین - کانون رومی مہینون مین سے دو مہینون کا نام ہے ایک کانون اول جو پوس کا مہینہ ہی - دوسرا کانون دوم جو ماگھ کا مہینہ ہی - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب حضرت آدمؑ زمین پر آئے کھانے پینے کے محتاج ہوئے اور جبرئیلؑ سے اسکی شکایت کی جبرئیل نے کہا زراعت کرو آدمؑ نے کہا کوئی دعا بھی مجھکو سکھاؤ - جبرئیل نے یہ دعا سکھائی - اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَؤُنَۃَ الدُّنْیَا وَکُلَّ ھَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّۃِ وَاَلْبِسْنِی الْعَافِیَۃَ حَتّٰی تُھَنِّئَنِیَ الْمَعِیْشَۃَ

فصل پانچوین - اولاد حضرت آدم علیہ السلام اور اونکی نسل زیادہ ہونے کا بیان - بسند معتبر زرارہ سے منقول ہی کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ حضرت آدم کی نسل کیونکر بڑھی - ہم مین بعض لوگ کہتے ہین کہ خدا نے حضرت آدم پر وحی نازل فرمائی کہ اپنی دخترون کا اپنے فرزندون سے نکاح کرو کیا تمام بنی آدم بھائی بہن سے پیدا ہوے ہین - فرمایا حق تعالے اس سے منزہ اور بلند تر ہی - کہ ایسا فعل اوس سے صادر ہوا ہو اور جو کوئی یہ کہتا ہی گویا وہ قائل ہوا ہی کہ خدا نے اپنے پیغمبرون اور برگزیدون اور دوستون اور تمام مومنینؑ اہل اسلام کی اصل خلقت

حرام کو قرار دی ہو اور انکو بطریق حلال پیدا کرنے پر قادر نہ کیا تھا حالانکہ ان سب کے حلال و طاہر و طیب
کے لیئے عہد و پیمان لیا ہو ۔ واللہ مجھکو خبر ملی ہو کہ کسی چار پائے نے اپنی خواہر کو نہ پہچانا اور اوس سے جماع کیا
مگر جب اوسکو معلوم ہوا کہ وہ اوسکی خواہر تھی اپنے عضو تناسل کو اپنے دانتوں سے کاٹ کر مر گیا اور اسیطرح
کسی چار پائے نے اپنی مادر سے نادانستہ یہ فعل کیا اور اوسیطرح اپنے کو ہلاک کیا ۔ پس انسان ایسے عمل پر
کیونکر راضی ہوگا اور باوجود انسانیت و فضل و علم کے ایسا کام اوسکے لیئے کب روا ہو سکتا ہے مگر وہ لوگ جنھوں نے اپنے
پیغمبر کے خاندان کا علم ترک کیا اور ایسے مقاموں سے علم حاصل کرتے ہین جہان سے علم حاصل کرنے کا حکم خدا
نے اونکو نہیں دیا وہی لوگ ایسے جاہل و گمراہ ہین اور ابتدائے خلقت کی کیفیت اور اون حالات کو جو بعد
اوسکے واقع ہوے مطلق نہیں جانتے ۔ اونپر وائے ہو اوس امر سے کیون غافل ہین جسمین علمائے حجاز و عراق
اختلاف نہیں کرتے ہین یعنی حق تعالے نے خلقت آدم سے دو ہزار سال پہلے قلم کو حکم دیا اور اوسنے تمام
چیزون کو جو قیامت تک واقع ہونگی لوح محفوظ پر لکھدیا خدا کی جتنی کتابین وہ لکھی اون چیزون مین داخل
ہین جنکو قلم نے لوح محفوظ پر لکھا اور خدا کی سب کتابون مین بہنون کا نکاح بھائیون سے حرام ہو اور یہ چار
کتابین جو تمام عالم مین مشہور ہین یعنے توریت و انجیل و زبور و فرقان ۔ اور خدا نے لوح محفوظ سے اپنے
پیغمبرون پر انکو نازل کیا ہو ۔ توریت حضرت موسیٰ پر اور زبور حضرت داؤد پر اور انجیل حضرت عیسیٰ پر
اور فرقان حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پر نازل ہوا ہے ۔ ہم دیکھتے ہین کہ ان کتابون سے کسی کتاب مین اسکا
حلال ہونا پایا نہیں جاتا ۔ جو کوئی اسکا قائل ہو مذہب گبر کی حجت قوی کرنے کے سوا اور کچھ اوسکو منظور
نہیں ۔ خدا اونکو ہلاک کرے ایسی بیہودہ باتین کیون بیان کرتے ہین ۔ بعد اسکے فرمایا کہ حضرت حوّا کو
حضرت آدم سے ستر مرتبہ حمل رہا اور ہر بار ایک فرزند اور ایک دختر باہم پیدا ہوتے تھے تا اینکہ ہابیل قتل
ہوئے جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا حضرت آدم ایسے غمگین و محزون ہوے کہ عورتون سے مقاربت کی خواہش
جاتی رہی اور پانسو برس تک حوّا سے مقاربت نہ کی ۔ جب اونکا رنج و غم کم ہوا اور حوّا کے ساتھ مقاربت
کی ۔ حق تعالے نے شیث کو اونکے لیئے تنہا پیدا کیا یعنی شیث کے ساتھ کوئی دختر پیدا نہیں ہوئی ۔ شیث کا
نام ہبۃ اللہ تھا اور تمام فرزندان آدم سے یہی پہلے وصی تھے اور زمین پر انہیں سے پہلے وصیت کی گئی ۔
شیث کے بعد یافث بھی تنہا پیدا ہوے اور اونکے ساتھ بھی کوئی دختر پیدا نہیں ہوئی ۔ جب یہ دونون بالغ
ہوے اور خدا نے چاہا کہ انکی نسل جیسا کہ دیکھتے ہو زیادہ ہو اور وہ حکم سب پر ظاہر ہو جائے جو بھائیون پر
بہنون کا حرام ہونا قلم نے لکھا تھا ۔ پس خدا نے روز پنجشنبہ وقت عصر ایک حوریہ کو جسکا نام نزلہ تھا
بہشت سے بھیجکر آدم کو حکم دیا کہ اسکا نکاح شیث سے کرو ۔ پھر دوسرے دن عصر کے بعد دوسری حوریہ کو جسکا نام منزلہ تھا

بہشت سے بھیج کر حکم دیا کہ اسکا نکاح یافث سے کرو۔ آدم نے حکم خدا کے مطابق عمل کیا اور شیث سے ایک پسر اور یافث سے ایک دختر پیدا ہوئی جب وہ دونون بالغ ہوے حق تعالی نے آدم کو حکم دیا کہ شیث کے فرزند سے دختر یافث کا نکاح کرو۔ آدم نے ایسا ہی کیا اور تمام پیغمبران برگزیدہ و رسولان و مرسلان خدا انکی نسل سے پیدا ہوے اور معاذ اللہ ایسا نہین ہوا جیسا یہ لوگ کہتے ہین یعنے حقیقی بہن بھائی سے نسل بڑھی۔ بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ حق تعالی نے ایک حوریہ کو بہشت سے آدم کے پاس بھیجا آدم نے اپنے کسی فرزند سے اوسکا نکاح کردیا پھر اپنے دوسرے فرزند کا کسی دختر جن کے ساتھ نکاح کیا اور ان دونون سے نسل بڑھی بنی آدم مین حسن و جمال اور نیک خلقی اوسی حوریہ کے سبب ہی اور جتنی برائیان انمین ہین اوس دختر جن کی وجہ سے ہین۔ اور آنحضرت اس سے انکار کرتے تھے کہ آدمؑ نے اپنی دخترون کا نکاح اپنے فرزندون کے ساتھ کیا ہی۔ اور بسند معتبر منقول ہی کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے کسی سے پوچھا کہ تزویج فرزندان آدمؑ کے بارہ مین لوگ کیا کہتے ہین۔ راوی نے عرض کی کہتے ہین کہ حوا سے ہر حمل مین ایک پسر اور ایک دختر جوڑوان پیدا ہوتے تھے اور آدم ہر ایک فرزند کا نکاح اوس دختر سے کرتے تھے جو اوسکی جوڑوان نہ تھی۔ فرمایا ایسا نہین ہی بلکہ جب ہبتہ اللہ بالغ ہوے خدا سے دعا کی کہ اونکو زوجہ عطا کرے۔ حق تعالی نے ایک حوریہ بہشت سے اونکے لیے بھیجی اور حضرت آدم نے اوسکا نکاح اونکے ساتھ کردیا۔ اوس حوریہ سے چار فرزند پیدا ہوے پھر حضرت آدم کا دوسرا فرزند پیدا ہوا جب وہ سن بلوغ کو پہونچا کسی دختر جن سے اوسکا نکاح کیا اوس دختر جن سے چار لڑکیان پیدا ہوئین۔ پھر شیث کے فرزندون کا اوسکی دخترون سے نکاح کیا۔ بنی آدم مین جو حسن و جمال ہی اوس حوریہ کے سبب ہی اور جو حلم انکو حاصل ہے وہ حضرت آدمؑ کی وجہ سے ہی اور جو بچھوراپن و بیوقوفی انمین ہے وہ دختر جن کے باعث سے ہے۔ فرزندون کے پیدا ہونے کے بعد وہ حوریہ پھر آسمان پر چلی گئی۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ آدمؑ کے چار فرزند پیدا ہوے اوس وقت خدا نے چار حور العین کو بھیجا حضرت آدمؑ نے ہر ایک فرزند کا نکاح ایک حور العین کے ساتھ کیا جب اون چارون سے چار فرزند پیدا ہوے خدا نے چارون حور العین کو پھر بالاے آسمان بلا لیا اور اونکے چارون فرزندون کا قوم جن کی چار دخترون سے نکاح ہوا اور انہین سے نسل بڑھی۔ بنی آدم مین حضرت آدمؑ کے سبب حلم اور حور العین کے سبب حسن و جمال اور دختر جن کے سبب بد صورتی اور بد خلقی حاصل ہوئی۔ بسند معتبر منقول ہی کہ سلیمان بن خالد نے حضرت صادقؑ سے عرض کی آپ پر فدا ہون لوگ کہتے ہین کہ آدمؑ نے اپنی دخترون کا نکاح اپنے فرزندون سے کیا تھا۔ فرمایا ہان لوگ ایسا ہی کہتے ہین مگر اے سلیمان کیا تو نہین جانتا جو حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اگر مین جانتا کہ آدم نے اپنی دختر کا نکاح اپنے پسر سے کیا ہی

ہو آخر زمانہ مین بھی اپنی دختر زینب کا نکاح اپنے فرزند قاسم سے کرتا اور حضرت آدمؑ کے دین کو نہ چھوڑتا۔ سلیمان نے عرض کی آپ پر فدا ہون یہ لوگ کہتے ہین کہ قابیل نے اپنی بہن کے رشک و غیرت سے ہابیل کو قتل کیا اسلیئے کہ اوسکی بہن کا ہابیل سے نکاح ہوا تھا۔ فرمایا تو بھی یہ کلمات کہتا ہے اور ایک پیغمبر خدا کی نسبت اس امر قبیح کو منسوب کرنے سے شرم نہین کرتا۔ عرض کی آپ پر فدا ہون پھر کسلیئے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔ فرمایا اسلیئے کہ آدمؑ نے ہابیل کو اپنا وصی مقرر کیا تھا۔ پھر فرمایا اے سلیمان حق تعالٰے نے حضرت آدمؑ پر وحی نازل فرمائی کہ وصیت اور اسم اعظم خدا ہابیل کو سپرد کرین اور قابیل سن مین اوسنے بڑا تھا۔ جب قابیل کو یہ حال معلوم ہوا بہت غمگین و خشمناک ہو کر کہا مین اس کرامت و وصیت کا اوس سے زیادہ تر مستحق ہون۔ آدمؑ نے بحکم خدا دونون سے فرمایا کہ خدا کی درگاہ مین قربانی لیجاو۔ جب قربانی لیگئے ہابیل کی قربانی خدا نے قبول کی اور قابیل کی قبول نکی۔ اسلیئے قابیل نے ہابیل پر حسد کرکے اونکو قتل کیا۔ سلیمان نے عرض کی آپ پر فدا ہون پھر آدمؑ کی نسل کیونکر بڑھی کیا اوسوقت بھی حوا کے سواے اور کوئی عورت اور آدمؑ کے سوا اور کوئی مرد تھا۔ فرمایا اے سلیمان خدا نے پہلے قابیل کو اور پھر ہابیل کو پیدا کیا اور قابیل کے بالغ ہونے کے بعد ایک دختر جن اوسکے لیئے بھیجی اور آدمؑ کو حکم دیا کہ اوسکا نکاح قابیل سے کرو۔ آدمؑ نے حکم خدا کے مطابق عمل کیا اور قابیل اوسی پر راضی و قانع تھا۔ جب ہابیل بالغ ہوئے خدا نے ایک حوریہ اونکے لیئے بھیجی اور حضرت آدمؑ کو حکم دیا کہ اوسکا نکاح ہابیل سے کرو۔ آدمؑ نے ایسا ہی کیا۔ جب ہابیل قتل ہوئے اوسوقت حوریہ حاملہ تھی اوس سے ایک فرزند پیدا ہوا حضرت آدمؑ نے اوسکا نام ہبۃ اللہ رکھا۔ پھر خدا نے حضرت آدمؑ پر وحی نازل فرمائی کہ وصیت و اسم اعظم ہبۃ اللہ کو سپرد کرین۔ بعد اسکے حضرت آدمؑ کے یہان حضرت حواؑ سے ایک فرزند پیدا ہوا اوسکا نام شیثؑ رکھا۔ شیثؑ کے بالغ ہونے کے بعد خدا نے ایک حوریہ بھیجی اور آدمؑ کو حکم دیا کہ اوسکا نکاح شیث سے کرو اور اوس حوریہ سے ایک دختر پیدا ہوئی۔ آدمؑ نے اوسکا نام حوریہ رکھا اور اوس دختر کو جوان ہونے کے بعد ہبۃ اللہ سے تزویج کیا اور انھین دونون سے حضرت آدمؑ کی نسل بڑھی۔ جب ہبۃ اللہ کے رحلت کا زمانہ قریب آیا خدا نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ وصیت و اسم اعظم اور تمام علوم پیغمبری جو مین نے تمکو عطا کیئے ہین اور جن نامون کی تمکو تعلیم دی ہے یہ سب شیثؑ کو سپرد کرو۔ اے سلیمان حضرت آدمؑ کی نسل زیادہ ہونے کی کیفیت یہ ہے مولف فرماتے ہین کہ جمع میان احادیث بہشت مشکل ہے اور ممکن ہے کہ یہ سب امور واقع ہوئے ہون اور ان تمام وجوہ سے نسل ہوئی ہو۔ حدیث معتبر مین ابو حمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ جب خدا نے آدمؑ کی توبہ قبول فرمائی آدمؑ نے حوا سے مقاربت کی جبسے پیدا ہوئے تھے ان دونون مین

مقاربت واقع نہیں ہوئی تھی مگر توبہ قبول ہونے کے بعد زمین پر حضرت آدمؑ خانۂ کعبہ اور نواحی کعبہ کی
بہت تعظیم کرتے تھے اور جب حوا سے مقاربت کرنا چاہتے اونکو حرم سے باہر لیجاتے اور بیرون حرم مقاربت
کرتے پھر تعظیم حرم کے سبب غسل کرکے احاطۂ حرم مین داخل ہوتے بعد اسکے خانۂ کعبہ کے پاس جاتے۔ حضرت
حوا کو حضرت آدمؑ سے بیس لڑکیان اور بیس لڑکے جوڑوان پیدا ہوئے اور جو فرزند سب سے پہلے پیدا
ہوا وہ ہابیل تھا اور جو دختر اونکے ساتھ پیدا ہوئی اوسکا نام اقلیما تھا۔ ہابیل کے بعد قابیل پیدا ہوا اور جو
دختر اسکے ساتھ پیدا ہوئی اوسکا نام لوزا تھا اور یہ دختر آدمؑ کی تمام دخترون سے زیادہ خوبصورت تھی
جب یہ سب جوان ہوے آدمؑ نے فتنہ و زنا کے خوف سے انکو پاس بلاکر کہا اے ہابیل مین تیرا نکاح لوزا سے
اور اے قابیل تیرا نکاح اقلیما سے کرنا چاہتا ہون۔ قابیل نے کہا مین راضی نہین کہ ہابیل کی خواہر کا جو
بدصورت ہے مجھسے اور میری خواہر کا جو خوبصورت ہے ہابیل سے نکاح کرو۔ آدمؑ نے فرمایا تم دونون کے لئے
قرعہ ڈالتا ہون جسکے حصہ مین لوزا نکلیگی اوسکا نکاح لوزا سے اور جسکے حصہ مین اقلیما نکلیگی اوسکا نکاح
اقلیما سے کردونگا۔ وہ دونون اس شرط پر راضی ہوئے جب آدمؑ نے قرعہ ڈالا ہابیل کا سہم لوزا کے نام اور
قابیل کا سہم اقلیما کے نام نکلا۔ حضرت آدمؑ نے جسطرح کہ خدا کی جانب سے قرعہ نکلا اوسیطرح اونکا نکاح کردیا اور
اسکے بعد بہن بھائی کا نکاح حرام ہوا۔ اوسوقت ایک مرد قریش بھی آنحضرتؐ کی خدمت مین حاضر تھا اوسنے
پوچھا ان دونون سے اولاد بھی ہوئی تھی۔ فرمایا ہان۔ اوسنے کہا یہ آتش پرستون کا فعل ہے۔ فرمایا یہ کام آتش
پرستون نے اوسوقت اختیار کیا جبکہ اسکو خدا حرام کرچکا تھا۔ پھر فرمایا اسکا انکار نکر کیا تو نہین جانتا کہ
حق تعالے نے حضرت آدمؑ کی زوجہ کو اونکے جسم سے پیدا کرکے اونپر حلال کیا تھا اونکی شرع مین اسیطرح تھا
اور اونکے بعد حرام ہوا۔ اور دوسری حدیث مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب قابیل نے لوزا
کے بارہ مین ہابیل سے نزاع کی آدمؑ نے دونون کو قربانی کرنے کا حکم دیا اور وہ دونون اس امر پر راضی
ہوئے۔ ہابیل گوسفند چراتے تھے جو گوسفند تمام گوسفندون سے بہتر تھی اونھون نے اوسکی قربانی کی اور قابیل
کھیتی کرتا تھا جو زراعت بُری اور بدتر تھی وہ اوسنے قربانی کے واسطے لی جب دونون پہاڑ پر گئے اور اوس
پہاڑ کی چوٹی پر اپنی اپنی قربانی رکھی ہابیل کی قربانی قبول ہوئی شعلۂ آتش نے آسمان سے اوترکر اوسکو
جلادیا اور قابیل کی قربانی اوسیطرح رکھی رہی۔ اوسوقت حضرت آدمؑ اون دونون کے ہمراہ تھے اور
بحکم خدا خانۂ کعبہ کی زیارت کو گئے تھے۔ قابیل نے اپنے بھائی سے کہا اے ہابیل اب دنیا کا عیش اور
زندگی مجھپر تلخ ہے اسلیئے کہ تیری قربانی قبول اور میری قربانی قبول نہوئی اور تو چاہتا ہے کہ میری بہن سے
جو خوبصورت ہے نکاح کرے اور مین تیری بہن سے جو بدصورت ہے نکاح کرون۔ ہابیل نے وہی جواب

دیا جو خدا نے قرآن مین بیان فرمایا ہے۔ پھر قابیل نے ایک پتھر ہابیل کے سر پر مار کر اونکو شہید کیا۔ بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت امام رضاؑ سے پوچھا کہ حضرت آدمؑ کی نسل کسطرح زیادہ ہوئی۔ فرمایا حضرت حوا پہلی مرتبہ ہابیل اور اونکی بہن سے حاملہ ہوئین اور دوسری مرتبہ قابیل اور اوسکی بہن سے۔ پھر آدمؑ نے قابیل کی بہن کا ہابیل سے اور ہابیل کی بہن کا قابیل سے نکاح کیا اور بعد اسکے بہن بھائی کا نکاح حرام ہوا۔ مؤلف فرماتے ہین۔ یہ حدیثین روایات مخالفین کے مطابق اور تقیہ پر محمول ہین۔ اور روایات سابقہ قابل اعتماد کے ہین۔ اور حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جب خدا نے حضرت آدمؑ کو زمین پر بھیجا اونکی زوجہ بھی اونکے ہمراہ روانہ کی مگر شیطان اور سانپ جب زمین پر آئے کوئی زوجہ نہین رکھتے تھے۔ شیطان اور سانپ نے آپسمین لواطہ کیا اور اونکی نسل اسیطرح بڑھی اور حضرت آدمؑ کی نسل اونکی زوجیت بہم پہونچی۔ اور خدا نے حضرت آدمؑ کو آگاہ کیا کہ شیطان اور سانپ یہ دونون تمھارے دشمن ہین۔ مؤلف فرماتے ہین۔ شاید شیطان کے انڈے دینے کا یہی سبب ہو تاکہ حدیث سابق سے منافات باقی نہ رہے۔

قصۂ شہادت ہابیلؑ ۔ حق تعالے نے کئی آیتون مین ہابیل کی شہادت بیان فرمائی ہے اور اون آیتون کا ترجمہ لفظی یہ ہے۔ آدمؑ کے دو فرزندون کی خبر بحق و راستی اونسے بیان کرو جبکہ وہ دونون قربانی نزدیک لیگئے پس اونمین سے ایک کی قربانی قبول اور دوسرے کی قبول نہوئی جسکی قربانی قبول نہین ہوئی اوس نے دوسرے سے کہا کہ مین تجھکو ضرور قتل کرونگا۔ دوسرے نے کہا خدا قبول نہین کرتا مگر پرہیزگارون سے اور اگر تو اپنا ہاتھ میرے قتل کرنے کے لئے میری طرف دراز کریگا مین تیرے قتل کرنے کے لیے تیری طرف اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہین ہون۔ بدرستیکہ مین اپنے پروردگار سے ڈرتا ہون جو تمام عالم کا خداوند ہے۔ مین چاہتا ہون کہ تو میرے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ بازگشت کرے پس تو اصحاب آتش جہنم سے ہوگا اور ستمگارون کی یہی جزا ہے۔ اوسکے نفس نے قتل برادر کو اوسکے لیے زینت دی۔ پس وہ زیانکارون سے قرار پایا بعد اسکے خدا نے ایک غراب یعنی کوے کو بھیجا جو زمین کھودتا تھا تاکہ اوسکو دکھائے کہ اپنے بھائی کے بدن پوسیدہ یا شرمگاہ کو اسطرح چھپائے۔ کہا مجھپر وائے ہو کیا مین اس سے بھی عاجز تھا کہ اس کوے کے مانند ہون کہ اپنے بھائی کا بدن پنہان کرون۔ پس وہ از جملہ پشیمان شدگان قرار پایا۔ بسند صحیح حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ جب دونون فرزندان آدمؑ خدا کی درگاہ مین قربانی لیگئے ایکنے اپنے گوسفندون سے بہترین گوسفند اور دوسرے نے خوشہ ہائے گندم سے بدترین خوشہ کا ایک دستہ قربانی کے لیے تجویز کیا۔ صاحب گوسفند یعنی ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے یعنی قابیل کی

قربانی قبول نہوئی - قابیل نے غضبناک ہوکر ہابیل سے کہا کہ مین ضرور تجھکو قتل کرونگا ہابیل نے جواب دیا
کہ خدا قبول نہین کرتا مگر پرہیزگارون سے - تا آخر آیہ جیسا کہ پیشتر مذکور ہوچکا - پھر قابیل نے ہابیل کے
قتل کرنے کا ارادہ کیا مگر واقف نہ تھا کہ کسطرح قتل کرے اوسوقت ابلیس لعین نے آکر اوسکو سکھایا کہ ہابیل
کا سر دو پتھرون کے درمیان رکھکر کچل دے جب اسطرح سے ہلاک کیا پھر حیران ہوا کہ اب یہ لاش کیا کرے
ناگاہ دو کوے باہم لڑتے ہوے آئے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا پھر کلاغ زندہ نے اپنے پنجون سے زمین
کھودکر کلاغ مردہ کو دفن کیا - اوسوقت قابیل نے بھی زمین کھودکر اوسیطرح ہابیل کو دفن کیا - جب ہی سے
یہ طریقہ جاری ہوا کہ مُردون کو دفن کیا کرین - بعد اسکے قابیل اپنے باپ حضرت آدمؑ کے پاس آیا - آدمؑ
نے ہابیل کو جب اوسکے ساتھ نہ دیکھا فرمایا میرے فرزند کو کہان چھوڑ آیا - جواب دیا آپ نے مجھکو اوسکا
نگہبان مقرر کرکے اوسکے ساتھ نہین بھیجا تھا - آدمؑ کو اوسی فعل کا گمان ہوا جو اوس سے صادر ہوا تھا
اور اوس سے کہا کہ جہان قربانی لیگئے تھے وہان میرے ساتھ چل - جب وہان پہونچے اور آدمؑ کو معلوم ہوا
کہ ہابیل شہید ہوگئے زمین پر لعنت کی اسلیئے کہ اوسنے ہابیل کا خون قبول کیا تھا - پھر حق تعالےٰ نے آدمؑ
کو حکم دیا کہ قابیل پر لعنت کرو اور قابیل کو آسمان سے بھی ندا آئی کہ تو اپنے بھائی کے قتل کرنے کے سبب ملعون
ہوا - چونکہ آدمؑ نے ہابیل کا خون قبول کرنے کے سبب زمین پر لعنت کی تھی پھر زمین نے کسی کا خون
قبول نہین کیا - جب آدمؑ وہان سے پھرے چالیس شبانہ روز ہابیل کے ماتم مین روتے رہے اور جب
اونکی بیتابی زیادہ ہوئی خدا سے اپنی حال کی شکایت کی خدا نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ مین ایسا ایک فرزند
تمکو عطا کرونگا جو ہابیل کا عوض ہوگا - پھر تو اسے ایک فرزند پاکیزہ و مبارک پیدا ہوا اور ساتوین روز خدا نے
وحی نازل فرمائی کہ اے آدمؑ یہ فرزند میری جانب سے ایک ہبہ یعنی بخشش ہے اسلیئے اسکا نام ہبۃ اللہ رکھو -
پس آدمؑ نے اوسکا نام ہبۃ اللہ رکھا - بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ہابیل گوسفند چراتے تھے
اور قابیل زراعت کرتا تھا جب دونون بالغ ہوے آدمؑ نے کہا مین چاہتا ہون کہ تم دونون خدا کی درگاہ مین
قربانی کرو شاید کہ حق تعالےٰ قبول کرے - ہابیل گئے اور اپنے گوسفندون سے ایک گوسفند بہتر واسطے قربانی
کے واسطے لائے تاکہ حق تعالےٰ اور اونکے باپ آدمؑ اونسے راضی و خوشنود ہون - اور قابیل نے جب اگر
خوشہ ہائے زبون و خراب سے جو خرمن مین پڑے تھے اور گائے بیل اونسے نکھا سکتے تھے اونکا ایک دستہ
باندھا اور قربانی کے واسطے لایا مگر نہ اوسکو خدا کی خوشنودی نہ اپنے باپ کی رضامندی سے غرض تھی - خدا
نے ہابیل کی قربانی قبول فرمائی اور قابیل کی قربانی قبول نہ کی شیطان قابیل کے پاس آیا اور کہا اگر ہابیل
صاحب اولاد ہوگا اوسکی اولاد ہمیشہ تیری اولاد پر فخر کریگی اسلیئے کہ اونکے باپ کی قربانی قبول ہوئی اب

تو ہابیل کو قتل کر - تاکہ کوئی فرزند اوس سے پیدا نہو - قابیل نے شیطان کے اغواسے ہابیل کو قتل کیا اوسوقت
خدانے جبرئیل کو بھیجا اور اونھون نے ہابیل کو دفن کیا - قابیل نے کہا - یَا وَیْلَتٰی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ
مِثْلَ ھٰذَا الْغُرَابِ یعنے کیا مین اس سے بھی عاجز تھا کہ اس کوّے کیطرح ہون - فرمایا یعنی اس کوّے
کیطرح جسکو نہین پہچانتا تھا اور اسنے آکر میرے بھائی کو دفن کیا اور مین اسکے دفن کرنے کا طریقہ نہین جانتا تھا
اوسوقت قابیل کو آسمان سے ندا آئی کہ اپنے بھائی کے قتل کرنے کے سبب تو ملعون ہوا - اور آدم چالیس
شبانہ روز ہابیل کے غم مین روتے تھے - اور بسند حسن آنحضرت سے منقول ہی کہ جب آدمؑ نے ہابیل سے وصیت
کی اور اونکو اپنا وصی مقرر کیا قابیل نے حسد کے سبب اونکو قتل کیا - بعد اسکے خدانے حضرت آدمؑ کو ایک
فرزند جسکا نام ہبۃ اللہ تھا عطا فرماکر حکم دیا کہ اسکو اپنا وصی مقرر کرو اور وصایت کو مخفی رکھو - جب یہ سنت
جاری ہوئی کہ وصیت کو پنہان رکھتے ہین - قابیل نے ہبۃ اللہ سے کہا مجھکو معلوم ہی کہ تمھارے باپ نے تمکو
اپنا وصی کیا ہی لیکن اسکا اظہار اور کسی سے اس بارہ مین کلام نکرو ورنہ تمکو بھی تمھارے بھائی ہابیل کیطرح
قتل کرونگا - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا کہ جب فرزند آدم یعنے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کے قتل
کا ارادہ کیا چاہتا تھا کہ اونکو کسیطرح قتل کرے - اوسوقت ابلیس نے اوسکے پاس آکر کہا اپنے بھائی کا
سر دو پتھرون کے درمیان رکھکر کچل دے - اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت
آدمؑ کے دونون فرزندون نے قربانی کی ہابیل کی قربانی قبول اور قابیل کی قبول نہوئی - قابیل کو حسد و
رشک عارض ہوا ہمیشہ اونکی گھات مین رہتا تھا اور خلوت وتنہائی مین اونکو ڈھونڈھا کرتا تھا ایک
ایک دن اونکو تنہا اور آدمؑ سے علیحدہ پاکر قتل کیا - اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہی کہ ایک شامی
نے حضرت امیر المومنینؑ سے اس قول خدا کی تفسیر پوچھی جسکا ترجمۂ لفظی یہ ہے کہ وہ روز جسمین بھائی
اپنے بھائی سے بھاگے گا - فرمایا وہ قابیل ہی جو اپنے بھائی ہابیل سے بھاگے گا - پھر اوسنے روز چارشنبہ کی نحوست
دریافت کی - فرمایا جو چارشنبہ آخر ماہ تحت الشعاع مین واقع ہو وہ نحس ہی اور اوسی روز قابیل نے ہابیل
کو قتل کیا تھا - پھر اوسنے پوچھا پہلے کسنے شعر کہا - فرمایا آدم نے - پوچھا اون اشعار کا مضمون کیا تھا - فرمایا
جب آدم زمین پر آئے زمین کو اور اوسکی وسعت وہوا کو دیکھا - پھر جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا - چند
شعر کہے جنکا مضمون یہ ہی کہ تمام شہر اون چیزون کے ساتھ جو اونمین تھے دگرگون ہوگئے - پس زمین غبرت
وگرد آلود ہی اور ہر ایک رنگ اور ہر ایک مزہ متغیر ہوگیا اور چہرۂ نمکین وخوبصورت کی بشاشت کم ہوگئی
ابلیس لعین نے اوسوقت اسکے جواب مین کہا کہ تم شہرون سے اور اونسے جو کہ شہرون مین ساکن ہین دور
ہوجاؤ - بہشت کے مکانہاے کشادہ میرے سبب تمپر تنگ ہوگئے تھے اور بہشت مین تمکو اور تمھاری

نہ جبکو آزار دنیا سے راحت تھی اور تم قرار دولت مین مقیم تھے مگر تم میرے کرد و فریب سے چھوٹنے نہ پائے
جب تک کہ وہ قیمت سود مند تمھارے ہاتھ سے نہین نکل گئی۔ اگر خداے جبار کی رحمت تمھارے شامل حال
نہوتی بہشت سے بجز ایک دوست کے اور کچھ تمھارے ہاتھ مین باقی نہ رہتا اور اوسمین تمھارا حصہ نہوتا
نہوتا۔ حدیث موثق مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ہندوستان کے شہرون کے پیچھے ایک شخص ہی
جو پلاس کا لباس پہنتا ہے اوسکو ہمیشہ استادہ رکھتے ہین اور دس آدمی اوسپر موکل رہتے ہین اونمین سے
جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے اوس قریہ کے لوگ اوسکے عوض دوسرا شخص مقرر کرتے ہین اور وہ دس
آدمی کبھی کم نہین ہوتے جب آفتاب طلوع کرتا ہی اوسکا منھ آفتاب کی طرف پھیرتے ہین اور غروب آفتاب
تک اوسکا منھ آفتاب کے مقابل رکھتے ہین۔ سردی کی فصل مین آب سرد اور گرمی کے موسم مین آب گرم
اوسکے منھ پر ڈالا کرتے ہین۔ کسی شخص کا اوسطرف سے گذر ہوا اوسنے پوچھا ای بندۂ خدا تو کون ہے
اوسنے اسکی طرف دیکھ کر کہا تو ضرور احمق ترین مردم یا غافل ترین مردم ہی مین ابتداے دنیا سی یہان
استادہ ہون مگر تیرے سوا کسی نے مجھسے نہ پوچھا کہ تو کون ہی۔ بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ وہ قابیل پسر
آدمؑ ہے جسنے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تھا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین بھی یہی مضمون آنحضرتؑ سی منقول
ہی مگر اتنا فرق ہے کہ اس حدیث مین فرمایا ہے کہ آپ خود وہان تشریف لیگئے تھے اور اوسکو دیکھا تھا اور
اوس سے سوال فرمایا تھا۔ اور نیز اس حدیث مین اسطرح ہی کہ گرمی کے موسم مین اوسکے گرد آگ روشن
کرتے ہین اور سردی کی فصل مین آب سرد اوسکے جسم پر ڈالتے ہین۔ اور بسند معتبر دیگر آنحضرتؑ سی منقول
ہے کہ کسی نے حضرت رسول خدا کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ایک امر عظیم مین نے
مشاہدہ کیا ہے۔ فرمایا کیا چیز دیکھی ہے۔ عرض کیا میرے گھر مین ایک بیمار تھا لوگون نے اوسکے لیے
مجھسے کہا کہ چاہ احقاف کا پانی لاؤن جو صحراے برہوت مین ہے اور بیمار اوس سے شفا پاتے ہین مین
آمادہ ہوا اور ایک مشک اور ایک کاسہ اپنے ہمراہ لیکر چلا جب وہان پہونچا اور وہ پانی کاسہ سی لیکر مشک
مین بھرنا چاہا ناگاہ دیکھا کوئی چیز زنجیر کے مانند آسمان سے اوتری اور آواز آئی کہ مجھکو پانی پلا ورنہ
ابھی ہلاک ہوتا ہون۔ پس مین نے سر اوٹھایا اور وہ کاسہ اوسکی طرف اونچا کیا تاکہ اوسکو پانی پلاؤن اسوقت
مجھکو ایک شخص نظر آیا جسکی گردن مین زنجیر بندھی تھی جب اوسکے قریب پہونچکر اوسکو پانی پلانا چاہا وہ زنجیر
اوپر کھنچی اور وہ شخص چشمۂ آفتاب تک پہونچ گیا۔ جب مین پھر پانی بھرنے آیا وہ شخص پھر اوترا اور کہتا
تھا العطش العطش مجھکو پانی دے ورنہ ابھی ہلاک ہوتا ہون۔ مین نے پہلی دفعہ کیطرح اوسکی طرف
کاسہ اونچا کیا پھر وہ زنجیر کھنچی اور وہ شخص چشمۂ آفتاب تک پہونچ گیا۔ جب تین مرتبہ یہی اتفاق ہوا

مین نے مشک کا مُنھ باندھا اور اوسکو پانی نہ دیا حضرت رسولخدا نے فرمایا وہ قابیل پسر آدم ہے جسنے اپنے
بھائی ہابیل کو قتل کیا تھا اور اس قول خدا کے بھی یہی معنی ہین۔ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ
لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَہُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاہُ وَمَا ہُوَ بِبَالِغِہٖ وَمَا دُعَآءُ
الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ جو لوگ سوائے خدا کے اور معبودون کو پکارتے ہین
وہ معبود اونکی کسی چیز کی استجابت نہین کرتے مگر اوس شخص کے مانند جو اپنے ہاتھون کو پانی کی طرف
دراز کرنے والا ہو تاکہ وہ پانی اوسکے مُنھ تک پہونچے مگر اوسکے مُنھ مین وہ پانی نہین پہونچ سکتا۔ اور
نہین ہے کافرون کی دُعا مگر گمراہی مین۔ اور بسند ہاے بسیار منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
ایک دن مسجد الحرام مین تشریف رکھتے تھے طاؤس یمانی نے اپنے رفیق سے کہا آؤ چلین اور حضرت سے
ایک مسئلہ پوچھین نہ معلوم حضرت اوسکا جواب جانتے ہین یا نہین۔ جب حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے
طاؤس نے سلام کرکے پوچھا آپ اوس دن کو جانتے ہین جسدن ثلث مردم ہلاک ہوے۔ حضرت نے
فرمایا ثلث مردم نہین بلکہ تو ربع مردم کہنا چاہتا تھا لیکن غلطی سے ثلث مردم کہا۔ طاؤس نے کہا
ارشاد فرمایئے کہ یہ امر کب واقع ہوا۔ فرمایا جس دن دنیا مین آدم و حوا اور قابیل و ہابیل تھے اور قابیل
نے ہابیل کو قتل کیا اوسوقت ربع مردم ہلاک ہوے۔ طاؤس نے کہا آپ نے راست ارشاد فرمایا۔ پھر
حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے کہ قابیل کا کیا حال ہوا۔ عرض کی نہین۔ فرمایا وہ چشمہ آفتاب سے لٹکا ہوا
ہے اور اوسپر آب گرم ڈالتے ہین اور قیامت تک اوسکا حال یہی رہیگا۔ پھر طاؤس نے پوچھا آدم کی نسل
کس سے باقی رہی قاتل سے یا مقتول سے۔ فرمایا ان دونون سے نہین بلکہ حضرت شیث پسر آدم سے
مؤلف فرماتے ہین۔ ممکن ہے کہ انکی بہنون کا جو انکے ساتھ پیدا ہوئین تھین اسکے پیشتر انتقال ہو چکا
ہو اور قابیل نے اونکے دفن کی کیفیت نہ دیکھی ہو یا بہنون کا اونکے ساتھ پیدا ہونا تقیہ کے سبب مذکور ہوا
ہو یا حضرت نے یہ جواب سائل کے علم کے مطابق دیا ہو۔ جیسا کہ دوسری حدیث مین منقول ہے کہ طاؤس
نے مسجد الحرام مین کہا تھا کہ جو خون پہلے زمین پر گرا وہ ہابیل کا خون تھا اور اوس روز ربع مردم ہلاک
ہوے حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ جیسا وہ کہتا ہے اوسطرح نہین ہے بلکہ جو خون پہلے زمین پر
گرا وہ حوا کا خون تھا جبکہ وہ حائض ہوئین اور اوس روز آدمیون کا چھٹا حصہ قتل ہوا اسلیئے کہ اوسوقت
آدم و حوا اور قابیل و ہابیل اور انکی دو بہنین تھین۔ پھر فرمایا خدا نے قابیل پر دو فرشتون کو موکل کیا ہے
جب آفتاب طالع ہوتا ہے اوسکو آفتاب کے ہمراہ باہر لاتے ہین اور جب آفتاب غروب کرتا ہے اوسکو آفتاب
کے ساتھ لیجاتے ہین اور باوجود گرمی آفتاب کے اوسپر گرم پانی چھڑکا کرتے ہین اور قیامت تک اوسکا

یہی حال رہیگا۔ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ قیامت میں سات نفر بدترین مردم بدترین عذاب الٰہی میں گرفتار ہونگے اون سب کا پہلا پسر آدمؑ ہے جسنے اپنے بھائی کو قتل کیا اور نمرود و فرعون اور دو شخص بنی اسرائیل کے جنمیں سے ایک نے یہود اور دوسرے نے نصاریٰ کو گمراہ کیا اور وہ دو شخص جنھوں نے اس امت کو گمراہ کیا یعنے ابو بکر و عمر۔ اور عامہ نے حضرت رسولخداؐ سے روایت کی ہے کہ بدترین مخلوقاتِ خدا پانچ شخص ہیں۔ ابلیس۔ قابیل۔ فرعون۔ اور بنی اسرائیل کا ایک شخص جسنے بنی اسرائیل کو دین حق سے گمراہ کیا۔ اور اس امت کا ایک شخص جسکی بیعت ملک شام میں کفر پر کرینگے یعنے معاویہ۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب قابیل نے دیکھا کہ آگ نے ہابیل کی قربانی قبول اور اوسکی قربانی قبول نکی شیطان نے اوس سے کہا ہابیل اس آتش کی پرستش کرتا تھا اسلیے اوسکی قربانی قبول کی قابیل نے کہا ہابیل جس آگ کی پرستش کرتا تھا میں کبھی اوسکی پرستش نکرونگا مگر دوسری آتش کی پرستش کرتا ہون اور اوسکے پاس اپنی قربانی لیجاتا ہون تاکہ قبول کرے۔ پھر آتشکدہ وبنا کر وہان قربانی لیگیا۔ اپنے پروردگار کو نہ پہچانا اور اپنے فرزندون کو آتش پرستی کے سوا اور کچھ میراث نہ دی۔ اور دوسری حدیث معتبر میں فرمایا کہ حضرت آدمؑ کے زمانے میں جانوران وحشی اور درندے اور طیور اور تمام مخلوقات خدا باہم مخلوط رہتے اور آپسمین آمیزش رکھتے تھے۔ جب فرزند آدمؑ نے اپنے بھائی کو قتل کیا ایک دوسرے سے نفرت اور خوف کرنے لگا اور ہر حیوان اپنے اپنے جنس میں شامل ہوا اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ قابیل پسر آدمؑ چشمۂ آفتاب میں اپنے سر کے بالون سے لٹکا ہوا ہے سردی اور گرمی کی فصل میں جسطرف آفتاب پھرتا ہے اوسکو بھی پھیر دیتے ہین قیامت تک اسکا یہی حال رہیگا اور قیامت کے دن حق تعالیٰ اوسکو آتش جہنم میں داخل کریگا۔ اور دوسری روایت میں منقول ہے کہ آنحضرتؑ سے پوچھا کہ قابیل کا حال جہنم میں کیا ہوگا۔ فرمایا سبحان اللہ حق سبحانہ تعالیٰ اس سے عادل تر ہے کہ اوسکے لیے دنیا و آخرت کی عقوبتیں جمع کرے۔ مولف فرماتے ہیں۔ یہ حدیث تمام حدیثون کے مخالف ہے اور شاید یہ مراد ہو کہ عذاب دنیا اوسکے لیے تخفیف عذاب آخرت کا باعث ہوگا یا بجز اسکے قتل آخرت میں اوسپر عذاب نہ کرینگے گو کافر ہونے کے سبب جہنم میں داخل کرین۔ اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جس فرزند آدمؑ نے اپنے بھائی کو قتل کیا وہ قابیل تھا اور بہشت میں پیدا ہوا تھا۔ مولف فرماتے ہین۔ یہ حدیث روایات عامہ کے مطابق ہے اور احادیث شیعہ سے یہ بات ظاہر نہیں ہوتی کہ بہشت میں بھی حضرت آدمؑ کا کوئی فرزند پیدا ہوا۔ اور کتب معتبرہ میں حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ پہلے جسنے خدا پر طغیان و سرکشی کی وہ عناق دختر آدمؑ تھی۔ حق تعالیٰ نے اوسکی بیس انگلیان پیدا کی تھین اور ہر ایک اونگلی میں دو بڑے ہنسیے کے مانند دو ناخن تھے۔ وہ ایک

جریب بھر زمین پر بیٹھتی تھی۔ جب وہ باغی ہوئی حق تعالےٰ نے اوسکے ہلاک کرنے کو ایک شیر فیل کے مانند اور ایک بھیڑیا اونٹ کے مانند اور ایک کرگس خچر کے برابر بھیجا۔ یہ جانور ابتداے آفرینش مین اسیقدر بڑے ہوتے تھے پس خدانے انکو اوسپر مسلط کیا اور ان تینون نے اوسکو ہلاک کر ڈالا۔ اور بعض روایات مین منقول ہے کہ عوج بن عناق ایک جبار اور خدا کا اور دین اسلام کا دشمن تھا اور جثۂ عظیم رکھتا تھا دریا کی تہ سے مچھلی پکڑتا اور آسمان کی طرف بلند کرکے حرارت آفتاب مین اوسکو بھونتا اور کھاتا تھا۔ اوسکی عمر تین ہزار چھ سو برس کی تھی۔ جب حضرت نوحؑ نے کشتی مین سوار ہونا چاہا عوج اونکے پاس آیا اور کہا مجھکو بھی اپنے ہمراہ کشتی مین سوار کیجئے۔ فرمایا مین خدا کی جانب سے اس کام پر مامور نہین ہون۔ مگر طوفان نوح کا پانی اوسکے زانو سے اوپر نہ بڑھا۔ وہ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ تک زندہ رہا اور حضرت موسیٰ نے اوسکو قتل کیا۔ حق تعالےٰ نے سورۂ اعراف مین فرمایا ہے هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وہ ایسا خدا ہے جسنے تمکو ایک نفس سے پیدا کیا وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا اور اوسکے جنس سے یا اوسکے واسطے اوسکی زوجہ پیدا کی۔ لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا تاکہ اوس سے مانوس ہو فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ پس جب اوس سے جماع کیا باسانی حاملہ ہوئی اور ہمیشہ اوسکی یہی حالت رہی فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا جب وہ بار حمل سے سنگین ہوئی دونون نے اپنے پروردگار سے دعا کی لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ اگر تو ہمکو فرزند شائستہ عطا کریگا ہم تیرے شکر کرنے والون سے ہونگے۔ فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا پس جب اون دونون کو فرزند شائستہ عطا کیا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا اوسکے لئے شریکون کو قرار دیا اوس چیز مین جو کہ اونکو عطا کیا تھا۔ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ پس خدا اون چیزون سے بلند تر ہے جنکو یہ لوگ اوسکا شریک قرار دیتے ہین۔ بسند حسن حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت حوّاؑ کو حضرت آدمؑ سے حمل رہا اور فرزند نے اونکے شکم مین جنبش کی۔ آدمؑ سے کہا کوئی چیز میرے شکم مین جنبش کرتی ہے۔ آدمؑ نے جواب دیا جو چیز تمہارے شکم مین جنبش کرتی ہے وہ میرا نطفہ ہے جو تمہارے رحم مین ٹھہرا ہے اور حق تعالےٰ اوس سے ایک مخلوق پیدا کریگا کہ اوسمین ہمارا امتحان ہے۔ بعد اسکے شیطان حوّاؑ کے پاس آیا اور پوچھا تمہارا حال کیسا ہے؟ حوّا نے کہا الحمد للہ آدمؑ سے ایک فرزند میرے شکم مین جنبش کرتا ہے۔ شیطان نے کہا اگر تم یہ نیت کروگی کہ اوس فرزند کا نام عبد الحارث رکھو تو پسر پیدا ہوگا اور زندہ رہیگا اور اگر یہ نیت نہ کروگی چھ مہینے کا ہوکر مرجائیگا۔ حوّا کے دل مین شیطان کے کہنے سے شک پیدا ہوا اور شیطان نے جو کہا تھا وہ حضرت آدمؑ سے بیان کیا۔ حضرت آدمؑ نے فرمایا وہ خبیث تمہین فریب دینے آیا تھا اوسکا کہنا نہ مانو اور مجھکو امید

ہی کہ یہ فرزند زندہ اور سلامت رہیگا اور اوسکے قول کے خلاف ظاہر ہوگا مگر اوس ملعون کے کہنے سے آدم کے
دل مین بھی شک ہوا۔ جب حوا سے وہ فرزند پیدا ہوا چھہ روز زندہ رہکر مر گیا۔ حوا نے آدم سے کہا
حارث ملعون نے جو کچھ کہا تھا وہی ظہور مین آیا اور دونون کے دل مین شک پیدا ہوا اسپر بہت جلد
حوا کو آدم سے حمل رہا۔ شیطان نے پھر حوا کے پاس آکر پوچھا تمھارا حال کیسا ہی۔ حوا نے کہا ایک فرزند
پیدا ہوا تھا وہ چھہ روز کا ہو کر مر گیا۔ اوس ملعون نے کہا اگر تم نیت کرتین کہ اوسکا نام عبد الحارث رکھونگی
وہ ضرور زندہ رہتا اور اب جو تمھارے شکم مین ہے یہ جانور ہوگا۔ یعنی اونٹ یا گاے یا بھیڑ یا بکری۔ حوا
نے اوسکی تصدیق کرنا چاہا اور جب حضرت آدم سے یہ حال بیان کیا وہ بھی اسی امر پر مائل ہوگے جب
وضع حمل کا زمانہ قریب آیا آدم و حوا نے خدا سے دعا مانگی کہ اگر ہمکو فرزند شایستہ عطا کریگا تیرا شکر ادا
کرینگے۔ پس خدا نے فرزند شایستہ اونکو عطا کیا۔ یعنی اونٹ یا گاے یا بھیڑ یا بکری نہ تھا۔ اور ابلیس
لعین قبل وضع حمل پھر حوا کے پاس آیا اور پوچھا اب تمھارا حال کیسا ہی۔ حوا نے کہا مین بہت سنگین
ہوئی ہون اور وضع حمل کے ایام قریب ہین۔ شیطان نے کہا تم بہت جلد پشیمان ہوگی اور جو فرزند
تمھارے شکم مین ہی اوسکے بارہ مین وہ چیز دیکھوگی جسکا دیکھنا تمکو منظور نہین اور جب تمھاری اولاد
اونٹ یا گاے یا بھیڑ یا بکری ہوگی آدم کو تم سے اور تمھاری اولاد سے نفرت ہو جائیگی۔ آخر شیطان نے
حوا کو اسپر مائل کیا کہ اوسکی اطاعت اور اوسکا کہنا قبول کرین اور اونکو سمجھایا کہ اگر اس فرزند کا نام عبد
الحارث رکھنے کی نیت کروگی اور اوسمین میرا حصہ قرار دوگی وہ فرزند مستوی الخلقت پیدا ہوگا اور جیتا
رہیگا۔ حوا نے کہا مین نے یہ نیت کی کہ اوسکا نام عبد الحارث رکھونگی اور تیرا حصہ اوسمین قرار دونگی۔ اوس
ملعون نے کہا اب آدم بھی میرا حصہ اوسمین قرار دین اور عبد الحارث نام رکھنے کی نیت کرین۔ حوا نے آدم
کے پاس جاکر جو کچھ شیطان نے کہا تھا اونسے بیان کیا۔ یہ سنکر آدم بھی ڈرے اور اونکی طبیعت مائل ہوئی کہ
اوس فرزند کا نام عبد الحارث رکھین۔ حوا نے آدم سے کہا اگر تم اس فرزند کا نام عبد الحارث رکھنے کی نیت
نہ کروگے اور اوسمین حارث کا حصہ قرار نہ دوگے مین کبھی تمکو اپنے پاس آنے اور مقاربت کرنے دونگی
اور میرے تمھارے درمیان محبت و دوستی باقی نہ رہیگی۔ آدم نے حوا سے جب یہ سنا فرمایا تمھارے سبب پہلے
بھی معصیت مجھسے صادر ہوئی اور اب بھی شیطان تمکو فریب دیتا ہے خیر مین نے تمھاری متابعت کی اپنے
فرزند کا نام عبد الحارث رکھونگا۔ بعد اسکے فرزند مستوی الخلقت پیدا ہوا دونون خوش ہوگے اور اوس خوف
سے ایمن ہوے جو اونکو لاحق تھا اور اونکو امید ہوئی کہ یہ فرزند زندہ رہیگا اور چھٹے روز نہ مریگا۔ پھر
ساتوین روز اوسکا نام عبد الحارث رکھا۔ اور دوسری حدیث مین منقول ہی کہ حضرت امام محمد باقر سے

اس قول خدا کی تفسیر پوچھی فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا فرمایا یہ دونون حضرت آدم وحوا ہین اور انکا شرک شرک اطاعت تھا یعنی شیطان کی اطاعت کی اور مخلوق خدا مین اوسکا حصہ قرار دیا اور اپنے فرزند کا عبد الحارث نام رکھا مگر شرک عبادت اونسے واقع نہین ہوا اور خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہین کی۔ مؤلف فرماتے ہین ظاہرا یہ حدیث اصول مذہب شیعہ کے مخالف اور اصول عامہ کے مطابق ہے اور شاید از روے تقیہ وارد ہوئی ہو بلکہ مفسران شیعہ یہ کہتے ہین کہ جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ کی ضمیر تثنیہ ذکور واناث فرزندان آدم کی طرف راجع ہے۔ یعنے جب خدا نے آدم وحوا کو فرزندانِ شائستہ اور مستوی الخلقت عطا کیے۔ فرزندانِ آدمؑ سے بعض زن ومرد مشرک ہوگئے اور اسکے سوا اور وجوہ بھی اس آیت کی تفسیر مین بیان کرتے ہین جو بحار الانوار مین لکھی گئی ہین مگر یہ وجہ سب وجوہ سے بہتر ہے۔ جیسا کہ حدیث معتبر مین وارد ہوا ہے کہ مامون نے حضرت امام رضاؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ فرمایا حضرت حواؑ حضرت آدمؑ سے پانسو مرتبہ حاملہ ہوئین اور ہر مرتبہ ایک پسر اور ایک دختر جوڑوان پیدا ہوئے۔ اور دونون نے خدا سے عہد کیا تھا کہ اگر اونکو فرزندان شائستہ عطا کریگا ہر آئینہ ہم شکر کرنے والون سے ہونگے۔ جب خدا نے فرزندانِ شائستہ ومستوی الخلقت بے مرض و عیب وعلت کے اونکو عطا فرمائے اونکی دو قسمین تھین ایک مرد اور دوسری عورت۔ ان دونون قسمون نے اون چیزون مین جو خدا کی جانب سے اونکو عطا ہوئی تھین خدا کے لیے شریک قرار دیا اور اپنے پدر ومادر کے مانند خدا کا شکر ادا نہ کیا۔ اور مسعودی نے جو علماے شیعہ سے ہے کتاب مروج الذہب مین ذکر کیا ہے کہ جب ہابیل شہید ہوئے حضرت آدم اونکے ماتم مین بہت غمگین ومحزون ہوئے اوسوقت حق تعالےٰ نے آدم پر وحی نازل فرمائی کہ مین چاہتا ہون تمسے ایک نور ظاہر کرون اور اوس نور کو صلبہاے پاکیزہ اور شریف اصلون مین جاری رکھون اور اوس نور کے سبب تمام نورون پر فخر ومباہات کرون اور اوسکو خاتم انبیا قرار دیکر ایسے ائمہ وجانشین اوسکے لیے مقرر کرون جو تمام امامون اور جانشینون سے بہتر ہونگے اور اونکے زمانۂ دولت سے دنیا کو ختم کرونگا اور اونکی دعوت وہدایت سے تمام زمین کا احاطہ اور اونکے مطیعون سے زمین کو روشن کرونگا۔ اب تم مستعد وآمادہ ہوکر غسل کرو اور مجھکو بپاکی یاد کرکے اپنی زوجہ سے مقاربت کرو درحالیکہ تمہاری زوجہ نے بھی غسل کیا ہو اسلیے کہ میری امانت تمسے اوس فرزند کی طرف منتقل ہوگی جو تم دونون سے پیدا ہوگا۔ آدمؑ نے حوا سے جماع کیا اور وہ اوسیوقت حاملہ ہوئین حوا کا حسن زیادہ ہوگیا اور سر سے پاؤن تک اونکے ایک نور ساطع ہوا۔ تا اینکہ حضرت شیثؑ نہایت صفوائی خلقت واعتدال اور حسن وجمال وہیبت ووقار اور ضیا وانوار اور عظمت وجلال کے ساتھ پیدا ہوئے

اور وہ نور حواؑ سے منتقل ہو کر اونکی پیشانی مین چمکنے لگا اور اونکا نام شیث رکھا۔ بعضے کہتے ہین کہ ہبۃ اللہ نام رکھا۔ جب وہ سن شباب کو پہونچے اور دانا اور بینا ہوئے حضرت آدمؑ نے اپنی وصیت اونسے ظاہر کی اور اون علوم کے مقام و منزلت سے آگاہ کیا جو اونکو سپرد کی تھی۔ اور اونکو خبر دی کہ حضرت آدمؑ کے بعد زمین پر وہی حجت خدا اور خلیفہ خدا ہین اور اونکو لازم ہے کہ حق تعالیٰ کا حق اپنے وصی کی طرف ادا کرین اور اونسے کہا کہ تمھارا وصی ذریت پاکیزہ و طاہرہ سے ہوگا اس سے حضرت خاتم انبیا اور اونکی اوصیا مراد ہین جب حضرت شیثؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے وصیت لی اون اسرار کی نگہبانی کی جنکا مخفی رکھنا ضرور تھا۔ اور آدمؑ روز جمعہ ماہ نیسان کی چھٹی تاریخ جس ساعت مین پیدا ہوئے تھے اوسی ساعت بہ رحمت الٰہی واصل ہو۔ حضرت کی عمر مبارک نو سو تیس ۹۳۰ برس کی تھی اور حضرت شیثؑ تمام فرزندان آدم پر اونکے وصی مقرر ہوے۔ روایت مین ہی کہ بوقت وفات آدمؑ اونکے فرزند اور فرزندون کی اولاد کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ حضرت شیثؑ صحف حضرت آدمؑ اور اون صحیفون کے مطابق جو اونپر نازل ہوے تھے لوگون کے درمیان حکم کرتے تھے۔ شیثؑ نے جب اپنی زوجہ سے مقاربت کی وہ بہ انوش حاملہ ہوئین اور حضرت پیغمبر آخر الزمان کا نور انوش کی طرف منتقل ہوا۔ جب انوش اونسے پیدا ہوا وہ نور اونسے چمکتا تھا۔ جب جوان ہوے اور حد وصایت کو پہونچے شیثؑ نے وہ امانتین اونکو سپرد کین اور اونکی بزرگی و منزلت سے آگاہ کرکے وصیت فرمائی کہ اپنی اولاد کو بھی اس وصیت کی بزرگی و شرافت و جلالت سے آگاہ کرین۔ یہ وصیت ہمیشہ اسیطرح جاری رہی اور وہ نور منتقل ہوتا رہا تا اینکہ عبد المطلب کو ملا اور اونسے اونکے فرزند حضرت عبد اللہ نے پایا۔ بعضون کا قول ہی کہ آدمؑ کی نسل حضرت شیثؑ سے بڑھی۔ بعضے کہتے ہین دوسرے فرزندون سے اونکی نسل زیادہ ہوئی۔ حضرت انوشؑ نے تشرین اول کی تیسری تاریخ رحلت کی اور اونکی عمر نو سو ساٹھ برس کی تھی۔ جب انوش سے قینان پیدا ہوے وہ نور اونمین چمکنے لگا۔ انوشؑ نے اونسے وصیت کی اور عہد و پیمان لیا۔ قینان کی عمر نو سو بیس ۹۲۰ برس کی تھی اور کہتے ہین کہ ماہ تموز مین رحلت کی۔ جب قینان سے مہلائیل پیدا ہوے وہ نور اونمین چمکتا تھا اور اونکی عمر آٹھ سو برس کی تھی۔ جب مہلائیل سے لود پیدا ہوے وہ نور اونسے ساطع ہوا اور مہلائیل نے اونسے وصیت کی۔ اور کہتے ہین بہت سے ساز و سرود فرزندان قابیل نے انکے عہد مین بنائے اور ایجاد کیے۔ حضرت برد کی عمر نو سو باسٹھ ۹۶۲ برس کی تھی اور ماہ آذر مین رحلت کی۔ حضرت برد سے حضرت ادریس پیدا ہوے فصل چھٹی۔ اون وحی و احکام کا بیان جو حضرت آدم پر نازل ہوے۔ آدمؑ کے صحیفون کی تعداد ابتدائے کتاب مین بیان ہو چکی ہی۔ اور سید ابن طاؤس رحمہ نے لکھا ہی کہ صحف ادریس مین اسطرح لکھا ہی کہ ثلث آخر شب جمعہ ستائیسوین

تاریخ ماہ رمضان کو حق تعالےٰ نے ایک کتاب بلغت سریانی جسکے اکیس ورق تھے حضرت آدم کے لیئے نازل
فرمائی - اور وہی پہلی کتاب تھی جو آسمان سے زمین پر نازل ہوئی - اوس کتاب مین خدا نے تمام لغتون اور
زبانون کو لکھا تھا - اوسمین ایسی دس لاکھ زبانین جمع تھین جسمین سے ایک زبان کا جاننے والا دوسری
زبان کو بے تعلیم کے حاصل نہین کرسکتا تھا - اور اوس کتاب مین دلائل خدا اور واجبات و احکام اور شرع
وسنت و حدود بھی تھے - اور بسندہاے معتبر حضرت صادقؑ اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ
حق تعالےٰ نے حضرت آدمؑ پر وحی نازل فرمائی کہ مین تمھارے لیئے چار کلمون مین تمام حق اور خیر و نیکی
کو جمع کرتا ہون جنمین سے ایک کلمہ میرے لیئے اور دوسرا تمھارے لیئے اور تیسرا میرے لیئے اور تمھارے
درمیان اور چوتھا تمھارے اور خلائق کے درمیان مشترک ہے - جو کلمہ میرے لیئے ہے وہ یہ ہے کہ تم میری عبادت کرو
اور کسی کو میرا شریک قرار نہ دو - جو کلمہ تمھارے لیئے ہے وہ یہ ہے کہ مین تمکو تمھارے اعمال کی اوسوقت جزا دونگا
جب تم سب وقتون سے زیادہ اوسکے محتاج ہوگے جو کلمہ میرے اور تمھارے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تمکو
مجھسے دعا کرنا اور مجھکو تمھاری دعا قبول کرنا لازم ہے - جو کلمہ تمھارے اور خلائق کے درمیان مشترک ہے
وہ یہ ہے کہ جو چیز تم اپنے لیئے پسند نکرو دوسرون کے لیئے بھی پسند نکرو ۔ فصل ساتوین - وفات حضرت آدمؑ اور
مدت عمر شریف آنحضرت اور حضرت شیثؑ سے وصیت کرنے اور حالات آنحضرت کا بیان - بسندہاے معتبر و صحیح
حضرت امام محمد باقرؑ و حضرت امام جعفر صادقؑ علیہما السلام سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ نے حضرت آدم کو تمام انبیا
کے نامون اور مدت عمر سے آگاہ کیا - جب حضرت داؤد کا نام آیا اور اونکی عمر چالیس سال کی بتائی گئی آدمؑ نے
کہا خداوندا داؤد کی عمر کسقدر کم اور میری عمر کسقدر زیادہ ہے اگر مین اپنی عمر سے تیس برس اور دوسری روایت
کے مطابق ساٹھ برس داؤد کی عمر پر زیادہ کرون تو داؤد کی عمر مین محسوب ہو سکتے ہین - فرمایا ہان اے آدمؑ
عرض کی مینے تیس برس یا ساٹھ داؤد کو دیئے میری عمر سے کم کرکے اونکی عمر مین زیادہ فرمادے - خدا نے ایسا ہی
کیا - مگر جب آدمؑ کی عمر آخر ہوئی ملک الموت روح قبض کرنے کے لیئے اونکے پاس آئے - آدمؑ نے کہا اے ملک الموت
میری عمر مین ابھی تیس برس یا ساٹھ برس باقی ہین - ملک الموت نے کہا اے آدمؑ کیا تمکو یاد نہین جب بہشت
مین تمھاری ذریت سے تمام انبیا کے نامون اور اونکی مدت عمر سے تمکو خبر دی گئی تھی اوسوقت تم نے اپنی
عمر سے تیس برس یا ساٹھ برس اپنے فرزند داؤد کو دیئے تھے - آدمؑ نے کہا مجھکو یاد نہین - ملک الموت نے
کہا اے آدمؑ انکار نکرو کیا تمنے خدا سے سوال نہین کیا تھا کہ تمھاری عمر سے اسقدر کم کرکے داؤدؑ کی
عمر پر زیادہ کرے اور خدا نے تمھاری خواہش کے مطابق داؤدؑ کی عمر زبور مین اسقدر زیادہ لکھی اور
تمھاری عمر کم کردی - حضرت آدمؑ نے کہا اگر مجھکو یاد آئیگا مین قبول کرونگا - حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا

حضرت آدم راست کہتے تھے وہ بھول گئے تھے اور اونکو مطلق یاد نہ تھا۔ اوسوقت سے خدا نے مقرر فرمایا کہ جب قرض
دین یا کسی سے بمیعاد و مدت کوئی معاملہ کرین کاغذ لکھا کرین تاکہ پھر انکار نہ کر سکین۔ اور حضرت صادقؑ کی
حدیث مین اسطرح مذکور ہی کہ حق تعالے نے پہلے ہی جبرئیل و میکائیل و ملک الموت سے فرمایا تھا کہ اس بارہ مین
نوشتہ لکھین اسلیے کہ حضرت آدمؑ کے فراموش کرنے کا علم رکھتا تھا۔ فرشتون نے وہ نوشتہ لکھا اور طینت علیین
پر اپنے پرون سے مہر کی۔ جب آدمؑ نے انکار کیا ملک الموت نے وہ نوشتہ نکال کر دکھایا۔ حضرت صادقؑ
نے فرمایا اسی لیے نوشتہ قرض دکھانے سے قرضدار کو ذلت ہوتی ہی۔ **مؤلف فرماتے ہین**۔ یہ احادیث
اونکے خلاف ہین جو علماے شیعہ مین مشہور ہی کہ انبیا سے سہو و نسیان کا صادر ہونا جائز نہین ہی اسلیے تقیہ پر
محمول ہین۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب حضرت آدمؑ کو مرض موت لاحق ہوا حضرت
شیثؑ کو بلا کر کہا اے فرزند اب میری اجل نزدیک ہی۔ مین بیمار ہون اور جیسا تم دیکھتے ہو خدا نے اپنی سلطنت
مجھپر مسلط کی ہے۔ حق تعالے نے مجھسے عہد لیا تھا کہ تمکو اون امور مین اپنا وصی مقرر کرون جنکا عہد و پیمان خدا نے
مجھسے لیا ہی اور تمکو اون چیزون کا خزانہ دار کرون جو مجھے سپرد ہوے ہین۔ یہ وصیت کی کتاب تیرے سرہانے
رکھی ہی اور اسمین آثار علم و اسم بزرگ خدا ہی میری رحلت کے بعد تم یہ صحیفہ اوٹھا لو مگر کسی کو اس سے مطلع نکرو
اور تم خود بھی اپنی تاریخ لینے وصی مقرر ہونے کے دن سے سال بھر تک اسکو نہ دیکھو اور اس صحیفہ مین وہ
سب چیزین ہین جنکی کارہاے دین و دنیا مین تمکو احتیاج ہوگی۔ حضرت آدمؑ وہ صحیفہ بہشت سے اپنے ہمراہ لائے
تھے۔ پھر آدمؑ نے شیثؑ سے کہا اسوقت میرا جی چاہتا ہی کہ کوئی میوہ بہشت کا کھاؤن تم کوہ حدید پر جاؤ اور
اگر کسی فرشتہ سے وہان ملاقات ہو میرا سلام اوس سے کہو اور بیان کرو کہ میرا باپ بیمار ہی اور میوہ بہشت کا تم
سے طلب کرتا ہی جب شیثؑ اوس پہاڑ پر گئے جبرئیلؑ کو ملائکہ کے ہمراہ وہان دیکھا۔ جبرئیلؑ نے خود پہلے سلام کیا
اور پوچھا اے شیثؑ تم کہان جاتے ہو۔ شیثؑ نے کہا اے بندہ خدا تو کون ہی جواب دیا مین روح الامین یعنے
جبرئیل ہون۔ شیثؑ نے کہا میرے باپ بیمار ہین مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہی اور سلام کے بعد بہشت کا میوہ
بطریق ہدیہ تمسے طلب کیا ہی۔ جبرئیلؑ نے کہا تمھارے پدر بزرگوار پر بھی سلام ہو۔ اے شیثؑ آدمؑ نے رحلت کی
اور ہم تمھاری تعزیت کے لیے آئے ہین پس خدا اس مصیبت مین تمھارا اجر زیادہ کرے اور تمکو صبر عطا فرمائے
اور تمھاری وحشت کو اپنے قرب کے سبب سے انس سے بدل کر دے۔ اب یہان سے پھر چلو ہم بھی تمھارے ساتھ ہین
شیثؑ اونکے ساتھ پھر آئے اور جبرئیل و ملائکہ اون چیزون کو جو تجہیز و تکفین کے لیے ضرور ہین اپنے ساتھ لائے
تھے جب آدمؑ کے پاس پہونچے شیثؑ نے پہلے یہ کام کیا کہ صحیفہ وصیت کو حضرت آدمؑ کے سرہانے سے اوٹھا کر
اپنے شکم پر باندھ لیا۔ جبرئیل نے کہا اے شیثؑ تمھارے مانند کون ہو سکتا ہی خدا نے کرامت و سرور تمکو

عطا کیا اور اپنی عافیت کا لباس تمکو پہنایا ہے۔ مین اپنی جان کی قسم کہتا ہون کہ خدا نے اپنی جانب سے ایک امر عظیم کے لیے تمکو مخصوص کیا ہے۔ پھر حضرت شیث و جبرئیل نے حضرت آدمؑ کو غسل دینا شروع کیا جبرئیل غسل دینے کا طریقہ شیث کو بتاتے تھے۔ جب غسل سے فارغ ہوے کفن و حنوط کا طریقہ بتایا جب اوس سے فارغ ہوے قبر کھودنے کا طریقہ اونکو سکھایا پھر جبرئیل نے شیث کا ہاتھ پکڑ کر اپنے آگے استادہ کیا اور کہا کہ حضرت آدمؑ کے جنازہ پر نماز پڑھو جیسا کہ ہم پڑھتے ہین اور اپنے پدر بزرگوار کے لیے ستر مرتبہ تکبیر کہو پھر نماز جنازہ کا طریقہ بتایا اور جبرئیل نے ملائکہ کو حکم دیا کہ شیث کے پیچھے صف باندھکر کھڑے ہو جیسا کہ اس زمانے مین ہم لوگ پیش نماز کے پیچھے صف باندھکر کھڑے ہوتے۔ شیث نے جبرئیل سے کہا باوجود اس قرب و منزلت کے جو خدا کی درگاہ مین تمکو حاصل ہے اور تم بزرگترین ملائکہ ہو پھر مین تمھاری امامت کیونکر کرسکتا ہون۔ جبرئیل نے کہا ای شیث کیا تم نہین جانتے کہ جب خدا نے تمھارے پدر بزرگوار آدم کو پیدا کیا اونکو فرشتون کے آگے استادہ کرکے حکم دیا کہ ہم سب اونکو سجدہ کرین پس وہ ہمارے امام مقرر ہوے تاکہ یہی سنت اونکے فرزندون مین بھی جاری رہے۔ آج آدمؑ نے رحلت کی ہے اور تم اونکے وصی اور وارث علم اور قائم مقام ہو پھر ہم کسطرح تمپر مقدم ہونے کی خواہش کرسکتے ہین اب تم امام ہو اور نماز پڑھاؤ۔ حضرت شیث نے جسطرح کہ جبرئیل نے تعلیم دی تھی حضرت آدم پر نماز پڑھی پھر جبرئیل نے آدمؑ کے دفن کرنے کا طریقہ اونکو بتایا جب حضرت آدم کے دفن سے فارغ ہوئے اور جبرئیل و ملائکہ نے بالاے آسمان جانے کا ارادہ کیا حضرت شیث بہت روئے اور فریاد و واحسرتاہ بلند کی۔ جبرئیل نے کہا خدا تمھارے ہمراہ ہے تمکو کسی طرح کی وحشت نہوگی اور ہم بھی بحکم خدا تمھارے پاس آیا کرینگے۔ خدا تمھارا مونس ہے تم غمگین نہو اور اپنے پروردگار کی نسبت گمان نیک کرو وہی تمپر لطف و مہربانی کرنیوالا ہے۔ بعد اسکے جبرئیل فرشتون کے ہمراہ آسمان پر چلے گئے۔ اوسوقت قابیل پہاڑ سے نیچے اوترا اسلیئے کہ اپنے پدر بزرگوار کے خوف سے اونکے ایام حیات مین بھاگ گیا تھا اور آدم اوسکی صورت نہ دیکھتے تھے۔ قابیل نے شیث کے پاس آکر کہا اے شیث مینے اپنے بھائی ہابیل کو اسلیئے قتل کیا کہ اوسکی قربانی قبول ہوئی اور میری قبول نہوئی اور مجھکو بھی خوف تھا کہ وہ مرتبہ اوسکو حاصل ہو جائے جو آج تمکو حاصل ہوا اور تم اپنے پدر بزرگوار کے وصی و جانشین قرار پائے اور جو رتبہ مین تمھارے لیئے نہ چاہتا تھا وہ تمکو حاصل ہو گیا۔ پدر بزرگوار نے جو کچھ تمکو سکھایا ہے اگر اوسمین سے ایک کلمہ بھی کسی کے روبرو ظاہر کروگے تمکو بھی مانند ہابیل کے قتل کرونگا۔ اور اسی مضمون کی ایک حدیث حضرت امام زین العابدینؑ سے بھی بسند معتبر منقول ہے مگر اوسمین مذکور ہے کہ شیث نے حضرت آدم پر پچیس مرتبہ تکبیر کہی ستر مرتبہ حضرت آدمؑ کے لیے اور پانچ مرتبہ فرزندان آدم کے لیے۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت

آدم کو ہابیل کے قتل ہونے کی خبر ہوئی بہت محزون و غمگین اور خدا سے اپنے حال کی شکایت کی حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ اے آدم مین ایک ایسا پسر تمکو عطا کرونگا جو ہابیل کا عوض ہوگا۔ پھر حضرت حوا سے حضرت شیث متولد ہوے ساتوین دن اونکا نام شیث رکھا۔ اوسوقت خدا نے حکم دیا اے آدم تمھارے لیے یہ فرزند میرا ایک ہدیہ یعنی بخشش ہے تم اسکا نام ہبۃ اللہ رکھو۔ حضرت آدم نے مطابق حکم خدا ہبۃ اللہ نام رکھا جب آدم کی رحلت کا زمانہ قریب آیا خدا نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ اب مین تمکو دار دنیا سے اپنی جوار رحمت مین طلب کرتا ہون تم اپنی بہترین اولاد یعنی ہبۃ اللہ سے وصیت کرو اسلیے کہ وہ میری بخشش ہے جو تمکو عنایت ہوئی ہے اور اوسکو اپنا وصی قرار دیکر وہ سب نام اوسکے سپرد کرو جنکی تعلیم مین نے تمکو کی ہے۔ اور مین کبھی زمین کو ایسے عالم سے خالی نہ رکھونگا جو میرا علم جانتا ہو اور میرے حکم کے مطابق حکم کرے اور اوسکو اپنی مخلوقات پر اپنی حجت قرار دونگا۔ آدم نے اپنی اولاد کے تمام مردون اور عورتون کو جمع کرکے اونسے کہا بدرستیکہ حق تعالے نے مجھپر وحی نازل فرمائی ہے کہ مجھکو اس دنیا سے آخرت کیطرف لیجائیگا اور حکم دیا ہے کہ مین اپنی بہترین اولاد یعنی ہبۃ اللہ سے وصیت کرون اور خدا نے میرے لیے اور میرے بعد تم سب کے لیے اوسیکو پسند و اختیار کیا ہے پس تمکو لازم و واجب ہے کہ اوسکا کہنا قبول کرو اور ہر امر مین اوسکے مطیع رہو اسلیے کہ تم سب مین وہی میرا خلیفہ اور جانشین ہے۔ سب نے کہا ہمنے آپکا ارشاد سنا اور آپکے حکم کی اطاعت کی اور آپکے وصی کی مخالفت کبھی نکرینگے۔ پھر آدم نے ایک صندوق بنوا کر اپنے تمام علوم و اسما و وصیت اوسمین رکھی اور وہ صندوق ہبۃ اللہ کو سپرد کیا اور کہا اے ہبۃ اللہ میری رحلت کے بعد اسکو دیکھنا۔ اور تم خود مجھکو غسل و کفن دیکر نماز پڑھنا اور مجھکو قبر مین رکھنا اور جب تمھاری وفات کا زمانہ آئے اور موت کے آثار تمکو نظر آئین اوسوقت تمھارے سب فرزندون سے جو فرزند نیک تر اور فاضل تر اور اوسکی مصاحبت تمسے بیشتر ہو اوسکو طلب کرکے اون چیزون کی وصیت اوس سے کرنا جنکی وصیت مین نے تمسے کی ہے اور زمین کو ایسے عالم سے خالی نہ رکھنا جو ہمارے اہلبیت سے ہو۔ اے فرزند خدا نے مجھکو زمین پر بھیجا اور مخلوقات پر اپنی حجت اور اپنا خلیفہ مقرر کیا مین اپنے بعد اہل زمین پر تمکو حجت قرار دیتا ہون اور تمکو بھی لازم ہے کہ اپنی رحلت کے پیشتر اپنا ایک وصی اور مخلوقات پر حجت خدا قرار دیکر اوسکو یہ صندوق اور جو کچھ اسمین ہے سپرد کرنا جیسا کہ مین نے تمھارے سپرد کیا ہے۔ اور حضرت شیث کو آگاہ کیا کہ بہت جلد ایک پیغمبر میری اولاد سے ظاہر ہوگا جسکا نام نوح ہے۔ اوسکی قوم طوفان آب سے غرق ہوگی تم اپنے وصی سے وصیت کرنا کہ صندوق کی اور اون چیزون کی جو اوسمین ہین حفاظت کرے اور اوسکو حکم دینا کہ جب اوسکی وفات کا زمانہ آئے اپنے فرزندون سے جو فرزند بہتر اور نیک تر ہو اوسکو اپنا وصی کرے اور ہر وصی اپنی وصیت اس صندوق مین رکھے اور ایک وصی دوسرے وصی کو اسکی وصیت

کرتا ہے - اور اونمین سے جو کوئی نوح کو دیکھے اونکے ہمراہ کشتی مین سوار ہو وے یہ صندوق اور یہ چیزین
جو اسمین ہین کشتی پر لیجائے اور کوئی شخص اسکے خلاف نکرے مگر اے ہبۃ اللہ تم اور میری تمام اولاد قابیل
ملعون سے حذر کرتے رہو - جب وہ دن آیا جس دن خدا نے حضرت آدم کی دنیا سے رحلت کرنے کی خبر دی
تھی حضرت آدم اپنی مرگ پر مستعد و آمادہ ہوئے - جب ملک الموت آئے آدم نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ
خدا ایک ہے اور کوئی اوسکا شریک نہین ہے اور گواہی دیتا ہون کہ مین اوسکا بندہ اور زمین پر اوسکا خلیفہ
ہون اوسنے اپنے احسان سے میرے ساتھ ابتدا کی پھر اپنے ملائکہ کو میرے سجدہ کا حکم دیکر مجھکو تمام اسما بتائی
بعد اسکے مجھکو بہشت مین ساکن کیا مگر بہشت کو میرا محل قرار اور مقام توطن قرار نہین دیا تھا اور اوس
مصلحت کے سبب جو اوسکو منظور تھی اور اوسنے اپنی تدبیر و تقدیر مین اوسکا ارادہ کیا تھا مجھکو اسی لیے خلق کیا
کہ زمین پر ساکن ہون - اور جبرئیل کفن و حنوط و بیلچہ آدم کے دفن کے لیے بہشت سے اپنے ساتھ لائے تھے اور
جنازۂ آدم پر حاضر ہوئے اور نماز پڑھنے کے واسطے ستر ہزار فرشتے اونکے ہمراہ آئے تھے - ہبۃ اللہ نے
جبرئیل کی معاونت سے آدم کو غسل دیکر کفن پہنا کر حنوط ملا اوسوقت جبرئیل نے ہبۃ اللہ سے کہا آگے کھڑے ہو کر
اپنے پدر بزرگوار کے جنازے پر نماز پڑھو اور پچیس مرتبہ تکبیر کہو - پھر ملائکہ نے آدم کی قبر کھود دی اور اونکو قبر مین
رکھا - حضرت آدم کے بعد تمام فرزندان آدم سے ہبۃ اللہ نے طاعت الہی مین قیام کیا اور جب اونکی رحلت کا
زمانہ آیا اپنے فرزند قینان کو وصیت کی اور وہ صندوق بھی اونکے سپرد کیا - ہبۃ اللہ کے بعد اپنے بھائیون اور تمام
فرزندان آدم سے قینان نے طاعت الہی مین قیام کیا - جب قینان کے وفات کا وقت آیا اپنے فرزند یرد کو اپنا وصی
قرار دیکر صندوق کو اون چیزون کے ساتھ جو اوسمین تھین اونکے سپرد کیا اور پیغمبری نوح کی بشارت بھی اوسکو
دی - جب یرد کی رحلت کا وقت آیا اپنے فرزند اخنوخ یعنے ادریس کو اپنا وصی مقرر کیا اور صندوق اور وہ
چیزین جو اوسمین تھین اونکو دین - اخنوخ نے طاعت الہی اور حفظ وصیت کے ساتھ قیام کیا جب اونکی
رحلت کا زمانہ آیا حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ مین تمکو بالاے آسمان لیجاؤنگا تم اپنے فرزند حزقائیل
سے وصیت کرو - اخنوخ نے خدا کے حکم کے مطابق عمل کیا - حزقائیل اخنوخ کی وصیت پر عمل کرتے رہے جب
اونکی وفات کا وقت آیا اپنے پسر نوح سے وصیت کی اور صندوق بھی اونکو سپرد کیا گیا سو وہ صندوق ہمیشہ نوح
کے پاس رہا اور کشتی مین بھی اوسکو اپنے ساتھ لیگئے تھے - جب حضرت نوح کی وفات کا وقت آیا اپنے فرزند سام
سے وصیت کی اور صندوق اور وہ چیزین جو اوسمین تھین اونکے سپرد کین - مولف فرماتے ہین -
اس حدیث کا بقیہ دوسری حدیثون کے ساتھ جو اس باب مین وارد ہوئی ہین کتاب امامت مین مذکور ہوگا انشاء
اللہ تعالے - اور بسند معتبر دیگر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ حضرت آدم نے اپنے فرزند کو جبرئیل کے پاس

بھیجا اور کہا اونسے کہو کہ میرے باپ نے تمسے کہا ہی کہ اوس درخت زیتون کا زیت جو بہشت کے فلان مقام مین ہی
میرے کھانے کے لیے لائین۔ جب جبرئیل سے ملاقات ہوئی کہا پھر جاؤ تمھارے باپ نے رحلت کی اور ہم اونکی تجہیز
و تکفین اور نماز جنازہ پڑھنے کے لیے آئے ہین۔ جب حضرت آدم کے غسل سے فارغ ہوے جبرئیل نے کہا ای
ہبۃ اللہ تم آگے کھڑے ہو کر اپنے پدر بزرگوار کی نماز جنازہ پڑھو۔ ہبۃ اللہ آگے کھڑے ہوئے اور پچھتّر تکبیر
کہی ستر تکبیرین حضرت آدم کی فضیلت کے سبب اور پانچ تکبیرین ادای سنت کے لیے اور فرمایا آدم کو مین
ہمیشہ عبادت خدا کیا کرتے تھے جب خدا نے اونکی روح قبض کرنا چاہا ملائکہ کو تخت و کفن و حنوط بہشت سے
ساتھ اونکی طرف بھیجا۔ جب حضرت حوّا نے اون فرشتون کو دیکھا اونکے اور حضرت آدم کے درمیان حائل ہونا
چاہا۔ آدم نے فرمایا ای حوّا پروردگار کے رسولون کو میرے پاس آنے دو۔ پس فرشتون نے اونکی روح قبض
کی اور آب سدر و آب خالص سے اونکو غسل دیا اور اونکی قبر مین لحد بھی کھودی اور یہی طریقہ اونکے بعد اونکے
فرزندون کے لیے بھی جاری ہوا۔ حضرت آدم کی عمر نوسو چھتیس برس کی تھی اور مکہ مین دفن ہوے حضرت
نوح و حضرت آدم کے درمیان ایک ہزار پانسو برس کا فاصلہ تھا۔ اور بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہی
کہ جب حضرت آدمؑ نے رحلت کی اور نماز جنازہ کا وقت آیا ہبۃ اللہ نے جبرئیل سے کہا ای فرستادۂ خدا تم آگے
کھڑے ہو اور پیغمبر خدا کے جنازے پر نماز پڑھو۔ جبرئیل نے کہا خدا نے ہمکو حکم دیا تھا کہ تمھارے باپ کو سجدہ
کرین اسلیے نیکان اولاد آدم پر ہم سبقت نہین کر سکتے اور تم اون سب سے زیادہ نیک ہو۔ ہبۃ اللہ نے آگے
کھڑے ہو کر مطابق عدد نماز پنجگانہ کے جنکو خدا نے امت حضرت محمدؐ پر واجب کیا ہی پانچ تکبیرین کہین۔ اور
اولاد آدم کے لیے قیامت تک یہی سنت جاری ہوئی۔ اور دوسری حدیث معتبر مین آنحضرت سے منقول ہی
کہ جب حضرت آدم نے میوے کی خواہش کی اور ہبۃ اللہ میوہ تلاش کرنے گئے جبرئیل نے اونسے ملکر پوچھا کہان
جاتے ہو۔ کہا میرے باپ بیمار ہین اور میوہ کھانا چاہتے ہین۔ جبرئیل نے کہا پھر جاؤ خدا نے اونکی روح قبض
کی۔ جب وہان سے پھر کر دیکھی کہ آدم کی رحلت ہو چکی ہے۔ ملائکہ نے اونکو غسل دیکر ہبۃ اللہ سے کہا آگے
کھڑے ہون اور اونپر نماز پڑھین۔ حق تعالے نے ہبۃ اللہ پر وحی نازل فرمائی کہ اونپر پانچ تکبیرین کہین
اور سر کے بل قبر مین اوتارین پھر قبر کو مسطح اور ہموار بنا دین۔ بعد اسکے خدا نے حکم دیا کہ اپنے مردون کے
لیے یہی طریقہ جاری رکھو۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ جنازۂ آدم پر تیس تکبیرین کہین اونمین سے
پچیس تکبیرین موقوف ہوگئین اور پانچ تکبیرین باقی رہین۔ مؤلف فرماتے ہین۔ جس حدیث مین تیس
مرتبہ تکبیر کہنا وارد ہوا ہی شاید وہ تقیہ پر محمول ہو اور پانچ تکبیرون مین واجب ہونے کا احتمال ہو سکتا ہی
اور ستر تکبیرین زیادتی فضیلت آدم کے سبب مستحب ہی ہون۔ اور جمیع احادیث اسطرح ممکن ہی۔ بسند معتبر

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ حضرت آدمؑ کی قبر حرم خدا مین ہی۔ اور حضرت رسول خداؐ سے منقول ہی کہ
حضرت آدم کی وفات روز جمعہ واقع ہوئی۔ اکابر علمانے روایت کی ہے کہ جب حق تعالے نے حضرت آدمؑ کو
جنت الماوی سے زمین پر بھیجا آدمؑ کو مفارقت بہشت کے سبب وحشت ہوئی اور خدا سے سوال کیا کہ
اونکی تسلی خاطر کے لئے درختان بہشت سے کوئی درخت عطا فرمائے۔ خدا نے درخت خرما اونکے لیے بہشت سے بھیجا
تاکہ اونکی زندگی بھر اونکی تسلی کا باعث ہو جب اونکی وفات کا وقت آیا اپنے فرزندون سے فرمایا مین زندگی بھر
اس درخت سے اپنے کو تسلی دیتا تھا اب مجھکو منظور ہے کہ بعد مرگ بھی یہ میرا مونس رہے۔ جب مین رحلت کرون
اسکی ایک شاخ توڑکر اوسکے دو حصے کرو اور دونون کو میرے کفن مین رکھ دو۔ اونکے فرزندون نے ایسا ہی کیا
اونکے بعد تمام پیغمبرون نے اونکی متابعت کی مگر ایام جاہلیت مین یہ طریقہ متروک ہو گیا تھا پھر حضرت رسول خداؐ نے
جاری کیا اور سنت قرار دی۔ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب آدمؑ نے دنیا سے رحلت فرمائی شیطان
اور قابیل نے خوشی کی اور یہ دونون زمین پر ایک جگہ ملکر ساز و سرود اور لہو و لعب مین مصروف ہوئے تاکہ
حضرت آدمؑ کی رحلت سے اپنی خوشی ظاہر کرین۔ دنیا مین جتنی چیزین اس قسم کی ہین جنمین لہو و لعب و باطل مین لوگ
لذت پاتے ہین یہ سب اون دونون کی اختراع کی ہوئی ہین۔ عامہ و خاصہ نے وہب بن منبہ سے روایت
کی ہی کہ شیثؑ نے حضرت آدمؑ کو کوہ ابو قبیس کے ایک غار مین جسکو غار الکنز کہتے ہین دفن کیا اور طوفان نوحؑ
تک وہین دفن رہے اور نوحؑ نے اونکو قبر سے نکالکر ایک صندوق مین رکھا اور اپنے ہمراہ کشتی پر لیگئے۔
اور بسند ہای معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت نوحؑ کشتی مین تھے خدا نے اونپر وحی نازل
فرمائی کہ خانہ کعبہ کے گرد سات مرتبہ طواف کرین جب طواف سے فارغ ہوئے کشتی سے پانی مین اوترے
اور پانی حضرت کے زانو تک تھا۔ پھر اوس تابوت کو جسمین حضرت آدمؑ کے استخوان تھے زمین سے نکالکر کشتی
مین رکھا اور کعبہ کے گرد بہت طواف کیا۔ جب کشتی وہان سے روانہ ہوکر کوفہ مین پہونچی خدا نے زمین کو حکم
دیا کہ اپنا تمام پانی جذب کرلے۔ اوسوقت زمین نے مسجد کوفہ کا پانی جذب کرلیا اور اس طوفان کی ابتدا بھی
اوسی مسجد سے ہوئی تھی۔ پھر نوحؑ نے صندوق آدمؑ کو کشتی سے اوتارکر نجف اشرف مین دفن کیا مولف
فرماتے ہین۔ بہت سی حدیثون سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت آدمؑ و حضرت نوحؑ علیہما السلام حضرت
امیر المومنینؑ کی قبر مطہر کے پیچھے نجف اشرف مین دفن ہین اور بعض حدیثون مین کہ حضرت آدم کا مکہ مین دفن ہونا
وارد ہوا ہے وہ تقیہ پر محمول ہین یا یہ مراد ہے کہ پہلے مکہ مین دفن ہوئے ہون۔ اور بسند معتبر حضرت
صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ حضرت آدم کی عمر شریف نوسو تیس برس کی تھی۔ اور سید
ابن طاؤس رح کہتے ہین کہ مین نے صحف ادریس مین اسطرح دیکھا ہے کہ حضرت آدم کو دشنبہ روز تپ آئی تھی اور

محرم کی پندرھوین جمعہ کے دن آپ نے رحلت کی اور کوہ ابوقبیس کے غار مین قبلہ رو دفن ہوئے - اونکی
عمر جس روز سے کہ روح اونکے جسم مین داخل ہوئی ایک ہزار تیس برس کی تھی - اور حضرت حوّا حضرت آدمؑ
کے بعد ایک برس پندرہ دن زندہ رہکر بیمار ہوئین اور اوسی بیماری مین رحلت کی اور پہلوے آدمؑ مین دفن
ہوئین - پھر سید ابن طاؤس نے کہا ہے کہ توریت کے تیسرے سفر مین لکھا ہے کہ حضرت آدم کی عمر نوسو تیس
برس کی تھی اور محمد بن خالد برقی نے اپنی کتاب مین حضرت صادقؑ سے روایت کی ہو کہ حضرت آدم کی عمر نوسو
تیس برس کی تھی - مؤلف فرماتے ہین مفسرین اور مورخون نے حضرت آدمؑ کی عمر مین اختلاف کیا ہو
بعضے کہتے ہین کہ اونکی عمر ہزار برس کی مقدر ہوئی تھی اوسمین سے ساٹھ برس داؤدؑ کو دیکر پھر انکار کیا اور
خدا نے اونکو عمر پوری ہزار سال کی دی - بعضون کا قول ہے کہ نوسو چھتیس برس کی تھی - بعضون کے نزدیک
نوسو تیس برس - اور احادیث سابقہ سے معلوم ہوتا ہو کہ دو قول اخیر سے ایک قول صحیح ہے اور ممکن ہے کہ
نوسو چھتیس برس ہون اور بعض حدیثون مین کسرات یعنی اکائیان مذکور نہ ہوئی ہون اور دہائیون اور سیکڑون
پر اکتفا کی گئی ہو اور عرف مین اس قسم کی تعبیرات اکثر شائع ہین - اور بسند معتبر حضرت امام حسنؑ سے منقول
ہے کہ حضرت آدمؑ کے بعد جو پیغمبر پہلے مبعوث ہوا وہ حضرت شیثؑ ہین اور اونکی عمر ایک ہزار چالیس برس کی
تھی - اور بسند معتبر حدیث ابوذرؓ مین مذکور ہو چکا ہے کہ حضرت شیثؑ کی زبان سریانی تھی اور اونپر پچاس صحیفے
نازل ہوئے تھے - اکثر اہل تاریخ نے بیان کیا ہے کہ آدمؑ کی عمر سے جب دو سو تیس برس گذرے حضرت شیثؑ
پیدا ہوئے اور اونکی عمر نوسو بارہ برس کی تھی اور کوہ ابوقبیس کے غار مین پہلوے قبر مادر و پدر مین دفن ہوئے
اور سید ابن طاؤسؒ نے ذکر کیا ہو کہ صحیفۂ ادریسؑ مین اسطرح مرقوم ہو کہ حق تعالے نے شیثؑ کو پیغمبر کیا اور
اونپر پچاس صحیفے نازل فرمائے جنمین دلائل خدا اور فرائض و احکام اور شرائع و سنن اور حدود الٰہی تھے - حضرت
شیثؑ مکہ مین رہتے اور وہ صحیفے فرزندان آدمؑ کے روبرو پڑھتے اور اونکو تعلیم دیتے تھے - ہمیشہ خدا کی عبادت
کیا کرتے اور کعبہ کے آباد کرنے مین ساعی رہتے اور حج وغیرہ بجا لاتے - جب نوسو بارہ برس کی عمر ہوئی اوسوقت
بیمار ہوئے اور اپنے فرزند انوشؑ کو بلاکر اوسکو اپنا وصی قرار دیا اور پرہیزگاری و تقویٰ کا حکم دیا - جب شیثؑ
نے رحلت کی انوش نے اونکو غسل دیا اور قینان پسر انوش اور مہلائیل پسر قینان نے غسل دینے مین اونکی مدد
کی - پھر انوش نے آگے کھڑے ہوکر نماز پڑھائی اور کوہ ابوقبیس کے غار مین جانب راست قبر آدمؑ دفن کیا -

باب تیسرا - حضرت ادریس علیہ السلام کے قصص کا بیان -

حق تعالے نے فرمایا ہے وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِدْرِیْسَ اِنَّهٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا وَّرَفَعْنٰهُ مَکَانًا عَلِیًّا
یعنی قرآن مین ادریسؑ کو یاد کرو بدرستیکہ وہ بہت تصدیق کرنے والا اور بہت راستگو پیغمبر تھا اور ہمنے اوسکو

مکان رفیع کیطرف بلند کیا۔ کتب معتبرہ مین وہب سے منقول ہو کہ حضرت ادریسؑ فربہ اور فراخ سینہ تھے بدن
پر بال کم اور سر پر زیادہ تھے۔ اونکا ایک کان دوسرے کان سے بڑا تھا۔ سینہ پر جو بال تھے وہ بہت باریک
تھے اور حضرت ادریسؑ بہت آہستہ گفتگو کرتے تھے۔ جب راہ چلتے قدم قریب قریب رکھتے تھے۔ ادریسؑ
اسلئے اونھین کہتے ہین کہ حکمتہای خدا و سنتہاے اسلام کا درس بہت دیتے تھے۔ اپنی تمام قوم مین سے
اونھون نے عظمت وجلال خدا مین تفکر کیا اور کہا کہ ان آسمانون اور زمینون اور اس خلق عظیم اور آفتاب
و ماہ اور ستارون اور ابر و باران اور تمام مخلوقات کا کوئی ایسا پروردگار ہے جو انکی تدبیر کرتا ہے اور انکی اصلاح
اوسکی قدرت سے متعلق ہے اور مجھپر واجب ولازم ہے کہ اوس پروردگار کی عبادت کرون جیسا کہ اوسکو سزاوار
ہے پھر اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ خلوت اختیار کرکے ہمیشہ اونکو نصیحت کرتے تھے اور اونکو خدا کی یاد
دلاتے تھے اور خدا کے عذاب سے ڈراتے اور اوسکی عبادت کی ترغیب دیتے تھے اور ایک ایک دو دو شخص
اونکا ارشاد قبول کرتے اور ایمان لاتے تھے۔ پہلے سات شخصون نے ایمان قبول کیا پھر ستر شخصون نے پھر
سات سو نے پھر ایک ہزار نے اوسوقت حضرت ادریسؑ نے فرمایا کہ سو آدمی جو تم سب مین سے نیک ہون اونکو
انتخاب کرنا چاہیے۔ جب سو آدمی چُنے گئے پھر اونمین سے ستر اور ستر مین سے دس اور دس مین سے سات
کو منتخب کرکے فرمایا یہ سات شخص دعا کرین اور باقی سب آمین کہین شاید حق تعالے اپنی عبادت کی طرف ہماری
رہنمائی کرے۔ پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھکر دیر تک دعا کرتے رہے کوئی چیز اونپر ظاہر نہوئی۔ پھر آسمان کیطرف
ہاتھ اوٹھا کر دعا کی اوسوقت خدا نے حضرت ادریسؑ پر وحی نازل فرمائی اور اونکو اپنا پیغمبر مقرر کیا اور جو
لوگ کہ اونپر ایمان لائے تھے اپنی عبادت کی طرف اونکی رہنمائی کی۔ یہ لوگ ہمیشہ خدا کی عبادت کرتے اور کسیکو
خدا کا شریک قرار نہین دیتے تھے تا آنکہ حق تعالے نے حضرت ادریسؑ کو آسمان پر لیگیا اور جو لوگ کہ اونپر ایمان
لائے تھے وہ بھی گذر گئے جو تھوڑے اونمین سے باقی رہے اونمین اختلاف ظاہر ہوا۔ دین سے پھر گئے اور
بدعتین کرنے لگے یہانتک کہ حضرت نوحؑ مبعوث ہوئے۔ اور حدیث ابو ذرؓ مین پیشتر مذکور ہو چکا ہو کہ خدا نے
تیس صحیفے حضرت ادریسؑ پر نازل کیے اور بعضی روایتون مین وارد ہوا ہے کہ پہلے جسنے قلم سے لکھا اور پہلے
جسنے کپڑا سیا اور پہنا وہ حضرت ادریسؑ تھے اور انسے پہلے لوگ پوست کا لباس پہنتے تھے حضرت ادریس خیاطی
کرتے تھے اور خدا کی تسبیح و تہلیل اور تکبیر و تمجید مین مصروف رہتے تھے۔ بسند ہای بسیار معتبر حضرت صادقؑ سے
منقول ہو کہ مسجد سہلہ حضرت ادریسؑ کا گھر تھا اور آپ وہان خیاطی کرتے اور نماز پڑھتے تھے جو کوئی وہان دعا کرتا
ہو خدا اوسکی حاجت برلاتا ہے اور قیامت مین وہ مکان بلند اوسکو عطا کریگا جو حضرت ادریس کا درجہ ہو
اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ پیغمبری ادریس کی ابتدا اسطرح ہوئی کہ اونکے زمانے مین

ایک بادشاہ جبار تھا وہ ایک روز بارادہ سیر و تفریح سوار ہوا اور ایک زمین سبز و شاداب و خرم کی طرف جسکی دیکھنے
سے خاطر شگفتہ ہوا اوسکا گذر ہوا وہ زمین ایک مرد مومن کی تھی جو مومنان خالص سے تھا اور دین باطل سے
کنارہ کش اور ان لوگون سے بیزار تھا جو دین باطل پر تھے - وہ زمین اوس بادشاہ کو پسند آئی اور اپنے وزیرون
سے پوچھا کہ یہ زمین کسکی ہے عرض کی فلان رافضی کی ہے جو بادشاہ کے بندون میں داخل ہے بادشاہ نے
اوسکو بلا کر وہ زمین اوس سے مانگی - اوسنے کہا اے بادشاہ تجھسے زیادہ میرے اہل و عیال اس زمین کے
محتاج ہین بادشاہ نے کہا اسکو فروخت کر اور مجھسے قیمت لے - اوسنے کہا اے بادشاہ تو اس زمین کا خیال
چھوڑ دے مین اسکو بے قیمت دونگا اور نہ قیمت لیکر بیچونگا - بادشاہ غضبناک اور متغیر و متفکر اپنے ہمراہیون
کے ساتھ وہان سے پھر آیا - اوس بادشاہ کی ایک زوجہ ازارقہ کی قوم سے تھی اور بادشاہ اوسکو بہت
دوست رکھتا تھا اور تمام امور مین اوس سے مشورہ لیتا تھا - جب بادشاہ اپنی مجلس مین بیٹھا اپنی زوجہ
کو اس بارہ مین مشورہ کرنے کے لیے طلب کیا اوسنے بادشاہ کو غضبناک دیکھکر پوچھا ای بادشاہ کونسا امر
سخت پیش آیا ہے جو اسقدر غضب کے آثار تیرے چہرہ سے ظاہر ہین - بادشاہ نے زمین کا حال اور جو گفتگو
صاحب زمین سے ہوئی تھی وہ سب اوس سے بیان کی - اوسنے کہا اے بادشاہ وہ شخص غمگین اور غضبناک
ہوتا ہے جو انتقام کی طاقت نہ رکھے اگر تجھکو منظور ہے کہ بغیر قائم کرنے حجت کے اوسکو قتل نکرے مین ایسی تدبیر
بتاتی ہون کہ وہ زمین بھی تیرے قبضہ مین آئے اور اہل مملکت بھی اوسکے قتل کرنے مین تجھکو الزام نہ دے سکین
بادشاہ نے پوچھا وہ تدبیر کیا ہے - اوسنے کہا مین اپنی قوم و قبیلہ یعنی ازارقہ کے ایک گروہ کو بھیجتی ہون تاکہ اوسکو
پکڑ لائین اور تیرے روبرو گواہی دین کہ اوسنے تیرا دین ترک کیا ہے اوسوقت تیرے لیے جائز ہوگا کہ اوسکو قتل
کرے اوسکی زمین پر قبضہ کرلے - بادشاہ نے اجازت دی - اوس عورت کے چند اصحاب قوم ازارقہ سے جو اوسکے دین پر
تھے اور مومنون کا قتل کرنا جائز سمجھتے تھے اونکو بلاکر بادشاہ کے روبرو حاضر کیا اور اون سب نے گواہی دی کہ فلان
شخص بادشاہ کے دین سے بیزار ہے - بادشاہ نے اس جرم پر اوسکو قتل کیا اور اوسکی زمین پر قابض ہوا حق تعالی
اوس مرد مومن کے قتل کرنے سے بادشاہ پر اور اوسکی قوم پر غضبناک ہوا اور حضرت ادریس پر وحی نازل
فرمائی کہ اوس جبار کے پاس جاکر کہو کہ تو نے میرے بندۂ خاص کے قتل پر اکتفا نکی بلکہ اوسکی زمین بھی چھین
لی اور اوسکے عیال کو محتاج و گرسنہ کر دیا مین اپنی عزت کی قسم کھاتا ہون کہ قیامت مین بھی اوسکا انتقام
تجھسے لونگا اور دنیا مین بھی تیری بادشاہی زائل اور تیرا شہر خراب اور تیری عزت ذلت سے مبدل کر دونگا
اور تیری زوجہ کا گوشت کتون کو کھلاؤنگا - کیا میرے حلم نے جس سے تیرا امتحان لیا گیا تجھکو مغرور کیا ہے - حضرت
ادریس اوسوقت بادشاہ کے پاس آئے جبکہ وہ اپنی مجلس مین بیٹھا تھا اور اوسکے اصحاب اوسکے گرد جمع تھے

ادریسؑ نے فرمایا ای بادشاہ جبار مین تیرے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہون۔ پھر خدا کی رسالت ادا کی اوس جبار نے
کہا اوادریسؑ میری مجلس سے باہر نکلو ورنہ میرے ہاتھ سے اپنی جان نہ بچا سکوگے۔ پھر بادشاہ نے اپنی زوجہ کو
بلاکر ادریسؑ کی رسالت کی کیفیت بیان کی۔ اوسنے کہا اگر خدانے ادریسؑ کو اپنا رسول مقرر کرکے بھیجا ہی اوس سے
نہ ڈر۔ مین ابھی لوگون کو بھیجتی ہون تاکہ ادریسؑ کو قتل کرین اور اوسکے خدا کی رسالت اور جو پیام تجھکو پہنچایا
ہے وہ سب باطل ہوجائے۔ بادشاہ نے اس امر کی اوسکو اجازت دی۔ حضرت ادریسؑ کے چند اصحاب شیعہ
و مومن تھے جو اونکی مجلس مین حاضر رہتے اور اونسے مانوس تھے اور حضرت ادریسؑ کو بھی اونسے محبت و انس تھا
جب ادریسؑ نے خدا کی وحی نازل کرنے کا حال اونسے بیان کیا اور اوس جبار کے پاس جاکر خدا کی رسالت ادا
کی وہ سب ڈرے کہ مبادا حضرت ادریسؑ کو قتل کرے۔ زوجہ بادشاہ نے قوم ازارقہ کے چالیس آدمی حضرت
ادریسؑ کے قتل کرنے کو روانہ کئے۔ وہ لوگ جہان ادریسؑ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھتے تھے آئے مگر اونکو وہان
نہ پایا اور پھر گئے۔ اصحاب ادریسؑ کو جب معلوم ہوا کہ یہ لوگ حضرت ادریسؑ کو قتل کرنے آئے تھے سب متفرق
ہوگئے اور ادریسؑ کو ڈھونڈھکر اوسسے کہا اے ادریسؑ تم ہوشیار رہو یہ جبار تمکو قتل کرنا چاہتا ہے کل ہم
ازارقہ کے چالیس آدمی تمھارے قتل کے لئے بھیجے تھے اب تم اس شہر مین نہ رہو۔ ادریسؑ اوسی روز اپنے چند
اصحاب کو ساتھ لیکر اوس شہر سے چلے گئے۔ جب صبح ہوئی خدا سے مناجات کی اور کہا خداوندا تو نے مجھکو ایک
جبار کے پاس بھیجا مین نے تیری رسالت اوس سے بیان کی اوسنے مجھکو قتل کرنے سے ڈرایا اور اب مجھے قتل
کرنا چاہتا ہے اگر مین اوسکو ملجاؤن۔ حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ تم اوسکے شہر سے نکلکر کسی
گوشہ مین پوشیدہ ہوجاؤ اور مجھکو اوسکے ساتھ چھوڑدو۔ مین اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ اپنا
حکم اوسپر جاری اور تمھارے قول و رسالت کی راستی اوسکے بارہ مین ظاہر کردونگا۔ ادریسؑ نے عرض
کی خداوندا میری ایک حاجت ہی۔ فرمایا سوال کرو تاکہ عطا کرون عرض کی تجھسے سوال کرتا ہون کہ جبتک
مین سوال نہ کرون اہل شہر اور اطراف و جوانب شہر کے لئے پانی نہ برسا۔ فرمایا اے ادریسؑ یہ شہر خراب ہوجائیگا
اور اس شہر کے رہنے والے مشقت و گرسنگی مین مبتلا ہونگے۔ ادریسؑ نے عرض کی گو ایسا ہو مگر مین تجھسے یہی
سوال کرتا ہون۔ فرمایا جو تمنے مانگا تھا تمکو عطا کیا اب جبتک تم مجھسے سوال نکروگے انکو پانی نہ برساونگا
اور مین سب سے زیادہ اپنا عہدہ وفا کرنے کا سزاوار ہون۔ ادریسؑ نے پانی نہ برسانے کا سوال اور خدا نے
جو وحی اونپر نازل کی تھی اپنے اصحاب سے بیان کیا اور کہا اے گروہ مومنین اس شہر سے دوسرے شہرون مین چلے جاؤ
وہ لوگ سب بیس آدمی تھے اوس شہر سے نکلکر دوسرے شہرون مین متفرق ہوگئے اور تمام شہرون مین یہ خبر
مشہور ہوئی کہ حضرت ادریسؑ نے خدا سے ایسا سوال کیا ہی۔ اور حضرت ادریسؑ خود ایک شہر کے پہاڑ کے غار مین

مخفی ہوئے - حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا وہ ہر روز شام کو اونکے لیے کھانا لیجاتا تھا - ادریس دن کو روزہ رکھتے
اور شام کو اوسی طعام پر جو فرشتہ لاتا تھا افطار کرتے تھے - بعد اسکے حق تعالیٰ نے اوس مرد مومن کے سبب اوس
بادشاہ جبار کی بادشاہی زائل کی اور اوسکو ہلاک کرکے اوسکا شہر خراب اور ویران کر دیا اور اوسکی زوجہ کا گوشت
کتون نے کھایا - پھر اوس شہر مین دوسرا بادشاہ ہوا وہ بھی جبار اور معصیت کرنے والا تھا - حضرت ادریس کے جانے
کے بعد بیس برس تک وہان ایک قطرہ پانی کا نہ برسا اور اوس شہر کے رہنے والے مشقت و تکلیف مین مبتلا ہوئے اور
اونکا حال نہایت ابتر و پریشان ہوا شہرہاے دور دراز سے غلہ لایا کرتے تھے - جب نہایت درجہ قحط و خشک سالی
سے عاجز ہوئے باہم مشورہ کیا کہ یہ بلا اسلیے ہمپر نازل ہوئی ہے کہ ادریس نے خدا سے دعا کی کہ جب تک وہ سوال
نکرے پانی نہ برسے اور اب وہ ہمسے مخفی ہین اور اونکا مقام بھی ہمکو معلوم نہین لیکن اونسے زیادہ ہمپر خدا رحم کرنے
والا ہے - پھر سبکی راے اسپر متفق ہوئی کہ خدا کی درگاہ مین توبہ و استغفار اور تضرع و زاری کرین اور اوس سے
دعا مانگین کہ اس شہر اور اسکے اطراف و جوانب مین پانی برسائے بعد اسکے سبنے لباس پلاس پہنا اور برہنہ پا خاک پر
کھڑے ہوکر اپنے سرون پر خاک ڈالنے لگے اور توبہ و استغفار اور گریہ و زاری کے ساتھ خدا کیطرف رجوع کی - اوسوقت
حق تعالیٰ نے حضرت ادریس پر وحی نازل فرمائی کہ اے ادریس تمھارے اہل شہر نے میری درگاہ مین توبہ و استغفار
اور گریہ و زاری کے ساتھ صدائین بلند کی ہین اور مین خداوند رحمن و رحیم ہون توبہ قبول کرتا ہون اور گناہ بخشتا
ہون مین نے اب اونپر رحم کیا لیکن اونکی دعاے باران قبول کرنے مین یہی امر مانع ہے کہ تمنے مجھسے سوال کیا ہے کہ
جبتک مین اونکے لیے دعا نہ مانگون پانی نہ برسے پس اے ادریس مجھسے سوال کرو تاکہ اونکے لیے پانی برساؤن -
ادریس نے کہا خداوندا ابھی مین سوال نہین کرتا - پھر خدا نے فرمایا اے ادریس سوال کرو - ادریس نے وہی جواب
دیا - حق تعالیٰ نے اوس فرشتہ پر جو ہر شب اونکے لیے طعام لاتا تھا وحی نازل فرمائی کہ ادریس کا طعام موقوف کر دے
جب شام ہوئی اور ادریس کے لیے معمولی کھانا نہ آیا محزون و گرسنہ ہوئے مگر صبر کیا - پھر جب دوسری شب بھی کھانا
نہ آیا اونکا اندوہ اور اونکی گرسنگی زیادہ ہوئی - تیسری شب گرسنگی و اندوہ و مشقت بہت زیادہ ہوئی اور صبر کم ہو گیا
اوسوقت مناجات کی کہ خداوندا تو نے میری موت سے پہلے میری روزی کیون موقوف کر دی - فرمایا اے ادریس تین دن
اور تین رات روزی موقوف ہونے سے تم بیتاب ہو گئے مگر اپنے اہل شہر کی مشقت و گرسنگی کے سبب جو بیس برس
سے اونکو لاحق ہے بیتاب نہوئے اور کچھ پروا نکی باوجودیکہ تمنے دیکھا کہ وہ سب مشقت و اندوہ مین ہین اور
مین نے اونپر رحم کیا ہے مجھسے دعا کرو تاکہ اونکے لیے پانی برساؤن لیکن تمنے مجھسے دعا نکی اسی لیے تمکو گرسنگی
کا مزہ چکھایا اور تمھارا صبر کم اور بیتابی ظاہر ہو گئی اب اس غار سے باہر جاکر اپنے لیے روزی تلاش کرو - مین نے
تمھاری روزی تمپر چھوڑ دی ہے اپنی سعی و کوشش سے حاصل کیا کرو - ادریس اوس غار سے نکلے اور پہاڑ سے نیچے

اوترے تاکہ روزی تلاش کرین اور گرسنگی دفع ہو جب شہر کے نزدیک پہونچے دیکھا کہ ایک گھر سے دھوان
نکلتا ہے اوسطرف گئے جب گھر مین داخل ہوے ایک بڑھیا کو دیکھا کہ دو روٹیان آگ پر سینک رہی ہے
اوس عورت سے کہا مین گرسنگی سے بیطاقت ہو گیا ہون مجھے کھانا کھلا۔ اوسنے کہا ای بندۂ خدا ادریسؑ کی نفرین
نے ہمارے لیے کوئی برکت باقی نہین رکھی اور ہم دوسرے کو کھلا نہین سکتے پھر قسم کھائی کہ ان دو روٹیون کے سوا
اور کچھ میرے پاس نہین ہے۔ اور کہا کہ اس شہر کے رہنے والون کے سوا اور کسی سے کھانا طلب کرو ادریسؑ نے
کہا مجھکو اسقدر کھانا دے کہ میری جان بچے اور مجھ مین چلنے کی طاقت آئے تاکہ روزی تلاش کر سکون۔ اوس
عورت نے کہا ان دو روٹیون سے ایک روٹی میرا حصہ اور دوسری روٹی میرے فرزند کا حصہ ہے۔ اگر تمکو اپنا
حصہ دیتی ہون مین خود ہلاک ہوتی ہون اور اگر اپنے فرزند کا حصہ دیتی ہون وہ ہلاک ہوتا ہے اور میرے پاس
اس سے زیادہ بھی نہین جو تمکو دون۔ ادریسؑ نے فرمایا تیرا فرزند خرد سال ہے آدھی روٹی اوسکو کافی ہے اور
آدھی روٹی میرے زندہ رہنے کے لئے بھی بہت ہے اور اس ایک روٹی سے مین اور وہ دونون زندہ رہ سکتے ہین
اوس عورت نے اپنے حصہ کی روٹی خود کھائی اور دوسری روٹی سے آدھی ادریسؑ کو اور آدھی اپنے فرزند کو
دی۔ جب اوسکے فرزند نے دیکھا کہ اوسکے حصہ کی روٹی سے ادریسؑ کھا رہے ہین تڑپ کر مرگیا۔ اوس
عورت نے کہا اے بندۂ خدا آخر تمنے میرے فرزند کو قتل کیا۔ ادریسؑ نے فرمایا بیتاب نہو مین ابھی اسکو باذن
خدا زندہ کرتا ہون۔ پھر ادریسؑ نے اوس طفل کے دونون بازو تھام کر کہا ای روح اسکے بدن مین بحکم خدا
پھر آجا اور مین ادریس پیغمبر ہون۔ خدا کے حکم سے اوسکے بدن مین روح پھر آئی۔ اوس عورت نے جب
ادریسؑ کی زبان سے وہ کلام سنا اور دیکھا کہ اوسکا فرزند مرنے کے بعد پھر زندہ ہوا کہنے لگی مین گواہی دیتی ہون
کہ تمہین ادریسؑ پیغمبر ہو۔ بعد اسکے گھر سے باہر نکلکر بآواز بلند شہر مین فریاد کی ای اہل شہر وسعت و خوشحالی
کی تمکو بشارت ہو ادریسؑ پھر تمہارے شہر مین آئے ہین۔ ادریسؑ اوس گھر سے نکلے اور وہان جا کر بیٹھے جہان
اوس پہلے بادشاہ جبار کا شہر تھا اور وہ ایک ٹیلے پر واقع تھا۔ اہل شہر نے اوسکے پاس آکر کہا ای ادریسؑ
تمنے بیس برس تک ہمپر رحم نہ کیا اور ہم اس مشقت و تعب گرسنگی مین مبتلا رہے۔ اب دعا کرو کہ خدا پانی برسائے
فرمایا مین دعا نکرونگا جبتک کہ تمہارا بادشاہ جبار تمام اہل شہر کے ساتھ پیادہ اور پابرہنہ میرے پاس
نہ آئیگا اور مجھسے دعا کا سوال نہ کریگا۔ اوس جبار نے یہ حال سنکر چالیس آدمی بھیجے تاکہ ادریسؑ کو پکڑکر اوسکے
پاس لیجائین۔ وہ لوگ ادریسؑ کے پاس آئے اور کہا ہمارے بادشاہ جبار نے ہمکو اسلیئے بھیجا ہے کہ آپکو اوسکے
پاس لیجائین۔ ادریسؑ نے اونپر نفرین کی اور وہ اوسیوقت ہلاک ہو گئے۔ اوس جبار نے پھر پانسو آدمی
بھیجے تاکہ ادریسؑ کو پکڑکر اوسکے پاس لیجائین۔ اون لوگون نے بھی آکر ادریسؑ سے کہا کہ ہم بادشاہ جبار کے

پاس سے آپکے لیے نیکے واسطے آگئے ہین - ادریسؑ نے فرمایا ان چالیس آدمیون کو دیکھو کسطرح ہلاک ہوئے ہین اگر تم یہان سے پھر جاؤ گے تم بھی اسیطرح ہلاک ہوگے - اون لوگون نے کہا اے ادریسؑ کیا آپکو ہمپر رحم نہین آتا بیس برس تک گرسنگی سے ہلاک کیا اور اب ہمارے لیئے دعاے مرگ کرتے ہو - ادریس نے فرمایا مین نہ اوس جبار کے پاس جاؤنگا اور نہ دعاے باران کرونگا جبتک کہ وہ جبار تمام اہل شہر کے ہمراہ پیادہ اور پا برہنہ میری پاس نہ آئیگا - وہ لوگ پھر گئے اور ادریسؑ نے جو کہا تھا اوس جبار سے بیان کرکے حکم ادریسؑ قبول کرنے کی خواہش کی - سو وہ جبار تمام اہل شہر کے ہمراہ پیادہ اور پا برہنہ ادریسؑ کے پاس آکر اونکے روبرو بہ خضوع وشکستگی استادہ ہوا اور عرض کی کہ خداسے پانی برسانے کا سوال کرین - اوسوقت ادریسؑ نے قبول کیا اور خداسے دعا مانگی کہ اوس شہر اور اوسکے اطراف وجوانب مین پانی برسائے - دعا کرنے کے بعد ایک ابر اونکے بالاے سر آیا اور اوس سے رعد وبرق ظاہر ہوکر پانی برسنا شروع ہوا اور ایسا برسا کہ لوگ غرق ہوجانے کے خوف سے جلد جلد اپنے گھرون مین داخل ہوئے - **مؤلف فرماتے ہین** عصمت انبیا علیہم السلام کی دلیلین پیشتر مذکور ہوچکین ہین - حق تعالٰے نے حضرت ادریسؑ کو دعاے باران کا حکم شاید بسبیل تخییر واستحباب دیا ہوا اور بطریق حتم ووجوب نہ دیا ہوا اور دعا مین تاخیر کرنے اور اوس گروہ کو بذلت وخواری بلانے سے حضرت ادریسؑ کی یہ غرض نتھی کہ دنیا کی رفعت وسربلندی اونکو حاصل ہو یا غضب نفسانی کے سبب اونسے انتقام لین بلکہ مقربان بارگاہ الٰہی محض خدا کے لیئے گنہگارون پر غضب کرتے ہین - اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ یہ برگزیدگان بارگاہ خدا شدت محبت خدا کے سبب اون سرکشون پر جو امر ونہی الٰہی کو قبول نہین کرتے حق تعالٰے سے بھی زیادہ غضبناک ہوتے ہین اسلیئے کہ خدا کے حلم ورحمت کی وسعت انہین حاصل نہین ہے اور اپنے پروردگار کی مخالفت نہین دیکھ سکتے - اور یہ خشم وغضب درحقیقت اوس قوم کی نسبت عین شفقت ومہربانی ہے تاکہ متنبہ ہون اور طغیان وفساد کے سبب عقوبت خدا کے مستحق نہو جائین - بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالٰے نے کسی فرشتہ پر اپنا غضب نازل کیا اور اوسکے بال وپر قطع کرکے دریا کے کسی جزیرہ مین گرادیا اور وہ فرشتہ ایک مدت دراز تک وہین رہا - جب خدا نے حضرت ادریسؑ کو مبعوث فرمایا وہ فرشتہ حضرت کے پاس آیا اور کہا اے پیغمبر خدا دعا فرمایئے تاکہ خدا مجھسے راضی ہو اور میرے بال وپر پھر مجھکو عطا کرے - ادریسؑ نے قبول کیا اور دعا مانگی حق تعالٰے نے پھر اوس فرشتہ کو بال وپر عطا کیئے اور اوس سے راضی وخوشنود ہوا - اوس فرشتہ نے ادریسؑ سے پوچھا آپ کوئی حاجت مجھسے رکھتے ہین - فرمایا ہان میری یہ حاجت ہے کہ مجھکو آسمان پر لیجاکر ملک الموت کو دکھادے اسلیئے کہ اونکی یاد مین میری زندگی دشوار ہے - وہ فرشتہ حضرت ادریسؑ کو اپنے شہپرون پر بٹھاکر آسمان چہارم پر لیگیا - ادریسؑ نے دیکھا کہ ملک الموت وہان

بیٹھے ہین اور از روے تعجب اپنے سر کو حرکت دے رہے ہین۔ ادریسؑ نے اونھین سلام کیا اور پوچھا اپنے سر کو کیون
حرکت دے رہے ہو۔ کہا اسلیئے کہ خدا نے مجھکو حکم دیا ہے کہ آسمان چہارم و پنجم کے درمیان تمھاری روح قبض
کرون۔ مین نے عرض کی خداوندا یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ چوتھے آسمان کی گندگی پانسو برس کی راہ ہے
اور چوتھے آسمان سے تیسرے آسمان تک بھی پانسو برس کی راہ ہے اور اسیطرح ہر ایک آسمان کی گندگی اور
اور ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے پھر اسوقت ادریسؑ کی روح چوتھے اور پانچوین
آسمان کے درمیان قبض کرنا کسطرح ممکن ہے۔ ملک الموت نے یہ کہکر ادریسؑ کی روح اوسی جگہ قبض کی
اور اس قول خدا کے یہی معنی ہین۔ وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا اور فرمایا اسلیئے اونکو ادریس کہتے ہین کہ وہ
اکثر کتب الٰہی کا درس دیا کرتے تھے۔ اور حدیث معتبر مین حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ خدا نے
ادریسؑ کو مکان بلند مین پہونچایا اور بعد مرگ تحفہ ہاے بہشت اونکو کھلائے۔ اور بسند معتبر حضرت امام
محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ ایک فرشتہ سے جو بارگاہ خدا مین قدر و منزلت رکھتا
تھا کوئی تقصیر صادر ہوئی اسلیئے خدا نے اوسکو زمین پر گرا دیا۔ وہ فرشتہ ادریسؑ کے پاس آیا اور کہا
خدا کی درگاہ مین میری شفاعت کیجئے۔ حضرت ادریسؑ نے متواتر تین روزے رکھے اور افطار نکیا اور خدا
کی عبادت مین تین دن اسطرح مشغول رہے کہ ایک ساعت بھی سستی نکی۔ پھر چوتھے دن صبح کو اوس فرشتہ
کی شفاعت کی۔ خدا نے انکی شفاعت قبول فرمائی اور اوس فرشتہ کو بالاے آسمان جانے کا حکم دیا۔ جب
وہ فرشتہ آسمان پر جانے لگا اوسوقت ادریسؑ سے کہا مین چاہتا ہون کہ اس نعمت کے عوض مین بھی آپکی
کوئی خدمت کرون اگر آپکی کوئی حاجت مجھسے ہو بیان فرمایئے تاکہ بجا لاؤن۔ ادریسؑ نے کہا میری حاجت
یہ ہے کہ ملک الموت کو مجھے دکھا شاید اوسسے مانوس ہو جاؤن ورنہ اوسکی یاد مین کوئی نعمت مجھپر خوشگوار نہین ہے
اوس فرشتے نے اپنے پر کھول دیئے اور کہا اسپر سوار ہو جیئے پھر اونکو لیکر اوڑا۔ جب آسمان اول پر پہونچا وہان
ملک الموت کو تلاش کیا معلوم ہوا یہان تھا اوپر گئے ہین وہ فرشتہ بھی ادریس کو لیکر اوپر روانہ ہوا تا اینکہ چوتھے
اور پانچوین آسمان کے درمیان اوسسے ملاقات ہوئی۔ اوس فرشتے نے ملک الموت سے پوچھا تم کیون سرجنبان
ہو۔ کہا اس تعجب مین ہون کہ مین اسوقت زیر عرش حاضر تھا خدا نے مجھکو حکم دیا کہ چوتھے اور پانچوین آسمان
کے درمیان ادریسؑ کی روح قبض کرون۔ جب ادریسؑ نے یہ سُنا کانپنے لگے اور فرشتے کے پرون سے
نیچے گرے۔ ملک الموت نے وہین اونکی روح قبض کی۔ جیسا کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ
اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا اور دوسری حدیث مین عبد اللہ بن عباس
سے منقول ہے کہ ادریسؑ دن کو روزہ رکھتے اور زمین کی سیاحی کرتے اور جہان شام ہوئی وہین رات بسر کرتے تھے

اور جسجگہ روزہ افطار کرتے تھے اونکی روزی اونکے لیٔے وہین پہونچتی تھی۔ ملائکہ انکے اعمال صالحہ کو تمام اہل
زمین کے اعمال کے برابر آسمان پر لیجایا کرتے تھے۔ ملک الموت نے خدا سے اجازت چاہی کہ ادریسؑ سے ملنے کو
زمین پر آئین اور اونکو سلام کرین۔ جب اجازت ملی ادریسؑ کے پاس آئے اور کہا مین چاہتا ہون کہ
تمھارا مصاحب ہون اور تمھارے ہمراہ رہا کرون۔ ادریسؑ نے قبول کیا اور دونون باہم رفیق ہوئے یہ دونون
ہر روز سیاحت کرتے اور روزہ رکھتے تھے جب شام ہوتی ادریسؑ کی روزی اونکو پہونچتی وہ اوسکو تناول کرتے
اور ملک الموت سے بھی کھانے کو کہتے وہ جواب دیتے مجھکو کھانے کی حاجت نہین ہے پھر دونون نماز و عبادت
مین مصروف ہوتے۔ ادریسؑ کو سستی بھی عارض ہوتی تھی اور سوتے بھی تھے مگر ملک الموت کبھی سست
ہوتے نہ سوتے تھے۔ چند روز اسیطرح گذرے تا اینکہ ایک گلۂ گوسفند اور باغ انگور کیطرف انکا گذر ہوا کہ
انگور رسیدہ اور پختہ تھے۔ ملک الموت نے کہا اگر تمکو منظور ہو اس گلہ سے ایک گوسفند یا اس باغ سے تھوڑے
انگور تمھارے افطار کے واسطے لیلون۔ ادریسؑ نے کہا سبحان اللہ مین تمکو اپنا مال کھلانا چاہتا ہون اور تم
انکار کرتے ہو پھر کیونکر دوسرون کا مال بے اجازت صاحبان مال کے مجھکو کھلانا چاہتے ہو۔ بعد اسکے
ملک الموت سے کہا کہ تم میرے مصاحب ہوئے اور رفاقت کا حق تمنے بخوبی ادا کیا اب یہ بتاؤ کہ تم کون ہو کہا مین
ملک الموت ہون۔ ادریسؑ نے یہ سنکر کہا ایک میری حاجت تمسے متعلق ہے۔ پوچھا وہ کیا ہے۔ کہا مین چاہتا
ہون کہ مجھکو آسمان پر لیجاؤ۔ ملک الموت نے خدا سے اجازت لیکر اونکو اپنے پرون پر بٹھایا اور آسمان پر لیگئے
جب آسمان پر پہونچے ادریسؑ نے کہا میری اور ایک حاجت ہے۔ پوچھا وہ کیا ہے۔ کہا مین نے سنا ہے کہ موت
کی سختی نہایت شدید ہوتی ہے اوسکا تھوڑا مزا مجھے چکھا دو تاکہ مین آگاہ ہون کہ جیسا مینے سنا تھا ویسی
طرح ہے ملک الموت نے خدا سے اجازت لیکر ایک ساعت کے لیٔے اونکی روح قبض کی بعد اسکے پھر روح
اونکے بدن مین داخل کی اور اونسے پوچھا کہ تمنے مرگ کو کیسا پایا کہا جیسا مینے سنا تھا اوس سے بھی زیادہ شدید
ہے پھر کہا میری اور ایک حاجت ہے۔ پوچھا وہ کیا ہے۔ کہا مجھے آتش جہنم دکھاؤ۔ ملک الموت نے خزانہ دار جہنم سے
کہا جہنم کے دروازے کھول دے ادریسؑ نے جب جہنم کو دیکھا بیہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش مین آئے
ملک الموت سے کہا اب میری ایک حاجت باقی رہگئی ہے اور وہ یہ ہے کہ بہشت بھی دیکھون۔ ملک الموت نے
خزانہ دار بہشت سے اجازت لیکر انکو بہشت مین داخل کیا۔ ادریسؑ نے بہشت مین جاکر ملک الموت سے کہا
مین اب یہان سے باہر نہ جاؤنگا اسلیٔے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نفس موت کا مزا چکھنے والا ہے مین نے
اوسے چکھا۔ اور خدا نے فرمایا ہے کوئی شخص تم مین نہین ہے مگر یہ کہ جہنم پر وارد ہوگا مین جہنم پر بھی وارد
ہو چکا۔ اور خدا نے بہشت کی توصیف مین فرمایا ہے کہ اہل بہشت بہشت سے نہین نکلتے اور ہمیشہ

مین رہینگے - **مؤلف فرماتے ہین** - یہ حدیث بطریق عامہ اور اونکی روایتون کے مطابق ہے - اور وہ
دو حدیثین جو پہلے مذکور ہوئین اعتماد کے قابل ہین - بعض کتابون مین لکھا ہے کہ حضرت ادریسؑ کی عمر مین
تین سو برس کی تھی - بعضون نے اس سے زیادہ بھی لکھی ہے - ادریسؑ سے متوشلخ پیدا ہوئے اور جب
آسمان پر گئے او نکو اپنا خلیفہ مقرر کیا - متوشلخ نوسو انیس برس زندہ رہے اور اپنے فرزند لامک کو اپنا وصی
مقرر کیا اور لامک حضرت نوحؑ کے باپ تھے - سید ابن طاؤسؒ نے کتاب سعد السعود مین لکھا ہے کہ مینے صحف
ادریسؑ مین اسطرح دیکھا ہے - نزدیک ہے کہ مرگ تجھپر نازل ہو اور تیرا نالہ اور تیری فریاد شدید ہو جائے - تیری
پیشانی پر عرق آئے اور تیرے دونون لب کھنچ جائین - تیری زبان لکنت کرے اور آب دہن خشک ہو جائے - تیری
آنکھون کی سپیدی سیاہی پر غالب آئے اور تیرے منہ سے کف جاری ہو اور تیرا بدن کانپنے لگے اور موت کی شدت
اور تلخی و دشواری تجھپر واقع ہو - ہر چند تجھکو صدا دین مگر تو سن نہ سکے اور اپنے اہل و عیال مین ایک مردار
کے مانند پڑا رہے اور دوسرون کے لئے تو ایک عبرت ہو جائے - پس معنی موت سے عبرت کر جو ضرور تجھپر
نازل ہونے والی ہے - اور عمر اگرچہ دراز ہو بہت جلد فانی ہوتی ہے اسلئے کہ جو آنے والی چیز ہے وہ نزدیک
ہے - اور آگاہ ہو کہ ہول قیامت اور وہانکی بازپرس سے موت بہت آسان ہے - اور صحیفۂ ادریسؑ کے
دوسرے مقام مین لکھا ہے - یقین جانو کہ خدا کے گناہون سے پرہیز کرنا حکمت کبریٰ اور نعمت عظمیٰ ہے اور خیر
کیطرف ہدایت کرنے کا ایک سبب قوی اور خیر فہم و عقل کے دروازے کھول دینے والا ہے اسلئے کہ خدا نے اپنے
بندون کو دوست رکھنے کے سبب عقل عنایت کی اور اپنے دوستون اور پیغمبرون کو روح القدس سے مخصوص
کیا - اونھون اسرار دیانت اور حقائق حکمت کے پردے سبکے لئے کھول دیئے تاکہ گمراہی ترک کرکے رشد
و صلاح کی پیروی کرین - اور اسکا یقین کرین کہ اونکا خدا اس سے بلند تر ہے کہ فکر اوسکا احاطہ کر سکے یا آنکھ اوسکو
دیکھ سکے یا وہم اوسکی حقیقت دریافت کر سکے یا اوسکے حالون کو محدود کر سکے - اوسی نے اپنے علم و قدرت سے
سب چیزون کا احاطہ کیا ہے اور وہی اپنی خواہش کے مطابق تمام اشیا کا تدبیر کرنے والا ہے - اوسکے کامون
کی مصلحت سے آگاہ ہونا اور اوسکی غرض دریافت کرنا کسیطرح ممکن نہین - اوسپر کوئی اندازہ و احتساب واقع
نہین ہو سکتا اور مخلوقات کی عقل و تمیز و توانائی اوسکی ذات کی معرفت تک منتہی نہین ہو سکتی - اور دوسرے
مقام مین فرمایا ہے اپنے پروردگار سے اکثر اوقات دعا کیا کرو اسلئے کہ اگر خدا آگاہ ہو کہ تم ایک دوسرے کیواسطے مددگار
ہو تمھاری دعا ضرور قبول کرتا ہے اور تمھاری حاجتین برلاتا ہے اور جس چیز کی تمکو آرزو ہے وہ عطا فرماتا ہے اور اپنے
خزانون سے اپنی عطا مین تمپر نازل کرتا ہے جو کبھی فنا نہین ہوتین - اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ جب تم روزہ
رکھو اپنے نفس کو ہر ایک نجاست سے پاک کرو - اور دلونکے خالص و صافی کے ساتھ جو اونکا پیدا و خیالات فاسدہ سے

پاک ہو جس شخص خدا کے لئے روزہ رکھو پس یقینکہ حق تعالی بہت جلد دلہای آلودہ اور نیتہای فاسدہ کا اصلاح کرے روزہ رکھنے
سے مانع ہوگا جو تمہارا منہ کو کھانے سے باز رکھیں بلکہ لازم ہے کہ تمہاری تمام اعضاو جوارح تمام گناہوں سے روزہ رکھیں
اسلیئے کہ خدا تم سے اس امر پر راضی نہیں ہوتا کہ تم کھانے سے روزہ رکھو۔ بلکہ تمام افعال قبیحہ اور گناہ و
بدی سے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ اور جب نماز پڑھو اپنے دل اور فکر کو نماز کیطرف متوجہ کرو۔ اور تضرع و توسل
کے ساتھ دعاے پاکیزہ سے خدا کی درگاہ میں دعا مانگو اور خضوع و خشوع و شکستگی و خاکساری کے ساتھ اوس سے
اپنی حاجت و منفعت و مصلحت طلب کرو۔ اور جب سجدہ کرو دنیا کی فکر اور خیالات بد اور کردار ہای ناشائستہ
کو اپنے سے دور کرو۔ اور مکر و کینہ اور ظلم و تعدی اور اکل حرام کی خواہش اپنے دل میں باقی نہ رکھو۔ اور یہ
تمام صفات ذمیمہ اپنے سے زائل کرو۔ ہر روز تین وقت نماز ہای واجب ادا کرو۔ پہلے نماز صبح کو اور اوس میں
آٹھ سورے پڑھو اور ہر سورے میں تین سجدے تین تکبیروں کے ساتھ ادا کرو۔ دوسرے نماز دوپہر کو اور
اوس میں پانچ سورے پڑھو۔ تیسرے نماز شام کو اور اوس میں پانچ سورے مع اوسکے سجدوں کے پڑھو۔ یہ وہ
نمازیں ہیں جو تمپر واجب ہیں جو کوئی اس سے زیادہ نماز ہائے نافلہ پڑھے اوسکا ثواب خدا پر ہے

باب چوتھا۔ قصص حضرت نوح علیہ السلام میں۔ اور اسمیں دو فصلیں ہیں۔

فصل پہلی۔ حضرت نوح کی ولادت و وفات اور مدت عمر و اسماء و نقش نگین و احوال اولاد و اخلاق
پسندیدہ اور بعض حالات مجمل کا بیان۔ قطب راوندی وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت نوح پسر لامک پسر متوشلخ
پسر اخنوخ یعنی حضرت ادریس تھے۔ اور بسند معتبر حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ ایک شامی نے حضرت
امیر المومنین سے پوچھا کہ حضرت نوح کا نام کیا تھا۔ فرمایا اونکا نام سکن تھا اور اسلیئے نوح کہتے ہیں کہ اپنی قوم
کے لیئے نو سو پچاس برس نوحہ و گریہ کیا۔ اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ نوح کا نام عبد الغفار
تھا اور اسلیئے نوح کہتے ہیں کہ اپنے لیئے نوحہ کرتے تھے۔ اور بسند معتبر آنحضرت سے منقول ہے کہ نوح کا نام عبد الملک
تھا اور اسلیئے نوح کہتے ہیں کہ آنحضرت نے پانسو برس نوحہ و گریہ کیا۔ اور دوسری حدیث معتبر میں فرمایا ہے
کہ اونکا نام عبد الاعلی تھا۔ مولف فرماتے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ سب نام حضرت نوح کے ہوں اور ان
سب ناموں سے اونکو پکارتے ہوں۔ بسند معتبر حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ جب نوح کشتی میں سوار
ہوے حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ اے نوح جب تمکو غرق ہونے کا خوف ہو ہزار مرتبہ کہو۔ لا الہ
الا اللہ اور مجھسے نجات طلب کرو تاکہ تمکو اور اونکو جو تمپر ایمان لائے ہیں نجات عطا کروں۔ جب حضرت
نوح اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہوے اور بادبان کھول دیئے اوسوقت تند ہوا چلنے لگی اور
نوح کو غرق ہونے کا خوف ہوا پھر وہ ہوا اسقدر زیادہ ہوئی کہ ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ سکے اور پھر

زبان سریانی مین کہا ھلولیا الفا الفا یا ماریا اتقن کشتی کا اضطراب کم ہوگیا اور کشتی وہان سے روانہ ہوئی۔ حضرت نوح نے کہا جن کلمون کی برکت سے خدا نے غرق ہونے سے مجھے نجات دی اسکے سزاوار نہین کہ یہی مجھسے علحدہ رہین پھر انگوٹھی بنوا کر کلمات اوسکے نگین پر نقش کیے لا الہ الا اللہ الف مرۃ یا رب اصلحنی۔ یہ اوس کلام سریانی کی ترجمہ زبان عربی مین تھا اور زبان اردو مین اوسکا ترجمہ یہ ہی ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ کہتا ہون۔ اے پروردگار میرے حال کی اصلاح کر۔ کتب معتبرہ مین وہب سے روایت کی ہی کہ حضرت نوح نجار یعنی بڑھئی تھے اور آپ کا رنگ گندم گون اور چہرہ باریک سر دراز آنکھین بڑی ساق پا پتلی رانون مین گوشت بہت ناف سے بزرگ داڑھی لمبی اور گھنی تھی اور بہت تنومند و بلند قامت تھے اور آپکا غضب و غصہ نہایت شدید ہوتا تھا جب مبعوث ہوے اوسوقت آپکی عمر آٹھ سو پچاس برس کی تھی اور نو سو پچاس برس تک اپنی قوم کو اسلام کیطرف ہدایت کی مگر اوس قوم مین سواے سرکشی و طغیان کے اور کوئی چیز زیادہ نہوئی اور تین قرن اوس قوم پر گذرے یعنی ابتداے زمانہ حضرت نوح مین جو لوگ تھے وہ سب تمام ہوگئے اور اونکے فرزند جو باقی رہے وہ بھی صاحب اولاد ہوے۔ لوگ اپنے فرزندان خردسال کو نوح کے سامنے لاکر کھڑا کرتے اور کہتے تھے اے فرزند اگر تو میرے بعد زندہ رہا اس دیوانہ کی اطاعت نکرنا اور بسند حسن حضرت صادق سے منقول ہی کہ حضرت نوح دو ہزار پانسو برس زندہ رہے آٹھ سو پچاس برس مبعوث ہونے سے پہلے اور نو سو پچاس برس اپنی قوم مین رہکر دین اسلام کیطرف اونکی دعوت و ہدایت کرتے رہے پھر دو سو برس مین کشتی بنائی اور کشتی سے اوترنے اور زمین کا پانی خشک ہونے کے بعد پانسو برس زندہ رہے اس مدت مین شہر بنائے اور اپنی اولاد کو اونمین بسایا۔ جب دو ہزار پانسو برس تمام ہوے ملک الموت اونکے پاس آئی جسوقت کہ دھوپ مین بیٹھے ہوئے تھے اور کہا السلام علیک ای نوح۔ حضرت نوح نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا اے ملک الموت کیون آئے ہو۔ کہا اسلیے کہ تمھاری روح قبض کرون۔ پوچھا اجازت دیتے ہو کہ دھوپ سے اوٹھکر سایہ مین جاؤن۔ کہا ہان۔ حضرت نوح وہان سے اوٹھکر سایہ مین آئے اور کہا ای ملک الموت جتنی عمر میری دنیا مین گذری وہ اس دھوپ سے سایہ مین آنے کے مانند ہی اب خدا نے جو حکم تمکو دیا ہی اوسکی تعمیل کرو۔ اوسوقت ملک الموت نے حضرت کی روح مقدس قبض کی۔ اور بسند معتبر امام زادہ عبد العظیم سے منقول ہے کہ امام علی نقی نے فرمایا کہ حضرت نوح کی عمر دو ہزار پانسو برس کی تھی۔ حضرت نوح ایک روز کشتی مین سوتے تھے ناگاہ ہوا نے آپکی شرمگاہ بے پردہ کردی۔ حام و یافث یہ دیکھکر ہنسنے لگے مگر سام نے اونکو ہنسنے سے منع کیا اور جب ہوا بے پردہ کرتی تھی سام اوسکو ڈھانپ دیتے تھے اور جب سام ڈھانپتے تھے حام و یافث کھول دیتے تھے۔ حضرت نوح نے بیدار ہوکر دیکھا کہ حام و یافث ہنس رہے ہین اوسکا سبب پوچھا۔

سام نے جو کچھ گذرا تھا بیان کیا نوح نے اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھا کر کہا خداوندا نطفہ حام کو بدل دے
تاکہ سوائے سیاہ کے کوئی سفید اوس سے پیدا نہو اور اسیطرح نطفہ یافث کو بھی متغیر کردے حق تعالے نے اون دونون
کے نطفون کو بدل دیا۔ نوح نے حام و یافث سے کہا کہ حق تعالے نے تمھاری اولاد کو قیامت تک سام کی
اولاد کا غلام و خدمتگار مقرر کیا اسلیئے کہ اوسنے میرے ساتھ نیکی کی اور تم میرے عاق ہوئے اور اس عاق ہونے
کی علامت ہمیشہ تمھاری اولاد مین ظاہر و باقی رہیگی اور اسیطرح نیک کرداری کی علامت فرزندان سام مین
باقی رہیگی جبتک دنیا باقی ہے۔ تمام عالم مین جو لوگ حبشی ہین وہ حام کے فرزند ہین اور تمام ترک و سقالبہ
اور یاجوج و ماجوج اور اہل چین جس جگہ ہون یہ سب یافث کے فرزند ہین اور اونکے سوا جو لوگ سرخ
و سفید ہوتے ہین وہ سام کے فرزند ہین۔ اور خدا نے حضرت نوح پر وحی نازل فرمائی کہ مین ذاتی کمان
یعنے قوس قزح کو اپنے بندون اور شہرون کے لیئے ایک امان قرار دیا اور اوسکو اپنے اور اپنے بندون کے
درمیان ایک پیمان مقرر کیا تاکہ قیامت تک اوسکے سبب غرق ہونے سے محفوظ رہین اور کون شخص مجھسے
زیادہ اپنے عہد و پیمان پر وفا کرنے والا ہے۔ نوح بہت خوش ہوئے اور سبکو اسکی بشارت دی۔ اوس زمانے
مین اس کمان کے ساتھ زہ اور تیر بھی ہوتا تھا بعد اسکے وہ زہ اور تیر زائل ہو گئے اور یہ کمان سبکے
لیئے غرق ہونے سے امان قرار پائی۔ ایک روز شیطان حضرت نوح کے پاس آیا اور کہا مجھپر تمھارا بہت
بڑا احسان ہے تم مجھسے کسی نصیحت کی خواہش کرو مین تمسے کبھی خیانت نکرونگا۔ نوح یہ سنکر دلتنگ
ہوئے اور نہ چاہا کہ اوس سے کچھ سوال کرین مگر حق تعالے نے وحی نازل فرمائی کہ اوس سے ہمکلام ہو اور
سوال کرو مین ایسے کلام سے اوسکو گویا کرونگا جو خود اوسپر حجت ہو۔ نوح نے شیطان سے کہا جو کہنا
چاہتا ہے کہہ۔ شیطان نے کہا جب ہم فرزند آدم کو بخیل یا صاحب حرص یا حاسد و جابر و ظالم یا کامون مین
تعجیل کرنے والا پاتے ہین گیند کے مانند اوسکو اوڑا لیجاتے ہین۔ اور جب ہم مین سے یہ سب اخلاق کسی
ایک شخص مین جمع ہوتے ہین اوسکا نام شیطان متمرد رکھتے ہین۔ نوح نے پوچھا مینے تیرے ساتھ کیا احسان کیا ہے
کہا وہ احسان یہ ہے کہ تمنے اہل زمین پر نفرین کی اور ایک ساعت مین سبکو جہنم کیطرف بھیجکر اونکی فکر سے
مجھکو فارغ کر دیا۔ اگر تم نفرین نکرتے ایک مدت دراز تک مین اونکی فکر مین مشغول و مصروف رہتا۔ اور
بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ کشتی سے اوترنے کے بعد حضرت نوح پانسو برس زندہ رہے
اوسوقت جبرئیل اونکے پاس آئے اور کہا اے نوح اب تمھاری پیغمبری تمام اور تمھاری عمر آخر ہوئی خدا کا اسم
بزرگ اور میراث علم و آثار علم و پیغمبری جو تمھارے پاس ہین اپنے فرزند سام کے سپرد کرو اور حق تعالے نے
فرمایا ہے کہ مین زمین کو ایسے عالم سے کبھی خالی نرکھونگا جسکے سبب لوگ میری اطاعت سے آگاہ ہون اور

اون سب کی نجات کا باعث ہو جو ایک پیغمبر کی رحلت سے دوسرے پیغمبر کے مبعوث ہونے تک پیدا ہون اور ہرگز زمین کو اپنی حجت سے خالی نہ رکھونگا وہ حجت جو لوگون کو میری طرف ہدایت کرے اور میرے احکام کو جانتا ہو بعد سیتھ کے میں نے حکم دیا ہی اور مقدر کیا ہی کہ ہر گروہ کے لیے ایک ہدایت کرنے والا مقرر کرون جو سعادتمندون کی ہدایت کرے اور اونکے سبب اشقیا پر میری حجت تمام ہو حضرت نوحؑ نے اسم اعظم و میراث علم و آثار علم پیغمبری اپنے فرزند سام کے سپرد کیے اور حام و یافث کے پاس کوئی ایسا علم نہ تھا جس سے نفع حاصل کر سکتے حضرت نوحؑ نے اونکو حضرت ہودؑ کی بشارت دی جو نوحؑ کے بعد مبعوث ہونے والے تھے۔ اور اونکو حکم دیا کہ ہودؑ کی پیروی کرین اور ہر سال ایک مرتبہ وصیتنامہ نکال کر دیکھین اور وہ دن اونکا روز عید قرار پائے جیسا کہ آدمؑ نے حکم دیا تھا۔ بعد اسکے فرزندان حام و یافث مین ظلم و تعدی کا شیوع ہوا اور فرزندان سام پنہان ہو گئے اور جو علم اونکے پاس تھا اوسکو مخفی رکھا۔ اور نوحؑ کے بعد حام و یافث کی دولت سام پر جاری ہوئی اور اونپر مسلط ہوئی جیسا کہ اسکا ذکر خدا نے قرآن مین فرمایا ہی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ یعنے مین نے جبارون کی دولت نوحؑ پر ترک کر دی اور خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کو بھی اسیطرح عزیز و غالب کریگا۔ اہل سند و ہند و حبشہ حام کے فرزند ہین اور عرب و عجم فرزندان سام ہین اور حضرت محمدؐ کی امت مین انکی دولت اونپر جاری ہوئی۔ اور اس وصیت کو ایک عالم دوسرے عالم کے بعد میراث مین لیتا تھا تا آنکہ حق تعالےٰ نے حضرت ہودؑ کو مبعوث کیا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ قوم نوحؑ مین ہر شخص کی عمر تین سو برس کی ہوا کرتی تھی۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ نوحؑ کی عمر دو ہزار چار سو پچاس برس کی تھی مولف فرماتے ہین۔ احادیث گذشتہ باہم موافق اور قابل اعتماد ہین اور اس حدیث مین شاید وہ مدت عمر جب کسی امر کے متوجہ نہ تھے از اول تا آخر حساب نہ کیا ہو۔ بعضے ارباب تاریخ آنحضرت کی عمر ہزار سال کی بھی کہتے ہین اور بعضے ایک ہزار چار سو پچاس برس اور بعضون نے ایک ہزار ایک سو ستر سال اور بعضون نے ایک ہزار تین سو سال کی بھی کہی ہی۔ اور یہ تمام اقوال جو احادیث معتبرہ کے خلاف ہین فاسد اور غیر معتمد ہین۔ بسند معتبر حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ آدمیون نے تین چیزین تین شخصون سے حاصل کی ہین۔ ایوبؑ سے صبر۔ نوحؑ سے شکر۔ فرزندان یعقوبؑ سے حسد۔ بسند موثق و غیرہ آن حضرت امام محمد باقرؑ و حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہی کہ اس آیت کی تفسیر جو وصف حضرت نوحؑ مین ہی اسطرح فرمائی ہے اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا تحقیق کہ نوح بہت شکر کرنے والے تھے۔ فرمایا اسلیے نوحؑ کو عبد شکور یعنے بندہ شکر کنندہ کہتے ہین کہ ہر صبح و شام یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّهٗ مَا اَصْبَحَ وَاَمْسٰى بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ عَافِيَةٍ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْحَمْدُ

عَلَیَّ وَلَکَ الشُّکْرُ بِهَا عَلَیَّ حَتّٰی تَرْضٰی وَبَعْدَ الرِّضَا اور اس دعا کے الفاظ مین اختلاف قلیل روایتون
کے درمیان واقع ہوا ہے جسکو مینے بحار الانوار مین لکھا ہے اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب
حضرت نوحؑ کشتی سے اوترنے کے بعد درخت لگانے کے لئے مامور ہوے شیطان بھی اوسوقت اونکے پہلو مین
تھا جب انگور کا درخت لگانا چاہا شیطان نے کہا یہ درخت خاص میرے لئے ہے۔ نوحؑ نے فرمایا تو دروغ کہتا
ہے شیطان نے کہا پھر اسمین سے کتنا حصہ مجھے دوگے۔ فرمایا دو ثلث اسی لئے مقرر ہوا کہ انگور کا شیرہ جوش
کھانے کے بعد جب تک دو ثلث کم نہو جائے حلال نہین۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ شیطان نے
درخت انگور کے لئے حضرت نوحؑ سے نزاع کی اوسوقت جبرئیلؑ نے آکر نوحؑ سے کہا اس درخت مین شیطان کا بھی
حق ہے وہ اسکو دیدو۔ نوحؑ نے فرمایا ایک ثلث شیطان کو دیتا ہون وہ راضی نہوا پھر نصف دیا اوس پر بھی راضی نہوا
جبرئیلؑ نے اوس درخت مین آگ لگا دی وہ دو ثلث جل گیا اور ایک ثلث باقی رہا اوسوقت جبرئیل نے نوحؑ
سے کہا جسقدر جل گیا وہ شیطان کا حصہ اور جو باقی رہا وہ تمھارا حصہ ہے اور تمپر حلال ہے۔ بسند حسن حضرت امام
محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب نوحؑ کشتی سے اوترے اور زمین پر درخت لگائے سب درختون کے ساتھ درخت
خرما بھی لگایا بعد اسکے اپنی اولاد اور متعلقون کیطرف تشریف لیگئے۔ ابلیس لعین نے آکر درخت خرما اوکھیڑ ڈالا
جب نوحؑ وہان سے پھر آئے درخت خرما کو وہان نہ پایا اور شیطان کو دیکھا کہ درختون کے پاس کھڑا ہے اوسوقت
جبرئیل نے آکر نوحؑ کو خبر دی کہ شیطان نے درخت خرما اوکھیڑ ڈالا ہے۔ نوحؑ نے شیطان سے کہا تو نے خرمے کا
درخت کیون اوکھیڑا واللہ مین ان تمام درختون سے کسی درخت کو خرما کے برابر دوست نہین رکھتا۔ خدا کی
قسم کھاتا ہون کہ مین اس درخت کو ترک نہ کرونگا اور پھر لگاؤنگا۔ ابلیس نے کہا جب تم لگاؤگے مین اوکھیڑ
ڈالونگا ہان میرے لئے بھی اوسمین حصہ قرار دو تاکہ نہ اوکھیڑون۔ نوحؑ نے ایک ثلث اوسکو دیا وہ راضی نہوا
پھر نصف دیا اوس پر بھی راضی نہوا ابلیس نوحؑ نے اس سے زیادہ دینا قبول نکیا جبرئیل نے نوحؑ سے کہا اے پیغمبر خدا
احسان کرو اسلئے کہ نیکی کرنا تمکو زیبا ہے۔ نوحؑ نے جانا کہ خدا نے اس بارہ مین شیطان کو تسلط دیا ہے۔ پھر دو
ثلث اوسکا حصہ مقرر کیا اسی لئے یہ امر قرار پایا کہ اوسکا عصیر جوش کھانے کے بعد جبتک دو ثلث جو شیطان
کا حصہ ہے کم نہو جائے حلال نہین۔ خاصّہ و عامّہ نے وہب سے روایت کی ہے کہ جب نوحؑ کشتی سے اوترے اوسوقت
جن درختون کو اپنے ہمراہ کشتی مین لائے تھے اونکو پھر زمین پر لگایا اور اوسیوقت اونمین میوہ لگا مگر انگور کا درخت
اون درختون مین نظر نہ آیا اسلئے کہ ابلیس نے اوسے اوکھیڑ کر چھپا دیا تھا۔ حضرت نوحؑ اوٹھے اور کشتی مین جاکر
اوسے تلاش کرنا چاہا۔ جو فرشتہ اونکے ہمراہ تھا اوسنے کہا یہین بیٹھیے آپکے لئے درخت انگور یہین لا دینگے مگر
انگور کے شیرہ مین آپکا ایک شریک بھی ہے اوسکی شرکت کا حق بخوبی ادا فرمایئے۔ نوحؑ نے کہا ساتوان حصہ اوسکو

دیتا ہوں اور چھٹے حصے اپنے لیے رکھتا ہوں - فرشتے نے کہا اس سے زیادہ نیکی کیجئے اسلئے کہ آپ نیک کردار ہیں -
نوح نے کہا چھٹا حصہ دونگا - اوسنے کہا اس سے زیادہ نیکی فرمایئے اسلئے کہ آپ نیکوکار ہیں - نوح نے کہا پانچوان
حصہ دونگا - اوسنے کہا اس سے زیادہ نیکی کیجئے اسلئے کہ آپ نیک کردار ہیں - اسیطرح حضرت نوح زیادہ کرتے
تھے اور وہ فرشتہ اوس سے زیادہ کی خواہش کرتا تھا یہانتک کہ حضرت نوحؑ نے دو ثلث اوسکے لیے اور ایک ثلث
اپنے لیے مقرر کیا اوسوقت وہ فرشتہ راضی ہوا - اسی لیے دو ثلث جو شیطان کا حصہ ہے وہ حرام ہوا اور ایک
ثلث جو حضرت نوح کا حصہ ہے وہ حلال ہے - دوسری حدیث میں عبداللہ ابن عباس سے منقول ہے کہ شیطان
نے نوح سے کہا کہ تمہارا احسان اور حق جو مجھپر ہے اوسکے عوض چند خصلتیں تمکو سکھاتا ہوں - نوح نے پوچھا
کیا حق مجھپر ہے - کہا وہ دعا جو تمنے اپنی قوم کے حق میں کی اور وہ سب ایکبارگی ہلاک ہوگئے اور میں اونکی فکر
سے فارغ ہوا - اے نوح تمکو لازم ہے کہ تکبر و حرص و حسد سے حذر کرو - بدرستیکہ مجھکو تکبر نے سجدۂ آدمؑ سے
باز رکھا اور میں اوسکے سبب کافر و شیطان رجیم ہوا - حرص نے آدمؑ کو اسپر آمادہ کیا کہ باوجودیکہ تمام
بہشت کو اونپر حلال کیا تھا اور ایک درخت کی ممانعت کی تھی پھر بھی اوسکو کھایا اور کھانے کے بعد بہشت
سے خارج کیے گئے - حسد کے سبب سے فرزندانِ آدمؑ یعنے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا - حضرت نوحؑ نے
پوچھا فرزندانِ آدمؑ پر تیری قدرت کسوقت زیادہ ہوتی ہے - کہا غیظ و غضب کے وقت - فصل دوسری
حضرت نوحؑ کا اپنی قوم میں مبعوث ہونا اور جو امور کہ اونکو اور اونکی قوم کے درمیان غرق ہونے تک واقع
ہوئے اور تمام حالات آنحضرتؑ کا بیان علی بن ابراہیم نے بسند حسن حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے
کہ حضرت نوحؑ تین سو برس اپنی قوم میں رہے اور خدا کی طرف اونکو ہدایت کی مگر کسی نے قبول نہ کیا اوسوقت
اپنی قوم پر نفرین کرنا چاہا لیکن وقت طلوع آفتاب ملائکۂ آسمان اول کے بارہ ہزار قبیلے نوحؑ کے پاس آئے
اور یہ سب عظمائے ملائکہ سے تھے - نوحؑ نے اونسے پوچھا تم کون ہو - کہا ہم ملائکۂ آسمان اول کے بارہ ہزار قبیلے
ہیں آسمان اول کی گندگی پانسو برس کی راہ کی ہے اور آسمان اول سے زمین تک بھی پانسو برس کی راہ ہے
طلوع آفتاب کے قریب ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور اسوقت تمہارے پاس پہونچے ہم تمسے سوال کرتے ہیں کہ
ابھی اپنی قوم پر نفرین نکرو - نوح نے کہا میں نے اونکو تین سو برس کی مہلت دی - جب تین سو برس گذر چکے
اور وہ ایمان نہ لائے پھر اونپر نفرین کرنا چاہا اوسوقت ملائکۂ آسمان دوم کے بارہ ہزار قبیلے نوحؑ کے پاس
آئے - نوح نے پوچھا تم کون ہو - کہا ہم ملائکۂ آسمان دوم کے بارہ ہزار قبیلے ہیں - آسمان دوم کی گندگی پانسو
برس کی راہ ہے آسمان دوم سے آسمان اول تک - اور پھر آسمان اول سے زمین تک بھی اسیقدر فاصلہ ہے طلوع
آفتاب کے وقت ہم وہاں سے چلے اور چاشت کے وقت تمہارے پاس پہونچے ہم تمسے سوال کرتے ہیں کہ ابھی

اپنی قوم پر نفرین نکرو - نوح نے کہا پھر اونکو تین سو برس کی مہلت دیتا ہون - جب یہ تین سو برس بھی
گذر چکے اور وہ لوگ ایمان نہ لائے اونپر نفرین کرنا چاہا اوسوقت حق تعالے نے فرمایا اِنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ
مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ یعنے بدرستیکہ تمھاری قوم سے
کوئی ایمان نہ لائیگا مگر وہی جو ایمان لاچکا ہے پس اون فعلون کے سبب جو یہ لوگ عمل مین لاتے ہین غمگین
نہ رہو - حضرت نوح نے عرض کی رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا إِنَّكَ
إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا یعنے کوئی باشندہ کافرون سے
روی زمین پر نچھوڑ بدرستیکہ اگر اونکو چھوڑیگا تیرے بندون کو گمراہ کرینگے اور اونسے پیدا ہوگا مگر فاجر سخت
کفر کرنے والا - پھر حق تعالے نے حضرت نوح کو حکم دیا کہ خرمے کے درخت بوئین - جب حضرت نوح کی قوم کا اونکی
طرف گذر ہوتا بطور استہزا کہتے کہ یہ مرد پیر جسکی عمر نوسو پچاس برس کی ہو چکی ہے اب خرمے کے درخت لگاتا ہے -
پھر آنحضرت پر پتھر مارتے جب پچاس برس گذر گئے اور خرمے کے درخت بلند اور مستحکم ہوئے خدا کا حکم ہوا کہ اب
ان درختون کو کاٹو - حضرت نوح کی قوم نے یہ حال دیکھکر پھر استہزا شروع کیا اور کہا یہ مرد پیر بیوقوف ہوگیا
ہے پیری نے اپنا اثر اسمین ظاہر کیا ہے جو درختون کو تیار ہونے کے بعد کاٹ رہا ہے - جیسا کہ حق تعالے نے
فرمایا ہے وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ
مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ یعنے اشراف قوم سے جب کوئی گروہ اونکی طرف گذرتا
اونسے استہزا کرتا - نوح نے اونسے کہا اگر ابہی تم استہزا کرتے ہو پس بدرستیکہ جب تمپر عذاب نازل ہوگا
اوسوقت ہم بھی تمسے استہزا کرینگے جیسا کہ تم استہزا کرتے ہو - اور تھوڑے دنون کے بعد تمکو معلوم ہوجائیگا
کہ ہم مین تم مین استہزا کا سزاوار کون ہے - امام علیہ السلام نے فرمایا پھر خدا نے کشتی بنانے کا حکم دیا اور
جبرئیل بحکم خدا نازل ہوئے اور کشتی بنانے کا طریقہ اونکو بتایا اور اوسکا طول ایک ہزار دوسو گز اور
عرض آٹھ سو گز اور بلندی اسی گز مقرر کی - نوح نے کہا خداوندا کشتی بنانے مین کون شخص میری مدد
کریگا - فرمایا اپنی قوم مین ندا کرو کہ اس کشتی بنانے مین جو کوئی میری مدد کریگا اور اسکے تختے تراشیگا
جو برادہ نکلیگا وہ سب اوسکے لیے سونا چاندی ہو جائیگا - جب نوح نے اپنی قوم مین یہ ندا کی پھر سب نے
استہزا کیا اور کہا یہ شخص جنگل مین کشتی بناتا ہے - اور بسند حسن دیگر آنحضرت سے منقول ہے کہ جب حق تعالے
نے قوم نوح کو ہلاک کرنا چاہا پہلے اونکی عورتون کو بانجھ کر دیا کہ چالیس برس تک اونسے کوئی فرزند پیدا
نہوا اور جب نوح کشتی بنا چکے خدا نے اونکو حکم دیا کہ بزبان سریانی ندا کرو جب ندا کی کوئی چرند و پرند
تک باقی نرہا جو حاضر نہوا ہو - اوسوقت نوح نے ہر جنس کے حیوان کا ایک جوڑا لیکر کشتی مین داخل

کیا اور تمام اہل عالم سے جو لوگ اوسپر ایمان لائے تھے وہ اسّی آدمی تھے - پھر خدا نے اوسپر وحی نازل کی -
اِحْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ
وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ یعنے کشتی مین لا ہر قسم کی دو جوڑے یعنی دو دو اور اپنے اہل کو داخل کر مگر
وہ کہ جسکی خبر ہمنے پیشتر تمکو دی ہے کہ کشتی مین داخل نکرنا - اس سے حضرت نوحؑ کی زوجہ اور ایک فرزند مراد
ہے - اور اپنے اہل کے سوا اونکو بھی کشتی مین داخل کرو جو تجپر ایمان لائے ہین - اور اوسپر ایمان نہین لائے
تھے مگر تھوڑے لوگ - اور وہ کشتی مسجد کوفہ مین بنائی گئی - جب قوم نوحؑ کے ہلاک ہونے کا وقت معین
آپہونچا اوسوقت حضرت نوحؑ کی زوجہ اوس جگہہ روٹی پکا رہی تھی جو اب مسجد کوفہ مین فار التنور کے نام سے
مشہور ہے - نوحؑ نے ہر جنس کے حیوان کے لئے کشتی مین ایک مقام تجویز کیا تھا اور وہان اون جانورون کو
جن چیزون کی احتیاج ہوتی تھی وہ سب جمع کیا تھا - ناگاہ زوجہ نوحؑ نے آواز دی کہ تنور سے پانی
اوبلا آتا ہے - نوحؑ تنور کے پاس آئے اور اوسکے منھہ کو مٹی سے بند کرکے اوسپر مہر کر دی تاکہ پانی باہر نہ
نکلے - جب تمام جانورون کو کشتی مین داخل کر چکے پھر تنور کے پاس آئے اور مہر توڑ کر مٹی اوٹھالی -
آفتاب نظرون سے چھپ گیا اور آسمان سے پانی علی الاتصال برسنے لگا نہ یہ کہ قطرہ قطرہ برسے - اور
زمین پر جتنے پانی کے چشمے تھے وہ سب جوش مین آئے - جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ
السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ وَحَمَلْنَاهُ
عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ یعنی پس ہمنے آسمان کے دروازے آب ریزندہ کے ساتھ کھول دیئے اور
ہمنے زمین سے پانی کے چشمے شگافتہ کئے پس آسمان و زمین کا پانی آپسمین ملگئے اوس امر کے لئے جو مقدر
ہوا تھا - یا اوس مقدار کے مطابق جسکا اندازہ ہو چکا تھا اور ہمنے نوحؑ کو کشتی پر سوار کیا جو تختون
اور میخون سے بنائی گئی - پھر خدا نے فرمایا تم سب کشتی مین سوار ہو درحالیکہ کشتی روانہ ہونے اور ٹھیرنے
ہونے کے وقت خدا کے نام سے برکت طلب کرو - یا دونون وقت بسم اللہ کہو - یا کشتی کا روانہ اور ٹھیرنا
ہونا خدا کے نام سے ہے - بعد اسکے کشتی نے حرکت کی اور روانہ ہوئی - نوحؑ نے اپنے فرزند کافر کو دیکھا کہ وہ
پانی مین غوطے کھا رہا ہے اوس سے کہا يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ یعنے ای میرے
فرزند ہمارے ساتھ سوار ہو اور کافرون مین شامل نہو - اوسنے کہا - سَآوِي إِلَى جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ
الْمَاءِ یعنی مین جلد کسی پہاڑ کی پناہ ڈھونڈھ لونگا جو مجھکو پانی سے بچالیگا - نوحؑ نے کہا لَا عَاصِمَ
الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ یعنے آج کے دن عذاب خدا سے کوئی بچانے والا نہین ہے مگر وہ
شخص جسپر کہ خدا رحم کرے - پھر حضرت نوحؑ نے کہا رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ

وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ اے پروردگار بدرستیکہ میرا فرزند میرے اہل سے ہے اور بدرستیکہ تیرا وعدہ حق ہے اور تو سب حکم کرنے والون سے زیادہ حکم کرنے والا ہے۔ حق تعالےٰ نے فرمایا يَا نُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّيْ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ اے نوح بدرستیکہ وہ فرزند تمھارے اہل سے نہین ہے جنکی نجات کا مین نے وعدہ کیا ہے اسلیے کہ وہ عمل ناشائستہ کرنے والا ہے۔ پس مجھسے اوس چیز کا سوال نکرو جسکا علم تمکو حاصل نہین۔ بدرستیکہ مین تمکو اسلیے اس امر کی نصیحت کرتا ہون کہ جاہلون سے نقرار پاؤ۔ نوح نے کہا رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْ اَكُنْ مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ۔ بدرستیکہ اے پروردگار مین اس امر سے تیری پناہ طلب کرتا ہون کہ تجھسے اوس چیز کا سوال کرون جسکا علم مجھکو نہو اور اگر تو مجھکو نہ بخشیگا اور مجھپر رحم نہ کریگا مین زیان کارون سے قرار پاؤنگا۔ پس وہی ہوا جو خدا نے فرمایا تھا اور انکے درمیان موجین حائل ہوئین اور وہ پسر جملہ غرق شدہ گان سے ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا پھر وہ کشتی روانہ ہوئی اور موجون کے تلاطم نے اوسکو مکہ معظمہ تک پہونچا دیا اور کشتی نے خانہ کعبہ کے گرد طواف کیا۔ اوسوقت خانہ کعبہ کے سوا تمام دنیا غرق ہوگئی تھی۔ اور اسیلیے خانہ کعبہ کو بیت العتیق کہتے ہین کہ وہ غرق ہونے سے آزاد رہا۔ چالیس دن تک آسمان سے پانی برستا رہا اور زمین سے پانی کے چشمے اوبلتے رہے اور یہانتک کشتی بلند ہوئی کہ آسمان سے ٹکرانے لگی۔ اوسوقت حضرت نوح نے اپنے ہاتھ اوٹھا کر کہا یَا رَحْمٰنُ اَغِثْنِیْ یعنے اے پروردگار احسان کر۔ حق تعالےٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اپنا پانی جذب کرے جیسا کہ خود فرماتا ہے۔ وَقِيْلَ يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ وَيَا سَمَاۗءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاۗءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ اور کہا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کرے اور اے آسمان پانی برسانا موقوف کردے اور تمام پانی زمین مین جذب ہوگیا اور خدا نے کافرون کے ہلاک کرنے اور مومنون کی نجات دینے کے لیے جو حکم جاری کیا تھا وہ وقوع مین آیا اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہری پھر حضرت نے فرمایا جتنا پانی زمین کا تھا زمین نے اوسکو جذب کرلیا اور جب آسمان کے پانی نے زمین مین جذب ہونا چاہا زمین نے قبول نکیا اور کہا خدا نے مجھکو محض اپنے پانی جذب کرنے کا حکم دیا ہے۔ پس آسمان کا پانی اوسیطرح استادہ رہا اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہر گئی۔ جودی ایک بڑے پہاڑ کا نام ہے جو شہر موصل مین ہے۔ بعد اسکے خدا نے جبرئیل کو بھیجا اور حکم دیا کہ آسمان کا پانی اون دریاؤن مین داخل کردو جو دنیا کے گرد ہین۔ پھر حضرت نوح سے فرمایا۔ يَا نُوْحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنے اے نوح کشتی سے یا پہاڑ سے نیچے اوترو

ساتھ ہماری سلامتی یا ہماری تحیت اور ہماری برکتوں اور نعمتوں کے تمپر اور ان چند امتوں پر جو کشتی مین تمہارے
ہمراہ تھے اور وہ چند امتین ہین جنکو ہم بہت جلد دنیا کی نعمتوں سے بہرہ ور کرینگے۔ پس اونکو اونکے کفر کے سبب
عذاب دردناک پہونچیگا۔ امام نے فرمایا کہ حضرت نوحؑ شہر موصل مین کشتی سے اوترے تھے۔ اور اونکے ہمراہ اسی
آدمی تھے جو سب مومن تھے۔ پس وہان مدینۃ الثمانین بنایا۔ حضرت نوحؑ کی ایک دختر تھی جسکو کشتی پر اپنے
ہمراہ لیگئے تھے۔ آدمیون کی نسل اوسی سے ہم پہونچی۔ اور اسی لیے حضرت رسولخداؐ نے فرمایا ہے کہ نوحؑ دو باپون سے
ایک باپ ہین یعنی حضرت آدم کے بعد تمام آدمیون کے باپ وہی ہین۔ اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ سے
پوچھا کہ حضرت نوحؑ کو کیونکر معلوم ہوا کہ اونکی قوم سے کوئی ایمان نہ لائیگا جو اپنی قوم پر نفرین کرینکے وقت یہ کہا کہ
انکی اولاد نہوگی مگر کافر و فاجر۔ فرمایا کیا تو نے نہین سنا جو خدا نے حضرت نوحؑ سے فرمایا تھا کہ اب تمہاری قوم سے
کوئی ایمان نہ لائیگا مگر وہی جو ایمان لاچکے ہین اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب
حق تعالی نے حضرت نوحؑ کی پیغمبری ظاہر کی اوسوقت اونکے شیعون نے جنکو ہمیشہ کافر و نکیجے آزار پہونچتے
تھے یہ یقین کیا کہ اونکی خوشحالی و فارغ البالی کے دن قریب ہین مگر اونکی بلا روز بروز شدید اور اونکا قہر زیادہ
ہوتا جاتا تھا اور اونکا حال نہایت شدت و سختی کے ساتھ منتہی ہوا اور اوس قوم بدکار کا ظلم و جور یہانتک
پہونچا کہ حضرت نوحؑ کو اتنا مارتے تھے کہ تین تین دن تک بیہوش رہتے تھے اور حضرت کے کانون سے خون جاری
رہتا تھا۔ اسکے بعد ہوش مین آتے تھے۔ حضرت نوحؑ کی پیغمبری سے تین سو برس گذرنے کے بعد یہ معاملات
پیش آئے۔ مگر باوجود اس حال کے حضرت نوحؑ اپنی قوم کو خدا کیطرف ہدایت کرتے مگر وہ بھاگتے تھے۔ اگر
پوشیدہ دعوت کرتے تھے کوئی قبول نکرتا تھا۔ اور اگر آشکارا اونکی ہدایت کرتے تھے وہ پشت گردان ہوتے
تھے۔ جب تین سو برس گذر چکے اوسوقت حضرت نوحؑ نے اونپر نفرین کرنے کا ارادہ کیا اور نماز صبح کے بعد نفرین
کرنے کو بیٹھے ناگاہ تین فرشتے ساتوین آسمان سے اونکے پاس آئے اور کہا اے پیغمبر خدا ہماری ایک حاجت تمسے
ہے۔ نوحؑ نے کہا بیان کرو وہ حاجت کیا ہے۔ فرشتون نے کہا ہم تمسے التماس کرتے ہین کہ اپنی قوم پر نفرین
کرنے مین تاخیر کرو اسلیئے کہ یہ پہلا عذاب غضب ہے جو زمین پر نازل ہوگا۔ نوحؑ نے کہا مین آنکو تین سو برس
کی مہلت دیتا ہون یہ کہکر پھر اپنی قوم مین آئے اور سابق کے مانند اونکی دعوت و ہدایت مین مصروف ہوئے
اونھون نے بھی مثل سابق آزار پہونچانا شروع کیا۔ جب وہ تین سو برس بھی ختم ہوئے اور نوحؑ کو اونکے ایمان
لانے سے ناامیدی ہوئی چاشت کے وقت اونپر نفرین کرنیکو بیٹھے ناگاہ چھٹے آسمان سے ایک گروہ ملائکہ نے آکر
سلام کیا اور کہا ہم صبح کو چھٹے آسمان سے روانہ ہوئے تھے اور اب وقت چاشت تمہارے پاس پہونچے ہین بعد
اسکے وہی سوال کیا جو ساتوین آسمان کے فرشتون نے کیا تھا۔ حضرت نوحؑ پھر اونکو تین سو برس کی مہلت

دیکر اپنی قوم مین آئے اور اونکی دعوت و ہدایت مین مشغول ہوے مگر اس دعوت و ہدایت سے اونکی قوم مین سوائے نفرت قبولِ دعوت کے اور کوئی چیز زیادہ نہوئی۔ جب یہ تین سو برس بھی ختم ہوے اور پورے نو سو برس گذر چکے اوسوقت شیعیان نوحؑ نے اونکے پاس آکر اہل قوم اور بادشاہانِ جور کے ظلم و آزار کی شکایت کی جو اونکو اونسے پہونچتی تھی اور سوال کیا کہ اس اذیت و آزار سے نجات پانے کی دعا کرو۔ نوحؑ نے بھی اونکی التماس قبول کی اور نماز پڑھکر دعا کی اوسوقت جبرئیل نازل ہوے اور کہا اے نوح حق تعالیٰ نے تمھاری دعا قبول کی اپنے شیعون سے کہو کہ خرمے کھائین اور اوسکے تخم جمع کرکے بوئین اور اونکی نگہداشت کرین یہانتک کہ وہ میوہ دار ہون جب اون درختون مین میوہ لگیگا خدا بھی اونکو نجات و خوشحالی عطا کریگا۔ حضرت نوحؑ نے خدا کے حمد و ثنا کرنے کے بعد اپنے شیعون کو اس حال کی اطلاع دی وہ سب بہت خوش ہوے اور حکم خدا کے مطابق عمل کیا پھر اون درختون مین میوہ لگنے کا انتظار کرتے رہے۔ جب اونمین میوہ لگا وہ میوہ حضرت نوحؑ کے پاس لائے اور ایفاء وعدہ کے طالب ہوئے۔ اوسوقت نوحؑ نے دعا کی اور خدا نے وحی نازل فرمائی کہ اپنے شیعون سے کہو یہ خرمے بھی کھائین اور پھر اسکی گٹھلیان بوئین جب وہ درخت میوہ دار ہونگے اونکو خوشحالی و نجات عطا کرونگا۔ حضرت نوحؑ کا وعدہ خلاف ہونے کے سبب اونمین سے ایک ثلث نے دین حق ترک کر دیا اور دو ثلث اپنے دین پر باقی رہے اونھون نے اون خرمون کو کھا کر اونکی گٹھلیان بوئین جب وہ سب درخت میوہ دار ہوے حضرت نوحؑ کے پاس آئے اور سوال کیا کہ اپنا وعدہ وفا کرین۔ نوحؑ نے پھر خدا سے دعا کی پس وحی نازل ہوئی کہ اپنے شیعون سے کہو یہ خرمے بھی کھا جاوین پھر اونکی گٹھلیات جمع کرکے بوئین۔ یہ سنکر اور ایک ثلث دین سے پھر گئے ایک ثلث نے اپنے دین پر باقی رہکر حکم خدا کی اطاعت کی اور اون خرمون کی گٹھلیان جمع کرکے بوئین۔ جب وہ سب درخت میوہ دار ہوے اونکا میوہ حضرت نوحؑ کے پاس لائے اور کہا کہ چند لوگون کے سوا ہم مین کوئی باقی نہین رہا اگر اب بھی نجات و خوشحالی مین تاخیر ہوگی یقین ہے کہ سب دین سے برگشتہ ہو جائینگے۔ حضرت نوحؑ نے نماز پڑھی اور دعا کی۔ خداوند نے اصحاب مین ان چند لوگون کے سوا اور کوئی باقی نہین رہا اگر انکی خوشحالی و نجات مین تاخیر ہوگی یہ بھی برخلاف ہو جائینگے۔ اوسوقت خدا نے وحی نازل فرمائی کہ اے نوحؑ مین نے تمھاری دعا قبول کی اب کشتی تیار کرو۔ دعا کے قبول ہونے اور طوفان کے ظاہر ہونے مین پچاس برس کا فاصلہ تھا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ جب حضرت نوحؑ نے حق تعالےٰ سے اپنی قوم کے لئے نزول عذاب کا سوال کیا جبرئیل بحکم خدا نازل ہوے اور خرمے کے سات دانے اپنے ہمراہ لائے اور کہا اے پیغمبر خدا حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ میرے پیدا کئے ہوے اور میرے بندے ہین۔ مین انکو اپنے صاعقون سے ہلاک نہین کرتا مگر تاکید دعوت اور اتمام حجت کے بعد

تمکو لازم ہی کہ اپنی قوم کی دعوت وہدایت مین پھر سعی وشفقت کرو مین اسکا ثواب تمکو دونگا اور اس خرمے کی
گٹھلیان زمین مین بوکر انکے اوگنے اور کامل و میوہ دار ہونے کا انتظار کرو جب انمین میوہ لگیگا اوسوقت
تمکو خوشحالی وخلاصی حاصل ہوگی اور اون مومنون کو بھی اسکی بشارت دو جو تمھارے مطیع ہین۔ جب وہ
درخت اوگے اور بلند ہوے اور مدت دراز کے بعد اونمین میوہ لگا اور وہ میوہ بھی پختہ و رنگین ہوا اوسوقت
نوحؑ نے خدا سے سوال کیا کہ اپنا وعدہ وفا کرے۔ خدا نے حکم دیا کہ ان درختون کے خرمے کی گٹھلیان پھر
دوبارہ بوکر تبلیغ رسالت مین سعی اور اپنی قوم کے ظلم وتعدی پر صبر اور حجت اونپر تمام کرو۔ حضرت نوحؑ نے
اپنے اصحاب سے خدا کا حکم بیان کیا تین سو آدمی اونمین سے مرتد ہوگئے اور کہا نوحؑ جس امر کا دعوی کرتے
ہین اگر وہ حق ہوتا اونکے پروردگار کا وعدہ بھی خلاف نہوتا۔ اور حق تعالے نے اسیطرح سات بار جب
درخت میوہ دار ہوے پھر گٹھلیان بونے کا حکم دیا اور ہربار اون لوگون مین سے جو حضرت نوحؑ پر
ایمان لائے تھے ایک گروہ مرتد ہوجاتا تھا یہانتک کہ بہتر آدمی باقی رہے اوسوقت خدا نے حضرت نوحؑ پر وحی
نازل فرمائی کہ اب صبح نورانی حق شب تاریک باطل سے ظاہر ہوئی اور اون لوگون کے مرتد ہونے
کے سبب جنکی طینت خبیث و بدتھی حق کی کدورت زائل ہوگئی اور وہ پاک وخالص ہوگئے اگر مین تمام
کافرون کو ہلاک کرتا اور اونکو جو کہ مرتد ہوگئے ہین باقی رکھتا اس صورت مین وعدہ سابق سچ نہوتا جو
مین نے اون مومنون سے کیا تھا جنھون نے میری توحید کا تمھارے تمام اصحاب سے اقرار خالص کیا ہی اور
تمھاری رسالت کی حبل المتین سے متمسک ہوے ہین اور وہ وعدہ یہ ہی کہ زمین پر اونکو خلیفہ قرار
دون اونکے لیے اونکا دین مستحکم کرون۔ اور اونکے خوف کو ایمنی سے بدل دون تاکہ اونکے دلون سے شک
زائل ہونے کے سبب میری بندگی خالص ہو۔ پس اونکا خلیفہ قرار دینا اور اونکا دین مستحکم کرنا اور اونکا
خوف ایمنی سے بدل دینا کیونکر ہوسکتا تھا جبکہ مجھکو اوس گروہ کے ضعف یقین کا علم حاصل تھا اور اونکی
زشتی طینت اور بدی پنہانی کو بھی مین جانتا تھا جو نتیجہ نفاق اور رشتہ گمراہی ہے اسلیئے کہ یہ گروہ بھی
اوس بادشاہی کے نعیم کو سونگھتے جو مومنان خالص کو عطا کرتا جبکہ اپنی زمین پر اونکو اپنا خلیفہ قرار
دیتا اور اونکے دشمنون کو ہلاک کرتا اور جب اوس دولت کی مہک انکے دماغ مین پہونچتی ہر آئینہ اوس
خلافت مین طمع کرتے۔ انکا نفاق پنہانی مستحکم ہوتا انکے دلون مین ضلالت وگمراہی جاگزین ہوتی۔ مومنین
خالص سے عداوت ظاہر کرتے اور اونسے جنگ وجدال پر آمادہ ہوتے اور یہ خواہش کرتے کہ سلطنت
وحکومت اور اجرائے امرونہی مین کوئی دوسرا اونکا شریک نہو اور اس فتنہ ونزاع کے سبب استحکام دین
اور انتشار احکام حق درمیان مومنون کے ظاہر نہوتا۔ بعد اسکے حق تعالے نے حضرت نوحؑ کو کشتی

کہ عَمَلٌ بفتح عین و میم و بضم لام با تنوین ہے اور اس حالت مین عَمَلٌ اسم ہوگا اور کسائی اور یعقوب اور سہل
نے کہا ہے کہ عَمِلَ فعل ماضی بفتح عین و کسرہ میم و فتح لام ہے اور غَیْرَ مفعول ہونے کے سبب منصوب ہے پس
بنابر قرات اول کے بعضون نے کہا ہے کہ اسکا مضاف مقدر ہے یعنے صاحب عمل ناشائستہ۔ اور بعضون کے
نزدیک یہ مراد ہے کہ وہ خود عمل ناشائستہ تھا یعنی حلال زادہ نہ تھا۔ مگر مذہب شیعہ کی حدیثین اس قول
کے خلاف وارد ہوئی ہین اور بہت سی حدیثون مین حضرت امام رضاؑ اور تمام ائمہ طاہرین علیہم السلام سے
منقول ہے کہ اہل خلاف دروغ کہتے ہین کہ وہ نوحؑ کا فرزند نہ تھا بلکہ اونکا فرزند تھا مگر کافر و بدکار ہونے کے
سبب خدا نے فرمایا کہ تمھارے اہل سے نہین اور جن مومنون نے حضرت نوحؑ کی متابعت کی تھی اونکو اونکے
اہل سے قرار دیا جیسا کہ حضرت نوحؑ نے فرمایا فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي اور بعض احادیث معتبرہ شیعہ
مین جو وارد ہوا ہے کہ نوحؑ کا فرزند نہ تھا یا تقیہ پر محمول ہین یا یہ مراد ہے کہ وہ زوجۂ نوحؑ کا فرزند تھا اور زوج
اول سے بطریق حلال پیدا ہوا تھا اور زوج اول کی مفارقت کے بعد حضرت نوحؑ نے اوس عورت سے نکاح
کیا ہو اسلیے کہ بعقل و نقل ثابت ہے کہ انبیا اس سے منزہ ہین کہ حق تعالے اونکے حرمت کی نسبت کوئی
ایسا امر واقع ہونے دے جو موجب ہتک ہو۔ اور اسیطرح حق تعالے نے حفصہ و عائشہ کی نسبت اس
آیت مین مثل بیان کی اور فرمایا کہ حق تعالے نے مثل بیان کی ہے اونکے واسطے جو کہ کافر ہوگئے زوجۂ نوحؑ
و زوجۂ لوطؑ کے ساتھ جو ہمارے بندگان شائستہ مین سے دو بندون کے نیچے تھین پس اونکے ساتھ خیانت
کی پس کوئی نفع نہ پہونچا سکے لوطؑ و نوحؑ اپنے ازواج کو عذاب خدا سے اور اون دونون عورتون سے
کہا گیا کہ جہنم مین داخل ہونے والون کے ساتھ جہنم مین داخل ہو۔ اور وہ آیت یہ ہے۔ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا
لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ اور احادیث
خاصہ و عامہ مین وارد ہوا ہے کہ اون عورتون کی خیانت یہ تھی کہ کافر تھین اور کافرون کو خبر دیتی اور سخن
چینی کرتی تھین اون لوگون کی جو اونکے شوہرون پر ایمان لاتے تھے اور اپنے شوہرون کو بھی آزار پہونچاتی
تھین اور اسکے سوا دوسری خیانت اونسے واقع نہین ہوئی۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول
ہے کہ جب حضرت نوحؑ کشتی سے اوترے ابلیس اونکے پاس آیا اور کہا تمام روے زمین پر کوئی شخص ایسا
نہین جسکا احسان مجھپر تمھارے احسان سے زیادہ ہو۔ تمنے اون فاسقون پر نفرین کی اور اونکے گمراہ کرنے
کی فکر سے مجھکو فارغ کر دیا۔ اب مین دو خصلتین تمکو سکھاتا ہون۔ زنہار کسی پر حسد نہ کرو اسلیے کہ مجھپر جو کچھ
واقع ہوا وہ حسد کے سبب سے تھا۔ اور حرص کو ترک کرو اسلیے کہ آدمؑ پر جو کچھ واقع ہوا وہ بسبب حرص کے تھا

اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ جب نوحؑ نے اپنی قوم پر نفرین کی اور وہ سب ہلاک ہوچکے
اوسوقت شیطان اونکے پاس آیا اور کہا جو کچھ تمھارا احسان مجھپر ہے مین چاہتا ہون تمکو اوسکا عوض دون
نوحؑ نے کہا مین تیرے ساتھ احسان کرنے سے بیزار ہون مگر بیان کر وہ احسان کیا ہو۔ کہا وہ احسان
یہ ہے کہ تمنے اپنی قوم پر نفرین کی اور اونکو غرق کردیا اب کوئی باقی نہین ہے جسکو گمراہ کرون۔ لہذا دوسرے
قرن تک راحت و آرام سے رہونگا پھر جب لوگ پیدا ہونگے اونکے گمراہ کرنے کی فکر کرونگا۔ نوحؑ نے کہا تو اسکے
عوض مین کیا دیتا ہے۔ کہا تین وقت مجھسے حذر کرتے رہو اسلیئے کہ مین تمام وقتون سے زیادہ ان تین وقتون
مین آدمی پر غالب آتا ہون۔ مجھسے حذر کرو جبکہ تمپر غیظ و غضب غالب ہو۔ اور جبکہ دو شخصون کے درمیان
حکم کرو۔ اور جب تم کسی عورت کے ساتھ تنہا ہو اور کوئی دوسرا شخص وہان نہو۔ اور بسند معتبر حضرت امیر
المومنین علیہ السلام سے منقول ہو کہ جب نوحؑ نے حیوانات کو کشتی مین داخل کیا بکری نے نافرمانی کی۔ نوحؑ
نے زبردستی اوسکو کشتی مین گرادیا اوسکی دم ٹوٹ گئی اور اوسکے پیشاب کا مقام ظاہر ہوگیا۔ اور بھیڑ نے
کشتی مین داخل ہونے کے وقت سبقت کی۔ نوحؑ علیہ السلام نے اوسکی پیٹھ اور دُم پر اپنا ہاتھ پھیرا
اسلیئے وہ دُنبہ ہوا جس سے اوسکے پیشاب کا مقام پوشیدہ ہوا۔ اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہو کہ نجف ایسا پہاڑ تھا کہ روے زمین پر کوئی پہاڑ اوس سے بڑا نہ تھا اور یہ وہی پہاڑ ہو جسکی نسبت
فرزند نوحؑ نے کہا تھا کہ مین ایسے پہاڑ کی پناہ ڈھونڈھونگا جو غرق ہونے سے مجھکو بچائے۔ اوسوقت
حق تعالٰے نے اوس کو وحی نازل فرمائی کہ آیا میرے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتے ہین۔ وہ پہاڑ ٹکڑے
ٹکڑے ہوکر ملک شام مین گرا اور ریگ نرم ہوگیا۔ اور اوس پہاڑ کی جگہ ایک دریاے عظیم ظاہر ہوا جسکو
نے کہتے تھے بعد اسکے وہ دریا خشک ہوگیا اوسوقت کہا نے جف یعنی دریاے نے خشک ہوگیا اور یہی
نام اوسکا قرار پایا پھر کثرت استعمال کے سبب نجف ہوا۔ اور بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے
منقول ہو کہ جب نوحؑ کشتی سے زمین پر اوترے اونکی اولاد و اصحاب سب اسّی آدمی تھے اور جہان
کشتی سے اوترے تھے وہین ایک قریہ آباد کیا اور اوسکا نام قریۃ الثمانین رکھا اسلیئے کہ اسّی آدمی اوسمین
ساکن ہوے۔ اور ابن بابویہ رحمۃ نے وہب سے روایت کی ہو کہ جب حضرت نوحؑ کشتی مین سوار ہوے حق تعالٰے
نے اون تمام جانورون کو جو کشتی مین تھے آرام و سکون عطا فرمایا اور اونمین کوئی کسی کو ضرر نہین پہونچاتا
تھا گوسفند بھیڑیئے کے پہلو مین اور گاے شیر کے پہلو مین رہتی تھی اور گنجشک سانپ کے سر پر بیٹھی
تھی اور کوئی کسی کو ضرر نہین پہونچاتا تھا وہان نزاع و فریاد اور دشنام و نفرین کا نشان تک نہ تھا
اور سب اپنی جانون کی فکر و اندیشہ مین مبتلا تھے خدا نے ہر صاحب زہر کے زہر کو بھی زائل کردیا تھا اور

جب ہمیشہ کشتی سے نہیں اوترے سب کی یہی کیفیت رہی جب کشتی میں چوہوں کی اور نجاست کی کثرت ہوئی
خدا نے حضرت نوحؑ پر وحی نازل فرمائی کہ شیر پر ہاتھ پھیرو جب اوسپر ہاتھ پھیرا شیر کو چھینک آئی اور
اوسکے دونوں نتھنوں سے دو بلیاں گرین ایک نر دوسری مادہ پس اونکے سبب سے چوہے کم ہوئے
پھر ہاتھی پر ہاتھ پھیرا اوسکو بھی چھینک آئی اوسکی سونڈ کے دونوں سوراخوں سے دو سور نکلے ایک نر
دوسری مادہ اور اونکے سبب سے نجاست کم ہوئی اور دوسری حدیث معتبر میں حضرت صادقؑ سے منقول
ہے کہ قوم نوحؑ نے کثرت موش کی نوحؑ سے شکایت کی خدا نے چیتے کو حکم دیا اوسنے عطسہ کیا اور بلی اوسکے
دماغ سے گری پھر کثرت نجاست کی شکایت کے سبب سے خدا نے ہاتھی کو حکم دیا اوسنے بھی عطسہ کیا اور
اوسکی سونڈ سے سور گرا۔ اور دوسری حدیث معتبر میں فرمایا ہے کہ جب نوح علیہ السلام نے خچر کو کشتی میں
سوار کرنا چاہا وہ داخل نہوا اسلیئے کہ شیطان اوسکے دونوں پاؤں سے لپٹا ہوا تھا نوحؑ نے کہا ای شیطان
کشتی میں داخل ہو اور خرمے کی شاخ اوسپر ماری اوسوقت خچر کشتی میں آیا اور شیطان بھی اوسکے ساتھ
داخل ہوا۔ شیطان نے حضرت نوحؑ سے کہا میں تمکو دو خصلتیں سکھاتا ہوں۔ نوحؑ نے کہا مجھکو تیری نصیحت
کی احتیاج نہیں۔ شیطان نے کہا تم حرص سے حذر کرتے رہو اسلیئے کہ حرص نے آدمؑ کو بہشت سے نکالا اور
حسد سے حذر کرتے رہو اسلیئے کہ حسد نے مجھکو بہشت سے خارج کیا۔ اوسوقت خدا نے حضرت نوحؑ پر وحی نازل
فرمائی کہ اگرچہ شیطان ملعون ہے مگر اوسکا یہ قول قبول کرو۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ
طوفان نوحؑ کا پانی ہر ایک زمین اور ہر ایک پہاڑ پر پندرہ گز بلند ہوا۔ مؤلف فرماتے ہیں شاید یہ مراد
ہو کہ پندرہ گز سے کسی جگہ کم نتھا گو بعض مقاموں میں زیادہ رہا ہو یا بطور اعجاز آنحضرتؑ پانی کی سطح بھی زمین
کی سطح کے مانند ناہموار رہی ہو اور پیشتر جو مذکور ہوا کہ کشتی آسمان سے ٹکر کھاتی تھی ممکن ہے کہ آخر میں
ایسا ہوا ہو۔ یا بعض اجزائے آب موجوں کے سبب اسقدر بلند ہوئی ہوں۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے
منقول ہے کہ جب نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا پر ایمان لاؤ اور اوسکی عبادت کرو۔ شیثؑ کے فرزندوں نے
جب سنا اوس علم کے سبب جو اونکے پاس تھا حضرت نوحؑ کی تصدیق کی اور قابیل کے فرزندوں نے اونکی
تکذیب کی اور کہا جو تم کہتے ہو یہ ہمنے اپنے بزرگوں سے کبھی نہیں سنا اور ہم تمپر کیونکر ایمان لائیں حالانکہ رذیل
ترین قوم نے تمہاری پیروی کی ہے۔ اونکی مراد فرزندان شیثؑ سے تھی۔ اور دوسری حدیث معتبر میں حضرت
امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ نوحؑ کی شریعت یہ تھی کہ بیگانگی و اخلاص خدا کی عبادت کریں اور اونکو ترک کر دیں
جنکو اونہوں نے پروردگار کا شریک و مانند قرار دیا ہے۔ اور وہ امر فطری ہے یعنے خدا نے سب کو اسی خلقت پر پیدا کیا
ہے اور خدا نے حضرت نوحؑ اور تمام پیغمبروں سے عہد و پیمان لیا کہ خدا کی عبادت کریں اور کسیکو اوسکا شریک

قرار دین پھر نوحؑ کو نماز ادا کرنے اور امر و نہی اور حلال و حرام کا حکم دیا اور اونکی شریعت مین حدود و میراث کے احکام نہ تھے۔ نوحؑ اپنی قوم مین نوسو پچاس برس رہے اور پنہان و آشکارا اونکی دعوت و ہدایت کرتے رہے جب اون لوگون نے انکار کیا اور اونکا طغیان زیادہ ہوا اوسوقت نوحؑ نے کہا خداوندا مین مغلوب ہون تو میرا انتقام انسے لے۔ خدانے اونپر وحی نازل فرمائی کہ تمھاری قوم سے کوئی ایمان نہ لائیگا مگر وہی جو ایمان لاچکے ہین پس انکے افعال سے غمگین نرہو۔ اسی لئے نوحؑ نے اونپر نفرین کرنے کے وقت کہا کہ انکے فرزند ہونگے مگر فاجر اور کفران کرنے والے۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت نوحؑ اور اونکی قوم ایک شہر مین رہتے تھے جو فرات کے کنارے شہر کوفہ کی جانب غرب واقع تھا۔ اور نوحؑ نجار یعنے بڑھئی تھے خدانے اونکو برگزیدہ کیا اور اپنا پیغمبر قرار دیا اور جیسے پہلے کشتی بناکر پانی پر جاری کی وہ حضرت نوحؑ ہین۔ اپنی قوم مین نوسو پچاس برس رہے اور انکو دین حق کی دعوت کی مگر وہ لوگ انسے مسخراپن کرتے اور انکا کہنا نہ مانتے تھے جب اونکی یہ حالت دیکھی اونپر نفرین کی اور خدانے اونکی دعا قبول فرماکر اونپر وحی نازل کی کہ کشتی بناؤ اور بہت جلد اوسکو طیار کرو نوحؑ مسجد کوفہ مین اپنی ہاتھ سے کشتی بناتے تھے اور لکڑی اونکی بہت دور سے لاتے تھے تا اینکہ اس کام سے فارغ ہوئے۔ قوم نوحؑ کے بت یغوث اور یعوق اور نسر تھے اور انکو مسجد کوفہ مین نصب کیا تھا۔ راوی نے عرض کی آپ پر فدا ہون کتنی مدت مین نوحؑ نے کشتی تیار کی۔ فرمایا دو دور یعنے اسی برس مین۔ پھر اوسنے عرض کی عامہ کہتے ہین کہ پانسو برس مین تیار کی فرمایا ایسا نہین اور کیونکر ایسا ہوسکتا ہے حق تعالے نے فرمایا ہے وَوَحْیِنَا یعنی سرعت ہے اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ نوحؑ کی کشتی پر ایک سرپوش تھا جسکے سبب ماہ و آفتاب نظر نہین آتے تھے اور نوحؑ کے پاس دو دانے تھے ایک دن کو اور دوسرا رات کو روشنی دیتا تھا اور اونھین دانون سے نماز کا وقت بھی معلوم ہوتا تھا حضرت آدمؑ کا جسد بھی نوحؑ کے ساتھ کشتی مین تھا جب کشتی سے اوترے اوسکو منارہ مسجد منیٰ کے نیچے دفن کیا۔ مولف فرماتے ہین پیشتر ثابت ہوچکا کہ قول حق یہی ہے کہ جسد آدمؑ بعد طوفان کے نجف اشرف مین دفن ہوا شاید یہ حدیث تقیہ پر محمول ہو اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ نوحؑ نے تیس برس مین کشتی تیار کی۔ اور دوسری حدیث معتبر مین آنحضرت سے منقول ہے کہ سو (۱۰۰) برس مین کشتی تیار کی پھر خدانے اونکو حکم دیا کہ جانورون کے آٹھ جوڑے جنکو آدمؑ بہشت سے لائے تھے اونھین سے ایک ایک جوڑے کو اپنے ہمراہ کشتی مین لیجائین تاکہ کشتی سے اوترنے کے بعد فرزندان نوحؑ اونکے سبب با عیش زندگانی کرسکین۔ جیساکہ حق تعالے فرماتا ہے۔ کہ تمھارے لئے چار پایون کے آٹھ جوڑے بھیجے ایک جوڑا گوسفند یعنے بھیڑ کا دوسرا بکری کا تیسرا اونٹ کا چوتھا گائے کا۔ گوسفند کے دو جوڑے تھے ایک اہلی جنکی گھر مین

پرورش کرتے ہین دوسرا وحشی جو پہاڑون مین رہتے ہین اور اونکا شکار کرنا حلال ہے- اور بکری کے بھی دو
جوڑے تھے ایک اہلی اور دوسرا وحشی- گائے کے بھی دو جوڑے تھے ایک اہلی اور دوسرا کوہی- اونٹ کے بھی
دو جوڑے تھے ایک خراسانی اور دوسرا عربی اور تمام جانوران پرند صحرائی و خانگی کو بھی اپنے ساتھ کشتی مین
لیگئے تھے مولف فرماتے ہین احادیث مختلفہ جو مدت تیاری کشتی کے باب مین وارد ہوئی ہین اسطرح
اونمین جمع کرنا ممکن ہے کہ شاید بعض حدیثین تقیہ پر محمول ہون اور روایات عامہ کے مطابق وارد ہوئی
ہون یا بعضون مین اصل کشتی تراشنے کا زمانہ اور بعضون مین کشتی تراشنے کا زمانہ اور بعضون مین اوسکے
آلات جمع کرنے کا زمانہ مذکور ہوا ہو یعنے جن چیزون کا پیشتر جمع کرنا لازم ہے مانند چوب اور میخ او کشتی تیار
کرنے کے تمام سامان ضروری اور بعضون مین تحصیل جمیع اسباب و آلات کا ذکر ہوا ہو- اور حضرت امام
محمد باقر سے منقول ہے کہ حیض وہ نجاست ہے جسمین خدا نے عورتون کو مبتلا کیا ہے حضرت نوح کے زمانہ مین
ہر سال ایک بار عورتین حائض ہوتی تھین مگر اوس عہد مین سات سو عورتین پردے سے باہر نکلین اور
کھلا کپڑے پہنکر اور زیور و عطر سے اپنی آرائش کرکے شہرون مین متفرق ہو گئین- مردون کی مجلسون مین
حاضر ہوتین اور عید مین اونکے ہمراہ رہتی تھین اور مردون کی صف مین بیٹھا کرتی تھین خدا نے مخصوص اون
عورتون کے لیے مقرر کیا کہ ہر مہینے حائض ہوا کرین اوسوقت مردون نے اونکو اپنے درمیان سے نکالدیا اور خارج
کردیا- وہ بھی اپنے حیض مین مشغول رہین اور زیادتی خون حیض کے سبب مردون سے جدا ہو گئین اور اونکی شہوت
زائل ہو گئی باقی تمام عورتین ہر سال ایکبار حائض ہوتی تھین بعد اسکے جو عورتین کہ ہر مہینے حائض ہوتی تھین
اونکے فرزندون نے اون عورتون کی دخترون سے نکاح کیا جو ہر سال ایک بار حائض ہوتی تھین اور
باہم مخلوط و ممزوج ہو گئے چونکہ وہ عورتین جو ہر مہینے حائض ہوتی تھین اونکا حیض بھی صاف تر اور سینکے
تر اور مستقیم تر تھا اور اونکی اولاد بھی دوسری عورتون کی نسبت زیادہ ہوتی تھی اسلیے ہر مہینے حائض ہونے
والی عورتین بہت ہو گئین اور ہر سال ایکبار حائض ہونے والی عورتین کم ہو گئین- اور بسند معتبر حضرت
صادق سے منقول ہے کہ جب نوح کشتی سے اوترے اور پانی خشک ہو گیا اوسوقت کافرون کے استخوان
ظاہر ہوئے- نوح کو اپنی قوم کے استخوان دیکھنے سے اضطراب شدید اور اندوہ عظیم عارض ہوا حق تعالی نے
اونکو حکم دیا کہ سیاہ انگور کھاؤ اوسکے کھانے سے اونکا رنج و غم زائل ہو گیا- اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادق
سے منقول ہے کہ حضرت نوح اور اونکے اصحاب سات شبانہ روز کشتی مین رہے اور کشتی نے خانہ کعبہ کے
گرد طواف کیا پھر کوہ جودی پر جو فرات کو نہ ہے ٹھہری مولف فرماتے ہین- اس باب مین کہ حضرت
نوح کشتی مین کتنے روز رہے اختلاف ہے بعضے اسی روایت کے قائل ہین اور یہی اقوی ہے بعضے اوس روایت

بعضین ایک سو پچاس دن مذکور ہین قائل ہوئے ہین بعضون نے چھ مہینے اور بعضون نے پانچ مہینے بھی کہا ہے۔
اور احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ ولد الزنا بدترین مخلوقات خدا ہے حضرت نوحؑ نے گدھے اور سؤر اور
تمام جانورون کو کشتی مین سوار کیا مگر ولد الزنا کو اپنے ساتھ نہ رکھا۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے
اوس آیت کی تفسیر مین منقول ہے کہ نوحؑ پر ایمان نہین لائے مگر تھوڑے لوگ۔ فرمایا وہ آٹھ آدمی تھے۔
مولف فرماتے ہین شاید فرزندان و فرزندزادگان نوحؑ کے سوا اسیقدر اشخاص بیگانہ ایمان لائے
ہون اور جگہ خالی رہی ہون یا یہ کہ ان دو حدیثون مین سے ایک حدیث تقیہ پر محمول ہو اور دوسری حدیث
معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ نوحؑ کا تنور مسجد کوفہ مین قبلہ کی داہنی طرف تھا ایک روز زوجہ
نوحؑ اونکے پاس آئی اور وہ کشتی بنانے مین مشغول تھے اوسنے کہا اے نوحؑ تنور سے پانی اوبل رہا ہے حضرت نوحؑ
اوس تنور کیطرف دوڑے اور ایک اینٹ اوس تنور کے منھ پر رکھکر اپنی مہر اوس پر کی وہ پانی رک گیا جب کشتی
تیار کر چکے اور سب چیزون کو بھی کشتی مین رکھ چکے اوسوقت تنور کے پاس آئے اور اپنی مہر اور اینٹ اوسکے
منھ سے اوٹھائی اوسیوقت تنور سے پانی جوش کرنے لگا پھر نہر فرات اور زمین کے تمام چشمون کا پانی بھی جوش مین آیا
اور باہم مخلوط ہوکر بلند ہوا۔ اور بسند حدیث معتبر مین منقول ہے کہ جب کفار غرق ہوگئے اور حق تعالے نے زمین کو حکم
دیا یَا اَرْضُ ابْلَعِی مَاءَکِ یعنے اے زمین اپنا پانی جذب کرے۔ زمین نے کہا خدا نے مجھکو اپنا پانی جذب کرنے کا
حکم دیا ہے جو پانی کہ آسمان سے برسا ہے مین اوسکو جذب نہ کرونگی پھر زمین نے اپنی نہرون اور چشمون کا پانی جذب
کرلیا اور آسمان کا پانی زمین پر اوسی طرح بھرا رہا۔ اوسوقت خدا نے اوس پانی کو زمین کے گرد دریا بنا دیا۔ اور
بسندہای معتبر حضرت موسی ابن جعفرؑ سے منقول ہے کہ جب نوحؑ کشتی مین سوار ہوے اور جبتک کہ خدا کو منظور تھا
اوس مین رہے یعنے زمانہ دراز تک نوحؑ نے کشتی کو حکم خدا پر چھوڑ دیا تھا اور جہان خدا کا حکم ہوتا تھا وہان جاتی تھی
پھر حق تعالے نے تمام پہاڑون پر وحی نازل فرمائی کہ مین تم مین سے ایک پہاڑ پر اپنے بندے نوحؑ کی کشتی ٹھہراونگا
جودی کے سوا سب پہاڑون نے تکبر و سرکشی کی جودی ایک پہاڑ کا نام ہے جو موصل مین واقع ہے۔ جودی نے
شکستگی و عجز کی راہ سے کہا میرا یہ رتبہ نہین کہ حضرت نوحؑ کی کشتی مجھپر ٹھہرے حق تعالے نے اوسکے عجز کو پسند کیا اور
کشتی کو حکم دیا کہ اوسی پہاڑ پر ٹھہرے جب کشتی کا سینہ جودی سے ٹکرایا کشتی کو اضطراب شدید ہوا اور صدائے
عظیم ظاہر ہوئی اوسوقت اہل کشتی کو غرق ہونے اور کشتی ٹوٹ جانے کا خوف ہوا۔ نوحؑ نے اپنا سر کشتی کے
ایک سوراخ سے باہر نکالکر اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھائے اور کہا یَا رَبِّ اَتْقِنْ یَا رَبِّ اَتْقِنْ یعنے خداوندا
میرے حال کی اصلاح کر خداوندا میرے حال کی اصلاح کر۔ اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ نوحؑ نے کہا
یَا رَحْمٰنُ اَتْقِنْ یعنے خداوندا احسان کر۔ اور روایت معتبر مین وارد ہوا ہے کہ انوار مقدسہ حضرت رسول خداؐ

و حضرت امیر المومنین و فاطمہ و حسن و حسین اور تمام آئمہ طاہرین علیہم السلام سے متوسل ہوئی اور ان بزرگوارون
کو اپنا شفیع قرار دیا اور ان روایتون مین باہم کوئی منافات نہین اور ممکن ہے کہ سب امور واقع ہوئے ہون
اور حدیث معتبر مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ کشتی نوح روز نوروز کوہ جودی پر ٹھہری - اور سید ابن
طاؤس نے محمد ابن جریر طبری سے روایت کی ہے کہ حق تعالے نے حضرت نوح کو اسلئے بشرف رسالت مشرف کیا
کہ طاعت الٰہی بہت کیا کرتے تھے اور عبادت خدا کے لیے خلق سے عزلت اختیار کی تھی اونکا قد اونکے اہل زمان کے
گز سے تین سو ساٹھ گز تھا اور اونکا لباس پشمی اور اونسے پیشتر حضرت ادریس کا لباس بالون کا تھا حضرت نوح پہاڑون
مین زندگی بسر کرتے تھے اور گھانس اونکی غذا تھی جب جبرئیل اونکے واسطے پیغمبری لائے اونکی عمر سے چار سو ساٹھ
برس گزر چکے تھے جبرئیل نے اونسے پوچھا تمنے کیون خلق سے عزلت اختیار کی ہے - کہا میری قوم کے لوگ خدا کو نہین
پہچانتے اسلئے اونسے کنارہ کش رہتا ہون - جبرئیل نے کہا اونسے جہاد کرو - کہا مین اونکے مقابلہ کی طاقت نہین
رکھتا اور اگر اونکو معلوم ہو جائے کہ مین اونکے دین پر نہین ہون ہر آئینہ مجھکو قتل کرینگے - جبرئیل نے کہا اگر تمکو
قوت حاصل ہو اوسوقت جہاد کروگے - کہا وا شوقاہ کاش ایسی قوت مجھکو حاصل ہوتی - پھر نوح نے پوچھا تم
کون ہو جبرئیل نے ایک نعرہ کیا جسکی دہشت سے قریب تھا کہ پہاڑ پاش پاش ہو جائین اور اونکے جواب مین جمیع
ملائکہ اور تمام اجزائے زمین نے کہا لبیک لبیک اے فرستادہ پروردگار عالم - نوح کو خوف عظیم عارض ہوا
پھر جبرئیل نے کہا مین وہ ہون جو تمھارے دونون باپ یعنے آدم و ادریس کے ساتھ تھا خداوند کریم تمکو سلام کہتا ہے
اور مین تمھارے واسطے بہت سی بشارتین لایا ہون - یہ جامہ شکیبائی اور جامہ یقین اور جامہ یاری اور جامہ
رسالت اور جامہ پیغمبری ہے اور خدا نے تمکو حکم دیا ہے کہ عمورہ دختر ضمران ابن ادریس سے نکاح کرو اور وہی سب سے
پہلے تمپر ایمان لائیگی - بعد اسکے حضرت نوح روز عاشورہ اپنی قوم کی طرف گئے اوسوقت ایک عصا سفید اونکے ہاتھ
مین تھا اور وہ عصا اونکی قوم کی مافی الضمیر سے اونکو خبر دیتا تھا اوس قوم کے سردار ستر ہزار شخص تھے اور وہ
روز اونکے عید کا دن تھا اور وہ سب اپنے بتون کے پاس حاضر تھے - نوح نے وہان جا کر اونکو ندا دی لا اله الا
اللہ آدم برگزیدہ خدا اور ادریس بلند کردہ خدا اور ابراہیم خلیل خدا اور موسیٰ کلیم خدا ہین اور عیسےٰ روح القدس سے
پیدا ہونگے اور محمد مصطفے خاتم انبیا ہین اور وہی پیغمبر گواہ ہین کہ مین نے خدا کی رسالت تمکو پہونچا دی اس آواز کے
تمام بت کانپنے لگے اور سب آتشکدے سرد ہوگئے اور اوس گروہ پر خوف طاری ہوا - اوسوقت اوس قوم کے جبار اور
سردار نے پوچھا یہ شخص کون ہے نوح نے فرمایا مین بندہ خدا اور بندہ خدا کا فرزند ہون خدا نے مجھکو اپنا پیغمبر مقرر کیا
اور تمھاری طرف بھیجا ہے پھر حضرت نوح بہت روئے اور فرمایا کہ مین تمکو خدا کے عذاب سے ڈراتا ہون عمورہ نے جب
نوح کا یہ کلام سنا اونپر ایمان لائی اوسکے باپ نے اوسپر عتاب کیا اور کہا نوح کے کلام نے تجھ مین ایسا اثر کیا کہ تو اپنے

دین سے پھر گئی اگر بادشاہ کو یہ حال معلوم ہوگا وہ تجھکو ضرور قتل کریگا۔ عمورہ نے کہا تیری عقل کہان گئی اور تیرا علم و
فضل کیا ہو گیا نوحؑ ایک شخص تنہا اور ضعیف ہی اگر خدا کیطرف سے مامور نہ ہوتا تمھارے مجمع عام مین کھڑا ہوکر
ایسی صدا دے سکتا جس سے تم سب ڈرگئے عمورہ کو اوسکے باپ نے ایک سال زندان مین قید رکھا اور سال بھر
تک مطلق غذا نہ دی مگر ہمیشہ اوسکی آواز قید خانہ سے سُنا کرتے تھے جب ایک سال کے بعد اوسکو زندان سے باہر
نکالا ایک نور عظیم اوسکے چہرہ سے ظاہر تھا اور اوسکا حال بھی پہلے سے بہتر تھا۔ سبھون کو تعجب ہوا کہ بغیر غذا کے یہ
کیونکر زندہ رہی۔ جب اوس سے پوچھا کہا میں نے حضرت نوحؑ کے خدا سے استغاثہ کیا اور نوحؑ باعجاز میرے لئے زندان
مین طعام لاتے تھے۔ پھر حضرت نوحؑ نے اوس سے نکاح کیا اور اوس سے سام پیدا ہوئے حضرت نوحؑ کی دو زوجہ
تھیں ایک کافرہ جسکا نام راعلہ تھا اور وہ غرق ہو گئی۔ دوسری مسلمہ جو نوحؑ کے ہمراہ کشتی مین تھی۔ بعضون نے کہا ہی
کہ اسکا نام ہیکل تھا اور احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ حضرت امیر المومنینؑ نے حضرت امام حسنؑ اور حضرت
امام حسین علیہما السلام سے وصیت فرمائی کہ جب مین دنیا سے رحلت کرون اور میرے غسل سی فارغ ہو اوسوقت
عقب جنازہ اوٹھانا اور جنازہ کے آگے سے سروکار نہ رکھنا اسلیئے کہ اوسکو فرشتے اوٹھائینگے اور جہان جنازہ
آگے کیطرف سے زمین پر جھکے وہین جنازہ رکھدینا پھر قبلہ کیطرف زمین پر ایک بیلچہ مارنا وہان ایک قبر ظاہر
ہوگی جو میرے پدر حضرت نوحؑ نے میرے لیئے اپنے سینہ کے قریب بنائی ہی جب ایسا کیا ایک لوح ظاہر ہوئی جسپر
بخط و زبان سریانی لکھا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ قبر نوحؑ پیغمبر نے طوفان سے سات سو برس پہلے
علی علیہ السلام کے لیئے بنائی ہی جو محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ کا وصی ہی اور اس باب مین کہ آدمؑ و نوحؑ حضرت امیر
المومنینؑ کے پشت سر مدفون ہین اور آنحضرتؑ کی زیارت کے بعد ان دونون بزرگوارون کی زیارت پڑھنا چاہیئے
بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین اور ان مین سے اکثر حدیثون کا ہمنے کتاب مزار مین ذکر کیا ہے

باب پانچوان حضرت ہود علیہ السلام اور اونکی قوم کے حالات اور شدید و شداد اور ارم ذات العماد کی کیفیت اور اسمین دو فصلین ہین

فصل پہلی حضرت ہود اور قوم عاد کے حالات ابن بابویہ و قطب راوندی نے لکھا ہی کہ ہود علیہ السلام بن عبد اللہ
بن رباح بن جلوس بن عاد بن عوص بن آدم بن سام بن نوح علیہ السلام ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت
ہود کا نام عابر تھا اور آپ پسر شالخ پسر ارفخشد پسر سام پسر نوح علیہ السلام ہین ابن بابویہؒ نے کتاب ذکر کیا ہی کہ
آنحضرت کو اسلیئے ہود کہتے تھے کہ اپنی تمام قوم میں سے اوس امر کی ہدایت پائی جس سے وہ لوگ گمراہ تھے اور بسند
معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب حضرت نوحؑ کی وفات کا وقت آیا اوسوقت اپنے شیعون اور مطیعان
حق کو طلب کرکے اونسے کہا آگاہ ہو کہ میرے بعد غیبت کا زمانہ آئیگا اور زمانہ غیبت مین بہتیرے باطل اور

پادشاہان ظالم غالب آئینگے پھر حق تعالے قائم آل نبی کے سبب جسکا نام مہدیؑ ہے وہ شدت تمسے دفع کریگا ہودؑ سے
ہیئت نیکو اور اخلاق پسندیدہ اور علم و وقار ظاہر ہونگے اور وہ صورت و خلق مین میرا شبیہہ ہوگا جب وہ ظاہر
ہوگا اوسوقت خدا تمہارے دشمنون کو ہلاک کریگا یہ لوگ ہمیشہ حضرت ہودؑ کے انتظار مین تھے یہانتک کہ مدت
دراز منقضی ہوگئی اور اکثر لوگون پر قساوت غالب آئی - اور خدا نے حضرت ہودؑ کو اوسوقت ظاہر کیا جبکہ
اونکے ظہور سے ناامیدی ہوگئی تھی اور اونکی بلا بھی سخت و شدید ہوئی تھی پھر خدا نے اونکے دشمنون کو باد عقیم سے
ہلاک کیا جیسا کہ قرآن مین فرمایا ہے - اور حضرت ہودؑ کے بعد پھر غیبت کا زمانہ آیا اور طاغیون اور سرکشون کا
غلبہ رہا تاآنکہ حضرت صالح علیہ السلام ظاہر ہوئے - اور ابن بابویہ اور قطب راوندی نے وہب سے روایت کی ہے
کہ جب حضرت ہودؑ کی عمر چالیس برس کی ہوئی حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ اپنی قوم کیطرف جا کر میری
عبادت اور یگانہ پرستی کی اونکو دعوت و ہدایت کرو اگر تمہارا کہنا قبول کرینگے اونکی قوت و اموال کو زیادہ کرونگا
ایکدن وہ سب ایک جگہ جمع تھے ناگاہ ہودؑ اونکے پاس آئے اور کہا اے قوم اوس خدا کی عبادت کرو جسنے تمکو
پیدا کیا ہے اور اوسکے سوا اور کوئی معبود نہین - کہا اے ہودؑ تم ہمارے نزدیک ثقہ اور محل اعتماد اور ہمارے امین تھے
ہودؑ نے کہا مین تمہاری طرف خدا کا رسول و فرستادہ ہون بتون کی پرستش ترک کرو - جب یہ کلام حضرت ہودؑ سے
سُنا وہ سب غضبناک ہوکر حضرت ہودؑ کیطرف دوڑے اور اونکا گلا گھونٹا جب وہ ہلاکت کے قریب پہونچے
اونکو چھوڑ دیا حضرت ہودؑ ایک شبانہ روز بیہوش پڑے رہے جب ہوش مین آئے کہا خداوندا تونے جو حکم دیا
تھا مین اوسکو بجا لایا مگر تونے دیکھا کہ اس قوم نے میرے ساتھ کیا کیا جبرئیل نازل ہوئے اور کہا حق تعالیٰ فرماتا
ہے کہ آزردہ و رنجیدہ نہو اور اپنی قوم کی دعوت و ہدایت مین سستی نکرو خدا تمسے وعدہ کرتا ہے کہ تمہارا خوف
اونکے دلون پر ایسا غالب کردیگا کہ اوسکے بعد پھر تمکو تکلیف پہونچانے پر قادر نہونگے - حضرت ہودؑ پھر اونکے
پاس آئے اور کہا تمنے زمین پر بہت جبر و سرکشی کی اور تمسے بہت فساد ظہور مین آئے کہا اے ہودؑ یہ کلام ترک
کرو ورنہ اس مرتبہ ایسی سخت ایذا پہونچائینگے کہ تم پہلے آزارون کو فراموش کروگے - ہودؑ نے کہا تم یہ کلام چھوڑو
اور اپنے پروردگار کیطرف توبہ و بازگشت کرو - اوس قوم کے دلون پر ایک خوف و رعب عظیم غالب آیا
اور اونکو یقین ہوگیا کہ حضرت ہودؑ کے مارنے اور آزار پہونچانے پر ہم لوگ قادر نہین مگر پھر بھی حضرت کو آزار
پہونچانے کے لئے جمع ہوئے اوسوقت حضرت ہودؑ نے ایسا نعرہ مارا کہ اوسکی دہشت سے وہ سب منھ کے
بل گر پڑے - پھر ہودؑ نے کہا اے قوم تم بھی قوم نوحؑ کے مانند مدت دراز تک اپنے کفر پر قائم رہے اور اب
سزاوار ہے کہ مین بھی تمپر نفرین کرون جیسا کہ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم پر نفرین کی تھی کہا اے ہودؑ قوم نوحؑ
کے معبود ضعیف و ناتوان تھے اور ہمارے معبود بہت قوی اور تنومند ہین اور ہماری قد و قامت کو تم

خود دیکھتے ہو انکے قد طولاً ایک سو بیس گز اور عرضاً ساٹھ گز تھے اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا تھا کہ اونمین سے کوئی شخص چھوٹے پہاڑ کو اپنے ہاتھون کے زور سے زمین سے اوکھیڑ لیتا تھا حضرت ہوؐد سات سو ساٹھ برس تک اسیطرح اونکی دعوت مین مصروف رہے جب خدا کو اونکا ہلاک کرنا منظور ہوا بیابان احقاف کے ریگ و سنگ کو اونکے گرد جمع کرکے ٹیلے بنادیئے ہوؐد نے اپنی قوم سے کہا مین خوف کرتا ہون کہ یہ ٹیلے تمپر کسی امر کے لئے مامور ہون اور عذاب خدا ہو جائین اور حضرت ہوؐد اونکی تکذیب کرنے سے بہت غمگین تھے اون ٹیلون نے ہوؐد کو ندا دی کہ اے ہود خوش ہو کہ عادیئے تمھاری قوم ہمارے سبب روز بد دیکھے گی جب ہوؐد نے یہ ندا سُنی کہا اے قوم خدا سے ڈرو اور اوسکی عبادت و پرستش کرو اب بھی اگر ایمان نہ لاؤگے یہ پہاڑ اور ٹیلے تمپر عذاب خدا ہو جائینگے۔ اوس قوم نے جب یہ سُنا اون ٹیلون کو وہان سے اوٹھا کر دوسری جگہ پھینکنا شروع کیا مگر جسقدر اونکو پھینکتے تھے اوسیقدر وہ زیادہ ہوتے جاتے تھے۔ پھر ہوؐد نے کہا خداوندا مینے تیری رسالت ادا کی مگر کفر کے سوا اور کوئی چیز اونمین زیادہ نہوئی حق تعالٰے نے وحی نازل فرمائی کہ اے ہوؐد مین انکے لئے پانی برسانا موقوف کئے دیتا ہون ہوؐد نے اپنی قوم سے کہا اے قوم خدا نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ تمکو ہلاک کریگا حضرت ہوؐد کی یہ صدا تمام پہاڑ و نمین پہونچی اور تمام وحشیان و درندگان صحرا اور مرغان ہوا نے اسکو سُنا اور ہر جنس کے جانور روتے ہوؐد کے پاس آکر گریہ کیا اور کہا اے ہوؐد کیا ہمکو بھی ہلاک ہونے والون کے ساتھ ہلاک کریگے اوسوقت ہوؐد نے اونکے لئے خدا کی درگاہ مین دعا کی۔ خدا نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ مین گناہگارون کے سبب اونکو ہلاک نہین کرتا جنسے میری معصیت نہ کی ہو۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ عاد حضرت ہوؐد کی قوم و قبیلہ تھی اور اونکے شہر اوس جنگل مین واقع ہوئے تھے جو شقوق سے حضرموت تک ہے۔ اونکے شہر جابجا متصل تھے اور اونمین زراعت خرمے کے درختون کی بہت تھی اونکی عمرین دراز اور اونکے قد بہت بلند ہوتے تھے اور وہ بتون کی پرستش کیا کرتے تھے حق تعالٰے نے ہوؐد کو اونمین مبعوث کیا تاکہ دین اسلام قبول کرنے اور بت پرستی چھوڑ دینے کے لئے اونکو ہدایت و دعوت کرین مگر اوس قوم نے اس سے انکار کیا اور اونپر ایمان لائے بلکہ اونکو آزار پہونچایا حق تعالٰے نے سات برس تک اونکے لئے پانی برسانا موقوف کردیا اور یہ لوگ قحط مین مبتلا ہوئے حضرت ہوؐد خود بھی زراعت کرتے تھے اور اپنی زراعت کے لئے پانی کھینچ کر سینچتے تھے ایک گروہ حضرت ہوؐد کو ڈھونڈھتے ہوئے اونکے گھر کے دروازے پر آئے اور دیکھا کہ بڑھیا جسکے بال سفید تھے اور کانی تھی گھر سے باہر نکلی اور پوچھا تم لوگ کون ہو کہا ہم فلانے ملک سے آئے ہین اور ہمارے آنے کا یہ سبب ہے کہ ہمارے ملک مین قحط و خشک سالی ظاہر ہوئی ہے حضرت ہوؐد اگر ہمارے حق مین دعا کرین شاید خدا ہمپر رحم کرے اور ہمارے ملک مین پانی برسائے اوسنے کہا اگر ہوؐد کی دعا مستجاب ہوتی اپنے واسطے دعا کرتے خود

اونہین کی زراعت پانی نہ برسنے کے سبب خشک ہو گئی تھی اون لوگون نے پوچھا اسوقت ہود کہان ملین گے
کہا فلان مقام مین ہین پس سب آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہا ای پیغمبر خدا ہمارے شہرون مین
خشک سالی ہے اور پانی نہین برستا خدا سے دعا کیجیے تاکہ ہمارے لئے پانی برسائے اور نعمت کی فراوانی عطا
کرے - ہود نے نماز پڑھی اور نماز کے بعد اونکے لئے دعا کی پھر اونسے کہا اب تم شہرون کی طرف مراجعت
کرو خدا نے تمھارے شہرون مین پانی برسایا اور تمھاری نعمت بھی فراوان ہوئی اون لوگون نے کہا ای پیغمبر خدا
ہمنے ایک عجیب چیز دیکھی - پوچھا کیا دیکھا - کہا ہمنے آپ کے گھر مین ایک بڑھیا دیکھی جسکے بال سفید اور
ایک آنکھ بھی اوسکی کانی تھی - اوسنے آپکی نسبت ایسا کہا - فرمایا وہ میری زوجہ ہے اور مین خدا سے دعا
کرتا ہون کہ اوسکی عمر دراز کرے - پوچھا کس لئے آپ اوسکے حق مین دعا کرتے ہین - فرمایا اسلئے کہ خدا نے کسی
مومن کو نہین پیدا کیا جسکا کوئی دشمن آزار پہونچانے والا نہو اور یہ میری دشمن ہے مگر مین اسپر اختیار
رکھتا ہون اور اسکا دشمن ہونا اوس شخص کے دشمن ہونے سے بہتر ہے جو مجھپر اختیار رکھتا ہو حضرت ہود
ہمیشہ اپنی قوم مین رہتے اور خدا کیطرف اونکو ہدایت کرتے اور بتون کی پرستش سے ممانعت فرماتے اور
اونسے کہتے تھے کہ اگر بت پرستی چھوڑ کر خدا کی عبادت کروگے تمھارے شہر آباد ہونگے اور خدا تمھارے لئے پانی
برسائے گا مگر جب وہ لوگ ایمان نہ لائے خدا نے اونکی طرف ایسی ہوا کو بھیجا جسمین حد سے زیادہ سردی تھی اور
وہ ہوا سات شب اور آٹھوین روز شوم تک اونپر مسلط رہی - حضرت نے فرمایا نحوست کی یہ وجہ تھی کہ
اوس مہینے مین وہ سات شب اور آٹھ روز نحوست زحل کے سبب منحوس تھے - اور بسند حسن حضرت امام محمد
باقرؑ سے منقول ہے بدرستیکہ حق تعالے نے بادہائے عذاب اور بادہائے رحمت کو پیدا کیا ہے اور اگر اوسکو
منظور ہو بادِ عذاب کو باد رحمت کرے مگر باد رحمت کو کبھی باد عذاب نہین کرتا اسلئے کہ ہرگز نہین ہوسکتا
کہ ایک گروہ خدا کی اطاعت کرے اور وہ اطاعت اونپر وبال ہو جائے مگر جبکہ اطاعت خدا سے پھر جائین -
پھر فرمایا خدا نے قوم یونس کے ساتھ ایسا ہی کیا یعنی جب وہ لوگ ایمان لائے عذاب مقدر کرنے کے بعد اونپر
رحمت نازل فرمائی اور اپنی رحمت سے اونکے عذاب کا تدارک کیا حالانکہ اونپر ایسا عذاب نازل کرچکا تھا اور
اوس عذاب نے اونکو ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور اونپر یہ رحمت اوسوقت نازل ہوئی جبکہ وہ ایمان لائے
اور خدا کی درگاہ مین تضرع وزاری کی - جو باد عقیم کہ خدا نے قوم عاد کیطرف بھیجی وہ باد عذاب ہے کسی رحم کو
حاملہ نہین کرتی اور کسی گیاہ کو زمین سے نہین اوگاتی اوسکا مقام ساتوین زمین کے نیچے ہے اور وہ ہوا کبھی وہان
سے باہر نہین نکلی مگر قوم عاد پر جبکہ خدا نے اونپر غضب کیا اور اوس ہوا کے خزینہ دارون کو حکم دیا کہ حلقہ
انگشتر کے برابر اوس ہوا کو نکلنے دین مگر ہوا نے نافرمانی کی اور قوم عاد پر غضبناک ہونے کے سبب بقدر

دماغ گاؤ کل آئی اوسکے نگہبانون نے خدا سے فریاد کی اور کہا خداوندا اس ہوا نے ہمسے سرکشی کی ہم ڈر
تے ہین کہ اسکی ہوا سے وہ لوگ بھی ہلاک نہ ہو جائین جنھون نے تیری معصیت نہین کی اور تیرے شہر اونسے آباد
رہینگے۔ اوسوقت حق تعالیٰ نے جبرئیل کو بھیجا جبرئیل نے اپنے پرون سے اوسکو روک کر پھر اوسکے مقام
پر پہونچا دیا اور کہا جسقدر تجھکو حکم ہوا ہے اوسیقدر باہر آ۔ وہ ہوا پھر گئی اور اوسیقدر باہر آئی اور
قوم عاد کو مع اونکی متاع وغیرہ کے ہلاک کیا۔ اور حدیث حسن مین منقول ہے کہ معتصم نے شہر بطانیہ مین ایک
کنوان کھودنے کا حکم دیا اوسکے حکم کے مطابق وہان کنوان کھودنا شروع کیا اور تین سو قد آدم تک کھودا
مگر جب اوسمین پانی نہ نکلا اوسکا کھودنا موقوف کر دیا جب متوکل خلیفہ ہوا اسنے حکم دیا کہ جب تک اوس
کوئین مین پانی نہ نکلے کھودے جائین۔ پھر اوسکو کھودنا شروع کیا اور ہر ایک سو قد آدم پر ایک چرخی
نصب کرتے جاتے تھے یہانتک کہ اوسمین ایک پتھر ظاہر ہوا جب اوس پتھر کو بیلچے سے توڑا بہت سرد ہوا
اوسمین سے باہر نکلی اور جو لوگ کوئین کے قریب تھے اون سب کو ہلاک کیا۔ جب یہ خبر متوکل کو پہونچی خود وہ
اور تمام علما جو اوسکے پاس تھے حیران ہوئے اور اسکی حقیقت دریافت نہ کر سکے آخر متوکل نے امام علی نقی
علیہ السلام کی خدمت مین عریضہ لکھا اور اسکا حال دریافت کیا۔ حضرت نے اوسکے جواب مین مرقوم فرمایا
یہ احقاف کے شہر ہین جو قوم عاد کے مسکن تھے اور خدا نے باد تند و سرد سے اونکو ہلاک کیا۔ اس قوم کے پیغمبر
حضرت ہودؑ تھے اور انکے شہر بہت آباد اور با خیر و برکت فراوان تھے خدا نے سات برس تک انکو پانی برسانا
موقوف کر دیا یہ لوگ قحط مین مبتلا ہوئے اور انکے شہرونسے خیر و برکت جاتی رہی۔ حضرت ہودؑ ہمیشہ انسے
کہتے تھے کہ خدا کی درگاہ مین توبہ و استغفار کرو تاکہ خدا تمھارے لئے پانی برسائے اور تمھاری قوت سابق سے
تمکو زیادہ عطا کرے اور تم خدا سے پشت گردانی نہ کرو۔ جب اون عاصیون نے ایمان لانا قبول نہ کیا بلکہ
اونکی سرکشی زیادہ ہوئی اوسوقت خدا نے حضرت ہودؑ پر وحی نازل فرمائی کہ انکی طرف فلان وقت وہ ہوا
آئیگی جسمین عذاب دردناک بھرا ہوگا جب وہ وقت آیا سبھون نے دیکھا کہ ایک ابر اونکی طرف آرہا ہے دیکھکر
نہایت خوش ہوئے اور کہا اس ابر سے ہمارے شہرون مین ضرور پانی برسیگا۔ ہودؑ نے فرمایا ایسا نہین
بلکہ یہ وہی عذاب ہے جسکے لئے تم تعجیل کرتے تھے اور اوسکے طلبگار تھے۔ اور حضرت رسول خداؐ سے منقول ہے کہ
ہرگز ہوا بے اندازہ و پیمانہ کے باہر نہین نکلی مگر قوم عاد کے زمانے مین ہوا نے اپنے نگہبانون پر زیادتی کی
اور بقدر سوراخ سوزن باہر نکلکر قوم عاد کو ہلاک کیا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہوا
کی پانچ قسمین ہین جنمین سے ایک کا نام عقیم ہے اور مین اوسکی شر سے خدا کی پناہ طلب کرتا ہون۔ اور ابن بابویہ
نے وہب سے روایت کی ہے کہ باد عقیم اسی زمین پر ہے جسپر ہم لوگ ساکن ہین اور ستر ہزار زنجیرون سے بندھی ہے

اور ہر ایک ہوا پر ستر ہزار فرشتے موکل ہین جب حق تعالے نے اوسکو قوم عاد پر مسلط کیا اوسکے نگہبانون نے خدا سے اجازت چاہی کہ اسقدر نکالی جائے جسقدر گائے کے دماغ سے سانس لینے مین ہوا باہر نکلتی ہے پس اگر خدا اسکی اجازت دیتا تمام روئے زمین پر کسی کو باقی نہ رکھتی اور سب کو جلا دیتی اسلیئے خدا نے اوسکے نگہبانون کو حکم دیا کہ بقدر حلقۂ انگشتر اوسکو باہر نکالین اور اوسی سے قوم عاد ہلاک ہوئی اور حق تعالے ابتدائے قیامت مین اسی ہوا سے پہاڑون اور ٹیلون اور شہرون اور مکانون کو زمین کے برابر کر دیگا اور اسکو اسلیئے عقیم کہتے ہین کہ عذاب سے حاملہ اور رحمت سے عقیم ہے اور یہ ہوا جب قوم عاد کی طرف آئی اونکے شہرون اور قلعون اور قصر و عمارات کو ریگ روان کے مانند بنا دیا اور اوڑا لیگئی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ یعنی وہ ہوا جس چیز پر وارد ہوتی تھی اوسکو نہین چھوڑتی تھی مگر یہ کہ استخوان بوسیدہ یا گیاہ بوسیدہ کے مانند بنا دیتی تھی اور اسی سبب سے اون شہرون مین ریگ روان بکثرت ہے کہ اوس ہوا نے ان شہرون کو اسطرح ریزہ ریزہ بنا دیا ہے اور وہ ہوا سات شب اور آٹھ روز تک اونپر مسلط رہی اور بے در پے مردون اور عورتون کو زمین سے بلند کرتی اور پھر سر نگون زمین پر گرا دیتی تھی اور پہاڑون کو جڑ سے اوکھیڑ کر ریزہ ریزہ کرتی تھی اور اسی لئے ریگ روان مین پہاڑ نہین ہوتے اور خدا نے اسلیئے اونکو ذات العماد فرمایا ہے کہ یہ لوگ پہاڑ کی بلندی کے برابر عمود و ستون تراش کر نصب کرتے اور اونپر قصر و عمارت بناتے تھے ایضاً حدیث حسن مین روایت کی ہے کہ قوم عاد کی کیفیت یہ ہے کہ تمام روئے زمین پر جس شہر مین ریگ روان ہے وہ قوم عاد کا مسکن تھا اوسکے پہلے بھی شہرون مین ریگ تھی مگر زیادہ نہ تھی اور اونکے زمانہ مین زیادہ ہوگئی اس ریگ کی اصل قوم عاد کے قصر ہائے محکم اور قلعہ و حصار اور شہر و باغ و مکانات ہین انکے شہر ملک عرب کے تمام شہرون سے آباد تر تھے اور انکے باغات اور نہرین سب شہرونسے زیادہ تھین جب اس قوم نے طغیان و فساد شروع کیا اور بت پرستی اختیار کی اوسوقت خدا نے اونپر غضب نازل کیا اور باد عقیم کو انکی طرف بھیجا اوسنے انکے شہرون اور قلعون اور قصرون اور مکانون کو ریزہ ریزہ کرکے ریگ روان بنا دیا۔ انکے تیرہ[۱۳] قبیلے تھے اور حضرت ہودؑ انکے درمیان صاحب حسب و نسب شرافت و بزرگی تھے اور مال و ثروت بھی بہت رکھتے تھے اور تمام بنی آدم مین حضرت آدمؑ سے بہت شبیہ تھے انکا رنگ گندم گون اور بال بہت اور چہرہ خوبصورت تھا دنیا مین حضرت یوسفؑ کے سوا کوئی شخص آنسے زیادہ حضرت آدمؑ سے شبیہ نہ تھا حضرت ہودؑ مدت دراز اوس قوم مین رہے اور خدا کیطرف اونکو دعوت و ہدایت کرتے تھے اور لوگون پر ظلم کرنے اور خدا کیلئے شریک قرار دینے سے مانع ہوتے اور عذاب خدا سے اونکو ڈراتے تھے مگر اوس قوم نے اپنے کفر پر اصرار کیا اور طریقۂ باطل سے منہ نہ پھیرے۔ یہ لوگ احمق

مین رہتی تھے اور شدت طیش و غضب مین کوئی امت انسے زیادہ نہ تھی جب اوس قوم نے دیکھا کہ ہوا اونکی طرف آرہی ہے ہودؑ سے کہا کیا تم ہوا سے ہمکو ڈراتے ہو پھر اپنی اولاد و اموال کو کسی پہاڑ کی کھائی مین جمع کرکے خود اوسکے گرد کھڑے ہوئے تاکہ اپنی اولاد و ازواج و اموال سے ہوا کو دفع کرین ناگاہ وہ ہوا اونکے پاؤن کے نیچے داخل ہوئی اور اونکو زمین سے اوٹھا کر آسمان کیطرف بلند کیا پھر دریا مین ڈال دیا۔ اور خدا نے پہلے چیونٹیون کو اونپر مسلط کیا تھا اور اونکے دفع کرنے کی طاقت اوس قوم مین نہ تھی انکے کان انکھ ناک اور منھ مین چیونٹیان داخل ہو کر انکو آزار پہونچاتی تھین۔ تاانیکہ اپنے شہر چھوڑ دئیے اور اپنے اموال سے دور ہوگئے۔ اور حق تعالے نے پہاڑون اور پتھرون اور ستونون کی کندہ کرنے اور تراشنے کی قوت انکو عطا کی تھی اور انکو ایسی چیزون پر قادر کیا تھا جنپر انسے پہلے اور انکے بعد کسیکو قادر نہین کیا۔ اور اس قوم کے اکثر لوگ وہنا اور بیرین اور عالج مین یمن و حضرموت تک رہتے تھے۔ حضرت ہودؑ انکے ہلاک ہونے کے بعد اون لوگون کے ہمراہ جو کہ ایمان لائے تھے مکہ مین آئے اور وہین رحلت کی اور حضرت صالحؑ نے بھی ایسا ہی کیا اور اس درہ روحا سے جو مکہ کے قریب ہے ستر ہزار پیغمبرون نے بقصد حج گذر کیا ہے یہ سب جامہ ہاے پشمی پہنے ہوئے تھے اور انکے اونٹون کی مہارین بافتۂ پشم سے تھین اور مختلف زبانون مین تلبیہ کہتے تھے اور انھین پیغمبرون سے حضرت ہودؑ۔ صالح۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ شعیب۔ یونس علیہم السلام بھی تھے حضرت ہودؑ تجارت کیا کرتے تھے۔ بسند معتبر علی بن یقطین سے منقول ہے کہ منصور دوانقی نے یقطین کو قصر عباد مین ایک کنوان کھودنے کو حکم دیا یقطین نے وہ کنوان کھودنا شروع کیا اور منصور کی رحلت تک کھودتا رہا مگر اوس مین پانی نہ نکلا مہدی سے جب اس حال کو بیان کیا اوسنے کہا مین ضرور اس کام کو تمام کرونگا اگرچہ بیت المال کے سب درہم و دینار اس کام مین صرف ہوجائین اوسوقت یقطین نے اپنے بھائی ابو موسیٰ کو یہ کام انجام دینے کے لیے بھیجا اوسنے پھر وہ کنوان کھودنا شروع کیا تاانیکہ زمین کی تہ سے ایک سوراخ ظاہر ہوا اور ہوا اوس سے باہر نکلنے لگی یہ حال دیکھکر لوگ ڈرے اور ابو موسیٰ کو اسکی اطلاع دی۔ ابو موسیٰ نے اوس کنوئین پر آکر کہا مجھکو اس کنوئین مین اوتارو۔ اوس کنوئین کے منھ کی کشادگی چالیس گز تھی۔ ابو موسیٰ کو محمل مین بٹھا کر اور ریسمان باندہ کر کنوئین مین اوتارا جب قعر چاہ مین پہونچا اوس سوراخ سے ہول عظیم اسکو عارض ہوا اسلیئے کہ اوس سوراخ سے ہوا کی آواز آرہی تھی۔ ابو موسیٰ نے حکم دیا کہ وہ سوراخ بقدر مکان وسیع کشادہ کرین پس دو آدمیون کو محمل مین بٹھا کر اونسے کہا اس سوراخ کے نیچے جاکر وہان کی خبر لاؤ پھر وہ محمل رسیون سے باندہ کر اوس سوراخ مین اوتاری وہ لوگ دیر تک اوسمین رہے پھر ریسمان کو حرکت دی جب اوپر آئے کہا ہمنے عجیب غریب امور دیکھے وہان تمام مرد اور عورت اور مکان اور ظروف و متاع سب

پتھر ہو گئے ہیں - مرد اور عورتیں سب لباس پہنے ہوئے ہیں اور بعض لیٹے بعض بیٹھے بعض کروٹ سے لیٹے بعضے
تکیہ لگائے ہوئے ہیں جب ہم نے انکے لباس پر ہاتھ رکھا وہ غبار کے مانند ہوا پر اوڑ گیا اور انکے گھر اسی
حال پر باقی ہیں ابو موسیٰ نے یہ خبر مہدی کو لکھی وہ اور تمام علما یہ حال سنکر متعجب ہوئے مگر اسکی حقیقت
دریافت نہ کر سکے آخر مہدی نے مدینہ کو خط بھیجا اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو اس مشکل کے حل
کرنے کے لئے طلب کیا - جب آنحضرتؑ عراق میں تشریف لائے مہدی نے یہ کیفیت حضرتؑ سے عرض کی حضرتؑ
یہ حال سنکر بہت روئے اور فرمایا یہ لوگ بقیہ قوم عاد ہیں خدا نے انپر غضب نازل کیا اور انکو مکانوں سمیت
زمین کے اندر غرق کر دیا اور اصحاب احقاف یہی لوگ ہیں مہدی نے پوچھا احقاف کس چیز کو کہتے ہیں فرمایا
ریگ کو اور حدیث معتبر میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حق تعالےٰ نے ہودؑ کو مبعوث کیا فرزندان
سام انپر ایمان لائے اسلئے کہ حضرت ہودؑ کے اوصاف سے آگاہ تھے مگر اور لوگوں نے انکار کیا اور کہا وہ کون ہے
جسکی قوم ہماری قوم سے زیادہ ہو پس باد عقیم سے ہلاک ہوئے - ہودؑ نے اپنے اصحاب سے وصیت کی اور حضرت
صالحؑ کے مبعوث ہونے کی بشارت دی اور بسند معتبر دیگر آنحضرتؑ سے منقول ہے کہ قوم ہودؑ کی عمر چار سو برس کی
ہوتی تھی خدا نے پہلے انپر تین سال تک قحط و خشک سالی کا عذاب نازل کیا مگر اپنے کفر سے باز نہ آئے اور جب
بلائے قحط انپر شدید ہوئی ایک گروہ کو دعائے باران کے لئے مکہ کے پہاڑوں کیطرف روانہ کیا اسلئے کہ موضع خانۂ
کعبہ سے آگاہ نہ تھے جب وہ لوگ وہاں گئے اور پانی برسنے کے لئے دعا کی اوسوقت تین ابر اونکے لئے بلند ہوئے اون
لوگوں نے پہلے اور دوسرے ابر کو پسند نہ کیا اور تیسرا ابر جسمیں عذاب الٰہی تھا اوسی کو پسند کیا آخر وہی ابر نے
اونکی قوم کیطرف آکر سب کو ہلاک کیا جب ہوا اونکے شہروں میں پھیلی اونکے رئیس نے جسکا نام خلیجان تھا حضرت
ہودؑ سے کہا اے ہودؑ یہ ہوا جو آرہی ہے اسکے ساتھ کچھ لوگ شتران بزرگ کے مانند ہاتھوں میں عمود لئے ہیں اور
یہی لوگ اس بلا کو ہماری طرف لاتے ہیں - ہودؑ نے کہا یہ خدا کے فرشتے ہیں - خلیجان نے کہا اگر ہم تمہارے خدا پر
ایمان لائیں ہمکو ان فرشتوں پر مسلط کریگا تاکہ ہم اپنا انتقام انسے لیں ہودؑ نے کہا حق تعالےٰ اہل معصیت کو
اپنے اہل طاعت پر مسلط نہیں کرتا خلیجان نے کہا جو لوگ ہلاک ہو گئے ہیں وہ کیونکر پھر آئیں گے - فرمایا خدا اونکی
عوض وہ لوگ تجھکو عطا کریگا جو انسے بہتر ہوں - خلیجان نے کہا اونکے بعد زندگی کا کچھ لطف نہیں پس اپنی قوم سے
ملحق ہونا پسند کیا اور ہلاک ہوا - بسند معتبر منقول ہے کہ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ میں حضرت امیر المومنینؑ کے ہمراہ
بیرون شہر ایک باغ خرما کیطرف گیا ناگاہ یہودیوں کا ایک گروہ نظر آیا جو اپنی قوم کی میت وہاں دفن کرنے لائے
تھے وہاں ایک قبر کو دیکھکر حضرت امیر المومنینؑ نے حضرت امام حسنؑ سے فرمایا دیکھو یہ لوگ اس قبر کے بارہ میں کیا
کہتے ہیں - عرض کی کہتے ہیں کہ ہودؑ کی قبر ہے فرمایا دروغ کہتے ہیں میں انسے بہتر جانتا ہوں یہ یہودا پسر یعقوب کی

قبر ہودؑ ہے اسکے بعد فرمایا کوئی مقام حیرہ کا رہنے والا بھی یہان حاضر ہے۔ ایک بڈھے نے کہا مین حاضر ہون پوچھا تیرا
گھر کہان ہے عرض کی حیرہ مین دریا کے کنارے ہے۔ پوچھا تیرے گھر سے اوس پہاڑ تک جسپر صومعہ بنا ہے
کتنا فاصلہ ہوگا عرض کی وہان سے نزدیک ہے پوچھا اوس صومعہ کے بارہ مین تیری قوم کے لوگ کیا کہتے
ہین عرض کی کہتے ہین کہ کسی ساحر کی قبر وہان ہے۔ فرمایا دروغ کہتے ہین مین اونسے بہتر جانتا ہون وہ ہودؑ
کی قبر ہے مؤلف فرماتے ہین مفسرون اور مورخون کے درمیان اس باب مین اختلاف ہے کہ ہودؑ کی قبر
کہان ہے۔ بعضون کا قول ہے کہ حضرموت کے کسی غار مین ہے۔ اور ارباب تاریخ نے حضرت امیر المومنینؑ سے
روایت کی ہے کہ حضرموت مین سرخ ٹیلہ پر واقعہ ہے بعضے کہتے ہین کہ مکہ مین حجر اسمٰعیلؑ مین مدفون ہین اور
دوسری روایت معتبر مین وارد ہوا ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے بعد ضربت حضرت امام حسنؑ سے فرمایا کہ
مجھکو نجف مین میرے دو بھائیون ہودؑ و صالحؑ کی قبرون کے درمیان دفن کرو۔ اور دوسری روایت مین
حضرت امام حسنؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؑ فرماتے تھے کہ میرے پدر بزرگوار حضرت امیر المومنینؑ نے مجھسے فرمایا
کہ مجھکو میرے بھائی ہودؑ کی قبر مین دفن کرو اور ممکن ہے کہ پہلی حدیث مین وہ مقام بیان ہوا ہو جہان پہلے حضرت
ہودؑ دفن ہوے ہون اور بعد اوسکے جسد آدمؑ کیطرح نجف اشرف مین لیگئے ہون۔ اور بسند موثق حضرت
صادقؑ سے منقول ہے کہ جب ہوا چلتی ہے اور سفید و سیاہ و زرد غبار اوسکے ساتھ آتا ہے یہ سب قوم عاد کے
استخوانہاے بوسیدہ اور اونکی عمارتین ہین جو ریزہ ریزہ ہو گئی ہین۔ اور احادیث معتبرہ مین اس آیت کی
تفسیر مین وارد ہوا ہے اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ یعنے بدرستیکہ ہمنے
قوم ہودؑ کیطرف باد صرصر یعنے تند سرد کو روز نحس مین بھیجا جسکی نحوست مستمر رہی یا خاص قوم ہودؑ کے واسطے
مستمر تھی اور حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ اس روز نحس مستمر سے چہارشنبۂ آخر ماہ مراد ہے۔ اور حضرت امام محمد باقرؑ
سے منقول ہے کہ خدا نے ہوا کے لیے ایک گھر بنایا ہے اور اوسپر قفل لگایا ہے اگر وہ قفل کھول دین وہ ہوا تمام عالم کو
ہلاک کر دے اور جو کچھ درمیان زمین و آسمان کے ہے نیست و نابود ہو جائے اور وہ ہوا کسی قوم کیطرف نہین
بھیجی گئی مگر قوم عاد کیطرف بقدر حلقۂ انگشتر کے۔ اور ہودؑ و صالحؑ و شعیبؑ و اسمٰعیلؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ
صلوات اللہ علیہم اجمعین زبان عربی مین کلام کرتے تھے اور دوسری حدیث مین آنحضرتؑ سے منقول ہے کہ قوم
ہودؑ کے قد خرمے کے درخت کے برابر بلند ہوتے تھے اور اسقدر قوت رکھتے تھے کہ اونمین سے بعض شخص پہاڑ پر
ہاتھ مار کر پتھر کا ٹکڑا اوس سے جدا کر لیتا تھا۔ اور بسند معتبر روایت کی ہے کہ وہ آٹھ روز جنمین قوم عاد پر ہوا
مسلط رہی وہی ایام ہین جنکو عرب برد العجوز کہتے ہین اور اکثر اوقات اون روزون مین ہوا کی تندی تمام شہرون
مین چلتی ہے اور سردی بھی بہت زیادہ ہوتی ہے اور اسلئے ان ایام کی نسبت تعبیر سے دی ہے کہ قوم ہودؑ کی

ایک بڑھیا زیر زمین پنہان ہوئی مگر وہ ہوا اوسکے نیچے وہان بھی پہونچی اور آٹھوین روز اوسکو ہلاک کیا
حق تعالے نے عاد کا قصہ کئی مقام مین بیان فرمایا ہے - ایک جگہ فرماتا ہے ہمنے عاد کیطرف اونکے بھائی
ہودؑ کو بھیجا - یعنے اونکے قبیلے سے تھے ہودؑ نے کہا اے قوم تم خدا کی عبادت کرو تمہارا کوئی خدا اور پیدا کرنیوالا
اور معبود اوسکے سوا نہین ہے - کیا تم اوسکے عذاب سے نہین ڈرتے - بزرگان و اشراف قوم نے جو کہ
کافر تھے اسطرح جواب دیا - بدرستیکہ ہم تمکو سفاہت و نادانی مین دیکھتے ہین اور بدرستیکہ ہم تمکو دروغ
کہنے والون سے تصور کرتے ہین - ہودؑ نے کہا اے قوم مجھ مین کسی طرح کی سفاہت و نادانی نہین ہے ولیکن مین
خدا کا رسول اور بھیجا ہوا ہون تمپر خدا کی رسالت و پیغام کو پہونچاتا ہون اور مین تمہارا خیر خواہ امین
ہون کیا اس امر سے تعجب کرتے ہو کہ تم مین سے ایک شخص تمہاری طرف آیا ہے جو تمہارے پروردگار کا یاد
دلانے والا ہے اور خدا کے عذاب سے تمکو ڈراتا ہے - تم یاد کرو کہ کسطرح قوم نوح کے بعد تمکو خلیفہ مقرر کیا اور
تمہاری خلقت مین کشادگی زیادہ کی یعنے تمکو قوی اور تنومند کیا - پس خدا کی نعمتین یاد کرو شاید نجات
پاؤ کہا کیا تم اسلیئے ہماری طرف آئے کہ ہم خدائے یگانہ کی پرستش کرین اور اون بتون کو چھوڑ دین ہمارے
باپ دادا جنکی پرستش کرتے تھے پس ہمپر وہ خدا کا عذاب لاؤ جسکا تم وعدہ ہمسے کرتے ہو اگر تم راست
کہنے والون سے ہو ہودؑ نے کہا تحقیق کہ تمپر تمہارے پروردگار کیطرف سے ایک عذاب و غضب واقع ہوا
ہوا ہے - کیا مجھسے اون چند نامون کے سبب مجادلہ کرتے ہو جنکو تمنے اور تمہارے باپ دادا نے مقرر کیا ہے
یعنے بت - اور اونکو اپنا خدا اور حافظ اور روزی دینیوالا کہتے ہو - انکیلیئے خدا نے کوئی حجت نہین بھیجی ہے
پس عذاب خدا کا انتظار کرو اور مین بھی تمہارے ساتھ منتظر ہون پس ہمنے ہودؑ کو اور اون لوگون کو جو
اونپر ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے سبب نجات دی اور دوسرون کو جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے تھے قطع
کر دیا - یعنے ہمنے اونکو مستاصل کیا اور وہ ایمان لانے والون سے نہ تھے اور دوسرے مقام مین فرمایا ہے - ہمنے
عاد کیطرف اونکے بھائی ہودؑ کو بھیجا - ہودؑ نے کہا اے قوم خدا کی عبادت کرو اوسکے سوا تمہارا کوئی خدا نہین
اور نہین ہو تم مگر افترا کرنے والے اے قوم مین اپنی پیغمبری کی کوئی مزدوری تمسے نہین مانگتا اور نہین ہے میرا
مزد مگر اوسی پر جسنے مجھکو پیدا کیا ہے - کیا تم عقلمند نہین ہو - اے قوم اپنے پروردگار سے طلب آمرزش کرو - اور
اوسکی طرف توبہ کرو تاکہ باران آسمان کو تمپر نازل کرے اور تمہاری قوت سابق پر اور قوت زیادہ کرے - اور اوس
چیز سے منھ نہ پھیرو جو مین تمسے کہتا ہون - گناہ کرنے والون نے جھوٹ اور از روئے عناد کہا اے ہودؑ تم ہماری طرف
کوئی دلیل و معجزہ نہین لائے ہو ہم تمہارے کہنے سے اپنے معبودون کو چھوڑنے والے نہین - اور ہم تمپر ایمان لانے
والے بھی نہین ہم تمسے نہین کہتے مگر یہی کہ ہمارے معبودون نے تمکو دیوانہ کر دیا ہے اسلیئے کہ تم نے اونکو برا کہا ہودؑ نے کہا

بدرستیکہ مین خدا کو گواہ کرتا ہون اور تم بھی گواہ رہو کہ مین اونسے بیزار ہون جنکو تمنے میرے پروردگار کا شریک
قرار دیا ہی پس تم سب مقام کید وضرر مین رہو اور مجھکو مہلت نہ دو یعنے تم مجھکو ضرر نہین پہونچا سکتے ہو بیشک میرا بھروسا
ہی اور مین نے اپنے اور تمھارے پروردگار پر توکل کیا ہی کوئی حیوان نہین ہی مگر یہ کہ خدا اوسکی پیشانی پکڑنے
والا ہی یعنے وہ خدا کا مقہور ہی بدرستیکہ میرا پروردگار خلق اور رزق اور ہدایت و اتمام حجت اور انتقام و عذاب
پر قادر ہی اور اگر تم سب انکار کروگے اور میرا کہنا نہ مانوگے تو مین میرے لیے کچھ ضرر نہین ہی بدرستیکہ اپنی رسالت
مین نے پہونچا دی اور میرا پروردگار تمکو ہلاک کریگا اور تمھاری عوض دوسری قوم تمھاری جگہ مقرر کریگا اور
تمھارا ہلاک ہونا کسی طرح کا ضرر اوسکو نہین پہونچاتا بدرستیکہ میرا پروردگار سب چیزون پر مطلع وحافظ ہی اور
جب ہمارا حکم اونکے عذاب کرنے کے لیے آیا یعنے ہود کو اور اون لوگون کو جو ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے سبب
نجات دی - اور یعنے عذاب قیامت سے بھی اونکو نجات دی اور دوسرے مقام مین فرمایا ہی کہ عاد نے پیغمبرون کی
تکذیب کی جس وقت کہ اونکے بھائی ہود نے اونسے کہا کیا تم خدا کے عذاب سے نہین ڈرتے بدرستیکہ مین تمھارے لیے
رسول امین ہون پس خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور مین تبلیغ رسالت کی عوض کوئی اجر دوسری تمسے نہین
چاہتا اور نہین ہی میرا اجر دیگر خدا پر - ای قوم تم ہر ایک بلندی پر یا سر راہ ایک نشانی کیون بناتے ہو جو عبث
وبیفائدہ ہی اور کھیل کیا کرتے ہو بعضون نے کہا ہی کہ سر راہ اور بلند مقامون پر عمارتین بناتے اور وہان بیٹھے
تھے تاکہ جو کوئی اوس راہ سے گذرے اوسکے ساتھ مسخراپن کرین - بعضون نے کہا ہی کہ بیفائدہ لہو و لعب کے لیے کبوترون
کے واسطے خانے بناتے تھے اور قصور و عمارات بلند بھی تیار کرتے تھے کہ شاید ہمیشہ اوسمین رہین اور ای ظلم کرنے
والو جب کسی کیطرف ہاتھ دراز کرو پس خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اوس سے ڈرو جسنے کہ تمھاری
اعانت اون چیزون مین کی ہی جنکو تم جانتے ہو یا تمھارے لیے اون نعمتون کو پے درپے بھیجا ہی جنکو تم جانتے ہو
اور وہ یہ ہی از قبیل حیوانات و اولاد و باغات و چشمہ جات تمھاری مدد کی ہی مین تمھارے لیے عذاب روز بزرگ
سے ڈرتا ہون - قوم ہود نے کہا اگر تم ہمکو پند و نصیحت کرو یا ہمارے نصیحت کرنے والون سے نہو ہمارے لیے دونون
برابر ہین - تم جو کہتے ہو نہین ہی مگر یہی دروغ جو پیغمبرون نے تمھارے پہلے کہا ہے اور ہم عذاب کردہ شدہ نہین
ہین پس اونکو جھوٹا قرار دیا - لہذا ہمنے اون سبکو ہلاک کیا اور دوسرے مقام مین فرمایا ہی ای محمدؐ اگر تمھاری قوم
تمھارے قول سے روگردانی کرے اونسے کہو کہ تمکو صاعقہ و عذاب عاد و ثمود سے ڈراتا ہون جبکہ پیغمبر اونکے پیش
آئے اونکے سامنے اور اونکی پشت سے اور کہا کہ سوا خدا کے اور کسی کی عبادت نکرو اونھون نے اسکے جواب مین
کہا کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا ہر آئینہ کسی فرشتہ کو بھیجتا پس ہم اوس چیز سے جسکے ساتھ تم بھیجے گئے ہو کافر ہین - لیکن
قوم عاد نے ناحق زمین پر تکبر کیا اور کہا ایسا کون ہی جسکی قوت ہمسے زیادہ ہو - کیا نہ جانا اون لوگون نے کہ

جس خدا نے اونکو پیدا کیا ہی اوسکی قوت اونسے زیادہ ہی اور ہماری آیات کا انکار کرتے تھے پس ہمنے اونکی طرف
بھیجا باد تند و سرد کو چند روز ہای نحس مین تاکہ ہم اونکو زندگانی دنیا مین خواری کا عذاب چکہائین اور
آخرت کا عذاب زیادہ تر خوار کرنے والا ہی۔ اور یہ لوگ یاری نہین کئے جاتے اور دوسرے مقام مین فرمایا ہی ای
محمد قوم برادر عاد یعنے ہودؑ کے قصہ کو یاد کرو جبکہ اپنی قوم کو احقاف مین ڈرایا اور حالانکہ اونکے پہلے اور بعد بہت سے
انبیا گذرے ہین اور یہ کہا کہ سوا خدا کے اور کسیکی عبادت نکرو بدرستیکہ مین تمہارے لئے عذاب روز بزرگ سے
ڈرتا ہون۔ اونھون نے اونکے جواب مین کہا کیا تم اسلئے آئے ہو کہ ہمکو ہمارے معبودون سے پھیر دو۔ پس ہمسے جس
عذاب کا وعدہ کرتے ہو اوسکو لاؤ اگر راست کہنے والون سے ہو۔ ہودؑ نے کہا عذاب کے آنیکا علم سوا خدا کے اور
کسیکو نہین اور مین وہ چیز تمکو پہونچاتا ہون جسکے ساتھ بھیجا گیا ہون ولیکن تمکو دیکھتا ہون کہ ایک گروہ ہو جو
اور نادان سے ہو پس جب اون لوگون نے عذاب کو دیکھا اور وہ ایک ابر تھا جو اونکے جنگلون کیطرف آرہا
تھا کہا یہ ابر ہی پانی برسانے والا ہی۔ ہودؑ نے کہا بلکہ یہ وہی ہی جسکے لئے تم تعجیل کرتے تھے۔ اسکے ساتھ ایک ہوا ہے
جسمین عذاب دردناک بھرا ہی جس چیز پر یہ ہوا گذر کرتی ہی اپنے پروردگار کے حکم سے اوسکو ہلاک کردیتی ہی پس
اون لوگون نے ایسی حالت مین صبح کی کہ اونکے گھرون کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا اسیطرح ہم گنہگارون کو جزا
دیتے ہین۔ اہل تفسیر بیان کرتے ہین کہ حضرت ہودؑ ایک احاطہ بناکر خود اون لوگون کے ساتھ جو ایمان لائے تھے
اوسمین داخل ہوئے وہ ہوا اون تک نہین پہونچتی تھی مگر اوسیقدر کہ جس سے فرحت پاتے تھے اور وہ ہوا قوم عاد کو
زمین سے اسقدر بلند کرتی تھی کہ ایک ٹیڑی کے مانند نظر آتے تھے پھر وہان سے پہاڑون پر سرنگون پھینک دیتی تھی
اور اونکے استخوان ریزہ ریزہ ہو جاتے تھے اور جن مکانون اور غارون کو خاص اس عذاب کے دفع کرنے کیلئے
بنایا تھا جب اونمین داخل ہوتے تھے ہوا بھی اونکے ساتھ داخل ہوتی اور اونکو باہر نکال کر آسمان کیطرف لیجاتی
تھی فصل دوسری قصص شدید وشداد وارم ذات العماد کا بیان ابن بابویہ اور شیخ طبرسی وغیرہ نے روایت کی ہی
کہ ایک شخص جسکا نام عبد اللہ بن قلابہ تھا اوسکا اونٹ بھاگ گیا تھا وہ اپنا اونٹ عدن کے صحرا و بیابان مین
ڈھونڈ رہا تھا ناگاہ وہ ایک شہر اوسکو نظر آیا جسکے گرد ایک حصار تھا اور اوس حصار کے گرد بہت سے قصر تھے
اور اون قصرون پر علمہای بلند نصب تھے جب اوس شہر کے نزدیک پہونچا یہ ارادہ کیا کہ اس شہر مین جاکر
کسی سے اپنے اونٹ کا پتہ لگائے جب وہان پہونچا کسی کو اوس شہر مین داخل ہوتے یا اوس شہر سے باہر نکلتے
نہ دیکھا اوسوقت اپنے ناقہ سے اوترکر ناقہ کے پاؤن مین رسّی باندھی اور اپنی تلوار میان سے نکالکر شہر کے
دروازے کیطرف چلا وہان دو بڑی پھاٹک نظر آئے جنسے بلند تر اور بزرگتر دنیا مین کسی نے نہ دیکھے ہونگے اون
پھاٹکون کے تختے نہایت خوشبودار لکڑی سے بنے اور اونکو یاقوت سرخ و زرد سے مرصع کیا تھا جنکی روشنی اوس

مکان مین بھری ہوئی تھی عبد اللہ یہ حال دیکھکر نہایت متعجب ہوا بعد اسکے ایک دروازے کو کھولکر داخل ہوا
وہان ایک شہر نظر آیا جسکا مثل و مانند کبھی کسی نے نہ دیکھا ہوگا اور وہان ایسے قصر و عمارات دیکھے جو زبرجد
و یاقوت کے ستونون پر بنائے گئے تھے ہر قصر پر ایک غرفہ تھا اور ہر غرفہ پر ایک دوسرا غرفہ تھا اور یہ سب
طلا و نقرہ و مروارید و یاقوت و زبرجد سے بنائے گئے تھے اور اون قصرون اور عمارتون کی پھاٹک شہر کے
پھاٹکون کے مانند خوشبودار لکڑی سے بنے تھے اور اونمین یاقوت جڑے ہوئے تھے - اون مکانون مین مروارید
اور مشک و زعفران کی گولیون کا فرش تھا عبد اللہ نے جب وہ عمارتین دیکھین اور وہان کسی شخص کو
نہ پایا بہت ڈرا پھر اون عمارتون کی اطراف و جوانب نظر کی وہان بہت سے چمن و خیابان نظر آئے جنکے درختون
مین میوہ لگا تھا اور درختون کے نیچے نہرین جاری تھین عبد اللہ نے اپنے دل سے کہا شاید یہ وہی بہشت ہے
جسکا وصف خدا نے پرہیزگارون کیلئے دنیا مین فرمایا ہے - مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ مجھکو بہشت مین داخل کیا
بعد اسکے موتیون اور مشک و زعفران کی گولیون کو جسقدر اوٹھا سکا اوٹھا لیا مگر یاقوت و زمرد نہ اوکھیڑ سکا
پھر اوس شہر سے باہر نکلکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا اور جس راہ سے کہ آیا تھا اوسی طرف سے مراجعت کی - جب شہر یمن
مین داخل ہوا وہ موتی اور مشک و زعفران کی گولیان سبکو دکھائین اور اپنا حال لوگون سے بیان کیا اور اون
موتیون مین سے تھوڑے موتی فروخت بھی کئے مگر زمانہ دراز گذرنے کے سبب وہ موتی زرد اور متغیر ہوگئے
تھے - جب یہ خبر مشہور ہوئی اور معاویہ کے کان تک پہونچی اوسنے حاکم صنعا کے پاس ایک قاصد بھیجا تاکہ
عبد اللہ بن قلابہ کو اوسکے پاس روانہ کرے - عبد اللہ جب معاویہ کے پاس پہونچا معاویہ نے اوسکو خلوت
مین لیجاکر سب حال دریافت کیا - اوسنے جو کچھ دیکھا تھا معاویہ سے بیان کیا - معاویہ نے کعب الاحبار کو
بلاکر دریافت کیا اور کہا آیا تونے کسی سے سنا ہے یا کتابون مین دیکھا ہے کہ دنیا مین کوئی شہر ایسا بھی ہے جو طلا و
نقرہ سے بنا ہوا ہو اور اوسکے عمود و ستون زبرجد و یاقوت کے ہون اور اوسکے قصرون اور غرفون مین موتیون
کے سنگریزے ہون اور اوسکے خیابانون مین درختون کے نیچے نہرین بھی جاری ہون کعب نے کہا ہان اس
شہر کو شداد پسر عاد نے بنایا تھا اور یہ ارم ذات العماد جسکا ذکر خدا نے قرآن مین فرمایا ہے یہی ہے اور
خدا نے اسکے وصف مین کہا ہے لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ یعنے اوس شہر کا مثل اور شہرون مین نہین
پیدا کیا گیا - معاویہ نے کہا اسکا حال مفصل مجھسے بیان کر کعب نے کہا کہ عاد اول سوائے عاد قوم ہود کی تھا
اوسکے دو پسر تھے ایک کا نام شدید اور دوسرے کا نام شداد تھا - جب عاد نے رحلت کی اوسکے دونون فرزند
اوسکے بعد بادشاہ ہوئے اور سلطنت عظیم اونکو حاصل ہوئی تمام اہل مشرق و مغرب نے اونکی اطاعت کی
بعد اسکے شدید نے بھی رحلت کی اور شداد بے مشارکت و منازعت تمام روئے زمین کا بادشاہ مستقل ہوا

اسکو علاوہ کتب کا بہت شوق تھا اور جب بہشت کا ذکر اور اوسکی عمارتون اور قصرون کا حال جو بہشت
مین یاقوت و زبرجد و مروارید سے بنے ہین سنتا تھا ارادہ کرتا تھا کہ ایک شہر دنیا مین اوسکے مانند تیار
کرے۔ آخر خداوند جبار سے سرکشی و جسارت ظاہر کرنیکے لیے اپنا ارادہ مصمم کیا اور سو آدمی اسکے بنانے کے
لیے مقرر کیا اور ان مین سے ہر شخص کو ہزار مددگار دیے اور کہا اب یہان سے روانہ ہو کر ایک جنگل تلاش
کرو جو سب جنگلون سے عمدہ اور وسیع ہو جب تیار ہو گئے وہان ایک شہر طلا و نقرہ اور یاقوت و زبرجد و مروارید
سے تیار کرو پھر اوس شہر زبرجدی عمود و ستون نصب کرکے اور ہر قصر و عمارات بناؤ اور ہر قصر پر غرفہ و
دریچہ درست کرو پھر ان غرفون پر اور ایک ایک غرفہ بناؤ۔ ہر قصر کے نیچے ہر ایک قسم کے میوہ دار درخت
لگاؤ اور درختون کے نیچے نہرین جاری کرو اسلیے کہ مین نے کتابون مین بہشت کی صفت اسی طرح دیکھی
ہے اور چاہتا ہون کہ اوسی کا مثل و مانند دنیا مین تیار کرون۔ اون لوگون نے شداد سے کہا ہم اسقدر طلا
و نقرہ اور ہر قسم کے جواہر و مروارید کہان سے لائین جو ایسا شہر بنائین شداد نے کہا کیا تم نہین جانتے
کہ تمام دنیا میرے قبضے مین ہے۔ کہا ہان ہم جانتے ہین شداد نے کہا ہر ایک معدن جواہر و طلا و نقرہ کیطرف
جاؤ اور ہر معدن پر کچھ لوگ مقرر کرو تاکہ اون چیزون کو جمع کرین جنکی تمکو ضرورت ہے اور اسکے سوا
لوگون کے پاس جسقدر طلا و نقرہ دیکھو اونسے چھین لو پھر اس بارہ مین مشرق و مغرب کے تمام بادشاہون
کے نام فرمان جاری کیا بعد اسکے اون لوگون نے دس برس مین ہر طرف سے جواہر جمع کرکے تین سو برس
مین وہ شہر مع قصرون اور عمارتون اور خیابانون اور درختون اور نہرون کے شداد کے لیے تیار کیا اور
شداد کی عمر نو سو برس کی تھی۔ جب اوسکے پاس گئے اور اوس سے کہا کہ بہشت تیرے حکم کے مطابق تعمیر ہو چکا
شداد نے کہا اب پھر وہان جاؤ اور اوس شہر کے گرد ایک حصار بناؤ اور اوس حصار کے گرد ہزار قصر تعمیر کرو ہر قصر پر ہزار
علم نصب کرو تاکہ ہر قصر مین میرے وزیرون مین سے ایک وزیر ساکن ہو وہ لوگ پھر آئے اور شداد نے جیسا کہا تھا اوسیطرح حصار
و قصر وغیرہ تعمیر کرکے اوسکے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ سب کام ہو چکا اب فراغت حاصل ہو گئی۔ اوسوقت شداد نے حکم دیا
کہ تمام اہل مملکت سامان سفر درست کرین اور ارم ذات العماد کیطرف چلین۔ دس برس مین سب نے اپنا سامان سفر درست
کیا بعد اسکے شداد اپنے اہل لشکر اور اہل مملکت کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا جب اوس جگہ پہونچا جہان سے اوس بہشت تک
ایک رات اور ایک دن کی راہ تھی اوسوقت حق تعالی نے اوسپر اور اوسکے ہمراہیون پر ایک ایسی صدا آسمان سے
نازل کی کہ وہ سب ہلاک ہو گئے نہ شداد خود اوس بہشت مین داخل ہوا نہ اوسکے ہمراہیون مین سے کوئی شخص وہان
تک پہونچا مگر اے معاویہ تیرے عہد حکومت مین مسلمانون سے ایک شخص اوس بہشت مین داخل ہوگا جسکا
چہرہ اور بال سرخ ہونگے اور اوسکا قد کوتاہ اور گردن و ابرو پر دو خال ہونگے۔ وہ شخص اپنا

اور ثمود فسیخ اوس صحرا مین جا گے گا اور وہی اوس بہشت مین داخل ہوگا جسوقت عبد اللہ بن قلابہ بھی معاویہ کے پاس
بیٹھا تھا جب کعب کی نظر اوس پر پڑی بے اختیار بول اٹھا واللہ وہ شخص یہی ہے۔ اور اس بہشت مین
اہل دین حق زمانہ آخر مین داخل ہونگے۔ اور ابن بابویہ نے فرمایا ہی کہ ایک کتاب معتبر مین دیکھا ہی
کہ ہشام بن سعد سے نقل کی ہے وہ کہتا ہے کہ مین نے شہر اسکندریہ مین ایک پتھر پایا جسپر یہ لکھا تھا کہ مین
شداد بن عاد ہون جسنے وہ ارم ذات العماد بنایا جسکا مثل شہرون مین پیدا نہین کیا گیا مین نے ہر طرف لشکر
کشی کی اور جنگلون مین چار دیواری درست کی اور ارم ذات العماد بنایا جبکہ مرگ و پیری کا نشان نہ تھا
اور پتھر نرمی مین مثل مٹی کے تھا اور مین نے دریا مین بارہ منزل تک ایک خزانہ چھوڑ دیا ہی جسکو
سوائے امت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ کے کوئی نہ نکال سکے۔

باب چھٹا حضرت صالح علیہ السلام اور ناقۂ آنحضرت کا حال اور اونکی قوم کا بیان

حق تعالی نے اس قصہ کو بھی قرآن مین کئی جگہ اس امت کے غافلون کی تنبیہ اور جاہلون کی یاد دہی کے
لیے بیان فرمایا ہی ہم اول بعض آیتون کا ترجمہ لفظی بیان کرتے ہین اوسکے بعد احادیث معتبرہ اونکے
مطابق مذکور ہونگے۔ ازانجملہ حق تعالے نے سورۂ اعراف مین فرمایا ہی ہمنے ثمود کیطرف اونکے بھائی صالح
کو بھیجا۔ صالحؑ نے کہا اے قوم خدا کی عبادت کرو اوسکے سوا تمھارا کوئی خدا نہین تحقیق کہ تمھاری طرف
تمھارے پروردگار کیجانب سے دلیل و معجزہ آیا ہی یہ شتر اور ناقۂ خدا تمھارے لیے معجزہ ہی پس اوسکو
چھوڑ دو تاکہ زمین خدا پر کھائے پیئے اور اوسکو بدی کے ساتھ نہ چھوؤ۔ مبادا عذاب دردناک تمکو گھیر لے
اور وہ وقت یاد کرو جبکہ قوم عاد کے بعد تمکو خلیفہ مقرر کیا اور تمکو زمین پر جگہ دی کہ نرم زمینون مین قصر
عمارت بناتے ہو اور پہاڑون مین مکانات تیار کرتے ہو۔ پس خدا کی نعمتین یاد کرو اور زمین مین فساد کی
سعی و کوشش نہ کرو۔ اوس قوم سے جن لوگون نے امر حق قبول کرنے سے تکبر اختیار کیا تھا اور اوس
گروہ کیطرف جنکو زمین پر ضعیف کیا تھا اور بعض اونمین سے حضرت صالحؑ پر ایمان لائے تھے مخاطب
ہو کر کہا کیا تم جانتے ہو کہ صالحؑ اپنے پروردگار کا بھیجا ہوا ہی۔ مومنون نے جواب دیا بدرستیکہ جس چیز کے
ساتھ صالحؑ بھیجے گئے ہین ہم اوسپر ایمان لانے والے ہین۔ جن لوگون نے تکبر کیا تھا یہ سنکر کہا تم جس چیز پر
ایمان لائے ہم اوس سے کافر ہین پس ناقہ کو پے کیا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہا اے صالح
وہ چیز ہمارے لیے لاؤ جسکا وعدہ ہمسے کرتے ہو اگر تم پیغمبرون سے ہو پس لیا اونکو رجفہ یعنے زلزلہ نے۔
اور بعضے صدائے مہیب اور بعضے صاعقہ کہتے ہین اور بعضون کا قول ہی کہ وہ ایک ایسی صدا تھی جسکی دہشت
و شدت سے زمین کو زلزلہ ہوا پس وہ اپنے گھرون مین مردہ اور مثل ٹھنڈی راکھ کے ہوگئے۔ پس صالحؑ نے

اونسے پشت گردانی کی اور کہا ای قوم مین نے اپنے پروردگار کی رسالت تمکو پہونچائی اور تمکو نصیحت کی مگر تم نصیحت کرنے والون کو دوست نہین رکھتے۔ اور سورۂ ہودؑ مین فرمایا ہے۔ ہمنے ثمود کیطرف اونکے بھائی صالحؑ کو بھیجا۔ صالحؑ نے کہا ای قوم خدا کی عبادت کرو اوسکے سوا کوئی تمھارا خدا نہین اور اوسی نے تمکو زمین سے پیدا کیا۔ اور تمکو عمر دراز عطا کی ہے یا زمین کو تمھارے ایام حیات مین تمھین دیا ہے خدا سے مغفرت کی خواہش کرو پس اپنے خدا کیطرف توبہ و بازگشت کرو بدرستیکہ میرا پروردگار توبہ کرنے والون سے نزدیک اور دعا کرنے والون کی دعا قبول کرنے والا ہے۔ اون لوگون نے اسکے جواب مین کہا ای صالحؑ تحقیق کہ اس سے پہلے ہماری درمیان تم ہماری محل اعتماد تھے کیا تم اونکی پرستش سے ہمکو منع کرتے ہو جنکی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے بدرستیکہ ہم اوسمین شک رکھتے ہین جسکی طرف تم ہماری دعوت و ہدایت کرتے ہو اور ہم اوس امر مین تمکو متہم جانتے ہین۔ صالحؑ نے کہا ای قوم مجھے خبر دو مین اپنے پروردگار کی جانب سے دلیل و حجت رکھتا ہون اور وہ اپنی طرف سے ایک رحمت بزرگ یعنی مجھکو عطا کرے لیعنے پیغمبری۔ پس کون عذاب خدا سے میری یاری کریگا اگر مین اوسکی نافرمانی کرون لہذا اگر مین تمھاری اطاعت کرون تم میرے لیے زیان کاری کے سوا اور کچھ زیادہ نہ کروگے اور ای قوم یہ خدا کا ناقہ ہے اور حالانکہ تمھاری لیے ایک معجزہ ہے پس اسکو چھوڑ دو کہ خدا کی زمین پر کھائے اور اسکے ساتھ بدی نہ کرو تاکہ تمکو عذاب نزدیک نہ گھیر لے پس ناقہ کو پےکیا۔ صالحؑ نے اونسے کہا تم اپنے گھرون مین تین دن تک متمتع رہوگے۔ کہ اس سے زیادہ تمھاری لیے مہلت نہین ہے یہ ایسا وعدہ ہے جسمین کسیطرح کا دروغ شامل نہین۔ پس جب ہمارا حکم اونکے عذاب کے لیے آیا۔ ہمنے اپنی رحمت سے صالحؑ کو اور اون لوگون کو جو صالحؑ پر ایمان لائے تھے نجات دی اور اوس دن کی خواری سے بھی اونکو محفوظ رکھا۔ بدرستیکہ تمھارا پروردگار سب چیزون پر قادر و عزیز اور تمام امور پر غالب ہے۔ اور لے لیا اونکو صدائے عظیم نے جنھون نے ظلم کیا تھا۔ پس وہ سب اپنے گھرون مین مردہ ہوگئے گویا کبھی اوس گھر مین نہ تھے۔ بدرستیکہ ثمود اپنے پروردگار سے کافر ہوگئے اور ثمود کو رحمت خدا سے دوری نصیب ہو۔ اور سورۂ حجر مین فرمایا ہے۔ تحقیق کہ اصحاب حجر نے پیغمبران مرسل کی تکذیب کی حجر اون شہرون اور جنگلون کا نام ہے جنمین قوم صالحؑ ساکن تھی۔ اور ہمنے پیغمبرون کو اپنی آیات و معجزات دی جو اونپر ظاہر کرتے تھے۔ پس وہ قوم اون معجزون سے انکار کرنے والی تھی اور وہ ایسے تھے کہ پہاڑون سے گھرون کو تراشتے تھے جبکہ تمام بلاؤن سے ایمن و بےخوف تھے۔ پس لے لیا اونکو صدائے مہیب نے صبح کے وقت پس اون چیزون سے کوئی فائدہ اونکو نہ دیا جنھین حاصل کیا تھا۔ اور سورۂ شعرا مین فرمایا ہے ثمود نے مرسلون کی تکذیب کی جسوقت کہ صالحؑ نے اونسے کہا۔ کیا تم خدا کے عذاب سے نہین ڈرتے

بدرستیکہ مین تمھارے لیے رسول امین ہون۔ پس خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور مین تبلیغ رسالت
کی کوئی مزدوری تمسے نہین چاہتا اور میرا مزد نہین ہے مگر پروردگار عالم پر۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ اون
نعمتون مین جو تمکو حاصل ہین نزول مرگ یا عذاب سے تمکو امین چھوڑ دینگے باغون اور چشمون اور زراعتون
اور نخلستانون مین جنکے میوے نرم و لطیف ہین اور پہاڑون مین گھرون کو نہایت عقلمندی کے ساتھ تراشتے
ہو پس خدا کے عذاب سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اون اسراف کرنے والون کے حکم کی اطاعت نہ کرو جو
زمین پر فساد برپا کرتے ہین اور کسی امر کی اصلاح نہین کرتے۔ اون لوگون نے اسکے جواب مین کہا تم نہین ہو
مگر اون جادوگرون سے جو دیوانہ ہو گئے ہون نہین ہو تم مگر مثل ہماری ایک بشر پس کوئی نشانی لاؤ اگر راست
کہنے والون سے ہو صالحؑ نے کہا یہ ایک ناقہ ہے ایک دن اسکے پانی پینے کی باری اور ایک دن تمھارے جانورون
کی پانی پینے کی باری مقرر ہے اسیطرح قرار پایا تھا کہ ایک دن وہ ناقہ تمام جنگل کا پانی پیجے اور اسقدر دودھ
دے کہ تمام اہل شہر کو کافی ہو اور ایک دن اہل شہر کے حیوانات پانی پئین اور وہ ناقہ پانی کے پاس نہ جائے
اور صالحؑ نے کہا کوئی آزار اس ناقہ کو نہ پہونچاؤ کہ لے لیگا تمکو عذاب روز بزرگ کا۔ پس ناقہ کو پے کیا
اونہون نے صبح کی درحالیکہ ندامت کرنے والون سے تھے۔ پس لیلیا اونکو عذاب نے مؤلف فرماتے ہین
نقل احادیث کے ضمن مین اکثر آیات کی تفسیر مین مجملاً بیان ہوگی۔ قطب راوندی نے کہا ہے کہ صالح بن ثمود
بن عابر بن ارم بن سام بن نوح تھے اور مشہور یہ ہے کہ صالح بن عبید بن آصف بن ماشخ بن عبید بن حاذر
بن ثمود بن عاثر بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام تھے۔ اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے ان
آیتون کی تفسیر پوچھی جنکا ترجمہ لفظی یہ ہے۔ ثمود نے پیغمبران ترسانندہ کو دروغ کے ساتھ نسبت دی اور
کہا۔ کیا ہم اپنون مین سے ایک بشر کی اطاعت کرین پس ہم اوسوقت گمراہی و دیوانگی مین ہو گئے۔
کیا خدا کی کتاب اور پیغمبری ہمارے درمیان اوسی پر نازل ہوئی ہے بلکہ وہ بہت دروغگو اور طغیان کرنے
والا ہے حضرتؑ نے فرمایا یہ گفتگو اوسوقت واقع ہوئی جبکہ قوم صالحؑ نے اونکی تکذیب کی۔ اور خدا کسی
قوم کو ہلاک نہین کرتا جب تک کہ ہلاک کرنے سے پہلے پیغمبرون کو اونکی طرف نہین بھیجتا تاکہ خدا کی حجت اونپر
تمام کرین۔ پس خدا نے حضرت صالحؑ کو اونکی طرف بھیجا اور صالحؑ نے خدا کی اطاعت کی طرف اونکو دعوت
و ہدایت کی مگر اوس قوم نے اونکا کہنا قبول نہ کیا بلکہ سرکشی اختیار کی اور کہا جب تک کہ اس پتھر سے ایک
شتر مادہ جسکو دس مہینے کا حمل ہو باہر نہ نکالوگے تب تک ہم تمپر ایمان نہ لائینگے۔ اوس پتھر کی وہ لوگ
تعظیم و پرستش کرتے اور ہر سال وہان قربانی لیجاتے اور اوسکے پاس جمع ہوتے تھے۔ پس حضرت صالحؑ سے
کہا اگر تم جیسا کہ کہتے ہو پیغمبر و رسول ہو تو اپنے خدا سے دعا مانگو تاکہ اس سنگ سخت سے وہ ناقہ ہمکو

دس مہینے کا حمل ہو ہماری لیے ظاہر کرے۔ حق تعالے نے اونکی خواہش کے مطابق اوس پتھر سے ناقہ ظاہر کیا پھر
خدا نے حضرت صالحؑ پر وحی نازل فرمائی کہ ای صالحؑ انسے کہو کہ خدا نے ایسا مقرر کیا ہی کہ ایک دن اس ناقہ
کے لیے پانی مخصوص ہو اور ایک دن تمہاری لیے جب ناقہ کے پانی پینے کا دن ہوتا وہ ناقہ تمام پانی پی جاتا
اور قوم کے تمام چھوٹے بڑے اوسدن ناقہ کے دودھ سے سیراب ہوتے اور دوسرے دن اہل شہر اور اونکے
حیوانات پانی پیتے اور وہ ناقہ پانی نہ پیتا۔ ایک مدت دراز تک یہی حال رہا بعد اسکے قوم صالحؑ نے سرکشی
اختیار کی بعضون نے کہا اس ناقہ کو پے کر کے راحت و آرام پاؤ ہم راضی نہین کہ ایک دن پانی اس ناقہ
کے لیے مخصوص ہو اور ایک دن ہمارے لیے۔ پھر کہا کون شخص اسکے قتل کا مرتکب ہوتا ہی تاکہ اسکی
اُجرت مین وہ جو کچھ طلب کرے ہم اوسکو دین۔ اوسوقت ایک شخص اس کام کے انجام دینے کو اونکے پاس
آیا جسکا چہرہ اور بال سرخ اور آنکھین کرنجی تھین۔ وہ ولد الزنا تھا اور اوسکے باپ کا پتہ نہ تھا اوسکو
قدار کہتے تھے لعنہ اللہ۔ وہ تمام اشقیا سے بہت شقی اور اوس قوم کے لیے نحس و شوم تھا اوسکے لیے اُجرت
قرار دی اور وہ بھی قتل ناقہ پر آمادہ ہوا۔ جب وہ ناقہ اپنی باری کے دن پانی کیطرف چلا یہ شقی گھات مین
رہا جسوقت ناقہ پانی پیکر پھرا اس شقی نے تلوار ماری مگر کارگر نہوئی پھر دوسرا وار لگا کر اوسکو قتل کیا جب
وہ ناقہ زمین پر گرا اوسکا بچہ وہان سے بھاگ کر پہاڑ پر گیا اور اپنا سر آسمان کیطرف اوٹھا کر تین مرتبہ
فریاد کی بعد اسکے قوم صالحؑ کے تمام لوگ اوس ناقہ کے گرد جمع ہو گئے اور کوئی شخص ایسا نہ تھا جسنے اوسپر
ضربت نہ لگائی ہو پھر اوسکا گوشت آپسمین تقسیم کیا اور کوئی چھوٹا بڑا ایسا نہ تھا جسنے وہ گوشت نہ کھایا ہو
جب حضرت صالحؑ نے یہ حال دیکھا اونکے پاس آکر کہا ای قوم تمنے کس لیے یہ کام کیا اور اپنے پروردگار کی
نافرمانی اختیار کی۔ اوسوقت حق تعالے نے حضرت صالحؑ پر وحی نازل فرمائی کہ تمہاری قوم نے سرکشی و بغاوت
اختیار کر کے اس ناقہ کو جو مینے اونکے لیے بھیجا تھا اور میری حجت قرار دی تھی قتل کیا باوجودیکہ اوسکا رہنا
انکے ضرر کا باعث نہ تھا بلکہ انکے لیے ایک نعمت بزرگ تھی اب انسے کہو کہ مین تمکو تین دن کی مہلت دیتا ہون
بعد اسکے اپنا عذاب نازل کرونگا۔ اگر یہ لوگ اس تین دن مین خدا کیطرف توبہ و بازگشت نہ کرینگے
تیسرے دن میرا عذاب انپر ضرور نازل ہوگا۔ حضرت صالحؑ اونکے پاس گئے اور کہا ای قوم مین تمہاری طرف
تمہاری خدا کا بھیجا ہوا آیا ہون اور اوسنے تمکو پیام دیا ہے کہ اب بھی اگر توبہ و استغفار کروگے تمہاری توبہ قبول
کرونگا اور تمہارے گناہ بخش دونگا جب صالحؑ نے اونسے یہ کہا اونکا کفر و طغیان اور بھی پہلے سے زیادہ ہو گیا
اور کہا ای صالحؑ وہ چیز ہمارے لیے لاؤ جسکا وعدہ کرتے تھے اگر تم راست گو ہو۔ صالحؑ نے فرمایا کل صبح کو
تمہارے چہرے زرد ہو جاینگے پھر دوسرے دن سُرخ اور تیسرے دن سیاہ۔ پہلے دن صبح کو اونکے چہرے زرد ہو گئے

اوسوقت ایک دوسرے کے پاس جاکر کہنے لگا صالحؑ نے جو کہا تھا اوسیطرح ظاہر ہوا مگر اوس قوم کے سرکشون نے کہا ہم صالحؑ کا کہنا کبھی نہ مانینگے اگرچہ بلائے عظیم مین مبتلا ہون۔ دوسرے دن جب اونکے منھ سُرخ ہوگئے پھر ایک دوسرے کے پاس جاکر کہنے لگا اے قوم جو کچھ صالحؑ نے کہا تھا وہ راست ہوا مگر باغیون نے پھر بھی کہا کہ ہم صالحؑ کا کہنا نہ مانینگے اور اون معبودون کی عبادت نہ چھوڑینگے جنکی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے اگرچہ اسکے سبب ہم سب ہلاک ہوجائین الغرض اونمین سے کسی نے اپنے پروردگار کیطرف توبہ وبازگشت نکی جب تیسرے دن صورتین سیاہ ہوگئین ایک دوسرے کے پاس جاکر کہنے لگے اے قوم صالحؑ نے جو کہا تھا وہ سب ظاہر ہوا اوسوقت سرکشون اور باغیون نے کہا وہ عذاب جسکی خبر صالحؑ نے دی تھی اب ہمپر نازل ہوا جب نصف شب ہوئی جبرئیلؑ آئے اور ایک ایسا نعرہ کیا جس سے اونکے کانون کے پردے پھٹ گئے اور دل چاک چاک اور جگر پارہ پارہ ہوگئے اون لوگون نے اس تین دن مین کفن وحنوط اپنے لیے جمع کیا تھا اور اونکو یقین تھا کہ ضرور اونپر عذاب نازل ہوگا۔ تمام قوم ایک چشم زدن مین ہلاک ہوگئی اور کوئی چھوٹا بڑا ہلاک ہونے سے محفوظ نرہا اور کوئی صاحب صدا اونمین باقی نرہا جسکی صدا بلند ہوتی اور اونھون نے اپنے مکانون اور خوابگاہون مین صبح کی درحالیکہ وہ سب مردہ تھے پھر خدا نے آسمان سے ایک آگ اونپر نازل کی جسنے سب کو جلاکر خاکستر کردیا۔ قوم صالحؑ کا قصہ اسطرح تھا جیساکہ بیان ہوا۔ اور حدیث حسن بلکہ صحیح مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ صالحؑ کی قوم کسطرح ہلاک ہوئی جبرئیلؑ نے کہا یا محمدؐ جب حضرت صالحؑ مبعوث ہوئے اونکی عمر سولہ برس کی تھی اور اپنی قوم مین رہے یہان تک کہ اونکی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی مگر اونکی قوم سے کسی نے بھی امر خیر ونیک کو قبول نکیا اوس قوم کے ستر بت تھے جنکی پرستش کیا کرتے تھے اور خدا کی عبادت ترک کردی تھی۔ جب صالحؑ نے اونکا یہ حال دیکھا کہا اے قوم جب مین تمھاری طرف مبعوث ہوا اوسوقت میری عمر سولہ برس کی تھی اور اب میری عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی ہے مین تمسے دو امر کا خواہان ہون یا تم کسی چیز کا مجھسے سوال کرو تاکہ مین اپنے خدا سے دعا کرون اور خدا تمکو وہ چیز عطا کرے یا مین تمھارے معبودون سے سوال کرون اگر اونھون نے میرا سوال قبول کیا مین تمھارے شہر سے نکل جاؤن کہ مین تمسے دلتنگ ہون۔ اون لوگون نے کہا اے صالحؑ یہ بات تمنے از روے انصاف کہی ہے پھر وعدہ کیا کہ اس امتحان کے لیے فلان روز صحرا مین چلینگے جب وہ دن آیا اوس قوم گمراہ نے اپنے تمام بتون کو اوس صحرا مین جو بیرون شہر تھا لیجاکر رکھا اور طعام وشراب سے فارغ ہوکر حضرت صالحؑ کو بلایا اور کہا اے صالحؑ ہمارے معبودون سے سوال کرو حضرت صالحؑ اوس بت کے پاس آئے جو سب سے بزرگ تھا

اور پوچھا اسکا نام کیا ہی کہا اسکا یہ نام ہی۔ حضرت صالحؑ نے اوس نام سے اوسکو پکارا مگر اوسنے جواب نہ دیا صالحؑ
نے پوچھا یہ جواب کیون نہین دیتا۔ کہا اور ایکمرتبہ ندا کرو۔ پھر اوسکو پکارا مگر کچھ جواب نہ پایا۔ الغرض
اسیطرح تمام بتون کو اونکے نامون سے پکارا مگر کسی نے جواب نہ دیا اوسوقت حضرت صالحؑ نے فرمایا ای قوم تمنے
دیکھا کہ مین نے تمھارے تمام معبودون کو ندا دی اور کسی نے بھی مجھکو جواب نہ دیا اب تم مجھسے کسی چیز کا سوال
کرو تاکہ مین اپنے خدا سے دعا کرون اور وہ اسیوقت اوسکو قبول کرے۔ وہ لوگ یہ سنکر اپنے بتون کیطرف مخاطب
ہوئے اور پوچھا تمنے صالحؑ کا جواب کیون نہ دیا اونکو بھی کوئی جواب نہ ملا اوسوقت صالحؑ سے کہا تم تھوڑی دیر
ہمسے دور رہو اور ہمکو ہمارے معبودون کے پاس چھوڑ دو۔ صالحؑ وہان سے ہٹ گئے اور وہ لوگ سب فرش
و ظروف کو پھینک کر بتون کے سامنے زمین پر گرے اور اونسے کہا اگر آج صالحؑ کا تم جواب نہ دوگے ہم بہت ذلیل
و رسوا ہونگے۔ بعد اسکے حضرت صالحؑ کو بلا کر کہا اب سوال کرو تاکہ تمکو جواب دین۔ پھر صالحؑ نے ایک ایک بت
کو آواز دی مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ حضرت صالحؑ نے فرمایا ای قوم تمام دن ختم ہو گیا مگر ان بتون نے مجھکو جواب
نہ دیا اب تم کسی چیز کا مجھسے سوال کرو تاکہ مین اپنے خدا سے دعا کرون اور وہ اسیوقت میری دعا قبول کرے۔
اوسوقت اوس قوم نے ستر شخصون کو جو سرگروہ اور بزرگ قوم تھے اس کام کے لئے منتخب کیا اور اون ستر
آدمیون نے حضرت صالحؑ سے کہا ای صالحؑ ہم تمسے سوال کرتے ہین حضرت صالحؑ تمام قوم کیطرف مخاطب ہوئے اور
پوچھا تم سب اس امر پر راضی ہو۔ سب نے کہا ہان اگر یہ لوگ تمھارا قول قبول کرینگے ہم بھی قبول کر لینگے پھر اون
ستر آدمیون نے کہا ای صالحؑ اب ہم تمسے سوال کرتے ہین اگر تمھارے خدا نے وہ سوال قبول کیا ہم اور ہماری تمام
اہل شہر تمھارا قول قبول اور تمھاری پیروی اختیار کرینگے۔ حضرت صالحؑ نے فرمایا جو کچھ تمکو منظور ہو سوال
کرو۔ اون لوگون نے اوس پہاڑ کیطرف جو وہان سے نزدیک تھا اشارہ کیا اور کہا اوس پہاڑ کے پاس چلو ہم جو
سوال کرینگے جب اوس پہاڑ پاس آئے کہا ای صالحؑ اپنے خدا سے سوال کرو کہ اسیوقت ایک ناقہ اس پہاڑ سے
باہر نکلے جسکو دس مہینے کا حمل ہو اور اوسکے بال نہایت سُرخ ہون اور وہ ناقہ اسقدر بڑا ہو کہ اوسکے ایک پہلو
سے دوسری پہلو تک ایک میل کا فاصلہ ہو۔ یعنے ثلث فرسخ۔ صالحؑ نے فرمایا تمنے ایسی چیز کا سوال کیا جو میری
نظر مین بزرگ و عظیم اور میری پروردگار کے نزدیک بہت سہل و آسان ہی۔ پھر حضرت صالحؑ نے خدا سے دعا کی
اوسیوقت وہ کوہ شگافتہ ہو گیا اور ایک صدائے عظیم ظاہر ہوئی جسکی دہشت سے قریب تھا کہ سب کی عقل
زائل ہو جائے بعد اسکے اوس پہاڑ نے ایسا اضطراب کیا جیسا کہ عورتین وقت پیدا ہونے کے وقت اضطراب
کرتی ہین پھر اوس ناقہ کا سر پہاڑ کے شگاف سے ظاہر ہوا اور ابھی تمام گردن اوسکی باہر نکلی تھی کہ اوسنے نشخوار
یعنے جگالی شروع کی پھر اوسکا تمام بدن پہاڑ سے باہر نکلا اور وہ زمین پر کھڑا ہو گیا۔ اون لوگون نے جب اس

حال عجیب غریب کو دیکھا کہا ای صالح تمھارے پروردگار نے کتنی جلد تمھاری دعا قبول کی اب اپنے خدا سے سوال کرو کہ
اسکا بچہ بھی پیدا ہو۔ صالح نے دعا کی اوسیوقت بچہ بھی پیدا ہوا اونٹنی کے گرد پھرنے لگا۔ صالح نے اون لوگون سے
پوچھا تمھاری خواہش پوری ہوئی یا ابھی کوئی چیز باقی ہے۔ کہا اب کوئی چیز باقی نہین اب اپنی قوم کیطرف چلو ہمنے
جو کچھ دیکھا ہے اونسے بیان کرتے ہین تاکہ وہ پھر ایمان لائین۔ حضرت صالح اون سب کے ساتھ وہان سے پھرے مگر اپنی قوم
تک پہونچنے سے پہلے اون ستر آدمیون مین سے چونسٹھ آدمی مرتد ہوگئے اور کہا حضرت صالح نے جادو کیا ہے۔ مگر چھ آدمی
اپنے اعتقاد پر ثابت رہے اور کہا ہمنے جو کچھ دیکھا ہے وہ حق تھا اور اس باب مین باہم بہت گفتگو ہوئی آخر وہ چونسٹھ
آدمی حضرت صالح کی تکذیب کرتے ہوے پھر آئے اور اون چھ شخصون مین سے بھی ایک شخص کے دل مین شک و شبہہ پیدا ہوا
اور انجام کار اوس گروہ مین شریک تھا جنھون نے ناقہ کو پے کیا۔ راوی کہتا ہے ملک شام مین وہ پہاڑ مینے دیکھا ہے اوسکا
شگاف ایک میل کے برابر ہے اور اوس پہاڑ کے دونون طرف ناقہ کے پہلوون کے نشان بنے ہین۔ اور بسند موثق حضرت
صادق سے منقول ہے کہ حضرت صالح ایک مدت دراز تک اپنی قوم سے غائب رہے اور غائب ہونے کے وقت وہ نہ
بہت جوان تھے نہ بہت بڈھے حضرت صالح کا جسم بہت خوش وضع اور اونکی داڑھی مین بال بہت اور اونکا قد میانہ تھا
پھر جب اپنی قوم کیطرف معاودت کی اونکو کسی نے نہ پہچانا۔ اور اونکے پھر آنے سے پہلے اونکی قوم مین تین فرقے ہوگئے تھے
ایک فرقے کا قول تھا کہ صالح زندہ نہین ہین اور پھر ہماری طرف نہ آئینگے۔ دوسرے فرقے کو موت و حیات اور
آنے نہ آنے مین شک تھا۔ تیسرے فرقے کو یقین واثق تھا کہ حضرت صالح ضرور پھر آئینگے۔ جب حضرت صالح نے
مراجعت کی پہلے اوس فرقے کیطرف گئے جنکو شک تھا اور فرمایا مین صالح ہون اوس گروہ نے تکذیب کی اور دشنام دی
بلکہ بہت سختی و درشتی پیش آئے اور کہا صالح کی ایسی شکل و صورت نہ تھی جیسی تمھاری ہے پھر حضرت صالح اوس فرقے
کیطرف گئے جو اونکے آنے کا انکار کرتے تھے اور اونسے کہا مین صالح ہون اوس گروہ نے بھی قبول نہ کیا اور اونسے
بہت نفرت ظاہر کی۔ پھر تیسرے فرقے کے پاس آئے جو اہل یقین تھے اور فرمایا مین صالح ہون۔ اون لوگون نے کہا
ایسے امور سے ہمکو خبر دو کہ جسکے سبب ہمارا شک زائل ہو اور یقین آئے کہ تم صالح ہو اور ہمکو اسکا یقین ہے کہ خدا خالق ہے اور
جس شخص کو جس صورت مین چاہتا ہے ظاہر کرسکتا ہے اور اون علامتون کو جو حضرت صالح کی مراجعت کے وقت ظاہر
ہونگی ہم جانتے ہین اور کتابون مین بھی دیکھا ہے۔ فرمایا مین تمھارے لئے ناقہ لایا ہون اون لوگون نے کہا ہان یہ حال ہمنے بھی
کتابون مین دیکھا ہے اب اوس ناقہ کی علامتین بیان کرو۔ فرمایا ایک دن پانی ناقہ کیلئے مخصوص ہوگا اور ایک دن
تمھارے لئے۔ اون لوگون نے کہا ہم تجپر اور اوس چیز پر جو تم خدا کی جانب سے لائے ہو ایمان لائے۔ اوسوقت اون دونون
گروہ یعنی انکار و شک کرنے والون نے کہا تم جس چیز پر ایمان لائے ہو ہم اوس سے کافر ہین۔ راوی نے عرض کی
یا ابن رسول اللہ اوس زمانے مین کوئی عالم بھی تھا۔ فرمایا خدا اس سے عادل تر ہے کہ زمین کو عالم سے خالی رکھے۔

جب حضرت صالحؑ ظاہر ہوئے جتنے علما اوسوقت موجود تھے وہ سب اونکے پاس حاضر ہوئے۔ اور اس امت مین حضرت علیؑ
و حضرت قائم آل محمد علیہما السلام کی مثل جو زمانہ آخر مین ظاہر ہونگے حضرت صالحؑ کے مانند ہے اور انکے دونون بزرگوارون
کے ظاہر ہونے مین بھی لوگون کے تین گروہ ہین یعنے بعضے منکر ہین اور بعضون کو شک ہے اور بعضے اہل یقین ہین
اور کلینی نے بسند معتبر حضرت موسی بن جعفرؑ سے منقول ہے کہ اصحاب رس کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ وہ جسکا ذکر خدا نے
قرآن مین فرمایا ہے اور دوسرا گروہ بادیہ نشین اور صاحب گوسفند و بز تھا صالحؑ نے ایک قاصد اپنا اونکے پاس بھیجا
اون لوگون نے اوسکو قتل کیا پھر دوسرا قاصد بھیجا اوسکو بھی قتل کیا پھر تیسرے قاصد کو بھیجا اور اوسکی تقویت
کے لئے دوسرا آدمی بھی اوسکے ہمراہ روانہ کیا۔ وہ قاصد وہان جانے کے بعد قتل ہوا مگر اوس دوسرے شخص نے اوپر حجت
تمام کی اوس گروہ کا اعتقاد یہ تھا کہ ہمارا خدا دریا مین رہتا ہے اسلئے دریا کے کنارے رہتے تھے اور ہر سال ایک روز
عید کرتے تھے اوس روز ایک بہت بڑی مچھلی دریا سے باہر آتی تھی اور یہ سب اوسکو سجدہ کرتے تھے۔ اوس شخص نے
اون لوگون سے کہا مین یہ نہین چاہتا کہ تم مجھکو اپنا پروردگار جانو لیکن یہ مچھلی جسکی تم پرستش کرتے ہو اگر میری اطاعت
کرے اوسوقت تمکو بھی جس امر کی ہدایت کرون قبول کرو اون سبھون نے بھی اسکو قبول کیا اور اوس شخص کی ہمراہی
سے اس بات مین عہد و پیمان کئے جس روز وہ مچھلی دریا سے باہر نکلی دیکھا کہ چار مچھلیون پر سوار ہے وہ لوگ اوسکو
دیکھتے ہی سجدہ مین جھکے اور حضرت صالحؑ کے قاصد کا ہمراہی اوس مچھلی کے سامنے گیا اور کہا اے مچھلی نام خدا کی
کی برکت سے میرے پاس آ۔ وہ مچھلی چارون مچھلیون پر سے اوتری اور اوسکے پاس آنیکا ارادہ کیا اوسنے کہا
مچھلیون پر سوار ہو کر یہان آ کہ اس قوم کو کسی طرح کا شک و شبہہ باقی نہ رہے وہ مچھلی پھر اون مچھلیون پر سوار
ہوئی اور پانچون مچھلیان دریا سے باہر نکلکر اوسکے پاس آئین مگر اوس قوم نے یہ حال دیکھنے کے بعد بھی اوسکی
تکذیب کی اور ایمان نہ لائے اوسوقت حق تعالی نے ایک ہوا اونکی طرف بھیجی جسنے اونکو اور اونکے حیوانات کو
دریا مین پھینک دیا۔ پھر حق تعالی نے اوس قاصد کے ہمراہی پر وحی نازل فرمائی اور اوس کنوئین کا نشان
بتایا جسکو رس کہتے تھے اور بہت سا طلا و نقرہ اوسمین پوشیدہ کیا تھا وہ شخص وہان گیا اور اوس کنوئین مین
جو خزانہ تھا اوسکو نکالکر اپنے اصحاب مین تقسیم کیا اور اونمین سے ہر ایک چھوٹے بڑے کو حصہ برابر دیا اور عجیب
نہین کہ یہ کنوان وہی کنوان ہو جو مکہ کی راہ مین واقع ہے اور اوسکو رس کہتے ہین۔ خاتمہ و عاقبت بسند ہائے
بسیار صحیحہ کے روایت کی ہے کہ حضرت رسولخدا نے حضرت امیر المومنینؑ سے فرمایا یا علی شقی ترین گذشتگان
کون ہے عرض کی جسنے ناقہ صالحؑ کو پے کیا۔ فرمایا تمنے راست کہا مگر جو لوگ بعد اسکے ہونگے اون سب مین شقی تر
اور بدبخت تر کون ہے۔ عرض کی مین نہین جانتا۔ فرمایا وہ شخص جو تمکو شہید کریگا۔ عمار بن یاسرؓ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہین کہ مین اور حضرت علی ابن ابیطالبؑ غزوہ عشیرہ مین زمین پر سوتے تھے ناگاہ حضرت رسولخدا آئے

ہے پائے مبارک سے ہمکو بیدار کیا اور فرمایا تم چاہتے ہو کہ تمکو اون دو شخصوں کی خبر دوں جو شقی ترین مردم تھے ہمنے عرض کی ہاں یا رسول اللہ فرمایا ایک احمر ثمود ہے جسنے ناقہ کو پے کیا اور یا علیؑ دوسرا وہ شخص ہے جو تمھاری سر کو زخمی اور تمھاری ریش خون سے تر کریگا - اور کسند ہائے بسیار منقول ہے کہ حضرت رسولؐ خدا ایک دن باہر تشریف لائے اور حضرت علی ابن ابیطالب کا ہاتھ حضرت کے ہاتھ میں تھا اوسوقت فرمایا - اے گروہ انصار - اے گروہ بنی ہاشم - اے فرزندان عبد المطلب میں خدا کا رسول ہوں بدرستیکہ میں اوس طینت سے خلق ہوا ہوں جو محل رحمت الٰہی ہے اور تین شخص میرے اہلبیت سے بھی اوسی طینت سے خلق ہوئے ہیں - علیؑ و حمزہؓ و جعفرؓ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ قیامت میں یہ لوگ بھی آپکے ساتھ سوار ہونگے - فرمایا میری ماں تیری عزا میں بیٹھے اوس دن چار شخصوں کے سوا اور کوئی سوار ہوگا لیکن میں اور فاطمہؑ اور علیؑ اور صالحؑ پیغمبر خدا پس میں براق پر سوار ہونگا - میری دختر فاطمہؑ میری ناقہ عضبا پر سوار ہوگی صالحؑ اوس ناقہ خدا پر سوار ہونگے جسکو پے کیا ہے علی ابن ابیطالبؑ بہشت کے ایک ناقہ پر سوار ہونگے جسکی مہار یاقوت کی ہوگی اور دو حلہ سبز پہنے ہونگے اور اوسوقت بہشت و دوزخ کے درمیان کھڑے ہونگے جبکہ آفتاب قیامت کی حرارت سے اہل قیامت کے بدن کا عرق اونکے منھ تک پہونچیگا - پھر عرش الٰہی کی جانب سے ایک ہوا آئیگی جس سے اون لوگوں کا عرق خشک ہو جائے گا اوسوقت جمیع ملائکہ و انبیا و صدیقین کہیں گے نہیں ہے یہ شخص مگر کوئی ملک مقرب یا پیغمبر مرسل - ایک منادی اونکو ندا کریگا کہ یہ ملک مقرب اور پیغمبر مرسل نہیں ہے و لیکن یہ علی ابن ابیطالبؑ ہے جو رسول خدا کا دنیا و آخرت میں برادر ہے - اور روایات معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام حسنؑ سے پوچھا وہ سات چیزیں کون ہیں جو کسی کے رحم سے نہیں پیدا ہوئیں - فرمایا آدمؑ و حواؑ اور گوسفند ابراہیمؑ اور ناقہ صالحؑ اور بہشت کا سانپ اور وہ کوا جسکو خدا نے اسلیئے بھیجا تھا کہ قابیل کو ہابیل کے دفن کا طریقہ تعلیم کرے - اور ابلیس علیہ اللعنہ اور بعضے روایات میں وارد ہوا ہے کہ اون نو شخصوں نے جنھوں نے ناقہ کو پے کیا تھا بعد پے کرنے ناقہ کے باہم مشورہ کیا کہ حضرت صالحؑ کو بھی قتل کریں اسلیئے کہ نزول عذاب کی خبر جو ہمکو دی ہے اگر وہ راست ہے پس ہم نزول عذاب سے پہلے اونکو قتل سے فارغ ہو جائیں اور اگر وہ خبر راست نہیں ہے گویا ہمنے اونکو اونکے ناقہ سے ملحق کر دیا اور اسی نیت سے وقت شب حضرت صالحؑ کے گھر یا اوس غار میں جہاں وہ عبادت کیا کرتے تھے گئے مگر حق تعالےٰ نے فرشتوں کو اونکی نگہبانی کیلئے بھیجا اور فرشتوں نے اون سبکو پتھر مار کر ہلاک کیا - اور کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ ناقہ کے پے کرنیکا سبب یہ تھا کہ ایک عورت جسکا نام ملکا تھا وہ قوم ثمود کی بادشاہ تھی جبکہ لوگ حضرت صالحؑ کیطرف مائل ہوئے ریاست و سلطنت بھی اونھیں کیطرف منتقل ہو گئی اسوجہ سے اوسکو حسد پیدا ہوا اور اپنی قوم کی دو عورتوں سے اس امر کی شکایت کی - ایک کا نام قطام تھا اور وہ قدار ابن سالف کی معشوقہ تھی اور دوسری کا نام اقبال تھا

اور وہ مصدع کی معشوقہ تھی۔ قدار و مصدع دونوں باہم دوست تھے اور ہر شب باہم بیٹھتے اور شراب پیتے تھے۔ ملکانی
اون دونوں ملعونہ نے کہا آج رات کو جب قدار و مصدع تمھارے پاس آئیں تم اونکے پاس نہ جاؤ اور اونسے
کہو کہ ہم ناقہ صالح کے سبب دلگیر و غمگین ہیں جب تک تم دونوں اوس ناقہ کو پے نہ کروگے ہم تمھارے پاس
نہ آئینگے۔ جب قدار و مصدع اونکے پاس آئے اونسے یہی بات کہی اور اون دونوں نے اسکو قبول کیا۔ پھر قدار
و مصدع نے اور سات آدمی اپنے ساتھ متفق کرکے اوس ناقہ کو پے کیا جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے شہر میں نو شخص تھے
جو زمین میں فساد برپا کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے مؤلف فرماتے ہیں بنابر اس روایت کے یہ قصہ
حضرت امیر المومنین کے قصۂ شہادت سے بہت شبیہ ہے اور اسیلئے حضرت امیر کو ناقۃ اللہ کہتے ہیں اور آپ اس
امت میں خدا کی ایک نشانی بزرگ تھے۔ اور جسطرح قوم ثمود اوس ناقہ کے دودھ سے منفعت حاصل کرتے تھے
اوسیطرح حضرت امیر سے اس امت کو علوم نامتناہی کا نفع حاصل ہوتا تھا اور اگر ناقہ پے کرنے کے بعد وہ قوم عذاب
ظاہری سے معذب ہوئی آنحضرت کی شہادت کے بعد بھی ائمہ حق مغلوب اور خلفائے جور اونپر غالب آئے اور اکثر
خلق ظہور قائم آل محمد تک گمراہی میں رہیگی۔ اور اسیلئے ہر مقام میں ابن ملجم ملعون کی تشبیہ ناقہ صالح کے پے کرنے
والے سے ہوئی ہے۔ اور یہ دونوں باتفاق ولد الزنا تھے۔ اور باب سابق میں ایک روایت مذکور ہو چکی ہے جس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت صالح حضرت امیر المومنین کی قبر مطہر کے پاس مدفون ہیں۔ اور بعض روایات معتبرہ میں
وارد ہوا ہے کہ قوم صالح پر روز چہارشنبہ عذاب نازل ہوا۔ اور بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ ناقہ صالح
کو بروز چہارشنبہ پے کیا مگر ان دونوں روایتوں میں باہم منافات ہے

باب ساتواں حضرت ابراہیم خلیل الرحمن صلوات اللہ وسلامہ علیہ اور اولاد امجاد آنحضرت علیہ السلام کا بیان۔ اور اس میں کئی فصلیں ہیں۔

فصل پہلی۔ فضائل و مکارم اخلاق و اسما و نقش نگین آنحضرت علیہ السلام کا بیان۔ بسند معتبر حضرت
موسیٰ ابن جعفر سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم عبرت کرنے کے سبب معرفت خدا سے آگاہ و خبردار ہوئے اور فکر و
دلیلوں نے اوس علم کا احاطہ کرلیا جس علم سے خدا پر ایمان لانا متعلق ہے۔ اور اوس وقت حضرت کی عمر شریف
پندرہ برس کی تھی۔ اور حضرت رسول خدا سے منقول ہے کہ سب سے پہلے قیامت میں جسکو طلب کرینگے وہ میں ہونگا
اور میں عرش کی دہنی طرف کھڑا ہونگا مجھکو بہشت کا ایک حلہ سبز پہنائیں گے۔ پھر میرے پدر ابراہیم اور میرے
برادر علی ابن ابیطالب کو طلب کرینگے یہ دونوں بھی عرش کے سایہ میں دہنی طرف کھڑے ہونگے اور بہشت کے
حلہ ہائے سبز بھی انکو پہنائیں گے پھر ایک منادی عرش سے ندا کریگا یا محمد بہت نیک بہتر پدر ہیں تمھارے پدر
ابراہیم اور بہت نیک بہتر برادر ہیں تمھارے برادر علی ابن ابیطالب اور بسند معتبر حضرت موسیٰ ابن جعفر سے

منقول ہے کہ حق تعالے نے ہر ایک چیز سے چار چیزون کو اختیار کیا ہے پیغمبرون سے شمشیر کے لئے ابراہیم و داؤد و موسی
و محمد کو پسند و اختیار فرمایا ہے - اور تمام خاندانون مین سے چار خاندانون کو اختیار کیا ہے جیسا کہ قرآن مین فرمایا ہے
کہ خدا نے آدم و نوح و آل ابراہیم و آل عمران کو تمام عالم سے برگزیدہ کیا ہے اور حضرت امیر المومنین سے منقول ہے
کہ ابراہیم اون پیغمبرون مین سے ہین جو ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے اور ابراہیم وہ ہین جنھون نے پہلے ختنہ کرنیکا
حکم لوگون کو دیا - اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ ابراہیم وہ ہین جنھون نے سب سے پہلے
مہمانی کی اور سب سے پہلے انھین کے داڑھی کے بال سفید ہوئے - اوسوقت ابراہیم نے عرض کی خداوندا یہ کیا
ہے - وحی نازل ہوئی کہ یہ دنیا مین وقار اور آخرت مین نور ہے - اور جاننا چاہیے کہ خدا نے کئی جگہ قرآن مین فرمایا
ہے کہ خدا نے ابراہیم کو اپنا خلیل مقرر کیا - اور خلیل اوس یار و دوست کو کہتے ہین جس سے شرائط دوستی
مین کوئی خلل ظاہر نہوا ہو - اور اس بارہ مین کہ خدا نے کس لئے اونکو اپنا خلیل مقرر کیا بہت سی حدیثین
وارد ہوئی ہین ازانجملہ بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم کو اسلیئے اپنا خلیل
مقرر کیا کہ کبھی کسی سائل کا سوال رد نہ کیا اور کبھی خدا کے سوا کسی سے اپنے لیئے کسی چیز کا سوال نہ کیا
اور بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے اسلیئے اونکو اپنا خلیل قرار دیا کہ زمین پر بہت سجدہ
کرتے تھے اور بسند صحیح حضرت امام علی نقیؑ سے منقول ہے کہ اسلئے خدا نے اونکو اپنا خلیل مقرر کیا کہ حضرت
محمد و آل محمد پر بہت صلوات بھیجا کرتے تھے - اور حضرت رسول خداؐ سے منقول ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم کو
اپنا خلیل مقرر نہین کیا مگر اسلیئے کہ لوگون کو کھانا کھلاتے تھے اور رات کو اوسوقت نماز پڑھا کرتے تھے جبکہ اور
لوگ سو جاتے ہین - مؤلف فرماتے ہین ان حدیثون مین باہم کوئی منافات نہین اور آنحضرت کو خدا نے
اسلیئے اپنا خلیل مقرر کیا کہ جمیع مکارم اخلاق بشریہ سے ہمہ تن آراستہ تھے اور ہر حدیث مین بعضے اون
اخلاق سے جو حصول درجۂ خلت مین زیادہ تر دخل رکھتے ہین اسلیئے بیان ہوے ہین کہ لوگون کو ان اخلاق جمیلہ
کیطرف راغب و مائل کرین - اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب خدا نے حضرت ابراہیم
کو اپنا خلیل مقرر کیا اس خلت کی بشارت ملک الموت لائے اور اوسوقت بصورت جوان سفید رنگ
آئے تھے اور دو جامۂ سفید پہنے ہوئے تھے اور آب و روغن اونکے سر سے ٹپک رہا تھا جب حضرت ابراہیم
نے باہر سے اپنے گھر مین جانا چاہا انکو گھر سے نکلتے ہوئے دیکھا - حضرت ابراہیم بہت با غیرت تھے اور جب کسی
کام کو گھر سے باہر جاتے تھے دروازے مین قفل لگاتے اور کنجی اپنے ساتھ لیجاتے تھے - ایک روز کسی کام کو
گھر سے باہر گئے جب وہان سے پھرے دروازہ کھلا پایا اور دیکھا کہ ایک شخص جو نہایت صاحب حسن و جمال ہے
وہان کھڑا ہے - ابراہیم غیرت کے سبب بے اختیار ہوگئے اور پوچھا اے بندۂ خدا تجھکو میرے گھر مین کس نے داخل کیا

ملک الموت نے کہا اس گھر کے پروردگار نے مجھکو داخل کیا۔ ابراہیمؑ نے کہا اس گھر کا پروردگار مجھسے زیادہ
احق ہی مگر یہ بیان کر کہ تو کون ہی۔ کہا مین ملک الموت ہون۔ حضرت ابراہیمؑ یہ سنکر ڈرے اور پوچھا کیا میری روح
قبض کرنے آئے ہو۔ کہا نہین مگر خدا نے اپنے ایک بندے کو اپنا خلیل مقرر کیا ہی اور مین اوسکو بشارت دینے
آیا ہون۔ ابراہیمؑ نے کہا مجھکو بتاؤ وہ بندہ کون ہی اسلیئے کہ مجھکو سزاوار ہی کہ تا دم مرگ مین اوسکی خدمت
کرون۔ ملک الموت نے کہا ای ابراہیمؑ وہ بندہ تمھین ہو۔ حضرت ابراہیمؑ سارہ کے پاس گئے اور اونسے بیان
کیا کہ خدا نے مجھکو اپنا خلیل مقرر کیا ہی۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب وہ فرشتے جو خدا
کے رسول اور قوم لوط کے ہلاک کرنے پر مامور ہوئے تھے ابراہیمؑ کے پاس آئے۔ ابراہیمؑ ایک گوسالہ بریان انکے
واسطے لائے اور کہا اسکو کھاؤ۔ فرشتون نے کہا جب تک تم اسکی قیمت ہمسے نہ کہو گے ہم اسکو نہ کھائینگے
ابراہیمؑ نے کہا اسکی قیمت یہی ہی کہ جب کھانے کا ارادہ کرو اوسوقت بسم اللہ کہو اور جب کھانے سے فارغ ہو الحمد للہ
کہو۔ جبرئیل نے اپنے رفیقون کیطرف متوجہ ہو کر کہا ابراہیمؑ اسی کے سزاوار ہین کہ خدا انکو اپنا خلیل مقرر کرے
وہ سب چار فرشتے تھے اور حضرت جبرئیل اونکے سرگروہ تھے۔ پھر حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب ابراہیم
علیہ السلام کو آگ کیطرف پھینکا جبرئیل علیہ السلام نے بالائے ہوا اونسے ملاقات کی جبکہ وہ آگ مین گرا چاہتے تھے
اور پوچھا تمھاری کوئی حاجت ہی جواب دیا تمسے میری کوئی حاجت نہین۔ اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ
السلام سے منقول ہی کہ حضرت ابراہیمؑ وہ ہین جنکے لیئے سب سے پہلے ریگ آٹا ہوئی جبکہ وہ مصر مین اپنے کسی دوست
پاس گئے کہ کھانے کا سامان اوس سے قرض لین وہ اوسوقت اپنے گھر مین نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے نہ چاہا کہ جو جانور باربرداری کے لیئے لائے تھے اوسکو خالی لیجائین اس لیئے اپنے تھیلے کو ریگ سے بھر کر اوسپر
لاد دیا جب گھر مین داخل ہوئے اوس جانور کو حضرت سارہ کے پاس چھوڑ کر خود شرمندگی کے سبب ایک
گوشۂ خانہ مین جا کر سو رہے سارہ علیہا السلام نے جب وہ تھیلا کھولا دیکھا اوسمین ایسا عمدہ آٹا بھرا ہے
جس سے عمدہ ہو ہی نہین سکتا اوس آٹے کو پکا کر بہت عمدہ کھانا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لائین
ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا یہ کھانا کہان سے لائین۔ کہا اوسی آٹے سے تیار ہوا ہی جو تم اپنے خلیل مصری کے
پاس سے لائے ہو۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جسنے یہ آٹا مجھکو عنایت کیا وہی میرا خلیل ہی مگر مصری نہین ہی
اور اسی لیئے خدا نے اونکو اپنا خلیل مقرر کیا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کا حمد و شکر ادا کر کے وہ کھانا
تناول فرمایا۔ اور بسند ہائے معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ قیامت کے دن حضرت محمد
صلے اللہ علیہ و آلہ کو طلب کرینگے اور ایک حلۂ سرخ برنگ گل آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ کو پہنائینگے اور
آپکو عرش کی داہنی طرف کھڑا کرینگے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو طلب کر کے حلۂ سفید اونکو پہنائینگے

اور عرش کے بائین طرف کھڑا کرینگے۔ پھر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو طلب کرینگے اور حلہ سرخ پہنا کر حضرت
رسول صلے اللہ علیہ و آلہ کے دہنی طرف استادہ کرینگے پھر حضرت اسمعیل علیہ السلام کو طلب کرکے حلہ سفید
اونکو پہنائینگے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بائین طرف کھڑا کرینگے۔ پھر حضرت امام حسنؑ کو طلب
کرینگے اور حلہ سبز پہنا کر حضرت امیر المومنینؑ کے دہنی طرف کھڑا کرینگے۔ پھر حضرت امام حسینؑ کو طلب کرینگے اور
حلہ سرخ پہنا کر حضرت امام حسنؑ کی دہنی طرف استادہ کرینگے۔ اور اسیطرح ہر ایک امام کو ائمہ طاہرین علیہم السلام
سے طلب کرکے اور حلہ سرخ پہنا کر امام سابق کے دہنی طرف کھڑا کرینگے۔ پھر ائمہ طاہرینؑ کے شیعون کو
طلب کرکے اونکے روبرو استادہ کرینگے بعد اسکے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو اونکی اولاد اور شیعون کی تمام
عورتون کے ساتھ طلب کرینگے اوسوقت یہ سب بہشت مین بے حساب داخل ہونگے۔ پھر عرش کے افق اعلی
سے ایک منادی از جانب پروردگار ندا کریگا اے محمدؐ بہت نیک بہتر پدر ہین تمھارے پدر یعنی ابراہیمؑ۔ اور بہت
نیک و بہتر برادر ہین تمھارے برادر یعنی علی ابن ابیطالب۔ اور بہت نیک بہتر فرزند زادے ہین تمھارے فرزند
زادے یعنی حسنؑ و حسینؑ علیہما السلام۔ اور بہت نیک بہتر جنین شکم مین شہید ہوا ہے تمھارا جنین یعنی محسنؑ۔
اور بہت نیک و بہتر امام راہنما تمھاری ذریت کے ہین یعنی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے تا حضرت
قائم علیہم السلام۔ اور بہت نیک و بہتر شیعہ ہین تمھارے شیعہ۔ بدرستیکہ محمدؐ اور اونکا وصی اور اونکے فرزند
زادے اور اونکی ذریت کے باقی ائمہ یہ سب رستگار ہین۔ بعد اسکے ان سب کو بہشت مین داخل ہونیکا حکم دینگے۔
اور اس قول خدا کی جو قرآن مین فرمایا ہے یہی تفسیر ہے۔ جو شخص کہ آتش جہنم سے دور کیا جائے اور بہشت مین داخل
کیا جائے تحقیق کہ وہی رستگار ہے۔ اور حضرت امام حسنؑ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم کا سینہ کشادہ اور
پیشانی بلند تھی۔ اور حضرت رسول خداؐ سے منقول ہے کہ جو کوئی ابراہیمؑ کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے۔ اور
حدیث صحیح مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سے پہلے داڑھی کے بال سفید نہوتے تھے۔
ایک دن حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ریش مبارک مین ایک سفید بال دیکھا۔ کہا خداوندا یہ کیا ہے وحی نازل ہوئی کہ
یہ باعث وقار ہے۔ کہا اے پروردگار میرا وقار زیادہ کر۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ایک روز
حضرت ابراہیمؑ نے صبح کو اوٹھکر اپنی ریش مبارک مین ایک سفید بال دیکھا پس کہا الحمد للہ رب العالمین
کہ مجھکو اس سن تک پہونچایا اور مینے ایک چشم زدن خدا کی معصیت نکی۔ اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے
منقول ہے کہ زمانہ سابق مین آدمی اگرچہ بہت پیر و ضعیف ہو جاتا مگر اوسکی داڑھی کے بال سفید نہوتے تھے
اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ کوئی شخص اپنے باپ دادا کے ہمراہ کسی مجمع مین بیٹھتا تھا اوسوقت جو دوسرا
شخص اوس مجمع مین آتا وہ باپ بیٹون مین فرق نکر سکتا اور دریافت کرتا کہ تم مین باپ کون اور بیٹا کون ہے

جب حضرت ابراہیم کا زمانہ آیا حضرت نے دعا کی خداوندا میرے لیے ایک علامت قرار دے جس مین پہچانا جاؤن
آپکے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے - اور بسند معتبر منقول ہے کہ محمد بن عرفہ نے حضرت صادقؑ سے
عرض کی بعض لوگ کہتے ہین کہ ابراہیم نے آپ اپنا ختنہ تیشہ سے ایک تخم پر کیا تھا - فرمایا سبحان اللہ جیسا
بیان کرتے ہین اوسطرح نہین یہ لوگ دروغگو ہین بلکہ ساتوین روز پیغمبرون کا غلاف بھی ناف کے ساتھ گرجاتا
تھا - اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ حضرت ابراہیم بہت ضیافت کرنے والے تھے ایک دن کئی آدمی حضرت
کے پاس آئے اور اوسوقت حضرت کے پاس کوئی چیز موجود نہ تھی اپنے دل سے کہا - اگر چھت کی دھنی نکال کر
بڑھئی کے ہاتھ بیچتا ہون وہ ضرور اوس چوب سے بت بنائیگا - پھر مہمانون کو دار الضیافت یعنی مکان ضیافت
مین بٹھایا اور خود ایک ازار لیکر گھر سے نکلے اور ایک صحرا مین جا کر کسی جگہ دو رکعت نماز پڑھی - جب نماز سے
فارغ ہوئے وہ ازار جہان رکھی تھی وہان نہ ملی حضرت ابراہیم کو یقین ہوا کہ خدا نے اونکے مہمانون کی دعوت کا سامان
مہیا کر دیا - جب وہان سے پھرے اور گھر مین داخل ہوئے حضرت سارہؑ کو دیکھا کہ کوئی چیز پکا رہی ہین - پوچھا یہ تمنے
کہان پایا - کہا یہ اوسی شخص نے مجھکو دیا جسکے ہاتھ تمنے میرے پاس بھیجا تھا - کیفیت اسکی یہ ہے کہ حق تعالے نے
جبرئیل کو حکم دیا کہ حضرت ابراہیم نے جس جگہ نماز پڑھی ہے وہان کی ریگ و سنگ کو اوس ازار مین بھر دو جبرئیل نے
خدا کے حکم کی تکمیل کی اور خدا نے اوس ریگ کو چینہ یا جو صاف کیا ہوا اور گول پتھرون کو شلغم اور لنبے پتھرون
کو گاجر بنا دیا - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب تم مین سے کوئی شخص سفر سے پھرے اوسکو
لازم ہے کہ اپنے اہل و عیال کے لیے کوئی چیز ضرور لائے جو کچھ کہ میسر ہو اگرچہ پتھر ہو - بدرستیکہ حضرت ابراہیم کی یہ عادت
تھی کہ جب اونکو تنگی معاش لاحق ہوتی اپنی قوم کیطرف جاتے تھے - ایکبار تنگی معیشت کے سبب اپنی قوم کے پاس
گئے اونکو بھی تنگی معیشت مین پایا اور جسطرح گئے تھے اوسیطرح خالی ہاتھ پھر آئے جب اپنے گھر کے نزدیک پہونچے
خچر سے اوترکر بسبب شرم سارہ کی خورجین ریگ سے بھر دی اور اوسی خچر پر لاد دی - جب گھر مین داخل ہوئے
وہ خورجین اوتار کر رکھدی اور نماز پڑھنا شروع کی سارہ نے جب وہ خورجین کھولی دیکھا کہ اوسمین آٹا بھرا ہے
اوسمین سے تھوڑا آٹا لیکر روٹی پکائی اور ابراہیم کو آواز دی کہ نماز سے فارغ ہو کر کھانا کھاؤ - ابراہیم نے پوچھا یہ تمنے
کہان پایا - کہا جو آٹا خورجین مین تھا اوسی سے یہ روٹیان پکائی ہین - اوسوقت ابراہیم نے اپنا سر آسمان کیطرف
بلند کیا اور کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تو ہی میرا خلیل ہے - اور حق تعالے نے قرآن مین حضرت ابراہیم کی توصیف
کی ہے کہ وہ اَوّاہ تھے - بہت سی حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ وہ خدا سے بہت دعا کرنے والے تھے - اور دوسری حدیث
معتبر مین منقول ہے کہ دنیا مین ایک وقت ایسا تھا کہ ایک شخص کے سوا اور کوئی خدا کی پرستش کرنے والا نہ تھا یعنی
حضرت ابراہیم کے سوا اور کوئی صاحب ایمان نہ تھا - جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہے - اِنَّ اِبراھیمَ کانَ اُمّۃً قانتاً

لِلّٰہِ حَنِیْفًا وَّلَمْ یَکُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ یعنے ابراہیم خدا کے لئے امت قانت وخاضع اور دنیائے باطل سے دین
حق کیطرف مائل تھے اور وہ مشرکون سے نہ تھے۔ حضرتؑ نے فرمایا اگر کوئی دوسرا شخص بھی ابراہیم کے ساتھ
ہوتا خدا اوسکا ذکر بھی ابراہیم کے ساتھ کرتا۔ ایک مدت دراز تک یہی حال رہا تا اینکہ خدا نے اسمٰعیل و اسحٰق
کو اونکا مونس کیا اور اوسوقت تین شخص ہوئے۔ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالٰی نے
حضرت ابراہیم کو پیغمبر مقرر کرنے سے پہلے اپنا بندہ قرار دیا اور رسول مقرر کرنے سے پہلے اونکو پیغمبر کیا اور
امام مقرر کرنے سے پہلے اونکو رسول کیا۔ جب یہ سب درجے آپکے لئے جمع ہوگئے اوسوقت فرمایا مین نے تمکو
خلائق کا امام مقرر کیا۔ حضرت ابراہیم کو یہ درجہ بہت بلند و عظیم معلوم ہوا اور کہا اے پروردگار میری ذریت سے
بھی کسیکو تو نے امام مقرر کیا ہے۔ خدا نے فرمایا میری خلافت و امامت کا عہد ستمگارون کو نہین ملتا۔ امامؑ نے فرمایا
یعنے نادان اور بیعقل متقی و پرہیزگار کا امام نہین ہوسکتا۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ پہلے جسنے
نعلین پاؤن مین پہنی وہ حضرت ابراہیمؑ تھے۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ زمان سابق مین
لوگ بتغیر مرجاتے تھے۔ جب حضرت ابراہیمؑ کا زمانہ ہوا آنحضرتؑ نے خدا سے دعا کی اور کہا خداوندا کوئی ایسی
علامت موت کے لئے قرار دے جو میت کے حق مین ثواب کا باعث اور صاحب مصیبت کے لئے تسلی کا سبب ہو
حق تعالٰی نے پہلے ذات الجنب اور سرسام کو مقرر کیا۔ پھر اسکے بعد اور بیماریان پیدا ہوئین۔ اور بسند معتبر
حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ابراہیمؑ مہمانون کے باپ تھے۔ یعنی مہمانون کو بہت دوست رکھتے تھے۔ اور
جب کوئی مہمان حضرت کے پاس نہ آتا خود مہمان تلاش کرنے گھر سے باہر نکلتے۔ ایک روز اپنے گھر کے دروازے
بند کر کے مہمان کی تلاش مین گئے اور جب وہان سے پھرے ایک شخص کو جو انسان سے شبیہ تھا اپنے گھر مین
دیکھا اوس سے پوچھا اے بندۂ خدا تو کسکی اجازت سے اس گھر مین آیا۔ اوسنے تین مرتبہ کہا مین اس گھر کے
پروردگار کی اجازت سے آیا ہون۔ ابراہیمؑ نے جانا کہ وہ جبرئیلؑ ہین پس خدا کا شکر ادا کیا۔ جبرئیلؑ نے کہا
تمھارے پروردگار نے اپنے ایک بندے کیطرف مجھکو بھیجا ہے جسکو اپنا خلیل مقرر کیا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا
مجھکو بتاؤ کہ وہ بندہ کون ہے تاکہ وقت مرگ تک مین اوسکی خدمت کرون۔ جبرئیلؑ نے کہا وہ بندہ تم ہی ہو۔
پوچھا کسلئے مجھکو خدا نے اپنا خلیل مقرر دیا۔ کہا اسلئے کہ کبھی تمنے کسی سے کسی چیز کا سوال نہین کیا اور کبھی
کسی نے تمسے کوئی سوال نہین کیا جسکے جواب مین تمنے انکار کیا ہو۔ بسند ہائے صحیح وغیر صحیح حضرت امام محمد باقرؑ سے
منقول ہے کہ ایک دن حضرت ابراہیمؑ گھر سے نکلکر شہرون مین گردش کرتے تھے تاکہ مخلوقات خدا کے حالات
سے عبرت حاصل کرین۔ ناگاہ ایک جنگل کیطرف گذر ہوا وہان ایک شخص نظر آیا جو نماز پڑھ رہا تھا اوسکی
آواز آسمان تک پہونچتی تھی اور وہ شخص لباس مو مین پہنے تھا۔ حضرت ابراہیمؑ وہان کھڑے ہوئے

اوسکی نماز سے تعجب کرتے تھے۔ پھر وہان بیٹھ گئے اور اوسکی نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرتے رہے جب بہت
عرصہ گذرا اوسکو ہاتھ سے حرکت دی اور کہا مین تجھسے ایک حاجت رکھتا ہون اپنی نماز جلد ختم کر۔ اوسنے
بہت جلد نماز ختم کی اور ابراہیمؑ کے پاس آکر بیٹھا۔ ابراہیمؑ نے اوس سے پوچھا تو کسکے لیے نماز پڑھتا ہے۔ کہا
خدا کے لیے۔ ابراہیمؑ کے لیے پوچھا خدائے ابراہیمؑ کون ہے کہا جسنے تجھکو اور تمکو پیدا کیا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا تیرا طریقہ
مجھکو بہت پسند آیا اور مین چاہتا ہون کہ محض خوشنودی خدا کے لیے تجھکو اپنا برادر قرار دون اب بیان کر
تو کہان رہتا ہے تاکہ جب چاہون تجھسے ملاقات کرون اور تجھکو دیکھون۔ کہا تم وہان نہین آسکتے اسلیئے
کہ وہ مقام دریا کے درمیان واقع ہے اور تم اوس دریا سے عبور نہین کر سکتے۔ پوچھا پھر تو کیونکر وہان جایا
کرتا ہے۔ کہا مین پانی پر چلا جاتا ہون۔ ابراہیمؑ نے فرمایا جس خدانے دریا کا پانی تیرے لیے مسخر کیا ہے
شاید میرے لیے بھی مسخر کرے اب یہان سے اوٹھکر چلو اور آج کی رات ہم تم ایک ہی جگہ بسر کرین۔ جب
دریا کے کنارے پہونچے اوسنے بسم اللہ کہا اور پانی پر چلا۔ ابراہیمؑ نے بھی بسم اللہ کہا اور اوسکے ساتھ پانی
پر چلے یہ حال دیکھکر اوسکو بہت تعجب ہوا جب اوسکے مقام سکونت مین پہونچے ابراہیمؑ نے اوس سے پوچھا
تو یہان کیا چیز کھاتا ہے جس سے تیری زندگی بسر ہوتی ہے۔ اوسنے ایک درخت کیطرف اشارہ کیا اور کہا اسکا
میوہ جمع کرتا ہون اور سال بھر اسی کو کھاتا ہون۔ ابراہیمؑ نے پوچھا کونسا دن تمام دنون سے عظیم تر ہے۔ کہا
جس دن خدا خلائق کو اونکے اعمال کی جزا دیگا۔ ابراہیمؑ نے فرمایا بہتر یہ ہے کہ ہم اور تم دونون خدا کے واسطے ہاتھ
اوٹھائین اور باہم دعا کرین کہ خدا اوس دن کے شر سے ہمکو محفوظ رکھے۔ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے
کہ ابراہیمؑ نے فرمایا تم دعا کرو اور ہم آمین کہین یا مین دعا کرون اور تم آمین کہو۔ عابد نے پوچھا کسلئے۔ فرمایا
مومنین گنہگار کے لیے۔ عابد نے انکار کیا۔ ابراہیمؑ نے انکار کا سبب پوچھا کہا تین برس سے مین ایک امر کے
لیے دعا کرتا ہون اور وہ دعا ابھی تک قبول نہین ہوئی اسلیئے شرم کرتا ہون کہ خدا سے پھر کوئی حاجت طلب
کرون اور وہ بھی قبول ہو۔ ابراہیمؑ نے کہا جب خدا کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے اوسکی دعا قبول کرنے مین تاخیر
کرتا ہے اسلیئے کہ وہ ہمیشہ خدا سے سوال مناجات کیا کرے۔ اور جب کسی بندہ کو دشمن رکھتا ہے اوسکی دعا بہت
جلد قبول کرتا ہے یا اوسکے دل مین ناامیدی پیدا کرتا ہے کہ دعا نہ کرے۔ پھر ابراہیمؑ نے پوچھا وہ حاجت کیا ہے
جسکو تو مدت دراز سے طلب کر رہا ہے۔ عابد نے کہا ایک دن مین اوس نماز پڑھنے کی جگہ نماز مین مشغول تھا ناگاہ
ایک طفل نہایت حسین و جمیل اسطرف سے گذرا اوسکی پیشانی سے ایک نور ساطع تھا اور اوسکی پشت پر کاکلین
پڑی تھین چند گائین اوسکے ہمراہ تھین جنکو چرا رہا تھا اور اوسکا بدن ایسا چمکتا تھا گویا روغن اوسپر ملا تھا۔
اور چند گوسفند بھی اوسکے ساتھ تھے جو نہایت فربہ اور خوش آیند یعنے دیکھنے مین اچھے معلوم ہوتے تھے۔

مین نے جب اوس طفل کو دیکھا اوسکی وضع مجھکو بہت پسند آئی اور اوس سے پوچھا یہ گائے اور گوسفند کسکے مین کہا
میرے مین - مین نے پوچھا تو کون ہی - کہا مین اسمعیل پسر ابراہیم خلیل خدا ہون - پس اوسی وقت سے مین
دعا و سوال کرتا ہون کہ خدا اپنے خلیل کو مجھے دکھائے - اوسوقت ابراہیم نے فرمایا مین ابراہیم خلیل خدا ہون
اور وہ طفل میرا فرزند ہی - عابد نے کہا خدا کا شکر کرتا ہون کہ اوسنے میری دعا مستجاب کی پھر اوسنے ابراہیم کے
دونون رخسارون پر بوسہ دیا اور حضرت کی گردن مین ہاتھ ڈال کر کہا اب آپ دعا کیجئے مین آمین کہتا ہون - اوسوقت
حضرت ابراہیم نے جمیع مومنین و مومنات کے لیئے جو قیامت تک ہونگے دعا کی - تاکہ خدا اونکے گناہ بخش دے اور
اونسے راضی و خوشنود رہے اوس عابد نے آمین کہی - حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کی دعا
ہمارے شیعیان گناہگار کے حق مین بھی قیامت تک شامل حال ہی - اور بعضی روایتون مین اوس عابد کا نام ماریا
پسر اوس تھا اور اوسکی عمر چھ سو ساٹھ برس کی تھی - **فصل دوسری** - حضرت ابراہیم کے ہنگام ولادت سے
بتون کے توڑنے تک کا حال اور جو وقایع کہ درمیان آنحضرت و سرکشان عہد آنحضرت خصوصا نمرود مردود گذرے
بسند حسن بلکہ صحیح حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ آزر پدر ابراہیم نمرود بن کنعان کا منجم تھا اوسنے نمرود سے
کہا کہ مین نے بحساب نجوم دریافت کیا ہی کہ اس عہد مین ایک شخص پیدا ہوگا جو اس دین کو منسوخ کرکے دوسرے
دین کی طرف لوگون کو ہدایت کریگا - نمرود نے پوچھا کس ملک مین پیدا ہوگا - کہا اسی ملک مین - نمرود بن کنعان
کوثاریا مین رہتا تھا جو کوفہ کے قصبات سے ایک قصبہ ہی - پھر نمرود نے پوچھا کیا وہ پیدا ہو چکا ہی - آزر نے کہا
ابھی نہین - نمرود نے کہا عورتون کو مردون سے جدا رکھنا بہتر ہے تاکہ اوسکا نطفہ رحم مادر مین قرار نہ پائے - پھر حکم
دیا کہ مردون کو عورتون سے علیحدہ رکھین - جب حضرت ابراہیمؑ کی مان حاملہ ہوئین اور اونکا حمل ظاہر نہوا اور جب ولادت
کا زمانہ قریب آیا آزر سے کہا مجھکو کوئی مرض یا حیض لاحق ہوا ہی اسلیئے مین چاہتی ہون کہ تجھسے علیحدہ رہون - اوس
زمانے مین یہ دستور تھا کہ حالت حیض و مرض مین عورتین اپنے شوہرون سے علیحدہ رہتی تھین - پھر ابراہیم کی
مان شہر کے باہر ایک غار مین گئین اور حضرت ابراہیم اوسی غار مین پیدا ہوئے - انکو ایک قماط یعنی ایک کپڑے
مین لپیٹ کر اوسی غار مین رکھدیا اور غار کا دروازہ پتھرون سے بند کرکے اپنے گھر پھر آئین - خداوند قادر حکیم نے
ابراہیم کے انگوٹھے سے دودھ جاری کیا اور وہ اوسی کو چوسا کرتے تھے - اونکی مان بھی کبھی کبھی وہان جاکر اونکو دیکھ
آتی تھین - نمرود مردود نے ہر ایک حاملہ عورت پر ایک ایک دائی مقرر کی تھی کہ جو پسر پیدا ہو اوسکو قتل کرتی تھی
لیئے ابراہیم کی مان بخوف قتل اونکو غار مین پوشیدہ رکھتی تھین - اور حضرت ابراہیم ایک دن مین اسقدر بڑھتے
تھے کہ دوسرے لڑکے ایک مہینے مین جسقدر بڑھتے ہین - جب حضرت ابراہیم کی عمر تیرہ برس کی ہوئی ایک دن
اونکی مان اپنی عادت کے موافق اونکے دیکھنے کو آئین اور جب غار سے باہر نکلنا چاہا ابراہیم نے اونکا لباس

تھام لیا اور کہا او مادر مجھکو بھی باہر لیچلو کہا اے فرزند اگر بادشاہ کو معلوم ہو جائیگا کہ تو اس عہد مین پیدا ہوا ہی
وہ ضرور تجھکو قتل کریگا۔ یہ کہکر حضرت ابراہیم کی مان غار سے باہر چلی آئین اوسوقت حضرت ابراہیم خود غار سے
باہر نکلے وہ مغرب کا وقت تھا اور آفتاب غروب ہو چکا تھا انکی نظر ستارہ زہرہ پر پڑی کہا یہ میرا پروردگار ہے
مگر جب وہ ستارہ غروب ہوگیا کہا اگر یہ میرا پروردگار ہوتا اپنی جگہ سے حرکت نکرتا اور زائل نہوجاتا اور مین
آفلون یعنے غائب ہونے والون کو دوست نہین رکھتا۔ پھر چاند مشرق سے طالع ہوا کہا یہ میرا خدا ہی اسلیئے
کہ زہرہ سے بزرگتر اور نیکوتر ہے جب اوسنے بھی اپنے مقام سے حرکت کی اور غروب ہوگیا اوسوقت ابراہیم نے
کہا اگر میرا پروردگار میری ہدایت نکرے ہر آئینہ مین گمراہون سے ہونگا۔ جب صبح ہوئی اور آفتاب طالع ہوا
اور اوسکے نور نے تمام عالم کو روشن کر دیا کہا یہ سب سے بزرگتر اور نیکوتر ہی جب اوسنے بھی حرکت کی اور غروب
ہوگیا اوسوقت حق تعالے نے حضرت ابراہیم کے لیئے آسمانون کے دروازے کھول دیئے یہانتک کہ عرش کو اور
جو عرش پر رہتے ہین اونکو بھی دیکھا اور خدا نے ملکوت آسمان و زمین اونھین دکھا دیئے۔ اوسوقت ابراہیم
نے کہا ای قوم جنکو تمنے خدا کا شریک قرار دیا ہی مین اونسے بیزار ہون اور مین نے اپنا منہ اوسکی طرف پھیرا ہے
جسنے آسمانون اور زمینون کو پیدا کیا ہی درحالیکہ دینہاے باطل سے دین حق کیطرف مائل ہون اور مین مشرکون
سے نہین ہون۔ پھر اونکی مان نے اونکو اپنے گھر لیجاکر اپنے فرزندون مین چھوڑ دیا۔ جب آزر گھر مین آیا اور
انکو وہان دیکھا انکی مان سے کہا یہ طفل کون ہی جو اس بادشاہ کے عہد سلطنت مین زندہ رہا حالانکہ بادشاہ
سبکے فرزندون کو قتل کرتا ہی۔ جواب دیا یہ تیرا فرزند ہی اور اوسوقت پیدا ہوا ہی جبکہ مین نے تجھسے عزلت اختیار
کی تھی۔ آزر نے کہا وای ہو تجھپر اگر بادشاہ کو یہ حال معلوم ہوگا ہماری قدر و منزلت اوسکے نزدیک باقی نرہیگی
آزر نمرود کا وزیر اور بہت صاحب اختیار تھا اور نمرود کے لیئے اور تمام قوم کے لیئے بت تراشتا تھا اور اپنے
فرزندون کو دیتا تھا وہ انکو بیچا کرتے تھے اور بتخانہ بھی اوسی کے اختیار مین تھا۔ ابراہیم کی مان نے آزر سے کہا
تو کچھ اندیشہ نکر اگر بادشاہ کو اسکی خبر نہوئی تو فرزند ہمارے لیئے باقی رہیگا اور اگر بادشاہ کو اطلاع ہوئی اوسوقت
مین اوسکا جواب دونگی۔ اور آزر کا یہ حال تھا کہ حضرت ابراہیم کو جب دیکھتا تھا ایک محبت عظیم اونکی طرف سے
اوسکے دل مین پیدا ہوتی تھی۔ اور جب بت بناکر انکو بیچنے کے لیئے دیتا جیسا کہ اپنے اور فرزندون کو دیتا تھا۔
حضرت ابراہیم ایک رسی اوسکی گردن مین باندھکر زمین پر کھینچتے ہوے لیجاتے تھے اور کہتے تھے کون ایسی
چیز خریدیگا جو اوسکو نفع اور نقصان نہین پہونچا سکتی پھر کیچڑ مین اوسکو ڈال دیتے اور کہتے اسکو پی
اور مجھسے بات کر۔ اونکے بھائیون نے آزر سے یہ حال بیان کیا پس آزر نے ابراہیم کو بلا کر اس کام سے منع
کیا مگر حضرت ابراہیم نے اوسکا کہنا نمانا اور اپنی عادت نچھوڑی اوسوقت اونکو گھر مین قید کیا اور پھر باہر جانے

دیا۔ اور بسند معتبر حضرت موسیٰ ابن جعفرؑ سے منقول ہی کہ حضرت ابراہیم ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ پیدا ہوئے
اور بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرت ابراہیم کا باپ منجم نمرود بن کنعان کا تھا اور نمرود بغیر اوسکے مشورہ
کے کوئی کام نہ کرتا تھا۔ ابراہیم کے باپ نے ایک رات گردش انجم کیطرف نظر کی اور صبح کو نمرود سے کہا مین نے
اس رات ایک عجیب امر دیکھا ہی۔ پوچھا کیا دیکھا۔ کہا معلوم ہوا ہی کہ ہماری ملک مین ایک فرزند پیدا ہوگا جو ہمسبکو
ہلاک کریگا اور بہت جلد اوسکی مان اوس سے حاملہ ہونے والی ہی۔ نمرود یہ سنکر متعجب ہوا اور پوچھا کیا کوئی عورت
اوس سے حاملہ ہو چکی ہے۔ کہا ابھی نہین۔ اور اوسکو علم نجوم سے یہ حال بھی معلوم ہوا تھا کہ اوس طفل کو جو
پیدا ہونے والا ہے آگ مین جلاوینگے مگر یہ دریافت نہین ہوا تھا کہ حق تعالے اوسکو آگ سے نجات دیگا۔ بعد
اسکے نمرود نے حکم دیا کہ مردون کو عورتون سے علیحدہ رکھین بلکہ مردون کو شہر سے خارج کردین اور عورتین شہر مین
رہین۔ ابراہیم کے باپ نے اوسی شب اپنی زوجہ سے مقاربت کی اور حضرت ابراہیم کا نطفہ منعقد ہوا۔ ابراہیم کے
باپ کو گمان ہوا کہ اوسکی زوجہ حاملہ ہوئی اور یہ وہی فرزند ہے جسکا حال نجوم سے معلوم ہوا ہی اسلئے دائیون کو
جو عورتون کا حمل پہچانتی ہین بلا کر ابراہیم کی مان کو دکھایا۔ حق تعالے نے وہ نطفہ جو اونکے رحم مین ٹھہرا تھا اوسکی
پشت سے چسپیدہ کردیا تھا اسوجہ سے وہ عورتین پہچان نہ سکین اور کہا ہمکو اسکے شکم مین کوئی چیز نظر نہین آتی
جب حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اونکے باپ نے چاہا کہ اونکو نمرود کے پاس لیجائے مگر ابراہیم کی مان نے کہا
اپنا فرزند نمرود کے پاس نہ لیجا کہ وہ اوسکو قتل کرے مین اسکو لیجا کر کسی غار مین چھپائے دیتی ہون یہ وہان اپنی
اجل سے مرجائیگا اور تو اسکے قتل سے محفوظ رہیگا۔ اوسنے اس امر کی اجازت دی اور ابراہیم کی مان اونکو کسی
غار مین لیگئین اور دودھ پلا کر وہین چھوڑ دیا پھر غار کا دروازہ ایک پتھر سے بند کرکے وہان سے اپنے گھر آئین
حق تعالے نے اونکے انگوٹھے مین اونکی روزی قرار دی اوسکو چوستے تھے اوس سے دودھ نکلتا تھا اور پیتے تھے
اور حضرت ابراہیم ایک دن مین اسقدر بڑھتے تھے کہ دوسرے اطفال ایک ہفتہ مین۔ اور ایک ہفتہ مین اسقدر
بڑھتے تھے کہ اور اطفال ایک مہینے مین اور ہر مہینے مین اسقدر بڑھتے تھے کہ سب اطفال ایک سال مین
بڑھتے ہین۔ مدت دراز گذرنے کے بعد ایک دن اونکی مان نے اونکے باپ سے کہا اگر تو مجھکو اجازت دی
مین اوس غار کیطرف جا کر دیکھون کہ اوس بیچارے فرزند پر کیا گذری۔ اوسنے اجازت دی جب وہ اوس غار
مین پہونچین دیکھا ابراہیم زندہ ہین اور اونکی دونون آنکھین چراغ کے مانند روشن ہین اونکو اوٹھا کر
اپنے سینے سے لپٹا لیا اور دودھ پلا کر وہان سے پھر آئین اونکے باپ نے جب حال دریافت کیا۔ کہا اوسکو
خاک مین دفن کر آئی۔ پھر ہمیشہ ابراہیم کی مان کبھی کبھی کسی کام کے بہانے اپنے شوہر سے مخفی وہان جایا
کرتین اور دودھ پلا کر چلی آتین۔ جب حضرت ابراہیم چلنے پھرنے لگے پھر اونکی مان ایک دن وہان گئین

اور اونکو دودھ پلاکر جب وہان سے نکلنا چاہا ابراہیم نے اونکا لباس تھام لیا۔ اونکی مان نے اسکا سبب پوچھا۔ ابراہیم نے کہا مجھکو بھی اپنے ساتھ لیچلو کہا تامل کر مین تیرے باپ سے اجازت لیکر لیجاونگی حضرت ابراہیم اوس غیبت مین ہمیشہ پوشیدہ رہتے اور اپنا امر مخفی رکھتے تھے یہانتک کہ ظاہر ہوئے اور علانیہ خدا کا دین ظاہر کیا اور حق تعالٰے نے اونکے حق مین اپنی قدرت ظاہر فرمائی۔ اور دوسری روایت مین حضرت رسول خدا سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم کے ماں باپ کسی بادشاہ ظالم وسرکش سے بھاگے اور حضرت ابراہیمؑ کئی ٹیلون کے درمیان پیدا ہوئے جو ایک نہر عظیم کے کنارے واقع تھے۔ اور اوس نہر کا نام خرزان تھا۔ اور آپکی ولادت غروب آفتاب سے رات ہونے تک واقع ہوئی جب زمین پر قرار کیا اوسیوقت اوٹھے اور اپنا ہاتھ اپنے سر اور منھ پر پھیر کر کئی بار کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر ایک کپڑا اوٹھا کر اپنے دوش مبارک پر ڈال لیا۔ یہ حال عجیب وغریب دیکھکر اونکی مان بہت ڈرین۔ پھر حضرت ابراہیم اپنی مان کے سامنے چلنے لگے اور اپنی آنکھین آسمان کیطرف بلند کرکے اون ستارون سے خالق زمین وآسمان کے وجود پر استدلال کیا جیسا کہ خدا نے قرآن مین اسکا ذکر فرمایا ہے۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ ابراہیم نے اپنی قوم کو بتون کی پرستش سے منع کیا اور اس باب مین حجت و دلیل بھی اونپر تمام کی مگر اون لوگون نے بت پرستی نہ چھوڑی۔ جب اونکی عید کا روز آیا نمرود مردود اور اوسکے تمام اہل مملکت عیدگاہ کو گئے لیکن حضرت ابراہیمؑ نے اونکے ساتھ جانے سے انکار کیا اوسوقت حضرت ابراہیم کو اپنے بتخانہ کا نگہبان مقرر کرکے وہ لوگ عیدگاہ کو گئے سبھون کے چلے جانے کے بعد ابراہیم ایک ظرف طعام کا لیکر بتخانے کے اندر گئے اور ہر ایک بت کے سامنے وہ کھانے کا ظرف لیجا کر کہتے اسکو کھاؤ اور مجھسے باتین کرو جب وہ جواب نہ دیتا اوسکے ہاتھ پاؤن کو توڑ دیتے یہانتک کہ تمام بتون کے ہاتھ پاؤن اسیطرح توڑ دیئے پھر اپنا تیشہ بت بزرگ کی گردن مین جو صدر بتخانہ مین تھا لٹکا دیا۔ جسوقت بادشاہ اور تمام امراء و اہل لشکر اور رعایا عیدگاہ سے پھر کر اپنے بتون کو شکستہ دیکھکر کہا جسنے ہمارے معبودون کے ساتھ یہ کام کیا ہے اوسنے اپنے نفس پر ظلم وستم کیا ہے اور وہ ضرور قتل کیا جائیگا۔ لوگون نے کہا یہان ایک جوان ہے جو بتون کی مذمت کیا کرتا ہے اوسکو ابراہیم کہتے ہین اور وہ آزر کا فرزند ہے۔ بعد اسکے حضرت ابراہیم کو نمرود کے پاس لیگئے۔ نمرود نے آزر سے کہا تو نے میرے ساتھ خیانت کی اور اس فرزند کو مجھسے پوشیدہ رکھا۔ اوسنے کہا اے بادشاہ یہ کام اوسکی مان کا ہے۔ اور وہ کہتی ہے کہ مین اسلئے مین ایک حجت قوی رکھتی ہون۔ نمرود نے ابراہیم کی مان کو بلایا اور کہا کسلئے تو نے یہ طفل مجھسے پوشیدہ کیا۔ دیکھ اسنے ہمارے معبودون کے ساتھ کیا جو کچھ کہ کیا۔ جواب دیا اے بادشاہ یہ کام تیری رعایا کی مصلحت کے لئے مین نے کیا ہے تو اپنی رعایا کی اولاد قتل کرتا تھا اور اونکی نسل ضائع ہوتی تھی مین نے خیال کیا کہ اگر میرا فرزند

وہی فرزند ہے جسکا حال گردش نجوم سے معلوم ہوا ہے مین بادشاہ کے سپرد کرونگی تاکہ اوسکو قتل کرے اور
تمام رعایا کی اولاد قتل کرنے سے باز آئے۔ اور اگر یہ فرزند وہ نہین ہے ہمارے لئے باقی رہیگا اب یہ تیرے
اختیار مین ہے اسکے بارہ مین جو تجھکو منظور ہے حکم دے اور رعایا کی اولاد قتل کرنے سے باز آ۔ نمرود نے یہ تقدیر
پسند کیا اور یہ رائے اوسکو بہتر و مناسب معلوم ہوئی۔ پھر ابراہیم سے پوچھا یہ کام ہمارے معبودون کے ساتھ
کسنے کیا ہے۔ ابراہیم نے جواب دیا جو بت کہ ان سب مین بزرگ ہے اوسی نے یہ کام کیا ہے اگر یہ کلام کر سکتے ہین
انسے سوال کرو۔ اوسوقت نمرود نے حضرت ابراہیم کے بارہ مین اپنی قوم سے مشورہ کیا سب نے کہا ابراہیم کو
آگ مین جلاؤ اور اپنے معبودون کی مدد کرو اگر اونکی مدد کرنے والے ہو حضرت صادقؑ نے فرمایا نمرود اور اوسکے
تمام اصحاب اولاد زنا سے تھے جو پیغمبر خدا کے قتل پر بہت جلد راضی ہو گئے اور فرعون اور اوسکے تمام اصحاب
حلال زادہ تھے اسلیئے یہ رائے دی کہ حضرت موسیٰؑ اور اونکے بھائی ہارونؑ کو مہلت دے اور ساحرون کو جمع
کر مگر قتل کرنے کی رائے نہ دی اور کسی پیغمبر یا امام کے قتل پر سوا ولد الزنا کے اور کوئی راضی نہین ہوتا۔
پس بعد اسکے حضرت ابراہیم کو قید کرکے اونکے جلانے کے لئے لکڑیان جمع کین جب وہ روز آیا جس روز اونکو
آگ مین پھینکنا چاہتے تھے نمرود اپنے تمام لشکر کے ساتھ شہر سے باہر نکلا۔ اور نمرود کے لئے ایک نشستگاہ
بہت بلند بنائی جہان سے دیکھے کہ ابراہیم کو آگ کسطرح جلاتی ہے جب ابراہیم کو آگ مین پھینکنے کے واسطے
حاضر کیا کوئی شخص اوس آگ کے قریب نہ جا سکتا تھا اور اونکو آگ مین نہ پھینک سکتا تھا اسلیئے کہ شعلہ ہائے
آتش کے سبب کوئی طائر ایک فرسخ راہ کے فاصلہ سے پرواز نکر سکتا تھا۔ اوسوقت شیطان لعین نے
آکر منجنیق یعنے گوپن بنانا اونہین سکھایا۔ جب حضرت ابراہیم کو منجنیق مین رکھا آزر نے اونکے روئے مبارک
پر ایک طمانچہ مارا اور کہا اب بھی اپنا اعتقاد ترک کر حضرت ابراہیمؑ نے اوسکا کہنا قبول نہ کیا اوسوقت آسمان
زمین سے ایک خروش بلند ہوا اور کوئی چیز باقی نہین رہی جسنے ابراہیم کے واسطے یاری طلب نہ کی ہو۔
زمین نے کہا خداوندا ابراہیم کے سوا مجھپر کوئی شخص ایسا نہین جو تیری عبادت کرے کیا تو راضی ہے کہ اوسکو
آگ مین جلادین۔ ملائکہ نے کہا اے پروردگار تیرے خلیل ابراہیم کو آگ مین جلانا چاہتے ہین۔ حق تعالےٰ
نے فرمایا اگر وہ مجھسے دعا کرے مین قبول کرونگا۔ جبرئیلؑ نے کہا خداوندا ابراہیم کے سوا زمین پر کوئی تیرا
خلیل نہین ہے جو تیری عبادت کرے مگر تو نے دشمن کو اوسپر مسلط کیا اور وہ اونکو آگ مین جلانا چاہتا ہے۔
حق تعالےٰ نے فرمایا اے جبرئیلؑ چپ رہ وہی بندہ ایسا کلام کرتا ہے جو تیرے مانند ہو اور یہ خوف رکھتا ہو
کہ میرے احاطۂ قدرت سے کوئی امر خارج نہو جائے۔ ابراہیم میرا بندہ ہے جسوقت چاہونگا اوسکی اعانت
کرونگا اور اگر وہ مجھسے دعا کرے مین قبول کرتا ہون۔ اوسوقت ابراہیم نے بسورۂ اخلاص اسپنے

پروردگار سے دعا کی اور کہا یَا اَللّٰهُ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ
لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ نَجِّنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ پس جبرئیل ابراہیم کے پاس آئے جبکہ وہ منجنیق سے جدا
ہو چکے تھے اور کہا اے ابراہیم کوئی حاجت مجھسے رکھتے ہو - ابراہیم نے کہا میں تمسے کوئی حاجت نہیں رکھتا
مگر ہاں اپنے پروردگار عالم سے رکھتا ہوں - جبرئیل نے ایک انگوٹھی اونکو دی جسکے نگین پر یہ نقش تھا
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَی اللّٰهِ وَاَسْنَدْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ وَفَوَّضْتُ
اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ پس خدا نے آگ کو حکم دیا کہ کُوْنِیْ بَرْدًا یعنی سرد ہو جا وہ آگ اسقدر سرد ہو گئی تھی کہ سردی کے
سبب حضرت ابراہیم کے دانت بجنے لگے اوسوقت خدا نے فرمایا وَسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ یعنے اور ابراہیم کے
لئے سلامتی کا باعث ہوجا پھر حضرت جبرئیل آئے اور حضرت ابراہیم کے پاس آگ میں بیٹھکر اونسے باتیں کرنے لگے
اور اونکے چاروں طرف تمام گل ولالہ اگ آئے نمرود لعین نے جب یہ حال عجیب غریب دیکھا بے اختیار کہا اگر
کوئی شخص اپنے لیے کوئی خدا اختیار کرنا چاہے اوسکو لازم ہے کہ خدائے ابراہیم کے مانند ایک خدا اختیار
کرے - اوسوقت ایک شخص نے جو عظمائے اصحاب نمرود سے تھا کہا میں نے اس آگ کو قسم دی تھی کہ ابراہیم کو
نہ جلائے ناگاہ اوس آگ سے ایک عمود آتش باہر نکلا اور اوسکو جلا دیا - پھر نمرود نے دیکھا کہ ابراہیم ایک
باغ سبز و شاداب میں بیٹھے ہیں اور ایک مرد پیر اونسے باتیں کر رہا ہے آزر سے کہا تیرا فرزند اپنے پروردگار کے
نزدیک کسقدر گرامی ہے - کہتے ہیں کہ چلپاسہ یعنی چھپکلی آتش ابراہیم کو پھونکتی اور مینڈک اپنے منہ میں پانی
لیجا کر آگ پر چھڑکتا تھا کہ اسکو سرد کردے - حق تعالےٰ نے جب آگ کو سرد ہو جانے کا حکم دیا تین دن تک کسی
آگ میں گرمی باقی نہیں رہی - ایضاً علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم کو آگ
میں پھینکا اور وہ آگ برد و سلام ہوگئی اوسوقت نمرود نے کہا اے ابراہیم تمھارا پروردگار کون ہے - فرمایا میرا
پروردگار وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور ہلاک کرتا ہے نمرود نے کہا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور ہلاک کرتا ہوں - ابراہیم
نے پوچھا تو کیونکر زندہ اور ہلاک کر سکتا ہے - نمرود نے دو شخصوں کو جنکا قتل واجب ہو چکا تھا طلب کیا پھر اون
میں ایک کو رہا اور دوسرے کو قتل کیا - ابراہیم نے فرمایا اگر تیرا دعوی راست ہے اوسکو پھر زندہ کردے
جسکو تو نے قتل کیا ہے - بعد اسکے ابراہیم نے کہا میرا پروردگار آفتاب مشرق سے طالع کرتا ہے تو مغرب سے طالع
کر - پس وہ کافر مبہوت و عاجز ہوگیا - اور بسند ہائے معتبر حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ جب حضرت ابراہیم کو
پلۂ منجنیق میں رکھا جبرئیل بہت غضبناک ہوئے - حق تعالےٰ نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ کون امر تیرے غضب
کا باعث ہوا - عرض کی خداوندا ابراہیم تیرے خلیل ہیں اور تمام زمین پر اونکے سوا کوئی دوسرا تیری پرستش
یگانگی نہیں کرتا مگر تو نے اونپر اوسکو مسلط کیا ہے جو تیرا بھی اور اونکا بھی دشمن ہے - خدا نے فرمایا اے جبرئیل

جب پر کوئی بندہ تعجیل نہین کرتا مگر وہی جو تیرے مانند ہو اور یہ خوف رکھتا ہو کہ کوئی امر اوس سے فوت ہو جائے
ولیکن ابراہیم میرا بندہ ہے مین جسوقت چاہونگا اوسکی مدد کرونگا۔ جبرئیل یہ سنکر خوش ہوئے اور
ابراہیم کیطرف منھ پھیر کر کہا اگر تمھاری کوئی حاجت ہو بیان کرو۔ ابراہیم نے جواب دیا مین تمسے کوئی
حاجت نہین رکھتا۔ اوسوقت خدا نے ایک انگوٹھی اونکے لیے بھیجی جسکے نگین پر یہ چھ کلمے نقش تھے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ
اَسْنَدْتُ ظَهْرِیْ اِلَی اللّٰهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ اور حکم دیا کہ یہ انگوٹھی پہن لو مین آگ کو تمھارے لیے سرد و سلامت
کر دیتا ہون۔ بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کس لیے حضرت موسیؑ ساحران فرعون کے عصا
اور ریسمانون کو دیکھکر ڈر گئے اور حضرت ابراہیمؑ کو جب منجنیق مین رکھکر آگ کیطرف پھینکا یہ مطلق نہ
ڈرے۔ فرمایا حضرت ابراہیمؑ کو انوار مقدسہ حضرت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور باقی ائمہ علیہم السلام کا
جو فرزندان حسینؑ سے ہونگے اور اونکے صلب مین تھے اعتماد اور بھروسا تھا اور ان نورون کے سبب
خائف نہوئے مگر حضرت موسیؑ کے صلب مین یہ انوار نہ تھے اسلیئے خائف ہوئے۔ اور حدیث معتبر مین حضرت
صادقؑ سے منقول ہے کہ چار شخص تمام زمین کے بادشاہ ہوئے اونمین دو مومن تھے اور دو کافر سلیمان بن
داؤد اور ذوالقرنین مومن تھے اور نمرود و بخت نصر کافر۔ اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ دنیا مین
وہی منجنیق پہلے بنائی گئی جو حضرت ابراہیمؑ کے لیے اوس نہر کے کنارے بنائی گئی تھی جسکو کوثاربا کہتے ہین
اور وہ قریہ قنطانا مین واقع ہے۔ اس منجنیق کا بنانا شیطان نے سکھایا تھا۔ جب ابراہیمؑ کو منجنیق مین رکھکر
آگ کیطرف پھینکنا چاہا اوسوقت جبرئیلؑ آئے اور کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ آیا کوئی حاجت رکھتے ہو کہا مین تمسے کوئی حاجت نہین رکھتا۔ اوسیوقت خدا نے آگ کو حکم دیا کہ
سرد ہو جا۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ کے لیے آگ روشن کی زمین
کے تمام جانورون نے خدا سے شکایت کی اور اجازت چاہی کہ اوس آگ پر پانی چھڑکین مگر خدا نے مینڈک کے
سوا اور کسی کو اجازت نہ دی پس اونمین سے دو ثلث جل گئے اور ایک ثلث باقی رہے۔ اور دوسری حدیث
معتبر مین فرمایا ہے کہ قیامت مین سب سے زیادہ سات شخصون پر عذاب ہوگا۔ فرزند آدمؑ جسنے اپنے بھائی کو
قتل کیا۔ نمرود جسنے ابراہیمؑ سے اونکے پروردگار کے بارہ مین منازعہ کیا۔ بنی اسرائیل کے دو شخص جنھون نے
یہود و نصاریٰ کو گمراہ کیا۔ فرعون۔ ابوبکر۔ عمر۔ حدیث مین خلقت پشہ یعنے مچھر کی حکمت بیان کی ہے
اور فرمایا ہے کہ خدا نے اوسکو بعض طائرون کی روزی قرار دی ہے اور اسی مچھر سے ایسے جبار کو ذلیل کیا جسنے
خدا سے تکبر و سرکشی کی اور اوسکی پروردگاری سے انکار کیا اور اسیلئے خدا نے اپنی ضعیف ترین خلق کو اوسپر

مسلط کیا تاکہ اسکے سبب اپنی قدرت و عظمت ظاہر کرے۔ وہ مچھر اوسکی ناک مین داخل ہوا اور دماغ
مین پہونچکر اوسکو ہلاک کیا۔ اور حضرت امیر المومنینؑ سے بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو چارشنبہ
کے دن آگ مین پھینکا اور چارشنبہ کے روز خدا نے پشہ کو نمرود پر مسلط کیا۔ مولف فرماتے ہین
ان حدیثون سے ظاہر ہوتا ہے کہ نمرود اور مچھر کا قصہ راست ہے مگر اسکی تفصیل اخبار معتبرہ مین نظر نہین
آئی۔ اور اکثر مورخین و بعض مفسرین نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے آتش نمرود سے نجات
پانے کے بعد دین حق کیطرف نمرود کو ہدایت کی اوس شقی نے کہا مین تمھارے خدا سے جنگ کرونگا پھر
ایک دن مقرر کیا اور اوس دن لشکر بیشمار اپنے ہمراہ لیکر وہ مردود شہر سے باہر نکلا اور صفین آراستہ
کین حضرت ابراہیمؑ بھی اوسکے مقابلہ مین تنہا کھڑے ہوئے۔ اوسوقت حق تعالے نے مچھرون کی فوج بیحد و
حساب بھیجی جس سے ہوا تیرہ و تار ہو گئی۔ پھر اون مچھرون نے نمرود کے لشکر پر حملہ کیا اور سبکے منھ اور
سرون پر ڈنک مارنے لگے وہ سب بے اختیار وہان سے بھاگے اور نمرود نہایت شرمندہ و منفعل ہوا لیکن پھر
مگر پھر بھی ایمان نہ لایا۔ آخر حق تعالے نے ایک ناتوان مچھر کو حکم دیا اسنے اوس ملعون کی ناک کی راہ دماغ
مین پہونچکر اوسکا مغز سر کھانا شروع کیا اور اوسکو ایسا بیتاب کر دیا کہ اوسنے حکم دیا کہ مقرر کرکے اوسکے
سر پر گرز مارتے مگر اون [illegible] کرتا [illegible] ۔۔۔ برس تک زندہ رہا مگر ایمان نہ لایا
بالآخر واصل بجہنم ہوا۔ اور بسند ہائے معتبر حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سے منقول ہے کہ جہنم مین ایک جنگل
ہے جسکا نام سقر ہے اور جس دن سے کہ خدا نے اوسکو پیدا کیا ہے آج تک اوسنے سانس نہین لی ہے اور اگر خدا
اوسکو اجازت دے کہ بقدر سر سوزن سانس لے جتنی چیزین زمین پر ہین وہ سب جل جائین۔ تمام اہل جہنم
اوس جنگل کی گرمی اور بوے بد اور نجاست اور اون عذابون سے پناہ مانگتے ہین جنکو اوس جنگل کے رہنے والون
کے لیئے خدا نے وہان جمع کیا ہے۔ اوس جنگل مین ایک پہاڑ ہے اور اوس جنگل کے رہنے والے اوس پہاڑ کی گرمی
اور بوے بد اور نجاست اور اون عذابون سے پناہ مانگتے ہین جنکو اوس پہاڑ کے رہنے والون کے لیئے خدا نے
وہان جمع کیا ہے۔ اوس پہاڑ مین ایک درہ ہے اور اوس پہاڑ کے رہنے والے اوس درہ کی گرمی اور بوے بد اور
نجاست اور اون عذابون سے پناہ مانگتے ہین جنکو اوس درہ کے رہنے والون کے لیئے خدا نے وہان جمع کیا
ہے اوس درہ مین ایک کنوان ہے اور اوس درہ کے رہنے والے اوس کنوئین کی گرمی اور بدبو اور نجاست
اور اون عذابون سے پناہ مانگتے ہین جنکو خدا نے اوس کنوئین مین رہنے والون کے لیئے وہان جمع کیا ہے۔ اوس
کنوئین مین ایک سانپ ہے اور اوس کنوئین مین رہنے والے اوس سانپ کی خباثت اور بوے بد اور اون
عذابون سے پناہ مانگتے ہین جنکو وہان کے رہنے والون کے لیئے اوس سانپ کے دانتون مین جمع کیا ہے۔ اوس

سانپ کے شکل میں سات صندوق میں جنمیں اُمتہائے سابق سے پانچ شخص اور اس اُمّت کے دو شخص ہیں اُمتہائے
سابق کے پانچ شخص یہ ہیں۔ قابیل جسنے ہابیل کو قتل کیا۔ نمرود جسنے ابراہیمؑ سے اونکے پروردگار کے بارہ
میں حجت کی اور کہا میں زندہ بھی کرتا ہوں اور ہلاک بھی کرتا ہوں۔ فرعون جسنے کہا میں تمہارا پروردگار
بزرگ ہوں۔ یہودا جسنے یہودیوں کو گمراہ کیا۔ پولس جسنے نصاریٰ کو گمراہ کیا۔ اور دو شخص جو اس اُمّت کے ہیں
وہ ابوبکر و عمر ہیں۔ اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جب ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا اوسوقت ہمارے
حق کی قسم دیکر خدا سے دعا کی اور خدا نے آگ کو اونکے لئے بَرد و سلامت کردیا۔ اور بسند ہائے معتبر امام محمد باقرؑ
اور امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو جسوقت آگ کیطرف پھینکا آنحضرتؑ نے یہ دعا کی
یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ حق تعالےٰ
نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیمؑ کے لئے سرد و سلامت ہوجا۔ تمام زمین پر تین دن تک کوئی شخص آگ سے منتفع
نہیں ہوا اور پانی گرم نہوتا تھا۔ نمرود کے لئے ایک عمارت بہت بلند تیار کی تھی حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں
پھینکنے کے تین روز بعد نمرود اوس عمارت پر آیا وہاں سے وہ آگ نظر آتی تھی اوسوقت دیکھا کہ ابراہیمؑ ایک
باغ سبز و شاداب میں بیٹھے ہیں اور ایک مرد پیر اونسے باتیں کررہا ہے۔ نمرود نے آزر سے کہا تیرا فرزند اپنے
پروردگار کے نزدیک کسقدر گرامی ہے۔ بعد اسکے نمرود نے ابراہیمؑ سے کہا کہ میرے ملک سے نکل جاؤ اور میرے
ساتھ ایک ملک میں نہ رہو۔ اور بسند موثق حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت یوسفؑ نمرود پاس آئے
اوسنے پوچھا اے ابراہیم تمہارا حال کیا ہے۔ یوسفؑ نے فرمایا میں ابراہیم نہیں ہوں بلکہ میں یوسف بن یعقوبؑ
بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ ہوں۔ یہ نمرود وہی نمرود تھا جسنے ابراہیمؑ سے اونکے پروردگار کے بارہ میں حجت کی تھی
نمرود چار سو برس تک جوان رہا۔ اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ جب ابراہیمؑ کو آگ
میں پھینکا اوسوقت جبرئیلؑ بہشت سے ایک پیراہن اونکے لئے لائے اور وہ پیراہن اونھیں پہنایا اسلئے
اونکے گرد سے آگ دُور ہوگئی اور وہاں نرگس کے درخت اوگے۔ یہ پیراہن وہی پیراہن تھا جسکو یوسفؑ نے
مصر میں کھولا اور یعقوبؑ نے شہر اردن میں اوسکی بو سونگھی اور کہا میں یوسف کی بو سونگھتا ہوں مولف
فرماتے ہیں ان حدیثوں میں باہم کوئی منافات نہیں اور ممکن ہے کہ یہ سب امور واقع ہوئے ہوں یعنے دعائیں
بھی پڑھی ہوں۔ اور حضرت رسول خداؐ و ائمہ اطہار علیہم السلام کو بھی اپنا شفیع قرار دیا ہو اور خدا نے وہ پیراہن
اور انگوٹھی بھی اونکے لئے بھیجی ہو اور آگ کو سرد و سلامت ہوجانے کا بھی حکم دیا ہو۔ اور بسند معتبر حضرت
صادقؑ سے منقول ہے کہ ابراہیمؑ نے جسدن بتوں کو توڑا وہ نوروز کا دن تھا۔ اور تفسیر امام حسن عسکریؑ میں لکھا
ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا ہماری اور ہماری آل اطہارؑ کی برکت سے خدا نے نوحؑ کو شدت و سختی اور غم عظیم کو

نجات دی اور اونھین کی برکت سے خدا نے حضرت ابراہیمؑ کے لیے آگ سرد و سلامت کر دی اور اونکو اوس آگ
مین ایسی کرسی اور فرش نرم پر بٹھایا جسکا مثل و مانند اوس بادشاہ طاغی نے کبھی نہ دیکھا تھا اور کسی
بادشاہ روے زمین کو ایسی چیزین میسر نہین ہوئین تھین۔ پھر اوس آگ مین درختان سبز و شاداب
و خوبصورت اور سبزہ و گل و شگوفہ اوگائے جو چارون فصلون مین کسیکو میسر نہون۔ اور حدیث معتبر
مین حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ نمرود مردود نے جب آسمان کا ملک دیکھنا چاہا چار کرگس بچے لیکر اونکی
پرورش کی۔ پھر ایک صندوق بنا کر ایک شخص کو اوس صندوق مین بٹھایا اور اون چارون کرگس کے پاؤن صندوق
سے باندھ دیے اور صندوق کے درمیان ایک عمود نصب کر کے اوسپر گوشت لٹکا دیا۔ وہ چارون کرگس جو بہت گرسنہ تھے
گوشت دیکھکر اوس گوشت کیطرف اوڑے اور صندوق کو اوس شخص کے ساتھ جو اوسمین بیٹھا تھا جانب آسمان
لیگئے۔ وہ صندوق اسقدر بلند ہوا کہ جب وہ شخص زمین کیطرف نظر کرتا تھا پہاڑ ایک چیونٹی کے مانند نظر
آتے تھے مگر آسمان اپنے حال پر تھا۔ یعنے جیسا کہ زمین سے نظر آتا تھا اوسیطرح وہان سے بھی نظر آتا تھا۔ اور
تھوڑی دیر جب گذری پھر زمین کیطرف نظر کی اوسوقت پانی کے سوا اور کچھ نظر نہ آیا مگر آسمان اپنے حال
پر تھا پھر تھوڑی دیر کے بعد جب زمین کیطرف دیکھا کوئی چیز نظر نہ آئی اور آسمان اپنے حال پر تھا۔ بعد اسکے
تاریکی مین پہونچا نہ اوپر کی کوئی چیز نظر آسکتی تھی نہ نیچے کی۔ اوسوقت بہت ڈرا اور گوشت صندوق کے
نیچے لٹکا دیا وہ کرگس نیچے اوترنے لگے یہانتک کہ زمین پر آئے۔ مولف فرماتے ہین۔ مورخون کے
درمیان یہ مشہور ہے کہ نمرود خود اوس صندوق مین ایک مصاحب خاص کے ہمراہ بیٹھا تھا اور کرگس اوسکو
آسمان کیطرف لیگئے تھے۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی ولادت کوثاریا
مین واقع ہوئی جو مضافات کوفہ سے ہے اور اونکا باپ وہین کا رہنے والا تھا اور ابراہیمؑ کی مان اور لوطؑ کی
مان یعنے سارہ و ورقہ دونو بہنین اور دختران لاحج تھین۔ لاحج پیغمبر تھے اور لوگون کو خدا کے عذاب
سے ڈراتے تھے مگر مرسل نہ تھے۔ حضرت ابراہیمؑ طفولیت مین اوسی فطرت پر تھے خدا نے جس فطرت پر
سبکو خلق کیا ہے پھر خدا نے اونکو دین حق کی ہدایت کی اور برگزیدہ کیا۔ ابراہیمؑ نے اپنی خالہ کی بیٹی یعنے
سارہ سے نکاح کیا تھا۔ سارہ کے پاس زمینات وسیع اور گلہ بہت تھا اور وہ مرفہ حال تھین۔ سارہ نے
اپنا تمام مال حضرت ابراہیمؑ کو بخشدیا اور آنحضرتؑ نے اپنی سعی و کوشش سے اون اموال کی اصلاح کی
پس گلہ اور اونکی زراعت بہت زیادہ ہوئی۔ تا اینکہ کوثاریا مین اونسے زیادہ کوئی شخص مرفہ حال
نہ تھا۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے نمرود کے بتون کو توڑا نمرود نے طوق و زنجیر پہنا کر اونکو قید کیا پھر ایک احاطہ
بنا کر اوسمین لکڑیان بھرین اور اوسمین آگ لگا دی جب وہ آگ روشن ہوئی ابراہیمؑ کو اوس آگ مین پھینکا

کر جل جائین اور تمام لوگ اوس آگ سے دور تھے جب آگ کے شعلے تھم گئے اوس احاطہ مین نظر کی کہ حضرت ابراہیم کا حال دریافت کرین اوسوقت اون لوگون نے دیکھا کہ ابراہیم طوق و زنجیر سے رہا ہو کر نہایت سلامتی کے ساتھ اوس آگ مین بیٹھے ہین۔ جب نمرود کو اس حال کی خبر ہوئی حکم دیا کہ اوسکے ملک سے اونکو خارج کردین اور مال و گلہ ہمراہ نہ لیجانے دین۔ ابراہیم نے اون لوگون سے دلیل و حجت پیش کی اور کہا اگر میرا مال و گلہ چھینے لیتے ہو میری وہ عمر مجھکو پھیر دو جو اس مال کے تحصیل مین صرف ہوئی ہی آخر یہ معاملہ قاضی کے پاس گیا اور قاضی نے ابراہیم کو حکم دیا کہ جتنا مال و اسباب انکے ملک مین حاصل کیا ہے وہ سب انکو پھیر دو۔ اور اصحاب نمرود کو حکم دیا کہ ابراہیم نے اس مال کے حاصل کرنے مین جو عمر صرف کی ہی وہ عمر تم ابراہیم کو پھیر دو۔ جب نمرود کو اس مقدمہ کی آگاہی ہوئی حکم دیا کہ ابراہیم کو شہر سے خارج کردو اور انکا مال بھی اونھین دیدو اسلیئے کہ اگر یہ تمھارے ملک مین رہیگا تمھارے دین کو فاسد کریگا اور تمھارے معبودون کو ضرر پہونچائیگا۔ پھر حضرت ابراہیم و لوط کو اپنے ملک سے شام کی جانب بھیجدیا۔ جب حضرت ابراہیم لوط و سارہ کے ہمراہ وہان سے نکلے اوسوقت فرمایا۔ اِنِّي ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّي سَيَهْدِيْنِ یعنی مین اپنے پروردگار کیطرف یعنی بیت المقدس کیطرف جاتا ہون۔ وہ بہت جلد میری ہدایت کریگا۔ پھر ابراہیم نے اپنا گلہ اور تمام مال و متاع ہمراہ لیا اور حضرت سارہ کو ایک صندوق مین رکھا اور اوس صندوق پر قفل لگایا کیونکہ حضرت سارہ کو پردہ مین رکھنے کا حضرت ابراہیم کو بڑا خیال تھا کیونکہ باغیرت تھے پس جب روانہ ہوئے جب نمرود کے ملک سے نکلے اور کسی قبطی کے ملک مین جسکا نام غرارہ تھا داخل ہوئے ایک عشار کیطرف انکا گذر ہوا عشار اوس شخص کو کہتے ہین جو دسوان حصہ مال کا محصول مین لیتا ہی اوس عشار نے حضرت ابراہیم کے تمام مال و متاع سے دسوان حصہ لیا جب اوس صندوق کی نوبت آئی عشار نے کہا اسکو کھولو اور جو چیز اسمین ہے اوسکا بھی دسوان حصہ دو۔ ابراہیم نے کہا یہ صندوق نہ کھول اور اسکے دسوین حصہ کے عوض جسقدر سونا چاندی تجھکو منظور ہو مجھسے لیلے۔ اوسنے کہا ممکن نہین کہ یہ صندوق نہ کھولا جائے۔ پھر مجبور وہ صندوق کھولا جب حضرت سارہ او رانکے حسن و جمال کو دیکھا ابراہیم سے پوچھا یہ عورت کون ہی۔ فرمایا میری حُرمت اور میری خالہ کی بیٹی ہی۔ پوچھا اسکو صندوق مین کیون چھپایا۔ کہا اس غیرت سے کہ اسکو کوئی نہ دیکھے۔ اوسنے کہا مین تمکو یہانسے جانے نہ دونگا جبتک کہ تمھارا اور اس عورت کے حال کی اپنے بادشاہ کو خبر نہ کرون۔ بعد اسکے ایک قاصد بادشاہ کے پاس روانہ کیا اور اس حال کی اوسکو اطلاع دی۔ بادشاہ نے وہ صندوق طلب کیا اور ایک گروہ کو صندوق لانے کے لیئے بھیجا۔ ابراہیم نے اونسے کہا جبتک کہ جان میرے بدن مین ہے مین اس صندوق سے جدا نہونگا۔ جب یہ خبر بادشاہ سے بیان کی اوسنے حکم دیا کہ ابراہیم کو بھی صندوق کے ساتھ لاؤ اوسوقت حضرت ابراہیم اور وہ صندوق اور تمام مال و متاع کو بادشاہ کے پاس لیگئے۔ بادشاہ نے ابراہیم کو صندوق

اوسکو دینے کا حکم دیا۔ ابراہیم نے کہا اے بادشاہ اسمین میری محرمت اور میری خالہ کی دختر ہے مین اپنا تمام مال تجھکو
دیتا ہون تو یہ صندوق نہ کھول۔ بادشاہ نے بجبر وہ صندوق کھلوایا۔ جب سارہ کا حسن و جمال مشاہدہ کیا
ضبط نہو سکا اور اپنا ہاتھ سارہ کیطرف بڑھایا۔ ابراہیم نے اوسکی طرف سے منھ پھیر لیا اور کہا خداوندا اسکا
ہاتھ میری محرمت اور میری خالہ کی دختر سے کوتاہ کر۔ فوراً اوسکا ہاتھ خشک ہوگیا نہ سارہ کیطرف بڑھا سکتا تھا
نہ اپنی طرف پھیر سکتا تھا۔ بادشاہ نے ابراہیم سے پوچھا کیا تمھاری خدا نے میرا ہاتھ ایسا کر دیا۔ فرمایا ہان۔ میرا خدا
بہت غیرت ہے اور حرام کو دشمن رکھتا ہے تو نے حرام کا ارادہ کیا تھا اسلیے تیرے اور تیرے ارادے کے درمیان
مانع ہوا۔ بادشاہ نے کہا اپنے خدا سے دعا کرو تاکہ پھر میرا ہاتھ حالت اول پر ہو جائے اور اب مین تمھاری محرمت
کا متعرض نہونگا۔ ابراہیم نے کہا خداوندا اسکا ہاتھ حالت اول پر پھیر دے تاکہ میری محرمت کا متعرض نہو۔ اسکا
ہاتھ بحالت اول ہوگیا مگر پھر اوسکی نظر جب سارہ پر پڑی بیتاب ہوگیا اور اوسکی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ابراہیم نے غیرت
کے سبب اوسکی طرف سے منھ پھیر لیا اور دعا کی۔ بادشاہ کا ہاتھ پھر خشک ہوگیا اور سارہ تک نہ پہونچا۔ بادشاہ
نے کہا تمھارا خدا بہت صاحب غیرت ہے اور تم بھی غیرتدار ہو اب اپنے خدا سے سوال کرو کہ میرا ہاتھ بحالت اول
کر دے اگر تمھاری دعا قبول ہوگی پھر ایسا کام نکرونگا۔ ابراہیم نے فرمایا اس شرط سے دعا کرتا ہون کہ اگر پھر ایسا
کام تجھسے وقوع مین آئے مجھسے دعا کی خواہش نہ کرنا۔ بادشاہ نے قبول کیا اوسوقت ابراہیم نے کہا خداوندا اگر یہ
راست کہتا ہے اسکا ہاتھ حالت اول پر پھیر دے۔ پھر بادشاہ کا ہاتھ بحالت اول ہوگیا۔ جب بادشاہ نے یہ دیکھا
حضرت ابراہیم کا رعب اوسکے دل مین جاگزین ہوا اور آنحضرتؑ کی بہت تعظیم و تکریم کی اور کہا کہ آپ بیخوف رہیے
مین آپکی حرمت کا متعرض نہونگا۔ آپ اپنا مال و متاع جہان چاہین لیجائین مگر مین آپ سے ایک حاجت رکھتا ہون
ابراہیم نے پوچھا وہ حاجت کیا ہے۔ کہا اگر آپ اجازت دین ایک کنیز خوبصورت و خوشخو اور دانشمند جو میرے
پاس ہے مین سارہ کو دون کہ اونکی خدمت کرے۔ حضرت ابراہیم نے اجازت دی اور اوسنے حضرت ہاجرہ مادر
حضرت اسمعیل کو سارہ کی خدمت کے لیے دیا۔ جب ابراہیم اپنے اہل و اموال کو لیکر وہان سے روانہ ہوئے
بادشاہ اونکو پہونچانے چلا اور اونکی ہیبت و تعظیم کے سبب اونکے پیچھے پیچھے چلتا تھا اوسوقت خدا نے حضرت
ابراہیم پر وحی نازل فرمائی کہ ٹھہر جاؤ اور اوس بادشاہ جبار کے آگے نہ چلو جسپر تمکو تسلط حاصل ہوا ہے بلکہ اوسکو
آگے رکھو اور خود اوسکے پیچھے چلو اور اوسکی تعظیم و توقیر کرو اسلیے کہ اوسکو تسلط کامل حاصل ہے اور زمین
پر بادشاہون کا مقرر ہونا ضرور ہے خواہ وہ نیکوکار ہون خواہ بدکردار۔ ابراہیم ٹھہر گئے اور بادشاہ سے
کہا تو آگے چل اسلیے کہ خدا نے مجھپر وحی نازل کی ہے کہ تیری تعظیم کرون اور تیرے اجلال و تعظیم کے سبب
تجھکو مقدم رکھون اور تیرے پیچھے چلون۔ بادشاہ نے پوچھا تمھارے خدا نے اسیطرح وحی بھیجی ہے۔ فرمایا ہان

بادشاہ نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تمھارا خدا صاحب رفق و مدارا اور بہت بُردبار و صاحب کرم ہے اور
اس کلام سے تمنے مجھکو اپنے دین کیطرف راغب کیا۔ پھر بادشاہ نے ابراہیمؑ کو وداع کیا اور ابراہیمؑ وہان سے
روانہ ہوئے تا ایکہ شامات اعلیٰ مین پہونچے اور وہین مقیم ہوئے پھر حضرت لوطؑ کو شامات ادنیٰ کیطرف روانہ
کیا۔ جب ایک مدت دراز گذری اور حضرت ابراہیمؑ کو سارہ سے کوئی فرزند پیدا نہوا اوسوقت سارہؑ نے فرمایا
اگر تمکو منظور ہو ہاجرہ کو میرے ہاتھ فروخت کرو شاید خدا اوس سے کوئی فرزند مجھکو عطا کرے جو ہمارے بعد
ہمارا خلف و جانشین ہو۔ سارہ نے منظور کیا اور ابراہیمؑ نے ہاجرہ کو خرید کرکے اوس سے مقاربت کی اور
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اوس سے پیدا ہوئے اور بسند معتبر منقول ہے کہ کسی شامی نے حضرت امیر المومنینؑ
سے اس آیت کی تفسیر پوچھی یَوۡمَ یَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِیۡهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیۡهِ فرمایا جو کہ قیامت مین اپنے باپ
سے بھاگے گا وہ حضرت ابراہیمؑ ہین۔ مؤلف فرماتے ہین۔ اس فصل مین چند شکوک ہین جنسے آگاہ
کرنا ضرور ہے۔ اونکی تفصیل کتاب بحار الانوار مین ذکر ہوئی ہے اور مجملاً یہان بیان ہوتی ہے پہلا شک
یہ ہے کہ ظاہر آیات و احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آزر حضرت ابراہیمؑ کا باپ تھا اور علماے عامہ مین بھی
مشہور ہے مگر علماے شیعہ کا یہ قول ہے بلکہ اسپر اجماع کیا ہے کہ آزر حضرت ابراہیمؑ کا باپ نہ تھا بلکہ اونکے باپ
کا نام تارخ تھا اور تارخ مسلمان تھے اور بعض اکابر علما نے دعوی کیا ہے کہ علماے امامیہ کا اس قول
پر اجماع ہے۔ اور بہت سی حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ حضرت رسولؐ کے آباے کرام حضرت آدمؑ تک سب
مسلمان بلکہ از جملۂ انبیا و اوصیا تھے اور حضرت ابراہیمؑ حضرت رسولؐ کے اجداد مین اسلئے ضرور ہے کہ اونکے
باپ بھی مسلمان ہون۔ اور نسّابین یعنی ارباب نسب کا بھی اسی پر اتفاق ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے باپ کا نام
تارخ تھا۔ آیات قرآنی اور اکثر حدیثون سے جو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آزر اونکا باپ تھا یہ بر سبیل مجاز ہے اور وہ
حضرت ابراہیمؑ کا چچا تھا۔ عرب مین متعارف ہے کہ چچا کو بھی باپ کہتے ہین۔ یا وہ ابراہیمؑ کا جد مادری تھا اور
جد کو بھی باپ کہنا محاورۂ عرب مین شایع ہے۔ یا یہ کہ آزر حضرت ابراہیمؑ کا چچا تھا مگر بعد فوت ہونے تارخ کے
اونکی مان سے نکاح کیا ہو اور حضرت ابراہیمؑ کی پرورش و تربیت آزر نے کی ہو اور اسی لئے اوسکو باپ کہتے
ہون۔ اور بعض حدیثین جو تاویل کے قابل نہین ہین وہ تقیہ پر محمول ہین۔ دوسرا شک یہ ہے
کہ حق تعالے نے حضرت ابراہیمؑ کے قصے مین فرمایا ہے فَنَظَرَ نَظۡرَةً فِی النُّجُوۡمِ فَقَالَ اِنِّیۡ سَقِیۡمٌ جب اونکی
قوم نے عیدگاہ [illegible] جانے کا ارادہ کیا ابراہیمؑ نے گردش نجوم مین نظر کی اور کہا بدرستیکہ مین بیمار ہون اور اس
حیلہ سے اونکے ساتھ نہ گئے اور بتون کو توڑا۔ آیا حضرت ابراہیمؑ کا یہ کلام راست تھا یا دروغ۔ بعضون نے
کہا ہے کہ حضرت کو تپ نوبہ لاحق تھی اوسوقت ستارون کو دیکھکر فرمایا آج روز نوبہ اور وقت تپ آنیکا ہے

اسلئے مین تمھارے ہمراہ نہین جا سکتا - بعضون کا قول ہے چونکہ وہ لوگ منجم تھے ابراہیم نے بھی اونھین کے طریقہ
کے موافق ستارون کی طرف نظر کی اور فرمایا مجھکو اپنے ستارے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیمار ہونگا خواہ
واقعاً ایسا کہا ہو خواہ مصلحتاً - اور اگر کوئی عذر یا کلام خلاف واقع ہو مگر کسی مصلحت کے سبب بطریق توریہ
کہا جائے اور اوس سے امر صحیح کا قصد کرین وہ دروغ مین داخل نہین بلکہ اکثر اوقات اپنے مال و نفس کی
حفاظت یا حاجت روا ہونے یا اور کسی مصلحت کے سبب واجب و لازم ہوتا ہے - اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت
ابراہیم نے ستارون کو دیکھا کہ صانع حقیقی کے وجود اور وحدت و صفات پر دلالت کرتے ہین اور اپنی قوم کو
دیکھا کہ وہ ستارون کی اور بتون کی پرستش مین معروف ہین اسلئے فرمایا کہ میرا دل بیمار ہے اور مین
اپنی قوم کی ضلالت کے سبب محزون و غمگین ہون - اور بہت سی معتبر حدیثون سے ظاہر ہوتا ہے
کہ حضرت ابراہیم نے یہ کلام مصلحتاً فرمایا تھا اور بسبب کسی وجہ کے ان وجوہ سے جو مذکور ہو چکین یا بعد
اسکے مذکور ہونگی توریہ فرمایا جسکا مطلب اصلی وہ لوگ سمجھ نسکے حالانکہ حضرت کی غرض واقعی صحیح
و درست تھی - چنانچہ حدیث معتبر مین منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے
کیونکر کہا کہ مین بیمار ہون - فرمایا حضرت ابراہیم بیمار نہ تھے مگر دروغ بھی نہین کہا اسلئے کہ اونکی غرض
یہ تھی کہ مین اپنے دین مین بیمار ہون اور دین حق کو تلاش کر رہا ہون - یا دین باطل کے برہم کرنے کا پہلو
اور طریقہ ڈھونڈھ رہا ہون - اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ یعنے مین بیمار ہونگا اور جسکے لئے
موت ہے گویا وہ بیمار ہے - اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے ستارون کو
دیکھا اوسوقت اوس علم کے سبب جو خدا نے اونکو عطا فرمایا تھا واقعہ کربلا اور شہادت حضرت
امام حسینؑ سے مطلع ہوئے اور فرمایا مین بیمار ہون یعنے میرا دل اس واقعہ کے سبب غمگین و بیمار ہے -
تیسرا اشکال یہ ہے کہ جب ثابت ہو چکا کہ انبیاؑ اول سے آخر عمر تک معصوم ہین پھر کیا سبب تھا کہ زہرہ یا
مشتری اور ماہ و آفتاب کو لوگ جنکی پرستش کرتے تھے دیکھکر کہا ھٰذا ربی یعنے میرا یہ پروردگار ہے حالانکہ
ایسا کلام بحسب ظاہر کفر ہے - اسکا جواب کئی وجہ سے ہو سکتا ہے - پہلی وجہ یہ ہے کہ کلام غور و فکر کرنے کے
وقت اپنے نفس سے کہا تھا جیسا کہ کوئی شخص کسی مسئلہ مین فکر کرے اور اوسکے کسی شق کو پیش نظر رکھکر تصور
کرے کہ اگر یہ ایسا ہو جائز و درست ہو سکتا ہے یا نہین اور پھر اوسمین فکر کرے کہ اوسکی صحت یا بطلان ظاہر
ہو اور یہ روایت بھی اسی وجہ کی موید ہے جو حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؑ سے پوچھا کہ حضرت ابراہیمؑ
نے جو وقت خدا کے سوا دوسرے کو ھٰذا ربی کہا کیا مشرک ہوگئے - فرمایا اس زمانہ مین اگر کوئی ایسا
کلام کہے ضرور مشرک ہو جائیگا مگر حضرت ابراہیمؑ سے شرک واقع نہین ہوا اسلئے کہ وہ اپنے پروردگار کے

طالب تجسس مین تھے۔ دوسری وجہ یہ ہو کہ یہ کلام ایسا ہی جس سے ظاہر التصدیق پائی جاتی ہو اور اس فرض و تقدیر کو مصلحتاً فرمایا تھا یعنے اگر حجت قائم کرنے سے پہلے انکار کرتے اونکی قوم اونسے نفرت اور اونکی حجت قبول کرنے سے انکار کرتی اسلئے پہلے اونسے موافقت کی اور پھر اپنا مقصد اصلی ظاہر فرمایا۔ اور اس کلام سے یہ غرض تھی کہ اگر ہم فرض کرین کہ یہ ہمارا پروردگار ہی آیا ہوسکتا ہی اور بعد اسکے استدلال کیا کہ نہین ہوسکتا اور اسطرح اونپر حجت تمام کی اور یہ روایت بھی اسیوجہ کی موید ہی جو حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ یہ کلام حضرت ابراہیمؑ کے لیئے کوئی ضرر نہین رکھتا تھا اسلیئے کہ اونکا ارادہ اوسکے خلاف تھا جو اونھون نے کہا تھا۔ تیسری وجہ یہ ہو کہ یہ کلام بطریق استفہام تھا اور یہ سوال یا حقیقۃً تھا یا بسبیل انکار یعنے آیا تم کہتے ہو کہ یہ میرا پروردگار ہے جیسا کہ بسند معتبر منقول ہی۔ کہ مامون نے حضرت امام رضاؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ فرمایا حضرت ابراہیمؑ کا تین گروہ کی طرف گذر ہوا۔ ایک گروہ زہرہ کی پرستش اور دوسرا گروہ ماہتاب کی پرستش اور تیسرا گروہ آفتاب کی پرستش کرتا تھا۔ اور یہ حال اوسوقت کا ہی جبکہ حضرت ابراہیمؑ اوس غار سے باہر نکلے تھے جہان ولادت کے بعد اونکو پوشیدہ رکھا تھا جب شام ہوئی پہلے زہرہ کو دیکھا اور کہا یہ میرا پروردگار ہے مگر بسبیل انکار و استخبار نہ بروجہ تصدیق و اقرار۔ پھر جسوقت وہ ستارہ غروب و پنہان ہوگیا کہا مین غروب ہونے والون کو دوست نہین رکھتا اسلئے کہ غروب ہونا اور پنہان ہوجانا حادث کی صفات سے ہے اور قدیم واجب الوجود بالذات کی صفات سے نہین۔ پھر جب ماہتاب طالع ہوا بسبیل انکار و استخبار کہا یہ میرا پروردگار ہے مگر جب وہ بھی غروب ہوا کہا اگر میرا پروردگار مجھکو ہدایت نکرے ہر آئینہ مین گمراہون سے ہونگا۔ فرمایا یعنی اگر خدانے میری ہدایت نکی ہوتی مین گمراہون سے ہوتا۔ بعد اسکے جب صبح ہوئی اور آفتاب طالع ہوا کہا یہ میرا پروردگار ہے اور یہ زہرہ و ماہتاب سے بزرگتر اور نیکوتر ہے اور یہ کلام خبر دینے اور اقرار کرنے کی غرض سے نہ تھا بلکہ بسبیل انکار و استخبار تھا جب آفتاب بھی غروب ہوا اوسوقت تینون گروہ سے جو زہرہ و ماہ و آفتاب کی عبادت کرتے تھے فرمایا اے قوم بدرستیکہ مین اونسے بیزار ہون جنکو تمنے خدا کا شریک قرار دیا ہو بدرستیکہ مین نے اپنا منھ اور دل وجان اوس خدا کیطرف پھیرا ہے جو آسمانون اور زمین کو عدم سے وجود مین لایا ہی۔ تمام دینہای باطل سے کنارہ کرنے والا اور خدا کے لیئے خالص کیا گیا ہون اور مین مشرکون سے نہین ہون جو حضرت ابراہیمؑ نے پہلے خدا سے نسبت دی جو کہا تھا اوس سے یہ غرض تھی کہ اونکے دین کا باطل ہونا اونپر ظاہر کریں اور ثابت کردین کہ جو چیز بصفت زہرہ و ماہ و آفتاب ہو پرستش کے سزاوار نہین بلکہ اوسکی عبادت کرنا سزاوار ہے جسنے ان تمام چیزون اور آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے۔ اور حضرت ابراہیمؑ نے یہ حجت جو اپنی قوم پر تمام کی از جملہ

الہامات الہی تھے جو اونکو عطا ہوئے تھے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے اس قصہ کے ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے۔ یہ ہماری حجت
ہے جو ہمنے ابراہیم کو اپنی قوم سے بیان کرنے کے لیے عطا کی ہے۔ مامون نے کہا یا ابن رسول اللہ خدا آپ کو جزائے
خیر دے جسطرح کہ آپ نے میرا عقدۂ دل کھولدیا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے کہ حضرت ابراہیم
نمرود بن کنعان کے زمانے مین پیدا ہوئے۔ چار شخص تمام روے زمین کے مالک ہوئے جنمین دو مومن
تھے اور دو کافر۔ سلیمان۔ ذو القرنین۔ نمرود۔ بخت النصر۔ نمرود کو خبر پہونچی تھی کہ اس سال ایک فرزند
پیدا ہوگا جو تجھکو اور تیرے دین اور تیرے بتون کو ہلاک کریگا اسلیئے نمرود نے ہر ایک عورت پر ایک ایک
دائی مقرر کی اور حکم دیا تھا کہ اس سال جتنے فرزند پیدا ہون اون سبکو قتل کرین۔ حضرت ابراہیم کی مان
اس سال ابراہیم سے حاملہ ہوئین اور خدا نے اونکا حمل اونکے شکم مین قرار نہین دیا بلکہ پشت مین قرار دیا
تھا۔ جب ابراہیم پیدا ہوئے اونکی مان نے ایک گڑھے مین زیر زمین اونکو چھپا کر اوسکا دروازہ بند کر دیا
اور حضرت ابراہیم وہین اسطرح بڑھتے اور نشو و نما کرتے تھے کہ دوسرے اطفال سے شبیہ نہ تھے اور
اونکی مان بھی کبھی کبھی اونکی خبر لیتی تھین۔ بعد اسکے حضرت ابراہیم جب گڑھے سے باہر آئے پہلے ستارۂ
زہرہ کو دیکھا اور کبھی کوئی ستارہ اوس سے بہتر نہ دیکھا تھا کہا یہ میرا پروردگار ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد
ماہتاب طالع ہوا اوسکو دیکھکر کہا یہ اوس سے بزرگتر ہے اور یہی میرا پروردگار ہے۔ جب وہ غروب ہوگیا
کہا مین پنہان ہونے والے کو دوست نہین رکھتا۔ جب صبح ہوئی اور آفتاب طالع ہوا کہا یہ میرا پروردگار
ہے اور اونسے بزرگتر ہے جنکو پہلے مین نے دیکھا تھا مگر چھپ جاتا ہے جب یہ بھی غروب ہوگیا اوسوقت سبکی
طرف سے پروردگار عالم کیطرف منہ پھیرا۔ مؤلف فرماتے ہین۔ اس حدیث مین بھی تمام وجوہ سابق
کا احتمال ہوسکتا ہے۔ انکے سوا اور وجوہ بھی ہین جنکو بحار الانوار مین بیان کیا ہے۔ اور جاننا چاہیئے
کہ حضرت ابراہیم نے ستارون کے غروب ہونے سے اونکا سزاوار پرستش نہونا اس اعتبار سے ثابت کیا
کہ جب ستارے طلوع ہوتے ہین اونسے نور ساطع ہوتا ہے مگر جسقدر غروب ہونے کا وقت نزدیک
آتا ہے اوسیقدر وہ نور کم ہوتا جاتا ہے اور جب غروب ہوجاتے ہین اونکے نور اور روشنی کا اثر اونسے
بالکل زائل ہوجاتا ہے اسی سبب وہ لوگ بہنگام طلوع اونکی پرستش کرتے تھے۔ پس حضرت ابراہیم نے
اس دلیل سے اونکے مذہب کا باطل ہونا ثابت فرمایا کہ جو چیز ایسی ہو کہ اوس سے کبھی نفع حاصل ہوسکے اور
کبھی حاصل نہوسکے اور وہ خود کبھی ظاہر رہے اور کبھی پوشیدہ ہوجائے ہر آئینہ قابل پرستش کے نہین بلکہ
اوسکی پرستش لازم و واجب ہے جسکے وجود و کمالات کا فیض ہمیشہ جاری ہے اور اوسکا افاضۂ خیرات کسی
شرط سے مشروط نہین اور اوسکا ظہور و ہویدائی کبھی کم اور کبھی زیادہ نہین۔ یا اس اعتبار سے کہ جو چیز

حوادث سے جدا ہونے والی ہو وہ بھی حادث ہے۔ یا اس اعتبار سے کہ وہ لوگ منجم تھے اور طلوع ستارہ کے وقت اوسکی تاثیر قوی اور جب مائل بہ انحطاط و غروب ہوا اوسکی تاثیر ضعیف جانتے تھے۔ یا اس اعتبار سے کہ جس چیز میں عجز و نقصان ہو وہ صانع و خالق اشیا نہیں ہو سکتی اور تمام عقول اس امر پر شہادت دیتے ہیں۔ اس بارہ میں وجوہ کثیرہ بیان ہوئے ہیں جنکی گنجائش اس کتاب میں نہیں چوتھا شبہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے یہ کیونکر کہا کہ سب بتون کو بڑے بت نے توڑا حالانکہ خود حضرت ابراہیمؑ نے اونکو توڑا تھا اور یہ کلام دروغ ہے باوجودیکہ دروغ کہنا پیغمبرون کو روا نہیں۔ اس شبہہ کا جواب بھی کئی وجہ سے ہو سکتا ہے پہلی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کا کلام ایک شرط سے مشروط تھا جیسا کہ فرمایا بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ یعنے بلکہ انکے بزرگ نے کیا ہے پس انسے سوال کرو اگر وہ بات کر سکیں اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ باتین کر سکتے ہیں اور صاحب شعور اور قابل پرستش ہیں تو ممکن ہے کہ فعل بھی اونسے صادر ہوا ہو پس انسے پوچھو کہ یہ کام کسنے کیا ہے۔ اور اس کلام نے حد سے زیادہ اون لوگون کو رسوا کیا یعنے جو چیز کہ نہ بات کر سکے اور نہ کسی حرکت و فعل کی نسبت اوس سے دے سکیں اور نہ کوئی ضرر اپنے سے دفع کر سکے وہ کیونکر اسکی سزاوار ہے کہ اوسکو اپنا خدا جانیں اور نفع و ضرر کی اُمید اوس سے رکھیں۔ جیسا کہ بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے اسی آیت کی تفسیر پوچھی۔ فرمایا ابراہیمؑ نے اپنے کلام کے آخر میں کہا۔ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ یعنی اگر یہ باتین کر سکتے ہیں انکے بزرگ نے یہ کام کیا ہے۔ لیکن بتون نے باتین نہین کین اسلئے بت بزرگ سے وہ کام بھی صادر نہیں ہوا۔ اور حضرت ابراہیمؑ نے بھی دروغ نہیں کہا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ بڑے بت سے فعل کی نسبت بطریق مجاز ہے اسلئے کہ ابراہیمؑ نے اس وجہ سے بتون کو توڑا کہ تمام قوم اونکی تعظیم کرتی تھی اور جسقدر کہ بڑے بت کی تعظیم زیادہ کرتے تھے اوسیقدر اوسکا دخل بھی بتون کے توڑنے میں زیادہ تھا اور یہی سبب تھا جو فعل کی نسبت اوس سے دی گئی۔ اور عرب میں یہ امر شائع ہے کہ فعل کی نسبت غیر فاعل سے بھی باسباب متعددہ دیتے ہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ كَبِيرُهُمْ ابتدائے سخن ہو اور فَعَلَهُ کا فاعل مقدر ہو یعنی کیا ہے جسنے کہ کیا ہے اگر تم راست کہتے ہو کہ یہ تمھارے خدا ہیں پس یہ بڑا بت موجود ہے اس سے دریافت کرو کہ یہ فعل کسنے کیا۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ اوس کلام خلاف واقع کو دروغ کہتے ہیں جسمین کوئی مصلحت نہو اور اس کلام کو حضرت ابراہیمؑ نے از روے مصلحت کہا تھا کہ حجت و دلیل میں اونکو عاجز کرین۔ جیسا کہ حدیث معتبر میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ دروغ کا اطلاق اوس شخص پر نہیں ہو سکتا جو مقام اصلاح میں ہو بعد اسکے یہی آیت پڑھی اور فرمایا واللہ اوس بت نے یہ کام نہیں کیا تھا مگر حضرت ابراہیمؑ

نے کبھی دروغ نہین کہا۔ اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ خدا اوس دروغ کو دوست رکھتا ہے جو
بغرض اصلاح کہا جائے۔ اور حضرت ابراہیم نے بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ اس غرض سے کہا تھا کہ بتون کا
صاحب عقل و شعور ہونا سب پر ظاہر کرین۔

فصل تیسری حضرت ابراہیم کا بحکم خدا ملکوت آسمان و
زمین دیکھنا اور خدا سے مردہ زندہ کرنے کا سوال کرنا اور بعضی وحی و احکام کہ اونپر نازل ہوئے اور
جو علوم کہ آنحضرت سے ظاہر ہوئے اونکا بیان۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر مین مذکور ہے
کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم کو ملکوت مین بلند کیا جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہے۔ اسیطرح
ہمنے ابراہیم کو آسمانون اور زمین کا ملکوت دکھایا تاکہ وہ صاحبان یقین سے ہو۔ اور خدا نے انکی بینائی
اسقدر قوی کردی تھی کہ جب اونکو آسمان تک بلند کیا زمین کو اور اون تمام چیزون کو جو زمین پر ظاہر
یا پنہان ہین دیکھتے تھے۔ اوسوقت ایک مرد اور عورت کو دیکھا جو باہم زنا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم
نے اونپر نفرین کی اور اونکی ہلاکت کی دعا مانگی وہ دونون اوسیوقت ہلاک ہوگئے۔ پھر دو مرد عورت
کو اسی کام مین دیکھا اونپر بھی نفرین کی اور وہ بھی ہلاک ہوگئے۔ پھر اور دو مرد عورت کو اسی کام مین دیکھا
اور اونپر بھی نفرین کی وہ بھی ہلاک ہوئے۔ پھر اور دو مرد عورت اسی کام مین مشغول دیکھے اور چاہا کہ
اونپر بھی نفرین کرین اوسوقت حق تعالے نے وحی نازل فرمائی کہ اے ابراہیم میرے بندون اور کنیزون
کے حق مین اپنی دعاے بد موقوف کرو بدرستیکہ مین بخشنے والا اور مہربان و جبار و بردبار ہون مجھکو میرے
بندون کا گناہ ضرر نہین پہونچاتا جسطرح کہ اونکی طاعت مجھکو نفع نہین پہونچاتی اور اونکی سیاست میری سیرت
اسطرح نہین کرتا کہ بہت جلد خشم و غضب سے اونکا تدارک کرون جسطرح کہ تم کرتے ہو۔ اب میرے بندون
کے حق مین اپنی بد دعا موقوف کرو بدرستیکہ تم وہ ہو جو میرے بندون کو میرے عذاب سے ڈرانے
والے ہو مگر میری بادشاہی مین شریک اور میرے بندون کے حافظ و شاہد و نگہبان نہین ہو۔ اور مین
اپنے بندون کے ساتھ ان تین کامون سے ایک کام کرتا ہون۔ یا میرے بندے میری درگاہ مین توبہ کرتے
ہین اور مین اونکی توبہ قبول کرتا ہون اور اونکے گناہ بخش دیتا ہون اور اونکے عیب چھپاتا ہون۔ یا اپنے
عذاب کو اونسے باز رکھتا ہون اسلیئے کہ مین جانتا ہون کہ اونکے صلب سے وہ فرزند پیدا ہونگے جو ایمان
قبول کرینگے اور اسی سبب سے پدران کافر اور مادران کافرہ سے رفق و مدارا اور تامل کرتا ہون اور عذاب
کو اونسے دفع کرتا ہون تاکہ وہ مومنین اونکے صلب و رحم سے پیدا ہون۔ جب وہ مومنین اونکی صلب
و رحم سے پیدا اور جدا ہوتے ہین اوسوقت میرا عذاب اونکے لیئے واجب ہوتا ہے اور میری بلا اونپر
نازل ہوتی ہے۔ اور اگر نہ یہ وجہ ہو اور نہ وہ وجہ بدرستیکہ جو عذاب مین نے اونکے لیئے آخرت

مین چھپایا ہے اس سے عظیم تر ہے جو تم انکے لیے دنیا مین چاہتے ہو۔ اور میرا عذاب میرے بندون پر میرے
جلال و بزرگواری کے شایان ہوتا ہے اے ابراہیمؑ مجھکو میرے بندون کے ساتھ چھوڑ دو مین تمسے زیادہ
انپر مہربان ہون۔ اور مین جبار و بُردبار اور دانا و حکیم ہون اپنے علم کے مطابق انکی تدبیر اور اپنی قضا
و قدر کو انمین جاری کرتا ہون۔ اور بہت سی حدیثین بھی اس مضمون مین وارد ہوئی ہین۔ اور احادیث
صحیحہ و معتبر مین اس آیت کی تفسیر ائمہ اطہارؑ سے اسطرح مذکور ہوئی ہے۔ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ
مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ائمہ اطہارؑ نے فرمایا ہو کہ حضرت ابراہیمؑ
کی آنکھون کی بینائی اسقدر زیادہ ہو گئی تھی کہ آسمانون سے گذر گئے اور زمین کے جتنے مانع و حائل تھے
وہ سب اونکے لیے اوٹھا دیے اوسوقت زمین کو اور اون چیزون کو جو زمین پر ہین اور اون چیزون کو جو
بالاے ہوا ہین اور آسمانون کو اور اون چیزون کو جو آسمانون میں ہین اور اون فرشتون کو جو حاملان افلاک
ہین اور عرش و کرسی اور اون چیزون کو جو بالاے عرش و کرسی ہین حضرت ابراہیمؑ نے مشاہدہ کیا۔ اور حضرت
رسول خداؐ کی نسبت بھی ایسا ہی کیا تھا اور ہمارے ائمہؑ سے ہر ایک امام کی نسبت بھی ایسا ہی کرتے ہین
جیسا کہ ابراہیمؑ کے ساتھ کیا تھا۔ اور اس مضمون کی اکثر حدیثین ابواب فضائل و مناقب حضرت رسولؐ اور
ائمہ اطہار علیہم السلام مین مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالےٰ۔ اور بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہے
کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے آسمانون اور زمین کے ملکوت کو دیکھا اوسوقت ایک شخص نظر آیا جو زنا کرتا
تھا اوسپر نفرین کی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح تین شخصون کو اسی کام مین مشغول دیکھا اور انکی نفرین
کے سبب وہ سب ہلاک ہوے بعد اسکے حق تعالےٰ نے اوسپر وحی نازل فرمائی کہ اے ابراہیمؑ تمھاری دعا
مستجاب ہوئی مگر میرے بندون پر نفرین نکرو۔ اور اگر مین چاہتا انکو خلق نکرتا۔ مین نے اپنے بندے
تین قسم کے پیدا کیے ہین بعضے میری پرستش کرتے ہین اور کسی چیز کو میرا شریک قرار نہین دیتے اور مین
انکو ثواب عطا کرتا ہون۔ بعضے میرے سوا دوسرے کی پرستش کرتے ہین مگر میری قدرت کے احاطہ سے باہر نہین
نکل سکتے۔ بعضے میرے سوا دوسرے کی پرستش کرتے ہین مگر اونکے صلب سے اون لوگون کو پیدا کرونگا جو میری
پرستش کرینگے۔ پھر ابراہیمؑ نے دیکھا کہ ایک مُردار کسی دریا کے کنارے پڑا ہے آدھا پانی مین اور آدھا زمین
پر ہے جسقدر پانی مین ہے اوسکو دریا کے درندے آکر کھاتے ہین اور جاتے وقت اونمین سے بعض درندے
بعضونکو کھا جاتے ہین۔ اسیطرح وہ مردار جسقدر زمین پر ہے اوسکو صحرا کے درندے آکر کھاتے ہین اور
جاتے وقت اونمین سے بھی بعضے بعضون کو کھا جاتے ہین۔ یہ حال دیکھکر حضرت ابراہیمؑ متعجب ہوے اور
کہا خداوندا مجھکو دکھا کہ تو مُردون کو کیونکر زندہ کرتا ہے حالانکہ انمین چند گروہ ایسے ہین جو ایک دوسرے

کوٹ جاتے ہیں۔ پس ان حیوانات کے اجزا ایک دوسرے سے کیونکر جدا ہوتے ہیں۔ حق تعالیٰ نے وحی
نازل کی کیا تم اسکا ایمان نہیں رکھتے کہ میں مُردوں کو زندہ کرونگا۔ کہا ہاں ایمان رکھتا ہوں مگر چاہتا ہوں کہ میرا دل
مطمئن ہو یعنی میں چاہتا ہوں کہ یہ حال بھی اپنی آنکھوں سے دیکھوں جیسا کہ اور تمام چیزوں کو دیکھا۔ خدا نے حکم دیا کہ
چار پرندے جانور لیکر انکو ٹکڑے ٹکڑے کرو پھر انکے اجزا باہم مخلوط کردو جیسا کہ ان حیوانات کے بدن میں جو ایک دوسرے
کو کھا رہے ہیں اس طرح انکے اجزا مخلوط ہوگئے ہیں پھر اُس میں سے ایک جزو یعنے ایک ایک حصہ ایک
پہاڑ کی چوٹی پر رکھ کر اُنکو آواز دو اور انکے نام لیکر بلاؤ تاکہ تعجیل تمہاری طرف آئیں۔ اور دوسری روایت
کے مطابق انکو آواز دو اور میرے تمام بزرگی کی برکت سے انکو بلاؤ اور میرے جبروت و عظمت کی انکو قسم دو
جن پہاڑوں پر وہ اجزا رکھے گئے دس تھے اور وہ طائر چار تھے۔ مرغ۔ کبوتر۔ طاؤس۔ کوا۔ اور بسند معتبر
منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام رضا سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ
الْمَوْتٰی فرمایا خدا نے حضرت ابراہیم پر وحی نازل فرمائی تھی کہ میں اپنے بندوں میں سے ایک بندہ کو
اپنا خلیل مقرر کرونگا اور اگر وہ مُردوں کے زندہ کرنے کا سوال کریگا میں اُس کو قبول کرونگا۔ ابراہیم نے
خیال کیا شاید مجھی کو اپنا خلیل کرے اس لئے کہا خداوندا مجھکو دکھا کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے۔ فرمایا کیا تم اسکا
ایمان نہیں رکھتے۔ کہا ہاں میں اس کا ایمان رکھتا ہوں لیکن اس لئے کہ میرا دل مطمئن ہو اور مجھکو معلوم ہو کہ میں
تیرا خلیل ہوں۔ اسوقت خدا نے فرمایا۔ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ پس چار طائروں کو لو فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ
پس اُنکو اپنے پاس لیجاؤ اور خوب دیکھو تاکہ زندہ ہونے کے بعد اُن میں اشتباہ نہ کرو پھر انکو ریزہ ریزہ کرو
ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا پس ہر ایک پہاڑ پر اُن کا ایک جزو یعنے ایک حصہ رکھو۔ ثُمَّ ادْعُهُنَّ
یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا پس انکو آواز دو اور انکو بلاؤ تاکہ بسرعت تمہارے پاس آئیں وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ اور آگاہ ہو کہ خدا عزیز غالب ہے۔ یعنے جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اُسپر غالب ہے اور اُس کے تمام کام از روے
حکمت ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے ایک کرگس اور ایک مرغ آبی اور ایک طاؤس اور
ایک خروس کو لیکر ریزہ ریزہ کیا پھر انکو باہم مخلوط و ممزوج کرکے انکا ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر جو اُن کے
گرد تھے رکھ دیا اور وہ پہاڑ دس تھے۔ حضرت ابراہیم نے اُن چاروں طائروں کی منقاریں اپنی انگلیوں میں
دبالی تھیں اور آب و دانہ بھی اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ پھر اُنکو آواز دی اور انکے ناموں سے بلایا اُسوقت اُن
طائروں کے اجزا نے ایک دوسرے کی طرف پرواز کی اور انکے بدن درست ہو کر اپنے اپنے سر و گردن سے
مل گئے ابراہیم نے انکی منقاریں بھی اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیں۔ بعد اس کے اُن طائروں نے پرواز کی
اور زمین پر اُتر کر دانہ کھایا اور وہ پانی پیا۔ پھر ابراہیم سے کہا اے پیغمبر خدا آپ نے ہمکو زندہ کیا خدا آپکو بھی

زندہ کرے۔ ابراہیم ع نے فرمایا کہ خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی تمام چیزوں پر قادر ہے۔ اور حدیث معتبر دیگر میں منقول ہے کہ حضرت صادق ع سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ فرمایا ابراہیم ع نے ہُدہُد اور لشکرہ اور طاؤس اور کوّے کو ذبح کرکے اُن کے سر علیحدہ رکھے اور اُن کے بدن اور پر اور استخوان و گوشت کو ہاون میں کوٹا تاکہ اُن کے اجزا باہم مخلوط ہو جائیں پھر انکے دس حصے کرکے ہر ایک حصہ ایک پہاڑ پر رکھا اور اُن کے لیے آب ودانہ اپنے پاس رکھکر اُن کی منقاریں اپنی انگلیوں میں دبالیں اور انکو آواز دی کہ بحکم خدا بہت جلد آؤ۔ اسوقت اُن کے اجزا نے ایک دوسرے کی طرف پرواز کی اور اُن کے پر اور استخوان و گوشت ایک جا جمع ہوکر اُن کے بدن مثل سابق کے درست ہو گئے پھر ہر ایک بدن اپنی گردن سے متصل ہوا حضرت ابراہیم ع نے بھی اُن کی منقاریں اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیں۔ بعد اس کے چاروں طائروں نے پرواز کی اور زمین پر اُترکر وہ آب ودانہ کھایا پیا۔ پھر ابراہیم ع سے کہا اے پیغمبر خدا آپ نے ہمکو زندہ کیا خدا آپ کو زندہ کرے۔ ابراہیم ع نے کہا خدا سب کو زندہ اور ہلاک کرتا ہے۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا یہ ظاہر آیہ کی تفسیر تھی اور باطن آیہ کی تفسیر یہ ہے کہ اُن میں سے چار آدمیوں کو اختیار کرو جو حفظ و فہم کلام کا حوصلہ رکھتے ہوں۔ اور اُن کو اپنا علم سکھاکر اطراف عالم میں روانہ کرو تاکہ خلائق پر تمہاری حجت ہوں۔ جب تمکو منظور ہو کہ وہ تمہارے پاس آئیں خدا کے نام بزرگ کی برکت سے اُن کو بلاؤ وہ بحکم خدا بہت جلد تمہارے پاس آئیں گے۔ اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ ابراہیم ع نے چار طائروں کے اجزا ہاون میں کوٹ کر اُن کے سر اپنے پاس رکھے پھر خدا سے اُس نام کے ساتھ دعا کی جسکا علم خدا نے دیا تھا اور نظر کر رہے تھے کہ اُن کے پر اور اجزا ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف کیونکر پرواز کرتے تھے اور اُن کی رگیں علیحدہ ہوکر انکے بدن سے کس طرح متصل ہوتی جاتی تھیں تاآنکہ تمام جسم اور بال و پر درست ہو گئے۔ بعد اس کے اُن میں سے ایک طائر اُڑ کر حضرت ابراہیم ع کے پاس آیا آنحضرت ع دوسرے طائر کا سر اُس کے پاس لیگئے اُس نے قبول نکیا اور اپنے سر سے متصل ہوگیا۔ اور بسند بسیار معتبر حضرت امام محمد باقر ع سے منقول ہے کہ ابراہیم ع نے شتر مرغ اور مرغ آبی اور طاؤس اور خروس کو لیکر انکو ذبح کیا پھر اُن کے پر اکھیڑ کے ہاون میں کوٹے اور اُن کے اجزا کو دسوں کے پہاڑوں پر متفرق کردیا۔ وہ پہاڑ دس تھے ہر ایک کوہ پر ایک ایک حصہ رکھا پھر اُن کے نام لیکر اُن کو بلایا اور وہ بسرعت اُن کے پاس آئے۔ **مؤلف فرماتے ہیں** ۔ جو اختلاف کہ طائروں کے تعین میں واقع ہوا ہے شاید بعض تقیہ پر محمول ہوں اور بطریق روایات عامہ وارد ہوئے ہوں اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ معاملہ کئی مرتبہ واقع ہوا ہو لیکن یہ احتمال بہت بعید ہے۔ اور ایک شبہہ بھی اس باب میں پیدا ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم ع کو خدا کے مردہ زندہ کرنے میں کس طرح شک عارض ہوا جو ایسا سوال کیا۔

اس کا جواب کئی وجہ سے بیان کیا ہے۔ پہلی وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم ع کو یہ دلیل و برہان جس طرح اس امر
کا علم حاصل تھا چاہتے تھے اُسی طرح دیکھ کے بھی آگاہ ہوں جیسا کہ حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا ع
سے پوچھا کہ حضرت ابراہیم ع نے جو یہ کہا تھا۔ لیکن اس لیے کہ میرا دل مطمئن ہو۔ کیا اُن کے دل میں شک تھا
فرمایا نہیں مگر خدا سے اپنے یقین میں زیادتی طلب کرتے تھے۔ اور یہی مضمون امام موسیٰ کاظم ع سے بھی منقول ہے۔
دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم ع زندہ کرنے سے آگاہ تھے مگر چاہتے تھے کہ اس کی کیفیت سے
بھی آگاہ ہوں کہ کس طرح زندہ ہوتے ہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ احادیث سابقہ میں مذکور ہو چکا ہے کہ ابراہیم ع کو دریافت کرنا منظور تھا کہ وہ
خلیل خدا ہیں یا نہیں۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ نمرود نے اُن سے مردہ زندہ کرنے کی خواہش کی اور کہا اگر ایسا نہ کرو گے
میں تمکو قتل کروں گا اور حضرت ابراہیم ع نے چاہا کہ نمرود کی خواہش قبول ہونے کے سبب اُن کا دل
مطمئن ہو اور قتل کا خوف باقی نہ رہے۔ اور حق یہ ہے کہ پہلی دو وجہیں اعتماد کے قابل ہیں جو احادیث معتبرہ
میں مذکور ہوئی ہیں۔ اور شیخ محمد بن بابویہ رہ نے ذکر کیا ہے کہ میں نے محمد بن عبد اللہ بن طیفور سے سنا ہے کہ وہ
اس قول حضرت ابراہیم ع کی تفسیر میں کہتا تھا رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کہ حق تعالیٰ نے ابراہیم ع
کو حکم دیا کہ اُس کے بندوں میں سے ایک بندۂ شائستہ کے ساتھ ملاقات کریں۔ جب اُس سے ملاقات کی
اور باہم باتیں کرنے لگے اُس سے کہا دنیا میں ایک بندۂ خدا ہے جس کا نام ابراہیم ع ہے اور خدا نے اُس کو
اپنا خلیل مقرر کیا ہے۔ ابراہیم ع نے پوچھا اُس بندے کی علامت کیا ہے۔ کہا اُس کے لئے خدا مردہ زندہ کرے گا
ابراہیم ع نے گمان کیا شاید وہ بندہ میں ہوں اس لئے خدا سے سوال کیا کہ اُن کے واسطے مردہ زندہ کرے
حق تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس کا ایمان نہیں رکھتے عرض کی ہاں ولیکن میں چاہتا ہوں کہ دل میرا مطمئن ہو کہ میں تیرا
خلیل ہوں۔ اور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ع کو منظور تھا کہ یہ اُن کا معجزہ ہو جیسا کہ دوسرے پیغمبروں کا تھا۔
پھر خدا سے سوال کیا کہ اُنکے لیے مردہ زندہ کرے اور خدا نے ابراہیم ع کو حکم دیا کہ اُنکے لئے زندہ کو قتل کریں یعنی
اپنے فرزند اسمٰعیل ع کو ذبح کریں۔ اور خدا نے ابراہیم ع کو حکم دیا کہ چار طائر یعنی طاؤس۔ کرگس۔ خروس۔
مرغ آبی۔ کو ذبح کریں۔ پس طاؤس زینت دنیا اور کرگس طول امل ہے اسلئے کہ اس کی عمر بہت دراز ہوتی ہے۔
اور مرغ آبی حرص اور خروس شہوت ہے تب خدا نے فرمایا اگر تمکو منظور ہے کہ تمہارا دل زندہ اور مطمئن ہو ان
چاروں خصلتوں کو اپنے دل سے دور کرو اور ان چاروں خصلتوں کو اپنے نفس سے دور اور ہلاک کرو اسلئے
کہ یہ خصلتیں جس دل میں جمع ہوتی ہیں وہ میرے ساتھ مطمئن نہیں رہ سکتا۔ میں نے اُس سے پوچھا خدا نے
ابراہیم ع سے کیوں دریافت کیا کہ کیا تم ایمان نہیں رکھتے۔ حالانکہ اُن کی نیت سے آگاہ تھا اور
جانتا تھا کہ وہ ایمان رکھتے ہیں۔ جواب دیا کہ حضرت ابراہیم ع نے جب وہ سوال کیا گمان ہوتا تھا کہ خدایا مجھ

اس باب مین شک تھا۔ پس خدا نے چاہا کہ اُن کی نسبت یہ شک باقی نرہے اور یہ تہمت اُن سے زائل ہو جائے
اس لیے ایسا سوال کیا تاکہ وہ بیان کرین کہ مجکو شک نہین بلکہ اپنا یقین زیادہ ہونے کے لیے سوال کرتا ہون یا
اور امور کے سبب جنکا ذکر بیشتر ہو چکا۔ **مؤلف فرماتے ہین۔** یہ کلام ابن طیفور کا جو حدیث سے مستند
نہین اعتماد کے قابل نہین گرچہ مگر شیخ بزرگوار نے اس کو بیان کیا تھا اس لیے مین نے بھی ذکر کیا۔ اور بسند
معتبر حضرت صادق ع سے منقول ہے کہ شب اول ماہ رمضان کو صحف ابراہیم ع نازل ہوئے۔ اور ابوذر رح
سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا ص نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم ع کے واسطے بیس صحیفے نازل کئے
ابوذر رح نے پوچھا یا رسول اللہ ص ابراہیم ع کے صحیفون مین کیا تھا۔ فرمایا اُن صحیفون مین تمام امثال اور
حکمتین تھیں۔ اور یہ نصیحتین بھی اُن صحیفون مین تھین۔ اے بادشاہ مغرور و ممتحن مین نے اس لیے تجھکو
نہین بھیجا کہ تو دنیا کی بعض چیزین بعضون کے ساتھ جمع کرے بلکہ اس لیے تجھکو بھیجا ہے کہ مظلومون کی دعا مجھے
رد کرے اور مین مظلومون کی دعا رد نہین کرتا اگرچہ کافر ہون۔ اور دانشمند کے لیے اگر کوئی عذر مانع نہو لازم
ہے کہ اپنے لیے چار ساعت مقرر کرے۔ ایک ساعت مین اپنے پروردگار سے مناجات کرے۔ ایک ساعت
مین اپنے نفس کے اعمال نیک و بد کا حساب لے ایک ساعت مین اُن نعمتہائے نامتناہی مین غور و فکر کرے
جو خدا نے اسکو عطا کی ہین۔ ایک ساعت مین خلوت اختیار کرے تاکہ اپنے نفس کا حصہ حلال سے قرار دے
بدرستیکہ یہ ساعت دوسری ساعتون کے لیے انکے یار و مددگار اور راحت و آسایش دل کا باعث ہے
اور دانشمند کو لازم ہے کہ اپنے زمانے اور اہل زمانہ کے حالات سے آگاہ ہو اور ہمیشہ اپنے کامون کی اصلاح
کی طرف متوجہ رہے اور اپنی زبان کو اُس کلام سے باز رکھے جسکا کہنا مناسب نہو۔ بدرستیکہ جو شخص یہ
جانتا ہے کہ اُس کا کلام اسکے اعمال مین محسوب ہے وہ اُسی امر مین کلام کرتا ہے جو اسکو نفع پہونچاتا ہو۔ اور
دانشمند کو لازم ہے کہ تین چیزون کو طلب کرے۔ دنیا کی بابت اپنی معاش کی درستی۔ یا آخرت کے لیے توشہ
جمع کرنا۔ یا اُس چیز سے لذت حاصل کرنا جو حرام نہو۔ پھر ابوذر رح نے پوچھا خدا نے جو کچھ قرآن مین فرمایا ہے اُن مین کوئی
چیز ایسی بھی ہے جو صحف موسیٰ ع و ابراہیم ع مین بھی رہی ہو۔ فرمایا اے ابوذر ان آیات کو پڑھو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ
تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اِنَّ
هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى یعنی تحقیق رستگار ہوا
وہ کہ جس نے زکوٰۃ دی یا اپنے کو کفر و معصیت سے پاک کیا۔ اور اپنے پروردگار کو یاد کیا۔ پس نماز پڑھی بلکہ
تم زندگانی دنیا کو اختیار کرتے ہو اور آخرت نیک تر اور باقی تر ہے بدرستیکہ یہ سابق کے صحیفون یعنی ابراہیم
و موسیٰ ع کے صحیفون مین ہے۔ اور بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت صادق ع سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ ابراہیم

الَّذِی وَفّٰی یعنے وہ ابراہیم ع جنہوں نے اُن چیزوں کو تمام کیا جنپر وہ مامور ہوے تھے - یا اُن عہدوں
کو وفا کیا جو خدا سے کرتے تھے - حضرت ع نے فرمایا حضرت ابراہیم ع ہر صبح و شام یہ دعا پڑھتے تھے
اَصْبَحْتُ وَرَبِّی مَحْمُوْدٌ اَصْبَحْتُ لَا اُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلَا اَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ
وَلَا اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِہٖ وَلِیًّا اس سبب سے انکا نام بندہ شکور ہوا - اور بسند معتبر منقول ہے کہ مفضل
ابن عمر نے حضرت صادق ع سے اس آیت کی تفسیر پوچھی وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰھِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ
فَاَتَمَّھُنَّ یعنے اُسوقت کو یاد کرو جبکہ ابراہیم ع کا اُن کے پروردگار نے چند امور کے ساتھ امتحان لیا
پس ابراہیم ع نے اُن کو تمام کیا - پوچھا وہ کلمات کیا ہیں - فرمایا وہی کلمات ہیں جن کو آدم ع نے
اپنے پروردگار سے قبول کیا اور اُن کلمات کے سبب اُن کی توبہ قبول ہوئی یعنے اے پروردگار
میں تجھے سوال کرتا ہوں کہ بحق محمدؐ و علی ع و فاطمہ ع و حسن ع و حسین ع میری توبہ قبول کر اور خدا نے
اُن کی توبہ قبول کی - مفضل نے پوچھا فَاَتَمَّھُنَّ سے کیا مراد ہے - فرمایا یعنے بارہ اماموں کو حضرت
قائم آل محمدؐ تک تمام کیا جن میں نو امام حضرت امام حسین ع کے فرزندوں سے ہیں - اور ابن بابویہؒ
نے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں ایک وجہ اُن کلمات کی مذکور ہوئی ہے مگر اس کے سوا اور بہت چیزیں
ان کلمات میں داخل ہیں - اول یقین - جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے - ہم نے ابراہیم ع کو آسمانوں
اور زمین کا ملکوت دکھایا تاکہ وہ اہل یقین سے ہو - دوسرے معرفت اپنے پروردگار کے قدیم ہونے کی اور
اُس کو شباہت مخلوقات سے منزہ جاننا جبکہ ستارہ و ماہ و آفتاب کو دیکھا اور اُن کے غروب ہونے
سے اُن کے حادث ہونے پر استدلال کیا - اور جب اُنکا حادث ہونا ثابت ہوا ظاہر ہو گیا کہ انکا
پیدا کرنے والا دوسرا ہے - تیسرے شجاعت بتوں کے توڑنے سے اُن کی شجاعت بدرجۂ غایت
ظاہر ہوئی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے - جسوقت کہ اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ تماثیل اور صورتیں کیا ہیں
جن کی ملازمت کرتے ہو اور اُن کی عبادت میں مصروف رہتے ہو - کہا ہم نے اپنے باپ دادا کو دیکھا ہے کہ
انھیں کی پرستش کرتے تھے - ابراہیم ع نے کہا بتحقیق کہ تم اور تمھارے باپ دادا گمراہی ظاہر میں تھے
کہا تم ہمارے پاس حق کیساتھ آئے ہو یا ہم سے ہنسی کرتے ہو - ابراہیم علیہ السلام نے کہا بلکہ تمہارا پروردگار
آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے جو سب کو عدم سے وجود میں لایا ہے اور میں اُس کے گواہوں سے ہوں - و قسم
تمھارے بتوں کے بارہ میں ایک مکر کرونگا جبکہ تم غائب ہوگے - پس جب وہ عیدگاہ کو گئے اُنکے
بڑے بت کے سوا تمام بتوں کو ریزہ ریزہ کیا اسلئے کہ مراجعت کے بعد شاید اُس سے سوال کریں اور اُسوقت
اتمام حجت کریں - پس ایک تن تنہا کا کئی ہزار سے مقابلہ کرنا کمال شجاعت ہے چوتھے حلم و بردباری جیسا کہ

حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بدرستیکہ ابراہیمؑ بردبار اور بہت آہ کرنے والے یا بہت دعا کرنے والے یا بازگشت
کرنے والے خدا کی طرف تھے۔ پانچویں سخاوت و جوانمردی۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے مہمانوں کی حکایت میں
فرمایا ہے۔ چھٹے۔ محض خدا کے واسطے اپنے اہل بیت اور عزیزوں سے عزلت و دوری اختیار کرنا جیسا
کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ابراہیمؑ نے آزر اور اپنی قوم سے کہا کہ میں تم سے اور اُن سب سے جنکو خدا کے
سوا اپنا خدا کہتے ہو عزلت و دوری اختیار کرتا ہوں اور اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں اور اُسکی عبادت
کرتا ہوں۔ ساتویں نیکی کا حکم دینا اور بدی سے منع کرنا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ابراہیمؑ نے آزر سے
کہا اے میرے پدر تو کس لئے اُس کی پرستش کرتا ہے جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے اور کوئی فائدہ تجھکو نہیں
پہونچاتا۔ اے میرے پدر تحقیق علم سے وہ چیز مجھکو حاصل ہوئی ہے جو تجھکو حاصل نہیں ہوئی پس میری
متابعت کرتا کہ راہ راست کی تجھکو ہدایت کروں۔ اے پدر شیطان کی عبادت نکر بدرستیکہ شیطان
رحمن کا بہت معصیت کرنے والا تھا۔ اے پدر میں یہ ڈرتا ہوں کہ خداوند رحمن کی جانب سے ایک
عذاب تجھکو مس کرے پس تو شیطان کا ولی ہوگا۔ آٹھویں بدی کا عوض نیکی سے کرنا جیسا کہ آزر نے
اُن سے کہا۔ کیا تم ہمارے معبودوں کو نہیں چاہتے اے ابراہیمؑ اگر اسکو ترک نکروگے ہرآئینہ تمکو سنگسار
کرونگا اور ایک زمانہ دراز تک مجھسے دور ہو جاؤ۔ پس ابراہیمؑ نے اُس کے جواب میں کہا بہت جلد تیرے
لئے اپنے پروردگار سے آمرزش طلب کرتا ہوں۔ بدرستیکہ وہ میری نسبت مہربان اور نیکوکار
ہے۔ نویں۔ توکل۔ جیسا کہ کہا۔ تم اور تمہارے پدران گذشتہ جن کی پرستش کرتے ہو پس
وہ سب میرے دشمن ہیں مگر پروردگار عالم جسنے مجھکو پیدا کیا ہے وہی میری ہدایت کرتا ہے اور
وہ مجھکو آب و طعام دیتا ہے اور جب بیمار ہوتا ہوں وہی مجھکو شفا دیتا ہے اور وہی ایسا خدا ہے جو مجھکو
ہلاک کرتا ہے اور پھر قیامت میں زندہ کرے گا اور میں طمع رکھتا ہوں کہ روز جزا میرے گناہ بخش دیگا
دسویں۔ حکم اور صالحین کے ساتھ منسوب ہونا۔ جیسا کہ کہا۔ اے پروردگار مجھکو حکم عطا کر اور
صالحین سے ملحق کر دے۔ یعنی رسول خدا اور ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے۔
اور کہا میرے لئے میرے بعد آنے والوں میں نشان صدق قرار دے۔ یعنے ذکر خیر۔ اور لسان صدق
سے حضرت امیر المومنین مراد ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے دوسرے مقام میں فرمایا ہے وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ
صِدْقٍ عَلِيًّا گیارھویں۔ جان کا امتحان۔ جبکہ منجنیق میں رکھکر اُن کو آگ کی طرف پھینکا تھا۔
بارھویں۔ قتل فرزند کا امتحان۔ جبکہ خدا نے اُن کو ذبح اسمعیل کا حکم دیا۔ تیرھویں۔ زوجہ کے امر
میں امتحان لینا۔ جبکہ خدا نے فرعون سے اُن کی حرمت محفوظ رکھی۔ چودھویں۔ صبر حضرت سارا کی کج خلقی پر

پندرھوین۔ خدا کی طاعت و عبادت مین اپنے کو مقصر جانتا۔ جیسا کہ وداع کے وقت آنحضرت ع نے کہا ہے
کہ جس دن خلائق مبعوث ہون اُس دن مجھکو ذلیل و خوار نکر۔ سولھوین۔ نزاہت۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا
ہے۔ ابراہیم ع نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ دینہای باطل سے کنارہ کش اور مسلمان و منقاد حق تھے اور
وہ مشرکون سے نہ تھے۔ سترھوین۔ طاعت کی تمام شرطون کو جمع کرنا۔ جیسا کہ آنحضرت ع نے کہا ہے
اِنَّ صَلٰوتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ
اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی بدرستیکہ میری نماز و میرا ذبیحہ یا حج یا طاعت۔ اور میری زندگی اور
میرا مرنا اُس خدا کے لیے خالص ہے جو پروردگار عالم ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہین۔ اور اسی پر مامور
کیا گیا ہون۔ اور مین انقیاد کرنے والون سے ہون۔ جبکہ میری زندگی اور میرا مرنا کہا اس مین تمام
طاعات داخل ہوگئین۔ اٹھارھوین۔ دعا کا مستجاب ہونا۔ جبکہ مردہ زندہ کرنے کے لیے دعا کی۔
انیسوین۔ خدا کا اُن کے لیے گواہی دینا کہ وہ صالحین سے ہین جیسا کہ فرمایا ہے۔ تحقیق کہ مین نے
دنیا مین اُن کو برگزیدہ کیا بدرستیکہ آخرت مین وہ صالحین سے ہین۔ یعنی حضرت رسول خدا
و ائمہ طاہرین ع سے بیسوین۔ اُن کے بعد پیغمبرون کا اون کی اقتدا کرنا۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے
پس ہم نے تمہاری طرف وحی نازل کی کہ ملت ابراہیم کی متابعت کرو۔ اور پھر دوسرے مقام مین فرمایا
ہے۔ تمہارے پدر ابراہیم ع کی ملت ہے۔ اُنھون نے اس سے پہلے مسلمانون کے نام سے تم کو
موسوم کیا ہے۔ ابن بابویہ رہ کا کلام یہان ختم ہوا۔ اور حدیث معتبر مین حضرت صادق ع سے منقول
ہے کہ حضرت ابراہیم ع کا امتحان یہ تھا کہ اُن کو خواب مین اپنے فرزند کے ذبح کرنے کا حکم ہوا
پس ابراہیم ع نے اُس کو تمام کیا اور اُس کے انجام دینے کا ارادہ کیا اور خدا کے حکم کو تسلیم کر لیا۔
اُسوقت حق تعالے نے اُنپر وحی نازل فرمائی کہ مین نے تمکو خلائق کا امام مقرر کیا۔ اور اُن کے
لیے سنتہاے حنیفہ بھیجین اور وہ دس ہین۔ پانچ متعلق بسر اور پانچ متعلق بہ بدن۔ جو سر سے متعلق
ہین وہ یہ ہین مونچھون کا ترشنا۔ ریش کا دراز رکھنا۔ سر تراشنا۔ مسواک کرنا۔ خلال کرنا۔
جو بدن سے متعلق ہین وہ یہ ہین۔ موے زہار کا مونڈنا۔ ختنہ کرانا۔ ناخن کا لینا۔ غسل جنابت کرنا
پانی سے استنجا کرنا۔ یہ وہ سنتہای حنیفہ طاہرہ ہین جنکو حضرت ابراہیم ع خدا کی جانب سے لائے
تھے اور قیامت تک منسوخ نہ ہونگی۔ اور اس قول خدا کی یہی تفسیر ہے۔ ملت ابراہیم کی متابعت
کرو درحالیکہ وہ حنیف اور دینہای باطل سے حق کی طرف میل کرنے والے ہین۔ اور دوسری حدیث
معتبر مین فرمایا ہے کہ جس نے سب سے پہلے مہمانون کی مہمانی کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے

پہلے راہ خدا مین جہاد کیا اور سب سے پہلے اپنے مال سے خمس نکالا اور سب سے پہلے نعلین پانون مین پہنی
اور علم و نشان واسطے جنگ کے بنائے وہ حضرت ابراہیم ع تھے۔ اور دوسری روایت مین منقول ہے
کہ ابراہیم ع نے ایک فرشتہ سے ملاقات کی اور پوچھا تم کون ہو۔ کہا مین ملک الموت ہون۔ ابراہیم ع
نے کہا آیا ممکن ہو کہ تم اپنی وہ صورت مجھکو دکھاؤ جس صورت سے مومنون کی روح قبض کرنے جاتے ہو
ملک الموت نے کہا ہان تم اپنا منھ پھیر لو۔ ابراہیم ع اپنا منھ پھیر لیا اور پھر جب نظر کی ایک جوان کو دیکھا
جو نہایت خوبصورت اور خوش لباس و نیکو شمائل تھا اور بوے خوش اُس کے جسم سے مہک رہی تھی۔
ابراہیم ع نے کہا اے ملک الموت مرد مومن اگر تمہارے حسن و جمال کے سوا اور کوئی چیز نہ دیکھا اُس کے
لیئے یہی کافی ہے۔ پھر کہا آیا ممکن ہے کہ وہ صورت بھی مجھکو دکھاؤ جس صورت سے کافرون اور
فاجرون کی روح قبض کرنے جاتے ہو۔ ملک الموت نے کہا تم اُس کے دیکھنے کی طاقت نہین رکھتے ابراہیم ع نے
کہا مین طاقت رکھتا ہون۔ ملک الموت نے کہا اپنا منھ پھیر لو۔ ابراہیم ع نے منھ پھیر لیا اور پھر جب نظر کی
ایک مرد سیاہ کو دیکھا جس کے بدن پر بال کھڑے ہوئے ہین اور اُس کے جسم سے نہایت بدبو آتی ہے
اور لباس سیاہ پہنے ہوئے ہے اور اُس کے منھ اور نتھنون سے دھوان اور آگ کے شعلے نکل رہے ہین۔
ابراہیم ع دیکھتے ہی بیہوش ہو گئے پھر جب ہوش مین آئے دیکھا ملک الموت اپنی صورت اول پر ہین
کہا اے ملک الموت کافر و فاجر تمہاری اس صورت کے سوا اگر کوئی چیز نہ دیکھے اُس کے عذاب کے لیئے یہی کافی
ہے۔ اور بسند معتبر حضرت صادق ع سے منقول ہے کہ حق تعالی نے حضرت ابراہیم ع پر وحی نازل فرمائی کہ زمین
تمہاری شرمگاہ دیکھنے سے حیا کرتی ہے اور اس کی شکایت مجھسے کی ہے پس اپنی شرمگاہ اور زمین کے درمیان
ایک حجاب قرار دو۔ ابراہیم ع نے اپنے لیئے زیر جامہ بنایا جو اُن کے زانو تک تھا۔ **فصل چہارم**۔ مدت عمر
شریف و کیفیت وفات اور بعض نوادر احوال آنحضرت ع کا بیان۔ بسند معتبر حضرت صادق ع سے منقول
ہے کہ حضرت ابراہیم ع کی عمر ایک سو پچھتر برس کی تھی۔ اور بسند معتبر حضرت امیرالمومنین ع سے منقول ہے
کہ حضرت ابراہیم ع کا مقام بانقیا کی طرف گذر ہوا جو نجف اشرف کے پہلو مین واقع ہے۔ اُس شہر مین ہر شب
زلزلہ آتا تھا مگر جس رات کہ حضرت ابراہیم ع وہان رہے زلزلہ نہین آیا۔ اہل شہر نے کہا آج کیا سبب ہے کہ زلزلہ
نہین آیا۔ کسی نے کہا یہان ایک مرد پیر اپنے فرزند کے ساتھ وارد ہوا ہے اور رات کو یہین رہا ہے شاید اُس کے
سبب زلزلہ نہین آیا۔ اہل شہر آنحضرت ع کے پاس گئے اور کہا ہر شب ہمارے شہر مین زلزلہ آتا تھا مگر آج کی رات
تمہارے یہان رہنے کے سبب زلزلہ نہین آیا پس اور ایک رات یہان رہو تا کہ معلوم ہو آج بھی زلزلہ آتا ہے یا
نہین۔ حضرت ابراہیم ع اور ایک رات وہان رہے اور زلزلہ نہ آیا اُسوقت اہل شہر حضرت ابراہیم ع پاس آئے

اور التماس کیا کہ یہین مقیم رہین اور جو چیز انکو مطلوب ہو اونکے لیے مہیا کرین ۔ حضرت ابراہیم ؑ نے کہا مین اس شہر
مین نہین رہ سکتا مگر اس صحرای قیمت کو جو شہر کے پیچھے ہے تم بیع کرو میرے ہاتھ فروخت کرو تاکہ تمھارے شہر مین کبھی
زلزلہ نہ آئے ۔ اُن لوگون نے کہا ہم وہ زمین تمکو بے قیمت دیتے ہین ۔ فرمایا مین اسطرح نہین لیتا جو قیمت کہو وہ
دون ۔ اہل شہر نے کہا جس قیمت پر تمکو منظور ہو خرید کرو ۔ ابراہیم ؑ نے سات گوسفند اور چار خچرون کے عوض
وہ زمین اُن سے خرید کی ۔ اور اُس زمین کو اسی لیے بانقیا کہتے ہین کہ زبان نبطی مین گوسفند کو بانقیا کہتے تھے
ابراہیم ؑ کے فرزند نے اُن سے کہا ای خلیل الرحمن یہ زمین کیا کروگے جس مین نہ زراعت کر سکتے ہین نہ چوپایہ
چرا سکتے ہین ۔ فرمایا ساکت ہو خداوند عالم ستر ہزار آدمیون کو اس صحرا سے محشور کریگا جو بے حساب بہشت
مین داخل ہونگے اور اُن مین سے ہر ایک آدمی جماعت کثیر کی شفاعت کریگا ۔ اور حدیث معتبر مین
حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ پہلے جن دو شخصون نے زمین پر باہم معانقہ کیا وہ ابراہیم ؑ
و ذوالقرنین ؑ ہین ۔ ابراہیم ؑ نے اُن سے دوڑ کر ملاقات کی اور معانقہ کیا ۔ اور بسند معتبر حضرت
صادق ؑ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ مسجد سہلہ سے جنگ عمالقہ کے لیے جانب یمن گئے
تھے ۔ اور بسند معتبر دیگر آنحضرت ؑ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ نے خدا سے سوال کیا
کہ ایک دختر انکو عطا کرے تاکہ بعد از مرگ انپر گریہ کرے ۔ اور حدیث معتبر مین آنحضرت سے منقول ہے کہ سارہ نے
آنحضرت سے کہا کہ اے ابراہیم ؑ اب تم بڈھے ہوے خدا سے سوال کرو کہ کوئی فرزند تمکو عطا کرے تاکہ ہماری آنکھین
اُس کے سبب روشن ہون اور خدا نے تمکو اپنا خلیل مقرر کیا ہے اگر اسکو منظور ہوگا تمھاری دعا بھی قبول کریگا
ابراہیم ؑ نے خدا سے سوال کیا کہ انکو ایک فرزند دانا عطا فرمائے خدا نے انپر وحی نازل فرمائی کہ مین ایک فرزند
دانا تمکو عطا کرتا ہون مگر اُس فرزند کے بارہ مین تمھارا امتحان لونگا ۔ بعد اس کے حضرت ابراہیم ؑ تین سال
تک منتظر رہے جب پھر دوبارہ خدا کی جانب سے بشارت آئی سارہ سے یہ حال بیان کیا تو سارہ
نے کہا اے ابراہیم ؑ تم پیر ہوگئے اور تمھاری اجل نزدیک پہونچی ہے اگر دعا کرتے کہ خدا تمھاری اجل مین
تاخیر کرتا اور تمھاری عمر دراز ہوتی اور تم ہمارے ساتھ بسر کرتے یہ امر بہت بہتر ہوتا اور ہماری آنکھین روشن
ہوتین ۔ سارہ نے جو کچھ کہا تھا حضرت ابراہیم ؑ نے خدا سے سوال کیا ۔ حق تعالی نے اُن پر وحی نازل
فرمائی کہ جسقدر تمکو منظور ہو اپنے لیے عمر طلب کرو تاکہ عطا کرون ۔ ابراہیم ؑ نے سارہ سے بیان کیا کہ خدا
نے وحی نازل کی ہے سارہ نے کہا خدا سے سوال کرو کہ جب تک تم اپنی مرگ کی خواہش نہ کرو تمکو زندہ رکھے ۔ ابراہیم ؑ
نے اسیطرح خدا سے سوال کیا اور خدا نے قبول فرمایا ۔ حضرت ابراہیم ؑ نے دعا قبول ہونے کا حال جب
سارہ سے بیان کیا سارہ نے کہا خدا کا شکر ادا کرو اور کھانا پکوا کر فقیرون اور حاجتمندون کو کھلاؤ ابراہیم ؑ

ایسا ہی کیا اور جب لوگ جمع ہوئے ایک مرد پیر و ضعیف بھی اُنہیں تھا جسکی آنکھیں نابینا ہوگئی تھیں اور ایک اُسکا قائد یعنی ہاتھ تھام کر لانے والا تھا جب وہ شخص دسترخوان پر بیٹھا اور لقمہ اُٹھاکر منھ میں رکھنا چاہا اُس کے ہاتھ کو رعشہ ہوا اور وہ لقمہ چپ و راست حرکت کرکے اسکی پیشانی پر لگا۔ قائد نے اُسکا ہاتھ تھام کر وہ لقمہ اُسکے منھ میں رکھا۔ پھر اُس نابینا نے دوسرا لقمہ اُٹھایا اور پھر اسکے ہاتھ کو رعشہ ہوا اور وہ لقمہ آنکھ پر لگا ابراہیم اسی کو دیکھ رہے تھے اور اسکے حال سے تعجب کر رہے تھے پھر اسکے قائد سے اس اختلاف کا سبب پوچھا۔ اُس نے کہا آپ جو حال اسکا دیکھ رہے ہیں یہ سب ضعف و پیری کے سبب ہے۔ ابراہیم ؑ نے خیال کیا اگر میں بھی زیادہ پیر ہو جاؤنگا میرا حال بھی اسی کے مانند ہو جائیگا پھر خدا سے سوال کیا کہ خداوندا جو اجل میرے لیے تونے پہلے مقرر کی تھی اُسی کو میرے لیے برقرار رکھ اس حال دیکھنے کے بعد مجھکو زیادتی عمر کی حاجت نہیں۔ اور حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ جب خدا نے چاہا کہ حضرت ابراہیم ؑ کی روح قبض کرے ملک الموت کو اُن کے پاس بھیجا۔ ملک الموت نے آکر کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِبْرَاہِیْمُ ابراہیم ؑ نے کہا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا مَلَکَ الْمَوْتِ تم میری رضامندی سے مجھکو آخرت کی طرف طلب کرتے ہو یا مامور ہوئے ہو کہ میری روح قبض کرو ملک الموت نے کہا میں تمہارے اختیار و رضامندی سے تمکو لقائے الٰہی کیواسطے عالم قدس کی طرف طلب کرتا ہوں پس قبول کرو۔ ابراہیم ؑ نے کہا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ کوئی خلیل اپنے خلیل کو ہلاک کرے ملک الموت پھر گئے اور اپنی عرض کرنے کے مقام پر استادہ ہوکر عرض کی خداوندا تونے سنا جو تیرے خلیل نے کہا۔ حق تعالیٰ نے حکم دیا اے ملک الموت پھر تم ابراہیم ؑ کے پاس جاؤ اور پوچھو کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ کوئی دوست اپنے دوست کی ملاقات نہ چاہے بلکہ ہمیشہ دوست کو اپنے دوست کے وصال کی خواہش رہتی ہے جب ملک الموت نے یہ پیام پہونچایا اُسوقت ابراہیم ؑ راضی ہوئے۔ اور بسند موثق حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جب ابراہیم ؑ نے حج کے مناسک ادا کرکے شام کیطرف مراجعت فرمائی اُن کی روح مقدس نے عالم قدس کی طرف رحلت کی۔ اور اسکا سبب یہ تھا کہ ملک الموت ایک بار انکی قبض روح کے واسطے آئے اور ابراہیم ؑ نے اپنی موت منظور نہ کی ملک الموت پھر گئے اور عرض کی خداوندا ابراہیم اپنی موت سے کراہت رکھتے ہیں حق تعالیٰ نے فرمایا اے ملک الموت تامل کرو اور ابراہیم کو اُن کے حال پر چھوڑ دو وہ چاہتے ہیں کہ میری عبادت کریں۔ بعد اسکے حضرت ابراہیم ؑ نے ایک مرد پیر کو دیکھا کہ وہ جو چیز کھاتا تھا اُسیوقت دوسری طرف سے نکل جاتی تھی۔ ابراہیم ؑ یہ حال دیکھکر زندگی سے بیزار اور موت کے خواہاں ہوئے ایک روز ابراہیم ؑ اپنے گھر میں آئے وہاں ایک ایسے جوان خوبصورت کو دیکھا جسکے مانند کبھی نہ دیکھا تھا۔ پوچھا تو کون ہے۔ کہا میں ملک الموت ہوں۔ ابراہیم ؑ نے کہا

سبحان اللہ وہ کون شخص ہوگا جو تم کو اس صورت نیک مین دیکھے اور تمہاری قربت و زیارت کا خواہان نہو کہا
اے خلیل الرحمن جب خدا کسی بندہ کے ساتھ ارادۂ خیر رکھتا ہے مجھے اس صورت مین اُس کے پاس بھیجتا
ہے اور جس بندہ کے ساتھ بدی کا ارادہ رکھتا ہے اُنکے پاس دوسری صورت مین بھیجتا ہے جو اس کے برعکس
ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم ملک شام مین رحمت الٰہی واصل ہوے اور انکے بعد حضرت اسمٰعیل نے رحلت کی۔ حضرت
اسمعیل کی عمر ایکسو تیس برس کی تھی اور حجر اسمعیل مین جہان انکی ماں تھین انکے پاس مدفون ہوے۔ اور بسند معتبر دیگر حضرت صادق ؑ
سے منقول ہے کہ ابراہیم نے اپنے پروردگار سے مناجات کی اور کہا خداوندا اس عیال کا کیا حال ہوگا اگر کوئی فرزند خلف و جانشین
نہ باقی رہے جو انکی خبرگیری کرے۔ فرمایا اے ابراہیم کیا اپنے بعد اپنے عیال کے لیے کسی خلف و جانشین کو مجھ سے بہتر جانتے ہو کہا
نہین اور اب میرا دل شاد ہوا اور جانا کہ تیرا لطف انکے شامل حال ہے۔ مؤلف فرماتے ہین۔ زندگی دنیا کا طلب
کرنا اگر لذات فانیہ دنیا کی غرض سے ہو البتہ مذموم ہے اور اگر تحصیل آخرت اور عبادت خدا کے لیے ہو وہ درحقیقت محبت آخرت
کی محبت ہے نہ دنیا کی اور خدا کی دوستی ہے نہ اسکی دشمنی اسی لیے اکثر دعاؤن مین طول عمر کی طلب وارد ہوئی ہے اور
مرتبہ کمال یہ ہے کہ آدمی قضاے الٰہی پر راضی رہے۔ اگر معلوم ہو کہ خدا اسکی مرگ کا خواہان ہے اُسی پر رضامند ہے۔ اور اگر
جانے کہ خدا اسکی حیات کا خواہان ہے اُسی پر رضامند رہے اور اگر ان دونون سے آگاہ نہو مگر محض تحصیل معرفت و محبت
الٰہی کے لیے طول عمر خدا سے طلب کرے مستحسن و مطلوب ہے۔ اور انبیا کو جب تک تمام کمال حاصل نہین ہوتا تھا اکثر طلب
حیات اور دعا میں تاخیر کرتے خدا راضی و خوشنود ہو اسوقت تک ایسی دعا نہین کرتے تھے اور اگر انبیا علیہم السلام دنیا کے لیے
حیات کے خواہان ہوتے اپنے نفوس کو تحصیل رضاے الٰہی کے لیے مہالک عظیمہ مین نہ ڈالتے اور بسند معتبر حضرت
صادق سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا کا شب معراج ایک مرد پیر کیطرف گذر ہوا جو ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور
بہت سے اطفال اُسکے گرد جمع تھے۔ حضرت رسول خدا نے جبرئیل سے پوچھا یہ مرد پیر کون ہے جبرئیل نے کہا یہ آپکے پدر
حضرت ابراہیم ہین۔ پوچھا یہ اطفال کیسے ہین جو انکے گرد جمع ہین کہا یہ مومنون کے اطفال مردہ ہین کہ یہ انکو
غذا دیتے اور تربیت کرتے ہین۔ **فصل پانچوین** ۔ اولاد و امجاد و ازواج مطہرات آنحضرت کا بیان اور خانہ کعبہ
کا بنانا اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل کا وہان ساکن کرنا۔ بسند حسن بلکہ صحیح حضرت امام جعفر صادق سے منقول
ہے کہ حضرت ابراہیم نے شام کے جنگل مین نزول فرمایا اور جب حضرت اسمعیل ہاجرہ سے متولد ہوے سارہ کو اندوہ عظیم عارض
ہوا اسلیے کہ اُنسے کوئی فرزند پیدا نہین ہوا تھا۔ اور سارہ حضرت ابراہیم کو ہاجرہ کے بارہ مین بیحد تکلیف و آزار پہنچاتی تھین
اور اسی سبب سے حضرت ابراہیم غمگین رہتے تھے جب اس امر کی شکایت خدا سے کی حکم ہوا کہ عورت کی مثل استخوان
کج پہلو کے مانند ہے اگر اسکو اپنے حال پر رہنے دیتے ہو اُس سے متمتع ہوتے ہو اور اگر اسکو سیدھا کرنا چاہو ٹوٹ جاتی ہے
پھر خدا نے حکم دیا کہ اسمعیل و ہاجرہ کو سارہ کے پاس سے لے جاؤ اور کسی دوسرے مقام مین لیجاؤ۔ عرض کی خداوندا انکو

کہان لیجاؤن - فرمایا میرے حرم کیطرف لیجاؤ جسکو مینے اپنی کا محل و مقام مقرر کیا ہے اور جو شخص وہان داخل ہوگا امین رہیگا - تمام زمین سے پہلے مینے اس مقام کو پیدا کیا ہی اور وہ مکہ ہی - بعد اسکے جبرئیل اونکے لیے براق لائے اور حضرت ابراہیم و اسمعیل و ہاجرہ کو اوس براق پر سوار کر کے جانب مکہ روانہ ہوئے - حضرت ابراہیم جس مقام پر فضا سے گذر کرتے اور نخلستان درخت و زراعت وہان دیکھتے جبرئیل سے پوچھتے تھے کہ وہ مقام یہی ہے - جبرئیل کہتے نہین یہان تک کہ مکہ مین داخل ہوئے اور موضع خانہ کعبہ مین پہونچے - ابراہیم نے سارہ سے یہ عہد کیا تھا کہ جبتک اونکے پاس نہ پھر آینگے اپنی سواری سے نہ اوترینگے - جب اوس مقام مین پہونچے وہان ایک درخت تھا ہاجرہ نے اوس درخت پر ایک عباء الدی اور اپنے فرزند کو لیکر اوسکے سایہ مین بیٹھین حضرت ابراہیم نے اونکو وہان چھوڑ کر جب ارادہ کیا کہ سارہ کیطرف مراجعت کرین - ہاجرہ نے کہا اے ابراہیم ہمکو ایسے مقام مین کس پر چھوڑے جاتے ہو جہان نہ کوئی مونس ہے نہ آب و زراعت - ابراہیم نے کہا تمکو اوسکے اعتماد پر چھوڑے جاتا ہون جسنے مجھکو حکم دیا ہے کہ تمکو یہان چھوڑ جاؤن یہ کہکر وہان سے مراجعت کی - جب کدی پر پہونچے کدی ایک پہاڑ کا نام ہے جو ذی طوی مین واقع ہی - اوسوقت اسمعیل و ہاجرہ کی طرف نظر کی اور کہا اے میرے پروردگار بدرستیکہ مین نے اپنے بعض فرزندون کو اوس جنگل مین ساکن کیا ہی جہان زراعت نہین ہوتی - یعنے تیرے خانہ محترم کے نزدیک - اے میرے پروردگار یہان انکو مین نے اسلیئے ساکن کیا ہی کہ نماز کو برپا رکھین پس لوگون کے دلون کو پھیر دے تاکہ اونکی طرف مائل ہون اور اونکے خواہان رہین - اور اونکو میوہ جات عطا کر شاید کہ تیرا شکر ادا کرین - بعد اسکے وہان سے روانہ ہوئے اور ہاجرہ وہین رہین جب دن چڑھا اور آفتاب بلند ہوا اسمعیل پیاسے ہوئے اور پانی طلب کیا - ہاجرہ بیتاب ہوئین اور اوس جنگل کیطرف گئین جو صفا و مروہ کے درمیان ہی اور فریاد کی آیا اس جنگل مین کوئی مونس بھی ہی - حضرت اسمعیل وہان سے نظر نہ آتے تھے اسلیئے ہاجرہ کوہ صفا پر چڑھین وہان سے مروہ کے قریب ایک سراب نظر آیا اوسکو پانی تصور کر کے مروہ کی طرف روانہ ہوئین اور جب اوس مقام مین پہونچین جہان حجاج ہروله کرتے اور دوڑتے ہین حضرت اسمعیل پھر اونکی نظر سے غائب ہوگئے اور ہاجرہ اس خوف سے کہ مبادا اسمعیل کو کوئی آسیب پہونچے وہان سے اوس مقام تک دوڑین جہان سے اسمعیل اونکو نظر آئے - اسیطرح صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ دوڑین جب ساتوین مرتبہ کوہ مروہ کے قریب پہونچین اور اسمعیل کی طرف نظر کی دیکھا کہ اونکے پاؤن کے نیچے سے پانی جاری ہوا ہی اوسوقت اسمعیل کے پاس آئین اور اوس پانی کے گرد ریگ جمع کی تاکہ جاری ہو اور اسی سبب سے

اوسکو زمزم کہتے ہین۔ قبیلۂ جرہم ذوالمجاز و عرفات مین اوترے ہوے تھے۔ جب مکہ مین پانی ظاہر ہوا
طیور و جانور ان صحرائی پانی کے پاس جمع ہوے۔ قبیلۂ جرہم نے ان طائرون اور جانورون کو وہان
دیکھکر خیال کیا کہ شاید وہان پانی ظاہر ہوا ہے۔ جب وہان آئے دیکھا کہ ایک عورت اور ایک طفل
درخت کے نیچے بیٹھے ہین اور یہ پانی اونکے لیئے ظاہر ہوا ہے۔ ہاجرہؑ سے پوچھا تم کون ہو اور اس
طفل کی کیا کیفیت ہے کہا مین ابراہیمؑ خلیل الرحمن کے فرزند کی ماں ہون اور یہ فرزند اونکا ہے اور
خدا نے اونکو حکم دیا ہے کہ ہمکو یہان ساکن کرین۔ اون لوگون نے کہا اگر تم اجازت دو ہم لوگ بھی یہین
تمھارے پاس مقیم ہون۔ ہاجرہؑ بغیر اجازت ابراہیمؑ اونکو اجازت نہ دے سکین تیسرے روز جب
حضرت ابراہیمؑ بامجازحی الارض اونکے دیکھنے کو وہان آئے ہاجرہؑ نے کہا اے خلیل خدا ایک گروہ
جرہم کا یہان رہتا ہے وہ لوگ کہتے ہین اگر تم اجازت دو ہم تمھارے پاس آکر مقیم ہون آیا آپ اس امر
کی اونکو اجازت دیتے ہین۔ ابراہیمؑ نے فرمایا ہان۔ اوسوقت ہاجرہؑ نے قبیلۂ جرہم کو اجازت دی
اور اون لوگون نے وہان آکر اپنے خیمے نصب کیئے اور اونکے پاس اوترے۔ ہاجرہ و اسمعیل بھی اونسے
مانوس ہوئے۔ جب حضرت ابراہیم تیسری مرتبہ اونکے دیکھنے کو آئے اور لوگون کی کثرت اور آبادی
اونکے گرد دیکھی بہت خوش ہوئے۔ حضرت اسمعیلؑ نے وہین نشو و نما کی اور قبیلۂ جرہم کے ہر شخص نے
ایک ایک دو دو گوسفند حضرت کو اسمعیلؑ کو دیئے اور اس سبب سے بہت گلہ اونکے پاس جمع ہو گیا
جس سے اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ جب حضرت اسمعیلؑ حد بلوغ کو پہونچے خدا نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ خانۂ
کعبہ بناؤ مین عرض کی خداوندا کہان بناؤن۔ فرمایا اوسی مقام پر جہان کہ وہ خیمہ نصب کیا گیا تھا جسکو
مین نے آدمؑ کے لیئے بھیجا تھا اور اوسکی وجہ سے حرم روشن ہو گیا تھا اور طوفان نوح مین وہ خیمہ
پھر آسمان پر گیا ہے۔ بعد اسکے خدا نے جبرئیلؑ کو بھیجا اور جبرئیلؑ نے موضع خانۂ کعبہ کے گرد ابراہیمؑ کے آگاہ کرنے
کے لیئے خط کھینچ دیا پھر خدا نے کعبہ کے پائے حضرت ابراہیمؑ کے لیئے بہشت سے بھیجے اور حجرالاسود جو آدمؑ کے
لیئے بھیجا تھا وہ برف سے زیادہ سفید تھا مگر کافرون کے مس کرنے کے سبب سیاہ ہو گیا۔ بعد اسکے
ابراہیمؑ نے خانۂ کعبہ بنانا شروع کیا۔ حضرت اسمعیلؑ ذی طوی سے پتھر لاتے تھے۔ یہانتک کہ اوسکو نو گز
بلند کیا۔ اوسوقت خدا نے حجرالاسود کے مقام سے آگاہ کیا جو کوہ ابوقبیس مین پنہان تھا۔ ابراہیمؑ نے
اوسکو نکالکر جس جگہ کہ اب اسوقت نصب ہے وہان نصب کیا۔ اور خانۂ کعبہ کے واسطے دو دروازے
بنائے ایک جانب مغرب اور دوسرا جانب مشرق اور جو دروازہ جانب مغرب ہے اوسکو مستجار کہتے ہین
پھر کعبہ کی دیوارون پر چوبون کو رکھکر اوسکو خس سے پوشیدہ کیا اور حضرت ہاجرہ جو عبا کہ اونکو پاس

تھی اونکو کعبہ کے دروازے پر لٹکا کر کعبہ مین رہتی تھین - پھر خدا نے ابراہیم و اسمعیل کو حج کرنے کا حکم دیا - ماہ ذی الحجہ کی آٹھوین تاریخ جبرئیل نازل ہوے اور کہا اے ابراہیم اوٹھو اور اپنے لئے پانی جمع کرو - اوس زمانے مین منیٰ اور عرفات مین پانی نہ تھا اور اسی لئے ماہ ذی الحجہ کی آٹھوین تاریخ کو روز ترویہ کہتے ہین ترویہ کے معنے سیرابی کے ہین - پھر جبرئیل اونکو منیٰ مین لیگئے اور رات کو وہین رہنے اور مناسک حج اونکو سکھائے جیساکہ آدم کو سکھائے تھے - جب حضرت ابراہیم خانۂ کعبہ کو بنا چکے کہا خداوندا اس مقام کو وہ شہر مقرر کر جو ہر شہر سے امین ہو اور یہان کے رہنے والون مین سے جو کوئی خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لاوے اوسکو میوے عطا فرما - امام علیہ السلام نے فرمایا میوے سے یہان دل مراد ہین یعنے انکی محبت لوگون کے دلون مین جاگزین کر کہ لوگ اطراف عالم سے انکے پاس آیا کرین - اور دوسری حدیث صحیح مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب ابراہیم نے اسمعیل کو مکہ مین چھوڑا اسمعیل پیاسے ہوے صفا و مروہ کے درمیان ایک درخت تھا ہاجرہ کوہ صفا پر جا کر استادہ ہوئین اور فریاد کی کہ اس جنگل مین کوئی مونس بھی ہے - کسی نے جواب نہ دیا - پھر کوہ مروہ پر جا کر یہی ندا کی مگر کسی نے جواب نہ دیا پھر کوہ صفا پر آکر آواز دی اور کسی نے جواب نہ دیا - اسیطرح ہاجرہ نے سات مرتبہ کیا اور اسی سبب کر یہ سنت مقرر ہوئی کہ حجاج سات مرتبہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرین - بعد اسکے جبرئیل ہاجرہ کے پاس آئے اور پوچھا تم کون ہو - کہا مین ابراہیم کے فرزند کی مادر ہون - پوچھا ابراہیم نے کسکے اعتماد پر تمکو یہان چھوڑا - کہا جسوقت ابراہیم نے یہان سے پھر جانے کا ارادہ کیا مین نے بھی اون سے یہی پوچھا تھا اونھون نے جواب دیا مین خداوند عالم کے اعتماد پر تمکو چھوڑتا ہون - جبرئیل نے کہا تمکو اونکے اعتماد پر چھوڑا ہے جو ضرور تمھاری کفالت کریگا - امام علیہ السلام نے فرمایا اوس زمانے مین لوگ اس سے احتراز کرتے تھے کہ اونکا گذر مکہ کی جانب ہو اسلیئے کہ وہان پانی نہ تھا - حضرت اسمعیل تشنگی کے سبب پانون زمین پر رگڑتے تھے ناگاہ آب زمزم اونکے قدمون کے نیچے سے جاری ہوا - جب ہاجرہ اسمعیل کے پاس آئین دیکھا کہ اونکے قدم کے نیچے سے پانی جاری ہے اوسکے گرد مٹی جمع کردی کہ بہہ نہ جائے اور اگر ایسا نکرتین وہ پانی ہمیشہ جاری رہتا - جب طائرون نے وہ پانی دیکھا اوسکے گرد جمع ہوے اتفاقاً ایک گروہ سوارون کا یہین سے آتا تھا اون طائرون کو وہان جمع دیکھکر کہا یہ ضرور پانی کے گرد جمع ہوے ہین - پھر وہان آئے اور ہاجرہ نے اونکو پانی پلایا - اون لوگون نے اسکے عوض بہت سا طعام ہاجرہ کو دیا - اور حق تعالیٰ نے اوس پانی کے سبب اونکی روزی جاری کی - ہمیشہ قافلے اوسطرف سے گذر کرتے تھے اور اوس پانی سے منتفع ہوکر اونکو طعام دیتے تھے - اور بسند معتبر دیگر آنحضرت سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے ابراہیم کو

حکم دیا کہ حج کو جاؤ۔ اور اسمٰعیل کو بھی اپنے ساتھ لیجاؤ اور اونکو حرم مین ساکن کرو۔ حضرت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ
ایک شتر سرخ پر سوار ہو کر حج ادا کرنے گئے۔ جبرئیلؑ کے سوا اور کوئی شخص اونکے ہمراہ نتھا۔ جب حرم
مین پہونچے جبرئیلؑ نے کہا اے ابراہیمؑ تم اور اسمٰعیل یہان اوترکر حرم مین داخل ہونے کے قبل غسل کرو
دونون نے اوترکر غسل کیا۔ پھر جبرئیلؑ نے احرام باندھنے کا طریقہ اونکو بتایا۔ اونھون نے ایسا ہی کیا
پھر کہا تلبیہ کہنے مین اپنی آوازین بلند کرین اور وہ چارون تلبیہ کہین جنکو تمام پیغمبرون نے کہا ہی بعد
اسکے اونکو صفا کیطرف لائے۔ جب وہان اپنے شتر سے اوترے جبرئیلؑ اونکے درمیان استادہ ہوئے اور کعبہ
کیطرف منھ کرکے اللہ اکبر کہا۔ ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ نے بھی اللہ اکبر کہا۔ پھر جبرئیلؑ نے الحمد للہ کہا اور خدا کی تمجید و
ثنا کی۔ اونھون نے بھی ایسا ہی کہا جیسا کہ جبرئیلؑ نے کہا تھا۔ پھر جبرئیلؑ اونکو ساتھ لیکر خدا کی حمد و ثنا کرتے
ہوئے وہان سے روانہ ہوئے یہان تک کہ اونکو حجر الاسود کے پاس لائے اور کہا کہ حجر پہ ہاتھ پھیرو اور اسکو بوسہ
دو پھر اونسے سات مرتبہ طواف کرنے کو کہا بعد اسکے مقام ابراہیمؑ مین استادہ کیا اور کہا یہان دو رکعت نماز
پڑھو۔ پھر حج کے تمام مناسک اونکو سکھا کر کہا یہ مناسک بجا لاؤ۔ جب تمام مناسک سے فارغ ہوئے اوسوقت
ابراہیمؑ سے کہا کہ اب یہان سے مراجعت کرو حضرت اسمٰعیلؑ تنہا مکہ مین رہگئے اور کوئی شخص اونکے ہمراہ
نتھا۔ پھر دوسرے سال خدا نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ حج کے واسطے جاؤ اور خانۂ کعبہ بنا کرو۔ اس سے
پہلے عرب بھی حج کرنے جاتے تھے مگر خانۂ کعبہ کہنہ و بوسیدہ ہو گیا تھا اور چند نشان اوسکے باقی رہگئے
تھے لیکن اوسکے حدود معروف و مشہور تھے۔ جب عرب نے حج کے بعد مراجعت کی اسمٰعیلؑ نے پتھر جمع
کرکے خانۂ کعبہ مین رکھے پھر حق تعالیٰ نے جسوقت خانۂ کعبہ بنانے کا حکم دیا ابراہیمؑ آئے اور کہا۔ ای فرزند
خدا نے مجھکو حکم دیا ہی کہ خانۂ کعبہ کو بنا کرون پھر وہان سے خاک و سنگ ہٹا کر اصلی نیو تک پہونچے اور کعبہ
کی زمین ایک سنگ سرخ تھی اوسوقت خدا نے وحی نازل فرمائی کہ کعبہ کی بنا اس سنگ پر قائم کرو اور
چار فرشتون کو پتھر جمع کرنے کے واسطے بھیجا۔ ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ پتھر رکھکر دیوار بلند کرتے تھے اور فرشتے
اونکو پتھر لا دیتے تھے یہانتک کہ دیوارون کو بارہ گز بلند کیا اور دو دروازے رکھے تاکہ لوگ ایک دروازے
سے داخل ہون اور دوسرے دروازے سے باہر نکلین پھر اون دروازون کی چوکھٹ درست کی اور
دروازون پر حلقہ ہائے آہن لٹکائے مگر خانۂ کعبہ عریان تھا۔ جب اہل قبائل مکہ مین وارد ہوئے اسمٰعیلؑ
نے قبیلۂ حمیر کی ایک عورت دیکھی اور اوسکو بہت پسند کیا پھر اس خیال سے کہ وہ بے شوہر ہے خدا سے
دعا مانگی کہ اوس عورت کے وصال و نکاح سے اونکو بہرہ مند کرے۔ مگر دراصل اوس عورت کا شوہر تھا
خدا نے اوسکے شوہر پر مرگ کو مقدر کیا۔ جب اوسنے وفات کی وہ عورت مرگ شوہر کے حزن و اندوہ کے

سبب مکہ مین رہگئی - پھر خدا نے اوسکا حزن و غم صبر و شکیبائی سے بدل دیا اور اسمعیلؑ نے اوس سے نکاح کیا -
وہ عورت نہایت دانشمند و مطیع تھی - جب حضرت ابراہیمؑ حج کرنے آئے اسمعیلؑ طائف کیطرف گئے تھے
تاکہ اپنے اہل و عیال کے لیئے آزوقہ لائین - اوس عورت نے ایک مرد پیر گرد آلود دیکھے ابراہیمؑ کو دیکھا
ابراہیمؑ نے اوس سے پوچھا تمھارا حال کیسا ہے - کہا ہم بہت اچھے حال مین ہین - پھر اسمعیلؑ کا حال پوچھا - اوس
نے اونکی بہت تعریف کی اور کہا اونکا حال بھی بہت اچھا ہے - پھر اوس سے پوچھا تو کس قبیلہ کی ہے - کہا مین
قبیلہ حمیر کی ہون - بعد اسکے ابراہیمؑ نے وہان سے مراجعت کی مگر اسمعیلؑ سے ملاقات نہوئی - اور
مراجعت کے وقت ایک خط لکھکر اوسکو دیا کہ جب تیرا شوہر آئے یہ خط اوسکو دینا - جب اسمعیلؑ پھر
آئے اور وہ خط پڑھا اپنی زوجہ سے فرمایا تو جانتی ہے کہ وہ مرد پیر کون تھا - کہا مین نے اوسکو تمسے بہت
مشابہ پایا - اسمعیلؑ نے کہا وہ میرے پدر بزرگوار تھے - اوس عورت نے کہا - یا سوأتاہ اسمعیلؑ
نے کہا کسلئے یہ کہتی ہو کیا اونکی نظر تیری اعضا بدن پر پڑی - کہا نہین مگر مجھکو یہ خوف ہے کہ اونکی خدمت
مین کوئی تقصیر مجھسے نہوئی ہو - پھر اوس زن عاقلہ نے ایک دن اسمعیلؑ سے کہا اگر آپ اجازت دین
خانہ کعبہ کے دونون دروازون پر دو پردے لٹکاؤن ایک اسطرف اور دوسرا اوسطرف - حضرت اسمعیلؑ
نے اجازت دی اور اوسنے دو پردے تیار کیئے جسکا طول بارہ گز تھا - جب وہ پردے دروازون سے
لٹکائے زوجہ اسمعیلؑ کو بہت اچھے معلوم ہوئے اوسوقت اسمعیلؑ سے کہا اگر آپ اجازت دین خانہ کعبہ کے
لیئے ایک پوشش بناؤن اور تیار کرون جو تمام کعبہ کو پوشیدہ رکھے اسلیئے کہ دیوار کعبہ کے پتھر بدنما ہین -
حضرت اسمعیلؑ نے اجازت دی اور اوسنے بہت سا پشم جمع کرکے اپنے قبیلہ مین کاتنے کے لیئے بھیجا -
اوسوقت سے عورتون کے درمیان یہ امر سنت قرار پایا کہ اس بارہ مین ایک دوسرے کی مدد طلب کرین
زوجہ اسمعیلؑ نے بسرعت کام کرنا شروع کیا اپنے قبیلہ اور اپنے دوستون سے اس کام مین مدد لی -
اور جسطرف کی پوشش تیار ہوتی تھی اوسطرف لٹکا دیتی تھی - جب موسم حج کا آیا ایک طرف کی پوشش
باقی رہگئی اور تیار نہوسکی - اسمعیلؑ سے پوچھا جس طرف کی پوشش نہین ہے اوسکی کیا تدبیر کیجائے
آخر اوسطرف بھی خرمے کے پتون کی پوشش درست کرکے لٹکا دی اور موسم حج مین عرب کے قبیلے اسقدر
بکثرت آئے جو پیشتر کبھی نہ آئے تھے اور وہان چند ایسے امور تازہ دیکھے جو اونھین بہت پسند آئے
باہم مشورہ کیا کہ اس گھر کی تعمیر کرنے والے کیلئے اگر ہم لوگ ہدیہ لایا کرین بہت مناسب ہے - اوسی وقت
سے خانہ کعبہ کے واسطے ہدیہ مقرر ہوا - پھر عرب کے ہر ایک قبیلہ کے لوگ خانہ کعبہ کیلئے سونا چاندی اور
دوسری چیزین بطریق ہدیہ لائے اور حضرت اسمعیلؑ کے پاس بہت مال جمع ہوگیا - جب کعبہ کے اوس جانب

کی بھی پوشش تیار ہو گئی جب طرفہ خرمے کے پتوں کی پوشش تھی وہ بھی لٹکا دیئے اور برگ خرما کی پوشش
ڈالی مگر خانۂ کعبہ کی سقف نہ تھی۔ حضرت اسمعیلؑ نے ستون ہائے چوبی جیسا کہ متعارف ہے اوسپر رکھکر خرمے
کے پتوں اور لکڑیوں سے اوسکو پوشیدہ کیا اور اوسپر مٹی ڈال دی۔ جب دوسرے سال عرب کے قبیلے
آئے اور خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے دیکھا کہ خانۂ کعبہ کی عمارت زیادہ ہوئی ہے پھر باہم مشورہ کیا کہ اسکے
تعمیر کرنے والے کیلئے ہدی زیادہ کریں لیں دوسرے سال ہدی زیادہ لائے۔ حضرت اسمعیلؑ متفکر تھے کہ
ہدی کو کیا کریں۔ حق تعالیٰ نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ ہدی کو ذبح کرکے حاجیوں کی مہمانی کریں۔ پھر
اسمعیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے قلت آب کی شکایت کی اوسوقت خدا نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ حاجیوں کو پانی
پینے کے لیے ایک کنواں کھودو۔ پھر جبرئیلؑ نازل ہوئے اور چاہ زمزم اونکے واسطے کھودا تا اینکہ اوسمیں
پانی ظاہر ہوا اوسوقت ابراہیمؑ کو کہا اسکے چاروں طرف چار بیلچے مارو اور بسم اللہ کہو۔ ابراہیمؑ نے اوس
گوشہ پر جو کعبہ کی طرف ہے پہلے بیلچہ مارا اور بسم اللہ کہا۔ وہاں سے ایک چشمہ جاری ہوا اسیطرح کنوئیں کے
چاروں طرف بسم اللہ کہکر ایک ایک بیلچہ مارا اور ہر طرف سے ایک چشمہ جاری ہوا جبرئیلؑ نے کہا اے
ابراہیمؑ یہ پانی پیو اور دعا کرو کہ اس پانی میں تمھاری اولاد کے لیئے خدا برکت عطا کرے۔ پھر حضرت
ابراہیمؑ و جبرئیلؑ دونوں کنوئیں سے باہر نکلے۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ پانی اپنے سر اور بدن پر ڈالو پھر خانۂ کعبہ کا
طواف کرو اسلئے کہ خدا نے یہ پانی تمھارے فرزند اسمعیلؑ کے لیئے عطا کیا ہے۔ بعد اسکے ابراہیمؑ نے کعبہ کو مراجعت
کی اور اسمعیلؑ اونکی مشایعت کے واسطے بیرون حرم تک آئے اور حضرت ابراہیمؑ کے روانہ ہونیکے بعد حرم میں
پھر گئے۔ حق تعالیٰ نے اسمعیلؑ کو اوس زن حمیریہ سے ایک فرزند عنایت فرمایا اوسوقت تک اسمعیلؑ کا
کوئی فرزند نہ تھا۔ اسمعیلؑ نے اوس عورت کے بعد چار عورتوں سے نکاح کیا اور خدا نے ہر ایک عورت
سے ایک فرزند عطا فرمایا۔ جب حج کا موسم قریب آیا حضرت ابراہیمؑ نے رحلت فرمائی اور اسمعیلؑ کو اس
واقعہ کی خبر نہ تھی۔ حج کے موسم میں اپنے باپ سے ملاقات کرنے کے لیئے مستعد و آمادہ تھے ناگاہ جبرئیلؑ نازل
ہوئے اور اسمعیلؑ کو حضرت ابراہیمؑ کی تعزیت دیکر کہا اے اسمعیلؑ اپنے پدر بزرگوار کے ماتم میں کوئی کلام ایسا
نہ کہو جو خشم خدا کا باعث ہو۔ ابراہیمؑ اوسکے بندوں میں سے ایک بندہ تھا خدا نے اپنے جوار رحمت میں اسکو
طلب فرمایا اور اونھوں نے قبول کیا۔ اور تم بھی ایک روز اپنے پدر بزرگوار سے ملحق ہوگے۔ حضرت اسمعیلؑ کا
ایک چھوٹا فرزند تھا اوسکو بہت دوست رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ اونکے بعد نبوت و خلافت اوسکو ملے
مگر خدا نے منظور نہ کیا اور دوسرے فرزند کو اونکا وصی اور جانشین مقرر فرمایا۔ جب حضرت اسمعیلؑ کے
وفات کا زمانہ آیا جس فرزند کو خدا نے خلافت کے لیئے مقرر کیا تھا اوسکو طلب کرکے وصیت کی اور کہا اے فرزند

جب تیری وفات کا وقت آئے اپنی اولاد سے کسیکو اپنا وصی مقرر کر جیسا کہ مین نے تجھکو مقرر کیا ہی مگر جب تک کہ خدا کسی کو معین نکرے تو اپنی جانب سے کسی کو معین نہ کرنا - اور ہمیشہ یہی قاعدہ جاری رہا کہ کوئی امام دنیا سے نہین جاتا جب تک کہ خدا اوسکے وصی سے اوسکو آگاہ نکرے - اور بسند معتبر دیگر منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادقؑ سے عرض کی کہ ہم مین سے کچھ لوگ کہتے ہین کہ ابراہیمؑ نے تیشہ سے ایک خم پر اپنا ختنہ کیا - فرمایا سبحان اللہ ایسا نہین جیسا کہ کہتے ہین بلکہ یہ لوگ دروغگو ہین - راوی نے عرض کی آپ حقیقت حال ارشاد فرمائیے - فرمایا انبیا کا غلاف ساتوین روز ناف کے ساتھ گر جاتا تھا - اور جب حضرت اسمعیلؑ پیدا ہوئے اونکا غلاف بھی ناف کے ساتھ گر گیا - مگر حضرت سارہؑ نے حضرت ہاجرہؑ کو اون امور مین سرزنش کی جیسے کنیزون کی سرزنش کرتے ہین شاید اوس سے سیاہی رنگ اونکی مراد ہو - ہاجرہؑ بہت روئین اور یہ امر اونپر بہت گران گذرا حضرت اسمعیل بھی اپنی مان کو روتے دیکھکر رونے لگے - اس اثنا مین ابراہیمؑ گھر مین آئے اور اسمعیلؑ سے رونے کا سبب پوچھا - اسمعیلؑ نے کہا سارہ نے میری مادر کو اسطرح سرزنش کی وہ رونے لگین اور مین بھی اونکے رونے کے سبب رو رہا ہون - ابراہیمؑ یہ سنکر اپنی عبادتگاہ مین گئے اور خدا سے مناجات کی کہ وہ امور ہاجرہؑ سے زائل ہو جائین اور اونکی دعا قبول ہوئی - جب حضرت سارہؑ سے اسحقؑ پیدا ہوے ساتوین روز اونکی ناف گر گئی مگر غلاف نگرا - حضرت سارہؑ یہ حال دیکھکر بیتاب ہو گئین اور جب ابراہیمؑ گھر مین آئے کہا اے ابراہیمؑ یہ کیا امر جدید آل ابراہیمؑ اور پیغمبرون کی اولاد مین حادث ہوا کہ تمھارے فرزند اسحقؑ کی ناف کے ساتھ غلاف نہین گرا - ابراہیمؑ اپنی عبادتگاہ مین گئے اور خدا سے مناجات اور اس حال کی شکایت کی - حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ اے ابراہیمؑ سارہؑ نے ہاجرہ کو جو سرزنش کی تھی اوسکے سبب یہ امر واقع ہوا اور مین نے قسم کھائی ہی کہ اوس سرزنش کے بعد جو سارہؑ نے ہاجرہ کو کی ہے انبیاء کی اولاد سے کسی کا غلاف نہ گراونگا اب تم اسحقؑ کا آہن سے ختنہ کرو اور گرمی آہن کا مزہ اوسکو چکھا دو - اوسوقت ابراہیمؑ نے اسحقؑ کا ختنہ آہن سے کیا - بعد اسکے یہی سنت جاری ہوئی کہ لوگ اپنی اولاد کا آہن سے ختنہ کیا کرین - اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہی کہ منی مین رمی جمرات کا سبب یہ ہے کہ جب جبرئیلؑ نے ابراہیمؑ کو مناسک حج سکھائے جمرۂ اول کے پاس شیطان لعین ابراہیمؑ کے سامنے آیا جبرئیلؑ نے کہا اسکو پتھر مارو - حضرت ابراہیمؑ نے جب سات پتھر مارے وہ زمین مین غائب ہو گیا اور پھر دوسرے جمرہ کے پاس ظاہر ہوا پھر سات پتھر اوسکو مارے اور وہ زمین مین غائب ہو گیا پھر تیسرے جمرے کے پاس ظاہر ہوا پھر اوسکو سات پتھر مارے وہ زمین مین غائب ہو گیا اور اوسکے بعد پھر نظر نہ آیا - اور بسند معتبر و صحیح حضرت امام رضاؑ سے منقول ہی کہ سکینہ ایک ہوا ہے

وینک کا نام ہی جو بہشت سے باہر آتی ہی اور اوسکی صورت انسان کی صورت کے مانند ہے اور اوسکی
مہک بہت معطر اور خوشبو ہی۔ وہ ہوا ابراہیم پر نازل ہوئی تھی جبکہ وہ خانۂ کعبہ بناتے تھے اور وہ ہوا خانۂ
کعبہ کے اساس مین حرکت کرتی تھی اور ابراہیم اوسکے پیچھے پیچھے خانۂ کعبہ کے پائے بناتے تھے۔ اور ابن
عباس سے منقول ہے کہ پیشتر اسپان عربی تمام جانوران وحشی کے مانند ملک عرب مین رہتے تھے۔ جب
حضرت ابراہیم و اسمعیل نے خانۂ کعبہ کے پائے بلند کیئے خدا نے ابراہیم پر وحی نازل فرمائی کہ مین نے
ایک خزانہ تمکو عطا کیا جو تمسے پہلے کسی کو نہین دیا تھا۔ پس ابراہیم و اسمعیل نے اوس پہاڑ پر جسکو جیاد
کہتے ہین چڑھکر گھوڑون کو طلب کیا اور یہ ندا کی۔ الا ھلا الا ھلم پس تمام ملک عرب مین کوئی
گھوڑا باقی نہ رہا جو وہان حاضر ہوکر اونکا مطیع و فرمان بردار نہوا ہو۔ گھوڑون کو اسی سبب سے جیاد
کہتے ہین اور احادیث معتبرۂ بسیار مین حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ جب
حضرت ابراہیم و اسمعیل خانۂ کعبہ بنا چکے خدا نے حضرت ابراہیم کو حکم دیا کہ حج کے واسطے لوگون کو ندا
کرین۔ ابراہیم کعبہ کے کسی رکن پر کھڑے ہوے۔ اور دوسری روایت کے مطابق مقام پر کھڑے
ہوے اور مقام کو وہ ابوقبیس کے برابر بلند ہوگیا اوسوقت لوگون کو حج کے واسطے ندا کی اور خدا نے
اونکی صدا تمام مخلوقات کے کان تک پہونچائی جو اپنے باپ اور مان کے صلب و رحم مین تھے اور قیامت
تک پیدا ہونگے۔ پس تمام خلائق نے مردون کے صلب اور عورتون کے رحم سے اوسکے جواب مین کہا
لَبَّیْکَ دَاعِیَ اللّٰہِ لَبَّیْکَ دَاعِیَ اللّٰہِ جسنے ایک بار لبیک کہی وہ ایک بار حج کرتا ہی اور جسنے دوبار
کہی وہ دوبار اور جسنے پانچ بار کہی وہ پانچ بار حج کرتا ہی اور جسنے لبیک نہین کہی وہ حج نہین کرتا
اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت امام رضا سے منقول ہی کہ سب سے پہلے جو اسپان عربی پر سوار ہوا
وہ حضرت اسمعیل تھے اونسے پہلے اسپان عربی وحشی تھے اور اونپر سوار نہین ہوسکتے تھے۔ حق تعالے
نے ان گھوڑون کو حضرت اسمعیل کے لیئے کوہ منیٰ کے پاس جمع کیا تھا اور اسی سبب سے گھوڑون کو عراب
بھی کہتے ہین۔ یعنے حضرت اسمعیل جو عرب تھے پہلے انپر سوار ہوے۔ اور حضرت امام محمد باقر سے منقول
ہے کہ دختران انبیا پیغمبر حائض نہین ہوتی تھین کہ اسلیئے کہ حیض عقوبت مین داخل ہے مگر دختران
انبیا سے جو سب کے پہلے حائض ہوئین وہ حضرت سارہ تھین۔ اور بسند معتبر صحیح حضرت صادق
سے منقول ہی کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اسلیئے سنت قرار پایا کہ ابراہیم جب اس مقام
پر پہونچے شیطان اونکے سامنے آیا جبرئیل نے کہا اسپر حملہ کرو۔ شیطان وہان سے بھاگا اور ابراہیم
اوسکے پیچھے دوڑے۔ اور فرمایا کہ منیٰ کو اسلیئے منیٰ کہتے ہین کہ اوس مقام پر جبرئیل نے حضرت ابراہیم

سے کہا کہ بیان جو تمکو منظور ہو اوسکی تمنا کرو اور اپنے پروردگار سے اوسکو مانگو- اور عرفات کو
اسلیئے عرفات کہتے ہین کہ جب زوال شمس کا وقت آیا جبرئیلؑ نے ابراہیمؑ سے کہا کہ اپنے گناہون کا
اعتراف کرو اور مناسک حج کو پہچانو- پھر جب آفتاب غروب ہوا کہا اِزْدَلِفْ اِلَی الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ
یعنی مشعر الحرام کے نزدیک جاؤ- اسی لیئے مشعر کو مزدلفہ کہتے ہین- اور حدیث صحیح مین منقول ہے کہ
آنحضرتؑ سے پوچھا کہ حضرت سارہؑ کس لیئے کہا کرتی تھین کہ خداوندا اوس فعل پر میرا مواخذہ نکر جو
مین نے ہاجرہؑ کی نسبت کیا ہے- فرمایا ہاجرہ کا ختنہ کیا تھا تاکہ اوسکی معیوبی کا باعث ہو مگر وہ اوسکی
حسن کی زیادتی کا باعث ہوا اور بعد اسکے یہ سنت جاری ہوئی کہ عورتون کا ختنہ کیا کرین- اور
بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب خدا سے سوال کیا کہ میرے
فرزندون کو جنھین مین نے مکہ مین ساکن کیا ہے میوہ عطا فرما- اوسوقت خدا نے اردن کی ایک
قطعہ زمین کو جو ملک شام مین ہے حکم دیا کہ اپنے باغون اور میوون کے ساتھ اپنے مقام سے جدا ہو کر
مکہ کیطرف روانہ ہو- جب وہ زمین کا قطعہ مکہ مین پہونچا سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کر کے اوس
جگہ ٹھہرا جسکو طائف کہتے ہین- اور خانہ کعبہ کے طواف کرنے کے سبب اوسکا نام طائف ہوا- اور
بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ابراہیمؑ کے دو فرزند تھے مگر فرزند کنیز دوسرے فرزند سے
بہتر تھا- پھر فرمایا جسوقت ملائکہ حضرت ابراہیمؑ کے لیئے ولادت اسحٰقؑ کی بشارت لائے جیسا کہ حق تعالیٰ
نے فرمایا ہے وَامْرَاَتُهٗ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ ضحک سے خندہ مراد نہین بلکہ حیض مراد ہے یعنے اوسکی
زوجہ کھڑی تھی جب یہ بشارت سُنی اوسیوقت حائض ہوئی- اوسکی عمر نوّے برس کی اور ابراہیمؑ
کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اوسکی قوم نے جب اسحٰقؑ کو دیکھا از روے تعجب کہا کہ ان دونون
مرد و عورت کا حال عجیب و غریب ہے اس سن مین کہتے ہین کہ یہ طفل ہمارا فرزند ہے- جب حضرت
اسحٰقؑ بڑے ہوے اپنے باپ سے اسقدر مشابہ تھے کہ لوگون کو دھوکا ہوتا تھا اور باپ بیٹے مین
فرق نکر سکتے تھے- یہانتک کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی داڑھی سفید کی اور اسکی وجہ سے
دونون مین فرق ظاہر ہوا- حضرت ابراہیمؑ نے ایک دن اپنی ریش اپنے منھ کی طرف جھکائی آئینہ
ایک موئے سفید نظر آیا- عرض کی خداوندا یہ کیا ہے- فرمایا یہ تیرا وقار ہے- عرض کی خداوندا میرا
وقار زیادہ کر- اور حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جب اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ بڑے ہوے ایک
دن باہم دوڑتے تھے- اسمٰعیلؑ اسحٰقؑ پر سبقت لیگئے حضرت ابراہیمؑ نے اسمٰعیلؑ کو اوٹھا کر اپنے دامن
مین بٹھالیا اور اسحٰقؑ کو اپنے پہلو مین بٹھایا- حضرت سارہؑ یہ حال دیکھکر خشمناک ہوئین اور

کہا اب یہ نوبت پہونچی ہے کہ میرے فرزند کو کنیز کے فرزند کے برابر نہیں سمجھتے اور میرے فرزند پر
اوسکو تفضیلات دیتی ہو۔ اب اسکو یہان سے اور کہین لیجاؤ اور میرے پاس نہ رکھو۔ ابراہیمؑ نے
اسمعیلؑ و ہاجرہ کو مکہ مین لیجا کر رکھا۔ جب انکے کھانے کا سامان ختم ہو گیا اور ابراہیمؑ نے چاہا کہ
وہان سے مراجعت فرمائین تاکہ اونکے لیئے آذوقہ جمع کرین اوسوقت ہاجرہ نے کہا مجھکو یہان کسکے
سپرد کرتے ہو۔ فرمایا تمکو خداوند عالم کے سپرد کرتا ہون۔ ابراہیمؑ کے جانے کے بعد جب اسمعیلؑ و
ہاجرہ گرسنہ ہوئے جبرئیلؑ آکر ہاجرہ سے پوچھا کہ ابراہیمؑ نے تمکو کسکے سپرد کیا ہے۔ کہا ہمکو خدا کے سپرد کیا ہے
جبرئیلؑ نے کہا تمکو اوسکے سپرد کیا ہے جو تمھارے لیئے کافی ہے۔ بعد اسکے ہاجرہ کا ہاتھ ایک جگہ زمین پر رکھکر
اوسکو پیچ دیا ناگاہ ایک چشمۂ آب وہان سے جاری ہوا۔ ہاجرہ نے مشک اوٹھا کر اوسمین پانی بھرنا
چاہا کہ مبادا وہ چشمہ باقی نہ رہے۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ پانی ہمیشہ تمھارے لیئے باقی رہیگا اب تم اپنے فرزند
کو یہ پانی پلاؤ۔ ہاجرہ و اسمعیلؑ نے وہ پانی پیا اور اوس سے اپنی زندگی بسر کی۔ جب ابراہیمؑ وہان
تشریف لائے یہ حال اونسے بیان کیا۔ فرمایا وہ شخص جبرئیلؑ تھے۔ اور بسند حسن حضرت صادقؑ سے
منقول ہے کہ حضرت اسمعیلؑ نے قوم عمالقہ کی ایک عورت سے نکاح کیا جسکا نام اسامہ تھا۔ ایکبار
حضرت ابراہیمؑ کو اسمعیلؑ کی ملاقات کا اشتیاق ہوا۔ اور مکہ کیطرف جانے کے لیئے اپنے خچر پر سوار
ہوئے اوسوقت سارہ نے اونسے عہد لیا کہ جب تک وہان سے پھر نہ آئین تب تک اپنے خچر سے نہ
اوترین۔ ابراہیمؑ جب مکہ مین پہونچے ہاجرہ کی رحلت ہو چکی تھی وہان زوجۂ اسمعیلؑ کو دیکھا
اوس سے پوچھا تیرا شوہر کہان ہے۔ جواب دیا شکار کو گیا ہے۔ پھر پوچھا تمھارا حال کیسا ہے کہا ہمارا حال
سخت ہے اور بدشواری زندگی بسر ہوتی ہے۔ اوس عورت نے نہ ابراہیمؑ کا حال پوچھا نہ اونسے
اوترنے کو کہا۔ ابراہیمؑ نے فرمایا جب اسمعیلؑ شکار سے پھر آئے اوس سے کہنا کہ ایک مرد پیر یہان آیا
تھا اونے کہا ہے کہ اس گھر کی چوکھٹ بدل دے جب اسمعیلؑ شکار سے پھرے اور گھاٹی سے اوپر آئے
بوئے پدر اونکے دماغ مین پہونچی۔ اسامہ کے پاس آئے اور پوچھا میرے جانے کے بعد کوئی شخص یہان
آیا تھا۔ کہا ہان ایک مرد پیر یہان آیا تھا اور تمکو پوچھتا تھا۔ اسمعیلؑ نے کہا اور کوئی بات بھی تجھسے کی
ہے۔ کہا ہان یہ کہا ہے کہ جب تیرا شوہر آئے اوس سے کہنا کہ ایک مرد پیر آیا تھا۔ اوسنے تجھکو حکم دیا ہے کہ اس
گھر کی چوکھٹ بدل دے۔ حضرت اسمعیلؑ نے یہ سنکر اوسیوقت اوسکو طلاق دی۔ پھر دوسری بار حضرت
ابراہیمؑ حضرت اسمعیلؑ کیطرف جانے کو سوار ہوئے اوسوقت بھی حضرت سارہؓ نے اونسے یہی عہد لیا کہ جبتک
وہان سے مراجعت نکرین اپنے مرکب سے نہ اوترین۔ ابراہیمؑ جب مکہ مین پہونچے پھر اسمعیلؑ وہان موجود نہ تھے

اور دوسری عورت سے نکاح کیا تھا ابراہیمؑ نے اوس سے پوچھا تیرا شوہر کہان ہی - اوسنے کہا خدا تجھکو
عافیت دی میرا شوہر شکار کو گیا ہے - پھر پوچھا تم لوگ کسطرح ہو - کہا ہم ازجملہ شائستگان ہین - پھر
پوچھا تمھارا حال کیسا ہی کہا ہمارا حال نیک ہی اور ہم نعمت و رفاہیت مین ہین خدا تمپر رحمت نازل کرے
اپنے مرکب سے اوترو اور اسمعیلؑ کے آنے تک یہان ٹھہرو - ابراہیمؑ نے انکار کیا پھر اوسنے بہت مبالغہ و
اصرار کیا مگر حضرت ابراہیمؑ راضی نہوئی آخر اوس عورت نے کہا تم اپنا سر جھکا دو کہ مین دھو دون اسلیئے
کہ تمھارے سر گرد آلود اور اوجھے ہوئے ہین - پس پانی لائی اور ایک پتھر بھی اونکے پاس لاکر رکھدیا -
ابراہیمؑ نے ایک پاؤن اوس پتھر پر رکھکر اپنا سر جھکایا اور دوسرا پاؤن رکاب مین تھا - اوسنے ایک
طرف اونکے سر کو دھو کر وہ پتھر دوسری طرف رکھدیا ابراہیمؑ نے اوسیطرح دوسرا پاؤن اوس پتھر پر
رکھا اور اوسنے دوسری طرف بھی اونکا سر دھویا - بعد اسکے حضرت ابراہیمؑ نے اوس عورت کو سلام کیا
اور فرمایا جب تیرا شوہر آئے اوس سے کہنا کہ ایک مرد پیر آیا تھا اوسنے کہا ہی کہ تیرے گھر کی چوکھٹ بہت
بہتر و خوب ہی اوسکی حفاظت و رعایت کر جب اسمعیلؑ وہان سے پھرے اور عقبہ یعنی گھاٹی سے اوپر
آئے بوئے پدر اونکے مشام مین پہونچی اپنی زوجہ سے پوچھا کوئی شخص یہان آیا تھا - کہا ہان ایک مرد
پیر آیا تھا اور یہ نشان اونکے قدم کے ہین جو اس پتھر مین ہین - اسمعیلؑ یہ سنتے ہی اوس پتھر پر گری
اور اپنے پدر بزرگوار کے نشانِ قدم کا بوسہ لیا - پھر حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت سارہؑ انبیا کی
اولاد سے تھین اور حضرت ابراہیمؑ نے اس شرط پر اونسے نکاح کیا تھا کہ کسی امر مین اونکی مخالفت نہ
کرین اور جس امر کی وہ خواہش کرین اوسکو قبول کرین بشرطیکہ مخالف حق نہو - اور حضرت ابراہیمؑ
ہیرہ کو ہر روز مکہ کو تشریف لیجاتے تھے اور پھر آتے تھے - اور حدیث صحیح مین آنحضرتؑ سے منقول ہے
کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمعیلؑ کے پاس جانے کی اجازت سارہ سے طلب کی - سارہ نے اس شرط
سے اجازت دی کہ رات کو پھر آئین اور اپنے مرکب سے نہ اوترین - راوی نے عرض کی یہ امر کیونکر ممکن
ہو سکتا تھا - فرمایا اونکے لیئے زمین پیچیدہ ہوتی تھی - اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جب اسمعیلؑ پیدا
ہوئے سارہ کو حسد و رشک ہوا اور خدا نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اونکی اطاعت کرو - بعد اسکے
سارہ نے کہا ہاجرہ کو ایسی جگہ لیجاکر رکھو جہان زراعت اور حیوانات دودھ دینے والے ہون - حضرت ابراہیمؑ
ہاجرہ کو کعبہ کے پاس لائے اوسوقت وہان نہ زراعت تھی نہ حیوان نہ پانی اور کوئی شخص وہان ساکن
نہ تھا - ہاجرہ کو وہان چھوڑ دیا اور روتے ہوئے مراجعت کی - اور قطب راوندی نے کہا ہی کہ جب اسمعیلؑ
سن شباب کو پہونچے سات بکریان بہم پہونچائین اور اصل مال انکا یہی تھا بعد اسکے نشو و نما کی اور

زبان عربی مین کلام کیا اور تیر اندازی سیکھی - پھر اپنی مان کی رحلت کے بعد قبیلہ جرہم کی ایک عورت سے نکاح کیا جسکا نام زعلہ یا عمادہ تھا پھر اوسکو طلاق دی اور اوس سے کوئی اولاد نہین پیدا ہوئی بعد اسکے سیدہ بنت حارث بن مضاض سے نکاح کیا اور اوس سے اولاد ہوئی - حضرت اسمعیلؑ کی عمر ایک سو سینتیس برس کی ہوئی اور حجر اسمعیل مین مدفون ہوے - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ کے منقول ہے کہ حضرت اسمعیلؑ کی عمر ایک سو تیس برس کی ہوئی اور مقام حجر مین اپنی مان کی قبر کے پاس مدفون ہوئے - ہمیشہ فرزندان اسمعیلؑ خانہ کعبہ کے والی اور حافظ و نگہبان تھے اور عدنان بن اود تک خلائق کے لیئے حج اور امور دین کے قائم و برپا رکھنے والے - اور دوسری حدیث صحیح مین آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ حضرت رسولخداؐ نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل بن ابراہیمؑ کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور اسحٰق بن ابراہیمؑ کی عمر ایک سو اسی برس کی تھی - مولف فرماتے ہین - جو کہ حضرت اسمعیلؑ کی عمر کے باب مین حدیثون مین اختلاف واقع ہوا ہے یہ بسبب تقیہ کے ہے یا بعض راویون سے سہو ہوا ہے اور بسند معتبر حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سے منقول ہے کہ جب ابراہیمؑ نے اسمعیلؑ و ہاجرہ کو مکہ مین چھوڑا اور اونکو وداع کیا اوسوقت اسمعیلؑ و ہاجرہ بہت روئے - ابراہیمؑ نے پوچھا تم کیون روتے ہو حالانکہ تمکو ایسی زمین پر چھوڑتا ہون جو خدا کے نزدیک تمام زمینون سے محبوب تر ہے اور اوسکا حرم ہے ہاجرہ نے کہا مجھکو گمان نہ تھا کہ کوئی پیغمبر ایسا کریگا جیسا کہ تمنے کیا - ابراہیمؑ نے کہا مین نے کیا کیا جواب دیا تم ایک زن ضعیفہ اور ایک طفل ضعیف کو جنسے اپنے امور کی تدبیر نہین ہو سکتی اس جنگل مین اونکو چھوڑے جاتے ہو جہان نہ کوئی آدمی اونکا مونس ہے نہ پانی ہے نہ زراعت ہے نہ شہر ہے - اسوقت ابراہیمؑ کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے اور کعبہ کے دروازے کے پاس آکر اپنے ہاتھ دروازے کے دونون طرف رکھے اور کہا خداوندا مین نے اپنی بعض ذریت کو تیرے گھر کے پاس جو باحرمت ہے ایسے جنگل مین ساکن کیا ہے جہان کوئی زراعت نہین ہے - اے پروردگار اسلیئے انکو یہان ساکن کیا ہے کہ نماز کو برپا رکھین پس چند لوگون کے دلون کو پھیر دے کہ انکی طرف مائل ہون اور انکو میوہ جات عطا فرما شاید کہ تیرا شکر کرین - حق تعالےٰ نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ کوہ ابو قبیس پر جاکر تمام مخلوقات خدا کو ندا کرین اور کہین کہ خدا اس گھر کے حج کا تمکو حکم دیتا ہے جو مکہ مین ہے اور صاحب حرمت ہے اور جو شخص کہ اس مکان تک آسکے اوسپر خدا کی جانب سے یہان کا آنا فرض ہے - حضرت ابراہیمؑ کوہ ابو قبیس پر گئے اور یہ آواز باندی کی حق تعالےٰ نے جمیع اہل مشرق و مغرب اور اون لوگون کے کان تک یہ آواز پہونچائی جو مشرق و مغرب کے درمیان رہتے ہین اور اس آواز کو تمام مخلوقات نے سُنا تمکو خدا نے مردون کی صلب اور عورتون

کے رحم مین قیامت تک مقدر کیا ہے اور اوسی وقت سے تمام خلق پر حج کرنا واجب ہوا - ایام حج مین
حجاج جو تلبیہ کہتے ہین وہ اوسی ندا کا جواب ہے جو حضرت ابراہیمؑ نے خدا کی جانب سے حج کرنے کیلئے
دی تھی - اور بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ کبوتران حرم اون کبوترون کی نسل مین
جنکو اسمعیلؑ بن ابراہیمؑ نے پرورش کیا تھا - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا کہ حجر خانۂ اسمعیلؑ ہے
اور ہاجرہ اور اسمعیلؑ کی قبر وہین ہے - اور حدیث صحیح مین فرمایا ہے کہ حجر خانۂ کعبہ مین داخل نہین
مگر اسمعیلؑ نے جب اپنی مادر ہاجرہ کو وہان دفن کیا ایک دیوار اوسکے گرد کھینچ دی تاکہ قبر پامال
ہو اور وہان اور پیغمبرون کی بھی قبرین ہین - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ حجر مین
تیسرے رکن کے پاس اسمعیلؑ کی دختران باکرہ مدفون ہین - اور حدیث حسن مین فرمایا ہے کہ
آیات بینات جنکا ذکر خدا نے قرآن مین فرمایا ہے کہ مکہ مین ہین وہ مقام ابراہیمؑ ہے یعنی حضرت
ابراہیمؑ ایک پتھر پر کھڑے ہوئے تھے اونکے قدم اوس پتھر مین دھنس گئے اور وہ نشان قدم
اب تک باقی ہے - اور حجر الاسود حضرت اسمعیلؑ کا گھر تھا - مؤلف فرماتے ہین - حضرت ابراہیمؑ
و اسمعیلؑ و اسحقؑ کے بعض حالات حضرت لوطؑ کے حالات مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ

فصل چھٹی - حضرت ابراہیمؑ کا ذبح فرزند پر مامور ہونا - بسند حسن بلکہ صحیح حضرت صادقؑ سے
منقول ہے کہ ماہ ذی الحجہ کی آٹھوین تاریخ زوال آفتاب کے قریب جبرئیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے پاس
آئے اور کہا اے ابراہیمؑ سیراب ہو یعنی اپنے اور اپنے اہل کے لئے پانی جمع کرو - اوسوقت مکہ اور
عرفات بیچ پانی نہ تھا پھر ابراہیمؑ کو منیٰ کی طرف لیگئے اور نماز ظہر و عصر و مغرب و عشا و صبح وہین ادا
کی - جب آفتاب طالع ہوا وہان سے عرفات کو روانہ ہوئے اور نمرہ مین ٹھہرے اور زوال
آفتاب کے وقت غسل کرکے نماز ظہر و عصر ایک اذان و دو اقامت سے بجالائے - اور اوسی مقام
پہ نماز پڑھی تھی جہان اب مسجد عرفات ہے - پھر جبرئیلؑ نے اونکو لیجاکر موقف مین استادہ کیا اور
کہا اے ابراہیمؑ اپنے گناہون کا اعتراف کرو اور مناسک حج کو پہچانو - پھر غروب آفتاب تک اونکو
وہین رکھا جب آفتاب غروب ہوا اونہون نے کہا اب یہان سے مراجعت کرو اور مشعر الحرام سے نزدیک
ہو - جب مشعر الحرام مین آئے نماز مغرب و عشا ایک اذان و دو اقامت سے ادا کی اور رات کو وہین رہے
جب صبح کی نماز سے فارغ ہوئے اونکو موقف سے آگے کیا اور منیٰ مین لاکر حکم دیا کہ جمرۂ عقبہ کی
طرف پتھر پھینکین اور اوس جمرے کے پاس ابلیس لعین حضرت ابراہیمؑ کے پاس آیا تھا اونکو ذبح
کرنے کا حکم دیا - جب حضرت ابراہیمؑ مشعر الحرام مین پہونچے نہایت شاد و خوشحال رات کو وہین رہے

اور خواب مین دیکھا کہ اپنے فرزند کو ذبح و قربانی کرو۔ حضرت ابراہیمؑ اوس فرزند کی مان کو بھی حج کے واسطے اپنے ہمراہ لائے تھے۔ جب منیٰ مین پہونچے اور حضرت ابراہیمؑ اور اونکی زوجہ نے رمی جمرہ سے فراغت حاصل کی اوسوقت حضرت ابراہیمؑ نے سارہ سے کہا تم کعبہ کی زیارت کو جاؤ اور فرزند کو اپنے پاس رکھ لیا پھر اوسکو جمرۂ وسطی تک لیگئے اور وہان اپنے فرزند سے مشورہ کیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہے کہ ابراہیمؑ نے کہا يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ یعنے اے میرے فرزند عزیز بدرستیکہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ تجھکو ذبح کرتا ہون پس نظر اور غور و تامل کر کہ تو کیا دیکھتا ہے اور کیا مصلحت جانتا ہے۔ اوس فرزند سعادتمند نے کہا اے پدر بہت جلد اوس کام کو انجام دو جسکے لیئے مامور ہوئے ہو اگر خدا چاہیگا مجھکو صبر کرنے والون سے پاؤگے جب دونون نے حکم خدا کو تسلیم کر لیا اوسوقت ابلیس لعین ایک مرد پیر کی صورت بنکر حضرت ابراہیمؑ کے پاس آیا اور پوچھا اے ابراہیمؑ اس فرزند کی نسبت تمکو کیا منظور ہے۔ فرمایا اسکو ذبح کرنا چاہتا ہون۔ کہا سبحان اللہ تم اوس فرزند کو ذبح کرتے ہو جسنے ایک چشم زدن خدا کی معصیت نہین کی۔ فرمایا خدا نے مجھکو یہی حکم دیا ہے۔ شیطان نے کہا تمہارا پروردگار ایسے کام سے تمکو منع کرتا ہے اور جسنے یہ حکم دیا ہے وہ شیطان ہے۔ فرمایا وائے ہو تجھپر جسنے کہ یہ مرتبۂ عظیم مجھکو عنایت کیا ہے اوسی نے یہ حکم دیا ہے اور ہمیشہ سروش وحی کو جسطرح سُنتا ہون اوسیطرح اسکو بھی مین نے سُنا ہے اور اس باب مین کوئی شک مجھکو نہین ہے۔ شیطان نے کہا خدا کی قسم ایسا نہین ہے بلکہ یہ حکم سوائے شیطان کے اور کسی نے نہین دیا۔ ابراہیمؑ نے فرمایا خدا کی قسم کھاتا ہون کہ اب تجھسے کلام نکرونگا اور آمادہ کیا کہ اپنے فرزند کو ذبح کرین۔ شیطان نے کہا اے ابراہیمؑ تم خلق کے پیشوا ہو اور لوگ تمہاری پیروی کرتے ہین اگر تم ایسا کام کروگے بعد اسکے اور لوگ بھی اپنے فرزندون کو قتل کرینگے۔ ابراہیمؑ نے اوسکو جواب نہ دیا اور اپنے فرزند کیطرف متوجہ ہوکر ذبح کرنے کے بارہ مین اوس سے مشورہ کیا جب وہ دونون حکم خدا کے مطیع و منقاد ہوئے اوسوقت فرزند نے کہا اے پدر میرا مُنھ چھپا دو اور میرے ہاتھ پاؤن مضبوط باندھ دو۔ ابراہیمؑ نے کہا اے فرزند یا تجھکو ذبح کرونگا یا تیرے ہاتھ پاؤن باندھونگا مگر خدا کی قسم ہے کہ یہ دونون امر تیرے لیئے جمع نکرونگا۔ بعد اسکے اپنے خچر کی جھول بچھا کر اپنے فرزند کو اوسپر لٹایا پھر چھری اوسکے حلق پر رکھکر اپنا سر آسمان کیطرف بلند کیا اور بقوت تمام اوسکے گلے پر چھری پھیری۔ جبرئیلؑ نے چھری پھیرنے سے پہلے چھری کی پشت اوس طفل کے گلے کیطرف پھیر دی تھی۔ جب ابراہیمؑ نے نظر کی دیکھا کہ چھری کی پشت حلق کیطرف ہے پس چھری کو پھیر کر

بارہ کیطرف سے حلق پر رکھا اور ذبح کرنا چاہا تو جبرئیل نے چھری کی پشت حلق کی طرف پھیر دی
اور کئی مرتبہ ایسا ہی اتفاق ہوا پھر جبرئیلؑ نے کوہ ثبیر سے ایک گوسفند نیچے کھینچی اور اوس فرزند
کو چھری کے نیچے سے ہٹا کر وہ گوسفند اوسکی جگہ لٹادی۔ اوسوقت ابراہیمؑ نے ایک آواز سنی جو
مسجد خیف کے بائیں طرف سے بلند ہوئی کہ اے ابراہیم تمنے اپنا خواب راست و درست کیا ہم ایسطرح
نیک کرداروں کو جزا دیتے ہیں بدرستیکہ یہ ابتلا اور امتحان ہویدا تھا۔ اس اثنا میں شیطان حضرت
سارہ کے پاس گیا جبکہ وہ جنگل کے درمیان ہونچی تھیں اور وہان سے کعبہ اونکو نظر آتا تھا۔
شیطان نے اونسے پوچھا وہ مرد پیر جسکو مین نے دیکھا ہے کون شخص ہے۔ کہا میرا شوہر ہے۔
پھر شیطان نے پوچھا وہ طفل کون ہے جو اوسکے ہمراہ ہے۔ کہا میرا فرزند ہے۔ شیطان نے کہا مین نے
دیکھا ہے کہ وہ مرد پیر اوس طفل کو لٹا کر اور اپنے ہاتھ مین چھری لیکر اوسکو ذبح کرنا چاہتا تھا
سارہ نے کہا تو دروغ کہتا ہے ابراہیم رحیم ترین مردم ہین وہ اپنے فرزند کو کیونکر ذبح کرینگے۔ شیطان
نے کہا پروردگار آسمان وزمین اور اس خانۂ کعبہ کے پروردگار کی قسم ہے کہ مین نے بچشم خود
دیکھا ہے کہ اوس طفل کو لٹا کر اور چھری ہاتھ مین لیکر ذبح کرنا چاہتا تھا۔ پوچھا کسلیئے۔ شیطان نے
کہا اوسکو گمان ہے کہ اوسکے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے۔ سارہ نے کہا اونکو یہی شایان ہے کہ
اپنے پروردگار کی اطاعت کرین مگر سارہ کے دل مین فکر پیدا ہوئی کہ شاید ابراہیم اپنے فرزند کے
بارہ مین کسی امر پر مامور ہوے ہون۔ جب اپنے مناسک سے فارغ ہو چکین منی کیطرف جنگل مین دوڑین
اور ہاتھ سر پر رکھکر کہتی تھین خداوندا اوس فعل کا مجھسے مواخذہ نکرجو مین نے مادر اسمعیل کے
ساتھ کیا۔ جب سارہ ابراہیمؑ کے پاس ہونچین اور اپنے فرزند کی کیفیت سنی اور چھری کا نشان بھی
اوسکے حلق پر نظر آیا بہت ڈرین اور اوسی صدمہ سے بیمار ہو کر عالم بقا کی طرف رحلت فرمائی۔ راوی
نے عرض کی ابراہیم نے اپنے فرزند کو کس مقام پر ذبح کرنا چاہا تھا۔ فرمایا جمرۂ وسطی کے پاس اور
گوسفند بھی آسمان سے اوس پہاڑ پر نازل ہوئی تھی جو مسجد منی کے دہنی طرف ہے۔ وہ گوسفند
سیاہی مین چرتی تھی اور سیاہی مین پھرتی تھی اور سیاہی مین سرگین کرتی تھی۔ سیاہی سے
علف زار مراد ہے۔ پوچھا اوسکا رنگ کیا تھا۔ فرمایا سیاہ و سفید اور اوسکی آنکھین فراخ
اور سینگ دراز تھے۔ مؤلف فرماتے ہین۔ یہ حدیث اسپر دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابراہیم نے
جس فرزند کو ذبح کرنا چاہا تھا اور خدا نے اوسکا ذکر قرآن مین کیا ہے وہ حضرت اسحقؑ تھے مگر علمای
خاصہ و عامہ کے درمیان اس بارہ مین اختلاف عظیم ہے۔ یہود و نصاری اس امر پر اتفاق رکھتے

ہیں کہ وہ حضرت اسحٰق تھے اور احادیث شیعہ میں دونوں کا ذکر ہوا ہی مگر مشہور تر علمائے شیعہ
میں یہ ہی کہ ذبیح حضرت اسمعیلؑ تھے اور مذہب شیعہ کی اکثر روایتیں اسی پر دلالت کرتی ہیں اور
ظاہر آیات قرآنی سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی جیسا کہ احادیث کے ضمن میں معلوم ہوگا۔ اور اگر اس
امر پر اجماع ہو کہ ذبیح کون تھا اوس صورت میں اسطرح اخبار کے درمیان جمع کرنا ممکن ہے کہ
شاید یہ امر دونوں کے لیئے واقع ہوا ہو یا اسحٰقؑ کا ذبیح ہونا تقیہ پر محمول ہو یا اوس زمانے میں اسحٰق
کا ذبیح ہونا علمائے مخالفین میں شائع رہا ہو۔ اور اہل کتاب کا اتفاق معتبر نہیں ہے بلکہ بعضوں نے
نقل کی ہی کہ عمر بن عبد العزیز نے مذہب یہود کے کسی عالم کو بلا کر یہ حال اوس سے دریافت کیا
اوسنے کہا علمائے اہل کتاب کو اسکا یقین ہے کہ ذبیح حضرت اسمعیلؑ ہیں مگر حسد کے سبب انکار کرتے
ہیں اسلیئے کہ حضرت اسحٰقؑ اونکے جد ہیں اور حضرت اسمعیلؑ اہل عرب کے جد تھے وہ لوگ چاہتے ہیں کہ یہ
فضیلت اونکے جد کے لیئے ثابت ہو اور ہمارے جد کے لیئے نہ ثابت ہو۔ اور بسند موثق منقول ہے کہ
حضرت امام رضاؑ سے پوچھا کہ حضرت رسول خداؐ نے جو یہ فرمایا کہ میں دو ذبیح کا فرزند ہوں اسکے کیا معنے
ہیں۔ فرمایا یعنے اسمعیلؑ پسر ابراہیمؑ اور عبد اللہ پسر عبد المطلب کا۔ پس اسمعیلؑ وہی طفل حلیم ہیں جنکی
بشارت خدا نے ابراہیم کو دی تھی۔ جب اوس طفل کی عمر اسقدر ہوئی کہ اپنے باپ کے ساتھ راہ چلتا
تھا اوسوقت ابراہیمؑ نے اوس سے کہا میں نے خواب دیکھا ہی کہ تجھکو ذبح کرتا ہوں پس سوچ اور فکر
کر تو کیا دیکھتا ہی اور کیا مصلحت جانتا ہی۔ کہا اے پدر اوس کام کو انجام دو جسپر مامور ہوئے ہو
اور نہ کہا جو تمنے دیکھا ہی اوسکو انجام دو۔ اگر خدا چاہیگا بہت جلد مجھکو صابروں سے پاؤگے۔ جب
ابراہیمؑ نے اوسکے ذبح کا ارادہ کیا خدا نے اوسکا فدیہ ذبح عظیم کے ساتھ دیا اور وہ گوسفند سیاہ و سفید
تھی جو سیاہی میں چرتی اور سیاہی میں پانی پیتی اور سیاہی میں نظر کرتی اور سیاہی میں پھرتی
اور سیاہی میں بول و سرگین کرتی تھی۔ چالیس برس بہشت کے باغوں میں چری تھی اور کسی
مادہ کے رحم سے پیدا نہیں ہوئی تھی بلکہ خدا نے اوسے فرمایا موجود ہو جا وہ موجود ہو گئی یہانتک
کہ اسمعیلؑ کا فدیہ قرار پائی۔ اور جو قربانی کہ منیٰ میں ذبح ہوتی ہے وہ قیامت تک حضرت اسمعیلؑ
کی فدیہ ہی اور اون دو ذبیح میں سے ایک حضرت اسمعیلؑ ہیں۔ مولف فرماتے ہیں۔ دوسرے
ذبیح جو حضرت عبد اللہ ہیں اونکا قصہ کتاب احوال حضرت رسول خداؐ میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی
اور ابن بابویہ رح نے اس حدیث کے ذکر کرنے کے بعد کہا ہی کہ ذبیح کے بارہ میں روایات مختلف ہیں
بعضوں میں وارد ہوا ہے کہ اسمعیلؑ ہیں اور بعضوں میں وارد ہوا ہی کہ اسحٰقؑ ہیں اور جب اخبار کے

طریقے صحیح ہون اونکو رد نہین کر سکتے مگر ذبیح حضرت اسمعیلؑ تھے ولیکن جب اونکے بعد اسحقؑ پیدا ہوے
یہ آرزو کی کہ کاش اونکے پدر بزرگوار اونکے ذبح کے لیئے بھی مامور ہوتے اور وہ بھی حکم خدا پر صبر کرتے
اور جادۂ تسلیم و رضا پر ثابت قدم رہتے جیسا کہ اونکے بھائی نے صبر کیا اور حکم خدا کی اطاعت کی
تاکہ وہ درجہ اور ثواب اونکو بھی ملتا جو اونکے بھائی کو ملا تھا حق تعالےٰ جب اونکی آرزو سے مطلع ہوا
اور جانا کہ وہ اس تمنا مین صادق ہین اوسوقت ملائکہ مین اونکا نام ذبیح رکھا اسلیئے کہ وہ ذبح کے
آرزو مند تھے اور یہی مضمون بسند معتبر حضرت صادقؑ سے بھی منقول ہے - اور حضرت رسول خداؐ نے
جو یہ فرمایا کہ مین دو ذبیح کا فرزند ہون یہ بھی اسی کا موئید ہے اسلیئے کہ عم کو بھی پدر کہتے ہین اور قرآن
مین بھی وارد ہوا ہے اور حضرت رسولؐ نے بھی فرمایا ہے کہ عم کو والد کہتے ہین پس اسوجہ سے بھی حضرت
کا قول درست ہو سکتا ہے کہ آنحضرت دو ذبیح کے فرزند تھے یعنی اسمعیلؑ و اسحقؑ جنمین ایک ذبیح حقیقی
اور والد حقیقی تھے اور دوسرے ذبیح مجازی اور والد مجازی تھے - اور ذبح عظیم کی بھی دوسری وجہ مذکور
ہوئی ہے جیسا کہ فضل بن شاذان نے روایت کی ہے کہ مین نے سُنا ہے کہ حضرت امام رضاؑ فرماتے تھے کہ جب
خدا نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اپنے فرزند اسمعیلؑ کے عوض وہ گوسفند ذبح کرین جو اونکے لیئے بھیجا تھا - ابراہیمؑ
نے آرزو کی کہ کاش اپنے فرزند اسمعیلؑ کو مین اپنے ہاتھ سے ذبح کرتا اور اوسکے عوض گوسفند ذبح کرنے
پر مامور نہوتا - تاکہ اونکے دل کو بھی وہی درد و غم اور حزن و اندوہ حاصل ہو جو اوس باپ کو حاصل ہوتا ہے
جسنے کہ اپنے عزیز ترین فرزندون کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا ہو اور اس ذبح کرنے کے سبب اہل ثواب
کے اون درجون کا مستحق ہون جو تحمل مصائب کے سبب اونکو ملتے ہین اوسوقت حق تعالےٰ نے اونپر
وحی نازل فرمائی کہ اے ابراہیمؑ تمھارے نزدیک محبوب ترین خلائق کون ہے - عرض کی خداوندا تو نے
کسی مخلوق کو خلق نہین کیا جو میرے نزدیک تیرے حبیب محمدؐ سے محبوب زیادہ ہو - فرمایا تمکو وہ زیادہ
محبوب ہے یا تمھاری جان - عرض کی مجھکو اپنی جان سے زیادہ وہی محبوب ہے - فرمایا اوسکے فرزندون
کو زیادہ محبوب رکھتے ہو یا اپنے فرزندون کو - عرض کی اوسکے فرزندون کو - فرمایا دشمنون کے ہاتھ سے
اونکا ذبح اور قتل ہونا تمھارے دل کو زیادہ غمگین و دردناک کریگا یا میری اطاعت کے سبب اپنے فرزند کا
اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا - عرض کی خداوندا اوسکے فرزندون کا دشمنون کے ہاتھ سے ذبح ہونا میرے
دل کو زیادہ تر غمگین و محزون کریگا - پس خدا نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ اے ابراہیمؑ بدرستیکہ
ایک گروہ یہ دعوی کریگے کہ ہم اُمت محمدؐ سے ہین اور پھر اوسی کے فرزند حسینؑ کو اوسکے بعد ظلم و
ستم سے قتل کرینگے جیسا کہ گوسفند کو ذبح کرتے ہین اور اسکے سبب میرے عذاب کے مستحق ہونگے

حضرت ابراہیم یہ حال سنکر بیتاب ہوے اور اونکا دل درد ناک ہوا اور بآواز بلند رونے لگے۔ اوسوقت
حق تعالے نے فرمایا اس تمھاری بیتابی اور حزن و اندوہ کو جو حسینؑ کے قتل ہونے پر تمنے ظاہر کیا مین نے
تمھارے فرزند اسمعیل کا فدیہ قرار دیا اگر تم اوسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرتے۔ اور تمھارے لیئے اعلی ثواب کے
بلند ترین درجات کو مینے واجب کیا جو تحمل مصائب کے سبب اونکو ملتے ہین۔ اور اس قول خدا کی یہی تفسیر ہے
کہ ہمنے ذبح عظیم سے اوسکا فدیہ قرار دیا۔ ابن بابویہ علیہ الرحمہ کا کلام یہان ختم ہوا۔ اور احادیث معتبرہ
مین بیان ہو چکا کہ گوسفند ابراہیم اون جانورون مین سے ہے جنکو خدا نے رحم مادر سے نہین پیدا کیا۔ حدیث
موثق مین منقول ہے کہ کسی نے حضرت امام رضاؑ سے پوچھا کہ ذبیح حضرت اسمعیلؑ تھے یا حضرت اسحقؑ۔ فرمایا
حضرت اسمعیلؑ تھے کیا تو نے یہ قول خدا نہین سنا جو سورۂ صافات مین حضرت اسمعیلؑ کی بشارت دینے
اور قصۂ ذبح بیان فرمانے کے بعد فرمایا کہ اونکو یعنے ابراہیمؑ کو ہمنے اسحقؑ کی بشارت دی۔ پس کیونکر ممکن
ہوسکتا ہے کہ ذبیح اسحقؑ ہون۔ اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ ذبیح حضرت اسمعیلؑ ہین
اور بسند موثق منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ ذبیحہ کے اعضا و اجزا مین تلی کیلئے حرام ہے۔ فرمایا
جب کوہ شیروان سے حضرت ابراہیم کے لیے گوسفند لائے تاکہ اپنے فرزند کے فدا مین اوسکو ذبح کرین
شیروان ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ مین واقع ہے۔ اوسوقت شیطان آیا اور ابراہیم سے کہا میرا حصہ مجھکو
دو۔ ابراہیم نے فرمایا تیرا حصہ اسمین کیا ہے حالانکہ یہ میرے پروردگار کی قربانی ہے جو میرے فرزند کا فدیہ
قرار پائی ہے۔ حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ اس گوسفند مین شیطان کا بھی حصہ ہے اور وہ تلی
ہے جو خون کے جمع ہونے کا مقام ہے اور دونون خصیے جو نطفہ جاری ہونے کی جگہ ہین اوسوقت حضرت
ابراہیم نے اوس گوسفند کی تلی اور دونون خصیے شیطان کو دیدیئے اور بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت صادقؑ
سے کسی نے پوچھا کہ اسمعیل بڑے تھے یا اسحقؑ اور ان دونون مین ذبیح کون ہے۔ فرمایا اسمعیل اسحق سے
پانچ برس بڑے تھے اور ذبیح بھی حضرت اسمعیلؑ تھے۔ اسمعیلؑ کا گھر مکہ تھا اور ابراہیمؑ نے منی مین اونکو
موسم حج مین ذبح کرنا چاہا تھا اور خدا نے ابراہیمؑ کو جب اسمعیلؑ کی بشارت دی اوسکے پانچ برس بعد
اسحقؑ کی بشارت دی تھی۔ کیا تو نے ابراہیمؑ کا یہ قول نہین سنا۔ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ
یعنے خدا سے سوال کیا کہ اونکو ایک فرزند عطا کرے جو صالحین سے ہو۔ اور حق تعالے نے سورۂ صافات
مین فرمایا ہے فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ یعنے ہمنے اونکو فرزند بردبار کی بشارت دی۔ یعنے اسمعیلؑ کی پیدائش
سے پس خدا نے اسمعیل کا فدیہ گوسفند بزرگ مقرر کیا۔ پھر اسکے بعد فرمایا ہے۔ ہمنے اونکو یعنے ابراہیمؑ کو
اسحقؑ کی بشارت دی جو ایک پیغمبر از جملۂ صالحین تھا اور ہمنے اونپر اور اسحقؑ پر برکت بھیجی۔ پس ذبیح حضرت

اسمعیل ہین خدا نے جنکی بشارت اسحق کی بشارت سے پہلے دی تھی۔ اگر کوئی شخص یہ گمان کرے کہ اسحق اسمعیل سے بڑے تھے اور ذبیح بھی وہی ہین گویا اوسنے اوس خبر کی تکذیب کی ہے جو خدا نے قرآن مین بیان فرمائی ہے۔ اور بسند صحیح حضرت امام رضا سے منقول ہے۔ کہ اگر خدا کے نزدیک کوئی حیوان گوسفند سے زیادہ گرامی ہوتا ہر آئنہ اوسی کو فدیہ اسمعیل قرار دیتا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا کہ اگر کوئی گوشت گوسفند کے گوشت سے زیادہ تر پاک ہوتا ہر آئنہ اوسیکو اسمعیل کا فدیہ قرار دیتا۔ اور دوسری حدیث مین بجاے اسمعیل اسحق وارد ہوا ہے اور حدیث دیگر مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ یعقوب نے عزیز مصر کو لکھا تھا کہ ہم اہلبیت ابتلا و امتحان مین ہمارے پدر ابراہیم کا آتش سے اور ہمارے پدر اسحق کا ذبح ہونے سے امتحان لیا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ سارہ نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ اب تم پیر و ضعیف ہوگئے ہو کاش خدا سے دعا کرتے کہ وہ تمکو ایک فرزند عطا کرے جس سے ہماری آنکھین روشن ہو جائین اسلئے کہ خدا نے تمکو اپنا خلیل قرار دیا اور تمھاری دعا مستجاب کرتا ہے۔ ابراہیم نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ ایک فرزند دانشمند اونکو عطا فرمائے۔ حق تعالی نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ مین ایک فرزند دانشمند تمکو عنایت کرتا ہون مگر اسکے بارہ مین تمھاری طاعت کا امتحان لونگا۔ اس بشارت کے بعد جب تین برس گذر چکے اوسوقت دوبارہ اسمعیل کی بشارت آئی۔ اور دوسری حدیث حسن مین منقول ہے کہ کسی نے حضرت صادق سے پوچھا کہ ذبیح کون تھا۔ فرمایا اسمعیل اور دوسری حدیث معتبر مین آنحضرت سے پوچھا کہ حق تعالی نے جو بشارت اسمعیل کی ابراہیم کو دی اوسکی کتنی مدت کے بعد اسحق کی بشارت دی۔ فرمایا ان دونون بشارتون کے درمیان پانچ برس کا فاصلہ تھا اور حق تعالے نے فرمایا ہے۔ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ یعنی اسمعیل اور یہ پہلی بشارت تھی جو خدا نے حضرت ابراہیم کو فرزند کے بارہ مین دی تھی۔ جب اسحق سارہ سے پیدا ہوے اور اونکی عمر تین برس کی ہوئی اسوقت ایکدن ابراہیم کے دامن مین بیٹھے تھے ناگاہ اسمعیل وہان آئے اور انکو ہٹا کر اونکی جگہ بیٹھ گئے۔ سارہ نے یہ حال دیکھکر کہا اے ابراہیم ہاجرہ کا فرزند میرے فرزند کو تمھارے دامن سے ہٹا کر خود اوسکی جگہ بیٹھ گیا خدا کی قسم کھاتی ہون کہ مجھکو منظور نہین کہ ہاجرہ اور اوسکا فرزند میرے ساتھ ایک شہر مین رہین ان دونونکو مجھسے دور رکھو۔ ابراہیم سارہ کو بہت دوست رکھتے تھے اور اونکے حق کی رعایت کرتے تھے اسلئے کہ وہ انبیا کی اولاد سے تھین اور اونکی خالہ کی دختر تھین مگر سارہ نے ہاجرہ و اسمعیل کے بارہ مین جو کہا تھا وہ ابراہیم پر بہت گران گذرا اور اسمعیل کی مفارقت سے غمگین ہوئے جب رات کو سو گئے ایک فرشتہ خدا کی جانب سے

اونکے خواب مین آیا اور موسم حج مین اپنے فرزند کا ذبح کرنا اونکو دکھایا اور حضرت ابراہیمؑ نے صبح کی۔ درحالیکہ
اوس خواب دیکھنے کے سبب غمگین تھے۔ جب اوس سال حج کا موسم آیا ابراہیمؑ ماہ ذی الحجہ مین ہاجرہؑ و اسمعیلؑ
کو ملک شام سے اپنے ہمراہ لیکر مکہ مین آئے تاکہ موسم حج مین اسمعیلؑ کو ذبح کرین اور وہان ہو چکر پہلے خانۂ
کعبہ کے پائے بلند کیے پھر بارادۂ حج منی کیطرف گئے اور جب منی کے اعمال ادا کرکے اسمعیلؑ کے ساتھ مکہ
کیطرف پھرے خانۂ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ بعد اسکے صفا و مروہ مین سعی کرنے کا ارادہ کیا۔ جب
سعی کرنے کے مقام مین پہونچے وہان ابراہیمؑ نے اسمعیلؑ سے کہا اے فرزند مین نے خواب مین دیکھا ہے
کہ اس سال کے موسم حج مین تجھکو ذبح کرتا ہون۔ پس تو کیا مصلحت دیکھتا ہے۔ کہا اے پدر اوس کام
کو انجام دو جسکے لیے مامور ہوے ہو۔ اور جب سعی سے فارغ ہوے ابراہیمؑ اسمعیلؑ کو منی کیطرف لیگئے
اور وہ روز نحر تھا جب جمرۂ وسطی مین پہونچے اسمعیلؑ کو بائین کروٹ لٹا کر چھری ہاتھ مین لی اور
اونکے ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ اوسوقت ندا آئی اے ابراہیمؑ تمنے اپنا خواب راست کیا اور پھر حکم کے مطابق
عمل کیا پھر گوسفند بزرگ کو اسمعیلؑ کا فدیہ قرار دیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اوس گوسفند کا گوشت مسکینون
کو بطریق تصدق تقسیم کیا۔ اور حضرت امام رضاؑ سے کسی نے پوچھا کہ منی کا کیسلئے منی نام رکھا۔ فرمایا اسلئے
کہ جبرئیلؑ نے وہان ابراہیمؑ سے کہا کہ آرزو کرو اور جو کچھ تمکو منظور ہو خدا سے مانگو۔ ابراہیمؑ نے اپنے
دل مین یہ تمنا کی کہ خدا اونکے فرزند اسمعیلؑ کے عوض گوسفند کو فدا کرے تاکہ اوسکو ذبح کرین اور
اسمعیلؑ کا فدیہ قرار دین اور حق تعالی نے اونکی آرزو اونکو عطا فرمائی۔ مؤلف فرماتے ہین
جو حدیثین اسپر دلالت کرتی ہین کہ ذبیح حضرت اسمعیلؑ تھے وہ بہت ہین مگر اس کتاب مین اسیقدر پر
اکتفا کی گئی اور اکثر حالات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصۂ لوط مین مذکور ہونگے۔ انشاء اللہ تعالی

باب اٹھوان - قصص حضرت لوط علیہ السلام اور اونکے حالات کا بیان

مفسرون مین اسطرح مشہور ہے کہ حضرت لوط حضرت ابراہیمؑ کے بھائی کے فرزند تھے یعنی لوط بن ہارون بن تارخ
اور بعضون نے کہا ہے کہ ابراہیمؑ کی خالہ کے فرزند تھے اور بنابر قول اخیر کے سارہ حضرت لوط کی بہن تھین
اور یہی قول قوی تر ہے۔ اور پیشتر ذکر ہو چکا کہ لوط اون پیغمبرون مین سے ہین جو ختنہ کیے ہوے پیدا
ہوے۔ اور شیخ علی بن ابراہیم نے ذکر کیا ہے کہ جب نمرود نے ابراہیمؑ کو آگ مین پھینکا اور حق تعالی نے اپنی قدرت
کاملہ سے وہ آگ اونکے لیے سرد کردی۔ اوسوقت نمرود ابراہیمؑ سے ڈرا اور کہا اے ابراہیمؑ تم میرے ملک سے
نکل جاؤ اور ایک ملک مین میرے ساتھ نہ رہو۔ حضرت ابراہیمؑ نے سارہ سے اپنا نکاح کیا تھا جو اونکی خالہ کی دختر
تھین اور وہ اونپر ایمان بھی لائی تھین اور لوط بھی اونپر ایمان لائے تھے مگر اوسوقت طفل تھے۔ اور

ابراہیمؑ کے پاس چند گوسفند تھے جنسے اپنی زندگی بسر کرتے تھے - ابراہیمؑ نمرود کے ملک سے باہر نکلے اور سارہؑ کو ایک صندوق مین رکھکر اپنے ہمراہ لیا اسلیئے کہ وہ صاحب غیرت تھے - جب نمرود کے ملک سے خارج ہونے کا ارادہ کیا عمالِ نمرود نے اونکو روکا اور چاہا کہ اونکے گوسفند چھین لین اونسے کہا تھے ان گوسفندون کو ہماری سلطنت اور ہمارے ملک مین جمع کیا اور ہم ہو پہنچایا ہے اور تم ہمارے بادشاہ کے مذہب کے مخالف ہو اسلیئے ہم نہین چھوڑتے کہ تم یہ گوسفند ہمارے ملک سے لیجاؤ - ابراہیمؑ نے فرمایا بادشاہ کے قاضی کے پاس چلو اوسکو جو منظور ہوگا وہ حکم دیگا - بادشاہ کے قاضی کا نام سندوم تھا - جب سندوم کے پاس حاضر ہوئے اون لوگون نے کہا یہ شخص ہمارے بادشاہ کے مذہب کے مخالف ہے اور جو کچھ انکے پاس ہے وہ سب اس ملک مین انکو حاصل ہوا ہے اور ہم راضی نہین کہ انکو ہمارے ملک سے لیجائے قاضی نے کہا اے ابراہیمؑ یہ لوگ سچ کہتے ہین جو کچھ تمھارے پاس ہو انکو دیدو - ابراہیمؑ نے فرمایا اے قاضی اگر تو مطابق حق کے حکم نکرے گا اسیوقت ہلاک ہوگا - سندوم نے کہا پھر حق کیا ہے - فرمایا ان لوگون کو حکم دے کہ میری وہ عمر جو اس مال کے حاصل کرنے مین صرف ہوئی ہے مجھکو دیدین اور مین یہ سب مال اونکو دیدون - سندوم نے اون لوگون سے کہا ابراہیمؑ کا قول راست ہے تم اونکی عمر اونکو پھیر دو اور وہ سب مال تمکو پھیر دین - وہ لوگ مجبور ہوکر حضرت ابراہیمؑ کے مال سے دست بردار ہوئے نمرود نے اطراف عالم مین لکھا تھا کہ ابراہیمؑ کو کسی آبادی مین نہ رہنے دین - بعد اسکے حضرت ابراہیمؑ کا گذر ایک عامل نمرود کیطرف ہوا - جو کوئی اوس راہ سے گذرتا تھا وہ عامل اوسکے مال کا دسوان حصہ محصول میں لیتا تھا اور سارہؑ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ صندوق مین تھین - اوس عامل نے حضرت ابراہیمؑ کے تمام مال کا دسوان حصہ لیا - پھر صندوق پاس آیا اور کہا یہ صندوق کھولو - ابراہیمؑ نے فرمایا جسقدر تو کہے مین اس صندوق کے عوض تجھکو دیتا ہون مگر تو اس صندوق کا متعرض نہو - اوسنے قبول نکیا اور زبردستی وہ صندوق کھلوایا جب اوسکی نظر حضرت سارہؑ پر پڑی اونکے حسن و جمال سے متعجب ہوا اور پوچھا یہ عورت کسکی ہے جسکو تم اپنے ہمراہ لیے جاتے ہو - فرمایا یہ میری خواہر ہے اور اونکی غرض یہ تھی کہ میری خواہر دینی ہے - اوسکے حکم سے وہ صندوق اوٹھا کر اوسکے پاس لیگئے پس چاہا کہ اپنا ہاتھ سارہؑ کیطرف دراز کرے - سارہؑ نے کہا مین تجھسے خدا کی پناہ طلب کرتی ہون - فوراً اوسکا ہاتھ خشک ہوکر اوسکے سینے سے چمٹ گیا - وہ عامل بہت ڈرا اور کہا اے سارہؑ یہ کیا بلا ہے جو مجھپر نازل ہوئی - کہا اوس ارادۂ بد کے سبب جو تو نے میری نسبت کیا تھا اس بلا مین مبتلا ہوا اوسنے کہا اب مین تمھارے ساتھ نیکی کا ارادہ رکھتا ہون دعا کرو کہ خدا میرا ہاتھ مثل سابق درست کر دے

سارہؑ نے دعا کی خداوندا اگر یہ راست کہتا ہے اور میری نسبت ارادۂ بد نہیں رکھتا اسکا ہاتھ مثل سابق درست کر دے
اسکا ہاتھ صحیح اور مثل سابق درست ہوگیا۔ اوس عامل کے پیچھے ایک کنیز کھڑی تھی کہا اے سارہؑ یہ کنیز تم اپنی خدمت کے لیے
مجھسے لو اور وہی حضرت ہاجرہؑ مادر اسمٰعیلؑ تھیں۔ بعد اسکے حضرت ابراہیمؑ سارہؑ و ہاجرہؑ کو ہمراہ لیکر وہان سے روانہ ہوئے اور
اوس جنگل مین قیام کیا جو سر راہ تھا اور لوگ اوس طرف سے شام و یمن اور دوسرے شہرون کو جاتے تھے۔ جو شخص اوس
راہ سے عبور کرتا تھا حضرت ابراہیمؑ دین اسلام کیطرف اوسکی دعوت و ہدایت فرماتے تھے اور اونکا حال تمام عالم مین مشہور
ہوگیا تھا کہ بادشاہ نے اونکو آگ مین ڈالا اور وہ نہ جلے۔ لوگ اونکو سمجھاتے تھے کہ تم بادشاہ کی مخالفت نکرو اسلیئے کہ
جو کوئی بادشاہ کی مخالفت کرتا ہے وہ اوسکو قتل کرتا ہے۔ جتنے مسافر اوس طرف سے گذرتے تھے حضرت ابراہیمؑ
اون سب کی ضیافت و مہمانی کرتے تھے اور وہان سے اون شہرون تک سات فرسخ کا فاصلہ تھا جو آباد و
معمور تھے اور باغات و زراعت اور نعمت کثیر اوس مین تھی۔ چونکہ وہ شہر قافلون کے سر راہ واقع ہوئے
تھے اور جو کوئی اوس راہ سے گذر کرتا تھا اونکی زراعت اور میوے کھا جاتا تھا اسلیئے وہان کے
لوگ عاجز آئے اور چاہا کہ اسکے دفع کرنے کی کوئی تدبیر کرین اوسوقت شیطان ایک مرد پیر کی
صورت بنکر اونکے پاس آیا اور کہا تم چاہتے ہو کہ مین تمکو ایسا طریقہ تعلیم کرون کہ اگر تم اوسکو اختیار
کرو پھر کوئی شخص تمھارے شہرون کیطرف سے گذر نہ کرے۔ پوچھا وہ کیا ہے۔ کہا جو شخص تمھارے
شہر مین وارد ہو اوس سے لواطہ کرو اور اوسکا مال و اسباب چھین لو۔ بعد اسکے شیطان ایک
پسر خوبصورت کی شکل بنکر اونکے پاس آیا اور اونسے لپٹ گیا یہانتک کہ اونھون نے اوس سے
وہ عمل قبیح کیا جو شیطان نے سکھایا تھا۔ وہ عمل اونکو پسند آیا اور اوس سے لذت حاصل ہوئی
پھر مردون نے باہم لواطہ شروع کیا اور عورتون کی خواہش باقی نہ رہی۔ عورتون نے بھی باہم
مساحقہ شروع کیا اور مردون کی خواہش اونکو نہ رہی۔ جب لوگون نے حضرت ابراہیمؑ سے اس
امر کی شکایت کی آنحضرتؑ نے لوطؑ کو اونکی طرف بھیجا تاکہ خدا کے عذاب و عقوبت سے اونکو ڈراوین
اور اس عمل قبیح سے اونکو باز رکھین۔ اوس قوم نے جب لوطؑ کو دیکھا پوچھا تم کون ہو۔ کہا مین ابراہیمؑ
کی خالہ کا فرزند ہون جنکو نمرود نے آگ مین ڈالا اور آگ اونکے واسطے بحکم خدا سرد و باعث سلامتی
ہوئی وہ یہان سے بہت قریب رہتے ہین تم خدا سے ڈرو اور یہ عمل قبیح ترک کرو ورنہ خدا تمکو ہلاک
کرے گا۔ اوس قوم کو جرات نہوئی کہ حضرت لوطؑ کو آزار پہونچاتے بلکہ اونسے خائف ہوئے جو مسافر
وہان آتا تھا اور وہ قوم اوسکی نسبت ارادۂ بد کرتی تھی حضرت لوطؑ اونکے ہاتھ سے اوسکو خلاص
کر دیتے تھے۔ پھر لوطؑ نے اوس قوم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور کئی لڑکیان اوس سے پیدا ہوئین

حضرت لوطؑ مدت دراز تک اوس قوم مین رہے مگر کسی نے اونکا کہنا قبول نکیا اور کہا اے لوطؑ اگر ہمکو
نصیحت کرنا ترک نہ کروگے تمکو سنگسار کرینگے اور شہر سے خارج کردینگے - اوسوقت حضرت لوطؑ
نے اونپر نفرین کی - ایک روز حضرت ابراہیمؑ اپنے مکان مین بیٹھے تھے اور اوس دن چند لوگون کی
دعوت کی تھی جب وہ لوگ کھانے سے فارغ ہوکر روانہ ہوئے اور کوئی چیز آنحضرتؑ کے پاس باقی
نہ رہی ناگاہ چار شخصون کو دیکھا کہ اونکے پاس کھڑے ہین مگر انسان کی شبیہ نہین - اون چارون نے
کہا - سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْم ابراہیمؑ نے بھی سلام کیا اور سارہؑ کے پاس آکر کہا چند مہمان میرے پاس آئے
ہین جو انسان سے شبیہ نہین سارہؑ نے کہا اسوقت میرے پاس سوا اس گوسالہ کے اور کوئی چیز نہین
ابراہیمؑ نے اوسکو ذبح کیا اور بریان کرکے اونکے روبرو لائے جیسا کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے تحقیق کہ ہمارے
رسول بشارت دینے کے لئے ابراہیمؑ کیطرف آئے اور سلام کہا - ابراہیمؑ نے بھی سلام کیا - پس دیر نکی اور
گوسالہ بریان لائے - پس جب دیکھا کہ اونکا ہاتھ اوس تک نہین پہونچتا اونکو منع کیا اور اونکی جانب
سے ایک خوف اپنے مین پایا - سارہؑ نے عورتون کی ایک جماعت کے ہمراہ آکر کہا خلیل خدا کے کھانے سے
کیون باز رہتے ہو - پس اون رسولون نے ابراہیمؑ سے کہا خوف نکرو کہ ہم خدا کے رسول ہین اور قوم لوطؑ
کیطرف بھیجے گئے ہین تاکہ اونپر عذاب نازل کرین - سارہؑ یہ سنکر ڈر گئین اور اوسیوقت حیض جاری ہوا
اگرچہ مدت دراز سے بسبب پیری کے حیض موقوف ہو گیا تھا - پھر خدا نے فرمایا ہے پس ہمنے سارہؑ کو اسحٰق کی
بشارت دی اور اسحٰقؑ کے بعد یعقوبؑ کی جو اسحٰق سے پیدا ہوگا - سارہؑ نے اپنا منہ پیٹ لیا اور کہا
یَا وَیْلَتٰی مجھسے فرزند ہوگا حالانکہ مین بڑھیا ہون اور میرا شوہر بھی بڈھا ہے بدرستیکہ یہ ایک امر
عجیب ہے - پس جبرئیلؑ نے اونسے کہا آیا خدا کے حکم سے تعجب کرتے ہو رحمت و برکتہائے خدا تمپر ہو یا تمپر ہی
اے اہلبیت بدرستیکہ خدا مستحق حمد اور صاحب مجد و بزرگواری ہے - پس جب ابراہیمؑ سے خوف زایل ہوا
اور ولادت اسحٰقؑ کی بشارت اونکو ملی قوم لوطؑ سے رفع عذاب کے التماس مین مبالغہ و اصرار شروع
کیا اور جبرئیلؑ سے پوچھا کس کام کے واسطے بھیجے گئے ہو - کہا قوم لوطؑ کے ہلاک کرنے کے لئے - ابراہیمؑ نے کہا
لوطؑ بھی اوس قوم کے درمیان ہے پھر اونکو کیونکر ہلاک کرتے ہو - جبرئیلؑ نے کہا ہم اوسکو بہتر جانتے ہین جو
وہان ہے - ہم اوسکو اور اوسکے اہل کو سوائے اوسکی زوجہ کے نجات دیتے ہین کہ اوسکی زوجہ اوس گروہ
سے ہوگی جنپر عذاب نازل ہوگا - ابراہیمؑ نے جبرئیلؑ سے پوچھا اگر اوس شہر مین سو شخص ایمان دار ہون
تم اوس قوم کو ہلاک کروگے - کہا نہین - پھر پوچھا اگر پچاس شخص ہون - کہا نہین - پھر پوچھا اگر دس شخص
ہون - کہا نہین - پھر پوچھا اگر دو شخص ہون - کہا نہین - پھر پوچھا اگر ایک شخص ہو - کہا نہین جیسا کہ خدا

فرمایا ہو ۔ ہمنے اوس شہر مین ایک گھر کے سوا مسلمانون سے کسی کو نہ پایا ۔ ابراہیمؑ نے کہا اسے جبرئیلؑ
انکے بارہ مین اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو ۔ اوسوقت چشم برہم زدن کے مانند خدا نے ابراہیمؑ
پر وحی نازل فرمائی کہ اے ابراہیمؑ اونکی شفاعت سے درگذر کرو بدرستیکہ تمھارے پروردگار کا حکم
آچکا ہے اور اونکی طرف وہ عذاب آئیگا جو رد نہین ہوتا ۔ بعد اسکے ملائکہ ابراہیمؑ کے پاس سے
روانہ ہوے اور لوطؑ پاس آکر اونکے سامنے کھڑے ہوے جبکہ وہ اپنی زراعت کو پانی دیتے تھے
لوطؑ نے اونسے پوچھا تم کون ہو ۔ کہا ہم مسافر اور ابنائے سبیل ہین آج کی رات ہماری ضیافت کرو ۔
لوطؑ نے فرمایا اس شہر کے رہنے والے مردون سے لواطہ کرتے ہین اور اونکا مال چھین لیتے ہین ۔
فرشتون نے کہا شام ہوگئی ہو اسوقت ہم کہین نہین جا سکتے تم ہماری ضیافت کرو ۔ پس لوطؑ اپنی
زوجہ پاس آئے اور وہ اوسی قوم کی تھی پھر اوس سے کہا آج کی رات چند مہمان میرے یہان آئے
ہین اپنی قوم کو انکے آنے کی خبر نکر اور مین اسکے عوض آج تک جتنے گناہ تجھسے صادر ہوئے ہین
وہ سب عفو کر دونگا ۔ اوسنے یہ امر قبول کیا مگر اوسکے اور اوسکی قوم کے درمیان یہ علامت مقرر
تھی کہ جب کوئی مہمان حضرت لوطؑ کے پاس آتا اگر دن ہوتا بام خانہ پر دھوان کرتے اور اگر رات
ہوتی آگ روشن کر دیتے ۔ جب جبرئیلؑ اپنے ہمراہیون کے ساتھ لوطؑ کے گھر مین آئے زوجۂ لوطؑ نے
دوڑ کر بام خانہ پر آگ روشن کر دی ۔ اہل شہر ہرطرف سے لوطؑ کے گھر کیطرف دوڑے اور اونکے
دروازے پر پہونچ کر کہا اے لوطؑ آیا ہمنے منع نہین کیا کہ تم مہمان اپنے گھر مین نہ رکھو پھر اون لوگون
کی فضیحت پر آمادہ ہوئے ۔ لوطؑ نے فرمایا یہ میری بیٹیان موجود ہین اور وہ تمھارے لیے پاکیزہ تر
ہین پس خدا سے ڈرو اور مجھکو ان مہمانون کے بارہ مین ذلیل و خوار نہ کرو کیا تم مین کوئی ایسا نہین
جو میرا کہنا سنے اور صلاح کی طرف مائل ہو ۔ روایت کرتے ہین لوطؑ کی مراد بیٹیون سے اوس قوم کی
عورتین تھین اسلیئے کہ ہر ایک پیغمبر اپنی امت کا باپ ہو اور اونکو بطریقۂ حلال اس امر کی ہدایت کرتے تھے
نہ بطریقۂ حرام اور اسی لیئے فرمایا کہ تمھاری عورتین تمھارے لئے پاکیزہ تر ہین ۔ اون لوگون نے اسکے
جواب مین کہا تم جانتے ہو کہ تمھاری دخترون مین ہمارا کوئی حق نہین اور تم آگاہ ہو کہ ہماری کیا
خواہش ہے ۔ لوطؑ نے اونسے نا امید ہوکر کہا کاش مجھکو تمپر قوت حاصل ہوتی یا رکن شدید کیطرف
پناہ لیجاتا ۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت لوطؑ کے بعد خدا نے کوئی پیغمبر ایسا
مبعوث نہین کیا جو اپنی قوم مین عزیز و محترم نہو اور اوسکے عزیز و اقارب اوسی قوم مین نہ رہے ہون
اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ قوت سے لوطؑ کی مراد قائم آل محمدؐ تھی اور رکن شدید تین سو

تیرہ اصحاب آنحضرتؐ۔ اوسوقت جبرئیلؑ نے کہا کاش لوطؑ آگاہ ہوتے کہ اونکو کیسی قوت حاصل ہے۔
پوچھا تم کون ہو۔ جبرئیلؑ نے کہا مین جبرئیل ہون۔ پوچھا کس کام پر مامور ہوے ہو۔ کہا انکے ہلاک کرنے
کے لئے۔ لوطؑ نے کہا اسیوقت انکو ہلاک کرو۔ جبرئیل نے کہا انکا وقت وعدہ صبح ہی کیا صبح نزدیک
نہین۔ جب اون لوگون نے لوطؑ کے گھر کا دروازہ توڑا اور گھر کے اندر آئے جبرئیل نے اپنا پر اونکے
آنکھون پر مارا وہ سب اندھے ہوگئے جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہی۔ بتحقیق کہ اون لوگون نے لوطؑ
سے اونکے مہمانون کو عمل قبیح کرنے کے لئے طلب کیا پس ہمنے اونکو اندھا کردیا۔ اون لوگون نے جب یہ
حال دیکھا جانا کہ اونپر عذاب نازل ہوا۔ پھر جبرئیلؑ نے لوطؑ سے کہا کہ جب تھوڑی رات گذرے تم
اپنے اہلبیت کو ہمراہ لیکر اس قوم سے باہر نکلو اور تم اور تمھاری اولاد سے کوئی شخص پیچھے پھر کر نہ
دیکھے مگر تمھاری زوجہ پیچھے پھر کر دیکھیگی اور اوسکو بھی وہی پہونچیگا جو اوس قوم کو پہونچیگا۔ قوم
لوطؑ مین ایک عالم تھا اوسنے کہا اے قوم وہ عذاب تمھاری طرف آیا جسکا لوطؑ تمسے وعدہ کرتے تھے اب
اونکی حراست کرو اور اپنے شہر سے اونکو نکلنے نہ دو جب تک کہ وہ درمیان تمھارے ہین تمپر عذاب نازل
نہوگا وہ لوگ خانۂ لوطؑ کے گرد حراست کے واسطے جمع ہوئے اوسوقت جبرئیل نے کہا اے لوط اب تم
اس قوم سے باہر نکلو۔ کہا کیونکر یہان سے باہر جا سکتا ہون یہ لوگ میرے گھر کے گرد جمع ہین جبرئیل
نے ایک عمود نور اونکے سامنے رکھا اور کہا اس عمود کے پیچھے چلے جاؤ۔ مگر کوئی شخص پیچھے کیطرف نگاہ
نکرے۔ لوطؑ زمین کے نیچے نیچے اوس شہر سے باہر نکلے مگر اونکی زوجہ نے پیچھے پھر کر نگاہ کی اوسیوقت
خدانے ایک پتھر اوسپر نازل کیا اور وہ ہلاک ہوگئی۔ جب صبح طالع ہوئی اون چارون فرشتون مین
سے ایک ایک فرشتہ نے اوس شہر کے ایک ایک طرف جاکر اور طبقۂ زمین ہفتم سے اوسکو اوکھاڑ کر
اسقدر بلند کیا کہ اہل آسمان اونکے سگ و خروس کی آواز سنتے تھے بعد اسکے اوس شہر کو سرنگون
گرادیا پھر خدانے اونپر پتھر برسائے جو از قسم سجیل تھے یعنی گل سخت شدہ آسمان اول یا جہنم سے جو
بالکل گرجیدہ تھے پے در پے اور نشانیون دار و رنگ برنگ۔ و بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول
ہے کہ جو بندہ قوم لوطؑ کے عمل کو حلال جانے وہ دنیا سے نہین جاتا مگر یہ کہ خدا ان پتھرون مین سے
ایک پتھر اوسکے جگر پر مارتا ہی اور اسی کے سبب وہ ہلاک ہوتا ہی مگر لوگ وہ پتھر نہین دیکھتے۔
اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ ہر صبح و شام بخل سے خدا
کی پناہ طلب کرو اور ہم بھی بخل سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہین اور حق تعالے نے فرمایا ہے جنکے نفس
بخل سے باز رکھے جائین۔ پس وہی لوگ رستگار ہین۔ اب مین بخل کے انجام کار سے تمکو آگاہ کرتا ہون

بدرستیکہ قوم لوطؑ اوس شہر کے رہنے والے تھے جو کھانا کھلانے مین بخل کرتے تھے اور بخل نے اوس درد مین اونکو مبتلا کیا جسکا کوئی علاج نہ تھا۔ بعد اسکے فرمایا قوم لوطؑ کا شہر اون قافلون کے سرراہ واقع تھا جو شام و مصر کو جاتے تھے۔ اکثر قافلے کے لوگ وہان اوترتے اور اہل شہر اونکی مہمانی کرتے تھے۔ جب مہمانی زیادہ ہونے لگی بسبب بخل اور زبونی نفس کے وہ لوگ عاجز آئے اور بخل نے اس امر پر اونکو آمادہ کیا کہ جب کوئی مہمان اوس شہر مین وارد ہوتا اوسکی فضیحت پر آمادہ ہوتے اور اوسکے ساتھ لواطہ کرتے باوجودیکہ اس عمل قبیح کی شہوت و خواہش اونکو نہ تھی اور یہی غرض تھی کہ قافلے اونکے شہر مین نہ آئین اور اوسا اونکی ضیافت و مہمانی نکرین۔ جب اونکا عمل قبیح تمام شہرون مین مشہور ہوا قافلون نے وہ راہ ترک کردی مگر بخل نے وہ بلا اونپر مسلط کردی تھی جسکو دفع نہین کرسکتے تھے یعنی اوس عمل قبیح کی خواہش اسقدر اونکو ہوگئی تھی کہ اپنے شہر کے مردون کو اس کام کے لیئے طلب کرتے اور اوسکی اجرت اونکو دیتے تھے پس وہ کونسا درد ہے جو بخل سے بدتر اور رسواتر اور قبیح تر ہو اور بخیل ہونے سے زیادہ کس چیز کا انجام دشوار اور خدا کے نزدیک قبیح ہے۔ راوی نے عرض کی یا حضرت کیا لوطؑ کے تمام اہل شہر یہ کام کرتے تھے۔ فرمایا ہان ایک گھر کے سوا جسمین مسلمان رہتے تھے کیا تو نے خدا کا یہ قول نہین سنا۔ پس ہمنے اوس شہر سے اوس شخص کو باہر نکالا جو مومنون سے تھا پس ہمنے مسلمانون کے ایک گھر کے سوا اور کسی کو نہ پایا۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ لوطؑ اپنی قوم مین تیس برس رہے اور ہمیشہ اونکو خدا پر ایمان لانے کی ہدایت کرتے تھے اور عذاب خدا سے ڈراتے تھے مگر اوس قوم کا یہ حال تھا کہ بول و غائط سے طہارت اور غسل جنابت نکرتے تھے لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کی خالہ کے فرزند تھے اور سارہ زوجہ ابراہیمؑ لوطؑ کی بہن تھین۔ لوطؑ اور ابراہیمؑ دونون پیغمبر مرسل تھے اور لوگون کو عذاب خدا سے ڈراتے تھے۔ حضرت لوطؑ سخی اور کریم تھے۔ جو مہمان اونکے پاس آتا اوسکی ضیافت کرتے اور اپنے مہمانون کو اپنی قوم کے شر سے ڈراتے اور آگاہ کرتے تھے۔ جب اوس قوم نے یہ حال دیکھا کہا کیا ہمنے تمکو منع نہین کیا کہ اگر کوئی تمھارے پاس آئے اوسکو اپنا مہمان نکرو اور اگر پھر کسی کو اپنا مہمان کروگے ہم اوسکی فضیحت اور اوسکے روبرو تمکو بھی خوار و ذلیل کرینگے۔ حضرت لوطؑ جب کوئی مہمان اونکے پاس آتا اوسکو پوشیدہ رکھتے اور ڈرتے رہتے کہ مبادا وہ لوگ اوسکی فضیحت کرین اسلیئے کہ اوس قوم مین حضرت لوطؑ کے عزیز و اقارب نہ تھے اور حضرت ابراہیمؑ و لوطؑ ہمیشہ اوس قوم پر نزول عذاب کے منتظر تھے اور ابراہیمؑ و لوطؑ کی منزلت خدا کے نزدیک رفیع تھی۔ اور خدا اوس قوم پر نزول عذاب کا جب ارادہ کرتا تھا ابراہیمؑ کی منزلت اور لوطؑ کی محبت کے سبب تاخیر فرماتا یہانتک کہ خدا کا غضب اوس قوم پر شدید ہوا اور اونکے عذاب کو مقدر فرماکر یہ قرار دیا کہ ابراہیمؑ کو قوم لوطؑ کے عذاب کے عوض ایک فرزند

دانشمند عطا کرے اور وہ اوس مصیبت مین جو قوم لوطؑ کے ہلاک ہونے کے سبب اونکو ہوئیگی اونکی تسلی
خاطر کا باعث ہو۔ بعد اسکے خدا نے اپنے رسولون کو ابراہیمؑ کے پاس بھیجا تاکہ اونکو اسمعیلؑ کی بشارت
دین۔ وہ فرشتے وقت شب ابراہیمؑ کے گھر مین آئے اور ابراہیمؑ کو اونسے خوف پیدا ہوا اور ڈرے
کہ مبادا چور ہون۔ خدا کے رسولون نے جب اونکو خائف و ترسان دیکھا سلام کیا۔ ابراہیمؑ نے بھی
سلام کا جواب دیکر کہا ہم تمسے خائف ہین۔ کہا خوف نکرو ہم تمھارے پروردگار کے رسول ہین اور ایک
فرزند دانشمند کی تمکو بشارت دیتے ہین۔ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہی کہ فرزند دانشمند حضرت اسمعیلؑ تھے
جو ہاجرہ سے پیدا ہوئے۔ ابراہیمؑ نے اونسے کہا کیا تم بشارت دیتے ہو کہ اس عالم پیری مین میرے اولاد ہوگی
تم ایک امر عجیب کی بشارت دیتے ہو۔ جواب دیا ہم یہ بشارت تمکو بحق و راستی دیتے ہین اور تم ناامیدون
مین نہو۔ پھر ابراہیمؑ نے اونسے پوچھا کہ اس بشارت دینے کے بعد اور کسی کام پر بھی مامور ہوئے ہو۔ کہا ہم
اوس قوم کی طرف بھیجے گئے ہین جو جرم کرنے والے ہین۔ یعنی قوم لوطؑ۔ بدر سینگے وہ لوگ فاسقون کے
گروہ سے ہین تاکہ اونکو پروردگار عالم کے عذاب سے ڈرائین۔ ابراہیمؑ نے کہا بدرستیکہ لوطؑ بھی اوس
قوم کے درمیان ہی۔ جواب دیا ہم خوب جانتے ہین کہ وہان کون ہے البتہ ہم اوسکو اور اوسکے تمام اہلبیت
کو نجات دینگے سواے اوسکی زوجہ کے اور وہ اوس گروہ سے ہی جو عذاب مین فانی ہونے والے ہین پھر
جب وہ فرشتے لوطؑ کے پاس آئے۔ لوطؑ نے اونسے کہا تم وہ گروہ ہو جنکو مین نہین پہچانتا۔ کہا ہم تمھارے پاس
اوس امر کی خبر دینے آئے ہین جسمین تمھاری قوم کو شک تھا۔ یعنی عذاب خدا۔ اور ہم اسلیئے براستی تمھارے
پاس آئے ہین کہ تمھاری قوم کو عذاب سے ڈرائین بدرستیکہ ہم راست گہنے والون سے ہین۔ اے لوطؑ
جب سات روز اور سات شب گذر جائین تم اپنے اہلبیت کے ہمراہ اس قوم سے نکل جاؤ مگر کوئی شخص
تم مین سے پیچھے پھر کر نہ دیکھے اور تمھاری زوجہ کو بھی وہی پہونچیگا جو تمھاری قوم کو پہونچیگا۔ پس تم اوس وقت
جہان مامور ہوگے وہان جاؤ اور حضرت لوطؑ کو خبر دی کہ جب صبح ہوگی تمام قوم کے لوگ ہلاک ہوجاینگے
جب آٹھوین دن صبح ہوئی خدا نے پھر اپنے رسولون کو ابراہیمؑ کیطرف بھیجا تاکہ اونکو اسحقؑ کی بشارت
پہونچائین اور قوم لوطؑ کے ہلاک ہونے پر تعزیت ادا کرین اور تسلی دین۔ جیساکہ دوسرے مقام مین فرمایا
ہے بتحقیق کہ ہمارے رسول ابراہیمؑ کے پاس بشارت کے ساتھ آئے اور سلام کیا ابراہیمؑ نے اونکے سلام
کا جواب دیا اور جلدی ایک گوسالہ حنیذ لائے۔ فرمایا یعنی بزغالہ ذبح کیا ہوا اور بریان اور بہت
خوب پکا ہوا۔ جب ابراہیمؑ نے دیکھا کہ یہ لوگ اپنے ہاتھ اوسکی طرف نہین بڑھاتے اونسے خائف ہوے
اسلیئے کہ اوس عہد مین جو لوگ ایک دوسرے کے یہان کہاتے تھے وہ ایک دوسرے کے شر سے بےخوف

رہتے تھے اور کھانا نہ کھانا دشمنی کی علامت ہے - فرشتون نے کہا خوف نکرو ہم قوم لوط کیطرف بھیجے گئے ہین اور اونکی زوجہ وہان کھڑی تھی اوسکو اسحق کی بشارت دی اور اسحقؑ کے بعد یعقوبؑ کی - سارہ اونکے قول سے ازروے تعجب ہنسین اور کہا یا ویلتاہ کیا مجھسے فرزند پیدا ہوگا حالانکہ مین بڑھیا ہون اور یہ میرا شوہر بھی بڈھا ہے بدرستیکہ یہ ایک امر عجیب ہے - کہا کیا تم خدا کے حکم سے تعجب کرتی ہو - رحمت خدا اور برکات خدا تم اہلبیت پر نازل و لازم ہے بدرستیکہ وہ حمید و مجید ہے - جب ابراہیمؑ نے اسحقؑ کی بشارت سُنی اور وہ خوف اونسے زائل ہوا قوم لوط کی شفاعت کیلئے خدا کی درگاہ مین مناجات شروع کی اور خدا سے سوال کیا کہ اونسے بلا کو دفع کرے - حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ اے ابراہیم اس امر سے درگذر کرو کہ تمھارے پروردگار کا حکم آچکا ہے اور اسی دن طلوع آفتاب کے بعد میرا عذاب اونپر نازل ہوتا ہے - یہ عذاب حتمی ہے اور موقوف نہین ہوسکتا - اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اس امت مین چھ چیزین ہین جو قوم لوط کی عادتون سے ہین - غلیل بازی کرنا - اونگلیون سے سنگریزے پھینکنا - قند ران چبانا - لباس کو ازروے تکبر زمین پر کھینچنا - قبا اور پیراہن کے بند کھلے رکھنا - اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ اوس قوم کے افعال قبیحہ سے یہ بھی تھا کہ مجلس مین ایک دوسرے کے روبرو گوز کرتے تھے اور اسی لیے لوطؑ نے اونسے کہا تھا کہ تم اپنی مجلسون مین کارہاے بد کرتے ہو اور دوسری حدیث صحیح مین امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسولخداؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ لوط کی قوم کیون ہلاک ہوئی - جبرئیلؑ نے کہا قوم لوط کی یہ کیفیت تھی کہ بول و غائط سے طہارت اور جنابت کا غسل نکرتے تھے اور کھانا کھلانے مین بخیل تھے - تیس برس تک حضرت لوطؑ اونکے درمیان رہے اور وہ اوس قوم مین غریب و مسافر تھے نہ حضرت لوطؑ اوس قوم سے تھے اور نہ قوم و قبیلہ اونکا اوس قوم مین تھا - خدا کیطرف اونکی دعوت کرتے تھے اور اوسپر ایمان لانے اور اپنی پیروی کرنے کی ہدایت فرماتے تھے - افعال قبیحہ سے اونکو منع کرتے اور اطاعت الٰہی کی اونکو ترغیب دیتے تھے - مگر اوس قوم نے اونکا کہنا قبول نکیا اور اونکی اطاعت نہ کی - جب خدا نے چاہا کہ اونپر اپنا عذاب نازل کرے اپنے چند رسول اونکی طرف بھیجے تاکہ اونکو ڈرائین اور اونپر حجت تمام کرین - جب اونکا طغیان زیادہ ہوا چند فرشتون کو بھیجا تاکہ جو شخص مومنون سے ہے اوسکو اونکے شہر سے باہر کرین مگر اوس شہر مین مسلمانون کے ایک گھر کے سوا اور کسی کو نہ پایا اور اونکو وہان سے باہر کردیا - فرشتون نے حضرت لوطؑ سے کہا کہ اپنے اہلبیت کو سواے اپنی زوجہ کے وقت شب یہان سے باہر لیجاؤ - جب آدھی رات ہوئی حضرت لوطؑ اپنی دخترون کے ہمراہ وہان سے روانہ ہوئے اوسوقت اونکی زوجہ پھر گئی اور اپنی قوم کیطرف دوڑی تاکہ لوط کے جانے کی خبر اونکو دے -

جب صبح طالع ہوئی عرش الٰہی سے مجھکو یہ ندا آئی کہ اے جبرئیلؑ قوم لوطؑ کے عذاب مین خدا کا قول
لازم اور اوسکا حکم حتم ہوا ہے بس تو اونکے شہرون اور اطراف و جوانب کو طبقۂ زمین ہفتم سے اوکھیڑ
کر آسمان کیطرف بلند کر اور جب تک کہ خداوند جبار اونکے سرنگون کرنے کا حکم نہ دے اسیطرح اوسکو
بلند رکھ۔ اور اوس شہر مین ایک نشانی ہویدا باقی رکھ یعنی خانۂ لوطؑ تاکہ جو کوئی اوس راہ سے عبور کرے
اوسکے لئے عبرت کا باعث ہو۔ خدا کے حکم کے مطابق مین نیچے اوترا اور اوس قوم ستمگار کیطرف جا کر دہنے
بازو کو اوس شہر کے مشرق کیطرف اور بائین بازو کو مغرب کیطرف مار کر اے محمدؐ اوسکو طبقۂ زمین ہفتم
سے کندہ کر لیا اور آل لوطؑ کا مکان چھوڑ دیا جو ایک علامت ہے اوس شخص کے لئے جو اوس راہ سے عبور
کرے پھر مین نے اونکو یہانتک بلند کیا کہ اہل آسمان اونکے سگ و خروس کی آواز سنتے تھے۔ جب
آفتاب طالع ہوا پھر عرش سے مجھکو ندا آئی کہ اے جبرئیلؑ اس شہر کو اس قوم پر سرنگون گرا دے۔
مین نے اسیطرح اوسکو سرنگون کیا کہ پائین شہر بالا اور بالائے شہر پائین ہو گیا۔ پھر اونپر پتھر برسے
جو از قسم سجیل تھے یعنی گل سخت شدہ اور وہ سب نشاندار یا نگینہ دار تھے۔ اور یا محمدؐ اگر آپکی
اُمت کے ستمگارون پر جو اونکے عمل کے مرتکب ہون یہ عذاب مقرر ہو بعید نہین۔ حضرت رسولؐ خدا نے
پوچھا کہ اونکا شہر کہان تھا۔ کہا اوس مقام پر تھا جہان کہ اب نواحی شام مین بحیرۂ طبریہ ہے۔ پھر آنحضرت
نے پوچھا کہ جب تمنے اونکا شہر سرنگون کیا وہ شہر اور اہل شہر کہان گرے۔ کہا یا محمدؐ دریائے شام مین مصر
تک۔ اور اسی سبب سے دریا مین ٹیلے ظاہر ہوے۔ اور دوسری حدیث موثق مین آنحضرتؐ سے منقول
ہے کہ جب ملائکہ قوم لوطؑ کے ہلاک کرنے کے لئے آئے اور کہا ہم اوس شہر کو ہلاک کرنے والے ہین سارہؑ
نے جب یہ کلام سُنا اون فرشتون کی قلت اور اوس گروہ کی کثرت سے تعجب کیا اور کہا قوم لوطؑ سے اونکی
قوت و کثرت کے سبب کون برابری کر سکتا ہے۔ پھر فرشتون نے اسحٰقؑ و یعقوبؑ کی اونکو بشارت دی۔
سارہؑ نے اپنا منہ پیٹ لیا اور کہا وہ بڑھیا جس سے کوئی فرزند نہین پیدا ہوا اب اوس سے کیونکر فرزند
پیدا ہو سکتا ہے۔ اوسوقت سارہؑ کی عمر نوے برس کی اور ابراہیمؑ کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی۔ پھر
ابراہیمؑ نے قوم لوطؑ کی شفاعت کی مگر قبول نہوئی اور جبرئیلؑ دوسرے فرشتون کے ہمراہ لوطؑ پاس آئے
جب اونکی قوم کو خبر ہوئی کہ اونکو یہان مہمان آئے ہین اونکے گھر کیطرف دوڑے۔ حضرت لوطؑ نے دروازے
پر ہاتھ رکھا اور اونکو قسم دیکر کہا خدا سے ڈرو اور مہمانون کے بارہ مین مجھکو رسوا نکرو۔ جواب دیا کیا ہمنے
تمکو منع نہین کیا تھا کہ مہمانون کو اپنے گھر مین نہ رکھا کرو۔ لوطؑ اپنی لڑکیون کو اونکے سامنے لائے اور
کہا اگر میرے مہمانون سے دست بردار ہو مین انکا نکاح بطریق حلال تمسے کئے دیتا ہون۔ کہا تمہاری دختر ون

میں ہمارا کوئی حق نہیں اور تم خوب جانتے ہو کہ ہماری خواہش کیا ہے - لوطؑ نے فرمایا کاش میں قوت
یا پناہ محکم رکھتا - جبرئیلؑ نے کہا کاش لوطؑ کو معلوم ہوتا کہ کیا قوت اونکو حاصل ہے پھر لوطؑ کو اپنے پاس بلایا
اوسوقت وہ لوگ دروازہ کھول کر گھر میں گھس آئے - جبرئیلؑ نے اپنے ہاتھ سے اونکی طرف اشارہ کیا
وہ سب اندھے ہوگئے وہ لوگ ہاتھوں سے دیوار ٹٹولتے اور کہتے تھے کہ ہم صبح کو آل لوطؑ سے کسی کو باقی
نہ رکھینگے - پھر جبرئیلؑ نے لوطؑ کو آگاہ کیا کہ ہم تمہارے پروردگار کے رسول ہیں - لوطؑ نے کہا انکی ہلاکت
میں تعجیل کرو - جبرئیلؑ نے کہا ہاں - پھر لوطؑ نے کہا اے جبرئیلؑ انکی ہلاکت میں تعجیل کرو جبرئیلؑ نے کہا انکا وقت
وعدہ صبح ہے کیا صبح نزدیک نہیں - پھر جبرئیلؑ نے لوطؑ سے کہا تم اپنی اولاد ساتھ لیکر فلان جگہ چلے جاؤ
کہا اے جبرئیلؑ میرے جانور ضعیف ہیں - جبرئیلؑ نے کہا اونہین پر بار کرو اس شہر سے نکل جاؤ - حضرت لوطؑ نے
ایسا ہی کیا - جب صبح ہوئی جبرئیلؑ اوترے اور اوس شہر کو اپنے پروں پر اوٹھا لیا پھر نہایت بلند کرکے
اونپر سرنگون کر دیا اور شہر کی دیوارین بھی انپر نثار کر دین - زوجۂ لوطؑ نے ایک صدائے مہیب سنی اور
اوسکی دہشت سے ہلاک ہو گئی - مؤلف فرماتے ہیں - حضرت لوطؑ نے اوس قوم سے جو یہ کہا تھا کہ میں
اپنی بیٹیاں تمکو دیتا ہوں اس بارہ میں علما نے اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہیں کہ بیٹیوں سے تمام قوم
کی عورتیں مراد ہیں اسلئے کہ ہر ایک پیغمبر اپنی امت کے لئے بمنزلہ پدر ہے اور حضرت لوطؑ کی یہ غرض تھی
کہ تمہاری عورتیں تمہارے لئے مردوں سے بہتر اور پاکیزہ تر ہیں اور تمپر حلال ہیں تم کیوں اونکی طرف
رغبت نہیں کرتے - بعضوں نے کہا ہے کہ وہ لوگ پہلے اون دختروں کے خواستگار ہوئے تھے اور اونکے
کفر کے سبب حضرت لوطؑ نے قبول نہیں کیا تھا مگر اوسوقت مجبوری راضی ہوئے اون لوگوں نے قبول
نہ کیا اور اسکی بھی دو وجہ ہیں پہلی وجہ یہ ہے کہ اوس شریعت میں کافر کو دختر دینا شاید حلال رہا ہو -
دوسری وجہ یہ ہے کہ شاید دختروں کا نکاح ایمان لانے پر مشروط رہا ہو - بعضوں نے بیان کیا ہے کہ اوس
قوم میں دو شخص سرگروہ تھے اور تمام قوم انکی اطاعت کرتی تھی اسلئے حضرت لوطؑ نے چاہا کہ اون دونوں
سے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح کر دیں تاکہ اوس قوم کے لوگ اونکی اذیت رسانی سے دست بردار ہوں اور
یہ دونوں وجہیں احادیث سابقہ میں مذکور ہو چکی ہیں - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جو
شخص اس امر پر راضی ہو کہ کوئی شخص اوس سے لواطہ کرے وہ بقیۂ سدوم سے ہے - میں یہ نہیں کہتا
کہ اونکی اولاد سے ہے بلکہ اونکی طینت سے ہے - پھر فرمایا قوم لوطؑ کے شہر جو اونپر سرنگون کئے گئے وہ چار تھے
سدوم - صیدوم - قنا - عمیرا - اور حدیث صحیح میں منقول ہے کہ کسی نے آنحضرت سے پوچھا کہ قوم لوطؑ کو کیونکر
خبر ہوئی تھی کہ لوطؑ کے پاس مہمان آئے ہیں - فرمایا اونکی زوجہ باہر نکلتی اور بہ صفیر اونکو اطلاع دیتی تھی

وہ لوگ اوسکی آواز سنکر آتے تھے۔ صفیر وہ آواز ہے جو دہان مینی سے ظاہر کیجاتی ہے اور اوسکو صوت بھی کہتے ہین۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ قوم لوط تمام مخلوقات خدا سے بہتر تھی جنکو گمراہ کرنے کے لئے شیطان لعین بہت کوشش کرتا تھا۔ اونکی نیکی اور خوبی سے ایک امر یہ بھی تھا کہ جب کسی کام کو باہر جاتے تھے تمام مرد ہمراہ جاتے اور عورتون کو تنہا چھوڑ جاتے۔ پس شیطان نے انکے گمراہ کرنے کی جو تدبیر کی وہ یہ ہو کہ جب یہ لوگ اپنی زراعتون اور مال و متاع کے پاس سے چلے آتے شیطان وہان جاتا اور جن چیزون کو یہ بناتے اونکو یہ خراب کر دیتا آخر باہم مشورہ کیا کہ جو شخص ہماری متاع خراب کرتا ہو اوسکی گھات مین رہنا چاہیئے۔ جب اوسکی گھات مین رہے ایک لڑکا خوبصورت حسین و جمیل گرفتار ہوا اوس سے پوچھا کہ تو ہر دفعہ ہماری متاع خراب کرتا ہو۔ کہا ہان تمھاری متاع مینے ہر دفعہ خراب کی ہے اون سب کی رائے اوسکے قتل پر متفق ہوئی اور اوسکو ایک شخص کے سپرد کیا کہ اپنی حفاظت مین رکھے جب رات ہوئی شیطان نے فریاد شروع کی۔ اوسنے اس فریاد کا سبب پوچھا۔ کہا میرا باپ ہر شب مجھکو اپنے شکم پر سلاتا تھا۔ اوسنے کہا تو میرے شکم پر سو جا۔ جب اوسکے شکم پر سویا ایسی حرکتین کین کہ اوسکو اس عمل قبیح پر آمادہ کیا پھر اسکا طریقہ بتایا یہان تک کہ اوسنے اس ملعون سے لواطہ کیا اور اوسکو لذت حاصل ہوئی پس شیطان اوسیوقت غائب ہو گیا جب صبح ہوئی وہ شخص اپنی قوم مین آیا اور جو حال رات کو گذرا تھا بیان کیا سبکو یہ عمل پسند آیا جسکو پہلے نہ جانتے تھے پھر اس عمل قبیح مین مشغول ہوئے تا اینکہ مردون پر اکتفا کی اور مردون کی گھات مین رہنا شروع کیا جو کوئی اوسطرف سے گذرتا اوسکو پکڑ کر بجبر اوس سے یہ فعل قبیح کرتے تھے۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی لوگون نے اوس راہ سے عبور کرنا ترک کر دیا اوسوقت اطفال سے مشغول ہوئے اور عورتون کو ترک کر دیا۔ جب شیطان نے دیکھا کہ مردون مین اوسکی تدبیر کارگر ہوئی پھر ایک عورت کی صورت بنکر عورتون کے پاس آیا اور کہا جیسا کہ تمھارے مرد باہم لواطہ مین مشغول ہین تم بھی باہم مساحقہ کرو اور اونکو اوسکا طریقہ یعنی چپٹ بازی سکھائی پھر عورتون نے بھی باہم چپٹ بازی شروع کی۔ حضرت لوطؑ نے ہر چند اونکو نصیحت کی مگر بالکل مفید نہوئی۔ تا اینکہ خدا کی حجت علیہم تمام ہوئی۔ اوسوقت خدا نے جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ کو بھیجا یہ فرشتے امردون کی صورت قبا پہنے اور عمامہ سر پر رکھے حضرت لوطؑ کیطرف سے گذرے جبکہ وہ اپنی زراعت کے کامون مین مصروف تھے لوطؑ نے اونسے کہا تم کہا جاتے ہو کبھی مین نے کسیکو تمسے بہتر نہین دیکھا۔ کہا ہمارے آقا نے ہمکو اس شہر کے حاکم پاس بھیجا ہو۔ لوطؑ نے کہا شاید اس شہر کے لوگون کی کیفیت تمھارے آقا کو معلوم نہین کہ کس کام مین مصروف ہین۔ خدا کی قسم مردون کو پکڑکر اسقدر اونکے ساتھ عمل قبیح کرتے ہین کہ خون جاری ہوتا ہے

فرشتون نے کہا ہمارے آقا نے ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم اس شہر مین ہر طرف پھرین - لوط نے کہا مین ایک حاجت تمسے رکھتا ہون - پوچھا وہ کیا ہے - کہا اسقدر صبر و تامل کرو کہ اندھیرا ہو جائے - ملائکہ لوط کے پاس بیٹھ گئے - حضرت لوط نے اپنی دختر کو آب و طعام لانے کے لیے بھیجا اور کہا ایک عبا بھی سردی مین انکو اوڑھنے کے واسطے لانا جب وہ دختر روانہ ہوئی پانی برسنا شروع ہوا اور تمام دشت و جنگل پانی سے بھر گیا اسوقت حضرت لوط کو خوف ہوا کہ مبادا سیلاب مین غرق ہو جائین اونسے کہا اوٹھو اور یہان سے شہر مین چلو - حضرت لوط دیوارون کے سایہ مین جاتے تھے اور وہ راہ راہ چلتے تھے - لوط نے اونسے کہا ای میرے فرزند راہ سے کنارے چلو - جواب دیا ہمارے آقا نے حکم دیا ہے کہ درمیان راہ چلین - حضرت لوط تاریکی کو غنیمت جانتے تھے کہ وہ قوم انکو نہ دیکھے - اوسوقت شیطان لعین آیا اور زوجہ لوط کے دامن سے ایک اخگر اٹھاکر گھونسون مین ڈال دیا جس سے غل و شور کے سبب اہل شہر حضرت لوط کے گھر کے گرد جمع ہو گئے جب اون بے دولتون نے بے مونچھ کے لڑکون کو اونکے گھر مین دیکھا کہا اے لوط کیا تمنے بھی ہمارا کام اختیار کیا ہے - لوط نے کہا یہ میرے مہمان ہین انکی فضیحت و رسوائی نہ کرو - کہا ان تینون سے ایک کو اپنے لیے رکھو اور دو کو ہمارے سپرد کرو - لوط نے مہمانون کو حجرہ مین چھپایا اور کہا کاش مین اہلبیت اور قوم و قبیلہ رکھتا جو انکے شر سے مجھکو بچاتے - پھر قوم لوط نے غلبہ کرکے لوط کو گرا دیا اور دروازہ توڑکر گھر مین داخل ہوئے - اوسوقت جبرئیل نے لوط سے کہا ہم تمھارے پروردگار کے رسول ہین اور یہ لوگ تمکو ضرر نہین پہونچا سکتے - بعد اسکے جبرئیل نے ایک مشت ریگ لیکر اونکے منہ پر ماری اور شَاهَتِ الْوُجُوهُ کہا یعنے تمھارے منہ قبیح ہون - سب لوگ اندھے ہو گئے - لوط نے اونسے پوچھا اے رسولانِ خدا تمکو خدا نے کس کام پر مامور کیا ہے - کہا صبح کو انھین ہلاک کرینگے - لوط نے کہا میری ایک حاجت تمسے ہے - پوچھا وہ کیا ہے - کہا انکو اسیوقت ہلاک کرو - فرشتون نے کہا اے لوط انکا وقت وعدہ صبح ہے کیا صبح اونکے لیے نزدیک نہین ہے جنکا ہلاک ہونا تمکو منظور ہے - اب تم اپنی دخترون کو اپنے ساتھ لیکر اس قوم سے باہر نکلو مگر اپنی زوجہ کو یہین چھوڑ دو - امام علیہ السلام نے فرمایا خدا لوط پر اپنی رحمت نازل کرے اگر وہ جانتے کہ حجرہ مین اونکے ہمراہ کون ہے ہر آئینہ اونکو معلوم ہوتا کہ وہ تائید یافتہ ہین جبکہ وہ کہتے تھے کاش کوئی قوت مجھکو حاصل ہوتی یا مین رکن شدید کیطرف پناہ لیجاتا جبرئیل سے زیادہ کون رکن شدید تھا اور وہ اونکے ہمراہ حجرے مین تھے - پھر حق تعالےٰ نے فرمایا اے محمد اگر تمھاری اُمت کے ستمگار بھی قوم لوط کا عمل اختیار کرین بعید نہین کہ یہی عذاب اونکے لیے بھی ہو - اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا ہے کہ جب قوم لوط نے جو کچھ عمل قبیح کرنا تھا کیا اوسوقت زمین نے خدا کی درگاہ مین گریہ کیا جب اوسکا گریہ آسمان تک پہونچا آسمان نے بھی گریہ

کیا اور اوسکا گرد عرش تک پہونچا اوسوقت حق تعالےٰ نے آسمان کو حکم دیا کہ اونپر پتھر برسائے اور زمین
کو حکم دیا کہ اونکو نگل جائے - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا کہ حق تعالےٰ نے قوم لوطؑ کے ہلاک کرنے کے
لیے چار فرشتون کو بھیجا - جبرئیل - میکائیل - اسرافیل - کروبیل - یہ چارون فرشتے پہلے ابراہیمؑ کے پاس آئے
اور اونکے سرون پر عمامے تھے - ابراہیمؑ کو سلام کیا - ابراہیمؑ نے اونکو نہ پہچانا اور اونکی ہیئت پاکیزہ و بہتر دیکھکر
کہا مین خود اونکی خدمت کرونگا اور وہ بہت مہمان دوست تھے - پھر اونکے لیے ایک گوسالہ فربہ بریان کیا
جب وہ خوب پختہ ہوا اوسکو اونکے سامنے لائے - جب اون لوگون نے اوسکو نہ کھایا ابراہیمؑ بہت ڈرے
اوسوقت جبرئیلؑ نے اپنے سر سے عمامہ اوٹھایا اور ابراہیمؑ نے اونکو پہچان کر پوچھا کیا تم جبرئیلؑ ہو - کہا ہان -
پھر سارہؑ اونکی طرف سے گذرین - جبرئیلؑ نے اونکو اسحٰقؑ کی بشارت دی اور اسحٰقؑ کے بعد یعقوبؑ کی ابراہیمؑ
نے اونسے پوچھا کسلیے آئے ہو - کہا قوم لوطؑ کے ہلاک کرنے کو پوچھا اگر اونمین سو شخص مومن ہون جبھی
اونکو ہلاک کروگے - کہا نہین - پھر پوچھا اگر پچاس ہون کہا نہین - پھر پوچھا اگر تیس ہون - کہا نہین
پھر پوچھا اگر بیس ہون - کہا نہین - پھر پوچھا اگر دس ہون - کہا نہین - پھر پوچھا اگر پانچ ہون - کہا
نہین - پھر پوچھا اگر ایک ہو - کہا نہین - اوسوقت ابراہیمؑ نے کہا لوطؑ بھی وہین ہے - جبرئیلؑ نے کہا
ہم خوب جانتے ہین کہ وہان کون ہے ہم اونکو اور اونکے اہلبیت کو اونکی زوجہ کے سوا نجات دینگے
پھر وہ چارون فرشتے حضرت لوطؑ کے پاس گئے جبکہ وہ شہر کے قریب کار زراعت مین مشغول تھے -
فرشتون نے لوطؑ کو سلام کیا اور اونکے سرون پر عمامے تھے - لوطؑ نے دیکھا کہ اونکی ہیئت و وضع
بہت خوب و بہتر ہے - سفید لباس پہنے ہین اور سرون پر سفید عمامے رکھے ہین - پھر اونسے کہا کہ میرے
گھر چلو اور میرے مہمان ہو - فرشتون نے قبول کیا - لوطؑ آگے جاتے اور وہ سب اونکے پیچھے آتے تھے
مگر حضرت لوطؑ اونکے بلانے سے پشیمان تھے اور اپنے دل سے کہتے تھے مین نے برا کام کیا - انکو اپنی قوم
کیطرف لیے جاتا ہون جنکو خوب پہچانتا ہون - پھر اونسے متوجہ ہوکر کہا تم اوس گروہ کیطرف چلتے
ہو جو بدترین مخلوقات خدا مین - حق تعالےٰ نے اون فرشتون کو حکم دیا تھا کہ حضرت لوطؑ اپنی قوم کی
بدکرداری کی تین مرتبہ گواہی جب تک نہ دین تم اونپر عذاب نازل نکرنا - جبرئیل نے کہا یہ پہلی گواہی
ہے - جب اور تھوڑی دور گئے حضرت لوطؑ پھر اونسے مخاطب ہوئے اور کہا تم بدترین مخلوقات خدا کی
طرف جاتے ہو - جبرئیلؑ نے کہا یہ دوسری گواہی ہے - جب شہر کے دروازے پر پہونچے حضرت لوطؑ نے
پھر اوس کلام کا اعادہ کیا - جبرئیلؑ نے کہا یہ تیسری گواہی ہے - جب شہر مین داخل ہوے اور حضرت
لوطؑ کے گھر پہونچے - زوجۂ لوطؑ اونکی ہیئت نہایت خوب بہتر دیکھکر بالائے بام گئی اور دستک دی

اوسکی قوم سے کسی نے دستک کی آواز نہ سُنی پھر اوسنے بام خانہ پر دُھوان کیا۔ جب قوم نے وہ
دُھوان دیکھا حضرت لوطؑ کے گھر کیطرف دوڑے۔ زوجہ لوطؑ اپنی قوم کے پاس گئی اور کہا ایسے
خوبصورت جوان لوطؑ کے پاس آئے ہین کہ مین نے اونکے مانند حسین و جمیل کبھی نہین دیکھے۔ یہ سنکر
اون لوگون نے گھر مین داخل ہونا چاہا حضرت لوطؑ نے منع کیا اور اونکے اور اوس قوم کے درمیان
وہی معاملہ گذرا جو مکرر بیان ہو چکا ہے۔ جب وہ لوگ حضرت لوطؑ پر غالب آکر گھر مین گھس آئے
اوسوقت جبرئیلؑ نے پکارکے کہا اے لوطؑ انکو گھر مین آنے دو۔ اور گھر مین داخل ہونے کے بعد اپنی
اونگلی سے اونکی طرف اشارہ کیا اور وہ سب اندھے ہو گئے۔ اور بسند معتبر حضرت رسولخداؐ سے منقول
ہے کہ مجلس مین ایک دوسرے کیطرف سنگریزے پھینکنا قوم لوطؑ کی عادات سے ہے اور بعضون نے بیان
کیا ہے کہ وہ لوگ سر راہ بیٹھتے تھے اور جو کوئی اوس راہ سے گذرتا تھا اوسکی طرف سنگریزے پھینکتے تھے
اور جسکا سنگریزہ اوسکو لگتا وہ اوسپر متصرف ہوتا اور اوس سے عمل قبیح کرتا۔ اور حضرت امام رضاؑ سے
منقول ہے کہ اونکے اعمال قبیحہ مین سے ایک یہ بھی تھا کہ مجلس مین گوز کرنے سے حیا نکرتے تھے اور بعضون
نے کہا ہے کہ وہ لوگ ایک دوسرے کے روبرو لواطہ مین مشغول ہوتے اور کچھ پروا نکرتے تھے۔ زوجۂ لوطؑ
کے نام مین اختلاف ہے واہلہ۔ والقہ۔ وآمہ۔ یہ تینون نام مذکور ہوئے ہین۔

باب نوان۔ حضرت ذوالقرنینؑ کے قصص کا بیان۔

قطب راوندی نے بیان کیا ہے کہ اونکا نام عیاش تھا اور حضرت نوحؑ کے بعد سبسے پہلے یہی بادشاہ اور
تمام روے زمین کے یہی مالک ہوئے۔ اور مفسرین و مورخین نے اس بابمین اختلاف کیا ہے کہ ذوالقرنین
وہی سکندر رومی ہین یا اور کوئی دوسرے ہین۔ اور احادیث معتبرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ذوالقرنین سکندر
رومی نہین۔ اور پھر اختلاف کیا ہے کہ ذوالقرنین پیغمبر تھے یا نہین۔ اور حق یہ ہے کہ پیغمبر نہ تھے بلکہ بندۂ شائستہ
اور خدا کی جانب سے تائید یافتہ تھے اور اس بارہ مین بھی اختلاف ہے کہ اونکو ذوالقرنین کیون کہتے ہین
اسکی کئی وجہین بیان ہوئی ہین۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ اونکے قرن امین یعنی سر کے دہنی طرف ایک ضربت لگی
اور اوسکے سبب رحلت کی خدانے پھر اونکو زندہ کیا اوسوقت دوسری بار قرن الیسر یعنے سر کے بائین طرف
ضربت لگی اور اوسکے سبب رحلت کی۔ پھر خدانے اونکو زندہ کیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ دو قرن تک زندہ
رہے اور اونکے عہد مین آدمیون کے دو قرن گذرے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ اونکے سر پر دو شاخین تھین
یا شاخ کے مانند دونون طرف بلندی تھی۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ اونکے تاج مین دو شاخین تھین۔ پانچوین
وجہ یہ ہے کہ سر کے دونون طرف کے استخوان قوی تھے اور استخوان سر کو قرن کہتے ہین۔ چھٹی وجہ یہ ہے

کہ دو قرن دُنیا یعنے عالم کے دونون طرف سیر کی اور مالک ہوئے۔ ساتوین وجہ یہ ہے کہ اونکے سر کے دونون طرف
دو گیسو تھے۔ آٹھوین وجہ یہ ہے کہ خدا نے نور و ظلمت کو اونکا مسخر کیا تھا۔ نوین وجہ یہ ہے کہ خواب مین
دیکھا تھا کہ آسمان پر جا کر دو قرن آفتاب یعنی اوسکی دونون طرف کو تھام لیا تھا۔ دسوین وجہ یہ ہے کہ
قرن کے معنی قوت کے ہین یعنی قوی اور شجاع تھے اور اقتدار عظیم اونکو حاصل ہوا تھا۔ حق تعالیٰ نے
قرآن مجید مین اونکا قصہ بیان فرمایا ہے۔ بدرستیکہ ہمنے اونکو زمین پر اقتدار دیا اور ہمنے اونکو ہر چیز سے
ایک سبب عطا کیا۔ یعنی ایسی علت اور وسیلہ اور قدرت اور آلہ جسکے سبب منزل مقصود تک پہونچ
سکین۔ پس ایک سبب کی پیروی کی تا اینکہ جب آفتاب کے غروب ہونے کی جگہ تک پہونچے آفتاب
کو پایا کہ چشمۂ حمئہ آلودہ یا گرم مین غروب ہوتا تھا۔ اور اوسکے نزدیک ایک قوم کو پایا۔ اونھون نے کہا
اے ذوالقرنین کیا تم بعذاب قتل کرو گے اوس شخص کو جو اپنے کفر سے نہ پھرے۔ یا یہ کہ اونکے درمیان نیکی
پیش آؤ گے۔ کہا و لیکن جو شخص کہ ستم کرے اور مشرک ہو پس اوسپر عذاب کرونگا بعد اسکے جب وہ اپنے
پروردگار کیطرف بازگشت کریگا۔ پس خدا اوسکو عذاب کریگا ساتھ عذاب منکر و عظیم کے۔ و لیکن جو
کوئی ایمان لائے اور اعمال شائستہ کرے پس اوسکے لئے جزائے نیک ہی۔ اور بہت جلد ہم اپنا امر
یعنے حکم کہین گے جو اوسپر آسان ہو۔ بعد اسکے ایک سبب کی پیروی کی تا اینکہ جب آفتاب کے طلوع
ہونے کی جگہ پہونچا اوسکو پایا کہ ایک ایسے گروہ پر طلوع کرتا تھا جنپر ہمنے آفتاب سے کوئی ستر اونکے
لئے مقرر نہین کیا تھا کہ اونکو اوس سے چھپائے۔ اور حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول
ہے کہ وہ لوگ گھر بنانا نہین جانتے تھے۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ زمین کے اندر نقب کھود کر اوسمین
رہتے تھے۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ عریان تھے اور لباس نہین پہنتے تھے جیسا کہ ایک روایت مین
مذکور ہوگا۔ بعد اسکے فرمایا ذوالقرنین کا حال اسیطرح تھا۔ تحقیق کہ ہمارے علم نے اون تمام چیزون کا
احاطہ کیا ہے جو ذوالقرنین کے پاس تھین از قبیل کثرت لشکر و ہیبت و اسباب و آلات وغیرہ پس ایک
سبب اور راہ کی پیروی کی تا اینکہ درمیان دو سد کے پہونچے کہتے ہین کہ کوہ ارمنیا و آذربائیجان
سے مراد ہے یا دو پہاڑ ہین جو منتہائے ترکستان مین بجانب شمال واقع ہین۔ ان دونون پہاڑون کے
نزدیک ایک گروہ کو پایا کہ قریب تھا وہ کوئی بات نہ سمجھ سکین۔ اسلئے کہ اونکی زبان عجیب و غریب تھی اور
صاحب عقل و شعور نہ تھے۔ کہا اے ذوالقرنین بدرستیکہ یاجوج و ماجوج ہماری زمین پر فساد کرنے
والے ہین۔ بسبب قتل اور خراب و تاراج کرنے زراعتون کے۔ بعضون نے کہا ہے کہ یاجوج و ماجوج موسم
بہار مین وہان آتے اور جو کچھ تر و خشک وہان پاتے لیجاتے تھے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ آدمیون کو کھا جاتے تھے

اوس قوم نے کہا آیا ہم تمھارے لیئے مزدوری اور خرچ کا سامان کردین کہ تم ہمارے اور اونکے درمیان ایک ایسی دیوار بنا دو کہ وہ پھر اسطرف نہ آسکین۔ ذوالقرنین نے کہا وہ چیز جسکی میرے پروردگار نے مجھے قدرت دی ہے۔ یعنے مال و بادشاہی۔ بہتر ہے اوس خرچ سے جو تم مجھے دیتے ہو اور مجھے اوسکی احتیاج نہین۔ پس قوت سے میری اعانت کرو کہ اونکے اور تمھارے درمیان ایک بڑی دیوار بنادون پس حکم دیا کہ پارہ ہاے آہن لاؤ اور اونکو دونون پہاڑون کے درمیان ایک دوسرے پر چن دو کہ پہاڑون کے برابر ہوجائے اوسوقت ذوالقرنین نے کہا کہ بھٹیون کو دھونکین تاکہ لوہا آگ کی مانند ہوجائے پھر کہا تانبا گلا کر لاؤ کہ لوہے پر ڈالدین۔ پس یاجوج و ماجوج مین یہ طاقت نہ رہی کہ اوس دیوار پر چڑھین یا اوسمین سوراخ کرسکین۔ ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی رحمت ہے پس جب میرے پروردگار کا وعدہ آئیگا۔ یعنی یاجوج و ماجوج قیامت کے قریب باہر آئینگے۔ اس دیوار کو زمین کے برابر کردیگا۔ اور میرے پروردگار کا وعدہ حق ہے۔ یہ تھا ترجمہ آیات کا جو مفسرون کے قول کے مطابق ہے۔ اور شیخ محمد بن مسعود عیاشی نے اپنی تفسیر مین اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ حضرت امیرالمومنین سے کسی نے ذوالقرنین کا حال پوچھا۔ فرمایا وہ ایک بندۂ شائستہ خدا تھے اور اونکا نام عیاش تھا خدا نے اونکو قرون گذشتہ سے ایک قرن مین ایک گروہ کیطرف مبعوث کیا جو طوفان نوح کے بعد ناحیۂ مغرب مین رہتے تھے۔ اوس گروہ نے اونکے سر کے دہنی طرف ایک ضرب ماری جسکے سبب ذوالقرنین نے رحلت کی حق تعالے نے سو برس کے بعد پھر اونکو زندہ کرکے دوسرے قرن کیطرف ایک گروہ کی جانب مبعوث کیا جو ناحیۂ مشرق مین رہتے تھے۔ اوس گروہ نے بھی اونکی تکذیب کی اور اونکے سر کے بائین طرف ایک ضربت ماری جسکے سبب ذوالقرنین نے رحلت کی۔ خدا نے سو برس کے بعد پھر اونکو زندہ کیا اور اون دونون زخمون کے عوض جو سر پر لگے تھے اونھین زخمون کی جگہہ دو شاخین عطا فرمائین اور اونکی پیغمبری کا معجزہ اور بادشاہی کا دبدبہ اون دونون شاخون مین قرار دیا۔ بعد اسکے اونکو پہلے آسمان پر لیجا کر تمام حجاب اونکی آنکھون کے سامنے سے اوٹھا دیئے تاکہ وہ چیزین جو مشرق و مغرب کے درمیان از قبیل کوہ و صحرا و راہ وغیرہ ہین اور جتنی چیزین کہ زمین پر ہین وہ سب اونکو نظر آئین اور خدا نے ہر چیز سے ایک علم اونکو عطا فرمایا جسکی وجہ سے حق و باطل مین امتیاز کیا اور اونکو یہ تقویت دی کہ اونکی شاخون مین ایک قطعہ آسمان کا یا ابر جسمین رعد و برق و تاریکی تھی قرار دیا۔ بعد اسکے اونکو زمین پر بھیجا اور حکم دیا کہ سیر کرو اور مشرق و مغرب مین پھرو مین نے شہرون کو تمھارے لیئے طے اور اپنے بندون کو ذلیل کیا ہے اور تمھارا خوف اونکے دلون مین جاگزین کردیا ہے حضرت ذوالقرنین نے پہلے ناحیۂ مغرب کیطرف روانہ ہوکے

جس شہر مین پہونچے شیر خشمناک کے مانند آواز دیتے تھے اور راونکی دونون شاخون سے ظلمت و رعد و برق
و صاعقہ ظاہر ہوتے تھے اور جو کوئی اونسے مخالفت کرتا اور بہ دشمنی پیش آتا اوسکو ہلاک کرتے تھے - پس
ہنوز مغرب آفتاب تک نہ پہونچے تھے کہ تمام اہل مشرق و مغرب اونکے فرمان بردار ہوگئے جیسا کہ حق تعالے
نے فرمایا ہو - إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا جب مغرب آفتاب تک پہونچے
دیکھا کہ آفتاب چشمۂ گرم مین غروب ہوتا ہو اور آفتاب کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے ہین اور آفتاب کو قعر دریا سو
زمین کی دہنی طرف لوہے کی زنجیرون اور قلابون سے اسطرح کھینچتے ہین جیسا کہ کشتی پانی پر کھینچی جاتی ہے - پھر
وہان سے آفتاب کے ہمراہ اوسکے طلوع ہونے کی جگہ تک گئے اور اہل مشرق کے حالات سے بھی مطلع ہوئے
جیسا کہ حق تعالے نے قرآن مین فرمایا ہے - پھر حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ وہان ایک ایسے گروہ کو دیکھا
جنکو آفتاب کی حرارت نے جلا دیا تھا اور اونکے بدن اور رنگ متغیر ہوگئے تھے - پھر وہان سے ظلمت
و تاریکی کیطرف روانہ ہوئے - جب دونون دیوارون کے درمیان پہونچے جنکا ذکر قرآن مین آیا ہے پس
اون لوگون نے کہا اے ذوالقرنین ہم سینگر ان دونون پہاڑون کے پیچھے یاجوج و ماجوج رہتے ہین
اور زمین پر فساد برپا کرتے ہین - ہمارے میوہ و زراعت کے تیار ہونے کا جب وقت آتا ہو ان دونون
دیوارون کے درمیان سے باہر آتے اور ہمارے میوہ و زراعت کو کھا جاتے ہین اور کوئی چیز ہمارے لیے باقی
نہین رکھتے اگر ہم خراج مقرر کرکے ہر سال ادا کرین تم اونکے اور ہمارے درمیان ایک دیوار بنا دوگے - ذوالقرنین
نے کہا مجھکو تمھارے خراج کی احتیاج نہین تم اپنی قوت سے میری اعانت کرو اور لوہے کے ٹکڑے جمع کرکے لاؤ
اون لوگون نے ایک پہاڑ کھود کر خشت کے مانند اوسکے ٹکڑے کئے پھر اون ٹکڑون کو دونون پہاڑون کے
درمیان ایک دوسرے پر چن دیا - ذوالقرنین وہ ہین جنھون نے سب سے پہلے زمین پر دیوار بنائی - پھر اون
لوگون نے لکڑی جمع کی اور لوہے کے ٹکڑون پر رکھکر دھونکنا شروع کیا - جب وہ سب پگھل کر ایک تھکا
ہوگیا ذوالقرنین نے کہا اب تانبا لاؤ - اون لوگون نے تانبے کا پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے کرکے اون لوہے کے ٹکڑون پر
رکھا اور جب وہ بھی پگھل کر خلط ملط ہوگیا اوسوقت ایسی دیوار بنگئی جسپر یاجوج و ماجوج چڑھ سکے اور
نہ اوسمین سوراخ کرسکے - ذوالقرنین خدا کے بندۂ شائستہ تھے اور خدا کی درگاہ مین قرب و منزلت عظیم رکھتے
تھے اور خدا کی بندگی براستی بجا لاتے تھے اور حق تعالے ہمیشہ اونکی مدد کرتا اور اونکو دوست رکھتا تھا - خدا نے
ہر شہر مین اونکے لیے وسیلہ و ذریعہ مہیا کرکے اونکو وہان اقتدار عطا کیا یہانتک کہ مشرق سے مغرب تک
تمام ملک اونکے قبضۂ اختیار مین آگئے - ایک فرشتہ رقائیل نام ذوالقرنین کا دوست تھا - آسمان سو اکثر
انکے پاس آتا اور انسے باتین کرتا تھا اور یہ دونون ایک دوسرے سے اپنا راز بیان کیا کرتے تھے - ایک روز

دونون باہم بیٹھے تھے ذوالقرنین نے اوس سے پوچھا اہل آسمان کی عبادت کیسی ہے اور اہل زمین کی عبادت کو
کیا نسبت رکھتی ہے۔ رقائیل نے کہا اے ذوالقرنین اہل زمین کی عبادت کی کیا اصل ہے آسمانوں میں ایک
قدم رکھنے کی جگہ نہیں جسپر کوئی فرشتہ عبادت خدا مین مصروف ہو اونمین سے کوئی کھڑا ہے کہ کبھی نہیں
بیٹھا یا رکوع میں ہے اور کبھی سجدہ نہیں کرتا یا سجدہ مین ہے اور کبھی سجدہ سے سر نہیں اوٹھاتا۔ ذوالقرنین
یہ سنکر بہت روئے اور کہا اے رقائیل مین چاہتا ہون دنیا مین اسقدر زندہ رہون کہ اپنے پروردگار کی
عبادت انتہا تک پہونچادون اور طاعت الٰہی جیسا کہ سزاوار ہے بجالاون۔ رقائیل نے کہا اے ذوالقرنین
خدا نے زمین پر ایک چشمہ پیدا کیا ہے جسکو عین الحیات کہتے ہین اور خدا نے اپنی ذات مقدس پر لازم
قرار دیا ہے کہ جو کوئی اوس چشمہ کا پانی پیئے اوسکو موت نہ آئے جب تک کہ خدا سے اپنے مرگ کا خواہان نہو
اگر تم اوسکا پانی پیو پھر جب تک تمکو منظور ہو زندہ رہ سکتے ہو۔ ذوالقرنین نے پوچھا تم جانتے ہو کہ وہ چشمہ
کہان ہے۔ رقائیل نے کہا مین نہین جانتا ولیکن مین نے آسمان پر یہ ذکر سنا تھا کہ خدا نے زمین پر ایک ظلمت
پیدا کی ہے اور وہ چشمہ وہین ہے مگر آج تک اوس ظلمت کو کسی جن و بشر نے طے نہین کیا۔ پوچھا وہ ظلمت
کہان ہے۔ کہا مین نہین جانتا بعد اسکے وہ فرشتہ آسمان پر چلا گیا۔ ذوالقرنین بہت محزون و غمگین
ہوئے اسلیئے کہ رقائیل نے چشمہ اور ظلمت کا ذکر کیا مگر اسکے علم و نشان سے آگاہ نہ کیا جسکے سبب نفع
حاصل کرسکین۔ بعد اسکے ذوالقرنین نے جتنے فقیہ و عالم اونکی مملکت مین تھے اور وہ لوگ جو کتابہائے
آسمانی اور آثار پیغمبری سے آگاہ تھے اون سبکو جمع کیا اور اونسے کہا اے گروہ دانشمندان اے
گروہ فقہا اے گروہ اہل کتب و آثار پیغمبری کیا تمکو معلوم ہے یا جو پیغمبر تمسے پیشتر گذرے ہین اونکی
کتابون مین سے کسی کتاب مین دیکھا ہے کہ خدا نے زمین پر ایک چشمہ پیدا کیا ہے جسکو چشمۂ حیات
کہتے ہین اور قسم کھائی ہے کہ جو کوئی اوس چشمہ کا پانی پیئے گا اوسکو موت نہ آئیگی جب تک کہ خدا سے
خود اپنے مرگ کا خواہان نہو۔ سبھون نے کہا اے بادشاہ ہم اس حال سے آگاہ نہین۔ پھر اونسے
پوچھا آیا تمنے کسی کتاب خدا اور صحیفۂ آسمانی مین دیکھا ہے کہ خدا نے زمین پر ایک ایسی ظلمت پیدا
کی ہے جسکو آج تک کسی جن و بشر نے طے نہین کیا جواب دیا اے بادشاہ ہمنے یہ بھی نہین دیکھا۔ اوسوقت
ذوالقرنین بہت محزون و اندوہناک ہوئے اور رونے لگے اسلیئے کہ جس چشمہ و ظلمت کی اونکو خواہش
تھی کسی نے اوسکا نشان نہ بتایا۔ اون دانشمندون اور عالمون مین ایک نوجوان کم سن بھی تھا جو
اوصیائے انبیا کی اولاد سے تھا اور خاموش بیٹھا تھا۔ جب ذوالقرنین اوس تمام گروہ سے مایوس ہوگئے
اوسوقت اوس طفل نوجوان نے کہا اے بادشاہ تم اس گروہ سے اوس چیز کا سوال کرتے ہو جسکا علم

انکو حاصل نہین بلکہ اوسکا علم میرے پاس ہے۔ ذوالقرنین یہ سُنتے ہی نہایت خوش ہوئے اور اپنے تخت سے
اوتر آئے پھر اوسکو اپنے پاس بُلا کر کہا جو تجھکو معلوم ہے مجھسے بیان کر۔ کہا اے پادشاہ مین نے آدمؑ کی کتاب
مین دیکھا ہے اور یہ کتاب اوس دن لکھی گئی ہے جس دن کہ روے زمین پر جتنی چیزین ہین از قبیل چشمہ و درخت
ہین اونکا نام رکھا گیا تھا۔ اوس کتاب مین لکھا ہے کہ ایک چشمہ ہے جسکو عین الحیات کہتے ہین اور خدا نے
اوس چشمہ کی نسبت یہ ارادہ کیا ہے کہ جو کوئی اوس چشمہ کا پانی پئے گا اوسکو موت نہ آئیگی جب تک کہ خدا سے
خود اپنی مرگ کا سوال نہ کریگا اور وہ چشمہ تاریکی ظلمت مین واقع ہے اور کسی جن و بشر نے وہ راہ طے نہین
کی۔ ذوالقرنین یہ کلام سُنکر بہت خوش ہوئے اور کہا اے فرزند میرے قریب آ۔ اور یہ بتا کہ تجھکو یہ بھی
معلوم ہے کہ وہ ظلمت کہان ہے۔ کہا مین نے آدمؑ کی کتاب مین دیکھا ہے کہ وہ ظلمت مشرق کیطرف ہے۔
ذوالقرنین بہت خوش ہوئے اور لوگون کو اطراف ممالک مین روانہ کیا تاکہ علما و حکما کو ہر طرف سے جمع
کرین۔ جب ایک ہزار عالم و فقیہہ اونکے پاس جمع ہوئے اوسوقت ذوالقرنین نے سفر کا ارادہ کیا اور
باہتیہ شدید و قوت عظیم مشرق کیطرف روانہ ہوئے اور شہر و دریا کوہ و بیابان طے کرنے لگے جب بارہ برس
اسیطرح مسافت طے کی اوسوقت ابتداے ظلمات تک پہونچے اور ایسی ظلمت و تاریکی نظر آئی جو تاریکی
شب اور دُھوین کی سیاہی سے مشابہ نہ تھی ایک کنارہ آسمان سے دوسرے کنارہ آسمان تک محیط تھی
پس وہین مع لشکر اوترے بعد اسکے اہل فضل و کمال اور فقیہون دانشمندون اور جمیع اہل لشکر کو جمع
کرکے کہا اے گروہ علما و فقہا مین چاہتا ہون اس ظلمت کو طے کرون۔ سب نے پہلے از روے تعظیم اونکو
سجدہ کیا پھر کہا اے بادشاہ آپ اوس چیز کی خواہش کرتے ہین جسکی خواہش کسی نے نہین کی اور وہ راہ
طے کرنا چاہتے ہین جو آپکے سوا کسی نے انبیا و رسل اور ملوک و سلاطین سے طے نہین کی۔ ذوالقرنین نے کہا
مجھکو اس راہ کا طے کرنا اور اپنا مقصد حاصل کرنا ضرور ہے۔ سبھون نے کہا ہم بھی یہ جانتے ہین کہ اگر آپ
اس راہ کو طے کرینگے آپکا مقصد بے مشقت حاصل ہوگا مگر ہمکو یہ خوف ہے کہ ظلمت مین کوئی ایسا امر
پیش نہ آئے جو آپکی سلطنت کے زوال اور آپکی ممالک کے ہلاکت کا باعث ہو اور اسوجہ سے اہل زمین کا
حال خراب ہو جائے۔ ذوالقرنین نے کہا مجھکو اس راہ طے کرنے کی سوا اور کوئی چارہ نہین۔ یہ سُنکر پھر
سبھون نے سجدہ کیا اور کہا خداوندا ذوالقرنین نے جو ارادہ کیا ہے ہم اس ارادہ سے بیزار ہین۔ ذوالقرنین
نے کہا اے گروہ علما و فضلا مجھکو بتاؤ کہ تمام حیوانات سے کس حیوان کی بینائی زیادہ ہوتی ہے۔ کہا اسپان
مادہ باکرہ کی۔ ذوالقرنین نے چھ ہزار باکرہ گھوڑیان اپنے لشکر سے منتخب کرکے چھ ہزار اہل فضل و حکمت
و علم بھی منتخب کئے اور ہر شخص کو ایک ایک گھوڑی دیکر حضرت خضرؑ کو دو ہزار آدمیون کا سپہ سالار کرکے

اپنی فوج کا ہراول مقرر کیا اور حکم دیا کہ پیشتر ظلمات مین داخل ہون اور خود چار ہزار آدمیون کے ہمراہ
اونکے پیچھے روانہ ہوے۔ اور اپنے تمام اہل لشکر کو حکم دیا کہ بارہ برس تک اسی جگہ میرے پھرنے کے منتظر
رہیں اور اگر بارہ برس گذر جائین اور مین تمھاری طرف معاودت نکرون اوسوقت تم لوگ متفرق ہوجاؤ
اور اپنے شہرون کو یا جہان تمکو منظور ہو چلے جاؤ۔ خضر نے کہا اے بادشاہ ہم ظلمت مین داخل ہونگے مین
وہان کوئی کسیکو نہ دیکھیگا اگر کچھ لوگ ہم مین سے گم ہو جائین اونکا نشان ہمکو کیونکر ملیگا۔ ذوالقرنین
نے ایک دانہ سرخ اونکو دیا جسکی روشنی و ضیا مشعل کے مانند تھی پھر خضر سے کہا جب تم مین سے کوئی
گم ہو جائے اس دانے کو زمین پر پھینک دینا اس سے ایک صدا بلند ہوگی اوسوقت جو شخص گم ہو گیا
ہے وہ اسکی صدا کیطرف آئے۔ حضرت خضر نے وہ دانہ لیا اور ظلمات مین داخل ہوئے جس منزل سے
خضر کوچ کرتے ذوالقرنین مع لشکر وہان مقام کرتے تھے۔ ایک روز خضر اوس ظلمات مین ایک رودخانہ
دریاے نیل کے کنارے پہونچے وہان اپنے ہمراہیون سے کہا تم یہین ٹھہرو اور اپنے مقام سے حرکت
نکرو پھر خود اپنی گھوڑی سے اوترکر اوس رودخانہ کے پاس گئے اور وہ دانہ اوسمین ڈالدیا جب
وہ دانہ پانی مین گرا اوس سے صدا بلند ہوئی خضر بہت ڈرے کہ مبادا آواز نہ دے مگر جب تہ آب
زمین پر پہونچا اوس سے صدا بلند ہوئی۔ اوسکی روشنی مین ایک چشمہ نظر آیا جسکا پانی دودھ سے زیادہ
سفید اور یاقوت سے زیادہ صاف اور شہد سے زیادہ شیرین تھا خضر نے وہ پانی پیا اور لباس اوتار کر
اوسمین غسل کیا پھر اپنا لباس پہنکر اور وہ دانہ اوٹھا کر اپنے ہمراہیون کیطرف پھینکا اوس سے صدا ظاہر
ہوئی اوس صدا کیطرف گئے اور اپنے ہمراہیون سے ملاقات کی پھر سوار ہوکر اپنے لشکر کے ہمراہ وہان سے
روانہ ہوے۔ اونکے بعد ذوالقرنین کا بھی اوس طرف سے گذر ہوا مگر وہ چشمہ نہ دیکھا اور چالیس شبانہ
روز تک وہ تاریکی طے کرتے رہے بعد اسکے ایسی روشنی مین پہونچے کہ وہ روشنی آفتاب و ماہ اور مثل اونکے
نہ تھی بلکہ ایک نور انوار خدا سے تھا۔ پھر ایک ریگستان سرخ ملا جسکی ریگ نہایت نرم اور سنگریزے
گویا مروارید تھے ناگاہ ایک قصر نظر آیا جسکا طول ایک فرسخ کا تھا۔ ذوالقرنین نے اوس قصر کے قریب
اپنے لشکر کو مقام کرنے کا حکم دیا اور خود تنہا اوس قصر مین داخل ہوے وہان ایک قفس آہنی بہت طویل
دیکھا جسکو اوس قصر کے دونون طرف نصب کیا تھا اور ایک سیاہ رنگ جانور اوس آہن کے درمیان
آسمان و زمین لٹکا تھا گویا ابابیل یا ابابیل کی صورت سے شبیہہ تھا۔ جب اوسنے
ذوالقرنین کے پاؤن کی آہٹ سنی پوچھا تو کون ہے۔ جواب دیا۔ مین ذوالقرنین ہون۔ اوس جانور
نے کہا وہ ملک اور زمین جو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ آئے باوجود اوس وسعت کے تمکو کافی نہ تھی جو میرے

قصر کے دروازے تک آ گئے۔ ذوالقرنین یہ حال دیکھکر اور یہ کلام سنکر بہت ڈرے۔ اوس جانور نے کہا خوف نکرو
اور جو مین پوچھتا ہون اوسکا جواب دو۔ ذوالقرنین نے کہا سوال کر۔ پوچھا دنیا مین اینٹ و گچ سے مکان بہت بنا ہوا بکثرت
شائع ہوا ہے۔ ذوالقرنین نے کہا ہان۔ یہ سنکر وہ جانور کانپا اور اسقدر بڑا ہو گیا کہ اوس آہن کا تیسرا حصہ اوس
سے بھر گیا۔ ذوالقرنین یہ دیکھکر اور بھی ڈرے اوس جانور نے کہا خوف نکرو اور جو پوچھتا ہون اوسکو بیان
کرو۔ ذوالقرنین نے کہا سوال کر۔ پوچھا لوگون مین ساز و سرود بکثرت جاری ہے۔ کہا ہان۔ یہ سنکر وہ جانور پھر
کانپا اور اسقدر بڑا ہوا کہ دو ثلث آہن کو گھیر لیا۔ پس ذوالقرنین کا خوف زیادہ ہوا لیکن اوسنے کہا خوف نکرو اور مجھسے
کہو کہ جھوٹی گواہی دینے کا بھی لوگون مین رواج ہو گیا ہے کہا ہان۔ اسوقت وہ جانور پھر کانپا اور اسقدر بڑا ہوا کہ وہ
آہن تمام اوس سے بھر گیا۔ ذوالقرنین یہ حال دیکھکر سست ہو گئے۔ پھر اوسنے کہا خوف نکرو اور مجھسے کہو کہ لوگون نے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ترک کر دیا ہے۔ کہا نہیں۔ یہ سنکر وہ جانور ایک ثلث کم ہو گیا۔ ذوالقرنین پھر خائف ہوئے
اوسنے کہا خوف نکرو اور مجھسے کہو کہ خلائق نے نماز ترک کر دی ہے۔ کہا نہیں وہ جانور اور ایک ثلث کم ہو گیا اور کہا اے
ذوالقرنین خوف نکرو اور مجھے خبر دو کہ لوگون نے غسل جنابت ترک کر دیا یا نہیں۔ کہا نہیں۔ وہ جانور بالکل کم
ہو گیا اور بحالت اول پر آ گیا۔ ذوالقرنین نے وہان ایک سیڑھی دیکھی جو بالائے قصر جانے کی راہ تھی
اوس مرغ نے کہا اے ذوالقرنین اس سیڑھی پر سے اوپر جاؤ۔ ذوالقرنین ڈرتے ڈرتے اوس
سیڑھی پر سے بالائے قصر گئے وہان ایسی چھت وسیع دیکھی جسکی وسعت بقدر اندازۂ نظر تھی وہان
ایک جوان آفتاب طلعت سفید و خوشرو و نورانی نظر آیا جو سفید لباس پہنے تھا اور وہ جوان آدمی
یا شبیہ بآدمی یا بصورت آدمی تھا اور اپنا سر آسمان کیطرف بلند کئے آسمان کو دیکھ رہا اور اپنا ہاتھ
اپنے منھ پر رکھے تھا۔ جب اوسنے ذوالقرنین کے پاؤن کی آواز سنی کہا تم کون ہو۔ جواب دیا مین
ذوالقرنین ہون۔ کہا اے ذوالقرنین کیا وہ دنیائے وسیع جو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ آئے کافی نہ تھی
کہ یہان تک آئے۔ ذوالقرنین نے پوچھا اے بندۂ خدا تو نے اپنا ہاتھ اپنے منھ پر کیون رکھا ہے۔ کہا
مین وہ ہون جو صور پھونکنے پر مامور ہون اب قیامت نزدیک ہے اور منتظر ہون کہ خدا حکم دے اور
مین صور پھونکون۔ پھر اوسنے اپنا ہاتھ بڑھا کے ایک پتھر یا وہ چیز جو مانند پتھر کے تھی اوٹھا کر
ذوالقرنین کی طرف پھینکی اور کہا اے ذوالقرنین اسکو لو اور یہان سے چلے جاؤ اگر یہ گرسنہ ہو
تم بھی گرسنہ ہو اور اگر یہ سیر ہو گا تم بھی سیر ہوگے۔ ذوالقرنین نے وہ پتھر اوٹھا لیا اور اپنے اصحاب
کی طرف مراجعت کی جب اونکے پاس آئے اوس پتھر کی کیفیت اونسے بیان کی اور وہ پتھر اونکو دکھلا کر
کہا اس پتھر کے راز سے مجھے آگاہ کرو۔ سبھون نے ترازو منگوائی اور وہ پتھر ایک پلہ مین اور اوتنا بڑا

دوسرا پتھر دوسرے پلہ مین رکھکر وزن کیا وہ پتھر سنگین تر نکلا اور اوسکا پلہ زمین پر ٹھہرا پھر ایک اور
پتھر رکھا جب بھی وہ پتھر سنگین تر رہا اسیطرح دوسرے پلہ مین ہزار پتھر رکھے مگر وہ ایک پتھر سب سے
زیادہ بھاری ٹھہرا۔ اوسوقت اون لوگون نے کہا اے بادشاہ ہم اس پتھر کے راز کو نہین جان سکتے
حضرت خضر نے ذوالقرنین سے کہا تم اس گروہ سے وہ حال دریافت کرتے ہو جسکا علم انکو نہین ہے
مین اس سنگ کے راز سے آگاہ ہون۔ ذوالقرنین نے کہا اوس راز سے مجھے بھی آگاہ کرو۔ خضر نے وہ
ترازو لی اور اوس پتھر کو جو ذوالقرنین لائے تھے ایک پلہ مین رکھکر تھوڑی مٹی اوسپر ڈالدی اور دوسرے
پلہ مین ایک پتھر اوسی ناپ کا رکھکر ترازو اوٹھائی دونون پلے ترازو کے برابر ٹھہرے سبنے متعجب
ہوکر سجدہ کیا اور کہا اے بادشاہ یہ راز ایسا ہے کہ ہمارا علم اس تک نہین پہونچ سکتا اور ہمکو یقین ہے
کہ خضر ساحر نہین لیکن یہ کیا حال ہے کہ ہمنے اسکے مقابل دوسرے پلہ مین ہزار پتھر رکھے مگر یہ پتھر سب سے
زیادہ وزنی ٹھہرا۔ خضر نے تھوڑی خاک اوسپر اور اضافہ کردی کیسا یہ ایک پتھر کا ہم وزن ٹھہرا اور
ترازو کے دونون پلے برابر ہوگئے۔ ذوالقرنین نے کہا اے خضر یہ راز بھی بیان کرو۔ خضر نے کہا اے
بادشاہ بدرستیکہ خدا کا حکم اوسکے بندون پر جاری اور اوسکی سلطنت و بادشاہی بندون کی مقہور کرنے
والی اور اوسکا حکم حق کو باطل سے جدا کرنے والا ہے۔ بدرستیکہ خدا نے اپنے بعض بندون کو بعضون کے
ساتھ بلا امتحان کیا ہے عالم کا عالم سے اور جاہل کا جاہل سے اور عالم کا جاہل سے اور جاہل کا عالم سے
بدرستیکہ میرا امتحان تمہارے ساتھ اور تمہارا امتحان میرے ساتھ مقرر کیا ہے ذوالقرنین نے کہا اے
خضر خدا تمپر رحمت نازل کرے تم یہ کہتے ہو کہ خدا نے مجھکو مبتلا و ممتحن تمہارے ساتھ کیا ہے اسلیئے کہ تمکو دانا تر
اور میرا زبردست قرار دیا ہے خدا تمپر رحمت کرے اب اس سنگ کے راز سے مجھکو آگاہ کرو۔ خضر نے کہا
اے بادشاہ صاحب حضور نے اس پتھر کو تمہارے لیئے ایک مثل قرار دیا ہے یعنی فرزندان آدمؑ کی مثال
اس پتھر کے مانند ہے کہ ہزار پتھر اسکے مقابل رکھے گئے پھر بھی یہ سنگ سنگین رہا اور زیادہ کی خواہش رکھتا
تھا مگر جب خاک اوسپر ڈالدی وہ سیر ہوگیا اور ایک پتھر کا ہم وزن ٹھہرا جو اوسی کے برابر و مانند تھا۔ اور
اے بادشاہ تمہاری مثال بھی اسیطرح ہے کہ حق تعالے نے تمکو عطا کیا جو کچھ کہ عطا کیا مگر تم اوسپر راضی
نہوئے اور اوس چیز کو طلب کیا جسکو تمہارے پہلے کسی نے طلب نکیا تھا اور اوس مقام مین داخل ہوئے
جہان کوئی جن و بشر داخل نہوا تھا اور تمامی بنی آدم کا بھی یہی حال ہے کہ اوسوقت تک سیر نہین ہوتے
جب تک کہ قبر مین رکھکر اونپر خاک نہ ڈالین۔ ذوالقرنین یہ سنکر بہت روئے اور کہا اے خضر تمنے سچ کہا
یہ مثل میرے ہی لیئے بیان کی گئی ہے جب اس سفر سے پھر کر اپنے مقام سلطنت مین پہونچونگا پھر کسی شہر کا

ارادہ نکرونگا۔ بعد اسکے وہان سے مراجعت کی اور پھر ظلمات مین داخل ہوئے اثنائے راہ مین گھوڑون کے سُم سے ایسی آواز آئی گویا سنگریزون پر چل رہے ہین۔ سبھون نے کہا اے بادشاہ یہ کیا ہے۔ کہا اسکو اوٹھاؤ مگر جو شخص اوٹھائیگا اور جو نہ اوٹھائیگا وہ بھی پشیمان ہوگا۔ بعضون نے اوٹھا لیا اور بعضون نے نہ اوٹھایا جب ظلمات سے باہر نکلے اور اون سنگریزون کو دیکھا وہ سب زبرجد تھے۔ جن لوگون نے اوٹھا لیے تھے وہ پشیمان ہوئے کہ اور زیادہ کیون نہ اوٹھائے اور جن لوگون نے نہ اوٹھائے تھے وہ بھی پشیمان ہوئے کہ کیون نہ اوٹھائے۔ بعد اسکے ذوالقرنین نے شہر دومۃ الجندل کیطرف جو اونکا دارالسلطنت تھا مراجعت کی اور وہین رہے تا اینکہ برحمت الٰہی واصل ہوئے راوی کہتا ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ جب یہ قصہ بیان فرماتے کہتے تھے کہ خدا میرے بھائی ذوالقرنین پر رحمت کرے جو راہ کہ اونھون نے طے کی اور جو مطلب کہ اونھون نے طلب کیا اوسمین خطا نہین کی۔ اور اگر جاتے وقت زبرجد کے جنگل مین پہونچے جسقدر زبرجد اوس جنگل مین تھے سبکو لوگون کے واسطے اوٹھا لاتے اسلئے کہ جاتے وقت دنیا کیطرف راغب تھے مگر مراجعت کے وقت دنیا کی رغبت زائل ہوگئی تھی اسلئے اوسکی طرف متوجہ نہوئے۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ذوالقرنینؑ شیشہ کا ایک صندوق بناکر اور بہت آذوقہ و اسباب اپنے ہمراہ لیکر کشتی مین سوار ہوئے اور دریا کے کسی مقام پر پہونچکر اوس صندوق مین بیٹھے اور رسّی اوسمین باندھکر کہا اس صندوق کو دریا مین ڈال دو جب مین رسّی کو حرکت دون اوسوقت مجھے کھینچ لینا اور اگر رسّی کو حرکت نہ دون جب تک رسّی باقی ہو مجھکو دریا مین جانے دینا۔ چالیس روز تک دریا مین چلے گئے ناگاہ کسی شخص نے صندوق کے پہلو پر ہاتھ مارا اور کہا اے ذوالقرنین کہان جاتے ہو۔ کہا مین چاہتا ہون اپنے پروردگار کا ملک دریا مین بھی دیکھون جسطرح کہ اوسکا ملک صحرا مین دیکھا ہے۔ کہا اے ذوالقرنین تم جس مقام پر ہو یہان سے نوحؑ نے ایام طوفان مین عبور کیا تھا اور اونکے ہاتھ سے ایک تیشہ یہان گرا تھا وہ تیشہ قعر دریا مین ابتک جارہا ہے اور تہ دریا تک نہین پہونچا جب ذوالقرنین نے یہ کلام سُنا رسّی کو جنبش دی اور باہر نکلے۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا ہے کہ وہ مقام جہان ذوالقرنین نے آفتاب کو دیکھا کہ چشمۂ گرم مین غروب ہوتا ہے وہ شہر جابلقا کے قریب تھا۔ اور دوسری حدیث مین حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ نے ابر کو ذوالقرنین کا مسخر کیا تھا اور اسباب کو اونکے نزدیک اور نور کو اونکے واسطے پہن کردیا تھا اور وہ رات کو بھی اوسیطرح دیکھتے تھے جیسا کہ دن کو دیکھتے تھے۔ اور دوسری حدیث مین ائمہ اطہارؑ سے منقول ہے کہ ذوالقرنین بندۂ خالص

تھا تھے۔ اسباب اونکے لیے مہیا ہوے اور حق تعالے نے اونکو تمام شہرون مین اقتدار عطا فرمایا۔ لوگون نے
چشمۂ زندگانی کی تعریف اونسے کی اور بیان کیا کہ جو کوئی اوس چشمہ کا ایک گھونٹ پانی پیے گا اوسکو
موت نہ آئیگی جبتک کہ صور کی آواز نہ سُنے۔ ذوالقرنین اوس چشمہ کی تلاش مین روانہ ہوے اور
جب اوس مقام تک پہونچے وہان تین سو ساٹھ چشمے نظر آئے۔ حضرت خضر لشکر ذوالقرنین کے
سپہ سالار و ہراول تھے ذوالقرنین نے اپنے تمام اصحاب پر اونکو فوق دیا تھا اور سب سے زیادہ اونکو دوست
رکھتے تھے۔ ذوالقرنین نے اونکو اور اپنے اصحاب سے ایک گروہ کو طلب کر کے ہر ایک شخص کو ایک
ایک خشک مچھلی نمک سُود دی اور کہا ان چشموں کیطرف جاؤ وہان ہر ایک شخص اپنی مچھلی ایک ایک
چشمہ مین دھوے مگر کوئی شخص دوسرے کے چشمے مین اپنی مچھلی نہ دھوئے۔ وہ لوگ متفرق ہو گئے اور
ہر شخص نے اپنی مچھلی ایک چشمے مین اون چشموں سے دھوئی۔ خضرؑ نے بھی ایک چشمہ پر پہونچ کر اپنی
مچھلی کو پانی مین غوطہ دیا وہ مچھلی زندہ ہو کے پانی مین چلی گئی۔ خضرؑ نے جب یہ حال دیکھا اپنا لباس
اوتارا اور اوس چشمہ مین اوتر کر غوطہ لگایا اور اوسکا پانی بھی پیا لیکن ہر چند اوس مچھلی کو اوس چشمے مین
ڈھونڈھا اوسکا نشان نہ پایا آخر مجبور ہوے اور اپنے اصحاب کے ہمراہ ذوالقرنین پاس پھر آئے
ذوالقرنین نے حکم دیا کہ سب کے پاس سے مچھلیان لیکر جمع کرین۔ جب سبکو جمع کیا ایک مچھلی کم تھی بعد
تفحص کے معلوم ہوا کہ خضرؑ نے اپنی مچھلی واپس نہین دی بادشاہ نے اونکو بلا کر مچھلی کا حال دریافت
کیا۔ کہا وہ مچھلی پانی مین زندہ ہو کر میرے ہاتھ سے نکل گئی۔ پوچھا پھر تمنے کیا کیا۔ کہا مین پانی مین
گیا اور غوطہ لگا کر ہر طرف اوسکو ڈھونڈھا مگر نہ پایا۔ پھر پوچھا تمنے اوس چشمہ کا پانی بھی پیا۔ کہا
ہان۔ ذوالقرنین نے پھر اوس چشمہ کی تلاش مین بہت سعی کی مگر وہ چشمہ نظر نہ آیا اوسوقت خضرؑ سے
کہا اوس چشمہ کا پانی تمہاری قسمت مین تھا اور ہماری کوشش بیفائدہ تھی۔ اور بہت سی حدیثون مین ائمہ
اطہار علیہم السلام سے منقول ہے کہ ہماری مثل یوشع و ذوالقرنین کے مانند ہے یعنی یہ دونون پیغمبر نہ تھے
بلکہ وہ عالم تھے اور فرشتون کی آواز سنتے تھے۔ اور بہت سی حدیثون مین حضرت امیر المومنین سے منقول
ہے کہ ابن کوا نے حضرت سے پوچھا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھے یا فرشتہ اور اونکی شاخین سونے کی تھین یا چاندی کی فرمایا
وہ نہ پیغمبر تھے نہ فرشتہ اور اونکی شاخین نہ سونے کی تھین نہ چاندی کی۔ بلکہ وہ ایک بندہ خدا تھے جو خدا کو
دوست رکھتے تھے اسلیے خدا بھی اونکو دوست رکھتا تھا اور وہ محض خدا کے لیے کام کرتے تھے اور خدا
اونکی تائید کرتا تھا اور اس سبب سے اونکو ذوالقرنین کہتے تھے کہ جب اپنی قوم کو خدا کی طرف ہدایت
کی اونکی قوم نے اونکے سر کے بائین طرف ایک ضربت ماری جسکے سبب اونھون نے رحلت کی

پھر خدا نے اونکو زندہ کرکے ایک گروہ کی طرف مبعوث کیا تاکہ اوس گروہ کو خدا کی طرف دعوت کرین
مگر اوس گروہ نے بھی اونکے سر کے دہنی طرف ایک ضربت ماری جسکے سبب رحلت کی پھر خدا نے اونکو
زندہ کیا اور اسی لئے اونکو ذوالقرنین کہتے ہین۔ اور بسند معتبر منقول ہے کہ اسود قاضی نے کہا کہ مین
ایکبار حضرت امام موسی کاظم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آنحضرت نے کبھی مجھے نہین دیکھا تھا۔
فرمایا تو اہل سند سے ہے۔ مین نے عرض کی باب الابواب کا رہنے والا ہون۔ پھر فرمایا تو اہل سند سے ہے۔
مین نے پھر وہی عرض کی کہ باب الابواب کا رہنے والا ہون۔ آنحضرت نے پھر فرمایا تو اہل سند سے ہے۔
مین نے عرض کی ہان۔ فرمایا وہی سد ہے جو ذوالقرنین نے بنائی ہے۔ دوسری حدیث معتبر مین فرمایا
کہ ذوالقرنین بارہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوئے اور تیس برس بادشاہی کی۔ مولف فرماتے
ہین۔ تیس برس اونکی بادشاہی شاید قتل ہونے یا غائب ہونے سے پہلے رہی ہو یا تمام عالم کے
بادشاہ ہونے اور استقرار سلطنت کے بعد تیس برس بادشاہی کی ہو تاکہ دوسری حدیثون سے
منافات نہ رکھے۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ ذوالقرنین چھ لاکھ سوارون کے
ہمراہ حج کو گئے جب حرم مین داخل ہوئے اونکے بعض اصحاب نے خانۂ کعبہ تک مشایعت کی جب
وہان سے پھرے کہا مین نے ایک شخص کو وہان دیکھا جس سے زیادہ خوش رُو اور نورانی کسیکو
مین نے نہین دیکھا تھا۔ لوگون نے کہا وہ ابراہیم خلیل الرحمن ہین۔ ذوالقرنین نے یہ سنکر حکم دیا
کہ گھوڑون پر زین رکھین مجبہ دھکے چھ لاکھ گھوڑون پر زین رکھے گئے اتنی دیر مین کہ ایک گھوڑی
پر زین رکھا جائے۔ ذوالقرنین نے کہا سوار نہون بلکہ خلیل خدا کیطرف پیادہ چلین پھر اپنے
اصحاب کو ہمراہ لیکر حضرت ابراہیم پاس پیادہ آئے اور اونسے ملاقات کی۔ حضرت ابراہیم نے اونسے
پوچھا کس عمل مین اپنی عمر تمنے صرف کی جو تمام دنیا کو طے کیا۔ کہا ان گیارہ کلمون کے سبب سُبْحَانَ
مَنْ هُوَ بَاقٍ لَا يَفْنٰى سُبْحَانَ مَنْ هُوَ عَالِمٌ لَا يَنْسٰى سُبْحَانَ مَنْ هُوَ حَافِظٌ لَا يَسْقُطُ
سُبْحَانَ مَنْ هُوَ بَصِيْرٌ لَا يَرْتَابُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَيُّوْمٌ لَا يَنَامُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ مَلِكٌ
لَا يُرَامُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ عَزِيْزٌ لَا يُضَامُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ مُحْتَجِبٌ لَا يُرٰى سُبْحَانَ
مَنْ هُوَ وَاسِعٌ لَا يَتَكَلَّفُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَلْهُوْ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ دَائِمٌ لَا يَسْهُوْ
اور بسند معتبر حضرت رسولخدا سے منقول ہے کہ ذوالقرنین ایک بندۂ صالح تھے جنکو خدا نے اپنے
بندون پر حجت قرار دیا تھا وہ اپنی قوم کو دین حق کی طرف دعوت کرتے تھے اور اونکو ترک معاصی کا
حکم دیتے تھے اوس قوم نے اونکے سر کو ایک طرف زخمی کیا۔ ذوالقرنین ایک مدت دراز تک اونسے غائب

ہوگئے اور اوس قوم نے جانا کہ وہ ہلاک ہوئے یا کسی جنگل کیطرف چلے گئے مگر اسکے بعد ظاہر ہوے اور
اپنی قوم مین آئے پھر اوس قوم نے اونکے سر کو دوسری طرف بھی زخمی کیا۔ بدرستیکہ تم مین بھی ایک شخص
ہے جو سنت ذوالقرنین پر ہوگا۔ یعنے حضرت امیر المومنینؑ۔ بدرستیکہ حق تعالٰے نے اونکو زمین پر
اقتدار دیا اور ہر چیز سے ایک سبب عطا فرمایا یہانتک کہ مشرق و مغرب عالم مین پہونچے۔ اور بہت
جلد خدا اونکی سنت اوس قائم کے لیئے جاری کریگا جو میری ذریت سے ہوگا اور مشرق و مغرب کو طے
کریگا جس صحرا اور دشت و کوہ تک ذوالقرنین پہونچے تھے وہ بھی پہونچیگا۔ زمین کے تمام خزانون اور
معدنون کو خدا اوسکے لیئے ظاہر اور ہر امر مین اوسکی تائید کریگا۔ اوسکا رعب و خوف خلائق کے دلون پر
غالب ہوگا تاکہ زمین کو ظلم و جور سے بھر جانے کے بعد عدالت و راستی سے بھر دے۔ بسند ہاے صحیح
حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ذوالقرنین پیغمبر نہ تھے بلکہ بندۂ شائستۂ خدا تھے وہ خدا کو دوست
رکھتے تھے اور خدا اونکو دوست رکھتا تھا۔ وہ خدا کی اطاعت و فرمان برداری کرتے تھے اور خدا
اونکی تائید و نصرت کرتا تھا اور حبیب خدا نے ابر سخت اور ابر نرم و ہموار اختیار کرنے مین اونکو اختیار
دیا اونھون نے اپنے لیئے ابر نرم و ہموار کو اختیار کیا اوسپر سوار ہوکر جس گروہ مین پہونچتے تھے اپنی
رسالت آپ ادا کرتے تھے کہ مبادا اونکے رسول کوئی حرف دروغ بیان کرین۔ اور دوسری حدیث
معتبر مین فرمایا ہے کہ ذوالقرنین کو دو ابرون کے اختیار کرنے مین مخیر کیا تھا۔ ذوالقرنین نے ابر
نرم و ملائم کو اپنے لیئے اختیار کیا اور ابر صعب کو حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے واسطے چھوڑ دیا۔
پوچھا ابر صعب کیا ہے فرمایا وہ ابر ہے جسمین صاعقہ اور رعد و برق ہون اور حضرت قائمؑ اسی ابر پر سوار
ہوکر اسباب کے ذریعہ سے بالائے ہفت آسمان جاینگے اور ساتون زمینون کو طے کرینگے جنمین پانچ زمین
آباد اور دو ویران ہین۔ اور دوسری حدیث مین حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ جب ذوالقرنین کو اوس
مقدمہ مین مخیر کیا ذوالقرنین نے اپنے لیئے ابر نرم اختیار کیا اور ابر صعب کو اختیار نہ کرسکے اسلیئے کہ حق تعالٰے
نے حضرت صاحب الامر کے واسطے اوسکو ذخیرہ کیا ہے۔ اور باب احوال ابراہیم مین مذکور ہوچکا ہے کہ جن
دو شخصون نے زمین پر پہلے مصافحہ کیا وہ ذوالقرنین اور حضرت ابراہیم خلیل خدا ہین۔ اور یہ بھی پیشتر
مذکور ہوا ہے کہ دو مومن تمام روے زمین کے بادشاہ ہوئے ذوالقرنین اور سلیمانؑ۔ اور امام علیہ السلام
نے فرمایا کہ ذوالقرنین کا نام عبد اللہ بن ضحاک بن سعد تھا۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول
ہے کہ حضرت نوحؑ کے بعد خدا نے چار پیغمبرون کے سوا اور کوئی پیغمبر ایسا زمین پر مبعوث نہین کیا جو
بادشاہ رہا ہو اور وہ چار پیغمبر یہ ہین۔ ذوالقرنین جنکا نام عیاش تھا۔ داؤدؑ۔ سلیمانؑ۔ یوسفؑ

عیاش تمام روے زمین کے بادشاہ ہوئے - داؤد اون شہرون کے بادشاہ ہوے جو شامات اور اصطخر
فارس کے درمیان واقع ہین اور سلیمانؑ کی سلطنت بھی انھین شہرون مین تھی - یوسفؑ شہر مصر اور
اوسکے جنگلون کے بادشاہ ہوے اور انکی سلطنت یہان سے آگے نہ بڑھی - مولف فرماتے
ہین - ذوالقرنین کی پیغمبری شاید بر سبیل تغلیب مجاز ہوا اسلیئے کہ قریب بمرتبہ پیغمبری پہونچے تھے اور
اسی سبب تعداد انبیا مین محسوب ہوئے - اور ممکن ہے کہ عبداللہ اور عیاش دونون نام اونکے رہے
ہون - اور بسندہاے معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب ذوالقرنین سد تک پہونچے اور وہان
سے آگے روانہ ہوکر ظلمات مین داخل ہوے وہان ایک فرشتہ کو دیکھا جسکا قد پانسو گز کا تھا اور
وہ ایک پہاڑ پر کھڑا تھا اوس فرشتے نے کہا اے ذوالقرنین کیا تمھاری پشت سر تمکو کوئی راہ نہ ملی جو
یہان تک آئے - ذوالقرنین نے پوچھا تو کون ہے - کہا مین ایک فرشتہ ہون خدا نے اس پہاڑ پر مجھے
موکل کیا ہے - خدا نے جتنے پہاڑ پیدا کیئے ہین اون سب کا ریشہ اس پہاڑ سے متعلق ہے جب خدا کو منظور
ہوتا ہے کہ کسی شہر مین زلزلہ آئے مجھکو حکم دیتا ہے اور مین اوس شہر کو جنبش دیتا ہون - اور ابن
بابویہ رحمہ نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے وہ کہتا تھا کہ مین نے بعض کتب آسمانی مین دیکھا ہے
کہ جب ذوالقرنین دیوار بنانے سے فارغ ہوے اور اپنے لشکر کے ہمراہ وہان سے آگے روانہ ہوے
ناگاہ ایک مرد پیر کے پاس پہونچے جو نماز مین مشغول تھا - ذوالقرنین اپنے لشکر کے ہمراہ اوسکے پاس
کھڑے رہے - جب وہ نماز سے فارغ ہوا اوس سے پوچھا میرا لشکر تیری طرف آیا تو کیون خائف نہوا
جواب دیا مین اوسسے مناجات کرتا تھا جسکا لشکر تمھارے لشکر سے زیادہ اور جسکی بادشاہی تمھاری بادشاہی
سے غالب تر اور جسکی قوت تمھاری قوت سے شدید تر ہے - اگر مین اپنا منھ اوسکی طرف سے تمھاری طرف
پھیرتا تو اپنی حاجت اوس سے حاصل نکر سکتا - ذوالقرنین نے کہا آیا تجھکو منظور ہے کہ میرے ساتھ رہے
اور مین اپنی سلطنت مین تجھکو اپنا شریک و مساوی قرار دون اور اپنے بعض کامون کی تجھسے مدد لون
اوسنے کہا اگر میرے لیئے تم چار چیزون کے ضامن ہوتے ہو مین قبول کرتا ہون - پہلے وہ نعمت جو کبھی
زائل نہو - دوسرے وہ صحت جسکو کوئی بیماری عارض نہو - تیسرے وہ جوانی جسکے بعد پیری نہو - چوتھے
وہ زندگی جسکے بعد مرگ نہو - ذوالقرنین نے کہا کوئی مخلوق ان چیزون پر قادر نہین - اوسنے کہا مین
اوسکے ساتھ ہون جو ان امور پر قادر ہے اور یہ چیزین اوسکے اختیار مین ہین اور تم بھی اوسی کے
تحت قدرت ہو - ذوالقرنین وہان سے روانہ ہوئے اور انکا گذر دوسرے عالم کیطرف ہوا اوسنے
ذوالقرنین سے کہا مجھکو بتاؤ وہ دو چیزین کیا ہین جس دن سے کہ خدا نے اونکو پیدا کیا ہے وہ [illegible]

وبرپا ہین - اور وہ دو چیزین کیا ہین جو ہمیشہ جاری ہین - اور وہ دو چیزین کیا ہین جو ہمیشہ
ایک دوسرے کے بعد آتی ہین - اور وہ دو چیزین کیا ہین جو ہمیشہ باہم دشمنی رکھتی ہین - ذوالقرنین
نے کہا وہ دو چیزین جو قائم وبرپا ہین آسمان وزمین ہین - وہ دو چیزین جو جاری ہین آفتاب وماہ
ہین - وہ دو چیزین جو ایک دوسرے کے بعد آتی ہین شب وروز ہین - وہ دو چیزین جو باہم دشمن
ہین زندگی ومرگ ہین - اوس عالم نے ذوالقرنین سے کہا جاؤ تم دانشمند وعقلمند ہو - ذوالقرنین
اسیطرح شہرون کو طی کرتے جاتے تھے یہانتک کہ ایک مرد پیر کیطرف انکا گذر ہوا - وہ بڈھا آدمیون کی
کلہ اور سرکی ہڈیان اپنے سامنے رکھکر اونکو پھیرتا اور دیکھتا تھا - ذوالقرنین اپنے لشکر کے ہمراہ وہان
کھڑے ہوئے اور پوچھا اے شیخ تو ان ہڈیون کو کیون پھیرتا اور دیکھتا ہی کہا اسلیے کہ پہچانون انمین
کون شریف تھا اور کون وضیع کون مالدار تھا اور کون فقیر بیس برس سے انکو ہر طرف پھیرتا اور
دیکھتا ہون مگر پہچان نہین سکتا اور فرق نہین کرسکتا - ذوالقرنین اوسکو وہین چھوڑکر آگے روانہ ہوے
اور کہا یہ خاص میری تنبیہ کے لیے تھا نہ کہ دوسرے کے لیے - بعد اسکے تمام شہرون کی سیر کرتے ہوئے اوس
اُمت دانشمند کے پاس پہونچے جو قوم موسی سے تھے اور ہدایت بحق اور بعدالت حکم کرتے تھے - جب
ذوالقرنین نے اونکو دیکھا کہا اے قوم مین نے تمام زمین کی سیر کی اور شرق وغرب دریا وصحرا وکوہ
ودشت روشنی وتاریکی کو طی کیا مگر کسی قوم کو تمھارے مثل نہین دیکھا مجھکو خبر دو کسلیے تمھارے مردون
کی قبرین تمھارے گھرون کے دروازون پر ہین کہا اسلیے کہ موت کو فراموش نہ کرین اور اوسکی یاد ہمارے
دلون سے برطرف نہو - پوچھا تمھارے گھرون کے دروازے کیون نہین - کہا ہماری قوم مین کوئی دزد
وخائن نہین بلکہ سب امین ہین - پوچھا تم مین کوئی امیر وسردار کیون نہین - کہا اسلیے کہ ہم ایک دوسرے
پر ظلم نہین کرتے - پوچھا کسلیے تم مین کوئی قاضی نہین - کہا اسلیے کہ ہم ایک دوسرے سے نزاع ومخاصمت
نہین کرتے پوچھا کسلیے تم مین کوئی بادشاہ نہین - کہا اسلیے کہ ہم زیادتی کے طالب نہین - پوچھا تم
لوگون کی مال ودولت مین تفاوت کیون نہین - کہا اسلیے کہ باہم احسان ومواسات کرتے ہین اور اپنے
اموال کی زیادتی کو باہم تقسیم کرلیتے ہین اور ایک دوسرے پر رحم کیا کرتے ہین - پوچھا کسلیے تمھارے درمیان
اختلاف ونزاع نہین - کہا اسلیے کہ ہمارے دل ایک دوسرے سے الفت رکھتے ہین اور کسیطرح کا فساد
ہمارے درمیان نہین - پوچھا کسلیے تم ایک دوسرے کو قتل واسیر نہین کرتے - کہا اسلیے کہ ہم بعزم درست اپنی
طبیعتون پر غالب آئے ہین اور بحلم وبردباری اپنے نفوس کی اصلاح کرتے ہین - پوچھا کسلیے تمھارا کلام
ایک اور تمھارا طریقہ مستقیم ہے - کہا اسلیے کہ ہم دروغ نہین کہتے اور باہم بدی اور ایک دوسرے کی

غیبت نہین کرتے۔ پوچھا کسلئے تم مین کوئی فقیر و پریشان حال نہین۔ کہا اسلئے کہ اپنے اموال کو باہم برابر تقسیم کر لیتے ہین۔ پوچھا کسلئے تم مین کوئی شخص دُرشت و تُند خو نہین۔ کہا اسلئے کہ ہمنے فروتنی اور فروتنگی کو اپنا شعار قرار دیا ہے۔ پوچھا کسلئے تمام خلائق کی عمر سے تمھاری عمر دراز ہوتی ہے۔ کہا اسلئے کہ ہم لوگون کا حق ادا کرتے ہین اور بعدالت حکم دیتے ہین اور کبھی کسی پر ستم روا نہین رکھتے۔ پوچھا کسلئے تمھارے درمیان کبھی قحط نہین ہوتا۔ کہا اسلئے کہ ہم کبھی استغفار سے غافل نہین ہوتے۔ پوچھا کسلئے تم لوگ کبھی اندوہناک نہین ہوتے۔ کہا اسلئے کہ اپنے نفس کو بلا پر راضی رکھتے ہین اور بلا نازل ہونے سے پہلے اپنی تعزیت و تسلی کرتے ہین۔ پوچھا کسلئے تمپر اور تمھارے اموال پر آفت نہین آتی کہا اسلئے کہ ہم خدا کے سوا اور کسی پر توکل نہین کرتے اور خیر و شر کو آثار کواکب سے متعلق نہین جانتے اور ہمکو یقین ہے کہ سب امور بحکم پروردگار واقع ہوتے ہین۔ ذوالقرنین نے کہا مجھسے بیان کرو تمنے اپنے باپ دادا کو بھی اسیطرح پایا ہے۔ کہا ہمنے اپنے باپ دادا کو اسطرح دیکھا تھا کہ مسکینون پر رحم اور فقیرون سے مواسات و برابری کرتے تھے اور اگر کوئی شخص اونپر ظلم کرتا اوسکو عفو کر دیتے اور اگر کوئی اونسے بدی کرتا وہ اوس سے بہ نیکی پیش آتے اور اپنی قوم کے گناہگارون کے لیے ہمیشہ استغفار کرتے اور اپنے عزیزون سے بہ نیکی پیش آتے اور امانت مین خیانت نکرتے اور سوائے راست کے دروغ نکہتے تھے اسلئے خدا نے اونکے امور کی اصلاح کی۔ ذوالقرنین اوس قوم کے پاس رہے تا اینکہ برحمت الٰہی واصل ہوئے۔ ذوالقرنین کی عمر پانسو برس کی تھی۔ اور علی بن ابراہیم نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حق تعالےٰ نے ذوالقرنین کو اونکی قوم کیطرف مبعوث کیا اور اونکی قوم نے اونکے سر کے دہنی طرف ایک ضربت ماری۔ حق تعالےٰ نے پانسو برس تک اونکو مردہ رکھا پھر اسکے بعد زندہ کر کے اونکی قوم کیطرف مبعوث کیا اور پھر اوس قوم نے اونکے سر کے بائین طرف ضربت لگا کر اونکو شہید کیا۔ حق تعالےٰ نے پانسو برس کے بعد پھر ذوالقرنین کو زندہ کر کے اونکی طرف مبعوث کیا اور مشرق سے مغرب تک تمام روی زمین کی بادشاہی اونکو عطا فرمائی۔ جب یاجوج و ماجوج کے ملک مین پہونچے اونکے اور خلائق کے درمیان ایک دیوار مس و آہن و زرفت و قطران سے بنائی جسکے سبب وہ اسطرف آنے سے مانع ہوئے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا قوم یاجوج و ماجوج کی یہ کیفیت ہے کہ اونمین سے کوئی شخص نہین مرتا جب تک کہ ہزار فرزند اوسکے صلب سے پیدا نہون اور وے بیشترین مخلوقات سے ہین جنکو خدا نے ملائکہ کے بعد پیدا کیا ہے۔ پھر ذوالقرنین ایک سبب کے پیچھے روانہ ہوئے۔ فرمایا یعنے ایک دلیل کے پیچھے۔ تا اینکہ اوس جگہ پہونچے جہان سے آفتاب

طلوع کرتا ہے۔ وہان ایک گروہ کو دیکھا جو برہنہ تھے اور لباس بنانے اور پہننے سے آگاہ نہ تھے۔ پھر ایک دلیل کے پیچھے روانہ ہوے یہان تک کہ دو سد کے درمیان پہونچے۔ وہان کے باشندون نے اونسے التماس کیا اور کہا کہ یاجوج و ماجوج کے دفع ضرر کے لئے ایک سد تیار کرین۔ ذو القرنین نے اونکو حکم دیا کہ آہن کے ٹکڑے لاؤ اور دونون پہاڑون کے درمیان اونکو چُن دو۔ جب اون پہاڑون کے برابر آگئے اوسوقت حکم دیا کہ انکے نیچے آگ روشن کرو۔ جب وہ آہن کے ٹکڑے آگ کے مانند سُرخ ہوئے اوسوقت قطر جسکو صُفر بھی کہتے ہین یعنی تانبا یا کانسے کو پگھلا کر اوپر ڈالا اور وہ سد درست ہوگئی۔ پس ذو القرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی جانب سے ایک رحمت ہے پس جب میرے پروردگار کا وعدہ آئیگا اوسکو زمین کے برابر کردیگا اور میرے پروردگار کا وعدہ حق ہے فرمایا زمانۂ آخر مین قیامت کے قریب وہ سد خراب ہوگی اور یاجوج و ماجوج دنیا مین آکر لوگون کو ہلاک کرینگے اور کھا جائینگے۔ پھر ذو القرنین ناحیۂ مغرب کیطرف گئے اور جس شہر مین پہونچتے تھے تو شیر غضبناک کیطرح نعرہ کرتے تھے اوس شہر مین رعد و برق تاریکی و صاعقہ ظاہر ہوتی تھی اور جو لوگ اونسے مخالفت و دشمنی کرتے تھے وہ لوگ ہلاک ہوجاتے تھے۔ ابھی مغرب تک نہین پہونچنے پائے تھے کہ تمام اہل مشرق و مغرب نے اونکی اطاعت قبول کی۔ لوگون نے اونسے بیان کیا کہ خدا نے زمین پر ایک چشمہ پیدا کیا ہے جسکو عین الحیات کہتے ہین جو کوئی جاندار اوس چشمہ کا پانی پیتا ہے صور پھونکنے تک زندہ رہتا ہے۔ ذو القرنین نے حضرت خضر کو جو بہترین اصحاب تھے طلب کیا اور تین سو ساٹھ آدمی اونکے ہمراہ کرکے اونمین سے ہر شخص کو ایک ایک خشک مچھلی دی اور کہا فلان طرف جاؤ وہان تین سو ساٹھ چشمے ہین ہر شخص اپنی مچھلی ایک چشمے مین دھوئے اور کوئی شخص دوسرے کے چشمے مین شریک نہو حضرت خضرؑ اون سب کے ہمراہ روانہ ہوے جب اوس جگہ پہونچے ہر شخص ایک چشمے کیطرف گیا اور حضرت خضرؑ نے بھی ایک چشمے پر پہونچکر اپنی مچھلی کو اوسمین غوطہ دیا وہ مچھلی زندہ ہوئی اور اونکے ہاتھ سے نکل کر پانی مین چلی گئی۔ خضر متعجب ہوئے اور مچھلی ڈھونڈھنے کو پانی مین اوترے اوس چشمہ کا پانی بھی پیا اور ہر طرف مچھلی بھی ڈھونڈھی مگر وہ مچھلی اونکو نہ ملی۔ جب وہان سے پھرے ذو القرنین سے یہ حال بیان کیا۔ ذو القرنین نے کہا اوس چشمے کا پانی تمھاری قسمت مین تھا۔ اور ابن بابویہ رہ نے عبد اللہ بن سلیمان سے روایت کی ہے وہ کہتا تھا کہ مین نے کتب آسمانی مین دیکھا ہے کہ ذو القرنین اہل اسکندریہ سے تھے انکی مان ایک ضعیفہ اور اوسی شہر کی رہنے والی تھین ذو القرنین کے سوا اونکا کوئی فرزند نہ تھا اور انکو اسکندر روس کہتے تھے۔ ذو القرنین ایام طفولیت

سے اوپر خلیق و عفیف تھے - جب جوان ہوئے ایک دن خواب مین دیکھا کہ آفتاب کے پاس جاکر اوسکے دونون قرن یعنی دونون طرف کو تھام لیا جب اپنا خواب لوگون سے بیان کیا سبنے اونکا نام ذوالقرنین رکھا - اس خواب کے دیکھنے کے بعد انکی ہمت عالی اور انکا آوازہ بلند ہوا اور اپنی قوم مین بھی عزیز و محترم ہوے - ذوالقرنین نے پہلے جو ارادہ اپنا ظاہر کیا وہ یہ تھا کہ مین مسلمان ہوا اور خداوند عالم کی اطاعت و فرمان برداری اختیار کی - پھر اپنی قوم کو اسلام کیطرف دعوت کی اور وہ سب انکی ہیبت و دہشت کے سبب مسلمان ہوے پھر اونسے کہا ایک مسجد تیار کرو جب سبھون نے اس امر کو بجان و دل قبول کیا اوسوقت اونکو حکم دیا کہ اوس مسجد کا طول چار سو گز اور عرض دو سو گز اور دیوارون کی بلندی سو گز اور عرض بائیس گز ہو - کہا اے ذوالقرنین ایسی لکڑی کہان ملیگی جسکو اس عمارت کی دونون دیوارون پر رکھکر معمار و کاریگر اوسپر بیٹھین اور اس عمارت کو تیار کرین - یا یہ کہ مسجد کے سقف اوس چوب سے درست کرین - ذوالقرنین نے کہا جسوقت دیوارین تیار ہو جائین اسقدر مٹی اوسمین بھرو کہ دیوارون کے برابر ہو جائے اوسوقت ہر مرد مومن پر تاکید کرو کہ بحسب مقدرت طلا و نقرہ لائین اوس طلا و نقرہ کو ریزہ ریزہ کرکے اوس مٹی مین مخلوط کردو جسکو صحن مسجد مین بھروگے جب وہ مٹی دیوارون کے برابر آجائے اوسپر جو اور مس و سُرب کے تختے تیار کرکے چھت کو باسانی درست کرو اور چھت درست ہونے کے بعد فقرا و مساکین کو اندرون مسجد سے مٹی نکالنے کے لئے بلاؤ وہ لوگ ریزہائے طلا و نقرہ کے طمع سے جو اوس خاک مین مخلوط ہین بتعجیل اس کام مین مصروف ہونگے - ذوالقرنین کے حکم کے مطابق وہ مسجد تیار کی اور اوسی تدبیر سے چھت بھی درست اور مستحکم ہوئی اور فقرا و مساکین بھی غنی و مالدار ہوگئے - بعد اسکے اپنے لشکر کے چار گروہ کیئے اور ہر گروہ مین دس ہزار لشکر جمع کرکے اطراف بلاد مین اونکو متفرق کر دیا اور خود بھی اطراف عالم کے سفر و سیر و سیاحت پہ آمادہ ہوئے - جب انکی قوم کو اسکی اطلاع ہوئی ذوالقرنین کے پاس جمع ہوے اور کہا اے ذوالقرنین ہم تمکو خدا کی قسم دیتے ہین کہ ہمکو اپنی خدمت سے محروم نہ رکھو اور دوسرے ملکون کی طرف سفر نکرو - ہم لوگ تمھارے دیکھنے اور تمھاری خدمت مین رہنے کے زیادہ تر سزاوار ہین اسلئے کہ تم ہماری قوم مین پیدا ہوے اور ہمارے شہر مین نشو و نما کی اور تربیت پائی ہے - ہمارے تمام مال اور گھر حاضر ہین جو چاہو کرو اور تمھاری ماں بھی ضعیفہ ہے اور اوسکا حق تمام خلق سے زیادہ بہتر ہے اور تمکو سزاوار نہین کہ اوسکی مخالفت و نافرمانی کرو - ذوالقرنین نے جواب دیا مین بھی خدا کی قسم

کہتا ہون کہ تمھارا قول اور تمھاری رائے بہت راست و درست ہی مگر مین اوس شخص کے مانند ہون
جسکے دل و چشم و گوش کو اوسکے قبضۂ اختیار سے نکال لین اور آگے سے اوسکو کھینچین اور پیچھے سے
کوڑے مارین اور وہ شخص نہ جانتا ہو کہ اوسکو کہان اور کس کام کے واسطے لیجاتے ہین۔ ولیکن اے
قوم چلو اور اس مسجد مین داخل ہو کر سب دین اسلام قبول کرو اور میری مخالفت سے باز آؤ ورنہ ہلاک
ہوگے۔ بعد اسکے رئیس و حاکم اسکندریہ کو بلا کر کہا میری مسجد کو آباد رکھنا اور میری ماں کو میری مفارقت
کے غم مین تسلی دینا۔ جب ذوالقرنین اسکندریہ سے روانہ ہوئے اونکی ماں اونکے مفارقت مین بیتاب
ہوئین اور اونکا گریہ کسی طرح موقوف نہوتا تھا۔ اسکندریہ کے حاکم نے اونکی تسلی کی یہ تدبیر نکالی کہ
ایک عید عظیم مقرر کی اور اپنے منادی کو حکم دیا کہ لوگون مین ندا کرے کہ رئیس شہر نے تمکو خبر دی ہی کہ
فلان روز تم سب اوسکے پاس حاضر ہو جب وہ دن آیا پھر منادی نے ندا کی کہ بہت جلد سب لوگ
حاضر ہون مگر وہ شخص نہ آئے جسکو دنیا مین کوئی مصیبت و بلا عارض ہوئی ہو بلکہ وہی شخص آئے
جو ہر ایک بلا و مصیبت سے محفوظ ہو۔ یہ سنکر سب لوگ جمع ہوئے اور باہم مشورہ کیا کہ ہم مین
کوئی شخص ایسا نہین جو کسی بلا و مصیبت مین مبتلا ہوا ہو بلکہ ہر شخص پر بلا و مصیبت نازل ہوئی
ہی اور مرگ عزیز و دوست کے غم مین مبتلا ہوا ہے۔ ذوالقرنین کی ماں نے جب یہ حال سُنا
اونکو یہ طریقہ بہت پسند آیا اور خوش ہوئین لیکن آگاہ نہ تھین کہ اس تمہید سے رئیس کی غرض
کیا ہی۔ چند روز کے بعد رئیس شہر نے پھر منادی کو حکم دیا کہ لوگون مین ندا کرے کہ رئیس شہر تمکو حکم
دیتا ہے کہ فلان روز سب حاضر ہو مگر وہ شخص نہ آئے جو مصیبت و بلا سے محفوظ ہو بلکہ وہی شخص
آئے جو درد و مصیبت و بلا مین مبتلا ہوا ہو اسلیئے کہ اوس شخص مین کوئی خیر و نیکی نہین جسپر کوئی
بلا نازل نہوئی ہو۔ جب لوگون نے یہ ندا سنی کہا رئیس شہر نے پہلے تجمل کیا تھا اور اب شرمندہ و پشیمان
ہو کر پہلے کام کا تدارک کرتا ہے اور اپنا عیب چھپاتا ہے۔ جب سب لوگ جمع ہوئے رئیس شہر نے
اونکے روبرو خطبہ پڑھا اور اونسے مخاطب ہو کر کہا مین نے اسلیئے تمکو طلب نہین کیا کہ تمھاری دعوت
و ضیافت کرون اور تمکو کھانے پینے کے لیئے بلاؤن بلکہ خاص اس غرض سے تمکو جمع کیا ہی کہ ذوالقرنین
کے بارہ مین اور اپنے درد و غم کے اظہار مین جو اونکی مفارقت و محرومی خدمت سے ہمکو حاصل ہوا ہے
کلام کرون پس آدم کے حال کو یاد کرو جنکو خدا نے اپنی دست قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روح
اونمین داخل کی پھر ملائکہ کو اونکے سجدہ کا حکم دیا اور اپنے بہشت مین اونکو ساکن کرکے اوس کرامت
و فضیلت سے اونکو گرامی کیا جو کسی کو مخلوقات سے عطا نہوئی تھی مگر باوجود اسکے ایسی بلا مین اونکو

مبتلا کیا جو تمام بلاؤن سے بزرگتر تھی۔ یعنی بہشت سے خارج کرنا۔ اور یہ ایسی مصیبت ہے کہ کوئی مصیبت
اسکی برابری نہین کر سکتی۔ بعد اسکے حضرت ابراہیمؑ کو آتش نمرود مین مبتلا کیا اور اونکے فرزند کا ذبح ہونے
مین امتحان لیا پھر یعقوبؑ کو اندوہ یوسفؑ کو غلامی ایوبؑ کو بیماری یحییٰؑ کو ذبح ہونے زکریاؑ کو قتل ہونے
عیسےٰؑ کو اسیر ہونے مین مبتلا کیا اور اسیطرح خلق کثیر کو انواع مصیبت مین مبتلا کیا جنکا حساب خدا کے
سوا اور کوئی نہین جانتا۔ بعد اسکے رئیس شہر نے کہا آؤ چلین اور اسکندر روس کی مان کو تسلی دین
اور دیکھین کہ اوسکے صبر کا کیا حال ہے اور حق یہ ہے کہ اوسکی مصیبت اپنے فرزند کے غم مفارقت مین
سب سے عظیم تر ہے۔ جب اوسکے پاس گئے پوچھا آج تو بھی اس مجمع مین حاضر تھی اور جو گفتگو وہان
ہوئی اوسکو سنا یا نہین۔ کہا مین تمھاری تمام کامون سے مطلع ہوئی اور تمھارا کلام سنا اور تم مین
کوئی ایسا نہ تھا جسکی مصیبت مفارقت اسکندر روس مین مجھسے زیادہ ہو مگر اب خدا نے مجھکو صبر
دیا اور اپنی تقدیر پر راضی کر کے میرا دل محکم کر دیا۔ مین امیدوار ہون کہ میرا اجر بقدر میری مصیبت
کے ہوگا اور تمھارے لیئے بھی امیدوار ہون کہ بقدر تمھارے درد و الم کے جو مفارقت اسکندر روس
سے تمکو عارض ہوا ہے اور بقدر اس نیت وسعی کے جو میری تسلی دہی مین کی گئی ہے تمکو بھی اجر ملیگا
اور امیدوار ہون کہ خدا مجھکو اور تمکو بخش دے اور مجھپر اور تمپر رحم کرے۔ جب اوس گروہ نے اوس
زن عاقلۂ جلیلہ کا صبر جمیل مشاہدہ کیا وہان سے شاد و خورم پھرے۔ اور ذو القرنین کا قصہ اسطرح
ہے کہ وہ مغرب کی طرف سیاحت کرتے کرتے بہت دور تک پہونچے مگر اونکے اہل لشکر تمام فقرا و
مساکین تھے اوسوقت خدا نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ تم مشرق سے مغرب تک تمام خلائق پر میری
حجت ہو اور تمھارے خواب کی یہی تعبیر ہے۔ ذو القرنین نے عرض کی خداوندا وہ امر عظیم تو نے میرے
سپرد کیا جسکی قدر تیرے سوا کوئی نہین جانتا مین کس لشکر سے تمام خلائق کے ساتھ ہمسری کرون۔ اور
کس تہیہ و اسباب سے اونپر غالب ہون۔ کس حیلہ سے اونکو رام کرون۔ کس صبر کی قوت سے اونکی
شدت اور سختیون کا متحمل ہون۔ کس زبان سے اونکے ساتھ کلام کرون اور اونکی زبانون کو کسطرح
سمجھون۔ کس کان کی سماعت کی قوت سے اونکے کلام کا احاطہ کرون۔ کس آنکھ سے اونکو دیکھون
کس حجت سے اونکے ساتھ مخاصمہ کرون۔ کس دل سے اونکے مطالب کا ادراک کرون۔ کس حکمت سے
اونکے امور کی تدبیر مین مصروف ہون۔ کس حلم سے اونکی سختیون پر صبر کرون۔ کس عدالت سے
اونکی دادرسی کرون۔ کس معرفت سے اونکے درمیان حکم جاری کرون۔ کس علم سے اونکے امور کو استحکام
دون۔ کس عقل سے اونکا احصا کرون۔ کس لشکر کی قوت سے اونکے ساتھ جنگ کرون۔ یہ دیکھکر

اونمین سے کوئی چیز بھی میرے پاس نہین پس تو ان امور پر مجھے قوت و قدرت عطا فرما بدرستیکہ تو
پروردگار مہربان ہے کسی کو کسی امر کی تکلیف نہین کرتا مگر بقدر اوسکی استطاعت کے اور کسی پر کوئی
بار نہین رکھتا مگر بقدر اوسکی طاقت کے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا بہت جلد اوس امر کی قوت و توانائی تجھکو عطا
کرونگا جو تجھے سپرد کیا ہے۔ تیرے سینہ کو وسیع کرتا ہون تاکہ تمام چیزون کو سُنے۔ تیری فہم مین گنجایش دیتا ہون
تاکہ تمام چیزون کو سمجھے۔ تیری زبان کو جمیع لغات سے گویا کرتا ہون۔ تیرے لیے تمام امور کا احصا کرتا ہون
تاکہ کوئی چیز تجھسے فوت نہو۔ تیرے کامون کو تیرے لیے حفظ کرتا ہون تاکہ کوئی چیز تجھسے مخفی نہ رہے۔ تیری
پشت قوی کرتا ہون تاکہ کسی چیز سے تو نہ ڈرے تجھکو ایسی ہدایت عنایت کرتا ہون کہ کسی چیز سے ہراسان
نہو۔ تیری رائے درست کرتا ہون تاکہ کوئی خطا تجھسے صادر نہو۔ تیرے جسد کو تیرا مسخر کرتا ہون تاکہ سب
چیزون کا احساس کرسکے اور تاریکی و روشنی کو مین نے تیرے لیے مسخر کیا اور اونکے دو لشکر تیرے لیے قرار دیے
تاکہ روشنی تیری ہدایت کرے اور تاریکی تیری حفاظت کرے اور امتہاے متفرقہ کو تیرے لیے جمع کردے
پس ذوالقرنین اپنے پروردگار کی رسالت کے ساتھ وہان سے روانہ ہوے اور خدا نے اون امور پر اونکی
تقویت کی جسکا وعدہ کیا تھا تا اینکہ اوس مقام تک پہونچے جہان آفتاب غروب ہوتا ہے۔ ذوالقرنین جس گروہ
کی طرف سے گذر کرتے خدا کیطرف اونکو ہدایت کرتے تھے اگر وہ لوگ ایمان لاتے اونکا ایمان قبول کرتے اور
اور اگر انکا کہنا قبول نکرتے تاریکی کو اونپر مسلط فرماتے۔ اوس تاریکی کے سبب اونکے تمام شہر اور قصبات اور
قلعہ اور مکانات تاریک ہوجاتے اور وہ تاریکی اونکے منھ اور ناک اور پیٹ مین داخل ہوتی اور وہ لوگ
متحیر و حیران رہتے تھے جب تک ایمان نہ لاتے اور با تضرع و استغاثہ اونکے پاس نہ جاتے۔ جب آفتاب
غروب ہونے کی جگہ تک پہونچے وہان اوس گروہ کو دیکھا جسکا ذکر خدا نے قرآن مین فرمایا ہے۔ اوس گروہ
کی نسبت بھی وہی کیا جو تمام گروہون کی نسبت کیا تھا۔ بعد اسکے جانب مغرب کی سیر و سیاحت سے فارغ
ہوے اور اسقدر جماعت و گروہ مردم کو دیکھا جنکی تعداد خدا کے سوا اور کوئی نہین جان سکتا اور وہ قوت
و شوکت اونکو حاصل ہوئی جو بغیر تائید الٰہی کسیکو حاصل نہین ہوسکتی اور زبانہاے مختلف خواہشہاے
گوناگون دلہاے پراگندہ اونکے لشکر مین جمع ہوے بعد اسکے اپنے اصحاب کے ہمراہ ظلمت مین داخل ہوے
جب آٹھ دن اور آٹھ رات راہ طے کی ایک پہاڑ کے پاس پہونچے جسنے تمام زمین کا احاطہ کیا تھا۔ وہان ایک
فرشتہ نظر آیا جو اوس پہاڑ سے لپٹا ہوا کہہ رہا تھا۔ سُبْحَانَ رَبِّي مِنَ الْآنِ إِلَى مُنْتَهَى الدَّهْرِ سُبْحَانَ
رَبِّي مِنْ أَوَّلِ الدُّنْيَا إِلَى آخِرِهَا سُبْحَانَ رَبِّي مِنْ مَوْضِعِ كَفِّي إِلَى عَرْشِ رَبِّي سُبْحَانَ
رَبِّي مِنْ مُنْتَهَى الظُّلْمَةِ إِلَى النُّورِ۔ ذوالقرنین نے سجدہ کیا اور سجدہ سے سر نہ اوٹھایا جب تک

کہ خدا نے اونکی یاری و نصرت نکی اور اوس فرشتہ کے دیکھنے کی قوت اونکو عطا فرمائی۔ اوس فرشتہ نے اونسے کہا اے فرزند آدم تجھے یہ قوت کہان سے پائی جو اس مقام تک پہونچے حالانکہ کوئی فرزند آدم تجھسے پہلے یہانتک نہین آیا ذوالقرنین نے کہا مجھے یہانتک آنیکی قوت اوسی نے دی جسنے تجھکو یہ قوت دی کہ تو اس پہاڑ کو لیئے ہوئے ہے جسنے تمام زمین کا احاطہ کیا ہے۔ کہا تُنے راست کہا اور اگر یہ پہاڑ نہ ہو زمین مع اہل زمین سرنگون ہو اور اولٹ جائے۔ تمام روے زمین پر کوئی پہاڑ اس سے بڑا نہین اور سب پہاڑونسے پہلے اسکو خدا نے خلق کیا ہے۔ اسکی چوٹی پہلے آسمان تک پہونچی ہے اور اسکا ریشہ زمین ہفتم تک ہے اس پہاڑ نے تمام دنیا کا حلقے کے مانند احاطہ کر لیا ہے اور روے زمین پر کوئی شہر ایسا نہین جسکا ریشہ اس پہاڑ سے متعلق نہو۔ جب خدا کو منظور ہوتا ہے کہ کسی شہر مین زلزلہ آئے مجھکو حکم دیتا ہے اور مین اوس ریشہ کو حرکت دیتا ہون جو اوس شہر سے متعلق ہے اور اسکے سبب وہ شہر جنبش مین آتا ہے۔ جب ذوالقرنین نے وہان سے مراجعت کرنا چاہا اوس فرشتہ سے کہا مجھکو کوئی نصیحت و وصیت کر۔ اوسنے کہا اپنی روزی کی فکر نہ رکھو۔ آج کے کام کو کل پر نہ چھوڑو جو چیز تجسے فوت ہو جائے اوسکے لیئے اندوہناک نہ رہو اور تمکو لازم ہے کہ سب سے رفق و مدارا کرو اور ظالم و جبار و متکبر نہو۔ ذوالقرنین وہان سے اپنے اصحاب کے پاس آئے اور مشرق کیطرف روانہ ہوئے۔ ذوالقرنین اون گروہون کی تلاش کرتے تھے جو اونکے اور مشرق کے درمیان تھے اور اون لوگون کو دین خدا کی ہدایت کرتے تھے جیسا کہ اہل مغرب کی ہدایت کی تھی اور اپنا مطیع و فرمانبردار بناتے تھے۔ جب مابین مشرق و مغرب سے فارغ ہوئے اوس سد کی طرف گئے جسکا ذکر خدا نے قرآن مین فرمایا ہے۔ وہان ایک گروہ کو دیکھا جو کوئی زبان نہین سمجھتے تھے اور اونکے اور سد کے درمیان وہ قوم بھری تھی جسکو یاجوج و ماجوج کہتے ہین اور وہ چارپایون کے مشابہ تھے کھاتے پیتے تھے اور اولاد بھی نر و مادہ اونسے پیدا ہوتے تھے منھ اور بدن خلقت انسان سے مشابہ تھے مگر انسان سے بہت چھوٹے اور اطفال انسان کے برابر ہوتے تھے اونکے نر و مادہ پانچ بالشت سے زیادہ نہوتے تھے اور صورت و خلقت مین باہم مساوی تھے وہ سب عریان و برہنہ پاتھے نہ بدن مین لباس نہ پاؤن مین جوتہ پہنتے تھے۔ کھال مثل اونٹ کے تھی جسکے سبب سے گرمی سردی سے محفوظ رہتے تھے ہر ایک کے دو کان تھے ایک مین اندر باہر بال اور دوسرے مین اندر باہر کھال سخت مثل گینڈے کے ہوتی تھی ناخن کے عوض چنگال اور نیش تھے اونکے دانت درندون کے مانند تھے۔ جب سوتے تھے ایک کان کو بچھاتے اور ایک کو اوڑھتے تھے اور اونکا جسم سر سے پاؤن تک اونکے کانون مین چھپ جاتا تھا۔ اونکی روزی دریا کی مچھلیان تھین

اور ہر سال ابر سے بھی اونکے لیے مچھلیان برستی تھین اور اون مچھلیون کے سبب اپنی زندگی بہ رفاہیت
و فراوانی بسر کرتے تھے۔ جب اوسکا موسم آتا تھا مچھلی برسنے کے منتظر رہتے تھے جیسا کہ لوگ پانی برسنے
کے منتظر رہتے ہین اگر مچھلیان برستین آسودہ و خوشحال رہتے اور فربہ ہوتے تھے اور اولاد بھی اونکو
پیدا ہوتی تھی اور اونکی کثرت زیادہ ہوجاتی تھی اور تمام سال اون مچھلیون سے زندگی بسر کرتے
تھے اور سوا اون مچھلیون کے اور کوئی چیز نہ کھاتے تھے۔ اونکی کثرت اسقدر تھی کہ اونکی تعداد
خدا کے سوا اور کوئی نہ جانتا تھا۔ اگر کسی سال مچھلیان نہ برستین قحط مین مبتلا ہوتے اور گرسنہ رہتے
اور اونکی نسل بھی منقطع ہوجاتی۔ اونکی عادت یہ تھی کہ درمیان راہ یا جہان اتفاق ہو جانورون کے
مانند جماع کرتے تھے۔ جس سال اونکے لیے مچھلیان نہ برستین گرسنہ ہو کر شہرون کی طرف متوجہ ہوتے
تھے۔ جہان پہونچتے تھے فساد برپا کرتے اور کوئی چیز وہان باقی نہ چھوڑتے تھے اونکی خرابی ٹڈی اور
اوندرون کی خرابی سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔ جس سرزمین کیطرف رُخ کرتے تھے وہان کے رہنے والے
اپنے گھرون سے نکل کر بھاگ جاتے تھے اور وہ مقام اونکے لیے خالی کر دیتے تھے۔ اسلیے کہ کوئی
شخص اونسے ہمسری اور مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ شہرون مین اسقدر بھر جاتے تھے کہ قدم رکھنے کی
جگہ کسیکو نہ ملتی تھی۔ کوئی شخص اونکی تعداد سے آگاہ نہ تھا اور کوئی شخص اونکی طرف نظر نہ کر سکتا
تھا نہ اونکے پاس جا سکتا تھا اسلیے کہ اونکی کثرت اور خباثت و کثافت اور بدصورتی حد سے زیادہ
تھی اور اسی وجہ سے وہ خلائق پر غالب آتے تھے۔ اونکی آواز اور چلّانے کی یہ کیفیت تھی کہ جب
کسی شہر کی طرف آتے تھے انکی کثرت کے سبب لوگ سو فرسخ کے فاصلہ سے اونکی آواز سنتے تھے اور
وہ آواز ہوائے تند اور باران شدید کی آواز کے مانند تھی۔ جس شہر مین پہونچتے تھے شہد کی مکھیون
کیطرح بھن بھن کرتے تھے مگر یہ آواز مکھیون کی آواز سے زیادہ تر سخت اور زیادہ تر بلند تھی جسکے
سبب اور کسی آواز کا استماع دشوار تھا۔ یہ قوم جہان پہونچتی تھی وہان کے تمام وحوش و درندگان صحرا
انسے بھاگتے تھے اسلیے کہ تمام زمین انسے بھر جاتی تھی اور کسی جانور کے لیے جگہ باقی نہین رہتی تھی
اور انکا حال تمام مخلوقات سے عجیب تر تھا۔ کوئی شخص انمین ایسا نہ تھا جو اپنی موت کے وقت سے
آگاہ نہو اسلیے کہ اونکے نر و مادہ سے کوئی نہین مرتا تھا جب تک کہ اوسکے ہزار فرزند نہون۔ جب
ایک ہزار فرزند پیدا ہو چکتے تھے اوسوقت موت کا یقین ہوتا تھا اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر آمادۂ مرگ
رہتا تھا۔ ذوالقرنین کے عہد مین یاجوج و ماجوج شہرون کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور ایک مقام
سے دوسرے مقام کو جاتے تھے اور خرابی کرتے تھے اور ایک گروہ سے دوسرے گروہ کی طرف

رخ کرتے اور اونکو اونکے ملک سے نکال دیتے تھے۔ جسطرف توجہ کرتے تھے پھر اوسطرف سے منہ
نہین پھیرتے تھے اور داہنے بائین التفات نکرتے تھے۔ ذوالقرنین جس گروہ تک پہونچے تھے اوس
اوس گروہ نے جب یاجوج وماجوج کی آواز سُنی وہ سب جمع ہوے اور ذوالقرنین سے جو اُسوقت
اونکے ملک مین تھے استغاثہ کیا اور کہا اے ذوالقرنین جو سلطنت و بادشاہی کہ خدا نے تمکو دی ہے
اور جو صولت وہیبت کا لباس تمکو پہنایا ہے اور لشکر اہل زمین اور نور و ظلمت سے جو قوت تمکو
عطا کی ہے وہ سب ہمکو معلوم ہے اور ہمنے سُنا ہے۔ تپس واضح ہو کہ ہم لوگ یاجوج وماجوج کے ہمسایہ
مین رہتے ہین اور ہمارے اور اونکے درمیان اس کوہ کے سوا اور کوئی فاصلہ نہین مگر سوا اس راہ
کے دوسری راہ اسطرف آنے کی نہین جو کہ ان دونون پہاڑون کے درمیان ہے اگر یاجوج وماجوج
ہماری طرف آئینگے اپنی کثرت کے سبب ہمکو ہمارے گھرون سے خارج کر دینگے اور ہم مین اونکے مقابلہ
کی طاقت نہین۔ اسلیئے کہ وہ بیشمار و بکثرت ہین اگرچہ آدمیون کے مشابہ ہین مگر در حقیقت مثل حیوانات
وحشی و درندہ ہین گھانس کھاتے اور حیوانات کو درندون کے مانند ہلاک کرتے ہین اور سانپ
بچھو اور تمام حشرات الارض بلکہ ہر جانور کو کھا جاتے ہین اور مخلوقات خدا سے کوئی خلقت انسے زیادہ
نہین۔ ہمکو یقین ہے کہ اب یہ زمین پر بھر جائینگے اور وہان کے رہنے والون کو خارج اور زمین کو ویران
وخراب کر دینگے اور ہم ہر وقت ڈرتے ہین کہ مبادا اس راہ سے جو کہ ان دونون پہاڑون کے درمیان
ہے۔ اول ہماری طرف آئین۔ اور خدا نے وہ حیلہ و قوت تمکو دی ہے جو تمام عالم مین کسیکو نہین دی ہم
خرچ کا سامان کیئے دیتے ہین تم ہمارے اور اونکے درمیان ایک دیوار بنا دو۔ ذوالقرنین نے کہا جو کچھ
خدا نے مجھے عطا کیا ہے وہ اوس خرچ سے زیادہ ہے جو تم مجھے دو گے تم اپنی قوت سے میری مدد کرو مین تمہارے
اور اونکے درمیان ایک دیوار بنا دونگا۔ پس تانبے لوہے کے ٹکڑے جمع کر کے لاؤ۔ کہا ہم اسقدر تانبا
لوہا کہان سے لائین جو اس دیوار کے واسطے کافی ہو۔ ذوالقرنین نے کہا مین تمکو لوہے تانبے کی معدن
کا نشان بتاتا ہون۔ کہا ہم ایسی قوت کہان سے لائین جو آہن ومس کو قطع کرین۔ ذوالقرنین نے اونکے
لیئے ایک معدن زیر زمین تلاش کیا جسمین ساسور ہوتا تھا اور وہ تمام سفید چیزون سے زیادہ تر سفید
تھا اور جس چیز پر تھوڑا ساسور رکھتے تھے وہ اوسکو گداختہ کر دیتا تھا۔ پھر ساسور سے کئی آلات اونکے واسطے
بنائے جنسے اوس گروہ نے معدن مین کام کرنا شروع کیا۔ اور انھین آلات سے حضرت سلیمانؑ نے
بیت المقدس کے ستون اور تمام پتھرون کو جو شیاطین اونکے لیئے لائے تھے قطع کیا تھا۔ اوس دیوار کے لیئے
جسقدر لوہے تانبے کی ضرورت تھی جب وہ جمع ہو گیا اوسوقت ذوالقرنین نے حکم دیا کہ آہن کو لاکر

اوسکے تختے پتھر کی چٹانون کے مانند تیار کرو اور پتھر کی جگہ تختہ ہائے آہن دیوار مین رکھو پھر تانبے کو گلا کر مٹی کے عوض تختہ ہائے آہن کے درمیان ڈالدو۔ جوراہ کہ دونون پہاڑون کے درمیان تھی وہ ایک فرسخ وسیع تھی۔ دیوار کی نیو کو پانی تک پہونچایا اور اوس دیوار کا عرض ایک میل قرار دیا۔ آہن کے تختے دیوار مین رکھتے تھے اور تانبے کو گلا کر اوسپر ڈالتے تھے پس ایک طبقہ تانبے کا اور ایک طبقہ لوہے کا ہوتا تھا یہانتک کہ وہ دیوار دونون پہاڑون کے برابر بلند ہوئی اور وہ دیوار سرخی مس اور سیاہی آہن کے سبب شل جامۂ خیرہ نظر آتی تھی۔ اور یاجوج و ماجوج ہر سال ایکبار اوس دیوار کے پاس آتے ہین اسلیئے کہ ہمیشہ شہرون مین گردش کیا کرتے ہین مگر جب اوس سد تک پہونچتے ہین وہ سد مانع ہوتی ہے اور پھر جاتے ہین اور اونکا یہی حال رہیگا یہانتک کہ قیامت نزدیک ہو اور اوسکے علامات ظاہر ہون۔ اور از جملۂ علامات قیامت ظہور قائم آل محمد صلوات اللہ علیہ ہے۔ اوسوقت حق تعالے اوس سد کو یاجوج و ماجوج کے لیئے کھول دیگا جیسا کہ خدا نے قرآن مین فرمایا ہے۔ اوسوقت کہ یاجوج و ماجوج کھول دیئے جائینگے اور ہر بلندی سے لبرعت رواں ہون۔ مؤلف فرماتے ہین اسکے بعد جو کچھ روایت وہب مین گذرا اوسی ذکر سابق تھا اسلیئے بخوف تکرار ذکر نہین کیا۔ اس روایت مین جو امور کہ روایات سابقہ کے مخالف ہون وہ قابل اعتماد نہین۔

باب دسوان حضرت یعقوب و حضرت یوسف علیہما السلام کے قصص کا بیان۔

بسند صحیح ابو حمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ کہا مین نے روز جمعہ مسجد مدینہ مین صبح کی نماز حضرت امام زین العابدینؑ کے ہمراہ ادا کی۔ جب حضرت نماز سے فارغ ہو کر دولت سرا مین تشریف لائے مین بھی حضرت کی خدمت مین حاضر تھا۔ آپنے ایک کنیز کو جسکا نام سکینہ تھا طلب کر کے اوس سے ارشاد فرمایا جو سائل دروازے پر آئے اوسکو ضرور کھانا دینا اسلیئے کہ آج جمعہ کا روز ہے۔ مین نے عرض کی جتنے سائل آئین ضرور نہین کہ وہ سب مستحق ہون۔ فرمایا اے ثابت مین ڈرتا ہون کہ مبادا سوال کرنے والون مین کوئی مستحق بھی ہو اور ہم اوسکا سوال رد کرین اور اوسکو کھانا نہ دین اور اس وجہ سے وہ بلا ہمپر نازل ہو جو آل یعقوبؑ پر نازل ہوئی تھی اسلیئے تمام سائلون کو کھانا دینا ضرور ہے۔ بدرستیکہ حضرت یعقوبؑ ہر روز ایک گوسفند ذبح کر کے تھوڑا سا ملون کو بطریق صدقہ دیتے تھے اور تھوڑا وہ خود اور اونکے عیال تناول کرتے تھے ایکبار شب جمعہ افطار کے وقت ایک سائل جو مومن و روزہ دار اور غریب و مسافر تھا اور خدا کی درگاہ مین اوسکی منزلت عظیم تھی یعقوبؑ کے دروازے پر آیا اور آواز دی کہ سائل غریب گرسنہ کو وہ کھانا عطا کرو جو تمہارے کھانے سے بچ رہا ہو۔ اوسنے کئی بار یہی سوال کیا

اور سب نے اوسکی آواز بھی سنی مگر اوسکے حق کو نہ پہچانا اور اوسکے کلام کا یقین نکیا
جب رات ہوگئی اور وہ ناامید ہوا اوسوقت کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ بعد اسکے رونے
لگا اور اپنی گرسنگی کی شکایت خدا سے کرکے سو رہا جب دوسرا دن ہوا اوسنے پھر روزہ رکھکر
گرسنگی پر صبر کیا اور حمد خدا مین مصروف رہا۔ یعقوبؑ وآل یعقوبؑ شب کو سیر ہوکر سوئے اور صبح کو
اونکے پاس رات کا کھانا باقی تھا حق تعالےٰ نے اوسی صبح کو یعقوبؑ پر وحی نازل فرمائی کہ بتحقیق تمنے
میرے بندے کو ذلیل کیا اور میرے غضب کو اپنی طرف کھینچا اور میری عقوبت کے سزاوار ہوئے
اب میری بلا وعقوبت تمپر اور تمھارے فرزندون پر نازل ہوگی اے یعقوبؑ بدرستیکہ محبوب وگرامی ترین
انبیا میرے نزدیک وہی ہے جو میرے بندگان مسکین وبیچارہ پر رحم کرے اور اونکو اپنا شریک قرار دے
اور اونکی آب وطعام کی کفالت کرے اور اونکا پناہ وامید گاہ رہے اے یعقوب تمنے میرے بندہ ذمیال
پر رحم نکیا جو میری عبادت مین سعی کرنے والا اور حلال دنیا سے قلیل پر قانع ہے جبکہ وہ شب گذشتہ
وقت افطار تمھارے دروازے پر آیا اور سوال کیا کہ سائل وغریب ومسافر وقانع کو کھانا دو مگر جب
کسی نے اوسکو کھانا نہ دیا اوسنے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا پھر گریہ کرکے اپنے حال کی مجھسے
شکایت کی اور گرسنہ سو رہا اور دوسرے دن بھی روزہ رکھکر میری حمد وثنا مین مصروف رہا مگر
اے یعقوبؑ تم اور تمھاری اولاد سیر ہوکر رات کو سوئے اور صبح کو رات کا کھانا تمھارے پاس باقی تھا
اے یعقوبؑ کیا تم نہین جانتے کہ میری عقوبت وبلا میرے دوستون پر بہ نسبت میرے دشمنون
کے بہت جلد نازل ہوتی ہے اور یہ گویا میرا لطف واحسان انکے دوستون پر اور استدراج وامتحان
اپنے دشمنون کے لیے ہے۔ اپنی عزت وجلال کی قسم کھاتا ہون کہ تمپر اپنی بلا نازل کرونگا اور تمکو
اور تمھارے فرزندون کو اپنی مصیبت کے تیرون کا نشانہ بناؤنگا اور تمکو معرض آزار وعقوبت مین
رکھونگا۔ پس بلا پر آمادہ ہوجاؤ اور میری قضا پر راضی رہو اور میری مصیبتون پر صبر کرو۔ ابوحمزہ
ثمالیؒ نے عرض کی آپ پر فدا ہون یوسفؑ نے وہ خواب کب دیکھا تھا۔ فرمایا اوسی شب جبکہ یعقوبؑ
وآل یعقوب سیر ہوکر سوئے اور ذمیال گرسنہ سو رہا۔ یوسفؑ نے جب وہ خواب دیکھا صبح کو اپنے
پدر بزرگوار یعقوبؑ سے بیان کیا اور کہا اے پدر مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ آفتاب وماہ اور
گیارہ ستارون نے مجھے سجدہ کیا یعقوبؑ نے جب یہ خواب سُنا اور وحی بھی اونپر نازل ہوچکی تھی کہ بلا
کے لیے مستعد وآمادہ رہو اسلیے یوسفؑ سے کہا یہ خواب اپنے بھائیون سے بیان نکرو مجھکو خوف ہے
کہ وہ تمھاری ہلاکت کی تدبیر نکرین۔ یوسفؑ نے اس نصیحت پر عمل نکیا اور وہ خواب اپنے بھائیونسے

بیان کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا جو بلا کہ یعقوبؑ آل یعقوب پر پہلے نازل ہوئی وہ حسد برادران یوسفؑ
تھا جو اوس خواب کے سننے کے سبب یوسف کی نسبت وقوع مین آیا۔ حضرت یعقوبؑ یوسف کے لئے
غمگین ہوے اور ڈرے کہ جو وحی بلا پر مستعد رہنے کے لیئے نازل ہوئی ہے مبادا یوسفؑ کے حق
مین ہو۔ یعقوبؑ کو یوسفؑ کی محبت اور فرزندون سے زیادہ تھی۔ جب یوسف علیہ السلام کے
بھائیون نے دیکھا کہ حضرت یعقوبؑ سب سے زیادہ یوسف پر مہربان ہین سب سے زیادہ اونکو گرامی
رکھتے ہین اور امور نیک کے لیئے اون سب سے یوسفؑ کو اختیار کرتے ہین یہ امر اون سب پر
شاق و ناگوار گذرا اور باہم مشورہ کیا کہ یوسف اور اوسکا بھائی ہمارے باپ کو ہمسے زیادہ محبوب
ہے حالانکہ ہم قوی و تنومند ہین اور ہر کام مین اونکی مدد کرتے ہین اور یہ دونون طفل ہین اور
کوئی کام انجام نہین دے سکتے بدرستیکہ ہمارے پدر بزرگوار یوسفؑ کے بارہ مین گمراہی ظاہر مین
ہین۔ یوسفؑ کو قتل کر دو یا ایسے مقام پر چھوڑ دو جو آبادی سے دور ہو تاکہ تمھارے پدر کا منھ تمھارے
لیئے خالی ہو جائے۔ یعنی اونکی شفقت تمھارے لیئے مخصوص ہو اور دوسرے کیطرف توجہ نکرین
اور بعد اسکے گروہ شائستگان مین داخل ہو۔ یعنی اس عمل کے بعد توبہ کرو اور صالحون مین داخل
ہو۔ اس مشورہ کے بعد یعقوبؑ کے پاس آئے اور کہا اے پدر تم ہمکو یوسفؑ پر امین کیون
نہین قرار دیتے اور اوسکو ہمارے ساتھ کیون نہین بھیجتے حالانکہ ہم اوسکے ناصح و خیر خواہ ہین
کل اوسکو ہمارے ساتھ بھیجو تاکہ میوے کھائے اور کھیلے بدرستیکہ ہم اس امر سے حفاظت کرنے
والے ہین کہ کوئی صدمہ اوسکو پہونچے۔ پس یعقوبؑ نے کہا بدرستیکہ یہ امر مجھکو اندوہناک
کرتا ہے کہ اوسکو میرے سامنے سے لیجاؤ اور اوسکے مفارقت کی طاقت نہین رکھتا اور ڈرتا ہون کہ
تم اوس سے غافل ہو اور بھیڑیا اوسکو کھا جائے۔ حضرت یعقوبؑ اس خوف سے انکار کرتے تھے
کہ مبادا وہ بلا خدا کی جانب سے یوسفؑ کے لیئے مقرر ہوئی ہو اسلیئے کہ سب سے زیادہ اونکو دوست
رکھتے تھے مگر قدرت خدا اور قضائے الٰہی یعقوبؑ و یوسفؑ و برادران یوسف کے بارہ مین غالب
ہوئی اور یعقوبؑ وہ بلا انھی سے اور یوسفؑ سے دفع نکر سکے اور باوجودیکہ اس امر سے کراہت
رکھتے تھے اور یوسفؑ کے واسطے خدا کی جانب سے بلا کے منتظر تھے مگر یوسفؑ کو اونکے سپرد کر دیا
فرزندان یعقوبؑ جب یوسفؑ انکے ہمراہ لیکر گھر سے روانہ ہوئے حضرت یعقوبؑ بیتاب ہو کر
جلدی اونکے پیچھے دوڑے اور اونکے پاس پہونچ کر یوسفؑ کو اونسے لیا اور اپنے ہاتھ یوسفؑ
کی گردن مین ڈال کر بہت روئے بعد اسکے پھر اونکو بھائیون کے سپرد کیا اور وہان سے پھر آئے

برادران یوسف وہان سے یوسفؑ کو لیکر بتعجیل روانہ ہوئے کہ مبادا پھر یعقوبؑ آئین اور یوسفؑ کو اونسے لے لیں اور اونکے ہمراہ نہ بھیجین - جب یوسفؑ کو بہت دور لیگئے ایک جنگل مین پہونچے پس کہا یوسفؑ کو قتل کرکے اس درخت کے نیچے ڈال دو رات کو بھیڑیا آکر کھا جائیگا اوسوقت جو بھائی کہ سب سے بڑا تھا اوسنے کہا یوسفؑ کو قتل نکرو بلکہ کنوین مین گرا دو تاکہ کسی قافلے کے لوگ اوسکو نکالکر لیجائین اگر تم میرا کلام قبول کرتے ہو اور یہ چاہتے ہو کہ اوسکو باپ سے جدا کرو - پھر یوسفؑ کو کنوین پر لائے اور اوسمین گرا دیا اور اونکو یقین تھا کہ یوسفؑ اوس کنوین مین غرق ہو جائینگے - جب حضرت یوسفؑ تہ چاہ مین پہونچے بھائیون کو آواز دی کہ اے فرزندان یعقوبؑ میرا سلام میرے پدر بزرگوار کو پہونچا دو - جب یہ آواز سُنی باہم مشورہ کیا کہ یہان سے حرکت نکرین جب تک کہ یوسفؑ کے ہلاک ہونے کا یقین ہو - شام تک وہین رہے اور عشا کے وقت اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے پھرے اور کہا اے پدر ہم سب تیراندازی یا دوڑنے کے لیئے ہر طرف متفرق ہو گئے تھے اور یوسفؑ کو اپنے اسباب متاع کے پاس چھوڑ گئے تھے وہان بھیڑیا آیا اور اوسکو کھا گیا جب حضرت یعقوبؑ نے یہ حال سُنا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن کہکر بہت روئے اور وہ وحی یاد آئی جو مستعد بلا رہنے کے لیئے اونپر نازل ہوئی تھی پس صبر کیا اور بلا پر راضی ہوئے پھر اونسے کہا بلکہ تمھارے نفوس نے کسی امر کو تمھارے لیئے زینت دی ہے اور حق تعالے یوسفؑ کا گوشت ہرگز لقمۂ گرگ قرار نہ دیگا جب تک کہ ہم یوسفؑ کے خواب راست کی تعبیر نہ دیکھینگے - جب صبح ہوئی یوسفؑ کے بھائیون نے باہم مشورہ کیا اور کہا اوس کنوین کیطرف چلین اور دیکھین یوسفؑ کا کیا حال ہے زندہ ہے یا ہلاک ہو گیا - جب اوس کنوین پر پہونچے دیکھا کہ چند مسافر وہان جمع ہین - اسکی وجہ یہ تھی کہ اون لوگون نے ایک آدمی کو بھیجا تھا کہ کنوین سے پانی لائے جب اوسنے اپنا ڈول کنوین مین ڈالا حضرت یوسفؑ اوس ڈول سے لپٹ گئے پھر جب اوسنے وہ ڈول اوپر کھینچا دیکھا ایک طفل حسین و جمیل ڈول سے لپٹا ہوا ہے اپنے اصحاب سے کہا تمکو بشارت ہو کہ یہ طفل کنوین سے نکلا ہے - جب حضرت یوسفؑ کنوین سے نکلے اوسیوقت اونکے بھائی بھی وہان پہونچے اور کہا یہ ہمارا غلام ہے کل اس کنوین مین گر گیا تھا آج ہم اسکے نکالنے کے لیئے آئے ہین - پھر یوسفؑ کو اونسے چھین کر ایک گوشہ مین لیگئے اور کہا ہماری غلامی کا اقرار کر تاکہ اس قافلے والون کے ہاتھ تجھے فروخت کرین اور اگر ایسا نکریگا ہم تجھے قتل کرینگے - یوسفؑ نے کہا تم جو چاہو کرو مگر مجھے قتل نکرو - اوسوقت یوسفؑ کو قافلے والون پاس لیگئے اور کہا تم مین

کوئی شخص اس غلام کو خرید کرتا ہے۔ اومنین سے ایک شخص نے بیس درہم کے عوض حضرت یوسفؑ
کو خرید کیا اور یوسفؑ کے بھائیون نے اونکی قدر نہ جانی اور اونکی شان و شوکت نہ پہچانی اسلیئے
کم قیمت پر فروخت کیا۔ جسنے یوسفؑ کو خرید کیا تھا وہ انکو مصر مین لیگیا اور بادشاہ مصر کے ہاتھ فروخت
کیا جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے جسنے مصر مین اوسکو خرید کیا تھا اوسنے اپنی زوجہ سے کہا کہ
یوسفؑ کو عزیز و محترم رکھ شاید ہمارے کامون مین کوئی نفع ہمکو پہونچائے یا ہم اوسکو اپنا فرزند
قرار دین۔ راوی نے عرض کی جب یوسفؑ کو کنوین مین گرایا تھا اونکی عمر کیا تھی۔ فرمایا۔ نو برس
کی عمر تھی اور بعض نسخون مین سات سال ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ پھر راوی نے عرض کی یعقوبؑ
کے شہر سے مصر تک کتنا فاصلہ تھا۔ فرمایا۔ بارہ روز کی راہ تھی۔ پھر فرمایا حضرت یوسف حسن و
جمال مین اپنا نظیر نہ رکھتے تھے جب اونکا سن قریب بلوغ پہونچا زوجہ بادشاہ اونپر عاشق ہوئی
اور سعی و کوشش کرتی تھی کہ یوسفؑ کو اپنے ساتھ زنا کرنے پر راضی کرے۔ یوسفؑ نے کہا
معاذ اللہ ہم اوس خاندان سے ہین جو زنا نہین کرتے۔ زوجہ بادشاہ نے ایک روز گھر کے
دروازے بند کرکے یوسفؑ سے کہا تو کچھ خوف نکر یہ کہکر اونپر گر پڑی۔ یوسف اپنے کو اوس سے
چھوڑا کر دروازے کیطرف دوڑے زلیخا بھی اونکے پیچھے پہونچی اور اونکا دامن پیچھے سے کھینچا
اور وہ پیراہن چاک ہوگیا۔ یوسف اپنا دامن اوس سے چھوڑا کر با پیراہن دریدہ باہر نکل آئے اسوقت
بادشاہ بھی وہان پہونچا اور ان دونون کو اس حال مین دیکھا۔ زلیخا نے اپنی تہمت رفع کرنے
کے لیئے یوسفؑ کو گنہگار قرار دیا اور بادشاہ سے کہا جو تیری زوجہ سے برے کام کا ارادہ کرے
اسکے سوا اوسکی کیا سزا ہے کہ اوسکو زندان مین بھیج دین یا عذاب دردناک اوسپر نازل کرین
بادشاہ نے چاہا کہ یوسفؑ کو سزا دے۔ حضرت یوسفؑ نے کہا مین خدائے یعقوبؑ کی قسم کھاتا ہون
کہ تیری زوجہ کی نسبت مین نے کسی برے کام کا ارادہ نہین کیا۔ بلکہ وہ خود مجھسے لپٹ گئی اور مجھسے
کار بد کی خواہش کی مگر مین اوس سے بھاگا۔ ای بادشاہ اس طفل سے جو یہان حاضر ہے دریافت کرے
کہ ہم دونون سے کسنے دوسرے کیطرف ارادہ کیا تھا۔ ایک عورت کے پاس اوسکے کسی قرابت دار کا
لڑکا تھا اور وہ اوسکے دیکھنے کو آئی تھی۔ حق تعالےٰ نے اوس طفل کو گویا کیا اوسنے کہا اے بادشاہ
یوسفؑ کے پیراہن کو دیکھ اگر وہ آگے سے چاک ہوا ہے پس یوسفؑ نے اوسکا ارادہ کیا تھا اور اگر پیچھے
سے چاک ہوا ہے پس اوسنے یوسفؑ کا ارادہ کیا تھا۔ بادشاہ نے جب یہ کلام عجیب خلاف عادت
اوس طفل سے سنا بہت ڈرا اور یوسفؑ کے پیراہن کیطرف نظر کی دیکھا کہ پیچھے سے چاک ہوا اوسوقت

اپنی زوجہ سے کہا یہ بھی تیرے مکرون مین داخل ہے یہ تیرے مکر عظیم مین ہین۔ پھر یوسفؑ سے کہا اس امر سے
درگذر کرو اور یہ حال مخفی رکھو تاکہ تمھاری زبانی کوئی شخص یہ حال نہ سُنے۔ اگرچہ یوسفؑ نے یہ
حال مخفی رکھا مگر تمام شہر مین مشہور ہوگیا یہان تک کہ شہر کی بعض عورتون نے کہا کہ عزیز مصر کی
زوجہ اپنے جوان سے عشقبازی کرتی اور اوسکو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہے۔ زلیخا نے جب یہ خبر سُنی
اون عورتون کو بلاکر ایک جلسہ آراستہ کیا اور کھانے پینے کی عمدہ عمدہ چیزین اونکے لیے جمع کین
پھر ہر ایک عورت کے ہاتھ مین ایک ترنج اور ایک چھری دیکر یوسفؑ کو اوس جلسہ مین طلب
کیا۔ اون عورتون نے جب حضرت یوسفؑ کے حسن و جمال کو دیکھا بیہوش ہوگئین اور ترنج کے
عوض چھری سے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہا یہ بشر نہین بلکہ ایک فرشتہ گرامی ہے۔ اوسوقت زلیخا
نے اونسے کہا وہ جوان یہی ہے جسکی محبت مین تم مجھکو ملامت کرتی تھین۔ وہ عورتین جب اوس
جلسہ سے باہر نکلین اونمین سے ہر ایک نے حضرت یوسفؑ کے پاس پیام بھیجا اور التماس کیا کہ اونکی
ملاقات کو آئین مگر حضرت یوسفؑ نے انکار کیا اور خدا سے مناجات کی اور کہا اے پروردگار اس امر
سے جسکی خواہش یہ عورتین مجھسے رکھتی ہین مین زندان کو پسند کرتا ہون اور اگر تو انکا مکر مجھسے دفع
نہ کریگا مین انکی طرف مائل ہونگا اور نادانون سے قرار پاؤنگا پس خدا نے اونکا مکر حضرت یوسفؑ
سے دفع کیا۔ یوسفؑ اور زلیخا اور اون عورتون کا حال جب شہر مین مشہور ہوا بادشاہ نے حضرت
یوسفؑ کو زندان مین بھیجنے کا ارادہ کیا باوجودیکہ اوس طفل کی گواہی دینے سے یقین تھا کہ اونکی کوئی خطا
نہین۔ پس زندان مین بھیجنے کے بعد جو کچھ وہان گذرا خدا نے اوسکی کیفیت قرآن مین بیان فرمائی
ہے۔ اور علی بن ابراہیم نے جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ گیارہ ستارے کہ جنکو حضرت یوسفؑ نے
خواب مین دیکھا تھا وہ یہ ہین۔ طارق۔ حوبان۔ ذیال۔ ذوالکتفین۔ وثاب۔ قابس۔ عمودان
فیلق۔ مصبح۔ ضروح۔ فروع۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت یوسفؑ
نے جو یہ خواب دیکھا تھا کہ آفتاب و ماہ اور گیارہ ستارون نے اونکو سجدہ کیا اسکی تعبیر یہ تھی کہ وہ
مصر کے بادشاہ ہونگے اور اونکی مان باپ اور بھائی سب اونکے پاس جائینگے۔ پس آفتاب
یوسفؑ کی مان ہین جنکا نام راحیل تھا اور ماہ حضرت یعقوبؑ اور گیارہ ستارے یوسفؑ کے گیارہ
بھائی ہین۔ ان سبھون نے حضرت یوسفؑ کے پاس آکر خدا کا سجدہ شکر ادا کیا اسلیئے کہ یوسفؑ کو
پھر زندہ دیکھا اور یہ سجدہ خاص خدا کیواسطے تھا اور یوسفؑ کیواسطے نہ تھا۔ اور بسند معتبر
آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ یوسفؑ کے گیارہ بھائی تھے اور بنیامین و حضرت یوسفؑ ایک مان کے بطن

پیدا ہوئے تھے - یعقوبؑ کو اسرائیل اللہ کہتے تھے یعنی خالص خدا کے واسطے - یا برگزیدۂ خدا - یعقوبؑ حضرت
اسحٰق پیغمبر خدا کے فرزند اور اسحٰقؑ حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کے فرزند تھے - یوسفؑ نے جب وہ خواب
دیکھا تھا اونکی عمر نو برس کی تھی - یوسفؑ نے جب اپنا خواب یعقوبؑ سے بیان کیا یعقوبؑ نے فرمایا اے
میرے فرزند عزیز اپنا خواب اپنے بھائیون سے بیان نکر اگر اس خواب سے اونکو اطلاع دیگا وہ کوئی مکر و حیلہ
تیرے ساتھ کرینگے بدرستیکہ شیطان انسان کا دشمن اور اپنی دشمنی ظاہر کرنے والا ہے - امام نے
فرمایا یعنے تیرے دفع کرنے کے لیے کوئی حیلہ کرینگے - پھر یعقوبؑ نے یوسف سے کہا جیسا کہ یہ خواب تونے
دیکھا ہے اوسیطرح تیرا پروردگار تجھے برگزیدہ کریگا اور تجھے تاویل احادیث سکھائیگا - یعنی تعبیر خواب
یا اسکے معنی عام ہین اور تمام علوم الٰہی مراد ہین - اور تجھپر اپنی نعمت تمام کریگا - یعنی پیغمبری - جیسا کہ
تیرے دونون پدر ابراہیمؑ و اسحٰقؑ پر اپنی نعمت تمام کی تھی - بدرستیکہ تیرا پروردگار دانا و حکیم ہے
حضرت یوسف حسن و جمال مین تمام اپنے اہل عصر سے زیادہ تھے اور یعقوب اونکو بہت دوست رکھتے تھے
اور اونکو تمام فرزندون سے برگزیدہ کیا تھا اسوجہ سے اونکے بھائیون پر حسد غالب ہوا اور باہم
مشورہ کیا اور کہا جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے - ہمارے باپ کو یوسف اور اوسکا بھائی ہمسے زیادہ محبوب
ہے حالانکہ ہم عصبہ ہین - یعنی ایک جماعت ہین - بدرستیکہ ہمارا باپ اس بارہ مین گمراہی ظاہر مین ہے
پھر یہ تجویز کی کہ یوسف کو قتل کرین - تاکہ شفقت پدری اونکے لیئے مخصوص ہو مگر اونمین سے لاوی
نے کہا اوسکا قتل کرنا جائز نہین بلکہ ہم اوسکو اپنے باپ کی آنکھون سے دور کرین تاکہ وہ اوسکو نہ
دیکھین اور ہمپر مہربان ہون - پھر اپنے باپ کے پاس آئے اور کہا اے پدر کسلیئے تم ہمکو یوسف پر
امین قرار نہین دیتے حالانکہ ہم اوسکے خیرخواہ ہین کل اوسکو ہمارے ہمراہ روانہ کر تاکہ چرے - فرمایا
یعنی گوسفند چرائے اور بازی کرے بدرستیکہ ہم اوسکی حفاظت و نگہبانی کرینگے - اوسوقت حق تعالیٰ نے
حضرت یعقوبؑ کی زبان پر یہ کلام جاری کیا - تمھارا یوسف کو لیجانا مجھے اندوہناک کرتا ہے اور ڈرتا ہون
کہ تم اوس سے غافل رہو اور اوسکو بھیڑیا کھاجائے - کہا در حالیکہ ہم عصبہ ہین اور اوسکے ہمراہ ہین اگر
پھر بھی اوسکو بھیڑیا کھائیگا - ہم زیان کارون سے ہونگے - فرمایا دس آدمیون سے تیرہ آدمیون تک
کو عصبہ کہتے ہین - پس جب یوسف کو لیگئے اور اونکو کنوین مین گرا دینے پر اتفاق کیا ہمنے یوسفؑ پر
کنوین مین وحی نازل کی کہ تو انکو اسوقت اس امر کی خبر دیگا جبکہ یہ تجھکو نہ جانتے اور نہ پہچانتے ہونگے
حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا یعنے کنوین مین جبرئیلؑ اونکے پاس آئے اور اونسے کہا حق تعالےٰ نے فرماتا ہے
کہ انکو عزیز مصر اور تمھارے بھائیون کو تمھارا محتاج کرونگا وہ تمھارے پاس آئینگے اور تم اس فعل کی

جو اونھون نے تمھاری نسبت کیا اونکو خبر دوگے اور وہ نہ پہچانینگے کہ تم یوسف ہو۔ اور حضرت
صادقؑ سے منقول ہی کہ جب یہ وحی کنوین مین اونپر نازل ہوئی اوسوقت اونکی عمر سات برس کی
تھی۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ جب یوسفؑ کو اونکے باپ سے دور کرکے اونکو قتل کرنا چاہا
لاوی نے اپنے بھائیون سے کہا یوسف کو قتل نکرو بلکہ کنوین مین گرادو تاکہ بعضے مسافر اوسکو لیجائین
اگر میرا کلام قبول کرتے ہو پھر یوسف کو کنوین پر لائے۔ اور کہا اپنا پیراہن اوتار یوسف رونے لگے
اور کہا مجھکو برہنہ نکرو۔ اونمین سے کسی نے ایک چھری دکھا کر کہا اگر تو لباس نہ اوتاریگا ہم تجھکو
قتل کرینگے۔ آخر یوسف کا پیراہن اوتار کر اونکو کنوین مین گرادیا اور وہان سے پھر آئے۔ حضرت
یوسفؑ نے کنوین مین اپنے پروردگار سے مناجات کی اور کہا اے خداوند ابراہیمؑ و اسحقؑ و یعقوبؑ
میرے ضعف و بیچارگی و خوردسالی پر رحم کر۔ ناگاہ مصر کا ایک قافلہ اوس کنوین کے پاس آیا
اور ایک شخص کو پانی لانے بھیجا جب اوسنے اپنا ڈول کنوین مین ڈالا حضرت یوسفؑ ڈول سے
لپٹ گئے۔ جب اوسنے ڈول اوپر کھینچا ایک طفل نظر آیا جسکے حسن و جمال کا نظیر دیدۂ روزگار نے
نہ دیکھا تھا۔ وہ اپنے رفیقون کیطرف دوڑا اور کہا تمکو بشارت ہو کہ ایسا طفل ہاتھ آیا ہی اب اوسکو
یہان سے لیجا کر بیچینگے اور اوسکی قیمت سے اپنا سرمایہ قرار دینگے۔ یوسف کے بھائیون کو جب
یہ حال معلوم ہوا اہل قافلہ پاس آئے اور کہا یہ ہمارا غلام ہے جیسے بھاگ کر پنہان ہو گیا تھا اور یوسف
سے کہا اگر ہماری غلامی کا اقرار نہ کریگا تجھکو قتل کرینگے۔ اہل قافلہ نے یوسف سے پوچھا تم کیا کہتے
ہو۔ کہا مین انکا غلام ہون۔ اہل قافلہ نے یوسف کے بھائیون سے پوچھا یہ غلام ہمارے ہاتھ
فروخت کروگے۔ کہا ہان اور اس شرط پر یوسف کو بیچا کہ اوسکو مصر کیطرف لیجائین اور یہان کسی
پر ظاہر نکرین۔ پھر یوسف کو کم قیمت پر فروخت کیا۔ یعنے اٹھارہ درہم کے عوض لیلئے کہ یوسفؑ کو بیقدر
جانتے تھے اور انکی شان و شوکت نہ پہچانتے تھے بسند صحیح حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہی کہ بیس درہم کو فروخت
کیا۔ اور تفسیر ابوحمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہین کہ جسنے یوسف کو خریدا تھا اوسکا نام مالک بن دعر تھا جب
اوسنے یوسف کو خریدا اوسکو اور اوسکے اصحاب کو حضرت یوسفؑ کی برکت سے اوس سفر مین خیر و برکت
فراوان حاصل ہوئی مگر جب یوسف کو فروخت کیا اور وہ اوس سے جدا ہوئے وہ خیر و برکت بھی جاتی رہی۔
مالک کا دل ہمیشہ یوسفؑ کی جانب مائل تھا اور آپکی جبین منور سے جلالت و بزرگی کے آثار مشاہدہ کرتا تھا
ایک دن یوسفؑ سے کہا اپنا نسب مجھسے بیان کرو۔ فرمایا مین یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم
خلیل اللہ ہون۔ مالک یہ سنکر اونسے لپٹ گیا اور بہت رویا۔ پھر اونسے التماس کیا مین صاحب اولاد

نہین خدا سے دعا کرو کہ خدا مجھے اولاد عطا فرمائے گو وہ سب لڑکے ہون۔ حضرت یوسف نے دعا کی اور خدا نے اوسکو بارہ حمل سے چوبیس لڑکے عطا کئے یعنی ہر بار دو لڑکے جڑوان پیدا ہوتے تھے۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب یوسف کے بھائیون نے چاہا کہ حضرت یعقوب کیطرف مراجعت کرین پیراہن یوسف کو خون مین تر کیا تاکہ اپنے باپ پاس جاکر وہ پیراہن دکھائین اور اونسے بیان کرین کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔ حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ایک بزغالہ ذبح کرکے یوسف کا پیراہن اوسکے خون مین تر کیا تھا جب اس کام سے فارغ ہو چکے لاوی نے اونسے کہا ہم فرزندان یعقوب ہین اور اسرائیل خدا اسحق پیغمبر خدا کے فرزند ہین اور اسحق حضرت ابراہیم خلیل خدا کے فرزند ہین کیا تم گمان کرتے ہو کہ خدا یہ خبر ہمارے پدر بزرگوار سے پوشیدہ رکھیگا۔ سبھون نے کہا پھر کیا تدبیر کرین۔ کہا اوٹھکر غسل کرو اور نماز جماعت ادا کرکے درگاہ خدا مین تضرع و زاری کرو کہ اس خبر کو ہمارے پدر بزرگوار سے مخفی رکھے بدرستیکہ خدا بخشنے والا اور مہربان و کریم ہے۔ سبھون نے اوٹھکر غسل کیا اور ابراہیم و اسحقؑ و یعقوبؑ کی سنت مین یہ طریقہ مقرر تھا کہ جب تک گیارہ آدمی جمع نہون نماز جماعت نہین پڑھ سکتے تھے اور یہ لوگ دسؔ آدمی تھے۔ اوسوقت کہا اب کیا تدبیر کرین اور امام کو کہان سے لائین۔ لاوی نے کہا ہم خدا کو اپنا امام قرار دیتے ہین۔ پھر سب نے اوسیطرح نماز ادا کی اور خدا کی درگاہ مین تضرع و استغاثہ کیا کہ اونکے پدر بزرگوار سے یہ خبر مخفی رکھے۔ بعد اسکے عشا کو وقت اپنے باپ پاس روتے ہوئے آئے اور وہ پیراہن خون آلود اونکو دکھا کر کہا ہم ہر طرف گردش کرنے کے لیے متفرق ہو گئے اور یوسف کو اپنے متاع و اسباب پاس چھوڑ دیا گرگ نے آکر اوسکو کھا لیا اور تم ہمارے کلام کو باور نہ کروگے اگرچہ ہم راست کہنے والون سے ہون اور پیراہن یوسف کو خون دروغ کے ساتھ لائے تھے۔ یعقوبؑ نے کہا بلکہ تمھارے نفوس نے تمھارے لیے کسی امر کو زینت دی ہے پس مین صبر جمیل اختیار کرتا ہون اور اوس امر پر صبر کرنے کے لیے خدا سے مدد چاہتا ہون جو تمنے یوسف کی نسبت بیان کیا ہے۔ پھر یعقوب نے کہا اوس گرگ کا غضب یوسفؑ پر کسقدر شدید تھا اور کسقدر اس پیراہن پر مہربان تھا کہ یوسف کو کھا لیا مگر پیراہن کو چاک نہ کیا۔ اہل قافلہ نے حضرت یوسفؑ کو مصر مین لیجاکر عزیز مصر کے ہاتھ فروخت کیا عزیز مصر نے جب یوسف کا حسن و جمال دیکھا اور اونکے جبین مبین سے نور عظمت و جلال مشاہدہ کیا اپنی زوجہ سے جسکا نام زلیخا تھا سفارش کی کہ اسکو گرامی رکھے شاید یہ کوئی نفع ہمکو پہونچائے یا ہم اسکو اپنا فرزند قرار دین اسلیے کہ عزیز مصر کے کوئی اولاد نہ تھی۔ یوسفؑ کو بہت گرامی رکھتے اور اونکی تربیت مین

معروف رہتے تھے مگر جب حد بلوغ کو پہونچے زوجۂ عزیز مصر اونپر عاشق ہوئی اور کوئی عورت ایسی نہ تھی
جو حضرت یوسفؑ کو دیکھتی اور اونکے عشق سے بیتاب نہو جاتی اور کوئی مرد ایسا نہ تھا جو اونکو دیکھتا
اور اونکی محبت مین بیقرار نہو جاتا اور حضرت یوسفؑ کا چہرۂ نورانی ماہ شب چاردہ کے مانند روشن
تھا۔ زلیخا ہمیشہ سعی و کوشش کرتی تھی کہ یوسفؑ اوسکی طرف مائل اور اوسکے ساتھ ہمخواب ہون
آخر ایک دن مکان کے سب دروازے بند کرکے یوسف سے کہا جلد آؤ اور میری حاجت روا کرو
یوسفؑ نے کہا مین ایسے عمل قبیح سے خدا کی پناہ طلب کرتا ہون جسکی تو خواہش کرتی ہے۔ بیشک
عزیز نے مجھکو تربیت کی ہے اور باعزت رکھا ہے تحقیق کہ خدا ستمگارون کو رستگار نہین کرتا۔ زلیخا
یوسفؑ سے لپٹ گئی اوسوقت یوسفؑ نے حضرت یعقوب کو ایک گوشۂ خانہ مین دیکھا کہ انگلی دانتون
مین دبائے کہتے ہین اے یوسف آسمان پر تیرا نام پیغمبرون کی فہرست مین لکھا ہوا ہے تو وہ کام نہ کر
کہ زمین پر تجھکو زناکارون مین لکھین۔ اور دوسری حدیث مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے
کہ جب زلیخا نے حضرت یوسف کا قصد کیا اوس گھر مین ایک بت رکھا ہوا تھا زلیخا نے اوٹھکر اوس
بت پر پردہ ڈالدیا حضرت یوسفؑ نے پوچھا یہ کیا کرتی ہے کہا اس بت پر پردہ ڈالتی ہون اسلیئے
کہ مجھکو اس کام مین نہ دیکھے اور مین اس بت سے شرم و حیا کرتی ہون۔ یوسفؑ نے کہا تو اس بت
سے شرم کرتی ہے جو نہ دیکھتا ہے اور نہ سُنتا ہے اور مین اپنے پروردگار سے شرم نہ کرون جو تمام امور
ظاہر و پنہان سے آگاہ ہے۔ یہ کہکر وہان سے بھاگے اور زلیخا بھی اونکے پیچھے دوڑی۔ اوسوقت
دروازے پر عزیز مصر نے ان دونون سے ملاقات کی زلیخا نے عزیز سے کہا جو کوئی تیری زوجہ کی نسبت
ارادۂ بدی کرے اوسکی سزا اسکے سوا کیا ہے کہ اوسکو زندان مین بھیجے یا عذاب دردناک اوسکو پہونچائے
یوسفؑ نے عزیز سے کہا اسی نے مجھسے ارادۂ بد کیا تھا۔ اوس گھر مین ایک طفل گہوارے مین تھا خدا نے
حضرت یوسف کو الہام کیا اور اونھون نے عزیز سے کہا اس طفل سے جو گہوارے مین ہے دریافت کرو
یہ گواہی دیگا کہ مین نے کوئی خیانت نہین کی۔ عزیز نے اوس طفل سے سوال کیا اور خدا نے اوسکو حضرت
یوسف کے لیئے گہوارے مین گویا کیا اور اوسنے کہا اے عزیز اگر پیراہن یوسفؑ آگے سے چاک ہوا
ہے زلیخا راست کہتی ہے اور یوسف دروغ کہنے والون سے ہین اور اگر یوسفؑ کا پیراہن عقب سے چاک
ہوا ہے زلیخا دروغ کہتی ہے اور یوسف راست کہنے والون سے ہین۔ تب عزیز نے دیکھا کہ یوسفؑ کا
پیراہن عقب سے چاک ہوا ہے زلیخا سے کہا یہ بھی تیرے کردن سے ہے بدرستیکہ تمھارا مکر عظیم ہے۔ پھر
یوسفؑ سے کہا اس امر سے درگذر کرو اور یہ حال کسی سے نہ کہو۔ اور زلیخا سے کہا تو اپنے گناہ کی مستغفر

کہ بدرسینگی تو خطا کارون سے تھی۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی تمام عورتین زلیخا کا ذکر کرتین اور اوسکو بُرا
کہتی تھین۔ زلیخا نے یہ حال سُنکر اون عورتون کو جو سب کی سرگروہ تھین طلب کیا اور اونکے لیئے
ایک محفل آراستہ کرکے ایک چھُری اور ایک ترنج ہر ایک عورت کے ہاتھ مین دیکر کہا اس ترنج کو
اس چھری سے کاٹو پھر یوسف سے کہا کہ محفل مین آؤ۔ اون عورتون نے جب حضرت یوسف کا حسن و
جمال دیکھا اپنے ہاتھ اور ترنج مین فرق نہ کر سکین اور ترنج کے عوض اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے۔ اسوقت
زلیخا نے اونسے کہا مجھکو معذور رکھو یہ وہی ہے جسکی محبت مین تم مجھکو ملامت کرتے ہو۔ مین نے
اوسکی خواہش کی تھی مگر اوسنے انکار کیا اور اگر وہ کام نکریگا جسکا مین حکم دیتی ہون ہر آئینہ اوسکو
بہ ذلت و خواری زندان مین بھیجونگی۔ اوس دن شام نہین ہونے پائی کہ اون تمام عورتون نے
یوسف کے پاس پیام بھیجا اور اونکو اپنے پاس بُلایا۔ یوسفؑ دلتنگ ہوئے اور مناجات کی کہ
خداوندا اوس امر سے جسکی خواہش یہ عورتین مجھسے کرتی ہین زندان مین رہنا مجھے محبوب تر ہے
اور اگر تو انکا مکر مجھسے دفع نکریگا اونکی طرف مائل ہونگا۔ اور نادانون سے قرار پاؤنگا۔ حق تعالے
نے اونکی دعا مستجاب کی اور اون عورتون کا حیلہ و مکر اونسے دفع کیا اور زلیخا نے حکم دیا کہ یوسفؑ
کو زندان مین لیجائین۔ جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے۔ پاکدامنی یوسف مین اون نشانیون کے
دیکھنے کے بعد بھی اون لوگون کے دل مین گذرا کہ اونکو مدت دراز کے لیئے زندان مین بھیجین حضرت
امام محمد باقرؑ نے فرمایا وہ نشانیان یہ ہین۔ طفل کا گہوارے مین گواہی دینا۔ پیراہن یوسف کا عقب
سے چاک ہونا۔ زلیخا کا اونکے پیچھے دوڑنا۔ جب یوسفؑ نے کسیطرح زلیخا کا کہنا نہ مانا زلیخا نے مکرو
حیلہ کیا یہانتک کہ عزیز نے اونکو زندان مین بھیجدیا۔ حضرت یوسفؑ کے ہمراہ دو جوان غلامان بادشاہ کے
بھی زندان مین داخل ہوئے اونمین ایک نان پز اور دوسرا ساقی تھا۔ اور دوسری روایت کے مطابق
بادشاہ نے ان دونون کو حضرت یوسفؑ کی حفاظت کے لیئے مقرر کیا تھا۔ جب وہ زندان مین گئے حضرت
یوسفؑ سے پوچھا تم کوئی صنعت اور کام جانتے ہو۔ فرمایا مین خواب کی تعبیر جانتا ہون۔ ایک نے
اونمین سے کہا مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ شراب بنانے کے لیئے انگور نچوڑ رہا ہون۔ یوسفؑ نے
فرمایا تو زندان سے نکل کر بادشاہ کا ساقی ہوگا اور بادشاہ کی درگاہ مین تیرا رتبہ بلند ہوگا۔ پھر دوسرے
نے جو کہ نان پز تھا کہا مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ ایک کاسہ مین کئی روٹیان ہین اور مین نے
وہ کاسہ اپنے سر پر رکھا ہے اور مرغان ہوا اوسکو کھا رہے ہین۔ اوسنے یہ خواب نہین دیکھا تھا بلکہ
محض دروغ بیان کیا تھا یوسفؑ نے فرمایا بادشاہ تجھے قتل کرکے سولی پہ کھینچیگا اور مرغان ہوا تیرے

سر کا مغز کھائینگے۔ یہ سنکر اوسنے انکار کیا اور کہا مین نے کوئی خواب نہین دیکھا۔ یوسفؑ نے کہا مین نے جو تمسے بیان کیا ہے ضرور واقع ہوگا۔ حضرت یوسفؑ ہمیشہ اہل زندان سے نیکی کرتے اور اونکے بیمارون کی پرستاری اور محتاجون کی اعانت مین مصروف رہتے اور اہل زندان کو جگہ وسیع دیتے تھے جس شخص نے خواب مین دیکھا تھا کہ وہ شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑتا ہے جب بادشاہ نے اوسکو رہا کر کے اپنے پاس بلایا اوسوقت یوسفؑ نے اوس سے کہا جب تو بادشاہ کے پاس پہونچے میرا ذکر اوس سے بیان کر۔ مگر شیطان نے بادشاہ سے یوسفؑ کا ذکر کرنا اوسکے دل سے بھلادیا اور اسکے بعد کئی برس تک حضرت یوسفؑ زندان مین رہے۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جبرئیلؑ یوسفؑ پاس آئے اور کہا اے یوسفؑ خداوند عالم نے بعد سلام کے فرمایا ہے کہ کسنے تمکو تمام مخلوقات سے بہتر اور خوشرو تر پیدا کیا ہے۔ یوسفؑ نے فریاد کی اور اپنے دونون رخسارے زمین پر رکھکر کہا خداوندا تو ہی میرا پروردگار ہے۔ پھر جبرئیلؑ نے کہا خدا فرماتا ہے کہ کسنے تمکو تمہارے باپ کا سب فرزندون سے زیادہ محبوب قرار دیا۔ یوسفؑ نے فریاد کی اور اپنا رخسارہ زمین پر رکھکر کہا تو ہی میرا پروردگار ہے۔ پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے کہ کسنے تمکو کنوین سے باہر نکالا جبکہ تمہارے بھائیون نے تمکو کنوین مین گرادیا اور تم اپنے ہلاک ہونے کا یقین رکھتے تھے۔ یوسفؑ نے فریاد و زاری کی اور اپنے رخسارے زمین پر رکھے اور کہا تو ہی میرا پروردگار ہے۔ پھر جبرئیلؑ نے کہا بدرستیکہ تمہارے پروردگار نے تمہارے لئے ایک عقوبت مقرر کی ہے اسلئے کہ تمنے اوسکے سوا دوسرے سے استغاثہ کیا۔ اور اسی سبب کئی برس تک زندان مین رہے جب اونکے قید رہنے کی مدت ختم ہوئی اور اونکو دعائے فرج پڑھنے کی اجازت ملی اوسوقت یوسفؑ نے اپنے رخسارے زمین پر رکھکر اور کہا۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ ذُنُوْبِيْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِيْ عِنْدَكَ فَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِوَجْهِ اٰبَائِيَ الصَّالِحِيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ یعنے خداوندا اگر میرے گناہ ایسے رہے ہون کہ میرے منھ کو تیرے پاس کہنہ کردیا ہو پس بدرستیکہ مین تیری طرف برکت روسپیدان شائستہ اپنے جو ابراہیمؑ و اسمعیلؑ و اسحقؑ و یعقوبؑ ہین متوجہ ہوتا ہون۔ آپ دعا کرنے کے بعد حق تعالے نے اونکو غم اندوہ سے نجات اور قید خانہ سے رہائی عطا فرمائی۔ راوی نے عرض کی مین آپپر فدا ہون ہم لوگ بھی یہ دعا پڑھ سکتے ہین۔ فرمایا مثل اسکے پڑھو اور کہو اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ ذُنُوْبِيْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِيْ عِنْدَكَ فَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِوَجْهِ نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

وَ الاَئِمَّۃِ عَلَیْہِمُ السَّلَام اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ عزیز مصر نے ایک خواب دیکھا
اور اپنے وزیرون سے کہا مین نے سات گاؤ فربہ کو دیکھا ہے جنکو سات گاؤ لاغر کھا رہے ہین اور
سات خوشہ سبز کو جنپر سات خوشہ خشک لپٹے ہین اور اونپر غالب آئے ہین۔ بعد اسکے بادشاہ نے
اونسے کہا اس خواب کی جو مین نے دیکھا ہے تعبیر بیان کرو اگر تم خواب کی تعبیر بیان کر سکتے ہو۔
اونکو اس خواب کی تعبیر معلوم نہوئی اور یہ کہا یہ خوابہائے پریشان سے ہے اور ہم ایسے خوابہائے
پریشان کی تعبیر نہین جانتے۔ پس وہ شخص جسکے خواب کی تعبیر یوسفؑ نے دی تھی اور جب وہ
زندان سے رہا ہوا تھا حضرت یوسفؑ نے اوس سے کہا تھا کہ میرا ذکر بادشاہ کے روبرو بیان کر
اوسوقت بادشاہ کے پاس کھڑا تھا اور زندان سے اوسکی رہائی پانے کے بعد سات برس گذر چکے
تھے۔ حضرت یوسفؑ اوسکو یاد آئے بادشاہ سے کہا مین تمکو اسکی خبر دیتا ہون مگر مجھکو زندان مین
بھیجو تاکہ یوسفؑ سے اس خواب کی تعبیر دریافت کرون۔ وہ شخص جب یوسفؑ کے پاس آیا کہا اے
یوسفؑ اے بہت راست کہنے والے بتاؤ اسکی تعبیر کیا ہے سات گاؤ فربہ کو سات گاؤ لاغر کھا رہی ہین
اور سات خوشہ سبز پر سات خوشہ خشک غالب آئے ہین اس بارہ مین بہت راست و درست
تعبیر مجھسے بیان کرو تاکہ مین بادشاہ اور اوسکے اصحاب کیطرف جا کر اونسے بیان کرون شاید وہ
تمھاری فضیلت و بزرگواری سے آگاہ ہون۔ یا خواب کی تعبیر سے۔ حضرت یوسفؑ نے فرمایا تمکو لازم
ہے کہ سات برس تک پے در پے نہایت اہتمام کے ساتھ زراعت کرو اور اس مدت مین جو غلہ پیدا ہو
اوسکو خوشون مین رہنے دو اور علحدہ نکرو تاکہ اونکو کیڑا نہ کھائے اور ضائع ہو جائین مگر تھوڑا سا
غلہ اوسمین سے لیکر ان سات برس تک کھایا کرو۔ اوسکے بعد دوسرے سات برس آئینگے جنمین قحط
شدید ظاہر ہوگا اور سالہائے قحط مین وہ غلہ کھایا جاویگا جو کہ ان سات برس مین تمنے ذخیرہ کیا ہے
پس ان سات برس کے بعد وہ سال آئیگا جسمین خلائق کے لیئے پانی بکثرت برسے گا اور میوہ اور
حاصل زراعت فراوان ہوگا۔ پس وہ شخص بادشاہ کیطرف پھر آیا اور حضرت یوسفؑ نے جو کچھ
فرمایا تھا بادشاہ سے بیان کیا۔ بادشاہ نے کہا یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ۔ جب بادشاہ کا چوبدار
یوسفؑ کے پاس آیا یوسفؑ نے کہا بادشاہ کے پاس جاؤ اور اوس سے پوچھو کہ اون عورتون کا کیا
حال تھا جنکو زلیخا نے بلایا تھا اور جب اون عورتون نے مجھے دیکھا تھا اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے
بدرستیکہ میرا پروردگار اونکے مکرون کا جاننے والا ہے۔ یعنی بادشاہ سے کہو کہ اون عورتون کو طلب
کرے اور میرا اور زلیخا کا حال اونسے دریافت کرے وہ آگاہ ہین کہ مین اسلیئے زندان مین آیا

کہ زلیخا اور اون عورتون نے جس امر کی خواہش مجھسے کی تھی مین نے وہ امر قبول نہین کیا۔ اوسوقت
عزیز نے اون عورتون کو بلا کر اونسے سوال کیا کہ تمھارے اور یوسفؑ کے درمیان کیا حال گذرا
جبکہ تم اوسکو اپنی طرف مائل کرتی تھین۔ کہا ہم خدا کی تنزیہہ کرتے ہین اور ہم یوسفؑ کے کسی امر بد سے
آگاہ نہین۔ پس زلیخا نے کہا اسوقت حق ظاہر ہو گیا مین اوسکو اپنی طرف طلب کرتی تھی اور وہ راست
کہنے والون سے تھا۔ پس یوسفؑ نے کہا میری غرض یہ تھی کہ عزیز آگاہ ہو جائے کہ مین نے اوسکی غیبت
مین اوسکے ساتھ خیانت نہین کی۔ بدرستیکہ خیانت کرنے والون کو خدا ہدایت نہین کرتا۔ اور مین اپنے
نفس کو بدی سے بری نہین جانتا بدرستیکہ نفس بدی کا بہت حکم دینے والا ہی مگر جبکہ میرا پروردگار
رحم کرے۔ بدرستیکہ میرا پروردگار بخشنے والا اور مہربان ہو۔ پس عزیز نے کہا یوسفؑ کو میرے پاس
لاؤ تاکہ اوسکو اپنے لیئے برگزیدہ و بلند مرتبہ کرون پس جب یوسفؑ اوسکے پاس آئے اور اوسکی نظر
یوسفؑ پر پڑی اور اونسے کلام کیا اور نیکی و صلاح اور عقل و دانائی کے آثار اونمین مشاہدہ کیئے
کہا بدرستیکہ تم ہمارے نزدیک صاحب منزلت اور معتبر و امین ہو جو حاجت رکھتے ہو طلب
کرو۔ کہا مجھکو خزانون اور زمین مصر کے دیارون پر امین مقرر کرو کہ اونکا حاصل زراعت
میرے قبضہ مین رہے بدرستیکہ مین حفظ کرنے والا اور نگاہ رکھنے والا اور اس امر کا جاننے والا
ہون کہ اوسکو کسطرح صرف کرون۔ عزیز مصر نے ملک مصر کی تمام حاصل زراعت کو حضرت یوسفؑ
کے سپرد کر دیا جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہے۔ ہمنے یوسفؑ کو زمین مصر مین اسطرح تمکین و اقتدار دیا کہ
جہان چاہے وہان رہے اور ہر طرف اوسکا حکم جاری ہو۔ ہم جسکو چاہتے ہین اوسکو دنیا و آخرت مین
اپنی رحمت کی طرف پہونچاتے ہین اور ہم نیک کردارون کا اجر ضائع نہین کرتے اور بدرستیکہ آخرت
کا اجر اونکے لیئے بہتر ہے جو ایمان لائے ہین اور پرہیزگار ہین۔ بعد اسکے حضرت یوسفؑ نے حکم دیا کہ پتھر اور
گچ سے کھتے تیار کرین اور جب مصر کی زراعت تیار ہوئی اور کاٹی گئی اوسمین سے ہر شخص کو اوسکے
کھانے کے موافق دیکر باقی کو صاف نہ کیا اور اوسیطرح خوشون مین رہنے دیا پھر اوسکو کھتون مین
جمع رکھا۔ جب سات برس اسیطرح گذرے اور قحط و خشک سالی کے برس آئے اون خوشون کو
نکالکر جس قیمت پر چاہا فروخت کیا۔ حضرت یوسفؑ اور اوس مقام کے درمیان جہان حضرت یعقوبؑ
رہتے تھے اٹھارہ دن کی راہ تھی۔ لوگ اطراف عالم سے مصر مین آتے تھے تاکہ یوسفؑ سے غلہ خرید کرین
حضرت یعقوبؑ اور اونکے فرزند ایک جنگل مین مقیم تھے جہان مقل یعنی گوگل بہت ہوتا تھا پس یوسفؑ
کے بھائیون نے تھوڑا مقل اپنے ہمراہ لیا اور مصر کیطرف روانہ ہوئے تاکہ وہان سے آذوقہ لائین

حضرت یوسفؑ خود غلہ فروخت کرتے تھے اور کسی دوسرے کے اعتماد پر مطمئن نہین رہتے تھے جب یوسفؑ کے
بھائی اونکے پاس آئے یوسفؑ نے اونکو پہچانا مگر وہ یوسفؑ کو نہ پہچان سکے حضرت یوسفؑ نے جو کچھ اونکو
مطلوب تھا وہ دیا اور وزن و پیمانہ مین بھی اونکے ساتھ احسان کیا پھر اونسے پوچھا تم کون ہو۔ کہا
ہم فرزندان یعقوبؑ بن اسحق بن ابراہیم خلیل اللہ ہین جنکو نمرود نے آگ مین ڈالا اور نہ جلے بلکہ خدا
نے آگ کو اونکے لیئے سرد و سلامت کر دیا۔ پوچھا تمھارے پدر بزرگوار کا کیا حال ہے اور وہ خود
تمھارے ہمراہ کیون نہین آئے۔ کہا وہ مرد پیر و ضعیف ہین پھر پوچھا تمھارا اور کوئی برادر بھی ہے کہا
ایک بھائی ہمارا اور ہے جو دوسری مان کے بطن سے ہے۔ یوسفؑ نے کہا پھر جب میرے پاس آؤ اپنے
اوس بھائی کو بھی ہمراہ لاؤ کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ مین وزن و پیمانہ پورا دیتا ہون۔ اور جو میرے
پاس آتا ہے اوسکے ساتھ رعایت کرتا ہون اور اگر اوس بھائی کو ہمراہ نہ لاؤ گے کوئی وزن و پیمانہ
تمھارے لیئے میرے پاس نہوگا اور تمکو اپنے سامنے نہ بلاؤنگا۔ کہا جس حیلہ سے ممکن ہوگا اوسکے پدر
بزرگوار کو راضی کرینگے اور اس بارہ مین کوئی تقصیر ہمسے واقع نہوگی۔ بعد اسکے یوسفؑ نے اپنے
ملازمون کو حکم دیا کہ یہ لوگ جو متاع غلہ کی قیمت کے لیئے لائے ہین انکے بے اطلاع انکے بار و اسباب
مین رکھدو اسلیئے کہ جب یہ اپنے گھر والون پاس جاکر اپنا بار کھول کر دیکھینگے اور جانینگے کہ انکا
مال ہمنے واپس کر دیا ہے یہ لوگ پھر ہماری طرف آئینگے۔ جب یوسفؑ کے بھائی اپنے پدر بزرگوار پاس
آئے کہا اے پدر عزیز مصر نے کہا ہے کہ اگر تم اپنے بھائی کو اپنے ہمراہ نہ لاؤ گے وزن و پیمانہ سے باہر
رہو گے پس ہمارے بھائی کو ہمارے ہمراہ بھیجو تاکہ اوس سے غلہ لین بدرستیکہ ہم اوسکی حفاظت
کرنے والے ہین۔ یعقوبؑ نے کہا آیا مین اوسپر تمکو امین مقرر کرون جیسا کہ پیشتر اوسکے بھائی یوسفؑ
پر تمکو امین مقرر کیا تھا۔ پس خدا بہتر حفاظت کرنے والا اور تمام رحم کرنے والون سے زیادہ رحم کرنے
والا ہے۔ یوسفؑ کے بھائیون نے جب اپنی متاع کھولی وہ سرمایہ بھی اونکو ملا جو غلہ خرید کرنے لے
گئے تھے اور یوسفؑ نے اوسکو واپس کر دیا اور اونکی متاع مین رکھدیا تھا۔ اوسوقت کہا اے
پدر کوئی احسان اس سے زیادہ نہین ہوتا جو عزیز مصر نے ہمارے نسبت کیا ہے یہ ہماری متاع
ہمکو واپس کر دی اور غلہ کی قیمت ہمسے نہین لی ہے اگر ہمارے بھائی کو ہمارے ہمراہ بھیجو گے اپنے
اہل و عیال کے لیئے آزوقہ لائینگے اور اپنے بھائی کی حفاظت کرینگے اور اوسکے سبب ایک بار شتر
آزوقہ زیادہ لائینگے۔ یہ آزوقہ جو ہم لائے ہین تھوڑا ہے اور ہماری زندگی بسر کرنے کے لیئے کافی نہین
یعقوبؑ نے کہا مین ہرگز اوسکو تمھارے ہمراہ نہ بھیجونگا جب تک کہ خدا کو درمیان دیکر عہد نکرو گے

اور خدا کی قسم نہ کھاؤ گے کہ پھر اوسکو ضرور میرے پاس پھیر لاؤگے اور اگر کوئی ایسا معاملہ پیش آئے کہ تمھارا اختیار باقی نہ رہے البتہ اوسوقت تم معذور و مجبور رہو۔ جب اونھون نے قسم کھائی یعقوبؑ نے کہا جو کچھ ہمنے کہا ہے خدا اسپر گواہ و مطلع ہے۔ بعد اسکے فرزندان یعقوبؑ نے جب روانہ ہونے کا ارادہ کیا یعقوبؑ نے اونسے کہا تم سب ایک دروازے سے داخل ہو مبادا نظر بد تمکو اثر کرے بلکہ متفرق دروازون سے داخل ہو اور مین اوس چیز کو تمسے دفع نہین کر سکتا جو خدا نے تمھارے لیئے مقدر کی ہو۔ نہین ہے حکم مگر واسطے خدا کے اور اوسی پر مین نے توکل کیا ہے اور لازم ہے کہ توکل کرنے والے اوسی پر توکل کرین۔ جب یوسفؑ کے بھائی اپنے باپ کی وصیت کے مطابق یوسفؑ پاس پہونچے یعقوبؑ نے قضاے الہی کو اونسے دفع کرنے کی جو تدبیر کی تھی اوسنے کوئی فائدہ اسکے سوا نہ بخشا کہ یعقوبؑ نے وہ خوف ظاہر کیا جو اونکے فرزند بنیامین کی نسبت اونکے دل مین تھا بیشک وہ صاحب علم و دانائی تھے اور جانتے تھے کہ اونکی تدبیر خدا کی تقدیر کے مانع نہین ہو سکتی ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے۔ جب یعقوبؑ کے فرزند یعقوبؑ کی خدمت سے روانہ ہوئے بنیامین اونکے ساتھ کوئی چیز نہ کھاتا اور اونسے ہمنشینی و گفتگو کرتا تھا۔ جب یوسفؑ کی خدمت مین پہونچ کر سلام کیا اور یوسفؑ کی نظر اونکے بھائی بنیامین پر پڑی اوسکو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور جب اسکو دیکھا کہ سب بھائیون سے علیحدہ بیٹھا ہے اوسوقت پوچھا تو انکا بھائی ہے۔ کہا ہان۔ پھر پوچھا انکے پاس کیون نہین بیٹھتا۔ کہا ایک میرا بھائی میری مان کے بطن سے تھا یہ لوگ اوسکو اپنے ساتھ لیگئے مگر اوسکو پھر نہ لائے اور کہتے ہین کہ اوسکو بھیڑیا کھا گیا اسلیئے مین نے قسم کھائی ہے کہ جبتک زندہ رہونگا کسی کام کے لیئے انکے پاس نہ بیٹھونگا۔ یوسفؑ نے پوچھا تو نے کسی عورت سے نکاح بھی کیا ہے۔ کہا ہان۔ پوچھا کوئی فرزند بھی پیدا ہوا ہے۔ کہا ہان۔ پوچھا کتنے فرزند ہین۔ کہا تین فرزند۔ پوچھا اونکا نام کیا رکھا ہے۔ کہا ایک کا نام گرگ دوسرے کا پیراہن تیسرے کا خون۔ پوچھا ایسے نام کیون پسند کیئے۔ کہا اسلیئے کہ اپنے بھائی کو کبھی فراموش نکرون اور جب کسیکو بلاؤن میرا بھائی مجھے یاد آئے۔ یوسفؑ نے اپنے بھائیون سے کہا باہر جاؤ اور بنیامین کو اپنے پاس رکھ لیا۔ جب وہ سب باہر گئے بنیامین کو اپنے قریب بلا کر کہا مین تیرا بھائی یوسفؑ ہون اور اوس کام کے سبب جو کہ ان سب نے کیا غمگین نہو پھر اوس سے کہا مین چاہتا ہون تجھے اپنے پاس رکھون۔ بنیامین نے کہا میرے بھائی مجھکو نہ چھوڑیئے اسلیئے کہ پدر بزرگوار نے خدا کو درمیان لیکر انسے عہد و پیمان لیا ہے تاکہ مجھے اونکے پاس پھیر لیجائین۔ یوسفؑ نے کہا مین اسکے لیئے حیلہ و تدبیر

کرونگا مگر جو حال تو دیکھے اوسکو ظاہر نکر اور اپنے بھائیون کو اوس سے اطلاع نہ دے جب حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیون کو غلہ دیا اور اونکے ساتھ بہت احسان کیا اوسوقت اپنے ایک نوکر کو حکم دیا کہ یہ پیمانہ بنیامین کے بار مین رکھ دے۔ وہ پیمانہ طلائی تھا اور اوس سے غلہ ناپتے تھے۔ اوس نے حضرت یوسفؑ کے حکم کے مطابق وہ پیمانہ بنیامین کے بار مین رکھدیا اور اونکے بھائیون کو اس امر کی اطلاع نہ تھی۔ جب وہ اپنا اسباب متاع بار کر چکے اور وہان سے روانہ ہونا چاہا یوسفؑ نے اونکو روکا اور منادی کو حکم دیا کہ درمیان اونکے ندا کرے کہ ای اہل قافلہ تم دزد ہو۔ برادران یوسف آئے اور پوچھا کیا چیز گم ہو گئی ہے ملازمان یوسفؑ نے کہا بادشاہ کا پیمانہ گم ہو گیا ہے جو کوئی وہ پیمانہ ہمکو دیگا وہ ایک بار شتر غلہ لیگا اور ہم ضامن ہین کہ وہ غلہ اوسکو لا دینگے۔ یوسفؑ کے بھائیون نے کہا خدا کی قسم تم خود جانتے ہو کہ ہم زمین پر فساد برپا کرنے نہین آئے ہین اور ہم مین کوئی دزد نہین ہے۔ یوسفؑ نے کہا پس اوسکی جزا کیا ہے جسکے پاس وہ پیمانہ نکلے اگر تم دروغگو قرار پاؤ۔ کہا اوسکی جزا یہی ہے کہ اوسکو اپنی غلامی مین رکھ لو اور ہم ستمگارون کو اسیطرح جزا دیتے ہین یعقوبؑ کی شریعت مین یہ حکم تھا کہ جو کوئی چوری کرے اوسکو اپنا غلام بنالین۔ اوسوقت یوسفؑ نے رفع تہمت کے لیے کہا کہ بنیامین کے بار سے پہلے بھائیون کے بار تلاش کرین۔ جب بنیامین کے بار تک پہونچے اور وہ پیمانہ اونکے بار سے نکلا بنیامین کو گرفتار کرکے قید مین رکھا۔ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ حضرت یوسفؑ نے یہ حکم کیون دیا کہ منادی اہل قافلہ مین ندا کرے کہ تم دزد ہو حالانکہ اونھون نے چوری نہین کی تھی۔ فرمایا۔ فی الواقع اونھون نے چوری نہین کی تھی مگر حضرت یوسفؑ نے دروغ بھی نہین کہا اسلیے کہ اونکی غرض یہ تھی کہ تمنے یوسف کو اونکے باپ سے چرا لیا ہے۔ یوسفؑ کے بھائیون نے کہا۔ اگر بنیامین نے دزدی کی ہے اوسکے بھائی یوسف نے بھی چوری کی ہوگی۔ یوسفؑ نے اس کلام سے تغافل کرکے اونکو جواب نہ دیا بلکہ اپنے دل مین کہا تم خود بدکردار ہو یعنی یوسف کو اپنے باپ سے چرا لیا اور جو تم کہتے ہو خدا اوسکو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ بعد اسکے یوسف کے بھائی جمع ہوے اور اونکے بدن سے زرد خون ٹپکتا تھا اور اپنے بھائی کے قید کرنے کے بارہ مین یوسفؑ سے مجادلہ کرتے تھے۔ یعقوبؑ کے فرزندون کی یہ عادت تھی کہ جب غیظ و غضب اونپر غلبہ کرتا تھا اونکے رونگٹے لباس سے باہر نکل آتے تھے اور بالون کی نوکون سے زرد خون ٹپکتا تھا۔ پس یوسفؑ سے کہا اے عزیز بدرستیکہ اوسکا باپ مرد ضعیف ہے پس ہم مین سے ایک کو اوسکے عوض رکھ لو۔ بدرستیکہ ہم تمکو نیک کردارون سے دیکھتے ہین پس اوسکو قید سے رہا کر دو۔ یوسفؑ نے کہا معاذ اللہ اس امر سے

خدا کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں نے جس سے اپنا پیمانہ پایا ہے اوسکے سوا دوسرے کو لوں۔ اور نہ کہا
جسنے پیمانہ چورایا ہے تاکہ دروغ ہو۔ اسلیئے کہ اگر دوسرے کو لونگا ستمگاروں سے قرار پاؤنگا۔ پس جب
اپنے بھائی سے ناامید ہوئے اور اپنے باپ کیطرف مراجعت کرنا چاہا اوسوقت اونکے برادر بزرگ یا اونکے
سرگروہ نے جو ایک روایت کے مطابق لاوی اور دوسری روایت کے مطابق یہودا اور بنابر مشہور
شمعون تھا اور حدیث معتبر میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ یہودا تھا۔ اوسنے کہا کیا تم نہیں جانتے
کہ تمہارے باپ نے اس فرزند کے مقدمہ میں تمسے پیمان خدا لیا ہے اور پیشتر یوسفؑ کے بارہ میں بھی تمنے
تقصیر کی تھی۔ پس تم اپنے باپ کے پاس پھر جاؤ لیکن میں اونکی طرف نہ جاؤنگا اور مصر کی سرزمین سے
باہر نہ نکلونگا جبتک کہ میرے پدر بزرگوار مجھے رخصت دیں یا خدا میرے لیئے حکم کرے کہ اپنا بھائی
اونسے لوں اور وہ سب حکم کرنے والوں سے بہتر ہے۔ پس اونسے کہا اپنے باپ پاس جاؤ اور اونسے
کہو اے پدر بدرستیکہ تمہارے فرزند نے چوری کی ہے اور ہم گواہی نہیں دیتے مگر اوسی امر کی جسکو کہ
دیکھا ہے اور جانتے ہیں۔ اور ہم غیب کے حفظ کرنے والے نہ تھے اور جہاں ہم تھے وہاں کے اہل شہر سے اور
اہل قافلہ سے بھی جنکے ہم درمیان تھے دریافت کرلو بدرستیکہ ہم راست گو ہیں۔ یوسفؑ کے تمام بھائی اپنے
باپ کیطرف پھر گئے اور یہودا مصر میں رہگیا پھر یوسفؑ کی مجلس میں آکر بنیامین کے بارہ میں بہت
گفتگو کی تا اینکہ آوازیں بلند ہوئیں اور یہودا کو غضب آیا۔ یہودا کے شانے پر ایک بال تھا جب
اوسکو غصہ آتا تھا وہ بال کھڑا ہوجاتا تھا اور اوس سے خون ٹپکتا تھا اور جبتک فرزندان یعقوبؑ
سے کوئی اوسپر ہاتھ نہ رکھتا وہ خون ٹپکنا موقوف نہوتا تھا۔ جب حضرت یوسفؑ نے دیکھا کہ اوس
بال سے خون جاری ہوا یوسفؑ کا ایک فرزند اونکے سامنے کھیل رہا تھا اور اوسکے ہاتھ میں ایک انار
طلا تھا جس سے کھیلتا تھا۔ یوسفؑ نے وہ انار اوس سے لیکر یہودا کیطرف پھینک دیا جب وہ طفل انار
اوٹھانے کے لیئے اوسطرف گیا اوسکا ہاتھ یہودا پر پڑا اور اوسکا غصہ فرو ہوگیا۔ یہودا کو شک پیدا ہوا
وہ طفل انار اوٹھاکر یوسفؑ کیطرف پھر گیا۔ بعد اسکے یوسفؑ و یہودا کے درمیان پھر گفتگو شروع ہوئی
اور پھر یہودا کو غضب آیا اور اوسکے شانے کا بال کھڑا ہوگیا اور اوس سے خون ٹپکنے لگا یوسفؑ نے
پھر وہ انار اوسکی طرف پھینک دیا جب وہ طفل انار کیطرف دوڑا اوسکا ہاتھ یہودا پر پڑا اور یہودا
کا غیظ و غضب ساکن ہوگیا۔ جب تین مرتبہ یہی اتفاق ہوا یہودا نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ کوئی فرزندان یعقوبؑ
سے ہے۔ یوسفؑ کے بھائی جب حضرت یعقوبؑ کے پاس پہونچے اور بنیامین کا قصہ بیان کیا۔ فرمایا بلکہ
تمہارے نفوس نے کسی امر کو تمہارے لیئے زینت دی ہے اور وہ تمہارے کسی عمل کے سبب قید ہوا ہے

ورنہ عزیز کو کیا معلوم تھا کہ چور کو چوری کے سبب اپنا غلام قرار دینا چاہیے پس مین صبر جمیل کرتا ہون
شاید کہ حق تعالیٰ میرے بیٹے سبکو پھر لائے بدرستیکہ وہ دانا و حکیم ہے۔ پھر اونکی طرف سے منہ پھیرا اور کہا
ہائے تاسف یوسف پر۔ہر۔اور اونکی آنکھین کثرت اندوہ اور غم یوسفؑ مین گریہ کرنے سے نابینا ہو گئین
تھین۔ اور اونکے بھائیون کے نسبت غیظ و غضب مین بھرے ہوئے بیٹھے تھے مگر اوسپر ظاہر نکرتے تھے۔
اور منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت یوسفؑ کی مفارقت مین حضرت یعقوبؑ کا
حزن و اندوہ کس حد تک پہونچا تھا۔ فرمایا اون ستر عورتون کے برابر تھا جنکے فرزند مر گئے ہون اور وہ
اونکے غم مین اندوہناک رہین۔ پھر فرمایا کہ یعقوبؑ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہنے سے آگاہ نہ تھے
اسلیے وَا اَسَفَا عَلٰی یُوْسُفَ کہا تھا۔ پس برادران یوسفؑ نے کہا خدا کی قسم ہے تم یوسفؑ کا یاد کرنا ترک
نکروگے جب تک کہ قریب مرگ نہ ہو پہونچے یا ہلاک ہو گے۔ یعقوبؑ نے کہا مین اپنے اندوہ و حزن عظیم
کی شکایت نہین کرتا مگر خدا سے اور خدا کے لطف و رحمت سے اوس چیز کو جانتا ہون جسکو تم نہین
جانتے اے میرے فرزندو جاؤ اور یوسفؑ اور اونکے بھائی کو تلاش کرو اور رحمت خدا سے نا امید
نہو بدرستیکہ رحمت خدا سے نا امید نہین ہوتا مگر گروہ کافرون کا۔ اور بسند حسن روایت کی ہے کہ
حضرت امام محمد باقرؑ سے کسی نے پوچھا کہ یعقوبؑ نے جسوقت اپنے فرزندون سے کہا تھا کہ جاؤ یوسفؑ
اور اونکے بھائی کو تلاش کرو کیا وہ جانتے تھے کہ یوسفؑ زندہ ہین حالانکہ اونکی مفارقت کو بیس
برس ہو چکے تھے اور حضرت یعقوبؑ کی آنکھین نابینا ہو گئی تھین۔ فرمایا ہان جانتے تھے کہ وہ زندہ
ہین اسلیے کہ ایکدن صبح کو اپنے پروردگار سے دعا کی کہ ملک الموت کو اونکے پاس بھیجے اور ملک الموت
با صورت نیک و بوے خوش اونکے پاس آئے یعقوبؑ نے پوچھا تم کون ہو۔ کہا مین ملک الموت ہون
تمنے خدا سے سوال کیا تھا کہ مجھے تمھارے پاس بھیجے پس اے یعقوبؑ مجھسے کیا حاجت رکھتے ہو۔ کہا
مجھسے بیان کرو تم اپنے اعوان سے ارواح کو کیجا قبض کرتے ہو یا متفرق لیتے ہو۔ کہا متفرق لیتا ہون
یعقوبؑ نے کہا مین خداے ابراہیم و اسحٰق و یعقوبؑ کی تمکو قسم دیتا ہون۔ مجھے آگاہ کرو کہ آیا یوسفؑ کی
روح بھی تمنے پائی ہے۔ کہا نہین۔ اوسوقت جانا کہ وہ زندہ ہین اور اپنے فرزندون سے کہا۔ اے میرے
فرزندو جاؤ اور یوسفؑ اور اونکے بھائی کو تلاش کرو اور خدا کی رحمت سے نا امید نہو بدرستیکہ خدا کی
رحمت سے نا امید نہین ہوتا مگر گروہ کافرون کا۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ عزیز مصر نے
یعقوبؑ کو لکھا کہ مین نے تمھارے ایک پسر یوسفؑ کو تھوڑی قیمت پر خرید کرکے اپنا غلام بنایا اور
تمھارے دوسرے فرزند کو مین نے پاس اپنے پیمانہ کو پاکر اوسکو بھی اپنا غلام مقرر کیا ہے۔ حضرت یعقوبؑ

پر اس نامہ سے زیادہ کبھی کوئی چیز ناگوار و دشوار نہین گذری تھی - قاصد سے فرمایا اپنی قیام گاہ مین قیام کر جب تک کہ مین اسکا جواب لکھون - پھر اوس خط کا یہ جواب لکھا - بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ایک نامہ ہی یعقوب اسرائیل خدا ابن اسحٰق ذبیح خدا ابن ابراہیم خلیل خدا کا - اما بعد وہ حال مجھکو معلوم ہوا جو تو نے اپنے نامہ مین لکھا تھا کہ میرے فرزند کو خرید کے اپنا غلام بنایا ہی - واضح ہو کہ فرزندان آدم پر بلا موکل ہی - بدرستیکہ میرے جد ابراہیم کو نمرود لعین نے جو تمام روے زمین کا بادشاہ تھا آگ مین ڈالا مگر آگ نے اونکو نہ جلایا اور خدا نے اوسکو اونکے لئے سرد و سلامت کر دیا اور خدا نے میرے جد حضرت ابراہیم کو حکم دیا کہ میرے پدر بزرگوار حضرت اسحٰق کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرین جب وہ ذبح کرنے پر آمادہ ہوئے اوسوقت خدا نے ایک گوسفند بزرگ کو اونکا فدیہ مقرر کیا بدرستیکہ مین ایک فرزند رکھتا تھا کہ کوئی شخص تمام دنیا مین اوس سے زیادہ مجھے محبوب نہ تھا وہ میری آنکھون کا نور اور وہ میرا میوۂ دل تھا اوسکے بھائی اوسکو اپنے ہمراہ لے گئے تھے جب میرے پاس واپس آئے کہا اوسکو بھیڑیا کھا گیا اس اندوہ نے میری پشت خمیدہ کر دی اور کثرت گریہ سے اوسکے غم مین میری آنکھین نابینا ہو گئین - اوسکا اور ایک بھائی جو اوسکی مان کے بطن سے تھا اور مین اوس سے انس رکھتا تھا وہ بھی اپنے بھائیون کے ہمراہ تیرے پاس آیا تاکہ غلہ لائے مگر اوسکے بھائیون نے پھر آکر بیان کیا کہ اوسنے تیرا پیمانہ چرایا اور تو نے اوسکو قید کیا ہے مگر ہم وہ اہلبیت ہین جنکو گناہان کبیرہ اور دزدی سزاوار نہین - اب مین تجھسے سوال کرتا ہون اور خدائے ابراہیم و اسحٰق و یعقوبؑ کی تجھے قسم دیتا ہون کہ مجھپر احسان کر اور بارگاہ خدا مین تقرب حاصل کرنے کے لئے اوسکو میرے پاس بھیج دے - جب یوسف نے یہ نامہ پڑھا اپنا چہرہ اوس سے ملا اور اوسکو بوسہ دیکر بہت روئے - اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب وہ نامہ کھولا گریہ ضبط نہو سکا گھر مین گئے اور وہ خط پڑھکر بہت روئے بعد اسکے اپنا منھ دھویا اور مجلس مین آکر بیٹھے پھر گریہ اونپر غالب ہوا گھر مین گئے اور بہت دیر تک روتے رہے پھر منھ دھو کر مجلس مین آئے اور اپنے بھائیون کیطرف متوجہ ہو کر کہا آیا تم جانتے ہو کہ تمنے یوسف اور اوسکے بھائی کے ساتھ کیا کیا جبکہ تم جاہل و نادان تھے - اون سبھون نے کہا تم یوسفؑ ہو - فرمایا ہان مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی ہی تحقیق کہ خدا نے ہمپر احسان و انعام کیا ہی - بدرستیکہ جو کوئی پرہیزگاری کرے اور بلا پر صابر رہے تو بدرستیکہ خدا نیکوکارون کا اجر ضائع نہین کرتا - یوسف کے بھائیون نے کہا خدا نے صورت و سیرت مین تمکو ہمپر اختیار کیا ہے اور جو امر کہ ہمنے تمھارے ساتھ کیا تھا ہم اوسمین خطاکار تھے - یوسفؑ نے فرمایا آج کے روز تمپر کوئی سرزنش نہین ہی خدا انکو بخش دیگا وہ ارحم الراحمین ہے

میرے اس پیراہن کو لیجاؤ اور میرے باپ کے منھ پر ڈالو کہ وہ بینا ہو جائین اور تم اپنے پدر اور تمام عورتون
اور فرزندون اور اہلبیت کو اپنے ہمراہ میرے پاس لاؤ۔ جب قافلہ مصر سے روانہ ہوا یعقوبؑ نے
کہا مین یوسفؑ کی بو سونگھتا ہون اگر میری نسبت یہ نہ کہو کہ بدحواس ہے اور اسکی عقل زائل ہو گئی ہے
جو لوگ وہان حاضر تھے اونھون نے کہا قسم بخدا یوسفؑ کے انتظار مین تم اپنی گمراہی قدیم مین ہو۔
پس جب بشیر آیا اور پیراہن کو یعقوبؑ کے منھ پر ڈالا وہ بینا ہو گئے اور کہا آیا مین نے تم سے نہین کہا تھا
کہ مین رحمت خدا کے سبب اوس چیز کو جانتا ہون جسکو تم نہین جانتے۔ یوسفؑ کے بھائیون نے کہا
اے پدر ہمارے گناہون کے لیے استغفار کرو بدرستیکہ ہم خطاکار تھے۔ کہا بعد اسکے اپنے پروردگار سے
تمھارے لیے استغفار کرونگا بدرستیکہ وہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ ترجمہ آیات کا یہی جو بیان ہوا اور علی
بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ عزیز کا قاصد جب یعقوبؑ کا نامہ لیکر روانہ ہوا یعقوبؑ نے اپنے ہاتھ آسمان
کیطرف بلند کیے اور کہا۔ یَا حَسَنَ الصُّحْبَةِ یَا كَرِیمَ الْمَعُونَةِ یَا خَیْراً كُلَّهُ یَا خَیْراً كُلَّهُ ائْتِنِی
بِرَوْحٍ مِنْكَ وَفَرَجٍ مِنْ عِنْدِكَ پس جبرئیل نازل ہوئے اور کہا اے یعقوبؑ تم چاہتے ہو
کہ ایک ایسی دعا تمکو تعلیم کرون کہ جب وہ دعا پڑھو خدا پھر تمھاری آنکھین تمکو عطا فرمائے اور تمھارے
فرزندون کو تم سے ملائے۔ کہا ہان۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ دعا پڑھو۔ یَا مَنْ لَا یَعْلَمُ أَحَدٌ كَیْفَ هُوَ إِلَّا هُوَ
یَا مَنْ سَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ وَكَبَسَ الْأَرْضَ عَلَى الْمَاءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهِ أَحْسَنَ الْأَسْمَاءِ
ائْتِنِی بِرَوْحٍ مِنْكَ وَفَرَجٍ مِنْ عِنْدِكَ جب یعقوبؑ نے یہ دعا پڑھی ہنوز صبح طالع ہونے
پائی تھی کہ پیراہن یوسفؑ کو لاکر اونکے منھ پر ڈالا اور خدا نے اونکی آنکھین بھی روشن کردین اور
اونکے فرزندون کو بھی اونسے ملایا۔ پھر روایت کی ہے کہ جب عزیز نے حکم دیا کہ یوسفؑ کو زندان مین
لیجائین اوسوقت خدا نے بذریعۂ الہام علم تعبیر خواب اونکو عطا فرمایا اہل زندان جو خواب دیکھتے تھے
حضرت یوسفؑ اوسکی تعبیر بیان فرماتے تھے۔ جب اون دونون شخصون نے اپنے خواب بیان کیے
حضرت یوسفؑ نے اونکی بھی تعبیر بیان فرمائی اور جسکے نجات پانے کا گمان تھا اوس سے کہا کہ اپنے بادشاہ
سے میرا ذکر کرے اور اوسوقت خدا کیطرف متوجہ نہوئے اور اوس سے پناہ طلب نکی اسلیے کہ حق تعالے
نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ تمنے جو خواب دیکھا تھا وہ کسنے تمکو دکھایا تھا۔ عرض کی تو نے اے پروردگار
میرے۔ فرمایا کسنے تمکو تمھارے باپ کا محبوب کیا۔ عرض کی تو نے اے پروردگار میرے۔ فرمایا وہ قافلہ
کسنے کنوین کیطرف بھیجا تھا جنھون نے تمکو کنوین سے نکالا۔ عرض کی تو نے اے پروردگار میرے۔ فرمایا کسنے
وہ دعا تمکو تعلیم کی جسکے سبب کنوین سے نجات پائی۔ عرض کی تو نے اے پروردگار میرے۔ فرمایا کسنے

طفل کو گہوارے مین گویا کیا اور اوسنے تمھاری پاکدامنی کی گواہی دی۔ عرض کی تونے اے پروردگار میرے
فرمایا کسنے علم تعبیر خواب تمکو بذریعۂ الہام عطا کیا۔ عرض کی تونے اے پروردگار میرے۔ فرمایا پھر
کسلیئے تم میرے سوا دوسرے کی مدد کے طالب ہوئے اور مجھسے مدد نہ چاہی بلکہ میرے ایک بندہ
سے خواہش کی کہ میرے ایک مخلوق سے تمھارا ذکر کرے جو میرے قبضۂ قدرت مین ہے اور مجھسے پناہ
طلب نہ کی اب اسکے سبب کئی سال تک تم زندان مین رہوگے۔ یوسفؑ نے مناجات کی خداوندا
مین برکت اوس حق کے تجھسے سوال کرتا ہون جو میرے آبا و اجداد تجھپر رکھتے ہین کہ مجھکو کشادگی عطا
فرما۔ اوسوقت حق تعالےٰ نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ اے یوسف تمھارے آبا و اجداد کا کوئی حق
مجھپر نہین اگر تم اپنے باپ آدمؑ کے حق کو کہتے ہو پس اونکو مین نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا
اور اپنی روح برگزیدہ اونکے جسم مین داخل کر کے بہشت مین اونکو ساکن کیا اور اونکو حکم دیا
کہ بہشت کے تمام درختون سے ایک درخت کے پاس نہ جاؤ مگر آدمؑ نے میری نافرمانی کی اور پھر جب
اپنی خطا سے تائب ہوئے مین نے اونکی توبہ قبول فرمائی۔ اور اگر اپنے باپ نوحؑ کے حق کو کہتے ہو پس
مین نے اونکو جمیع مخلوقات سے برگزیدہ کر کے پیغمبر قرار دیا اور اپنی قوم کی نافرمانی کے سبب جو
اون لوگون کی ہلاکت کا سوال مجھسے کیا مین نے اونکی دعا قبول کی اور اونکی قوم کو غرق کر کے اونکو
اور اون لوگون کو جو اونپر ایمان لائے تھے کشتی مین نجات دی۔ اور اگر اپنے پدر ابراہیمؑ کے حق کو
کہتے ہو پس مین نے اونکو اپنا خلیل کیا اور آگ سے نجات دے کر آتش نمرود کو اونکے لیے سرد و
سلامت کر دیا۔ اور اگر اپنے پدر یعقوبؑ کے حق کو کہتے ہو پس مین نے بارہ ۱۲ فرزند اونکو عطا کیے
مگر جب ایک فرزند اونکی نظر سے دور ہو گیا اسقدر روئے کہ آنکھین نابینا ہو گئین اور سر راہ
بیٹھ کر میری شکایت میری مخلوقات سے کی۔ پس تمھارے آبا کا کون حق مجھپر ہے۔ اوسوقت جبرئیلؑ
نے کہا اے یوسف اسطرح دعا کرو۔ اَسْئَلُكَ بِمَنِّكَ الْعَظِيْمِ وَاِحْسَانِكَ الْقَدِيْمِ یعنی
خداوندا تجھی میری نعمہائے بزرگ اور احسانہائے قدیم کے تجھسے سوال کرتا ہون جب یہ کلمات کہے
عزیز نے وہ خواب دیکھا جو اونکی نجات کا باعث ہوا اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ
زندانبان نے حضرت یوسفؑ سے کہا کہ مین تمکو بہت دوست رکھتا ہون۔ یوسفؑ نے فرمایا کوئی
بلا مجھپر نازل نہین ہوئی مگر لوگون کی دوستی کے سبب۔ میری خالہ نے مجھکو دوست رکھنے کے
سبب مجھپر چوری کی تہمت لگائی۔ میرے پدر بزرگوار نے جب مجھکو اپنا محبوب عزیز قرار دیا
میرے بھائیون نے حسد کیا اور بلاؤن مین مجھے مبتلا کیا۔ زلیخا جب میری مفتون ہوئی اوسکی مکر

زندان مین محبوس کیا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسفؑ نے قیدخانہ مین شکایت کی کہ خداوندا
مین کس گناہ کے عوض زندان کا مستحق قرار پایا۔ خدا نے وحی نازل فرمائی کہ تجھنے خود قیدخانہ کو
پسند اور اختیار کیا جبکہ تجھنے کہا خداوندا اوس امر سے جسکی خواہش یہ عورتین مجھسے کرتی ہین مین
زندان کو پسند کرتا ہون۔ تجھنے کیون نہ کہا کہ اوس امر سے جسکی خواہش یہ عورتین کرتی ہین مجھکو
عافیت پسند ہے۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت یوسفؑ کو اونکے
بھائیون نے کنوئین مین گرایا جبرئیلؑ اونکے پاس کنوئین مین آئے اور کہا اے فرزند تمکو اس کنوئین
مین کسنے گرایا۔ کہا اوس قرب و منزلت کے سبب جو مجھکو اپنے باپ پاس حاصل تھی میرے
بھائیون نے حسد کیا اور اس کنوئین مین گرا دیا۔ جبرئیلؑ نے پوچھا تم اس کنوئین سے باہر نکلنا
چاہتے ہو۔ کہا میرے کامون کا اختیار خدائے ابراہیمؑ و اسحقؑ و یعقوبؑ کو ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا خدائے
ابراہیمؑ و اسحقؑ و یعقوبؑ نے فرمایا ہے کہ یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ
کُلَّہٗ وَلَکَ الْمَنُّ کُلُّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا
وَّارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَآ اَحْتَسِبُ۔ جب یوسفؑ نے یہ دعا پڑھی اور خدا
سے مناجات کی خدا نے اونکو کنوئین سے نجات عطا فرمائی اور زلیخا کے مکر سے خلاصی دیکر مصر کی بادشاہی
عطا فرمائی جسکا گمان بھی نہ تھا۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب ابراہیمؑ کو آگ کیطرف
پھینکا جبرئیلؑ نے اونکے لئے جامہ ہاے بہشت سے ایک جامہ لاکر اونکو پہنایا کہ گرما و سرما اثر نکرے۔
جب ابراہیمؑ کی رحلت کا وقت آیا ایک بازوبند مین وہ پیراہن تھا اسحقؑ کے بازو پر باندھا اور
اسحقؑ نے یعقوبؑ کے بازو پر باندھ دیا۔ جب یوسفؑ پیدا ہوئے یعقوبؑ نے وہ بازوبند اونکے گلے مین
ڈالدیا اور جب یہ حوادث اونپر گذرے وہ بازوبند اونکے پاس تھا جسوقت حضرت یوسفؑ نے
مصر مین وہ پیراہن تعویذ سے باہر نکالا یعقوبؑ نے فلسطین شام مین اوسکی بو سونگھی اور کہا مین
یوسف کی بو سونگھتا ہون اور یہ وہی پیراہن تھا جو حضرت ابراہیمؑ کے واسطے بہشت سے آیا تھا
راوی نے عرض کی فدا ہون آپ پر وہ پیراہن پھر کسکو ملا۔ فرمایا اونکو ملا جو اسکے اہل و مستحق تھے پھر
فرمایا ہر ایک پیغمبر نے جو علم اور جتنی چیزین میراث مین چھوڑین وہ سب حضرت رسول خدا تک منتہی
ہوئین اور آنحضرتؐ سے اونکے اوصیا کو ملین۔ حضرت یعقوبؑ فلسطین مین تھے جب مصر سے قافلہ
روانہ ہوا پیراہن یوسف کی بو اونکے مشام مین آئی اور یہ اوسی پیراہن کی بو تھی جو بہشت سے آیا تھا

اور ہمکو میراث مین ملا ہی اور ہمارے پاس موجود ہی۔ اور بسند موثق حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے
کہ فرزندانِ یعقوب مین یہ سنت جاری تھی کہ جب کوئی شخص چوری کرتا اوسکو اپنا غلام بناتے تھے
حضرت یوسفؑ جب طفل تھے اپنی پھوپھی پاس رہتے تھے اور وہ اونکو بہت دوست رکھتی تھین۔ اسحقؑ
کے پاس ایک کمربند تھا جو اونھون نے یعقوبؑ کو دیا تھا اور وہ کمربند خواہر یعقوبؑ کے پاس رہتا تھا
جب یعقوبؑ یوسفؑ کو لانے کے لیئے اپنی خواہر پاس گئے اونکی خواہر بہت دلگیر ہوئین اور کہا ابھی یوسفؑ
کو رہنے دو مین خود اونکو بھیج دونگی۔ بعد اسکے یوسفؑ کے لباس کے نیچے وہ کمربند باندھکر اونکو روانہ
کیا یوسف جب اپنے پدر بزرگوار پاس آئے اونکی پھوپھی بھی آئین اور کہا کہ میرے پاس سے کمربند چوری
گیا ہے جب تلاش کیا وہ کمربند یوسفؑ کی کمر سے نکلا۔ اوسوقت اونکی پھوپھی نے کہا یوسفؑ نے میرا کمربند
چرایا ہے مین اسکو اپنا غلام قرار دونگی اور اس حیلہ سے یوسفؑ کو اپنے پاس لیگئین اور یوسفؑ کے
بھائیون کی بھی یہی مراد تھی جبکہ یوسفؑ نے بنیامین کو قید کیا تھا اور اونھون نے کہا تھا کہ اگر اسنے
دزدی کی ہو اسکے بھائی نے بھی پیشتر دزدی کی تھی۔ پھر علی بن ابراہیم نے روایت کی ہو کہ جب
یوسفؑ کے بھائیون نے وہ پیراہن لاکر یعقوبؑ کے منھ پر ڈالا اور اونکی آنکھین روشن ہوگئین
اوسوقت یعقوبؑ نے اونسے فرمایا کیا مین نے نہین کہا تھا کہ خدا کیطرف سے مین اون چیزون کو جانتا
ہون جنکو تم نہین جانتے ہو۔ پس اونھون نے یعقوبؑ سے کہا اے پدر ہمارے گناہون کے لیئے اپنے
پروردگار سے استغفار طلب کرو کیونکہ ہم خطاکار تھے۔ کہا بعد اسکے اپنے پروردگار سے تمھارے لیئے
آمرزش طلب کرونگا بدرستیکہ وہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے
کہ اونکے لیئے دعا کرنے مین صبح تک تاخیر کی اسواسطے کہ وقتِ صبح کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔ اور
دوسری روایت مین فرمایا ہی کہ صبح شب جمعہ تک تاخیر کی۔ پھر روایت کی ہی کہ حضرت یعقوبؑ اپنے
فرزندون اور اہلبیت کے ہمراہ جب مصر مین داخل ہوے۔ یوسفؑ تخت سلطنت پر بیٹھے اور تاج
بادشاہی اپنے سر پر رکھا اسلیئے کہ پدر بزرگوار اونکو اس حال مین مشاہدہ کرین۔ جب یعقوبؑ مجلس
یوسف مین پہونچے حضرت یعقوبؑ اور یوسفؑ کے بھائیون نے سجدہ کیا اوسوقت یوسفؑ نے کہا اے
پدر یہ اوس خواب کی تعبیر ہے جو مین نے پیشتر دیکھا تھا۔ خدا نے میرا خواب راست کیا اور مجھپر فضل و احسان
کیا کہ مجھے زندان سے نجات دیکر بادشاہی عطا کی اور تمکو جنگل سے میرے پاس پہونچایا بعد اسکے
کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیون کے درمیان فتنہ انگیزی کی تھی۔ بدرستیکہ میرا پروردگار
صاحب لطف و احسان ہی اور جس امر کو چاہتا ہے اپنے لطف و تدبیر سے عمل مین لاتا ہی بدرستیکہ

وہ دانا و حکیم ہے۔ ۔ ۔ وربسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام علی نقیؑ سے لوگون نے پوچھا کہ حضرت یوسفؑ کو
حضرت یعقوبؑ اور اونکے فرزندون نے کیونکر سجدہ کیا حالانکہ وہ پیغمبر خدا تھے۔ فرمایا یوسفؑ کو سجدہ
نہین کیا بلکہ اونکا سجدہ خدا کی طاعت اور یوسفؑ کے لیے تحیت تھی جیسا کہ ملائکہ کا آدم کو سجدہ
کرنا خدا کی طاعت اور حضرت آدمؑ کے لیے تحیت تھی۔ حضرت یعقوبؑ اور اونکے فرزندون اور
یوسفؑ نے بارگاہ الٰہی مین سجدۂ شکر ادا کیا کہ پھر اونکو باہم مجتمع کیا۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ یوسفؑ نے
اوسوقت بطریق ادائے شکر یہ کہا تھا۔ اے پروردگار تحقیق کہ تو نے ملک و بادشاہی مجھکو عطا کی اور
خواب کی تعبیر سکھائی یا تمام علوم کی تعلیم دی۔ تو دنیا و آخرت مین میرے امور کا کفیل ہے۔ وقت
مرگ مجھکو دین اسلام کے ساتھ اپنا منقاد رکھ اور صالحون سے ملحق کر۔ پھر علی بن ابراہیم نے روایت
کی ہے کہ بعد اسکے جبرئیلؑ حضرت یوسفؑ پر نازل ہوئے اور کہا اے یوسفؑ اپنا ہاتھ باہر نکالو جب
ہاتھ باہر نکالا ایک نور اونکی اونگلیون سے باہر نکل گیا۔ پوچھا اے جبرئیلؑ یہ نور کیا تھا۔ کہا یہ نور
پیغمبری تھا جسکو خدا نے تمھاری صلب سے اسلیئے خارج کر دیا کہ تم اپنے پدر بزرگوار کی تعظیم کو
نہ اٹھے۔ حق تعالےٰ نے یوسفؑ سے نور پیغمبری کو خارج کیا تاکہ اونکے فرزند پیغمبر نہون اور اونکے
بھائی لاوی کے فرزندون مین پیغمبری قرار دی اسلیئے کہ برادران یوسفؑ جب یوسفؑ کو قتل کرنا
چاہتے تھے اوسوقت لاوی نے کہا تھا کہ یوسفؑ کو قتل نکرو بلکہ کنوئین مین گرا دو۔ حق تعالیٰ نے
قتل یوسفؑ سے مانع ہونے کے سبب پیغمبری اوسکی صلب مین قرار دی۔ اور دنیا مین کے قید ہونے
کے بعد بھی جب برادران یوسفؑ نے اپنے پدر بزرگوار کی طرف مراجعت کرنے کا ارادہ کیا۔ لاوی نے
کہا تھا کہ مین مصر کی سرزمین سے حرکت نکرونگا جبتک کہ میرا باپ مجھکو اجازت نہ دے یا خدا کوئی حکم
میرے لیئے جاری کرے اور وہ سب حکم کرنے والونسے بہتر ہے۔ یہ کلام بھی خدا نے پسند کیا اور اوسکی اولاد
مین پیغمبری قرار دینے کا دوسرا سبب ہوا۔ بنی اسرائیل کے تمام پیغمبر لاوی بن یعقوبؑ کی نسل سے تھے
اور حضرت موسیٰؑ بھی لاوی کی اولاد سے ہین اور حضرت موسیٰؑ کا نسب یہ ہے۔ موسیٰ بن عمران بن یصہر
بن قاہث بن لاوی۔ بعد اسکے یعقوبؑ نے یوسفؑ سے پوچھا اے فرزند تیرے بھائیون نے تجھسے کیا سلوک
کیا جبکہ تجھکو میرے پاس سے لیگئے تھے۔ یوسفؑ نے کہا ای پدر بزرگوار اس حال کے بیان کرنے سے مجھے
معاف رکھو۔ یعقوبؑ نے فرمایا اگر تمام حال بیان نکر سکو تھوڑا سا حال بیان کرو۔ کہا ای پدر جب مجھے
کنوئین کے پاس لیگئے اوسوقت مجھسے کہا کہ اپنا پیراہن اوتار مین نے اونسے کہا خدا سے ڈرو اور مجھکو
برہنہ نکرو اونھون نے چھری نکالی اور کہا اگر پیراہن نہ اوتاریگا ہم تجھکو قتل کرینگے مین نے مجبور ہو کر پیراہن

ہو کر اپنا پیراہن اوتارا اور مجھکو عریان چاہ مین گرا دیا جب یعقوبؑ نے یہ حال سُنا ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش مین آئے کہا اے فرزند اور حال بیان کر۔ یوسفؑ نے کہا اے پدر خدا آپ ابراہیمؑ و اسحقؑ و یعقوبؑ کی تمکو قسم دیتا ہون کہ اس حال کے بیان کرنے سے مجھے معاف رکھو۔ یعقوبؑ نے قبول کیا اور یوسفؑ کو اسکے ذکر کرنے سے معاف رکھا۔ اور روایت کی ہے کہ سا ا پنا قحط مین عزیز مصر کا انتقال ہوا اور زلیخا اسقدر محتاج ہوئی کہ لوگون سے سوال کرتی تھی۔ یوسفؑ مصر کے بادشاہ ہوئے لوگ اونکو عزیز مصر کہتے تھے۔ اوسوقت لوگون نے زلیخا سے کہا عزیز کے سر راہ جاکر بیٹھ شاید تجھپر رحم کرے۔ کہا مین اوس سے شرم کرتی ہون جب لوگون نے حد سے زیادہ اس بارہ مین اصرار کیا تو یوسفؑ کے سر راہ جاکر بیٹھی۔ حضرت یوسفؑ با حشمت و رفعت بادشاہی جب اوس طرف سے گذرے زلیخا نے اوٹھ کر کہا منزہ ہے وہ خدا جسنے اپنی معصیت کے سبب بادشاہون کو غلام اور غلامون کو اپنی اطاعت کے سبب بادشاہی کا مرتبہ عطا فرمایا۔ یوسفؑ نے پوچھا تو زلیخا ہے۔ کہا ہان۔ حضرت یوسف نے حکم دیا کہ اوسکو اونکے گھر مین لیگئے۔ زلیخا بڑھیا ہو گئی تھی یوسف نے اوس سے کہا آیا تو نے یہ مکر اور حیلے میرے ساتھ نہین کئے۔ زلیخا نے کہا اے پیغمبر خدا مجھے ملامت نکرو مین اوسوقت تین چیزون مین مبتلا تھی جنمین کوئی مبتلا نہین ہوتا۔ پوچھا وہ کیا ہین۔ کہا مین تمھاری محبت مین مبتلا تھی اور خدا نے روے زمین پر حسن و جمال مین تمھارا مثل و مانند پیدا نہین کیا۔ اور اس امر مین مبتلا تھی کہ مصر مین کوئی عورت مجھسے زیادہ خوبصورت نہ تھی اور کسی کا مال بھی مجھسے زیادہ نہ تھا اور میرا شوہر نامرد تھا۔ یوسفؑ نے اوس سے فرمایا اب تیری کیا حاجت ہے۔ کہا مین چاہتی ہون خدا سے دعا کرو وہ پھر مجھکو جوان کردے۔ حضرت یوسفؑ نے دعا کی اور خدا نے اوسکو پھر جوان کر دیا بعد اسکے حضرت یوسفؑ نے اوس سے نکاح کیا اور وہ باکرہ تھی۔ یہانتک علی بن ابراہیم کی روایت ہے اور اس روایت کے اکثر مضامین روایات معتبرہ متعددہ مین وارد ہوئے ہین جنکو بنظر اختصار ذکر نہین کیا۔ اور ابن بابویہؒ نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تھا مین نے بعض کتب آسمانی مین دیکھا ہے کہ یوسفؑ کا گذر زلیخا کیطرف ہوا جبکہ وہ گھورے کے قریب بیٹھی تھی جسوقت زلیخا نے اسباب سلطنت و شوکت یوسف کو دیکھا کہا حمد و سپاس اوس خدا کے لیے سزاوار ہے جسنے بادشاہون کو اپنی معصیت کے سبب غلام اور غلامون کو اپنی طاعت کے سبب بادشاہی عطا فرمائی۔ اے یوسف مین محتاج ہون کچھ بطریق تصدق مجھے عطا کرو۔ یوسفؑ نے فرمایا خدا کی نعمت کو حقیر سمجھنا اور کفران نعمت کرنا دوام نعمت کا مانع ہوتا ہے۔ اب بھی خدا کیطرف بازگشت کر تاکہ تیرے گناہ کا داغ آب توبہ سے

داخل کرے بدرستیکہ عمل و شرط استجابت دعا پاکیزگی دل اور نیکی عمل ہے۔ زلیخا نے کہا اب
تک مین مقام توبہ و انابت اور تدارک اعمال گذشتہ مین داخل نہین ہوئی اور خدا سے شرم کرتی
ہون کہ اوس سے عفو و رحمت کی خواستگار ہون حالانکہ آنکھون نے ابتک آنسو نہین ٹپکائے اور
بدن نے بھی اب تک حق ندامت ادا نہین کیا اور توبہ طاعت مین گداختہ نہین ہوا یوسف نے
کہا توبہ کرنے اور شرائط و اعمال توبہ بجالانے مین سعی و اہتمام کر اسلئے کہ راہ عمل کشادہ ہے اور تیر دعا
ہدف اجابت تک پہونچتا ہے اس سے پہلے کہ ایام و ساعات عمر کے عدد منقضی اور مدت حیات آخر
ہو جاوے۔ زلیخا نے کہا میرا بھی اعتقاد یہی ہے اور اگر میرے بعد زندہ رہوگے میری سعی کا حال
تمکو معلوم ہوگا۔ یوسفؑ نے فرمایا ایک پوست گاو پر از طلا اوسکو دین۔ زلیخا نے کہا سب کی روزی
خدا کی جانب سے مقرر ہے اور ہر شخص کو پہونچتی ہے۔ مین اپنی روزی مین زیادتی اور فراوانی راحت
و عیش زندگانی طلب نکرون گی جب تک غضب پروردگار مین مبتلا ہون۔ حضرت یوسفؑ کا ایک
فرزند اوسوقت اونکے پاس تھا اوسنے کہا اے پدر بزرگوار یہ عورت کون ہے جسکے لیے میرا جگر پارہ پارہ
اور میرا دل نرم ہوگیا۔ فرمایا یہ مایہ عیش و وسعت و شادی تھی اب خدا کے انتقام مین گرفتار ہے۔ بعد
اسکے حضرت یوسفؑ نے زلیخا سے نکاح کیا جب اوس سے مقاربت کی اوسکو باکرہ پایا متعجب ہو کر
اوس سے پوچھا اسوقت تک کسطرح باکرہ رہی باوجودیکہ مدت دراز تک شوہر رکھتی تھی۔ کہا میرا شوہر
نامرد تھا اور مقاربت کی قوت نہ رکھتا تھا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول
ہے کہ جب زلیخا حضرت یوسفؑ کے سر راہ بیٹھی اور آنحضرتؑ نے اوسکو پہچانا۔ فرمایا تو یہان سے پھر جا
مین تجھے غنی کئے دیتا ہون پھر سو ہزار درہم اوسکے لئے بھیجے۔ اور بسند معتبر منقول ہے کہ ابو بصیر نے
حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ یوسفؑ نے کنوئین مین کونسی دعا پڑھی تھی جو اونکی نجات کا باعث ہوئی۔
فرمایا جب یوسفؑ کو بھائیون نے کنوئین مین گرایا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہوے اوسوقت کہا
اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتِ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْبُ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْھِیْ عِنْدَکَ فَلَنْ تَرْفَعَ لِیْ اِلَیْکَ صَوْتًا
وَلَنْ تَسْتَجِیْبَ لِیْ دَعْوَۃً فَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الشَّیْخِ یَعْقُوْبَ فَارْحَمْ ضَعْفَہٗ وَاجْمَعْ بَیْنِیْ
وَبَیْنَہٗ فَقَدْ عَلِمْتَ رِقَّتَہٗ عَلَیَّ وَشَوْقِیْ اِلَیْہِ یعنی خداوندا اگر میری خطا اور گناہون نے
تیرے نزدیک میرا منہ کہنہ کر دیا ہے اور تو میری کوئی آواز اپنی طرف بلند نہین کرتا اور تو میری کوئی دعا
مستجاب نہین فرماتا پس بدرستیکہ بحق پیر مرد یعقوب کے تجھسے سوال کرتا ہون پس اون کے ضعف
پر رحم کر اور مجھے اون سے ملا تحقیق کہ تو اونکی رقت کو میری نسبت اور میرے شوق کو اونکی طرف

خوب جانتا ہے۔ ابو بصیر کہتا ہے کہ حضرت صادقؑ یہ فرما کر بہت روئے اور فرمایا میں اسطرح دعا کرتا ہوں
اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتِ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبُ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِيْ عِنْدَكَ فَلَنْ تَرْفَعَ لِيْ اِلَيْكَ صَوْتًا فَاِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِكَ فَلَيْسَ كَمِثْلِكَ شَيْءٌ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ پھر حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ یہ
دعا پڑھا کرو اور اکثر پڑھا کرو کہ میں بھی وقت شدت و غمہائے عظیم یہ دعا اکثر پڑھا کرتا ہوں۔ اور دوسری
حدیث معتبر میں فرمایا کہ جبرئیلؑ یوسفؑ پاس زندان میں آئے اور کہا ہر ایک نماز واجب کے بعد
تین مرتبہ یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ
وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ۔ اور شیخ طوسیؒ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت یوسفؑ نے محرم کی تیسری تاریخ زندان سے خلاصی
پائی۔ اور ابن بابویہؒ نے بسند معتبر عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ جب سالہائے قحط میں تمام خلائق
کے مانند آل یعقوبؑ بھی قحط و تنگی معیشت میں مبتلا ہوئے اوسوقت یعقوبؑ نے اپنے فرزندوں کو
جمع کرکے کہا میں نے سنا ہے مصر میں غلہ بہت عمدہ فروخت کرتے ہیں اور اوس غلہ کا مالک ایک مرد
صالح ہے جو لوگوں کو روکتا نہیں اور جلد روانہ کردیتا ہے اب تم بھی وہاں جاؤ اور غلہ خرید کرو انشاءاللہ
تعالیٰ تمھارے ساتھ احسان کریگا۔ فرزندان یعقوبؑ نے سفر کا سامان درست کیا اور وہاں سے روانہ
ہوئے جب مصر میں پہونچے اور یوسفؑ کے سامنے گئے یوسفؑ نے اونکو پہچانا مگر وہ یوسفؑ کو نہ پہچان سکے
یوسفؑ نے پوچھا تم کون ہو۔ کہا ہم فرزندان یعقوبؑ بن اسحقؑ بن ابراہیمؑ خلیل خدا ہیں اور کوہ کنعان سے آئے
ہیں۔ یوسفؑ نے کہا تم تین پیغمبروں کے فرزند ہو اور پھر صاحبانِ حلم و بردباری نہیں ہو اور وقار و خشوع
کے آثار تم میں نہیں ہیں شاید تم کسی بادشاہ کے جاسوس ہو اور جاسوسی کے لیے میرے ملک میں آئے ہو
کہا اے بادشاہ ہم جاسوس اور اہل حرب نہیں اور اگر تمکو معلوم ہو کہ ہمارا پدر بزرگوار کون ہے
ہر آئنہ ہمکو گرامی رکھو گے بیشک وہ پیغمبر خدا اور فرزند پیغمبر خدا اور بہت اندوہناک ہے۔ کہا جبکہ وہ پیغمبر اور
پیغمبر کے فرزند ہیں اور اونکا مقام بلند ہے اور تمھارے مانند فرزندوں کو بکثرت و توانائی دیکھتے ہیں
پھر کیوں اندوہناک رہتے ہیں شاید یہ اونکا حزن و اندوہ تمھاری نادانی و جہالت اور دروغ و مکر سے ہو
کہا اے بادشاہ ہم نادان و بیخبر نہیں ہیں اور اونکا اندوہ بھی ہمارے سبب سے نہیں بلکہ اونکا ایک
فرزند تھا جو سن میں چھوٹا اور اوسکا نام یوسف تھا وہ ایک روز ہمارے ساتھ شکار کو گیا اور گرگ
اوسکو کھا گیا اسلئے ہمارے پدر بزرگوار اوسدن سے آج تک غمگین و اندوہناک و گریان رہتے ہیں۔ یوسفؑ نے
پوچھا تم سب ایک پدر و مادر سے ہو۔ کہا ہم سب کا پدر ایک اور مادر متفرق ہیں۔ پوچھا تمھارے باپ نے

کیلئے سب فرزندون کو یہان بھیجا اور کسی کو اپنے پاس نہ رکھا کہ اونکا مونس رہتا اور وہ اوس سے
راحت پاتے - کہا ہمارے ایک بھائی کو جو سب سے خورد سال ہی اپنے پاس رکھا ہے پوچھا تم سب مین
سے اوسکو کیلئے اختیار کیا - کہا اسلئے کہ اوسکو یوسفؑ کے بعد سب سے زیادہ دوست رکھتے
ہین - یوسفؑ نے کہا مین تم مین سے ایک شخص کو اپنے پاس رکھتا ہون تم سب اپنے پدر بزرگوار
پاس جاؤ اور بعد سلام کے یہ پیام میرا اونسے کہو کہ اوس فرزند کو جو اونکے پاس ہی میری طرف
روانہ کرین تاکہ اوس سے دریافت کرون کہ اونکے حزن و اندوہ کا سبب کیا ہی اور زمان پیری
سے پہلے کیون پیر و ضعیف ہو گئے ہین اور اونکے نابینا ہونے کا سبب کیا ہی - برادران یوسفؑ نے
اپنے درمیان قرعہ ڈالا اور شمعون کے نام قرعہ نکلا - یوسفؑ نے شمعون کو اپنے پاس رکھا اور باقی
سب کو غلہ دیکر روانہ کیا - جب شمعون اپنے بھائیون سے وداع ہونے لگا کہا میرا سلام میرے
پدر بزرگوار کی خدمت مین عرض کرنا اور تم دیکھتے ہو کہ مین کس بلا مین مبتلا ہوا ہون - جب برادران
یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کی خدمت مین پہونچے نہایت پژمردگی سے سلام کیا - یعقوبؑ نے پوچھا اس
پژمردگی سے کیون تمنے سلام کیا اور مین اپنے دوست شمعون کی آواز تم مین کیون نہین سنتا کہا
اے پدر ہم اوسکے پاس سے تمہارے پاس آئے ہین جسکا ملک تمام بادشاہون سے عظیم ہی اور حکومت
و دانائی اور خشوع و وقار و حلم مین کسی نے اوسکا نظیر نہین دیکھا اگر دنیا مین کوئی تمہارا شبیہ ہے
وہی بادشاہ ہی و لیکن ہم وہ اہلبیت ہین جو بلا کے لئے خلق ہوئے ہین اوس بادشاہ نے ہمکو متہم کیا
اور کہا مین تمہارا قول باور نہین کرتا جب تک کہ تمہارے پدر بزرگوار بنیامین کو نہ بھیجین اور
اوسکی زبانی پیام نہ دین کہ اونکی حزن و پیری اور گریہ کرنے اور نابینا ہونے کا سبب کیا ہی - یعقوبؑ نے
تصور کیا یہ بھی انکا ایک مکر و حیلہ ہے تاکہ بنیامین کو مجھسے جدا کرین پھر اپنے فرزندون سے کہا
تمہاری عادت نہایت بد ہی تم جسطرف جاتے ہو تم مین سے ایک شخص کم ہوتا ہے مین اوسکو ہرگز
تمہارے ہمراہ نہ بھیجونگا - جب اون سبھون نے اپنے بار کھولے دیکھا کہ اونکی متاع غلہ کے درمیان
رکھی ہوئی ہی اور اوسکو واپس کر دیا ہے یہ دیکھکر نہایت خوشحال اپنے پدر بزرگوار پاس آئے
اور کہا اے پدر اس بادشاہ کا مثل و مانند کسی نے نہین دیکھا اور وہ سب سے زیادہ گناہ سے پرہیز
کرتا ہی جو متاع ہم غلہ کی قیمت کے لئے لیگئے تھے اوسکو بخوف گناہ واپس کر دیا ہی اب ہم یہ سرمایہ
پھر لیجائینگے اور اپنے اہل و عیال کے واسطے غلہ لائینگے اور اپنے بھائی کی حفاظت کرینگے ایک
بار شتر غلہ اوسکے لئے زیادہ لینگے - یعقوبؑ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ تم سب مین یوسفؑ کے بعد بنیامین

مجھکو زیادہ تر محبوب اور میرا مونس ہی اور تم سب مین وہی میری راحت کا سبب ہے مین اوسکو
تمھارے ہمراہ نہ بھیجونگا جب تک کہ عہد و پیمان خدا مجھسے نکروگے کہ پھر واپس اوسکو میرے پاس لاؤ
اور اگر کوئی ایسا امر پیش آئے کہ تمھارا اختیار باقی نہ رہے اوسوقت تم مجبور و معذور ہو۔ یہودا اس
امر کا ضامن ہوا اور بنیامین کو اپنے ہمراہ لیکر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ تجب حضرت یوسف کی خدمت
مین پہونچے یوسف نے پوچھا تمنے میرا پیام اپنے پدر بزرگوار سے بیان کیا۔ کہا ہان اور اوسکے جواب
مین تم اپنے بھائی کو ہمراہ لانے مین جو کچھ منظور ہو اوس سے دریافت کرو۔ یوسف نے بنیامین سے
پوچھا تیرے پدر بزرگوار نے کیا پیام دیا ہی۔ کہا مجھے تمھارے پاس بھیجا ہے اور بعد سلام کے تمکو کہا ہے
کہ تمنے میرے پاس پیام بھیجا اور میرے حزن کا سبب اور زمان پیری سے پہلے ضعیف ہونے کی وجہ
اور میرے رونے اور نابینا ہونے کا باعث دریافت کیا ہی۔ بدرستیکہ جو کوئی آخرت کو زیادہ یاد کرتا
ہے اوسکا حزن و اندوہ بھی زیادہ ہوتا ہی۔ زمان پیری سے پہلے پیر ہونا روز قیامت کے خوف سے
ہی۔ میرے حبیب یوسف کی مفارقت مجھے رولاتی ہے اور اوسی نے مجھکو نابینا کر دیا ہے۔ مینے سنا ہی
کہ میرے اندوہ کے سبب تم محزون و غمگین ہوے اور میرے کام مین سعی و اہتمام کرتے ہو خدا تمکو
اجر جمیل اور جزائے جلیل عطا کرے اور تمھارا کوئی احسان مجھپر اس سے زیادہ نہوگا کہ بنیامین کو
میرے پاس جلد روانہ کرو تاکہ اوسکے دیکھنے سے شاد و خورم ہون اور اوسکو یوسف کے بعد سب
فرزندون سے زیادہ دوست رکھتا ہون اور اوسکے آنے سے میری وحشت بہ انس اور میری تنہائی
بہ وصل مبدل ہو گئی اور غلہ و آذوقہ بھی میرے پاس جلد بھیجو تاکہ اپنے عیال کے امور معیشت مین
اوس سے تائید پاؤن۔ جب یوسف نے اپنے پدر بزرگوار کا یہ پیام سنا گریہ غالب ہوا اور ضبط نکر سکے
گھر مین جاکر بہت روئے پھر باہر آکر حکم دیا کہ اون سب کے لیئے کھانا حاضر کرین اور اونسے کہا تم مین
دو دو بھائی جو ایک مان کے بطن سے ہون ایک ایک خوان پر بیٹھکر کھانا کھائین جب وہ سب
بیٹھ گئے اور بنیامین علیحدہ کھڑا رہا۔ یوسف نے پوچھا تو کیون نہین بیٹھتا۔ کہا انمین کوئی میری مان
کے بطن سے نہین جسکے ساتھ بیٹھون اور اوسکا شریک ہون۔ یوسف نے پوچھا تیری مان کے بطن
سے اور کوئی فرزند نہین ہوا۔ کہا اور ایک فرزند پیدا ہوا تھا۔ پوچھا وہ کیا ہوا۔ کہا یہ لوگ کہتے ہین
کہ اوسکو بھیڑیا کھا گیا۔ پوچھا اوسکی مفارقت مین تیرا غم و اندوہ کس حد تک پہونچا ہی۔ کہا میرے
بارہ فرزند ہین اور مینے اون سب کے نامون کو اوسکے نام سے مشتق کیا ہی۔ پوچھا اپنے بھائی کے
بعد تونے عورتون سے معاشرت کی اور فرزند پیدا کیے۔ کہا مین ایک پدر صالح رکھتا ہون اور

پدر نے مجھے حکم دیا کہ عورتون سے نکاح کر شاید خدا ایسی ذریت تجھکو عطا کرے جو تسبیح خدا سے زمین کو سنگین کرین۔ اور دوسری روایت کے مطابق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے۔ یوسف نے یہ سنکر کہا آ میرے خوان پر بیٹھکر میرا شریک ہو۔ یوسف کے بھائیون نے کہا کہ خدا یوسفؑ اور اوسکے بھائی کو ہمیشہ ہمپر تفوق دیتا ہے یہانتک کہ بادشاہ نے اوسکو اپنے خوان پر بٹھایا۔ پھر یوسفؑ نے حکم دیا کہ بنیامین کے بار مین پیمانہ رکھدین۔ جب تلاش کیا اور وہ پیمانہ بنیامین کے بار سے نکلا اوسکو اپنے پاس رکھ لیا۔ یوسف کے بھائی حضرت یعقوبؑ پاس آئے اور جو حال گذرا تھا بیان کیا۔ یعقوبؑ نے فرمایا میرا فرزند چوری نہین کرتا بلکہ تمنے اس بارہ مین کوئی حیلہ کیا ہے اور اونکو تاکید کی کہ پھر مصر کیطرف جاؤ اور عزیز مصر کو ایک خط بھی لکھا اور لطف و مہربانی کی خواہش کرکے اوس سے خواستگار ہوے کہ اونکے فرزند کو اونکے پاس روانہ کرے۔ جب فرزندان یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کے پاس آئے اور اپنے پدر بزرگوار کا نامہ دیا۔ یوسفؑ نے جب وہ نامہ پڑھا گریہ ضبط کرنا دشوار ہوا گھر مین آکر ایک ساعت تک روتے رہے بعد اسکے باہر آئے۔ یوسفؑ کے بھائیون نے کہا اے عزیز ہمارے مقدمہ مین فتوت و رحمت کرو ہمکو اور ہمارے عیال کو قحط نے مجبور کردیا ہے ہم تھوڑا خرچ لائے ہین ہمارے خرچ کی طرف نظر نکرو ہمکو پورا پیمانہ عطا کرو اور ہمارے بھائی کو واپس کرکے غلہ فراوان بطریق تصدق ہمکو دو۔ بدرستیکہ تصدق کرنے والون کو خدا جزا دیتا ہے۔ یوسفؑ نے کہا آیا تم جانتے ہو کہ جب تم جاہل و نادان تھے یوسف اور اوسکے بھائی کے ساتھ تمنے کیا کیا تھا۔ کہا شاید تم یوسفؑ ہو۔ کہا ہان مین یوسف ہون۔ اور یہ میرا بھائی ہے خدا نے مجھپر احسان کیا ہے بدرستیکہ جو کوئی پرہیزگار ہو اور بلاؤن مین صبر کرے پس خدا نیکوکارون کا اجر ضائع نہین کرتا بعد اسکے یوسف نے اونسے کہا اپنے باپ کیطرف مراجعت کرو اور یہ پیراہن لیجاکر میرے پدر بزرگوار کے منھ پر ڈالو کہ اونکی آنکھین روشن ہون اور تم اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لیکر میرے پاس آؤ۔ جبرئیلؑ حضرت یعقوبؑ پاس آئے اور کہا اے یعقوبؑ تم چاہتے ہو کہ ایسی دعا تمکو سکھاؤن کہ اوسکے پڑھنے سے تمھاری دونون آنکھین روشن ہوجائین۔ یعقوبؑ نے کہا ہان۔ جبرئیلؑ نے کہا وہی کلمات جو جناب [illegible] آدمؑ نے کہا اور خدا نے اونکی توبہ قبول کی پھر نوحؑ نے وہی کلمات کہے اور اونکی برکت سے کشتی نوحؑ کی کوہ جودی پر ٹھہری اور وہ غرق ہونے سے محفوظ رہے۔ پھر جناب ابراہیمؑ نے بھی وہی کلمات کہے جبکہ اونکو آگ کی طرف پھینکا اور خدا نے اون کلمات کی برکت سے آگ کو اونکے لئے سرد و سلامت کردیا۔ یعقوبؑ نے کہا اے جبرئیلؑ بتاؤ وہ کلمات کیا ہین۔ کہا اسطرح دعا کرو خداوندا

تجھسے بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سوال کرتا ہون کہ یوسفؑ اور بنیامین کو مجھسے ملا اور میری آنکھین روشن کردے۔ یعقوبؑ نے ہنوز یہ دعا تمام نہ کی تھی کہ بشارت دینے والا آیا اور یوسفؑ کا پیراہن اونکے منھ پر ڈالا کہ اونکی آنکھین روشن ہوگئین۔ اور حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب یوسفؑ زندان مین داخل ہوئے اونکی عمر بارہ برس کی تھی اور اٹھارہ برس زندان مین رہے پھر زندان سے نکلنے کے بعد اسّی برس زندہ رہے پس اونکی تمام عمر ایک سو دس برس کی تھی۔ اور دوسری حدیث معتبر مین آنحضرتؑ سے منقول ہے کہ یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کے لیے اسقدر گریہ کیا کہ اونکی آنکھین بے نور ہوگئین اوسوقت لوگون نے اونسے کہا تم ہمیشہ یوسفؑ کو یاد کرتے رہوگے یہانتک کہ بیمار ہو یا ہلاکت کے قریب پہونچو یا ہلاک ہوجاؤ۔ یوسفؑ نے بھی مفارقت یعقوبؑ مین اسقدر گریہ کیا کہ اہل زندان عاجز ہوگئے اور کہا یا رات کو گریہ کرو اور دن کو خاموش رہو یا دن کو گریہ کرو اور رات کو ساکت رہو۔ آخر اونسے اس شرط پر صلح کی کہ ایک شبانہ روز گریہ کرین اور دوسرے دن اور رات کو ساکت رہین۔ اور بسند معتبر حدیث معتبر مین گذرا کہ حضرت یوسفؑ اون پیغمبرون سے تھے جنکو پیغمبری کے ساتھ بادشاہی بھی عطا ہوئی تھی مگر بادشاہی صحرا ہاے مصر سے متجاوز نہوئی۔ اور بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ یعقوبؑ اور عیص جوڑوان پیدا ہوے پہلے عیص پیدا ہوا اور اوسکے بعد یعقوبؑ اور اسی لیے انکا نام یعقوبؑ رکھا ہے یعنی عقب عیص پیدا ہوے۔ اور یعقوبؑ کا نام اسرائیل اللہ بھی تھا یعنے بندۂ خدا۔ اسرا بمعنی بندہ۔ ایل بمعنی خدا ہے۔ اور دوسری روایت کی مطابق اسرا بمعنی قوت ہے یعنی قوت خدا۔ اور کعب الاحبار سے روایت کرتے ہین کہ یعقوبؑ بیت المقدس کی خدمت کرتے تھے اور آنحضرتؑ کی عادت تھی کہ سب سے پہلے بیت المقدس مین داخل ہوتے اور سب کے بعد وہان سے نکلتے اور بیت المقدس کی قندیلین بھی یہی روشن کرتے تھے۔ جب صبح کو بیت المقدس مین جاتے دیکھتے تھے کہ کسی نے قندیلین بجھا دی ہین۔ ایک رات مسجد بیت المقدس مین اوس شخص کی گھات مین بیٹھے ناگاہ دیکھا کہ ایک جن قندیلین بجھا رہا ہے اوسکو گرفتار کرکے بیت المقدس کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب صبح ہوئی لوگون نے دیکھا کہ یعقوبؑ نے ایک جن اسیر کیا ہے اور ستون مسجد سے باندھا ہے۔ اوسکا نام ایل تھا اسلیے انکو اسرائیل کہا۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت یوسفؑ نے بنیامین کو جب اپنے پاس روک لیا یعقوبؑ نے مناجات کی اور کہا خداوندا کیا تجھے مجھپر رحم نہین آتا تو تو نے میری دونون آنکھین لے لین اور میرے دونون فرزندون کو مجھسے جدا کردیا۔ حق تعالےٰ نے اونپر وحی نازل کی کہ اے یعقوبؑ تیرے

فرزند اگر ہلاک ہوگئے ہونگے پھر اونکو زندہ کردیگا تاکہ تمکو اونسے ملاؤن مگر کیا تمکو یاد نہین کہ ایک روز تمنے گوسفند ذبح کرکے بریان کیا اور کھایا لیکن فلان شخص کو جو تمھارے گھر کے پہلو مین رہتا ہی اور روزہ دار تھا کچھ بھی نہ دیا۔ یعقوبؑ نے بعد اسکے یہ طریقہ مقرر کیا کہ ہر روز صبح کو حکم دیتے تھے کہ ایک فرسخ تک ندا کرین کہ جو کوئی طعام چاشت کا طالب ہو وہ آل یعقوبؑ کے پاس آئے۔ اور اسیطرح سر شام بھی ندا کرتے تھے کہ جو کوئی طعام شب کا خواہان ہو وہ آل یعقوبؑ کے پاس آئے۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ یعقوبؑ نے یوسفؑ سے نصیحت کی کہ اے فرزند زنا نکر و اگر کوئی جانور زنا کرتا ہو اوسکے پر گر جاتے ہین۔ اور حدیث صحیح مین حضرت صادقؑ سے منقول ہو کہ کسی نے حضرت رسولخداؐ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی اے پیغمبر خدا میری چچیری بہن میری زوجہ ہی اور وہ نہایت حسینہ و جمیلہ بھی ہو پس مجھے اوس سے بسبب اوسکے حسن کے محبت ہو مگر کوئی فرزند اوس سے پیدا نہین ہوتا۔ فرمایا اوس سے محبت نہ رکھ بدرستیکہ یوسفؑ نے جب بنیامین سے ملاقات کی کہا کیونکر تجھسے ہوسکا کہ میرے بعد عورتون سے نکاح کرے بنیامین نے جواب دیا میرے پدر نے مجھے حکم دیا کہ اگر تجھسے اولاد پیدا ہوسکے نکاح کر کہ زمین کو تسبیح و تنزیہ خدا سے سنگین کرین۔ اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہو کہ لوگو نے تین خصلتین تین شخصون سے سیکھی ہین۔ صبر ایوبؑ سے۔ شکر نوحؑ سے۔ حسد فرزندان یعقوبؑ سے۔ اور بسند معتبر منقول ہو کہ چند لوگون نے حضرت امام رضاؑ سے اعتراض کیا کہ آپنے مامون کی ولیعہدی کیون قبول فرمائی۔ فرمایا حضرت یوسفؑ پیغمبر خدا تھے اور عزیز مصر جو کافر تھا سوال کیا کہ اونکو اپنی طرف سے حاکم مقرر کرے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہو قَالَ اجْعَلْنِی عَلٰی خَزَائِنِ الْاَرْضِ اِنِّی حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ یعنی خزانہاے زمین پر مجھے حاکم مقرر کر بدرستیکہ مین حفاظت کرونگا اون چیزون کی جو میرے پاس رہینگی۔ اور ہر ایک زبان کا عالم ہون اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہو کہ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ صبر جمیل جو یعقوبؑ نے کیا تھا وہ صبر ہے جسکے ساتھ کوئی شکایت نہو۔ اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ یوسفؑ نے زندان مین روکھی روٹی کھانے سے شکایت بارگاہ خدا مین کی اور آپکے پاس بہت روٹیان جمع ہوگئی تھین حق تعالیٰ نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ خشک روٹیون کو طشت مین رکھکر آب نمک اوسپر ڈالو۔ جب ایسا کیا آبگامہ تیار ہوا اور اوسی کو اپنا نان خورش مقرر کیا۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ جب زلیخا پریشان و محتاج ہوئی بعض لوگون نے اوس سے کہا یوسفؑ پاس جا کہ وہ اب عزیز مصر ہین وہ تیری اعانت

کرینگے مگر یعقوبؑ نے کہا ہم ڈرتے ہین کہ مبادا جب تو اونکے پاس جائے اون آزارون کے عوض جو تونے اونکو پہونچائے تھے کوئی آسیب تجھکو پہونچائین - زلیخا نے کہا جو خدا سے ڈرتا ہی مین اوس سے نہین ڈرتی - جب یوسفؑ کی خدمت مین گئی اونکو تخت بادشاہی پر دیکھکر کہا اوس خدا کو حمد و سپاس سزاوار ہے جسنے اپنی اطاعت کے سبب غلامون کو بادشاہ اور بادشاہون کو اپنی معصیت کے سبب غلام بنایا حضرت یوسفؑ نے اوسکے ساتھ عقد کیا اور اوسکو باکرہ پایا - اوسوقت اوس سے کہا تو جس امر کی بطریق حرام خواہش کرتی تھی کیا اوس سے یہ بہتر نہین ہی زلیخا نے کہا مین تمھارے بارہ مین چار چیزون سے مبتلا تھی - یعنی اپنے عہد مین تمام عورتون سے زیادہ خوبصورت تھی اور تم اپنے زمانہ مین تمام مردون سے حسین وجمیل زیادہ تھے - یعنی باکرہ تھی اور میرا شوہر نامرد تھا اور جب یوسفؑ نے بنیامین کو اپنے پاس رکھ لیا حضرت یعقوبؑ نے ایک نامہ اونکو لکھا مگر اونکو معلوم نہ تھا کہ وہی یوسف ہین - اوس نامہ کا ترجمہ یہ ہی - بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ یعقوبؑ بن اسحٰق بن ابراہیمؑ خلیل الرحمن کا ہی آل عزیز وفرعون کی طرف تجپر سلام ہو - بعد رسیدگی مین تیرے لئے اوس خدا کا حمد کرتا ہون جسکے سوا کوئی دوسرا خدا نہین - اما بعد ہم وہ اہلبیت ہین جنکی طرف اسباب بلا متوجہ رہتے ہین - میرے جد ابراہیمؑ کو اپنے پروردگار کی طاعت کے سبب آگ مین ڈالا اور خدا نے آگ کو اونکے لیئے سرد وسلامت کردیا پھر خدا نے میرے جد کو حکم دیا کہ میرے پدر اسحٰقؑ کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرین بس اونکا فدیہ اوس چیز کو مقرر کیا جو مقرر کرتا تھا - میرا ایک فرزند تھا جو تمام خلائق سے مجھکو زیادہ عزیز تھا وہ میری نظر سے دور ہو گیا اور اوسکے اندوہ نے میری آنکھون کا نور زائل کردیا اوسکا ایک دوسرا بھائی تھا جو اوسکی مان کے بطن سے تھا مین جب اوس فرزند گمشدہ کو یاد کرتا تھا اوسکے بھائی کو اپنے سینہ سے لپٹاتا تھا اور شدت اندوہ سے مجھے تسکین ہوتی تھی اب وہ بھی بہ تہمت دزدی محبوس ہوا ہی مین تجھکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے کبھی دزدی نہین کی اور کوئی فرزند دزد مجھسے پیدا نہین ہوا - جب حضرت یوسفؑ نے یہ نامہ پڑھا بہت روئے اور نالہ و فریاد کرنے کے بعد کہا یہ میرا پیراہن لیجاؤ اور اونکے منھ پر ڈالو کہ اونکی آنکھین روشن ہون پھر اپنے تمام اہل وعیال کو ہمراہ لیکر میرے پاس آؤ - اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ جب یعقوبؑ مصر کے قریب پہونچے حضرت یوسفؑ اپنے لشکر کے ساتھ سوار ہو کر اپنے پدر بزرگوار کے استقبال کو بیرون شہر گئے - اثناے راہ مین حضرت یوسف کا گذر زلیخا کی طرف ہوا وہ اپنے غرفہ مین عبادت کرتی تھی - یوسفؑ کو دیکھکر پہچانا اور بصداے حزین اونکو آواز دی کہ اے شخص

اس گلی سے جانے والے مین نے تیرے عشق مین بہت رنج سہے ہین۔ پرہیزگاری کیا عمدہ اور بہتر چیز ہی جسنے غلامون کو آزاد کیا اور گناہ کیا بُری چیز ہی جسنے آزادون کو غلام بنایا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرت یوسفؑ غلہ فروخت کرنے کے لئے خود متوجہ ہوکر اپنے وکیلون مین سے کسی کو غلہ فروخت کرنے کا حکم دیتے تھے اور ہر روز اوس سے کہتے تھے کہ اس نرخ سے فروخت کرے۔ جس روز جانتے تھے کہ آج غلہ کا نرخ زیادہ ہوگا اور گران فروخت کرنا چاہیے اوس دن نہ چاہتے کہ گرانی کا لفظ اپنی زبان پر جاری کرین اپنے وکیل سے کہتے جا اور غلہ فروخت کر مگر کوئی نرخ اوسکو نہ بتاتے۔ وکیل تھوڑی دور جاکر پھر آتا اور پوچھتا کس نرخ سے فروخت کرون پھر فرماتے کہ جا اور فروخت کر اسلیئے کہ گرانی کا لفظ اپنی زبان پر جاری کرنا نہ چاہتے تھے۔ جب وکیل کھریان پاس آتا پہلے جو شخص غلہ خرید کرنے آتا اور قیمت دیتا اوسکو غلہ دینا شروع کرتا۔ ہنوز بحساب نرخ روز گذشتہ ایک پیمانہ باقی رہتا کہ خریدار کہتا بس کافی ہی مین نے اسیقدر غلہ کی قیمت دی ہی وکیل جانتا کہ غلہ کا نرخ ایک پیمانہ گران ہوگیا ہی۔ جب دوسرا خریدار آتا اور غلہ لینا شروع کرتا ہنوز خریدار اول کے حساب سے ایک پیمانہ باقی رہتا کہ وہ کہتا بس کافی ہے مین نے اسیقدر غلہ کی قیمت دی ہی وکیل جانتا کہ پھر ایک پیمانہ نرخ گران ہوگیا ہی یہانتک کہ اوس ایک دن مین نرخ نصف تک کم ہوجاتا۔ اور بسند ہای معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جو پیراہن حضرت ابراہیمؑ کے لئے بہشت سے آیا تھا اوسکو ایک ظرف نقرہ مین رکھتے تھے اور جب کوئی اوسکو پہنتا وہ بہت کشادہ ہوجاتا تھا۔ جب قافلہ مصر سے روانہ ہوا اوسوقت یعقوبؑ مقام رملہ یا فلسطین شام مین تھے اور یوسفؑ مصر مین۔ یعقوبؑ نے کہا مجھکو یوسفؑ کی بو آتی ہی۔ یعنی بوے بہشت جو اوس پیراہن سے اونکو شام مین پہونچی تھی۔ اور بسند معتبر منقول ہی کہ اسمٰعیل بن الفضل ہاشمی نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ جب فرزندان یعقوبؑ نے یعقوبؑ سے التماس کیا کہ اونکے لئے استغفار کرین حضرت یعقوبؑ نے کیون کہا کہ تمھارے لئے بعد اسکے اپنے پروردگار سے آمرزش طلب کرونگا اور اوسوقت اونکی طلب مغفرت سے انکار کیا حالانکہ فرزندان یعقوبؑ نے جب یوسفؑ سے کہا تھا کہ خدا نے ہم مین سے تمکو اختیار کیا ہے اور ہم خطا کار تھے حضرت یوسف نے کہا آج کے روز تمپر کسی طرح کی ملامت نہین خدا تمکو بخشش دیتا ہی۔ حضرت نے فرمایا اسلئے کہ جوانون کا دل بڈھون کے دل سے زیادہ نرم ہوتا ہی اور اسکے علاوہ فرزندان یعقوبؑ کا گناہ یوسفؑ سے متعلق تھا اور یعقوبؑ سے اوسکا تعلق یوسفؑ کے سبب تھا اسلیئے یوسفؑ نے اپنا حق عفو کرنے مین پیش قدمی کی اور یعقوبؑ نے اس

بارہ مین تاخیر کی اسلیئے کہ اونکا عفو کرنا گویا دوسرے کا حق عفو کرنا تھا اور یعقوبؑ نے اونکی طلب مغفرت مین صبح جمعہ تک تاخیر کی تھی۔ اور بسند معتبر بسیار حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرت یوسفؑ جب حضرت یعقوبؑ کے استقبال کے لیئے بیرون شہر گئے اور باہم ملاقات ہوئی یعقوبؑ پیادہ ہوئے مگر یوسفؑ شوکت بادشاہی کے سبب پیادہ نہوئے اور ہنوز معانقہ سے فارغ نہوئے تھے کہ جبرئیلؑ حضرت یوسفؑ پاس آئے اور خدا کی جانب سے خطاب عتاب آمیز لاکر کہا ای یوسفؑ حق تعالی فرماتا ہی کہ ملک بادشاہی تمکو اس امر سے مانع ہوئی کہ میرے بندہ شائستہ کی تعظیم کے لئے پیادہ ہو جو کہ میرا صدیق ہی۔ اب تم اپنا ہاتھ کھول دو جب ہاتھ کھولا اونکی ہتیلی سے اور دوسری روایت کے مطابق اونکی اونگلیون سے ایک نور باہر نکل گیا۔ یوسفؑ نے کہا اے جبرئیلؑ یہ نور کیا تھا۔ کہا یہ نور پیغمبری تھا اب تمھارے صلب سے کوئی پیغمبر پیدا نہوگا اور یہ اس امر کی عقوبت ہی جو بنسبت یعقوبؑ کے تمسے صادر ہوا یعنی اونکی تعظیم کے لئے پیادہ نہوئے۔ مؤلف فرماتے ہین۔ بعض محدثین تقیہ پر محمول ہین اسلیئے کہ یہ مضمون طریق عامہ مین منقول و مشہور ہے اور ممکن ہے کہ آنحضرتؑ کا پیادہ نہونا بسبب نخوت و تکبر کے نہ رہا ہو بلکہ ملک و سلطنت کی مصلحت اس امر کی مقتضی رہی ہو۔ مگر اسلیئے کہ حضرت یعقوبؑ کی رعایت ملک و سلطنت کی مصلحت کی رعایت سے اولی تھی۔ پس اس صورت مین ترک اولے اور فعل مکروہ حضرت یوسفؑ سے صادر ہوا اور اسکے سبب مورد عتاب ہوئے۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرت یوسفؑ کے بادشاہ ہونے کے بعد جب زلیخا آنحضرتؑ کے دروازے پر آئی اور داخل ہونیکی اجازت چاہی۔ لوگون نے کہا ہم ڈرتے ہین کہ مبادا جب تجھکو اونکے روبرو لیجائین اون مکروہات کے سبب جو تجھسے اونکی نسبت واقع ہوئے ہین وہ تجھپر غضبناک ہون۔ زلیخا نے کہا جو خدا سے ڈرتا ہی مین اوس سے نہین ڈرتی اور جب یوسفؑ کے سامنے آئی یوسفؑ نے پوچھا اے زلیخا تیرا رنگ کیون متغیر ہو گیا زلیخا نے کہا اوس خدا کی حمد کرتی ہون جسنے اپنی معصیت کے سبب بادشاہون کو غلام اور اپنی اطاعت کی برکت سے غلامون کو بادشاہی کا مرتبہ عطا فرمایا۔ یوسفؑ نے پوچھا وہ ارادہ جو تونے میری نسبت کیا تھا اوسکا کیا سبب تھا۔ کہا تمھارا حسن و جمال جسکا مثل و مانند نہین۔ یوسفؑ نے کہا تیرا کیا حال ہوتا اگر تو اوس پیغمبر کو دیکھتی جو زمانہ آخر مین مبعوث ہوگا اور اوسکا اسم شریف محمدؐ ہی وہ مجھسے زیادہ خوش رو اور خوشخو اور سخی ہوگا۔ زلیخا نے کہا اے یوسفؑ تمنے سچ کہا۔ پوچھا تجھے کیونکر معلوم ہوا کہ مین نے سچ کہا اوسنے جواب دیا اسلیئے کہ جب وہ نام مبارک تمھاری زبان پر جاری ہوا اونکی دوستی خود بخود

میرے دل مین پیدا ہوئی - حق تعالے نے حضرت یوسفؑ پر وحی نازل فرمائی کہ زلیخا سچ کہتی ہے اور اب مین زلیخا کو دوست رکھتا ہون کہ وہ میرے حبیب محمدؐ کو دوست رکھتی ہے - پھر حضرت یوسفؑ کو حکم دیا کہ زلیخا کے ساتھ نکاح کرین - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ اس اُمت کے مخالفین جو خنازیر سے مشابہ ہین قائم آل محمدؐ کے نظر مردم سے پوشیدہ رہنے مین کیون استبعاد کرتے ہین بدرستیکہ برادران یوسفؑ پیغمبرون کی اولاد تھے اور یوسفؑ سے خرید و فروخت کا معاملہ کیا اور اونسے ہمکلام بھی ہوے اور پھر اونکے بھائی تھے مگر اونکو نہ پہچان سکے جب تک کہ خود حضرت یوسفؑ نے ظاہر نہ کیا کہ مین یوسفؑ ہون - اور یہ جماعت ملعونہ اس امر کو کیون انکار کرتی ہے کہ اگر خدا کو کسی وقت منظور ہو اپنی حجت کو نظر خلق سے پنہان رکھے - بتحقیق کہ یوسف مصر کے بادشاہ تھے اونکے اور اونکے پدر بزرگوار کے درمیان اٹھارہ روز کی راہ تھی اگر خدا چاہتا کہ حضرت یوسفؑ اپنے مقام سے حضرت یعقوبؑ کو اطلاع دین اس امر پہ قادر تھے واللہ کہ حضرت یعقوبؑ اور اونکے فرزند بشارت حاصل ہونے کے بعد جنگل کی راہ سے نو دن مین داخل مصر ہوے تھے - پس اگر حق تعالے اپنی حجت کی نسبت اسیطرح عمل کرے جیسا کہ حضرت یوسفؑ کی نسبت کیا یعنے خلائق کے شہرون اور بازارون مین پھرین اور اونکے فرش و بساط پر قدم رکھین مگر وہ لوگ اونکو نہ پہچان سکین جب تک کہ خدا حکم نہ دے کہ وہ خود اپنے کو ظاہر کرین جیسا کہ حضرت یوسف نے حصول اجازت کے بعد اپنے بھائیون سے کہا - آیا تم جانتے ہو کہ تمنے یوسفؑ سے کیا کیا تھا - پس اس گروہ کا انکار اس امر سے کیونکر جائز و درست ہو سکتا ہے - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ جب فرزندان یعقوبؑ نے یوسفؑ کو اپنے ہمراہ لیجانا چاہا یعقوبؑ نے اونسے کہا مین ڈرتا ہون کہ گرگ اوسکو کھا جائے - گویا اپنے فرزندون کو عذر سے آگاہ کر دیا اور آخر اونھون نے یہی عذر پیش کیا - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ ایک اعرابی حضرت یوسفؑ کی خدمت مین کھانا کھانے آیا جب وہ فارغ ہو چکا یوسفؑ نے اوس سے پوچھا کہ تیرا مکان کہان ہے اوسنے کہا فلان مقام مین - فرمایا جب تو فلان جنگل مین پہونچنا وہان ندا کرنا - ای یعقوبؑ - ایک شخص جلیل القدر صاحب حُسن و جمال تیرے پاس آیگا اوس سے کہنا - مین نے ایک شخص کو مصر مین دیکھا ہے اوسنے تمکو بعد سلام کے کہا ہے کہ تمھاری امانت خدا کے پاس ہے اور ضائع نہوگی - جب وہ اعرابی اوس جنگل مین پہونچا اپنے غلامون سے کہا اونٹون کی حفاظت کرو اور خود اوسنے یعقوبؑ کو ندا کی ناگاہ ایک شخص نابینا بلند قامت و فربہ اور خوبصورت

نظر آیا جو دیوارون کو ٹٹولتا اوسکی طرف آتا تھا اعرابی نے پوچھا تم یعقوبؑ ہو - کہا ہان - اوسنے
یوسفؑ کا پیام پہونچایا حضرت یعقوبؑ وہ پیام سنکر گر پڑے اور بیہوش ہو گئے - جب ہوش مین
آئے کہا اے اعرابی تو کوئی حاجت خدا کی درگاہ مین رکھتا ہی - اوسنے کہا ہان میرے پاس مال
کثیر جمع ہی اور اپنی چچیری بہن سے نکاح کیا ہی مگر اوس سے کوئی فرزند پیدا نہین ہوتا مین چاہتا ہون
خدا سے دعا کرو کہ مجھکو فرزند عطا کرے یعقوبؑ نے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد اوسکے
واسطے دعا کی - حق تعالےٰ نے اوسکی زوجہ کو چار حمل سے آٹھ فرزند عطا فرمائے یعنی ہر بار دو پسر
جوڑوان پیدا ہوئے - اور اوسیوقت سے یعقوبؑ کو یقین ہوا کہ یوسفؑ زندہ ہین اور حق تعالیٰ
یوسفؑ کو غائب ہونے کے بعد پھر اونکے لئے ظاہر کریگا اور ہمیشہ اپنے فرزندون سے کہتے تھے کہ مین
لطف خدا سے اوس چیز کو جانتا ہون جسکو تم نہین جانتے - مگر وہ سب دروغ اور ضعف عقل
کی نسبت حضرت یعقوبؑ سے دیتے تھے اور جبکہ حضرت یوسفؑ کے پیراہن کی بو اونکو پہونچی اوسوقت
کہا کہ مین یوسفؑ کی بو سونگھتا ہون اگر مجھکو دروغ و ضعف عقل کے ساتھ نسبت نہ دو - یہودا
نے کہا خدا کی قسم ہی کہ تم گمراہی قدیم مین ہو - مگر جسوقت بشیر آیا اور وہ پیراہن حضرت یعقوبؑ
کے منھ پر ڈالا اور اونکی آنکھین روشن ہو گئین حضرت یعقوبؑ نے کہا مین نے تمسے نہین کہا تھا
کہ مین خدا کی جانب سے اوس چیز کو جانتا ہون جسکو تم نہین جانتے - اور شیخ ابن بابویہ رحمہ نے
اس حدیث کے ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہی کہ اس امر کی دلیل کہ یعقوبؑ کو حیات یوسفؑ کا علم
حاصل تھا اور خدا نے محض امتحان کے لئے یوسفؑ کو اونسے پنہان کیا تھا یہ ہی کہ جب فرزندان
یعقوبؑ اونکے پاس روتے ہوئے پھر آئے اونسے پوچھا تم کیون روتے اور واویلا کہتے ہو اور
مین اپنے حبیب یوسفؑ کو تم مین نہین دیکھتا ہون - کہا یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا - ہم یہ پیراہن اوسکا
لائے ہین - فرمایا میری طرف پھینک دو پھر اوس پیراہن کو اوٹھا کر اپنے منھ پر رکھا اور بیہوش
ہو گئے - جب ہوش مین آئے اپنے فرزندون سے کہا تم کہتے ہو کہ میرے حبیب یوسفؑ کو بھیڑیا
کھا گیا - کہا ہان - فرمایا پھر اوسکے گوشت کی بو پیراہن سے کیون نہین آتی اور یہ پیراہن کیون تمام
ہے اور کہین سے چاک نہین ہوا مگر تم بیٹے پر تہمت لگاتے ہو میرا فرزند مظلوم ہوا ہی اور تمہین نے
کوئی مکر اوسکے ساتھ کیا ہی - حضرت یعقوبؑ اوس رات کو اون سب سے منھ پھیر کر یوسفؑ پر نوحہ
کرتے اور کہتے تھے میرے حبیب یوسفؑ کو مجھسے چھین لیا مجھکو سب فرزندون مین سے اپنے لیئے
اختیار کیا تھا - میرے حبیب یوسفؑ کو مجھسے دور کیا مین اوسی سے اپنے تمام فرزندون مین سے امید

رکھتا تھا۔ میرے حبیب یوسفؑ کو مجھسے دور کیا مین جسکے سر کے نیچے دہنا ہاتھ اور منھ پر بایان
ہاتھ رکھا کرتا تھا۔ میرے حبیب یوسفؑ کو مجھسے دور کیا جو میری وحشت و تنہائی کا مونس تھا
اے میرے حبیب یوسفؑ کاش مین جانتا کہ کس پہاڑ پر تجھکو پھینک دیا ہے یا کس دریا مین غرق
کیا ہے اے میرے حبیب یوسفؑ کاش مین تیرے ہمراہ ہوتا کہ جو بلا تجھپر آئی ہے مجھپر بھی آتی
اور بسند معتبر ابو بصیر سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ یوسفؑ کی مفارقت مین یعقوبؑ
کا حزن واندوہ حد سے زیادہ ہوا اور اسقدر روے کہ آنکھین نابینا ہو گئین اور پریشانی
و محتاجی بھی اونکو عارض ہوئی ہر سال اپنے اہل و عیال کے لیے مصر سے دو مرتبہ گندم طلب کرتے تھے
یعنی سردی گرمی مین۔ ایک بار اپنے چند فرزندون کو مایۂ قلیل کے ساتھ مصر کیطرف روانہ کیا اور
وہ ایک گروہ کے ہمراہ جو مصر کو جاتے تھے روانہ ہوے۔ یہ حال اوس وقت کا ہے جبکہ عزیز مصر نے
حکومتِ مصر حضرت یوسفؑ کے سپرد کر دی تھی۔ جب یوسفؑ کی خدمت مین پہونچے یوسفؑ نے اونکو
پہچانا مگر وہ یوسفؑ کو ہیبت و عزت پادشاہی کے سبب نہ پہچان سکے۔ یوسفؑ نے اونسے کہا تم
اپنے رفیقون سے پہلے اپنا مایہ لاؤ اور ملازمون کو حکم دیا کہ انکو غلہ جلد دین اور پیمانہ بھی پورا نا دین
جب فارغ ہوے اونکے مایہ کو بے اطلاع اونکے بار مین رکھوا دیا۔ پھر یوسفؑ نے اپنے بھائیون سے
پوچھا مین نے سنا ہے کہ تمھارے باپ کے اور دو فرزند تھے وہ کیا ہوے۔ کہا اونمین جو بڑا تھا
اوسکو بھیڑیا کھا گیا اور چھوٹے کو ہم اپنے پدر کے پاس چھوڑ آئے ہین اسلیئے کہ ہمارے پدر بزرگوار
اوسکو اپنے سے جدا نہین کرتے اور ہمیشہ اوسکے لیئے خائف رہتے ہین۔ یوسفؑ نے کہا مین چاہتا
ہون کہ جب تم پھر غلہ خرید کرنے آؤ اوسکو بھی اپنے ہمراہ لاؤ۔ اور اگر اوسکو ہمراہ نہ لاؤگے تمکو غلہ
نہ دونگا اور اپنے سامنے نہ بلاؤنگا یوسفؑ کے بھائی جب حضرت یعقوبؑ کے پاس پہونچے اور اپنے
بار و متاع کو کھول کر دیکھا کہ اونکا سرمایہ بھی غلہ مین رکھ دیا ہے یعقوبؑ سے کہا یہ ہمارا سرمایہ ہے جو
ہمکو واپس کر دیا ہے اور ایک بار شتر دوسرون سے زیادہ ہمکو دیا ہے ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ
روانہ کرو تاکہ پھر غلہ لائین اور ہم اوسکی حفاظت کرنے والے ہین۔ جب چھ مہینے کے بعد پھر آذوقہ
کی ضرورت ہوئی یعقوبؑ نے اپنے چند فرزندون کو باسرمایۂ قلیل مصر کی طرف بھیجا اور بنیامین کو
بھی اونکے ہمراہ روانہ کیا اور اونسے پیمانِ خدا لیا کہ جب تک اونکا اختیار باقی رہے اوسکو ضرور
پھیر لائین۔ جب حضرت یوسفؑ کی مجلس مین داخل ہوے پوچھا بنیامین بھی تمھارے ہمراہ آیا ہے
کہا ہان اور وہ ہمارے بار و اسباب کے پاس ہے فرمایا اوسکو یہان لاؤ۔ جب بنیامین کو لائے حضرت

یوسف مسند بادشاہی پر بیٹھے ہوے تھے - فرمایا بنیامین تنہا آئے اور اوسکے بھائی اوسکے ہمراہ نہین بنیامین
جب اونکے پاس آیا اوسکو اپنے سینہ سے لپٹا کر روئے اور کہا مین تیرا بھائی یوسف ہون اور
بسبب مصلحت کے جو امر تیری نسبت تجویز کرون اوس سے آزردہ خاطر نہو اور جو مین نے تجھسے
کہا ہے اپنے بھائیون کو اوسکی اطلاع نہ دے اور خائف و اندوہناک نہو - بعد اسکے بنیامین کو اپنے
بھائیون کے پاس بھیجدیا اور اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ اولاد یعقوبؑ جو سرمایہ لائے ہین اوسکو
لیکر بہت جلد غلہ اونکو دیدو اور جب غلہ دینے سے فارغ ہو اوسوقت پیمانہ کو بنیامین کے بار
مین پوشیدہ کردو - جب ملازمون نے حکم کے مطابق عمل کیا یوسفؑ نے اونکو رخصت کیا اور وہ سب
اپنے بار باندھکر رفیقون کے ہمراہ روانہ ہوے حضرت یوسفؑ نے اپنے ملازمون کے ساتھ اونکے پیچھے
چلے اور اونسے ملحق ہوکر ندا کی اے اہل قافلہ تم چور ہو - پوچھا کیا چیز گم ہو گئی - ملازمان یوسفؑ نے
کہا بادشاہ کا پیمانہ گم ہو گیا ہے تم مین سے جو شخص وہ پیمانہ ہمکو دیگا ہم ایک بار شتر گندم اوسکو دینگے
جب اونکے بار تلاش کئے گئے وہ پیمانہ بنیامین کے بار سے نکلا - یوسفؑ نے بنیامین کو گرفتار کرکے
قید کیا اور اوسکے بھائیون نے اوسکی خلاصی مین جسقدر سعی و کوشش کی کچھ مفید نہوئی آخر مایوس ہوکر
حضرت یعقوبؑ کے پاس پھر آئے اور جو حال گذرا تھا بیان کیا حضرت یعقوب اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ کہکر بہت روئے اور اونکا حزن و اندوہ زیادہ ہو گیا یہانتک کہ اونکی پشت خمیدہ
ہوئی اور دنیا نے بھی یعقوبؑ و آل یعقوبؑ سے بیوفائی کی آذوقہ تمام ہو گیا اور پریشانی و محتاجی
عارض ہوئی اوسوقت یعقوبؑ نے اپنے فرزندون سے کہا جاؤ اور یوسفؑ اور اوسکے بھائی کو تلاش
کرو اور خدا کی رحمت سے ناامید نہو وہ لوگ مایۂ قلیل لیکر مصر کی طرف روانہ ہوے حضرت یعقوبؑ نے
عزیز مصر کو ایک نامہ بھی لکھا کہ اوسکو اپنے اور اپنے فرزندون کے حال پر مہربان کرین اور فرمایا کہ
مایہ دینے سے پہلے یہ نامہ عزیز کو دو - اوس نامہ مین یہ لکھا تھا - بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ایک نامہ
عزیز مصر کے نام ہے جو عدالت کرنے والا اور وزن و پیمانہ پورا دینے والا ہے یعقوبؑ فرزند اسحقؑ
فرزند ابراہیم خلیل خدا کیطرف سے جنکے جلانے کو نمرود نے ہیزم و آتش جمع کی مگر خدا نے آگ اونکے
لئے سرد و سلامت کردی اور اونکو اوس سے نجات دی - اے عزیز آگاہ ہو کہ ہم خانوادہ قدیم ہین
اور ہمیشہ خدا کیطرف سے ہمپر بلا نازل ہوتی ہے تاکہ نعمت و بلا مین ہمارا امتحان کرے - بیس برس
سے پے در پے مجھپر مصیبتین نازل ہوتی ہین سب مصیبتون سے پہلے یہ مصیبت عارض ہوئی کہ میرا
ایک فرزند تھا جسکا نام مین نے یوسف رکھا تھا اور وہ تمام فرزندون مین سب سے میری خوشی کا باعث اور

میرا برگزیدہ اور میرا میوۂ دل تھا اوسکے برادرانِ پدری نے مجھسے سوال کیا کہ یوسف کو اونکے ہمراہ
بھیجون کہ خوشی خوشی کھیلے - مین نے اوسکو وقتِ صبح اونکے ہمراہ بھیجا وہ سب عشا کے وقت روتے
ہوئے پھرے اور اوسکا پیراہن باخونِ دروغ میرے پاس لاکر کہا اوسکو بھیڑیا کھا گیا - اوسکی مفارقت
مین میرا حزن شدید اور اوسکی دوری مین میرا گریہ زیادہ ہوگیا - یہانتک کہ اس اندوہ سے میری
آنکھین سفید ہوگئین - یوسف کا اور ایک بھائی اوسکی خالہ کے بطن سے تھا مین اوسکو بہت دوست
رکھتا تھا اور وہ میرا مونس تھا جب یوسف کو یاد کرتا تھا اوسکو اپنے سینہ سے لپٹاتا تھا اور میرا اندوہ
کسی قدر کم ہوجاتا تھا اے عزیز اوسکے بھائیون نے مجھسے کہا کہ تو نے اوسکا حال انسے پوچھا اور حکم
دیا ہے کہ اوسکو تیرے پاس لائین اور اگر نہ لائینگے اونکو گندم نہ دیگا - پس مین نے اونکے ہمراہ اوسکو
روانہ کیا کہ ہمارے لیئے گندم لائین - یہ سب پھر آئے مگر اوسکو اپنے ہمراہ نہ لائے اور کہا اوسنے پادشاہ کا
پیمانہ چرالیا ہے - اے عزیز ہم اوس خاندان سے ہین جو کہ چوری نہین کرتے تو نے اوسکو قید رکھکر میرا
دل دردناک کیا اور اوسکی مفارقت مین میرا اندوہ ایسا شدید ہوا کہ پشت خمیدہ اور میری مصیبت
عظیم ہوگئی باوجود اون تمام مصیبتون کے جو پے درپے مجھپر نازل ہوئی ہین - اے عزیز مجھپر احسان کر
اور اوسکو قید سے رہا کرکے میری طرف بھیج دے اور اپنی جوانمردی سے بہ نرخ ارزان بہت اچھے
گیہون بھی میرے لیئے روانہ کر اور آلِ یعقوب کو مصر سے بہت جلد واپس کردے - جب فرزندان یعقوب
روانہ ہوئے اور یہ نامہ بھی اپنے ساتھ لیگئے اوسوقت جبرئیل یعقوب کے پاس آئے اور کہا اے یعقوب
تمھارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ تمنے جن مصیبتون کا اظہار عزیز مصر سے کیا ہے کسنے اون مصیبتون
مین تمکو مبتلا کیا - عرض کی خداوندا تو نے از روے عقوبت و تادیب مجھے اون بلاؤن مین مبتلا کیا
ہے - حق تعالے نے فرمایا آیا میرے سوا کوئی دوسرا بھی یہ قدرت رکھتا ہے کہ وہ بلا تجسے دفع کرے -
عرض کی نہین اے پروردگار - فرمایا پھر تمنے مجھسے شرم نکی جو میری مصیبت کی شکایت میرے سوا
دوسرے کے روبرو بیان کی مجھسے کیون نہ استغاثہ کیا اور میری بلا کی شکایت مجھسے کیون نکی یعقوب
نے کہا خداوندا تجھسے آمرزش کا خواستگار ہون تیری درگاہ مین توبہ کرتا ہون اور اپنے حزن و اندوہ
کی شکایت بھی تجھسے کرتا ہون - حق تعالے نے فرمایا اب مین نے تمھارے اور تمھارے فرزندان
خطاکار کی تادیب انتہا کو پہونچادی - اے یعقوب مصیبتون کے نازل ہونے کے وقت اگر تم مجھسے
شکایت اور اپنے گناہون سے میری درگاہ مین توبہ و استغفار کرتے مین اون بلاؤن کو مقدر کرنے
کے بعد ضرور تمسے دفع کرتا - مگر شیطان نے میری یاد تمھارے دل سے محو کردی اور تم میری رحمت سے

ناامید ہوگئے حالانکہ مین بخشنے والا اور کریم ہون اور اون بندون کو دوست رکھتا ہون جو توبہ و
استغفار کرتے ہین اور اون چیزون کے مجھسے خواستگار ہوتے ہین جو میرے پاس ہین یعنے رحمت
و آمرزش - اے یعقوبؑ مین یوسفؑ اور اوسکے بھائی کو پھر تمھارے پاس پہونچاتا ہون اور تمھارا مال
و گوشت و خون جو تلف ہو گیا ہے وہ پھر تمکو عطا کرتا ہون تمھاری آنکھین روشن اور تمھاری پشت
خمیدہ کو درست کرتا ہون اب تمھارا دل خوش اور تمھاری آنکھین روشن رہین - جو کچھ مین نے
تمھاری نسبت کیا ہے وہ میری تادیب تھی پس میرے ادب کو قبول کرو - فرزندان یعقوبؑ کی کیفیت
یہ ہے کہ وہ سب جب یوسفؑ کے پاس پہونچے یوسف تخت پادشاہی پر بیٹھے تھے کہا اے عزیز ہمکو
اور ہمارے اہلبیت کو پریشانی و بدحالی لاحق ہوئی ہے ہم سرمایہ قلیل اپنے ہمراہ لائے ہین ہمکو وزن
بھی پورا دو اور بنیامین ہمارے چھوٹے بھائی کو بھی بطریق تصدق رہا کرو - اور یہ نامہ ہمارے پدر
بزرگوار کا ہے جو تمکو لکھا ہے اور اسمین بنیامین کی سفارش لکھی ہے اور تمسے سوال کیا ہے کہ اونپر
احسان کرو اور اونکے فرزند کو اونکے پاس بھیج دو - یوسفؑ نے یعقوبؑ کا نامہ لیا اور اوسکو بوسہ
دیکر آنکھون پر رکھا اور باواز بلند رونے لگے تا اینکہ جو پیراہن پہنے ہوئے تھے وہ آنسوؤن سے بھیگ
گیا اوسوقت اپنے بھائیون سے کہا کہ مین یوسف ہون - یوسفؑ کے بھائیون نے کہا ہم مین سے خدانے
تمکو اختیار کیا ہے آج کے روز پھر عقوبت اور ہمکو رسوا نکرو اور ہمارے گناہ عفو کرو - یوسفؑ نے
کہا آج کے روز تمپر کوئی سرزنش نہین خدا تمکو بخش دیگا یہ میرا پیراہن لیجاؤ جو میرے آنسوؤن
سے بھیگ گیا ہے اور میرے پدر بزرگوار کے منھ پر ڈالو میری بو جب اونکے مشام مین پہونچیگی انکی
آنکھین روشن ہو جائینگی پھر اپنے تمام اہلبیت کو اپنے ہمراہ لاؤ - یوسفؑ نے اوسی دن انکی کارسازی
کی اور جس چیز کی اونکو احتیاج تھی وہ عطا کرکے اونکو یعقوب کیطرف روانہ کیا - جب وہ قافلہ مصر
سے باہر نکلا یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کی بو سونگھی اور جو فرزند اونکے پاس تھے اونسے فرمایا مین یوسفؑ
کی بو سونگھتا ہون - فرزندان یعقوبؑ اون حالات کے سبب جو یوسفؑ سے مشاہدہ کئے تھے اور اوس
بادشاہی کی وجہسے جو خدا نے یوسفؑ کو عطا فرمائی تھی اور اوس منزلت کے باعث جو سلطنت یوسفؑ
کی وجہسے اونکو حاصل ہوئی تھی بہایت فرحت و سرور کے ساتھ بتعجیل راہ طے کرتے تھے پس نو دن
مین مصر سے اوس جنگل مین پہونچے جہان حضرت یعقوبؑ رہتے تھے - جسوقت بشیر آیا اور وہ پیراہن
حضرت یعقوبؑ کے روے مبارک پر ڈالا اونکی آنکھین روشن ہو گئین - پوچھا بنیامین کہان ہے -
کہا نہایت راحت و آرام سے اپنے بھائی پاس ہے - یعقوبؑ نے خدا کا حمد اور سجدۂ شکر ادا کیا اور اونکی

آنکھیں روشن اور پشت خمیدہ راست ہوگئی۔ پھر اپنے فرزندون سے فرمایا اسی دن سامان سفر مہیا کرکے یہان سے روانہ ہو۔ یوسفؑ کے بھائیون نے بہت جلد سامان سفر درست کیا اور حضرت یعقوبؑ اور یامیل خالۂ یوسفؑ کو ہمراہ لیکر مصر کیطرف روانہ ہوئے اور نو دن مین منزلین طے کرکے داخل مصر ہوئے۔ جب مجلس یوسف مین پہونچے یوسفؑ نے اپنے پدر بزرگوار کی گردن مین ہاتھ ڈال دئیے اور اونکے روے مبارک کے بوسے لیکر بہت روئے۔ پھر حضرت یعقوبؑ اور اپنی خالہ کو تخت پر بٹھاکر خود گھر مین گئے اور روغن خوشبو اپنے جسم پر مل کر سُرمہ لگایا اور لباس شاہانہ پہنکر اونکے پاس آئے جب یوسفؑ کو اس حال مین دیکھا سبنے از روے تعظیم یوسفؑ و شکر خداوند عالم سجدہ کیا اوسوقت یوسفؑ نے کہا یہ اوس خواب کی تعبیر ہے جو مین نے پیشتر دیکھا تھا۔ میرے پروردگار نے وہ خواب سچ کیا مجھکو زندان سے نجات دی اور تمکو میرے پاس پہونچایا بعد اسکے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیون کے درمیان فتنہ انگیزی کی تھی۔ بیس برس تک جو ایام مفارقت تھے یوسفؑ نے نہ روغن اپنے جسم پر ملا نہ سُرمہ لگایا نہ اپنا بدن معطر کیا نہ اونکے لب تک ہنسی آنے پائی نہ عورتون سے مقاربت کی تا اینکہ خدا نے آل یعقوبؑ کے تفرقہ کو بہ اجتماع مبتدل کیا اور یعقوبؑ و یوسفؑ اور برادران یوسفؑ کو پھر ایک جا جمع کیا۔ مؤلف فرماتے ہین۔ ظاہرا یہ حدیث اور دوسری حدیثین بھی اسپر دلالت کرتی ہین کہ مدت مفارقت یوسفؑ کی یعقوبؑ سے بیس سال تھی مگر مورخین و مفسرین نے اس بارہ مین اختلاف کیا ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ یوسفؑ کے خواب دیکھنے سے مصر مین یعقوبؑ کے ملنے تک اسی برس گذرے تھے۔ اور بعضون نے ستر برس اور بعضون نے چالیس برس اور بعضون نے اٹھارہ برس بھی کہا ہے۔ اور حسن بصری سے روایت کرتے ہین کہ یوسفؑ کو جب کنوین مین گرایا اونکی عمر سترہ برس کی تھی اور غلامی و اسیری و بادشاہی مین اسی برس گذرے پھر یعقوبؑ سے ملنے کے بعد تیس برس تک زندہ رہے بس اونکی تمام عمر ایکسو بیس برس کی تھی اور بعض روایات شیعہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مدت مفارقت بیس سال سے زیادہ تھی۔ اور اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بنیامین مادر یوسفؑ کے بطن سے نہ تھے بلکہ اونکی خالہ کے بطن سے تھے اور اکثر مفسرون کا بھی یہی قول ہے اور کہتے ہین کہ قرآن مین جو یہ وارد ہوا ہے کہ یوسفؑ نے اپنے پدر و مادر کو تخت پر بٹھایا یہ علی سبیل مجاز واقع ہوا ہے اور اس سے پدر و خالہ مراد ہین اور جیسا کہ عم کو پدر کہتے ہین اوسیطرح خالہ کو بھی مادر کہتے ہین۔ راحیل مادر یوسفؑ کی پیشتر رحلت ہو چکی تھی۔ بعضے کہتے ہین کہ خدا نے پھر راحیل کو

زندہ وکیا کہ خواب کی تعبیر سچ ہو اور بعضے کہتے ہین کہ اونکی مان اوسوقت تک زندہ تھین مگر قول اول اقوی ہی۔ چنانچہ دوسری حدیث معتبر مین منقول ہی کہ حضرت امام رضاؑ سے پوچھا کہ جسوقت یعقوبؑ یوسفؑ کے پاس آئے تھے کتنے فرزند اونکے ہمراہ تھے۔ فرمایا گیارہ۔ پھر پوچھا بیٹا مین مادر یوسفؑ کے بطن سے تھے یا اونکی خالہ کے بطن سے۔ فرمایا بلکہ خالہ کے بطن سے تھے۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب عزیز نے حضرت یوسفؑ کو زندان مین بھیجا حق تعالی نے خواب کی تعبیر اونکو سکھائی۔ اہل زندان جو خواب دیکھتے تھے حضرت یوسفؑ اوسکی تعبیر بیان فرماتے تھے جب ان دونون شخصون کے خواب کی تعبیر بیان کی اوسوقت باوجود یقین اپنی نجات کے لیے کہا میرا ذکر عزیز سے کر۔ اسلیے حق تعالے نے اونپر عتاب کیا اور فرمایا تم میرے سوا دوسرے سے متوسل ہوئے اب کئی برس تک زندان سے رہائی نہ پاؤگے۔ حضرت یوسفؑ بیس برس تک زندان مین رہے۔ اور اکثر روایات مین وارد ہوا ہی کہ سات برس تک زندان مین رہے۔ اور بسند موثق منقول ہی کہ لوگون نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ یعقوبؑ کے تمام فرزند پیغمبر تھے۔ فرمایا نہین ولیکن اسباط اور پیغمبرون کی اولاد تھی وہ سب دنیا سے سعادتمند اوٹھے اور اپنے اعمال پر متنبہ ہوکر توبہ کر چکے تھے۔ اور بسند صحیح منقول ہے کہ ہشام بن سالم نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ یوسفؑ کی مفارقت مین حضرت یعقوبؑ کا حزن و اندوہ کس حد تک پہونچا تھا۔ فرمایا ستر زنان فرزند مردہ کے برابر تھا۔ بعد اسکے فرمایا کہ جبرئیلؑ زندان مین یوسفؑ کے پاس آئے اور کہا حق تعالے نے تمھارا اور تمھارے پدر بزرگوار کا امتحان لیا اب تمکو اس زندان سے نجات دیگا۔ تم بحق محمدؐ و آل محمدؐ خدا سے سوال کرو کہ تمکو نجات دے۔ یوسفؑ نے کہا خداوندا مین بحق محمدؐ و آل محمدؐ تجھسے سوال کرتا ہون کہ بہت جلد مجھکو فراخی وکشادگی عنایت فرما اور اس محنت وبلا سے جسمین مبتلا ہون راحت عطا کر۔ جبرئیلؑ نے کہا اے صدیق تمکو بشارت ہو کہ حق تعالے نے مجھے یہ بشارت دینے کے لیے تمھارے پاس بھیجا کہ تین روز کے بعد تمکو زندان سے نجات دیگا اہل مصر کا پادشاہ کردیگا کہ تمام اشراف مصر تمھاری خدمت کرین اور تمھارے باپ اور بھائیون کو پھر تم سے ملاویگا پس اے صدیق تمکو بشارت ہو اور تم برگزیدۂ خدا اور فرزند برگزیدۂ خدا ہو۔ اوسی شب عزیز مصر نے وہ خواب دیکھا جس سے خائف ہوکر اپنے اصحاب سے بیان کیا مگر وہ لوگ اوسکی تعبیر بیان نکرسکے۔ اوسوقت اوس شخص کو جسنے زندان سے نجات پائی تھی حضرت یوسفؑ کا خیال آیا اوسنے بادشاہ سے کہا اے بادشاہ مجھے زندان مین جانے کی اجازت دے وہان ایک شخص ہی جسکا مثل حلم وبردباری و تعبیر خواب مین کسی نے نہین دیکھا اور جبکہ تو نے مجھے اور فلان شخص کو غضبناک

ہوکر ہم دونون کو زندان مین بھیجا تھا وہان ہم دونون نے ایک ایک خواب دیکھا اور اوسنے اون
خوابون کی تعبیر بیان کی تھی اور اوسکی تعبیر کے مطابق تونے مجھے نجات دی اور اوسکو سولی پر لٹکایا
عزیز نے کہا اوسکے پاس جا اور میرے خواب کی تعبیر بھی اوس سے دریافت کر جب وہ شخص زندان
سے عزیز کے پاس آیا اور یوسفؑ کا پیغام بادشاہ سے کہا۔ بادشاہ نے کہا اوسکو میرے پاس لاؤ کہ
مین اوسکو اپنا برگزیدہ اور مقرب قرار دون۔ جب عزیز کا پیغام یوسفؑ سے بیان کیا حضرت
یوسفؑ نے فرمایا مین بادشاہ کے احسان و کرامت کی کیونکر امید رکھون حالانکہ میری بیگناہی اوسپر
ثابت ہونے کے بعد بھی اوسنے مدت دراز تک مجھے زندان مین قید رکھا۔ اوسوقت عزیز نے اون
عورتون کو بلاکر یوسفؑ کا حال اونسے دریافت کیا۔ سبنے کہا حاش للہ ہم اوسکے کسی کار بد سے آگاہ
نہین۔ عزیز نے اونکو زندان سے طلب کیا اور جب اونسے ہمکلام ہوا اونکی عقل و دانش بادشاہ کو
بہت پسند آئی۔ اوسنے کہا پہلے تم بیان کرو کہ مین نے کیا خواب دیکھا ہے پھر اوسکی تعبیر کہو۔ حضرت یوسفؑ
نے وہ خواب اور اوسکی تعبیر بادشاہ سے بیان کی۔ بادشاہ نے کہا اے یوسف تمنے سچ کہا اب یہ بتاؤ کہ
کون شخص ایسا ہے جو میرے لیے سات برس کے حاصل زراعت کو جمع کرکے اوسکی حفاظت کرسکے یوسفؑ
فرمایا حق تعالے نے مجھپر وحی نازل فرمائی کہ مین اس کام کی تدبیر کرونگا اور یہ کام مجھسے انجام پائیگا
بادشاہ نے کہا اے یوسف تم سچ کہتے ہو یہ انگشتر بادشاہی اور تخت و تاج سلطنت تمسے متعلق ہے
جسطرح منظور ہو انتظام کرو۔ حضرت یوسف اوس کام کیطرف متوجہ ہوے اور سالہاے ارزانی و
فراوانی مین حاصل زراعت مصر جمع کرکے غلہ کو خوشون سمیت جدا نکیا اور اوسیطرح کھلیانون مین باحتیاط
رکھ چھوڑا جب سالہاے قحط آئے وہ غلہ فروخت کرنا شروع کیا۔ پہلے سال طلا و نقرہ کے عوض
وہ غلہ فروخت کیا یہانتک کہ شہر مصر اور اوسکے اطراف و جوانب مین کوئی درہم و دینار باقی نرہا
جو یوسفؑ کے خزانہ مین داخل نہوا ہو۔ پھر دوسرے سال زیور و جواہر کے عوض فروخت کیا اور
جسقدر زیور و جواہر کہ اوس ملک مین تھا وہ سب یوسفؑ کے قبضہ مین آگیا۔ تیسرے سال حیوانات
و مواشی کے عوض فروخت کیا اور اونکے تمام حیوانات پر بھی قابض ہو گئے۔ چوتھے سال غلامون اور
کنیزون کے عوض فروخت کیا اور اوس ملک مین جتنے مملوک تھے اون سبکے مالک ہو گئے۔ پانچوین
برس مکانون اور دکانون کے عوض فروخت کیا اور اونپر بھی متصرف ہوے۔ چھٹے سال نہرون اور
کھیتون کے عوض فروخت کیا اور اونپر بھی قابض ہو گئے۔ ساتوین سال جب کوئی چیز اونکے پاس باقی
نرہی اوسوقت خود اونکو غلہ کے عوض خرید کیا۔ پس تمام اہل مصر و اطراف مصر یوسفؑ کے غلام

ہو گئے - بعد اسکے یوسفؑ نے بادشاہ سے پوچھا کہ ان تمام چیزون کے بارہ مین جو میرے پروردگار نے مجھکو عطا کی ہین تو کیا تجویز کرتا ہے - کہا جو تمھاری رائے و تجویز قرار پائے وہی مناسب بہتر ہے اور تم انکے مالک و مختار ہو - یوسفؑ نے کہا اے بادشاہ خدا کو اور تجھے گواہ کرتا ہون کہ مین نے تمام اہل مصر کو آزاد کیا اور اونکے اموال اور کنیز و غلام بھی اونکو بخش دیئے اور یہ انگشتر و تاج و تخت بادشاہی بھی تجھکو پھیرے دیتا ہون - اس شرط پر کہ جس طریقہ سے مین نے انکے ساتھ سلوک کیا ہی تو بھی اوسیطرح سلوک کرے اور میرے حکم کے مطابق انکے درمیان حکم جاری کرے اسلئے کہ میرے سبب سے خدا نے انکو نجات دی ہی - بادشاہ نے کہا میرا دین اور میرا فخر بھی یہی ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ خدا واحد و یکتا ہی اور اوسکی خدائی مین اوسکا کوئی شریک نہین - اور گواہی دیتا ہون کہ تم اوسکے بھیجے ہوئے اور پیغمبر ہو - بعد اسکے باپ اور بھائیون سے حضرت یوسفؑ کی ملاقات واقع ہوئی - اور بسند صحیح منقول ہی کہ محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ حضرت یعقوبؑ نے مصر مین پہونچنے کے بعد کتنے برس تک یوسفؑ کے ہمراہ زندگی بسر کی - فرمایا دو سال - پھر پوچھا اوسوقت حجت خدا زمین پر حضرت یعقوبؑ تھے یا حضرت یوسفؑ فرمایا حجت خدا یعقوبؑ اور یوسفؑ بادشاہ تھے جب یعقوبؑ نے رحلت کی یوسفؑ اونکے جسد مقدس کو ایک تابوت مین رکھکر ملک شام کیطرف لیگئے اور بیت المقدس مین دفن کیا اور حضرت یعقوبؑ کے بعد یوسفؑ حجت خدا قرار پائے - پھر پوچھا حضرت یوسفؑ رسول و پیغمبر تھے - فرمایا ہان کیا تو نے نہین سنا جو خدا نے قرآن مین فرمایا ہی - مومن آل فرعون نے کہا کہ یوسفؑ بینات و معجزات کے ساتھ تمھاری طرف آئے اور تم اون مین ہمیشہ شک کرتے تھے یہانتک کہ جب وہ ہلاک ہوئے اوسوقت تم نے کہا انکے بعد خدا کسی رسول کو نہ بھیجے گا - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب یوسفؑ داخل زندان ہوئے اونکی عمر بارہ[۱۲] برس کی تھی اور اٹھارہ سال تک زندان مین رہے پھر زندان سے رہا ہونے کے بعد اسی برس زندہ رہے اور تمام عمر آنحضرتؑ کی ایک سو دس[۱۱۰] برس کی تھی - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ حضرت رسول خدا فرماتے تھے کہ یوسفؑ کی عمر ایک سو بیس[۱۲۰] برس کی تھی - اور یعقوبؑ کی بھی عمر اسیقدر تھی - اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ ایک شخص قوم عاد کا بقیہ تھا جو اوس فرعون کے زمانے تک زندہ رہا جسکی عہد مین حضرت یوسفؑ تھے - اوس عہد کے لوگ اوسکو بہت آزار دیتے اور اوسپر پتھر مارا کرتے تھے آخر وہ شخص فرعون پاس آیا اور کہا لوگون کے شر سے مجھے امان دے کہ تجھسے وہ حالات عجیب و غریب

بیان کرون جسکو مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے اور سواے راست کے کبھی دروغ نکلو نگا۔ فرعون نے
اوسکو امان دیکر اپنا مقرب قرار دیا۔ وہ شخص ہمیشہ بادشاہ کی مجلس مین بیٹھتا اور اخبار گذشتہ
اوس سے بیان کرتا تھا۔ تا اینکہ فرعون اوسکی راستی کلام کا معتقد ہوا۔ حضرت یوسفؑ سے بھی کبھی
کوئی حرف دروغ نہین سُنا تھا اور اوس عادی کا بھی کوئی دروغ اوسپر ظاہر نہوا تھا۔ ایک روز
فرعون نے یوسفؑ سے کہا آیا تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو تم سے بہتر ہو۔ فرمایا ہان میرے پدر بزرگوار
حضرت یعقوبؑ مجھسے بہتر ہین۔ جب یعقوبؑ مجلس فرعون مین داخل ہوے فرعون کی تحیت
ادا کی جسطرح بادشاہون کے لیے مقرر ہے فرعون نے اونکی عزت و توقیر کی پھر اونکو اپنے قریب بلا کر یوسف
سے زیادہ اونکا اکرام و احترام کیا۔ پھر یعقوبؑ سے پوچھا اسوقت تمھاری عمر کتنی ہے۔ فرمایا ایک سو
بیس برس کی۔ عادی نے کہا یہ دروغ کہتے ہین۔ یعقوبؑ ساکت ہوگئے مگر عادی کا یہ کلام فرعون
پر بہت گران گذرا۔ پھر فرعون نے حضرت یعقوبؑ سے پوچھا اے شیخ تمھاری عمر کتنی ہے۔ فرمایا
ایک سو بیس برس کی۔ پھر عادی نے کہا یہ دروغ کہتے ہین۔ اوسوقت حضرت یعقوبؑ نے کہا
خداوندا اگر یہ دروغ کہتا ہے اسکی داڑھی اسکے سینہ پر گرادے اوسیوقت عادی کے تمام ریش
کے بال اوسکے سینہ پر گرگئے فرعون یہ دیکھکر ڈر گیا اور یعقوبؑ سے کہا جسکو مین نے امان دی
تھی اوسپر تمنے کیون نفرین کی مین چاہتا ہون کہ پھر دعا کرو کہ تمھارا خدا اوسکی داڑھی پھر اوسکو
عنایت کرے۔ حضرت یعقوبؑ نے دعا کی اور اوسکی داڑھی مثل اول ہوگئی۔ عادی نے کہا مین نے
انکو ابراہیم خلیل اللہ کے ہمراہ دیکھا ہے اور اوس زمانے کو ایک سو بیس برس سے زیادہ عرصہ گذرا۔
یعقوبؑ نے فرمایا جسکو تو نے دیکھا وہ حضرت اسحقؑ تھے۔ عادی نے کہا تم کون ہو۔ فرمایا مین یعقوبؑ
بن اسحقؑ بن ابراہیم خلیل الرحمن ہون۔ عادی نے کہا تم سچ کہتے ہو مین نے اسحقؑ کو دیکھا تھا۔ فرعون نے
کہا تم دونون کا قول سچ تھا۔ اور بسند معتبر ابو ہاشم جعفری سے منقول ہے کہ کسی نے حضرت امام
حسن عسکریؑ سے پوچھا کہ برادران یوسفؑ نے جو یہ کہا تھا کہ اگر بنیامین نے دزدی کی ہے اوسکے
بھائی نے بھی پیشتر دزدی کی تھی۔ اسکے کیا معنی ہین۔ فرمایا یوسفؑ نے دزدی نہین کی تھی ولیکن
یعقوبؑ کے پاس ایک کمربند تھا جو ابراہیمؑ سے میراث مین ملا تھا جو کوئی وہ کمربند چراتا تھا اوسکو
اپنا غلام بناتے تھے اور جب وہ گم ہوتا تھا جبرئیلؑ خبر دیتے تھے کہ کسکے پاس اور کہان ہے تاکہ
اوس سے کمربند لیکر اوسکو اپنا غلام بنائین۔ وہ کمربند سارہ دختر اسحقؑ کے پاس رہتا تھا جو مادر
اسحقؑ کے ہمنام تھین اور سارہ یوسفؑ کو بہت دوست رکھتی تھین اور چاہتی تھین کہ اونکو اپنی

فرزندی مین لین اسلیئے وہ کمر بند یوسفؑ کے لباس کے نیچے باندھکر یعقوبؑ سے کہا کسی نے وہ کمر بند چرا لیا ہی۔ جبرئیلؑ آئے اور کہا اے یعقوبؑ وہ کمر بند یوسفؑ کے پاس ہے مگر مصلحتہائے الٰہی کے سبب سارہ کی تدبیر سے یعقوبؑ کو مطلع نکیا۔ یعقوبؑ نے جب تلاش کیا وہ کمر بند یوسفؑ کے پاس تھا اور حضرت یوسفؑ اوسوقت طفل صغیر سن تھے۔ سارہ نے کہا یوسف نے یہ کمر بند چرایا ہے اسلیئے مین زیادہ تر سزاوار ہون کہ یوسفؑ کو اپنا غلام قرار دون۔ یعقوبؑ نے کہا یہ تیرا غلام ہی بشرطیکہ اسکو فروخت نکرے اور کسی کو نہ بخشے۔ سارہ نے کہا مین نے قبول کیا بشرطیکہ یوسفؑ کو پھر مجھسے طلب نکرو اور مین ابھی وقت یوسف کو آزاد کرتی ہون۔ پھر سارہ نے یوسفؑ کو اونکے پدر بزرگوار سے لیکر آزاد کر دیا۔ ابو ہاشم کہتا ہی کہ اکثر میرے دل مین یہ خیال گذرتا تھا اور مین از روے تعجب اس فکر مین رہتا تھا کہ یعقوبؑ و یوسفؑ ایک دوسرے سے بہت قریب تھے پھر کیونکر یوسف کا حال حضرت یعقوبؑ سے مخفی رہا اور گریہ و اندوہ کے سبب اونکی آنکھین بے نور ہوگئین۔ حضرت نے از روے اعجاز ارشاد فرمایا اے ابو ہاشم مین اوس خیال سے خدا کی پناہ طلب کرتا ہون جو تیرے دل مین گذرتا ہی اگر خدا کو یعقوبؑ کا مطلع کرنا منظور ہوتا وہ اس امر پر قادر تھا کہ یوسفؑ و یعقوبؑ کے درمیان جتنے حجاب ہین وہ سب اوٹھا دے۔ کہ ایک دوسرے کو دیکھین و لیکن خدا کی مصلحت دوسری تھی اور اونکی ملاقات کے لیئے ایک وقت و مدت مقرر کی تھی اور خدا جو کچھ اپنے دوستون کے لئے تجویز کرتا ہی اوسی مین اونکی خیر و بہتری ہی۔ اور بسند معتبر منقول ہی کہ کسی نے حضرت صادقؑ سے اس قول خدا کی تفسیر پوچھی سب طعام فرزندان یعقوبؑ کے لیئے حلال تھے مگر وہ چیزین جنکو یعقوبؑ نے اپنے لیئے حرام قرار دین تھین۔ فرمایا حضرت یعقوبؑ جب اونٹ کا گوشت کھاتے تھے اونکو درد پہلو بشدت عارض ہوتا تھا اسلیئے یعقوبؑ نے اونٹ کا گوشت اپنے لیئے حرام قرار دیا اور حضرت موسیٰؑ پر توریت نازل ہونے سے پہلے یہ حال واقع ہوا تھا جب حضرت موسیٰؑ پر توریت نازل ہوئی موسیٰ نے نہ اوسکو حرام قرار دیا اور نہ اوسکو تناول کیا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ حضرت یوسفؑ نے ایک زن جمیلہ کی جو اونکے عہد مین تھی خواستگاری کی مگر اوسنے انکار کیا اور کہا بادشاہ کا غلام میری خواستگاری کرتا ہی۔ یوسفؑ نے پھر اوسکے پدر سے خواستگاری کی اوسنے جواب دیا وہ خود اس امر مین مختار ہی۔ اوسوقت یوسفؑ نے خدا کی درگاہ مین رو کر دعا کی اور اوسکے وصال کے طالب ہوے حق تعالےٰ نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ مین نے اوس عورت کا نکاح تجھسے کیا۔ یوسفؑ نے اون لوگون کے پاس پیام بھیجا کہ مین تمھاری ملاقات کو آتا ہون۔ جب اونھون نے قبول کیا حضرت

یوسف اوس عورت کے گھر مین تشریف لائے اور آپکے نور جمال سے وہ تمام گھر روشن ہو گیا اوس
عورت نے کہا یہ نہین ہے مگر فرشتہ گرامی۔ پھر یوسفؑ نے پانی طلب کیا خود اوس عورت نے بیش قیمتی
کی اور پانی کا جام اونکے روبرو لائی جب پانی پی چکے اوسنے بمزید اشتیاق وہ جام لیکر اپنے منھہ سے لگا لیا
یوسفؑ نے فرمایا صبر کر اور شتاب نہو تیرا مطلب حاصل ہوگا بعد اسکے اوس سے عقد کیا۔ اور دوسری
حدیث معتبر مین آنحضرت سے منقول ہے کہ جب یوسفؑ نے اوس شخص سے کہا کہ عزیز کے روبرو میرا
ذکر کرنا اوسوقت جبرئیل اونکے پاس آئے اور زمین پر ایک ٹھوکر ماری وہ زمین طبقہ ہفتم تک شق
ہو گئی۔ جبرئیل نے کہا اے یوسفؑ زمین ہفتم کی طرف دیکھو وہان کیا نظر آتا ہے۔ کہا ایک چھوٹا پتھر نظر
آتا ہے۔ جبرئیل نے وہ پتھر بھی شگافتہ کیا اور کہا دیکھو اس پتھر مین کیا چیز نظر آتی ہے۔ کہا ایک چھوٹا سا
کیڑا دیکھتا ہون۔ جبرئیل نے پوچھا اس کیڑے کا روزی دینے والا کون ہے۔ کہا خداوند عالم۔
جبرئیل نے کہا تمھارا پروردگار فرماتا ہے کہ مین اس کیڑے کو جو ساتوین زمین کے نیچے اس پتھر مین
رہتا ہے فراموش نہین کرتا مگر تمکو گمان ہوا کہ مین تمکو فراموش کرونگا جو اوس شخص سے یہ خواہش
کی کہ میرا ذکر بادشاہ سے کر۔ اب اس گفتار ناشائستہ کے سبب تم برسون زندان مین رہوگے۔ حضرت
یوسفؑ اس عتاب کے نازل ہونے کے بعد اسقدر روئے کہ اونکے رونے سے در و دیوار نے گریہ کیا
اور اہل زندان عاجز آکر فریاد کرنے لگے آخر اس شرط پر اونسے صلح کی کہ ایک روز گریہ کرین اور ایک
روز ساکت رہین۔ مگر جس روز ساکت رہتے تھے اونکی حالت گریہ کرنے کے دن سے بھی بدتر ہو جاتی
تھی۔ اور بسند ہائے معتبر حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ صبر جمیل وہ ہے کہ
جسکے سبب کسی سے کسیطرح کی شکایت نکرے۔ بدرستیکہ خدا نے حضرت یعقوبؑ کو کسی رسالت کی
ادا کرنے کو ایک راہبؑ عابد پاس بھیجا۔ جب اوسنے اونکو دیکھا گمان کیا کہ ابراہیم ہین دوڑ کر اونکی
گردن مین ہاتھ ڈال دیئے اور کہا مرحبا اے خلیل خدا۔ یعقوبؑ نے کہا مین ابراہیم نہین ہون بلکہ
یعقوبؑ بن اسحق بن ابراہیم ہون۔ پوچھا پھر کسلیئے ایسے پیر و ضعیف ہو گئے ہو۔ کہا غم و اندوہ نے مجھکو
پیر و ضعیف کر دیا ہے۔ جب وہان سے پھرے ہنوز دہلیز سے باہر نہ نکلے تھے کہ وحی خداوندی نازل ہوئی
کہ اے یعقوبؑ تمنے میرے بندون سے میری شکایت کی۔ حضرت یعقوبؑ نے اوسی دہلیز کے پاس سجدہ
کیا اور کہا اے میرے پروردگار پھر کبھی ایسی خطا مجھسے صادر نہوگی۔ فرمایا مین نے عفو کیا مگر پھر ایسا
نکرنا۔ بعد اسکے حضرت یعقوبؑ نے مصیبت و بلائے دنیا کی شکایت پھر کسی سے نکی لیکن ایکروز یہ کہا مین
اپنے حزن و اندوہ کی شکایت نہین کرتا مگر خدا سے اور خدا کی جانب سے مین وہ چیز جانتا ہون جسکو تم

نہین بجھاتے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے یوسفؑ پر جبکہ وہ
زندان مین تھے وحی نازل فرمائی کہ تمکو کس چیز نے خطاکارون کے ساتھ ساکن کیا۔ عرض کی میرے جرم
وگناہ نے۔ یوسفؑ نے جب اپنے گناہون کا اعتراف کیا اوسوقت حق تعالیٰ نے اونپر وحی نازل فرمائی
کہ یہ دعا پڑھو۔ یَا کَبِیْرَ کُلِّ کَبِیْرٍ یَا مَنْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ یَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَ
الْقَمَرِ الْمُنِیْرِ یَا عِصْمَۃَ الْمُضْطَرِّ الضَّرِیْرِ یَا قَاصِمَ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ یَا مُغْنِیَ الْبَائِسِ
الْفَقِیْرِ یَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْکَسِیْرِ یَا مُطْلِقَ الْمُکَبَّلِ الْاَسِیْرِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ اَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّتَرْزُقَنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ
حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ جب صبح ہوئی عزیز نے اونکو طلب کیا اور زندان سے رہائی پائی۔ اور
دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ جب عزیز مصر نے یوسفؑ کو تخت سلطنت پر بٹھا کر اپنے کو بادشاہی
سے معزول کیا۔ اوسوقت حضرت یوسفؑ دو جامہ لطیف و پاکیزہ پہن کر بیابان کی طرف گئے وہان چار
رکعت نماز پڑھی پھر اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھا کر کہا۔ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَ
عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ۔ جبرئیل نازل ہوئے اور پوچھا تمھاری کیا حاجت ہے کہا۔ رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا
وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت یوسفؑ نے جو یہ دعا کی تھی کہ مجھکو سلامت
دنیا سے اوٹھا اور صالحون سے ملحق کر اسکا سبب یہ تھا کہ اون آفتون سے ڈرتے تھے جو آدمی کا دین
زائل کردیتی ہین۔ پس جبکہ حضرت یوسفؑ اون آفتون سے جو گمراہ کرنے والی ہین خوف رکھتے
ہون پھر کون اون آفتون سے بےخوف رہ سکتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ حضرت
یوسفؑ روز چہارشنبہ زندان مین داخل ہوئے تھے اور بسند معتبر منقول ہے کہ کسی نے حضرت امام
رضاؑ سے عرض کی جو کوئی بدمزہ طعام کھائے اور موٹا کپڑا پہنے اور خشوع و شکستگی ظاہر کرے اوسکو
لوگ بہت پسند کرتے ہین۔ فرمایا حضرت یوسفؑ پیغمبر اور پیغمبر زادہ تھے مگر قباہاے دیبا جنکے تکمے
طلائی تھے پہنتے تھے اور آل فرعون کی مجلس مین بیٹھکر حکم جاری کرتے تھے کسیکو اونکے لباس سے
سروکار نہ تھا بلکہ سب اونکی عدالت سے کام رکھتے تھے۔ اور ثعلبی نے کتاب عرائس مین ذکر کیا ہے
کہ عزیز مصر کو جب یوسفؑ کی قدر و منزلت معلوم ہوئی اور اونکی امانت و کفایت اور عقل و فہم
و علم سے آگاہ ہوا اوسوقت اونکو زندان سے طلب کیا۔ حضرت یوسفؑ زندان سے باہر آئے
اور اہل زندان کے لیئے یہ دعا کی کہ خداوندا نیکون کے دل اونپر مہربان کر اور کوئی خبر اونسے پوشیدہ

زرکھ - حضرت کی برکت دعا سے ایسا ہوا کہ اہل زندان جس شہر مین ہون سب سے زیادہ خبردن کو جانتے
ہین - بعد اسکے زندان کے دروازے پر لکھا کہ یہ زندون کی قبر اور غم و اندوہ کا گھر اور دوستون کے
تجربہ اور دشمنون کی شماتت کا سبب ہے - پھر غسل کرکے کثافت زندان سے پاک ہوئے اور لباس
پاکیزہ پہنکر بادشاہ کی طرف روانہ ہوئے - جب قصر بادشاہ کے دروازے پر پہونچے کہا حَسْبِیَ
رَبِّی مِنْ دُنْیَایَ وَحَسْبِیَ رَبِّی مِنْ خَلْقِهٖ عَزَّ جَلَالُهٗ وَجَلَّ ثَنَاءُهٗ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ
جب بادشاہ کی مجلس مین داخل ہوئے کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِخَیْرِكَ مِنْ خَیْرِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّهٖ وَمِنْ شَرِّ غَیْرِهٖ جب بادشاہ کی نظر اونپر پڑی یوسف نے زبان عربی مین اوسکو سلام
کیا بادشاہ نے پوچھا یہ کون زبان ہے - کہا یہ میرے عم حضرت اسمعیل کی زبان ہے - پھر بادشاہ کو
زبان عبرانی مین دعا دی - پوچھا یہ کون زبان ہے - کہا میرے باپ دادا کی زبان ہے وہ بادشاہ
ستر زبانون کو جانتا تھا جس زبان مین اوسنے کلام کیا یوسف نے اوسی زبان مین اوسکو جواب دیا
بادشاہ کو اونکے اطوار بہت پسند آئے اور اونکے صغر سن اور زیادتی علم و کمال سے متعجب ہوا -
اوسوقت حضرت یوسف کی عمر تیس برس کی تھی - بادشاہ نے کہا اے یوسف مین چاہتا ہون اپنا خواب
تمہاری زبان سے سنون - فرمایا تو نے خواب مین دیکھا ہے کہ سات گاو فربہ جنکا رنگ اشہب اور
پیشانی سفید اور بہت خوبصورت تھین رود نیل سے باہر نکلین اور اونکی پستانون سے شیر جاری تھا
تو اونکو دیکھتا تھا اور اونکے حسن و جمال سے تعجب کرتا تھا ناگاہ دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا
اور اوسکی تہ نظر آنے لگی پھر اوسکی کیچڑ اور مٹی سے سات گاو لاغر گرد آلود باہر نکلین جنکے شکم پشت سے
چپٹے ہوئے تھے اور اونکے پستان نہ تھین بلکہ درندون کے مانند دندان و چنگال اور حیوانات کی
مانند سونڈ رکھتی تھین پھر اون گاوہائے فربہ پر ان گاوہائے لاغر نے حملہ کیا اور اونکو زخمی کرکے
کھا لیا حتی کہ اونکا پوست اور مغز استخوان توڑ کر کھا گئین تو اس حال کو دیکھکر تعجب کر رہا تھا ناگاہ تو نے
دیکھا کہ گندم کے سات خوشے سبز اور سات خوشے سیاہ ایک جگہ سے اوگے اور اونکے ریشے پانی مین
پھیلے پھر ایک ایسی ہوا چلی جسنے خوشہائے خشک کو خوشہ ہائے سبز کے پاس پہونچا دیا بعد اسکے
خوشہ ہائے سبز مین آگ لگی اور وہ بھی سیاہ ہو گئے - بادشاہ نے کہا اے یوسف تمنے بہت سچ بیان کیا
مین نے یہی خواب دیکھا تھا - جب حضرت یوسف نے اس خواب کی تعبیر بیان کی اوسوقت بادشاہ نے
تدبیر ملک اور حفاظت زراعت آنحضرت کو سپرد کر دی - اور شیخ طبرسی رم اور اونکے سوا دوسرے
علما نے بھی بیان کیا ہے کہ جسنے حضرت یوسف کو زندان مین بھیجا تھا اوسکا نام قطفیر تھا اور وہ بادشاہ کا

وزیر تھا۔ بادشاہ کا نام ریان بن الولید تھا اور وہ خواب بادشاہ نے دیکھا تھا جب یوسفؑ کو زندان سے رہائی دی بادشاہ نے اوس وزیر کو معزول کر کے اونکو وزیر مقرر کیا پھر اوسنے بادشاہی چھوڑ کر خانہ نشینی اختیار کی اور تخت و تاج سلطنت حضرت یوسفؑ کو سپرد کر دیا اسی اثنا مین قطفیر نے رحلت کی بادشاہ نے اوسکی زوجہ راحیل کا نکاح یوسفؑ سے کیا اور اوس سے افرائیم و میشا پیدا ہوئے۔ پھر ثعلبی نے عرائس مین روایت کی ہے کہ جب حضرت یوسفؑ نے بنیامین کو اپنے پاس بلایا اور اوس سے خلوت مین پوچھا تیرا نام کیا ہے۔ کہا بنیامین۔ پوچھا تیرا نام بنیامین کیون رکھا۔ کہا اسلئے کہ جب مین پیدا ہوا میری مان نے رحلت کی۔ یعنے فرزند صاحب عزا۔ پوچھا تیری مان کا نام کیا تھا۔ کہا راحیل دختر لیان۔ پوچھا تو صاحب اولاد ہے۔ کہا ہان میرے دس فرزند ہین۔ پوچھا اونکے نام کیا ہین۔ کہا مین نے اونکے نام اوس بھائی کے نام سے مشتق کیے ہین جو میری مان کے بطن سے تھا اور ہلاک ہو گیا۔ یوسفؑ نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے غم مین اندوہ شدید تجھے عارض ہوا ہے اسلئے ایسا کیا ہے اب اونکے نام بیان کر۔ کہا بالعا۔ اخیرا۔ اشکل۔ احیا۔ خیر۔ نعمان۔ اذر۔ ارش۔ حتیم۔ میتم۔ یوسفؑ نے کہا اونکے معنی بھی بیان کر۔ کہا بالعا اسلئے نام رکھا کہ زمین میرے بھائی کو نگل گئی۔ اخیرا اسلئے کہ وہ میری مان کا پہلا فرزند تھا۔ اشکل اسلئے کہ وہ میرا برادر پدری و مادری تھا۔ خیر اسلئے کہ وہ جہان رہتا تھا خیر و برکت بھی وہان رہتی تھی۔ نعمان۔ اسلئے کہ وہ اپنے مان باپ کا بہت پیارا تھا۔ اذر اسلئے کہ وہ حسن و جمال مین گل کے مانند تھا۔ ارش اسلئے کہ وہ مثل سر کے تھا بدن سے۔ حتیم اسلئے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے کہ وہ ابھی زندہ ہے۔ میتم اسلئے کہ اگر اوسکو دیکھون میری آنکھین روشن اور سرور کامل ہو۔ یوسفؑ نے کہا مین چاہتا ہون کہ جو تیرا برادر ہلاک ہو گیا ہے اوسکے عوض مین تیرا برادر ہون۔ بنیامین نے کہا تمھارے مانند برادر کسکو مل سکتا ہے مگر تم یعقوبؑ و راحیل سے پیدا نہین ہوے۔ یوسفؑ یہ سنکر روئے اور اوس سے لپٹ کر کہنے لگے مین تیرا بھائی یوسفؑ ہون تو غمگین نہو اور اپنے بھائیون کو اسکی اطلاع نہ دے۔ مؤلف فرماتے ہین چونکہ اس قصۂ غریبہ مین علمانے چند اشکال بیان کئے ہین اور شبہات و شکوک بھی اکثر لوگون کے دل مین پیدا ہوتے ہین اگر اونکا جواب بھی بجلا مرقوم ہو مناسب ہے۔ پہلا شک یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو لطف و محبت مین کیون تفضیل دی تاکہ ایسے فساد ظاہر ہوئے حالانکہ بعض فرزندون کی تفضیل بعضون پر جائز نہین خصوصاً جبکہ ایسے فتنہ و فساد اوس سے پیدا ہون۔ اسکا جواب یہ ہے کہ وہ تفضیل ناجائز و ناروا ہے جو محبت بشریت کے سبب ہو اور کوئی وجہ دینی اوسمین نہ پائی

مگر حضرت یعقوبؑ کی محبت حضرت یوسفؑ کے ساتھ اونکے کمالات واقعی اور علم و فضل اور قابلیت
نبوت کے سبب تھی۔ یا یہ کہ محبت قلبی اختیاری نہین اسکے سوا تمام امور اختیاریہ مین اپنے تمام
فرزندون کے درمیان تفاوت جائز نہ رکھتے ہون۔ اور اون فسادات کے ظاہر ہونے کی نسبت
یہ احتمال ہوسکتا ہی کہ حضرت یعقوبؑ آگاہ نہ رہے ہون کہ اوسکے سبب یہ فتنہ و فساد پیدا ہونگے۔
دوسرا شک یہ ہی کہ حضرت یعقوبؑ باوجود مرتبۂ نبوت کے حضرت یوسفؑ کی مفارقت مین کیون اسقدر
بیتاب و غمگین ہوئے اور کیون اسقدر روئے کہ اونکی آنکھین نابینا ہوگئین حالانکہ پیغمبرون کو لازم
ہی کہ تمام خلق سے زیادہ مصیبتون پر صبر کرین۔ اسکا جواب یہ ہی کہ فرط محبت اور شدت حزن و
گریہ اختیاری نہین اور منافی کمال بھی نہین البتہ اسطرح جزع کرنا اور وہ کلمات کہنے مذموم ہین
جو باعث غضب حق تعالیٰ ہون اور یعقوبؑ سے ایسے امور صادر نہین ہوے بلکہ بدل و جان قضائے
الٰہی پر راضی تھے اور گریہ و اضطراب ظاہری قضائے الٰہی پر راضی رہنے کی منافی نہین ہی چنانچہ اگر کوئی
شخص مرض آکلہ کے دفع ضرر کے لئے اپنا ہاتھ قطع کرنا چاہے وہ خود جلاد کو بلاتا اور اوسکو ہاتھ کاٹنے
کی اجازت دیتا ہی اور اوس سے راضی و خوشنود بھی رہتا ہی مگر ہاتھ کاٹنے کے وقت گریہ و فریاد بھی
کرتا ہی اور اندوہناک بھی ہوتا ہے حالانکہ یہ امور اوسکے درد کو دفع نہین کرسکتے۔ جیسا کہ حضرت
رسول خداؐ نے اپنے فرزند ابراہیم کی رحلت کے بعد فرمایا تھا کہ میرا دل جلتا ہی اور میری آنکھین روتی
ہین مگر کوئی کلمہ ایسا نہین کہتا جو باعث غضب پروردگار ہو اور یہ امر ثابت ہی کہ دوستان خدا
سوا خدا کے اور کسی سے محبت نہین رکھتے مگر محض خدا کے لئے۔ اور جو شخص خدا کا محبوب ہوتا ہی
اوسکو بھی دوست رکھتے ہین اسلئے کہ وہ اونکے محبوب کا محبوب ہی۔ اسی لئے اگر اونکے خویش و عزیز
دشمن خدا ہون اونسے دشمنی رکھتے ہین اور اونپر تلوار اوٹھاتے ہین اور اگر غیر دوست خدا ہون
اونکی نسبت لطف و محبت ظاہر کرتے ہین۔ اور ظاہر ہی کہ حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کو حسن و جمال
ظاہری اور اغراض دنیوی کے سبب عزیز نہین رکھتے تھے بلکہ اسلئے اونکو عزیز و دوست اپنا قرار دیا تھا
کہ اونکے اوضاع و اطوار سے آثار خیر و صلاح مشاہدہ فرماتے تھے اور برادران یوسفؑ چونکہ ان مراتب
عالیہ سے غافل اور اس دقیقہ کے معنی دریافت کرنے سے عاجز تھے حضرت یعقوبؑ کی محبت سے جو
حضرت یوسفؑ سے رکھتے تھے تعجب کرتے اور ضلالت و گمراہی سے اونکو نسبت دیتے اور کہتے تھے کہ رعایت
و محبت کے ہم لوگ مستحق ہین اسلئے کہ ہم سب تو مند اور صاحب قوت ہین اور اونکے امور دنیا مین یوسفؑ
سے زیادہ بکار آمد ہین۔ پس معلوم ہوا کہ یوسفؑ سے محبت رکھنا اور اونکی مفارقت مین گریہ و بکا کرنا

محبت الہی سے منافات نہین رکھتا اور منافی کمال یعقوبؑ بھی نہین بلکہ عین کمال ہی۔ تیسرا شک
یہ ہی۔ کہ حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کے خواب دیکھنے کے سبب اور ملائکہ کے خبر دینے سے آگاہ تھے
کہ حضرت یوسفؑ زندہ ہین پھر کیون اسقدر مضطرب ہوتے تھے۔ جواب یہ ہی۔ ممکن ہی کہ مفارقت
یوسفؑ مین یہ اضطراب و بیتابی بگمان بدا و محو و اثبات رہی ہو اور ایک حدیث مین وارد ہوا ہی
کہ لوگون نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ حضرت یعقوبؑ کیلئے یوسفؑ کے لیئے محزون و غمگین تھے حالانکہ
جبرئیل نے اونکو خبر دی تھی کہ یوسفؑ زندہ ہین اور پھر اونسے ملین گے فرمایا یعقوبؑ نے اسکو فراموش
کیا تھا۔ اور یہ حدیث بھی موافق مشہور تاویل کی محتاج ہی۔ چوتھا شک یہ ہی۔ کہ یعقوبؑ کا نابینا ہونا
کیونکر ممکن ہوسکتا ہی اسلیئے کہ انبیاء کے لیئے ہر ایک عیب و نقص سے بری ہونا لازم ہی۔ جواب یہ ہی
بعضون کا قول ہی کہ آنحضرتؑ نابینا نہین ہوے تھے بلکہ ضعف بصارت عارض ہوا تھا اور آنکھون کا
سفید ہوجانا کثرت گریہ پر محمول ہی اسلیئے کہ جب آنکھون مین آنسو بھرے ہون سفید معلوم ہوتی ہین
اور بعضون نے کہا ہی کہ ہم پیغمبرون کو ہر نقص و مرض سے مبرا جانتے ہین بلکہ اونمین کوئی نقص ایسا
نہونا چاہیئے جو لوگون کی نفرت کا باعث ہو مگر نابینا ہونا ایسا امر نہین جس سے لوگ نفرت کرین یا
بحسب ظاہر کوئی عیب اونکی خلقت مین اسکے سبب ظاہر ہوا ہو اور انبیاء دیدۂ دل سے دیکھتے
ہین اسلیئے اونکے نابینا ہونے سے کوئی عیب و خلل اونکے لیئے ثابت نہین ہوتا مگر قول اخیر زیادہ تر
قوی ہے۔ پانچوان شک یہ ہی۔ حق تعالی نے یوسفؑ کے قصہ مین فرمایا ہی۔ وَلَقَدْ هَمَّتْ
بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰى بُرْهَانَ رَبِّهٖ یعنی زلیخا نے یوسفؑ کا قصد کیا اور یوسفؑ
نے زلیخا کا قصد کیا اگر اپنے پروردگار کا برہان نہ دیکھتا بعض مفسرین عامہ نے اسکی تفسیر مین
نقلہاے رکیکہ بیان کی ہین یعنی یوسفؑ بھی زلیخا سے لپٹ گئے اور چاہا اوس عمل قبیح کے مرتکب
ہون۔ ناگاہ گوشۂ خانہ مین حضرت یعقوبؑ کو دیکھا کہ دانتون مین اونگلی دبائے ہین یہ دیکھکر متنبہ
ہوئے اور وہ ارادہ ترک کیا۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ جب زلیخا نے بت پر پردہ ڈالا اوسوقت
متنبہ ہوئے اور وہ ارادہ ترک کیا۔ انکے سوا اور وجوہ باطلہ بھی بیان کرتے ہین۔ جواب یہ ہی کہ
اس آیت کی دو تاویلین صحیح ہین جو احادیث معتبرہ مین وارد ہوئی ہین۔ پہلی یہ ہی کہ اس سے یہ
مراد ہی کہ اگر یہ امر نہوتا کہ وہ پیغمبر تھے اور برہان خدا یعنی جبرئیل کو دیکھ چکے تھے ہر آئینہ وہ بھی
قصد کرتے مگر چونکہ وہ پیغمبر تھے اور پیغمبر عصمت الہی کے سبب معصوم ہے اسلیئے قصد نکیا۔
دوسری یہ ہی کہ اس سے مراد یہ ہی کہ حضرت یوسفؑ نے زلیخا کے قتل کرنے کا قصد کیا اسلیئے کہ اونسے

بطریق حرام انکے ناموس و دین کا قصد کیا تھا اور اپنے ناموس و دین سے دفع ضرر کرنا جائز ہے اگرچہ
منجر بقتل ہو۔ یا یہ کہ اوس اُمّت مین ایسے شخص کا قتل کرنا جائز رہا ہو جو کسی سے بجبر صدور گناہ کا
طالب ہو مگر حق تعالےٰ نے اون مصلحتون کے سبب جو اونکے وجود مین تھین اونکو زلیخا کے قتل سے
منع کیا تاکہ اونکے عوض یہ بھی قتل نہون۔ جیسا کہ بسند معتبر منقول ہے کہ مامون نے حضرت امام رضاؑ سے
اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ فرمایا یعنے اگر یہ امر نہوتا کہ اپنے پروردگار کے برہان کو دیکھتا ہر آئینہ وہ
بھی قصد کرتے جیسا کہ زلیخا نے قصد کیا تھا مگر حضرت یوسفؑ معصوم تھے اور معصوم گناہ کا قصد نہین
کرتا۔ اور تحقیق کہ مجھے میرے پدر بزرگوار نے اپنے پدر بزرگوار سے خبر دی ہے کہ زلیخا نے قصد کیا
کہ وہ عمل کرے اور یوسفؑ نے قصد کیا کہ وہ عمل نکرے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے
کہ علی بن الجہم نے آنحضرتؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ فرمایا یعنی زلیخا نے معصیت کا قصد کیا
اور یوسفؑ نے قصد کیا کہ اوسکو قتل کرین اسلئے کہ زلیخا کا ارادہ اونپر بہت دشوار و ناگوار تھا
مگر حق تعالےٰ نے اونکو زلیخا کے قتل سے بھی اور زنا سے بھی باز رکھا جیسا کہ فرمایا ہے۔ کَذٰلِکَ
لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ یعنی ایسا کیا ہمنے تاکہ اوس سے سوٓء کو یعنے قتل زلیخا کو اور فحشا کو
یعنی زنا کو دفع کرین۔ اور وہ حدیثین جو پیشتر مذکور ہوئین جنمین حضرت یعقوبؑ کا نظر آنا اور
زلیخا کا بت پر پردہ ڈالنا مذکور ہے وجہ اول کی منافی نہین اسلئے کہ اونمین یہ تصریح نہین کہ
یوسفؑ نے گناہ کا ارادہ کیا تھا بلکہ ممکن ہے کہ یہ امور از قبیل وجوہ عصمت ہون جنکو حق تعالیٰ
نے اوسوقت اونکے لئے ظاہر کیا ہو اسلئے کہ ارادۂ بد خاطر مین خطور نکرے۔ اور جن حدیثون مین
گناہ کی تصریح واقع ہوئی ہے وہ تقیہ پر محمول ہین۔ چھٹا شک یہ ہے کہ یوسفؑ نے اپنے بھائیون سے
کہا کہ سعی و کوشش کرکے اور پدر بزرگوار سے اجازت لیکر ابن یامین کو مصر مین لائین جب اوسکو لائے
اپنے پاس رکھ لیا حالانکہ جانتے تھے کہ یہ امر حضرت یعقوبؑ کے حزن و اندوہ کی زیادتی کا باعث
ہوگا اس صورت مین گویا حضرت یوسفؑ نے خود یہ ضرر اپنے پدر بزرگوار کو پہونچایا۔ اور حضرت
یوسفؑ نے اپنے عہد سلطنت مین حضرت یعقوبؑ کو اپنی حیات اور مقام سے کیون آگاہ نہ کیا باوجودیکہ
اونکی شدت حزن و اضطراب سے آگاہ تھے۔ جواب یہ ہے۔ حضرت یوسفؑ جو کام کرتے تھے۔ وہ
مطابق وحی خدا کے کرتے تھے اور حق تعالےٰ بلاؤ مصائب کے سبب اپنے دوستون کا امتحان دنیا
مین لیتا ہے تاکہ صبر کرین اور سعادت عظیمۂ آخرت اونکو حاصل ہو۔ حضرت یوسفؑ کا ابن یامین
کو قید رکھنا اور حضرت یعقوبؑ کو وقت معین تک اپنے حال سے آگاہ نکرنا یہ سب حکم خدا کے

مطابق تھا تا کہ حضرت یعقوب پر تکلیف شدید ہو اور ثواب بھی زیادہ اونکو ملے۔ ساتوان شک یہ ہی حضرت یوسف نے جو یہ کہا تھا کہ اے اہل قافلہ تم دزد ہو۔ اسکی کیا وجہ تھی حالانکہ اونھون نے دزدی نہین کی تھی اور پیغمبرون کو دروغ کہنا جائز نہین۔ جواب یہ ہی کہ بہت سی احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ حالت تقیہ یا کسی مصلحت کے سبب ایسا کلام کہنا جائز ہی جسکے معنی ظاہر مین خلاف واقع معلوم ہون مگر غرض اصلی معنی حقیقی ہو اور ایسے کلام پر دروغ کا اطلاق نہین ہو سکتا بلکہ بعض وقت واجب ہی اور اس مقام مین چونکہ بنیامین کے روکنے مین مصلحت تھی اور یہ امر بغیر اس حیلہ کے ممکن نہ تھا اسلیئے فرمایا کہ تم دزد ہو اور اونکی مراد اصلی یہ تھی کہ تم نے یوسف کو اپنے باپ سے چورایا ہی۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ کلام حضرت یوسف نے نہین کہا تھا بلکہ بے اجازت و حکم حضرت یوسف کے اور کسی نے کہا تھا۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکی غرض استفہام سوال بھی یعنی آیا تم دزد ہو اور یہ غرض نہ تھی کہ اونکو خبر دین کہ تم دزد ہو۔ وجہ اول کی تائید مین بہت سے احادیث معتبرہ وارد ہوے ہین۔ آٹھوان شک یہ ہی کہ حضرت یعقوب اور اونکے فرزندون نے حضرت یوسف کو کسطرح سجدہ کیا حالانکہ خدا کے سوا اور کسی کو سجدہ کرنا جائز نہین۔ اور حضرت یوسف کیونکر راضی ہوے کہ اونکے باپ اونکو سجدہ کرین۔ جواب یہ ہی۔ پیشتر ہمنے سجدہ ملائکہ کے بارہ مین جو حضرت آدم کو کیا تھا اس شک کا جواب کئی طرح سے دیا ہی اور کئی وجہین بیان کی ہین پہلی وجہ یہ ہی کہ حضرت یعقوب نے خدا کا سجدہ شکر ادا کیا تھا اسلیئے کہ حق تعالٰے نے اونکو پھر یوسف سے ملایا۔ اور اس مضمون کی حدیثین بھی پیشتر مذکور ہو چکی ہین۔ اور دوسری حدیث مین حضرت صادق سے منقول ہی کہ اونکا سجدہ عبادت خدا تھا۔ دوسری وجہ یہ ہی کہ یہ سجدہ عبادت نہ تھا بلکہ سجدہ تعظیم تھا اور اونکی شریعت مین سجدہ تعظیم خدا کے سوا اور دوسرے کو بھی جائز ہوگا۔ تیسری وجہ یہ ہی کہ وہ سجدہ حقیقی نہ تھا بلکہ ایک قسم کی تواضع تھی جسکو اوس عہد کے عرف مین بر سبیل مجاز سجدہ کہتے تھے۔ بہر تقدیر یہ سجدہ حکم خدا کے مطابق تھا اور اس سجدہ سے یہ غرض بھی کہ حضرت یوسف کی فضیلت اونکے بھائیون اور تمام مخلوقات پر ظاہر و ثابت ہو جائے۔ اور ما حصل اس کلام کا یہ ہی کہ انبیا و اوصیا کے ثبوت نبوت و امامت کے بعد جو فعل اونسے صادر ہو لازم ہے کہ آدمی اوسکو تسلیم کرے اور یہ جانے کہ جو فعل اونسے صادر ہوتا ہے وہ خدا کے حکم کے مطابق ہے اگرچہ اوس فعل کی حکمت اوسکو معلوم نہو اور جتنے شکوک و شبہات ہین وہ شیطان کیطرف سے ہین اور محض ضلالت و گمراہی ہین۔

باب ۱۱ گیارھوان - حضرت ایوبؑ کے حالات

ارباب تفسیر و تاریخ کے درمیان یہ مشہور ہے کہ ایوبؑ بن اموص بن رازح بن عیص بن اسحٰق بن ابراہیم تھے اور اونکی والدہ حضرت لوطؑ کی اولاد سے تھین - اور بعضون نے کہا ہے کہ ایوبؑ عیص کے فرزند تھے اور اونکی زوجہ رحمت دختر افرائیم بن یوسف تھی - یا ماخیر دختر میشا بن یوسف یا آلیا دختر یعقوبؑ - مگر قول اول اشہر ہے - بسندہاے معتبر منقول ہے کہ ابو بصیر نے حضرت صادقؑ سے سوال کیا کہ حضرت ایوبؑ کسلیئے اوس بلامین مبتلا ہوے - فرمایا اسلیئے کہ حق تعالےٰ نے نعمت کثیر اونکو عنایت کی تھی اور وہ اوس نعمت کا شکر جیسا کہ چاہیئے ادا کرتے تھے اوسوقت شیطان لعین آسمانون پر جانے سے ممنوع نہ تھا بلکہ عرش کے قریب تک جاتا تھا - ایک دن شیطان آسمان پر گیا اور دیکھا کہ ایوبؑ کا شکر بکثرت الواح آسمانی مین ثبت ہے - یا دیکھا کہ اونکا شکر نہایت عظمت کے ساتھ بالاے آسمان لیگئے - یہ دیکھکر اوس ملعون کا نائرۂ حسد مشتعل ہوا اور کہا پروردگارا ایوبؑ اسلیئے تیرا شکر کرتے ہین کہ تونے نعمت فراوان اونکو عطا کی ہے اگر اونکو اوس نعمت دنیا سے جو تونے عطا کی ہے محروم کردے پھر کسی نعمت کا شکر ادا نہ کرینگے پس مجھے اونکی دنیا پر مسلط کر کہ تجھکو معلوم ہو جائے کہ اوسکے بعد پھر تیری نعمت کا شکر ادا نہو سکے گا - حق تعالےٰ نے فرمایا مین نے تجھے ایوبؑ کی اموال و اولاد پر مسلط کیا - شیطان اس حکم خدا سے خوش ہوا اور بہت جلد آسمان سے اوتر کر حضرت ایوبؑ کے تمام اموال و اولاد کو ہلاک و تلف کر دیا مگر ہر ایک شے کے ہلاک ہونے پر ایوبؑ کا شکر زیادہ ہوتا جاتا تھا - شیطان نے کہا خداوندا مجھے ایوبؑ کی زراعت پر مسلط کر فرمایا مین نے تجھے مسلط کیا - شیطان لعین نے اپنے اعوان و انصار کے ہمراہ آکر ایک ہوا ایسی پھونکی کہ ایوبؑ کی تمام زراعت خشک و سوختہ ہوگئی مگر ایوبؑ کا حمد و شکر اور زیادہ ہوا - شیطان نے کہا خداوندا مجھے اونکے گوسفندون پر مسلط کر - جب اوسکو اجازت ملی اونکے تمام گوسفندون کو ہلاک کر دیا مگر ایوبؑ کا حمد و شکر اور زیادہ ہوا - اوسوقت شیطان نے کہا خداوندا ایوبؑ کو یقین ہے کہ تمام اموال دنیا کو جو تونے اونسے لیا ہے پھر اونکو عطا کریگا مجھے اونکے بدن پر مسلط کر - خطاب الٰہی پہونچا کہ عقل اور آنکھون کے سوا تمام بدن ایوبؑ پر تجھے مسلط کیا - اور دوسری روایت کے مطابق ایوبؑ کے دل و دیدہ و زبان اور کان کے سوا تجھین تو تصرف نہین کر سکتا - اوس ملعون کو جب یہ حکم ملا بہت جلد آسمان سے اوترا کہ مبادا رحمت الٰہی نازل ہو اور اونکے اور شیطان کے اوس ارادے کے درمیان حائل ہو جائے جو اوسنے ایوبؑ کی نسبت کیا ہے - پھر شیطان نے اوس

آگ کے سموم کو جس سے وہ خود خلق ہوا تھا ایوب کے نتھنون مین پھونکا اوسکی گرمی سے ایوبؑ کے
بدن پر ایسے جراحت و دنبل بکثرت ظاہر ہوئے کہ سر سے پانون تک ایک آبلہ ہوگئے اور مدت دراز
تک اسی محنت و بلا مین مبتلا رہے مگر حمد و شکر خدا مین کوتاہی نکی یہانتک کہ آنحضرتؑ کے زخمون
مین کیڑے پڑ گئے اور حضرت ایوبؑ کے صبر و شکر کا یہ حال تھا کہ جب کوئی کیڑا آپکے بدن مبارک سے
باہر نکلتا تھا اوسکو اوٹھا کر پھر اوسکے مقام پر رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اوسی مقام کی طرف پھر جا
خدا نے جہان کے لیئے تجھے خلق کیا ہے اور زخمون مین اسقدر تعفن پیدا ہوئی تھی کہ اہل شہر نے اونکو
شہر سے خارج کرکے ایک مقام کثیف مین ڈال دیا تھا۔ اونکی زوجہ رحمت دختر یوسفؑ شہر مین
جاتی اور اونکے لیئے اہل شہر سے صدقہ طلب کرکے لاتی تھی۔ جب حضرت ایوبؑ کی ابتلا کو زمانہ دراز
گذر گیا اور شیطان نے دیکھا کہ جسقدر بلا زیادہ ہوتی ہے اوسیقدر اونکا شکر بھی زیادہ ہوتا ہے
اوسوقت اوس گروہ کے پاس گیا جو از جملۂ اصحاب ایوبؑ تھے اور رہبانیت اختیار کرنے کے
سبب پہاڑون مین رہتے تھے شیطان نے اونسے کہا اوس بندۂ مبتلا یعنی ایوبؑ کی طرف جاؤ
اور اوس سے سوال کرو کہ کس جرم و خطا کے سبب اس بلائے عظیم مین مبتلا ہوا ہے غرض وہ سب
استرہائے اشہب پر سوار ہو کر حضرت ایوبؑ کی طرف روانہ ہوئے جب اونکے قریب پہونچے اوس
بوئے بد کے سبب جو حضرت ایوبؑ کے زخمون سے آتی تھی اونکے استر بھاگ گئے۔ وہ لوگ اپنے
استرون سے اوتر گئے اور اونکو باہم یکدیگر مضبوط باندھ کر ایوبؑ کے پاس آئے اور اونمین ایک
جوان کم سن بھی تھا۔ جب آنحضرتؑ کے پاس بیٹھے کہا کاش تم اپنے گناہون سے ہمکو مطلع کرتے اور
ہم یہ جرأت نہین کر سکتے ہین کہ تمہارے گناہ کا سوال خدا سے کرین اسلیئے کہ مبادا ہم سب کو ہلاک
کردے۔ اور ہمکو یقین ہے کہ ایسی بلا مین مبتلا ہوا ہے جسمین کوئی مبتلا نہین ہوا کسی گناہ بزرگ کے سبب
ہے جسکو تمنے ہمسے پنہان رکھا ہے۔ ایوبؑ نے کہا مین اپنے پروردگار کی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون
اور وہی آگاہ ہے کہ مین نے کبھی کھانا نہین کھایا جب تک کہ کسی یتیم یا ضعیف کو اپنا شریک نہین کیا
اور کبھی امور طاعت سے دو امر مجھکو پیش نہین ہوئے مگر یہ کہ مین نے وہی امر اختیار کیا جو مجھپر
زیادہ دشوار تھا اوس جوان نے اوس گروہ سے کہا تمہارا حال زشت و ابتر ہو تمنے پیغمبر خدا کے
پاس آکر سرزنش کی تا اینکہ اونھون نے اپنی عبادت کو ظاہر کیا جو مخفی تھی۔ پھر اوس گروہ کی جانے
کے بعد ایوبؑ نے اپنے پروردگار سے مناجات کی اور کہا اگر مجھے عرض و مخاصمہ کی رخصت ہوتی
ہر آئینہ اپنی حجت تیری درگاہ مین عرض کرتا۔ حق تعالی نے ایک ابر اونکے بالائے سر بھیجا اور اوس

آواز آئی کہ اے ایوبؑ مین نے تمکو مخاصمہ کی اجازت دی جو حجت بیان کرنا چاہتے ہو بیان کرو اور مین
ہمیشہ تمھارے نزدیک ہون - ایوبؑ نے یہ سنکر کمر باندھی اور دو زانو بیٹھ کر کہا خداوندا آیا تو نے
ایسی بلا مین مجھے مبتلا نہین کیا کہ کسی کو اوسمین مبتلا نہین کیا تھا - حالانکہ مین تیری عزت وجلال
کی قسم کھاتا ہون کہ تیری طاعت کے امور سے کبھی دو امر مجھے درپیش نہین ہوئے مگر یہ کہ مین نے
وہی طاعت اختیار کی جو میرے بدن پر دشوار تر تھی - اور کبھی مین نے اپنا ہاتھ طعام کی طرف
دراز نہین کیا جب تک کہ کسی یتیم کو اپنے دسترخوان پر نہین بٹھایا - آیا مین نے تیرا حمد وشکر نہین
کیا - کیا مین تیری تسبیح وتنزیہ مین مصروف نہین رہا - تب اوس ابر سے دس ہزار زبانون کی
یہ آواز پیدا ہوئی کہ اے ایوبؑ کسنے تمکو اس قابل کیا کہ تمنے خدا کی عبادت کی جسوقت کہ لوگ
غافل تھے اور تم تسبیح وتکبیر وحمد الہی بجا لاتے تھے جبکہ سب لوگ بیخبر تھے اور کسنے طاعت الہی
کو تمھارا محبوب بنایا کیا تم اوس امر مین خدا پر احسان رکھنا چاہتے ہو حسمین کہ خدا کا احسان تیرے
ایوبؑ نے ایک مشت خاک اوٹھا کر اپنے منھ مین ڈالی اور کہا خداوندا مین نے خطا کی اور غلط کہا
اب توبہ کرتا ہون اور تو ہی نعمت کا عطا کرنے والا اور اپنی طاعت کا توفیق دینے والا ہے - اوسوقت
حق تعالے نے ایک فرشتہ کو اونکے پاس بھیجا اوسنے زمین پر ایک ٹھوکر ماری ناگاہ ایک چشمہ
پانی کا زمین سے ظاہر ہوا - جب ایوبؑ نے اوس چشمہ مین غسل کیا خدا نے اونکے تمام زخم اور
درد وآزار زائل کر دیے اور پہلے سے زیادہ اونکو طراوت وحسن وجمال عطا فرمایا اور اونکے گرد
ایک باغ سبز وشاداب اوگایا اور اونکے اہل وفرزند اور مال وزراعت کو پھر اونہین عطا کیا -
وہ فرشتہ ایوبؑ کے پاس بیٹھ گیا کہ اونسے باتین کرے اور اونکی تنہائی کا مونس رہے - زوجہ ایوبؑ
جو تحصیل نان کے لیے گئی تھی روٹی کے خشک ٹکڑے لیکر پھری جب وہان پہونچی گھورے کے عوض
باغ وگلستان نظر آئے اور ایوبؑ وہان نظر نہ آئے اور اونکی جگہ دو شخصون کو دیکھا کہ باہم بیٹھے باتین
کرتے ہین - وہ زن صالحہ رونے لگی اور فریاد وفغان شروع کی پھر کہا اے ایوبؑ تجپر کیا گذری -
ایوبؑ نے اوسکو اپنے پاس بلایا جب اونکے قریب آئی اوسوقت ایوب کو پہچانا اور خدا کی نعمتون کے
عود کرنے کے سبب سجدۂ شکر ادا کیا - زوجہ ایوبؑ جسوقت تحصیل نان کے لیے گئی تھی اوسکے دو
گیسو نہایت دراز اور خوشنما تھے اوسکا گذر ایک جماعت کی طرف ہوا اور اوسنے ایوبؑ کے واسطے
کھانا طلب کیا - اون لوگون نے کہا اگر اپنے گیسو فروخت کرتی ہے ہم تجھے کھانا دیتے ہین - اوسنے
اپنے گیسو کاٹ کر اونکو دیے اور اونسے کھانا لیکر ایوبؑ کے واسطے لائی - جب ایوبؑ نے دیکھا کہ اسکے

گیسو کٹے ہوئے ہین غضبناک ہوئے اور قسم کھائی کہ اوسکو سنو چوب مارین - اوسنے انکے گیسو کاٹنے کی کیفیت جب بیان کی ایوبؑ غمگین اور اپنے سوگند کھانے سے پشیمان ہوے - حق تعالےٰ نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ خوشۂ خرما کے چوبہاے باریک کا ایک دستہ جسمین سنو چوب ہون ایکبار اپنی زوجہ پر مارو کہ سوگند کے خلاف واقع نہو - پھر خدا نے اونکے لیئے اونکے تمام فرزندون کو زندہ کیا جو نزول بلا کے وقت یا نزول بلا سے پیشتر ہلاک ہوے تھے کہ بعیش و راحت اونکے ساتھ بسر کرین لوگون نے حضرت ایوبؑ سے پوچھا کہ جتنی بلائین آپ پر نازل ہوئین ان سب مین کون بلا آپ پر زیادہ تر صعب و سخت تھی - فرمایا دشمنون کی شماتت - بعد اسکے حق تعالےٰ نے پر وانہاے طلا اونکے گھر مین برسائے - ایوبؑ اونکو جمع کرتے تھے اور جسکو ہوا اونکے سامنے سے اوڑالیجاتی تھی دوڑ کر اوسکو اوٹھالاتے تھے - جبرئیلؑ نے کہا ای ایوبؑ تم سیر نہین ہوتے - کہا خدا کے فضل سے کون شخص سیر ہوسکتا ہی مولف فرماتے ہین - یعنے یہ جمع کرنا حرص دنیا کے سبب نہین بلکہ خدا کی نعمت قبول کرنے کی وجہ سے ہوگا اور اسلیئے اسکے طالب تھے کہ اوسنے عطا کیا ہے اور اوسکے لطف و احسان پر دلالت کرتا ہی - اور حق تعالےٰ نے قرآن مین فرمایا ہے - ایوب کو یاد کر جبکہ اپنے پروردگار کو ندا کی بدرستیکہ حال بد نے مجھے مس کیا ہی اور میری مشقت انتہا کو پہونچ گئی ہی اور تو تمام رحم کرنے والون سے زیادہ رحم کرنے والا ہے پس ہمنے اونکی دعا مستجاب کی اور اونکے تمام آزارون کو زائل کیا اور اونکی طرف اونکے اہل کو پھیر دیا اور اونکے ہمراہ اونکا مثل بھی عطا کیا بسبب اپنی رحمت کے تاکہ ہماری عبادت کرنے والون کے لیئے متذکر قرار پائے - اور دوسرے مقام مین فرمایا ہے - ہمارے بندے ایوبؑ کو یاد کرو جبکہ اپنے پروردگار کو ندا کی بدرستیکہ شیطان نے مجھے بہ تعب و مشقت و مکروہ کثیر مس کیا ہی پس ہمنے اوسسے کہا اپنا پانون زمین پر مارو کہ آب سرد ظاہر ہو جسمین تم غسل کرو اور اوسکو پیکر اپنے درد و آزار سے نجات پاؤ اور ہمنے اونکو اپنی رحمت سے اونکے اہل اور اونکے ہمراہ اونکے مثل بھی عطا کئے تاکہ صاحبان عقول کے لیئے باعث یادآوری ہو اور ایک دستہ چوب کا اپنے ہاتھ مین لیکر اپنی زوجہ کو اوس سے مارو اور سوگند کی مخالفت نکرو بدرستیکہ ہمنے اونکو بندۂ نیک پایا - بدرستیکہ وہ ہماری طرف بہت بازگشت کرنے والے تھے - یہ آیات کا ترجمہ تھا - اور اس حدیث مین اور دوسری کئی حدیثون مین بھی وارد ہوا ہی کہ خدا نے جو فرمایا ہے کہ ہمنے اونکو اونکے اہل کا مثل عطا فرمایا - اس سے یہ مراد ہی کہ جو فرزند اس بلا مین ہلاک ہوئے تھے اونکے مانند اون فرزندون کو بھی زندہ کیا جو اس بلا سے پیشتر فوت ہوچکے تھے

اور بعضون نے کہا ہی کہ جو فرزند زندہ ہوئے تھے اونکے مانند پھر اونکی زوجہ سے اونکو عطا فرمائے
اور بعض متکلمین شیعہ مانند سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ کے مال و جسم حضرت ایوبؑ پر شیطان کے
مسلط کرنے سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ حق سبحانہ تعالےٰ کا شیطان کو اپنے پیغمبرون پر مسلط
کرنا مقام استعجاب و استبعاد ہی۔ مگر محض اس استبعاد کی وجہ سے احادیث معتبر و کثیرہ کا ترک
کرنا دشوار ہی اور جبکہ حق تعالےٰ نے اشقیاے انس کو اونکے اختیار پر چھوڑ دیا ہی کہ وہ انبیا
و اوصیا کو شہید کرین اور ہر طرح کی اذیت و تکلیف اونکو پہونچائین اور یہ سب امور شیطان
کی تحریک و تسویل کے سبب واقع ہون۔ پس کیا عجب ہے اگر شیطان کو بھی کسی مصلحت کے
سبب اوسکے اختیار پر چھوڑ دے کہ وہ اونکے اجسام کو ضرر پہونچائے اور اونکے اجر و ثواب
کی زیادتی کا باعث ہو ولیکن ضرور ہے کہ شیطان کو اونکے دین و عقل پر مسلط نکرے۔ اور ان
روایات میں جو وارد ہوا ہے کہ حضرت ایوبؑ کے بدن میں کیڑے پیدا ہوئے تھے اور ایسی
تعفن آتی تھی جسکے سبب لوگ اونسے نفرت کرتے تھے اکثر متکلمین شیعہ نے اسکا بھی انکار کیا ہی
اور اس انکار کی یہ وجہ ہی کہ اس گروہ نے یہ امر ثابت کیا ہی کہ انبیا کو اون امور سے مبرا ہونا لازم
ہے جو نفرت خلق کے باعث ہون اسلیئے کہ یہ امور اونکی غرض بعثت کے منافی ہین پس ممکن ہے
کہ یہ روایتین بھی روایات و اقوال عامہ کے مطابق بروجہ تقیہ وارد ہوئی ہون اگرچہ
دلیلون سے ایسے امراض متنفرہ کے محال ہونے کو ثابت کرنا مشکل ہی جو نبوت اور تبلیغ رسالت
کے بعد واقع ہون خصوصاً جبکہ اونکے زائل ہونے سے ایسے معجزات ظاہر ہون جنسے اونکے امور
نبوت کو اور استحکام حاصل ہو لیکن بعض روایات اس گروہ کے قول کے مطابق بھی وارد ہوئی ہین
جیسا کہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ حضرت ایوبؑ بغیر کسی گناہ
صادر ہونے کے سات برس تک بلا مین مبتلا رہے اسلیئے کہ انبیا معصوم و مطہر ہین اور کسی گناہ کے
مرتکب نہین ہوتے اور باطل کیطرف میل نہین کرتے بلکہ کوئی گناہ صغیرہ بھی اونسے صادر نہین ہوتا
پھر فرمایا کہ اگرچہ ایوبؑ اون بلاہاے عظیم مین مبتلا رہے مگر بوئے بد اونکے بدن سے ظاہر نہوئی
اور اونکی شکل و صورت مین بھی کوئی فرق نہوا بلکہ پیپ و خون بھی زخمون سے جاری نہین تھا
اور حضرت ایوبؑ ایسے نہین ہوگئے تھے کہ جو کوئی اونکو دیکھے اونسے نفرت کرے یا اونکے دیکھنے
سے کسی کو وحشت ہو اور اونکے بدن مین کیڑے نہین پیدا ہوئے تھے اور خدا اسیطرح مبتلا
کرتا ہی اپنے دوستون اور پیغمبرون کو جو اوسکی درگاہ مین گرامی و محترم ہین۔ لوگون کا حضرت

ایوبؑ سے اجتناب کرنا مفلسی اور پریشانی کے سبب تھا اور نیز اسوجہ سے کہ حضرت ایوب اونکی نظر مین بیقدر رہتے اور اس گروہ کو وہ قدر و منزلت ایوبؑ کی جو خدا کی درگاہ مین تھی معلوم نہ تھی بلکہ گمان کرتے تھے کہ اونکی بلا کا استداد بارگاہ خدا مین بیقدر رہنے کے سبب ہی حالانکہ حضرت رسولخدا نے فرمایا ہی کہ پیغمبرون کی بلا سب سے عظیم تر ہی اور پیغمبرون کے بعد جو شخص زیادہ نیک کردار ہے اوسکی بلا بھی زیادہ ہے۔ خدا نے اونکو ایسی بلا مین مبتلا کیا جسکے سبب لوگون کی نظرون مین بیقدر ہوے تاکہ معجزات دیکھنے کے بعد اونکے لیئے خدائی کا دعوی نہ کرین۔ اور حق تعالے نے اسلیئے نعمتہای بزرگ اونکو عطا فرمائین کہ اونکے سبب اس امر سے آگاہ ہون کہ خدا کے ثواب کی دو قسمین ہین۔ ایک اعمال نیک کے استحقاق کے سبب۔ اور دوسرا کسی بلا سے مخصوص ہونے کی وجہ سے۔ اور نیز اسلیئے کہ کسی ضعیف کو اوسکے ضعف کے سبب اور کسی فقیر کو اوسکے فقر کے سبب اور کسی بیمار کو اوسکی بیماری کے سبب حقیر و بیقدر تصور نکرین اور اس امر سے آگاہ ہون کہ خدا جسکو چاہتا ہی بیمار کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے شفا دیتا ہے۔ اور جسوقت چاہتا ہی اور ارادہ کرتا ہی ان امور کو اونکے لیئے عبرت کا باعث قرار دیتا ہے جو عبرت کے طالب ہون اور اونکے لیئے شقاوت کا باعث کرتا ہی جو شقاوت کے خواہان ہون اور اونکے لیئے سعادت کا ذریعہ قرار دیتا ہی جو سعادت حاصل کرنا چاہین۔ اور حق تعالے اپنی قضا جاری کرنے کے لیئے جمیع امور مین عادل ہے اور اپنے افعال مین حکیم ہے اور کوئی امر اپنے بندون کے لیئے تجویز نہین کرتا مگر وہی جسکو کہ اونکے لیئے زیادہ تر مناسب جانتا ہی اور اونکی توانائی کا باعث ہوتا ہی۔ اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہی کہ چارشنبۂ آخر ماہ کو حضرت ایوبؑ زوال مال و اولاد مین مبتلا ہوے۔ اور بسندہای معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت ایوبؑ بغیر کسی گناہ کے سات برس تک مبتلا رہے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ حق تعالے نے ایوبؑ کو بغیر کسی گناہ کے مبتلا کیا اور آنحضرتؑ نے یہانتک صبر کیا کہ لوگون نے اونپر طعن و سرزنش شروع کی اور پیغمبر سرزنش پر صبر نہین کرسکتے۔ اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ ایام بلا مین خدا سے عافیت طلب کرو۔ مؤلف فرماتے ہین۔ مدت ابتلاے ایوبؑ مین مفسرین نے اختلاف کیا ہی۔ بعضون نے اٹھارہ سال اور بعضون نے تیرہ سال اور بعضون نے سات سال کہا ہے۔ قول اخیر صحیح ہے جیسا کہ احادیث سابقہ مین گذرا۔ اور بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب حق تعالے نے حضرت ایوبؑ کو عافیت عطا کی اوسوقت بنی اسرائیل کی زراعتون کو دیکھکر آسمان کیطرف سر بلند کیا اور کہا اے میرے پروردگار اور اے میرے سید و سردار تو نے اپنے بندے

ایوبؑ کو عافیت عطا کی مگر ابھی اوسنے زراعت نہین کی اور بنی اسرائیل نے زراعت کی ہے - حق تعالی نے اوسپر وحی نازل فرمائی کہ ایک مشت اپنے کیسہ سے لیکر زمین پر چھڑک دو اور اوس کیسہ مین نمک تھا جب ایسا کیا اوس سے مسور یا چنے پیدا ہوے - اور اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ غلہ پیشتر نہ تھا بلکہ آنحضرت کی برکت سے پیدا ہوا - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ حق تعالے نے مومن کو ہر ایک بلا مین مبتلا اور ہر طرح کے مرگ سے ہلاک کرتا ہے مگر زوال عقل مین مبتلا نہین کرتا کیا تو ایوبؑ کو نہین دیکھتا کہ خدا نے شیطان کو اونکے مال و اہل و اولاد اور تمام چیزون پر مسلط کیا مگر اونکی عقل پر مسلط نہ کیا اور اونکی عقل اونکے لیئے باقی رکھی تاکہ وحدانیت خدا کا اعتقاد رکھین اور اوسکی یگانگی پرستش کرین - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ قیامت مین ایک زن جمیلہ و حسینہ کو حاضر کرینگے جو اپنے حسن و جمال کے سبب گناہ کی مرتکب ہوئی تھی وہ یہ عذر کریگی کہ خداوندا تو نے مجھکو خوبصورت بنایا تھا اسلیئے مجھسے گناہ صادر ہوا - حق تعالے فرمائیگا کہ حضرت مریم کو لاؤ پھر اوس زن گناہگار سے فرمائیگا تو زیادہ خوبصورت ہے یا مریم - مین نے اسکو ایسا حسن دیا مگر یہ اپنے حسن کے فریب مین نہ آئی پھر ایک مرد خوبصورت کو حاضر کرینگے جس سے حسن و خوبصورتی کے سبب گناہ صادر ہوا تھا وہ بھی یہی عذر کریگا کہ خداوندا تو نے مجھکو صاحب حسن و جمال پیدا کیا اسلیئے عورتین میری طرف مائل ہوئین اور مجھکو زنا پر مجبور کیا - اوسوقت حضرت یوسفؑ کو لائینگے اور کہین گے تو خوبصورت زیادہ ہے یا یوسفؑ ہمنے اسکو ایسا حسن دیا تھا مگر یہ عورتون کے فریب مین نہ آیا - بعد اسکے ایک صاحب بلا کو حاضر کرینگے جو اپنی بلا کے سبب معصیت مین گرفتار ہوا تھا وہ عذر کریگا کہ خداوندا تو نے بلا کو مجھپر سخت و شدید کیا تھا اسلیئے مین نے گناہ کیا - اوسوقت ایوبؑ کو لائینگے اور کہینگے تیری بلا شدید تھی یا ایوبؑ کی ہمنے اسکو ایسی بلائے عظیم مین مبتلا کیا مگر یہ کسی گناہ کا مرتکب نہوا - اور حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا ہے کہ لوگون نے تین خصلتین تین شخصون سے سیکھی ہین - صبر کو ایوبؑ سے - شکر کو نوحؑ سے - حسد کو فرزندان یعقوبؑ سے - اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالے نے ایک روز حضرت ایوبؑ کی ثنا کی اور فرمایا مین نے کوئی نعمت اونکو عطا نہین کی جو اونکی زیادتی شکر کا باعث ہوئی ہو - شیطان نے کہا خداوندا اگر تو بلا کو اونپر مسلط کرے معلوم نہین کہ اوسوقت صبر کر سکتے ہین یا نہین - خدا نے شیطان کو اونکے اونٹون اور غلامون پر مسلط کیا - اوسنے ایک غلام کے سوا سبکو ہلاک کیا جسنے ایوبؑ کو آکر یہ خبر دی کہ تمھارے تمام اونٹ اور غلام ہلاک ہوگئے - ایوبؑ نے کہا مین اوس خدا کا حمد و سپاس

ادا کرتا ہون جسنے اپنی عطا کو پھیر لیا۔ شیطان نے کہا وہ گھوڑون کو بہت دوست رکھتے ہین جب
اونپر بھی مسلّط ہوا اور سب گھوڑون کو ہلاک کیا ایوبؑ نے کہا اوس خدا کا حمد و سپاس کرتا ہون
جسنے اپنی عطا پھیر لی۔ اسیطرح شیطان نے تمام گاؤ و گوسفند اور کھیتون اور اہل و اولاد ایوبؑ
کو ہلاک کیا اور ہر ایک کے ہلاک ہونے پر ایوبؑ بھی اوسیطرح شکر کرتے تھے یہانتک کہ بیماری شدید
عارض ہوئی اور مدت دراز تک اوس حال مین مبتلا رہے مگر ہر حال مین خدا کا شکر ادا کرتے
تھے۔ جب گناہ کو اونسے منسوب کرکے اونکی سرزنش کی اوسوقت صبر کی طاقت باقی نہ رہی اور
حق تعالےٰ سے دعا کی۔ خدا نے اونکو شفا دی اور اونکے تمام اموال و گاؤ و گوسفند و غلام و اہل
و فرزند پھر اونکو عطا کیے۔ اور ابن بابویہ رحنے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ ایوبؑ حضرت
یعقوبؑ کے زمانے مین تھے اور اونکے داماد تھے اور آلیا دختر یعقوبؑ سے نکاح کیا تھا۔ اونکے باپ
اوس گروہ سے تھے جو حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لائے تھے۔ اونکی مان حضرت لوطؑ کی دختر تھین۔
حضرت ایوبؑ پر جب بلا ہر طرح سے شدید ہوئی زوجۂ ایوبؑ نے اونکی محنت و بلا پر صبر کیا اور
خدمت کرنا نچھوڑا۔ شیطان کو زوجۂ ایوبؑ کا اونکی خدمت پر ثابت قدم رہنا ناگوار اور باعث
حسد ہوا۔ پھر زوجۂ ایوبؑ کے پاس آکر کہا کیا تو یوسفؑ صدیق کی خواہر نہین۔ کہا ہان شیطان
نے کہا پھر اس مشقت و بلا مین کیون گرفتار ہے۔ اوس صابرۂ عالمہ نے جواب دیا خدا نے ہمکو اسلیے
اس بلا مین مبتلا کیا ہے کہ ہمکو ثواب عطا کرے جب اوسنے اپنی نعمتین ہمکو عطا کی تھین اپنے
فضل سے عطا کی تھین اور اب بھی اون نعمتون کو اپنے فضل و کرم سے پھیر لیا ہے اسلیے کہ ہمارا
امتحان لے اور ثواب عنایت فرمائے۔ کیا تونے کسی انعام دینے والے کو اوس سے بہتر دیکھا
ہے۔ ہم اوسکے عطا کا شکر اور اوسکے بلا مین اوسکا حمد کرتے ہین۔ اوسی نے ہمکو ان دونون
فضیلتون کا مجمع قرار دیا اور ہمکو مبتلا کیا ہے تاکہ ہم صبر کرین اور صبر کی قوت ہمکو حاصل نہین
ہوئی مگر اوسی کی تائید و توفیق سے اور ہمکو حالت نعمت و بلا مین عطا و بلیہ کو حمد و شکر کرنا
سزاوار ہے۔ شیطان نے کہا یہ خطائے بزرگ ہے اور تیرے اسلیے بلا نازل نہین ہوئی پھر کئی شکوک
و شبہات اوس سے بیان کیے مگر اوسنے سب کو رد کیا اور جلد ایوبؑ کے پاس جاکر یہ حال بیان
کیا۔ ایوبؑ نے کہا وہ شیطان تھا اور میرے ہلاک کرنے کی کوشش کر رہا ہے مین خدا کی قسم
کھاتا ہون کہ جب مجھے خدا شفا عطا کریگا سو چوب تجھکو مارونگا اسلیے کہ تونے شیطان کا کلام
سُنا۔ حضرت ایوبؑ نے جب شفا پائی درخت تمام کی چوبہائے باریک کا ایک دستہ لیکر ایک

مرتبہ اپنی زوجہ پہ مارا تاکہ قسم کے خلاف واقع ہو۔ حضرت ایوبؑ پر جسوقت بلا نازل ہوئی تھی اونکی
عمر ستر سال کی تھی پھر خدا نے اور بہتر سال اونکی عمر پر زیادہ کیئے۔ مولف فرماتے ہین۔ ایوبؑ
کے قسم کھانے کی وجہ جو پیشتر مذکور ہوئی وہ معتمد ہے اگرچہ احتمال ہو سکتا ہے کہ دونون امر واقع ہوئے ہون

باب ۱۲ بارھوان۔ حضرت شعیبؑ کے قصص

حضرت شعیبؑ کے نسب مین اختلاف ہے بعضون نے کہا ہے کہ شعیبؑ فرزند توبہ بن مدین بن
ابراہیم تھے۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ اونکے باپ کا نام نویب تھا۔ اور بعضے اسطرح کہتے ہین شعیبؑ
بن میکیل بن یسجب بن ابراہیم تھے اور مادر میکیل دختر لوطؑ تھی۔ اور بعضون کا قول ہے کہ اونکا نام
یثرون تھا اور وہ فرزند صیفون بن عنقا بن ثابت بن مدین بن ابراہیم تھے بعضے کہتے ہین حضرت ابراہیم
کی اولاد سے تھے۔ اور بعضے قائل ہین کہ وہ حضرت ابراہیم کی اولاد سے نہ تھے بلکہ اوس شخص کی
اولاد سے تھے جو حضرت ابراہیم پر ایمان لایا تھا۔ حق تعالے نے سورہ اعراف مین فرمایا ہے یعنی اہل مدین
کیطرف اونکے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔ شعیبؑ نے کہا اے قوم خدا کی عبادت کرو اوسکے سوا کوئی دوسرا
تمھارا خدا نہین ہے تحقیق کہ تمھارے پروردگار کی جانب سے تمھاری طرف حجت ظاہر آئی ہے
ناپ تول پوری کرو اور لوگون سے اونکی کوئی چیز کم نکرو۔ اور خدا کی اصلاح کرنے کے بعد
زمین پر فساد برپا نکرو۔ تمھارے لیئے یہی بہتر ہے اگر ایمان و اعتقاد رکھتے ہو۔ اور ہر سر راہ
نہ بیٹھو کہ لوگون کو ڈراؤ اور اونکو خدا کی راہ سے باز رکھو جو کہ خدا پر ایمان لائے اور تم وہ راہ
کجی کے ساتھ ڈھونڈھتے ہو۔ اور اوسوقت کو یاد کرو جبکہ تم قلیل تھے پس خدا نے تمکو کثیر کیا
اور فساد برپا کرنے والون کی عاقبت پر نظر کرو کہ کیا تھے۔ اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ تم مین سے
ایک گروہ اوس چیز پر ایمان لائے جسکے ساتھ مین بھیجا گیا ہون اور ایک گروہ ایمان نہ لائے پس
صبر کرو جب تک کہ خدا ہمارے درمیان حکم کرے اور وہ سب حکم کرنے والون سے بہتر ہے۔
اونکی قوم کے بزرگون اور سرگروہون نے کہا جو حق کے قبول کرنے سے تکبر کرتے تھے البتہ اے
شعیبؑ ہم تمکو اور اون لوگون کو جو تمپر ایمان لائے ہین اپنے قریہ سے خارج کرتے ہین مگر یہ کہ
ہمارا مذہب قبول کرو۔ شعیبؑ نے کہا ہمکو ہرگز منظور نہین کہ ہم تمھارا مذہب قبول کرین تحقیق
کہ اگر ہم تمھاری ملت مین داخل ہونگے افترائے دروغ خدا پر باندھین گے بعد اسکے کہ خدا نے
اوس سے ہمکو نجات دی ہے۔ اور ہمکو ضرور نہین کہ بے حکم خدا اوس دین باطل کیطرف پھرین
اور ہمارے پروردگار کے علم نے سب چیزون کا احاطہ کیا ہے۔ ہمنے خدا پر توکل کیا۔ اے

پروردگار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان بحق حکم کر اور تو تمام حکم کرنے والون سے بہتر ہے اور اوسکی قوم سے جو لوگ کافر ہوگئے تھے اون لوگون نے کہا اگر شعیبؑ کی پیروی کروگے البتہ زیان کارون سے ہوگے۔ پس اونکو زلزلہ نے لیا اور اپنے گھرون مین صبح کی درحالیکہ وہ لوگ سب مُردہ تھے جنھون نے شعیبؑ کی تکذیب کی تھی گویا ہرگز اون گھرون مین نہ تھے اور جن لوگون نے شعیب کی تکذیب کی وہ زیان کار تھے۔ اور شعیبؑ نے اونسے منھ پھیر لی اور کہا اے قوم تحقیق کہ مین نے اپنے پروردگار کی رسالتین تمکو پہونچائین اور تمکو نصیحت کی۔ پس مین اوس گروہ کے لیے کیون تاسف کرون اور اندوہناک رہون جو کہ کافر تھے۔ اور حق تعالے نے سورۂ ہود مین فرمایا ہے۔ ہمنے مدین کیطرف اونکے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔ شعیبؑ نے کہا اے گروہ خدا سے ڈرو تمھارا کوئی خدا اوسکے سوا نہین ہے۔ اور ناپ تول کم نکرو بدرستیکہ مین تمکو حالت نعمت وفراوانی مین دیکھتا ہون اور بدرستیکہ تمھارے لیئے اوس دن کے عذاب سے ڈرتا ہون جو تمھارا احاطہ کریگا۔ اے قوم لوگون کا حق ناپ تول مین بعدالت وراستی پورا دو اور لوگون کے لیئے اونکے حقوق کم نکرو اور زمین پر فساد کی سعی نکرو۔ بقیۃ خدا مال حلال ہے تمھارے لیئے بہتر ہے اگر ایمان رکھتے ہو اور مین تمھاری حفاظت کرنے والا نہین ہون بلکہ تبلیغ رسالت کے سوا اور کوئی چیز مجھپر لازم نہین ہے۔ اونکی قوم نے کہا اے شعیبؑ کیا تمھاری نماز تمکو یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اونکو چھوڑدین جنکی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے اور ہم اپنے اموال مین جو چاہین نکرسکین بدرستیکہ تم بُردبار و رشید ہو۔ شعیبؑ نے کہا اے قوم مجھے خبردو اگر مین اپنے پروردگار کی جانب سے کوئی دلیل از قبیل پیغمبری وعلم وکمالات رکھتا ہون اور اوسنے مجھے اپنے فضل سے روزئی نیک عطا کی ہو آیا سزاوار ہے کہ مین اوسکی وحی مین خیانت کرون اور اوسکی رسالت تمکو نہ پہونچاؤن۔ اور جس امر سے تمکو نہی وممانعت کرتا ہون میری غرض تمھاری مخالفت نہین ہے۔ اور میری غرض نہین ہے مگر تمھارے حال کی اصلاح جب تک کرسکون۔ اور میرا توکل نہین ہے مگر خدا پہ یعنی اوسی پر توکل کیا ہے اور اوسی کی طرف بازگشت کرتا ہون۔ اور اے قوم جو دشمنی مجھسے کرتے ہو مبادا اسکا سبب ہو کہ تمکو بھی اوسی کے مانند پہونچے جو قوم نوحؑ یا قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ یا قوم لوطؑ کو پہونچا۔ وہ لوگ تمسے دور نہین ہین اونکے حالات سے نصیحت حاصل کرو اور اپنے پروردگار سے مغفرت کے خواستگار ہو پس اوسکی طرف توبہ کرو بدرستیکہ میرا پروردگار رحیم ومہربان ہے۔ اون لوگون نے کہا

اے شعیب تم جو کہتے ہو اوسمین سے بہت امور ہم نہین سمجھتے اور بدرستیکہ ہم تمکو اپنے مین ضعیف پاتے
ہین اور اگر تمھاری قبیلہ کی رعایت مانع نہوتی ہم تمکو سنگسار کرتے اور تم ہمارے نزدیک عزیز نہین
ہو۔ شعیبؑ نے کہا اے قوم کیا میرا قبیلہ تمھارے نزدیک خدا سے زیادہ عزیز ہی۔ تمنے خدا سے
پیٹھ پھیری ہو اور اوس سے کوئی خوف و ترس نہین رکھتے ہو بدرستیکہ میرا پروردگار ایسا ہی کہ
اوسکا علم اون تمام کامون کا احاطہ کرنے والا ہی جو تم کرتے ہو۔ اے قوم اس حال پر کہ رکھتے ہو
جو چاہو کرو۔ بدرستیکہ مین وہ کام کرتا ہون جسکے لیے خدا کی جانب سے مامور ہوا ہون۔ اور
بہت جلد تم آگاہ ہوگے کہ وہ کون ہی جسکی طرف وہ عذاب آتا ہی جو اسکو ذلت و خواری ابدی
مین گرفتار کرے۔ اور کون ہی وہ جسنے دروغ کہا ہی۔ اور تم منتظر رہو کہ مین بھی تمھارے ساتھ
منتظر ہون۔ اور جب اونکے عذاب کے لیے ہمارا حکم آیا ہمنے شعیبؑ کو اور اونکو جو کہ اوپر
ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے سبب نجات دی۔ اور اون ستمگارون کو ایک صداے مہیب نے
لیا۔ پس وہ اپنے گھرون مین مُردہ ہوے گویا ہرگز اون گھرون مین نہ تھے۔ اور خدا نے سورۂ
شعرا مین فرمایا ہی کہ اصحاب ایکہ نے پیغمبرون کی تکذیب کی۔ شعیبؑ کی قوم کو اسلیے اصحاب ایکہ
فرمایا ہے کہ وہ ایک بیشہ و نخلستان مین ساکن تھے جبکہ شعیب نے اونسے کہا کیا تم خدا کے عذاب
سے نہین ڈرتے۔ بدرستیکہ مین تمھارے لیے رسول امین ہون۔ پس خدا سے ڈرو اور میری
اطاعت کرو۔ اور مین اپنی رسالت کا کوئی مزد تمسے طلب نہین کرتا۔ نہین ہے میرا اجر مگر
پروردگار عالم پر۔ پیمانہ پورا دو کہ پیمانہ کم ناپنے والون سے نہ ہو اور سچی ترازو سے وزن کرو۔ یعنے
جسمین پاسنگ اور ہیر پھیر نہو اور لوگون کی چیزین کم نکرو اور زمین پر فساد کی سعی نکرو۔ اور
اوس خدا سے ڈرو جسنے تمکو اور اونکو جو تمھارے پیشتر تھے پیدا کیا ہی۔ اونکی قوم نے کہا نہین ہو تم مگر
اونمین سے جو جادو کے سبب دیوانہ ہوا ہی اور نہین ہو تم مگر ایک بشر مثل ہمارے اور ہم تمکو تصور
نہین کرتے مگر دروغ کہنے والون سے پس ہمپر کچھ ٹکڑے آسمان سے نازل کرو اگر تم سچ
کہنے والون سے ہو شعیبؑ نے کہا میرا پروردگار سب سے زیادہ اون کامون کو جانتا ہی جو تم کرتے
ہو۔ پس اونکی تکذیب کی۔ پس اونکو لیا عذاب روز ابر نے۔ بدرستیکہ تھا وہ عذاب روز بزرگ
اور جاننا چاہیے کہ مفسرون مین اسطرح مشہور ہے کہ جب قوم شعیبؑ نے اونکی تکذیب انتہا کو
پہونچادی حق تعالے نے گرماے شدید کو اونپر نازل کیا جس سے اونکے دم رک گئے اور جب
اپنے گھرون مین داخل ہوے وہ گرما بھی اونکے ساتھ گھرون مین داخل ہوئی نہ سایہ اونکو

فائدہ دیتا تھا نہ پانی۔ وہ لوگ اوس گرما کے سبب جل رہے تھے ناگاہ حق تعالےٰ نے ایک ابر اونکی طرف بھیجا وہ سب شدت گرما سے اوس ابر کی طرف پناہ لیگئے۔ جب ابر کے نیچے جمع ہوئے اوسنے اونپر آگ برسائی اور اونکے قدم کے نیچے زمین کو زلزلہ ہوا پھر وہ سب جل کر خاکستر ہو گئے۔ اور بعض مفسرون نے کہا ہے کہ حضرت شعیبؑ دو گروہ پر مبعوث ہوئے۔ ایکبار اہل مدین پر مبعوث ہوئے اور وہ اوس صدائے مہیب کے سبب جس سے زمین کو زلزلہ ہوا ہلاک ہو گئے بعد اسکے اہل بیشہ پر مبعوث ہوئے اور وہ ابر صاعقہ بار کے سبب ہلاک ہوئے۔ اور بسند معتبر حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ پہلے جسنے پیمانہ و ترازو بنائے وہ حضرت شعیبؑ تھے اور اپنے ہاتھ سے پیمانہ و ترازو بناتے تھے۔ اونکی قوم کے لوگ بحساب پیمانہ لوگون کا حق پورا دیتے تھے بعد اسکے پیمانہ کم و ترازو مین ہیر پھیر کرنے لگے اور چوری شروع کی اسلئے زلزلہ کے سبب ہلاک و معذب ہوئے۔ اور ابن بابویہ رح اور قطب راوندی نے بسند ہائے خود ابن عباس و وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت شعیبؑ و ایوبؑ و بلعم بن باعور اوس گروہ کی اولاد سے تھے جو حضرت ابراہیمؑ پر اوس دن ایمان لائے تھے جس دن آتش نمرود سے آنحضرت کو نجات ملی تھی۔ اِن لوگون نے ابراہیمؑ کے ہمراہ شام کی طرف ہجرت کی اور حضرت ابراہیمؑ نے دختران لوطؑ سے انکا نکاح کیا تھا اور جتنے پیغمبر کہ حضرت ابراہیمؑ کے بعد اور فرزندان یعقوبؑ سے پہلے مبعوث ہوئے وہ سب انکی نسل سے تھے۔ حق تعالےٰ نے شعیبؑ کو پیغمبر مقرر کر کے اہل مدین کیطرف بھیجا۔ اہل مدین حضرت شعیبؑ کے قبیلے سے نہ تھے اور ایک بادشاہ جبار اونکا حاکم تھا جسکے مقابلہ کی طاقت اوس عہد مین کسی بادشاہ کو حاصل نہ تھی۔ وہ لوگ خدا کا انکار اور پیغمبرون کی تکذیب کرتے تھے دوسرون کو ناپ تول مین کم دیتے تھے اور خود پورا لیتے تھے۔ غلہ جمع رکھتے اور ناپ تول مین کمی کرنے کے لئے بادشاہ نے اونکو حکم دیا تھا۔ شعیبؑ نے ہرچند اونکو نصیحت کی مگر کوئی فائدہ نہوا یہانتک کہ بادشاہ نے حضرت شعیبؑ کو اور اون لوگون کو جو حضرت شعیبؑ پر ایمان لائے تھے شہر سے خارج کر دیا۔ حق تعالےٰ نے گرما اور ابر صاعقہ بار کو اونکی طرف بھیجا جسنے اونکو جلا دیا اور نو دن تک اس عذاب مین مبتلا رہے اور پانی ایسا گرم ہو گیا تھا جسکا پینا ممکن نہ تھا ایک بیشہ جو اونکے شہر کے قریب تھا وہان گئے اوسوقت خدا نے ایک ابر سیاہ اونکی طرف بھیجا۔ جب وہ سب اوسکے سایہ مین جمع ہو گئے اوس ابر سے اونپر آگ برسائی اور وہ سب جل گئے اور کوئی اون مین باقی نہ رہا۔ اور حضرت رسول خداؐ کے روبرو جب حضرت شعیبؑ کا ذکر آتا تھا

فرماتے تھے کہ وہ قیامت مین پیغمبرون کے خطیب ہونگے۔ جب شعیبؑ کی قوم ہلاک ہوگئی حضرت شعیبؑ اون لوگون کے ہمراہ جو ایمان لائے تھے مکہ کیطرف گئے اور وہین رہے تا اینکہ برحمت الٰہی واصل ہوئے۔ اور دوسری حدیث مین جو زیادہ ترصحیح ہے وارد ہوا ہے کہ شعیبؑ نے پھر مکے سے مراجعت کی اور مدین مین آکر رہے یہانتک کہ حضرت موسیٰؑ اونکے پاس گئے۔ اور ابن عباس نے روایت کی ہے کہ حضرت شعیبؑ کی عمر دوسو بیالیس برس کی تھی۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہو کہ خدا نے ملک عرب سے پانچ پیغمبرون کے سوا اور کوئی پیغمبر مبعوث نہین کیا۔ ہودؑ۔ صالحؑ۔ اسمعیلؑ۔ شعیبؑ۔ حضرت محمد مصطفےٰؐ۔ اور حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہو کہ شعیبؑ نے خدا کی طرف اپنی قوم کی دعوت وہدایت کی تا اینکہ پیر ہوگئے اور اونکے استخوان بدن لاغر وباریک ہوئے۔ بعد اسکے ایک مدت تک اونسے غائب رہے پھر بقدرت خدا حالت جوانی مین اونکی طرف مراجعت کی اور اونکی ہدایت مین مصروف ہوئے مگر اونکی قوم نے کہا کہ جبتے اوسوقت تمھارا قول باور نکیا جبکہ تم پیر تھے اب حالت جوانی مین کیونکر باور کرین۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ حق تعالے نے حضرت شعیبؑ پر وحی نازل فرمائی کہ مین تمھاری قوم کے ایک لاکھ آدمیون پر عذاب نازل کرونگا جنمین چالیس ہزار بدکردار اور ساٹھ ہزار نیک کردار ہونگے۔ عرض کی خداوندا جو لوگ نیک ہین اونپر کیون عذاب نازل کریگا۔ فرمایا اسلیئے کہ اوس گروہ نے سستی کی اور اہل معاصی کو کارہائے بد سے منع نکیا اور میرے غضب کے ڈرسے اونپر غضبناک نہوے۔ اور حضرت رسول خداؐ سے منقول ہو کہ حضرت شعیبؑ محبت خدا مین اسقدر روئے کہ نابینا ہوگئے خدا نے اونکی آنکھین روشن کردین۔ پھر اسقدر روئے کہ نابینا ہوگئے خدا نے پھر انکو بینا کیا۔ جب تین مرتبہ یہی حال گذرا چوتھی مرتبہ حق تعالی نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ اے شعیب کب تک روتے رہوگے۔ اگر جہنم کے ڈر سے تو مین نے تمکو امان دی۔ اگر شوق بہشت مین گریہ کرتے ہو مین نے بہشت تمھارے لیئے مباح کیا۔ شعیبؑ نے عرض کی اے میرے سید وپروردگار میرا گریہ خوف جہنم سے ہے نہ شوق بہشت سے مگر تیری محبت میرے دل مین جاگزین ہوئی ہے اور تیری شوق لقا مین گریہ کرتا ہون حق تعالے نے فرمایا مین اسکے عوض اپنے کلیم موسیٰؑ بن عمران کو تمھارے پاس بھیجتا ہون تاکہ وہ تمھاری خدمت کرین۔ اور بسند معتبر سہل بن سعید سے منقول ہو وہ کہتا تھا کہ ہشام بن عبدالملک نے مجھکو رصافہ کی طرف بھیجا کہ وہان ایک کنوان کھودون۔ جب کنوان کھودنا شروع کیا اور دوسو قدآدم کے برابر کھودا ناگاہ ایک آدمی کا سر نظر آیا جب اوسکے اطراف کو کھودا ایک مرد پیر کو دیکھا لباس سفید پہنے ہوئے ایک پتھر پر کھڑا ہے۔

اور اوس زخم کے سبب جو اوسکے سر پر لگا ہی اپنا دہنا ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہی- جب اوسکا ہاتھ زخم سے اوٹھاتے تھے خون جاری ہوتا تھا اور جب چھوڑ دیتے تھے وہ پھر اپنا ہاتھ اوس زخم پر رکھ لیتا تھا اور وہ خون بند ہو جاتا تھا- اوسکے گوشہ لباس پر یہ لکھا تھا- مین شعیبؑ بن صالح پیغمبر ہون خدا نے مجھکو پیغمبر مقرر کرکے اپنی قوم کی طرف بھیجا اون لوگون نے میرا سر زخمی کرکے مجھے اس کنوین کے اندر گرا دیا اور اسمین خاک بھر دی- ہشام کو جب یہ کیفیت لکھی اوسنے جواب مین لکھا اوسکو ویسا ہی رہنے دو جیسا کہ پہلے تھا اوسیطرح اوسکو بھر دو اور دوسرے مقام پر کنوان کھود دو

باب ۱۳ تیرھوان- قصص حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا بیان- اور اسمین کئی فصلین ہین-

فصل پہلی- حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے نسب و فضائل اور چند حالات کا بیان-

بعض مفسرون اور مورخون نے ذکر کیا ہی کہ موسیٰ بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوبؑ تھے اور حضرت ہارون اونکے بھائی تھے ایک مادر و پدر سے- اونکی مان کے نام مین اختلاف ہے نحیب اور بعضون نے فاحیہ اور بعضون نے یوخاید کہا ہی اور مشہور قول اخیر ہی- باب اول مین مذکور ہو چکا کہ نقش نگین انگشتر موسیٰ یہ دو کلمہ تھے جنکو توریت سے منتخب کیا تھا اِصْبِرْ تُؤْجَرْ اِصْدِقْ تَنْجُ یعنے صبر کر تاکہ اجر پائے اور راست کہ تاکہ نجات پائے- اور بسند معتبر حضرت رسولخدا سے منقول ہی کہ حق تعالےٰ نے تمام پیغمبرون سے چار پیغمبرون کو شمشیر و جہاد کے لئے اختیار کیا- ابراہیمؑ- داوٗدؑ- موسیٰؑ- حضرت محمدؐ- اور تمام پیغمبرون کے خاندانون سے چار خاندانون کو اختیار کیا جیسا کہ قران مین فرمایا ہی- بدرستیکہ خدا نے آدمؑ و نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام عالم سے برگزیدہ کیا- اور بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا ہی کہ شب معراج جب مجھے پانچوین آسمان پر لیگئے مین نے وہان ایک شخص کو دیکھا جو نہ جوان اور نہ بہت پیر تھا- نہایت عظمت و وقار رکھتا تھا- آنکھین بڑی تھین اوسکے گرد اوسکی امت کے بہت لوگ جمع تھے- مینے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے- کہا یہ وہ ہی جو اپنی قوم مین محبوب تھا- یعنے ہارون پسر عمران- مین نے اونکو سلام کیا اونھون نے جواب دیا مین نے اونکے لیئے مغفرت طلب کی اونھون نے میرے لیئے- جب چھٹے آسمان پر پہونچا وہان ایک شخص گندم گون بلند قامت کو دیکھا کہ اگر وہ دو پیراہن پہنتا اوسکے موے بدن دونون پیراہنون سے باہر نکل آتے اور مینے سنا کہ وہ شخص کہہ رہا تھا- بنی اسرائیل گمان کرتے ہین کہ خدا کے نزدیک مین بہترین فرزندان آدم ہون حالانکہ یہ شخص خدا کے نزدیک مجھسے زیادہ گرامی ہی- مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے

کہا آپکے بھائی موسیٰ بن عمران ہین - مین نے اونکو سلام کیا اونھون نے جواب دیا مین نے اونکے لیے
طلب مغفرت کی اونھون نے میرے لیے - اور دوسری روایت مین حضرت امام حسنؑ سے منقول ہے کہ
حضرت موسیٰ کی عمر دوسو چالیس برس کی تھی اور اونکے اور حضرت ابراہیمؑ کے درمیان پانسو برس
کا فاصلہ تھا - اور حدیث معتبر مین حضرت امیر المومنینؑ سے اس آیت کی تفسیر مین منقول ہے جس
دن کہ آدمی اپنے بھائی اور مان اور باپ اور زوجہ اور اولاد سے بھاگے گا - فرمایا جو اپنی مان سے
بھاگے گا وہ حضرت موسیٰ ہین - ابن بابویہ رح نے کہا ہے یعنے اس خوف سے کہ مبادا اپنی مان کے اوسے
حقوق مین کوئی تقصیر کی ہو - اور ممکن ہے کہ مادر مجازی مراد ہو یعنے بعض عورتین جنھون نے فرعون
کے گھر مین اونکی تربیت کی تھی - اور ابن بابویہ رح نے مقاتل سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے
بطن مادر موسیٰ مین تین سو ساٹھ برکتین نازل کین - اور فرعون نے وہ صندوق جسمین حضرت
موسیٰ تھے پانی اور درخت کے درمیان پایا تھا اسلیے اونکا نام موسیٰ علیہ السلام ہوا - زبان
قبطی مین پانی کو (مو) اور درخت کو (سی) کہتے ہین اور بسند ہاے معتبر بسیار حضرت صادقؑ سے
منقول ہے کہ حق تعالے نے حضرت موسیٰ بن عمران پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ تم جانتے ہو
کہ مین نے تمکو تمام خلق سے اپنے کلام کے لیے کیون برگزیدہ کیا - عرض کی اے میرے پروردگار
نہین - فرمایا اسلیے کہ مین تمام اہل زمین کے احوال پر مطلع ہوا اور اونکے ظاہر و باطن کو دریافت
کیا مگر اونمین کسی کو ایسا نہ پایا جو تمسے زیادہ میرے لیے اپنے نفس کو ذلیل اور میرے روبرو تواضع
کرے - اے موسیٰ جب تم نماز پڑھتے ہو اپنے دونون رخسارے میرے روبرو خاک پر رکھتے ہو
اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب یہ وحی حضرت موسیٰ کو پہونچی سجدہ کیا اور از روے
تذلل اپنے پروردگار کے روبرو اپنے دونون رخسارے خاک پر رکھے حق تعالیٰ نے فرمایا اے
موسیٰ سر اوٹھاؤ اور اپنے ہاتھ اپنے منھ پر اور موضع سجود پر بلکہ جہان جہان پہونچ سکین پھیر دو
تاکہ ہر بیماری و درد و آفت سے تمکو نجات دے - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ
ایک بار حضرت موسیٰ پر چالیس روز یا تیس روز تک وحی نہ آئی - اوس وقت حضرت موسیٰ ملک
شام مین ایک پہاڑ پر جسکو اریحا کہتے ہین چڑھ کر عرض کی خداوندا اگر تو نے بنی اسرائیل کے گناہون کے
سبب اپنی وحی و کلام کو مجھسے قطع کیا ہے پس مین تیری آمرزش قدیم کو تجھسے طلب کرتا ہون حق تعالیٰ
نے وحی نازل فرمائی اے موسیٰ مین نے اسلیے اپنی وحی و کلام سے تمکو مخصوص کیا ہے کہ اپنی مخلوقات
مین کسیکو ایسا نہ پایا جسکی تواضع میرے لیے تمسے زیادہ ہو - بعد اسکے فرمایا کہ جب موسیٰ نماز سے فارغ

ہوتے اپنے مقام سے نہ اوٹھتے جب تک کہ دونون رخساری زمین پر نہ رکھتے۔ اور بسند موثق حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ موسیٰؑ نے ستر پیغمبرون کے ہمراہ رَوحا کے دَرون سے گذر کیا ہو وہ سب عباہای قطوانی یعنی کوفی پہنے تھے اور کہتے تھے لَبَّیْکَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ اور بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہو کہ موسیٰؑ سنگستان رَوحا کی طرف سے گذرے اوسوقت شتر سرخ پر سوار تھے جسکی مہار لیف خرما کی تھی۔ عباے قطوانی پہنے ہوئے تھے اور کہتے تھے لَبَّیْکَ یَا کَرِیْمُ لَبَّیْکَ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ حضرت موسیٰ نے رملہ مصر سے احرام باندہ کر سنگستان رَوحا کی طرف سے باحرام گذر کیا اور اپنا ناقہ کھینچتے تھے جسکی مہار لیف خرما کی تھی تلبیہ کہتے جاتے تھے اور تمام پہاڑ اونکا جواب دیتے تھے۔ اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہو کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ موسیٰؑ نے خدا کی درگاہ مین اپنے ہاتھ اوٹھا کر کہا خداوندا مین جہان جاتا ہون آزار پاتا ہون۔ وحی نازل ہوئی کہ اے موسیٰؑ تمہارے لشکر مین ایک شخص غماز ہے۔ عرض کی خداوندا مجھکو بتا وہ کون ہے۔ فرمایا مین غماز کو دشمن رکھتا ہون پھر خود کیونکر غمازی کرون اور دوسری روایات معتبر مین منقول ہو کہ موسیٰؑ نے مناجات کی خداوندا ایسا کر کہ لوگ مجھے برا نکہین۔ فرمایا اے موسیٰ مین نے یہ امر اپنے لیے نہین کیا تمہارے لیے کیونکر کرون۔ اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہو کہ لوگون نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ ہارون نے پیشتر رحلت کی یا موسیٰؑ نے۔ فرمایا ہارون نے۔ پھر فرمایا ہارون کے فرزندون کے نام شبر و شبیر تھے جنکا ترجمہ عربی مین حسنؑ و حسینؑ ہے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ حجر اسمٰعیل مین ناودان کے نیچے دو گز خانۂ کعبہ تک شبر و شبیر فرزندان ہارون کی نماز پڑھنے کی جگہ تھی۔ اور بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہو کہ بنی اسرائیل کہتے تھے کہ حضرت موسیٰ آلۂ مردی نہ رکھتے تھے۔ اور موسیٰؑ جب غسل کا ارادہ کرتے ایسے مقام پر جاتے جہان کوئی اونکو نہ دیکھے۔ ایک دن کسی نہر کے کنارے غسل کرتے تھے اور اپنا لباس ایک پتھر پر رکھ دیا تھا۔ حق تعالےٰ نے اوس پتھر کو حکم دیا کہ حضرت موسیٰؑ سے دور ہوجا۔ جب حضرت موسیٰؑ اوس پتھر کیطرف گئے بنی اسرائیل کی نظر اونکے بدن پر پڑی اور اونکو معلوم ہوا کہ وہ گمان غلط تھا اور اس آیت کی یہی تفسیر ہے جو حق تعالےٰ نے قرآن مین فرمایا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا یعنے اے گروہ مومنین اون لوگون کے مانند نہو جاؤ جنھون نے موسیٰ کو ایذا دی پس خدا نے اوس امر سے موسیٰ کو بری کیا جو وہ لوگ کہتے تھے۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرودار

اور مترجم سے مؤلف فرماتے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں کئی وجہین مذکور ہوئی ہین جنکا ذکر
مین نے بحار الانوار مین کیا ہے۔ اور سید مرتضیٰ ؒ نے اسوجہ کو بیان کرنے کے بعد کہا ہی کہ بحسب
عقل یہ امر جائز نہین کہ خدا اپنے پیغمبر کی شرمگاہ کو اس غرض سے بے ستر کرے کہ کسی آفت و بلا
سے اونکی برات خلائق پر ظاہر کرے ہر چند خدا قادر تھا کہ اوس حالت سے اونکی برات اور
طریقون سے بھی کر سکے جنمین کوئی فضیحت نہو۔ اور اس بارہ مین روایت صحیح یہ ہی کہ جب
ہارون نے رحلت کی بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو متہم کیا اور کہا ہارون کو موسیٰ نے اسلیئے
قتل کیا کہ بنی اسرائیل ہارون کیطرف زیادہ راغب و مائل تھے۔ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کی
برات کے لیئے فرشتون کو حکم دیا کہ ہارون کی نعش کو بنی اسرائیل کی مجلسون مین لیگئے اور اونسے
کہا کہ ہارون نے اپنی مرگ سے رحلت کی ہے اور موسیٰ انکے قتل سے بری ہین۔ اور حضرت
امیر المومنین سے بھی یہی وجہ منقول ہے۔ اور دوسری روایت مین یہ ہی کہ موسیٰ نے ہارون کی قبر پر آکر
ندا کی۔ ہارون بحکم خدا اپنی قبر سے باہر نکلے اور کہا کہ موسیٰ نے مجھے قتل نہین کیا۔ یہ کہکر پھر قبر مین
داخل ہوگئے۔ **فصل دوسری**۔ حضرت موسیٰ و ہارون کے ولادت اور اونکے زمان نبوت تک
کے تمام حالات و قصہ جات۔ بسند موثق بلکہ صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب حضرت
یوسفؑ کی رحلت کا زمانہ آیا تمام آل یعقوبؑ کو جمع کیا۔ اوسوقت وہ سب اسّی آدمی تھے پھر
اونسے فرمایا کہ قبطی تمپر غالب ہونگے اور تمکو عذابہائے شدید سے معذب کرینگے تمکو نجات نہ ملیگی
مگر اوس شخص کے سبب جو لاوی بن یعقوبؑ کے فرزندون سے ہوگا اور نام اوسکا موسیٰ بن
عمران ہے اوسکا قد بلند بال گھونگروالے رنگ گندم گون ہوگا۔ بنی اسرائیل اپنے بعض فرزندون
کا نام عمران رکھتے تھے اور وہ عمران اپنے فرزند کا نام موسیٰ اس امید سے رکھتے تھے کہ شاید جس
موسیٰ کی خبر حضرت یوسفؑ نے دی ہے وہی شخص ہو۔ اور حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ
نے خروج نہین کیا جب تک کہ اونسے پہلے بنی اسرائیل مین چالیس مرد کذاب نے خروج نہین کیا
اور اونمین سے ہر ایک یہی دعوی کرتا تھا کہ مین وہی موسیٰ بن عمران ہون جسکی خبر حضرت یوسفؑ
نے دی ہے۔ جب یہ خبر فرعون کو پہونچی کہ بنی اسرائیل بیان کرتے ہین کہ تیرے ملک و سلطنت کا
زوال اوس شخص کے سبب ہوگا جسکے انتظار مین وہ لوگ ہین۔ اور ساحرون اور کاہنون نے
بھی فرعون سے کہا کہ تیری قوم اور تیرے دین کی ہلاکت کا سبب وہ طفل ہوگا جو اس سال
بنی اسرائیل مین پیدا ہونے والا ہے فرعون نے دائیون کو بنی اسرائیل کی عورتون پر موکل کیا

اور حکم دیا کہ اس سال جتنے پسر پیدا ہوں وہ سب قتل کیے جائیں اور حضرت موسیٰ کی ماں پر بھی ایک دایہ موکل تھی۔ جب بنی اسرائیل نے یہ حال دیکھا باہم مشورہ کیا کہ اگر تمام پسر قتل ہو جائیں اور دختر زندہ رہیں ہم لوگ ہلاک ہو جائینگے اور ہماری نسل باقی نہ رہیگی بہتر یہی ہے کہ عورتوں سے مقاربت ترک کر دیں۔ عمران پدر موسیٰ نے کہا اپنی عورتوں سے مباشرت ترک نکرو خدا نے جو امر مقدر کیا ہے وہ واقع ہونے والا ہے اور وہ مولود موعود ضرور پیدا ہوگا ہر چند کہ وہ نخیین اس امر کو نہ چاہیں۔ پھر کہا جسکا دل چاہے عورتوں سے جماع کرنا اپنے لئے حرام قرار دے مگر میں ترک نکرونگا۔ عمران نے جب موسیٰ کی ماں سے مقاربت کی وہ حاملہ ہوئیں اور جو دایہ کہ اونکی حراست و نگہبانی کے لئے مقرر تھی اوسکا یہ حال تھا کہ جب وہ کھڑی ہوتین یہ بھی کھڑی ہوتی اور جب وہ بیٹھتین یہ بھی بیٹھتی۔ اور موسیٰ سے حاملہ ہونے کے بعد اونکی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئی۔ اور تمام محبت ہائے خدا کی یہی کیفیت ہے ایک دن دایہ نے اونسے کہا تم کسلئے زرد و لاغر ہو گئی ہو۔ کہا اس حال پر کیا ملامت کرتی ہے اور میرا حال ایسا کیوں نہو حالانکہ جو پسر مجھسے پیدا ہوگا اوسکو قتل کرینگے۔ دایہ نے کہا نگھبین نہو میں تمھارے فرزند کو سب سے مخفی رکھونگی۔ مگر موسیٰ کی ماں کو اس بات کا یقین نہ آیا جب موسیٰ پیدا ہوئے اور وہ دایہ اونکے پاس آئی اونکی ماں نے بیتابی شروع کی۔ دایہ نے کہا کیا میں نے پیشتر تمسے نہیں کہا ہے کہ تمھارے فرزند کو مخفی رکھونگی پھر وہ دایہ حضرت موسیٰ کو اوٹھا کر ایک ہتخانے میں لیگئی اور کپڑوں میں لپیٹ کر وہاں رکھ آئی اور فرعون کے پاسبانوں سے جو دروازے پر جمع ہو گئے تھے کہا تم یہاں سے چلے جاؤ۔ اس عورت کے بطن میں کوئی فرزند نہ تھا بلکہ ایک پارہ خون اسکے شکم سے خارج ہوا ہے بعد اسکے موسیٰ کی ماں نے اونکو دودھ پلایا مگر ڈرتی تھیں کہ مبادا کوئی اونکی آواز سنے اور رقوم فرعون کو اطلاع دے۔ حق تعالٰے نے اوسوقت مادر موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ ایک صندوق بنا اور موسیٰ کو اوسمیں رکھکر اوسکا منھ بند کر دے پھر رات کو دریائے نیل کے کنارے لیجا کر اوسکو پانی میں ڈال دے۔ مادر موسیٰ نے خدا کے حکم کے مطابق عمل کیا۔ جب اوس صندوق کو پانی میں ڈالا وہ پھر اونکی طرف پھر آیا ہر چند ہاتھ سے اوسکو دور کرتی تھیں مگر وہ پھر اونکے قریب آتا تھا آخر اوسکو بیچوں بیچ دھارے میں لیجا کر ڈالا اور ہوا اوسکو ایک طرف لیچلی۔ جب دیکھا کہ صندوق کو ہوا لیچلی بیتاب ہوئیں اور چاہا فریاد کریں مگر حق تعالٰے نے اونکو صبر عطا فرمایا کہ وہ بیتابی زائل ہو گئی۔ آسیہ زوجہ فرعون جو صلحائے زنان بنی اسرائیل سے تھیں اونھوں نے

فرعون سے کہا کہ بہار کے دن آئے ہیں مجھکو باہر جانے کی اجازت دو اور حکم دے کہ ایک خیمہ دریاے
نیل کے کنارے نصب کریں کہ ان دنوں وہاں کی سیر کروں۔ فرعون نے حکم دیا کہ آسیہ کے لئے
ایک خیمہ رود نیل کے کنارے نصب کریں۔ ایک دن آسیہ اوس خیمے میں بیٹھی تھیں ناگاہ دیکھا کہ
ایک صندوق اونکی طرف بہتا ہوا آرہا ہے اپنی کنیزوں سے کہا میں جس چیز کو پانی میں دیکھ رہی ہوں
کیا تم نہیں دیکھتی ہو۔ سبکہا اے سیدہ و خاتون ہماری ہاں ہم بھی کسی چیز کو دیکھتے ہیں جب وہ صندوق
بہتے بہتے اونکے نزدیک پہونچا آسیہ دوڑیں اور پانی کے کنارے جاکر صندوق کیطرف ہاتھ بڑھایا
اور قریب تھا پانی میں غرق ہوجائیں کنیزیں چلانے لگیں مگر آسیہ نے جسطرح ممکن ہوا وہ صندوق
نکال کر اپنے سامنے رکھا جب اوس صندوق کو کھولا ایک طفل نہایت حسین و جمیل نظر آیا۔ اوس
طفل کو دیکھتے ہی محبت عظیم اونکے دل میں پیدا ہوئی اوسکو اپنے دامن میں رکھ لیا اور کہا یہ میرا
فرزند ہے۔ اونکی کنیزوں اور پیش خدمتوں نے کہا اے خاتون نہ تمہارے کوئی اولاد ہے نہ فرعون
مناسب ہو تو اس بچہ کو اپنا فرزند بناؤ۔ آسیہ حضرت موسیٰ کو وہاں سے فرعون پاس لیگئیں اور
کہا میں اس طفل حسین و جمیل کو اپنا فرزند مقرر کرتی ہوں تاکہ میری اور تیری آنکھیں روشن ہوں
اسکو قتل نکرو۔ پوچھا یہ طفل کہاں سے پایا۔ کہا میں نہیں جانتی کہ یہ کسکا فرزند ہے اسکو پانی بہاکر
لایا ہے اور مجھے پانی میں سے ملا ہے بعد اسکے بہزار اصرار فرعون راضی ہوا۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ
کہ فرعون نے ایک طفل اپنی فرزندی میں لیا ہے تمام اُمرائے فرعون و اشراف مصر نے اپنی عورتوں
کو بھیجا تاکہ حضرت موسیٰ کو دودھ پلائیں اور اونکی حفاظت و پرورش کریں مگر موسیٰ نے کسیکی
پستان منھ میں نلی اور دودھ نپیا۔ زوجۂ فرعون نے کہا ایک دایہ تلاش کرو اور کسیکو ذلیل
و حقیر نسمجھو بلکہ جو دایہ ملے اوسکو لاؤ۔ جس دایہ کو لاتے تھے موسیٰ اوسکا دودھ نپیتے تھے۔ مادر
موسیٰ نے خواہر موسیٰ سے کہا جا اور تجسس و تلاش کر شاید موسیٰ کی کچھ خبر ملے۔ خواہر موسیٰ فرعون
کے دروازے پر گئی اور کہا میں نے سنا ہے کہ تم اپنے فرزند کے لئے دایہ تلاش کرتے ہو۔ یہاں
ایک زن صالحہ ہے وہ تمہارے فرزند کو دودھ پلائے گی اور حفاظت و پرورش کریگی۔ زوجۂ
فرعون سے جب یہ حال کہا اوسنے خواہر موسیٰ کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا تو کس قوم و قبیلہ سے ہے
کہا میں اسرائیل سے ہوں۔ آسیہ نے کہا اے دختر تو یہاں سے چلی جا ہمیں تجھسے کوئی سروکار نہیں کنیزوں نے آسیہ سے کہا خدا تمہے
عافیت دے اوسکو طلب کرو اور دیکھو اسکا دودھ پیتا ہے یا نہیں آسیہ نے کہا اگر اوسکا دودھ بھی پیا تو فرعون کب راضی
ہوگا کہ طفل بھی بنی اسرائیل کا اور دایہ بھی قوم بنی اسرائیل کی ہو مجھے یقین ہے کہ ہرگز یہ امر قبول نکریگا۔ سب نے کہا امتحان تو کیجے

کہ اوسکا دودھ پیتا ہے یا نہیں اسمین کیا قباحت ہے۔ آسیہ نے خواہر موسیٰ سے کہا جا اور اوس دایہ کو بلا لا۔ وہ اپنی مان پاس آئی اور کہا وجہ بادشاہ تمکو بلاتی ہے جب وہ آسیہ پاس آئین اور حضرت موسیٰ کو اپنے دامن مین رکھا موسیٰ نے اونکے پستان اپنے منھ مین لیکر خوشی سے دودھ پینے لگے آسیہ نے جب یہ حال دیکھا کہ اونکے فرزند نے اس دایہ کا دودھ پیا نہایت خوش ہوگئین اور فرعون پاس جا کر کہا مجھے اپنے فرزند کے لئے دایہ ملگئی اور اوسکا دودھ بھی اوسنے پیا۔ پوچھا وہ دایہ کس قوم و قبیلہ کی ہے۔ کہا بنی اسرائیل کی قوم سے ہے۔ فرعون نے کہا یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ فرزند بھی بنی اسرائیل کا ہو اور دایہ بھی بنی اسرائیل سے اوسکے لئے مقرر کیجائے۔ آسیہ نے کہا اس طفل سے تجھے کیا خوف ہے یہ تو تیرا فرزند ہے اور تیری آغوش مین بڑا ہوگا بعد اسکے ایسے وجوہ بیان کیے اور اس طرح التماس کیا کہ فرعون کو اوسکے ارادے سے باز رکھکر راضی کیا۔ حضرت موسیٰ نے آل فرعون کے درمیان نشوونما کی اور موسیٰ کی مان اور بہن اور دایہ نے اونکا حال پوشیدہ رکھا تا اینکہ مادر موسیٰ اور وہ دایہ دونون فوت ہوگئین۔ موسیٰ بڑے ہوئے بنی اسرائیل نجانتے تھے کہ یہ وہی موسیٰ ہین بلکہ ہمیشہ موسیٰ کی طلب مین مصروف تھے اور اوسکی خبر دریافت کرتے تھے مگر حقیقت حال سے آگاہ نہ تھے۔ جب فرعون نے سُنا کہ بنی اسرائیل اوس مولود موعود کی تجسس و تلاش مین ہین اونکا عذاب اور بھی سخت و شدید کیا اور حکم دیا کہ ایک دوسرے سے جدا رہین اور اونکو منع کیا کہ اوس فرزند کے پیدا ہونے کی خبریان نکرین اور نہ اوسکا حال دریافت کرتے رہین۔ ایک دفعہ چاندنی رات کو بنی اسرائیل شہر سے باہر جا کر اوس مرد پیر کے پاس جمع ہوئے جو اونمین عالم تھا اور اوس سے کہا ہم اس شدت و بلا مین محض وعدہ و خبر کے سننے سے تسلی و راحت پاتے تھے اب کب تک اس بلا مین مبتلا رہینگے۔ اوسنے کہا خدا کی قسم اسی بلا مین مبتلا رہوگے جب تک کہ خدا فرزندان لاوی بن یعقوبؑ سے اوس شخص کو نہ بھیجے جسکا نام موسیٰ بن عمران ہوگا اور اوسکا قد بلند اور بال گھونگر والے ہونگے۔ وہ سب اسی گفتگو مین تھے ناگاہ حضرت موسیٰ ایک استر پر سوار اونکے پاس آئے جب اوس مرد پیر نے آنحضرت کو دیکھا اون اوصاف کے سبب جو پڑھا اور سُنا تھا موسیٰ کو پہچان لیا۔ پھر حضرت موسیٰؑ سے پوچھا خدا تمپر رحمت کرے تمھارا کیا نام ہے۔ فرمایا موسیٰ۔ پوچھا کسکے فرزند ہو۔ فرمایا مین عمران کا فرزند ہون۔ وہ عالم یہ سنتے ہی دوڑا اور حضرت کا ہاتھ تھام کر بوسہ دیا۔ بنی اسرائیل نے بھی ہر طرف سے ہجوم کیا اور پائے مبارک کا بوسہ لیا۔ اونھون نے حضرت موسیٰ کو پہچانا اور حضرت موسیٰ نے اون سب کو پہچانا اور اپنا شیعہ قرار دیا۔ جب

اس حال کے بعد ایک مدت دراز گذری حضرت موسیٰ ایک دن مصر سے نکلے اور کسی شہر مین جو فرعون کے شہرون مین سے تھا داخل ہوئے وہان دیکھا کہ انکا ایک شیعہ ایک قبطی کے ساتھ جو آل فرعون سے تھا جنگ کر رہا ہی اوس شیعہ نے استغاثہ کیا اور موسیٰ سے اوس قبطی کے دفع کرنے مین جو دشمن موسیٰ تھا مدد چاہی۔ موسیٰ نے اپنا ہاتھ اوس قبطی کے سینہ پر مارا کہ اوسکو ہٹا دین مگر وہ قبطی گرا اور اوسی وقت مرگیا حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو جسم و اعضاے بدن مین کشادگی اور شدت جرأت و قوت عظیم عطا کی تھی۔ لوگون نے اس حال کا باہم ذکر کیا اور مشہور ہوا کہ موسیٰ نے آل فرعون سے ایک شخص کو قتل کیا۔ پس حضرت موسیٰ نے اوس شہر مین در حالت ترس و بیم صبح کی اور جویای اخبار تے جسنے کہ روز گذشتہ حضرت موسیٰ سے مدد طلب کی تھی پھر آج صبح کو مدد کا طالب ہوا کہ دوسرے قبطی کو اوس سے دفع کرین۔ موسیٰ نے اوس سے کہا بدرستیکہ تو گمراہی ظاہر کرنے والا ہی تو نے روز گذشتہ ایک شخص کے ساتھ منازعہ کیا اور آج پھر دوسرے کے ساتھ لڑ رہا ہی۔ جب ارادہ کیا کہ اوس قبطی پر جو اون دونون کا دشمن تھا غیظ و غضب کرین اوس شیعے نے کہا تم چاہتے ہو کہ مجھے بھی قتل کرو جیسا کہ روز گذشتہ ایک نفس کو تمنے قتل کیا۔ اور تم ارادہ نہین رکھتے ہو مگر یہ کہ زمین پر ایک جبار رہو اور نہین چاہتے ہو کہ مصلحون سے قرار پاؤ۔ ایک شخص بتعجیل اطراف شہر سے آیا اور کہا اے موسیٰ بدرستیکہ اشراف آل فرعون نے تمھارے قتل کے لیے باہم مشورہ کیا ہی۔ پس یہان سے باہر نکل جاؤ۔ بدرستیکہ مین تمھاری نصیحت کرنے والون سے ہون۔ پس موسیٰ بغیر کسی پشت و پناہ اور مرکب و خادم کے شہر مصر سے باہر نکلے اور جنگلون کو طے کیا تا اینکہ شہر مدین مین پہونچے اور وہان ایک درخت کے سایہ مین ٹھہرے۔ وہان ایک کنوان نظر آیا جسکے گرد لوگ جمع تھے اور پانی کھینچ رہے تھے ناگاہ دیکھا کہ دو دختر ضعیفہ چند گوسفندون کو اپنے ہمراہ پانی پلانے لائین اور وہ دونون دور کھڑی ہوئین۔ موسیٰ نے اون سے پوچھا تم کیون آئی ہو۔ کہا ہمارا باپ ضعیف ہی اور ہم دو دختر ضعیفہ ہین اون مردون سے مزاحمت کی قدرت نہین رکھتے۔ ہم منتظر ہین کہ جب لوگ پانی کھینچنے سے فارغ ہو جائین ہم بھی اپنے گوسفندون کو پانی پلائین۔ حضرت موسیٰ کو رحم آیا اور اونسے ڈول لیکر کہا اپنے گوسفندون کو آگے لاؤ پھر اونکے لیے پانی کھینچ کر گوسفندون کو سیراب کیا۔ اوس روز وہ دونون سب سے پہلے اپنے گھر پھر گئین۔ موسیٰ پھر اوسی درخت کے نیچے آکر بیٹھ گئے اور کہا خداوندا میرے لیے جو چیز تو نازل کرے مین اوسکا فقیر و محتاج ہون۔ منقول ہے کہ حضرت موسیٰ نے جب یہ دعا کی تھی نصف دانۂ خرما کو محتاج تھے وہ دونون دختر جب اپنے پدر شعیب پاس گئین شعیب نے پوچھا آج تمھارے جلد پھر آنے کی

کیا وجہ ہی۔ کہا ایک مرد صالح مہربان ہمکو ملا جسنے ہمکو پانی کھینچ دیا۔ شعیبؑ نے اپنی ایک دختر سے کہا کہ جاکر اوسکو میرے پاس بلا لا۔ اونمین سے ایک دختر موسیٰ پاس نہایت حیا کے ساتھ آئی اور کہا میرے باپ نے تمکو بلایا ہی تاکہ تمنے جو پانی ہمارے لیے کھینچا ہی اسکی اجرت تمکو دے۔ منقول ہے کہ موسےٰ نے اوس سے کہا تو میرے پیچھے آ اور مجھے راہ بتاتی جا اسلیے کہ ہم فرزندان یعقوبؑ مین اور عورتون کے پیچھے نظر نہین کرتے۔ جب حضرت موسیٰ شعیب پاس آئے اور اپنا حال اونسے بیان کیا شعیبؑ نے کہا خوف نکرو تمنے گروہ ستمگارون سے نجات پائی۔ پھر اون دونون دخترون مین سے ایک نے کہا ای پدر اسکو اجیر مقرر کرو بدرستیکہ اجارہ کے لیے وہی شخص بہتر ہی جو قوی و امین ہو۔ شعیبؑ نے موسیٰ سے کہا مین چاہتا ہون کہ ان دونون دخترون مین سے ایک کے ساتھ تمھارا نکاح اس شرط پر کرون کہ اپنے کو آٹھ برس تک میرا اجیر مقرر کرو اور اگر دس برس پورے کروگے وہ تمھاری ہے اور تم اوسکا اختیار رکھتے ہو۔ منقول ہی کہ موسیٰ نے دس سال جو کامل تھے قبول کیے اسلیے کہ انبیا قبول نہین کرتے مگر وہی چیز جو کہ کامل ہو۔ پس جب موسےٰ نے وعدہ تمام کیا اور اپنی زوجہ کو ہمراہ لیکر بیت المقدس کیطرف روانہ ہوئے۔ ایک اندھیری رات کو راہ بھول گئے پس آتش کو دور سے دیکھا اور اپنے اہل سے کہا یہان ٹھہرو مین نے آگ دیکھی ہی شاید تمھارے لیے اوس آگ سے ایک چنگاری لاؤن۔ یا وہان جاکر راستہ دریافت کرون۔ پس جب اوس آگ تک پہونچے ایک درخت سبز و شاداب دیکھا جسکو نیچے سے اوپر تک آگ نے گھیر لیا تھا جب اوسکے نزدیک گئے وہ درخت اونسے دور ہوگیا۔ پس موسیٰ پھرے اور اپنے نفس مین ایک خوف پایا۔ پس وہ آگ اونکے نزدیک آئی اور اونکو جنگل کی داہنی جانب سے بقعۂ مبارکہ مین اوس درخت سے آواز آئی کہ ای موسیٰ بدرستیکہ مین وہ خدا ہون جو پروردگار عالم ہی۔ اور ندا آئی کہ اپنے عصا کو پھینک دو پس دیکھا کہ وہ عصا اژدہا ہوگیا اور حرکت مین آیا دوڑتا تھا اور مثل درخت خرما ایک مار بزرگ ہوگیا تھا۔ اوسکے دانتون سے ایک صدائے عظیم ظاہر ہوتی تھی۔ اوسکے منھ سے آگ کے شعلے باہر نکلتے تھے۔ جب موسیٰ نے یہ حال دیکھا پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ پس اونکو ندا آئی کہ پھر آؤ جب پھر آئے اونکا بدن کانپتا تھا اور اونکے زانو ایک دوسرے سے ٹکراتے تھے پھر کہا خداوندا یہ کلام جو مین سنتا ہون تیرا کلام ہی۔ فرمایا ہان پس خوف نکر جب یہ خطاب پہونچا اوسوقت بیخوف ہوئے اور اپنا قدم اژدہے کے منھ پر رکھکر اپنا ہاتھ اوسکے منھ مین ڈال دیا پس وہ بحالت اول ہوکر وہی عصا ہوگیا جو پیشتر تھا۔ پس اونکو خطاب پہونچا کہ اپنی نعلین اوتار ڈالو۔ بدرستیکہ تم وادی مقدس و مطہر مین ہو جو طویٰ ہی۔ منقول ہی کہ

خدانے اسلیئے نعلین اوتارنے کا حکم اونکو دیا کہ وہ نعلین پوست خر مُردہ کی تھی۔ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ نعلین سے وُہ خوف مراد ہین جو اونکے دل مین تھے یعنی ایک فرعون کا خوف اور دوسرا اپنے عیال کے ضائع ہونے کا خوف۔ پس خدانے اونکو پیغمبر مقرر کرکے فرعون اور اشراف قوم فرعون کیطرف دو نشانیون کے ساتھ بھیجا۔ ایک دست نورانی دوسرا عصا۔ اور منقول ہی کہ حضرت صادقؑ نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا کہ جس چیز کی امید رکھتے ہو اوس سے زیادہ اوس چیز کے امیدوار ہو جسکی اُمید نہین رکھتے بدرستیکہ حضرت موسیٰ اپنے عیال کے لیئے آگ لینے گئے تھے مگر جب اونکے پاس پھر آئے پیغمبر مرسل تھے اور خدانے اونکی پیغمبری کے تمام امور کی ایک شب مین اصلاح کردی۔ اور اسیطرح جبکہ خدا کو ظہور قائم آل محمد علیہ السلام منظور ہوگا اونکے کامون کی بھی ایک شب مین اصلاح کریگا اور اونکی غیبت کو ظہور سے مبدل کردیگا۔ ثقلبی اور بعضے روایان عامہ نے روایت کی ہی کہ جب موسیٰ کی مان کو یہ خوف ہوا کہ مبادا فرعون کے پاسبان اونکے گھر مین آئین اور موسیٰ کو دیکھین اونکو ایک تنور مین جو اوسوقت بھڑک رہا تھا ڈالدیا۔ دیر کے بعد جب تنور کے پاس گئین دیکھا کہ موسیٰ آگ مین کھیل رہے ہین۔ اور روایت کی ہی کہ حضرت موسیٰؑ نے جب اپنی مان کا دودھ پیا آسیہ نے مادر موسیٰ سے خواہش کی کہ فرعون کے گھر مین رہین اور اونکو دودھ پلائین وہ راضی نہوئین اور موسیٰ کو اپنے گھر لائین۔ جب اونکے ایام رضاعت ختم ہوئے آسیہ نے پیام بھیجا کہ مین اپنے فرزند کو دیکھنا چاہتی ہون جس راہ سے کہ حضرت موسیٰ کو فرعون کے گھر لیجاتے تھے لوگون نے وہان سر راہ تحفے و ہدایاے گوناگون جمع کیئے تھے اور اوپر نثار کرتے جاتے تھے تا اینکہ فرعون کے گھر مین حضرت موسیٰ داخل ہوئے۔ اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا ہی کہ جب حضرت یوسفؑ کی وفات کا زمانہ آیا اپنے اہلبیت اور شیعون کو جمع کرکے حمد وثنا الٰہی ادا کیا پھر اونکو اوس شدت وبلا کی خبر دی جو اونپر نازل ہونے والی تھی یعنے اونکے مرد قتل کیئے جائینگے اور حاملہ عورتون کے شکم چاک ہونگے اور اونکے اطفال کو ذبح کرینگے تا اینکہ حق تعالےٰ قائم فرزندان لاوی بن یعقوب کے سبب امر حق کو ظاہر کریگا جسکا رنگ گندم گون اور قد بلند ہوگا اور باقی تمام صفات بھی اونکی بیان کیئے۔ بنی اسرائیل ہمیشہ اس وصیت سے متمسک رہے اور جب زمانہ اونکی شدت وبلا کا آیا انبیا و اوصیا چارسو برس تک اونسے غائب ہوگئے اور یہ لوگ اس مدت دراز تک قیام قائم کے منتظر رہے تا اینکہ اونکو یہ بشارت ملی کہ موسیٰ پیدا ہوئے اور اونکے ظہور کی علامتین بھی ظاہر

ہوئی تھین اور انکی بلا بہت شدید ہوئی یہانتک کہ چوب و سنگ انپر لادنے لگے۔ بنی اسرائیل مین ایک عالم
تھا جسکے کلام سے مطمئن ہوتے تھے اور جسکی خبر دینے سے راحت پاتے تھے مگر وہ عالم اونسے پنہان ہوگیا
تھا اوسکے پاس پیام بھیجا کہ ہم اس شدت و بلا مین محض تیرے کلام سے استراحت پاتے تھے۔ اوسنے
ایک صحرا مین اونسے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا۔ بنی اسرائیل وہان جمع ہوے اور وہ عالم اونکے پاس آکر
بیٹھا اور صفات و حالات قائم انکے روبرو بیان کرتا اور بشارت دیتا تھا کہ قائم کے خروج کا زمانہ اب
قریب آیا ہے۔ اوس شب چاندنی چھٹکی ہوئی تھی اور یہ سب اسی گفتگو مین مصروف تھے۔ ناگاہ حضرت
موسیٰ مثل آفتاب وہان طالع ہوے۔ اوسوقت حضرت موسیٰ کا ابتدائے شباب تھا سیر و تفریح کے بہانہ سے
خانہ فرعون سے باہر نکلے تھے اور اپنے خدم و حشم سے علیحدہ ہوکر اونکے پاس آئے تھے ایک استر پر سوار
اور طیلسان خز اوڑھے ہوئے تھے۔ اوس عالم کی نظر جب اونپر پڑی اون صفات کے سبب جنکو سنا تھا
حضرت موسیٰ کو پہچان کر دوڑا اور اونکے قدم پر گر کے بوسہ لیا۔ پھر کہا مین اوس خدا کا شکر کرتا ہون
جسنے قبل از مرگ آپکی زیارت نصیب کی اون شیعون نے جو وہان موجود تھے۔ جب یہ حال دیکھا
اونکو یقین ہوا کہ اونکے قائم موعود یہی ہین سب زمین پر گرے اور خدا کا سجدہ شکر ادا کیا اوسوقت
حضرت موسیٰ نے اونسے اسیقدر کہا کہ مین امید رکھتا ہون کہ خدا تمھاری فراخی کے ایام جلد لائیگا۔ اسکے
سوا اور کچھ نہ فرمایا اور اونسے غائب ہوگئے پھر شہر مدین مین جاکر ایک مدت دراز تک حضرت شعیب
کے پاس رہے۔ بنی اسرائیل پر یہ دوسری غیبت پہلی غیبت سے بھی زیادہ سخت و ناگوار تھی اور یہ غیبت
پچاس برس سے زیادہ مقدر ہوئی تھی وہ عالم بھی اونسے غائب و پنہان ہوگیا تھا پھر اوسکے پاس پیام
بھیجا کہ اب ہم تیرے پنہان رہنے پر صبر نہین کر سکتے۔ وہ عالم کسی صحرا مین آیا اور انکو بلایا بعد انکے
تسلی کرنے کے کہا کہ حق تعالےٰ نے مجھپر وحی نازل کی ہے کہ چالیس برس کے بعد تمکو نجات دیگا۔ سب نے
کہا الحمد للہ۔ خدا نے اوس عالم پر وحی نازل فرمائی کہ انکو بشارت دی کہ الحمد للہ کہنے کے سبب مین نے
تیس سال مقرر کیے۔ سبھون نے یہ سنکر کہا تمام نعمتین خدا کی طرف سے ہین۔ پھر خدا نے اوسپر وحی
نازل فرمائی کہ انسے بیان کر کہ مین نے بیس برس مقرر کیے۔ یہ سنکر سبھون نے کہا کہ خدا کے سوا اور
کوئی خیر و نیکی عطا نہین کرتا۔ پھر خدا نے اوسپر وحی نازل کی کہ انکو خوشخبری دی کہ اب مین نے دس برس
مقرر کیے۔ سبھون نے کہا کہ خدا کے سوا اور کوئی بدی کو دفع نہین کر سکتا۔ پھر خدا نے اوسپر وحی
نازل فرمائی کہ انکو اطلاع دے کہ اپنے مقام سے حرکت نکرین مین نے انکو وسعت و نجات کی اجازت
دی ہے ہنوز یہ کلام ختم نہوا تھا کہ ناگاہ حضرت موسیٰ ایک خچر پر سوار نمایاں ہوے۔ اوس عالم نے چاہا

کہ بنی اسرائیل کو بعض امور سے آگاہ کرے تاکہ حضرت موسیٰ کے حالات اونکو بخوبی معلوم ہون اور یقین
کلی حاصل ہو۔ جب حضرت موسیٰ وہان تشریف لائے کھڑے ہو گئے اور بنی اسرائیل کو سلام کیا۔ اوس عالم
نے پوچھا تمھارا نام کیا ہے۔ فرمایا موسیٰ۔ پوچھا کسکے فرزند ہو۔ فرمایا مین فرزند عمران ہون۔ پوچھا عمران کے
باپ کا نام کیا تھا۔ فرمایا قاہث بن لاوی بن یعقوب۔ پوچھا یہان کیلئے آئے ہو۔ فرمایا خدا کی جانب سے
اداے رسالت کیلئے آیا ہون۔ وہ عالم یہ سنکر اوٹھا اور اونکے دست مبارک کا بوسہ لیا۔ حضرت موسیٰ انکے
نجر سے اوترکر بنی اسرائیل کے پاس بیٹھے اور اونکو تسلی دیکر خدا کی جانب سے بعض امور پر اونکو مامور کیا
پھر فرمایا کہ اب متفرق ہو جاؤ۔ اوسوقت سے اونکے نجات پانے اور فرعون کے غرق ہونے تک چالیس
برس کا عرصہ گذرا۔ اور بسند حسن حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰ کی مان حاملہ ہوئین تو وضع
حمل تک اونکا حمل ظاہر نہوا۔ فرعون نے بنی اسرائیل کی عورتون پر قبطیون کی عورتون کو موکل کیا تھا کہ انکی
حفاظت کرین اسلیے کہ اوسکو معلوم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل کہتے ہین کہ ایک شخص ہم مین سے ظاہر ہوگا جسکا نام
موسیٰ بن عمران ہے اور وہ فرعون و قوم فرعون کو ہلاک کریگا۔ فرعون نے کہا مین بنی اسرائیل کے مردون اور
فرزندون کو قتل کرونگا اسلیے کہ جسکی اُمید رکھتے ہین وہ امر واقع ہونے پائے پھر عورتون کو مردون سے جدا
کرکے مردون کو زندان مین قید رکھا۔ جب حضرت موسیٰ پیدا ہوے اور اونکی مان کی نظر اونپر پڑی تو غمگین
واندوہناک ہوئین اور بہت گریہ کیا اسلیے کہ اونکو یقین تھا کہ اسی وقت اس طفل کو قتل کرینگے مگر خدا
نے اوس عورت کے دل کو جو اونپر موکل تھی مہربان کیا۔ اوسنے حضرت موسیٰ کی مان سے پوچھا تمھارا رنگ
کیون زرد ہو گیا ہے۔ کہا اس خوف سے کہ میرا فرزند قتل ہوگا۔ اوسنے کہا کچھ خوف نکرو۔ اور موسیٰ کا
یہ حال تھا کہ جو کوئی اونکو دیکھتا تھا اونکی محبت سے بیتاب ہو جاتا تھا۔ جیسا کہ حق تعالے نے حضرت
موسیٰ سے خطاب فرمایا ہے کہ مینے اپنی طرف سے تمھاری محبت اوسکو دی۔ پس وہ زن قبطیہ جو اونپر موکل تھی
حضرت موسیٰ کی محبت اوسکے دل مین پیدا ہوئی اور خدا نے مادر موسیٰ کے پاس ایک صندوق آسمان سے
نازل کیا اور ندا آئی کہ اپنا فرزند صندوق مین رکھکر دریا مین ڈالدے اور کچھ خوف نکر اور غمگین نہو بدرستیکہ
ہم اوسکو تیری طرف پھیرا لینگے اور اوسکو پیغمبران مرسل سے قرار دینگے۔ موسیٰ کی مان نے موسیٰ کو اوس صندوق
مین رکھا اور بند کرکے رود نیل مین ڈالدیا۔ فرعون نے رود نیل کے کنارے سیر و تفریح کیلئے کوئی قصر
بنوائے تھے اوسوقت کسی قصر مین آسیہ کے ساتھ بیٹھا تھا ناگاہ رود نیل مین کوئی چیز اوسکو نظر آئی
جسکو موج بلند کرتی تھی اور بہا قصر کیطرف لاتی تھی۔ جب وہ صندوق قصر فرعون کے دروازہ
پر پہونچا حکم دیا کہ اوسکو دریا سے نکالکر اوسکے پاس حاضر کرین۔ جب اوس صندوق کو کھولا ایک

طفل اوسمین نظر آیا کہ مبادا یہ طفل بنی اسرائیل کا ہو حق تعالے نے فرعون کے دل مین حضرت موسیٰؑ کی
نسبت محبت عظیم پیدا کی اور آسیہ بھی اونکی محبت مین بیتاب ہوگئی- فرعون نے جسوقت قتل کرنے کا
ارادہ کیا آسیہ نے کہا اسکو قتل نکر شاید کوئی نفع ہمکو پہونچائے یا اسکو اپنی فرزندی مین لین- اور وہ
نہ جانتے تھے کہ جس مولود موعود سے خائف و ترسان ہین وہی ہے- فرعون کے اولاد نتھی اوسنے کہا اسکی تربیت
کرنے کیلئے کوئی دایہ تلاش کرو جن عورتون کے فرزند قتل ہوئے تھے اونمین سے اکثر عورتون کو لائے
مگر حضرت موسیٰ نے کسی کا دودھ نہ پیا جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے- پیشتر ہمنے دودھ پلانے والی عورتون
کو اوپر حرام کیا تھا جب مادر موسیٰ کو یہ حال معلوم ہوا کہ موسیٰ فرعون کے پاس ہین بہت محزون و غمگین
ہوئین- جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے کثرت اندوہ کے سبب مادر موسیٰ کا دل عقل و شعور سے خالی ہوا
اور قریب تھا کہ اپنے راز پنہان کو ظاہر کرے یا ہلاک ہو اگر ایسا نہوتا کہ ہمنے صبر سے اوسکا دل محکم کیا تاکہ
اوس گروہ سے قرار پائے جو خدا کے وعدون پر ایمان لانے والے ہین- مادر موسیٰ نے بتائید الٰہی ضبط
وصبر کرکے خواہر موسیٰ سے کہا کہ جا اور اپنے بھائی کی خبر لا- خواہر موسیٰ فرعون کے گھر مین آئی اور موسیٰ کو
دور سے دیکھا مگر کوئی نہ جانتا تھا کہ یہ موسیٰؑ کی خواہر ہے- جب موسیٰ نے کسی کا دودھ نہ پیا اور
فرعون نہایت غمناک ہوا اوسوقت خواہر موسیٰ نے کہا آیا تم چاہتے ہو کہ مین ایسے اہلبیت کی طرف
تمھاری رہنمائی کرون جو اس طفل کی حفاظت کرنے والے اور خیر خواہ ہون- کہا ہان- وہ گئی اور
موسیٰؑ کی مان کو فرعون کے گھر مین لائی- جب اونکی مان نے اونکو اپنے دامن مین لیکر پستان منھ
مین دی نہایت خوشی سے دودھ پینے لگے- یہ حال دیکھکر فرعون اور اہلبیت فرعون بہت خوش ہوے
اور اونکی مان کی عزت و توقیر کرکے کہا اس طفل کی ہمارے لئے تربیت کرو تاکہ ہم بھی تمھارے ساتھ نیکی
سلوک کرین پھر بہت وعدے کئے- جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے- ہمنے موسیٰ کو اونکی مان کیطرف پھیرا
تاکہ اوسکی آنکھین روشن ہون اور اندوہناک نہ رہے اور آگاہ ہو کہ خدا کا وعدہ حق ہے و لیکن اکثر
لوگ آگاہ نہین- بنی اسرائیل کے جتنے فرزند پیدا ہوتے تھے فرعون اونکو قتل کرتا تھا مگر حضرت موسیٰ
کی پرورش و تربیت مین مصروف تھا اور اونکو عزیز و محترم رکھتا تھا اور آگاہ نہ تھا کہ اوسکی ہلاکت
انہین کے سبب مقدر و مقرر ہوئی ہے- جب موسیٰ راہ چلنے لگے ایک دن فرعون کے پاس بیٹھے تھے
فرعون کو چھینک آئی موسیٰ نے کہا- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فرعون نے اس قول سے انکار کیا
اور ایک طمانچہ اوسکے منھ پر مار کر کہا یہ کیا کہتا ہے- موسیٰ اوٹھے اور اوسکی داڑھی تھام کر تھوڑے سے
بال اوکھیڑ لیئے- فرعون کی داڑھی بہت لمبی تھی- فرعون نے اونکے قتل کا ارادہ کیا- آسیہ نے کہا یہ

طفل کم سن ہے اور نہیں جانتا کہ مین کیا کہتا اور کیا کرتا ہون - فرعون نے کہا نہیں بلکہ یہ دانستہ کہتا اور کرتا ہے
آسیہ نے کہا اسکا امتحان کر ایک طبق خرما اور ایک طبق آگ سے بھرا ہوا اسکے سامنے رکھدے اگر
اسنے خرما اور آگ مین تمیز کیا البتہ تیرا قول راست ہے - جب دونون طبق اونکے سامنے رکھے گئے
موسیٰ نے طبق خرما کیطرف ہاتھ بڑھانا چاہا جبرئیل نازل ہوئے اور اونکا ہاتھ آگ کیطرف پھیر دیا
موسیٰ نے ایک آگ کا انگارا اوٹھا کر اپنے منھ مین رکھ لیا - اونکی زبان جلگئی اور فریاد و زاری کرنے
لگے - آسیہ نے فرعون سے کہا مین نے تجھسے نہین کہا تھا کہ یہ ناسمجھی بات کہتا ہے اوسوقت فرعون
نے عفو کیا - راوی نے عرض کی حضرت موسیٰ کتنے دن اپنی مان سے علیحدہ رہے - فرمایا تین دن
پوچھا ہارونؑ حضرت موسیٰ کے برادر پدری و مادری تھے - فرمایا ہان - پوچھا دونون پر وحی نازل
ہوتی تھی - فرمایا موسیٰ پر وحی نازل ہوتی تھی اور وہ ہارون کو آگاہ کرتے تھے - پوچھا معاملات
قضا اور امر و نہی مین دونون حکم جاری کرتے تھے - فرمایا موسےٰ اپنے پروردگار سے مناجات
کرتے تھے اور جو علم انکو حاصل ہوتا اوسکو لکھتے تھے پھر اوسی کے مطابق بنی اسرائیل کے درمیان
حکم جاری کرتے تھے - اور جب حضرت موسیٰ اپنے پروردگار سے مناجات کرنے کیلئے بنی اسرائیل سے
غائب ہوتے اوسوقت ہارون اونکے جانشین رہتے تھے - پوچھا ان دونون سے کسنے پہلے رحلت
کی - فرمایا ہارون نے اور دونون کی رحلت تیہ مین واقع ہوئی - پوچھا حضرت موسیٰ صاحب اولاد
تھے - فرمایا نہین بلکہ ہارون صاحب اولاد تھے - پھر فرمایا حضرت موسیٰ فرعون کے پاس نہایت
عزت و توقیر سے رہتے تھے تا اینکہ حد بلوغ کو پہونچے حضرت موسیٰ جسوقت خدا کی توحید بیان فرماتے
تھے فرعون انکار کرتا تھا آخر اونکے قتل کا ارادہ کیا - موسیٰ فرعون کے گھر سے نکل کر شہر مین داخل
ہوئے وہان دو شخصون کو باہم نزاع کرتے دیکھا اونمین ایک شخص قول موسیٰ کا اور دوسرا قول
فرعون کا قائل تھا - موسیٰ اونکے پاس آئے اور جوکہ فرعون کے قول کا قائل تھا اوسپر ہاتھ مارا وہ
اوسیوقت ہلاک ہوگیا - موسیٰ خوف سے شہر مین پنہان ہوے اور دوسرے دن پھر دیکھا کہ وہی
شخص جو قول موسیٰ کا قائل تھا دوسرے قبطی سے نزاع کرتا ہے پھر اوسنے حضرت موسیٰ کو استغاثہ
کیا اوس قبطی نے موسیٰ سے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے بھی قتل کرو جیسا کہ روز گذشتہ اوس شخص کو
قتل کیا موسیٰ اوسکے قتل سے باز آئے اور وہان سے بھاگے - فرعون کا خزانہ دار حضرت موسیٰ
پر ایمان لایا تھا اور چھ سو برس سے اپنا ایمان پوشیدہ رکھا تھا - جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ
آل فرعون مین سے ایک مرد مومن نے جو اپنا ایمان پوشیدہ رکھتا تھا کہا آیا تم کسیکو اسلئے قتل کرتے ہو

کہ وہ کہتا ہے میرا پروردگار خداوند عالمیان ہے۔ جب فرعون کو معلوم ہوا کہ موسیٰؑ نے آل فرعون کے ایک شخص کو قتل کیا ہے اونکی جستجو کرنے لگا تاکہ قتل کرے۔ مومن آل فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو خبر دی کہ اشراف قوم فرعون تمھارے قتل کرنے کے لیے مشورہ کرتے ہین۔ تم یہان سے نکل جاؤ بیشک مین تمھارے لیے خیر خواہون سے ہون۔ موسیٰؑ اوس شہر سے باہر نکلے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ ڈرتے ہوے اور منتظر کہ رسولان فرعون اون تک پہونچین اور چپ و راست نظر کرتے اور کہتے تھے خداوندا مجھے ستمگارون کے گروہ سے نجات دے۔ حضرت موسیٰؑ شہر مدین کیطرف روانہ ہوے اونکے اور مدین کے درمیان تین دن کی راہ کا فاصلہ تھا۔ جب شہر مدین کے دروازے پر پہونچے وہان ایک کنوان دیکھا جسپر لوگ اپنے گوسفند اور چارپایون کے لیے پانی کھینچ رہے تھے۔ حضرت موسیٰؑ سب سے کنارے بیٹھ گئے اور تین روز گذرے تھے کہ کوئی چیز نہین کھائی تھی۔ وہان دو دختر انکو نظر آئین جو سب سے دُور کھڑی تھین اور چند گوسفند ہمراہ لائین تھین اور کنوین کے قریب نہ آتی تھین۔ اونسے پوچھا تم کیون پانی نہین کھینچتی ہو۔ کہا ہم اس انتظار مین ہین کہ سب چرواہے جو پانی کھینچ رہے ہین یہان سے ہٹ جائین اور ہمارے پدر بزرگوار مرد پیر ہین اسلیے ہم گوسفندون کو پانی پلانے آئے ہین۔ حضرت موسیٰؑ کو رحم آیا کنوین کے پاس گئے جو شخص سر چاہ استادہ تھا اوس سے کہا مجھے اجازت دے کہ ایک ڈول تیرے لیے اور ایک ڈول اپنے لیے کھینچون۔ اوس ڈول کو دس آدمی کھینچتے تھے۔ موسیٰؑ نے وہ ڈول تنہا دو بار کھینچا ایک بار اون لوگون کے لیے اور دوسری بار دختران شعیبؑ کے لیے اور اونکے گوسفندون کو پانی پلا کر پھر سایہ کیطرف چلے گئے اور کہا رَبِّ اِنِّی لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ حضرت موسیٰؑ اوسوقت بہت گرسنہ تھے۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے بیشک موسیٰ کلیم خدا نے جبکہ یہ دعا کی خدا سے ایک روٹی کے سوا اور کچھ طلب نہین کیا تھا کہ اوسکو کھائین اسلیے کہ کئی روز سے زمین کی گھانس کھاتے تھے اور لاغری کے سبب گھانس کی سبزی اونکے شکم مبارک سے ظاہر تھی۔ جب دختران شعیبؑ اپنے باپ پاس پھر آئین شعیبؑ نے اونسے پوچھا آج جلد پھر آنے کا سبب کیا ہے۔ اون دونون نے موسےٰ کی کیفیت شعیبؑ سے بیان کی۔ شعیبؑ نے اون دونون مین سے ایک کو بھیجا اور کہا جسنے تمھارے لیے پانی کھینچا اوسکو اپنے ہمراہ لے آ کہ اس کام کی اُجرت اوسکو دین۔ وہ دختر حضرت موسیٰؑ پاس نہایت شرم و حیا کے ساتھ آئی اور کہا میرے باپ نے تمکو بلایا ہے تاکہ جو پانی ہمارے لیے تمنے کھینچا ہے اوسکی اُجرت تمکو دین۔ موسیٰؑ وہان سے اوٹھے اور حضرت شعیبؑ کے گھر کیطرف روانہ ہوے

ہوئے جب اوس دختر کے کپڑے بدن پر لپٹے اور اوسکے بدن کا انداز لینے ڈیل ڈول معلوم ہونے لگا
اوسوقت موسیٰ نے اوس سے کہا تو میرے پیچھے چل اور مجھکو راہ بتاتی جا ہم اوس گروہ سے ہون
جو عورتون کے پیچھے نظر نہین کرتے موسیٰؑ نے جب شعیبؑ سے ملاقات کی اور اپنا حال اونسے بیان
کیا شعیبؑ نے کہا اب خوف نکرو تمنے ظالمون کے گروہ سے نجات پائی۔ پس شعیبؑ کی دخترون مین سے
ایک نے کہا اے پدر انکو اجیر مقرر کرو اسلیئے کہ اجارہ کے لیئے وہی شخص بہتر ہی جو کہ قوتمند اور امین
ہو شعیبؑ نے کہا۔ تنہا ڈول کھینچنے سے انکی قوت کا حال مجھکو معلوم ہوا مگر انکی امانت سے کیونکر
آگاہ ہوئی۔ کہا اسلیئے کہ یہ راضی نہوئے کہ مین انکے آگے چلون تاکہ انکی نظر میری پشت پر پڑے
شعیبؑ نے موسیٰؑ سے کہا مین چاہتا ہون کہ ان دونون دخترون مین سے ایک کا نکاح تمہارے
ساتھ اس مہر کے عوض کرون کہ تم آٹھ برس تک میرے اجیر رہو اور اگر دس سال پورے کرو تو تمکو اختیار
ہے اور مجھکو منظور نہین کہ تمپر کام کو دشوار کرون اور اگر خدا نے چاہا بہت جلد مجھے از جملۂ شائستگان
پاؤگے۔ پس موسیٰ نے کہا میرے اور تمہارے درمیان یہی شرط ہی کہ ان دونون وعدون مین سے جسکو
تمام کرون مجھپر کوئی تعدی نہوگی اور اگر چاہون دس سال تمام کرون اور اگر چاہون آٹھ سال اور
اس امر پر جو ہم کہتے ہین خدا وکیل و گواہ ہی حضرت صادقؑ سے لوگون نے پوچھا کہ حضرت موسیٰؑ نے
کونسا وعدہ تمام کیا۔ فرمایا دس برس کا وعدہ تمام کیا پوچھا وعدہ تمام ہونے کے بعد زفاف واقع ہوا یا
اسکے پہلے۔ فرمایا وعدہ تمام ہونے سے پہلے پوچھا اگر کوئی شخص کسی عورت کی خواستگاری کرے اور
اوسکا باپ اس شرط پر راضی ہو کہ دو مہینے تک اوسکا اجیر رہے آیا جائز ہے۔ فرمایا موسیٰؑ کو اپنی شرط
تمام کرنے کا علم حاصل تھا یہ شخص کیونکر جان سکتا ہی کہ زندہ رہیگا اور شرط تمام کریگا پوچھا شعیبؑ نے
کونسی دختر سے اونکا نکاح کیا۔ فرمایا اوسی دختر سے جو اونکو بلانے گئی تھی اور اپنے باپ سے کہا تھا کہ
اونکو اجیر مقرر کرین اسلیئے کہ قوتمند و امین ہین۔ جب موسیٰؑ نے دس برس کی مدت تمام کی اوسوقت
حضرت شعیبؑ سے کہا مجھے ضرور ہی کہ اپنے وطن اور اہلبیت و اقارب کیطرف مراجعت کرون تم کیا چیز
مجھے دیتے ہو شعیبؑ نے کہا اس سال میرے گوسفندون سے جتنے بچے ابلق رنگ پیدا ہون وہ سب میں نے
تمکو دیئے۔ جب موسیٰؑ نے چاہا کہ گوسفندان نر گوسفندان مادہ سے جفتی کرین اپنا عصا ابلق کیا اور
اوسکا تھوڑا پوست چھیلا اور تھوڑا باقی رکھکر گلۂ گوسفند کے درمیان وہ عصا نصب کر دیا اور ایک
عبائے ابلق اوسپر ڈال دی بعد اسکے گوسفندون کو جفتی کرنے کے لیئے چھوڑ دیا جتنے بچے اوس برس
پیدا ہوئے وہ سب ابلق تھے جب وہ سال تمام ہوا حضرت موسیٰؑ وہ گوسفند اور اپنی زوجہ کو ہمراہ لیکر

وہان سے روانہ ہوئے اور حضرت شعیبؑ نے زاد سفر اونکو دیا۔ موسیٰؑ نے روانہ ہونے کے وقت شعیبؑ سے کہا مین ایک عصا آپسے چاہتا ہون کہ وہ میری پاس رہے۔ تمام پیغمبرون کے عصا حضرت شعیبؑ کو میراث مین ملے تھے اور اونکے گھر مین رکھے ہوئے تھے موسیٰؑ سے کہا اس گھر مین جاؤ اور ایک عصا اونمین سے اوٹھالو۔ جب موسیٰؑ اوس گھر مین گئے عصاے نوحؑ و ابراہیمؑ نے خود حرکت کی اور اونکے ہاتھ مین آیا۔ موسیٰؑ وہ عصا شعیبؑ کے پاس لائے۔ شعیبؑ نے کہا یہ عصا پھر وہین رکھدو اور دوسرا عصا اوٹھالاؤ۔ جب وہ عصا وہان لیجا کر رکھا اور دوسرا عصا لینا چاہا پھر اوسی عصا نے خود بخود حرکت کی اور اونکے ہاتھ مین آیا۔ جب تین مرتبہ یہی معاملہ پیش آیا اور شعیبؑ نے یہ حال مشاہدہ کیا اوس وقت کہا اسی عصا کو لیجاؤ خدا نے تمکو اس عصا کیلئے مخصوص کیا ہے۔ بعد اسکے حضرت موسیٰؑ مصر کیطرف روانہ ہوئے اثناے راہ مین وقت شب ایک جنگل مین پہونچے وہ رات بہت اندھیری تھی اونکی زوجہ کو نہایت سردی معلوم ہوئی۔ موسیٰؑ نے ہر طرف نظر کی اکو دور سے ایک آگ نظر آئی جیسا کہ حق تعالےٰ نے قرآن مین فرمایا ہے۔ جب موسیٰؑ نے اپنی اجارہ کی مدت تمام کی اور اپنی زوجہ کے ہمراہ روانہ ہوئے کوہ طور کیطرف سے ایک آگ نظر آئی اپنے عیال سے کہا یہان ٹھہرو کہ مین نے ایک آگ دیکھی ہے شاید تمہارے لئے اوس آگ سے ایک چنگاری لاؤن کہ تم گرم ہو پس آگ کیطرف روانہ ہوئے ناگاہ ایک درخت دیکھا جسمین آتش مشتعل تھی جب آگ لینے اوسکے نزدیک گئے وہ آگ اونکی طرف بڑھی۔ موسیٰؑ ڈرے اور بھاگے آگ درخت کیطرف پھر گئی۔ جب دیکھا کہ وہ آگ پھر گئی دوبارہ درخت کیطرف متوجہ ہوئے پھر آگ کا شعلہ اونکی طرف چلا اور وہ بھاگے تا اینکہ دو مرتبہ یہی اتفاق ہوا۔ جب تیسری مرتبہ بھاگے اور پیچھے پھر کر نہ دیکھا حق تعالےٰ نے اونکو ندا دی اے موسیٰؑ مین وہ خدا ہون جو پروردگار عالمیان ہے۔ موسیٰؑ نے کہا اسکی کیا دلیل ہے۔ فرمایا اے موسیٰؑ یہ کیا ہے جو تمہارے داہنے ہاتھ مین ہے۔ کہا یہ میرا عصا ہے۔ فرمایا اسکو پھینکدو جب عصا پھینکا وہ سانپ ہوگیا موسیٰؑ ڈر کر بھاگے۔ پس خدا نے اونکو ندا کی اسکو اوٹھالو اور نہ ڈرو بدرستیکہ تم محفوظ ہو اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر ڈالو جب باہر نکالوگے بغیر کسی علت مرض کے سفید و نورانی ہوجائیگا۔ اسلئے کہ حضرت موسیٰؑ کا رنگ سیاہ تھا جب ہاتھ گریبان سے باہر نکالا تمام عالم اوسکے نور سے روشن ہوگیا۔ پھر خدا نے فرمایا یہ دونون تمہارے معجزے اور تمہاری حقیقت کی دلیل ہین اب لازم ہے کہ تم فرعون اور اسکی قوم کیطرف جاؤ بدرستیکہ وہ ایک گروہ فاسق ہین موسیٰؑ نے عرض کی اے میرے پروردگار مین نے اوس گروہ کے ایک شخص کو قتل کیا ہے ڈرتا ہون کہ وہ لوگ مجھے قتل کرین پس میرا بھائی ہارون کہ اوسکی زبان مجھسے زیادہ تر فصیح ہے اوسکو میرے ہمراہ بھیج تا کہ میرا معین و مددگار رہے اور اداے رسالت مین میری تصدیق کرے بدرستیکہ مین ڈرتا ہون کہ وہ لوگ میری تکذیب کرینگے حق تعالے نے فرمایا بہت جلد تمہارے بھائی ہارون کے سبب تمہارا بازو قوی کرونگا

اور تمھارے لیئے ایک سلطنت و قوت و برہان قرار دونگا اور اون آیات و معجزات کے سبب جو میں تمکو دیئے ہیں اون
لوگوں کا ضرر تمکو نہ پہنچیگا - اور جو شخص کہ تمھاری پیروی کریگا وہ غالب ہوگا مؤلف فرماتے ہیں - جو لوگ
پیغمبروں کو گناہ و خطا کے قائل ہوئے ہیں وہ حضرت موسیٰ کا اوس قبطی کو قتل کرنا بطریق استدلال مذکور کرتے
اور کہتے ہیں کہ اگر اوسکا قتل کرنا جائز نہ تھا حضرت موسیٰؑ نے گناہ کیا اور اگر جائز تھا پھر موسیٰؑ نے کیوں کہا کہ یہ عمل
شیطان کیجانب سے تھا اور کیوں کہا اے پروردگار میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے بس مجھے بخش دے - اور جبکہ فرعون نے
اونسے اعتراض کیا اور کہا کہ تمنے وہ کام کیا جو کیا اور تم کافروں میں سے تھے اوسوقت موسیٰؑ نے اوسکے جواب میں یہ کیوں
کہا میں نے اوسوقت کیا اور گمراہوں سے تھا - ان امور کا جواب کئی وجہ سے ہو سکتا ہے پہلی وجہ
موسیٰ اوسکے قتل کا ارادہ نہ رکھتے تھے بلکہ اونکا مطلب یہ تھا کہ ایک مظلوم سے ظالم کا ضرر دفع کریں - مگر
یہ امر آخر منتہی بقتل ہوا اور جو شخص اپنے یا کسی مرد مومن سے کسی ظالم کا ضرر دفع کرنا چاہے مگر بغیر اوسکے
ارادہ کے قتل ظالم تک منتہی ہو بس اوسپر کوئی عقاب نہیں ہے - دوسری وجہ - وہ قبطی کافر تھا اور اوسکا
خون حلال تھا اسلیئے حضرت موسیٰ نے اوسکو قتل کیا اور بہر تقدیر موسیٰ نے جو یہ کہا کہ یہ عمل شیطان
کی جانب سے ہے اسکی بھی کئی وجہ سے تاویل ہو سکتی ہے پہلی وجہ ہر چند کافر کا قتل اور مسلمان سے اوسکا
ضرر دفع کرنا مباح تھا مگر اولی یہ تھا کہ اوسوقت یہ فعل اونسے وقوع میں نہ آتا اور صبر کرتے جب تک
کہ اوس گروہ سے نزاع و معارضہ کرنے کے لیئے خدا کی طرف سے مامور نہ ہوتے اور یہ قتل پر پیشقدمی
کرنا مکروہ و ترک اولے تھا اسلیئے کہا کہ یہ عمل شیطان کیطرف سے تھا - دوسری وجہ اوس مقتول
کے عمل کیطرف اشارہ کیا ہے یعنے اوسکا عمل شیطان کی جانب سے تھا نہ کہ اپنا عمل اور اس کہنے سے یہ
غرض تھی کہ اوسکے قتل کرنے کا عذر ظاہر کریں - تیسری وجہ - خود مقتول کیطرف اشارہ تھا یعنے وہ خود
عمل شیطان تھا یعنے شیطان کے لشکر سے تھا اور یہ اصطلاح عرب میں شائع ہے - اور موسیٰ نے ظلم کا اعتراف
اپنی نسبت جو کیا ہے وہ بعینہ اوسیطرح ہے جیسا کہ حضرت آدمؑ کے احوال میں مذکور ہوا یعنی بغیر کسی گناہ
کے درگاہ الہی میں تضرع و شکستگی ظاہر کرنے کے لیئے یا فعل مکروہ کے سبب یا ترک اولی کے باعث
جیسا کہ مشتبہ مذکور ہوا یا مراد یہ ہے کہ اے پروردگار میں نے اپنے نفس پر ستم کیا جو اپنے کو خوف اذیت
و عقوبت فرعون میں مبتلا کیا اسلیئے کہ اگر فرعون اس حال سے مطلع ہوگا اوس قبطی کے عوض مجھکو قتل
کریگا فاغفر لی یعنی میرے لیئے پوشیدہ کر یعنی ایسا کر کہ فرعون آگاہ نہو کہ یہ کام مجھسے صادر ہوا ہے
فغفر لہ یعنی بس خدا نے اونکا عمل فرعون سے پوشیدہ رکھا اور ایسا کیا کہ فرعون اونکے قتل
پر قادر نہو سکا - اور فرعون نے جو یہ کہا کہ تم کافروں سے تھے اسکا مطلب یہ ہوگا کہ میری نعمتوں

کفران کیا اور میری تربیت کے حقوق کی رعایت نہ کی۔ موسیٰ نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ مین گمراہون سے
تھا یعنی مین نہین جانتا تھا کہ اوس قبطی کو دفع کرنا منتہی بقتل ہوگا۔ یا یہ فعل مکروہ اور ترک اولیٰ
کے سبب گمراہ تھا۔ یا راہ بھول کر اوس شہر مین پہونچا تھا اور وہان ایک مرد مومن کو کافر سے خلاصی
دینے مین یہ امر واقع ہوا۔ حدیث معتبر مین منقول ہے کہ مامون نے حضرت امام رضاؑ سے ان آیات کی تفسیر
پوچھی فرمایا کہ حضرت موسیٰ فرعون کے کسی شہر مین ایسے وقت داخل ہوے جبکہ اہل شہر غافل تھے یا
درمیان نماز مغرب و عشا کے وہان دو شخصون کو دیکھا جو باہم نزاع کرتے تھے اونمین ایک شیعہ موسیٰ اور دوسرا
اونکا دشمن تھا۔ جو انکا شیعہ تھا اوسنے انسے مدد چاہی کہ اوسکا ضرر جو کہ انکا دشمن تھا انکے شیعہ سے دفع
کرین۔ پس حضرت موسیٰ نے مطابق حکم خدا کے اوس دشمن کو حکم دیا کہ انکے شیعہ کو چھوڑ دے اور ایک
ہاتھ اوسکو مارا جسکے سبب وہ مرگیا۔ اوسوقت حضرت موسیٰ نے کہا یہ عمل شیطان کی طرف سے تھا۔ یعنی
اون دونون شخصون کا جنگ و نزاع کرنا شیطان کا کام تھا نہ یہ کہ فعل موسیٰ۔ بدرستیکہ شیطان ایک دشمن
گمراہ کنندہ اور اپنی دشمنی ظاہر کرنے والا ہے۔ مامون نے پوچھا پھر اس قول موسیٰ کے کیا معنی ہین۔
رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فرمایا کسی چیز کو اوسکے غیر مقام مین رکھنے کو ظلم کہتے ہین۔ یعنے
مین نے اپنے نفس کو اوسکے غیر مقام مین رکھا جو اس شہر مین داخل ہوا پس مجھکو اپنے دشمنون سے
پوشیدہ رکھ کہ مجھپر ظفر نہ پائین اور خدا نے اونکو پوشیدہ رکھا بدرستیکہ خدا پوشیدہ رکھنے والا اور
رحم کرنے والا ہے۔ پھر موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار اس قوت کے سبب جو تو نے مجھکو عطا کی ہے کہ
ایک ہاتھ مارنے سے ایک شخص کو قتل کیا ہرگز کافرون اور مجرمون کا یار و مددگار نہ ہونگا۔ بلکہ ہمیشہ
اس قوت سے تیری راہ رضا مین تیرے دشمنون سے جہاد کرونگا تاکہ تو مجھسے راضی ہو۔ پس موسیٰ
نے اوس شہر مین صبح کی درحالیکہ ترسان و منتظر تھے کہ دشمن اونپر قابو پائین ناگاہ پھر اوسی شخص کو جسنے
روز گذشتہ انسے مدد طلب کی تھی دیکھا کہ آج دوسرے کافر کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔ پھر اوسنے موسیٰ سے
دفع دشمن کے لیے مدد چاہی۔ موسیٰ نے بطریق نصیحت اوس سے فرمایا بدرستیکہ تو گمراہی مین ہے اور اپنی
گمراہی کا ظاہر کرنے والا ہے روز گذشتہ ایک شخص سے جنگ کی پھر آج دوسرے سے جنگ کر رہا ہے
مین تیری تادیب کرونگا تاکہ پھر ایسا نہ کرے اور جب اوسکے تادیب کرنا چاہا اوسنے کہا اے موسےٰ تم
چاہتے ہو کہ مجھکو بھی قتل کر دو جیسا کہ روز گذشتہ ایک شخص کو قتل کیا۔ تم نہین چاہتے ہو مگر یہ کہ روے
زمین پر ایک جبار رہو اور نہین چاہتے کہ اصلاح کرنے والون سے رہو۔ مامون نے کہا اے ابوالحسن
خدا آپکو جزاے خیر دے پھر اسکے کیا معنی ہین جو موسیٰ نے فرعون سے کہا تھا۔ فَعَلْتُہَا اِذًا وَّ اَنَا

مِنَ الضَّالِّیْنَ امام رضاؑ نے فرمایا حضرت موسیٰؑ جب فرعون کے پاس تبلیغ رسالت کے لیے آئے فرعون نے اونسے کہا۔ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَکَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ۔ موسیٰؑ نے اوسکے جواب مین کہا۔ فَعَلْتُهَا اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّالِّیْنَ یعنے وہ کام مین نے کیا۔ اوس شخص کے قتل کرنے سے مراد ہے جبکہ راہ بھول کر تیرے کسی شہر مین داخل ہوا تھا پس تجھسے بھاگا جبکہ تجھسے خائف ہوا۔ پس مجھکو میرے پروردگار نے حکم عطا کیا اور مجھے پیغمبران مرسل سے قرار دیا۔ اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ مین اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ جس شخص کو تو نے قتل کیا اگر وہ ایک چشم زدن اس امر کا اقرار کرتا کہ مین اوسکا پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ہون۔ ہر آئینہ اوسکے عوض اپنے عذاب کا مزہ اوسکو چکھاتا مگر اب اسلیے اوسکو عفو کرتا ہون کہ اوسنے ہرگز اس امر کا اقرار نہین کیا تھا کہ مین اوسکا خالق و رازق ہون۔ اور بسند ہاے معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب زمین کے سب مقامون نے ایک دوسرے پر فخر کیا زمین کعبہ نے بھی زمین کربلا پر فخر کیا حق تعالےٰ نے اوس سے فرمایا ساکت ہو اور کربلا پر فخر نکر اسلیے کہ کربلا وہ بقعہ مبارکہ ہے جہان مین نے موسیٰ کو درخت سے ندا دی تھی۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ شاطی وادی ایمن جسکا ذکر حق تعالےٰ نے قرآن مین فرمایا ہے وہ بقعہ مبارکہ کربلا ہے اور وہ درخت نور بخش جو موسیٰؑ نے دیکھا تھا وہ نور حضرت محمدؐ و آل محمدؐ تھا جو اوس جنگل مین اونپر ظاہر ہوا۔ مولف فرماتے ہین۔ بعید نہین کہ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو ایک رات مین باعجاز طی الارض حوالی شام سے کربلا مین پہنچایا ہو۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب موسیٰؑ نے اجارہ کی مدت تمام کی اور اپنی زوجہ کو ہمراہ لیکر بیت المقدس کیطرف روانہ ہوئے راہ بھول گئے اور ایک آگ دور سے اونکو نظر آئی اور وہ اوس آگ کیطرف گئے۔ اور بسند صحیح منقول ہے کہ بزنطی نے حضرت امام رضاؑ سے پوچھا کہ حضرت موسیٰؑ نے جس دختر کے ساتھ نکاح کیا تھا کیا وہی دختر تھی جو موسیٰ کے بلانے کو گئی تھی اور اونکو شعیب کے پاس لائی۔ فرمایا ہان۔ پھر فرمایا کہ جب موسیٰؑ نے شعیبؑ سے جدا ہوکر مصر کیطرف روانہ ہونا چاہا شعیبؑ نے اونسے کہا اس گھر مین جاؤ وہان کئی عصا رکھے ہین اونمین سے ایک عصا اوٹھالو اور اپنے پاس رکھو کہ درندون کا ضرر اوس سے دفع کرو۔ جب حضرت موسیٰ اوس گھر مین گئے ایک عصا نے خود بخود حرکت کی اور موسیٰ کے ہاتھ مین آیا۔ حضرت شعیبؑ اوس عصا کے حال سے اور اون کامون سے جو اوس عصا سے صادر ہوتے تھے آگاہ تھے جسکو حضرت موسیٰ نے لیا تھا جب وہ عصا شعیبؑ پاس لے گئے اوسکو پہچانا اور کہا اسکو رکھکر دوسرا اوٹھا لاؤ۔ جب موسیٰ پھر گئے اور وہ عصا رکھکر دوسرا عصا

اوٹھانا چاہا پھر اوسی عصا نے حرکت کی اور اونکے ہاتھ مین آیا جب شعیبؑ پاس لائے کہا کیا مین نے
تجسے نہین کہا کہ یہ عصا رکھکر دوسرا اوٹھا لاؤ۔ موسیٰ نے کہا مین نے تین بار یہ عصا رکھکر دوسرا عصا اوٹھانا
چاہا مگر ہر بار یہی عصا خود بخود حرکت کر کے میرے ہاتھ مین آتا ہی شعیبؑ نے کہا اسی کو لیجاؤ یہ تمھارے
واسطے مقدر ہوا ہی۔ بعد اسکے حضرت موسیٰ ہمیشہ ہر سال ایکمرتبہ شعیبؑ کی زیارت کو آتے تھے اور
شرائط خدمت بجالاتے تھے۔ جب حضرت شعیبؑ کھانا کھانے کو بیٹھتے حضرت موسیٰ اونکے سامنے کھڑے
رہتے اور روٹیان توڑ کر اونکو دیتے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی
کہ عصائے موسیٰ شعیبؑ کو حضرت آدمؑ سے میراث مین ملا تھا اور شعیبؑ سے حضرت موسیٰ نے پایا تھا اور
اب وہ عصا ہمارے پاس موجود ہی چند روز قبل مین نے اوسکو دیکھا ہی اور وہ ابتک سبز ہی گویا آج
درخت سے کاٹا گیا ہی۔ جب اوس سے کلام کریں جواب دیتا ہی اور وہ قائم آل محمد علیہ السلام کے لئے رکھا
ہوا ہی وہ اس عصا سے اون امور کو ظاہر کرینگے جنکو موسیٰ نے ظاہر کیا تھا۔ جب ہم چاہتے ہین
وہ عصا حرکت کرتا ہی اور جس چیز کو حکم دیتے ہین نکل لیتا ہے اور جب کسی چیز کے کھانے کا حکم اوسکو دیجے
مین وہ اپنا منھ کھول کر ایک ہونٹ زمین پر رکھتا ہے اور دوسرا ہونٹ چھت سے مل جاتا ہے
اور اوسکا منھ چالیس گز کشادہ ہوتا ہی اوسوقت جو چیز اوسکے پاس موجود ہو اوسکو زبان سے
اوٹھا لیتا ہی۔ اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ وہ عصا حضرت آدمؑ بہشت سے زمین پر لائے تھے
اور درخت عوسج کا تھا۔ اور دوسری روایت معتبر مین فرمایا ہی کہ وہ عصا بہشت کے درخت مورد
کا تھا اور اوسکے دو شعبہ تھے۔ حضرت شعیبؑ ہمیشہ اوسکو فرش خواب مین رکھتے اور جب سوتے تھے
اپنے رخت خواب مین اوسکو پوشیدہ کرتے تھے۔ ایکروز حضرت موسیٰ نے وہ عصا اوٹھا لیا شعیبؑ
نے کہا مین تمکو امین جانتا تھا تمنے بغیر میری اجازت کے یہ عصا کیون اوٹھا لیا۔ کہا اگر یہ عصا خاص
میرے واسطے نہوتا مین اسکو نہ اوٹھاتا۔ شعیبؑ کو یقین ہوا کہ موسیٰ نے خدا کے حکم سے اوٹھایا ہی
اور پیغمبر ہین اسلئے عصا اونسے واپس نہ لیا۔ اور دوسری حدیث معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی
کہ عصائے موسیٰ بہشت کے درخت مورد کا تھا اور جسوقت کہ موسیٰ شہر مدین کیطرف روانہ ہوئے تھے
اوسوقت جبرئیل وہ عصا اونکے لئے لائے تھے۔ مؤلف فرماتے ہین۔ حضرت موسیٰ کے پاس شاید
دو عصا رہے ہون ایک جبرئیل کا لایا ہوا اور دوسرا حضرت شعیبؑ کا دیا ہوا۔ اور ثعلبی نے روایت
کی ہی کہ وہ عصا دو شعبہ رکھتا تھا اور اون دونون شعبون کے نیچے کجی تھے اور اوسکی تہ مین آہن لگا
تھا۔ حضرت موسیٰ جب کسی بیابان مین داخل ہوتے اور رات اندھیری ہو جاتی اوسکے دونون شعبون سے

ایک نور ساطع ہوتا اور جہان تک نظر کام کر سکتی روشن ہو جاتا۔ جب پانی کی ضرورت ہوتی اوسکو
کنوئین مین ڈالتے اور ایک کنوئین کی مقدار اوس سے پانی کھینچ لیتے۔ عصا کے سر پر ایک ڈول
ظاہر ہوتا تھا اور اوس سے پانی نکلتا تھا۔ جب کھانے کی ضرورت ہوتی وہ عصا زمین پر مارتے زمین
سے اسقدر کھانا نکلتا جو اوس دن کے لئے کفایت کرتا۔ جب میوہ کی خواہش ہوتی اوسکو زمین مین
نصب کرتے وہ اوسیوقت ایک درخت ہو جاتا اور جو میوہ اوس سے چاہتے حاصل ہوتا۔ جب
چاہتے کہ اپنے دشمن سے جنگ کرین اوسکے دونون شعبے دو مار عظیم ہو جاتے اور دشمن کو اونسے
دفع کرتے۔ جب کوئی پہاڑ یا جنگل سر راہ واقع ہوتا اوسپر عصا مارتے پس اونکے لئے راہ ظاہر
ہو جاتی۔ جب کسی نہر بزرگ سے عبور کرنا چاہتے عصا اوسپر مارتے وہ نہر شگافتہ ہو جاتی۔ کبھی
اوس عصا کے ایک شعبہ سے پانی اور دوسرے شعبہ سے شہد جوش کرتا تھا۔ جب راہ چلنے سے تھک
جاتے اوسپر سوار ہوتے وہ اونکو جس مقام پر چاہتے پہونچا دیتا اور اونکی راہنمائی کرتا اور اونکے
دشمنون سے جنگ کرتا تھا۔ اوس سے ہمیشہ ایسی بوے خوش آتی تھی کہ دوسری بوے خوش کی خواہش
نہوتی۔ جب اوسکو معجزہ ظاہر کرنے کے لئے زمین پر پھینک دیتے ایک ایسا اژدہا ہو جاتا جس سے
زیادہ بڑا کوئی اژدہا نہین ہو سکتا۔ اوسکا رنگ نہایت سیاہ ہوتا اور چار پاؤن ظاہر ہوتے
اور اوسکے دونون شعبون کی جگہ ایک دہان بزرگ پیدا ہوتا جسمین بارہ دانت ہوتے اور ایک
صداے عجیب اوسکے دانتون سے ظاہر ہوتی اور اوسکے منہ سے آگ کے شعلے باہر نکلتے۔ اور
اوس کجی کی جگہ شہپر پیدا ہوتے جنکا ہر ایک بال شہاب کے مانند روشنی رکھتا تھا۔ آنکھین اوسکی
برق کے مانند چمکتی تھین اور اوس سے ایک ایسی ہوا سموم کے مانند نکلتی تھی کہ جسپر گذرتی
اوسکو جلا دیتی اور اگر کسی سنگ بزرگ کیطرف جو ایک اونٹ کے برابر ہو گذر کرتا اوسکو کھا لیتا اور
پتھرون کے باہم ٹکرانے کی صدا اوسکے شکم سے بلند ہوتی اور درختہاے عظیم کو بیخ و بن سے اوکھیڑ کر
کھا جاتا تھا۔ شاذان ابن جبرئیل نے حضرت رسولخدا سے روایت کی ہے کہ فرعون حضرت موسیٰ کے
پیدا ہونے کے خوف سے حاملہ عورتون کا شکم چاک کر کے اطفال کو نکالتا اور قتل کرتا تھا۔ جب حضرت
موسیٰ پیدا ہوئے اوسیوقت اونکی زبان گویا ہوئی اور اپنی مان سے کہا مجھے ایک صندوق مین رکھکر
دریا مین ڈال دو۔ موسیٰ کی مان یہ حال عجیب و غریب دیکھکر ڈرین اور کہا اے فرزند مین ڈرتی
ہون کہ تو غرق ہو جائے۔ موسیٰ نے کہا خوف نکرو حق تعالے پھر مجھے تمہارے پاس پہونچا دیگا۔ اونکی
مان اس حال سے متعجب و حیران تھین کہ پھر موسیٰ نے کہا مجھے صندوق مین رکھکر دریا مین ڈال دو

موسیٰ کی ماں نے اونکو دریا مین ڈالدیا ایک مدت تک دریا مین رہے اور کوئی چیز کھانے پینے کی اونکو نملی بعد اسکے حق تعالےٰ نے اونکو کنارہ پر لایا اور اونکی ماں کے پاس پہونچایا۔ اور روایت کی ہے کہ ستر روز اپنی ماں سے جُدا رہے۔ اور دوسری روایت کے مطابق سات مہینے۔ شاذان کی روایت یہان ختم ہوئی۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنی ماں سے جدا نہین رہے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا کہ جب فرعون کو اطلاع ہوئی کہ اوسکے ملک وسلطنت کا زوال اوس شخص کے سبب ہوگا جسکا نام موسیٰ ہے اوسنے تمام کاہنون کو جمع کیا اور اونسے معلوم ہوا کہ وہ موسیٰ قوم بنی اسرائیل سے ہوگا۔ اسلیئے ہمیشہ اپنی قوم کو حکم دیتا تھا کہ بنی اسرائیل کی حاملہ عورتون کے شکم چاک کیا کرین۔ فرزندان بنی اسرائیل بیس ہزار سے زیادہ قتل ہوگئے مگر حضرت موسیٰؑ کو قتل نکرسکا اسلیئے کہ خدا نے فرعون کے شر سے اونکی حفاظت کی تھی۔ اور حضرت امام حسن عسکریؑ کی تفسیر مین اس آیت کی تفسیر اسطرح مذکور ہے۔ وَاِذْ نَجَّیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یعنے اے بنی اسرائیل اوسوقت کو یاد کرو جب کہ ہمنے تمھارے باپ دادا کو آل فرعون سے نجات دی۔ یعنے اوس گروہ سے جو قرابت اور دین ومذہب مین فرعون سے منسوب تھے۔ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یعنی تمکو عذاب کرتے تھے بدترین عذابون اور شدید ترین عقوبتون کے ساتھ یعنے تمپر ہو چلا دیتے تھے۔ فرمایا اونپر جو عذاب شدید تھا کہ فرعون نے مقرر کیا تھا کہ بنی اسرائیل سے اونکی عمارتون کا کام لیا جائے اور بھاگ جانے کے خوف سے حکم دیا تھا کہ اونکو زنجیرین پہنا مین تاکہ بھاگ نسکین اور وہ اسطرح زنجیر پہنے ہوئے مٹی سیڑھی سے چھت پر لیجاتے تھے اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ سیڑھی سے گر کر ہلاک ہوجاتے تھے یا سخت بیماریون مین مبتلا ہوتے تھے مگر کوئی اسکی پروا نکرتا تھا تاآنکہ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ بنی اسرائیل کو تعلیم دین کہ کسی کام کی ابتدا نکرین جب تک کہ حضرت محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات نہ بھیجین تاکہ اس صلوات کی برکت سے کار ہای سخت اونپر آسان ہوجائین۔ بنی اسرائیل ایسا ہی کیا کرتے تھے اور کار سخت اونپر آسان ہوجاتا تھا حضرت موسیٰ نے حکم دیا تھا کہ جو کوئی صلوات بھیجنا فراموش کرے اور سیڑھی سے گر کر ہلاکت کے قریب پہونچے وہ اوسیوقت محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات بھیجے اور اگر اوس سے ممکن نہوسکے دوسرا شخص اوسپر صلوات پڑھے تاکہ اوسکو صحت حاصل ہو۔ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ فرمایا جب فرعون سے بیان کیا کہ بنی اسرائیل سے ایک فرزند ایسا پیدا ہوگا جسکے سبب تیرا ہلاک اور تیری سلطنت کا زوال مقدر ہوا ہے اوسنے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے فرزندون کو ذبح کرین۔ اونمین سے بعض لوگ دائیون کو

رشوت دیتی تھی کہ کسیکو خبر نکرین اور جب حمل کی مدت پوری ہوتی اور فرزند پیدا ہوتا اوسکو کسی صحرا
یا غار مین رکھکر محمد و آل محمد پر دس مرتبہ صلوات بھیجتے تھے حق تعالیٰ نے اس صلوات کی برکت سے ایک
فرشتہ اوسکی تربیت و حفاظت کے لئے مقرر کر رکھا تھا۔ اوس طفل کی ایک اونگلی سے دودھ جاری ہوتا
تھا جسکو وہ چوستا تھا اور دوسری اونگلی سے غذائے نرم ظاہر ہوتی تھی جسکو وہ کھاتا تھا اور اسطرح
بنی اسرائیل نے نشو و نما کی جو اطفال کہ باقی و سالم رہے وہ اونسے زیادہ تھے جو قتل کیے گئے تھے ویستحیون
نساءکم یعنے تمہاری عورتون کو زندہ رکھتے تھے۔ فرمایا اونکو باقی رکھتے تھے اور اپنی کنیزی مین لیتے
تھے۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے استغاثہ کیا کہ ہماری دخترون اور خواہرون کو اپنی کنیز بناتے
اور اونکی بکارت زائل کرتے ہین حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اون دخترون کو تعلیم
کرین کہ جب اصحاب فرعون اونکے ساتھ ارادۂ بد کرین وہ حضرت محمد و آل محمد پر صلوات بھیجین جب
اسپر عمل کیا خدا نے قوم فرعون کا ضرر اونسے دفع کر دیا۔ جب وہ لوگ ان دخترون کی نسبت ارادۂ
بد کرتے کسی کام مین مشغول ہوتے یا بیمار ہو جاتے یا کوئی مرض سخت اونکو لاحق ہوتا تھا اور خدا کے
فضل و کرم سے کسی بنی اسرائیل کی ہتک حرمت پر قادر نہوتے بلکہ خدا نے اس صلوات کی برکت سے
بنی اسرائیل کو اوس بلا سے نجات عطا فرمائی۔ وَفِي ذَٰلِكُمْ یعنے اس نجات مین جو خدا نے تمکو عطا
فرمائی۔ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ یعنی تمہارے پروردگار کی جانب سے ایک آزمائش بزرگ
تھی۔ یعنے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل اوس وقت کو یاد کرو اور متنبہ ہو جبکہ خدا نے تمہارے
باپ دادا اور گذشتگان کو حضرت محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنے کی برکت کے سبب اوس بلا سے نجات
دی آیا اسکا یقین نہین رکھتے ہو کہ جب خود آنحضرت کو دیکھو اور اونپر ایمان لاؤ خدا کی نعمت تمپر کامل
اور خدا کی حجت تمپر تمام تر ہوگی۔ اور نہج البلاغہ مین ہے کہ حضرت امیر المومنین نے زہد کے بیان
مین فرمایا ہے کہ اپنے پیغمبر کی پیروی کرو۔ بعد اسکے آنحضرت کے زہد کا تھوڑا حال بیان کیا اور پھر
فرمایا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو حضرت موسیٰ کلیم خدا کی پیروی کرو جبکہ کہا تھا۔ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ
مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ واللہ ایک روٹی کے سوا اور کسی چیز کا سوال نہین کیا تھا کہ اوسکو کھائین اسلیے
کہ زمین کی گھانس کھاتے تھے اور اونکے پوست شکم سے گھانس کی سبزی لاغری بدن اور گوشت باقی
نرہنے کے سبب ظاہر تھی اور نظر آتی تھی۔ اور دوسرے خطبہ مین فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے از روئے
کلام کرنے کے موسیٰ سے کلام کیا اور اپنے آیات سے یہ ایک امر عظیم اونپر ظاہر کیا کہ وہ کلام کرنا بغیر کسی
عضو یا زبان یا دہان کے تھا بلکہ بالائے ہوا ایک آواز پیدا کی جسکو حضرت موسیٰ نے سنا۔ مولف

فرماتے ہین۔ حق تعالے نے حضرت موسیٰ کو بقعۂ مبارکہ مین جو یہ خطاب کیا تھا کہ اپنی نعلین دور کرو
بدرستیکہ تم اوس وادی مقدس مین ہو جسکا نام طوی ہی۔ مفسرون نے اس بارہ مین اختلاف کیا ہی
کہ اونکو نعلین دور کرنے کا حکم کیون دیا گیا اور اسکی کئی وجہین بیان کرتے ہین۔ پہلی وجہ۔ وہ نعلین
خر مردہ کے پوست کی تھی اسلئے فرمایا کہ اسکو دور کرو اور یہ مضمون بسند موثق حضرت صادقؑ سے
منقول ہی۔ دوسری وجہ وہ نعلین اوس گلے کے پوست کی تھی جسکی طہارت ہو چکی تھی مگر اسلئے
اوسکے دور کرنے کا حکم دیا کہ آنحضرتؑ کے کف پا اوس وادی مقدس سے مس کرین۔ اور حضرت
رسول خدا سے منقول ہی کہ اوس وادی کو اسلئے مقدس کہتے ہین کہ حق تعالے نے وہین ارواح کی
تقدیس کی اور ملائکہ کو بھی وہین برگزیدہ کیا اور حضرت موسیٰ سے بھی وہین کلام کیا۔ تیسری وجہ
پابرہنہ رہنے مین تواضع و شکستگی ظاہر ہوتی ہی اسلئے حکم دیا کہ نعلین اپنے پانون سے دور کرو جیسا کہ
حرم اور روضہ ہائے مقدسہ مین پابرہنہ جانا مستحب ہی۔ چوتھی وجہ حضرت موسیٰ نے نجاستون سے
احتراز کرنے اور حشرات الارض اور جانوران ایذا دہندہ کے دفع ضرر کے لئے نعلین پہنی تھی پس
انکو خدا نے ان سب چیزون سے نجات دی اور اوس جنگل کی طہارت بیان کی اور آگاہ کیا کہ اس جنگل
مین کفش و نعلین پہننے کی حاجت نہین۔ پانچوین وجہ۔ نعلین کا دنیا و آخرت سے کنایہ ہی یعنی
جب تم ہمارے وادی قرب مین پہونچے ہو اپنا دل دنیا و آخرت کی محبت سے خالی کرکے ہماری محبت
کے لئے مخصوص کرو۔ چھٹی وجہ نعلین کا اہل و مال یا اہل و فرزند کی محبت سے کنایہ ہی اسلئے کہ حضرت
موسیٰ اپنے عیال کی محبت کے سبب آئے تھے کہ اونکے لئے آگ لیجائین اور اونکا دل اوسطرف متوجہ
تھا اسلئے حق تعالے نے حکم دیا کہ یہ خیال دل سے دور کرو اور ہماری محبت کے سوا اور کسیکی محبت
اپنے دل مین نہ رکھو۔ اور یہ امر اس قول کا موید ہی کہ جب کوئی شخص خواب مین دیکھے کہ اوسکی
کفش گم ہوگئی یہ خواب اوسکی زوجہ کے ہلاک ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث معتبر مین
منقول ہی کہ سعد بن عبداللہ نے حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے جبکہ آنحضرت طفل تھے اور
حضرت امام حسن عسکریؑ کے دامن مین بیٹھے تھے اس آیت کی تفسیر پوچھی اور کہا فقہائے شیعہ و سنی
کے سب بیان کرتے ہین کہ خدا نے اسلئے نعلین دور کرنے کا حکم دیا کہ وہ نعلین پوست مردار
کی تھی۔ حضرت قائم علیہ السلام نے اسکے جواب مین فرمایا جو شخص یہ کہتا ہی وہ حضرت موسیٰ پہ افترا
کرتا ہی اور باوجود مرتبۂ پیغمبری کے جہل کی نسبت اونسے دیتا ہی اسلئے کہ یہ امر دو صورت سے خالی
نہین۔ یا حضرت موسیٰ کی نماز اوس نعلین کے ساتھ جائز تھی یا نہین اگر نماز جائز تھی اوس بقعہ

زمین میں اوسکا پہننا جائز تھا اگرچہ وہ بقعہ مقدس و مطہر ہو۔ اور اگر جائز نہ تھی پس اس قول کا کہنے والا
اس امر کا قائل ہوتا ہے کہ موسیٰ حلال و حرام کو نہین جانتے تھے اور آگاہ نہ تھے کہ کس چیز کے ساتھ
نماز جائز ہے اور کس چیز کے ساتھ نماز جائز نہین۔ اور یہ قول محض کفر ہے۔ سعد نے عرض کی اے میرے
مولا آپ اس آیت کی تاویل ارشاد فرمائیے۔ فرمایا حضرت موسیٰ جب وادی مقدس مین آئے عرض
کی خداوندا مین نے اپنی محبت تیرے لئے خالص اور اپنا دل محبت ماسوی کے لوث سے پاک کیا ہے حالانکہ
اونکے عیال کی محبت اونکے دل مین باقی تھی اسلئے حق تعالےٰ نے فرمایا اپنی نعلین دور کرو یعنی اپنے
دل سے اپنے اہل و عیال کی محبت دور کرو اگر تم سچ کہتے ہو کہ میری محبت خالص ہے اور تمہارا دل
ماسوی کے لوث و خواہش سے پاک ہے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ
نعلین سے وہ دو خوف مراد ہین جو حضرت موسیٰ کے دل مین تھے۔ یعنی ایک اپنی زوجہ کے ہلاک ہونے کا
خوف جسکو درد زہ کی حالت مین چھوڑ کر آگ لینے کے لئے آئے تھے۔ اور دوسرا خوف فرعون کا یعنی
جبکہ تم ہماری حفاظت کے وادی ایمن مین پہونچے ہو لازم ہے کہ دنیا کے ترس و خوف سے ایمن رہو
پس ممکن ہے کہ وہ روایت اول جو روایات عامہ کے مطابق ہین تقیہ پر محمول ہو۔ اور قطبی نے روایت
کی ہے کہ جس رات حق تعالےٰ نے موسیٰ کو اپنا پیغمبر قرار دیا وہ ایک پیراہن پہنے ہوئے تھے جسپر تکمے کے
عوض دانت کی ہڈی تھی اور اونکا جبہ و لباس پشمی تھا اور حق تعالےٰ نے اونسے فرمایا تھا کہ اے موسیٰ
جاؤ مین نے تمکو اپنا رسول مقرر کیا۔ تمکو دیکھتا ہون اور تمہارے حالات سے مطلع ہون اور تمہاری
قوت و مدد مجھسے متعلق ہے اور تمکو اپنی مخلوق ضعیف کیطرف بھیجتا ہون جسنے اسکے سبب سرکشی
اختیار کی ہے کہ مین نے نعمتہاے کثیر اوسکو عطا کین ہین اور وہ میرے عذاب سے ایمن ہو گیا ہے۔
دنیا نے یہانتک اوسکو مغرور کر دیا ہے کہ میرے حق اور پروردگاری کا انکار کرتا ہے گویا مجھکو نہین
پہچانتا۔ مین اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون اگر یہ منظور ہوتا کہ اپنی حجت اپنی مخلوقات پر
تمام کرون ہر آئینہ اوس جبار کے غضب کرنے کے مانند اوسپر غضب کرتا جسکے غضب سے تمام آسمان و
زمین اور کوہ و دریا اور درخت اور چارپائے غضب مین آتے۔ اگر آسمان کو اجازت دیتا اوسپر
پتھر برساتا اور اگر زمین کو حکم دیتا شق ہو جاتی اور وہ اوسمین سما جاتا۔ اگر پہاڑون کو حکم دیتا اوسکو
ریزہ ریزہ کرتے۔ اگر دریا کو حکم دیتا اوسکو غرق کرتا۔ مگر وہ میری عظمت و جبروت کے مقابلہ مین
بہت حقیر و ذلیل تھا اسلئے اوسکو مہلت دی اور میرا علم اوسکے شامل حال ہوا۔ اور زمین اور سب
روے زمین مخلوقات سے بے نیاز ہون اور مین غنی و فقیر کا پیدا کرنے والا ہون۔ کوئی غنی نہین ہوتا

جب تک کہ مین اوسکو بے نیاز نکرون اور کوئی فقیر نہین ہوتا جب تک کہ مین اوسکو محتاج نکرون۔ ای موسیٰ تم میرا پیام اوسکو پہونچاؤ اور میری عبادت و یگانہ پرستی کی اوسکو ہدایت کرو اور اوسکو میرے عذاب سے ڈراکر روز قیامت کے عذاب اور عقوبتین اوسکو یاد دلاؤ اور اوسکو آگاہ کرو کہ کوئی چیز میرے غضب کی طاقت نہین رکھتی۔ مگر اوس سے بنرمی کلام کرو اور بہ سختی پیش نہ آؤ شاید متنبہ یا خائف ہو اور اوسکی تعظیم کے سبب اوسکے ساتھ کنیت سے خطاب کرو اور اوس حشمت و اقبال دنیا سے جو مین نے اوسکو دیا ہے خوف نکرو بدرستیکہ وہ میرے تحت قدرت مین ہے اور اوسکی پیشانی میرے قبضۂ قدرت مین ہے۔ وہ سانس نہین لیتا اور کلام نہین کرتا اور آنکھ نہین بند کرتا اور نہین کھولتا مگر میرے علم و تقدیر کے ساتھ اور اوسکو خبر دو کہ مین غضب و عقوبت کی نسبت عفو و مغفرت سے زیادہ تر قریب ہون۔ اور اوسکو نصیحت کرو کہ اپنے پروردگار کا حکم قبول کر اسلیئے کہ اوسکی مغفرت کا دروازہ گناہگارون کے لیئے کھلا ہوا ہے اور باوجودیکہ تو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور خلائق کو اوسکی عبادت سے باز رکھتا تھا تجھکو اس مدت دراز تک مہلت دی۔ اب تک تیرے لیئے پانی برسانا موقوف نہین کیا زمین پر تیرے لیئے گھانس اوگا تا رہا عافیت کا لباس تجھے پہنایا۔ اگر وہ چاہتا ہے جلد تجھے اپنے عذاب مین گرفتار کرتا اور جو کچھ تجھکو عطا کیا ہے وہ سب پھیر لیتا مگر وہ صاحب حلم عظیم ہے چونکہ حضرت موسیٰ کو اوسوقت اپنے فرزند کی فکر تھی اسلیئے خدا نے ایک فرشتہ کو حکم دیا وہ اپنا ہاتھ بڑھا کر اونکے فرزند کو اوٹھا لایا اور اونکے سامنے رکھدیا۔ موسیٰ نے اوسکو اوٹھا لیا اور ایک پتھر سے اوسکا ختنہ کیا وہ زخم اوسیوقت اچھا ہوگیا۔ پھر فرشتے نے اوسکو اوسی مقام پر پہونچا دیا اور حضرت موسیٰ نے اپنے عیال کیطرف مراجعت نہین کی۔ حضرت موسیٰ کی زوجہ وہین تھین تا اینکہ شہر مدین کا ایک چرواہا اوسطرف سے گذرا اور اونکو حضرت شعیبؑ پاس لیگیا اور وہ شہر مدین مین رہین جب حق تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اوسوقت شعیبؑ نے اونکو موسیٰ کے پاس روانہ کر دیا۔ مؤلف فرماتے ہین۔ بعضی روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ نے اپنے عیال کیطرف مراجعت کی تھی۔ فصل تیسری حق تعالیٰ کا حضرت موسیٰ و ہارون کو فرعون و اصحاب فرعون کیطرف مبعوث کرنا اور جو حالات کہ انکے اور فرعون و اصحاب و اتباع فرعون کے درمیان اون سب کے غرق ہونے تک گذرے۔ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ فرعون نے سات شہر اور سات قلعہ بنوائے تھے اور حضرت موسیٰ کے خوف سے اون قلعون مین رہتا تھا۔ ایک قلعہ سے دوسرے قلعہ تک بیابان و صحرا تھے جنمین شیرہائے درندہ رہتے تھے اسلیئے کہ جو کوئی بلا اذن

فرعون اوسمین داخل ہو اوسکو ہلاک کرین - جب حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو اپنا پیغمبر مقرر کرکے
فرعون کیطرف بھیجا - حضرت موسیٰ پہلے دروازے پر گئے اور اپنا عصا اوسپر مارا وہ دروازہ
کھل گیا جب دروازے کے اندر داخل ہوئے اور شیرون کی نظر اونپر پڑی وہ سب بے اختیار
بھاگے اسیطرح ساتون دروازے اونکے لیئے کھل گئے اور تمام شیر اونکو دیکھکر بھاگ گئے تا اینکہ
قصر فرعون کے دروازے پر پہونچے اور اوس دروازے کے پاس بیٹھ گئے - حضرت موسیٰ اوسوقت
ایک پیراہن پشمی پہنے ہوئے اور اپنا عصا ہاتھ مین لیئے تھے - چوبدار فرعون جو سب لوگون کو داخل
ہونے کی اجازت حاصل کرتا تھا جب وہ باہر آیا حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا میرے لیئے بھی داخل
ہونے کی اجازت فرعون سے حاصل کر کہ فرعون کی مجلس مین داخل ہون - اوسنے کچھ التفات نہ کی
موسیٰ نے پھر اوس سے کہا کہ میرے لیئے داخل ہونے کی اجازت حاصل کر اسلیئے کہ مین پروردگار عالم
کا رسول ہون اور فرعون کیطرف آیا ہون - پھر اوسنے التفات نہ کی جب موسیٰ نے مکرر اوس سے
کہا اوسنے جواب دیا کیا پروردگار عالم نے اور کسی کو پیغمبری کے لیئے نہ پایا جو تمکو بھیجا ہے - موسیٰ یہ سنکر
غضبناک ہوئے اور اپنا عصا دروازے پر مارا فوراً جتنے دروازے اونکے اور فرعون کے درمیان
مانع و حائل تھے وہ سب کھل گئے - فرعون کی نظر جب حضرت موسیٰ پر پڑی اونکو اپنی مجلس مین طلب
کیا - حضرت موسیٰ فرعون کی مجلس مین آئے - وہ ایک مقام بلند پر بیٹھا تھا جسکی بلندی اسی گز تھی
موسیٰ نے فرمایا مین پروردگار عالم کا رسول ہون اوسنے مجھکو تیرے پاس بھیجا ہے - فرعون نے کہا اگر
تم سچ کہتے ہو کوئی معجزہ و علامت ظاہر کرو - موسیٰ نے اپنا عصا ہاتھ سے گرا دیا وہ عصا دو شعبے
رکھتا تھا ناگاہ ایک اژدہائے عظیم ہو گیا اور اپنا منھ کھول کر ایک شعبہ بالائے قصر فرعون اور
دوسرا شعبہ زیر قصر فرعون رکھا فرعون نے دیکھا کہ اوسکے شکم سے شعلہ ہای آتش نکل رہے ہین
جب اوسنے فرعون کا قصد کیا ہیبت و دہشت کے سبب فرعون کا زیر جامہ نجاست سے بھر گیا
اور فریاد و استغاثہ کرنے لگا کہ اے موسیٰ اس اژدہے کو اوٹھا لو جتنے لوگ فرعون کی مجلس مین تھے
وہ سب بھاگ گئے حضرت موسیٰ نے اپنا عصا اوٹھا لیا - جب فرعون ہوش مین آیا ارادہ کیا کہ حضرت
موسیٰ کی تصدیق کرے اور اونپر ایمان لائے اوسوقت ہامان جو اوسکا وزیر تھا وہ اوٹھا اور کہا ای
فرعون جس حال مین کہ خلائق تجھی کو خدا جانتی ہے اور تیری پرستش کرتی ہے کیا تو چاہتا ہے کہ ایک بندے
کا تابع ہو - اشراف قوم فرعون بھی اوسکے پاس جمع ہوئے اور کہا یہ شخص ساحر ہے پھر کسی ایک روز
کا وعدہ کرکے اوسدن ساحرون کو جمع کیا اسلیئے کہ حضرت موسیٰ سے مقابلہ و معارضہ کرین - اون ساحرون

نے جب اپنے عصا اور ریسمانوں کو زمین پر پھینکا اور وہ جادو کے زور سے حرکت و جنبش کرنے لگا اسوقت
حضرت موسیٰ نے اپنا عصا ہاتھ سے پھینک دیا وہ اون تمام عصا اور ریسمانوں کو کھا گیا۔ اور وہ ساحر
بہتر شخص تھے جب حضرت موسیٰ سے یہ معجزہ ظاہر و واقع مشاہدہ کیا سبھون نے سجدہ کیا اور فرعون سے
کہا۔ موسیٰ جادوگر نہین ہین اگر یہ جادو کرتے ہمارے عصا و ریسمان ضرور باقی رہتے۔ بعد اسکے موسیٰ نے
بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر شہر مصر سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا فرعون نے اونکا تعاقب کیا جسوقت کہ حضرت
موسیٰ نے دریا کو شگافتہ کیا اور بنی اسرائیل اوسمین داخل ہوے فرعون اور اوسکا لشکر بھی اوسیوقت
دریا کے کنارے پہونچ گیا اور وہ سب اسپان نر پر سوار تھے۔ فرعون دریا مین داخل ہونے سے ڈرتا تھا
اسلیئے جبرئیل ایک اسپ مادہ پر سوار ہوکر اونکے روبرو سے گذرے اور دریا مین داخل ہوئے۔ اونکے
گھوڑے بھی اسپ مادہ کو دیکھکر اوسکے پیچھے چلے اور دریا مین پہونچے پھر فرعون اور اوسکے تمام اہل لشکر
غرق ہوگئے۔ بعد اسکے حق تعالیٰ نے اب دریا کو حکم دیا کہ فرعون کی لاش باہر پھینک دے اسلیئے کہ
بنی اسرائیل یہ گمان نکرین کہ وہ زندہ اور انسے مخفی ہوگیا ہے۔ پھر خدا نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل
کے ہمراہ مصر کیطرف مراجعت کرین اور خدا نے فرعون و اصحاب فرعون کے تمام اموال و مکانات
بنی اسرائیل کو عطا فرمائے یہانتک کہ بنی اسرائیل کا ہر ایک شخص آل فرعون کے متعدد مکانون پر قابض ہوا
پھر خدا نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ شام کیطرف جائین۔ جب دریائے نیل سے عبور کیا ایک گروہ کیطرف اونکا گذر
ہوا جو ایک بت کے پاس جمع تھے اور اوسکی پرستش کرتے تھے۔ بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا ہمارے لیئے
بھی اسیطرح کا ایک خدا مقرر کر دیجیئے کہ انکا خدا ہے اور یہ لوگ اوسکی پرستش کرتے ہین۔ موسیٰ نے
فرمایا تم گروہ جاہل و نادان ہو کیا تم خداوند عالم کے سوا دوسرے کو اپنا خدا قرار دینا چاہتے ہو۔ اور بسند
موثق حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ نے موسیٰ کو فرعون کیطرف بھیجا۔ موسیٰ
دروازۂ قصر فرعون پر آئے اور داخل ہونے کی اجازت چاہی جب اونکو اجازت نہ ملی اپنا عصا دروازے
پر مارا وہ تمام دروازے یکبارگی کشادہ ہوگئے اور مجلس فرعون مین آکر کہا مین پروردگار عالم کا رسول
ہون اور سنو مجھے تیری طرف بھیجا ہے اسلیئے کہ تو بنی اسرائیل کو میرے سپرد کر دے اور مین اپنے ہمراہ لیجاؤن فرعون
نے کہا کیا ہمنے اپنے پاس رکھکر تمھاری تربیت نہین کی جبکہ تم طفل تھے اور کیا تمنے وہ کام نہین کیا جو کیا یعنی اوس
قبطی کو قتل کیا۔ اور تم کافرون سے تھے۔ یعنی تحقیق تمنے میری نعمتون کا کفران کیا۔ موسیٰ نے کہا مین نے کیا
اور اوسوقت مین گمراہون سے تھا۔ یعنی راہ بھول گیا تھا۔ پس مین تمسے بھاگا جبکہ خائف ہوا پھر میرے
پروردگار نے علم و حکمت مجھے عطا کی اور مجھے پیغمبرون سے قرار دیا۔ اور وہ جس نعمت کا احسان مجھپر

رکھتا ہے کہ تو نے میری تربیت کی اسکا سبب یہ ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو اپنا غلام قرار دیا تھا اور اونکے
فرزندون کو قتل کرتا تھا پس یہ تیری نعمت اوس بلا کی وجہ سے تھی تو خود جسکا باعث تھا۔ فرعون نے
پوچھا پروردگار عالم کون ہے اور اوسکی حقیقت کیا ہے اور وہ کیسا ہے اور کیون اوسکی کنہ حقیقت دریافت
نہین کر سکتے بلکہ آثار و صفات سے اوسکو پہچاننا لازم ہے اور وہ چگونگی و کیفیت سے مبرا ہے۔ فرعون کی
غرض بیان کیفیت و تھی۔ حضرت موسیٰ نے کہا آسمانون اور زمین اور اون چیزون کا پروردگار ہے جو کہ
ان دونون کے درمیان ہین اگر تم صاحب یقین ہو۔ فرعون نے از روے تعجب اپنے اصحاب سے کہا
کیا نہین سنتے ہو کہ مین اوسکی کیفیت سے سوال کرتا ہون اور موسیٰ اوسکی مخلوقات کا ذکر کرتے ہین۔ پھر
موسیٰ نے کہا وہ تمہارا اور تمہارے پدران گذشتہ کا پروردگار ہے۔ پس اوسنے موسیٰ سے کہا اگر تم میرے
سوا اور کسی خدا کے قائل ہوگے مین تمکو زندان مین بھیج دونگا۔ موسیٰ نے فرمایا اگر مین کوئی معجزہ ظاہر و
نمایان تجھکو دکھاؤن کیا پھر بھی اعتقاد نکریگا۔ فرعون نے کہا وہ معجزہ دکھاؤ اگر تم سچ کہتے ہو۔ پس
موسیٰ نے اپنا عصا پھینک دیا ناگاہ وہ ایک اژدہا ہو گیا جو ظاہر و ہویدا تھا۔ جتنے لوگ فرعون پاس
بیٹھے تھے وہ اژدہا دیکھکر بھاگے اور فرعون ترس و خوف سے بے اختیار ہو گیا اور فریاد کی اے موسیٰ
مین تمکو اوس دودھ کی قسم دیتا ہون جو تمنے میرے یہان پیا ہے کہ اس اژدہے کو مجھسے دفع کرو۔ موسیٰ
نے اپنا عصا اوٹھا لیا اور اپنا ہاتھ باہر نکالا اوسکے نور و ضیا سے آنکھین خیرہ ہوگئین جب فرعون کی
حیرت و دہشت کم ہوئی موسیٰ پر ایمان لانے کا ارادہ کیا مگر ہامان نے اوس سے کہا کہ تو نے برسون خدائی
کی ہے اور لوگ تیری پرستش کرتے ہین پھر اسکے بعد تو چاہتا ہے کہ اپنے غلام کا تابع و فرمان بردار ہو۔ پس
فرعون نے اپنے امرا و اشراف قوم سے جو اوسکے پاس حاضر تھے کہا یہ شخص ساحر دانا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنے جادو
کے سبب زمین مصر سے تمکو خارج کرے تم اس بارہ مین کیا تجویز کرتے ہو اور کیا مصلحت جانتے ہو
سبھون نے کہا موسیٰ اور اونکے بھائی کے مقدمہ مین تاخیر کرو اور ایک گروہ کو مصر کے شہرون مین بھیج کہ
جادوگرون کو تیرے پاس لائین۔ فرعون و ہامان نے بھی جادو حاصل کیا تھا اور جادو کے سبب خلائق
پر غالب آئے تھے اور فرعون جادو کے زور سے خدائی کا دعوی کرتا تھا۔ پس جب صبح ہوئی لوگون کو مصر کے
شہرون کیطرف بھیجا اور ہزار ساحر جمع کئے پھر اونمین سے سو اور سو مین سے اسی ساحرون کو منتخب کیا
جو سب سے زیادہ ماہر و دانا تھے۔ ساحرون نے فرعون سے کہا تو جانتا ہے کہ دنیا مین ہمسے زیادہ کوئی شخص
علم سحر کا جاننے والا نہین۔ اگر ہم موسیٰ پر غالب آئین اوسوقت ہمارا انعام و صلہ کیا ہوگا۔ کہا اگر موسیٰ
پر غالب آوگے تم میرے مقربون سے ہوگے اور اپنی بادشاہی مین تمکو شریک قرار دونگا۔ پھر

ساحرون نے کہا اگر موسیٰ ہمپر غالب آئینگے اور ہمارا سحر باطل کر دینگے ہمکو یقین ہوگا کہ وہ جو کچھ خدا کیجانب سے لائے ہین وہ از قبیل سحر و مکر و حیلہ نہین پھر ہم اوسپر ایمان لائینگے اور اوسکی تصدیق کرینگے۔ فرعون نے کہا اگر موسیٰ تمپر غالب ہونگے مین بھی تمہارے ساتھ اوسکی تصدیق کرونگا مگر تم اپنے سحر و مکر و حیلہ کو جمع کرو۔ ساحرون نے وعدہ کیا کہ جس دن ہماری عید ہوتی ہے اوس دن موسیٰ یہان آئین۔ جب وہ دن آیا اور آفتاب بلند ہوا فرعون نے تمام ساحرون اور اپنے جمیع ممالک کو جمع کیا۔ فرعون کے لئے ایک قبہ بنایا تھا جسکی بلندی اسی گز تھی اور اوس قبہ کا غلاف فولاد سے بناکر اوسپر صیقل کی تھی جب آفتاب بلند ہوتا شعاع آفتاب اور اوسکی چمک کے سبب کوئی شخص اوسکی طرف نظر نکر سکتا۔ اور یہ قبہ اسلئے بنایا گیا تھا کہ فرعون اوس قبہ مین بیٹھکر حضرت موسیٰ اور ساحرون کی کیفیت مشاہدہ کرے۔ موسیٰ آسمان کیطرف نظر کرتے تھے اور نزول وحی پروردگار کے منتظر تھے۔ ساحرون نے موسیٰ کا یہ حال دیکھکر فرعون سے کہا ہم موسیٰ کو دیکھتے ہین کہ آسمان کیطرف متوجہ ہین ہمارا سحر آسمان تک نہین پہونچ سکتا ہم اہل زمین کا جادو دفع کرنے کے لئے تجھسے ضامن ہوئے ہین مگر معجزۂ آسمانی کا چارہ ہمسے ممکن نہین۔ پھر ساحرون نے حضرت موسیٰ سے کہا آیا تم اول پھینکتے ہو یا ہم پھینکین۔ موسیٰ نے کہا تم جو پھینکنا چاہتے ہو پھینکو۔ پس ساحرون نے وہ سب عصا و ریسمان جنہین جادو بھرا تھا پھینک دیا۔ اور کہا فرعون کی عزت کی قسم کھاتے ہین کہ ہم غالب ہونگے پس وہ سب مثل اژدہا کے مانند حرکت مین آئے اور تمام لوگ اونسے ڈر گئے۔ پس موسیٰ نے اپنے دل مین ایک خوف پایا اور خدا کیجانب سے اونکو ندا آئی کہ نہ ڈرو تم بلند تر ہو اور ان سب پر غالب ہوگے۔ اس عصا کو جو اپنے دست راست مین لئے ہو پھینک دو کہ ان چیزون کو جو ساحرون نے درست کین ہین اوٹھا لے اور کھا جائے اسلئے کہ انکی درست کی ہوئی چیزین جادو کی ہین اور تمہارا فعل خداوند عالم کا معجزہ ہے۔ جب موسیٰ نے اپنا عصا پھینک دیا وہ قلعی کے مانند پہلے زمین پر پانی ہوگیا اور پھر ایک اژدہائے عظیم ہوکر زمین سے سر بلند کیا اور اپنا منہ کھولکر اوپر کا ہونٹ بالائے قصر فرعون اور نیچے کا لب زیر قصر فرعون رکھا۔ بعد اسکے اوسطرف سے پھرا اور ساحرون کے تمام عصا اور ریسمانون کو نگل گیا اوسکی ہیبت و دہشت سے سب لوگ بھاگے اور اوس بھاگنے مین دس ہزار زن و مرد و اطفال پامال ہوگئے پھر وہ اژدہا فرعون و ہامان کے قصر کیطرف متوجہ ہوا اوسکے خوف و دہشت سے فرعون و ہامان کی ازارین نجس ہوگئین اور اونکے سر و ریش کے بال سفید ہوگئے۔ حضرت موسیٰ بھی سب لوگون کے ہمراہ بھاگے حق تعالےٰ نے اونکو ندا دی کہ اپنا عصا اوٹھالو اور کچھ خوف نکرو ہم اوسکو حالت اول پر پھیر دینگے موسیٰ نے اپنا ہاتھ

اپنی عصا میں لپیٹ کر اژدہے کے منہ میں رکھا ناگاہ وہی عصا ہوگیا جیسا کہ پیشتر تھا۔ ساحروں نے جب
یہ معجزہ واضحہ دیکھا اون سبھوں نے سجدہ کیا اور کہا ہم خدائے موسیٰ و ہارون پر ایمان لائے۔ پس
فرعون نے اونپر غضب کیا اور کہا آیا تم میرے اجازت دینے سے پہلے موسیٰ پر ایمان لائے ہو بدرستیکہ موسیٰ تم
سب کا بزرگ ہے جسنے تمکو جادو سکھایا ہے اور تمکو بہت جلد معلوم ہوگا کہ میں تمھارے ساتھ کیا کرونگا
میں تمھارے دست و پا کو ایک دوسرے کے خلاف قطع کرونگا اور درختان خرما پر تمکو سولی میں لٹکادونگا
ساحروں نے کہا تیرے کاموں سے کوئی ضرر ہمکو نہیں پہونچ سکتا بدرستیکہ ہم اپنے پروردگار کی طرف
بازگشت کرینگے اور امیدوار ہیں کہ خدا ہمارے گناہ بخشدے اسلیے کہ ہم وہ گروہ ہیں جو سب سے پہلے اوسکے
پیغمبر پر ایمان لائے ہیں۔ فرعون نے اوس گروہ کو جو حضرت موسیٰ پر ایمان لائے تھے زندان میں بھیجا
اور وہ سب وہیں رہے یہانتک کہ حق تعالے نے ٹڈی اور جوں اور مینڈک اور خون کے طوفان کو
فرعون و اصحاب فرعون پر مسلط کیا اوسوقت فرعون نے اونکو زندان سے رہائی دی۔ بعد اسکے
حق تعالے نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ وقت شب میرے بندوں کو اپنے ہمراہ لیکر مصر سے باہر
نکلو فرعون اور اوسکے اہل لشکر تمھارے تعاقب کیواسطے آئینگے۔ موسیٰ بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر دریاے نیل
کے کنارے آئے اور دریا سے عبور کرنا چاہا جب فرعون کو اس حال کی خبر ہوئی اپنا لشکر جمع کیا۔ پھر
چھ لاکھ آدمیوں کو مقدمۃ الجیش مقرر کرکے پیشتر روانہ کیا اور خود دس لاکھ فوج کے ساتھ سوار ہوکر روانہ
ہوا جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے۔ جسنے باغوں اور چشموں اور خزانوں اور مکانات عمدہ و بہتر سے اونکو
خارج کیا اور وہ سب چیزیں بنی اسرائیل کو میراث دی۔ پس طلوع آفتاب کے وقت اونکے عقب پہونچے جب
حضرت موسیٰ دریا کے کنارے پہونچے اور فرعون اونکے نزدیک آگیا اصحاب موسیٰ نے کہا یہ لوگ ہم تک
پہونچتے ہیں۔ موسیٰ نے کہا یہ ہم پر قدرت نہ پائینگے اور میرا پروردگار میرے ہمراہ ہے اور اونکے شر سے ہمکو
نجات دیگا۔ پھر موسیٰ نے دریا سے کہا شگافتہ ہوجا دریا نے جواب دیا اے موسیٰ تکبر کرتے ہو اور مجھے حکم
دیتے ہو کہ تمھارے لئے شگافتہ ہوجاؤں حالانکہ میں نے کبھی ایک چشم زدن خدا کی معصیت نہیں کی اور
تمھارے درمیان وہ لوگ ہیں جنسے بکثرت خدا کے گناہ صادر ہوئے ہیں۔ موسیٰ نے کہا اے دریا خدا
کی نافرمانی سے خوف کر اور تجھکو معلوم ہے کہ نافرمانی کے سبب حضرت آدم بہشت سے خارج ہوئے اور
شیطان بھی خدا کی معصیت کی وجہ سے ملعون ہوا۔ دریا نے کہا میرا پروردگار بزرگ اور اوسکا حکم مطاع
یعنے اطاعت و فرمانبرداری کیا ہوا ہے اور کسی کو سزاوار نہیں کہ اوسکی نافرمانی کرے اگر وہ حکم دیتا ہے
میں اطاعت کرونگا۔ اوسوقت یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور کہا اے پیغمبر خدا حق تعالیٰ نے

تمکو کیا حکم دیا ہے۔ فرمایا اس دریا سے عبور کرنے کا حکم مجھے دیا ہے۔ یوشع نے یہ سُنکر بہ یقین کامل اپنا گھوڑا ابڑھا کر زمین کے مانند دریا کو طے کیا اور گھوڑے کے سُم بھی تر نہوے۔ مگر یہ حال دیکھنے کے بعد بھی بنی اسرائیل نے دریا مین جانے سے انکار کیا۔ خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اپنا عصا دریا پر مارو جب عصا دریا پر مارا دریا شگافتہ ہوگیا اور اوسمین بارہ راستے ظاہر ہوے اور اون راستون کے درمیان دریا کا پانی ایک کوہ عظیم کے مانند استادہ تھا پھر آفتاب کا عکس تیز دریا پر پڑا اور وہ زمین خشک ہوگئی۔ بنی اسرائیل بارہ گروہ تھے ہر ایک گروہ ایک راستے سے روانہ ہوا دریا کا پانی اونکے بالاے سر پہاڑون کے مانند استادہ تھا جس گروہ کے لوگ حضرت موسیٰ کے ہمراہ تھے اونھون نے بیتابی اور بیقراری شروع کی اور حضرت موسیٰ سے کہا ہمارے تمام اسباط یعنی دوسرے گروہ کیا ہوگئے موسیٰ نے فرمایا وہ بھی تمھاری طرح دریا مین راہ طے کر رہے ہین۔ اوس گروہ نے حضرت موسیٰ کی تصدیق کی اوسوقت خدا نے دریا کو حکم دیا وہ مشبک ہوگیا اور بہت سے روشندان پانی مین ظاہر ہوے بنی اسرائیل ایک دوسرے کو دیکھتے اور باہم باتین کرتے تھے۔ جب فرعون اپنے لشکر کے ساتھ دریا کے کنارے آیا اور یہ معجزہ عظیمہ مشاہدہ کیا اپنے اصحاب سے کہا اس دریا کو مین نے تمھارے لیے شگافتہ کیا ہے تم بھی عبور کرو مگر کوئی شخص دریا مین داخل ہونے کی جرأت نکرتا تھا اور اونکے گھوڑے بھی دریا کی ہول و دہشت سے بھاگتے تھے۔ جب فرعون اپنا گھوڑا بڑھا کر دریا کے کنارے آیا اوسکے منجم نے دریا مین داخل ہونے سے اوسکو منع کیا فرعون نے نہ مانا اور اپنے گھوڑے کو تازیانہ مارا کہ دریا مین داخل ہو لیکن گھوڑا آگے نہ بڑھا۔ وہ سب اسپان نر پر سوار تھے جبرئیل ایک اسپ مادہ پر سوار ہوکر آئے اور اسپ فرعون کے روبرو ہوکر دریا مین داخل ہوے۔ فرعون کا گھوڑا بھی اوس مادیان کے پیچھے دریا مین داخل ہوا اور اوسکے پیچھے اوسکا تمام لشکر بھی چلا۔ اصحاب موسیٰ مین جو لوگ سبکے پیچھے تھے جب وہ دریا سے نکلے لشکر فرعون کے وہ لوگ جو سبکے پیچھے تھے دریا مین داخل ہوے۔ فرعون کے تمام اصحاب جب دریا مین پہونچ گئے اوسوقت حق تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا کہ دریا کا پانی برابر کردے۔ وہ پانی کے پہاڑ سب ایکبار اونپر گرے۔ فرعون نے اوسوقت کہا مین ایمان لایا کہ کوئی خدا اوس خدا کے سوا نہین ہے جسپر بنی اسرائیل ایمان لائے ہین اور مین مسلمانون سے ہون۔ جبرئیل نے ایک مٹھی کیچڑ لیکر اوسکے منھ پر ماری اور کہا اسوقت کہ عذاب خدا تجھپر نازل ہوا تو ایمان لاتا ہے اور پیشتر زمین پر فساد کرنے والون کے گروہ سے تھا۔ مؤلف فرماتے ہین۔ حضرت موسیٰ جو ساحرون کے سحر سے خائف ہوے تھے اسکے بارہ مین اختلاف ہے۔ بعضون نے کہا ہے کہ آنحضرت کو یہ خوف ہوا کہ مبادا معجزہ و جادو مین لوگون کو

اشتباہ واقع ہو اور تصور کریں کہ موسٰیؑ کے کام بھی جادوگروں کے کاموں کے مانند ہیں۔ اور اس مضمون کے مطابق ایک روایت بھی حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہوئی ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ آنحضرت کا خوف مقتضائے بشریت تھا اور یہ اونکے یقین ورتبۂ پیغمبری کے منافی نہیں بعضوں کا قول ہے کہ موسٰیؑ بہت دیر کے بعد عصا پھینکنے کے لئے خدا کیطرف سے مامور ہوے اور اونکو یہ خوف پیدا ہوا کہ مبادا عصا پھینکنے سے پہلے لوگ متفرق ہوجائیں اور تصور کریں کہ ساحر حق پر تھے۔ مگر پہلی وجہ ظاہر تر ہے اور جاننا چاہیے کہ اس بارہ میں بھی اختلاف ہے کہ آیا فرعون نے اون ساحروں کو جو ایمان لائے تھے قتل کیا یا نہیں۔ مشہور یہ ہے کہ اونکو دار پر کھینچا اور اونکے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے۔ صبح کو وہ سب ساحر وکافر تھے اور شام کو شہیدوں میں داخل ہوے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ اونکو قید کیا اور جب متواتر اوسپر عذاب نازل ہوئے تمام بنی اسرائیل کے ہمراہ اونکو بھی رہا کیا۔ ساحروں نے فرعون سے جو گفتگو کی تھی خدا نے اوسکا ذکر قرآن میں فرمایا ہے۔ ساحروں نے کہا تو ہمپر اسکے سوا اور کیا طعن کرسکتا ہے کہ جب ہمنے اپنے پروردگار کے آیات مشاہدہ کیں اوسپر ایمان لائے خداوندا فرعون کی سیاستوں پر ہمارے لئے صبر نازل کر اور ہمکو مسلمان دنیا سے اوٹھا۔ اور دوسرے مقام میں فرمایا ہے۔ فرعون نے اونسے کہا کہ موسٰے تمہارا بزرگ ہے جسنے تمکو جادو سکھایا ہے تمہارے دست وپا قطع کرونگا اور تمکو درختان خرما پر سولی دونگا اور تمکو معلوم ہوگا کہ میرا عذاب سخت ہے یا خدائے موسٰیؑ کا۔ پس اون ساحروں نے کہا معجزات ظاہرہ کے ظاہر ہونے کے سبب ہم تجھے اوس خدا پر اختیار نہیں کرتے جسنے ہمکو پیدا کیا ہے تو جو حکم چاہتا ہے جاری کر اسلئے کہ تیرا حکم زندگانی دنیا میں ہے بدرستیکہ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو اور اس فعل کو جو تو نے ہمکو جادو کرنے کے لئے مجبور کیا تھا عفو کرے۔ اور خدا ہمارے لئے تجھسے بہتر اور باقی تر ہے۔ اور علی بن ابراہیم نے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے جسکا ترجمہ یہ ہے۔ فرعون نے کہا اے اشراف قوم میں تمہارے لئے اپنے سوا اور کسی خدا کو نہیں جانتا۔ پس اے ہامان میرے لئے مٹی پر آگ روشن کر اور خشت بنا پھر میرے لئے ایک قصر عالی تیار کر شاید خدائے موسٰیؑ سے مطلع ہوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ دروغ کہنے والوں سے ہے۔ روایت کی ہے کہ ہامان نے فرعون کے لئے ایک قصر بنایا اور اوسکو اسقدر بلند کیا کہ ہوا کے تیز وتند چلنے کے سبب کوئی اوسپر کھڑا نہو سکتا تھا۔ بعد اسکے فرعون سے کہا اب اس سے زیادہ بلند نہیں ہوسکتا۔ حق تعالیٰ نے ہوا کو اوسپر موکل کیا جسنے اوسکو گرادیا۔ پھر فرعون نے ایک صندوق بنوایا اور کرگس کے چار بچوں کو لیکر اونکو پالا جب وہ بڑے ہوگئے اوس صندوق کے چاروں طرف ایک ایک لکڑی نصب کی اور اون لکڑیوں پر گوشت لٹکایا

پھر گرسون کو بھوکا رکھکر ہر ایک گرس کو ایک چوب سے باندھ دیا ابتدائے فرعون و ہامان اوس صندوق
مین بیٹھے - وہ چارون گرس گوشت کی خواہش مین اوڑی اور آسمان کیطرف بلند ہوے اور تمام روز
پرواز کرتے رہے - فرعون نے ہامان سے کہا آسمان کیطرف نظر کر اور دیکھ کہ ہم آسمان کے قریب پہونچے
ہین یا نہین - ہامان نے دیکھا اور کہا مین آسمان کو اوسیقدر بلند دیکھتا ہون جسقدر کہ زمین سے دیکھتا تھا
کہا زمین کیطرف نظر کر - ہامان نے کہا اب زمین نظر نہین آتی مگر دریا اور پانی دیکھتا ہون - وہ گرس
غروب آفتاب تک پرواز کرتے رہے جب آفتاب غروب ہوا دریا بھی اونکو نظر نہ آئے اور آسمان کو حالت
اول پر پایا جب رات ہوئی ہامان نے آسمان کیطرف نظر کی فرعون نے پوچھا کیا ہم آسمان تک پہونچے
کہا ستارون کو اوسیطرح دیکھتا ہون جیسا کہ زمین سے دیکھتا تھا اور زمین کی جانب ظلمت کے
سوا اور کوئی چیز نظر نہین آتی - ناگاہ صندوق کے پایون کو ہوا نے جنبش دی اور وہ صندوق سرنگون
ہوکر نیچے اوترنا شروع ہوا یہانتک کہ زمین پر پہونچا مگر فرعون کی گمراہی و سرکشی پہلے سے بھی زیادہ
ہو گئی - علی بن ابراہیم اور شیخ طبرسی اور قطب راوندی رح نے حضرت امام محمد باقرؑ و حضرت صادقؑ سے
روایت کی ہے اور تمام مفسران خاصہ و عامہ نے بھی بیان کیا ہے کہ جب معجزۂ عصا ظاہر ہوا تمام ساحر حضرت
موسیٰ پر ایمان لائے اور فرعون مغلوب ہوا مگر ایمان نہ لایا اور وہ اور اوسکی قوم کے تمام لوگ کافر رہے -
اور ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اوس روز چھ لاکھ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ پر ایمان لائے اور اونکی
پیروی اختیار کی مگر ہامان نے فرعون سے کہا کہ جو لوگ حضرت موسیٰ پر ایمان لائے ہین تلاش کر لیں
اونمین سے جو کوئی ملے اوسکو قید رکھ جب فرعون نے بنی اسرائیل کو قید کیا اوسوقت متواتر نشانیان
فرعون و اصحاب فرعون پر ظاہر ہوئین اور خدا نے اونکو قحط و قلت میوہ مین مبتلا کیا - اور مطابق
روایت قطب راوندی کے جب فرعون اور اوسکی قوم نے ارادہ کیا کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ مکر و حیلہ
کرین اور اونکو ضرر پہونچائین فرعون نے پہلے جو مکر و حیلہ کیا وہ یہ تھا کہ ہامان کو حکم دیا کہ ایک قصر
رفیع تیار کرے اور اس سے فرعون کی غرض یہ تھی کہ خلائق پر ظاہر کرے کہ مین بالائے آسمان جا کر
خدائے موسیٰ سے جنگ کرنا چاہتا ہون پھر ہامان کو اوس قصر کے تیار کرنے کی تاکید کی - ہامان نے
پچاس ہزار معمار اون لوگون کے سوا جمع کیے جو کہ اینٹین بناتے اور چوب تراشتے اور دروازے تیار
کرتے اور میخہائے آہن بناتے تھے - وہ قصر اسقدر بلند تیار ہوا کہ ابتدائے دنیا سے اوسوقت تک
کوئی عمارت اوسقدر بلند نہین بنی تھی - اوس قصر کی نیو بغرض استحکام ایک کوہ پر قائم کی گئی تھی پس
بحکم حق تعالےٰ اوس کوہ کو زلزلہ آیا اور وہ عمارت تمام معمارون اور کاریگرون اور اون لوگون پر جو

اوسوقت موجود تھے گر پڑی اور وہ سب ہلاک ہوے - اوسوقت فرعون نے موسیٰ سے کہا تم کہتے ہو کہ ہمارا
پروردگار عادل ہی اور ظلم نہین کرتا کیا عدالت یہی ہی کہ اسقدر مخلوقات کو ہلاک کیا اب تم اپنے لشکر کے
ساتھ میرے شہر سے نکل جاؤ اور اپنے پروردگار کی رسالت انھین کو پہونچایا کرو - حق تعالیٰ نے اونپر
وحی نازل فرمائی کہ اوسکے شہر سے نکل جاؤ اور اوسکو اوسکے حال پر چھوڑ دو وہ چاہتا ہی تمھارے لیے لشکر جمع
کرکے تمسے جنگ کرے تم ایک مدت اپنے اور اوسکے درمیان مقرر کرو - اور اپنے لشکر کو بھی اپنے ہمراہ لیجاؤ تاکہ
تمھاری امان مین امین و بیخوف رہین اور اونکے لیے عمارات و مکانات ایک دوسرے کے سامنے یا قبلہ رو
تیار کرو - اور دوسری روایت معتبر مین وارد ہوا ہی کہ ہر شخص اپنے گھر مین نماز پڑھے - موسیٰ نے اپنے
اور فرعون کے درمیان چالیس روز کی مدت قرار دی - پھر حق تعالیٰ نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ فرعون
تمھارے لیے لشکر جمع کرتا ہی مگر تم خوف نکرو مین اوسکا ضرر تمسے دفع کرونگا - موسیٰ اوسکی مجلس سے باہر
آئے اور اونکا عصا اوسیطرح بصورت اژدہاے عظیم اونکے پیچھے جارہا تھا اور فریاد کرتا اور اونکے گرد
پھرتا تھا - اہل شہر یہ حال دیکھکر تعجب کرتے اور ترسان و ہراسان ہر طرف بھاگتے تھے یہانتک کہ موسیٰ
اپنے لشکر مین پہونچے اور اپنا عصا اوٹھالیا وہ پھر بصورت اول ہوگیا بعد اسکے اپنی قوم کو جمع کرکے
ایک مسجد بنائی - جب مدت تمام ہوئی یعنی چالیس دن گذر گئے خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ
اپنا عصا دریاے نیل پر مارو - موسیٰ نے دریا پر عصا مارا اور وہ تمام دریا خون ہوگیا - روایت علی بن
ابراہیم مین وارد ہوا ہی کہ جسوقت بنی اسرائیل حضرت موسیٰ پر ایمان لائے اشراف قوم فرعون نے
فرعون سے کہا کیا تو موسیٰ اور اونکی قوم کو اونکے اختیار پر چھوڑ دیگا کہ زمین پر فساد برپا کرین اور
تجھے اور تیرے معبودون کو چھوڑ دین - امام علیہ السلام نے فرمایا فرعون پہلے بت پرست تھا اور آخر
مین اوسنے خدائی کا دعوی کیا - فرعون نے کہا بہت جلد اونکے فرزندون کو قتل اور انکی عورتون کو اسیر
کرونگا اور ہم اونپر مسلط و غالب ہین - بعد اسکے فرعون نے بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ پر ایمان لانے کے
سبب قید کیا اوسوقت بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ آپکے آنے کے پیشتر بھی فرزندون کے
قتل کرنے سے ہمکو آزار و تکلیف پہونچاتے تھے اور اب آپ کے آنے کے بعد بھی ہمکو تکلیف و ایذا دیتے ہین
اور قید کرتے ہین - موسیٰ نے فرمایا اب وہ زمانہ قریب آیا ہی کہ تمھارا پروردگار تمھارے دشمن کو ہلاک
کرے اور اونکے عوض زمین پر تمکو خلیفہ و جانشین قرار دے اور اوسوقت معلوم ہوگا کہ تم کسطرح خدا کا
شکر ادا کرتے ہو - حق تعالیٰ نے قوم فرعون کو قحط اور ہر طرح کی بلاؤن مین مبتلا کیا جب کوئی نعمت اونکو حاصل
ہوتی کہتے تھے کہ یہ ہماری برکت سے ہے اور جب کوئی بلا اونپر نازل ہوتی کہتے تھے کہ یہ موسیٰ اور اونکی

قوم کی نحوست کے سبب ہی۔ ہرچند وہ لوگ قحط اور قلت میوہ اور ہر طرح کی بلاؤن مین مبتلا ہوئے مگر
بنی اسرائیل کو آزار پہونچانا ترک نکیا حضرت موسیٰ فرعون کے پاس آئے اور کہا بنی اسرائیل کو تکلیف
و آزار پہونچانا ترک کر اور اونسے کچھ کام نہ رکھ۔ فرعون نے قبول نہ کیا اوسوقت حضرت موسیٰ نے اوسپر
نفرین کی اور خدا نے طوفان آب اونکی طرف بھیجا اور قبطیون کے تمام مکانات و عمارات خراب و منہدم ہوگئی
اون لوگون نے اپنے رہنے کے لیے دشت و صحرا مین خیمے نصب کر لیے کہ اونکے گھرون مین پانی بھر گیا تھا مگر
بنی اسرائیل کے گھرون مین پانی کا ایک قطرہ داخل نہین ہوا اور قوم فرعون کی زمینون پر اسقدر پانی
بھرا تھا کہ ممکن نہ تھا زراعت کر سکین۔ پھر موسیٰ سے کہا اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ یہ طوفان ہمسے
دفع کرے ہم تمپر ایمان لائینگے اور بنی اسرائیل کو تمھارے ہمراہ روانہ کرینگے۔ موسیٰ نے دعا کی اور وہ
طوفان اونسے دفع ہوا مگر وہ لوگ ایمان نہ لائے بلکہ ہامان نے فرعون سے کہا اگر تو بنی اسرائیل کو رہا
کریگا موسیٰ تجھپر غالب آئینگے اور تیری بادشاہی زائل ہو جائیگی اسلیئے فرعون نے بنی اسرائیل کو رہا نکیا
حق تعالےٰ نے اس سال اونکو گیہون فراوان اور حاصل و میوہ بے پایان عطا فرمائے اون لوگون نے
کہا یہ طوفان ہمارے لیئے نعمت و فراوانی کا باعث تھا اسوجہ سے اونکی طغیانی و سرکشی اور زیادہ ہوئی
بعد اسکے بروایت علی بن ابراہیم دوسرے سال اور بروایت دیگران دوسرے مہینے حق تعالیٰ نے حضرت
موسیٰ پر وحی نازل کی کہ اپنے عصا سے مشرق و مغرب کیطرف اشارہ کرو جب ایسا کیا دونون جانب سے
فوج ملخ ابر سیاہ کی مانند اونکی طرف متوجہ ہوئی اور اونکی تمام زراعت و میوہ و درخت کھا گئی بعد اسکے اونکے
لباس اور کپڑے اور دروازے اور جالیان اور چوب و میخ آہن سبکو کھا لیا پھر وہ ملخ اونکے بدن سے لپٹ گئین
اور اونکے سر اور داڑھی کے بال بھی کھا گئین۔ مگر بنی اسرائیل کے گھرون مین ایک ملخ بھی داخل نہوئی
اور اونکے اموال کو کسیطرح کا ضرر نہ پہونچا۔ فرعون کی قوم کے لوگ فرعون کے پاس جمع ہوئے اور
فریاد و استغاثہ شروع کیا اوسوقت فرعون نے حضرت موسیٰ پاس پیام بھیجا کہ اس بلا کو ہمسے دفع کرو
ہم تمپر ایمان لائینگے اور بنی اسرائیل کو قید سے رہا کرینگے حضرت موسیٰ صحرا مین تشریف لیگئے اور اپنے عصا
سے مغرب و مشرق کیطرف اشارہ کیا وہ فوج ملخ اوسیوقت جس راہ سے آئی تھی پھر گئی اور ایک ملخ بھی
وہان باقی نہ رہی۔ مگر ہامان نے پھر فرعون کو بنی اسرائیل کے رہا کرنے سے باز رکھا۔ بعد اسکے بروایت علی
بن ابراہیم تیسرے سال اور بروایت دیگران تیسرے مہینے حق تعالیٰ نے جُون کو اونپر مسلط کیا۔ بعض کہتے
ہین پسو تھی اور بعضون کا قول ہی کہ ملخ کو جو بچے تھی جنکے پر نہ تھے وہ اونکی زراعتون پر مسلط ہوئی اور
تمام و کمال زراعت کھا گئی۔ اور بعضی روایتون مین ایسا وارد ہوا ہی کہ موسیٰ بحکم حق تعالےٰ فرعون کے

کسی شہر مین جسکا عین الشمس نام تھا ایک سفید ٹیلہ پر گئے اور اپنا عصا زمین پر مارا بحکم خدا وہان سے
اسقدر رکیپو باہر نکلے کہ قوم فرعون کے تمام ظروف و لباس اونسے بھر گئے پھر اونکے کھانے مین داخل ہوئے
تا اینکہ جس کھانے کو کھانا چاہتے تھے اوسمین انکو مخلوط رہتے تھے اور اونکے بدن بھی مجروح ہو گئے تھے اور
دوسری روایت کے مطابق ایک قسم کا کیڑا تھا جو اونکے تمام اقسام غلہ مین پیدا ہوتا اور غلہ کو فاسد
کر دیتا تھا اون کیڑون نے اسقدر اونکا غلہ خراب کر دیا تھا کہ اگر کوئی شخص دس جریب گیہون چکی مین
پیسوا تا تین قفیز بھی آٹا تیار نہوتا۔ پھر تقدیر ایزدی سے کوئی بلا اس سے زیادہ سخت نہتھی اسلیئے کہ اون کیڑون
نے اونکے سر اور داڑھی اور ابرو اور پلکون کے بال کھا لیئے تھے اور اونکا بدن چیچک والے کے بدن کیطرح
مجروح کر دیا تھا اور خواب و آرام اونپر حرام ہوگیا تھا مگر بنی اسرائیل کو ان کیڑون سے کوئی ضرر نہ پہونچا۔
فرعون کی قوم کے لوگ فرعون پاس جمع ہوئے اور فریاد و استغاثہ شروع کیا۔ پھر فرعون نے حضرت
موسیٰؑ سے استدعا کی کہ اگر یہ بلا ہمسے دفع کرو ہم بنی اسرائیل کو رہا کرتے ہین حضرت موسیٰؑ نے دعا کی اور
وہ بلا بھی اونسے دفع ہوئی۔ بعد اسکے ایک ہفتہ تک اونکے ہمراہ رہے مگر وہ لوگ نہ ایمان لائے اور نہ
بنی اسرائیل کو رہا کیا۔ پھر چوتھے سال یا چوتھے مہینے حضرت موسیٰؑ رود نیل کے کنارے آئے اور بحکم خدا
اپنے عصا سے دریا کیطرف اشارہ کیا ناگاہ وزغ یعنی مینڈک بیحساب و بیشمار دریائے نیل سے باہر نکل کر
قبطیون کے مکانون کیطرف متوجہ ہوئے اور اونکے کھانے پینے کی چیزون مین بھر گئے اور اونکے مکانات
مین اسقدر مینڈک بھر گئے ہوئے تھے کہ جو کپڑا کھولتے یا جس ظرف کا سرپوش اوٹھاتے اوسمین مینڈک
بھرے ہوئے نظر آتے اور اونکی دیگون مین داخل ہو کر کھانا خراب کر دیتے بلکہ ہر شخص اپنے ذقن یعنی
ٹھڈی تک مینڈکون مین رہتا تھا اور جب کوئی بات کہنے کا ارادہ کرتا اوسکے منھ مین مینڈک داخل
ہوتے اور کھانا کھانے کے وقت لقمہ سے پیشتر مینڈک منھ مین پہونچتے تا اینکہ اوس قوم نے گریہ و زاری
شروع کی اور حضرت موسیٰؑ سے نجات کے خواستگار ہوئے اور عہد و پیمان کیا کہ اگر یہ بلا دفع ہوگی او پھر
ایمان لاوینگے اور بنی اسرائیل کو رہا کرینگے۔ وہ لوگ سات روز تک اس بلا مین مبتلا تھے بعد اسکے حضرت
موسیٰؑ دریائے نیل کے کنارے گئے اور اپنے عصا سے اشارہ کیا وہ تمام مینڈک یکبارگی پھر کر دریا مین داخل
ہو گئے مگر اوس قوم نے اپنی شقاوت ترک نکی اور اپنا اقرار پورا نکیا۔ پھر پانچوین سال یا پانچوین مہینے
حضرت موسیٰؑ دریائے نیل کے کنارے آئے اور بحکم خدا پانی پر عصا مارا اوسیوقت وہ دریا قبطیون کے
لیئے خون ہوگیا جب وہ دیکھتے تھے خون نظر آتا تھا اور بنی اسرائیل آب صاف و پاک دیکھتے تھے۔ جب وہ
پانی بنی اسرائیل پیتے آب خالص رہتا اور جب فرعون کی قوم کے لوگ پیتے خون ہوجاتا۔ آخر قبطیون نے عاجز ہو کر

بنی اسرائیل سے استغاثہ کیا اور یہ خواہش کی کہ اپنے مُنھ مین پانی لیکر اونکے مُنھ مین ڈالین۔ مگر بنی اسرائیل
کے مُنھ مین جب تک وہ پانی رہتا پانی تھا اور قبطیون کے مُنھ مین پہونچتے ہی خون ہو جاتا۔ شدت عطش
سے فرعون اسقدر مضطرب و بیتاب تھا کہ پانی کے عوض درختون کے سبز پتے چوستا تھا لیکن اون پتون کا
عرق بھی اوسکے مُنھ مین جمع ہوکر خون ہو جاتا تھا۔ اور قطب راوندی کی دوسری روایت کے مطابق
آب شور ہو جاتا تھا۔ سات دن تک یہی حال رہا اور بروایت قطب راوندی چالیس روز تک یہی کیفیت
رہی کہ اونکے کھانے پینے کی سب چیزین خون ہو جاتی تھین۔ پھر اون لوگون نے حضرت موسیٰ سے
استغاثہ کیا اور وہ بلا بھی اونسے دفع ہوئی مگر اونکی طغیانی و سرکشی اور زیادہ ہو گئی۔ علی بن ابراہیم نے
حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے اسکے بعد رجز کو اونکی طرف بھیجا یعنی برف سُرخ کو جسے
پیشتر کبھی نہ دیکھا تھا اور اونکا گروہ کثیر اوسکے سبب ہلاک ہو گیا۔ پھر حضرت موسیٰ سے استغاثہ کیا اور
کہا ہم قسم کھاتے ہین کہ اگر تم خدا سے دعا کرو اور یہ رجز یعنی برف سُرخ ہمسے دفع ہو جائے ہم ضرور
تمپر ایمان لائینگے اور بنی اسرائیل کو بھی تمھارے ہمراہ کر دینگے۔ موسیٰ نے دعا کی۔ اور حق تعالےٰ نے وہ
برف بھی اونسے منقطع کر دی اور بروایت قطب راوندی اونکا کفر و طغیان اور زیادہ ہوا۔ اوسوقت
حضرت موسیٰ نے خدا کی درگاہ مین مناجات کی اور کہا خداوندا بیشک تونے فرعون اور اوسکی اشراف
قوم کو زینت اور چند اموالِ زندگی دنیا مین عطا کئے ہین۔ اور وہ لوگ اوسکے سبب خلائق کو گمراہ کرتے ہین
خداوندا اونکے اموال کو گم اور متغیر کر دے۔ حق تعالےٰ نے اونکے تمام اموال پتھر بنا دیئے یہانتک کہ
گندم و جَو اور تمام غلہ کے اقسام اور ہتیار اور لباس اور جو چیزین اونکے پاس تھین وہ سب پتھر ہو گئین
اور وہ لوگ کسی چیز سے منتفع نہو سکتے تھے۔ جب اِن نشانیون سے بھی متنبہ نہوئے خدا نے حضرت
موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ مین دختران باکرہ آل فرعون پر آج کی رات طاعون نازل کرتا ہون کہ انکی
سب عورتین اور حیوانات کی بھی تمام مادہ ہلاک ہو جائین۔ موسیٰ نے جب یہ بشارت اپنی قوم کو دی
جاسوسون نے فرعون کو بھی اس حال سے آگاہ کیا۔ فرعون نے حکم دیا کہ دختران بنی اسرائیل کو لا کر
اونمین سے ایک ایک دختر کو اپنی ایک ایک دختر کے ساتھ مقید رکھو جب رات کو اجل آئیگی تمھاری
دخترون کو دختران بنی اسرائیل سے تمیز نکر سکے گی اور اس تدبیر سے تمھاری دخترون کو نجات ملیگی اور
حق یہی ہے کہ جب تک کسی کی عقل اسقدر ضعیف نہو وہ اپنے پروردگار کے مقابلہ مین خدائی کا دعوے
نہین کرتا۔ جب رات ہوئی حق تعالےٰ نے طاعون کو اونپر نازل کیا اور اوسنے اونکی دخترون اور تمام
حیوانات مادہ کو ہلاک کر دیا صبح کے وقت دختران آل فرعون سب مردہ اور گندیدہ ہو گئین تھین اور

دختران بنی اسرائیل صحیح و سالم تھین - اوس رات کو آل فرعون کے اسّی ہزار آدمی علاوہ حیوانات کے ہلاک ہوے - فرعون اور قوم فرعون اموال دنیا اور زینت و جواہر و زیور و لباس اسقدر رکھتے تھے کہ جسکا حساب و شمار خدا کے سوا اور کوئی نہ جانتا تھا پس حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ مین آل فرعون کے اموال بنی اسرائیل کو عطا کرنا چاہتا ہون تم بنی اسرائیل سے کہو کہ اونکے زیور اور سامان زینت کو عاریت طلب کرین وہ لوگ بخوف ان بلاؤن اور عذابون کے جو اونپر نازل ہوے ہین انکار نکرینگے جب اونکے تمام اموال و اسباب کو عاریت لے چکے اوسوقت خدا نے حکم دیا کہ اے موسیٰ اب بنی اسرائیل کو مصر سے باہر لیجاؤ - اور علی بن ابراہیم نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے استغاثہ کیا کہ خدا سے دعا کرین کہ اونکو بلیۂ فرعون سے نجات دے - حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ انکو رات کے وقت مصر سے باہر لیجاؤ - موسیٰ نے عرض کی خداوندا دریا انکے آگے ہے اوس سے کیونکر عبور کرین - فرمایا مین دریا کو حکم دونگا کہ تمھاری اطاعت کرے اور تمھارے لیے شگافتہ ہوجائے موسیٰ خدا کے حکم کے مطابق وقت شب بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر ساحل دریا کیطرف روانہ ہوے - جب فرعون کو یہ حال معلوم ہوا اپنے لشکر کو جمع کرکے اونکا تعاقب کیا - جب حضرت موسیٰ دریا کے کنارے پہونچے دریا سے فرمایا کہ میرے لیے شگافتہ ہوجا - دریا نے کہا بغیر حکم خدا مین شگافتہ نہین ہوتا - اسی اثنا مین لشکر فرعون کا طلیعہ ظاہر ہوا - بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تمنے ہمکو فریب دیکر ہلاک کیا اگر ہمکو ہمارے حال پر چھوڑ دیتے اور آل فرعون ہمکو اپنا غلام بناتے اس سے بہتر تھا کہ اب اونکے ہاتھ سے قتل ہون موسیٰ نے جواب دیا ایسا ہوگا بدرستیکہ میرا پروردگار میرے ہمراہ ہے اور مجھکو راہ نجات کی ہدایت کریگا - حضرت موسیٰ کو اپنی قوم کی یہ سخاوت بہت ناگوار گذری اور وہ لوگ مکرر کہہ رہے تھے کہ اے موسیٰ تمنے ہمسے وعدہ کیا تھا کہ دریا ہمارے لیے شگافتہ ہوگا دیکھو فرعون اور اوسکے اہل لشکر ہمارے قریب پہونچ گئے - اسوقت موسیٰ نے دعا کی اور خدا نے وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ اپنا عصا دریا پر مارو جب عصا دریا پر مارا وہ شگافتہ ہوگیا اور موسیٰ اپنی قوم کے ہمراہ دریا مین داخل ہوئے - بعد اسکے آل فرعون بھی دریا کے کنارے پہونچے اور دریا کا یہ حال دیکھکر فرعون سے کہا آیا تو اس حال سے تعجب نہین کرتا جو دیکھ رہا ہے - کہا مین نے یہ کام کیا ہے اور دریا میرے حکم سے شگافتہ ہوا ہے تم بھی دریا مین داخل ہو اور انکا تعاقب کرو - جبکہ فرعون اور اوسکے تمام ہمراہی داخل ہوے اور دریا کے درمیان پہونچے خدا نے دریا کو حکم دیا اور اوسنے انکو گھیر لیا اور سبکو غرق کردیا جب فرعون غرق ہونے لگا کہا مین ایمان لاتا ہون کہ کوئی خدا اوس خدا کے سوا نہین جسپر بنی اسرائیل ایمان لائے ہین اور مین مسلمانون سے ہون حق تعالیٰ نے

فرمایا تو اسوقت ایمان لاتا ہے اور پیشتر عاصی تھا اور اوس گروہ سے تھا جو زمین پر فساد برپا کرتے ہیں
پس آج تیرے بدن کو نجات دیتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قوم فرعون کے تمام لوگ دریا مین غرق ہوگئے
اور کوئی شخص پھر نظر نہ آیا بلکہ دریا سے جہنم کیطرف چلے گئے مگر فرعون کی لاش کو خدا نے ساحل دریا پر
پھینک دیا کہ لوگ اوسکو دیکھیں اور پہچانلیں اور یہ امر اون لوگون کے لئے ایک نشانی وعبرت قرار
پائے جو اوسکے بعد باقی رہے ہیں اور اوسکے ہلاک ہونے مین پھر کوئی شخص شک نکرے چونکہ لوگ اوسکو
اپنا پروردگار جانتے تھے اسلئے حق تعالےٰ نے اوسکے جسم نجس گندیدہ مردار کو ساحل پر پھینک کر اونکو دکھلایا
کہ خلائق کے لئے عبرت وموعظہ ہو۔ منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ خدا نے فرعون
کو غرق کیا اونکو یقین نہ آیا اور کہا اوسکی ایسی خلقت نہ تھی جو ہلاک ہو۔ حق تعالےٰ نے دریا کو حکم دیا کہ
فرعون کا لاشہ ساحل پر پھینک دے تاکہ یہ لوگ اوسکو مردہ دیکھیں۔ اور حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے
منقول ہے کہ جبرئیلؑ جب حضرت رسولخداؐ کے پاس آتے محزون وغمگین رہتے اور جس دن سے کہ فرعون
غرق ہوا تھا اونکا یہی حال تھا۔ جب حق تعالیٰ نے اونکو حکم دیا کہ بیان قصۂ فرعون مین یہ آیت آنحضرتؐ
کے پاس لائین۔ آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ جبرئیلؑ شاد وخندان
نازل ہوئے حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے پوچھا اے جبرئیلؑ تم جسوقت میرے پاس آتے تھے مین حزن وغم
اندوہ کے آثار تمسے مشاہدہ کرتا تھا مگر آج تمکو مسرور وشاد دیکھتا ہون۔ کہا اے محمدؐ جب خدا نے فرعون
کو غرق کیا اوسنے کہا مین اوس خدا پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں ایمان لاتا ہون۔ اوسوقت مین نے ایک مٹھی دریا کی
کیچڑ اوٹھاکر اوسکے منھ پر ماری اور کہا۔ آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ
چونکہ بغیر حکم خدا یہ کلام میری زبان پر جاری ہوا تھا اسلئے ڈرتا تھا کہ مبادا رحمت الٰہی اوسپر نازل ہو
اور اس فعل کے عوض جو مین نے اوسکی نسبت کیا تھا مجھکو معذب کرے۔ مگر اسوقت خدا نے مجھکو حکم
دیا کہ اب پھر وہی آیت نازل کرون جو مین نے فرعون سے کہا تھا اسوجہ سے میرا خوف زائل ہوا اور یقین
آیا کہ خداوند عالم میرے قول سے راضی تھا۔ اور حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جب فرعون نے موسیٰؑ کا
تعاقب کیا اور دریا کیطرف روانہ ہوا چھ لاکھ آدمی اوسکے مقدمۃ الجیش تھے اور اوسکے ساقۂ لشکر مین
دس لاکھ آدمی تھے۔ جب دریا کے کنارے پہونچے فرعون کا گھوڑا بھاگا اور دریا مین داخل نہوا اوسوقت
جبرئیلؑ ایک مادیان پر سوار ہوکر اوسکے روبرو سے گذرے اور دریا مین داخل ہوئے فرعون کا گھوڑا
بھی اوس مادیان کے پیچھے دریا مین چلا اور اوسکے پیچھے تمام لشکر کے لوگ دریا مین داخل ہوئے۔ آور
بسند موثق صحیح حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا تھا کہ جب

ماہ طلوع کرے بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہون اور حضرت یوسفؑ کا جسد بھی مصر سے باہر لیجائین
تاکہ فرعون پر عذاب نازل ہو۔ اوس رات کو طلوع ماہ مین وقت معین سے تاخیر واقع ہوئی حضرت
موسیٰ نے تصور کیا کہ یہ تاخیر اسلیئے واقع ہوئی حضرت یوسفؑ کا جسد مبارک ابھی تک نہین نکالا گیا ہے۔
بنی اسرائیل سے پوچھا تم مین کوئی جانتا ہے کہ حضرت یوسفؑ کہان دفن ہین۔ اونھون نے کہا ایک بڑھیا اس
مقام سے آگاہ ہے۔ اوسکو بلایا وہ ضعیفہ اندھی اور زمین گیر یعنے اپاہج ہو گئی تھی۔ موسیٰ نے اوس سے پوچھا
تو یوسفؑ کی قبر کو جانتی ہے کہان ہے۔ اوسنے کہا ہان۔ فرمایا ہمکو اوسکا نشان بتا۔ کہا اوسکا نشان
نہ بتاونگی مگر اس شرط پر کہ چار چیزین مجھے عطا کرو۔ فرمایا وہ کیا ہین۔ کہا۔ میرے پاؤن کو قوت رفتار
حاصل ہو۔ پھر از سر نو جوان ہو جاؤن۔ میری آنکھین روشن ہو جائین۔ بہشت مین مجھکو اپنے ہمراہ
لیجاؤ۔ اور دوسری روایت کے مطابق مجھے بہشت مین اپنے منزل و مقام مین ساکن کرو۔ موسیٰ پر اوسکے
یہ سوال دشوار و ناگوار گذرے حق تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ جو کچھ اوسنے طلب کیا ہے وہ
اوسکو عطا کر دو اور جو چیز تم اوسکو عطا کروگے مین قبول کرونگا۔ جب حضرت موسیٰ نے دعا کی اور اوسکی
حاجتین بر آئین اوسوقت اوسنے حضرت یوسفؑ کی قبر کا نشان بتایا اور وہ قبر دریاے نیل کے کنارے تھی
حضرت یوسفؑ کا جسد مبارک ایک صندوق مین زیر زمین دفن تھا جب اوسکو نکالا فوراً ماہ طالع ہوا جو
اوسکو اپنے ہمراہ لیگئے اور ملک شام مین دفن کیا اور اسی لئے اہل کتاب اپنے مُردون کو شام مین لیجاکر دفن
کرتے ہین۔ اور بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب موسیٰ نے اوس بڑھیا کو طلب کیا اور کہا
مجھے یوسفؑ کی قبر کا نشان بتا اسکے عوض تجھے بہشت عطا ہوگا اوس نے کہا خدا کی قسم کھاتی ہون کہ
اوسکا نشان نہ بتاونگی جب تک یہ شرط نہ کروگے کہ مین جو خواہش کرون اوسکو قبول کرو۔ خدا نے حضرت
موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ کیون اسکو اختیار نہین دیتے اور یہ امر کیون تپر عظیم و دشوار ہے۔ موسیٰ نے
اوس سے کہا جو کچھ تجھے منظور ہو طلب کر مین قبول کرونگا۔ کہا میری یہ خواہش ہے کہ بہشت مین تم
جس منزل و مقام مین رہو وہان مین بھی تمھارے ہمراہ رہون۔ دوسری حدیث مین منقول ہے کہ فرعون نے
حضرت موسیٰ اور اونکی قوم کے دفع کرنے مین جو حیلے کیے اونمین سے ایک یہ بھی تھا کہ کھانون مین زہر ملاکر اونکو
وہ کھانا کھلائے اور چاہا اس حیلہ سے اونکو ہلاک کرے۔ روز یکشنبہ جو فرعون کے عید کا دن تھا بنی اسرائیل
کی ضیافت کی اور طرح طرح کے کھانے اونکے واسطے پکوائے اور متعدد دسترخوان بچھائے گئے پھر حکم دیا کہ سب
کھانون مین زہر ملایا جائے۔ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ایک دوا کا نشان دیا اور حکم فرمایا کہ یہ دوا بنی اسرائیل
کو کھلاؤ تاکہ فرعون کا زہر اونکو اثر نہ کرے۔ موسیٰ چھ لاکھ بنی اسرائیل کے ہمراہ فرعون کے ضیافت خانہ مین پہنچے

اور عورتون اور اطفال کو پھیر دیا۔ پھر بنی اسرائیل سے تاکید کی کہ جب تک مین اجازت نہ دون اپنے
ہاتھ کھانے کیطرف نہ بڑھائین بعد اسکے سب کو وہ دوا کھلائی اور ہر شخص کو اسقدر دوا کھلائی تھی جسکو
سوئی کی نوک سے اوٹھا سکین۔ جب بنی اسرائیل نے خوانہائے طعام فرعون کو دیکھا اونپر ہجوم کیا
اور جسقدر کھا سکے کھایا۔ فرعون نے حضرت موسیٰ و ہارون و یوشع بن نون اور تمام صلحائے بنی اسرائیل
کے لئے ایک مجلس خاص مین کھانا چنا تھا اور اوس کھانے مین زہر بھی زیادہ ملایا تھا۔ جب وہ لوگ وہان
جمع ہوئے فرعون نے کہا مین نے قسم کھائی ہے کہ آج میرے اور میرے امیرون کے سوا اور کوئی تمھاری
خدمت نکرے پھر اونکی خدمت کیطرف متوجہ ہوا اور بار بار زہر تازہ اونکے کھانے مین ملاتا تھا جب
کھانے سے فارغ ہوئے موسیٰؑ نے فرمایا ہم بنی اسرائیل کی عورتون اور اطفال کو ساتھ نہین لائے ہین۔
فرعون نے کہا ہم دوبارہ اونکے لئے دسترخوان آراستہ کرتے ہین۔ جب وہ بھی فارغ ہو چکے موسیٰؑ نے
اپنی قوم کے ہمراہ اپنے لشکرگاہ مین مراجعت کی۔ فرعون نے اپنے لشکر کے لئے طعام بے زہر تیار کیا تھا
مگر جو کوئی اوس طعام بے زہر کو کھاتا اوسکا تمام جسم ورم کرتا اور فوراً ہلاک ہو جاتا تھا۔ اسیطرح قوم
فرعون کے ستر ہزار مرد اور ایک لاکھ ساٹھ ہزار عورتین سوائے حیوانات اور چارپایون کے ہلاک
ہوئے۔ اور قوم موسیٰؑ کا ایک شخص بھی ہلاک نہوا پس یہ واقعہ عجیب فرعون اور اصحاب فرعون کے مزید
تعجب کا باعث ہوا مگر پھر بھی ایمان نہ لایا۔ اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ چھ چیزین
کسی مادہ کے پیٹ سے نہین پیدا ہوئین۔ آدمؑ و حواؑ گوسفند ابراہیمؑ عصائے موسیٰؑ۔ ناقہ صالحؑ۔ اور وہ
چمگادڑ جسکو حضرت عیسیٰؑ نے بنایا تھا۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جو لوگ حضرت موسیٰؑ
پر ایمان لائے تھے اونمین سے بعض لوگ فرعون کے لشکر سے ملحق ہوئے اور کہا جب تک حضرت موسیٰؑ
کے غالب آنے کی علامت ظاہر نہو ہم کو چاہئے فرعون سے بہرہ مند ہونگے۔ جب موسیٰؑ بنی اسرائیل کو
ہمراہ لیکر فرعون سے بھاگے وہ لوگ بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہو کر لشکر موسیٰؑ کیطرف چلے تاکہ اونسے
ملحق ہو جائین مگر حق تعالےٰ نے ایک فرشتہ بھیجا اوسنے اپنا پر اونکے منہ پر مار کر فرعون کے لشکر کیطرف
پھیر دیا اور وہ سب فرعون کے لشکر کے ساتھ غرق ہو گئے۔ اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول
ہے کہ ایک شخص حضرت موسیٰؑ کے اصحاب سے تھا اور اوسکا باپ فرعون کے اصحاب سے۔ جب فرعون کا
لشکر موسیٰؑ کے قریب پہونچا وہ شخص پھر آیا کہ اپنے باپ کو نصیحت کرکے حضرت موسیٰؑ کے پاس لیجائے
پس باپ کو نصیحت اور باتین کرتا ہوا دریا مین داخل ہوا اور وہ دونون غرق ہو گئے۔ جب یہ خبر حضرت
موسیٰؑ کو معلوم ہوئی فرمایا وہ رحمت خدا مین ہے مگر جب عذاب خدا نازل ہوتا ہے جو لوگ گناہگارون کے

قریب ہوتے ہین اونکو بھی نہین چھوڑتا اور ہلاک کرتا ہی- اور احادیث سابقہ مین مذکور ہوا کہ فرعون اون
سات شخصون مین سے ہی جنکا عذاب قیامت مین سب سے زیادہ ہوگا- اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت
صادقؑ سے منقول ہی کہ حق تعالے نے دو کلمون کے درمیان فرعون کو چالیس سال تک مہلت دی پہلے
اوسنے کہا تھا کہ تمہارا کوئی خدا میرے سوا نہین پھر آخر مین کہا مین تمہارا پروردگار اعلی ہون- اور
انھین دو کلمون کے سبب دنیا و عقبی مین اوسپر عذاب نازل کیا- حضرت موسیٰ و ہارونؑ نے جبکہ فرعون
پر نفرین کی اور خدا نے اونکو آگاہ کیا کہ تمہاری دعا قبول ہوئی اوسوقت سے اجابت دعا کے آثار ظاہر
اور فرعون کے غرق ہونے تک چالیس سال گذرے- اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ
سے منقول ہی کہ جب فرعون طغیان و سرکشی کرتا تھا اوسوقت جبرئیلؑ نے مناجات کی اور کہا خداوندا تو
فرعون کو مہلت دیتا ہی اور اوسکو اوسکے حال پر چھوڑ دیا ہی حالانکہ وہ خدائی کا دعوی کرتا ہی اور کہتا ہے
اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی حق تعالے نے فرمایا ایسا کلام وہی بندہ کہتا ہی جو تیرے مثل ہو اور ڈرتا ہو کہ کوئی چیز
اوس سے فوت ہوجائے جسکو پھر عمل مین لا سکے- اور حضرت امام رضاؑ نے مصر کی مذمت مین فرمایا ہی
کہ خدا نے بنی اسرائیل پر غضب نہین کیا جب تک کہ اونکو مصر مین نہین لایا اور اونکو نجات نہین دی جبتک
کہ مصر سے خارج نہین کیا- اور بسند معتبر حضرت موسی ابن جعفرؑ سے منقول ہی کہ جب موسیٰؑ فرعون کی مجلس
مین داخل ہوئے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْرَءُ بِكَ فِیْ نَحْرِهٖ وَاَسْتَجِیْرُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ
وَاَسْتَعِیْنُ بِكَ پس حق تعالے نے اطمینان دل فرعون کو خوف و ترس سے بدل دیا- اور بسند معتبر
منقول ہی کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ فرعون نے جسوقت یہ کہا تھا کہ مجھکو چھوڑ دو کہ موسیٰؑ کو قتل کرون اوسوقت
قتل موسیٰؑ سے کون چیز مانع ہوئی فرمایا اوسکا حلال زادہ ہونا مانع تھا اسلیئے کہ انبیا اور اولاد انبیا کو سوا
ولد الزنا کے اور کوئی قتل نہین کرتا- اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ جب موسیٰؑ و ہارونؑ فرعون کی
مجلس مین داخل ہوئے اوسکے حضار مجلس سب حلال زادہ تھے اور اون مین کوئی ولد الزنا نہ تھا اگر کوئی ولد الزنا
ہوتا ضرور موسیٰؑ کے قتل کا مشورہ دیتا اور یہی سبب تھا کہ جب فرعون نے موسیٰؑ کے بارہ مین اونسے مشورہ
کیا کسی نے اونکے قتل کی رائے نہ دی بلکہ اوسکو یہ مشورہ دیا کہ تامل و تفکر کرے اور دوسری تدبیرین عمل
مین لائے- بعد اسکے امام علیہ السلام نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہی کہ جو کوئی ہمارے قتل کا ارادہ کرے وہ
ولد الزنا ہی- اور دوسری حدیث حسن مین آنحضرتؑ سے منقول ہی کہ خدا نے اسلیئے فرعون کو ذی الاوتاد
فرمایا ہی کہ جب فرعون کسیکو سزا دیتا تھا حکم کرتا تھا کہ اوسکو زمین پر یا کسی تختہ پر لٹاکر اوسکو چومیخ کرین اور
اسی حال پر چھوڑ دین تا انکہ ہلاک ہو- اسی لیئے اوسکو ذی الاوتاد کہتے تھے یعنے صاحب میخہا- اور حدیث

معتبر میں اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے جنسے موسیٰ کو نو آیات ہویدا اعطا کیے - فرمایا وہ نو آیات یہ تھے - عصا
ید بیضا - ٹڈی - قمل - وزغ - خون - طوفان - دریا کا شگافتہ ہونا - وہ پتھر جسمیں بارہ چشمے ظاہر ہوتے تھے
اور دوسری حدیث معتبر میں فرمایا ہے کہ جب حق تعالےٰ نے حضرت ابراہیم پر وحی نازل فرمائی کہ تمھارے
لیئے سارہ سے اسحق پیدا ہوگا اور سارہ نے کہا آیا مجھسے فرزند پیدا ہوگا حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور میرا شوہر
بھی مرد پیر ہے - خدا نے حضرت ابراہیم پر وحی نازل فرمائی کہ جو فرزند سارہ سے پیدا ہوگا اوسکی اولاد
چارسو برس تک فرعون کے ظلم سے معذب رہیگی اسلیئے کہ سارہ نے میرا قول رد کیا ہے - جب بنی اسرائیل
زمان دراز تک عذاب میں مبتلا رہے اوسوقت چالیس دن خدا کی درگاہ میں گریہ وزاری کی - خدا نے
حضرت موسیٰ و ہارونؑ پر وحی نازل فرمائی کہ اونکو میں نے عذاب سے نجات دی اور اوس چارسو برس سے
ایک سو ستر سال انکی تضرع وزاری کے سبب کم کردیے - پھر حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا
اگر تم بھی خدا کی درگاہ میں تضرع وزاری کرو تمھارے ایام خوشحالی بھی نزدیک ہوں اور قائم آل محمد
صلوات اللہ وسلامہ علیہ جلد ظہور کریں - اور اگر ایسا نکروگے تمھاری شدت کی مدت پوری ہوگی - اور
حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ خداوند عالم اپنے بندگان متکبر کا اپنے دوستوں سے امتحان کرتا ہے
جو اونکی نظر میں ضعیف و حقیر معلوم ہوتے ہیں - تحقیق کہ موسیٰ و ہارونؑ جب فرعون کی مجلس میں داخل
ہوئے دو پیراہن پشمی پہنے تھے اور اپنے عصا ہاتھوں میں لیے ہوئے تھے اور فرعون سے یہ شرط کرتے
تھے کہ اگر مسلمان ہوگا اوسکی عزت و پادشاہی دائم رہیگی - فرعون نے حضار مجلس سے کہا آیا تم ان دونوں سے
تعجب نہیں کرتے ہو کہ میرے لیئے دوام عزت اور بقائے ملک کی شرط کرتے ہیں حالانکہ خود فقر و ذلت
کے سبب اس حال میں ہیں جیسا کہ دیکھتے ہو یہ دونوں طلائی کنگن کیوں نہیں پہنے ہیں - فرعون کی
نظر میں طلا اور اوسکا جمع کرنا بہتر اور عمدہ معلوم ہوتا تھا اسلیئے اونکے لباس پشمی کو حقیر تصور کیا -
اور دوسری حدیث معتبر میں آنحضرت سے منقول ہے کہ چہارشنبہ آخر ماہ کو فرعون غرق ہوا اور اسی روز
فرعون نے حضرت موسیٰ کو قتل کرنے کے لیئے طلب کیا اور اسی دن فرعون نے بنی اسرائیل کے فرزندوں کے
قتل کا حکم دیا اور اسی دن قوم فرعون پر نزول عذاب کی ابتدا ہوئی - اور دوسری حدیث معتبر میں حضرت
امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے وادی ایمن سے اپنی زوجہ کیطرف مراجعت کی پوچھا
کہاں سے آتے ہو فرمایا جو آگ تمنے دیکھی تھی اوسکے پروردگار کے پاس سے آتا ہوں - اور ایکدن حضرت موسیٰ
صبح کے وقت فرعون کے پاس آئے قسم بخدا گویا میرے پیش نظر ہے کہ اونکے ہاتھ دراز اور اونکے بدن پر
بال بہت تھے اور اونکا رنگ گندم گون تھا - دو جبہ پشمی پہنے تھے اور عصا ہاتھ میں لیے تھے - کمر خرمہ کی

چھال سے باندھے تھے اور پوست خر کی نعلین جنکا بند خُرمہ کی چھال کا تھا پہنے تھے - فرعون کے لوگون نے
کہا ایک شخص قصر کے دروازے پر استادہ ہے اور کہتا ہے کہ مین پروردگار عالم کا رسول ہون - فرعون نے
اوس شخص کو جو شیرون کا نگہبان تھا حکم دیا کہ شیرون کو کھول دے - اور فرعون کی یہ عادت تھی کہ
جب کسی پر غضبناک ہوتا شیرون کو اوسپر چھوڑ دیتا اور وہ اوسکو ہلاک کرتے تھے - موسیٰ نے اپنا عصا
پہلے دروازے پر مارا جب وہ عصا پہلے دروازے کی چوکھٹ پر لگا تو دروازے جنکو فرعون نے اپنی حفاظت
کے لیے بند رکھا تھا وہ سب یکبارگی کھل گئے اور وہ شیر حضرت موسیٰ کیطرف چلے جب اونکے قریب آئے
اپنے سرون کو حضرت کے قدم مبارک سے ملنا شروع کیا اور اپنی دمون کو ازروے تذلل و تضرع زمین
پر رگڑنے لگے اور اونکے گرد پھرتے تھے - فرعون نے جب یہ حال دیکھا اپنے اہل مجلس سے کہا ایسا
حال بھی کبھی تمنے دیکھا تھا - جب موسیٰ فرعون کی مجلس مین داخل ہوئے اور اونکے درمیان وہ گفتگو
واقع ہوئی جسکا ذکر خدا نے قرآن مین فرمایا ہے - اوسوقت فرعون نے اپنے اصحاب مین سے کسی کو
حکم دیا کہ اوٹھکر موسیٰ کے ہاتھ پکڑے اور دوسرے سے کہا کہ انکو قتل کر - مگر جو کوئی موسیٰ کے قریب
آتا تھا جبرئیل بضرب شمشیر اوسکو ہلاک کرتے تھے - اصحاب فرعون سے جب چھ آدمی قتل ہو چکے فرعون نے
قتل موسیٰ کا ارادہ ترک کیا - موسیٰ نے اپنا ہاتھ گریبان سے باہر نکالا وہ آفتاب کے مانند روشن تھا
اور اوسکے دیکھنے سے آنکھون مین چکاچوند ہوتی تھی - پھر عصا کو ہاتھ سے پھینک دیا اور وہ ایک
اژدہاے عظیم ہوگیا اور قصر فرعون کو اپنے منھ مین لیکر نگل جانے کا ارادہ کیا - فرعون نے موسیٰ سے
استغاثہ کیا اور کہا مجھے کل تک کی مہلت دو - بعد اسکے حضرت موسیٰ و فرعون کے درمیان گذرا جو کچھ
گذرا - مولف فرماتے ہین - ان حدیثون مین باہم اختلاف ہے - بعضی اس امر پر دلالت کرتی
ہین کہ فرعون نے حضرت موسیٰ کے قتل کا ارادہ نہین کیا - اور بعضون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ارادہ
اوسنے کیا تھا - اور ممکن ہے کہ ان دونون مین سے ایک امر موافق روایات عامہ بطریق تقیہ وارد ہوا ہو
اور نیز ممکن ہے کہ اوسکی غرض محض تہدید و تنبیہ رہی ہو اور درحقیقت ارادۂ قتل کا نہ کیا ہو - ابن بابویہ نے
روایت کی ہے کہ فرعون کے عہد مین ایک دفعہ آب نیل کم ہوگیا - اہل مملکت اوسکے پاس آئے اور کہا اے
بادشاہ آب دریاے نیل کو ہمارے لیے زیادہ کر - فرعون نے کہا مین تمسے راضی نہین ہون اسلیے مین نے
دریاے نیل کا پانی کم کر دیا ہے - وہ لوگ دوبارہ اوسکے پاس آئے اور کہا اے بادشاہ ہمارے تمام حیوانات
تشنگی سے ہلاک ہوگئے اگر تو آب نیل ہمارے لیے زیادہ نکرے گا ہم تیرے سوا اور کسی کو اپنا خدا قرار
دینگے - فرعون نے اونسے کہا صحرا مین جمع ہو اور خود بھی اونکے ہمراہ روانہ ہوا بعد اسکے اونسے جدا ہوکر

تنہا ایک گوشہ مین گیا جہان کوئی اوسکو نہ دیکھتا تھا اور نہ اوسکی آواز سنتا تھا۔ فرعون نے وہان اپنا رخسارہ
خاک پر رکھا اور انگشت شہادت سے آسمان کیطرف اشارہ کر کے کہا خداوندا مین تیری طرف اوس بندہ
ذلیل کے مانند آیا ہون جو اپنے آقا کے پاس آئے اور مین جانتا ہون کہ تیرے سوا اور کوئی اس امر پر
قادر نہین کہ دریاے نیل کا پانی جاری کرے۔ ناگاہ دریاے نیل مین پانی جاری ہوا اور ایسی طغیانی
کی کہ کبھی کسی نے نہ دیکھی تھی فرعون اپنی قوم کیطرف پھر آیا اور کہا آب نیل مین نے تمھارے لئے جاری
کر دیا۔ سب لوگ اوسکے سجدہ کے لئے زمین پر گر گئے۔ اوسوقت جبرئیل فرعون کے پاس آئے اور کہا اے
پادشاہ مین اپنے غلام کی شکایت تجھسے کرتا ہون میری داد رسی کر۔ پوچھا کیا شکایت کرتا ہے جبرئیل نے
کہا میرا ایک غلام ہے جسکو مین نے اپنے تمام غلامون پر مسلط کیا ہے اور اپنے اموال کی کنجیان اوسکو سپرد
کر دی ہین اور اپنے غلامون کے تمام امور مین اوسکو صاحب اختیار کیا ہے مگر اب وہ میرے ساتھ دشمنی
کرتا ہے اور جو میرے دشمن ہین اونکو دوست اور میرے دوستون کو دشمن رکھتا ہے۔ فرعون نے کہا وہ تیرا
غلام بہت برا غلام ہے اگر وہ مجھکو ملے اوسکو دریا مین غرق کرون۔ جبرئیل نے کہا اس بارہ مین ایک حکم
مجھے لکھدے۔ فرعون نے دوات و کاغذ طلب کیا اور لکھا کہ جو بندہ اپنے آقا کی مخالفت کرے اور اوسکے
دوستون کو دشمن اور اوسکے دشمنون کو دوست رکھے اوسکی جزا اسکے سوا اور کچھ نہین ہے کہ دریاے
قلزم مین اوسکو غرق کر دین۔ جبرئیل نے کہا اے پادشاہ اس کاغذ پر مہر بھی کر دے۔ فرعون نے مہر کر کے
وہ کاغذ جبرئیل کو دیا جس دن کہ فرعون رود نیل مین داخل ہو کر غرق ہوا جبرئیل وہ کاغذ لائے اور
اوسکے ہاتھ مین دیکر کہا یہ وہی حکم ہے جو تو نے خود اپنے لئے دیا تھا۔ اور بسند ہاے معتبر حضرت امام جعفر
صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم سے اس قول خدا کی تفسیر مین جو موسیٰ و ہارون سے مخاطب ہو کر فرمایا
منقول ہے اور وہ آیت یہ ہے۔ فرعون کیطرف جاؤ بہ تحقیق اوسنے طغیان کیا ہے اور اوس سے کلام نرم کرو
شاید متنبہ یا خائف ہو۔ فرمایا کلام نرم سے مراد یہ ہے کہ اوسکو کنیت کے ساتھ ندا کرین اور کہین یا ابا
مصعب اسلئے کہ کنیت کے ساتھ خطاب کرنے مین زیادہ تر تعظیم پائی جاتی ہے اور یہ جو فرمایا ہے کہ شاید
متنبہ ہو اور خدا کے عذاب سے ڈرے باوجودیکہ اسکا علم اوسکو حاصل تھا کہ وہ متنبہ نہوگا اور اوس سے
نہ ڈریگا محض اسلئے فرمایا ہے کہ موسیٰ کو اوسکے پاس جانے کی رغبت زیادہ ہو۔ یا یہ کہ فرعون متنبہ ہوا
اور ڈرا جبکہ خدا کے عذاب کو دیکھا مگر اوسوقت کوئی فائدہ اوس سے حاصل نہوا۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے
فرمایا ہے۔ تا اینکہ اوسکو غرق ہونے نے لیا۔ اوسوقت کہا مین ایمان لایا کہ اوس خدا کے سوا کوئی خدا
نہین ہے جسپر کہ بنی اسرائیل ایمان لائے ہین۔ اور مین مسلمانون سے ہون۔ لیکن خدا نے اوسکا ایمان

قبول نکیا اور فرمایا تو اسوقت ایمان لاتا ہی جبکہ میرے عذاب کو دیکھا اور تو نے پیشتر نافرمانی کی اور مفسدون سے تھا۔ اور آج تیرے بدن کو زمین بلند پر پھینکتا ہون کہ تو ایک علامت وعبرت ہو اون لوگون کے لیے جو تیرے بعد زندہ وباقی رہین اور تیرے حال سے پند ونصیحت حاصل کرین۔ اور بسند معتبر منقول ہی کہ حضرت امام رضاؑ سے پوچھا کہ خدا نے فرعون کو کسلئے غرق کیا حالانکہ وہ ایمان لایا اور خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا۔ فرمایا وہ اوسوقت ایمان لایا جبکہ عذاب کو دیکھا۔ اور ایسے وقت ایمان لانا مقبول نہین اور خدا کا حکم اعتمامے گذشتہ وآیندہ کے واسطے اسیطرح جاری ہوا ہے جیسا کہ اعتمامے گذشتہ کی نسبت قرآن مین فرمایا ہی۔ جب ہمارے عذاب کو دیکھا کہا ہم خداوند یگانہ پر ایمان لائے اور اوسے کافر ہوئے جنکو اوسکا شریک قرار دیتے تھے۔ پس اونکو اونکے ایمان نے نفع نہ دیا جب کہ ہمارے عذاب کو دیکھا۔ اور آیندہ کے لیے بیان فرمایا ہی جس دن کہ تیرے پروردگار کی آیات آئین کسی نفس کو اوسدن اوسکا ایمان لانا نفع نہین دیتا اگر پیشتر سے ایمان نہ لائے ہون یا اپنے ایمان مین کار خیر نکیا ہو۔ اسیطرح فرعون بھی نزول عذاب کے وقت جب ایمان لایا خدا نے اوسکا ایمان قبول نہ فرمایا اور ارشاد کیا۔ آج تیرے بدن کو بلند جگہ پر پھینکونگا کہ تو اونکے لیے ایک آیت وعلامت قرار پائے جو تیرے بعد زندہ اور باقی رہین۔ اور فرعون از سرتاپا آہن مین غرق تھا مگر جب وہ دریا مین غرق ہوا خدا نے اوسکی لاش ایک زمین بلند پر پھینکدی کہ اوس شخص کے لیے ایک علامت ہو جو کہ اوسکو دیکھے اور یہ تصور کرے کہ سنگینی آہن کے سبب ضرور تھا کہ وہ غرق ہو جائے اور پانی سے باہر نہ نکلے مگر بقدرت خدا اس زمین بلند پر پہونچا ہی اور یہ امر خلائق کے لیے ایک آیت وعلامت قرار پائی۔ اور فرعون کے غرق ہونے کا دوسرا سبب یہ تھا کہ جب وہ غرق ہونے لگا حضرت موسیٰ سے استغاثہ کیا اور خدا سے نہ کیا۔ اوسوقت حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اسلیے تمنے فرعون کی فریاد رسی نکی کہ تمنے اوسکو پیدا نہین کیا تھا اگر وہ مجھسے استغاثہ کرتا ہر آئینہ مین اوسکو نجات دیتا۔ مؤلف فرماتے ہین ان احادیث معتبرہ مین فرعون کی توبہ قبول نہونے کی وجہ مذکور ہوئی ہی یہی اظہر وجوہ ہی جسکو تمام مفسرون نے بیان کیا ہی اور کہتے ہین کہ چونکہ وہ اضطرار کا وقت تھا اور اوس سے تکلیف ساقط ہو گئی تھی اسلئے اوسکی توبہ قبول نہوئی۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ کلمہ از روے اخلاص نہین کہا تھا بلکہ اوسکا مطلب یہ تھا کہ اس حیلہ ومکر سے نجات پائے اور پھر اپنے طغیان وسرکشی پر باقی رہے۔ بعضون کا قول ہی کہ اوسنے تنہا توحید کا اقرار کیا اگر اس بندگی کا اقرار کے ساتھ موسیٰ کی پیغمبری کا بھی اقرار کرتا اوسوقت مسلمان ہوتا۔ سوا ان وجوہ کے اور وجہین بھی بیان

کرتے ہیں جسکا ذکر بیفائدہ ہے۔ اور حضرت امام حسن عسکریؑ کی تفسیر میں مذکور ہے۔ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ امام علیہ السلام نے فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اوسوقت کو یاد کرو جبکہ ہمنے آبِ دریا کے کئی حصے کیے جو ایک دوسرے سے جدا تھے پس ہمنے تمکو نجات دی اور فرعون اور اوسکی قوم کو غرق کیا درحالیکہ تم دیکھتے تھے اور وہ غرق ہوتے تھے۔ یہ حال اوسوقت کا ہے جبکہ موسیٰ دریائے نیل کے کنارے پہونچے اوسوقت حق تعالےٰ نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ بنی اسرائیل سے کہو میری توحید کی تجدید کریں اور محمدؐ کو یاد کریں جو میرے تمام بندوں سے بہتر و اشرف ہے اور اپنے نفوس کے لئے ولایت علی برادر محمدؐ اور اونکے آل اطہارؑ کا اعادہ کریں پھر کہیں خداوندا ہم تجھے انکی جاہ و منزلت کی جو تیری درگاہ میں ہے قسم دیتے ہیں کہ ہمپر اس دریا سے عبور کرنا آسان کر۔ جب اسطرح کہیں گے میں اونکے لئے پانی کو زمین کے مانند سخت کردونگا کہ اوسپرسے گذر کریں۔ بنی اسرائیل نے جب یہ سنا کہا اے موسیٰ تم ہمکو ہمیشہ اون امور کی تکلیف کرتے ہو جو ہمکو منظور نہیں۔ ہم فرعون سے بخوف مرگ بھاگے ہیں اور تم کہتے ہو کہ یہ کلمات کہکر ایسے دریائے ذخار میں قدم ڈالو اور عبور کرو ہم نہیں جانتے کہ اگر ایسا کرینگے اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ بنی اسرائیل جس نہر سے عبور کرنا چاہتے تھے وہ چار فرسخ تھی کالب بن یوحنا جو گھوڑے پر سوار تھا حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور کہا اے پیغمبر خدا آیا خدا نے تمکو حکم دیا ہے کہ ہم یہ کلمات کہکر دریا پر گذر کریں۔ فرمایا ہاں۔ پھر پوچھا تم بھی حکم دیتے ہو کہ ہم ایسا کریں۔ فرمایا ہاں۔ کالب نے دریا کے کنارے استادہ ہوکر خدا کے حکم کے مطابق پہلے تصدیق توحید خدا کی پھر حضرت محمدؐ کی پیغمبری اور علی ابن ابیطالب اور اونکے آل اطہارؑ کی ولایت پر ایمان لاکر کہا۔ خداوندا ان بزرگواروں کی جاہ و منزلت کی تجھے قسم دیتا ہوں کہ اس دریا سے عبور کرنا میرے لئے آسان کردے بعد اسکے گھوڑا پانی پر دوڑایا وہ پانی گھوڑے کے سم کے نیچے زمین نرم کے مانند ہوگیا تا آنکہ نہر کے اوس کنارے تک گیا اور پھر وہاں سے واپس آکر بنی اسرائیل کیطرف متوجہ ہوا اور کہا تم سب موسیٰ کی اطاعت کرو۔ یہ دعا نہیں ہے بلکہ بہشت کے دروازوں کی کنجی اور دوزخ کے دروازوں کا قفل اور روزی کے نازل ہونے کا سبب اور خدا کے بندوں اور کنیزوں کو اوسکی رضامندی حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔ بنی اسرائیل نے انکار کیا اور کہا ہم تو جائینگے مگر زمین پر۔ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اپنا عصا دریا پر مارو اور کہو خداوندا بجاہ محمدؐ و آل محمدؐ دریا کو ہمارے لئے شگافتہ کر۔ حضرت موسیٰ نے خدا کے حکم کے مطابق عمل کیا اور وہ دریا شگافتہ ہوگیا اور نہر کے اوس کنارے تک زمین دریا ظاہر ہوگئی۔ بنی اسرائیل سے کہا اب داخل ہو۔ کہا زمین دریا میں کیچڑ بھری ہے ہم ڈرتے ہیں کہ مبادا

اس کیچڑ میں ڈوب جائیں۔ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ کہو خداوندا بجاہ محمدؐ و آل محمدؐ تجھے قسم
دیتا ہوں کہ دریا کی زمین خشک کر دے۔ جب یہ دعا کی خدا نے باد صبا کو اوسطرف بھیجا اوسنے وہ زمین
خشک کر دی۔ بنی اسرائیل سے کہا اب داخل ہو جواب دیا اے پیغمبر خدا ہم بارہ سبط یعنی بارہ گروہ ہیں اور
ہر ایک سبط ایک فرزند یعقوبؑ کی اولاد ہے اگر ایک راہ سے داخل ہونگے ہر سبط کے لوگ چاہینگے کہ
دوسرے سبط سے پہلے داخل ہوں اور ہمکو خوف ہے کہ اسکے سبب نزاع و فساد ہمارے درمیان واقع ہو
اگر ہر ایک سبط کے لئے ایک راہ علیحدہ ہو پھر فتنہ و فساد کا خوف باقی نہ رہے۔ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کو
حکم دیا کہ دریا پر بارہ جگہ عصا ماریں۔ اور کہیں خداوندا بجاہ محمدؐ و آل محمدؐ تجھکو قسم دیتا ہوں کہ دریا میں
ہمارے لئے بارہ راستے ظاہر کر اور ہمارے درد و الم کو ہم سے زائل کر دے۔ موسیٰؑ نے جب ایسا کیا بارہ راہ
ظاہر ہو گئے اور باد صبا نے اوس زمین کو خشک کر دیا۔ بنی اسرائیل سے کہا اب داخل ہو۔ جواب دیا ہر سبط
کے لوگ راہ علیحدہ سے دریا میں داخل ہونگے اور اونکو معلوم نہو گا کہ اور سبطوں کا حال کیا ہوا موسیٰؑ
نے اوس پانی پر جو ہر ایک راہ کے درمیان کوہ عظیم کے مانند بحکم خدا استادہ تھا اپنا عصا مارا اور کہا خداوندا
بجاہ محمدؐ و آل محمدؐ تجھسے سوال کرتا ہوں کہ اس پانی میں روشندان ظاہر ہو جائیں کہ بنی اسرائیل ایک دوسرے
کو دیکھیں خدا کے حکم سے اوس پانی میں بڑے بڑے روشندان ظاہر ہوئے کہ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں
جب بنی اسرائیل دریا میں داخل ہو چکے فرعون اور اوسکے اہل لشکر رود نیل کے کنارے پہونچے جب لشکر
فرعون کی جماعت آخر دریا میں داخل ہوئی اور جماعت اول نے دریا سے نکلنا چاہا حق تعالےٰ نے
دریا کو حکم دیا کہ ہر طرف سے اپنے پانی گرا پس دریا ہموار ہو گیا اور یہ سب غرق و ہلاک ہو گئے اور اصحاب
موسیٰؑ انکو دیکھ رہے تھے کسطرح غرق ہوتے ہیں۔ پس حق تعالےٰ نے بنی اسرائیل کے اوس گروہ سے
خطاب کیا جو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کے عہد میں تھے کہ جس حالت میں کہ خدا نے تمہارے باپ
دادا پر محمدؐ و آل محمدؐ کی برکت و کرامت سے اپنی نعمتیں تمام کیں اب تم خود آنحضرت کو دیکھ کر پھر کیوں اونپر
ایمان نہیں لاتے۔ فصل چوتھی۔ مومن آل فرعون اور آسیہ زوجہ فرعون کے فضائل اور بعض حالات
کا بیان۔ حق تعالےٰ نے سورۂ مومن میں فرمایا ہے۔ تحقیق کہ بھیجا ہمنے موسیٰؑ کو اپنے معجزات اور حجت ظاہر کے
ساتھ فرعون و ہامان و قارون کیطرف بھیجا۔ پس اون لوگوں نے کہا یہ ایک ساحر کذاب ہے۔ پس جب
وہ حق کے ساتھ ہماری جانب سے اونکی طرف آیا اون لوگوں نے کہا اوسکے فرزندوں کو قتل کر دو جو اوسپر ایمان
لائے ہیں اور اونکی عورتوں کو زندہ چھوڑ دو اور نہیں ہے مکر کافروں کا مگر گمراہی میں۔ اور فرعون نے
کہا مجھے چھوڑ دو کہ موسیٰؑ کو قتل کروں اور وہ اپنے پروردگار کو پکارے بدرستیکہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ

تمھارے دین کو بدل دے یا روے زمین پر فساد برپا کرے اور موسیٰؑ نے کہا مین اپنے اور تمھارے پروردگار
کی پناہ طلب کر چکا ہون ہر ایک متکبر سے جو کہ قیامت پر ایمان نہین رکھتا - اور آل فرعون کے ایک مرد
مومن نے کہا جو اپنا ایمان پوشیدہ رکھتا تھا - آیا تم ایک شخص کو اسلیے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا
پروردگار خداوند عالم ہے اور حالانکہ وہ معجزات ظاہرہ تمھارے پروردگار کی جانب سے تمھاری طرف
لایا ہے اگر وہ دروغ کہتا ہے اوسکے دروغ کا ضرر اوسی کیطرف عائد ہوگا اور اگر وہ راست کہتا ہے اون وعدون
مین سے جو کہ تمسے کرتا ہے کوئی نہ کوئی وعدہ تم تک پہونچیگا بدرستیکہ خدا اوسکو ہدایت نہین کرتا جو گناہ مین
اسراف کرنے والا اور بہت دروغ کہنے والا ہو - ای قوم آج کے دن ملک و پادشاہی تمکو حاصل ہے اور تم زمین
مصر مین غالب ہوئے ہو - پس عذاب خدا سے کون ہماری یاری کریگا اگر ہماری طرف عذاب آئے فرعون
نے کہا مین تمکو نہین دکھاتا مگر وہی چیز جو خود دیکھتا ہون اور تمھاری ہدایت نہین کرتا مگر رشد و صلاح
کیطرف پس جو کہ ایمان لایا تھا اوسنے کہا ای قوم بدرستیکہ مین تمھارے لیے اون گروہون کے دن کے مثل
و مانند سے ڈرتا ہون جنہون نے زمان گذشتہ مین پیغمبرون کی تکذیب کی اور اونپر عذاب نازل ہوا مانند
عذاب قوم نوحؑ و عاد و ثمود - اور اوس گروہ کے جو اونکے بعد تھے اور خدا اپنے بندون پر کوئی ظلم کرنا
نہین چاہتا - ای قوم مین تمھارے لیے روز قیامت سے ڈرتا ہون - جس دن کہ اوسکی طرف سے جہنم کیطرف
پیٹھ کروگے اور کوئی شخص خدا کے عذاب سے تمکو بچانے والا نہوگا اور جسکو خدا نے چھوڑ دیا کوئی اوسکا
ہدایت کرنے والا نہین ہے - اور تحقیق کہ اسکے پیشتر تمھاری طرف یوسفؑ معجزون اور حجتہاے ظاہر کے
ساتھ آیا اور ہمیشہ تمنے اوسمین شک کیا جو وہ تمھارے لیے لایا تھا اور جب وہ دنیا سے اوٹھ گیا تمنے کہا کہ
خدا اوسکے بعد ہرگز کسی پیغمبر کو نہ بھیجیگا - خدا اوسکو گمراہ کرتا ہے جو بہت گناہ کرنے والا اور شک رکھنے والا
ہے - اور جو کہ ایمان لایا تھا اوسنے کہا ای قوم میری متابعت کرو کہ مین راہ خیر و صلاح کی طرف تمکو ہدایت کرون
اے قوم نہین ہے یہ زندگانی دنیا مگر متع قلیل اور بدرستیکہ آخرت خانۂ دوام و قرار ہے - اے قوم مین تمکو
راہ نجات کیطرف بلاتا ہون اور تم مجھے جہنم کیطرف بلاتے اور چاہتے ہو کہ مین خدا سے کافر ہو جاؤن اور
اوس چیز کو اوسکا شریک قرار دون جسکا علم مجھے حاصل نہین اور مین اوس خدا کیطرف تمکو بلاتا ہون جو
عزیز اور بخشنے والا ہے - اور وہ چیزین جنکی طرف تم مجھے بلاتے ہو اونکی دعوت حق نہین ہے بدرستیکہ
ہماری بازگشت خدا کیطرف ہے اور تحقیق کہ بہت نافرمانی کرنے والے اہل جہنم ہین - اسکو بہت جلد یاد
کروگے جو مین تمسے کہتا ہون اور مین اپنے کام خدا کے سپرد کرتا ہون اور اوسی پر چھوڑ دیتا ہون -
بدرستیکہ خدا اپنے بندون کے حالات کا دیکھنے والا اور جاننے والا ہے - پس خدا نے اون مکرہاے بد سے

اوسکو محفوظ رکھا جو اوسکے لیے تجویز کرتے تھے اور آل فرعون پر وہ عذاب نازل ہوئے جو بدترین عذابہای
خدا سے تھے۔ اور سورہ تحریم مین فرمایا ہے۔ خدا نے اونکے لیے جو کہ ایمان لائے ہین زوجۂ فرعون کی مثل بیان
کی ہے جبکہ اوسنے کہا اے پروردگار میرے لیے بہشت مین اپنے پاس ایک مکان بنا اور مجھے فرعون
اور اوسکے عمل سے نجات دے اور ستمگارون کے گروہ سے مجھے نجات دے۔ بسندہای بسیار بطریق
عامہ و خاصہ منقول ہے کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ تین شخص ہین جو ایک چشم زدن بھی خدا سے کافر نہین
ہوئے۔ مومن آل فرعون۔ آسیہ زوجۂ فرعون۔ حضرت علی بن ابیطالب۔ اور بسندہای بسیار ابن عباس
اور اونکے سوا دوسرے راویون سے بھی منقول ہے کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ بہترین زنان بہشت
چار عورتین ہین۔ خدیجہ دختر خویلد۔ فاطمہ زہرا۔ مریم دختر عمران۔ آسیہ زوجۂ فرعون دختر مزاحم۔ اور
حضرت امام حسن عسکری کی تفسیر مین منقول ہے کہ حزبیل مومن آل فرعون اپنی قوم کی دعوت و ہدایت کرتا تھا
کہ خدا کی یگانہ پرستی اختیار کرین اور حضرت موسیٰ کی پیغمبری اور حضرت محمدؐ کی فضیلت کا جمیع انبیاء
و مخلوقات پر اور علی ابن ابیطالب اور ائمہ ہدیٰ کی تفضیلت کا جمیع اوصیا پر اقرار کرین اور فرعون کی
پروردگاری سے بیزار رہین۔ بدگویون نے فرعون کے پاس جاکر کہا کہ حزبیل تیری مخالفت کیطرف
لوگون کو ہدایت کرتا ہے اور تجھسے دشمنی کرنے کے لیے تیرے دشمنون کو مدد دیتا ہے۔ فرعون نے کہا وہ میرا ابن عم
اور میری مملکت مین میرا خلیفہ اور ولیعہد ہے جو تم بیان کرتے ہو اگر یہ کام اوس سے وقوع مین آئے ہونگے
وہ میرے عذاب کا مستحق ہوگا اسلیے کہ اوسنے میری نعمت کا کفران کیا۔ اور اگر تمنے دروغ کہا ہے تم اس
تہمت و افترا کے عوض بدترین عذابون کے مستحق ہوگے۔ بعد اسکے حکم دیا کہ حزبیل کو انکے روبرو لائین جب
حزبیل آیا اون لوگون نے اوس سے کہا کیا تو فرعون کی پروردگاری کا انکار اور اوسکی نعمتون کا کفران کرتا ہے
حزبیل نے فرعون سے کہا ای بادشاہ کبھی تو نے مجھسے دروغ سنا ہے۔ کہا نہین۔ حزبیل نے کہا ان لوگون سے
دریافت کر کہ انکا پروردگار کون ہے۔ اونھون نے کہا ہمارا پروردگار فرعون ہے۔ پھر کہا انسے دریافت کر کہ انکو
کسنے پیدا کیا ہے۔ اونھون نے کہا فرعون نے ہمکو پیدا کیا ہے۔ پھر کہا انسے دریافت کر کہ انکو کون روزی دیتا ہے
اور کون انکی معیشت کا متکفل ہے اور انسے بدی کو کون دور کرتا ہے اونھون نے کہا فرعون۔ اوسوقت
حزبیل نے کہا اے بادشاہ مین تجھے اور جمیع حاضرین مجلس کو گواہ کرتا ہون کہ انکا پروردگار میرا پروردگار
اور انکا خالق میرا خالق اور انکا رازق میرا رازق اور انکی معیشت کی اصلاح کرنے والا میری معیشت کی
اصلاح کرنے والا ہے اور میرا کوئی پروردگار اور پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا انکے پروردگار اور
خالق و رازق کے سوا نہین۔ اور تجھے اور تیرے حاضرین مجلس کو گواہ کرتا ہون کہ جو کوئی انکا پروردگار

اور خالق و رازق کے سوا دوسرا پروردگار اور خالق و رازق رکھتا ہون اوس سے بیزار اور اوسکی
پروردگاری سے کافر ہون حزبیل کی غرض اونکے پروردگار و خالق و رازق واقعی سے تھی جو خداوند
عالم ہو اسی لیے یہ نکہا کہ جس پروردگار کو یہ لوگ کہتے ہین بلکہ کہا انکا پروردگار مگر حزبیل کا مطلب فرعون
و حاضرین مجلس سے مخفی و پوشیدہ رہا اور گمان کیا کہ فرعون کو اپنا پروردگار و خالق و رازق کہتا ہے۔
فرعون اون لوگون کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے گروہ بدکردار تمنے میرے ملک مین فساد برپا کرنا چاہا
اور میری اور میرے پسر عم اور یا ور مددگار کے درمیان فتنہ انگیزی کی تم میرے عذاب کے مستحق ہو اسلیے
کہ تمنے میرے امور کو فاسد اور میرے پسر عم کو ہلاک اور میری بادشاہی مین رخنہ ڈالنا چاہا تھا۔ بعد اسکے
حکم دیا کہ انکو لٹا کر میخہاے آہن اونکے سینہ و ساق پر ٹھونکین پھر اون لوگون کو طلب کیا جنکے پاس شانہ ہاے
آہنی رہتے تھے تاکہ شانہ ہاے آہنی سے اونکا گوشت استخوان سے جدا کرین۔ پس اس قول خدا کی یہی
تفسیر ہے جو فرمایا ہے۔ خدانے اون لوگون کے مکرہاے بد سے اوسکو محفوظ رکھا جنھون نے فرعون سے
بدگوئی کی تھی تاکہ اوسکو ہلاک کرے اور آل فرعون پر وہ عذاب نازل ہوا جو تمام عذابون سے بدتر تھا
یعنی جن لوگون نے اوسکی بدگوئی فرعون سے کی تھی اونکے سینہ و ساق پر میخہاے آہن ٹھونکی گئین اور
شانہ ہاے آہن سے اونکا گوشت ریزہ ریزہ کیا گیا۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ مومن آل فرعون
نے چھ سو برس اپنا ایمان پوشیدہ رکھا اور وہ ایسے عارضہ مین مبتلا تھا جس سے اوسکی اونگلیان گر گئین
تھین اور اونھین ہاتھون سے اونکی طرف اشارہ کرتا اور کہتا تھا۔ اے قوم میری متابعت کرو کہ راہ
حق کیطرف تمھاری ہدایت کرون اور خدانے اونکے مکر سے اوسکی حفاظت کی۔ اور بسند صحیح حضرت صادقؑ
سے منقول ہے کہ آل فرعون اوسپر غالب ہوے اور اوسکو پارہ پارہ کر دیا و لیکن خدانے اس امر سے اوسکو
محفوظ رکھا کہ دین حق سے اوسکو پھیرین۔ قطب راوندی نے روایت کی ہے کہ فرعون نے دو شخصون کو بھیجا کہ
حزبیل کو حاضر کرین۔ اون دونون نے حزبیل کو پہاڑون کے درمیان نماز مین مشغول دیکھا اور وحشیان
صحرا اوسکے پیچھے جمع تھے۔ اون دونون نے جب یہ ارادہ کیا کہ نماز تمام ہونے سے پہلے اوسکو لیجائین اور
اوسکی نماز ختم ہونے دین حق تعالے نے اونھین سے ایک جانور وحشی کو جو ایک شتر بزرگ کی مانند تھا
حکم دیا اور وہ اونکے اور حزبیل کے درمیان حائل ہوا اور انکو دفع کر دیا۔ جب حزبیل نماز سے فارغ
ہوا اور اون دونون کو دیکھا بہت ڈرا اور کہا خداوندا فرعون کے شر سے مجھے امان دے اور تو ہی میرا حافظ
ہے اور مین نے تجھی پر توکل کیا ہے اور تجھی پر ایمان لایا ہون اور تیری ہی طرف بازگشت کرتا ہون۔
اور اے میرے پروردگار تجھسے سوال کرتا ہون کہ اگر یہ دونون شخص میرے ساتھ بدی کا ارادہ کرین

فرعون کو بہت جلد اوس پر مسلط کر اور اگر میری نسبت ارادۂ خیر رکھتے ہون انکی ہدایت کر۔ جب وہ دونون
وہان سے پھرے کہ حزبیل کا حال فرعون سے بیان کرین اثنائے راہ مین ایک شخص نے اون دونون سے
کہا مین اسکا حال فرعون سے مخفی رکھونگا اور اسکے قتل ہونے سے مجھے کوئی نفع حاصل ہوگا۔ دوسرے
نے کہا فرعون کی عزت کی قسم کھاتا ہون کہ مین ضرور بیان کرونگا اور فرعون کی مجلس مین جاکر سبکے
روبرو وہ حال بیان کیا مگر دوسرے شخص نے مخفی رکھا۔ جب حزبیل فرعون کے پاس آیا فرعون نے
اون دونون سے پوچھا تمھارا پروردگار کون ہے کہا تو ہمارا پروردگار ہے۔ پھر حزبیل سے پوچھا کہ تیرا
پروردگار کون ہے جواب دیا میرا پروردگار بھی وہی ہے جو انکا پروردگار ہے۔ فرعون نے جانا کہ اسی
کو اپنا پروردگار کہا ہے اسلیئے بہت خوش ہوا اور جسنے کہ حزبیل کی بدگوئی کی تھی اوسکو قتل کیا اور
جسنے کہ اوسکا حال مخفی رکھا تھا اوسکو نجات ملی اور آخر مین وہ شخص بھی حضرت موسیٰ پہ ایمان لایا
یہانتک کہ ساحرون کے ساتھ شہید ہوا۔ مؤلف فرماتے ہین کہ مومن آل فرعون کے قتل ہونے اور
نجات پانے کے بارہ مین احادیث مختلف وارد ہوئے ہین اور ممکن ہے کہ پہلے نجات پائی ہو اور آخر
درجۂ شہادت سے فائز ہوئے ہون۔ اور شاید کہ نجات پانے کی حدیثین تقیہ پر محمول ہون۔ اور بہت سی
حدیثون مین بطریق عامہ وخاصہ وارد ہوا ہے کہ تین شخص صدیق یعنے پیغمبرون کی بہت تصدیق کرنیوالے
ہین۔ مومن آل فرعون۔ مومن آل یاسین۔ اور ان سبسے بہتر علی بن ابیطالب ہین صلوات اللہ علیہ
وسلامہ۔ اور ثعلبی نے روایت کی ہے کہ حزبیل اصحاب فرعون سے تھا اور پیشۂ نجاری رکھتا تھا اور
اسی نے مادر موسیٰ کو صندوق بنا دیا تھا۔ بعضون نے کہا ہے کہ فرعون کا خزانہ دار تھا اور سو برس
تک اپنا ایمان مخفی رکھا مگر جس دن کہ حضرت موسیٰ ساحرون پر غالب آئے اوس دن اپنا ایمان ظاہر
کیا اور ساحرون کے ساتھ شہید ہوا اور حزبیل کی زوجہ بھی مومنہ تھی اور دختر فرعون کی مشاطہ تھی
ایک دن اوسکے ہاتھ سے کنگھی گر پڑی اوسنے بسم اللہ کہا۔ دختر فرعون نے پوچھا تو میرے باپ کا نام
لیتی ہے۔ کہا نہین بلکہ اوسکا نام لیتی ہون جو میرا اور تیرا اور تیرے باپ کا پروردگار ہے۔ کہا مین یہہ
حال اپنے باپ سے بیان کرونگی۔ اوس مومنہ نے کہا بیان کر۔ دختر فرعون نے جب یہہ حال اپنے باپ سے
بیان کیا فرعون نے اوس عورت کو اور اوسکے فرزندون کو طلب کیا پھر پوچھا تیرا پروردگار کون ہے
کہا میرا اور تیرا پروردگار خداوند عالمیان ہے۔ فرعون نے حکم دیا کہ ایک تانبے کے تنور مین آگ
روشن کیجائے پھر اوس زن مومنہ کو اوسکے فرزندون کے ہمراہ وہان حاضر کیا اوس زن مومنہ نے
فرعون سے کہا مین التماس کرتی ہون کہ میرے بارہ مین یہ حکم دے کہ میرے اور میرے فرزندون کے

استخوان جمع کرکے زمین مین دفن کردین۔ کہا چونکہ تیرا حق ہمپر ہے اسلیئے یہ امر منظور کرتا ہون اور
اسیطرح کرونگا پھر حکم دیا کہ اوسکے ایک ایک فرزند کو آگ مین گرائین جب اوسکے فرزند آخر کو جو
شیر خوار تھا تنور مین گرایا وہ طفل بقدرت خدا گویا ہوا اور کہا اے مادر صبر کر اسلیئے کہ تو حق پر ہے
بعد اسکے اوس عورت کو بھی تنور مین گرادیا۔ اور کیفیت آسیہ کی یہ ہے کہ آسیہ بنی اسرائیل سے تھین
اور مومنہ خالصہ تھین۔ فرعون کے گھر مین ہمیشہ عبادت خدا مخفی کیا کرتی تھین تاآنکہ فرعون نے
زوجۂ حزقیل کو شہید کیا اوسوقت آسیہ نے دیکھا کہ اوسکی روح کو فرشتے بالائے آسمان لیجارہے ہین
آسیہ کا ایمان و یقین اور بھی زیادہ ہوا۔ اس اثنا مین فرعون اونکے پاس آیا اور اوس عورت کا قصہ
اونسے بیان کیا۔ آسیہ نے کہا وائے ہو تجپر اے فرعون یہ کیا جراءت ہے جو تو خدا کے ساتھ کرتا ہے۔ فرعون
نے کہا شاید تو بھی اوس عورت کے مانند دیوانی ہوگئی ہے۔ کہا مین دیوانی نہین ہون مگر اوس خدا پر
ایمان لائی ہون جو میرا اور تیرا اور جمیع مخلوقات کا پروردگار ہے۔ فرعون نے آسیہ کی مان کو بلا کر کہا
تیری دختر کی عقل زائل ہوگئی ہے اسکو فہمائش کر کہ خدائے موسیٰ سے کافر ہوجائے ورنہ ابھی ہلاک کردونگا
اونکی مان نے ہرچند اونکو سمجھایا مگر کچھ فائدہ نہوا اوسوقت فرعون کے حکم سے اونکو چومیخہ کیا اور عذاب
مین رکھا تاآنکہ شہید ہوئین۔ اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جب آسیہ پر عذاب کرتے تھے اور
اونکو تکلیف دیتے تھے حضرت موسیٰ کا گذر اوسطرف ہوا اور دعا کی پس خدا نے عذاب فرعون کی
تکلیف و درد و الم کو اونسے زائل کردیا اور کوئی تکلیف اونکو نہ پہونچی اوسوقت کہا خداوندا میرے لیئے
بہشت مین ایک مکان بنا۔ خطاب الٰہی اونکو پہونچا آسمان کیطرف نظر کر۔ جب بہشت مین اونکی
منزل و مقام اونکو نظر آئی بہت خوش ہوئین اور ہنسین۔ فرعون نے کہا اسکا جنون دیکھو کہ مین
اسکو تکلیف پہونچاتا ہون اور یہ ہنس رہی ہے۔ بعد اسکے حضرت آسیہ برحمت الٰہی واصل ہوئین۔
اور سلمان فارسی سے منقول ہے کہ آسیہ کو دھوپ مین بٹھا کر تکلیف دیتے تھے مگر حق تعالیٰ نے فرشتون
کو بھیجا تھا اور وہ اونپر سایہ کرتے تھے۔ فصل پانچوین۔ بنی اسرائیل کے دریا سے باہر نکلنے کے بعد جو
حالات گذرے اور اونکا تیہ مین حیران رہنا اور جتنے امور کہ وہان واقع ہوئے اوسکا بیان علی بن
ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب بنی اسرائیل دریا سے باہر نکلے ایک جنگل مین مقام کیا اور کہا اے
موسیٰ تمنے ہمکو ہلاک کیا اور آبادی سے دور کرکے ایسے جنگل مین لائے جہان نہ سایہ ہے نہ درخت ہے
نہ پانی۔ حق تعالےٰ نے ایک ابر کو اونکے لیئے بھیجا دن کو اوس ابر کے سایہ مین رہتے تھے اور رات کو
ترنجبین اونکے لیئے نازل کرتا تھا جو گیاہ و سنگ و درخت پر جمع ہوتی تھی اور اونکی غذا وہی تھی

اور عصر کے وقت مرغہای بریان ہر شخص کے دستر خوان پر گرتے تھے اور اونکو کھاتے تھے جب سیر ہو جاتے
وہ مرغ پھر بحکم خدا زندہ ہو کر اوڑ جاتے تھے اور موسیٰ کے پاس ایک پتھر تھا اوسکو اپنے لشکر کو درمیان
رکھکر اوسپر عصا مارتے تھے اور اوس سے بارہ چشمے پانی کے جاری ہوتے تھے اور ہر ایک سبط کیطرف
اوسکا ایک چشمہ جاتا تھا۔ بنی اسرائیل بارہ سبط تھے۔ جب ایک مدت اس حال پر گذری بنی اسرائیل
نے کہا ای موسیٰ ہم ایک غذا پر صبر نہین کر سکتے اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ہمارے لیئے وہ چیزین ظاہر کرے
جنکو زمین سے اوگاتا ہی از قسم سبزی زمین و خیار و فوم و عدس و پیاز کے۔ فرمایا فوم یعنی گندم ہی بعضون نے
کہا ہی کہ لسن ہی۔ بعضے کہتے ہین کہ روٹی سے مراد ہی۔ موسیٰ نے اونسے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ جو چیز بہتر ہی
اوسکو ایسی چیز کے ساتھ جو کہ بدتر ہی بدل کرو۔ اگر یہی منظور ہی پس تم لوگ مصر یا اور کسی شہر کیطرف
چلے جاؤ بدرستیکہ جو کچھ تمنے سوال کیا ہی وہ وہان تمھارے لیئے ہی۔ بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے
منقول ہی کہ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو ارض مقدس کیطرف لیجاؤ کہ کافرون کو
وہان سے خارج کرکے خود وہان ساکن ہون۔ بنی اسرائیل اوسوقت چھ لاکھ آدمی تھے۔ موسیٰ نے اونسے
کہا اے قوم ارض مقدس مین داخل ہو جو خدا نے تمھارے لیئے لکھا اور مقرر کیا ہی اور مرتد ہو اور پیٹھ
نہ پھیرو۔ پس اگر پھروگے زیان کارون سے ہوگے۔ کہا ای موسیٰ ارض مقدس مین کئی گروہ ایسے ہین
جو جبار ہین ہم اونکے مقابلہ کی طاقت نہین رکھتے اور ہم اوس شہر مین ہرگز داخل ہونگے جب تک
کہ وہ لوگ وہان سے خارج نہو جائین اور جب وہ لوگ اوس شہر سے خارج ہو جائینگے ہم داخل ہونگے
اونمین سے دو شخصون نے کہا جو کہ خدا سے ڈرتے تھے اور خدا نے طاعت و فرمان برداری کی توفیق
اونکو عطا کی تھی۔ یعنے یوشع بن نون اور کالب بن یوحنا اور یہ دونون حضرت موسیٰ کے چچیرے بھائی
تھے۔ ای بنی اسرائیل جبارون پر داخل ہو یعنی عمالقہ کے بارہ شہرون مین سے کسی شہر مین۔ اور جب
شہر مین داخل ہوگے تم اونپر غالب ہوگے۔ خدا پر توکل کرو اگر خدا پر ایمان رکھتے ہو۔ بنی اسرائیل نے
کہا ای موسیٰ ہم ہرگز اوس شہر مین داخل نہونگے جب تک کہ وہ گروہ جبار اوس شہر مین ہی۔ پس تم اپنے
پروردگار کے ساتھ جاؤ اور اونسے جنگ کرو ہم یہان بیٹھے ہین۔ موسیٰ نے کہا اے پروردگار مین مالک
نہین ہون مگر اپنے نفس اور اپنے بھائی کا۔ تو میرے اور گروہ فاسقون کے درمیان جدائی ڈال دے
حق تعالےٰ نے فرمایا چونکہ ارض مقدس مین داخل ہونا انھون نے قبول نہین کیا اسلیئے چالیس۴۰ برس تک
وہان کا داخل ہونا اونپر حرام ہو اور اس زمین پر حیران رہینگے پس فاسقون پر اندوہناک نہو۔ یہان تک
آیات کا ترجمہ تھا۔ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہی کہ بنی اسرائیل چالیس۴۰ برس تک چار فرسخ مین حیران

رہو اسلیئے کہ خدا کا قول رد کیا اور ارض مقدس مین داخل ہونے کے لیئے راضی نہوے۔ ہر روز جب شام ہوتی تھی اونکا منادی ندا کرتا تھا کہ شام ہوئی اپنا اپنا اسباب باندھو اور روانہ ہو بنی اسرائیل روانہ ہوتے تھے اور حُدی اور رجز پڑھتے ہوئے تمام شب چلتے اور صبح تک راہ طے کرتے تھے مگر حق تعالٰی زمین کو حکم دیتا تھا وہ اونکو پھر اوسی مقام پر پھیلاتی اور پہونچا دیتی تھی جہان سے کہ روانہ ہوئے تھے جب صبح ہوتی اور اپنے کو اوسی منزل سابق مین دیکھتے کہتے تھے کہ رات کو راہ بھول گئے پھر دوسری شب روانہ ہوتے اور صبح کو اوسی مقام پر پہونچ جاتے۔ چالیس برس تک بنی اسرائیل کا یہی حال رہا۔ حق تعالٰی اونکے لیئے من و سلوٰی نازل کرتا تھا اور اونکے پاس ایک پتھر تھا جس مقام پر کہ اوترتے تھے حضرت موسٰی اوسپر اپنا عصا مارتے تھے اور بارہ چشمے پانی کے اوس سے ظاہر ہوتے اور ہر ایک سبط کیطرف ایک چشمہ جاری ہوتا تھا۔ اور جب چاہتے تھے کہ اوس پتھر کو دوسرے مقام پر لیجائین تمام پانی پھر آتا اور اوسی پتھر مین داخل ہوجاتا پھر اوس پتھر کو جانور پر لاد کر لیجاتے۔ وہ لوگ سب اوسی تیہ یعنے صحرا مین مر گئے اور یوشع بن نون اور کالب بن یوحنا کے سوا اونمین کوئی زندہ نہ رہا ان دونون نے ارض مقدس مین داخل ہونے سے انکار نکیا تھا اور حضرت موسٰی و ہارون نے بھی تیہ مین رحلت کی۔ اور احادیث کثیرہ مین حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ حق تعالٰے نے بنی اسرائیل کے لیئے پیشتر لکھا اور مقدر کیا تھا کہ ارض مقدس مین داخل ہون مگر جب اون لوگون نے نافرمانی کی اونپر وہان کا داخل ہونا حرام کیا۔ اور اونکے عوض فرزندون کے لیئے مقرر کیا۔ وہ سب تیہ مین مر گئے اور اونکے فرزند حضرت یوشع بن نون اور کالب بن یوحنا کے ہمراہ ارض مقدس مین داخل ہوے۔ خدا جس چیز کو چاہتا محو کرتا اور جس چیز کو چاہتا ہی ظاہر کرتا ہی اور اوسکے پاس ام الکتاب ہی۔ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ اونکے فرزند بھی داخل نہین ہوے بلکہ اونکے فرزندونکے فرزند داخل ہوئے۔ اور حدیث معتبر مین امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ ملک شام کی زمین بہت اچھی ہی مگر وہان کے رہنے والے بُرے ہین۔ اور مصر تمام شہرون سے بدتر ہی اور اوس شخص کا زندان ہے جسپر کہ خدا غضبناک ہوتا ہی۔ بنی اسرائیل وہان داخل نہین ہوے مگر اوس غضب کے سبب جو خدا نے گناہ صادر ہونے کی وجہ سے اونپر کیا تھا۔ یعنی حق تعالٰے نے اونسے کہا کہ ارض مقدس مین داخل ہو کہ وہان کا داخل ہونا خدا نے تمھارے لیئے لکھا اور مقدر کیا ہی۔ پس بنی اسرائیل نے وہان داخل ہونے سے انکار کیا اور چالیس برس تک مصر اور اوسکے جنگلون مین حیران رہے اور چالیس برس کے بعد ارض مقدس مین داخل ہوے۔ اور وہ مصر سے نکل کر شام مین داخل نہین ہوئے مگر توبہ کرنے اور

خوشنودی و رضامندی خدا کے بعد۔ پھر حضرت نے فرمایا مین اوس ظرف مین کھانا کھانے سے کراہت
رکھتا ہون جو مصر کا بنا ہو۔ اور مین نہین چاہتا کہ اپنے سر کے بال مصر کی مٹی سے دھوؤن اس خوف سے
کہ مبادا وہان کی خاک میری ذلت کا باعث ہو اور میری غیرت زائل کر دے۔ علی بن ابراہیم نے روایت
کی ہے کہ جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ تم اپنے پروردگار کے ہمراہ جا کر جنگ کرو ہم یہین
رہینگے۔ اوسوقت موسیٰ نے ہارون کا ہاتھ اوٹھایا اور چاہا کہ اونسے علیحدہ ہو جائین۔ بنی اسرائیل یہ
دیکھکر ڈرے کہ اگر موسیٰ اونمین نہ رہینگے اونپر عذاب نازل ہوگا اسلیئے حضرت موسیٰ کے پاس آ کر ادن
بتضرع و استغاثہ التماس کیا کہ مثل سابق اونمین رہین اور حق تعالے سے دعا کرین کہ اونکی توبہ قبول
کرے خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ مین نے انکی توبہ قبول کی مگر چالیس برس تک انکو
اسی زمین پر حیران رکھونگا اور یہ عقوبت اوس قول کے عوض ہے جو بنی اسرائیل نے کہا ہے۔ پس تمام
بنی اسرائیل نے بغیر قارون کے توبہ کی اور تیہ مین بھی داخل ہوئے۔ بنی اسرائیل کا یہ معمول تھا کہ
ہر شب سوار ہوتے تھے اور توریت پڑھتے ہوئے مصر کیطرف جاتے تھے وہان سے مصر چار فرسخ تھا
جب صبح کو مصر کے دروازے تک پہونچتے زمین پھر اونکو مقام اول پر پھیر لاتی تھی ایضاً روایت
کی ہے کہ جب بنی اسرائیل دریا سے نکلکر روانہ ہوئے اونکا گذر ایک جماعت کیطرف ہوا جو بت کی پرستش
کرتے تھے۔ کہا اے موسیٰ ہمارے لیئے بھی ایک ایسا ہی خدا قرار دو جیسا کہ ان لوگون کا خدا ہے۔ موسیٰ
نے فرمایا تم گروہ جاہل ہو یہ لوگ جو اسطرح پرستش کرتے ہین وہ ہلاک ہونے والے ہین اور
اونکا عمل بھی باطل ہے کیا مین تمھارے لیئے خداوند عالم کے سوا اور کوئی خدا تلاش کرون حالانکہ اوسنے
تمام اہل عالم پر تمکو فضیلت دی ہے۔ ابن بابویہ رح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب بنی اسرائیل
نے دریا سے عبور کیا اوسوقت موسیٰ سے کہا ہم کس قوت و اسباب اور بار برداری سے ارض مقدس
مین پہونچینگے حالانکہ عورتین بچے۔ بڈھے۔ دکھی۔ ماندے لوگ ہمارے ساتھ ہین۔ موسیٰ نے
فرمایا مین گمان نہین کرتا کہ خدا نے کسی گروہ کو دنیا مین تمھارے مانند عطا کیا ہو مثل اوس متاع
و اموال دنیا کے جو تمکو قوم فرعون سے میراث مین دیا ہے اور عنقریب تمھارے سب کامون کو درست
کریگا خدا کو یاد کرو اور اپنے سب کام اوسی کے سپرد کرو کہ وہ تمسے زیادہ تمپر مہربان ہے کہا اے
موسیٰ دعا کرو کہ خدا ہمکو طعام اور لباس اور پانی عطا کرے اور پیادہ چلنے سے نجات دے اور اس
دھوپ مین کوئی سایہ بھی ہمارے لیئے مقرر کرے۔ حق تعالے نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ
مین نے آسمان کو حکم دیا کہ من و سلویٰ انکے لیئے برسائے اور ہوا کو حکم دیا کہ سلوا انکے لیئے بریان کر دے

اور پتھر کو حکم دیا کہ انکے لیئے پانی جاری کرے اور ابر کو حکم دیا کہ انکا سائبان ہو جائے اور انکے لباس کو انکا مسخر کیا کہ انکا قد جسقدر بلند ہوتا جائے وہ لباس بھی دراز ہوتا جائے۔ بعد اسکے حضرت موسیٰ اونکو ہمراہ لیکر ارض مقدس کیطرف روانہ ہوئے۔ یعنی فلسطین جو ملک شام مین واقع ہے اور اوس شہر کو اسلیئے مقدس فرمایا کہ حضرت یعقوبؑ وہان پیدا ہوئے اور اسحق و یوسفؑ کا مسکن بھی وہی تھا اور سبکو رحلت کرنے کے بعد وہین لیجا کر دفن کیا۔ اور حضرت امام حسن عسکریؑ کی تفسیر مین مذکور ہے۔ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ یعنے اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو جبکہ ہمنے ابر کا تمپر سایہ کیا جسوقت کہ تم تیہ مین تھے تاکہ آفتاب کی گرمی اور چاند کی سردی سے تمکو محفوظ رکھے وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ اور ہمنے من کو تمپر نازل کیا یعنے ترنجبین کو جو اونکے درختون پر جمع ہوتی تھی۔ اور اوسکو اپنے کھانے کے لیئے جمع کرتے تھے۔ اور سلویٰ کو۔ وہ ایک مرغ آسمانی تھا جسکا گوشت تمام طیور کے گوشت سے عمدہ تھا۔ حق تعالی اون طائرون کو اونکے لیئے بھیجتا تھا اور یہ لوگ بمشقت و محنت شکار کرتے اور کھاتے تھے پھر خدا نے اونسے کہا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ یعنی چیز ہائے پاکیزہ جو مین نے تمکو عطا کین ہین اونکو کھاؤ اور میری نعمت کا شکر ادا کرو اور اون بزرگوارون کی تعظیم کرو اور اونکو بزرگ قرار دو جنکو مین نے بزرگ کیا ہے اور اونکی ولایت کا عہد تمسے لیا ہے یعنے حضرت محمدؐ و آل محمدؐ۔ وَمَا ظَلَمُونَا اون لوگون نے ہمپر ستم نہین کیا جبکہ اوس چیز کو بدل دیا جو ہمنے اونسے کہا تھا اور اوس عہد کو وفا نہ کیا جو ان بزرگوارون کے بارہ مین اونسے لیا تھا اسلیئے کہ کافرون کا کفر ہماری بادشاہی کو ضرر نہین پہونچا سکتا جیسا کہ مومنون کا ایمان ہماری سلطنت زیادہ نہین کرتا وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ولیکن اپنے نفسون پر ستم کرتے تھے بسبب کافر ہونے اور اون چیزون کے بدل دینے کی جو ہمنے اونسے کہا تھا وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ امام علیہ السلام نے فرمایا یعنے اے بنی اسرائیل اوسوقت کو یاد کرو جبکہ ہمنے تمھارے باپ دادا سے کہا کہ اس شہر مین داخل ہو یعنے اریحا مین جو ملک شام مین واقع ہے اور یہ حال اوسوقت کا ہے جبکہ تیہ سے باہر نکلے تھے فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا اور اس شہر مین جہان چاہو روزی فراخ و بے تعب کھاؤ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا اور دروازہ شہر مین سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو فرمایا حق تعالے نے دروازہ شہر پر حضرت محمدؐ و علی ابن ابیطالبؑ کی صورتین انکے لیئے ممثل کی تھین اور حکم دیا تھا کہ از روئے تعظیم انکو سجدہ کرو اور انکی بیعت و محبت کی تجدید کرکے اونکی ولایت کے عہد و پیمان اور اونکی فضیلت کے اعتقاد کو یاد کرو جو کہ خدا نے تمسے لیا ہے۔ وَقُولُوا حِطَّةٌ یعنے

ہو کہ یہ ہمارا سجدہ جو خدا کی عبادت اور حضرت محمدؐ و علیؑ کی مثالون کی تعظیم کے لیے ہے اور اونکی ولایت کا اعتقاد یہ دونون گناہ کے کم کرنے والے اور سیئات کے محو کر دینے والے ہین۔ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ تاکہ ہم تمھارے لیے تمھارے گناہ گذشتہ بخشدین۔ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ اور بہت جلد ہم نیک کردارون کا ثواب زیادہ کرینگے۔ یعنی اون لوگون کا جنھون نے یہ عمل کیا ہے اور پیشتر اون سے کوئی گناہ صادر نہین ہوا پس اس عمل کے سبب ہم اونکے درجہ و ثواب کو زیادہ کرینگے فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ پس اون لوگون نے جنھون نے اپنے نفسون پر ستم کیا تھا ایک قول اوس قول کے سوا بدل دیا جو اونسے کہا گیا تھا۔ فرمایا یعنے جیسا کہ حق تعالیٰ نے اونکو حکم دیا تھا سجدہ نہین کیا اور جو کچھ کہ خدا نے فرمایا تھا وہ نہ کہا بلکہ دروازے کی جانب پیٹھ پھیر دی اور استطح پیٹھ پھیرے ہوئے داخل ہوئے اور داخل ہونے کے وقت سجدہ بھی نہ کیا اور کہا اسقدر بلند دروازے مین خم ہو کر داخل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ موسیٰ اور یوشعؑ ہمسے کب تک ہنسی ٹھٹھا کرینگے اور ہمسے امور باطلہ کیلیے سجدہ کرائینگے۔ اور داخل ہونے کے وقت حِطَّةٌ کے عوض حنطا سمقانا کہا یعنے گندم سرخ جو ہمارا قوت ہے ہمارے لیے اس گفتار و کردار سے بہتر ہے فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ پس اون لوگون پر جنھون نے ستم کیا تھا یعنے وہ قول بدل دیا تھا جو اونسے کہا گیا تھا اور ولایت حضرت محمدؐ و علی ابن ابیطالبؑ اور اونکے آل اطہار کو قبول نہ کیا تھا یعنے ایک عذاب آسمان سے نازل کیا اونکے فسق کے سبب۔ اور جو عذاب اونپر نازل ہوا یہ تھا کہ ایک روز کم سے کم ایک لاکھ بیس ہزار آدمی اونمین سے طاعون کے سبب ہلاک ہوئے اور جو لوگ ہلاک ہوئے وہ ایسے تھے کہ انکو خدا جانتا تھا کہ کبھی ایمان نہ لائینگے اور توبہ نہ کرینگے اور جسکو خدا جانتا تھا کہ یہ توبہ کریگا یا اوسکے صلب سے کوئی فرزند ایسا پیدا ہوگا جو خدا کی یگانگی پرستش کریگا اور حضرت محمدؐ پر ایمان لائیگا اور علی ابن ابیطالبؑ کی ولایت کا قائل ہوگا اوسپر وہ عذاب نازل نہوا پھر حق تعالے نے فرمایا وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ یعنے اے بنی اسرائیل اوس وقت کو یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا جسوقت کہ وہ تیہ مین پیاسے ہوئے اور گریہ و فریاد کرتے ہوئے حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور کہا ہم تشنگی کے سبب ہلاک ہوتے ہین۔ موسیٰ نے کہا خداوندا بحق محمدؐ سید انبیا و بحق علیؑ سید اوصیا و بحق فاطمہؑ سیدۂ نسا و بحق حسنؑ بہترین اولیا و بحق حسینؑ افضل شہدا و بحق انکی عترت و خلفا کے جو بہترین اولیا و اتقیا ہین مین تجھے قسم دیتا ہون کہ بنی اسرائیل کو جو تیرے بندے ہین پانی عطا فرما۔ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ پس خدا نے وحی نازل کی اے موسیٰ اپنا عصا پتھر پر مارو فَانْفَجَرَتْ

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا جب عصا پتھر پر مارا اوس سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہوئے قَدْ عَلِمَ
كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ فرمایا یعنے اسباط و اولاد یعقوبؑ کے ہر ایک قبیلے نے اپنے پانی پینے کا مقام
پہچانا تاکہ دوسرے قبیلہ وسیط سے پانی کے لیئے مزاحمت و نزاع نکریں۔ پھر خدا نے بنی اسرائیل سے
خطاب کیا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ یعنی وہ رزق کھاؤ اور پیو جو خدا نے تمکو عطا فرمایا ہے
وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ اور درحالیکہ تم مفسد و عاصی ہو زمین پر سعی نکرو وَاِذْ قُلْتُمْ
يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فرمایا۔ یعنے اوسوقت کو یاد کرو جبکہ تمھارے باپ دادا نے
جو حضرت موسیٰؑ کے عہد میں تھے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ہم ایک قسم کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے۔ یعنی
من و سلویٰ پر۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اسکے سوا اور اقسام طعام ہمکو ملیں فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا
مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ یعنی پس اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمارے لیئے وہ چیزیں ظاہر کرے جنکو زمین سے
اوگاتا ہے مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا از قبیل سبزی ہائے زمین اور اوسکے کھیار
و لہسن و عدس و پیاز کے قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ موسیٰ نے کہا کیا
تم چاہتے ہو کہ جو چیز بہتر ہے وہ تمسے لے لیں اور جو چیز کہ زبون تر ہے وہ تمکو دیدیں اِهْبِطُوْا مِصْرًا
فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ پس نازل ہو۔ یعنی تیہ سے باہر نکلو۔ اور کسی شہر میں جاؤ وہاں وہ چیزیں تمکو
حاصل ہونگی جنکا سوال کیا ہے۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول
ہے وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا فرمایا یہ حال اوسوقت کا ہے جبکہ موسیٰؑ تیہ سے باہر نکل کر کسی شہر میں داخل
ہوئے۔ بنی اسرائیل سے کوئی گناہ صادر ہوا تھا حق تعالےٰ نے چاہا کہ اگر وہ توبہ کریں اوسکو قبول کرے
اور انکو اوس گناہ سے نجات دے اسلیئے اونسے کہا کہ جب شہر کے دروازے پر پہونچو سجدہ کرو اور حِطَّةٌ
کہو تاکہ تمھارے گناہ حط اور زائل ہوں جو نیک کردار تھے اونھوں نے اوسپر عمل کیا اور اونکی توبہ قبول
ہوئی اور جو لوگ ظالم و ستمگار تھے اونھوں نے بعوض حِطَّةٌ کے حِنْطَةٌ حَمْرَآءُ یعنی گندم سرخ
طلب کیا اور اونپر عذاب نازل ہوا۔ اور احادیث معتبرہ میں خاصہ و عامہ سے منقول ہے کہ حضرت
رسولخدا نے فرمایا کہ میری اہلبیت کی مثل اس امت میں بنی اسرائیل کے باب حطہ کے مانند ہے۔ جسطرح
کہ بنی اسرائیل میں سے جو کوئی از روے تواضع و انقیاد اوس دروازے میں داخل ہوا اوسنے
نجات پائی اور جسنے ایسا نکیا اور تکبر کے سبب خدا کی فرمانبرداری نکی وہ ہلاک ہوا۔ اسیطرح اس
امت میں بھی جو کوئی اہلبیت کی ولایت میں از روے تسلیم و انقیاد داخل ہوا اور اونکی امامت کا اعتقاد
رکھکر اونکی پیروی اختیار کرے اور اونکو اپنی نجات کا وسیلہ قرار دے وہ شخص نجات پائیگا اور جو کوئی

انکی اطاعت سے تکبر کرے اور اہل باطل کا طالب ہو جیسا کہ بنی اسرائیل نے گندم سُرخ طلب کیا تھا وہ
شخص ہلاک ہوگا۔ اور حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہو کہ قبل طلوع آفتاب سونا شوم و
نحس ہو رنگ کو زرد اور آدمی کو روزی سے محروم رکھتا ہو بدرستیکہ حق تعالیٰ خلائق کی روزی کو طلوع صبح
سے طلوع آفتاب تک تقسیم کرتا ہو اور بنی اسرائیل کے واسطے بھی من وسلویٰ طلوع صبح سے طلوع آفتاب
تک نازل ہوتا تھا جو کوئی اوسوقت جاگتا نہ رہتا اوسکا حصہ اوس دن نازل نہوتا جب وہ بیدار ہوتا
اور اپنا حصہ نہ پاتا دوسرون سے سوال کرنے کا محتاج ہوتا۔ اور بسندہائے معتبر حضرت امام محمد باقرؑ
اور امام جعفر صادقؑ سے منقول ہو کہ جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام مکہ مین ظاہر ہونگے اور کوفہ کا
ارادہ کرینگے حضرت کا منادی حضرت کے اصحاب مین ندا کریگا کہ کوئی شخص توشہ اور پانی اپنے ہمراہ نہ لے
اور آنحضرت سنگ حضرت موسیٰؑ کو جو ایک اونٹ پر لادا جاتا ہو اپنے ہمراہ لیجائینگے اور جہان منزل و مقام
کرینگے اوس پتھر سے ایک چشمہ جاری ہوگا جسکے پانی پینے سے گرسنہ سیر اور تشنہ سیراب ہو جائیگا اور اوسکا
توشہ بھی ہوگا تا اینکہ آنحضرت نجف اشرف مین پہونچینگے۔ مؤلف فرماتے ہین مفسرون نے اس بارہ
مین اختلاف کیا ہو کہ ارض مقدس کونسا مقام ہو بعضون نے بیت المقدس کہا ہو۔ بعضے دمشق اور فلسطین
شام کہتے ہین۔ بعضون کا قول ہو کہ زمین طور اور اوسکے گرد و نواح سے مراد ہو۔ اور اس بارہ مین حدیثین
پیشتر مذکور ہو چکین۔ اور اس باب مین بھی اختلاف ہے کہ آیا حضرت موسیٰؑ ارض مقدس مین داخل
ہوئے یا نہین۔ معتبر حدیثون سے ظاہر ہوتا ہو کہ موسیٰؑ نے تیہ مین رحلت فرمائی اور یوشع وصی آنحضرت
اپنے ہمراہ بنی اسرائیل کو تیہ سے ارض مقدس کیطرف لیگئے جیسا کہ بعد اسکے مذکور ہوگا۔ اور اس بارہ
مین بھی اختلاف ہو کہ باب حطہ تیہ مین تھا یا بیرون تیہ۔ اکثر کا اعتقاد یہ ہو کہ تیہ سے باہر نکلنے کے بعد
بنی اسرائیل مامور ہوئے کہ درگاہ بیت المقدس یا دروازہ شہر اریحا مین اسطرح داخل ہون اور ر
بنابر اس قول کے ضرور ہو کہ موسیٰؑ اونکے ہمراہ نہ رہے ہون۔ اور بعضون نے کہا ہو کہ حضرت موسیٰؑ نے
تیہ مین ایک قبہ بنایا تھا جسکی طرف نماز پڑھا کرتے تھے اور حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ
از روے تواضع اوس قبہ کے دروازے سے خم ہو کر داخل ہون اور گناہون کی مغفرت طلب کرین
پس اس صورت مین سجدہ سے رکوع مراد ہوگی۔ اور بعضون نے کہا ہو کہ سجدہ سے خضوع و شکستگی و تواضع
مراد ہو۔ اور بعضون نے کہا ہو کہ مراد یہ ہو کہ داخل ہونے کے بعد سجدہ کرین اور مغفرت کے خواستگار ہون
اور احادیث سابقہ سے ان وجوہ کے درمیان ترجیح ظاہر ہوتی ہو۔ اور ثعلبی نے کتاب عرائس مین
روایت کی ہو کہ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ سے وعدہ کیا کہ اونکے اور اونکی قوم کے رہنے کے لیے ارض مقدس

شام اونکو عطا فرمائے گا۔ اوسوقت شام مین عمالقہ رہتے تھے۔ اور حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے یہ
وعدہ بھی کیا تھا کہ عمالقہ کو ہلاک کر کے ملک شام بنی اسرائیل کا مسکن قرار دیگا۔ جب بنی اسرائیل
فرعون کے غرق ہونے کے بعد شہر مصر مین پھر آئے خدا نے اونکو حکم دیا کہ اریحا کیطرف روانہ ہون
یہ ایک شہر ہے جو ملک شام مین واقع ہے۔ اور فرمایا کہ مین نے ایسا مقدر کیا ہے کہ وہ تمھارا محل قرار ہوگا
اب تم یہان سے روانہ ہو اور عمالقہ سے جنگ کرو اور شہر اریحا کو اپنے تصرف مین لاؤ۔ اور موسیٰ کو حکم
دیا کہ اپنی قوم مین بارہ نقیب مقرر کرین یعنے ہر ایک سبط مین ایک نقیب اونکا سرگروہ ہو۔ بنی اسرائیل
نے کہا جب تک کہ عمالقہ کا حال ہمکو معلوم نہو گا ہم اونسے جنگ کرنے نہ جائینگے۔ موسیٰ نے حکم دیا کہ وہی
بارہ نقیب جائین اور اونکا حال دریافت کر کے بنی اسرائیل کو خبر دین۔ یہ لوگ جب اریحا کے قریب
پہونچے جباروں مین سے ایک شخص نے جسکا نام عوج بن عناق تھا انکو دیکھا۔ روایت کی ہے کہ اوسکے
قد کی درازی تینتیس ہزار تین سو گز تھی مچھلی کو تہ دریا سے پکڑتا اور چشمۂ آفتاب کی گرمی سے بریان کر کے
کھاتا تھا۔ نوحؑ کے طوفان کا پانی اوسکے زانو تک پہونچا تھا اور اوسکی عمر تین ہزار سال کی تھی اوسکی مان
عناق حضرت آدم کی دختر تھی۔ بیان کرتے ہین کہ وہ کسی پہاڑ سے ایک پتھر بقدر لشکر گاہ موسیٰ جدا کر کے
لایا اسلئے کہ اونکے لشکر پر پھینکے۔ حق تعالیٰ نے ہدہد کو حکم دیا اوسنے اوس پتھر مین سوراخ کیا اور وہ
پتھر اوسکی گردن مین طوق کی مانند اوترآیا وہ اوسکی گرانی سے زمین پر گرا اوسوقت حضرت موسیٰ اوسکے
قتل کرنے کو آئے حضرت موسیٰ کے قد کی درازی دس گز اور اونکے عصا کا طول بھی دس گز تھا اور دس
ہی گز زمین سے جست کر کے عصا کو عوج بن عناق کی پنڈلی پر مارا اور وہ اوسی ضرب سے ہلاک ہوا۔
عوج نے جب بنی اسرائیل کے نقیبون کو دیکھا اونکو اوٹھا کر اپنے دامن مین رکھ لیا اور اپنی زوجہ کے
روبرو لیجا کر اونکو زمین پر رکھ دیا اور کہا یہ لوگ ہمسے جنگ کرنا چاہتے ہین۔ بعد اسکے چاہا کہ انکو پامال
کردے مگر اوسکی زوجہ نے کہا انکو چھوڑ دے کہ اپنی قوم مین پھر جائین اور تیرا حال اونسے بیان کرین
بنی اسرائیل کے نقیب اوس شہر مین ہر طرف پھرے اور اونکے تمام حالات دریافت کئے۔ اونکے انگور کا
ایک خوشہ بنی اسرائیل کے پانچ آدمی بمشکل اوٹھا سکتے تھے۔ اور اونکے انار کے آدھے پوست مین چار
آدمی بیٹھ سکتے تھے۔ جب بنی اسرائیل کے نقیبون نے وہان سے مراجعت کی باہم مشورہ کیا کہ اگر ہم
اس حال کو جیسا کہ دیکھا ہے بنی اسرائیل سے بیان کرینگے وہ لوگ حضرت موسیٰ کی رسالت اور اونکے
قول مین شک کرینگے اور کافر ہو جائینگے ہمکو لازم ہے کہ یہ حال سب سے پوشیدہ رکھین اور حضرت موسیٰ
وہارونؑ سے بیان کرین کہ وہ جسطرح مناسب جانین اسکی تدبیر کرین۔ پھر اس بارہ مین باہم عہد

وپیمان بھی کیا۔ بنی اسرائیل کے نقیب چالیس روز کے بعد حضرت موسیٰ کی خدمت مین پہونچے اور جو
حال دیکھا تھا بیان کیا۔ مگر بنی اسرائیل کے نقیبون نے اپنے عہد وپیمان پر وفا نکی۔ اور ہر شخص نے
اپنے سبط اور اپنے عزیز واقارب سے عمالقہ کا حال کہدیا اور اونکی جنگ سے خوف کرنے کی تاکید کی
مگر یوشع بن نون اور کالب بن یوحنا اپنے عہد وپیمان پر باقی رہے۔ مریم خواہر موسیٰ کالب بن یوحنا
کی زوجہ تھی۔ جب یہ خبر بنی اسرائیل مین شائع ہوئی سب نے فریاد وزاری شروع کی اور کہا ہم کاش
شہر مصر مین ہلاک ہوجاتے یا اس جنگل مین ہلاک ہوجائین۔ ہم اوس شہر مین ہرگز داخل نہونگے
کہ مبادا ہمارے اموال اور زن وفرزند کو عمالقہ لوٹ لیجائین۔ پھر باہم مشورہ کرنے لگے کہ کسی کو
اپنا سردار وسرگروہ مقرر کرکے مصر کیطرف پھر جائین۔ موسیٰ نے ہرچند اونکو پند ونصیحت کی اور سمجھایا
کہ خدا نے جسطرح قوم فرعون پر تمکو غالب کیا ہے اوسیطرح عمالقہ پر بھی غالب کریگا۔ خدا نے فتح ونصرت کا
وعدہ کیا ہے اور اوسکا وعدہ کبھی خلاف نہین ہوتا۔ بنی اسرائیل نے قبول نہ کیا اور مصر کیطرف مراجعت
کرنا چاہا اوسوقت یوشع وکالب نے اپنے گریبان چاک کیے اور کہا خدا سے ڈرو اور جبارون کے شہر مین
داخل ہو جب تم اونکے شہر مین داخل ہوگے بہ نصرت الٰہی غالب ہوگے اور سمجھے اونکا بخوبی امتحان
کیا ہے اگرچہ اونکے بدن قوی ہین مگر اونکے دل ضعیف ہین تم اونسے نہ ڈرو اور خدا پر توکل کرو۔
بنی اسرائیل نے اونکا قول بھی قبول نکیا اور چاہا کہ اونکو سنگسار کرین اور حضرت موسیٰ سے کہا ہم اس
شہر مین ہرگز داخل نہونگے تم اپنے پروردگار کے ہمراہ جاؤ اور اونسے جنگ کرو ہم اس مقام سے
حرکت نہین کرتے۔ اوسوقت موسیٰ غضبناک ہوئے اور اونپر نفرین کی اور کہا اے پروردگار مین
مالک نہین ہون مگر اپنے نفس اور اپنے بھائی کا۔ تبس میرے اور فاسقون کے درمیان جدائی ڈالدے
ناگاہ قبۃ الزمر کے دروازے پر ایک ابر ظاہر ہوا اور خدا نے موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ یہ لوگ
کب تک میری معصیت کرینگے اور میری آیات سے منکر رہین گے مین اب سبکو ہلاک کرتا ہون اور
تمھارے لیئے دوسری قوم انسے قوی تر اور بکثرت عطا کرتا ہون۔ موسیٰ نے کہا خداوندا اگر تو ان سبکو
ایکبار ہلاک کریگا اور دوسرے گروہون کو جب یہ حال معلوم ہوگا وہ سب کہین گے کہ موسیٰ نے انکو اسواسطے
ہلاک کیا کہ ارض مقدس مین داخل نکر سکا خداوندا تیرا صبر طولانی اور تیری نعمت فراوان ہے اور تو
گناہون کا بخشنے والا ہے تو باپ کے لیئے فرزندون کی اور فرزندون کے لیئے باپ کی حفاظت کرتا ہے پس
انکو بخش دے اور اس جنگل مین انکو ہلاک نکر۔ خدا نے وحی نازل فرمائی کہ تمھاری دعا کے سبب
انکے گناہ عفو کیے مگر اسلیئے کہ تمنے انکو فاسق کہا اور انپر نفرین کی مین قسم کھاتا ہون کہ یوشع وکالب کے

سوا ارض مقدس مین داخل ہونا انپر حرام کیا۔ اور چالیس برس تک اس جنگل مین انکو حیران رکھونگا اون چالیس دن کے عوض جنمین عمالقہ کے احوال کی تجسس کرتے رہے اور میرے حکم کی تعمیل مین تاخیر کی اور یہ سب اسی جنگل مین ہلاک ہونگے اور انکے فرزند ارض مقدس مین جائینگے۔ پھر خدا نے اوس تیہ مین ایک ابر انکے بالائے سر بھیجا جو ابر مثل ابر باران نہ تھا بلکہ اوس سے زیادہ تر باریک اور زیادہ ٹھنڈا اور عمدہ تھا اور ہمیشہ انکے بالائے سر رہتا تھا اور یہ لوگ جہان جاتے وہ ابر بھی انکے ساتھ حرکت کرتا تھا اور آفتاب کی گرمی سے انکو محفوظ رکھتا تھا۔ اور انکے لئے ایک عمود نور پیدا کیا کہ شبہائے تاریک مین ماہتاب کے عوض اوسکی روشنی ظاہر ہوتی تھی اور انکے کھانے کے لئے من کو نازل فرمایا۔ اس بارہ مین اختلاف ہے بعضون نے کہا ہے کہ من ایک قسم کا گوند تھا جو انکے درختون پر جمتا تھا اور اوسکی شیرینی مثل شہد تھی۔ اور بعضے کہتے ہین کہ ترنجبین تھی۔ بعضون نے شہد اور بعضون نے نان تنک یعنی چپاتیان کہی ہین بعضون کا قول ہے کہ ایک قسم کا گاڑھا عرق تھا۔ بہرحال وہ رات کو برف کے مانند آسمان سے برستا تھا۔ بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا شیرینی نے ہمکو ہلاک کیا دعا کرو کہ خدا ہمکو گوشت عطا فرمائے خدا نے اوسوقت انکے لئے سلوٰی نازل کیا۔ اس بارہ مین بھی اختلاف ہے۔ اکثرون کا قول ہے کہ وہ ایک طائر سمانی کی شبیہ تھا۔ سمانی ایک طائر آبی کو کہتے ہین۔ بعضون نے کہا ہے لال لال جانور تھے جو کہ آسمان سے اونکے لئے بقدر ایک میل راہ کے برستے تھے اور اونکا انبار ایک نیزہ بلند کے برابر ہوتا تھا۔ بعضون کا قول ہے کہ بچہ ہائے کبوتر تھے جنکے بال و پر صاف کئے ہوئے اور بھنے ہوئے تھے اونکو ہوا بنی اسرائیل کیطرف لاتی تھی۔ بعضے کہتے ہین کہ وہ طیور خود بخود دوڑ کر آتے تھے اور بنی اسرائیل اونکو شکار کرتے تھے وہ طیور اوس طائر کے مانند تھے جو ملک ہند مین ہوتا ہے اور کنجشک سے بڑا ہے بعضون نے کہا ہے کہ سلوٰی سے عسل مراد ہے۔ بنی اسرائیل کا ہر ایک شخص اپنے لئے ایک دن اور ایک رات کی غذا جمع کرتا تھا اور جمعہ کے دن دو روز اور دو شب کی غذا جمع کرتے تھے اسلئے کہ روز شنبہ وہ طائر اونکے لئے نہین آتے تھے۔ جو شخص اس مقدار سے زیادہ جمع کرتا تھا اوسمین کیڑے پڑکر اوسکو فاسد کر دیتے اور دوسرے دن اوسکی روزی مقررہ بھی موقوف ہو جاتی۔ جیسا کہ اس امت سے جو شخص روزی حرام اخذ کرتا ہے وہ روزی حلال سے بھی جو خدا نے اوسکے لئے مقدر کی تھی محروم رہتا ہے جب بنی اسرائیل نے پانی طلب کیا موسیٰ نے اپنا عصا پتھر پر مارا اوس سے بارہ نہرین بڑی بڑی ظاہر ہوئین اور ہر ایک سبط کیطرف ایک نہر جاری ہوئی۔ جب بنی اسرائیل نے لباس طلب کیا خدا نے اوسی لباس کو جو پہنے تھے نیا کر دیا اور کبھی کہنہ نہوتا بلکہ ہر روز زیادہ تر صاف اور عمدہ ہوتا تھا اور اونکے فرزند لباس

پیچھے جو بچے پیدا ہوتے تھے اور جسقدر اطفال بڑھتے تھے وہ لباس بھی بڑھتا جاتا تھا صحرائے تیہ کا عرض بعضون نے
سولہ فرسخ اور بعضون نے نو فرسخ اور بعضون نے چھ فرسخ کہا ہو۔ اور ثعلبی نے وہب بن منبہ سے روایت
کی ہو کہ حق تعالی نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ بنی اسرائیل کی نماز جماعت کے لیئے ایک مسجد بناؤ
اور بیت المقدس کو بھی توریت اور تابوت سکینہ رکھنے کے لیئے تیار کرو اور بنی اسرائیل کی قربانی کے لیئے
بھی قبہ ہائے متعدد بناؤ اور اوس مسجد کے پردے سلواؤ۔ اون پردون کا ابرا استر قربانی کی کھالون کا
ہو اور بند قربانی کے بالون سے ہون۔ اوس بند کو زن حائض نہ کاتے اور اوس پوست کو مرد جنب
صاف نکرے۔ مسجد کے لیئے تانبے کے کھمبے بنائے جائین جنکا طول چالیس گز ہو اور اوسکے بارہ حصے
ہون ہر ایک حصہ کو ایک ایک سبط کے لوگ اوٹھائین۔ اور وہ پردے چھ سو گز کے ہون۔ سات
قبے قائم کیے جائین جنمین چھ قبے قربانی کے لیئے مخصوص ہون۔ وہ قبے ستونہائے نقرہ پر نصب کیے
جائین اور طلا و نقرہ سے اونمین روشندان ہون۔ ہر ایک ستون کا طول چالیس گز ہو اور ان قبون
پر چار پردے ڈالے جائین۔ سبکے نیچے سُندس سبز کا پردہ اور دوسرا ارغوانی اور تیسرا دیبا کا اور چوتھا
پوست قربانی کا ہو کہ گرد و غبار اور باران سے اون پردون کی حفاظت کرے اون پردون کے بند
قربانی کے بالون سے ہون۔ اونکی وسعت چالیس گز کی ہو اور اونکے درمیان خوانہائے مربع نقرئی
نصب ہون کہ قربانی کو اونپر رکھین۔ ہر ایک خوان کا طول چار گز اور عرض ایک گز ہو۔ ہر خوان کے
نیچے چار نقرئی پائے لگائے جائین اور ہر ایک پائے کا طول تین گز ہو اسلیئے کہ جو کوئی اون خوانون سے
کوئی چیز اوٹھانا چاہے کھڑے ہو کر اوٹھائے۔ اور حکم دیا کہ بیت المقدس کو جو ساتوان قبہ ہو طلائی
ستون پر نصب کرو جسکا طول ستر گز ہو اور وہ شبکۂ طلا پر رکھا جائے جسکا طول بھی ستر گز ہو جسمین
وہ ہر قسم کے جواہر سے مرصع کیا جائے اور قبہ کے نیچے روشندانون مین طلائی و نقرئی یعنے گنگا جمنی
جالیان لگائی جائین۔ اوسکی طنابین قربانی کے بالون سے بنائین مگر طنابون کا رنگ مختلف ہو یعنے
سرخ و سبز و زرد۔ اوسپر سات پردے ڈالین سبکے نیچے کا پردہ حریر گندہ سبز کا اور دوسرا ارغوانی
بعد اسکے پردہائے حریر و دیبائے سفید و زرد و ملون یعنے رنگ برنگ (جسکو محاورۂ ہند مین چھاپی
کے پردے کہتے ہین) اور ساتوان پردہ جو سبکے اوپر رہیگا پوست قربانی کا ہو کہ باران و رطوبت سے
تمام پردون کی حفاظت کرے۔ پھر حکم دیا کہ اوسکو ستر گز وسیع رکھین اور اوس قبہ کا فرش حریر سرخ
کا بنائین۔ اور اوس قبہ مین تابوت میثاق کے لیئے ایک صندوق طلائی جڑاؤ جواہر کا نصب کرین
اوس صندوق کے پائے طلائی ہون۔ طول نو گز اور عرض چار گز اور بلندی اوسکی قامت موسیٰ

کے برابر ہو۔ اوس قبہ کے چار دروازے بنائین کہ ایک دروازے سے ملائکہ اور دوسرے سے موسیٰؑ
اور تیسرے سے ہارون اور چوتھے سے فرزندان ہارون داخل ہون۔ اور ہمیشہ فرزندان ہارون اوس
قبہ کے متولی رہین اور صندوق کی حفاظت اونھین سے متعلق رہے۔ اور خدا نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا
کہ بنی اسرائیل میں ہر جو شخص کہ بالغ ہوا ہو اوس سے ایک مثقال طلا لیکر بیت المقدس مین صرف کرو اور
اس سے زیادہ جسقدر ضرورت ہو اون اموال سے جو کہ فرعون و قوم فرعون سے حاصل ہوئے ہین
لیکر جمع کرو۔ حضرت موسیٰؑ نے خدا کے حکم کے مطابق عمل کیا اور اون بنی اسرائیل کی تعداد جنسے طلا اور
مال و اسباب لیکر جمع کیا تھا چھ لاکھ سات سو اسی تھے۔ پھر خدا نے حضرت موسیٰؑ پر وحی نازل فرمائی
کہ مین ایک آتش آسمان سے نازل کرتا ہون جسمین نہ دھوان ہو اور نہ کسی چیز کو جلائے اور نہ کبھی
بجھے تاکہ جو قربانی قبول ہو اوسکو کھا جائے اور بیت المقدس کی قندیلین اوس سے روشن ہون۔
وہ قندیلین طلائی تھین اور طلائی زنجیرون مین جنکو یاقوت و مروارید اور انواع جواہر سے مرصع
کیا تھا لٹکتی تھین۔ پھر حکم دیا کہ اوس مکان مین ایک بڑا پتھر رکھین اور وہ پتھر بیچ سے خالی کیا جائے
اسلئے کہ جو آتش آسمان سے نازل ہوگی وہ اوسمین رہیگی۔ موسیٰؑ نے ہارون کو طلب کیا اور اونسے
کہا خدا نے اوس آتش کا مجھے متولی کیا ہے جو بیت المقدس کی قندیلین روشن کرنے اور اون قربانیون کے
کھانے کے لیے جو کہ قبول ہونگی آسمان سے نازل ہوگی اور مجھے اوس گھر کی حفاظت و نگہبانی کے لیے
وصیت کی ہے اور مین تمکو برگزیدہ کرتا ہون اور اون امور کی وصیت تمکو سپرد کرتا ہون۔ ہارون نے
اپنے دونون فرزندون شبر و شبیر کو بلا کر اونسے کہا خدا نے موسیٰؑ کو ایک امر کے لیے اختیار کیا اور اوسکی
وصیت اونسے کی پھر موسیٰؑ نے اوس امر کے لیے مجھے اختیار کیا اور مجھسے وصیت کی اب مین تمکو اختیار
کرتا ہون اور تمسے وصیت کرتا ہون بعد اسکے بیت المقدس اور تابوت اور آتش آسمانی کی تولیت و
حفاظت اولاد ہارون سے متعلق رہی۔ مؤلف فرماتے ہین۔ اگرچہ ثعلبی کی روایت چندان محل
اعتماد نہین مگر اسلئے ہمنے ذکر کیا کہ غرائب امور پر مشتمل تھی بلکہ غرض اصلی یہ ہے کہ اہل بصیرت پر ظاہر ہو
کہ بنا بر اس حدیث متواترہ کے جو خاصہ و عامہ مین مشہور ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے حضرت امیر المومنینؑ
سے فرمایا کہ تم نسبت میرے مانند ہارون کے ہو نسبت موسیٰؑ کے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہوگا۔
اور نیز اسوجہ سے کہ طرق عامہ و خاصہ مین بطریق استفاضہ وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے حضرت
امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے نام بھی فرزندان ہارون کے نامون کے مطابق اسلئے زبان عربی مین
ترجمہ کرکے مقرر فرمائے کہ جسطرح بیت المقدس کی تولیت و سرداری جو بنی اسرائیل کا قبلہ اور بیت الشرف

تھا اور تابوت کی حفاظت جو اونکے علوم آسمانی کا مخزن تھا اور آتش آسمانی کی حفاظت جو معیار ردّ و
قبول اعمال بنی اسرائیل تھی ثعلبی کی روایت کے مطابق جو اکابر مفسران و محدثان اہلسنت سو ہے
ہارون اور اولاد ہارون سے متعلق تھی اوسی طرح لازم ہے کہ اس امت مین بھی کعبۂ صوری و معنوی
کی ولایت و حکومت و سرداری اور قرآن مجید اور تمام علوم الٰہی اور آثار انبیا کی حفاظت حضرت
امیر المومنین اور اونکی اولاد اطہار سے متعلق ہو اور یہی بزرگوار محل نزول انوار ربانی اور مخزن علوم
و اسرار فرقانی اور معیار ردّ و قبول اعمال خلق ہوں اور اس امت کی طاعات و عبادات کا قبول
ہونا انکی ولایت و محبت پر منوط و منحصر ہو بلکہ انکا خانۂ ولایت اس امت کا بیت المقدس ہے جسکی شان
مین حق تعالے نے فرمایا ہے۔ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ اور جو اس
گھر مین رہتے ہین اونکی شان مین فرمایا ہے يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ
تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ اور فرمایا ہے إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ
الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا اوس گھر کے سقف و دیوار کو ضعف عقول بنی اسرائیل کے سبب اگر
طلا و نقرہ و جواہر سے مزین کیا تھا اس خانۂ وحی آشیانہ کی سقف و دیوار کو جواہر انوار ربانی و اسرار سبحانی
اور لمعات جلال رحمانی سے آراستہ کیا ہے اور اوسکی قندیلوں کا شیشہ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ سے
تیار کرکے انوار مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ سے روشن کیا ہے اور دست قدرت ربانی نے
شجرۂ مبارکۂ زیتون وادی قدس کو اپنے اوّل رحمت شمال سے فشار دیکر ان قندیلوں کا وہ روغن
نور بخش تیار کیا ہے جو مصداق يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ کا ہوکر اونکے نور کی
زیادتی کا باعث ہوا ہے تاکہ گمرہان ظلمات جہالت کو اشعۂ انوار ہدایت سے بمقتضای يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ
مَنْ يَشَاءُ سرچشمۂ حیات ابدی پر پہونچائین اور اوس خانۂ فیض کاشانہ کی بساتین و اشجار رفیعہ کو شجرۂ
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ سے زینت افزا کرکے کتابت وَأْتُوا الْبُيُوتَ
مِنْ أَبْوَابِهَا اوسکے کتیبۂ عالیہ پر نقش کیا ہے۔ اور اوسکی درگاہ والا جاہ پر ندائے أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ
وَعَلِيٌّ بَابُهَا گم گشتگان وادی حیرت کی رہنمائی کرتی تھی۔ کیا بدبخت ہے وہ اندھا جو ایسی بنائے
رفیع کو نہ دیکھے اور لعنت ہو ایسے بہرے پر جو اس صدائے سود مند کو نہ سنے۔ انشاء اللہ تعالی اس
کلام کا تتمہ کتاب امامت مین مذکور ہوگا اور اس مقام مین محض کنایہ و اشارہ پر اکتفا کی گئی

فصل چہارم

توریت کا نازل ہونا اور بنی اسرائیل کا گوسالہ پرستی اختیار کرنا اور حق تعالے کی رویت کا سوال کرنا

حق تعالے نے سورۂ بقرہ مین فرمایا ہے۔ اے بنی اسرائیل اوس وقت کو یاد کرو جبکہ تمنے موسیٰ سے کہا لَنْ

راتون کا وعدہ کیا پس تم مین سے موسیٰ کے باہر جانے کے بعد تمنے گوسالہ کو اپنا خدا قرار دیا حالانکہ تم ظالم نفسی تھے- اور اوسوقت کو یاد کرو جبکہ ہمنے موسیٰ کو کتاب اور بیان شرایع و احکام عطا کیا شاید کہ تم ہدایت پاؤ- اور اوسوقت کو یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا ای قوم بدرستیکہ گوسالہ پرستی کے سبب تمنے اپنے نفسون پر ستم کیا پس اپنے پیدا کرنے والے کیطرف توبہ کرو- پس اپنے نفسون کو قتل کرو تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک یہی تمھارے لیئے بہتر ہو- پس خدانے توبہ قبول کی بدرستیکہ وہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہو- اور اوسوقت کو یاد کرو جبکہ تمنے کہا ای موسیٰ ہم ہرگز تمپر ایمان نہ لاوینگے جب تک کہ خدا کو ظاہر و ہویدا نہ دیکھین- پس لیا تمکو صاعقہ نے اور تم اوسکی طرف نظر کرتے تھے- پھر ہمنے تمھاری مرگ کے بعد تمکو زندہ کیا شاید کہ شکر کرو- اور اوسوقت کو یاد کرو جبکہ احکام توریت کے مطابق عمل کرنے کے لیئے ہمنے تمسے عہد و پیمان لیا اور ہمنے کوہ طور کو تمھارے بالای سر بلند کیا اور کہا ہمنے کہ لو اوس چیز کو جو ہمنے تمکو عطا کی ہو بقوت دل اور اوسکو یاد رکھو جو اوسمین از قبیل موعظہ و احکام ہو شاید کہ پرہیزگاری اختیار کرو- پس تمنے بعد اسکے پیٹھ پھیری اور عہد و پیمان کو توڑ دیا اور اگر تمپر فضل خدا اور اوسکی رحمت نہوتی ہر آئینہ تم زیان کارون سی ہوتے- پھر حق تعالیٰ نے فرمایا ہے تحقیق کہ موسیٰ بینات و معجزات کے ساتھ تمھاری طرف آئے پس تمنے اونکے بعد گوسالہ کی پرستش کی اور تم ستمگار تھے- اور اوسوقت کو یاد کرو جبکہ ہمنے تمھارے بالاے سر کوہ طور کو بلند کیا اور کہا ہمنے اوس چیز کو لو جو ہمنے تمکو دی ہو بقوت بدن و دل اور سنو اور قبول کرو- تمنے کہا ہمنے سنا اور نافرمانی کی اور اونکے دلون مین گوسالہ پرستی کی محبت اونکے کفر کے سبب زینت دیگئی تھی- ای محمدؐ کہو کہ وہ چیز بہت بری ہو جسکے لیئے تمھارا ایمان تمکو حکم دیتا ہو اگر تم لوگ ایمان رکھتے ہو- اور سورۂ مائدہ مین فرمایا ہو تحقیق کہ خدانے بنی اسرائیل سی عہد و پیمان لیا اور ہمنے اونمین سے بارہ نقیب مبعوث کیئے جو اونکے سرگروہ اور اونکے حال سے مطلع اور اونکے امور کے ضامن رہین- اور خدانے کہا مین تمھارے ساتھ ہون اگر تم نماز کو برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولون پر ایمان لاؤ اور اونکی تعظیم و مدد کرو اور خدا کے لیئے قرض دو قرض نیک اوسکی راہ مین مال صرف کرنے کے ساتھ- البتہ تمھاری گناہ زائل کرونگا اور تمکو ایسے بہشتون مین داخل کرونگا جنکے نیچے نہرین جاری ہین- پس بعد اسکے تم مین سے جو کوئی کافر ہوگا پس وہ راہ راست سے گم ہوا ہو- اور سورۂ اعراف مین فرمایا ہو- ہمنے موسیٰ سے توریت نازل کرنے کے لیئے تیس راتون کا وعدہ کیا اور ہمنے اوسکو اور دس راتون سے پورا کیا پس اونکے پروردگار کی میقات تمام ہوئی جو چالیس راتین تھین- اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سی کہا

کہ میری قوم کے درمیان میرے خلیفہ رہو اور اونکے امور کی اصلاح کرو اور فساد کرنے والون کی پیروی
نکرو - اور جب موسیٰ ہماری میقات اور وعدہ گاہ کے لیئے آئے اور اونسے اونکے پروردگار نے کلام کیا
اور کہا ای پروردگار اپنے کو مجھے دکھا تا کہ تیری طرف نظر کرون - خدا نے کہا تم ہرگز مجھے نہین دیکھ سکتے
ولیکن پہاڑ کیطرف نظر کرو اگر پہاڑ میری تجلی کے سبب اپنی جگہ پر قرار رہیگا تم بھی دیکھ سکوگے -
جب پروردگار نے پہاڑ پر تجلی کی اور اپنے انوار عظمت کو پہاڑ پر ظاہر کیا وہ پہاڑ زمین کے برابر ہو گیا
اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے - جب ہوش مین آئے کہا اس امر سے تیری تنزیہ کرتا ہون کہ تجھکو
دیکھ سکین اور سب سے پہلے مین اس امر پر ایمان لانے والا ہون کہ تجھکو دیکھ نہین سکتے - خدا نے کہا
ای موسیٰ بدرستیکہ مین نے تمکو تمام مخلوقات سے اپنی رسالت کیلئے اور مجھسے کلام کرنے کے لیئے تمکو برگزیدہ
کیا پس اوس چیز کو لو جو مینے توریت سے عطا کی ہے اور شکر کرنے والون سے رہو - اور مینے اونکے لیئے
الواح مین ہر چیز سے ایک نصیحت اور ہر چیز کے حکم کی تفصیل لکھی - پس اونکو قوت و توانائی کیساتھ
لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ اخذ کرین بہترین امور کہ اونمین نیک تر ہین اونپر عمل کرین اور مین بہت جلد
فاسقون کا گھر دکھاؤنگا جہنم مین یا مصر مین یا شام مین - اور فرمایا ہے - قوم موسیٰ نے اونکے کوہ طور کیطرف
جانے کے بعد اپنے زیورون سے ایک گوسالہ کا بدن اخذ کیا جس سے گوسالہ کے مانند ایک صدا
ظاہر ہوتی تھی کیا اون لوگون نے نہ دیکھا کہ وہ اونسے کلام نہین کرتا اور اونکو کسی راہ کی ہدایت
نہین کرتا اور اوس گوسالہ کی بخدائی پرستش کی - اور وہ لوگ اپنے نفسون پر ستم کرنے والے تھے -
پس جب پشیمان ہوئے اور دیکھا کہ گمراہ ہو گئے کہا ای پروردگار اگر تو ہمپر رحم نکریگا اور ہمارے گناہ
نہ بخشیگا ہر آئینہ ہم زیانکارون سے ہونگے اور جب موسیٰ اپنی قوم کیطرف غضبناک و اندوہناک پھرے
کہا تمنے میرے بعد بہت بری خلافت کی - آیا تمنے اپنے پروردگار کے امر مین تعجیل کی - اور توریت کی الواح
کو زمین پر پھینک دیا - اور اپنے بھائی ہارون کا سر تھام کر اپنی طرف کھینچا - ہارون نے کہا ای فرزند مادر
بدرستیکہ قوم نے مجھے ضعیف کیا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کرین - پس دشمنون کو مجھپر شاد نکرو اور مجھے
ستمگارون کے گروہ سے قرار نہ دو - موسیٰ نے کہا ای پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو بخشدے اور
ہمکو اپنی رحمت مین داخل کر اور تو ارحم الراحمین ہے بدرستیکہ اون لوگون نے گوسالہ پرستش کی اور
بہت جلد اونکے پروردگار کا غضب اونپر نازل ہوگا اور خواری ہے زندگانی دنیا مین - اور اسیطرح
ہم افترا کرنے والون کو اور اون لوگون کو جو گناہ کرتے ہین سزا دیتے ہین پس بعد اسکے توبہ کرتے
ہین اور ایمان لاتے ہین بدرستیکہ اسکے بعد تمہارا پروردگار بخشنے والا اور مہربان ہے - اور جب

موسیٰ کا غضب فرو ہوا الواح کو لیا اور اونکی کتاب مین اونکے لیئے ہدایت و رحمت تھی جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہین۔ اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر آدمیون کو ہماری میقات کے لیئے اختیار کیا۔ پس جب انکو زلزلہ نے لیا۔ موسیٰ نے کہا اگر تجھکو منظور ہوتا انکو اور ہمکو پیشتر ہلاک کرچکا ہوتا کیا تو ہمکو اوس فعل کے سبب ہلاک کرتا ہی جو ہمارے احمقون نے کیا ہی۔ یہ نہین ہی مگر تیرا افتتان و امتحان جسکو تو چاہتا ہی اسکے سبب گمراہ کرتا ہی اور جسکو تو چاہتا ہی ہدایت کرتا ہی اور تو ہمارا صاحب اختیار اور ہمارا مددگار ہی پس ہمکو بخشدے اور ہمپر رحم کر اور تو تمام بخشنے والون سے بہتر ہی۔ اور اس دنیا مین ہمارے لیئے حسنہ لکھ یعنی نعمت نیک و بہتر۔ اور ہمارے لیئے آخرت مین بھی۔ ہمنے تیری طرف توبہ کی ہی۔ خدا نے فرمایا کہ مین جسپر چاہتا ہون اپنا عذاب نازل کرتا ہون اور میری رحمت نے تمام چیزون کا احاطہ کیا ہی۔ پس بہت جلد ہم اپنی رحمت اونکے لیئے لکھین گے اور واجب کرینگے جو کہ پرہیزگار ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین اور میری آیتون پر ایمان لاتے ہین۔ روایت کی ہی کہ اس سے حضرت محمد پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ اور اونکے اوصیا و شیعیان اُمّت مراد ہین۔ اور حق تعالیٰ نے پھر فرمایا ہی اوس وقت کو یاد کرو جبکہ ہمنے پہاڑ کو اوکھیڑا اور اونکے بالائے سر ابر کے یا سقف کے مانند بلند کیا اور اون لوگون نے گمان کیا کہ اونپر گریگا۔ اور اونسے کہا گیا کہ لو اور قبول کرو جو کچھ کہ ہمنے تمکو عطا کیا ہی اور جو اوسمین ہی اوسکو یاد رکھو شاید کہ پرہیزگار ہو۔ اور سورۂ طٰہٰ مین فرمایا ہی۔ اے بنی اسرائیل تحقیق کہ ہمنے تمکو تمھارے دشمن سے نجات دی اور ہمنے تمسے وعدہ کیا کہ توریت کو جانب راست کوہ طور نازل کرینگے اور ہمنے من و سلویٰ کو تمپر نازل کیا اور ہمنے کہا پاک چیزون کو کھاؤ جو ہمنے تمکو عطا کی ہین۔ اور ہماری روزی مین طغیان نکرو۔ پس تمپر ہمارا غضب چھا جائیگا اور جسپر کہ ہمارا غضب حلول کرتا ہی پس وہ جہنم مین ڈالا جاتا ہی یا ہلاک ہوتا ہی اور بدرستیکہ مین اوسکا بخشنے والا ہون جو توبہ کرے اور عمل شائستہ بجا لائے اور بولایت ائمہ حق ہدایت پائے۔ اور ہمنے موسیٰ سے کہا تم کسلیئے اپنی قوم سے پیشتر کوہ طور کی طرف آئے۔ کہا وہ میرے پیچھے آتے ہین اور اے پروردگار مین نے تیری طرف تعجیل کی تاکہ تو مجھسے خوشنود ہو۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہمنے تمھاری قوم کا اونمین سے تمھارے باہر آنے کے بعد امتحان کیا اور اونکو سامری نے گمراہ کیا۔ پس موسیٰ اپنی قوم کیطرف خشمناک اور محزون پھرے اور کہا اے قوم کیا میرے پروردگار نے تمسے وعدۂ نیک و بہتر نہین کیا۔ کیا عہدون کو تمپر دراز کیا۔ تمنے چاہا کہ تمھارے پروردگار کا غضب تمپر نازل ہو۔ پس تمنے میرے وعدہ کو خلاف کیا۔ کہا ہمنے تمھارے وعدے کو اپنے اختیار سے خلاف نہین کیا ولیکن ہمنے آل فرعون کے

زیور و زینت کثیر جمع کی تھی۔ پس بھٹے او سکو آگ مین ڈالا اور سامری نے بھی جو کچھ اوسکے پاس تھا ڈالدیا پس اونکے لیے گوسالۂ طلا نکالا جس سے گوسالہ کے مانند ایک صدا ظاہر ہوتی تھی پس کہا یہ تمھارا اور موسیٰ کا خدا ہے۔ پس موسیٰ کو فراموش کیا جو خدا کی ملاقات کے لیے کوہ طور کیطرف گئے تھے۔ کیا اون لوگون نے نہین دیکھا کہ وہ گوسالہ اونکے جواب مین کوئی بات نہ کہہ سکتا تھا اور اونکے لیے کسی ضرر کا مالک تھا نہ کسی نفع کا۔ اور تحقیق کہ ہارونؑ نے اونسے پیشتر کہا کہ تم مفتون ہوے ہو اور گوسالہ کے فریب مین آئے ہو اور بدرستیکہ تمھارا پروردگار خداوند رحمٰن ہے۔ پس میری پیروی اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ کہا ہم اس گوسالہ کی پرستش ترک نہین کرتے جب تک کہ موسیٰ ہماری طرف پھر آئین۔ موسیٰؑ نے کہا ای ہارون جب تمنے دیکھا کہ یہ لوگ گمراہ ہوگئے کون امر تمکو اس سے مانع ہوا کہ کوہ طور کیطرف میرے پاس آؤ کیا تمنے میرے حکم کی نافرمانی کی۔ ہارون نے کہا اے فرزند مادر میرا سر اور میری داڑھی نہ پکڑو۔ مین ڈرا کہ اگر تمھاری طرف آؤن تم یہ کہوگے کہ تو نے بنی اسرائیل کو پراگندہ کیا اور میرے قول کی اطاعت نہ کی پس سامری سے کہا کون امر اسکا باعث ہوا جو تو نے ایسا کیا۔ کہا مین نے جو کچھ دیکھا ان لوگون نے نہین دیکھا جبکہ جبرئیل آئے کہ فرعون کو غرق کرین مین نے دیکھا کہ اونکا گھوڑا جس جگہ اپنا سم رکھتا تھا وہان کی خاک حرکت کرتی تھی پس مین نے اونکے گھوڑے کے سم کے نیچے سے ایک مشت خاک اوٹھالی اور اب گوسالہ کے شکم مین اوسکو ڈالا پس وہ صدا دینے لگا اور اسیطرح میرے نفس نے میرے لیے زینت دی موسیٰ نے کہا پس دور ہو کہ تیرے لیے زندگانی دنیا مین یہ سزا مقرر ہوئی کہ تو لوگون سے دور رہے اور کوئی تجھے مس نکرے اور تیرے نزدیک نہ آئے اور بدرستیکہ تیرے لیے آخرت مین وعدۂ عذاب ہے اور وہ وعدہ خلاف نہوگا۔ اور اس خدا کیطرف نظر کر تو جسکی پرستش کرتا تھا۔ مین اسکو جلا دونگا اور اسکی خاکستر دریا مین پھینکونگا بدرستیکہ تمھارا کوئی خدا نہین ہے مگر وہ خدا جسکے علم نے سب چیزون کا احاطہ کیا ہے۔ اسمین بارہ مین اختلاف ہے کہ سامری پر جو عقوبت دنیا مین ہوئی وہ کیا تھی۔ بعضون نے کہا ہے کہ موسیٰ نے حکم دیا کہ کوئی شخص اوسکے پاس نہ بیٹھے اور اوس سے گفتگو نکرے اور اوسکے ساتھ کھانا نہ کھاے اور وہ بھی کسی کے پاس نہ آئے بعضون کا قول ہے کہ خدا کا حکم اسطرح جاری ہوا کہ اگر کوئی شخص اوسکے پاس جاتا وہ اور سامری دونون بیمار ہو جاتے اسلئے سامری کسی کو اپنے پاس آنے نہین دیتا تھا اور اب تک اوسکی اولاد کی یہی کیفیت ہے کہ اگر کوئی شخص اوسکی اولاد مین سے کسی کو مس کرے وہ دونون تپ مین مبتلا ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ جنون کے خوف سے بھاگا اور وحشیان صحرا کے ساتھ پھرتا رہا تا آنکہ واصل جہنم ہوا۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حق تعالے نے موسیٰ سے وعدہ فرمایا کہ تیس روز مین توریت اور الواح کو اونپر نازل

کریگا۔ موسیٰ نے بنی اسرائیل کو خدا کے وعدہ سے اطلاع دیکر جانب طور گئے اور اپنی قوم مین ہارون کو
اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ جب بیس دن گذر گئے اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کیطرف نہ پھرے بنی اسرائیل نے
ہارون کی اطاعت ترک کر دی اور اونکو قتل کرنا چاہا پھر کہا موسیٰ نے ہمسے دروغ کہا اور ہمسے بھاگ گئے
اوسوقت شیطان لعین آدمی کی صورت بنکر اونکے پاس آیا اور کہا موسیٰ تمسے بھاگ گئے۔ اب کبھی تمھاری
طرف نہ آئینگے۔ تم اپنے زیورون کو جمع کرو کہ مین تمھارے لئے ایک خدا بناؤن۔ سامری حضرت موسیٰ کے
مقدمۃ الجیش کا سرگروہ تھا اور جسدن خدا نے فرعون اور اوسکے اصحاب کو غرق کیا تھا سامری نے
جبرئیل کو دیکھا کہ ایک حیوان پر جو بصورت مادیان تھا سوار ہین اور وہ مادیان جہان قدم رکھتی تھی
وہ زمین جنبش مین آتی اور زندہ ہو جاتی تھی۔ سامری نے ایک مشت خاک اوسکے سُم کے نیچے سے اوٹھالی
اور دیکھا کہ وہ خاک بھی جنبش کر رہی ہے اوسکو ایک کیسہ مین رکھا اور ہمیشہ بنی اسرائیل پر فخر کرتا تھا
کہ مین نے ایسی خاک اوٹھائی ہے۔ جب شیطان نے بنی اسرائیل کو گوسالہ بنانے کے لئے فریب دیا سامری
کے پاس آیا اور کہا وہ خاک جو تو نے اوٹھائی ہے مجھے دے۔ جب وہ خاک اوسکو دی شیطان نے اوس
گوسالہ کے شکم مین ڈال دی۔ وہ گوسالہ اوسیوقت جنبش کرنے لگا اور صداے گوسالہ کے مانند ایک
صدا اوس سے ظاہر ہوئی اور اوسکے جسم پر رونگٹے اوگ آئے۔ بنی اسرائیل نے اوسکو سجدہ کیا جن
لوگون نے اوسکو سجدہ کیا تھا اونکی تعداد ستر ہزار تھی حضرت ہارون نے ہرچند اونکو نصیحت کی مگر کوئی
فائدہ ہوا اور اون لوگون نے کہا ہم اس گوسالہ کی پرستش ترک نہ کرینگے جب تک کہ موسیٰ نہ آئینگے اور
چاہا کہ ہارون کو قتل کرین۔ ہارون اونسے بھاگے اور وہ اسی حال خسران مآل مین رہے تا اینکہ حضرت
موسیٰ کی غیبت کو چالیس دن گذرے۔ اور ماہ ذی الحجہ کی دسوین تاریخ خدا نے توریت کو حضرت موسیٰ
پر نازل کیا۔ وہ الواح پر لکھے ہوئے تھے اور از قبیل احکام و مواعظ و قصص جن چیزون کی ضرورت
ہوتی ہے وہ سب اون الواح مین تھین۔ اوسوقت خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ ہمنے تمھارے
بعد تمھاری قوم کا امتحان لیا۔ سامری نے اونکو گمراہ کر دیا اور اون لوگون نے ایک گوسالہ طلائی کی پرستش
شروع کی جو صدا کرتا تھا۔ موسیٰ نے عرض کی خداوندا سامری نے گوسالہ بنایا مگر اوسکو صدا کسنے عطا کی
فرمایا اے موسیٰ وہ صدا ہمنے اوسکو دی ہے اسلئے کہ ہمنے اونکو دیکھا کہ مجھسے منھ پھیر کر گوسالہ کیطرف
متوجہ ہوئے ہین بس ہمنے اونکا امتحان زیادہ کیا۔ موسیٰ اپنی قوم کیطرف غضبناک پھرے اور جب
اونکو اس حال پر دیکھا الواح پھینکدین اور ہارون کے سر و ریش کو تھام کر اپنی طرف کھینچا اور کہا جبکہ
تمنے دیکھا کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے کون امر تمکو مانع ہوا کہ میرے پاس نہ آئے۔ ہارون نے کہا اے برادر میرے

سرزنش کو تمھاری خوف مین یہ ڈرا کہ تم کہوگے کہ تونے بنی اسرائیل کے درمیان جدائی ڈالی اور میرا قول قبول
نکیا - پس بنی اسرائیل نے کہا ہمنے باختیار خود تمھارا وعدہ خلاف نہین کیا بلکہ زیور و زینت فرعون و اصحاب
فرعون سے ہم جو مال کثیر اپنے ہمراہ لائے تھے - پس اون زیورون کو ہمنے آگ مین ڈالا پھر سامری نے وہ
خاک گوسالہ کے شکم مین ڈالی اور گوسالہ نے صدا دی اسلیئے ہمنے اوسکی پرستش کی - جب موسیٰ نے
سامری سے اعتراض کیا کہ تونے یہ کام کیون کیا اوسنے کہا مین نے ایک مشت خاک جو اسپ جبرئیل کے
سم کے نیچے سے دریا مین اوٹھائی تھی وہی خاک گوسالہ کے شکم مین ڈال دی پس وہ صدا دینے لگا اور
میرے نفس نے میرے لیئے اسیطرح زینت دی - موسیٰ نے وہ گوسالہ آگ مین جلاکر اوسکی راکھ دریا مین پھینک
دی اور سامری سے کہا جا تیرے لیئے یہ سزا مقرر ہوئی ہے کہ جب تک تو زندہ رہیگا لامساس کہا کریگا یعنی مجھے
مس نکرو - اور تیرے فرزندون مین بھی یہ علامت باقی رہیگی کہ لوگ انکو پہچانینگے اور تمھارا فریب نہ کھائینگے
ملک مصر و شام مین ابتک سامری کی اولاد موجود ہے اور انکو لامساس کہتے ہین بعد اسکے حضرت
موسیٰ نے سامری کو قتل کرنا چاہا مگر حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ سامری کو قتل نکرو اسلیئے کہ
یہ سخی ہے - اور بسند حسن حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ خدانے کسی پیغمبر کو نہین بھیجا مگر یہ کہ اوسکے زمانہ
مین دو شیطان رہتے تھے جو اوسکو آزار پہونچاتے اور اوسکی امت مین فساد برپا کرتے اور اوس پیغمبر
کے بعد لوگون کو گمراہ کرتے تھے - حضرت نوحؑ کے زمانے مین فنطیفوس اور خرام اور حضرت ابراہیمؑ کے زمانے
مین مکیل و رزام اور حضرت موسیٰ کے زمانے مین سامری اور مرعقیبا اور عیسیٰؑ کے زمانے مین مرش
اور مریسیان اور حضرت محمدؐ کے زمانے مین ابوبکر و عمر تھے - الغرض روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ
پر وحی نازل فرمائی کہ مین چالیس دن مین تمپر توریت نازل کرونگا جسمین احکام ہین - یعنی ذی القعدہ
کا تمام مہینا اور ماہ ذی الحجہ کے دس دن - موسیٰ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ حق تعالیٰ نے مجھسے وعدہ کیا
ہے کہ تیس دن مین توریت و الواح میرے لیئے نازل کریگا حق تعالیٰ نے اونکو حکم دیا تھا کہ بنی اسرائیل
سے تیس دن بیان کرین تاکہ وہ سب لوگ دلتنگ نہون - موسیٰ طور کیطرف گئے اور بنی اسرائیل
مین ہارون کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کیا - جب تیس دن گذر گئے اور موسیٰ نے مراجعت نہ کی
بنی اسرائیل غضبناک ہوئے اور چاہا کہ ہارون کو قتل کرین اور کہا کہ موسیٰ نے ہمسے دروغ کہا یا ہمسے
بھاگ گئے بعد اسکے گوسالہ بنایا اور اوسکی پرستش کی - ماہ ذی الحجہ کی دسوین تاریخ خدا نے الواح کو
حضرت موسیٰ پر نازل کیا اور اون الواح مین وہ تمام امور مندرج تھے جنکی احتیاج ہوتی ہے از قبیل
احکام و اخبار و قصص و سنن - جب خدانے توریت نازل کی اور موسیٰ نے خدا سے کلام کیا اوسوقت

کہا خداوندا تو اپنے کو مجھے دکھا کہ تیری طرف نظر کرون خدا نے فرمایا مین کسی کو نظر نہین آسکتا اور کسی مین میری آیات عظمت کے دیکھنے کی طاقت نہین ولیکن اس پہاڑ کیطرف دیکھو اگر یہ اپنی جگہ پر قرار رہا تم بھی مجھے دیکھ سکوگے۔ بعد اسکے حق تعالیٰ نے پردہ اوٹھا دیا اور اپنی آیات عظمت مین سے ایک آیت کو اوس پہاڑ پر ظاہر کیا وہ پہاڑ دریا مین دھنس گیا اور اسیطرح قیامت تک دھنستا چلا جائیگا اوسوقت آسمان کے دروازے کھل گئے اور ملائکہ نازل ہوئے حق تعالیٰ نے اون فرشتون کو حکم دیا کہ موسیٰ کی حفاظت کرو تاکہ نہ بھاگین۔ ملائکہ نے موسیٰ کے گرد احاطہ کیا اور کہا اے پسر عمران تم مین کھڑے رہو تمنے خدا سے بہت بڑا سوال کیا ہے۔ جب موسیٰ نے پہاڑ کو دیکھا کہ زمین کے اندر دھنس گیا اور فرشتون کی وہ حالت دیکھی خدا کے خوف سے منھ کے بل زمین پر گرے اور جو حال کہ اونھون نے دیکھا تھا اوسکے ہول و دہشت کے سبب اونکی ارواح اونکے بدن سے نکل گئی۔ پھر خدا نے اونکی روح اونکے بدن مین داخل کی اور موسیٰ نے اپنا سر اوٹھا کر کہا مین تجھکو اس امر سے پاک اور بلند جانتا ہون کہ تجھکو دیکھ سکین اور مین تیری درگاہ مین توبہ کرتا ہون اور مین سب سے پہلے اس امر پر ایمان لایا کہ تجھے نہین دیکھ سکتے۔ خدا نے فرمایا اے موسیٰ مین نے تمام مخلوقات سے اپنی رسالت اور مجھسے کلام کرنے کے لئے تمکو برگزیدہ اور اختیار کیا پس وہ چیز جو کہ مین نے تمکو عطا کی ہے لو اور شکر کرنے والون سے رہو۔ بعد اسکے جبرئیل نے اونکو آواز دی کہ مین تمھارا برادر ہون۔ اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر مین مذکور ہے وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِہٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ موسیٰ بنی اسرائیل سے کہتے تھے کہ جب خدا تمکو خوشحالی عنایت کریگا اور تمھارا دشمن ہلاک ہوگا مین ایک کتاب تمھارے لئے خدا کی جانب سے لاؤنگا جو اوامر و نواہی اور مواعظ و امثال و پند ہاے خدا پر مشتمل ہوگی۔ جب خدا نے اونکو خوشحالی عطا کی حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنی وعدہ گاہ کیطرف آئین اور تیس دن پہاڑ کے نیچے روزہ رکھین۔ موسیٰ نے گمان کیا کہ تیس روز کے بعد اونکے لئے خدا کتاب نازل کریگا۔ حضرت موسیٰ نے تیس روز روزہ رکھا جب تیسوان روزہ بھی تمام ہوا افطار کے پہلے مسواک کی۔ خدا نے وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ کیا تم نہین جانتے کہ روزہ دار کے منھ کی بو مجھے بوے مشک سے بہتر اور خوشتر معلوم ہوتی ہے ابھی دس دن روزہ رکھو اور افطار کے وقت مسواک نکرو۔ موسیٰ نے خدا کے حکم کے مطابق عمل کیا۔ اور خدا نے وعدہ کیا تھا کہ چالیس دن کے بعد اونکے لئے کتاب نازل کریگا۔ جب چالیس دن گذر گئے اوسوقت اونکے لئے کتاب نازل فرمائی۔ سامری نے اون لوگون کے دلون مین جو بنی اسرائیل

مین ضعیف الاعتقاد تھے شبہہ و شک پیدا کیا اور کہا موسیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ چالیس شب روز کے
بعد تمھاری طرف معاودت کرینگے اب بیس دن اور بیس راتین گذر چکین اور موسیٰ کا وعدہ تمام ہو چکا موسیٰ
نے اپنے پروردگار کو نہین دیکھا بلکہ اونکا پروردگار تمھارے پاس آیا ہے اور چاہتا ہے کہ تمپر ظاہر کرے کہ وہ
اس امر پر قادر ہے کہ بے وساطت موسیٰ کے تمکو اپنی طرف ہدایت کرے اور تمکو آگاہ کرے کہ موسیٰ کو اسلیئے مبعوث
نہین کیا کہ وہ اونکا محتاج ہے۔ بعد اسکے سامری نے وہ گوسالہ ظاہر کیا جو کہ اونکے لیئے بنایا تھا بنی اسرائیل
نے کہا یہ گوسالہ کسطرح ہمارا خدا ہو سکتا ہے۔ کہا تمھارا پروردگار اس گوسالہ مین داخل ہو کر تم سے کلام
کریگا جیسا کہ وادی ایمن مین حضرت موسیٰ کے ساتھ درخت سے کلام کیا تھا بنی اسرائیل نے جب
گوسالہ کی صدا سنی کہا ہمارا خدا اس گوسالہ مین داخل ہوا ہے جیسا کہ درخت مین داخل ہوا تھا۔ جب موسیٰ
نے اپنی قوم کیطرف معاودت کی اوس گوسالہ سے پوچھا آیا تیرا پروردگار تجھمین داخل ہوا تھا جیسا کہ
یہ لوگ کہتے ہین وہ گوسالہ گویا ہوا اور کہا میرا پروردگار اس امر سے پاک اور بلند ہے کہ گوسالہ یا درخت
اوسکا احاطہ کر سکے یا وہ کسی مکان مین رہ سکے۔ اے موسیٰ خدا کی قسم جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے ہین
اوسطرح نہین ہے بلکہ سامری نے دم کو ایک دیوار سے متصل کیا تھا اور اوس دیوار کے دوسری جانب
ایک سرنگ کھودی تھی اور اوسمین ایک شخص متمرد کو جو اوسکے مددگارون سے ہے پوشیدہ کیا تھا اوسنے
اپنا منھ میرے مقام براز پر رکھکر اسنے کلام کیا تھا جبکہ سامری نے کہا تھا کہ یہ تمھارا اور موسیٰ بن عمران کا
پروردگار ہے۔ اور بنی اسرائیل میری عبادت کے لیئے خاضع و مخذول نہین ہوئے اور مجھے اپنا خدا نہین جانا
مگر اس سبب سے کہ محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنے مین سستی کی اور اونکی دوستی کا انکار کیا اور پیغمبر آخر الزمان
کی رسالت اور اوسکے وصی برگزیدہ کی امامت کا اعتقاد نہ لائے اور اس تقصیر کے سبب توفیق خدا اونسے
زائل ہو گئی تا اینکہ مجھے اپنا خدا جانا۔ پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جس حالت مین وہ لوگ محمد و آل محمد پر صلوات
بھیجنے مین تقصیر کرنے کے سبب گوسالہ پرستی مین مبتلا ہوئے تھے پھر اے گروہ بنی اسرائیل کیا تم محمد و علی
کے ساتھ معارضہ اور دشمنی کرنے سے نہین ڈرتے حالانکہ اونکو دیکھتے ہو اور اونکے معجزات و دلائل تمپر
ظاہر ہو چکے ہین۔ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ فرمایا۔ یعنے ہمنے تمھارے باپ
دادا کے گناہ گوسالہ پرستی کو اسلیئے عفو کیا کہ شاید اے گروہ بنی اسرائیل اگر تم حضرت محمد کے زمانے مین ہو تو ہماری
نعمت کا شکر ادا کرو جو تمھارے باپ دادا پر اونکے بعد تمپر نازل ہوئی۔ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اونکے گناہ
عفو نہین کیئے مگر اسلیئے کہ خدا سے بحق محمد و آل محمد دعا کی اور محمد و آل علی کی ولایت کا اقرار اپنے لیئے تازہ کیا
اوسوقت خدا نے اونپر رحم کیا اور اونکا گناہ عفو فرمایا۔ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ

تَهْتَدُوْنَ فرمایا یعنے اوسوقت کو یاد کرو جبکہ ہمنے موسیٰ کو کتاب عطا کی۔ اس سے توریت مراد ہی اور خدا نے بنی اسرائیل سے عہد وپیمان لیا تھا کہ اوسپر ایمان لائین اور اوس امر کی اطاعت وانقیاد کرین جسکو توریت اونپر واجب کرے اور ہمنے موسیٰ کو فرقان عطا کیا یہ وہ امر ہی جو حق کو باطل سے اور محق کو مبطلون سے جدا اور علیحدہ کرنے والا ہی اسلیئے کہ جب حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کتاب توریت اور اوسپر ایمان لانے اور اوسکی اطاعت وپیروی کرنے سے گرامی کیا بعد اسکے حضرت موسیٰ پر وحی نازل کی کہ اے موسیٰ بنی اسرائیل کتاب پر ایمان لاچکے اب فرقان باقی رہا ہی جو مومنون کا کافرون سے اور اہل حق کا اہل باطل سے جدا کرنے والا ہی پس اوس عہد کی انسے تجدید کرو اسلیئے کہ مین نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھائی ہی اور وہ قسم راست وحق ہی کہ مین کسی کے ایمان واعمال کو قبول نکرونگا مگر اوس عہد پر ایمان لانے کے بعد موسیٰ نے پوچھا وہ فرقان کیا ہی۔ فرمایا وہ فرقان یہ ہی کہ تم بنی اسرائیل سے اس امر کا عہد وپیمان لو کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ بہترین خلق اور سید وبزرگ پیغمبران ہین اور اونکے وصی حضرت علی صلوات اللہ علیہ بہترین اوصیای پیغمبران ہین اور اونکے اولیا واوصیا جو کہ درمیان خلائق امام ہین بہترین مخلوقات ہین اور اونکے شیعیان باایمان جو اوامر ونواہی مین اونکی پیروی کرینگے وہ بہشت مین فردوس برین کے ستارے اور جنات عدن کے بادشاہ ہونگے۔ حضرت موسیٰ نے خدا کے حکم کے مطابق یہ عہد وپیمان اونسے لیا۔ پس بعضون نے دل وزبان سے اقرار کیا اور ایمان لائے اور بعضون نے تنہا زبان سے اقرار کیا مگر دل سے قبول نکیا اور وہ لوگ نور ایمان سے بے بہرہ رہے۔ وہ فرقان یہی تھا جو حق تعالیٰ نے موسیٰ کو عطا فرمایا تھا۔ پس حق تعالےٰ نے فرمایا شاید ہدایت پاؤ یعنے اس امر سے آگاہ ہو کہ بندے کا شرف خدا کی نزدیک اعتقاد ولایت کے سبب ہی جیسا کہ تمھارے باپ دادا نے شرف حاصل کیا۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىٕكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىٕكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ امام علیہ السلام نے فرمایا ہی یعنے اے بنی اسرائیل اوسوقت کو یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے جنھون نے گوسالہ پرستی کی تھی کہا اے قوم بدرستیکہ تمنے اپنے نفسون پر ستم کیا اور اسکے سبب اپنے کو ضرر پہونچایا کہ گوسالہ کو اپنا خدا قرار دیا پس اوس خدا کیطرف توبہ اور رجوع کرو جسنے تمکو پیدا کیا ہی پس اپنے نفسون کو قتل کرو یعنے جن لوگون نے گوسالہ کی پرستش نہین کی ہی وہ لوگ اون لوگون کو قتل کرین جنھون نے گوسالہ کی پرستش کی ہی اور یہ قتل ہونا تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمھارے لیئے اس امر سے بہتر ہی کہ دنیا مین زندہ رہو اور بخشے نجاؤ پس اس صورت مین دنیا کی نعمت تمپر تمام ہوگی

اور تمھاری بازگشت آخرت مین جہنم کیطرف قرار پائیگی - اور جبکہ قتل ہو گے اور توبہ کرو گے خدا اس تمھاری
قتل ہونے کو تمھارے گناہون کا کفارہ قرار دیگا اور بہشت جاوید مین ہو بجا کر تمھارے بہشت مسکن
عطا فرمائیگا - پس خدانے قبل اسکے کہ سب قتل ہو جاوین تمھاری توبہ قبول کی اور توبہ کے لیے مہلت
دی اور تمکو اوسکی اطاعت کے لیے باقی رکھا بدرستیکہ وہ توبہ کا بہت قبول کرنے والا اور مہربان ہے
اس قصہ کی کیفیت یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے گوسالہ کا باطل ہونا ظاہر و ہویدا کیا اور خود گوسالہ نے
سامری کے حیلہ و فریب کی خبر دی اوسوقت موسیٰ نے اون لوگون کو جنھون نے گوسالہ کی پرستش نہین
کی تھی یہ حکم دیا کہ اونکو قتل کرو جنھون نے گوسالہ کی پرستش کی ہے - جن لوگون نے گوسالہ کی پرستش کی تھی انھین
ان لوگون نے انکار کیا اور کہا کہ ہمنے گوسالہ پرستی نہین کی - خدانے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ اس گوسالہ
طلا کو سوہان سے ریزہ ریزہ کرکے دریا مین ڈال دین بعد اسکے سبھون نے اوس دریا کا پانی پیا اور جنھون نے گوسالہ
کی پرستش کی تھی اونکی ناک اور ہونٹ سیاہ ہو جاتے تھے اور اسکے سبب جن لوگون نے گوسالہ پرستی کی
تھی اون لوگون مین سے پہچانے جاتے تھے جنھون نے گوسالہ پرستی نہین کی تھی - اور جنھون نے گوسالہ پرستی
نہین کی تھی وہ بارہ ہزار تھے - موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ تلوارین کھینچ کر باہر نکلین اور اون سبکو
قتل کرین جنھون نے گوسالہ پرستی کی ہے - پھر منادی نے ندا کی کہ خدا اوسپر لعنت کریگا جو اپنے ہاتھ پاؤن کو
حرکت دے جب تک کہ قتل نہو جائے اور قتل کرنے والون مین سے بھی جو کوئی دیکھے کہ میرا مقتول کون
ہے یا خویش و بیگانہ کے قتل مین فرق کرے وہ بھی ملعون ہے - پس گنہگارون نے سرکشی نہ کی اور قتل ہونے
لیے گردن جھکا دی مگر بے گناہون نے فریاد و استغاثہ کیا اور موسیٰ سے کہا اگرچہ ہمنے گوسالہ پرستی نہین
کی مگر ہماری مصیبت اونسے عظیم تر قرار پائی جنھون نے گوسالہ پرستی کی ہے اسلیے کہ ہمکو لازم ہے کہ اپنے
پدر و مادر اور خویش و برادر کو اپنے ہاتھ سے قتل کرین - حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ
مین نے اسلیے اس تکلیف شدید سے انکا امتحان کیا کہ انھون نے گوسالہ پرستون سے برائت نہ کی اور اونکا
انکار نکیا اور اونسے دشمنی نہ رکھی اب انسے کہو کہ جو کوئی بحق محمد و آل محمد دعا کریگا مین اوسپر مستحقان قتل
کا قتل کرنا آسان و سہل کر دونگا - اون سب نے دعا کی اور انوار مقدسہ حضرت رسولخدا و ائمہ ہدیٰ سے
متوسل ہوئے اور خدانے اون قتل کرنے کو اونپر آسان کیا اور قتل کرنے کے سبب کوئی غم و الم اونکو عارض
نہوا - جب بنی اسرائیل مین قتل ہونا جاری ہوا اور وہ سب چھ لاکھ آدمی تھے اور اونمین سے بارہ ہزار [۶] [۱۲۰۰۰]
آدمیون نے گوسالہ پرستی نہین کی تھی - اوسوقت خدانے اونمین سے بعضون کو یہ توفیق عطا کی کہ
باہم مشورہ کیا اور کہا کہ جس حال مین خدانے یہ حکم دیا ہے کہ حضرت محمد و آل محمد سے متوسل ہونا ایسی برکت

رکھتا ہو کہ جو کوئی اونسے متوسل ہو اپنی کسی حاجت سے نا اُمید ہو گا اور حق تعالے اوسکا کوئی سوال رد کریگا اور
تمام انبیا حالت سختی و شدت مین اونسے متوسل ہوئے ہین پھر ہم بھی اونسے کیون متوسل نہون۔ پھر
سبھون نے جمع ہو کر فریاد بلند کی کہ اے پروردگار بجاہ محمد مصطفےٰ جو تیرے نزدیک گرامی ترین مخلوقات
ہین اور بجاہ علیؑ ولی جو اونکے بعد افضل و اعظم خلق ہین اور بجاہ ذریت طیبہ و طاہرہ و آل طٰہٰ و یٰسین ہم
تجھکو قسم دیتے ہین کہ ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری لغزشون سے درگذر کر اور ہمکو قتل ہونے سے
محفوظ رکھ۔ اوسوقت حق تعالے نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اب قتل کرنے والون کو حکم دو کہ
اپنا ہاتھ روک لین اور اونکو قتل نکرین اسلیئے کہ اونہین سے بعضون نے مجھسے سوال کیا ہی اور مجھو وہ قسم
دی ہی کہ اگر پہلے سے وہی قسم دیتے ہین اونکو توفیق دیتا اور گوسالہ پرستی سے اونکو باز رکھتا اور اگر شیطان
مجھکو یہ قسم دیتا ہر آئینہ اوسکی ہدایت کرتا اور اگر نمرود و فرعون مجھے یہ قسم دیتے ہر آئینہ اونکو نجات دیتا۔
بعد اسکے اونکا قتل ہونا موقوف ہوا اور وہ لوگ بحسرت کہتے تھے کہ ہم انوار محمدؐ و آل محمدؐ کے توسل سے پہلے
کیون غافل رہے تاکہ خدا ہمکو اس فتنہ کے شر سے محفوظ رکھتا۔ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ
لَكَ حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ جَهْرَةً فرمایا یعنے اوسوقت کو یاد کرو جبکہ تمھارے باپ دادا نے کہا کہ اے موسیٰ ہم
ہرگز تمپر ایمان نلائینگے جب تک کہ خدا کو ظاہر و ہویدا نہ دیکھین فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ پس اونپر بجلی
گری وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور حالانکہ تم اونہین دیکھ رہے تھے ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ پس
ہمنے تمھارے باپ دادا کو بعد مرنے کے پھر زندہ کیا لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ شاید کہ وہ لوگ اوس زندگانی
کا شکر کرین جسکے سبب خدا کیطرف توبہ و رجوع کر سکتے تھے اور اونپر ہمنے مرگ کو نازل کیا مگر وہ
مرگ مستمر اور دائم نہ رہی تاکہ اونکی بازگشت جہنم کیطرف ہو اور وہ ہمیشہ جہنم مین رہین۔ فرمایا اس
صاعقہ کا سبب یہ تھا کہ جب موسیٰ نے چاہا کہ بنی اسرائیل سے فرقان کا عہد و پیمان حضرت محمدؐ کی پیغمبری
اور حضرت علی ابن ابیطالب اور باقی ائمہ طاہرین کی امامت کے اعتقاد و اقرار کے ساتھ لین۔ اوسوقت
بنی اسرائیل نے کہا ہم ایمان نہین لاتے اور یقین نہین کرتے کہ یہ حکم تمھارے پروردگار کا ہی جب تک کہ
ہم خدا کو اپنی آنکھون سے نہ دیکھین اور وہ خود اس امر کا حکم ہمکو نہ دے۔ ناگاہ صاعقہ عذاب الٰہی
اونپر نازل ہوا اور یہ لوگ دیکھ رہے تھے کہ اونپر صاعقہ نازل ہوتا ہی خدا نے فرمایا اے موسیٰ مین اپنے
اون دوستون کا گرامی رکھنے والا ہون جو اون بزرگوارون کی تصدیق کرتے ہین جنکو مین نے برگزیدہ
کیا ہی اور مین کچھ پروا نہین رکھتا اور اپنے اون دشمنون پر عذاب نازل کرنے والا ہون جو اون
بزرگوارون کا انکار کرتے ہین اور مین کچھ پروا نہین کرتا پھر موسیٰ نے اون لوگون سے جو باقی رہگئے

اور صاعقہ نے اونکو ہلاک نہیں کیا تھا ارشاد فرمایا کہ آیا تم اس امر کا اعتراف واقرار کرتے ہو یا تمکو بھی اوس
گروہ سے ملحق ہونا منظور ہے۔ کہا اے موسیٰ ہم نہیں جانتے کہ یہ صاعقہ اونپر کسلیے نازل ہوا ہو شاید تمھارے
قول کے انکار کے سبب نازل نہوا ہو اور اگر تم راست کہتے ہو کہ یہ صاعقہ ولایت محمدؐ وآل محمدؐ کے قبول
نکرنے کے سبب اونپر نازل ہوا ہے پس بحق محمدؐ وآل محمدؐ جنکی ولایت کا اقرار ہمسے طلب کرتے ہو خدا سے دعا
کرو تاکہ ان سبکو زندہ کرے اور ہم اونسے دریافت کریں کہ کسلیے اونپر صاعقہ نازل ہوا۔ موسیٰ نے دعا کی
اور وہ سب زندہ ہوئے بنی اسرائیل نے نزول صاعقہ کا سبب اونسے دریافت کیا کہا اے بنی اسرائیل اسلیے
یہ عذاب ہمپر نازل ہوا کہ ہمنے حضرت محمدؐ کی رسالت اور علی ابن ابیطالبؑ اور باقی ائمۂ طاہرینؑ کی امامت کے
اقرار کرنے سے انکار کیا اور ہلاک ہونے کے بعد آسمانوں اور حجابوں اور عرش وکرسی اور بہشت ودوزخ
میں اپنے پروردگار کی مملکت دیکھی مگر ہمنے کسی کو نہ دیکھا جسکا حکم اور بادشاہی وسلطنت اوس مملکت میں
محمدؐ وعلیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ سے زیادہ تر ہو جب ہم اس صاعقہ سے ہلاک ہوئے ہماری ارواح کو جہنم کیطرف
لیگئے ناگاہ حضرت محمدؐ وعلی ابن ابیطالبؑ نے ملائکۂ عذاب کو ندا دی کہ اس گروہ کو دوزخ میں نیجاؤ یہ
سب اوس شخص کی دعا سے پھر زندہ ہونگے جو خدا سے ہمارے اور آل اطہار کے وسیلہ سے دعا کریگا اور یہ ندا
ہمکو اوسمیں داخل کرنے سے پہلے پہونچی تھی پس ملائکہ نے ہمارے عذاب میں تاخیر کی تا اینکہ اے موسیٰ ہم
تمھاری دعا سے پھر زندہ ہوئے پس حق تعالیٰ نے اون لوگوں سے جو کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے زمانے میں تھے
ارشاد فرمایا کہ جس حالت میں حضرت محمدؐ وآل محمدؐ کے توسل کی برکت سے تمھارے ستمگاران گذشتہ زندہ ہوئے
میں تم اونکے حق کا انکار نکرو اور عذاب خدا کے مستحق نہو۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ فرمایا یعنی اوس وقت کو
یاد کرو جبکہ ہمنے تمھارے باپ دادا سے اس امر کا عہد وپیمان لیا کہ اون احکام پر عمل کریں جو توریت میں
انکے لیے مقرر کیا تھا اور اوس ناموس مخصوص کا اقرار کریں جو محمدؐ وآل محمدؐ کے بارہ میں نازل ہوا تھا کہ یہی لوگ
بہترین مخلوقات میں اور حق کو بھی برپا رکھینگے۔ اور تم اپنے فرزندوں سے اسکی وصیت کرو اور اونکو حکم
دو کہ وہ بھی اپنے فرزندوں سے وصیت کریں یہانتک کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے زمان بعثت تک یہی طریقہ
جاری رہے اور آنحضرتؐ کے ظہور کے بعد اونپر ایمان لائیں اور اونکے قول کو علی ابن ابیطالبؑ ولی خدا
کے بارہ میں بیان کریں اور اپنے اوصیا وائمہ کی خبر دیں جو اونکے بعد امر حق برپا رکھنے والے ہیں اور
اوسکو قبول کریں۔ پس تمھارے باپ دادا نے اس امر کے قبول کرنے سے انکار کیا۔ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ
الطُّوْرَ پس ہمنے جبرئیل کو حکم دیا تاکہ فلسطین کے پہاڑ سے ایک قطعۂ سنگ اونکے لشکرگاہ کے برابر
جسکا عرض وطول ایک ایک فرسخ کا تھا جدا کرکے اونکے بالاے سر بلند کیا۔ اوسوقت حضرت موسیٰؑ نے کہا

کیا اوس امر کو جسکا حکم مین نے تمکو دیا ہی قبول کرتے ہو یا یہ پارہ کوہ تمھارے سرون پر گرایا جائے بنی اسرائیل
نے عاجز و مضطر ہو کر از روے ضرورت قبول کیا مگر اون لوگون نے جنکو خدا نے عناد سے محفوظ رکھا تھا
بخلوص خاطر و رغبت اختیار و قبول کیا۔ بعد اسکے سب نے سجدہ کیا اور اپنے رخسارے خاک پر رکھے۔
مگر اون مین سے اکثر لوگون نے اسلیئے اپنے رخسارے زمین پر رکھے کہ دیکھین وہ پارہ کوہ اوپر گرتا ہی
یا نہین اور گروہ قلیل نے بخوشی خاطر و رغبت اپنے رخسارے زمین پر رکھے تا کہ خدا کی درگاہ مین
تواضع و فروتنی ظاہر کرین۔ خُذُوْا مَا اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ فرمایا۔ یعنی وہ چیز لو اور قبول کرو جو ہمنے
تمکو عطا کی ہی۔ یعنی وہ فرائض جنکو تمپر واجب کیا ہی۔ اوس قوت کے ساتھ جو ہمنے تمکو دی ہی اور تکلیف
کے شرائط تمھارے لیئے کامل کیئے ہین اور تمکو علت و امراض سے دور کیا ہی وَاسْمَعُوْا اور اوسکو سنو
ہم جسکا حکم تمکو دیتے ہین۔ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا پس کہا ہمنے تمھارے قول کو سنا اور تمھارے حکم کی
معصیت کی یعنے اوسکے بعد معصیت کی یا اوسی وقت ارادہ کیا کہ ہم اطاعت نکرینگے وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِھِمُ
الْعِجْلَ یعنے اس امر پر مامور ہوے کہ وہ پانی پئین جسمین ریزہ ہاے گوسالہ ڈالے گئے تھے تا کہ ظاہر ہو جنہنے
گوسالہ پرستی کی اور جنہنے نہین کی بِکُفْرِھِمْ یعنی اونکے کفر کے سبب اس امر پر مامور ہوے قُلْ بِئْسَمَا
یَاْمُرُکُمْ بِہٖ اِیْمَانُکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اے محمد اونسے کہو۔ بد چیز ہے جو تمکو حکم دیتی ہے ساتھ
اوسکے ایمان لانا تمھارا موسیٰ پر کہ محمد و علی و دوستان خدا یعنے اونکے آل اطہار سے کافر ہو جاو۔ اگر
توریت موسیٰ پر ایمان رکھتے ہو ولیکن معاذ اللہ توریت پر ایمان لانا ہرگز تمکو یہ حکم نہ دیگا کہ محمد و علی
ابن ابیطالب سے کافر ہو جاو۔ بلکہ اونپر ایمان لانے کا حکم تمکو دیگا۔ پھر امام نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین
نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے جب بنی اسرائیل کیطرف معاودت کی اور اونسے گوسالہ پرستی صادر ہو چکی
تھی اوسوقت وہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور توبہ و پشیمانی کا اظہار کیا۔ موسیٰ نے کہا جنھون نے
گوسالہ کی پرستش کی ہی وہ حاضر ہون تا کہ خدا کا حکم اونکے بارہ مین جاری کرون۔ سبھون نے انکار کیا اور
ہر شخص یہی کہتا تھا کہ یہ فعل مجھسے صادر نہین ہوا بلکہ دوسرون نے کیا ہی۔ اوسوقت موسیٰ نے سامری سے
فرمایا اپنے خدا کیطرف نظر کر جسکی پرستش کرتا تھا مین اوسکو ریزہ ریزہ کرکے دریا مین ڈالے دیتا ہون
پھر حکم دیا کہ اوسکو ریزہ ریزہ کرکے دریاے شیرین مین پھینک دین۔ اور بنی اسرائیل سے کہا کہ اوس دریا
کا پانی پیو جسنے گوسالہ کی پرستش کی تھی اگر اسکا رنگ سفید تھا اوسکی ناک اور منھ سیاہ ہو جاتا تھا اور
اگر اوسکا رنگ سیاہ تھا ناک اور منھ سفید ہو جاتے بعد اسکے خدا کا حکم اونمین جاری کیا۔ پھر حضرت
امیر المومنین نے فرمایا کہ موسیٰ نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ جب فرعون سے نجات پاوگے حق تعالیٰ

تمھارے لیے ایک کتاب نازل کریگا جسمین اوامر و نواہی اور حدود و احکام و فرائض مندرج ہونگے جب
بنی اسرائیل نے نجات پائی اور ملک شام کے قریب پہونچے اوسوقت موسیٰ وہ کتاب خدا کیطرف سے لائے اور جسمین
لکھا تھا مین اوسکا عمل قبول نہین کرتا جو محمد و علی اور اونکے آل اطہار کی تعظیم نکرے اور اونکے اصحاب
اور دوستون کو گرامی نہ رکھے جیسا کہ اونکے گرامی رکھنے کا حق ہے - اے بندگان خدا آگاہ ہو اور گواہ رہو
کہ محمد پیغمبری تمام مخلوقات سے بہتر اور افضل ہے اور اونکی امت مین اونکا برادر اور وصی علی ابن ابیطالب وارث
علم و جانشین ہے اور اونکے بعد ہی بہترین خلائق ہے اور اونکے بعد آل محمد بہترین آل انبیا ہین اور اونکے
اصحاب بہترین اصحاب پیغمبران اور اونکی امت بہترین امتہائے پیغمبران ہے - بنی اسرائیل نے کہا اے
موسیٰ ہم یہ قبول نہین کرسکتے اور یہ امر ہمپر بہت دشوار و گران ہے بلکہ ہم شرائع توریت سے وہ چیزین قبول
کرینگے جو ہمپر سہل و آسان ہون - اور ہم اسکو کیون قبول کرین اور ایسا کیون نہ کہین کہ ہمارا پیغمبر بہترین
پیغمبران اور اوسکے آل بہترین آل پیغمبران اور ہم لوگ جو اوسکی اُمت مین بہترین امتہائے پیغمبران
ہین اور ہم اوس جماعت کی فضیلت و منزلت کا اقرار و اعتراف نکرینگے جنکو ہمنے دیکھا ہے اور نہ پہچانتے
ہین - اوسوقت حق تعالےٰ نے جبرئیل کو حکم دیا کہ فلسطین کے کسی پہاڑ سے ایک قطعہ بقدر لشکرگاہ موسیٰ کے
اونچا ہو او کھیڑ کر بنی اسرائیل کے بالائے سر بلند کرو - لشکرگاہ موسیٰ کا طول و عرض ایک ایک فرسخ کا تھا
جبرئیل نے وہ قطعہ کوہ اونکے بالائے سر بلند کیا اور کہا کہ موسیٰ خدا کی جانب سے جو حکم تمکو دیتے ہین اوسکو
قبول کرتے ہو یا یہ پہاڑ تمھارے سرون پر گرادون تاکہ تم سب دب جاؤ - بنی اسرائیل عاجز و مضطر ہوئے
اور کہا اے موسیٰ اب ہم کیا کرین - موسیٰ نے کہا خدا کیلئے سجدہ کرو اور پیشانیون کو زمین پر رکھو پھر اپنے
رخسارے خاک پر رکھکر کہو اے پروردگار ہمنے تیرا حکم سنا اور قبول کیا اور اوسکی اطاعت کی اور اوسکی سرمین
ہوئے اور اوسکے حکم سے راضی و خوشنود ہین - بنی اسرائیل نے موسیٰ کے حکم کے مطابق عمل کیا اور جو کچھ فرمایا تھا اوسکو
بجالائے مگر گروہ کثیر اس گفتار و کردار ظاہر سے مخالف تھے بلکہ اپنے دل سے کہتے تھے کہ ہمنے سنا اور نافرمانی
کی اور جب رخسارہ راست کو زمین پر رکھا تو اونکا ارادہ شکستگی و فروتنی اور گناہ گذشتہ سے پشیمانی ظاہر کرنا
نہ تھا اور اسلیئے اپنا رخسارہ زمین پر رکھا تھا کہ دیکھین وہ پہاڑ اونکے سر پر گرتا ہے یا نہین - بعد اسکے
رخسارہ چپ بھی اسی ارادے سے زمین پر رکھا - اوسوقت جبرئیل نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ انمین سے
اکثر لوگون نے خدا کی معصیت کی اور جیسا کہ خدا نے حکم دیا تھا اوسطرح اطاعت نہ کی مگر حق تعالےٰ نے مجھے
حکم دیا کہ یہ پہاڑ انسے دور کردون اسلیئے کہ جب ظاہر دنیا مین انھون نے اعتراف کیا ہے اور حق تعالےٰ
ظاہر احوال کے مطابق دنیا مین انسے سلوک کرتا ہے تاکہ قتل سے محفوظ رہین اور امان مین رہین اور انکی

بازگشت آخرت مین خدا کیطرف ہے۔ اور وہان انکے اعتقاد اور نیت فاسد کے مطابق انپر عذاب کریگا۔ بعد
اسکے بنی اسرائیل نے دیکھا کہ اوس پہاڑ کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ ایک ٹکڑا مروارید سفید ہوکر آسمان کیطرف
گیا اور آسمانون کو شگافتہ کیا۔ لوگ اوسکو دیکھ رہے تھے تا اینکہ انکی نظرون سے غائب ہوگیا اور دوسرا
ٹکڑا شعلۂ آتش ہوکر زمین کیطرف جھکا اور زمین کو شگافتہ کرکے اونکی نظرون سے غائب ہوگیا۔ موسیٰ کو
اسکا سبب دریافت کیا۔ فرمایا جو ٹکڑا آسمان پہ گیا ہے وہ بہشت مین پہونچا اور خدا نے اوسکو اسقدر
زیادہ کردیا کہ جسکا حساب خدا کے سوا اور کوئی نہین جانتا اور حکم دیا کہ اوس سے اون لوگون کے لیے قصور و
عمارات تیار ہون جو کہ اس کتاب اور اسکے تمام احکام پر ایمان واقعی لائے ہین اور اونہین کا ہر ایک قصر
اون نعمتون سے مملو ہوگا جنکا وعدہ خدا نے اپنے بندگان پرہیزگار سے کیا ہے از قبیل درختان و باغات و
میوہ جات و حوران نیکو شمائل و غلامان زیبا جو بکھرے ہوئے موتیون کے مانند ہین اور اسکے سوا بہشت
کی باقی تمام نعمتین۔ اور دوسرا ٹکڑا جو زمین مین دھنس گیا وہ جہنم مین پہونچا اور حق تعالے نے پہلے ٹکڑے
کے مانند اوسکو بھی زیادہ کرکے حکم دیا کہ اوس سے جہنم مین اون لوگون کے لیے قصور و مکانات بنائے جو
اس کتاب کے احکام سے انکار کرتے ہین۔ اور اونہین کا ہر ایک مکان اون عذابون سے بھرا ہوگا جنکا وعدہ
خدا نے اپنے بندگان کافر سے فرمایا ہے از قبیل دریاے آتش و حوض غسلین و غساق اور نہرہاے صدید و خون
اور موکلان عذاب جنکے ہاتھون مین گرزہاے آتشین ہونگے اور درختہاے زقوم و ضریع اور مار و عقرب
و اقسام اور بند و طوق و زنجیر اور اسکے سوا باقی تمام عذاب جنکو اہل جہنم کے لیے خدا نے مہیا کیا ہے۔ پس حضرت موسیٰ
نے اپنی قوم کے بنی اسرائیل سے فرمایا کیا تم اون فضیلتون کے انکار کرنے کے سبب جنکو خدا نے محمد و علیؑ
ابن ابیطالبؑ اور اونکے آل اطہار کے لیے مخصوص کیا ہے اپنے پروردگار کے غضب سے نہین ڈرتے۔ اور
بسند معتبر منقول ہے کہ طاؤس یمانی نے جو علماے عامہ سے ہے حضرت امام محمد باقرؑ سے سوال کیا کہ وہ کونسا طائر
ہے خدا نے جسکا ذکر قرآن مین کیا ہے اور اوسنے ایک مرتبہ پرواز کی ہے۔ نہ اوس سے پہلے اوسنے کبھی پرواز
کی تھی اور نہ اوسکے بعد کبھی پرواز کریگا۔ فرمایا وہ طور سینا ہے جسکو خدا نے بنی اسرائیل کے بالاے سر بلند کیا
تھا اور وہ انواع عذاب سے بھرا ہوا تھا تاکہ توریت کے احکام کو قبول کرین جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے۔ اسوقت
کو یاد کرو جبکہ ہمنے پہاڑ کو اوکھیڑا اور اوسکو سقف کے مانند بنی اسرائیل کے سر پہ بلند کیا اور بنی اسرائیل
گمان کرتے تھے کہ اونکے سرون پر گریگا۔ الخ۔ دوسری حدیث مین حضرت صادقؑ نے اسی آیت کی تفسیر
مین فرمایا ہے کہ جب حق تعالے نے بنی اسرائیل کے لیے توریت نازل کی اوسکو قبول نکیا اسلیے خدا نے کوہ طور
کو اونکے سرون پر بلند کیا اور حضرت موسیٰ نے اونسے فرمایا اگر توریت کو قبول نہین کرتے ہو تو یہ پہاڑ تمھارے

سرون پر گر یگا۔ پس مجبوری قبول کیا اور اپنے سر جھکائے۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب
موسیٰ نے بنی اسرائیل سے بیان کیا کہ خداوند عالم مجھسے کلام کرتا ہے بنی اسرائیل نے اسکی تصدیق نہ کی۔
موسیٰ نے کہا ایک جماعت کو منتخب کرو کہ وہ میرے ہمراہ آئیں اور خدا کا کلام سنیں۔ بنی اسرائیل نے
ستر شخصوں کو جو کہ نیک کردار تھے منتخب کرکے موسیٰ کے ہمراہ روانہ کیا۔ جب موسیٰ اپنی مناجات کے مقام
مین پہونچے حق تعالےٰ نے بالائے کوہ ایک آواز خلق کرکے اونکو ندا دی اور اونسے کلام کیا۔ موسیٰ
نے اونسے کہا اسکو سنو اور بنی اسرائیل کے روبرو اسکی گواہی دو۔ کہا ہم اسپر ایمان نہین لاتے کہ یہ
خدا کا کلام ہے جب تک کہ خدا کو آشکارا نہ دیکھین۔ خدا نے اونپر صاعقہ نازل کیا اور وہ سب
خاکستر ہوگئے۔ موسیٰ نے جب دیکھا کہ اونکی قوم کے لوگ ہلاک ہوگئے اونکے لیئے غمگین ہوئے اور خدا
سے عرض کی کیا تو ہمکو اوس فعل کے سبب ہلاک کرتا ہے جو ہمارے احمقون نے کیا ہے اسلیئے کہ موسیٰ نے
یہ گمان کیا کہ یہ لوگ بنی اسرائیل کے گناہون کے سبب ہلاک ہوئے ہین۔ اور بسند ہائے معتبر حضرت
امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب موسیٰ نے حق تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے
پروردگار تو اپنے کو مجھے دکھا تاکہ تجھکو دیکھون خدا نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہین دیکھ سکتے پھر اونسے وعدہ
فرمایا کہ پہاڑ پر تجلی کریگا تاکہ آگاہ ہون کہ اوسکا دیکھنا ممکن نہین۔ موسیٰ پہاڑ پر گئے اور اوسوقت
آسمانون کے دروازے کھل گئے اور ملائکہ فوج فوج آسمان سے اوترکر بارعد و برق و صاعقہ زیاد
موسیٰ کیطرف سے گذرتے تھے اور اونکے ہاتھون مین عمودہائے نور تھے۔ اون فرشتون کا جو گروہ موسیٰ
کیطرف سے گذرتا تھا اونسے کہتا تھا اے پسر عمران تمنے اپنے پروردگار سے بہت بڑا سوال کیا ہے حضرت موسیٰ
فرشتون کے ہر ایک گروہ کو دیکھکر خوف سے کانپتے تھے۔ اور خدا کے حکم سے آگ نے ہر طرف سے اونکو گھیر
لیا تھا کہ بھاگ نہ سکین۔ ناگاہ خدا کے انوار عظمت سے ایک نور نے اوس پہاڑ پر تجلی کی وہ پہاڑ زمین کے اندر
دھنس گیا اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے۔ مؤلف فرماتے ہین۔ جاننا چاہیئے کہ یہ امر ضروریات دین شیعہ
سے ہے اور یہ دلائل عقلی و نقلی ثابت بھی ہوچکا ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات مقدس ایسی نہین ہے جو نظر آسکے
اور اوسکو نگاہ سے دیکھ سکین بلکہ دیدہ دل بھی اوسکے کنہ ذات و صفات کے ادراک سے عاجز و مقصر ہے
اور جو چیز کہ جسم و جسمانی نہو اور کوئی محل و مکان و جہت نہ رکھتی ہو وہ کسطرح نظر آسکتی ہے۔ اور موسیٰ نے
باوجود مرتبہ نبوت کے جو یہ سوال کیا اسکے دو جواب ہین۔ پہلا جواب۔ موسیٰ کی غرض اس سوال سے
یہ نہ تھی کہ اوسکی ذات مقدس کو آنکھ سے دیکھین بلکہ چاہتے تھے کہ کنہ ذات و صفات الہی کی معرفت
بانہایت مرتبہ معرفت بشری اونکو حاصل ہو۔ پس خواہش اول ممتنع اور دوسری خواہش فوق رتبہ

آنحضرت تھی - حق تعالے نے ایک نور کے ظاہر کرنے کے سبب جو انکے انوار جلال سے کوہ پر نازل کیا اور کوہ اوسکی تاب نہ لا سکا حضرت موسیٰ کو آگاہ کیا کہ کوئی شخص اوسکے کنہ جلال کو ادراک نہین کر سکتا اور نہایت مرتبہ معرفت کے قابلیت جو پیغمبر آخر الزمان کے لئے مخصوص ہے موسیٰ اوسکو نہین رکھتے دوسرا جواب - موسیٰ کا سوال کرنا اونکی قوم کے لیے تھا اسلیئے کہ خدا کی جانب سے مامور تھے کہ اپنی قوم کی عرضدات کرین اور جو خواہش اونکی ہو اوسکو ذکر کرین اور یہ سوال بھی بنی اسرائیل کی خواہش کرنے کے سبب واقع ہوا باوجودیکہ خود آگاہ تھے کہ یہ امر ممتنع ہے اور خدا کی ذات ایسی نہین جو نظر آسکے مگر منظور یہ تھا کہ اونکی قوم پر بھی یہ امر منکشف و ظاہر ہو جائے سہ وجہ اور وجوہ سے ظاہر تر ہے جیسا کہ بسند معتبر منقول ہے کہ مامون نے حضرت امام رضا سے یہ مسئلہ دریافت کیا - فرمایا کلیم خدا موسیٰ بن عمران آگاہ تھے کہ خدا اوس امر سے منزہ ہے کہ اوسکو آنکھ سے دیکھ سکین مگر چونکہ حق تعالے نے اونسے کلام کیا اور اونکو اپنا ہمراز قرار دیا وہان سے معاودت کرنے کے بعد اپنی قوم سے بیان کیا کہ خدا نے مجھسے کلام کیا اور مجھے اپنا مقرب درگاہ کیا بنی اسرائیل نے کہا ہم اسکا یقین نہین کرتے اور اسپر ایمان نہین لاتے جب تک کہ خدا کا کلام اپنے کانون سے نہ سنین جیسا کہ تمنے سنا ہے - اوسوقت بنی اسرائیل کی تعداد سات لاکھ تھی - حضرت موسیٰ نے اونمین سے ستر ہزار آدمیون کو منتخب کیا پھر اونمین سے سات ہزار پھر اونمین سے سات سو پھر اونمین سے ستر آدمیون کو منتخب کر کے اپنے ہمراہ محل مناجات یعنی طور سینا کیطرف لیگئے اور اونکو دامن کوہ مین چھوڑ کر خود پہاڑ کے اوپر گئے اور خدا سے سوال کیا کہ اونسے اسطرح کلام کرے کہ یہ ستر شخص وہ کلام سنین پس خدا نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا اور اوس گروہ نے کلام خدا کو اپنے بالائے سر و پائین پا و چپ و راست و پیش و پس سے یکبارگی سنا اسلیئے کہ خدا نے اوس صدا کو ایک درخت مین خلق کرکے ہر طرف پھیلا دیا تھا تاکہ اوس آواز کو سب طرف سے سنین اور یقین کرین کہ یہ خدا کا کلام ہے اسلیئے کہ اگر خدا کے سوا اور کسی کا کلام ہوتا ایک طرف سے آواز آتی - اوس گروہ نے بمبالغہ و اصرار کہا کہ ہم یقین نہین کرتے کہ یہ خدا کا کلام ہے جب تک کہ خدا کو آشکارا نہ دیکھین - جب یہ خواہش بزرگ اور گستاخی عظیم از روے تکبر و طغیان اونسے صادر ہوئی - خدا نے اونپر صاعقہ نازل کیا اور وہ اپنے ظلم و طغیان کے سبب ہلاک ہوگئے - موسیٰ نے عرض کی خداوندا مین جب بنی اسرائیل کیطرف معاودت کرونگا اونکو کیا جواب دونگا وہ یہ کہینگے کہ اونکو اپنے ہمراہ لیجا کر اسلیئے ہلاک کیا کہ یہ دعویٰ تمھارا صادق نہ تھا کہ خداوند عالم تمسے کلام کرتا ہے - حق تعالے نے دعاے موسیٰ کے سبب پھر اونکو زندہ کیا - جب زندہ ہوے حضرت موسیٰ سے کہا چونکہ تمنے خدا سے سوال کیا تھا کہ ہم لوگ اوسکو دیکھین اسلیئے یہ صاعقہ نازل ہوا اب تم

خود اونکے واسطے دعا کرو تاکہ خدا انکو نظر آئے اور خدا تمہاری دعا ضرور قبول کریگا۔ جب خدا انکو نظر آئے
اور تم اوسکو دیکھو ہمسے بیان کرو کہ خدا کیسا ہے تاکہ اوسکو پہچانیں جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے۔ موسیٰ نے کہا
اے قوم خدا کو آنکھ سے دیکھنا ممکن نہیں اور وہ کیفیت و چگونگی سے بری ہے اور اوسکو اون آیات
و علامات سے جنکو اوسنے پیدا اور ظاہر کیا ہے پہچان سکتے ہیں۔ اون لوگون نے کہا ہم ایمان نلائینگے
جب تک کہ تم خدا سے یہ سوال نکروگے۔ موسیٰ نے کہا خداوندا تونے بنی اسرائیل کا کلام سنا اور تو ہی انکی
مصلحت بہتر جانتا ہے۔ حق تعالےٰ نے وحی نازل فرمائی اے موسیٰ مجھسے وہ امر طلب کرو جسکا یہ لوگ
سوال کرتے ہیں اور میں انکی جہل و نادانی کے سبب تمسے مواخذہ نکرونگا۔ اوسوقت موسیٰ نے کہا
خداوندا اپنی ذات مقدس مجھے دکھا تاکہ تجھکو دیکھوں۔ فرمایا تم ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتے مگر اس پہاڑ
کیطرف نظر کرو اگر پہاڑ زمین میں دھنس جانے کے وقت اپنی جگہ برقرار رہے البتہ تم بھی مجھے دیکھ سکوگے
حق تعالےٰ نے جب اپنی آیتوں میں سے ایک آیت کے ساتھ پہاڑ پر تجلی کی اوسکو زمین کے برابر کردیا۔
موسیٰ بیہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے کہا میں خدا کی تنزیہ کرتا ہوں اور میں تیری درگاہ میں توبہ
کرتا ہوں۔ یعنی اپنی اوس معرفت کیطرف عود کرتا ہوں جو اپنی قوم کی جہالت و نادانی ظاہر ہونے سے پہلے
مجھے حاصل تھی اور میں تمام بنی اسرائیل سے پہلے اس امر پر ایمان لانے والا ہوں کہ ہرگز تجھے نہیں
دیکھ سکتے۔ اور حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ ہارون نے حضرت موسیٰ سے یہ کیوں
کہا اے فرزند مادر میری سر و ریش کو نہ تھامو۔ اور فرزند پدر کیوں نہ کہا۔ فرمایا بھائیوں میں اوسوقت
دشمنی ہوتی ہے جبکہ اونکا باپ ایک اور مان متعدد ہوں۔ اور جتنے بھائی کہ ایک مادر و پدر سے پیدا
ہوتے ہیں اونمیں دشمنی کم ہوتی ہے مگر جبکہ شیطان اونکو اغوا کرے اور وہ اوسکی متابعت کریں۔ ہارونؑ نے
اپنے بھائی موسیٰ سے خطاب کیا کہ اے وہ برادر جو میری ماں کے بطن سے پیدا ہوئے اور دوسری مادر کے
پیدا نہیں ہوئے میرے سر و ریش کو نہ تھامو۔ اور اسلیئے ای فرزند پدر نہ کہا کہ ایک پدر کے فرزند جب اونکی
مان دوسری ہو اونمیں عداوت ہونا بعید نہیں مگر جسکو خدا محفوظ رکھے۔ اور ایک ماں کے فرزندوں میں
عداوت کا ہونا بعید ہے۔ پھر راوی نے عرض کی موسیٰ نے ہارون کے ریش و سر کو کیوں تھام کر اپنی طرف کھینچا
حالانکہ بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی میں اونکا کوئی گناہ نہ تھا۔ فرمایا اسلیئے کہ جب بنی اسرائیل کافر ہوگئے
اور گوسالہ پرستی اختیار کی وہ اونسے جدا ہوکر موسیٰ کے پاس کیوں نہ چلے گئے اگر وہ بنی اسرائیل سے
علیحدہ ہوجاتے عذاب خدا بنی اسرائیل پر نازل ہوتا کیا تونے نہیں سنا جو موسیٰ نے ہارون سے کہا تھا
تمکو کون امر اس سے مانع ہوا کہ جب تمنے دیکھا کہ یہ لوگ گمراہ ہوگئے میرے پاس چلے آؤ۔ ہارونؑ نے

اسکے جواب مین کہا اگر مین ایسا کرتا بنی اسرائیل پراگندہ و متفرق ہوجاتے اور مین ڈرا کہ تم کہو گے تو نے
بنی اسرائیل کے درمیان جُدائی ڈالی - اور اونکی اصلاح کے بارہ مین میرے قول کی رعایت نہ کی مؤلف
فرماتے ہین - جو لوگ خطاو گناہ کی نسبت پیغمبرون سے دیتے ہین حضرت موسٰیؑ و ہارونؑ کے اس معاملہ
مین بھی شک و شبہۂ عظیم اونکو عارض ہوتا ہی یعنے یہ دونون پیغمبر تھے پس اگر ہارونؑ نے ایسا کام کیا
تھا جسکی وجہ سے حضرت موسٰیؑ کی اس اہانت و زجر کے سزاوار ہوے کہ موسٰیؑ اونکے سر و ریش کو تھام
کر اپنی طرف کھینچین اور کلام درشت اونکو کہین - اس سے ثابت و ظاہر ہوتا ہی کہ ہارون سے گناہ صادر
ہوا - اور اگر ہارون سے کوئی گناہ صادر نہین ہوا تھا پس موسٰیؑ نے اپنے بھائی کو باوجود اونکے پیغمبر
ہونے کے جو اسطرح ذلت دی وہ بھی خطا و گناہ ہی خصوصًا الواح کا زمین پر پھینکنا اور انمین سے بعض
الواح کا ٹوٹ جانا جس سے کتاب خدا کی حقارت و بیقدری ثابت ہوتی ہی - اسکا جواب کئی وجہ ہوسکتا
ہی - پہلی وجہ جو ظاہر ترین وجوہ ہی یہ ہے کہ ان دونون پیغمبر ان بزرگوار مین بغرض اصلاح و
تادیب اُمت یہ ایک نزاع ظاہری تھی جسکو محاورۂ ہند مین جنگ زرگری کہتے ہین اسلیئے کہ جب
بنی اسرائیل ایسے امر شنیع کے مرتکب ہوے اور اُسکو بھول جاتا اوسوقت ضرور ہوا کہ حضرت موسٰیؑ اس
عمل کی بُرائیون کو بطریق اکمل اونپر ظاہر کرین اور کوئی طریقہ اس سے بہتر اور کامل تر نہ تھا کہ اپنے
برادر گرامی کو جو کہ باوجود قرابت نسبی کے مرتبۂ جلیل پیغمبری بھی رکھتے تھے اسطرح زجر و تنبیہ کرین اور
الواح کو بھی زمین پر پھینک کر کہین کہ مین تمھاری کامون کی اصلاح سے دست بردار ہوا اور اس کتاب
کا لانا تمھارے لیئے کوئی فائدہ نہ دیگا تاکہ اون لوگون پر ظاہر ہو کہ اونسے ایسا بہت بڑا گناہ صادر ہوا ہی
جسکے سبب یہ اُمور غریبہ وقوع مین آئے اور اس فعل قبیح نے کوہ حلم موسٰیؑ کو اپنی جگہ سے کندہ کر دیا اگرچہ
درحقیقت ہارون سے کوئی تقصیر صادر نہین ہوئی تھی اور حضرت موسٰیؑ کی غرض بھی اونکو آزار پہونچانے
کی نہ تھی اور ایسے اُمور سیاست ملوک اور آداب سلطنت مین اکثر واقع ہوتے ہین کہ اپنے مقربون ہی
کسیکو مورد عتاب قرار دیتے ہین تاکہ دوسرے لوگ متنبہ ہوجائین - اور حق تعالٰی نے بھی قرآن مجید مین
اکثر بغرض تادیب اُمت حضرت رسولخدا سے عنوان عتاب آمیز فرمائے ہین جیسا کہ بعد اسکے آنحضرت
کے احوال مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالٰی - دوسری وجہ حضرت موسٰیؑ کے یہ افعال و حرکات اسپر
دلالت کرتے تھے کہ وہ اپنی اُمت پر نہایت خشمناک اور اونکے اس فعل سے بہت محزون و غمگین ہین جیسا کہ
حالت شدت غضب و اندوہ مین آدمی کبھی اپنے ہونٹ چباتا اور کبھی اپنی ڈارھی کو دیتا اور بال
اوکھیڑتا ہی پس چونکہ ہارون بمنزلہ النفس و جان موسٰیؑ تھے اونکی نسبت ایسے امور واقع ہوے اور

حضرت ہارون نے جو یہ استدعا کی تھی کہ یہ حرکات اہانت آمیز میری نسبت واقع نکرو محض اسلیئے تھی
کہ مبادا بنی اسرائیل ان امور کی حالت و سبب کو دریافت نکر سکیں اور آپسمین عداوات کا گمان
کریں اور یہ امر اونپر بنی اسرائیل کی شماتت کا باعث ہو تیسری وجہ ہارون کی داڑھی کو مہربانی و اشفاق
دلداری کے سبب تھاما اور اپنی طرف کھینچا تا کہ اونکو تسلی دیں مگر ہارون ڈرے کہ مبادا بنی اسرائیل
اور کچھ تصور کریں اسلیئے اس فعل کے ترک کرنے کی استدعا کی کہ حضرت موسیٰ کی نسبت گمان بد نکریں
چوتھی وجہ حضرت موسیٰ یا حضرت ہارون یا دونون کا یہ فعل ترک اولی اور مکروہ تھا مگر گناہ و معصیت
کی حد تک نہین پہونچا تھا اور شان نبوت کے منافی بھی نہ تھا - مگر پہلی وجہ اظہر وجوہ ہے واللہ یعلم -
اور الواح کے پھینکنے کی بارہ مین بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ شاید حالت شدت و غضب مین بے اختیار حضرت
موسیٰ کے ہاتھ سے گر گئے ہون یا غضب ربانی اور شدت بدوین اور انکار اعمال مخالفین کے سبب
الواح کو پھینک دیا ہو اور اس قسم کا پھینکنا الواح کی اہانت و حقارت کا باعث نہین ہو سکتا - اور جاننا
چاہیئے کہ حضرت موسیٰ نے جو وعدہ اپنی قوم سے کیا تھا اوسمین بھی اختلاف ہے - اکثر روایتین اس امر پر
دلالت کرتی ہین کہ حضرت موسیٰ نے پہلے اونسے وعدہ کیا کہ مین تمسے تیس دن غائب رہونگا پھر حق تعالے
نے از قبیل بدا چند مصلحتون کے سبب اس وعدے کو چالیس روز قرار دیا اور وہ تیس دن کا وعدہ کسی شرط
سے مشروط تھا جو پوری نہین ہوئی اور بعض آیتون سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے - اور بعض آیتون اور حدیثون سے
یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ نے اونسے چالیس دن کا وعدہ کیا تھا مگر وعدہ ختم ہونے سے پہلے بعض امتداد
زمان کے سبب یہ عمل قبیح اونسے وقوع مین آیا - یا یہ کہ شیطان نے اونکو فریب دیکر شب و روز کا جدا جدا
حساب کیا اور بیس دن گذرنے کے بعد اونسے کہا کہ چالیس شب و روز گذر چکے - اور اون لوگون نے اسکا
یقین کیا - اور آیتون کے درمیان جمع کرنا آسان ہے اسلیئے کہ کسی آیت مین یہ تصریح نہین ہے کہ وعدہ
تیس دن کا تھا اور اگر تصریح بھی ہوتی اوسکا جمع کرنا اسطرح ممکن تھا کہ خدا نے حضرت موسیٰ کو آگاہ
کیا تھا کہ وعدہ چالیس دن کا ہے مگر کسی مصلحت کے سبب اونکو حکم دیا تھا کہ بنی اسرائیل سے تیس دن کا
وعدہ کرین - اور بعض حدیثون کے درمیان بھی اسی وجہ سے جمع کر سکتے ہین - اور نیز دوسری وجہ سے
بھی ممکن ہے یعنی حضرت موسیٰ کا وعدہ بنی اسرائیل سے تیس یا چالیس دن کا رہا ہو اور حضرت موسیٰ نے
اسطرح فرمایا ہو کہ مین تیس دن تک تمسے غائب رہونگا اور شاید یہ غیبت اس سے زیادہ بھی ہو اور چالیس
دن تک غائب رہون - اور بعضی حدیثین تقیہ پر بھی محمول ہو سکتی ہین - اور بسند معتبر حضرت امام
رضا سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین سے پوچھا تمام حیوانات مین کسلیئے گائے اپنی آنکھین جھکا کر رہتی ہے

اور اپنا سر آسمان کیطرف بلند نہین کرتی - فرمایا خدا سے شرم کرتی ہی کہ قوم موسیٰ نے گوسالہ پرستی کی تھی اسی لیئے اپنا سر جھکائے رہتی ہی اور آسمان کیطرف بلند نہین کرتی - اور حضرت رسولخداؐ سے منقول ہی کہ گائے کو بہت گرامی رکھو یہ بہترین حیوانات ہی اور جس دن سے کہ بنی اسرائیل نے گوسالہ کی پرستش کی اوس دن سے آسمان کیطرف نظر نہین کی اور خدا سے شرم کرتی ہی - اور دوسری حدیث مین فرمایا ہے کہ جب موسیٰ نے خدا کی رویت کا سوال کیا اور حق تعالیٰ نے پہاڑ پر اپنی تجلی ظاہر کی اوسوقت سات پہاڑ اوڑ گئے اور ملک حجاز و یمن مین گرے - احد و ورقان مدینہ مین ثور و ثبیر و حری مکہ مین صبر و حضور یمن مین گرے اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میری رحلت کے بعد میری نعش نجف اشرف کی طرف لیجاؤ جب ایک ہوا تمھارے سامنے سے آئے اور تمھارے پاؤن زمین مین دھنس جائین مجھکو وہین دفن کرو کہ وہی ابتداے طور سینا ہی - اور حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ نجف اشرف اوس پہاڑ کا ایک حصہ ہی جسپر حق تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ جب حق تعالیٰ نے کوہ طور پر تجلی کی وہ کوہ دریا مین دھنس گیا اور قیامت تک نیچے دھنستا چلا جائیگا - اور دوسری روایت معتبر مین فرمایا ہی کہ گروہ کروبیان ہمارے شیعہ ہین جو تمام مخلوقات سے پہلے پیدا ہوئے اور خدا نے اونکو پشت عرش ساکن کیا ہی اگر ایک کروبی کے نور کو تمام اہل زمین پر قسمت کرین ہر آئینہ سبکو کافی ہوگا - جب موسیٰ نے رویت کا سوال کیا خدا نے ایک کروبی کو حکم دیا اوسنے پہاڑ پر تجلی کی وہ پہاڑ اوسکے نور کی تاب نہ لاسکا اور زمین مین دھنس گیا - مولف فرماتے ہین ممکن ہی کہ وہ پہاڑ کئی حصے ہو گیا ہو - کوئی حصہ زمین مین دھنس گیا اور کسی حصہ نے اطراف عالم مین پرواز کی اور کوئی حصہ ریگ رواں ہو گیا - اسلئے کہ بعض روایتوں مین ریگ رواں ہونا بھی وارد ہوا ہی - اور کوہ پر تجلی کرنے کے بارہ مین کلام طویل ہی اور یہ کتاب اوسکی گنجائش نہین رکھتی - اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ جب بنی اسرائیل نے توبہ کی اور حضرت موسیٰ نے اونسے کہا کہ ایک دوسرے کو قتل کرو - اون لوگون نے پوچھا ہم ایک دوسرے کو کسطرح قتل کرین - فرمایا کل صبح کو تم سب بیت المقدس کے پاس جمع ہو اور ایک چھری یا شمشیر یا اور کوئی حربہ اپنے ساتھ لاؤ اور اپنے منھ چھپا لو کہ ایک دوسرے کو نہ پہچان سکو اور جب مین بنی اسرائیل کے منبر پر چڑھون اوسوقت ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کرو - جن لوگون نے گوسالہ پرستی کی تھی اونمین سے ستر ہزار آدمی بیت المقدس کے پاس جمع ہوئے حضرت موسیٰ اونکے ساتھ نماز ادا کر کے جب بالاے منبر تشریف لیگئے اوس جماعت نے ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کیا - جب اونمین سے

دس ہزار آدمی قتل ہو چکے اوسوقت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا اے موسیٰ اب انسے کہو کہ ایک دوسرے
کے قتل کرنے سے دست بردار ہون حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے انکی توبہ قبول کی۔ دوسری حدیث
معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ ستر آدمیون کو اپنی قوم سے منتخب کرکے اپنے
ساتھ کوہ طور کیطرف لیگئے۔ جب اوس گروہ نے خدا کی رؤیت کا سوال کیا اوپر صاعقہ نازل ہوا اور
وہ سب جل گئے موسیٰ نے مناجات کی خداوندا یہ سب میرے اصحاب تھے۔ وحی نازل ہوئی کہ مین انکے
عوض تمکو وہ اصحاب عطا کرونگا جو انسے بہتر ہونگے۔ موسیٰ نے عرض کی خداوندا مین انسے مانوس ہون اور
انکو جانتا ہون اور انکے نامون سے آگاہ ہون۔ پھر اسیطرح تین مرتبہ دعا کی اوسوقت خدا نے ادنکو
زندہ کیا اور اون سبکو اپنا پیغمبر قرار دیا۔ مؤلف فرماتے ہین۔ اوس گروہ کا پیغمبر ہونا اصول شیعہ
کے مطابق مشکل ہے اسلیئے کہ ظاہرا یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ ادنکا سوال کرنا گناہ تھا اسی لیئے معذب ہوئے
پس جبکہ اونسے گناہ صادر ہوا پھر کیونکر پیغمبر ہے۔ اسکا جواب بھی کئی وجوہ سے ہوسکتا ہے پہلی وجہ
شاید انکی پیغمبری کا ذکر از روے تقیہ وارد ہوا ہو اسلیئے کہ اکثر علماے عامہ نے بھی اسیطرح روایت
کی ہے۔ دوسری وجہ جبکہ وہ لوگ ہلاک ہوئے حیات اول جسمین اون لوگون نے گناہ کیا تھا
منقطع ہوگئی اگر حیات ثانی مین معصوم رہے ہون پیغمبری کے لیئے کافی ہے۔ مگر اس وجہ مین کلام ہے تیسری
وجہ۔ شاید ادنکا سوال بھی قوم کی جانب سے رہا ہو اور ادنکا ہلاک ہونا از روے تادیب قوم ہو نہ کہ
از روے تعذیب لیکن یہ امر بھی بعید ہے۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ پیغمبری کا اطلاق بطریق مجاز واقع ہوا ہے
یعنی رجعت کے بعد اسقدر شائستہ و نیک کردار ہوے کہ گویا پیغمبر تھے مگر پہلی وجہ سب وجوہ سے ظاہرتر ہے
اور جاننا چاہیئے کہ یہ واقعہ از جملۂ شواہد حقیت رجعت ہے کہ اس امت مین بھی حضرت قائم صلوات اللہ سلامہ
علیہ کے زمانے مین مُردون کا ایک گروہ دنیا کیطرف رجوع کریگا اسلیئے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ
بنی اسرائیل مین جو واقعات واقع ہوئے ہین وہ سب اس اُمت مین بھی واقع ہونگے۔ اور انشاء اللہ
تعالیٰ اسکے بعد ایک باب علحدہ مین وہ واقعات مذکور ہونگے۔ جاننا چاہیئے کہ اسی حدیث متواتر کے
مطابق جو ابھی مذکور ہوئی کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل مین جو واقعات گذرے ہین وہ
سب اس اُمت مین بھی واقع ہونگے اور نیز حضرت رسولؐ نے امیر المومنینؑ سے فرمایا ہے کہ یا علی تم نسبت
میرے مانند ہارون کے نسبت موسیٰ ہو۔ جیسے قصۂ گوسالہ و سامری کی نظیر اس اُمت مین قصۂ ابوبکر و
عمر کا ہے۔ ابوبکر گوسالہ سے بدتر تھا اور عمر سامری سے بھی زیادہ مکار اور حیلہ جو تھا۔ اور جسطرح اوسوقت
بنی اسرائیل نے ہارون کی اطاعت نہین کی اس اُمت نے بھی وصی برحق پیغمبر آخر الزمانؐ کی اطاعت

اختیار نہ کی اور جب حضرت امیر المومنینؑ کو کشان کشان مسجد رسولؐ میں لائے کہ ابوبکر سے بیعت
کریں حضرت امیر المومنینؑ نے حضرت رسولخدا صلعم کی طرف متوجہ ہو کر آنحضرتؐ سے وہی خطاب کیا جو
ہارونؑ نے موسیٰؑ سے کیا تھا اور کہا۔ یَا ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي
اور جب زمانہ ابوبکر و عمر و عثمان کا جو بمنزلہ گوسالہ و سامری و قارون تھے گذرا اور حضرت امیر المومنینؑ
سے بیعت کی بنی اسرائیل کے مانند تلواریں میان سے نکلیں ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور جیسا کہ
بنی اسرائیل بظاہر چالیس برس تیہ میں حیران رہے یہ اُمت بھی اپنی بدکرداری سے زمان قائم آل محمدؐ
تک اپنے امور دین و دنیا میں حیران و سرگردان رہیگی۔ اور ان مضامین کے ہر ایک مضمون کے مطابق
احادیث کثیر طرق عامہ و خاصہ سے وارد ہوئی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں مذکور ہونگی
اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حق تعالےٰ نے الواح کو حضرت موسیٰؑ پر نازل کیا
اوسمیں تمام چیزوں کا بیان اور وہ سب واقعات تھے جو اونکے بعد قیامت تک ہونگے جب حضرت
موسیٰؑ کی عمر تمام ہوئی خدا نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ یہ الواح کسی پہاڑ میں پوشیدہ کردو اور وہ الواح
زبرجد بہشت کی تھیں جب موسیٰؑ وہ الواح اوس پہاڑ کے پاس لیگئے بحکم خدا وہ پہاڑ شگافتہ ہوا
اون الواح کو کپڑے میں لپیٹ کر شگاف کوہ میں رکھدیا پھر وہ شگاف برابر اور پہاڑ بحالت اول
ہوگیا اور وہ الواح اوسی میں پنہان رہیں تا اینکہ حضرت رسولخدا مبعوث ہوئے۔ اوس عہد میں
اہل یمن کا ایک قافلہ آنحضرتؐ کی خدمت میں آتا تھا جب وہ قافلہ اوس پہاڑ کے پاس پہونچا پہاڑ
شگافتہ ہوگیا اور وہ الواح ظاہر ہوئیں اہل قافلہ نے اونکو اوٹھالیا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں پہونچایا
اور اب وہ الواح ہمارے پاس موجود ہیں۔ اور دوسری حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول
ہے کہ جب موسیٰؑ نے الواح کو پھینک دیا وہ الواح ایک پتھر پر گریں اور اونمیں سے بعض الواح جو شکستہ
ہوگئیں تھیں وہ اوسی پتھر کے اندر چلی گئیں اور اوسی میں رہیں تا اینکہ حضرت رسولخدا مبعوث ہوئے
اوسوقت اوس پتھر نے وہ الواح آنحضرتؐ کو پہونچا دیں۔ اور بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ کوئی
کتاب کسی پیغمبر پر نازل نہیں ہوئی اور کوئی معجزہ خدا نے کسی پیغمبر کو عطا نہیں کیا مگر یہ کہ وہ سب
اہلبیت رسالت صلعم کے پاس ہیں اور اس بارہ میں احادیث کثیرہ اپنے مقام میں مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ
اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ماہ حزیران رومی میں حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل پر نفرین کی اور
ایک شب و روز میں تین لاکھ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور حضرت رسولخدا سے منقول ہے کہ قرآن کو اسیلئے
فرقان کہتے ہیں کہ اسکے سورہ و آیات متفرق نازل ہوئے اور لوح پر لکھے ہوئے نازل نہیں ہوئے جیسا کہ

توریت و انجیل و زبور یہ تینون کتابین یکجا الواح پر لکھی ہوئی نازل ہوئی ہین۔ اور حضرت صادقؑ سے
منقول ہے کہ توریت ماہ رمضان کی چھٹی تاریخ نازل ہوئی مؤلف فرماتے ہین۔ ممکن ہے کہ ماہ رمضان
مین اجزائے اول توریت نازل ہوئے ہون اور اجزائے آخر توریت ماہ ذی الحجہ مین۔ یا الواح کے ٹوٹ جانے
کے بعد دوسری مرتبہ توریت نازل ہوئی ہو۔ فصل ساتوین۔ قارون کے حالات۔ حق تعالیٰ نے
سورۂ قصص مین فرمایا ہے۔ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى بدرستیکہ قارون قوم موسیٰؑ سے
تھا۔ اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ قارون حضرت موسیٰؑ کی خالہ کا فرزند تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ
اونکا چچیرا بھائی تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ اونکا چچا تھا فَبَغٰى عَلَيْهِمْ یعنی پس اوسنے بغی و زیادتی و
سرکشی کی اور اوسکی بغی و سرکشی کے بارہ مین اختلاف ہے۔ بعضون نے کہا ہے کہ جب مصر مین تھے اوسوقت
فرعون نے اوسکو بنی اسرائیل کا حاکم مقرر کیا تھا اور قارون نے بنی اسرائیل پر ظلم کیا۔ اور بعضون نے
کہا ہے کہ اپنا لباس اور لوگون سے ایک بالشت دراز رکھتا تھا۔ بعضون نے کہا ہے کہ مال و دولت
کی زیادتی کے سبب اوسپر تکبر و فخر کرتا تھا۔ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ
اُولِي الْقُوَّةِ اور ہمنے خزانون سے اسقدر اوسکو عطا کیا تھا جسکی کنجیان بسبب وزن کے ایک گروہ صاحب
قوت اوٹھاتے تھکتے تھے اور علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ دس سے پندرہ تک کے گروہ کو عصبہ کہتے ہین۔ اور بعضون
نے دس سے چالیس تک کہا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اس مقام مین چالیس سے مراد ہے اور بعضون
کے نزدیک ساٹھ اور بعضون کے نزدیک ستر ہی ہے۔ اور بیان کرتے ہین کہ اوسکے خزانون کی کنجیان
ساٹھ اونٹون پر لادی جاتی تھین اور کوئی کنجی ایک انگشت سے بڑی نہ تھی۔ چونکہ لوہے کی کنجیون کا
وزن زیادہ ہوتا تھا اسلئے لکڑی کی کنجیان بناتے تھے جب اونکا وزن بھی زیادہ ہوا اوسوقت چمڑے کی
کنجیان بنوائین۔ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ جس وقت کہ اوس سے
اوسکی قوم نے کہا۔ بعضون کا قول ہے کہ کہنے والے حضرت موسیٰؑ تھے یعنی شاد و خوش نہو اور اپنے خزانون کے
سبب طغیان و سرکشی نکر۔ بدرستیکہ خدا اون لوگون کو دوست نہین رکھتا جو زینت و اموال دنیا کے سبب
خوشی کرنے والے ہین۔ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ اور طلب کر آخرت کو اون چیزون کے
ذریعہ سے جو خدا نے تجھے عطا کی ہین۔ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا اور اپنے حصے کو مال دنیا
سے فراموش نکر جسکو آخرت کے لئے جمع کرے۔ یا بقدر کفاف قانع ہو۔ وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ
اور لوگون سے احسان و نیکی کر جیسا کہ خدا نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ
اور زمین پر فساد کی خواہش نکر۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ بدرستیکہ خدا فساد کرنے والون کو

دوست نہین رکھتا - قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ قارون نے کہا مجھکو یہ مال نہین دیا گیا ہے مگر
اوس علم کے سبب جو میرے پاس ہے - علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ یعنی علم کیمیا کے سبب یہ مال جمع کیا
ہے - اور کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ نے اوسکو علم کیمیا سکھایا تھا - اور بعضون نے کہا ہے - یعنی چونکہ مین تم
سب سے علم مین افضل تھا اسلیئے خدا نے یہ مال کثیر مجھے عطا کیا ہے - اور بعضون نے کہا ہے کہ اوسکی مراد علم
تجارت و زراعت اور انواع کسب سے تھی اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ
مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا آیا اوسنے نہین جانا کہ خدا نے اونکو ہلاک کیا کہ اوس سے
پیشتر قرنون پہلے تھے جنکی قوت اس سے زیادہ اور جنکا لشکر اس سے بیشتر تھا - وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ
الْمُجْرِمُوْنَ اور گناہگار و کفار قیامت مین انکے گناہون سے سوال نہین کیئے جاوینگے اسلیئے کہ خدا اونکے
افعال پر مطلع ہے - یا دنیا مین اونپر عذاب نازل ہونے کے وقت فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ
پس قارون اپنی قوم یعنی بنی اسرائیل کیطرف اپنی اون زینتون کے ساتھ باہر نکلا جو اوسکو حاصل
تھین - علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جامہ ہاے رنگارنگ جنکے دامن زمین پر لوٹتے تھے از روے
تکبر پہنتا تھا - اور بعضون نے کہا ہے چار ہزار سوارون کے ہمراہ باہر نکلا جنکے مرکبون کے زین طلائی تھے
اور اونپر جامہ ہاے ارغوانی پڑے تھے - اور تین ہزار کنیزین بھی تھین جنکا رنگ سرخ و سفید تھا اور اونکی
ہمراہ و استر ہاے بھورے یا سفید پر سوار تھین - یہ سب انواع زیور سے آراستہ اور جامہ ہاے سرخ پہنے
تھین - اور بعضون نے کہا ہے کہ ستر ہزار آدمیون کے ہمراہ باہر نکلا تھا اور وہ سب جامہ ہاے سرخ
پہنے تھے - قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ
اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ اون لوگون نے جو کہ لذت زندگانی دنیا کی خواہش رکھتے تھے کہا کہ کاش
ہمارے لیئے بھی ایسا ہی مثل ہوتا جو قارون کو دیا گیا ہے بیشک قارون دنیا مین صاحب حصہ بزرگ
ہے - وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا
يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ اور اون لوگون نے جنکو خدا نے علم عطا کیا تھا اور آخرت کا یقین رکھتے
تھے کہا کہ تمپر واے ہو آخرت کا ثواب اوسکے لیئے بہتر ہے جو کہ ایمان لاے اور عمل شائستہ کرے - اور اس
نعمت کی توفیق نہین پاتے مگر وہی لوگ جو کہ زینتہاے دنیا کے ترک کرنے پر صبر کرنے والے ہین فَخَسَفْنَا
بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ پس ہمنے قارون اور اوسکے گھر کو زمین مین غرق کیا فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ
فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ پس اوسکے لیئے کوئی ایسا گروہ
نہ تھا جو عذاب خدا سے اوسکی یاری کرے اور خود اوس سے ہو سکا کہ عذاب کو اپنے سے دفع کرے -

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ
اور اون لوگون نے جو کہ قارون کے رتبہ و منزلت کی روز گذشتہ آرزو کرتے تھے صبح کی در حالیکہ کہ رہے تھے کہ بدرستیکہ خدا اپنے بندون مین سے جسکی روزی مین چاہتا ہے وسعت دیتا ہے بسبب اوسکی مصلحت کے اور جسکی روزی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا کہ خدا نے ہمپر احسان کیا اور ہماری حسن عنایت نکی ہے البتہ ہم بھی زمین مین قارون کیطرح غرق ہو جاتے۔ بدرستیکہ نعمت خدا کے کفران کرنے والے رستگار نہین یا کفار بوجہ بدرستگار نہین۔ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ یہ خانہ آخرت ہم اسکو بنے اون لوگون کے لئے قرار دیا ہے جو زمین پر بلندی اور فساد کی خواہش نہین رکھتے۔ اور عاقبت نیک پرہیز گارون کے لئے مخصوص ہے۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ قارون کے ہلاک ہونے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو دریا سے باہر لائے حق تعالےٰ نے اپنی نعمتین اوپر تمام کین اور اونکو حکم دیا کہ عمالقہ سے جنگ کرنے جائین مگر بنی اسرائیل نے قبول نکیا اسلئے خدا نے مقدر کیا کہ چالیس برس تک تیہ مین حیران رہین۔ بنی اسرائیل ہر شب کوچ کرتے تھے اور تلاوت توریت و دعا و گریہ وزاری مین مصروف ہوتے تھے قارون بھی اونھین مین شامل تھا اور توریت کی تلاوت کرتا تھا قارون سے زیادہ کوئی خوش آواز نہ تھا اور عمدگی قرات کے سبب اوسکو منون کہتے تھے وہ کیمیا بھی جانتا تھا اور سونا چاندی بنا تا تھا جب مدت دراز تک بنی اسرائیل شدت و حیرت مین مبتلا ہے تیہ مین توبہ و انابت شروع کی مگر قارون توبہ کرنے مین اونکا شریک نہوا۔ موسیٰ اوسکو بہت دوست رکھتے تھے اسلئے اوسکے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا اے قارون تیری قوم کے لوگ سب توبہ و انابت مین مصروف و مشغول ہین اور تو یہان بیٹھا ہے جا اور اونکی شریک ہو کر توبہ کر ورنہ عذاب خدا تجھپر نازل ہوگا۔ قارون نے موسیٰ کے قول کو بیقدر سمجھا اور آنحضرت سے ہنسی ٹھٹھا کرنے لگا حضرت موسیٰ اوسکے گھر سے غمگین و اندوہناک باہر نکلے اور اوسکے قصر کے سایہ مین بیٹھ گئے۔ اوسوقت آنحضرت جامہ پشمی پہنے تھے اور اونکے پانون مین پوست خر کی نعلین تھی جسکے بند بٹے ہوئے بالون کے تھے اور عصا ہاتھ مین تھا۔ قارون نے اپنے ملازمون کو حکم دیا اونھون نے خاکستر پانی مین ملا کر وہ پانی حضرت موسیٰ پر ڈالا۔ آنحضرت اس امر سے بہت غضبناک ہوئے۔ جب حضرت موسیٰ غضبناک ہوتے تھے اونکے شانون کے بال لباس سے باہر نکلتے تھے اور اونسے خون ٹپکتا تھا۔ موسیٰ نے کہا خداوندا اگر تو میرے لئے قارون پر غضب

نہ کرینگا پس گویا مین تیرا پیغمبر نہیں ہون خدا نے وحی نازل فرمائی کہ اوموسیٰ آسمانون کو اور زمین کو مین نے حکم دیا ہی کہ تمہاری اطاعت کرین قارون کے بارہ مین جو کچھ تمکو منظور ہو وہ حکم دو۔ قارون نے حکم دیا تھا کہ قصر کے دروازے بند کرلین تاکہ حضرت موسیٰ اندر نہ آسکین۔ حضرت موسیٰ نے دروازون کی طرف اشارہ کیا اور بہ اعجاز آنحضرت وہ سب دروازے کھل گئے اور حضرت موسیٰ قصر مین داخل ہوئے۔ جب قارون کی نظر اونپر پڑی اوسکو یقین ہوا کہ عذاب الٰہی ساتھ لائے ہین۔ کہا اے موسیٰ مین تجھے بحق صلۂ رحم و خویشی و قرابت کے جو میرے اور تمہارے درمیان ہی سوال کرتا ہون کہ مجھپر رحم کرو۔ موسیٰ نے فرمایا اے فرزند لاوی مجھسے کلام نکر اب کوئی فائدہ اس سے حاصل ہوگا پھر زمین سے خطاب کیا کہ قارون کو غرق کرے۔ وہ قصر مع تمام مال و اسباب کے جو اوس قصر مین تھا زمین مین غرق ہوگیا اور قارون بھی زانو تک زمین مین دھنس گیا۔ قارون نے پھر اوسوقت گریہ و زاری کی اور حضرت موسیٰ کو بحق صلۂ رحم قسم دی۔ موسیٰ نے پھر یہی ارشاد کیا کہ اے فرزند لاوی مجھسے کلام نکر قارون نے ہرچند استغاثہ کیا مگر کوئی فائدہ حاصل نہوا۔ یہانتک کہ زمین مین غرق ہوگیا۔ بعد اسکے حضرت موسیٰ جب محل مناجات کی طرف گئے اور مناجات کی حق تعالےٰ نے فرمایا اے فرزند لاوی مجھسے کلام نکر موسیٰ نے جانا کہ قارون پر رحم نکرنے کے سبب خدا اونکی سرزنش کرتا ہی۔ عرض کی خداوندا قارون نے تجھکو تیرے سوا دوسرون کا واسطہ اور قسم دی اگر تیری قسم دیتا مین ضرور قبول کرتا۔ خدا نے پھر یہی جواب دیا کہ اے فرزند لاوی مجھسے کلام نکر۔ عرض کی خداوندا اگر مین جانتا کہ اوسکی خواہش قبول کرنے مین تیری رضامندی ہی مین ہر آئینہ قبول کرتا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ اپنی عزت و جلال و عظمت و جود و علو منزلت کی قسم کھاتا ہون کہ قارون نے جسطرح تجھسے التجا کی اگر مجھسے التجا کرتا مین اوسکی خواہش قبول کرتا اور اوسکو نجات دیتا مگر اوسنے تجھسے التجا کی اور تجھسے متوسل ہوا اسلیئے مین نے اوسکو تیرے چھوڑ دیا۔ اے پسر عمران مرگ سے جزع نکرو مین نے ہر نفس کے لیئے مرگ کو مقدر کیا ہی اور تمہارے لیئے وہ محل و مقام استراحت مہیا و آمادہ کیا ہی کہ اگر تم اوسکو دیکھو اور اوسمین داخل ہو تمہاری آنکھین روشن ہوجائین۔ موسیٰ ایک دن اپنے وصی یوشع بن نون کے ہمراہ کوہ طور کیطرف گئے جب اوس پہاڑ پر چڑھے ایک شخص نظر آیا جو ایک بیلچہ اور زنبیل لیئے ہوئے آرہا تھا۔ موسیٰ نے اوس سے پوچھا تو کہان جاتا ہی۔ کہا خدا کے دوستون مین سے ایک شخص مرگیا ہی مین جاتا ہون اوسکے لیئے قبر کھود دون۔ موسیٰ نے فرمایا اگر تو قبول کرے مین بھی قبر کھودنے مین تیری مدد کرون۔ اوسنے کہا ہان۔ پھر دونون نے باہم قبر کھودی اور جب فارغ ہوئے اوس شخص نے ارادہ کیا کہ قبر مین داخل ہو۔ موسیٰ نے فرمایا یہ کیا کرتا ہے۔

کہا مین چاہتا ہون کہ قبر مین داخل ہو کر دیکھون کہ یہ قبر اچھی کھدی یا نہین - موسیٰؑ نے فرمایا مین خود
قبر مین جاتا ہون - جب قبر مین داخل ہوئے اور اوسمین لیٹے وہ قبر اونکو بہت پسند آئی ناگاہ ملک الموت
آے اور اونکی روح مقدس وہین قبض کی اور وہ پہاڑ باہم وصل ہو کر مثل اول ہوگیا اور قبر کا نشان
باقی نرہا - اور دوسری حدیث حسن مین حضرت صادقؑ سے منقول ہو کہ جب حضرت یونسؑ شکم ماہی
مین سیر دریا کرتے تھے اوس مقام تک پہونچے جہان تک کہ قارون پہونچا تھا اسلیئے کہ جب موسیٰؑ نے قارون
پر نفرین کی اور وہ زمین مین دھنس گیا حق تعالے نے اوسپر ایک فرشتہ موکل کیا اور حکم دیا کہ قارون
کو ہر روز ایک قد آدم کے برابر غرق کرتا جائے - یونسؑ شکم ماہی مین تسبیح الہی اور استغفار کرتے تھے
قارون نے حضرت یونسؑ کی آواز سنکر اوس فرشتے سے جو اوسپر موکل تھا التماس کیا کہ مجھے مہلت دے
مین ایک آدمی کی آواز سنتا ہون - خدا نے اوس فرشتے کو حکم دیا کہ قارون کو مہلت دے - جب اوسنے مہلت
پائی یونسؑ سے خطاب کیا کہ اے بندہ خدا تو کون ہو - کہا مین ایک گنہگار و خطاکار ہون جسکا نام یونسؑ
بن متی ہو - پوچھا وہ رضائے الہی کے لیئے بہت غضب کرنے والا یعنی موسیٰؑ بن عمران کیا ہوئے - یونسؑ نے کہا
مدت دراز گذری کہ موسیٰؑ نے رحلت کی - پھر پوچھا وہ اپنی قوم پر رحم کرنے والا اور مہربان یعنی ہارونؑ
بن عمران کیا ہوا - کہا اونکی بھی رحلت ہوئی - پھر پوچھا خواہر موسیٰؑ کلثم دختر عمران جو مجھسے نامزد تھی کیا
ہوئی - کہا اب آل عمران سے کوئی باقی نہین ہو - قارون نے کہا افسوس ہزار افسوس کہ آل عمران کے
تمام لوگ ہلاک ہو گئے - حق تعالے نے آل عمران پر اوسکا اسف کرنا بہت پسند کیا اور اسکے عوض مین
اوس فرشتے کو جو قارون پر موکل تھا حکم دیا کہ وہ جب تک دنیا مین ہو اوسپر عذاب نکرے - اور قطب راوندی
اور ثعلبی نے روایت کی ہو کہ حق تعالی نے حضرت موسیٰؑ پر وحی نازل فرمائی کہ بنی اسرائیل کو حکم دو
کہ ہر شخص اپنی اپنی چادر کے چارون طرف نیلا ڈورا بہ رنگ آسمان لگائین موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو بلا کر اونسے
فرمایا کہ خدا نے تمکو حکم دیا ہو کہ تم مین سے ہر شخص نیلا ڈورا اپنی چادر مین لگائے تاکہ جب اوسکو دیکھے اپنے
پروردگار کو یاد کرے اور حق تعالے اپنا کلام تمپر نازل کریگا - قارون نے قبول نکیا بلکہ تکبر و سرکشی کی اور
کہا لوگ اپنے غلامون کے ساتھ ایسا کرتے ہین تاکہ دوسرون سے تمیز کیے جائین جب موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کے ہمراہ
دریا سے باہر نکل کر ریاست مذبح اور خانۂ قربانی کی تولیت جسکو حبورہ کہتے ہین حضرت ہارونؑ کو سپرد کی
بنی اسرائیل اپنا ہدیہ قربانی ہارون کو دیتے تھے اور وہ مذبح مین لیجا کر رکھتے تھے اوسوقت ایک آگ آسمانی
نازل ہوتی اور اوسکو جلا دیتی تھی - قارون نے حضرت ہارون پر حسد کرکے موسیٰؑ سے کہا پیغمبری تمکو حاصل
ہوئی اور حبورہ ہارون کو ملا مجھے کوئی چیز حاصل نہوئی حالانکہ مین تم دونون سے بہتر توریت کی تلاوت

چھوڑ دے

چھوڑ دی

کرتا ہون۔ موسیٰ نے فرمایا خدا کی قسم مین نے ہارون کو جسوقت نہین دیا بلکہ خدا نے عطا فرمایا۔ قارون نے کہا
خدا کی قسم مین اسکو یقین نکرونگا جب تک کوئی ایسا امر ظاہر نہ کروگے جو اس دعوی کی دلیل ہو۔ بنی اسرائیل
مین جتنے سرگروہ تھے حضرت موسیٰ نے اون سب کو طلب کرکے اوسنے کہا اپنے عصا مجھے دو پھر اونکو جمع کرکے
اوس مکان مین جہان خدا کی عبادت کرتے تھے رکھ دیئے اور اونسے فرمایا کہ تم سب تمام رات انکی حراست
و نگہبانی کرو۔ جب صبح ہوئی فرمایا وہ سب عصا باہر لائین۔ سب کے عصا اپنے کیطرح تھے اور کوئی تغیر اونمین
نہوا تھا مگر حضرت ہارون کا عصا سبز و شاداب ہوگیا تھا اور بادام کے درخت کے مانند پتّے اوسمین نکل آئے تھے
اوسوقت موسیٰ نے فرمایا اے قارون اب تجھے یقین ہوا کہ خدا نے ہارون کو ممتاز کیا ہے۔ قارون نے کہا
تمہارا اون سحر و جادو سے جو اسکے پیشتر ظاہر ہوئے یہ امر عجیب و غریب نہین پھر وہان سے غضبناک اوٹھکر
اپنے ملازمون اور تابعون کے ہمراہ لشکر موسیٰ سے علیحدہ ہوگیا مگر موسیٰ ہمیشہ اوس سے مدارا کرتے اور
رعایت قرابت منظور رکھتے تھے اور وہ موسیٰ کو ہمیشہ آزار پہونچاتا اور ہر روز اوسکی دشمنی زیادہ ہوتی
جاتی یہانتک کہ اوسنے ایک مکان بنوایا جسکا دروازہ طلائے خالص کا تھا اور اوسکی دیوارون پر
تختہ ہائے طلا نصب تھے۔ بنی اسرائیل صبح و شام اوسکے پاس جاتے اور وہ اونکو کھانا کھلاتا تھا اور حضرت
موسیٰ پر خندہ زنی کرتا تھا۔ جب حق تعالیٰ نے موسیٰ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل سے تو انگرونکی زکوۃ طلب
کرین حضرت موسیٰ قارون پاس آئے اور اس شرط پر اوس سے مصالحہ کیا کہ ہزار دینار سے ایک دینار اور
ہزار درہم سے ایک درہم اور ہزار گوسفند سے ایک گوسفند دے اور اسیطرح باقی تمام اموال سے۔ جب
قارون نے اپنے گھر مین جا کر حساب کیا دیکھا کہ مال کثیر اوسکا ہوگا اسلیئے راضی نہوا اور بنی اسرائیل کو
بلا کر کہا موسیٰ نے جو کچھ حکم دیا تھے اوسکو قبول کیا اب وہ تمہارا مال تم سے لینا چاہتے ہین۔ بنی اسرائیل
نے قارون سے کہا تو ہم سب کا سردار اور بزرگ ہے تو جو حکم دیگا ہم اوسکی تعمیل کرینگے۔ کہا فلان فاحشہ کو
لاؤ اور اوسکو رشوت دیکر اسپر آمادہ کرو کہ وہ حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت لگائے اور بنی اسرائیل کا
اعتقاد اونسے فاسد ہوجائے اور اونکی متابعت ترک کردین اوسوقت ہم سب کو راحت و آرام ملیگا۔
جب وہ زانیہ آئی قارون نے اوسکو ہزار اشرفی دیا ایک طشت طلا کا وعدہ کیا اور اوس سے یہ کہا کہ تو
جو کچھ طلب کریگی تجھے دونگا۔ تو کل صبح کو بنی اسرائیل کے روبرو موسیٰ کو زنا سے متہم کر۔ جب دوسرا دن ہوا
قارون نے بنی اسرائیل کو جمع کرکے موسیٰ پاس آیا اور کہا بنی اسرائیل جمع ہین اور انتظار کرتے ہین کہ گھر سے
باہر آکر اونکو اوامر و نواہی کی ہدایت کرو اور احکام شریعت بیان فرماؤ۔ موسیٰ باہر تشریف لائے اور بالائے
منبر جا کر خطبہ پڑھا بعد اسکے وعظ و پند شروع کیا اور فرمایا تم مین سے جو کوئی چوری کریگا اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا

اور جو کوئی فحش کہیگا اوسکو اسی تازیانہ اور جو کوئی زنا کرے اور زوجہ نہ رکھتا ہو اوسکو سو تازیانے
مارونگا اور جو کوئی زنا کرے اور زوجہ بھی رکھتا ہو وہ سنگسار کیا جائیگا تا اینکہ ہلاک ہو۔ قارون نے
پوچھا اگر تم اس فعل کے مرتکب ہو تو پھر بھی یہی حکم جاری ہوگا۔ موسیٰ نے فرمایا ہان اگر مجھسے ایسا فعل سرزد
ہو مین بھی اسی کا مستحق ہون۔ اوسوقت قارون نے کہا بنی اسرائیل کہتے ہین کہ تمنے فلان فاحشہ سے زنا
کیا ہے۔ موسیٰ نے پوچھا مین نے زنا کیا ہے۔ کہا ہان موسیٰ نے اوس عورت کو بلا کر اوس سے فرمایا بحق اوس
خدا کے جسنے دریا کو بنی اسرائیل کے لیے شگافتہ کیا اور مجھپر توریت نازل کی تو سچ سچ بیان کر آیا مین نے تجھسے
زنا کیا ہے۔ اوس عورت نے بہ توفیق خدا انکار کیا اور کہا یہ سب دروغ کہتے ہین بلکہ قارون نے مجھکو مال
کثیر دینے کا وعدہ کیا ہے کہ تمپر تہمت لگاؤن۔ قارون نے شرم سے سر جھکا لیا اور بنی اسرائیل بھی خاموش
ہوگئے۔ بعد اسکے موسیٰ نے سجدہ کیا اور بہت دیر تک روتے رہے پھر کہا خداوندا تیرا دشمن مجھکو آزار دیتا
اور چاہتا ہے کہ مجھے رسوا کرے خداوندا اگر مین تیرا پیغمبر ہون تو میرے لیے اوسپر غضب کر اور مجھے
اوسپر مسلط کر دے۔ حق تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی اے موسیٰ سجدہ سے سر اوٹھاؤ اور جو کچھ تمکو منظور
ہو زمین کو حکم دو وہ تمھاری اطاعت و فرمانبرداری کریگی۔ موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا خدا نے
مجھکو قارون پر اوسی طرح مبعوث کیا ہے جیسا کہ فرعون پر مبعوث کیا تھا پس جو شخص اوسکے اصحاب سے ہو
وہ اوسکے پاس ٹھیرا رہے اور جو اوسکے اصحاب سے نہین ہے علیحدہ ہو جائے۔ پس دو شخصون کے سوا سب
اوس سے جدا ہو گئے موسیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ انکو غرق کرلے۔ اونکے قدم زمین مین دھنس گئے۔ پھر فرمایا
انکو غرق کرلے۔ وہ لوگ زانو تک دھنس گئے۔ پھر فرمایا انکو غرق کرلے وہ لوگ کمر تک دھنس گئے۔ پھر فرمایا
انکو غرق کرلے وہ لوگ گردن تک دھنس گئے۔ اور اس اثنا مین وہ لوگ حضرت موسیٰ سے تضرع
و استغاثہ کرتے تھے اور قارون اونکو صلۂ رحم کی قسم دیتا تھا اور بعض روایتون کے مطابق اونسے ستر مرتبہ قسم
دی مگر موسیٰ نے کچھ التفات نہ کیا یہانتک کہ زمین کے اندر غرق ہوگئے بعد اسکے خدا نے وحی نازل فرمائی
اے موسیٰ ان لوگون نے ستر مرتبہ تمسے استغاثہ کیا اور تمکو اونپر رحم نہ آیا مین اپنی عزت و جلال کی
قسم کھاتا ہون کہ اگر ایک مرتبہ مجھسے استغاثہ کرتے تو البتہ مجھکو اپنے نزدیک اور اپنی خواہشون کا قبول
کرنے والا پاتے۔ جب وہ لوگ غرق ہوگئے تو بنی اسرائیل نے کہا موسیٰ نے اسلیے قارون پر نفرین کی اور
وہ زمین کے اندر دھنس گیا کہ اوسکے گنج و اموال کو اپنے تصرف مین لائین۔ جب موسیٰ نے یہ سنا دعا کی
اور اوسکے گنج و اموال بھی زمین مین غرق ہوگئے۔ مؤلف فرماتے ہین۔ بہت سی حدیثون مین منقول
ہے کہ حضرت امیر المومنین اور تمام ائمہ اطہار علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ ابوبکر اس امت کا فرعون اور

عمر اس اُمت کا ہامان اور عثمان اس اُمت کا قارون ہے۔ اور یہ حدیث بھی اسکی تائید کرتی ہے کہ جو کچھ بنی اسرائیل مین واقع ہوا ہے اس اُمت مین بھی واقع ہوگا۔ اور ان تینون منافقون کا حال اون تینون کے کسقدر مشابہ ہے اگر غور کیا جائے اسلیے کہ فرعون نے اگر ناحق خدائی کا دعوی کیا ابوبکر نے ناحق خلافت کا دعوی کیا اور یہ بھی عین شرک اور خدا سے معارضہ و مخاصمہ کرنا ہے۔ اور جیسا کہ فرعون نے مکر حضرت موسیٰ کی اطاعت کا ارادہ کیا اور ہامان نے اوسکو باز رکھا اسیطرح ابوبکر نے بھی مکرا اَقِيْلُوْنِيْ کہا اور بسبب ظاہر پشیمانی کا اظہار کیا مگر عمر مانع ہوتا رہا اور جسطرح کہ فرعون و ہامان اپنے تابعون کے ہمراہ دریای صوری مین غرق اور ہلاکت ظاہری سے ہلاک ہوئے اسیطرح یہ بھی دریائے کفر و ضلالت مین غرق ہوکر ہلاک ابدی قرار پائے اور زمان رجعت مین بھی آب شمشیر حضرت قائم علیہ السلام مین غرق ہونگے۔ اور قارون و عثمان کے حالات کی مشابہت کسی مرد عاقل پر مخفی نہین ہے۔ مال کثیر جمع کرنے اور خزائن دنیوی کے لئے حریص ہونے اور اپنے خدام و تابعون کیلئے اسباب زینت و آرایش فراہم کرنے مین ان دونون کا حال ایک تھا اگر قارون حضرت موسیٰ سے قرابت نسبی رکھتا تھا عثمان بھی حضرت رسولخدا سے قرابت سببی بلکہ نسبی رکھتا تھا اور اگر قارون حضرت موسیٰ کی نفرین کے سبب مع اپنے اموال کے زمین کے اندر غرق ہوگیا عثمان بھی حضرت رسولخدا اور حضرت امیر المومنینؑ کی نفرین کے سبب قتل ہوکر بشدت و سختی تمام زیر زمین پہونچا اور حضرت امیر المومنینؑ نے خلافت ظاہری پانے کے بعد جو خطبہ کہ پہلا ارشاد فرمایا اوسمین صراحت صاف فرمایا ہے کہ حق تعالےٰ نے فرعون و ہامان و قارون کو ہلاک کیا اور اگر اونکے حالات مین خوب غور و تامل کیا جائے دیگر وجوہ سے بھی مشابہت ظاہر ہوگی اور ہم اون وجہون کو اونکے مقام مین انشاء اللہ تعالےٰ ذکر کرینگے یہان اسی پر اکتفا کی گئی **فصل آٹھوین** بنی اسرائیل کا گائے ذبح کرکے مقتول کا بحکم خدا زندہ ہونا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر مین مذکور ہے۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً امام علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ حق تعالیٰ نے یہود مدینہ سے خطاب کیا کہ اوسوقت کو یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا بدرستیکہ خدا تمکو حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو اور اوسکے کسی عضو کو اوس شخص پر مارو جو کہ تمھارے درمیان قتل کیا گیا ہے اور وہ باذن خدا زندہ ہوکر تمکو خبر دیگا کہ اوسکو کسنے قتل کیا ہے۔ اور یہ کیفیت اوسوقت کی ہے جبکہ بنی اسرائیل مین ایک شخص قتل ہوا تھا اور اوسکے قاتل کا پتہ نہ ملتا تھا جس قبیلہ مین اوس مقتول کی لاش ملی تھی حضرت موسیٰ نے اوس قبیلے پر بحکم خدا یہ حکم جاری کیا تھا کہ اوس قبیلے کے پچاس آدمی جو بزرگان قبیلہ سے ہون اوس خداوند قوی کی قسم کھائین جو بنی اسرائیل کا خدا اور حضرت محمدؐ و آل محمدؐ کا تمام مخلوقات پر فضیلت عطا کرنے والا ہے کہ ہمنے اسکو قتل نہین کیا

اور اسکے قاتل کو بھی نہین جانتے کہ کون ہے پھر قسم کھانے کے بعد مقتول کی دیت ادا کرین - اور اگر قسم نہ
کھائین قاتل کا نشان بتائین تاکہ قاتل اوسکے عوض قتل کیا جاے - اور اگر قسم بھی نہ کھائین اور قاتل کا نشان
بھی نہ بتائین اونکو ایک زندان تنگ مین قید رکھین جب تک کہ ان دونون امرون سے ایک امر قبول کرین
اہل قبیلہ نے کہا اے پیغمبر خدا اے موسیٰ یہ حکم خدا کا نہین ہے کہ ہم قسم بھی کھائین اور دیت بھی ادا کرین - اس
واقعہ کا حال یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عورت نہایت حسینہ و جمیلہ تھی اور بدرجۂ غایت فضل و کمال اور
شرافت حسب نسب رکھتی تھی - جماعت کثیرہ نے اوسکی خواستگاری کی تھی اور اوسکے تین چچیرے بھائی تھے
اوس عورت نے اونمین سے ایک کو جو زیادہ تر عالم و پرہیزگار تھا قبول کیا اور چاہا کہ اوسکے ساتھ عقد کرے
وہ دونون چچیرے بھائی جنکو اوس عورت نے قبول نہین کیا تھا آتش حسد سے افروختہ ہو کر اوس اپنے بھائی
کو جسے اوس عورت نے قبول کیا تھا بحیلۂ ضیافت طلب کیا پھر اوسکو قتل کرکے اوس قبیلے مین پھینک دیا
جسمین بنی اسرائیل کے تمام قبیلون سے زیادہ کثرت تھی - جب صبح ہوئی اونھین دونون قاتلون نے اپنے
گریبان چاک کئے اور سر پر خاک اوڑاتے ہوے حضرت موسیٰ پاس دادخواہی کیلیے آئے - حضرت موسیٰ نے
اوس قبیلے کے لوگون کو بلا کر اوس مقتول کا حال دریافت کیا اہل قبیلہ نے کہا نہ ہمنے اسکو قتل کیا ہے اور
نہ جانتے ہین کہ اسکا قاتل کون ہے - موسیٰ نے فرمایا خدا کا حکم یہ ہے کہ تم مین سے پچاس آدمی قسم کھائین اور
اس مقتول کی دیت بھی دین ورنہ قاتل کا نشان بتائین - جواب دیا اگر ہم قسم کھا کر دیت ادا کرین پھر قسم
کھانے سے کیا فائدہ اور اگر دیت ادا کرکے قسم کھائین پھر دیت ادا کرنے سے کیا نفع - موسیٰ نے فرمایا فائدہ و
منفعت خدا کی اطاعت و فرمانبرداری مین ہے اوسنے جو حکم دیا ہے اوسکا بجا لانا تمکو لازم ہے - کہا اے پیغمبر خدا
یہ تاوان و تہمت ہمپر گران اور یہ سوگند بھی سخت و دشوار ہے کیونکہ ہمسے کوئی خیانت واقع نہین ہوئی
اور نہ کسی کا حق ہمارے ذمہ ہے - خدا سے دعا کرو کہ قاتل کا نشان بتائے اور اوسکے عمل کی سزا اوسکو دیجائے
اور ہم تاوان و تہمت سے رہائی پائین - موسیٰ نے فرمایا حق تعالیٰ اس واقعہ کا حکم مجھے دے چکا - اب مین جرأت
نہین کر سکتا کہ اس حکم کے خلاف اور کسی امر کی خواہش کرون بلکہ ہمکو لازم ہے کہ گردن جھکا دین اور اوسکے
حکم کی اطاعت کرین اور اوسپر اعتراض کرنے سے باز آئین - تم نہین دیکھتے ہو کہ جب خدا نے روز شنبہ
کسی کام کا کرنا اور گوشت شتر کھانا ہمپر حرام کیا آیا ہم اوسکے حکم مین تصرف کر سکتے ہین یا اوسکو بدل سکتے
ہین بلکہ لازم ہے کہ اوسکی اطاعت کرین - بعد اسکے حضرت موسیٰ نے چاہا کہ اوس حکم کو اونپر لازم و واجب
کرین مگر حق تعالیٰ نے پھر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ انکی خواہش قبول کرو اور مجھسے دعا مانگو کہ مین
قاتل کو ظاہر کرون اور اہل قبیلہ تاوان اور تہمت سے نجات پائین اسلیے کہ مین چاہتا ہون کہ اوسکے

سوال قبول کرنے کے سبب اوس شخص کو وسعت روزی عطا کرون جو تمھاری اُمت کے نیک کردارون مین
ہو اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے کا اعتقاد رکھتا ہو اور تمام مخلوقات پر حضرت محمد مصطفیٰؐ اور اونکے بعد
علی ابن ابیطالبؑ کو فضیلت دیتا ہو اور مجھے منظور ہے کہ اس واقعہ کے سبب اوسکو دنیا مین غنی کرون کہ
اوسکو اعتقاد فضیلت محمدؐ و آل محمدؐ کا بعض ثواب حاصل ہو۔ اوسوقت موسیٰؑ نے کہا خداوندا اس
مقتول کے قاتل کو ہمپر ظاہر کر۔ خدا نے فرمایا اے موسیٰ بنی اسرائیل کو خبر دو کہ خدا اس طریقہ سے قاتل کو تمپر
ظاہر کرتا ہے اور تمکو یہ حکم دیتا ہے کہ ایک گائے کو ذبح کرو اور اوسکے ایک عضو کو مقتول پر مارو کہ مین اوسکو
زندہ کرون اگر تم خدا کی اطاعت کرتے ہو اسکو بجا لاؤ جو مین نے کہا ہے یا اوسی علم اول کو قبول کرو اور اس
قول خدا کے یہی معنی ہین وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً یعنی
موسیٰؑ نے اونسے کہا کہ خدا جلد تمکو حکم دیگا کہ ایک گائے ذبح کرو اگر تمکو منظور ہے کہ اس مقتول کے قاتل سے آگاہ ہو
اور اوس گائے کے کسی عضو کو مقتول پر مارو وہ زندہ ہو کر تمسے بیان کریگا کہ اوسکا قاتل کون ہے۔ قَالُوا
أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ فرمایا یعنی اون لوگون نے کہا اے
موسیٰ کیا تم ہمسے ہنسی کرتے ہو جو کہتے ہو کہ ایک میت کے عضو کو دوسری میت پر مارین اور وہ زندہ ہو جائے
موسیٰ نے کہا اس امر سے خدا کی پناہ طلب کرتا ہون کہ مین از جملۂ جاہلان و بیخردان رہون کہ مین اوس کلام
کی نسبت خدا سے دون جو اوسنے نہین فرمایا یا اپنے قیاس باطل یا استبعاد عقل ناقص کی وجہ سے خدا کے حکم کا
انکار کرون جیسا کہ تم کرتے ہو۔ بعد اسکے حضرت موسیٰ نے فرمایا کیا تم لوگ نہین جانتے ہو کہ مرد کا نطفہ اور
عورت کا نطفہ یہ دونون مردہ ہین مگر جب رحم مین یہ دونون جمع ہوتے ہین حق تعالیٰ انسے ایک شخص زندہ
پیدا کرتا ہے۔ اور کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالیٰ زمین مردہ کو تخمہائے بے روح کے اجتماع سے انواع گیاہ و
درخت سے زندہ کرتا ہے قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ فرمایا۔ جب موسیٰ نے اونپر حجت تمام کی
اون لوگون نے کہا اے موسیٰ ہمارے لیے اپنے پروردگار سے دعا کرو تا کہ اوس گائے کی صفت ہمسے بیان کرے
اور ہم آگاہ ہون کہ کیسی گائے ذبح کرنا چاہیے قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ
عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ یعنے موسیٰؑ نے اپنے خدا سے سوال کیا بعد اسکے اونسے کہا
حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گائے بڑھیا ہو نہ بہت جوان بلکہ ان دونون حالتون کے درمیان ہو۔ بس اوسپر عمل
کرو جسکے لیے مامور ہوگے قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا کہا اے موسیٰ اپنے پروردگار سے
سوال کرو کہ ہمارے لیے بیان کرے کہ اوس گائے کا رنگ کیسا ہو قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ
فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ موسیٰ نے حق تعالیٰ سے سوال کرنے کے بعد کہا خدا فرماتا ہے کہ وہ ایک

گاے زرد رنگ ہے جسکی زردی خالص وعمدہ ہو نہ کم رنگ جو کہ مائل بہ سفیدی ہے اور نہ بہت رنگین
کہ مائل بہ سیاہی رہے اور اوسکی حسن وخوبی اور خوش رنگی دیکھنے والون کو مسرور وخوش حال کرے
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ
اون لوگون نے کہا ہمارے لیے اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ہمسے بصراحت تمام بیان کرے کہ وہ گاے
کیا صفت رکھتی ہو بدرستیکہ اوسکی صفت ہمپر مشتبہ ہوئی ہی اسلیے کہ اس صفت کی گائین بہت ہین اور
بدرستیکہ اگر خدا چاہیگا ہم ساتھ اوس گاے کی ہدایت پاوینگے جسکے ذبح کرنے کا حکم ہمکو دیا ہی۔ قَالَ إِنَّهُ
يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا موسیٰ
نے خدا کی جانب سے اونسے کہا کہ وہ گاے ایسی ہو جسکو زمین جوتنے اور زراعت کو پانی دینے کے سبب
مطیع ونرم کیا ہو اور اون کامون سے اوسکو معاف کیا ہو اور تمام عیبون سے مبرا ہو یعنی اوسکی خلقت
مین کوئی عیب نہو اور اصلی رنگ کے سوا کوئی دوسرا رنگ اوسمین شامل نہوا ہو۔ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ
بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ کہا اب تم وہ چیز لاے جو اس گاو کی صفت مین حق وسزاوار تھی
پس اوسکو ذبح کیا اور قریب تھا کہ اس کام کو نکرین اوس گاے کی گرانی قیمت کے سبب۔ مگر چونکہ اونکو
ضرورت واضطرار نے مجبور کر دیا تھا اور نیز حضرت موسیٰ کو متہم کیا تھا کہ وہ اس امر پر قادر نہین جسکا وہ لوگ
سوال کرتے ہین اسلیے اوس گاے کا ذبح کرنا ضرور ہوا۔ بعد اسکے امام نے فرمایا کہ جب ان صفات کو سنا کہا اے
موسیٰ آیا ہمارے پروردگار نے ہمکو یہ حکم دیا ہی کہ ایسی گاے کو ذبح کرین جو کہ ان صفات سے موصوف ہو۔ فرمایا
ہان۔ اور موسیٰ نے پہلے اونسے نہین کہا تھا کہ خدا نے تمکو گاے ذبح کرنے کا حکم دیا ہی اگر پہلے ہی ایسا کہتے
پس جس گاے کو وہ ذبح کرتے وہی کافی ہوتی مگر جب اون لوگون نے سوال کیا اوسوقت حضرت موسیٰ کو
ضرور تھا کہ خدا سے اوس گاے کی صفت دریافت کرین بلکہ لازم تھا کہ اونکے جواب مین فرماتے کہ جس
گاے کو چاہو ذبح کرو وہی کافی ہی۔ لیکن جب ایسی گاے کا ذبح کرنا قرار پایا اور اوسکو تلاش کیا کہین
نپایا۔ مگر بنی اسرائیل کے ایک جوان پاس جسنے خدا کے حکم سے حضرت محمد وعلی ابن ابیطالب اور تمام ائمہ
کو خواب مین دیکھا تھا اور ان بزرگوارون نے اوس سے فرمایا تھا کہ تو ہمارا دوست ہے اور تمام خلائق پر ہمکو
فضیلت دیتا ہی اسلیے ہم چاہتے ہین کہ تجھکو دنیا مین بعض جزاے نیک عطا کرین۔ جب بنی اسرائیل تیری
گاے خرید کرنا چاہین تو اوسکو اپنی ماں کے بغیر اجازت نہ بیچیو اور حق تعالی تیری ماں کو اون امور سے
بذریعۂ الہام آگاہ کریگا جو تیرے اور تیری اولاد کی تونگری کے باعث ہونگے۔ وہ جوان یہ خواب
دیکھکر بہت خوش ہوا اور صبح کو بنی اسرائیل وہ گاے خرید کرنے کے لیے اوسکے پاس آے اور پوچھا اوسکی

قیمت کیا ہے - اوس جوان نے کہا دو دینار مگر اس امر مین میری مان سے پوچھ لون - ان لوگون نے کہا ہم ایک دینار دینگے - اوس
جوان نے اپنی مان سے مشورہ کیا اوسنے کہا بعوض چار دینار کے فروخت کر - بنی اسرائیل سے کہا میری مان چار دینار کہتی
ہے - کہا ہم دو دینار دیتے ہین اوسنے اپنی مان سے مشورہ کیا اوسکی مان نے کہا سو دینار طلب کر - بنی اسرائیل نے
پچاس دینار کہے اسیطرح اوس جوان کی مان قیمت زیادہ کرتی تھی اور بنی اسرائیل اوسکے نصف پر راضی ہوتے
تھے تا اینکہ اوسکی یہ قیمت ٹھہری کہ اوس گائے کا پوست اشرفیون سے بھر دین - جب وہ گائے اس قیمت پر خرید
کرکے ذبح کی اور اوسکے دُم کی جڑ کی ہڈی کو جہان سے پہلے انسان کی خلقت شروع ہوتی ہے اور قیامت مین بھی
ترکیب اجزا کی ابتدا اوسی سے ہوگی لیکر اوس مقتول پر مارا اور کہا خداوندا بجاہ محمد وآل محمد اس مردے کو
زندہ و گویا کر تاکہ ہمکو اپنے قاتل کا نشان بتانے لگا - وہ مقتول اوٹھا اور کہا ای پیغمبر خدا ان دونون بھائیون نے
اپنی چچیری بہن کے سبب مجھپر حسد کرکے مجھے قتل کیا اور اس قبیلے کے محلے مین ڈال دیا اسلیئے کہ میری دیت انسے
لین - موسیٰ نے ان دونون قاتلون کو قتل کیا - اور اوس گائے کا استخوان دوبارہ حضرت موسیٰ نے اوس مردے
پر مارا تھا پہلی مرتبہ جب وہ عضو اوس مُردے پر مارا وہ مردہ زندہ ہوا - بنی اسرائیل نے کہا اے پیغمبر خدا وہ
وعدہ کیا ہوا جو کہ تمنے ہمسے کیا تھا - حق تعالے نے وحی نازل فرمائی اے موسیٰ میرا وعدہ خلاف نہین ہوتا مگر
جب تک اس گائے کا پوست اشرفیون سے بھر کر اسکے مالک کو نہ دینگے یہ مُردہ زندہ نہو گا - اوسوقت سب نے
اپنا مال جمع کیا اور خدا نے اوس پوست کو اسقدر وسیع کر دیا کہ پچاس لاکھ اشرفیون سے بھرا جب وہ جوان
اشرفیون کو اوسنے لیچکا اور دوبارہ اوس گائے کا استخوان اوس میت پر مارا وہ مردہ زندہ ہوا بعض
بنی اسرائیل نے یہ حال دیکھکر کہا ہم نہین جانتے کہ خدا کا یہ مردہ زندہ کرنا عجیب تر ہے یا اس جوان کا اس
مال فراوان سے غنی کر دینا - خدا نے وحی نازل کی اے موسیٰ بنی اسرائیل سے کہو کہ جو شخص تم مین سے
چاہتا ہے کہ مین اوسکو دنیا مین عیش طیب اور بہشت مین مقام رفیع اور آخرت مین محمد وآل محمد کا ہمنشین
کرون اوسکو لازم ہے کہ وہی عمل اختیار کرے جو اس جوان نے اختیار کیا - بدرستیکہ یہ جوان موسیٰ
سے محمد وآل محمد کے نامون کو سنکر ہمیشہ اونپر صلوات بھیجتا تھا اور تمام جن و انس و ملائکہ سے اونکو افضل
و بہتر جانتا تھا اسلیئے مین نے یہ مال فراوان اوسکو عطا کیا ہے تا کہ اس روزی طیب کے سبب بعیش و عشرت
بسر کرے اور اپنے دوستون پر نوازش اور اپنے دشمنون کو محزون و مغلوب کرے - بعد اسکے اوس جوان نے
حضرت موسیٰ سے کہا ای پیغمبر خدا مین اس مال کی کیونکر حفاظت و نگہبانی کرون اور دشمنون کی عداوت
اور حاسدون کے حسد سے کسطرح بیخوف رہون - موسیٰ نے فرمایا تو جسطرح محمد وآل محمد پر باعتقاد درست
صلوات بھیجتا تھا جسکی برکت سے یہ مال فراوان تجھکو حاصل ہوا اب بھی اوسیطرح حضرت محمد وآل محمد پر

ور دو پر مہر کر اس مال پر رقم کردے۔ تاکہ خدا تیری مال کی حفاظت کرے اور جو کوئی دزد یا ظالم یا حاسد تیری نسبت ارادہ بد کریگا حق تعالےٰ اپنے فضل و احسان سے اوسکا ضرر تجھسے دفع کریگا۔ وہ جوان مقتول جو زندہ ہوا تھا جب اوسنے یہ کلام سنا کہا خداوندا مین تجھسے سوال کرتا ہون جسطرح کہ اس جوان نے تجھسے سوال کیا تھا اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجتا ہون اور اونھین کے انوار مقدسہ سے متوسل ہوتا ہون کہ مجھکو دنیا مین زندہ و باقی رکھ تاکہ اپنی چچیری بہن یعنی اپنی زوجہ کے وصل سے بہرہ مند ہون۔ اور میرے دشمنون اور حاسدون کو خوار و ذلیل کرکے مجھے خیر و برکت زاوان عطا فرما۔ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ انوار مقدسہ محمد و آل محمد سے متوسل ہونے کے سبب مین اس جوان کو ایکسو تیس برس کی عمر عطا کی یہ تمام عمر صحیح و سالم رہیگا اسکے قوی ضعیف نہونگے اور اپنی زوجہ کے وصل سے بہرہ مند رہیگا پھر اس مدت حیات گذرنے کے بعد دونون کو دنیا سے ساتھ اوٹھاؤنگا اور اپنے بہشت مین ساکن کرونگا تاکہ نعمتہاے بہشت سے برخوردار ہون۔ اے موسیٰ اگر وہ دونون قاتل بدبخت مجھسے سوال کرتے جیسا کہ اس جوان نے مجھسے سوال کیا اور ان بزرگوارون کے انوار مقدسہ سے بہ اعتقاد کامل متوسل ہوتے ہر آئینہ مین اونکو حسد سے باز رکھتا اور اوسی پر قانع کرتا جو مین نے اونکے لیے مقدر کیا تھا اور قتل کرنے کے بعد بھی اگر اوس عمل سے توبہ کرتے اور ان بزرگوارون سے متوسل ہوکر مجھسے سوال کرتے کہ مین اونکو رسوا نکرون کبھی اونکو رسوا نکرتا اور بنی اسرائیل کے دلون کو قاتلون کا نشان دریافت کرنے کیطرف مائل نہونے دیتا۔ اور اگر وہ رسوائی کے بعد بھی توبہ کرتے اور ان بزرگوارون کی انوار سے متوسل ہوتے مین اونکے افعال بیکے دو نتیجے محو کردیتا اور مقتول کے وارثون کا دل اونپر مہربان کرتا کہ عفو کرین اور قصاص کے خواہان نہون ولیکن ان بزرگوارون کی محبت و ولایت اور اونسے متوسل ہونا یہ ایک فضل عظیم ہے مین اپنی رحمت سے جسکو چاہتا ہون عنایت کرتا ہون اور جسکو چاہتا ہون اپنی عدالت سے اوسکے زشتی اعمال کے سبب اس فضل سے باز رکھتا ہون۔ اور مین خداوند عزیز و حکیم ہون بعد اسکے اوس قبیلہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے استغاثہ کیا اور کہا ہم سب اپنے اصرار و مبالغہ کے سبب اس پریشانی مین مبتلا ہوے اور جو کچھ مال قلیل و کثیر ہمارے پاس تھا اوسکو اس گاے کی قیمت مین صرف کیا اب دعا کرو کہ خدا ہماری روزی مین وسعت دے موسیٰ نے فرمایا وای ہو تمپر تمھارا دیدہ و دل کسقدر کور ہو گیا تمنے اس جوان گاو فروش کی دعا اور اوس مقتول کی دعا جو کہ زندہ ہوا نہین سُنی اور تمنے نہین دیکھا کہ ان دونون کی دعا کا کیا نتیجہ عظیم ظاہر ہوا تم بھی اونھین بزرگوارون کے انوار مقدسہ سے متوسل ہوکر دعا کرو کہ خدا تمھارے فاقہ و احتیاج کو زائل اور وسعت روزی تمکو عطا کرے۔ اونسبھون نے کہا خداوندا

ہم سب تجھسے التجا کرتے ہین اور تیرے فضل پر اعتماد رکھتے ہین کہ تو بجاہ محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور اونکی
آل اطہار کے ہمارا فقر و احتیاج زائل کردے حق تعالےٰ نے وحی نازل فرمائی اے موسیٰ انسے کہو فلان خرابہ
مین جائین اور وہان جاکر فلان جگہ کھودین ایک کرور اشرفیان اوس جگہ دفن ہین اونکو نکال کر جس جس نے
اوس گائے کی قیمت کے لیئے جسقدر مال لیا ہے اوسکو واپس کردین بعد اسکے جو مال باقی رہے اوسکو اپنے درمیان
تقسیم کرلین اسکے عوض مین انکا مال پیشتر سے دونا ہو جائیگا اسلیئے کہ یہ لوگ ارواح مقدسہ محمدؐ و آل محمدؐ
سے متوسل ہوئے اور تمام مخلوقات پر اونکی افضلیت کا اقرار کیا - اور اس قول خدا مین اسی قصہ کا اشارہ
ہے وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا یعنے اوسوقت کو یاد کرو جبکہ تمنے ایک شخص کو قتل کیا پھر اوسکے
قاتل کے بارہ مین اختلاف کیا اور ہر شخص اپنے کو اس گناہ سے بری قرار دیتا اور دوسرے کے ساتھ منسوب کرتا تھا
وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور خدا اون چیزون کا باہر لانے والا اور ظاہر کرنے والا ہے جنکو تم پنہان
کرتے تھے - یعنے موسیٰ کی تکذیب کا ارادہ کیا تھا اور تمکو یہ گمان تھا کہ تمنے موسیٰ سے جو مردہ زندہ کرنے کا سوال
کیا تھا خدا اوسکو قبول نکریگا - فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا پس ہمنے کہا کہ اوس مقتول پر اوس گائے کے
بعض عضو کو مارو - كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى اسیطرح خدا مردون کو دنیا و آخرت مین زندہ کرتا ہے بسبب
ملنے ایک مردہ کے دوسرے مردہ سے - دنیا مین جب نطفۂ مرد اور نطفۂ زن دونون رحم مین باہم مخلوط ہوتے
ہین خدا اوس سے انسان زندہ کو خلق کرتا ہے - اور آخرت مین جبکہ پہلی مرتبہ صور پھونکا جائیگا حق تعالیٰ بحر مسجور
کے باران کو بدنہاے بوسیدہ و خاک شدہ پر برسائیگا تاکہ زمین سے پھر اوٹھکر مبعوث ہون اور دوسری مرتبہ
صور پھونکنے کے بعد وہ سب زندہ ہو جائینگے - آسمان اول کے قریب ایک دریا ہے اوسکو بحر مسجور کہتے
ہین اور اوسکا پانی مرد کی منی کے مانند ہے - وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ اور تمکو اپنی تمام آیات و علامات دکھاتا ہے
جو اوسکی یگانگی اور موسیٰ کی پیغمبری اور حضرت محمدؐ و آل محمدؐ کی افضلیت پر تمام مخلوقات سے دلالت کرتے
ہین - لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ شاید تم سمجھو اور اس امر سے آگاہ ہو کہ جو خدا ایسے آیات عجیبہ کو ظاہر کرتا ہے وہ
خلق کو حکم نہ دیگا مگر اوسی چیز کا جسمین اونکی اصلاح و بہتری ہو اور محمدؐ و آل محمدؐ کو برگزیدہ نہین کیا ہے مگر اسلیئے
کہ وہ سب صاحبان عقول اور افضل و برتر ہین - اور علی بن ابراہیم نے بسند حسن حضرت صادقؑ سے روایت
کی ہے کہ بنی اسرائیل کے کسی عالم نے بنی اسرائیل کی کسی عورت کی خواستگاری کی اور اوس عورت نے قبول کیا
اوس مرد عالم کا ایک چچیرا بھائی نہایت فاسق و بدکردار تھا اوسنے بھی اوس عورت کی خواستگاری کی تھی
مگر اوسنے انکار کیا تھا اسلیئے اوسکو حسد عارض ہوا اور اوس عالم کی گھات مین رہا - تا اینکہ اوسکو قتل کیا اور
خود اوسکی لاش حضرت موسیٰ پاس لاکر دادخواہ ہوا کہ اس میرے چچیرے بھائی کو کسی نے قتل کیا ہے -

پوچھا کسنے اسکو قتل کیا ہے۔ کہا مین نہین جانتا۔ بنی اسرائیل مین قتل انسان نہایت امر عظیم تھا اسلیے تمام
بنی اسرائیل موسیٰ پاس جمع ہوے اور عرض کی اے پیغمبر خدا آپ اس امر مین کیا تجویز فرماتے ہین۔ بنی اسرائیل
مین ایک شخص پاس ایک گاے تھی اوسکا ایک فرزند نہایت شایستہ کردار اور اپنے باپ کا مطیع تھا اور
متاع قلیل اوسکے پاس تھی جب خریدار اوس متاع کو خرید کرنے آے اتفاقاً اوس کوٹھری کی کنجی جسمین وہ
متاع تھی اوسکے باپ کے سرہانے رکھی تھی اور وہ سوتا تھا اسنے اپنے باپ کے احترام کے سبب اوسکو بیدار
نکیا اور خریدارون کو جواب دیکر رخصت کیا۔ جب اوسکا باپ بیدار ہوا اوس سے پوچھا تونے اپنی متاع
کیا کی کہا جہان تھی وہین رکھی ہے اور اوسکو اسلیے فروخت نکر سکا کہ اوس کوٹھری کی کنجی تمھارے سرہانے
تھی اور تمھارا بیدار کرنا تعظیم و احترام کے خلاف تھا۔ اوسکے باپنے کہا اوس متاع فروخت نکرنے کے سبب
جو تیرا نفع ضائع ہوا اوسکے عوض مین نے تجھکو یہ گاے بخش دی۔ اوس جوان نے اپنے باپ کی نسبت جو
یہ رفتار کی اور اوسکے حق کی رعایت منظور نظر رکھی خدا کو بہت پسند آئی اور اوسکی جزا مین بنی اسرائیل کو حکم
دیا کہ وہ گاے خرید کرکے ذبح کرین۔ جب بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے پاس جمع ہوے اور اوس مقتول
کے بارہ مین استغاثہ کیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا خدا انکو حکم دیتا ہے کہ ایک گاے ذبح کرو۔ بنی اسرائیل نے تعجب
کیا اور کہا کیا ہمسے استہزا کرتے ہو ہم ایک مقتول کو تمھارے پاس لاے ہین اور سوال کرتے ہین کہ اسکے
قاتل کا نشان بتاؤ اور تم کہتے ہو کہ ایک گاے ذبح کرو۔ موسیٰ نے فرمایا مین اس امر سے خدا کی پناہ طلب
کرتا ہون کہ جاہلون سے قرار پاؤن اور تمسے استہزا کرون۔ بنی اسرائیل اوسوقت آگاہ ہوے کہ اونسے
خطا صادر ہوئی اور حضرت موسیٰ کی خدمت مین بے ادبی کی۔ کہا دعا کرو کہ خدا بیان کرے وہ گاے کسطرح
کی ہو۔ موسیٰ نے کہا خدا فرماتا ہے کہ وہ گاے نہ فارض ہو نہ بکر۔ فارض وہ ہے جسنے بہت جفتی کی ہو مگر حاملہ
نہوئی ہو اور بکر وہ ہے جسنے کبھی جفتی نہ کی ہو۔ پھر بنی اسرائیل نے کہا دعا کرو کہ خدا اوسکا رنگ بیان
کرے کہا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گاے ایسی ہو جسکا رنگ بہت زرد ہو اور اوسکو دیکھکر لوگ مسرور و شاد ہون
پھر بنی اسرائیل نے کہا دعا کرو کہ تمھارا پروردگار بیان کرے کہ وہ گاے کسطرح کی ہو۔ کہا خدا فرماتا ہے
وہ گاے ایسی ہو جسنے زمین جوتنے اور زراعت مین پانی دینے کا کام نہ لیا ہو اور وہ گاے صحیح و سالم ہو اور
رنگ زرد کے سوا دوسرے رنگ کے نقطے اوسمین نہون۔ بنی اسرائیل نے کہا جو امر حق تھا اب تمنے بیان کیا ایسی
گاے فلان شخص پاس ہے۔ یعنی وہی گاے جو اوسنے اپنے فرزند کو نیکی و خدمت کے عوض مین بخشدی تھی۔ بنی اسرائیل
جب اوسکے فرزند پاس وہ گاے خرید کرنے گئے اوسنے کہا مین یہ گاے فروخت نہین کرتا جب تک کہ اسکا
پوست سونے سے نہ بھر دو۔ سب لوگ موسیٰ پاس پھر آئے اور کہا وہ شخص یہ کہتا ہے۔ فرمایا انکو اوس گاے کی

خرید کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں اوسکو خرید کرکے ذبح کرو اور جو قیمت وہ مانگے اوسکو دو - آخر بنی اسرائیل
نے اوسی قیمت پر اوسکو خرید کیا اور ذبح کرکے کہا اے پیغمبر خدا اب کیا حکم دیتے ہو - حق تعالیٰ نے حضرت
موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ انسے کہو کہ اس گائے کا کوئی عضو اوس مقتول پر ماریں اور پوچھیں کہ تجھکو
کسنے قتل کیا ہے - بنی اسرائیل نے اوسکی دم اوس مقتول پر ماری اور پوچھا تجھے کسنے قتل کیا ہے - اوس مقتول
نے بقدرت خدا بیان کیا کہ فلان بن فلان نے مجھے قتل کیا ہے یعنے اوسکا وہی چچیرا بھائی جو خون کا دعویٰ کرتا تھا
اور بسند صحیح حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنے عزیز کو قتل کیا اور اوس سبط
کے سر راہ پھینک دیا جو بہترین اسباط بنی اسرائیل تھا - پھر حضرت موسیٰ پاس آکر اوسکے خون کا دعویٰ کیا
اوسوقت بنی اسرائیل نے کہا اے موسیٰ ہمکو اسکے قاتل کا نشان بتاؤ - موسیٰ نے فرمایا ایک گائے لاؤ - اگر
بنی اسرائیل عذر نہ کرتے اور جس گائے کو چاہتے لے آتے وہی کافی ہوتی مگر بنی اسرائیل نے از روے سفاہت
سوالہاے سخت شروع کیے اور خدا نے بھی ہر بار اونکے جواب میں سختی ظاہر کی تا اینکہ امر ایسی گائے پر منحصر ہوا
جو بنی اسرائیل کے ایک شخص پاس تھی جب اوس سے وہ گائے طلب کی کہا میں اسکو فروخت نکرونگا
جب تک اسکا پوست طلا سے نہ بھر دوگے - بنی اسرائیل نے مجبور ہو کر آخر اوسی قیمت پر خرید کیا اور اوسکو
ذبح کرکے حضرت موسیٰ کے حکم کے مطابق اوسکی دم اوس میت پر ماری وہ زندہ ہوا اور کہا اے رسول خدا
مجھے میرے پسر عم نے قتل کیا ہے اور غیر پر میرا خون ثابت کیا جاتا ہے اوس گروہ نے قتل نہیں کیا - کسی نے حضرت
موسیٰ سے عرض کی اس گائے کا قصہ عجیب ہے - پوچھا کیا ہے - عرض کی یہ گائے جس شخص پاس تھی وہ اپنے
باپ کی تعظیم و توقیر اور خدمت و اطاعت بدرجۂ غایت کرتا تھا ایک دن کوئی متاع تجارت کے لیے خریدی
اور اپنے گھر میں آیا تاکہ اوسکی قیمت ادا کرے دیکھا کہ اوسکا باپ سو رہا ہے اور کنجی اوسکی سرہانے ہے
اپنے باپ کا بیدار کرنا اوسپر شاق گذرا اور اوس متاع کے نفع سے دست بردار ہو کر اوسکو واپس کر دیا
جب اوسکا باپ بیدار ہوا اور یہ حال اوس سے بیان کیا - اوسنے کہا تونے بہت اچھا کیا میں اوس نفع
کے عوض جو میرے سبب سے ضائع ہوا یہ گائے تجھے دیتا ہوں - حضرت موسیٰ نے فرمایا دیکھو اپنے ماں باپ اور
عزیز و اقارب سے نیکی کرنا کس درجہ خیر و برکت عطا کرتا ہے - اور اس مضمون کے مطابق بہت سی حدیثیں
وارد ہوئی ہیں مگر بخوف تکرار اسی پر اکتفا کی گئی - **فصل نویں** حضرت موسیٰ کا حضرت خضر سے ملاقات کرنا
اور حضرت خضر کے تمام حالات - حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ
حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا یعنے اوسوقت کو یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنے جوان سے
کہا - یعنی اپنے یار و مصاحب دائمی سے - کہ میں راہ چلنا موقوف نکرونگا جب تک کہ اوس مقام پر نہ پہنچوں جو دو

دریاؤن کے ملنے کی جگہہ ہو۔ یا ایک زمانہ دراز تک راہ طے کرونگا۔ بعضون نے اسی برس اور بعضون نے ستر برس
کہا ہو۔ پہلا قول حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو۔ اور جاننا چاہیے کہ اس آیت مین موسیٰ سے مراد حضرت موسیٰ
بن عمران اور جوان سے اونکے دوست یوشع بن نون وصی آنحضرت مراد ہین اور اس باب مین احادیث خاصہ
و عامہ متفق ہین مگر عامہ ذاہل کتاب نے ایک قول ضعیف نقل کیا ہو کہ اس آیت مین موسیٰ سے مراد موسیٰ پسر منشا
پسر یوسف ہو اور وہ حضرت موسیٰ بن عمران سے پیشتر تھا۔ اور مشہور یہ ہو کہ وہ دونون دریا دریای فارس اور
دریای روم ہین اور بعضون نے بیان کیا ہو کہ دو دریای علم کے ملنے سے مراد ہو یعنی حضرت موسیٰ جو دریاے علم
ظاہری تھے اور حضرت خضر جو دریاے علم باطنی تھے۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہو کہ جب حق تعالے نے
موسیٰ سے کلام کیا اور اوپر الواح نازل کین اون الواح مین علوم کثیرہ مندرج تھے۔ موسیٰ نے جب بنی اسرائیل کی
طرف معاودت کی اونکو خبر دی کہ خدا نے اوپر توریت نازل کی ہو اور اوس سے ہمکلام ہوا ہو پس اونکے دل مین
یہ خیال گذرا کہ خدا نے کسی کو مجھسے دانا تر پیدا نکیا ہوگا۔ حق تعالے نے جبرئیل کو حکم دیا کہ موسیٰ کی جلد خبر لے قریب
ہو کہ اونکو غرور و تکبر ہلاک کرے اور اونکو اطلاع دے کہ جہان دو دریا باہم ملتے ہین وہان ایک پتھر ہے
اوسکے پاس ایک شخص رہتا ہو جو تجسے دانا تر ہو تم اوسکے پاس جاؤ اور اوس سے علم حاصل کرو۔ جبرئیل
نازل ہوئے اور خدا کا حکم موسیٰ کو پہونچایا۔ موسیٰ اپنے دل مین بہت نادم و ذلیل ہوے اور تصور کیا کہ مجھسے
خطا واقع ہوئی اسوجہ سے خائف ہوے اور اپنے وصی یوشع سے فرمایا کہ خدا نے مجھے حکم دیا ہو کہ مین اوس شخص
کی تلاش مین جاؤن جو اوس مقام کے قریب رہتا ہو جہان دو دریا باہم ملتے ہین اور اوس سے علم حاصل کرون
یوشع ماہی نمک سود اپنے اور اونکے لیے بطریق توشہ لیکر روانہ ہوے۔ جب اوس مقام تک پہونچے وہان
حضرت خضر کو دیکھا کہ سوتے ہین مگر اونکو نہ پہچانا اور یوشع نے وہ مچھلی نکال کر پانی مین دھوئی اور اوسی پتھر
پر رکھدی وہ مچھلی زندہ ہو کر پانی مین داخل ہو گئی اسلیے کہ وہ آب زندگانی تھا۔ جب موسیٰ کے ہمراہ آگے
روانہ ہوے موسیٰ تھوڑی سی راہ طے کرنے کے بعد تھک کر مضمحل ہو گئے اور یوشع سے فرمایا ہمارا ناشتہ لاؤ کہ
کھائین اس سفر نے ہمکو بہت تھکا ڈالا۔ اوسوقت یوشع نے مچھلی کی کیفیت بیان کی کہ وہ زندہ ہو کر پانی
مین داخل ہو گئی۔ موسیٰ نے کہا ہم جسکو تلاش کرتے ہین وہی تھا جو کہ اوس پتھر پر سوتا تھا جس راہ سے گئے
تھے پھر اوسی راہ سے لوٹے اور جب اوس مقام پر پہونچے دیکھا کہ حضرت خضر نماز مین مشغول ہین پس وہان
ٹھہرے یہانتک کہ خضر نماز سے فارغ ہوے اوسوقت اونکو سلام کیا۔ اور بعض روایتون مین مذکور ہو کہ خدا نے
حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی تھی کہ وہ مچھلی جہان غائب ہو خضر اوسی جگہہ رہتے ہین اور موسیٰ نے یوشع
سے فرمایا تھا کہ جب یہ مچھلی تمہارے پاس نہ رہے مجھے اطلاع دو فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا یعنی جب موسیٰ

اور اونکے رفیق دونون دریا کے محل اجتماع تک پہونچے نَسِيَا حُوتَهُمَا اپنی مچھلی کو فراموش یا ترک کیا۔ حضرت موسیٰ نے مچھلی کا حال نہ پوچھا اور یوشع نے بھی موسیٰ سے نہ کہا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا پس مچھلی نے دریا مین اپنا راستہ لیا اور پانی مین داخل ہو گئی۔ بعضے کہتے ہین کہ موسیٰ سوتے تھے وہ مچھلی آنحضرت کے اعجاز سے زندہ ہو کر پانی مین داخل ہو گئی۔ بعضون نے کہا ہے یوشع نے وضو کیا اور وضو کا پانی مچھلی پر گرا اسوجہ سے وہ زندہ ہو کر دریا مین داخل ہوئی فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا پس جب دونون مجمع البحرین سے آگے گئے موسیٰ نے اپنے رفیق سے کہا کہ ہمارے پاس ہماری غذاے چاشت لاؤ تحقیق کہ ہمکو اس اپنے سفر سے مشقت و تعب و ماندگی حاصل ہوئی ہے قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا یوشع نے کہا کیا تمنے نہین دیکھا جبکہ ہم اوس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے کیا امر واقع ہوا۔ پس مین نے فراموش کیا کہ مچھلی کا حال تم سے بیان کرون یا مین نے ترک کیا اور نہ تھا اور کوئی امر فراموشی کا باعث نہ تھا مگر شیطان اور وہ مچھلی زندہ ہو کر دریا مین چلی گئی اور اوسکا جانا ایک عجیب بات تھی قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ کہا ہم جسکو طلب کرتے تھے وہی تھا اور جو حال تم بیان کرتے ہو وہی ہمارے مطلب کا نشان ہے۔ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا پس جس راہ سے گئے تھے اوسی راستے سے پھرے اور اپنے قدم کے نشان دیکھتے تھے۔ فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا پس وہان ہمارے بندون مین سے ایک بندے کو پایا جسکو ہمنے اپنے پاس سے ایک رحمت عطا کی تھی۔ یعنی وحی و پیغمبری۔ اور ہمنے اوسکو اپنے پاس سے چند علوم کی تعلیم دی تھی۔ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا اوس سے موسیٰ نے کہا مین تمہارے پیچھے آؤن بشرطیکہ تم مجھے اوس علم کی تعلیم دو جو خدا نے جسکی تعلیم تمکو دی ہے اور وہ میری رشد و صلاح کا باعث ہو قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا خضر نے کہا ہرگز تم اسکی طاقت نہین رکھتے کہ میرے ساتھ آؤ اور اون حالات کے دیکھنے پر صبر کرو جو مجھسے صادر ہون۔ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا اور کیونکر اوس امر پر صبر کروگے جسکا ظاہر ہے اور اوسکے باطن کا علم تمکو حاصل نہین قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا موسیٰ نے کہا اگر خدا نے چاہا مجھکو جلد صبر کرنے والا پاؤگے اور مین کسی امر مین تمہاری نافرمانی نکرونگا قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا خضر نے کہا پس اگر میرے پیچھے آتے ہو پس مجھسے کسی چیز کا سوال نکرو جب تک کہ مین خود اوسکو تمسے بیان نکرون فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا پس موسیٰ اور خضر روانہ ہوے یہانتک کہ ایک کشتی مین سوار ہوے خضر نے اوس کشتی مین سوراخ

کردیا۔ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا موسیٰؑ نے کہا آیا اسلیے تمنے کشتی میں سوراخ
کیا کہ اہل کشتی کو غرق کرو تحقیق کہ تمنے یہ کام بہت عظیم کیا۔ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا
خضر نے کہا آیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم اسکی طاقت نہیں رکھتے ہو کہ میرے ساتھ صبر کرو۔ قَالَ لَا تُؤَاخِذْ
نِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا موسیٰؑ نے کہا اوس امر پر مجھسے مواخذہ نکرو جسکو بار اول
میں نے فراموش کیا یا ترک کیا اور اس میرے امر کی نسبت مجھپر دشواری واقع نکرو اور کام کو مجھپر تنگ دشوار
نکرو۔ فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ پس دونوں کشتی سے اوترنے کے بعد روانہ ہوئے تا اینکہ
ایک طفل سے ملاقات ہوئی پس خضر نے اوس طفل کو قتل کیا۔ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ
جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا موسیٰؑ نے کہا آیا تمنے اوس نفس کو قتل کیا جو گناہ سے پاک تھا بغیر اسکے کہ کسی کو قتل کیا ہو
تحقیق کہ تم مرتکب بری کام کے ہوئے۔ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا خضرؑ نے کہا
آیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم اس امر کی طاقت نہیں رکھتے ہو کہ میرے ساتھ صبر کرو۔ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ
عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا موسیٰؑ نے کہا اگر میں اسکے بعد
کسی چیز کا تمسے سوال کروں پس میری مصاحبت نکرو تحقیق کہ تم میری جانب سے ایک عذر تک پہونچ گے
ہوگے۔ یعنی اگر تین بار مخالفت کرنے کے بعد تم میری مصاحبت ترک کروگے البتہ معذور ہوگے فَانْطَلَقَا
حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ ِاسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ
اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ پس دونوں آگے گئے تا اینکہ ایک اہل قریہ پاس پہونچے کہتے ہیں کہ وہ قریہ انطاکیہ
تھا۔ یا۔ ابلہ بصرہ۔ یا باجروان۔ ارمینیہ۔ اور اہل قریہ سے کھانا طلب کیا پس اون لوگوں نے انکی ضیافت
کرنے سے انکار کیا پس اوس قریہ میں ایک دیوار کو دیکھا جو گرا چاہتی تھی۔ یعنے قریب تھا کہ گرے اور خراب
ہوجائے۔ پس خضر نے اوسکو بنایا یعنی تعمیر کی یا اوس دیوار میں اڑانا لگا دیا۔ یا اوسپر ہاتھ پھیرا اور وہ دیوار
باعجاز آنحضرت درست ہوگئی قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا موسیٰؑ نے کہا کاش اس دیوار
بنانے کی مزدوری اہل قریہ سے لیتے تاکہ ہم غذاے شب اور صبح بہم پہونچاتے۔ یا بطور کنایہ کہا کہ تمنے یہ کام
عبث و بیفائدہ کیا اور کوئی مزدوری نلی۔ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ
تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا خضرؑ نے کہا یہ میرے اور تمھارے درمیان جدائی کا وقت ہے۔ بہت جلد میں تمکو اون
امور کی تاویل سے خبر دیتا ہوں جنکو تمنے دیکھا اور اونپر صبر نکرسکے اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَاۗءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا
ولیکن کشتی پس وہ کئی محتاجوں اور مسکینوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے۔ میں نے چاہا کہ اوس کشتی

کو معیوب کردون۔ اور اونکے پیش رو یا اونکے عقب مین ایک پادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی بے عیب کو غصب
کرلیتا تھا۔ اسلیئے مین نے اوسکو عیب دار کردیا تاکہ وہ غصب نکرے وَاَمَّا الْغُلَامُ فَکَانَ اَبَوَاہُ
مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَا اَنْ یُّرْہِقَہُمَا طُغْیَانًا وَّکُفْرًا لیکن وہ طفل پس اوسکے پدر و مادر مومن تھے
پس ہم ڈرے کہ اونکو اپنے طغیان و کفر کے سبب گھیرے اور اونکو اذیت پہونچائے یا اونکو بھی طاغی و کافر
کرے فَاَرَدْنَا اَنْ یُّبْدِلَہُمَا رَبُّہُمَا خَیْرًا مِّنْہُ زَکٰوۃً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا پس ہمنے چاہا کہ اونکا
پروردگار اوس فرزند کے عوض اونکو ایسا فرزند عطا کرے جو اوس سے پاکتر ہو۔ گناہ اور صفات بد کے
پاک ہونے کے سبب۔ اور اپنے ماں باپ کی نسبت رحم و مہربانی سے نزدیک ہو۔ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَکَانَ
لِغُلَامَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَۃِ وَکَانَ تَحْتَہٗ کَنْزٌ لَّہُمَا لیکن دیوار پس وہ دو پسر یتیم کی تھی
جو اوس شہر مین رہتے تھے اور اوس دیوار کے نیچے اونکے لیئے ایک خزانہ تھا۔ وَکَانَ اَبُوْہُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ
رَبُّکَ اَنْ یَّبْلُغَا اَشُدَّہُمَا وَیَسْتَخْرِجَا کَنْزَہُمَا رَحْمَۃً مِّنْ رَّبِّکَ اور اون دونون کا باپ
صالح و شائستہ تھا پس تمھارے پروردگار نے چاہا کہ وہ دونون پسر بحد بلوغ و کمال عقل پہونچین اور
اپنا خزانہ دیوار کے نیچے سے باہر نکالین اور بہ نسبت اونکے تمھارے پروردگار کی یہ ایک رحمت ہے وَمَا فَعَلْتُہٗ
عَنْ اَمْرِیْ اور مین نے یہ کام اپنی رائے سے نہین کئے بلکہ حکم پروردگار کی تعمیل کی ہے ذٰلِکَ تَاْوِیْلُ
مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْہِ صَبْرًا یہ اون امور کی تاویل ہے تم جنکو دیکھکر صبر نکرسکے مولف فرماتے ہین
یہ ان آیتون کا ترجمہ مفسرون کی تفسیر کے مطابق تھا اور احادیث کے ضمن مین اہلبیت کی تفسیر معلوم ہوگی
علی بن ابراہیم نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ یونس اور ہشام بن ابراہیم نے اس باب مین نزاع کی کہ وہ
عالم جسکے پاس حضرت موسیٰ گئے تھے وہ داناتر تھا یا حضرت موسیٰ۔ اور آیا جائز ہے کہ یہ عالم حضرت موسیٰ پر
حجت و امام ہو حالانکہ وہ خود مخلوقات پر حجت خدا تھے۔ آخر حضرت امام رضا کی خدمت مین عریضہ لکھا
اور یہ مسئلہ دریافت کیا۔ امام علیہ السلام نے اونکے جواب مین لکھا کہ جب حضرت موسیٰ اوس عالم کی
تلاش مین گئے اوسکو دریا کے کسی جزیرے مین پایا اور دیکھا کہ وہ کبھی بیٹھتا ہے اور کبھی تکیہ لگاتا ہے
موسیٰ نے اوسکو سلام کیا۔ وہ عالم سلام سے متعجب ہوا اسلیئے کہ وہ ایسی سرزمین پر تھا جہان سلام
کا رواج نہ تھا۔ پھر پوچھا تم کون ہو۔ کہا مین موسیٰ بن عمران ہون۔ پوچھا تم وہی موسیٰ بن عمران ہو
جنسے خدا ہمکلام ہوتا ہے۔ کہا ہان۔ پوچھا یہان کیون آئے۔ کہا اسلیئے آیا ہون کہ مجھے اوس علم کی تعلیم دو
جسکی خدا نے تمکو تعلیم دی ہے۔ اوس عالم نے کہا خدا نے مجھے ایسے امور پر مقرر کیا ہے جنکی طاقت تم نہین
رکھتے اور تمکو ایسے امور پر مامور کیا ہے جنکی طاقت مین نہین رکھتا۔ پھر اوس عالم نے اونکو وہ مصیبتین

اور ظالمین بیان کین جو حضرت محمد و آل محمد پر نازل ہونگی اور وہ دونون بہت روئے پھر آل محمد کی
اسقدر فضیلت و بزرگواری بیان کی کہ حضرت موسیٰ بار بار کہتے تھے کہ کاش مین آل محمد سے ہوتا۔ بعد
اسکے اوس عالم نے ابوبکر و عمر کے ظلم اور حضرت رسول خدا کا اپنی قوم پر مبعوث ہونا اور اون لوگون کا تکذیب
کرنا اور جو جو ایذا و رنج و مصیبت آنحضرت کو پہونچینگی وہ سب حضرت موسیٰ سے بیان کیا اور اس آیت
کی تاویل بھی اوسنے کہی۔ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ یعنی ہم انکے
دلون اور آنکھون کو پھیر دیتے ہین جیسا کہ بار اول ایمان نہین لائے تھے۔ فرمایا بار اول سے روز میثاق
مراد ہے جبکہ حق تعالےٰ نے خلقت اجسام سے پہلے ارواح سے عہد و پیمان لیا تھا۔ موسیٰ نے اوس عالم سے
استدعا کی کہ اوسکے ہمراہ رہین اوسنے انکار کیا اور کہا کہ تمکو میرے کامون کے دیکھنے کی طاقت نہین مگر
جب حضرت موسیٰ نے بہت مبالغہ کیا اوسنے عہد لیا کہ میرے کسی کام پر اعتراض نکرو جب تک کہ مین خود اوسکا
سبب تم سے بیان نکرون۔ موسیٰ نے یہ شرط قبول کی اور وہ عالم اور موسیٰ و یوشع تینون ہمراہ روانہ ہوئے
تا اینکہ ایک دریا کے کنارے پہونچے وہان ایک کشتی دیکھی جسمین اسباب اور لوگ بھرے ہوئے تھے اور چاہتے
تھے کہ روانہ ہون۔ اہل کشتی نے جب انکو دیکھا کہا ان تینون شخصون کو بھی کشتی مین سوار کرلین اسلئے کہ
صالح و شائستہ معلوم ہوتے ہین جب انکو کشتی مین سوار کیا اور کشتی دریا مین پہونچی۔ خضر اوٹھے اور
کشتی کے کنارے جا کر کشتی مین سوراخ کر دیا اور گودڑی وغیرہ سے وہ سوراخ بند کر دیا۔ موسیٰ نے
جب یہ دیکھا غضبناک ہوکر اور خضر سے کہا تمنے اس کشتی مین اسلئے سوراخ کیا کہ اہل کشتی کو غرق کرو تمنے
یہ ایک کار عظیم کیا۔ خضر نے کہا مین نے نہین کہا تھا کہ تم صبر نہین کرسکتے اور میرے کامون کے دیکھنے کی
طاقت نہین رکھتے۔ موسیٰ نے کہا مجھسے اسکی سبب مواخذہ نکرو کہ پہلے بار مین نے تمہارا عہد ترک کیا اور
مجھپر کام کو تنگ و دشوار نکرو جب کشتی سے اوترے حضرت خضر نے ایک طفل کو دیکھا جو کہ اطفال کے ساتھ
کھیل رہا تھا وہ نہایت حسین و جمیل اور ماہتاب کے مانند تھا اور اوسکے کانون مین گوشوارہ مروارید تھی
حضرت خضر تھوڑی دیر اوسکو دیکھتے رہے بعد اسکے اوسکو قتل کیا۔ حضرت موسیٰ دوڑے اور خضر کو زمین پر
گرا کر کہا آیا بغیر کسی گناہ کے تمنے ایک نفس پاکیزہ کو قتل کیا حالانکہ اسنے کسی کو قتل نہین کیا تھا تحقیق کہ تمنے
یہ کام بہت برا کیا۔ حضرت خضر نے کہا مینے نہ کہا تھا کہ تم میرے کامون پر صبر نہین کرسکتے۔ موسیٰ نے کہا
بعد اسکے اگر تم سے کسی امر کا سوال کرون تم میری مصاحبت ترک کردو اور اوسوقت معذور ہوگے۔ پھر آگے
چلے اور شام کے وقت ایک قریہ مین پہونچے جسکو ناصرہ کہتے تھے اور گروہ انصاری اوسی قریہ سے منسوب ہین
اوس قریہ کے رہنے والون نے کبھی کسی کی ضیافت نہین کی تھی اور ہرگز کسی غریب و مسافر کو کھانا

نہین کھلایا تھا۔ اون لوگون سے کھانا طلب کیا مگر اونھون نے نہ انکی ضیافت کی نہ اپنے گھرون مین اوترنے دیا۔ حضرت خضرؑ نے وہان ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی اوس دیوار پاس آئے اور اوسپر ہاتھ پھیر کر کہا درست ہوجا۔ وہ دیوار بحکم خدا درست ہوگئی۔ موسیٰؑ نے کہا جب تک یہ لوگ ہمکو کھانا اور اپنے مکانون مین رہنے کی جگہ ندیتے تب تک تمکو یہ دیوار درست کرنا مناسب نہ تھا۔ اور اس قول موسیٰؑ کے یہی معنی ہین کہ اگر تم چاہتے اس دیوار درست کرنے کی کوئی مزدوری لیتے۔ اوسوقت حضرت خضرؑ نے کہا یہ وقت ہمارے اور تمھاری جدائی کا ہے اب اون امور کی تاویل سے تمکو آگاہ کرتا ہون جنکو دیکھکر تم صبر نکرسکے۔ ولیکن کشتی کا سوراخ کرنا اسلیئے تھا کہ وہ کشتی چند مسکینون کی تھی جو دریا مین کام کرتے تھے اور اونکے عقب مین ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی درست و بے عیب کو غصب کرتا تھا اور کشتی معیوب کو غصب نکرتا تھا پس مین نے چاہا کہ وہ کشتی معیوب کردون تاکہ وہ بادشاہ غصب نکرے اور یہ کشتی اون مسکینون کے واسطے باقی رہے۔ اور اہلبیتؑ کے قرآن مین اسطرح ہے۔ یَاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَۃٍ صَالِحَۃٍ غَصْبًا وَ اَمَّا الْغُلَامُ فَکَانَ اَبَوَاہُ مُؤْمِنَیْنِ وَطُبِعَ کَافِرًا اور فرمایا کہ یہ آیت اسطرح نازل ہوئی ہے۔ یعنی ولیکن وہ پسر پس اوسکے پدر و مادر مومن تھے اور وہ خود کفر پر مطبوع تھا پس خضرؑ نے کہا کہ جب مین نے نظر کی اور دیکھا کہ اوسکی پیشانی پر وَطُبِعَ کَافِرًا لکھا تھا یعنے علم الٰہی مین ایسا گذرا تھا کہ اگر یہ زندہ رہیگا کافر ہوگا اسلیئے ہم ڈرے کہ اوسکا کفر و طغیان اوسکے مان باپ کو نہ گھیر لے اور ہمنے چاہا کہ اونکا پروردگار اونکو وہ فرزند عطا کرے جو پاکیزہ تر اور مادر و پدر پر مہربان ہونے سے قریب تر ہو۔ پس حق تعالیٰ نے اوس پسر کے عوض اونکو ایک دختر عنایت کی جس سے ایک پیغمبر پیدا ہوا اور مطابق دوسری روایت کے اوس سے اور اونکی نسل سے بنی اسرائیل کے ستر پیغمبر پیدا ہوئے۔ اور بسند ہائے معتبر بسیار حضرت امیر المومنینؑ اور حضرت امام زین العابدینؑ اور حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ اور حضرت امام رضا علیہم السلام سے منقول ہے کہ اون دونون طفل کا خزانہ جو دیوار کے نیچے تھا وہ ایک لوح طلا تھی جسپر یہ کلمات نقش تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اوس شخص سے تعجب کرتا ہون جو جانتا ہے کہ مرگ حق ہے پھر وہ کیونکر شاد و خوش رہتا ہے اور اوس شخص سے تعجب کرتا ہون جو خدا کی قضا و قدر پر ایمان رکھتا ہے پھر وہ کیون ڈرتا ہے اور دوسری روایت کے مطابق بلاؤن سے کیون اندوہناک رہتا ہے۔ اور اوس شخص سے تعجب کرتا ہون جو جہنم کو یاد کرتا ہے پھر وہ کیونکر ہنستا ہے اور اوس شخص سے تعجب کرتا ہون جو کہ دنیا کو اور اوسکے تغیر حالات کو دیکھتا ہے پھر وہ کیونکر اوس سے مانوس اور وابستہ ہوتا ہے اور دوسری روایت کے مطابق اوس شخص سے تعجب کرتا ہون جو حساب آخرت کا یقین رکھتا ہے

پھر وہ کیونکر گناہ کرتا ہے۔ اور جسکو عقل ربانی عطا ہوئی ہے اوسکو لازم ہے کہ خدا کو اوس امر میں متہم نکرے جو اوسکے
لیے مقدر کیا ہے یعنے تصدیق کرے کہ البتہ میری خیر خواہی اسی میں ہے اور خدا پر اعتراض نکرے کہ روزی کا پہونچانا مجھے
میں کیوں دیر ہوئی۔ اور بسند صحیح حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ قسم بخدا وہ خزانہ طلا و نقرہ نتھا
بلکہ ایک لوح تھی جسپر یہ چار کلمے نقش تھے۔ میں وہ خدا ہوں کہ میرے سوا اور کوئی خدا نہیں اور محمد میرا رسول
ہے۔ اوس سے تعجب کرتا ہوں جو مرگ کا یقین رکھتا ہے پھر کیونکر اوسکا دل شاد رہتا ہے۔ اور اوس سے تعجب کرتا ہوں
جو آخرت کے حساب کا یقین رکھتا ہے پھر وہ کیونکر ہنستا ہے۔ اور اوس سے تعجب کرتا ہوں جو تقدیر کا یقین رکھتا ہے
پھر وہ اپنی روزی پہونچنے کے لیے کیوں دلگیر رہتا ہے اور یہ گمان کیوں کرتا ہے کہ خدا اوسکی روزی دیر میں
بھیجیگا اور اوس سے تعجب کرتا ہوں کہ جو اس دنیا کو دیکھتا ہے پھر وہ کیسلیے عالم آخرت کا انکار کرتا ہے۔ اور
دوسری حدیث معتبر میں فرمایا ہے کہ فتای موسیٰ جو سفر مجمع البحرین میں آنحضرت کے رفیق تھے وہ یوشع بن نون
ہیں۔ اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ خضرؑ کے ان کاموں کو جو برا جانتے تھے اسکی وجہ یہ تھی کہ حضرت موسیٰ ظلم کو
بہت برا جانتے تھے اور یہ کام بحسب ظاہر ظلم معلوم ہوتے تھے۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ
حضرت خضر پیغمبر مرسل تھے اور خدا نے ایک قوم کیطرف اونکو مبعوث کیا کہ اونکو خدا کی یگانہ پرستی اور خدا کی
کتابوں اور پیغمبروں کی تصدیق کی ہدایت کریں۔ اونکا معجزہ یہ تھا کہ جس زمین خشک پر بیٹھتے تھے وہ
سبز و شاداب ہو جاتی تھی۔ اور جس چوب خشک پر تکیہ کرتے یا بیٹھتے وہ بھی سبز ہو جاتی اور اوسمیں برگ و
شگوفہ نکل آتے تھے اور اسی لیے اونکو خضر کہتے ہیں۔ اونکا نام تالیا بن ملکان بن عابر بن ارفخشد بن سام بن
نوح ہے۔ جب حق تعالیٰ حضرت موسیٰ سے ہمکلام ہوا اور اونکے لیے الواح نازل کیں جنمیں تمام مواعظ اور ہر
حکم کی تفصیل مندرج تھی اور ید بیضا و عصا و طوفان و ملخ و قمل و ضفادع و خون اور دریا شگافتہ کرنا یہ سب
معجزے اونکو دیے اور فرعون اور اوسکی قوم کو اونکے لیے غرق کیا اوسوقت حضرت موسیٰ کو عجب و فخر جو لوازمِ
بشریت ہے عارض ہوا اور دل میں یہ خیال کیا کہ خدا نے کوئی مخلوق مجھسے داناتر پیدا نہیں کی حق تعالیٰ نے
جبرئیل کو حکم دیا کہ جلد میرے بندے موسیٰ کی خبر لے قبل اسکے کہ غرور اوسکو ہلاک کرے اور اوس سے بیان کر
کہ جہاں دو دریا باہم ملتے ہیں وہاں ایک عابد رہتا ہے اوسکی تلاش میں جاؤ اور اوس سے علم حاصل کرو
جب جبرئیل نازل ہوئے اور خدا کا پیغام پہونچایا اونکو یقین ہوا کہ یہ حکم اوس خیال فاسد کے سبب ہے جو اونکے
دل میں گذرا تھا۔ پھر موسیٰ اپنے فتا یعنی یوشع بن نون کے ہمراہ روانہ ہوے جب اوس مقام تک پہونچے
جہاں دونوں دریا باہم ملتے تھے وہاں خضر کو پایا وہ خدا کی عبادت میں مشغول تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے
پس ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسکو ہمنے اپنی جانب سے ایک رحمت عطا کی تھی۔ اور اپنے

علوم مین سے ایک علم کی تعلیم اوسکو دی تھی موسیٰ نے خضر سے کہا مین چاہتا ہون کہ تمہارے ہمراہ رہون اسلیئے
کہ تم اوس علم سے مجھکو آگاہ کرو جسکی تعلیم تمکو خدا نے کی ہے۔ خضر نے کہا تم میرے ہمراہ نہین رہ سکتے اور میرے
کامون کو دیکھنے کی طاقت نہین رکھتے اسلیئے کہ مین اوس علم پر مامور ہون جسکی طاقت تمکو نہین اور تم اوس
علم پر مامور ہو جسکی طاقت مجھے نہین۔ موسیٰ نے کہا مین صبر و طاقت رکھتا ہون۔ خضر نے کہا اے موسے
علم خدا اور حکم خدا مین قیاس کو دخل نہین تم اوس امر پر کیونکر صبر کروگے جسکا علم تمکو حاصل نہین ہے۔ موسیٰ نے
کہا انشاء اللہ عنقریب مجھے صبر کرنے والا پاوگے اور مین کسی امر مین تمہاری نافرمانی نکرونگا۔ جب حضرت
موسیٰ نے انشاء اللہ کہا اور اپنا صبر مشیت الٰہی سے متعلق کیا خضر نے اونسے کہا اگر میرے پیچھے آتے ہو مجھسے
کسی چیز کا سوال نکرو جب تک کہ مین خود تمسے بیان نکرون۔ موسیٰ نے کہا مین نے یہ شرط قبول کی اور
اونکے ہمراہ چلے تا اینکہ کشتی مین داخل ہوے اور خضر نے کشتی مین سوراخ کیا اور موسیٰ نے اوپر اعتراض
کیا۔ خضر نے کہا مین نے تمسے نہین کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ نہین رہ سکتے۔ موسیٰ نے کہا مجھسے اس نسیان
کے سبب جو صادر ہوا مواخذہ نکرو۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس مقام مین نسیان سے
ترک کرنا مراد ہے نہ کہ فراموشی۔ یعنے مجھسے اسکے سبب مواخذہ نکرو کہ ایکبار مین نے تمہارا عہد ترک
کیا۔ اور کام کو مجھپر سخت و دشوار نکرو۔ پھر آگے روانہ ہوے تا اینکہ ایک طفل کو دیکھا خضر نے اوس
طفل کو پکڑکر قتل کیا۔ موسیٰ غضبناک ہوے اور خضر کا گریبان تھام کر کہا تمنے ایک بیگناہ کو قتل کیا اور
تمسے یہ بہت برا کام صادر ہوا۔ خضر نے کہا خدا کے امور مین عقل کوئی حکم نہین دیسکتی۔ بلکہ خدا کا امر
عقول پر حکم کرنے والا ہے۔ جو جو کام خدا کے حکم کے مطابق واقع ہون انکو قبول کرنا اور خدا کی اطاعت
کرنا لازم ہے اگرچہ عقل اوسکی مصلحت کو دریافت نکرسکے اور مین جانتا تھا کہ تم میرے کامون پر صبر نہین
کرسکتے۔ موسیٰ نے کہا اگر اسکے بعد پھر کوئی سوال کرون میری مصاحبت ترک کرو کیونکہ تمہارا عذر تمام
ہوگا۔ پھر آگے روانہ ہوے تا اینکہ قریہ ناصرہ مین پہونچے جس قریہ سے نصاری منسوب ہین۔ اور اوس
قریہ کے رہنے والون سے کھانا مانگا مگر اون لوگون نے قبول نکیا کہ انکو اپنے مکان مین اوترنے دین اور
انکو کھانا کھلائین۔ موسیٰ اور خضر نے اوس قریہ مین ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔ خضر نے اپنا
ہاتھ اوس دیوار پر رکھا اور اپنے اعجاز سے اوسکو درست کیا۔ موسیٰ نے اعتراض کیا جیسا کہ پیشتر مذکور
ہوچکا۔ خضر نے کہا یہ میرے اور تمہارے جدائی کا وقت ہے۔ اب تمکو اون امور کی خبر دیتا ہون جنکو
دیکھکر تم صبر نکرسکے۔ لیکن کشتی پس وہ چند مسکینون کی تھی جو دریا مین کام کرتے تھے مین نے چاہا
کہ اوسکو معیوب کردون تاکہ اونکے لیے باقی رہے اسلیئے کہ اونکے عقب مین ایک پادشاہ تھا جو ہر ایک

کشتی درست کو غصب کرتا تھا اور یہ کام مین نے اونکی بہتری کے لیے کیا ہو۔ حضرت خضر نے جو یہ کہا کہ مین نے
چاہا کہ اوس کشتی کو معیوب کرون اسکی یہ وجہ تھی کہ اونکو منظور نہ تھا کہ خدا سے معیوب کرنے کی نسبت
دین بلکہ خدا اونکی اصلاح چاہتا تھا نہ کہ اونکی کشتی کا معیوب کرنا۔ و لیکن وہ طفل پس اوسکا ماں باپ دونون
مومن تھے اور وہ خود کافر ہوتا اور حقتعالی کو یہ علم حاصل تھا کہ اگر وہ طفل بڑا ہوگا اوسکے ماں باپ بھی
اوسکے سبب سے کافر ہو جاینگے اور اسکی محبت مین مفتون و شیدا رہین گے اور وہ اونکو گمراہ کریگا۔ اسلیے
خدا نے مجھے حکم دیا کہ اوسکو قتل کرون اور خدا کو منظور تھا کہ اونکو اپنے محل کرامت یعنی بہشت مین پہونچاے
اور اونکی عاقبت بخیر کرے۔ اس مقام مین خضرؑ نے جو یہ کہا ہو کہ ہم اس امر سے ڈرے کہ مبادا اون دونون
کو کافر کرے پس ہمنے چاہا کہ اسکے عوض خدا اونکو ایک فرزند عطا کرے جو اس سے بہتر ہو۔ یہ از قبیل خوف
و تعجب بشریت تھا جو اونکو عارض ہوا تھا اسلیے کہ موسیٰ کے مانند پیغمبر جلیل القدر کے معلم قرار پائے تھے
جیسا کہ اس سے پہلے موسیٰ کو عارض ہوا تھا۔ اگرچہ طریقہ ادب کے مناسب یہ تھا کہ خوف کی نسبت اپنی
ذات سے دیتے اور کہتے کہ مین ڈرا اور یہ نہ کہتے کہ ہم ڈرے۔ اور ظاہر ہو کہ خوف و ترس خدا کو عارض نہین ہوتا
بلکہ حضرت خضرؑ خود ڈرتے تھے کہ مبادا حکم قتل خدا کی جانب سے فسخ ہو یا کوئی مانع خلائق کیطرف سے عارض
ہو جائے جسکے سبب خدا کا حکم اوس طفل کے باب مین جاری نہ کر سکین اور اوس عمل کا ثواب اور اپنے پروردگار
کے حکم کی اطاعت اونسے فوت ہو جائے اور لازم تھا کہ اوسکے عوض دینے کا قصد خدا سے منسوب کرتے اور
اپنے کو اوسمین شریک نہ کرتے بلکہ ایسا کہتے کہ خدا نے اونکو عوض دینا چاہا اور یہ نہ کہتے کہ ہمنے چاہا۔ خضر کو حضرت
موسیٰ کی تعلیم دینے کا مرتبہ حاصل نہ تھا بلکہ موسیٰ خضرؑ سے افضل تھے مگر حق تعالی کو منظور تھا کہ موسیٰ پر ظاہر
کرے کہ اونہین امور مین علم منحصر نہین جنکو وہ جانتے ہین اور افاضۂ علوم اگر خدا کی جانب سے نہ ہوتا وہ جاہل رہتے
پھر خضر نے اوس دیوار کے درست کرنے کا سبب بیان کیا۔ امام نے فرمایا کہ وہ خزانہ طلا و نقرہ نہ تھا جو اوس خزانے
سے طلا و نقرہ مقصود رہا ہو بلکہ وہ خزانۂ علم تھا اسلیے کہ وہ ایک لوح طلا کی تھی جسپر یہ کلمات لکھے تھے۔ اوس
شخص سے تعجب ہی جو موت کا یقین رکھتا ہو پھر وہ کیونکر خوشی کرتا ہو۔ اوس شخص سے تعجب ہے جو خدا کی تقدیر کا
یقین رکھتا ہو پھر وہ کیونکر اندوہناک رہتا ہو۔ اوس شخص پر تعجب ہے جو قیامت کا اعتقاد رکھتا ہو پھر وہ کیونکر
ظلم کرتا ہو۔ اوس شخص سے تعجب ہے جو دنیا کو اور اوسکے حالات کے تغیر کو دیکھتا ہو پھر وہ کیونکر اوسکا مفتون و شیدا
ہوتا ہو۔ بعد اسکے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اون دونون پسر اور اوس پدر صالح کے درمیان ستر پشت
کا فاصلہ تھا اور خدا نے اوس پدر کے صالح ہونے کے سبب ان دونون طفل کی حرمت محفوظ رکھی۔ پھر خضر نے
کہ تمھارے پروردگار نے چاہا کہ وہ دونون طفل بعد حد کمال کو پہونچین اپنا خزانہ باہر نکالین۔ اس مقام مین

خضرؑ نے ارادہ کی نسبت خدا سے دی اور اپنے کو اس سے خارج کیا اسلیئے کہ یہ آخر قصہ تھا اور جو امور موسیٰ سے
زیادہ اونکو معلوم تھے وہ تمام ہو چکے تھے اور کوئی چیز باقی نہین رہی تھی جسکو وہ بیان کرین اور حضرت موسیٰ
نہ سنین اسلیئے چاہا کہ اوسکا تدارک کرین جو اول قصہ اور درمیان قصہ مین بوجہ بشریت یا بغرض تنبیہ
موسیٰ ارادہ کو اپنے ساتھ منسوب کیا تھا پس بیان اوس ارادہ سے مجرد ہوے مانند مجرد ہونے بندہ
مخلص کے۔ اور اوس دعوی سے یعنی اپنا ارادہ شریک کرنے سے عذر کیا اور کہا تمہارے پروردگار کیجانب
سے یہ ایک رحمت تھی اور جتنے کام مجھسے صادر ہوے اونکو مین نے اپنی راے سے نہین کیا بلکہ اپنے پروردگار
کے حکم سے کیا۔ اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے خضر سے جدا ہونا چاہا کہا مجھکو کوئی
وصیت کرو۔ خضرؑ نے جو وصیتین کین منجملہ اونکے یہ بھی تھا کہ زنہار ستیزہ کاری نکرو اور بے ضرورت احتیاج
راہ نہ چلو اور مقام تعجب کے سوا خندہ نکرو اور اپنے گناہون کو یاد رکھو اور دوسرون کے گناہون کی فکر مین نرہو
اور حدیث معتبر مین حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ وصیت آخر جو خضر نے موسیٰ سے کی وہ یہ تھی
کہ گناہ کے سبب کسی کو سرزنش نکرو بدرستیکہ تین چیزین ہین جنکو خدا سب چیزون سے زیادہ دوست رکھتا
ہے۔ توانگری مین میانہ روی اختیار کرنا انتقام پر قدرت رکھنے کے وقت عفو کرنا۔ بندگان خدا سے بہ نرمی
و مدارا پیش آنا۔ اور کوئی شخص کسی سے احسان و مدارا نہین کرتا مگر یہ کہ حق تعالی بھی اوسکے ساتھ قیامت
مین مدارا و احسان کرتا ہے۔ اور سب حکمتونکا بہتر اور بالاتر خداوند عالم کا خوف ہے۔ اور بسند معتبر حضرت
صادقؑ سے منقول ہے کہ خضرؑ نے موسیٰ سے کہا کہ تمہارے تمام دنون سے وہ دن شائستہ تر ہے جو تمکو درپیش
ہوگا۔ یعنی روز قیامت۔ غور کرو کہ تمہارا وہان کیا حال ہوگا اور اوسوقت کے لیئے جواب تجویز کر رکھو جبکہ تمکو
سوال کیواسطے استادہ کرینگے۔ اور زمانہ سے اور اوسکے تغیر احوال سے نصیحت حاصل کرو۔ اور اسکا
یقین رکھو کہ اوسکے لیئے عمر دنیا دراز ہے جو عمل شائستہ کرے اور اوسکے لیئے کوتاہ ہے جو غفلت مین بسر کرے
اسطرح عمل کرو کہ گویا عمل کے ثواب کو آنکھون سے دیکھتے ہو کہ طمع آخرت کی زیادتی کا باعث ہو بدرستیکہ
جو زمانہ دنیا مین پیش آتا ہے وہ ایام گذشتہ کے مانند ہے اور جسطرح کہ ایام گذشتہ سے عمل صالح کے سوا
اور کوئی چیز تمہارے پاس باقی نہین رہی آیندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا
ہے کہ جب حضرت خضرؑ نے یتیمون کی دیوار اونکے پدر کے صالح ہونے کے سبب درست کی حق تعالی نے
حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ مین فرزندون کو اونکے باپ دادا کی سعی کی جزا دیتا ہون اگر نیک ہو
جزاے نیک اور اگر بد ہو جزاے بد دیتا ہون۔ کسی کی زوجہ سے زنا نکرو تاکہ کوئی تمہاری زوجہ سے
زنا نکرے۔ جو کوئی کسی زن مسلمان کے فرش خواب پر بہ ارادہ بد قدم رکھیگا ضرور اوسکی زوجہ کے فرش

خواب پر بھی کوئی دوسرا قدم رکھے گا۔ اور جو کوئی جیسا عمل کریگا ویسی جزا پائیگا۔ اور بسند صحیح حضرت
صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰ مامور ہوے کہ خضرؑ کی تلاش مین روانہ ہون حق تعالیٰ نے
ایک زنبیل اونکے لیے بھیجی جسمین ایک ماہی نمک سود تھی اور وحی نازل فرمائی کہ یہ مچھلی خضرؑ کی طرف
تمھاری رہنمائی کریگی اوس چشمہ کے پاس جسکے پانی کی یہ تاثیر ہے کہ جس مُردہ پر گرے اوسکو زندہ کردے
اور اوس چشمے کا نام چشمۂ زندگانی ہے۔ موسیٰ اور یوشعؑ روانہ ہوے جب اوس چشمہ و سنگ تک
پہونچے۔ یوشعؑ چشمے کے کنارے گئے اور اوس مچھلی کو دھونے کے لئے پانی مین غوطہ دیا وہ زندہ ہوگئی اور
انکے ہاتھ مین اسقدر اضطراب و بیتابی کی کہ انکا ہاتھ زخمی ہوا اور وہ ہاتھ سے چھوٹکر دریا مین داخل
ہوگئی۔ یوشعؑ نے یہ حال موسیٰ سے بیان کرنا فراموش یا ترک کیا۔ جب وہان سے روانہ ہوئے اور تھوڑی سی
راہ طی کی چونکہ مقام موعود سے آگے روانہ ہوگئے تھے اسلیئے موسیٰ کو گرسنگی و ماندگی لاحق ہوئی اور مقام مقصود
تک سست ہوگئے تھے۔ یوشعؑ سے کہا ہمارا طعام چاشت لاؤ کہ اس سفر مین ہمکو بہت تعب و مشقت اوٹھانی پڑی
اوسوقت یوشعؑ نے موسیٰ سے مچھلی کا حال بیان کیا اور وہ دونون وہان سے پھرے جب اوس پتھر کے
پاس آئے دیکھا کہ وہ مچھلی دریا مین جسطرف گئی ہے اوسکا نشان پانی مین بنا ہے۔ بعد اسکے دریا کی کسی جزیرے
مین خضرؑ کو دیکھا کہ ایک عبا اوڑھے بیٹھے ہین۔ موسیٰ نے سلام کیا۔ خضر نے جواب دیا مگر اونکے سلام سے
متعجب ہوئے اسلیئے کہ وہ ایسی سرزمین پر تھے جہان سلام کا رواج نہ تھا۔ پھر خضرؑ نے موسیٰ سے پوچھا تم
کون ہو۔ کہا مین موسیٰ پسر عمران ہون خدا جس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ کہا ہان اگر یہان کس کام کیلئے آئے
موسیٰ نے کہا اسلیئے آیا ہون کہ تمسے علم تحصیل کرون۔ خضر نے کہا مین ایسے امر پر مامور ہوا ہون کہ تم اسکی
طاقت نہین رکھتے۔ بعد اسکے خضر نے موسیٰ سے اون بلاؤن اور مصیبتون کا حال بیان کیا جو آل محمدؐ کو پہونچینگی
اور وہ دونون بہت روئے۔ پھر خضر نے حضرت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور باقی ائمہؑ کی جو اونکی
ذریت سے ہونگے اسقدر فضیلت موسیٰ سے بیان کی اور یہانتک اونکے کمالات و بزرگی کا ذکر کیا کہ موسیٰ
بار بار کہتے تھے کاش مین بھی امت محمد مصطفیٰ سے ہوتا۔ بعد اسکے حضرت صادقؑ نے کشتی اور طفل اور دیوار
کا قصہ بیان فرمایا اور کہا اگر موسیٰ صبر کرتے خضرؑ ستر امر عجیب اونکو دکھاتے۔ اور دوسری روایت کے مطابق
فرمایا کہ خدا موسیٰ پر اپنی رحمت نازل کرے اونھون نے تعجیل کی اگر صبر کرتے خضر اونکو وہ امور عجیبہ دکھاتے
جو کبھی نہ دیکھے تھے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ مین خداوند کعبہ کی قسم کھاتا ہون کہ اگر مین خضر
و موسیٰ کے درمیان ہوتا اونکو آگاہ کرتا کہ اون دونون سے داناتر ہون اور اونکو ایسی چیزون کی خبر
دیتا جنکا علم اونکو حاصل نہ تھا اسلیئے کہ خدا نے حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کو علم گذشتہ عطا فرمایا تھا اور

علم آیندہ عطا نہین کیا تھا مگر ہمارے پاس روز قیامت تک کا علم آیندہ ہے جو حضرت رسولؐ سے ہمکو میراث
مین ملا ہے - اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب موسیٰؑ نے خضرؑ سے سوال کیا اور جواب سنا دیکھا کہ ایک
پرستک یعنی ابابیل اوڑ رہی اور صدا کر رہی ہے کبھی دریا مین غوطہ لگاتی ہے اور کبھی بلند ہوتی ہے - خضرؑ نے
موسیٰؑ سے کہا تمکو معلوم ہوا یہ ابابیل کیا کہتی ہے - کہا نہین - خضرؑ نے کہا یہ ابابیل کہتی ہے کہ آسمانون اور زمین
اور دریا کے پروردگار کے حق کی قسم ہے کہ تمھارا علم خدا کے علم کے مقابل اس قطرہ کے برابر بلکہ اس سے
بھی کم ہے جو مین اپنی منقار مین اس دریا سے اوٹھاتی ہون - اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے کہ جب
موسیٰؑ نے خضرؑ سے رخصت ہو کر اپنی قوم کیطرف معاودت کی ہارونؑ نے اونسے سوال کیا کہ وہ علوم جو خضرؑ
سے سُنے اور وہ عجائبات دریا جو دیکھے بیان کرین - موسیٰؑ نے فرمایا ہم اور خضرؑ دریا کے کنارے کھڑے تھے
ناگاہ ہمنے دیکھا کہ ایک طائر ہوا سے دریا کیطرف اوترا اور اپنی منقار سے ایک قطرہ اوٹھا کر جانب مشرق
اور دوسرا قطرہ اوٹھا کر جانب مغرب اور ایک قطرہ جانب آسمان اور ایک قطرہ جانب زمین پھینکا پھر
ایک قطرہ اوٹھا کر دریا مین ڈال دیا - مین نے اوس طائر کے عمل عجیب کا سبب خضرؑ سے دریافت کیا مگر
اونکو بھی معلوم نہ تھا - ناگاہ وہان ایک صیاد نظر آیا جو دریا کے کنارے مچھلی کے شکار مین مشغول تھا
اوسنے میری طرف بہ تعجب نظر کی اور کہا مین کسلیئے تمکو حیران و متعجب دیکھتا ہون مین نے جواب دیا
کہ اس طائر کے عمل سے تعجب کر رہا ہون - کہا مین ایک صیاد ہون اور اس طائر نے جو کام کیا ہے اسکا مطلب
جانتا ہون اور تم دونون پیغمبر ہو کر نہین جانتے - ہمنے کہا ہان ہم نہین جانتے مگر اوسی چیز کو جسکی تعلیم
خدا نے ہمکو دی ہے - اوس صیاد نے کہا یہ وہ مُرغ دریائی ہے جسکو مسلم کہتے ہین یعنی یہ اپنی آواز مین
مسلم کہا کرتا ہے - اور یہ فعل جو اسنے کیا اس امر کا اشارہ تھا کہ تمھارے بعد خدا ایک پیغمبر مبعوث کریگا
جسکی اُمت تمام مشرق و مغرب کی مالک ہوگی اور اوسکی معراج بالاے آسمان ہوگی اور وہ زمین مین
دفن ہوگا - تمام عالمون کا علم اوسکے علم کے مقابل اس قطرہ کے مانند ہوگا بہ نسبت اس دریا کے اور
اوسکا علم اوسکے وصی اور پسر عم کو میراث مین پہونچے گا ہم دونون کا علم اوس صیاد کے مقابل بہت کم معلوم
ہوا اور وہ صیاد ہماری نظر سے غائب ہو گیا - ہمنے جانا کہ وہ کوئی فرشتہ تھا اور اوسکو خدا نے ہماری
تادیب کے لیئے بھیجا تھا - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰؑ حضرت خضرؑ سے دانا تر تھے
اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ خضرؑ و ذوالقرنینؑ عالم تھے اور پیغمبر نہ تھے مؤلف فرماتے ہین
شاید یہ مراد ہو کہ حضرت خضرؑ جب ذوالقرنینؑ کے ہمراہ تھے اوس وقت پیغمبر نہ تھے - اور دوسری حدیث
معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت علی ابن ابیطالبؑ کی مثل اور ہماری مثل اس اُمت مین

موسیٰ و خضر کے مانند ہی جبکہ اونسے ملاقات کی اور باتین کرنے کے بعد اونسے سوال کیا کہ اونکے رفیق ہون
اور جو واقعات کہ اونکے درمیان گذرے حق تعالےٰ نے قرآن مین اوسکا ذکر فرمایا ہے۔ اسلیئے کہ حق تعالےٰ
نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ ای موسیٰ مین نے تمکو اپنی رسالت اور اپنی ہمکلامی کے لیے برگزیدہ
کیا ہی پس وہ چیز لو جو مین نے تمکو عطا کی ہی اور شکر کرنے والون سے رہو اور فرمایا ہی ہمنے موسیٰ کے لیے
الواح مین ہر چیز اور موعظہ اور ہر چیز کی تفصیل لکھی۔ مگر خضرؑ کے پاس وہ علم تھا جو الواح موسیٰ مین
نہین لکھا گیا تھا اور موسیٰ گمان کرتے تھے کہ وہ تمام چیزین جنکی ضرورت خلائق کو ہوتی ہی وہ سب
تابوت مین اور الواح مین بھی مرقوم ہین جیسا کہ یہ گروہ جو اس امت کے عالم و فقیہ ہین دعوے
کرتے ہین کہ جو علم و دانائی امور دین مین ضروری اور امت کو اوسکی احتیاج ہوتی ہی وہ سب ہم جانتے ہین
اور حضرت رسول خداؐ سے اخذ کیا ہی اور آگاہ ہین۔ لیکن یہ لوگ دروغ کہتے ہین حضرت رسول خداؐ کا جو علم
تھا وہ انکو نہین ملا اور اوس سے آگاہ نہین ہین اسلیئے کہ اکثر حلال و حرام و دیگر مسائل ایسے انکو پیش
آتے ہین جنکو نہین جانتے اور اون مسائل کو ہمسے دریافت کرنا بھی اونپر گران گذرتا ہی اس خوف سے
کہ مبادا خلق مین جاہل مشہور ہون اور اس شرم کے سبب علم کو اوسکے معدن سے طلب نہین کرتے اور
اپنی رائے باطل و قیاس ناقص کو خدا کے دین مین جاری کرتے ہین۔ آثار پیغمبری سے دست بردار ہوگئے
ہین اور عبادات بدعتی سے خدا کی پرستش کرتے ہین حالانکہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ ہر ایک بدعت ضلالت
و گمراہی ہی۔ اور ہماری حسد و عداوت اونکو اس امر سے مانع ہوتی ہی کہ ہمسے علم حاصل کرین واللہ
موسیٰ نے باوجود اوس جلالت قدر کے خضرؑ سے حسد نکیا اور وہ مرتبۂ رفیعۂ علم و دانش جو اونکو حاصل
تھا اس امر سے مانع نہوا کہ خضرؑ سے اوس علم کی تعلیم کا سوال کرین جسکو خضر جانتے تھے اور جب موسیٰ
نے خضرؑ سے سوال کیا کہ اونکو اپنے علم کی تعلیم دین اور خضرؑ نے اس امر سے آگاہ ہونے کے سبب کہ موسیٰ
اونکی رفاقت اور اونکے کامون کے دیکھنے کی طاقت نہین رکھتے اونسے کہا کہ تم اون امور کو دیکھکر
کیونکر صبر کروگے جنکا علم تمکو حاصل نہین۔ موسیٰ نے از روی خضوع و شکستگی سعی کی تاکہ اونکو اپنے اوپر
مہربان کرین اور وہ انکی رفاقت سے رضامند ہون اور یہ کہا کہ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والا پاؤگے اور
مین کسی امر مین تمہاری نافرمانی نکرونگا۔ مگر حضرت خضر جانتے تھے کہ موسیٰ اونکے علم کی طاقت نہین رکھتے
واللہ یہ قاضی اور فقیہ اور وہ لوگ جو کہ اس زمانہ مین ہمسے مخالف ہین ان سب کی بھی یہی کیفیت ہی
کہ ہمارے علم کی طاقت نہین رکھتے اور اوسکو قبول نہین کرتے اور اوسکو سمجھ نہین سکتے اور اوسکو اخذ
نہین کرسکتے جیسا کہ موسیٰ نے خضرؑ کے علم پر صبر نکیا جبکہ اونکے رفیق ہوئے اور اونکے کامون کو دیکھا اور اگرچہ

وہ کام موسیٰ کو مکروہ معلوم ہوے مگر پسندیدۂ خدا تھے اسیطرح ہمارا علم جاہلون کے نزدیک مکروہ ہے مگر
خداوند عالم کے نزدیک حق ہی- اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ ایک روز حضرت موسیٰ بالای منبر
تشریف لیگئے اور وہ منبر تین پاے کا تھا ناگاہ اونکی خاطر مین خطور ہوا کہ خدانے کسی کو خلق نہین کیا جو
مجھسے زیادہ عالم و دانا ہو- اوسیوقت جبرئیل اونکے پاس آئے اور کہا ای موسیٰ تم غرور مین مبتلا ہوے یا
خدا کے معرض امتحان مین آئو اب منبر سے اوترو اور روی زمین پر ایک شخص کو جو تمسے زیادہ علم رکھتا ہے
تلاش کرو- موسیٰ نے یوشع کو خبر دی کہ حق تعالیٰ نے مجھے مبتلا و ممتحن کیا ہی ہمارے لئے توشۂ سفر مہیا کرکے
آؤ کہ اوس عالم کی تلاش مین روانہ ہون جسکی تلاش کرنے کا حکم خدانے دیا ہی- یوشع نے ایک مچھلی خرید
کی اور اوسکو بریان کرکے ایک زنبیل مین رکھا اور آذربائیجان کیطرف روانہ ہوگئے پھر اوس راہ سے
ساحل دریا پر پہونچے- وہان ایک شخص کو دیکھا کہ سو رہا ہی اور اپنا عصا اپنے پہلو مین رکھی ہی اور اپنی عبا
اوڑھے ہی جب اوس عبا سے سر چھپاتا ہی پانون کھل جاتے ہین- اور جب پانون چھپاتا ہی سر کھل جاتا ہی
موسیٰ نماز پڑھنے لگے اور یوشع سے کہا کہ توشہ کی حفاظت کرو ناگاہ آسمان سے ایک قطرہ زنبیل مین
گرا اور وہ مچھلی زندہ ہوکر جنبش مین آئی اور اوسنے اسقدر اضطراب کیا کہ زنبیل کو دریا مین گھسیٹ
لیگئی- بعد اسکے ایک طائر ساحل دریا پر اوترا اور اپنی منقار سے پانی کا ایک قطرہ اوٹھاکر کہا ای موسیٰ
اپنے پروردگار کے علم سے تمنے اسقدر بھی حاصل نہین کیا جسقدر میری منقار نے اس دریا سے اوٹھایا
ہی- موسیٰ نماز سے فارغ ہوکر یوشع کے ہمراہ آگے روانہ ہوے جب تھوڑی سی راہ طے کی سست و مضمحل
ہوگئے اسلیئے کہ جب پیغمبر کسی کام کے لئے جاتا ہی جب تک اوس مقام سے جہان جانے کے واسطے مامور ہے
آگے نہ بڑھے سست و مضمحل نہین ہوتا- جب مچھلی کا حال یوشع سے سنا اوسوقت معلوم ہوا کہ محل ملاقات
جسکا ذکر حق تعالیٰ نے فرمایا تھا وہی تھا اسلیئے پھر وہان سے معاودت کی- جب اوس مقام پر آئے
دیکھا کہ وہ شخص اوسیطرح سو رہا ہی موسیٰ نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ ای عالم- خضر نے جواب دیا وَعَلَیْكَ
السَّلَامُ ای عالم بنی اسرائیل- پھر تعجیل وہان سے اوٹھکر اپنا عصا اوٹھایا کہ وہان سے روانہ ہون
موسیٰ نے اونسے کہا مین خدا کی جانب سے مامور ہوا ہون کہ تمہارے ہمراہ رہون کہ جو علم تمکو معلوم ہی مجھے
بھی سکھاؤ- اوس گفتگو کے واقع ہونے کے بعد جسکا ذکر خدانے قرآن مین فرمایا ہی موسیٰ خضر کے ہمراہ
روانہ ہوئے تا اینکہ ایک کشتی کے قریب پہونچے- اہل کشتی نے کہا ہم انکو کشتی مین سوار کرینگے اور اجرت
نہ لینگے اسلیئے کہ یہ لوگ صالح و شائستہ معلوم ہوتے ہین- جب وہ کشتی دریا کے درمیان پہونچی خضر
نے کشتی مین سوراخ کردیا اور موسیٰ و خضر کے درمیان وہی گفتگو گذری جو پیشتر مذکور ہو چکی ہی- جب

کشتی سے اوترے ساحل دریا کے قریب ایک طفل کو دیکھا جو اور اطفال کے ساتھ کھیل رہا ہو اوسکا پیراہن
حریر سبز کا تھا اور اوسکے کانون مین دو گوشوارہ مروارید تھے۔ خضر نے اوس طفل کو پکڑ کر اوسکا سر
پاؤن کے نیچے رکھکر بدن سے جدا کر دیا۔ پھر کنارہ دریا قریۂ ناصرہ مین پہونچے اہل قریہ نے انکی ضیافت
نکی اور یہ گرسنہ تھے۔ جب ایسی حالت مین خضر دیوار کی تعمیر مین مصروف ہوئے موسیٰؑ نے کہا اسکی
اُجرت مین ایک روٹی ہمارے لیے لیتے کہ اوسکو کھاتے اور ہماری گرسنگی زائل ہوتی۔ اور حدیث معتبر مین
حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ ایکدن حضرت موسیٰؑ اشراف بنی اسرائیل کے درمیان بیٹھے تھے
ناگاہ ایک شخص نے اونسے کہا مین جانتا ہون کہ دنیا مین آپ سے زیادہ کوئی عالم و دانا ہوگا۔ موسیٰ نے
فرمایا میرا گمان بھی یہی ہو۔ حق تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی اے موسیٰؑ تمسے خضر کو علم زیادہ ہو جاؤ اور اسکو
تلاش کرو اور جس جگہ تمھاری مچھلی ناپید ہوگی وہین خضر کو پاؤگے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت
صادقؑ سے منقول ہو کہ جب موسیٰؑ اور خضرؑ نے وہ طفل دیکھا جو اور اطفال کے ہمراہ کھیل رہا تھا
اور خضر نے ایکبار ہاتھ اوسپر مار کر قتل کیا حضرت موسیٰؑ نے اوسپر اعتراض کیا اوسوقت خضر نے اوس طفل
کے بدن مین ہاتھ ڈالکر اوسکا شانہ نکالا اور موسیٰؑ کو دکھایا اوسپر لکھا تھا کہ یہ کافر ہوگا اور اسکی
طینت مین کفر سرشتہ ہو اور آخر مین بیان کیا کہ اوسکو اسلیئے قتل کیا کہ اوسکے ماں باپ دونون مومن
تھے ہمکو یہ خوف ہوا کہ اگر یہ بالغ ہوگا۔ اپنے پدر و مادر کو بھی چاہیگا کہ کافر ہون اور وہ دونون اسکی
محبت کے سبب شاید اس امر پر راضی ہون اور کافر ہو جائین۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ خدا نے
اوس طفل کے عوض اونکو ایک دختر عطا کی جسکی نسل سے ستر پیغمبر پیدا ہوئے۔ اور حضرت خضرؑ نے
جن یتیمون کے لیئے دیوار درست کی تھی اونکے اور اوس پدر کے درمیان جسکی صلاحیت کی وجہ سے
خدا نے خضر کو تعمیر دیوار کا حکم دیا سات سو برس کا فاصلہ تھا۔ اور دوسری حدیث مین فرمایا ہو کہ خدا
ایک شخص مومن کی نیکی کے سبب اوسکے فرزندون اور اوسکے فرزندون کی اولاد اور اوسکے اہلخانہ
اور اوسکے ہمسایہ کے لوگون کو رستگار کرتا ہو اور اوس مرد مومن کی کرامت و بزرگی کی وجہ سے حفظ الٰہی
ان سبکے شامل حال رہتا ہو۔ بعد اسکے فرمایا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالیٰ نے ماں باپ کی صلاحیت کے
سبب خضرؑ کو بھیجا تاکہ اونکے فرزندون کے لیئے دیوار درست کرین۔ مؤلف فرماتے ہین۔ شیطان
لعین اس قصۂ غریبہ مین جو منقول ہوا قصہ کو ہر طرح کے شک و شبہہ مین گرفتار کرتا ہو اور مومن دیندار
کو نہ چاہیئے کہ اون حالات کے علت و سبب دریافت کرنیکی فکر کرے مبادا اوسکی لغزش کا باعث
ہو اور لازم ہو کہ اسطرح شیطان کو جواب دے کہ دلائل و براہین قاطعہ سے ثابت ہو چکا ہو کہ حق تعالےٰ

جو حکم دیتا ہے وہ عین عدالت وحکمت ہے اور اوسکے انبیا جو کام کرتے ہین وہ حق اور صواب کے مطابق ہین ہر چند ہماری عقل اوسکی خوبی ومصلحت کو دریافت نہ کر سکے - اور جاننا چاہیے کہ لوگون نے اس مقام مین چند شکوک وشبہات ظاہر کیے ہین جنکے جوابات یہ ہین پہلا شبہہ - لازم ہے کہ پیغمبر اپنے تمام اہل عصر سے عالم تر ہو پھر کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ موسیٰ علم مین دوسرے کے محتاج ہون - جواب یہ ہے - لازم ہے کہ پیغمبر اپنی رعیت وامت سے عالم تر ہو اور خضر خود پیغمبر تھے اور شاید کہ حضرت موسیٰ کی رعیت وامت سے نہ رہے ہون - اور وہ علم کہ جسمین پیغمبر کو دوسرے کا محتاج ہونا جائز نہین وہ علم شرائع واحکام ہے - اگر کسی علم کو جو شرائع واحکام سے تعلق نہین کوئی پیغمبر نہ جانے اور حق تعالےٰ کسی دوسرے کی وساطت سے اوسکو تعلیم کرے جیسا کہ فرشتون کی وساطت سے تعلیم کرتا ہے اسمین کوئی قباحت لازم نہین آتی - اور اگر حضرت موسیٰ کسی علم مین خضرؑ کے محتاج ہوے اس سے یہ نہین ثابت ہو سکتا کہ حضرت موسیٰ سے حضرت خضر افضل واعلم تھے - اور ممکن ہے کہ جو علم حضرت موسیٰ کے لیے مخصوص تھا اور خضر اوسکو نہین جانتے تھے شاید وہ علم اوس علم سے افضل واشرف رہا ہو جو خضر کے لیے مخصوص تھا - جیسا کہ احادیث معتبرہ مین مذکور ہو چکا - دوسرا شبہہ خضر نے اوس طفل کو کیون قتل کیا حالانکہ کوئی گناہ اوس سے صادر نہین ہوا تھا - جواب یہ ہے ممکن ہے کہ وہ بالغ ہو گیا ہو اور کفر اختیار کر چکا ہو اور محض ابتدائی زمان بلوغ کے اعتبار سے اوسکو غلام کہا اور وہ اپنے کفر کے سبب قتل کا مستحق تھا - اور درصورتیکہ وہ بالغ نہ رہا ہو خدا کو اختیار ہے کہ کسی مصلحت کے سبب کسی کی جان کو جو خود عنایت کرتا ہے پھیر لے جیسا کہ ہمیشہ ملک الموت روح قبض کرتے ہین لیکن پیغمبران ظاہر کو اکثر مامور فرمایا ہے کہ بحسب ظاہر احوال مردم عمل کرین اور عقلاً جائز ہے کہ انمین سے بعضون کو اسلیے مامور کرے کہ اونکے ساتھ بطور واقعی سلوک کرین اور بہ اعتبار اوس کفر کے جسکو وہ جانتے ہین کہ اسکے بعد اختیار کریگا اوسکو قتل کرین اور اسمین بھی اونھین کی مصلحت ہے کہ کفر سے محفوظ رہینگے اور داخل جہنم نہونگے اور دوسرون کی بھی مصلحت ہے کہ اونکے گمراہ کرنے سے امین وبیخوف ہو جائین - تیسرا شبہہ موسیٰ نے خضر پر کیون اعتراض کیا اور یہ کہا کہ تمنے عمل منکر کیا اور تمسے گناہ صادر ہوا حالانکہ حضرت موسیٰ خضر کی جلالت وبزرگواری سے آگاہ تھے - جواب یہ ہے - ممکن ہے کہ موسیٰ اوس علم کے مکلف رہے ہون جو خلائق کے ظاہر اعمال کے مطابق ہو اور یہ امر کہ بحسب ظاہر معصیت معلوم ہو اور اوسکا سبب نہ جانین اوس سے انکار کرین - اور فعل منکر کی نسبت جو خضرؑ سے دی تھی اوس سے مراد یہ تھی کہ تمنے وہ فعل کیا ہے جو ظاہر مین منکر وقبیح معلوم ہوتا ہے - اور بعضون نے کہا ہے کہ موسیٰ کا کلام اس شرط سے

متعلق تھا کہ اگرچہ کام حسب حکم خدا کیا ہی بہت برا کیا۔ یا بطریق استفہام تھا یعنے تمنے ان کامون کو بوجہ منکر کیا ہو آیا اسکی اور کوئی وجہ ہی۔ یا امر منکر سے مراد امر غریب و عجیب ہی یعنے تمنے وہ کار غریب و نادر کیا جسمین عقل حیران ہی۔ چوتھا شبہہ۔ موسیٰ نے خضرؑ سے پہلے یہ وعدہ کیا کہ مین سوال و اعتراض نکرونگا جب تک کہ تم خود اپنے کامون کی حالت بیان نکرو پھر کیونکر وعدہ خلافی کی۔ اور متواتر معترض ہوتے گئے۔ جواب یہ ہی۔ مطلقاً وعدہ وفا کرنا ثابت نہین خصوصاً جبکہ مشیت الٰہی سے متعلق کیا ہو اور موسیٰ نے پہلے انشاء اللہ کہا تھا اسلئے لازم نہ تھا کہ وہ وعدہ وفا کرین اور اس قسم کی وعدہ خلافی معصیت نہین۔ پانچوان شبہہ موسیٰ نے کیون کہا لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ اسلئے کہ نسیان بمعنی فراموشی ہی اور علماے امامیہ کے اعتقاد کے مطابق انبیا کو نسیان جائز نہین ہی۔ جواب یہ ہی کہ احادیث کے ضمن مین مذکور ہو چکا کہ اس آیت اور نیز اوس آیت مین جو یوشعؑ کی زبانی ہی فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ نسیان بمعنی ترک ہی اور لغت مین بھی نسیان کے معنی ترک کرنے کے ہین۔ ان شبہات کے اور جوابات کتاب بحار الانوار مین مذکور ہوے ہین اور اس کتاب مین اس سے زیادہ کی گنجایش نہین اب حضرت خضرؑ کے تمام حالات بیان ہوتے ہین۔ چونکہ خضرؑ کے اکثر حالات اس قصہ مین بیان ہوے اسلئے اونکے حالات کا باب علٰحدہ مقرر نہین کیا۔ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے کہا ہی کہ اونکا نام خضرویہ بن قابیل بن حضرت آدم تھا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اونکا نام خضرون تھا۔ اور بعضون کا قول ہی کہ اونکا نام خلیا تھا اور اونکو اسلئے خضر کہتے ہین کہ وہ جس زمین خشک پر بیٹھتے تھے سبز و شاداب ہو جاتی اور وہان گھانس اوگتی اونکی عمر تمام فرزندان آدم سے زیادہ تر دراز ہی۔ اور صحیح یہ ہی کہ اونکا نام تالیا بن ملکان بن عابر بن ارفخشد بن سام بن نوحؑ ہی۔ مولف فرماتے ہین۔ بعضون نے اونکا نام ایلیا اور بعضون نے یسع اور بعضون نے الیاس بھی کہا ہی۔ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب حضرت رسولخدا شب معراج آسمان کی جانب تشریف لیجاتے تھے اثناے راہ مین ایک بوے خوش مانند مشک کی حضرت کے مشام مین پہونچی۔ جبرئیل سے پوچھا یہ خوشبو کیسی ہی۔ کہا یہ خوشبو اوس مکان سے آتی ہے جہان ایک گروہ کو عبادت خدا کے سبب ظلم و عذاب سے ہلاک کیا تھا۔ بعد اسکے جبرئیلؑ نے اس واقعہ کی کیفیت مفصل بیان کی اور کہا حضرت خضرؑ اولاد سلاطین سے تھے اور خدا پر ایمان لائے تھے۔ اپنے باپ کے قصر کے ایک حجرے مین خلوت و عزلت اختیار کی تھی اور وہان عبادت خدا مین مصروف رہتے تھے انکے باپ کا انکے سوا اور کوئی فرزند نہ تھا۔ لوگون نے انکے باپ سے کہا کہ خضر کے سوا تیرا اور کوئی فرزند نہین ہی کسی عورت سے اونکا نکاح کر شاید خدا اولاد عطا کرے تاکہ اوسکے اور اوسکی اولاد کے سبب

بادشاہی باقی رہے۔ بادشاہ نے ایک دختر باکرہ کا نکاح حضرت خضرؑ سے کیا جب وہ عورت خضرؑ پاس آئی اوسکی طرف متوجہ ہوے اور اوس سے مقاربت نہ کی اور صبح کو اوس سے کہا میرا حال پوشیدہ رکھو اور اگر میرا باپ تجھسے سوال کرے کہ جو امر زن و مرد کے درمیان واقع ہوتا ہے تیرے ساتھ بھی واقع ہوا تو اسکا اقرار کرنا۔ بادشاہ نے جب اوس عورت سے پوچھا اوسنے خضرؑ کے ارشاد کے مطابق بیان کیا۔ لوگون نے کہا اے بادشاہ شاید یہ عورت دروغ کہتی ہو عورتون کو حکم دے کہ امتحان کرین کہ اسکی بکارت زائل ہوئی ہے یا نہین۔ جب عورتون نے امتحان کیا دیکھا کہ وہ اپنی حالت اول پر ہے بادشاہ سے کہا تو نے دو ناواقفون کو ایک جا جمع کیا ہے دونون اس کام سے آگاہ نہین ہین۔ اور نہین جانتے کہ کیا کرین اب خضرؑ سے ایسی عورت کا نکاح کر جو باکرہ نہو اور پہلے شوہر کیا ہو تاکہ خضرؑ کو یہ کام سکھاوے۔ جب ایسی عورت خضرؑ کے پاس لائے خضرؑ نے اوس سے بھی یہی التماس کیا کہ میرا حال میرے پدر سے مخفی رکھ اوسنے بظاہر قبول کیا مگر جب بادشاہ نے اوس سے پوچھا کہا تیرا فرزند عورت ہے اور کبھی تو نے سنا ہے کہ عورت سے عورت حاملہ ہو۔ بادشاہ خضرؑ پر غضبناک ہوا اور اونکو ایک حجرے مین بند کر کے حکم دیا کہ اوسکا دروازہ گل و سنگ سے بند کر دین مگر جب دوسرا دن ہوا شفقت پدری کے سبب حکم دیا کہ اوس حجرے کا دروازہ کھولین جب وہ دروازہ کھلا خضرؑ اوس حجرے مین نہ ملے اور حق تعالیٰ نے اونکو وہ قوت عطا کی ہے کہ جس شکل و صورت مین چاہین متشکل ہو جائین اور خلق کی نظر سے پوشیدہ رہین۔ بعد اسکے خضرؑ ذوالقرنین کے ہمراہ رہے اور اونکے لشکر کے سپہ سالار تھے تا اینکہ آب زندگانی پیا اور جو کوئی وہ پانی پیتا ہے صور پھونکے جانے تک زندہ رہتا ہے۔ اتفاقاً دو شخص جو اونکے باپ کے شہر مین رہتے تھے تجارت کیلئے کشتی مین سوار ہوے اور وہ کشتی تباہ ہو گئی وہ دونون کسی جزیرۂ دریا مین پہنچے وہان خضرؑ کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہین۔ جب نماز سے فارغ ہوے اون دونون کو بلا کر حال دریافت فرمایا۔ اونھون نے اپنا قصہ بیان کیا۔ اونسے فرمایا اگر میرا حال پوشیدہ رکھو اور اپنے اہل شہر سے بیان نکرو مین تمکو آج ہی تمھارے شہر مین پہونچا دونگا اور تم اپنے گھر پہونچ جاؤگے۔ اون دونون نے بظاہر قبول کیا مگر ایک نے یہ نیت کی کہ اس عہد پر وفا کرے اور کسی سے یہ حال نہ کہے۔ اور دوسرے نے ارادہ کیا کہ جب اپنے شہر مین پہونچے اونکا حال اونکے باپ سے بیان کرے۔ خضرؑ نے ایک ابر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ ان دونون کو اوٹھا کر انکے گھرون مین پہونچا دے۔ اوس ابر نے اونکو اوٹھا کر اوسی دن اونکے شہر مین پہونچا دیا۔ ایک شخص نے یہ حال مخفی رکھا اور اپنے عہد پر وفا کی مگر دوسرا شخص بادشاہ پاس گیا اور خضرؑ کا حال بادشاہ سے بیان کیا۔ بادشاہ نے پوچھا تیری صداقت مقال کا کوئی گواہ بھی ہے اوسنے کہا فلان تاجر میرا رفیق تھا۔

پادشاہ نے اوسکو طلب کرکے دریافت کیا اوسنے انکار کیا اور کہا مین اس حال کو نہیں جانتا اور اس شخص کو
بھی نہیں پہچانتا جو یہ کیفیت بیان کرتا ہے اوسنے کہا اے بادشاہ میرے ہمراہ لشکر روانہ کر مین وہان جاکر
خضر کو بیان لاتا ہون اور اس شخص کو قید رکھ جب تک کہ اسکا دروغ تجھپر ظاہر ہو۔ بادشاہ نے اوسکے ساتھ
لشکر روانہ کیا اور اسکو قید رکھا جب وہ شخص اوس جزیرے مین پہونچا خضر کو وہان نہ پایا آخر بے نیل مرام
وہان سے واپس آیا بادشاہ نے اوسوقت اس شخص کو جسنے خضر کی خبر مخفی رکھی تھی رہا کر دیا۔ بعد اسکے اہل شہر
سے اسقدر گناہ وفساد ہوے کہ حق تعالے نے اونپر عذاب نازل کیا۔ وہ شہر سرنگون ہو گیا اور تمام اہل شہر اون
دونون زن ومرد کے سوا ہلاک ہو گئے جنھون نے خضر کا حال اونکے باپ سے مخفی رکھا تھا۔ یہ دونون اوس
شہر سے باہر نکلے اور بیرون شہر ایک دوسرے سے ملے۔ جب اپنا اپنا حال بیان کیا اون دونون نے کہا ہمکو نجات
نہین ملی مگر خضر کا حال مخفی رکھنے کے سبب پھر وہ دونون خضر کے خدا پر ایمان لائے اور اوس مرد نے اوس
عورت سے نکاح کرکے دوسرے بادشاہ کے ملک مین رہنا اختیار کیا۔ وہان اوس عورت نے حرم بادشاہ
مین رسائی پائی اور دختر بادشاہ کی مشاطہ ہوئی۔ ایکدن آرائش کرنے کے وقت اوسکے ہاتھ سے
کنگھی گر پڑی اوسنے کہا۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ بادشاہ کی دختر نے یہ کلمہ سنکر کہا تو نے کیا کہا
جواب دیا میرا ایک خدا ہے جسکی مدد وقوت سے تمام امور جاری ہوتے ہین۔ دختر نے کہا کیا میرے باپ کے
سوا تیرا اور کوئی خدا ہے۔ اوسنے کہا ہان اور وہی تیرا اور تیرے باپ کا بھی خدا ہے۔ وہ دختر اپنے باپ کے
پاس گئی اور یہ کیفیت بیان کی۔ بادشاہ نے اوس عورت کو بلاکر یہ حال دریافت کیا۔ اوس مومنہ
نے اپنے قول سے انکار نکیا اور اپنا ایمان اوس سے بیان کردیا۔ پوچھا اس دین مین اور کوئی بھی تیرا شریک
ہے۔ کہا میرا شوہر اور میرے فرزند۔ بادشاہ نے اون سب کو جمع کرکے اونپر جبر کیا کہ خدا کی پرستش ترک
کرین مگر اونمین سے کسی نے یہ امر قبول نکیا اوسوقت بادشاہ نے ایک دیگ منگوا کر پانی سے بھر دی پھر
اوس پانی کو جوش دیا اور اون سب کو اوس دیگ مین ڈالکر وہ گھر اونپر گرا دیا۔ بعد اسکے جبرئیل نے کہا یہ
خوشبو جو آپکے مشام مین پہونچی ہے اوسی مکان کی ہے جہان اہل توحید ہلاک ہوئے ہین۔ اور بسند موثق
حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ خضر نے آب حیات پیا ہے اور وہ صور پھونکے جانے اور تمام مخلوقات کے ہلاک
ہونے تک زندہ رہینگے حضرت خضر ہمارے پاس آتے ہین اور ہمکو سلام کرتے ہین ہم اونکی آواز سنتے ہین
مگر اونکو نہین دیکھتے۔ حضرت خضر کا نام جہان مذکور ہوتا ہے وہ وہان حاضر ہوتے ہین پس جو کوئی اونکو
یاد کرے اونکو سلام بھی کرے۔ خضر موسم حج مین مکہ مین آتے ہین اور عرفات مین ٹھہر کر مومنون کی دعا پر
آمین کہتے ہین۔ اور بہت جلد حق تعالی اونکو قائم آل محمد کا مونس قرار دیگا۔ جبکہ آنحضرت لوگون سے

غائب ہوگا اور خضر تنہائی مین اونکے رفیق ہونگے۔ اور بسند ہای حسن و موثق و معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے
منقول ہے کہ جب ذوالقرنین نے سنا کہ دنیا مین ایک ایسا چشمہ ہے جو کوئی اوسکا پانی پیتا ہے وہ اسرافیل کے
صور پھونکنے تک زندہ رہتا ہے۔ ذوالقرنین اوس چشمے کی تلاش مین روانہ ہوے حضرت خضرؑ اونکے لشکر
کے سپہ سالار اور اونکے نزدیک محبوب ترین اصحاب تھے۔ جب اوس مقام تک پہونچے جہان تین سو ساٹھ
چشمے پانی کے تھے۔ ذوالقرنین نے تین سو ساٹھ آدمی اپنے لشکر سے منتخب کیے جنمین حضرت خضر بھی تھے اور
اونمین سے ہر ایک شخص کو ایک ایک ماہی نمک سودہ دیکر کہا ہر شخص اپنی مچھلی ایک چشمے مین ان چشمون سے
دھوئے اور پھر اوسکو میرے پاس لائے۔ خضرؑ نے ایک چشمے پر پہونچکر مچھلی کو پانی مین غوطہ دیا وہ مچھلی
زندہ ہوکر اونکے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور پانی مین چلی گئی۔ خضرؑ اپنا لباس اوتار کر اوس چشمے مین اتر گئے
تاکہ مچھلی کو تلاش کرین اور مکرر اوسمین غوطہ لگایا اور اوسکا پانی بھی پیا۔ جب وہ مچھلی نہ ملی اوس
چشمے سے باہر آئے اور ذوالقرنین کیطرف روانہ ہوے۔ جب سب لوگ ذوالقرنین کے پاس پھر آئے
ذوالقرنین نے حکم دیا کہ ہر شخص کی مچھلی اوس سے لیکر جمع کرین۔ جب جمع کیا ایک مچھلی کم نکلی۔ تلاش و
تفحص کے بعد معلوم ہوا کہ خضرؑ اپنی مچھلی نہین پھیر لائے۔ ذوالقرنین نے اونکو بلاکر مچھلی کا حال دریافت
کیا۔ خضرؑ نے جو حال واقعی تھا بیان کردیا۔ پوچھا پھر تمنے کیا کیا۔ کہا مین اوسکو ڈھونڈھنے چشمے مین
اوترا مگر وہ مجھکو نہ ملی اور مین پھر آیا۔ پوچھا اوس چشمے کا پانی بھی پیا۔ کہا ہان۔ ذوالقرنین نے بعد اسکے
اوس چشمے کو ہر چند تلاش کیا مگر نہ پایا اوسوقت خضرؑ سے کہا تم اس چشمہ کے واسطے خلق ہوئے تھے اور
اوسکا پانی پینا تمہارے ہی لیے مقدر ہوا تھا۔ اور بہت سی حدیثون مین ائمہ اطہار علیہم السلام سے منقول
ہے کہ جب حضرت رسولخدا نے دنیا سے رحلت کی اور اہلبیت اطہار پر غم والم کی شدت ہوئی ایکدن
حضرت امیر المومنینؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اوس حجرے مین جمع تھے جہان حضرت رسولخدا کو لٹایا تھا
ناگاہ ایک آواز آئی کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اے اہلبیت نبوت۔ ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے اور قیامت
مین اجر کثیر تمکو عطا ہوگا۔ بدرستیکہ جو کوئی دنیا سے اوٹھتا ہے حق تعالے اوسکا خلف و عوض ہے اور
وہی ہر مصیبت کا ثواب دینے والا اور اون امور کا تدارک کرنے والا ہے جو کہ فوت ہو جائین۔ خدا پر
توکل کرو اور اوسی پر اعتماد رکھو۔ بدرستیکہ وہی شخص محروم ہے جو کہ خدا کے ثواب سے محروم رہے حضرت
امیر المومنینؑ نے فرمایا یہ میرے برادر حضرت خضر ہین اسلیے یہان آئے ہین کہ تمکو تمہارے پیغمبر کی مصیبت
مین تعزیت دین۔ اور احادیث معتبرہ مین منقول ہے کہ مسجد سہلہ حضرت خضر کا محل نزول ہے۔ اجمالا

کیخسرو اور کتب زیارات اور اونکے سوا اور کتابون مین بھی مذکور ہی کہ بعض صُلحا نے حضرت خضرؑ کو مسجد سہلہ و
صعصعہ اور دوسرے مقامات و مکانات مُشرّفہ مین بھی دیکھا ہی اور اون روایتون کا ذکر کرنا باعث
طول کلام ہی- اور ابن طاوٗس نے روایت کی ہی کہ حضرت خضرؑ و الیاسؑ موسم حج مین باہم ملاقات کرتے اور
جب ایک دوسرے سے وداع ہوتے ہین یہ دعا پڑھتے ہین بِسْمِ اللّٰہِ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ
کُلُّ نِعْمَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَلْخَیْرُ بِیَدِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا یَصْرِفُ السُّوْٓءَ
اِلَّا اللّٰہُ اور حضرت خضرؑ کے اکثر حالات باب احوال ذوالقرنین مین مذکور ہو چکے فصل دسوین اون
مواعظ و احکام کا بیان جو حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر نازل فرمائے یا آنحضرتؑ سے منقول ہین اور بعض
نوادر احوال آنحضرتؑ کا ذکر- بسند معتبر حضرت امام علی نقیؑ سے منقول ہی کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت
موسیٰ سے کلام کیا موسیٰؑ نے مناجات کی خداوندا اوسکو کیا جزا دیگا جو اس امر کی تصدیق کری اور گواہی
دے کہ مین تیرا رسول و پیغمبر ہون اور تو مجھسے ہمکلام ہوا ہی- فرمایا ای موسیٰ میرے ملائکہ اوسکے پاس وقت
مرگ حاضر ہونگے اور اوسکو بہشت کی بشارت دینگے- پھر پوچھا اوسکی کیا جزا ہی جو تیرے روبرو استادہ
ہو اور نماز ادا کرے- فرمایا جب تک کہ وہ حالت نماز مین رکوع یا سجود مین ہی کھڑا ہو یا بیٹھا رہے
مین اوسکے سبب اپنے ملائکہ پر فخر و مباہات کرتا ہون اور جسکے سبب مین اپنے ملائکہ پر مباہات کرون اوسپر
کبھی عذاب نہین نازل کرتا- پوچھا اوسکی کیا جزا ہی جو شخص تیری خوشنودی کے لیے کسی مسکین کو کھانا
کھلائے- فرمایا ای موسیٰ مین قیامت مین منادی کو حکم دونگا کہ تمام اہل محشر مین ندا کرے کہ فلان ابن فلان
آتش جہنم سے خدا کا آزاد کیا ہوا ہی- پوچھا خداوندا اوسکی جزا کیا ہی جو اپنے عزیز و اقارب سے نیکی کرے- فرمایا
ای موسیٰ اوسکی عمر دراز اور سکرات موت کو اوسپر آسان کرتا ہون اور قیامت مین خازنان بہشت اوسکو
صدا دینگے کہ ہماری طرف اور جس دروازے سے چاہتا ہو بہشت مین داخل ہو- پوچھا خداوندا اوسکی
جزا کیا ہی جو خلائق کو آزار نہ پہونچائے اور اونسے باحسان و نیکی پیش آئے- فرمایا ای موسیٰ قیامت
مین اوسکو جہنم یہ صدا دیگا کہ مجھے تجھسے کچھ سروکار نہین- پوچھا اوسکی کیا جزا ہی جو دل و زبان سے تجھے یاد
کرے فرمایا اوسکو قیامت مین اپنے عرش کے سایہ مین استادہ کرونگا اور اپنی پناہ مین رکھونگا- پوچھا اوسکی
کیا جزا ہی جو پنہان و آشکارا تیری کتاب کی تلاوت کرے- فرمایا وہ صراط سے برق جہندہ کے مانند گذر
کریگا- پوچھا خداوندا اوسکی کیا جزا ہی جو تیری رضامندی کے لیے خلائق کی آزار و دشنام پر صبر کرے- فرمایا
ہول قیامت مین اوسکی مدد کرونگا- پوچھا خداوندا اوسکی جزا کیا ہی جسکی آنکھ تیرے خوف سے گریان ہو
فرمایا ای موسیٰ اوسکے مُنھ کو آتش جہنم سے محفوظ رکھتا ہون اور ہول بزرگ قیامت سے اوسکو [illegible]

پوچھا خداوندا اوسکی جزا کیا ہی جو تیرے شرم کے سبب خیانت کو ترک کرے فرمایا ای موسیٰ اوسکو قیامت
مین اپنی امان مین رکھونگا - پوچھا خداوندا اوسکی کیا جزا ہی جو کہ تیرے اہل طاعت کو دوست رکھے
فرمایا ای موسیٰ آتش جہنم کو اوسپر حرام کرتا ہون پوچھا خداوندا اوسکی کیا جزا ہی جو دانستہ کسی مومن کو
قتل کرے - فرمایا مین قیامت مین بنظر رحمت اوسکی طرف نہین دیکھتا اور اوسکا کوئی گناہ نہین بخشتا -
پوچھا خداوندا اوسکی کیا جزا ہی جو کسی کافر کو اسلام کی دعوت کرے - فرمایا ای موسیٰ قیامت مین اسکو
اجازت دونگا کہ جس شخص کی چاہے شفاعت کرے - پوچھا خداوندا اوسکا ثواب کیا ہی جو ہمیشہ نماز کو اوسکی
اوقات پر ادا کرے - فرمایا وہ جو کچھ سوال کرے اوسکو دیتا ہون اور اوسکے لئے بہشت کو مباح کرتا ہون
پوچھا خداوندا اوسکا ثواب کیا ہی جو تیرے عذاب کے خوف سے وضو کامل کیا کرے - فرمایا جب قیامت
مین اوسکو مبعوث کرونگا - ایک نور اوسکی دونون آنکھون کے درمیان ہوگا جو صحراے محشر کو روشن کردیگا -
پوچھا اوسکا ثواب کیا ہی جو تیری رضامندی کے لئے ماہ رمضان مین روزہ رکھے - فرمایا قیامت مین اوسکو
ایسی جگہ استادہ کرونگا جہان کوئی خوف اوسکو نہو - پوچھا اوسکی کیا جزا ہی جو لوگون کے دکھانے کو
ماہ رمضان مین روزہ رکھے - فرمایا اوسکا ثواب مثل اوس شخص کے ہی جسنے روزہ نہ رکھا ہو - اور حدیث
حسن مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ توریت مین لکھا ہی کہ ای موسیٰ مین نے اپنی پیغمبری کے لئے
تمکو پیدا کیا اور تمکو برگزیدہ کیا پھر تمکو اپنی طاعت کی قوت عطا کی اور تمکو اپنی طاعت کا حکم دیا اور اپنی
معصیت سے تمکو منع کیا - اگر میری اطاعت کروگے اپنی طاعت مین تمہاری مدد کرونگا اور اگر میری
معصیت کروگے اپنی معصیت مین تمہاری مدد نکرونگا - ای موسیٰ میری طاعت مین میرا احسان تمپر
ہی اور میری معصیت مین میری حجت تمپر ہوگی - ای موسیٰ اپنے امور مخفی مین مجھسے خوف کرو تاکہ تمہارے
عیبون کو خلائق سے پوشیدہ رکھون اور اپنی خلوت مین مجھکو یاد کرو اور اپنی خواہش و لذت کے وقت میرا
خیال رکھو تاکہ مین تمکو تمہاری غفلتون کے وقت یاد رکھون اور لغزشون سے تمہاری حفاظت کرون -
ای موسیٰ اپنے غضب کو اوس گروہ سے جنپر مین نے تمکو مسلط کیا ہی باز رکھو تاکہ مین اپنے غضب کو تمسے باز
رکھون - میرا راز اپنے دل مین پوشیدہ رکھو اور فاش نکرو - میرے اور اپنے دشمنون سے ظاہر مین مدارا کرو اور
میرا راز اونسے نکہو اسلئے کہ وہ مجھسے ناسزا کہینگے اور تم اونکے ناسزا کہنے مین شریک ہو - موسیٰ نے کہا خداوندا
تو حظیرۂ قدس مین کس جماعت کو ساکن کریگا - فرمایا اون لوگون کو ساکن کرونگا جنکی آنکھون نے عورتون کو
(بیگانی عورات)
نہ دیکھا ہو اور نہ اونکے اموال مین سود و ربا مخلوط ہو - اور اجراے احکام خدا مین رشوت نہ لی ہو - اور بسند
معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ سے ارشاد کیا کہ ای پسر عمران جو کوئی مستم

ہوتے ہی سوجاتا ہے اور پھر یہ دعوی کرتا ہے کہ مجھکو دوست رکھتا ہے وہ دروغ کہتا ہے کیا یہ امر ثابت نہین کہ
ہر شخص اپنے دوست کی خلوت کا خواہان رہتا ہے۔ اے پسر عمران مین اپنے دوستون سے خوب مطلع ہون جب
رات ہوتی ہے مین اونکے چشم و دل کو ماسوی سے اپنی طرف متوجہ کرتا ہون اور اپنی عقوبت کو بعنوان مشاہدہ
اونکے پیش چشم متمثل کر دیتا ہون یہ لوگ مجھسے خطاب کرتے ہین اور حاضرون کے مانند مجھسے ہمکلام ہوتے ہین
اے پسر عمران اپنے دل سے خشوع اور اپنے بدن سے خضوع اور اپنی آنکھون سے آنسو مجھے دو اور تاریکی شب مین
مجھسے دعا کرو پھر آگینہ مجھکو اپنے نزدیک اور اپنی دعا کا قبول کرنے والا پاؤگے اور بسند معتبر حضرت صادقؑ
سے منقول ہے کہ جب موسیٰ طور پر گئے اور اپنے پروردگار سے مناجات کی کہا خداوندا اپنے خزانے مجھے دکھا۔
فرمایا اے موسیٰ میرے خزانے یہی ہین کہ جب مین کسی چیز کا ارادہ کرتا ہون کہتا ہون ہو جا پس وہ چیز مخلوق
ہو جاتی ہے یعنی مجھے خزانہ کی احتیاج نہین۔ مین اپنی قدرت کاملہ سے جس چیز کو چاہتا ہون عدم سے وجود
مین لاتا ہون۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ موسیٰ نے مناجات کی خداوندا مجھسے کوئی
وصیت کر۔ فرمایا تمکو اپنے لیے وصیت کرتا ہون یعنی میرے حق کی رعایت کرو اور میری نافرمانی سے باز رہو بعد
اسکے تین مرتبہ حضرت موسیٰ نے یہی سوال کیا اور حق تعالی نے یہی جواب دیا جب چوتھی مرتبہ پھر موسیٰ نے
کہا خداوندا مجھے وصیت کر۔ فرمایا تمکو وصیت کرتا ہون کہ اپنی مان کے حق کی رعایت کرو۔ پھر موسیٰ نے سوال
کیا اور یہی جواب سنا جب چھٹی مرتبہ پوچھا فرمایا تمکو وصیت کرتا ہون کہ اپنے باپ کے حق کی رعایت کرو حضرت
امام محمد باقرؑ نے فرمایا اسی لیے کہتے ہین کہ مان کے لیے دو ثلث نیکی اور باپ کے لیے ایک ثلث نیکی ہے۔ اور بسند
معتبر منقول ہے کہ حق تعالی نے حضرت موسیٰ سے جو مواعظ ارشاد کیے اونمین سے یہ بھی تھا کہ اے موسیٰ اپنی
آرزو دنیا مین طولانی نکرو تاکہ تمھارا دل سنگین نہو اور جو دل کہ سنگین ہوتا ہے وہ مجھسے دور رہتا ہے اے موسیٰ
اسطرح رہو جیسا کہ مین تمھارا رہنا پسند کرتا ہون۔ مجھکو یہ پسند ہے کہ میرے بندے میری اطاعت کرین اور میری
معصیت سے باز رہین۔ میرے خوف کے سبب اپنے دل کو شہو تاکہ دنیا سے مردہ رکھو۔ لباس کہنہ سے تازہ دل رہو
تاکہ تمھارا حال اہل زمین سے مخفی رہے اور اہل آسمان مین نیکی مشہور و معروف ہو۔ خانہ نشینی اختیار کرو شبہاے
تاریک کو نور عبادت سے روشن کرو اور میرے روبرو خاضع رہو اور صابرون کے قنوت کے مانند قنوت پڑھو
میری درگاہ مین اپنے گناہون سے اوس شخص کے مانند نالہ و فریاد کرو جو کہ اپنے دشمن سے بھاگا ہو اور خداوند قادر
سے پناہ طلب کرتا ہو۔ عبادت کے لیے مجھسے مدد طلب کرو اسلیے کہ مین بہت بہتر معین اور بہت اچھا مددگار
ہون۔ اے موسیٰ مین وہ خدا ہون جو اپنے بندون پر مسلط ہون اور تمام مخلوقات میری تحت قدرت
اور میرے ذلیل ہین۔ اپنے نفس کو اپنے لیے متہم رکھو اور نفس کے فریب مین نہ آؤ۔ اپنے فرزندون کو اپنے دین

امین نکرو مگر اوس فرزند کو جو کہ تمھاری طرح صالحون کا دوستدار ہو - ای موسیٰ اپنا لباس پاکیزہ رکھو غسل
کیا کرو - بندگان شائستہ سے نزدیکی طلب کرو اور اونکی نماز مین اونکے پیشوا رہو - اور جس امر مین وہ باہم
نزاع کرین اونکو وہ حکم دو جو مین نے تمپر نازل کیا ہی بدرستیکہ مین نے تمپر حکم ظاہر اور برہان روشن اور وہ
نور سخن کہنے والا نازل کیا ہی جو حالات گذشتہ اور ان واقعات آیندہ کو بیان کرتا ہی جو زمانہ آخر مین واقع ہونگے
ای موسیٰ مین تمکو دوست مہربان کی وصیت کرنے کے مانند وصیت کرتا ہون فرزند بتول عیسیٰ ابن مریم کے
بارہ مین جو کہ خچر پر سوار ہوگا اور برنس پہنے عابدون کی کلاہ سر پر رکھیگا اور صاحب زینت و زیتون و محراب
ہوگا اور بعد اوسکے اوس صاحب شتر سرخ کی وصیت کرتا ہون جو پاکیزہ طینت اور پاکیزہ اخلاق اور گناہون
اور عیبون سے مطہر ہی اور تمھاری کتاب مین اوسکی صفت یہہ ہی کہ وہ ایمان لانے اور تمام کتابہای خدا کی گواہی
دینے والا ہی اور وہ رکوع و سجود کرنے والا اور ثواب کی رغبت رکھنے والا اور عذاب سے ڈرانے والا ہی - اوسکے
یاور بیچارگان و مساکین ہونگے اور اوسکے یاور و انصار اوسکے قبیلے کے سوا اور لوگ ہونگے - اوسکے
زمانے مین تنگی و شدت اور فتنہ و فساد و قتل و قلت مال ظاہر ہوگی - اوسکا نام احمد و محمد و امین ہی - تمام
گروہ پیغمبران گذشتہ کا وہی باقی ماندہ ہی - تمام کتابہاے خدا پر ایمان لائیگا اور جمیع انبیا کی تصدیق کریگا اور
اونکے لئے بہ اخلاص گواہی دیگا - اوسکی امت مرحومہ و بابرکت ہی جبتک کہ اوسکے دین پر باقی رہین اور اپنا
دین ضائع نکرین - اونکے لئے چند ساعات معلومہ ہونگی جنمین نمازون کو ادا کرینگے مانند اوس غلام کے جو
اپنی اوقات کی زیادتی کو اپنے آقا کی خدمت مین صرف کرے - اوس پیغمبر کی تصدیق اور اوسکے طریقون کی پیروی
کرو اسلئے کہ ای موسیٰ وہ تمھارا بھائی ہی - وہ امی ہوگا اور لکھنے پڑھنے کو کسی سے حاصل نکریگا اور وہ بہت نیک
بندہ ہی جس چیز پر وہ اپنا ہاتھ رکھیگا مین اوسمین برکت عطا کرونگا اور اوسکے علم مین برکت و زیادتی دونگا
اور وہ بابرکت مخلوق ہوا ہی - اوسکے زمانے مین قیامت قائم ہوگی اور اوسکی محمدیت پر دنیا کی کنجیون کو ختم
کرونگا - ستمگاران بنی اسرائیل کو حکم دو کہ اوسکا نام میری کتاب سے محو نکرین اور اوسکی نصرت و یاری ترک
نکرین اگرچہ مین جانتا ہون کہ ضرور محو کرینگے - اوسکی محبت میرے نزدیک حسنہ بزرگ ہی اور مین اوسکے ہمراہ
اور اونکے مددگار و نگہبان ہون - اور وہ میرے لشکر سے ہی اور میرا لشکر تمام لشکرون پر غالب ہی - میرا کلمہ اور
میری تقدیر اس امر پر تمام ہوئی کہ اوسکا دین تمام دینون پر غالب کرون تاکہ لوگ ہر محل و مکان مین
میری پرستش کرین - اوسپر قرآن نازل کرونگا جو جامع علوم میرا اور حق کا باطل سے جدا کرنے والا اور
سینون کا وسوسہ ہای شیطانی سے شفا دینے والا ہوگا - پس ای پسر عمران تم اوسپر درود بھیجو اسلئے کہ مین
اور میرے ملائکہ بھی اوسپر درود بھیجتے ہین - ای موسیٰ تم میرے بندے ہو اور مین تمھارا خدا ہون - کسی حقیر

و پریشان حال کو ذلیل و خوار نہ سمجھو اور توانگر و نیک حال کی خواہش نکرو بسبب اون چند چیزون کے جو
مال دنیا سے مین نے اونکو دیئے ہین - جب مجھے یاد کرو خاضع و خاشع رہو - جب توریت کی تلاوت کرو
میری رحمت کا امیدوار رہو اور بصدای خاشع و حزین توریت کی آواز میری درگاہ مین پہونچاؤ -
اور تمہارا دل میرے لیے مطمئن کرو اور جبکہ دل میری طرف مائل ہو اوسکو میری یاد دلاؤ - میری عبادت کرو
اور کسی چیز کو میرا شریک قرار نہ دو - میری خوشنودی حاصل کرنے مین سعی کرو بدرستیکہ مین تمہارا آقاے
جلیل القدر ہون اور ایک قطرۂ آب گندیدہ بیمقدار سے مینے تمکو خلق کیا ہے اور تمہاری اصل کو اوس
طینت سے پیدا کیا ہے جو زمین ذلیل سے اوٹھائی گئی تھی اور انواع متعددہ کے ساتھ مخلوط تھی بعد اسکے
روح اوسمین داخل کرکے ایک بشر پیدا کیا - پس مین خلائق کا پیدا کرنے والا ہون پس میری ذات بابرکت
اور میری صنعت مقدس ہے اور کوئی چیز میرے شبیہ نہین مین وہ زندہ دائم ہون جسکا زوال محال ہے
ای موسیٰ جب مجھسے دعا کرو خائف و ہراسان رہو اور میرے آگے اپنا منھ خاک پر رکھو اور اپنے بدن کے بہترین
اعضاسے میرے لیے سجدہ کرو اور جبکہ نماز کے لیے استادہ ہو خضوع و خشوع کرو - مناجات کے وقت اپنا
راز مجھسے کہو درحالیکہ تمہارا دل میرے خوف سے ترسناک ہو - توریت کے سبب تمام اپنی عمر کو زندۂ معنوی
رکھو - نادانون کو میری ستائش سکھاؤ اور اونسے میری نعمتین بیان کرو - اور اونکو آگاہ کرو کہ اسقدر نافرمانی
و گمراہی مین نہ رہین کہ جب مین اونسے عوض لون سخت عوض لینا لازم ہو جائے اور میرا عذاب دردناک ہے
ای موسیٰ تمہارا وسیلہ اگر مجھسے قطع ہو جائے پھر کوئی دوسرا وسیلہ تمکو فائدہ ندیگا میری عبادت کرو اور میرے
روبرو بندۂ حقیر کے استادہ ہونے کے مانند استادہ ہو - اپنے نفس کی مذمت کرو اسلیے کہ وہ مذمت کے
سزاوار ہے بنی اسرائیل پر گردن کشی اور تکبر نکرو اوس کتاب کے سبب جو مین نے تمکو عطا کی ہے اور سینہ حاصل
کرنے اور تمہارا دل روشن کرنے کے لیے وہی کتاب کافی ہے اور وہ میرا کلام ہے ای موسیٰ جسوقت مجھسے دعا
کرتے ہو اگر میری رحمت کے امیدوار رہوگے مین تمکو بخش دونگا اگرچہ تم گنہگار رہو - آسمان میرے خوف سے
تسبیح مین مشغول ہے - ملائکہ میرے خوف سے کانپتے ہین - زمین میری رحمت کی طمع کے سبب میری تسبیح کہتی
ہے اور میری تمام مخلوقات میری تنزیہ کرتے ہین اور میرے روبرو ذلیل ہین - نماز کا التزام تمکو لازم ہے کہ اسکی
منزلت میری درگاہ مین عظیم ہے اور میرے نزدیک اوسکا ایک عہد محکم ہے کہ جو کوئی اوسکو جیسا کہ چاہیے
میری درگاہ مین حاضر کریگا مین اوس شخص کو بخش دونگا اور نماز سے اوس چیز کو ملحق کرو جو از جملۂ
شرائط قبول نماز ہے اور وہ زکوٰۃ قربان ہے اور اوسکو اپنے اوس مال و طعام سے ادا کرو جو پاکیزہ اور
نیک تر ہو اسلیے کہ جو چیز کہ حلال و نیک نہین ہے مین اوسکو قبول نہین کرتا اور اوسکو میری رضامندی کے لیے

اور اگر وہ اپنے عزیز و اقارب سے نیکی کرے تو زکوٰۃ سے ملحق کر دو۔ بیشک مین خداوند رحمن و رحیم ہون اور مین نے
خویشی و قرابت پیدا کی ہے اور مین نے اپنی رحمت سے مقرر کیا ہے کہ اوسکے سبب سے میرے بندے ایک دوسرے
سے بلطف و مہربانی پیش آئین اور رحم کو قیامت مین ایک سلطنت عطا کرونگا اور جسنے قطع رحم کیا ہے
اپنی رحمت اوس سے منقطع کرونگا اور جسنے صلۂ رحم کیا ہے اور اپنے عزیز و اقارب سے نیکی کی ہے اوسکو اپنی رحمت
سے وصل کرونگا ایسے شخص سے یعنی قاطع رحم سے یہی سلوک کرتا ہون جو میرے امر کو ضائع کرے۔ اے موسیٰ
سوال کرنے والا جب تمھارے پاس آئے اوسکو گرامی رکھو خواہ بہ جواب نیک خواہ بہ عطائے قلیل۔ اسلئے
کہ تمھارے پاس وہ سائل آتا ہے جو نہ آدمی ہے نہ جن ہے بلکہ چند فرشتگان خدا مین جو تمھارا امتحان کرتے ہین
کہ کیونکر اوس چیز کو صرف کرتے ہو جو مین نے تمکو عطا کی ہے اور کیونکر اوسکا شکر ادا کرتے ہو اور میری عطا
مین سے اور ان مومن کے ساتھ کیونکر نیکی و مواسات کرتے ہو۔ میرے روبرو بہ گریہ و تضرع خاشع رہو اور
اپنی صدا نالہ و فریاد کے ساتھ بلند کرو اور توریت کی بہ آواز بلند تلاوت کرو۔ آگاہ ہو کہ مین تمکو اوسطرح
اپنی درگاہ مین طلب کرتا ہون جسطرح آقا اپنے غلام کو طلب کرتا ہے تاکہ وہ منزلت اوسکو عطا کرے جو شریف ترین
منازل ہے اور اوسکو بلند مرتبہ اور عزیز و محترم رکھے اور یہ میرا فضل و احسان تمپر اور تمھارے
آبائے گذشتہ پر ہے۔ اے موسیٰ کسی حال مین مجھے فراموش نکرو اور کثرت مال سے خوش نہو۔ اسلئے کہ فراموشی
دل کو سنگین کرتی ہے اور مال کی زیادتی گناہون کی زیادتی کا باعث ہوتی ہے۔ زمین اور آسمان اور دریا
سب میرے مطیع و فرمانبردار ہین اور میری نافرمانی انس و جن کی شقاوت کا باعث ہوتی ہے۔ مین خداوند
رحیم و رحمن اور ہر عہد و عصر مین خلائق پر رحم کرنے والا ہون شدت و سختی کو نرمی کے بعد اور نعمت و
آسائش کو شدت کے بعد عطا کرتا ہون۔ بادشاہون کو ایک دوسرے کے بعد مقرر کرتا ہون اور میری
بادشاہی قائم و دائم ہے اور ہرگز زائل نہوگی۔ آسمان و زمین کی کوئی چیز مجھسے مخفی نہین اور وہ چیز کیونکر
مجھسے مخفی رہسکتی ہے جسکو مین نے پیدا کیا ہے۔ تمھارا دل میری ثواب و رضا حاصل کرنے کیطرف کسطرح
مائل نہو حالانکہ تمھاری بازگشت میری طرف ہے۔ اے موسیٰ اپنا حرز اور اپنی پناہ مجھکو قرار دو اور اپنے
اعمال صالحہ کا خزانہ میری درگاہ مین جمع کرو مجھسے ڈرتے رہو اور میرے سوا اور کسی سے نہ ڈرو اسلئے
کہ تمھاری بازگشت میری طرف ہے۔ اے موسیٰ خلق مین جو تمسے پست رتبہ ہے اوسپر رحم کرو اور جو تمسے
بلند مرتبہ ہے اوسکو بدیدۂ تحسین دیکھو۔ حسد اعمال نیک کو اسطرح کھا جاتا ہے جسطرح آتش لکڑی کو۔ اے
موسیٰ آدم کے دو فرزندون نے میرے روبرو تواضع کی اور میری درگاہ مین قربانی لائے تاکہ میرا فضل
و رحمت اونکے شامل حال ہو۔ اور مین قبول نہین کرتا مگر پرہیزگارون سے اسلئے ایک کی قربانی قبول کی

اور دوسرے کی قربانی قبول نہین کی آخر کار اونکے درمیان جو کچھ گذرا وہ تمکو معلوم ہے پھر تم اپنے مصاحب و
وزیر پر کیونکر اعتماد کر سکتے ہو جبکہ بھائی اپنے بھائی سے ایسا کرے - ای موسیٰ فخر و تکبر کو چھوڑ دو اور یاد
کرتے رہو کہ تم قبرون مین ساکن ہو گے اور یہی امر شہوتہاے دنیا سے تمکو مانع ہوگا - ای موسیٰ توبہ مین تعجیل
اور گناہ مین تاخیر کرو - نماز کے اوقات مین میرے روبرو دیر تک استادہ رہو - میرے سوا اور کسی سے امید نہ رکھو
مجھکو اپنی سپر قرار دو اور شدت و بلا کے دفع کرنے کے لئے مجھکو اپنا قلعہ تصور کرو - ای موسیٰ وہ بندہ میرے
روبرو کیونکر خاشع ہو سکتا ہے جو میرے فضل و رحمت کو جو اوسپر ہے نہ جانتا ہو - اور میرے فضل و کرم سے جو
اوسپر ہے کیونکر آگاہ ہو سکتا ہے حالانکہ اوسمین غور و فکر نہین کرتا اور اوسپر ایمان نہین رکھتا - اور اوسپر کیونکر
ایمان لا سکتا ہے حالانکہ میرے ثواب کی امید نہین رکھتا اور میرے ثواب کی امید کسطرح رکھ سکتا ہے حالانکہ
دنیا پر قانع ہوا ہے اور اوسی کو اپنا ملجا و ماوا قرار دیا ہے اور دنیا کیطرف ستمگارون کے مائل ہونے کے مانند مائل
ہے - ای موسیٰ خیر و نیکی کرنے مین اہل خیر پر سبقت لیجاؤ اسلئے کہ خیر اہل خیر کے لئے اپنے نام کے مانند خوشنما
ہے اور بدی کو اوسکے لئے چھوڑ دو جو کہ دنیا کا مفتون و شیدا ہے - ای موسیٰ اپنی زبان کو دل کے پیچھے رکھو کہ
زبان کے ضرر سے سالم و محفوظ رہو یعنی جو کہنا چاہتے ہو اول اوسمین فکر کرو اور جب کوئی فساد دنیا و عقبیٰ کا نہین
متصور ہو اوسوقت زبان سے کہو - اور مجھے شب و روز بہت یاد کرو کہ غنیمت پاؤ - میرے گناہون کی پیروی نکرو
کہ پشیمان ہو - بدرستیکہ گناہون کا وعدہ گاہ آتش جہنم ہے - ای موسیٰ جن لوگون نے گناہون کو ترک کیا ہے اونکے
ساتھ تم بھی نیک رہو اور اونکی ہمنشینی اختیار کرو - اور اونکو اپنا برادر قرار دو اور اونکے ساتھ میری عبادت
مین سعی کرو کہ وہ بھی تمھارے ساتھ سعی کرین - ای موسیٰ تمکو موت ضرور آئیگی پس آخرت کیطرف توشہ بہتر روانہ
کرو مانند روانہ کرنے اوس شخص کے جسکو یقین ہو کہ اوسکا توشہ پھر اوسکو ملیگا - ای موسیٰ جو کام محض میری
رضامندی کے لئے کیا جائے اگرچہ وہ قلیل ہو بکثرت ہے اور جو میرے سوا دوسرے کے لئے کیا جائے اگرچہ وہ
کثیر ہو قلیل ہے - بدرستیکہ تمھارے تمام روزون سے وہ روز شائستہ تر ہے جو تمکو درپیش ہوگا - یعنی روز قیامت
پس غور و فکر کرو کہ وہ روز تمھارے لئے کیسا ہوگا اور اوس روز کے جواب کے لئے آمادہ رہو - اوس دن مقام
حساب مین تمکو ضرور استادہ کرینگے اور تمھارے اعمال کا تم سے سوال کرینگے - دنیا اور اہل دنیا سے پند حاصل
کرو اسلئے کہ اوسکی طوالت و کثرت اہل غفلت کے لئے کوتاہ و قلیل ہے اور اوسکی کوتاہی و قلت اہل طاعت
کے لئے طوالت و کثرت ہے اور تمام اشیا فانی ہین اسطرح عمل کرو گویا اپنے عمل کے ثواب کو دیکھتے ہو کہ آخرت
مین تمھاری زیادتی طمع کا باعث ہو - بدرستیکہ جو دنیا سے باقی ہے وہ اوسی کے مثل ہے جو گذر چکا ہے اور
جسطرح کہ ایام گذشتہ سے طاعت کے سوا کوئی چیز تمھارے پاس باقی نہین رہی آیندہ کا حال بھی اسیطرح

ہوگا۔ ہر ایک عمل کرنے والا کسی غرض کے سبب عمل کرتا ہو تم بھی جو مقصود کہ بہتر ہو اوسکے لیے اختیار کرو شاید
اوس دن تمکو خدا کا ثواب ملے جسدن اہل باطل زیان کار ہونگے۔ ای موسیٰ میرے روبرو بذلت اپنے ہاتھ
گراکے مضطر ہو مانند اوس بندے کے جو اپنے آقا سے فریاد کرتا ہو جب ایسا کروگے میری رحمت تمھاری شامل حال ہوگی
اور مین کریم ترین قادران ہون۔ ای موسیٰ مجھسے میرے فضل و رحمت کو طلب کرو اسلیئے کہ دونون میرے
اختیار مین ہین۔ اور میرے سوا کوئی دوسرا فضل و رحمت پر قادر نہین ہے جبکہ مجھسے سوال کرتے ہو اوس وقت
نظر کرو کہ اوس چیز کی نسبت جو میرے پاس ہو تمھاری رغبت کیسی ہے۔ اور ہر ایک عمل کرنے والے کے لیے
میرے پاس ایک جزا مقرر ہے۔ اور جو لوگ کہ میری کفران نعمت کرتے ہین اونکو بھی اونکے عمل کی جزا دیتا
ہون۔ ای موسیٰ بطیب خاطر دنیا کو ترک کردو اور دنیا سے پہلو تہی کرو اسلیئے کہ نہ تم دنیا کے لیے ہو اور نہ
دنیا تمھارے لیے ہے تمکو ستمگارون کے محل و مقام سے کیا واسطہ مگر جو کوئی کہ اس دنیا مین اپنی آخرت کے
کامون مین مشغول و مصروف رہتا ہے البتہ اوسکے لیے مقام و منزل نیک ہے۔ ای موسیٰ اوس امر کو سنو جسکا
حکم تمکو دیتا ہون اور وہ کام کرو جسمین تمھاری مصلحت تصور کرتا ہون۔ توریت کے حقایق کو اپنے سینہ مین
جگہ دو اور اوسکے سبب شب و روز خواب غفلت سے بیدار رہو۔ سخن اہل دنیا یا اونکی محبت کو اپنے دل مین
گذر نہ کرنے دو اسلیئے کہ وہ دل کو اپنا آشیانہ بنالیتی ہے مثل آشیانۂ مرغ۔ اے موسیٰ فرزندان دنیا اور
اہل دنیا ایک دوسرے کے فتنہ و فریب کے باعث ہوتے ہین اور اون سبکی نظرون مین وہی چیزین
زینت رکھتی ہین جسمین وہ مبتلا ہین مگر مرد مومن کی نظر مین آخرت زینت رکھتی ہے اور ہمیشہ آخرت اوسکی
منظور نظر رہتی ہے اور اوسکے سوا اور کسی جانب نظر نہین کرتا اور آخرت کی خواہش اوسکے اور لذتہاے
زندگانی دنیا کے درمیان حائل ہوتی ہے۔ اور وہی شخص آخرت کے صحرا و بیابان کو عبادت و درجات قرب
الہی کے سبب اوس سوار کے مانند طے کرتا ہے جو میدان مین گھوڑا دوڑا کر سب پر سبقت لیجاے اور
سعادت کے گیند کو اوٹھا کر بہت جلد اپنے مقصد کو پہونچے۔ مرد مومن رات دن آخرت کے غم مین اندوہناک
رہتا ہے۔ خوشا حال اوسکا اگر اوسکی آنکھون کے سامنے سے پردہ اوٹھا دیا جاے اون چیزون کو جو اسکی
خوشحالی کی باعث ہین کسقدر بکثرت و فراوانی دیکھیگا۔ ای موسیٰ دنیا قلیل و ناچیز و فانی ہے نہ مومنون
ثواب کی اوسمین گنجایش ہے نہ فاجرون کے عقاب کی حیرت ابدی اوس شخص کے لیے ہے جو اپنی آخرت کا
ثواب تھوڑی لذت دنیا حاصل کرنے کے لیے ضائع کرے جو کہ باقی نہین رہتی اور جلد زائل ہوجاتی ہے
تم دنیا مین اوسطرح رہو جیسا مین تمکو حکم دیتا ہون اور مین جس چیز کا حکم دیتا ہون وہی باعث رشد و
صلاح ہے۔ ای موسیٰ جب تمکو توانگری حاصل ہو یہ جانو کہ مجھسے کوئی گناہ صادر ہوا ہے جسکی عقوبت دنیا

مین مجھکو طلب ہو اور جب فقر و پریشانی عارض ہو کہو مرحبا صالحون کے شعار پر۔ تم نہ جبار و ستمگار رہو نہ
ظالمون کی ہمنشینی اختیار کرو۔ ای موسیٰ اگرچہ عمر دراز ہو آخر فانی ہوتی ہے اور وہ چیز تمکو ضرر نہین
پہونچاتی جو دنیا مین تمسے چھین لیجائے اور اوسکا انجام نعمت باقی آخرت ہو۔ ای موسیٰ میری کتاب باواز بلند
تمسے کہہ رہی ہے کہ تمھاری بازگشت کہان ہوگی۔ پھر اس حالت مین کیونکر آنکھون مین نیند آتی ہے اور کسطرح
لوگ زندگانی دنیا سے لذت پاتے ہین مگر اسوجہ سے کہ مدتہای دراز غفلت مین رہے ہین اور اپنی شقاوت کی
متابعت کی ہے اور شہوتہاے بد و پے اونکو لاحق ہوتی ہین جسقدر مین ذکر کے کتاب مین لکھا ہے وہ صدیقون کا
موجب جزع و اضطراب ہے۔ ای موسیٰ میرے بندون کو حکم دو کہ اگرچہ گنہگار ہون مجھسے دعا کرین مگر یہ
ہو کہ اپنے گناہون کا اقرار کرین۔ مین ارحم الراحمین اور دعاے مضطرین کا قبول کرنے والا ہون۔ مین
بلاؤن کو زائل اور زمانون کو متبدل کرتا ہون۔ مین بلا کے بعد نعمت عطا کرتا ہون اور عمل قلیل کو کثیر قرار
دیکر جزاے فراوان دیتا ہون اور فقیر کو غنی کرتا ہون۔ مین وہ خداوند دائم ہون جو عزیز و قادر ہے۔ جب
کوئی گنہگار تمھاری طرف پناہ لائے اور تمسے ملتجی ہو اوس سے کہو مرحبا تجھپر تو اوس پناہ مین پہونچا ہے جو تمام
پناہون سے کشادہ تر ہے اور تونے پروردگار عالم کی بارگاہ عزت و کرم مین منزل کی ہے تو خوشدل ہو کہ وہ
تیری توبہ قبول کریگا۔ ای موسیٰ ایسے گروہ کے لیے مجھسے آمرزش طلب کرو اور اونکے ساتھ ایسا سلوک کرو
گویا تم بھی اونہین کے ایک شخص ہو اور اوس نعمت کے سبب جو مین نے تمکو دی ہے اونپر تکبر و زیادتی نکرو
اور اونکو ہدایت کرو کہ میرے فضل و رحمت کا سوال مجھسے کرین اسلئے کہ میرے سوا کوئی دوسرا فضل و رحمت
کا مالک نہین اور مین صاحب فضل عظیم ہون۔ ای موسیٰ خوشا حال تمھارا کہ خطاکارون کی پناہ اور
گناہگارون کے برادر اور مضطرون کے ہمنشین اور گناہگارون کے لیے استغفار کرنے والے ہو اور میری
درگاہ مین منزلت پسندیدہ تمکو حاصل ہے ایسی مجھسے با دل پاک و زبان راستگو دعا کرو اور اوسیطرح رہو
جیسا کہ مین نے تمکو حکم دیا۔ میری اطاعت مین مصروف رہو اور اون چند نعمتون کے سبب جو مین نے تمکو
دی ہین اور پہلے تمکو حاصل نتھین میرے بندون پر تکبر و زیادتی نکرو میرے تقرب کے طالب رہو کہ مین تمسے
نزدیک ہون۔ بدرستیکہ مین نے اوس چیز کی خواہش تمسے نہین کی جسکا تحمل تمکو دشوار ہو۔ مین یہی چاہتا ہون
کہ تم دعا کرو اور مین اوسکو قبول کرون تم سوال کرو اور مین اوسکو عطا فرماؤن۔ میری اون رسالتون کو ادا
کرنے کے سبب میرے تقرب کے طالب رہو جنکا حکم مین نے تمکو دیا ہے اور اونکی تاویل بھی تمسے بیان کی ہے۔
ای موسیٰ زمین کیطرف نظر کرو جو عنقریب تمھاری قبر ہوگی اور آسمان کیطرف دیکھو جو تمھارے پروردگار
عظیم کا ملک ہے۔ جب تک کہ دنیا مین ہو اپنے نفس پر گریہ کرتے رہو اور مہالک سے ڈرتے رہو تاکہ زینت دنیا

تمکو فریب نہ دی جور و ستم پر راضی ہو جاؤ اور ظالم و ستمگار نہ رہو اسلیئے کہ مین ستمگارون کی گھات مین رہتا
ہون اور مظلومون کو اونپر غالب کرتا ہون - ای موسیٰ عمل نیک کی دہ چند جزا دیتا ہون اور گناہ کی
ایک مگر پھر بھی اسقدر گناہ کرتے ہین کہ ایک حصہ اون دس حصون سے زیادہ ہو جاتا ہی اور یہ لوگ
ہلاک ہوتے ہین - کسی کو میری عبادت مین شریک نکرو اور تمام امور مین میانہ روی اختیار کرو اور اوس
امیدوار کے مانند دعا مانگو جو میرے ثواب کی رغبت رکھتا ہی اور اپنے اعمال سے پشیمان رہتا ہی بدرستیکہ
روشنی روز تاریکی شب کو زائل کرتی ہی اسیطرح اعمال حسنہ بھی گناہون کو محو کر دیتے ہین اور جسطرح تاریکی
شب روشنی روز کو زائل کرتی ہی اوسیطرح گناہ بھی حسنات کے نامۂ اعمال کو سیاہ کر دیتا ہی - اور حدیث
معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ ایک روز شیطان حضرت موسیٰ پاس آیا جبکہ وہ اپنے پروردگار سے
مناجات کرتے تھے - ایک فرشتہ نے اوس سے کہا ایسی حالت مین کہ موسیٰ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہے ہین
تو اونسے کیا امید رکھتا ہی - جواب دیا انسے بھی وہی رکھتا ہون جو انکے پدر آدمؑ سے رکھتا تھا جبکہ وہ بہشت
برین مین ساکن تھے - پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے جو وعظ و پند حضرت موسیٰ سے ارشاد کی تھی
منجملہ اونکے یہ کلمات بھی تھے - ای موسیٰ مین نماز قبول نہین کرتا مگر اوسی شخص کی جو میری عظمت و جلال کے
سبب تواضع و فروتنی کرے اور میرا خوف اپنے دل کے لیئے لازم کرے اور رات دن میری یاد مین ہو در حالیکہ
اپنے گناہون کا معترف ہو اور میرے دوست و اولیا کا حق پہچانے - موسیٰ نے عرض کی خداوندا تیرے دوست و
اولیا سے کیا ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ مراد ہین - فرمایا ای موسیٰ یہ سب میرے دوست ہین مگر اسوقت میری مراد
ان سب سے نہین ہی بلکہ وہ شخص برگزیدہ مقصود ہی جسکے سبب مین نے آدمؑ و حواؑ اور بہشت و دوزخ کو پیدا کیا
ہی - پوچھا وہ شخص کون ہی - فرمایا وہ محمدؐ ہی جسکا نام احمد بھی ہوگا اوسکا نام مینے اپنے نام سے مشتق کیا ہے
اسلیئے کہ ایک نام میرا محمود بھی ہی - موسیٰ نے کہا خداوندا مجھے اوسکی امت سے قرار دے - فرمایا ای موسیٰ تم اوسکی
امت سے قرار پاؤ گے جبکہ اوسکی اور اوسکے اہلبیت کی منزلت کو پہچانوگے جو کہ میری درگاہ مین انکو حاصل ہی
بدرستیکہ وہ اور اوسکے اہلبیت تمام مخلوقات سے فردوس کے مانند تمام باغات سے ہین جسکے درختون کے برگ
خشک نہین ہوتے اور اونکے میوون کا مزہ متغیر نہین ہوتا - جو کوئی انکو اور انکے حق کو پہچانے مین اوسکی نادانی
کے عوض دانائی اور تاریکی کے عوض روشنائی عطا کرتا ہون - دعا کرنے سے پہلے اوسکی دعا مستجاب اور
سوال کرنے سے پہلے اوسکا مطلب بر لاتا ہون - ای موسیٰ جب تمکو فقر و پریشانی لاحق ہو اور تم کہو کہ مرحبا ای
شعار شائستگان تیرا آنا کیا خوب ہے - اور جب توانگری تمکو حاصل ہو تصور کرو کہ کوئی ایسا گناہ تمسے صادر
ہوا ہی جسکی عقوبت بہت جلد تمکو ملی ہی بدرستیکہ دنیا خانۂ عقوبت ہی آدمؑ نے جب گناہ کیا مینے بسبب عقوبت

اونکو دنیا مین بھیجا اور مبغوض دنیا پر اور دنیا کی تمام چیزون پر لعنت کی ہو سوا اوس چیز کے جو میرے لیے مخصوص ہو
اور میری رضامندی اوس سے حاصل ہوتی ہے۔ اے موسیٰ میرے بندگان شائستہ نے زہد و ترک دنیا کو
اختیار کیا ہے بقدر اپنے علم و معرفت کے جو میری نسبت رکھتے ہین اور تمام مخلوقات نے بقدر اپنی نادانی اور
میری عدم معرفت و شناسائی کے دنیا کی طرف رغبت کی ہے جسنے دنیا کو عظیم و بزرگ جانا وہ کبھی اوس سے
منتفع نہوا اور اوسکی آنکھین روشن نہوئین اور جسنے اسکو حقیر و ذلیل سمجھا اوسی کو اسکا نفع حاصل ہوا۔ اور
بسند معتبر حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو مبعوث کیا اور اونکو اپنا برگزیدہ قرار
دیا۔ دریا کو اونکے لیے شگافتہ کیا۔ بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات دی الواح توریت اونپر نازل فرمائین
اوسوقت موسیٰ نے عرض کی خداوندا تو نے مجھے اوس فضیلت و کرامت سے مخصوص کیا جو مجھسے پیشتر کسی کو
مرحمت نہین ہوئی تھی۔ حق تعالے نے فرمایا اے موسیٰ کیا تم نہین جانتے کہ محمد مصطفے میرے نزدیک بہتر ملائکہ
اور تمام مخلوقات سے بہتر ہے۔ موسیٰ نے عرض کی اگر حضرت محمد تیری درگاہ مین تمام خلق سے زیادہ گرامی
ہین آیا کسی پیغمبر کے اہلبیت میرے اہلبیت سے زیادہ گرامی ہین فرمایا اے موسیٰ کیا تم آگاہ نہین کہ آل محمد
کی فضیلت تمام انبیا کے اہلبیت پر فضیلت محمد کے مانند ہے جمیع انبیا پر۔ موسیٰ نے عرض کی خداوندا اگر
آل محمد کی فضیلت ایسی ہے آیا کسی پیغمبر کی امت میری امت سے بہتر ہے حالانکہ تو نے ابر کو میری امت کا
سائبان قرار دیا من و سلویٰ اونکے لیے نازل فرمایا۔ اونکے لیے دریا کو شگافتہ کیا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ
کیا تم نہین جانتے کہ امت محمد کی فضیلت تمام امتون پر مثل فضیلت آنحضرت ہے تمام مخلوقات پر۔ موسیٰ نے
عرض کی کیا خوب ہوتا اگر مین امت محمد کو دیکھتا فرمایا اے موسیٰ اسوقت تم اونکو کسی طرح نہین دیکھ سکتے اسلیے
کہ یہ وقت اونکے ظہور کا نہین ہے مگر تم بہشت عدن اور فردوس برین کے درمیان اونکو خدمت محمد مصطفے
مین دیکھوگے درحالیکہ وہ سب بہشت مین سیر کرتے ہونگے اور بہشت کی نعمتون اور لذتون سے متنعم ہونگے
آیا تم چاہتے ہو کہ اسوقت اونکا کلام سنو۔ عرض کی ہان اے میرے پروردگار۔ خدا نے فرمایا اپنی کمر پر کمربند
خدمت باندھکر اوسطرح میرے روبرو استادہ ہو جسطرح بندۂ ذلیل کسی بادشاہ جلیل کے سامنے استادہ
ہوتا ہے جب موسیٰ نے ایسا کیا حق تعالے نے صدا دی اے امت محمد سب نے بقدرت الٰہی مادرون کے شکم
اور پدرون کی پشت سے جواب دیا۔ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور حق تعالیٰ نے اسی اجابت کو اونکے حج کا شعار مقرر کیا بعد
اسکے حق تعالیٰ نے فرمایا اے امت محمد میرے حکم اور میری تقدیر مین تمھارے لیے یہ مقرر ہوا ہے کہ میری رحمت
میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے اور میرا عفو میرے عذاب سے زیادہ ہے تمھاری دعا کو دعا کرنے سے پہلے مستجاب

کرونگا اور تمھارا مطلب سوال کرنے سے پہلے عطا فرماؤنگا۔ اور جو کوئی تم مین سے میرے روبرو حاضر ہوگا درحالیکہ گواہی دی ہو کہ مین واحد و یکتا ہون اور محمدؐ میرا بندہ و رسول ہی اور اپنی گفتار مین صادق اور اپنے کردار مین ذی حق رہا ہو اور گواہی دی ہو کہ علی ابن ابیطالبؑ آنحضرتؐ کا وصی و برادر و خلیفہ ہی اور جسطرح کہ اطاعت محمدؐ کو لازم جانتا ہی اوسیطرح علیؑ کی اطاعت بھی لازم جانے اور گواہی دی کہ وہ اولیا اور دوستان برگزیدہ و معصوم جو اونکے بعد عجائب معجزات خدا اور دلائل حجت ہاے الٰہی کے سبب تمام خلق سے ممتاز ہین وہی خلیفہ ہاے خدا اور حجتہاے الٰہی ہین البتہ اوسکو بہشت مین داخل کرونگا اگرچہ اوسکے گناہ کف دریا کے مانند ہون۔ اور جبکہ خدانے ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ کو مبعوث کیا آنحضرتؐ پر وحی نازل فرمائی۔ وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا یعنی ای محمدؐ تم جانب کوہ طور موجود نہ تھے جبکہ ہمنے تمھاری امت کو اس کرامت کے ساتھ ندا دی۔ اور پھر آنحضرتؐ کو حکم دیا کہ اس نعمت کے عوض اوس خدا کا حمد و سپاس ادا کرو جو پروردگار عالم ہی یعنی اس فضیلت کے ساتھ مخصوص کرنے کے سبب۔ اور آنحضرتؐ کی امت سے فرمایا کہ کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی مَا اخْتَصَّنَا بِہٖ مِنْ ھٰذَا الْفَضْلِ یعنی ہم اوس خدا کا سپاس کرتے ہین جو پروردگار عالم ہی اسلیئے کہ اوسنے ان فضیلتون کے ساتھ ہمکو مخصوص کیا ہی۔ اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہی کہ حضرت امام رضاؑ نے راس الجالوت سے جو اعلم علماے یہود تھا ارشاد فرمایا کہ مین تجھے اون دس آیتون کی قسم دیتا ہون جنکو خدانے حضرت موسیؑ پر نازل کیا تھا کہ آیا حضرت محمدؐ کی خبر اسطرح توریت مین مذکور نہین ہی کہ جب امت آخر آئیگی جو پیغمبر شتر سوار کے پیرو ہین وہ معبدہاے تازہ مین پر تسبیح تازہ خدا کی بہت تسبیح و تنزیہ کرینگے اور بنی اسرائیل اونسے اور اونکے پیغمبر سے پناہ کے خواستگار ہونگے تاکہ اونکے دل مطمئن ہون بدرستیکہ اونکے ہاتھون مین تلوارین ہونگی تاکہ تمام عالم مین اون امتون سے انتقام لین جو اوس پیغمبر سے کافر ہون۔ راس الجالوت نے عرض کی توریت مین اسیطرح مرقوم ہی۔ پھر فرمایا ای یہودی حضرت موسیؑ نے بنی اسرائیل سے وصیت کی تھی اور فرمایا تھا کہ بہت جلد تمھارے پاس ایک پیغمبر آئیگا جو تمھارے بھائیون سے ہوگا تم اوسکی تصدیق کرو اور بگوش دل اوسکا حکم سنو۔ آیا بنی اسرائیل کے بھائی فرزندان اسمٰعیل کے سوا اور کوئی ہین۔ راس الجالوت نے عرض کی موسیؑ کے اس قول کا ہم انکار نہین کرسکتے مگر ہم یہ چاہتے ہین کہ آپ توریت سے ثابت کرین۔ فرمایا کیا تو اس امر سے انکار کرتا ہی جو توریت مین ہی کہ ایک نور طور سینا سے ظاہر ہوا پھر ہمارے لیئے کوہ ساعیر سے روشنی دی پھر کوہ فاران سے ہمارے لیئے ظاہر ہوا۔ کوہ طور سے جو نور ظاہر ہوا اوس سے وہ وحی مراد ہی جو خدانے حضرت موسیؑ پر نازل کی تھی۔ اور حضرت عیسےٰؑ پر وحی کوہ ساعیر پر نازل ہوئی۔ مکے کے پہاڑون مین سے ایک

پہاڑ کا نام فاران ہی اور اوسکے اور مکہ کے درمیان ایک دن کی راہ ہی اور توریت وہ وحی مراد ہی جو حضرت
محمد مصطفےٰ پر نازل ہوئی تھی - یہ حدیث بہت طولانی ہی مگر بمناسبت مقام اسکا ایک جزو بیان مذکور
ہوا - اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ کی خدمت
مین حاضر ہوے اور کہا حق تعالی سے سوال کرو کہ جب ہم چاہین پانی برسے اور جب ہم نہ چاہین نہ برسے
موسیٰ نے اونکے لیے دعا کی اور خدا کی درگاہ مین قبول ہوئی - بنی اسرائیل نے زمینون کو جوتا اور جن چیزون کا
بونا منظور تھا اونکو بویا - وہ لوگ جب پانی چاہتے تھے برستا تھا اور جب نہین چاہتے تھے نہ برستا تھا اور دھوپ
ہوجاتا تھا یہانتک کہ زراعت بہت عمدہ اور مثل نیستان بلند ہوئی - مگر جب اوسکو کاٹا گھانس کے سوا
ایک دانہ بھی اوسمین نہ پایا - اوسوقت فریاد و زاری شروع کی اور حضرت موسیٰؑ پاس اس امر کی شکایت
لائے - خدا نے وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ بنی اسرائیل کے لیے جو کچھ اونکی مصلحت کے مطابق تھا مین نے
مقدر کیا تھا اور اونکے ساتھ اوسی کے مطابق عمل کرتا تھا مگر بنی اسرائیل میری تقدیر پر راضی نہوے اسلیے
اونکو اونکی تدبیر پر چھوڑ دیا یہانتک کہ یہ امر واقع ہوا جو تمنے دیکھا - اور بسند ہای صحیح حضرت امام محمد باقرؑ
و امام جعفر صادقؑ و امام رضا علیہم السلام سے منقول ہی کہ اوس توریت مین جو کہ تغیر و تبدل سے محفوظ رہی
لکھا ہوا ہی کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ خداوندا آیا تو مجھسے نزدیک ہی کہ آہستہ تجھسے
کلام کرون یا دور ہی کہ بآواز بلند دعا و ندا کرون - حق تعالی نے فرمایا اے موسیٰ مین اوسکا ہمنشین ہون
جو مجھکو یاد کرتا ہی - پھر عرض کی خداوندا جس روز عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا کون شخص
تیرے سایہ مین رہیگا - فرمایا وہ لوگ جو مجھے یاد کرتے ہین اور مین اونکو یاد کرتا ہون اور وہ لوگ محض میری
رضامندی کیلیے باہم محبت رکھتے ہین اور مین اونکو دوست رکھتا ہون - اور یہ لوگ ایسے ہین کہ جب مین اہل
زمین پر عذاب نازل کرنا چاہتا ہون انھین کی برکت سے نزول عذاب مین تاخیر کرتا ہون - موسیٰؑ نے عرض کی
خداوندا کبھی حالتین ایسی مجھپر گذرتی ہین کہ اون حالات مین یاد کرنے سے تجھے بزرگ جانتا ہون - فرمایا اے موسیٰ
ہر حال مین مجھے یاد کرو اور میرا ذکر ہر حال مین بہتر ہی - مؤلف فرماتے ہین - شاید حضرت موسیٰؑ کی یہ مراد
ہوگی کہ آیا تیری درگاہ مین دعا کرنے کا طریقہ یہ ہی کہ مقربون کے مانند تجھسے دعا کرون یا اون لوگون کے مانند جو کہ
دور ہین بآواز بلند سوال و ندا کرون - حق تعالی نے اسکے جواب مین فرمایا کہ مجھے اپنا ہمنشین سمجھو اور آہستہ
دعا کرو - ورنہ حضرت موسیٰؑ خود آگاہ تھے کہ حق تعالی اپنے علم و غلبہ کے سبب تمام چیزون سے نزدیک ہی اور
اوس سے زیادہ کوئی چیز کسی چیز سے نزدیک نہین - اور یہ بھی احتمال ہوتا ہی کہ شاید یہ سوال بھی سوال رویت
کے مانند اپنی قوم کی جانب سے کیا ہو - اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ خدا نے حضرت موسیٰ سے

وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ تمکو میری مناجات سے کون امر مانع ہوا ہے۔ عرض کی خداوندا تیری جلالت اس سے
مانع ہوتی ہے کہ جب روزہ کے سبب میرا دہن گندیدہ ہو مین تجھسے مناجات کرون۔ فرمایا اے موسیٰ بوے دہان
روزہ دار مجھے بوے مشک سے زیادہ پسند ہے۔ بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ قرآن مین جہان
یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا واقع ہے توریت مین اوسکی جگہہ یَا اَیُّھَا الْمَسَاکِیْن واقع ہوا ہے۔ یعنی اے گروہ مسکینون کے
اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ توریت مین مرقوم ہے کہ اگر تم خدا کے دوست ہو مرگ کی خواہش کرو۔
اسی لیے حق تعالیٰ نے قرآن مین یہود سے خطاب کیا ہے اور سورۂ جمعہ مین فرمایا ہے اے گروہ یہود اگر تمکو یہ گمان ہے
کہ تمام مخلوقات سے تم لوگ خدا کے دوست ہو پس مرگ کی خواہش کرو اگر تم راست گو ہو۔ ابن عباس سے منقول
ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ تین دن اور تین رات مین حق تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران سے ایک لاکھ چوبیس ہزار
کلمات ارشاد فرمائے اور حضرت موسیٰ نے یہ تین دن اور تین رات کوئی چیز نہین کھائی۔ جب بنی اسرائیل کیطرف
معاودت کی اور آدمیون کا کلام سنا وہ کلام اونپر بہت ناگوار گذرا اسلیئے کہ کلام خدا کی لذت اونکے کان مین
باقی تھی۔ اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران سے فرمایا اے
موسیٰ اپنے لیے میری چار وصیتین یاد رکھو۔ پہلی وصیت یہ ہے۔ جب تک تمکو یہ یقین نہو کہ تمھارے سب گناہ بخشے
گئے دوسرون کے عیب کیطرف نظر نکرو۔ دوسری وصیت یہ ہے جب تک تمکو یہ یقین ہے کہ میرے خزانے
تمام نہین ہوے تم اپنی روزی کے لیے غمگین نہ رہو۔ تیسری وصیت یہ ہے جب تک تمکو یہ یقین ہے کہ میری
بادشاہی زائل نہوگی میرے سوا اور کسی سے امید نہ رکھو۔ چوتھی وصیت یہ ہے جب تک تمکو یہ یقین نہو
کہ شیطان ہلاک ہو گیا ہے اوسکے مکر سے ایمن اور بیخوف نہ رہو۔ اور بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول
ہے کہ توریت مین چار کلمے لکھے ہوے ہین جنکے پہلو مین اور چار کلمے لکھے ہین۔ پہلے چار کلمے یہ ہین جو
شخص صبح کرے درحالیکہ اپنے امور دنیا کے لیے اندوہناک ہو گویا وہ اپنے پروردگار پر غضبناک ہوا ہے
جو شخص صبح کرے درحالیکہ اوس مصیبت کی شکایت کرتا ہو جو اوسپر نازل ہوئی ہے پس اوسنے
شکایت نہین کی مگر اپنے پروردگار کی۔ جو شخص کسی مالدار کے پاس جائے اور اوسکے روبرو عاجزی
کرے تاکہ اوسکے مال دنیا سے بہرہ مند ہو اوس شخص کا دو ثلث دین زائل ہو جاتا ہے۔ جو شخص کتاب خدا
کو پڑھے پھر اوسکے بعد ایسے کام کرے جنکے سبب جہنم مین جائے گویا اوسنے خدا کی آیات سے استہزا کیا۔ وہ
دوسرے چار کلمے یہ ہین۔ تو جو کام کریگا اوسکی جزا پائیگا۔ جو کوئی پادشاہ و صاحب اختیار ہوتا ہے وہ
چاہتا ہے کہ تمام اموال اوسکے تصرف مین آجائین۔ جو کوئی اپنے کامون مین لوگون سے مشورہ نہین کرتا
وہ آخر پشیمان ہوتا ہے۔ پریشانی اور محتاجی خلائق کے لیے مرگ بزرگ ہے۔ اور دوسری حدیث صحیح مین

فرمایا ہو کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ مین نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہین کی
جسکو اپنے بندۂ مومن سے زیادہ دوست رکھون۔ اور مین اوسکو مبتلا نہین کرتا مگر بمصلحت اور اوسکو
عافیت نہین دیتا مگر بمصلحت۔ اور مین اون امور کو جنمین میرے بندہ کی مصلحت ہو سب سے زیادہ جانتا ہون
پس بندۂ مومن کو لازم ہو کہ میری بلا پر صبر اور میری نعمتون پر شکر کرے اور میری قضا پر راضی رہے کہ اوسکو
اپنی درگاہ مین صدیقون سے لکھون جبکہ وہ میری رضا کے مطابق عمل کرے اور میری اطاعت مین مصروف
رہے۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ حق تعالیٰ نے کوہ طور پر جو کلمات حضرت موسیٰ سے
ارشاد فرمائے تھے منجملہ اونکے یہ بھی تھا۔ اے موسیٰ اپنی قوم کو آگاہ کرو کہ میری درگاہ مین تقرب چاہنے والے
کسی چیز کے سبب سے تقرب حاصل نہین کرتے جو میرے خوف سے گریہ کرنے کے سبب انکو حاصل ہوتا ہو اور عبادت کرنیوالے
کوئی عبادت ایسی نہین کرتے جو اون چیزون کے ترک کرنے کے برابر ہو جنکو مین نے حرام کیا ہو۔ اور زینت
طلب کرنیوالے کسی چیز سے وہ زینت نہین پاتے جو اون چیزون کے ترک سے ملتی ہو جنکی ضرورت اونکو نہین ہے
موسیٰ نے عرض کی اے کریم ترین کریمان ان اعمال کے عوض انکو کیا ثواب عطا کرتا ہو۔ فرمایا اے موسیٰ جو لوگ میرا تقرب
میرے خوف سے گریہ کرنے کے سبب چاہتے ہین پس وہ لوگ بلند ترین منازل بہشت مین ہونگے اور اونکے سوا کوئی دوسرا
شخص اونکے رتبہ مین شریک ہوگا جو لوگ ترک محرمات سے میری عبادت کرتے ہین اسدن انکی جستجوی احوال سے شرم کرونگا جبکہ
تمام خلائق کے احوال کی جستجو کرونگا۔ جو لوگ ترک دنیا کے سبب میرا تقرب چاہتے ہین مین اونکے لیے
تمام بہشت کو مباح کردونگا کہ وہ جہان چاہین ساکن ہون۔ اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے کہ
ایک روز موسیٰ بیٹھے تھے ناگاہ شیطان اونکے پاس آیا اور ایک کلاہ برنگہائے مختلف اوسکے سر پر تھی وہ
اپنی کلاہ سر سے اوتار کر حضرت موسیٰ کے سامنے آیا موسیٰ نے پوچھا تو کون ہے۔ کہا مین ابلیس ہون موسیٰ
نے فرمایا خدا کسی کا گھر تیرے گھر کے قریب قرار نہ دے تو یہ کلاہ اپنے سر پر کیون رکھتا ہے۔ کہا فرزندان آدم کے
دلون کو ان رنگ آمیزیون کے سبب بہکاتا ہون۔ پوچھا اوس گناہ سے مجھے مطلع کر کہ جب فرزند آدم
اوسکا مرتکب ہو تو اوسپر مسلط ہوتا ہے۔ کہا جبکہ وہ عجب وغرور اختیار کرتا ہے اور اپنے اعمال خیر کو کثیر اور اپنے
گناہون کو قلیل تصور کرتا ہے۔ بعد اسکے شیطان نے کہا اے موسیٰ اوس عورت کے ساتھ کبھی خلوت مین
نہ رہو جو تمپر حرام ہے اسلیے کہ جب کوئی شخص ایسی عورت کے ساتھ خلوت مین رہتا ہے مین خود اوسکے
گمراہ کرنے مین مصروف ہوتا ہون اور یہ کام اپنے اصحاب اور تابعین پر نہین چھوڑتا اور سعی کرتا ہون کہ
اوس سے معصیت صادر ہو۔ اور زنہار خدا سے کوئی عہد نکرو اسلیے کہ جب کوئی شخص خدا سے کوئی عہد
کرتا ہو مین خود اوسکی ہلاکت پر متوجہ ہوتا ہون اور یہ کام اپنے اصحاب پر نہین چھوڑتا اور سعی کرتا ہون کہ

وہ اپنا عہد وفا کرے - اور جب تم تصدق کا ارادہ کرو بہت جلد اوسکو ادا کرو اسلیے کہ جب کوئی شخص تصدق
کرنے کا ارادہ کرتا ہے اوسکے باز رکھنے کو مین خود متوجہ ہوتا ہون اور یہ کام اپنے اعوان و اصحاب پر نہین
چھوڑتا اور حتی الوسع کوشش کرتا ہون کہ اوسکو باز رکھون - اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادق
منقول ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانے مین ایک بادشاہ جبار تھا اور اوس عہد مین ایک مرد صالح بھی تھا - وہ
مرد صالح ایک دن اوس بادشاہ پاس کسی مرد مومن کی شفاعت کے لیے گیا بادشاہ نے اوسکی شفاعت
قبول کی اور اوس مرد مومن کی حاجت روائی کی - بعد اسکے وہ بادشاہ اور مرد صالح دونون نے ایک دن
رحلت کی - اہل شہر نے بادشاہ کے انتقال کرنے کے سبب تمام بازارون کو بند کیا اور تین دن تک اوس
بادشاہ کے ماتم مین مشغول رہے - اوس مرد صالح نے اپنے گھر مین رحلت کی تھی اور تین دن تک وہین پڑا
رہا اور کسی نے اوسکے کفن و دفن کیطرف توجہ نہ کی یہانتک کہ جانوران زمین نے اوسکے منھ کا گوشت
کھا لیا - موسیٰ نے تین دن کے بعد اوسکو اس حالت مین دیکھا اور اپنے پروردگار سے مناجات کی کہ خداوندا
وہ بادشاہ جبار جسکو اس اعزاز و اکرام سے دفن کیا وہ تیرا دشمن تھا اور یہ تیرا دوست ہے جو اس حال سے
پڑا ہے حق تعالے نے فرمایا اے موسیٰ اس میرے دوست نے اوس بادشاہ جبار سے ایک مرد مومن کی شفاعت
کی اور اوسنے قبول کرکے اوسکی حاجت برآری کی اسلیے مین نے بادشاہ کو اپنے دوست کی حاجت بر لانے
کے سبب وہ اعزاز و اکرام عطا کیا اور بادشاہ جبار سے سوال کرنے کے عوض اس مرد صالح کے منھ پر
جانوران زمین کو مسلط کیا - بسند معتبر حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ نے مناجات
کی کہ خداوندا وہ تیرے خاصان بارگاہ کون ہین جنکو تو قیامت مین اپنے عرش کے سایہ مین ساکن کریگا
اور اوسدن عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ ہوگا - فرمایا اون لوگون کو جنکے دل صفات ذمیمہ اور
خواہش گناہ سے پاک ہین اور اونکا ہاتھ مال دنیا سے خالی ہے - اور وہ لوگ جب مجھے یاد کرتے ہین میری
عظمت اور میرا جلال اونکی نظر مین جلوہ گر ہوتا ہے - اور اون لوگون کو جو میری اطاعت پر اکتفا کرتے
ہین جیسا کہ طفل شیرخوار شیر مادر پر اکتفا کرتا ہے - اور اون لوگون کو جو کہ میری مسجدون کی پناہ
طلب کرتے ہین جیسا کہ کرگس اپنے آشیانہ کی پناہ طلب کرتا ہے - اور اون لوگون کو جو کہ خلائق کو مرتکب
گناہ دیکھکر اسطرح غضبناک ہوتے ہین جیسا کہ پلنگ غضبناک ہوتا ہے - اور بسند معتبر حضرت صادق
سے منقول ہے کہ حق تعالے نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ میرا شکر کر جیسا کہ میرے شکر
کرنے کا حق ہے - عرض کی خداوندا جیسا کہ تیرا شکر ادا کرنے کا حق ہے اوسطرح تیرا شکر کیونکر ادا کر سکتا ہون
حالانکہ مین جو شکر کرتا ہون وہ شکر بھی تیری نعمتون مین داخل ہے اسلیے کہ تو نے اوسکی توفیق مجھ

عطا فرمائی ہے حق تعالےٰ نے فرمایا اے موسیٰ جب تم یہ جانتے ہو کہ میرے ادائے شکر سے عاجز ہو اور شکر بھی
میری نعمت ہے پس تم نے میرا شکر ادا کیا جیسا کہ میرے شکر ادا کرنے کا حق تھا۔ اور حدیث معتبر مین حضرت
امام محمد باقرؑ سے منقول ہے۔ کہ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ ای موسیٰ تم بھی مجھے دوست
رکھو اور وہ تدبیر کرو کہ میری مخلوقات بھی مجھے دوست رکھے عرض کی خداوندا تو آگاہ ہے کہ تجھسے زیادہ کوئی
شخص میرا محبوب نہین مگر خلائق کے دلون پر میرا کیا اختیار ہے۔ فرمایا میری نعمتین اونسے بیان کرو کہ مجھے
دوست رکھین اور حدیث صحیح مین آنحضرتؑ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ نے خدا سے سوال کیا کہ اول وقت زوال
شمس یعنی اول وقت نماز ظہر سے اونکو آگاہ کرے حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ جب زوال کا وقت آئے
حضرت موسیٰ کو اطلاع دے۔ ایک روز اوس فرشتہ نے کہا ای موسیٰ زوال شمس ہوا۔ پوچھا کس وقت۔ کہا میرے
کہنے سے تمھارے پوچھنے تک آفتاب نے پانسو برس کی راہ طے کی۔ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ
خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ ای موسیٰ تمھارے اصحاب سے ایک شخص تمھاری چغلخوری کرتا ہے
اور تمھاری باتین تمھارے دشمنون سے کہتا ہے تم اوس سے حذر کرتے رہو عرض کی خداوندا مین اسکو نہین
پہچانتا تو مجھے آگاہ کر کہ اوس سے حذر کرون۔ فرمایا مین نے اوسکو سخن چینی اور نمامی کے سبب ملزم
قرار دیا ہے اور تم مجھی سے نمامی کی خواہش رکھتے ہو۔ عرض کی خداوندا پھر مین کیا تدبیر کرون۔ فرمایا پہلے تم
اپنے اصحاب سے دس دس آدمیون کو علٰحدہ کر کے قرعہ ڈالو جب اون دس آدمیون کے نام قرعہ نکلے جنمین
وہ شخص شامل ہے اوسوقت اونمین سے ایک ایک شخص کے نام قرعہ ڈالو تاکہ وہ شخص ظاہر ہو جائے
جب اوس شخص نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ قرعہ ڈالنا چاہتے ہین اور وہ ضرور بدنام ہوگا اسلیئے وہ خود
اپنے مقام سے اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ یہ کام مجھسے سرزد ہوتا تھا مگر پھر کبھی ایسا نکرونگا۔ اور
دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے کہ موسیٰ نے ایک شخص کو عرش خدا کے سایہ مین دیکھا۔ پوچھا خداوندا
یہ کون ہے جسکو تو نے اپنا مقرب کیا ہے اور اپنے عرش کے سایہ مین اوسکا مقام قرار دیا ہے۔ فرمایا اے موسیٰ
یہ شخص اپنے پدر و مادر کا عاق نہ تھا اور خلائق پر اون چیزون کے سبب حسد نہ کرتا تھا جو مین نے اپنے فضل
سے اونکو عطا کی تھین۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے
فرمایا کہ اوسطرح دنیا کیطرف مائل نہو جیسا کہ ظالم و ستمگار مائل ہوتے ہین یا جیسا کہ وہ شخص مائل ہوتا ہے
جسنے دنیا کو اپنا پدر و مادر قرار دیا ہے۔ اگر مین تمکو تمھاری حال پر چھوڑ دون ہر آئینہ دنیا کی محبت اور
اوسکی زینتون کی خواہش تمپر غالب ہوگی۔ اے موسیٰ اون چیزون کو ترک کرو جنکی احتیاج دنیا مین
تمکو نہین۔ اور دنیا مین اوس گروہ کیطرف نظر کرو جو دنیا پر مفتون و شیدا ہوئے ہین اور مین

فرادونگا

اونکے حال پر چھوڑ دیا ہی اور آگاہ ہو کہ تمام فتنہ و فساد کا تخم دنیا کی محبت ہی اور کبھی اوس شخص کے حال کی آرزو
نکرو جس سے لوگ راضی و خوشنود ہوں جب تک کہ تمکو یہ معلوم ہو کہ مین بھی اوس سے راضی ہون - اور
اوس شخص کے حال کی بھی آرزو نکرو جسکی اطاعت و پیروی لوگ اون امور مین کرتے ہین جو حق کے
خلاف ہین اسلیے کہ یہی امر اوسکے اور اوسکے تابعین کے ہلاکت کا سبب ہے - اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت
امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ موسیٰؑ نے مناجات کی کہ خداوندا اپنے تمام بندون سے تو کس بندے کو زیادہ
دشمن رکھتا ہی - فرمایا اوس شخص کو جو رات کو مُردار کے مانند بستر خواب پر پڑا رہتا ہی اور اپنا دن بیہودہ
باطل اُمور مین صرف کرتا ہے - پوچھا خداوندا جو کوئی کسی بیمار کی عیادت کو جاے اوسکا ثواب کیا ہی - فرمایا
مین ایک فرشتہ مقرر کرتا ہون کہ قبر مین اوسکی عیادت کرتا رہی جب تک کہ وہ محشور نہو - پوچھا خداوندا
جو کوئی کسی میت کو غسل دے اوسکا ثواب کیا ہی - فرمایا مین اوسکو اسطرح گناہون سے پاک کرتا ہون گویا وہ
اوسی دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہی - پوچھا خداوندا جو کوئی کسی مرد مومن کی مشایعت جنازہ کرے
اوسکا ثواب کیا ہی - فرمایا مین کئی فرشتون کو مقرر کرتا ہون جنکے ہاتھون مین علم ہونگے اور وہ سب محشر مین اوسکی
مشایعت کرینگے - پوچھا جو کوئی ماتم فرزند مین کسی کی تعزیت کرے اوسکا ثواب کیا ہی - فرمایا جس دن عرش کے
سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا مین اوسکو عرش کے سایہ مین رکھونگا - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے
منقول ہی کہ حضرت موسیٰؑ کا ایک شخص کیطرف گذر ہوا جو اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھا کر دعا کر رہا تھا حضرت
موسیٰؑ جہان جاتے تھے وہاں گئے اور سات دن کے بعد پھر اوسطرف آئے دیکھا کہ وہ شخص اوسیطرح ہاتھ
اوٹھائے ہوئے دعا و تضرع کر رہا ہی اور اپنی حاجت خدا سے مانگ رہا ہی - حق تعالے نے حضرت موسیٰؑ پر
وحی نازل فرمائی کہ یہ شخص اگر اسقدر دعا کرے کہ اسکی زبان گر جائے مین ہرگز اسکی دعا قبول نکرونگا
جب تک کہ اوس راہ سے میری درگاہ مین نہ آئیگا جس راہ سے آنے کا حکم مین نے اسکو دیا ہی - یعنی تمھاری
ولایت کا اقرار اور تمھاری پیروی اختیار کرنا - وہ شخص چاہتا تھا کہ حضرت موسیٰؑ کی پیروی نکرے اور قرب
الٰہی اوسکو حاصل ہو - اور حدیث حسن مین آنحضرتؐ سے منقول ہی کہ حضرت موسیٰؑ ایک دن کوہ طور کیطرف
گئے اور ایک شخص کو جو از جملہ نیکان اصحاب تھا ہمراہ لیگئے - جب کوہ طور کے پاس پہونچے اوسکو دامن کوہ مین
بٹھایا اور خود بالاے کوہ گئے اور اپنے پروردگار سے مناجات کرنے کے بعد جب وہان سے پھرے دیکھا کہ
کسی جانور درندہ نے اوسکو ہلاک کیا ہے اور اوسکے مُنہ کا گوشت کھا گیا ہی - حق تعالی نے حضرت موسیٰؑ پر وحی
نازل فرمائی کہ اس شخص نے میرا ایک گناہ کیا تھا اور مجھے منظور تھا کہ جب یہ میری درگاہ مین آئے کوئی گناہ
اسکے ذمہ باقی نرہے اسلیے اسطرح اسکو دنیا سے اوٹھایا - اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ

حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی نازل کی کہ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ میرا کوئی بندہ ایک عمل نیک کے سبب میری درگاہ مین تقرب حاصل کرتا ہے اور مین حکم دیتا ہون کہ وہ بہشت مین جہان چاہے ساکن ہو۔ موسیٰ نے پوچھا وہ عمل نیک کیا ہے۔ فرمایا اپنے برادر مومن کی حاجت برآری کے لیے چند قدم راہ طے کرے۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنے پروردگار سے مناجات کی اور کہا خداوندا تو اپنی تمام مخلوقات سے زیادہ کسکو دشمن رکھتا ہے۔ فرمایا اوسکو جو مجھکو متہم کرے۔ پوچھا آیا تیری مخلوقات مین کوئی ایسا بھی ہے جو تجھکو متہم کرتا ہے۔ فرمایا ہان وہ شخص جو مجھسے کوئی چیز طلب کرتا ہے اور مین اوس چیز کو اوسکے لیے مقدر کرتا ہون جسمین اوسکی خیر ہے مگر وہ اوسپر راضی نہین ہوتا اور مجھے متہم کرتا ہے۔ اور حدیث صحیح مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ توریت مین لکھا ہے کہ اے فرزند آدم میری عبادت کے لیے تو اپنے کو کارہاے دنیا سے فارغ کر کہ تیرے دل کو اپنے خوف سے بھر دون اور اگر میری عبادت کے لیے اپنے کو فارغ نکریگا تیرا دل مشغولی دنیا سے بھر دونگا اور تیری احتیاج کبھی زائل نہوگی اور تجھے طلب دنیا مین چھوڑ دونگا۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰؑ پر تیس دن تک وحی نازل نہوئی حضرت موسیٰؑ نے ملک شام مین ایک پہاڑ پر جسکا نام اریحا تھا چڑھکر کہا خداوندا تونے اپنا کلام اور اپنی وحی کیون موقوف کر دی اگر کوئی گناہ مجھسے صادر ہوا ہے مین تیرے سامنے استادہ ہون اوسقدر مجھپر عتاب کر جسقدر تیری خوشنودی کا باعث ہو۔ اور اگر بنی اسرائیل کے گناہون کے سبب وحی کا نازل ہونا موقوف ہوگیا ہے مین اونکے لیے تیرا عفو قدیم طلب کرتا ہون۔ حق تعالےٰ نے وحی نازل فرمائی۔ اے موسیٰ تم جانتے ہو کہ مینے تمکو اپنی تمام مخلوقات سے اپنی وحی و کلام کے لیے کیون مخصوص کیا ہے عرض کی نہین فرمایا اے موسیٰ میرے علم نے تمام خلق کا احاطہ کیا مگر اونمین کسیکو مینے ایسا نپایا جسکی عاجزی و فروتنی میری درگاہ مین تمسے زیادہ ہو اسلیے تمکو اپنی وحی و کلام کے لیے مخصوص کیا۔ حضرت موسیٰ جب نماز پڑھتے تھے اپنی جا نماز سے نہین اوٹھتے تھے جب تک کہ اپنے دونون رخسارے خاک پر نہین رکھتے تھے۔ اور حضرت رسولخدا سے منقول ہے کہ الواح موسیٰ مین لکھا تھا کہ میرا اور اپنے پدر و مادر کا شکر کرو کہ تمام بلاؤن اور فتنون سے جو ہلاکت کے باعث ہین تمکو محفوظ رکھونگا اور تمھاری عمر دراز کرون اور تمکو زندگی نیک و بہتر کے ساتھ زندہ رکھون اور زندگانی دنیا کی تمام ہونے کے بعد وہ زندگی عطا کرون جو اس زندگی سے بہتر ہو۔ اور بسندہاے معتبر منقول ہے کہ اسم اعظم بہتر حرف ہین حق تعالےٰ نے اونمین سے چار حرف حضرت موسیٰ کو عطا کیے تھے۔ اور بحدیث موثق مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ توریت مین لکھا ہے کہ اے فرزند آدم جسوقت تو کسی پر غضب کرے مجھے یاد کر کہ مین اپنے غضب کے وقت تجھے یاد رکھون اور تجھے اونکے ساتھ ہلاک نکرون جنکو ہلاک کرتا

چاہتا ہون۔ جب کوئی شخص تجھپر ستم کرے میرے انتقام لینے پر راضی ہو اسلیے کہ میرا انتقام لینا تیرے لیے
اس سے بہتر ہو کہ تو اپنا انتقام آپ لے۔ اور دوسرے حدیث مین فرمایا ہو کہ حضرت رسولخدا فرماتے تھے
کہ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اے فرزند عمران میری مخلوقات پر اون چیزون کے
سبب جو مین نے اپنے فضل سے اونکو عطا کین ہین حسد نکرو اور نظر خواہش اونکی طرف نہ دیکھو بدرستیکہ
حسد کرنے والا میری اون نعمتون پر راضی نہین ہوتا جو مین نے اوسکو عطا کی ہین اور مین نے اپنے
بندون کے لیے جو قسمت مقرر کی ہو اوسکا مانع ہوتا ہو اور جو کوئی کہ ایسا ہوتا ہو نہ مین اوس سے ہون اور
نہ وہ مجھسے ہو۔ اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے شکایت کی کہ ہم مین برص
بہت پھیلے کوڑھ بکثرت شائع ہوا ہو۔ حق تعالےٰ نے وحی نازل فرمائی کہ ای موسیٰ انکو حکم دو کہ گائے کا گوشت
چقندر کے ساتھ کھائین۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہو کہ توریت مین لکھا ہو
کہ جو کوئی تمکو نعمت عطا کرے تم اوسکا شکر ادا کرو اور جو کوئی تمھارا شکر ادا کرے تم اوسپر نعمت زیادہ کرو۔
بدرستیکہ شکر نعمت بقاے نعمت اور کفران نعمت زوال نعمت کا باعث ہو۔ اور شکر نعمتون کی زیادتی کا
سبب اور بلاؤن سے ایمن رہنے کا باعث ہوتا ہو۔ اور حدیث موثق مین آنحضرتؑ سے منقول ہو کہ توریت
مین لکھا ہوا ہو کہ جو کوئی کسی زمین یا پانی کو فروخت کرے اور اوسکے عوض کوئی دوسری زمین اور پانی خرید
نکرے اوسکی قیمت ضائع و باطل ہو جاتی ہو اور اوس سے کوئی نفع اوسکو حاصل نہین ہوتا۔ اور دوسری
روایت مین وارد ہوا ہو کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے کسی شہر مین گئے وہان دیکھا کہ جو لوگ تونگر ہین
لباس پلاس پہنکر اور سرون پر خاک ڈالکر پیادہ استادہ ہین اور اونکے آنسو اونکے منھہ پر جاری ہین
حضرت موسیٰ کو اونکے حال پر رحم آیا بہت روئے اور کہا خداوندا یہ سب فرزندان یعقوب ہین جو تیری
درگاہ مین اسطرح پناہ لاے ہین جیسا کہ کبوتر اپنے آشیانہ کیطرف پناہ لیجاتا ہو اور یہ لوگ بھیڑیے کے
مانند فریاد اور کتون کیطرح نالہ و گریہ کر رہے ہین۔ حق تعالےٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ یہ
لوگ کیون ایسا کرتے ہین کیا میری رحمت کا خزانہ تمام ہو گیا ہو یا میری تونگری کم ہو گئی ہو یا مین تمام رحم
کرنے والون سے زیادہ رحم کرنے والا نہین ہون۔ مگر انکو آگاہ کر دو کہ مین اون امور سے آگاہ ہون جو انکے
سینون مین مخفی ہین۔ یہ لوگ ظاہرا مجھسے دعا کرتے ہین مگر انکا دل میری طرف نہین ہو بلکہ دنیا کیطرف مائل
ہو۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہو کہ حضرت موسیٰ ایک دن اپنے اصحاب سے وعظ و نصیحت بیان کر رہے
تھے ناگاہ اون مین سے ایک شخص اوٹھا اور اپنا پیراہن چاک کر ڈالا حق تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ ای موسیٰ
اس سے کہو کہ اپنا دل چاک کرے وہ چیز اوس مین سے نکالے جو مجھے منظور نہین ہو۔ پیراہن کا چاک کرنا کیا

نامہ دے سکتا ہو۔ بعد اسکے فرمایا حضرت موسیٰؑ ایک دن اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کیطرف گذرے اور
دیکھا کہ وہ سجدے مین ہے۔ جب اپنی حاجت سے فارغ ہو کر مراجعت کی اوسکو اوسیطرح سجدے مین دیکھا
حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اگر تیری حاجت میرے اختیار مین ہوتی مین ضرور تیری حاجت بر لاتا۔ حق تعالیٰ
نے وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ یہ شخص اگر اسقدر سجدہ کرے کہ اسکی گردن جدا ہو جائے کبھی اسکی دعا
قبول نکرونگا جب تک کہ اوس راہ سے جو مجھے منظور نہین اوس راہ کیطرف نہ پھرے جو کہ مجھکو منظور ہے۔
مؤلف فرماتے ہین۔ ممکن ہے کہ اعتقادات فاسدہ مراد ہون جنکو خدائے تعالیٰ جانتا تھا۔ واللہ اعلم۔ فصل
گیارھوین۔ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی وفات کا ذکر اور حضرت یوشع اور بلعم بن باعور کے حالات
کا بیان۔ بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے مناجات کی کہ خداوندا مین تیری قضا
و قدر سے راضی ہون مگر تو کیون بڈھے کو ہلاک کرتا اور طفل خردسال کو باقی رکھتا ہو حق تعالےٰ نے فرمایا
کیا تم اس امر پر راضی نہین کہ مین اونکا روزی دینے والا اور اونکے احوال کا متکفل رہون۔ عرض کی خداوندا
اب مین راضی ہون اور تو بہت بہتر وکیل اور بہت بہتر کفیل ہے۔ اور بسند حسن حضرت صادقؑ سے
منقول ہے کہ ایک روز حضرت موسیٰؑ نے حضرت ہارونؑ سے کہا آؤ کوہ طور پر باہم چلین۔ جب روانہ ہوے
ناگاہ اثنائے راہ مین ایک گھر انکو نظر آیا جسکے دروازے پر ایک درخت تھا اور پیشتر کبھی اوس گھر اور
درخت کو وہان نہ دیکھا تھا۔ اوس درخت پر دو لباس پڑے تھے اور گھر کے اندر ایک تخت بچھا تھا موسیٰؑ
نے ہارونؑ سے کہا کہ اپنا لباس اوتار کے یہ دونون لباس پہنو اور گھر مین جاکر تخت پر سو رہو۔ ہارونؑ نے
ایسا ہی کیا اور جب تخت پر سوئے حق تعالیٰ نے اونکی روح وہین قبض کی اور وہ تخت اور گھر اور درخت
آسمان پر چلے گئے۔ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کیطرف پھرے اور اونکو خبر دی کہ حق تعالےٰ نے ہارونؑ کی روح
قبض کی اور اونکو آسمان پر لیگیا۔ بنی اسرائیل نے کہا تم دروغ کہتے ہو بلکہ خود تمنے اونکو اسلیے قتل کیا ہے کہ
ہم اونکو دوست رکھتے تھے اور وہ ہمیشہ ہمپر مہربان تھے۔ حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کے افترا کی شکایت
خدا سے کی حق تعالےٰ نے فرشتون کو حکم دیا کہ ہارونؑ کو ایک تخت پر رکھکر آسمان سے اوتار لائین اور اوس
تخت کو زمین و آسمان کے درمیان رکھا۔ بنی اسرائیل نے جب یہ دیکھا اونکو یقین ہوا کہ ہارون اپنی
موت سے مرے ہین اور حضرت موسیٰؑ نے اونکو قتل نہین کیا۔ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ ہارونؑ
پھر زندہ ہوے اور اوس تخت پر بیٹھکر کہا مین اپنی موت سے مرا ہون اور موسیٰ نے مجھے قتل نہین کیا
اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا کہ باپ اور بھائی کے ماتم مین گریبان چاک کر سکتے ہین جیسا کہ حضرت
موسیٰ نے ہارون کے ماتم مین اپنا گریبان چاک کیا تھا۔ اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ

حضرت موسیٰ نے خدا سے سوال کیا کہ میرے بھائی ہارونؑ نے دنیا سے رحلت کی - اوسکو بخش دے - وحی نازل
ہوئی کہ اے موسیٰ اگر تم بخشش آیندگان و گذشتگان کے لیئے سوال کرو مین سبکو بخشدونگا سوا قاتلان
حسینؑ ابن علی علیہ السلام کے اور اوس گروہ سے ضرور انتقام لونگا - اور کئی احادیث حسن و معتبر مین حضرت
صادقؑ سے منقول ہی کہ جب حضرت موسیٰؑ کی عمر آخر ہوئی ملک الموت اونکے پاس آئے اور کہا السلام علیک
اے کلیم خدا - موسیٰ نے کہا وعلیک السلام - تم کون ہو - کہا مین ملک الموت ہون - پوچھا کیسلیئے آئے ہو - کہا
اسلیئے آیا ہون کہ تمھاری روح قبض کرون - پوچھا میری روح کہان سے قبض کروگے - کہا تمھارے مُنھ سے
موسیٰ نے کہا اسی مُنھ سے میری روح کیونکر قبض کروگے حالانکہ مین نے اس مُنھ سے اپنے پروردگار کے ساتھ
کلام کیا ہی - کہا تمھارے ہاتھون سے تمھاری روح قبض کرونگا - موسیٰؑ نے کہا میرے ہاتھون سے کیونکر میری
روح قبض کروگے مین نے ان ہاتھون سے توریت کو اوٹھایا ہی - کہا تمھارے پاؤن سے - موسیٰ نے کہا مین
ان پاؤن سے کوہ طور پر جاتا ہون اور اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہون - کہا تمھاری آنکھون سے -
موسیٰ نے کہا مین ہمیشہ ان آنکھون سے اپنے پروردگار کی رحمت کیطرف نظر کرتا ہون - کہا تمھارے کانون سے
موسیٰ نے کہا مین نے ان کانون سے اپنے پروردگار کا کلام سنا ہی - حق تعالےٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ موسیٰ
کی روح قبض نکرو جب تک کہ وہ خود طالب نہون - ملک الموت پھر آئے اور حضرت موسیٰؑ اسکے بعد مدت
دراز تک زندہ رہے - ایک دن حضرت موسیٰ نے حضرت یوشع کو طلب کرکے اونسے وصیت کی اور اونکو اپنا
وصی مقرر کیا اور اونکو حکم دیا کہ اس وصیت کو یا حضرت موسیٰؑ کے جانے کو پنہان رکھین پھر اونکو تاکید کی کہ
جب تمھاری عمر آخر ہو اوسوقت جسکو خدا حکم دے اوسکو اپنا وصی مقرر کرکے اوس سے وصیت کرو - ایکبار
حضرت موسیٰؑ اپنی قوم سے غائب ہوگئے - ایام غیبت مین ایک دن ایک شخص کو دیکھا کہ قبر کھودتا ہی - موسیٰ نے
فرمایا اگر تجھے منظور ہو مین بھی اس قبر کھودنے مین تیری مدد کرون - اوسنے قبول کیا - حضرت موسیٰؑ نے اوسکی
اعانت کی یہانتک کہ وہ قبر کھودی گئی اور لحد تیار ہوئی بعد اسکے اوس شخص نے ارادہ کیا کہ قبر مین اوتر کر
لحد مین لیٹے اور دیکھے کہ لحد ٹھیک کھودی گئی یا نہین - حضرت موسیٰؑ نے فرمایا تامل کرو مین خود جاکر دیکھتا
ہون - جب موسیٰؑ قبر مین جاکر سوئے حق تعالےٰ نے اونکی آنکھون کے سامنے سے پردہ اوٹھا دیا اور بہشت
مین اونکا منزل و مقام اونکو نظر آیا اوسوقت خدا سے قبض روح کی خواہش کی اور ملک الموت نے اوسی جگہ
اونکی روح مقدس قبض کی اور اوسی قبر مین اونکو دفن کرکے اوسمین خاک بھر دی - وہ شخص جو قبر کھودتا تھا
ایک فرشتہ تھا اور بحکم خدا انسان کی صورت مین ظاہر ہوا تھا - حضرت موسیٰؑ نے مدت تیہ مین رحلت فرمائی
اوسوقت ایک منادی نے آسمان سے ندا دی کہ موسیٰؑ کلیم خدا نے اس دنیا سے رحلت کی اور وہ کون زندہ

جو ہلاک ہوگا۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا اسی وجہ سے حضرت موسیٰ کی قبر معروف و مشہور نہیں اور بنی اسرائیل
آنحضرت کی قبر سے آگاہ نہیں۔ اور لوگون نے حضرت رسول خداؐ سے پوچھا کہ موسیٰ کی قبر کہان ہو۔ فرمایا اوس
چوڑی راستے کے نزدیک جو کہ سرخ ٹیلہ مین کے قریب ہو۔ بعد اسکے حضرت یوشعؑ بنی اسرائیل کے پیشوا اور
مقتدا ہوئے اور اونکے امور کی اصلاح کرتے رہے اور اون آزار پر صبر کیا جو بادشاہان جور سے اونکو پہونچے حتی
یہانتک کہ اونمین سے تین بادشاہ ہلاک ہوئے اوسوقت حضرت یوشعؑ کی حکومت قوی ہوئی اور امر دینی مین
استقلال حاصل ہوا۔ بعد اسکے منافقان قوم موسیٰؑ سے دو شخصون نے صفیرا دختر شعیبؑ کو جو زوجہ موسیٰ
تھی فریب دیا اور اپنے ہمراہ لیجا کر ایک لاکھ لشکر کے ساتھ حضرت یوشعؑ پر خروج کیا۔ حضرت یوشعؑ بحکم خدا اونپر
غالب آئے اونکا گروہ کثیر مقتول ہوا اور باقیماندہ بھاگ گئے۔ صفیرا دختر شعیبؑ اسیر ہوئی یوشعؑ نے
اوس سے کہا مین نے دنیا مین تجھے عفو کیا جب قیامت مین پیغمبر خدا حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوگی تیری
شکایت کرونگا اور جو آزار تجھسے اور تیری قوم سے مجھے پہونچے وہ سب بیان کرونگا۔ صفیرا نے کہا وا ویلا
خدا کی قسم اگر میرے لئے بہشت کو مباح کرین کہ اوسمین داخل ہون ہر آئینہ وہان داخل ہونے سے شرم کرونگی
اور پیغمبر خدا کے دیکھنے سے شرمندہ ہونگی اسلئے کہ اونکا پردہ مین نے چاک کیا اور اونکے بعد اونکے وصی
پر خروج کیا۔ مؤلف فرماتے ہین بنظر غور و تامل ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ اس امت کا حال امتہاے
گذشتہ سے کسقدر موافق ہو جیسا کہ باتفاق علماے خاصہ و عامہ پیغمبر خدا سے منقول ہو کہ بنی اسرائیل
مین جو کچھ واقع ہوا اس امت مین بھی واقع ہوگا مانند دو نعلین کے جو باہم مطابق ہین اور مانند پر کے
تیر کے۔ حضرت یوشعؑ جسطرح تین بادشاہ کافر سے مغلوب رہے اوسیطرح حضرت امیر المومنینؑ بھی تین
منافقون سے مغلوب تھے اور اونکے ہلاک ہونے کے بعد جب حضرت کی خلافت مستقل ہوئی اس امت کی
دو شخصون یعنے طلحہ و زبیر نے حمیرا زوجہ پیغمبر کو اپنے ہمراہ لیکر حضرت امیر المومنینؑ پر خروج کیا جیسا کہ اوس
امت کے دو منافقون نے صفیرا زوجہ موسیٰ کو ہمراہ لیکر وصی موسیٰؑ پر خروج کیا تھا اور جسطرح کہ وہ لوگ
مغلوب اور صفیرا اسیر ہوئی اور یوشعؑ نے دنیا مین اوس سے انتقام نہ لیا اسیطرح حضرت امیر المومنینؑ بھی
جب اونپر غالب آئے اور عائشہ اسیر ہوئی دنیا مین اوسکی عزت و توقیر کی اور اوسکا انتقام روز جزا پر موقوف
فرمایا۔ اور عامہ نے بھی عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہو وہ کہتا ہو کہ مین نے حضرت رسول خداؐ سے پوچھا
یا رسول اللہ آپکی وفات کے بعد آپکو کون غسل دیگا۔ فرمایا ہر ایک پیغمبر کو اوسکا وصی غسل دیتا ہو مینے عرض
کی آپکا وصی کون ہو۔ فرمایا علی بن ابیطالبؑ۔ پھر پوچھا یا رسول اللہ وہ آپکے بعد کتنی مدت تک زندہ رہینگے
فرمایا تیس برس بعد سینکر یوشعؑ بن نون وصی موسیٰ حضرت موسیٰؑ کے بعد تیس برس زندہ رہے اور صفیرا

دختر شعیبؑ نے جو زوجہ موسیٰ تھی اونپر خروج کیا اور کہا مین تم سے زیادہ بادشاہی بنی اسرائیل کی مستحق ہون
یوشع نے اوس سے مقابلہ کیا اور اوسکا لشکر قتل کرکے اوسکو اسیر کیا پھر اوسکو اسیر کرنے کے بعد اوسکے
ساتھ نیکی پیش آئے اسیطرح دختر ابوبکر بھی میری اُمت کے کئی ہزار آدمیون کو اپنے ہمراہ لیکر علی بن ابیطالب
پر خروج کریگی اور علی اوسکا لشکر قتل کریگا اوسکو اسیر کریگا پھر اسیر کرنے کے بعد اوسکے ساتھ نیکی پیش آئیگا۔
یہ آیت عائشہ کی شان مین نازل ہوئی ہے اور خدا نے بزبان پیغمبر اوس سے خطاب فرمایا ہے۔ وَقَرْنَ فِی
بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ یعنے اپنے گھرون مین مقیم رہو اور اپنے گھرون سے
جاہلیت اول کے مانند باہر نہ نکلو۔ جاہلیت اول سے صفیرا دختر شعیبؑ کا خروج کرنا مراد ہے۔ اور دوسری
حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ زوجہ موسیٰ نے جب یوشع بن نون پر خروج کیا زرافہ
پر سوار تھی اور وہ ایک جانور ہے جو شتر و گاؤ و پلنگ سے مشابہ ہوتا ہے اسی لئے اوسکو شتر گاؤ پلنگ بھی
کہتے ہین۔ اور اول زوجہ موسیٰ کو غلبہ رہا اور آخر روز یوشع اوسپر غالب آئے جو لوگ اوسوقت حاضر
تھے اونمین سے بعضون نے حضرت یوشع سے کہا کہ اوسکو سیاست کرین۔ فرمایا چونکہ موسیٰ اسکے پہلو
مین سوتے تھے مین اسکے بارہ مین حرمت موسیٰ کی رعایت کرتا ہون اور انتقام لینا خدا پر چھوڑے
دیتا ہون۔ اور حدیث حسن مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ملک الموت حضرت موسیٰ پاس آئے
اور اونکو سلام کیا۔ پوچھا کس لئے آئے ہو۔ کہا تمھاری روح قبض کرنے آیا ہون مگر مجھے حکم ہے کہ جب
تمکو منظور ہو اوسوقت تمھاری روح قبض کرون۔ ملک الموت یہ کہکر چلے گئے اور ایک مدت گذرنے
کے بعد موسیٰ نے یوشع بن نون کو طلب کیا اور اونکو اپنا وصی مقرر کرکے اپنی قوم سے غائب ہوگئے ایام
غیبت مین ایک دن کئی فرشتون کو دیکھا کہ ایک قبر کھود رہے ہین۔ پوچھا کسکے لئے یہ قبر کھودتے ہو۔
کہا خدا کی قسم ہے اوس بندے کے لئے کھودتے ہین جو خدا کی بارگاہ مین بہت معزز و گرامی ہے۔ موسیٰ نے کہا
ضرور ہے کہ خدا کی بارگاہ مین اس بندے کی منزلت عظیم ہو اسلئے کہ مین نے کبھی کوئی قبر ایسی عمدہ
نہین دیکھی۔ فرشتون نے کہا ای برگزیدۂ خدا آیا تمکو منظور ہے کہ وہ بندۂ خدا تم قرار پاؤ۔ کہا ہان۔
فرشتون نے کہا ابھی قبر مین جاکر لیٹو اور اپنے پروردگار کیطرف متوجہ ہو۔ موسیٰ قبر مین جاکر لیٹے تاکہ دیکھیں
وہ قبر کیسی ہے اوسوقت بہشت مین اونکا منزل و مقام اونکو نظر آیا اور اپنی موت خدا سے طلب کی۔
اونکی روح مبارک اوسی جگہ قبض ہوئی اور ملائکہ نے اونکو دفن کیا اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے
کہ موسیٰ کی عمر ایک سو چھبیس ۱۲۶ برس کی تھی اور ہارون کی عمر ایک سو تینتیس ۱۳۳ برس کی اور دوسری حدیث
صحیح مین فرمایا ہے کہ ماہ رمضان مبارک کی اکیسوین ۲۱ رات وہ رات ہے جسمین پیغمبرون کے اوصیا دنیا سے

اوٹھے ہین - اسی رات کو حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے اور اسی رات کو موسیٰؑ نے دنیا سے رحلت کی - اور بسند
معتبر امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ جس رات کو حضرت امیر المومنینؑ شہید ہوے طلوع صبح تک جو پتھر زمین سے
اوٹھاتے تھے اوسکے نیچے سے خون تازہ جوش کرتا تھا اور جس رات کو یوشع بن نون شہید ہوے اوس رات
کو بھی یہی حال تھا - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ موسیٰؑ نے یوشع بن نون سے وصیت کی
اور اونکو اپنا وصی قرار دیا اور یوشعؑ نے فرزند ہارون کو اپنا خلیفہ و وصی قرار دیا اور اپنی اولاد اور موسیٰؑ
کی اولاد کو اس خدمت عظمیٰ سے بے بہرہ رکھا اسلیئے کہ خلیفہ و امام کا مقرر کرنا خدا کیطرف سے ہی اور اسمین
کسی دوسرے کا اختیار نہین - اور بعض روایات معتبر مین مذکور ہی کہ جب موسیٰؑ و ہارونؑ نے مدت تیہ مین
رحلت کی حضرت یوشع بن نون بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر عمالقہ سے جنگ کرنے شام کیطرف گئے اور شام
کے شہرون سے جس شہر مین پہونچے اوسکو فتح کیا جب شہر بلقا مین پہونچے وہان ایک بادشاہ تھا جسکو بالق
کہتے تھے اوس سے اور حضرت یوشعؑ سے مکرر لڑائی ہوئی مگر اوسکے لشکر کا کوئی شخص قتل نہوا جب اسکا
سبب دریافت کیا لوگون نے کہا ان لوگون مین ایک عورت ہی اور وہ ایسا علم رکھتی ہی جسکے سبب اونمین سے
کوئی قتل نہین ہوتا - یوشعؑ نے اوس سے صلح کی اور وہان سے آگے روانہ ہوکر دوسرے شہر مین پہونچے وہان کے
بادشاہ نے جب دیکھا کہ حضرت یوشعؑ کے مقابلہ کی طاقت اوسمین نہین ہی بلعم بن باعور کو طلب کیا کہ وہ اسم اعظم
کے ذریعے سے اوس بادشاہ کے غالب ہونے کے لیے دعا کرے - جب بلعم اپنے گدھے پر سوار ہوکر بادشاہ کی
طرف چلا اوسکا گدھا تھمکے بیچ گر پڑا بلعم نے کہا تو نے یہ کیا کیا - وہ گدھا بقدرت خدا گویا ہوا اور کہا مین کیونکر
اسطرح نکرون یہ جبرئیل اپنے ہاتھ مین حربہ لیے ہوے مجھکو بادشاہ پاس جانے سے منع کرتے ہین - اس
کلام نے اوسمین کچھ اثر نہ کیا اور بادشاہ کیطرف روانہ ہوا - جب بادشاہ کے پاس پہونچا بادشاہ نے
اوس سے خواہش کی کہ اسم اعظم کے ذریعے سے قوم یوشع پر نفرین کرے - بلعم نے کہا پیغمبر خدا اونکے ہمراہ ہی
میری نفرین اثر نکریگی مگر مین تجھے ایک تدبیر بتاتا ہون وہ یہ ہی کہ تو خوبصورت عورتون کو آراستہ کرکے
بہانۂ خرید و فروخت اونکے لشکر مین روانہ کر کہ اہل لشکر اونکی طرف راغب ہون اور اونکے ساتھ زنا کرین اسلیئے
کہ جس گروہ مین زنا کی کثرت ہوتی ہی حق تعالیٰ طاعون کو اوس گروہ پر مسلط کرتا ہی جب اوس بادشاہ نے
بلعم کی تدبیر کے موافق عمل کیا قوم یوشعؑ بکثرت زنا کی مرتکب ہوئی حق تعالیٰ نے حضرت یوشعؑ پر وحی نازل
فرمائی کہ بنی اسرائیل نے یہ کار بد اختیار کیا اور برے عذاب کے مستحق ہوے اگر تمکو منظور ہو مین دشمن کو انپر
مسلط کرون یا قحط سے یہ لوگ ہلاک ہو جائین یا مرگ مفاجات انکے لیئے مقرر ہو - یوشعؑ نے عرض کی خداوندا یہ
سب فرزندان یعقوب ہین مجھے منظور نہین کہ دشمن انپر مسلط ہو اور یہ بھی منظور نہین کہ قحط سے ہلاک ہون

اگر تجھے اونکا معذب کرنا منظور ہو مرگ مفاجات سے انپر عذاب کر۔ خدا نے طاعون کو اونپر مسلط کیا اور ایک حسن تین
ساعت مین ستر ہزار بنی اسرائیل ہلاک ہوئے۔ اور روایت عامہ و خاصہ مین مذکور ہی کہ جب یوشع ؑ نے
جنگ کی اور قریب تھا کہ اونپر غالب آئین ناگاہ آفتاب غروب ہوگیا اوسوقت حضرت یوشع ؑ نے دعا کی اور
حق تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے آفتاب کو پھیر دیا۔ جب حضرت یوشع ؑ اونپر غالب آئے پھر آفتاب غروب ہوگیا
اسیطرح حضرت امیر المومنین ؑ وصی پیغمبر آخر الزمان کے لیے بھی آفتاب کی رجعت وقوع مین آئی ہی اور بسند معتبر
حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہی کہ حق تعالی نے بلعم بن باعور کو اسم اعظم عطا فرمایا تھا اور اوس اسم کے سبب وہ جو
دعا کرتا تھا مستجاب ہوتی تھی۔ بلعم فرعون کیطرف مائل ہوا۔ اور جب فرعون نے چاہا کہ حضرت موسیٰ اور اونکی قوم کا
تعاقب کرے بلعم سے کہا خدا سے دعا کر کہ خدا حضرت موسیٰ اور اونکے اصحاب کو روکے جب تک کہ فرعون اونکے قریب
نہ پہونچے۔ بلعم اپنے گدھے پر سوار ہوا اور ارادہ کیا کہ لشکر موسیٰ کے پیچھے روانہ ہو۔ گدھے نے قدم آگے نہ بڑھایا
اگرچہ بلعم نے اوسکو خوب مارا مگر اوسنے قدم نہ اوٹھایا اور بقدرت خدا گویا ہو کر بلعم سے کہا تجھپر وائے ہو تو مجھے کیون
مارتا ہی کیا تو چاہتا ہی کہ مین تیرے ساتھ جاؤن اور تو رسول خدا اور گروہ مومنین پر نفرین کرے۔ بلعم نے
اوسکو اسقدر مارا کہ وہ ہلاک ہوگیا اور اسم اعظم اوس سے جدا اور اوسکے دل سے محو ہوگیا جیسا کہ حق تعالی
نے قرآن مجید مین اس قصہ کا اشارہ فرمایا ہی۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا یعنی ای محمد اپنی قوم سے
اوس شخص کی خبر بیان کر جسکو ہمنے اپنی آیات عطا کی تھی یعنی اپنی حجتون اور برہانون کو یا اسم اعظم کو عطا کیا تھا
فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ پس وہ اون آیات سے خارج ہوا اور وہ علم
اور اسم اعظم اوس سے سلب ہوگیا پس وہ شیطان کا تابع ہوا اور وہ گمراہون سے ہوگیا۔ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ
بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ اور اگر ہم چاہتے اون آیات کے سبب اوسکو بلند کرتے
مگر اوسنے زمین کیطرف میل کیا اور دنیا کی جانب راغب ہوا اور اپنی خواہش نفس کی متابعت کی فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ
الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ پس اوسکی مثال مثل سگ کے ہی اگر تو اوسپر حملہ کرے اپنی
زبان نکال دیتا ہی اور اگر اوسکو اوسکے حال پر چھوڑ دے تب بھی اپنی زبان لٹکا دیتا ہی اور بیان کرتے ہین کہ اوس
کی زبان بھی زبان سگ کی مانند منھ سے باہر نکل آئی تھی اور اوسکے سینہ پر لٹکتی تھی۔ بعد اسکے حضرت امام رضا ؑ
نے فرمایا کہ تین حیوانون کے سوا اور کوئی حیوان بہشت مین داخل نہوگا۔ حمار بلعم۔ سگ اصحاب کہف۔ اور وہ گرگ
جسکا قصہ یہ ہی کہ کسی بادشاہ ظالم نے اپنے چوبدار کو بھیجا کہ ایک گروہ مومنین کو عذاب کرنے کے لیے حاضر کرے
اوس چوبدار کا ایک فرزند تھا جسکو بہت دوست رکھتا تھا۔ اوسکے جانے کے بعد ایک گرگ نے آکر اوسکا فرزند
کھا لیا وہ چوبدار اوسکے ہلاک ہونے سے بہت اندوہناک ہوا حق تعالے اوس گرگ کو بہشت مین لیجائیگا

اسلیئے کہ اوسنے اوس چوبدار کا دل غمگین و اندوہناک کیا تھا۔ اور بسند ہاے معتبر منقول ہی کہ جب حضرت امیر المومنین
شہید ہوئے اوسی دن حضرت امام حسن منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا ایہا الناس اسی رات کو عیسیٰ بن مریم آسمان
پر گئے اور اسی رات کو یوشع بن نون شہید ہوے یعنی ماہ رمضان المبارک کی اکیسوین رات کو۔ اور بسند معتبر
حضرت امام رضا سے منقول ہی کہ اصحاب رسول خدا مین سے کسی نے ایک نامہ پایا اور اوسکو آنحضرت کی خدمت مین
لایا حضرت نے فرمایا ندا کرو کہ تمام اصحاب حاضر ہون بعد اسکے منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا یہ نامہ یوشع بن نون
وصی موسیٰ کا لکھا ہوا ہی اور اوس نامہ کا مضمون یہ تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بدرستیکہ تمھارا پروردگار
تمھارا دوست اور تمپر مہربان ہی۔ بدرستیکہ بہترین بندگان خدا وہ پرہیزگار ہی جو گمنام ہو اور بدترین خلق خدا
وہ شخص ہی جو ریاست باطل و انگشت نمائے خلائق ہو۔ جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ اوسکو ثواب کامل عطا ہو اور خدا
کی نعمتون کا شکر اوسنے ادا کیا ہو اوسکو لازم ہی کہ ہر روز یہ دعا پڑھا کرے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَمَا يَنْبَغِي لِلّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا يَنْبَغِي لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَمَا يَنْبَغِي لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ كَمَا يَنْبَغِي لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْهَاشِمِيِّ وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ حَتّٰى يَرْضَى اللّٰهُ ۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ بنی اسرائیل
کے زمانہ مین چار شخص مومنون مین سے تھے جو باہم محبت و ارتباط رکھتے تھے ایک دن اون مین کے تین شخص
ایک شخص کے گھر مین کسی مصلحت کے لیئے جمع ہوئے۔ وہ چوتھا شخص مرد مومن بھی وہان آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا
غلام باہر نکلا اوسنے غلام سے پوچھا تیرا آقا کہان ہی۔ کہا گھر مین نہین ہی۔ وہ شخص پھر گیا۔ جب غلام پھر آقا پاس آیا
پوچھا کسنے دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔ کہا فلان شخص تھا۔ مین نے اوس سے کہدیا کہ میرا آقا گھر مین نہین ہی۔ صاحب خانہ
بلکہ اون تینون شخصون نے اس بارہ مین کچھ نہ کہا اور خاموش ہو رہے اور اوس مرد مومن کے پھر جانے کی کچھ
پروا نکی اور پھر اپنی گفتگو مین مشغول ہوئے۔ دوسرے دن صبح کو وہ مرد مومن پھر اوسی گھر کے دروازے پر آیا دیکھا
کہ یہ لوگ گھر سے باہر نکلکر ایک مزرعہ یعنی کھیت کیطرف جایا چاہتے ہین اور وہ مزرعہ اون مین سے کسی ایک
شخص کا تھا۔ اوس مرد مومن نے سلام کیا اور پوچھا مین بھی تمھارے ہمراہ چلون۔ کہا ہان مگر روز گذشتہ کے
آنے اور پھر جانے کی عذر خواہی نہ کی۔ وہ مرد مومن اونکے درمیان پریشان حال و بے اعتبار تھا۔ اثنائے
راہ مین ایک ابر دکھائی دیا اور اوسکے بعد ابر آیا ان لوگون نے بخیال اسکے کہ پانی برسے گا بھاگنا شروع کیا
ناگاہ اوس ابر سے یہ آواز آئی کہ اے آتش اونکو گھیر لے اور مین خدا کا رسول جبرئیل ہون۔ اوس ابر
سے ایک شعلۂ آتش پیدا ہوا اور اون تینون شخصون کو جلا دیا۔ وہ مرد مومن جو کہ پریشان حال تھا اون
تینون پر اس بلا کے نازل ہونے سے خائف و متعجب ہوا مگر اسکا سبب دریافت نکر سکا جب شہر مین پھر

آیا حضرت یوشعؑ کی خدمت مین حاضر ہوکر بیان کیا یوشعؑ نے فرمایا کہ خدا نے تیرے سبب اُنپر اپنا غضب نازل
فرمایا باوجودیکہ اونسے رضامند تھا۔ پھر یوشعؑ نے روز گذشتہ کی کیفیت اوس سے بیان فرمائی۔ اوسنے کہا
مین نے اونکو بخشا اور عفو کیا۔ یوشعؑ نے فرمایا اگر یہ امر قبل نازل ہونے عذاب کے واقع ہوتا مفید تھا مگر
اب یہ تیرا عفو کرنا دنیا مین اونکو فائدہ نہین دیسکتا شاید آخرت مین اونکو نفع پہونچائے۔ اور روایت کرتے
ہین کہ حضرت یوشعؑ کی عمر ایک سو تیس برس کی تھی اور اپنے بعد کالب بن یوحنا کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کیا

باب ۱۴ چودھوان۔ قصص حضرت حزقیل

حق تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ہی اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ
الْمَوْتِ فَقَالَ لَھُمُ اللّٰہُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ
النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ یعنے کیا تم لوگ اوس گروہ کیطرف نہین دیکھتے ہو جو خوف مرگ کے سبب اپنے گھرونسے
باہر نکلے تھے اور وہ کئی ہزار آدمی تھے۔ پس خدا نے اونسے کہا کہ مرجاؤ۔ پھر اونکو زندہ کیا بدرستیکہ خدا صاحب
فضل و احسان ہی خلائق پر ولیکن اکثر لوگ اوسکا شکر نہین کرتے شیخ طبرسی رحم نے کہا ہی کہ یہ لوگ بنی اسرائیل
کے ایک گروہ تھے اور مرض طاعون سے جو اونکے شہر مین شایع ہوا تھا بھاگے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ جہاد
سے بھاگے تھے اور بعضون کا قول ہی کہ یہ لوگ حضرت حزقیلؑ کی قوم سے تھے جو حضرت موسیٰؑ کے تیسرے خلیفہ ہین۔
اسلیئے کہ موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل مین خلیفۂ اول یوشع بن نون اور اونکے بعد کالب بن یوحنا اور اونکے بعد حضرت
حزقیل تھے اور اونکو ابن العجوز بھی کہتے تھے اسلیئے کہ اونکی ماں ضعیفہ عقیمین اور پیری و عقیم ہونے کے بعد خدا سے
فرزند طلب کیا اور حضرت حزقیل اونسے پیدا ہوئے بعضے کہتے ہین کہ حزقیل ذوالکفل ہین اور اسلیئے اونکو
ذوالکفل کہتے ہین کہ ستر پیغمبرون کی کفالت و ضامنی کی اور اونکو قتل ہونے سے نجات دیکر کہا تم جسطرح
چاہو چلے جاؤ اگر مین قتل ہوجاؤن اس سے بہتر ہی کہ تم سب قتل کیئے جاؤ جب یہودیون نے حزقیل سے
اون پیغمبرون کو طلب کیا۔ فرمایا وہ سب چلے گئے اور مین نہین جانتا کہان گئے اور حق تعالے نے ذوالکفل کو محفوظ
رکھا اور اوس قوم سے کوئی ضرر اونکو نہ پہونچا۔ پھر بیان کیا ہی کہ اس جماعت کی تعداد مین اختلاف ہی کسی نے
تین ہزار اور کسی نے دس ہزار اور کسی نے تیس ہزار اور کسی نے چالیس ہزار اور کسی نے ساٹھ ہزار اور کسی
نے ستر ہزار کہا ہی یہ سب حضرت حزقیلؑ کی دعا سے زندہ ہوئے اور بعضون کا قول ہی کہ حضرت شمعون کی دعا سے
زندہ ہوئے۔ انکے شہر کا نام داوردان تھا اور بعضون نے واسط کہا ہی۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے
کہ یہ لوگ ملک شام کے کسی شہر مین رہتے تھے جب انہین مرض طاعون ظاہر ہوا ایک گروہ کثیر بخوف مرگ شہر
سے باہر نکل کر کسی جنگل مین اوترا اور وہ سب ایک شب مین ہلاک ہوگئے اور وہ مقام سر راہ واقع تھا لوگ اونکی

ہڈیون پر راستہ چلتے تھے۔ پھر خدا نے کسی پیغمبر کی دعا کے سبب اونکو زندہ کیا بعد اسکے وہ لوگ اپنے
گھرون کو پھر گئے اور اونکو عمر دراز عطا ہوئی پھر بتدریج مرے اور ایک نے دوسرے کو دفن کیا۔ اور بسند
حسن منقول ہے کہ حمران نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ آیا بنی اسرائیل مین کوئی چیز ایسی بھی ہے جو اس امت
مین نہو۔ فرمایا نہین۔ پھر اسی آیت کی تفسیر آنحضرتؑ سے پوچھی اور یہ بھی سوال کیا کہ یہ لوگ زندہ ہونے کے
بعد اسیقدر زندہ رہے کہ لوگون نے انکو زندہ دیکھا اور پھر اوسی روز مر گئے یا اپنے گھرون کو پھر گئے۔ فرمایا بلکہ زندہ
ہوئے اور پھر اپنے گھرون مین جا کر ساکن ہوئے کھانا کھایا اور عورتون سے نکاح کیا مدت دراز تک زندہ رہے
بعد اسکے اپنی موت سے مرے۔ اس امت مین بھی جو لوگ رجعت مین زندہ ہونگے اونکا حال بھی اسیطرح ہوگا
مؤلف فرماتے ہین بنابر مضمون اوس حدیث کے جو مکرر مذکور ہو چکی کہ بنی اسرائیل مین جو کچھ واقع ہوا ہے
اس امت مین بھی واقع ہوگا یہ قصہ بھی حقیت رجعت کا گواہ ہے اور علمای شیعہ نے اس آیت سے مخالفون پر
استدلال کیا ہے اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کی
تفسیر مین فرمایا ہے کہ یہ لوگ ملک شام کے کسی شہر مین رہتے تھے اور اوسمین ستر ہزار گھر تھے ناگاہ مرض طاعون
اوسمین ظاہر ہوا اون لوگون کا یہ قاعدہ تھا کہ جب طاعون ظاہر ہوتا تھا جو لوگ مالدار تھے اور سفر کر سکتے
تھے وہ شہر سے نکل جاتے تھے اور جو ضعیف و پریشان حال تھے شہر مین رہتے تھے مگر انمین سے گروہ کثیر ہلاک
ہو جاتا تھا اور جو لوگ شہر سے نکل جاتے تھے وہ بہت کم تلف ہوتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اگر ہم بھی شہر مین رہتے
سب ہلاک ہو جاتے اور جو شہر مین رہتے تھے وہ کہتے تھے کہ اگر ہم یہان سے نکل جاتے محفوظ رہتے اور بہت کم
تلف ہوتے اس مرتبہ جب طاعون ظاہر ہوا سب کی رائے اس امر پر متفق ہوئی کہ شہر سے باہر نکل جائین
اور سب وہان سے باہر نکل گئے۔ بعد اسکے کئی شہرون مین پھرتے ہوئے ایک شہر ویران مین پہونچے جہان کے تمام
رہنے والے طاعون کے سبب ہلاک ہو گئے تھے اور تمام گھر خالی پڑے تھے یہ سب اوس شہر مین اوترے اور انھین
مکانون مین ساکن ہوے۔ حق تعالے نے اونکو حکم دیا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ وہ سب ہلاک ہو گئے اور اوسیطرح
پڑے رہے تا اینکہ اونکے استخوان کے سوا اور کچھ باقی نہ رہا۔ وہ شہر قافلون کے سر راہ واقع تھا اہل قافلہ نے
اونکی ہڈیان راستہ سے ہٹا کر ایک مقام پر جمع کر دی تھین۔ اتفاقاً بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر نے جنکا نام حزقیل
تھا اوسطرف سے عبور کیا جب یہ استخوان ہائے بوسیدہ اونکو نظر آئے بہت روئے اور کہا خداوندا اگر تو چاہے
اسیوقت انکو زندہ کر سکتا ہے جیسا کہ ایک ساعت مین ان سب کو ہلاک کیا ہے تاکہ تیرے شہرون کو آباد کرین اور تیرے
بندے انسے پیدا ہون اور وہ سب تیری عبادت کرنے والون کے ہمراہ تیری عبادت کرین۔ حق تعالی نے اونپر
وحی نازل فرمائی کیا تم چاہتے ہو کہ مین انکو زندہ کرون عرض کی ہان اے میرے پروردگار۔ خدا نے اونکو

اسم اعظم بتایا اور حکم دیا کہ اس نام کی برکت سے میری درگاہ مین دعا کرو کہ مین انکو زندہ کرون - حزقیل نے اسم اعظم الہٰی پڑھا اور دیکھا کہ وہ تمام استخوان ایک دوسرے کیطرف پرواز کرنے لگے پھر اونکے بدن درست ہوگئ وہ سب بھی ایک دوسرے کو دیکھتے اور خدا کی تسبیح و تہلیل کہتے تھے - حزقیل نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ خدا تمام چیزون پر قادر ہے - اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ لوگ نوروز کے دن زندہ ہوگئے اور جس پیغمبر نے انکے لیے دعا کی تھی اوسکو خدا نے حکم دیا کہ اونکے استخوانہاے بوسیدہ پر پانی چھڑکے جب اونپر پانی چھڑکا وہ سب زندہ ہوگئے - اور یہ لوگ تیس ہزار آدمی تھے اسی لیے اہل عجم مین یہ رسم جاری ہے کہ نوروز کے دن ایک دوسرے پر پانی چھڑکتے ہین مگر اسکی اصلیت سے آگاہ نہین اور دوسری حدیث معتبر مین آنحضرتؑ سے منقول ہے کہ اون مجنون کے ضمن مین جو کسی زندیق سے بیان فرما کر اوسکو مسلمان کیا ارشاد فرمایا تھا کہ ایک گروہ اپنے وطن سے بخوف طاعون بھاگا اونکا شمار کثرت کے سبب خدا کے سوا اور کوئی نہین جانتا تھا جب وہ لوگ شہر سے باہر نکلے خدا نے اون سب کو ہلاک کیا اور ایک مدت دراز تک اوسیطرح پڑے رہے - اونکے استخوان بوسیدہ اور بدن کے جوڑ سب علیحدہ ہوکر خاک ہوگئے پھر جب خدا کو منظور ہوا کہ اپنی قدرت خلائق پر ظاہر کرے ایک پیغمبر مبعوث کیا جسکا نام حزقیل تھا حزقیل نے پہلے دعا کی اور دعا کے بعد اونکو آواز دی اوسوقت اونکے بدن مجتمع ہوئے اور روح اونکے اجسام مین داخل ہوئی اور جس ہیئت و شکل سے کہ ہلاک ہوئے تھے اوسی ہیئت و شکل سے پھر زندہ ہوئے اور ایک آدمی اونمین سے کم نہ تھا اور اسکے بعد ایک مدت دراز تک زندہ رہے - اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام رضاؑ نے مامون کے روبرو جب جاثلیق نصرانی پر حجت تمام کی فرمایا اگر عیسیٰؑ کو اسلیے خدا کہتے ہین کہ اونھون نے مردون کو زندہ کیا ہمارے پیغمبرؐ نے بھی ایسا ہی کیا مگر اونکی امت نے اونکو خدا نہین کہا - حزقیل نے بھی وہی کیا جو حضرت عیسیٰ کرتے تھے یعنی پینتیس ہزار آدمیون کو ساٹھ برس مردہ رہنے کے بعد زندہ کیا - پھر حضرت نے جاثلیق سے خطاب کیا کیا تو نے اون جوانان بنی اسرائیل کا حال نہین پڑھا ہے جو توریت مین مذکور ہین اور بخت نصر نے جب بیت المقدس کو خراب کیا اور بنی اسرائیل کو قتل کرکے باقیماندہ کو اسیر کیا اور بابل مین لے گیا اوسوقت خدا نے حضرت حزقیل کو مبعوث کیکے بنی اسرائیل کیطرف بھیجا اور حزقیل نے اونکو زندہ کیا - اے نصرانی یہ پیغمبر عیسیٰ سے پہلے تھے یا بعد اونکے جاثلیق نے کہا عیسیٰ سے پیشتر تھے حضرتؑ نے فرمایا تم لوگ اگر عیسیٰ کو مردہ زندہ کرنے کے سبب خدا جانتے ہو لیسا یسع اور حزقیل کو بھی خدا جانو اسلیے کہ اونھون نے بھی مردون کو زندہ کیا ہے - بعد رسکے بنی اسرائیل کا ایک گروہ اپنے شہرون سے طاعون کے سبب بخوف مرگ بھاگا اور وہ لوگ کئی ہزار تھے حق تعالیٰ نے اونکو ایک ساعت مین ہلاک کیا - اہل شہر نے اونکے گرد ایک احاطہ بنا دیا تھا وہ سب اوسی احاطہ مین پڑے رہے تا اینکہ اونکے استخوان بوسیدہ اور اونکے بدن خاک

ہوگئے بعد اسکے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کا گذر اوس طرف ہوا اونکے استخوانہاے بوسیدہ کی کثرت دیکھکر تعجب
کیا۔ حق تعالی نے اوس پیغمبر پر وحی نازل فرمائی کہ اگر تجھے منظور ہو مین ان سب کو تیری خاطر سے زندہ کردون
اور تو انسے تبلیغ رسالت کرے۔ اوس پیغمبر نے عرض کی ہان میرے پروردگار۔ خدا نے فرمایا انکو آواز دے
اوس پیغمبر نے آواز دی کہ اے استخوانہاے بوسیدہ خدا کے حکم سے اوٹھو۔ وہ سب زندہ ہوکر اوٹھ بیٹھے اور
اپنے سرون سے خاک جھاڑتے تھے مؤلف فرماتے ہین اس روایت سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اس گروہ کو جو کہ
طاعون سے بھاگے تھے حزقیل کے سوا اور کسی پیغمبر نے زندہ کیا ہے اور حزقیلؑ نے اونکو زندہ کیا تھا جنکو بخت نصر
نے قتل کیا تھا مگر یہ امر احادیث گذشتہ کے خلاف ہے اور ممکن ہے کہ حضرت امام رضاؑ نے اس حدیث مین اوس
قول کے موافق بیان کیا ہو جو اہل کتاب مین مشہور و معروف رہا ہوتا کہ اوسپر حجت قائم کرسکین اور اس حدیث
کی عبارت مین بھی ایسی تاویل ہوسکتی کہ احادیث گذشتہ کے موافق ہوجائے۔ اور بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے
منقول ہے کہ جب بادشاہ قبطے نے بقصد خراب کرنے بیت المقدس کے لشکر کشی کی اور بیت المقدس کا محاصرہ
کیا اوس وقت بنی اسرائیل حزقیل کے پاس جمع ہوے اور اس بلا کے دفع کرنے کے لیے اونسے استغاثہ کیا۔ حزقیلؑ
نے فرمایا آجکی رات اس بارہ مین اپنے پروردگار سے مناجات کرونگا۔ جب رات ہوئی بارگاہ خدا مین اوس
بلا کے دفع کرنے کے لیے مناجات کی حق تعالی نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ مین انکو اوس بادشاہ کے شر سے
محفوظ رکھونگا پھر اوس فرشتہ کو جو ہوا پر موکل ہے حکم دیا کہ تمام اہل لشکر کی سانس روک دے وہ فرشتہ حکم بجا لایا
اور وہ سب ایک ساعت مین ہلاک ہوگئے جب صبح ہوئی حضرت حزقیلؑ نے اپنی قوم کو خبر دی کہ خدا نے اونکو
ہلاک کیا جب بنی اسرائیل شہر سے باہر نکلے دیکھا کہ وہ سب ہلاک ہوگئے ہین حضرت حزقیل کے دل مین عجب و
غرور پیدا ہوا اور یہ خیال کیا کہ مجھ مین اور سلیمانؑ مین کیا فرق ہے پس اونکی تنبیہ و تادیب کے لیے اونکے جگر
مین ایک زخم پڑگیا اور اوس نے اونکو بہت تکلیف دی حضرت حزقیلؑ نے خدا کی درگاہ مین تضرع و زاری کی
اور فرش خاک پر بیٹھکر دفع مرض کے لیے دعا کی حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ درخت انجیر کا دودھ
اپنے سینہ پر ملو جب ایسا کیا وہ زخم اچھا ہوگیا مؤلف فرماتے ہین اس حدیث سے اور نیز حدیث سابق
سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت حزقیل کا زمانہ حضرت سلیمان کے بعد تھا اور یہ امر اوسکے خلاف ہے جو مفسرین کے
درمیان مشہور ہے کہ انکا زمانہ حضرت موسیٰ کے زمانہ سے قریب تھا اور وہ حضرت موسیٰ کے خلیفۂ سوم تھے اور
بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالی نے حضرت حزقیلؑ پر وحی نازل فرمائی کہ فلان بادشاہ سے
کہو کہ فلان روز مین اوسکو ہلاک کرونگا۔ حزقیل اوس بادشاہ پاس گئے اور خدا کی رسالت اوسکو پہونچائی
اوس بادشاہ نے دعا کی اور از روے تضرع و تذلل اپنے تخت سے اوترکر خدا کی درگاہ مین التجا کی اور کہا

کہ خداوندا مجھے اسقدر مرگ سے امان دے کہ میرا لڑکا بڑا ہو جائے اور مین اوسکو اپنا جانشین مقرر کرون تب خدا نے
پھر حضرت حزقیل پر وحی نازل فرمائی کہ اوس بادشاہ کے پاس جاؤ اور اوس سے کہو کہ مین نے اوسکی عمر پندرہ برس
زیادہ کی۔ حزقیل نے عرض کی خداوندا میری قوم نے ہرگز مجھسے کلام دروغ نہین سنا ہے اگر اب ایسا کہونگا
مجھے دروغ گو تصور کرینگے فرمایا تم میرے بندے ہو اور تمکو لازم ہے کہ مین جو کہون اوسکو بگوش دل سنو اور
اوس بادشاہ کے پاس جاکر میرا حکم اوسکو پہونچاؤ۔

باب پندرہواں۔ حضرت اسمٰعیلؑ کے حالات جنکو خدا نے قرآن مین صادق الوعد فرمایا ہے۔

حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا
وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا یعنی قرآن مین اسمٰعیل کو یاد کرو
بدرستیکہ وہ صادق الوعد تھے یعنے اپنا وعدہ وفا کرنے والے تھے اور وہ پیغمبر مرسل تھے اور اپنے اہل کو ادائے نماز
وزکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے۔ حدیث معتبر مین حضرت امام رضاؑ سے
منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے اسلئے اونکا نام صادق الوعد رکھا کہ ایک شخص سے کسی مقام کا وعدہ کیا تھا اور اوس
وعدے کے خیال سے ایک سال تک وہین رہے اور اوس جگہ سے حرکت نکی اور بسندہای معتبر بسیار حضرت صادقؑ
سے منقول ہے کہ یہ اسمٰعیلؑ جنکو خدا نے صادق الوعد فرمایا ہے اسمٰعیلؑ فرزند ابراہیم خلیل اللہ نہین بلکہ یہ ایک
پیغمبر تھے جنکو خدا نے اونکی قوم کیطرف مبعوث کیا تھا اونکی قوم نے اونکو پکڑا اونکے سر و روے مبارک کا پوست
چھیل ڈالا حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو اونکے پاس بھیجا اوسنے کہا خدا نے سلام کے بعد تمسے کہا ہے کہ تمھاری قوم نے
جو کچھ تمھارے ساتھ کیا وہ مین نے دیکھا اور مجھے اسلئے تمھارے پاس بھیجا ہے کہ اس قوم کے بارہ مین تم جو حکم
دو اوسکی تعمیل کرون۔ اسمٰعیل نے کہا مین دنیا مین انسے انتقام لینا نہین چاہتا بلکہ مجھے منظور ہے کہ اس بلا
پر صبر کرون اور حضرت حسینؑ بن علیؑ فرزند پیغمبر آخر الزمانؐ کی پیروی اختیار کرون تاکہ آنحضرتؑ کے
ثواب سے مین بھی بہرہ مند ہون۔ اور بسند موثق مثل صحیح منقول ہے کہ برید عجلی نے حضرت صادقؑ سے
سوال کیا کہ وہ اسمٰعیلؑ جنکو خدا نے صادق الوعد فرمایا حضرت اسمٰعیلؑ فرزند ابراہیم ہین یا انکے سوا اور کسی
پیغمبر کا نام ہے اور لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ اسمٰعیل بن ابراہیم ہین۔ حضرت نے فرمایا اسمٰعیلؑ نے ابراہیمؑ سے
پہلے رحلت کی اور ابراہیمؑ حجت خدا اور صاحب شریعت تازہ تھے اونکے زمانے مین دوسرا پیغمبر مرسل مبعوث
نہین ہو سکتا تھا پس اسمٰعیل بن ابراہیم کیونکر رسول ہو سکتے تھے بلکہ وہ پیغمبر تھے اور رسول نتھے اور وہ اسمٰعیل
خدا نے جنکا ذکر اس آیت مین کیا ہے حزقیل کے فرزند ہین۔ حق تعالیٰ نے اونکو اونکی قوم کیطرف مبعوث کیا مگر
اونکی قوم نے اونکی تکذیب کی اور قتل کیا پہلے اونکی قوم نے اونکے سر اور منھ کا پوست چھیلا حق تعالیٰ نے

غضبناک ہو کر سطاطائیل فرشتہ کو عذاب کرنے کے لیے بھیجا جب وہ اسمعیلؑ پاس آیا اور کہا مین سطاطائیل
فرشتۂ عذاب ہون اور خدا نے مجھے تمھارے پاس اسلیئے بھیجا ہی کہ اگر تمکو منظور ہو مین تمھاری قوم کو انواع
عذاب سے معذب کرون۔ اسمعیل نے کہا اے سطاطائیل مجھے اونکے عذاب کی حاجت نہین حق تعالی نے اونپر
وحی نازل فرمائی کہ پھر تمھاری کیا حاجت ہی عرض کی خداوندا تونے اپنی پروردگاری اور حضرت محمدؐ کی پیغمبری
اور اونکے اوصیا کی ولایت کا ہم سے عہد و پیمان لیا اور تونے اپنی مخلوقات کو اوس ظلم و جور سے مطلع کیا جو اونکی
امت اپنے پیغمبر کے بعد حسین بن علی پر کریگی اور تونے یہ وعدہ بھی کیا کہ حسین بن علی کو دنیا مین پھر لاؤنگا کہ
اپنے قاتلون سے وہ خود انتقام لین پس خداوندا میری حاجت تجھ سے یہی ہی کہ اوسوقت مجھکو بھی پھر دنیا
مین مبعوث کر کہ مین بھی ان لوگون سے جنھون نے مجھپر ظلم و ستم کیا ہی خود انتقام لون جیسا کہ حسین ابن علی کو
پھر مبعوث کریگا حق تعالی نے اسمعیل بن حزقیل سے وعدہ کیا کہ اونکو بھی زمانِ رجعت مین حضرت امام حسینؑ
کے ہمراہ پھر دنیا مین مبعوث کریگا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین آنحضرت سے منقول ہی کہ بہترین تصدقات
تصدق زبان ہی یعنی تو کلام خیر سے خلائق کی جان کی حفاظت اور بدی کو اونسے دور کرے اور اپنے برادر
دینی کو نفع پہونچانے بعد اسکے فرمایا بنی اسرائیل مین وہ شخص سب عابدون سے بہتر اور افضل قرار پاتا تھا جو
بادشاہ کے پاس مومنون کی حاجت روائی مین سعی کرتا تھا ایک دن کوئی عابد جو بادشاہ پاس کسی مومن
کی سفارش کے لیے جاتا تھا اثنائے راہ مین اسمعیل پسر حزقیل سے ملا اور اونسے کہا کہ آپ یہان سے کہین
نہ جائین جبتک کہ مین پھر آپ کے پاس نہ آؤن مگر جب بادشاہ پاس گیا اپنا وعدہ بھول گیا حضرت اسمعیل
اوسکے انتظار مین ایک سال تک اوسی جگہ رہے حق تعالی نے وہان ایک پانی کا چشمہ جاری کیا اور ایک قسم
کی گھاس اوگائی وہ اوس گھاس کو کھاتے اور اوسی چشمہ کا پانی پیتے تھے اور ایک ابر کو بھیجا جو اونپر سایہ
کرتا تھا ایک دن وہ بادشاہ بارادۂ سیر و تفریح سوار ہوا اور وہ عابد بھی اوسکے ساتھ تھا جب اوس جگہ پہونچے
جہان اسمعیل بیٹھے تھے اوس عابد نے اسمعیل کو دیکھکر کہا آپ ابتک یہان بیٹھے ہین فرمایا تو نے کہا تھا کہ یہان سے
کہین نہ جانا اسلیئے مین ابتک یہان سے کہین نہین گیا اسی سبب سے حق تعالی نے اونکا نام صادق الوعد رکھا
ایک شخص جبار اوس بادشاہ کے ہمراہ تھا اوسنے کہا اے بادشاہ یہ شخص دروغ کہتا ہی کہ مین اتنی مدت سے
یہان ہون اسلیئے کہ مین اکثر اس صحرا کیطرف آیا مگر اسکو یہان نہین دیکھا اسمعیل نے اوس سے فرمایا تو دروغ
کہتا ہی خدا نے جو چیزین عمدہ تجھکو دی ہین اونمین سے بعضون کو تجھ سے پھیرے۔ اوسیوقت اوسکے تمام دانت
گر گئے اوسوقت اوسنے بادشاہ سے کہا کہ درحقیقت مین نے دروغ کہا تھا اور اس بندۂ صالح پر افترا کیا تھا
اب تو اس سے التماس کر کہ اپنے خدا سے دعا کرے اور میرے دانت پھر مجھے ملین کیونکہ مین پیر ہو گیا ہون اسلیئے

زیادہ تر دانتوں کی مجھکو احتیاج ہے بادشاہ نے حضرت اسمعیلؑ سے اس امر کی استدعا کی اسمعیلؑ نے فرمایا میں
دعا کرونگا بادشاہ نے کہا اسیوقت دعا کیجیے۔ فرمایا صبح کو دعا کرونگا۔ جب صبح ہوئی بارگاہ الٰہی میں دعا کی
اور خدا نے اوسکے دانت بہجا اوسکو عطا کیے بعد اسکے حضرت صادقؑ نے فرمایا بہترین اوقات دعا وقت
سحر ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے ایک گروہ کی مدح میں فرمایا ہے وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی وہ لوگ خدا سے
صبح کو طلب آمرزش کرتے ہیں۔ اور دوسری حدیث معتبر میں فرمایا ہے کہ اسمعیل پیغمبر خدا نے صفاح میں ایک شخص سے
وعدہ کیا۔ صفاح ایک مقام کا نام ہے جو حوالی مکہ میں واقع ہے۔ حضرت اسمعیل اوسکے وعدہ کے انتظار میں ایک
سال تک وہین رہے اور اہل مکہ سال بھر آنحضرتؑ کو تلاش کرتے تھے مگر اونکو معلوم نہ ہوتا تھا کہ آپ کہاں ہیں
اتفاقًا ایک شخص کا گذر آنحضرت کیطرف ہوا اوسنے کہا اے پیغمبر خدا آپکے بعد ہم لوگوں کا حال ضعیف
زبون ہوا اور ہم سب ہلاک ہوگئے آپنے کیوں ہمسے کنارہ کشی کی ہے فرمایا فلاں شخص نے جو طائف کا رہنے
والا ہے مجھسے وعدہ لیا ہے کہ جب تک وہ نہ آئے میں یہاں سے حرکت نکروں جب اہل مکہ کو یہ خبر معلوم ہوئی
اوس مرد طائفی کے پاس گئے اور کہا اے دشمن خدا تو نے پیغمبر خدا سے وعدہ کرکے اوسکے خلاف عمل کیا
اور ایک سال سے اونکو رنج و تعب میں مبتلا رکھا ہے۔ وہ شخص آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت
عذر خواہی کے بعد کہا اے پیغمبر خدا میں خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ آپکا وعدہ بھول گیا تھا۔ اسمعیلؑ نے
فرمایا میں بھی خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ اگر تو نہ آتا میں اسی جگہ رہتا یہانتک کہ میری اجل آتی اور اسی
جگہ سے محشور بھی ہوتا۔ حق تعالیٰ نے اسلیئے فرمایا ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ

باب سولھواں قصص حضرت الیاسؑ و یسع و الیا علیہم السلام

ابن بابویہ رح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد یوشعؑ نے بنی اسرائیل کو شام کے
ملک میں ساکن کرکے بلاد شام کو اونمیں تقسیم کیا اوسوقت اونکا ایک سبط کو بعلبک کیطرف بھیجا اور الیاسؑ
پیغمبر اسی سبط میں ہوئے اور خدا نے اونکو اپنا پیغمبر قرار دیا جب یہ پیغمبر ہوئے اوسوقت وہاں ایک
بادشاہ تھا جسنے بت کی پرستش کے سبب جسکا نام بعل تھا سب کو گمراہ کیا تھا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
ہے وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ بدرستیکہ الیاس پیغمبران مرسل سے تھا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ
جسوقت کہ اپنی قوم سے کہا کیا تم خدا کے عذاب سے نہیں ڈرتے أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ
الْخَالِقِينَ آیا تم بعل کی پرستش کرتے ہو اور اوسکی عبادت ترک کیئے دیتے ہو جو بہترین آفرینندگان ہے
اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ خداوند عالم جو تمہارا پروردگار اور تمہارے آبائے گذشتہ کا
پروردگار ہے فَكَذَّبُوهُ پس اون لوگوں نے الیاس کی تکذیب کی اور اونکا کلام باور نہ کیا۔ وہ بادشاہ

ایک زوجۂ فاجرہ رکھتا تھا اور جب وہ شہر سے کہین جاتا تھا اوسکو اپنا جانشین مقرر کرتا تھا اور اہل شہر کے
درمیان وہی حکم جاری کرتی تھی اُس ملعونہ کا ایک کاتب مرد مومن دانشمند تھا جسنے تین سَو مومنون کو
اوس ملعونہ کے ہاتھ سے نجات دی تھی اور قتل ہونے سے بچایا تھا تمام روے زمین پر اوس عورت سے زیادہ
کوئی عورت زناکار نہ تھی اور بنی اسرائیل کے سات بادشاہون سے اوسنے نکاح کیا تھا اور اوسکے نوے فرزند
تھے اور اوسکے فرزندون کی اولاد اسکے علاوہ تھی اوس بادشاہ کے ہمسایہ مین بنی اسرائیل کا ایک مرد صالح
رہتا تھا اور پہلوی قصر بادشاہ مین اوسکا ایک باغ تھا جسکی آمدنی پر اوسکی معیشت منحصر تھی اوس مومن کو
بادشاہ بہت دوست رکھتا تھا ایک بار بادشاہ نے سفر کیا اوس عورت نے وقت فرصت کو غنیمت سمجھ کر اوس
بندۂ صالح کو قتل کیا اور وہ باغ اوسکے اہل و فرزند سے چھین لیا اسلیئے حق تعالے نے اوس قوم پر غضب
نازل کیا جب بادشاہ آیا اور اوس سے یہ خبر بیان کی کہا یہ کام تو نے اچھا نہین کیا بعد اسکے حق تعالیٰ نے
الیاسؑ کو اونکی طرف مبعوث کیا کہ عبادت الٰہی کی ہدایت کرین مگر اونکی قوم نے اونکی تکذیب کی اور اونکو
نکال دیا اور اونکی توہین کی بلکہ قتل سے اونکو ڈرایا حضرت الیاس نے اونکی اذیت رسانی پر صبر کرکے
پھر خدا کیطرف اونکی ہدایت کی مگر جسقدر اونکو ہدایت و نصیحت کرتے تھے اونکا طغیان و فساد زیادہ ہوتا
تھا آخر حق تعالے نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھائی کہ اگر توبہ نکرینگے بادشاہ کو اور اوسکی زن زانیہ کو
ہلاک کریگا جب الیاسؑ نے خدا کا یہ حکم اونسے بیان کیا اونکا غضب الیاسؑ پر اور بھی زیادہ ہوا اور اونکو
قتل و آزار کا ارادہ کیا۔ الیاسؑ اونسے بھاگے اور کسی پہاڑ مین جہانتک اون لوگون کا پہونچنا مشکل تھا
پوشیدہ ہوئے حضرت الیاسؑ سات برس تک وہین رہے اور گیاہ زمین و میوہ درخت سے اپنی زندگی بسر
کی حق تعالے نے اونکا مقام اون لوگون سے مخفی رکھا تھا بعد اسکے بادشاہ کا فرزند بیمار ہوا اور اوسکا مرض
ایسا سخت و مہلک تھا کہ سب کو اوسکی زیست سے ناامیدی ہوئی اور وہ فرزند بادشاہ کو تمام فرزندون سے
زیادہ عزیز تھا جو لوگ بتون کی پرستش کرتے تھے اونسے خواہش کی کہ اپنے بتون سے شفاعت کرین کہ بادشاہ
کے فرزند کو شفا دین مگر اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا آخر ایک گروہ کو اوس پہاڑ کیطرف بھیجا جہان
الیاسؑ کے رہنے کا گمان اونکو تھا اوس گروہ نے زیر کوہ پہونچکر حضرت الیاسؑ سے فریاد و استغاثہ کیا کہ پہاڑ
سے نیچے اوترین اور فرزند بادشاہ کے لیئے دعا کرین۔ حضرت الیاسؑ پہاڑ سے نیچے اوترے اور فرمایا کہ حق تعالے
نے مجھے تمھارے اور تمھارے بادشاہ اور تمام اہل شہر کیطرف اداے رسالت کے لیئے بھیجا ہے تم سب اوسکا کلام سنو
اونے مجکو یہ حکم دیا ہے کہ اپنے بادشاہ کے پاس پھر جاؤ اور اوس سے کہو کہ مین وہ خدا ہون جسکے سوا اور کوئی خدا نہین
مین بنی اسرائیل کا پروردگار ہون اونکو مین نے پیدا کیا ہے اور اونکو روزی دیتا ہون اور اونکو ہلاک

کرتا ہون اور زندہ بھی رکھتا ہون اور سب کا نفع و ضرر میرے اختیار مین ہو مگر تو اپنے فرزند کی شفا غیر سے ہوا اور
دوسرون سے طلب کرتا ہی۔ جب وہ لوگ پھر گئے اور بادشاہ سے یہ حال بیان کیا بادشاہ نے غضبناک
ہوکر کہا جب تمنے الیاس کو دیکھا تھا لازم تھا کہ اونکو اسیر و گرفتار کرکے میرے پاس لاتے اسلیئے کہ وہ میرا
دشمن ہی اوس گروہ نے جواب دیا کہ جب ہمنے الیاس کو دیکھا ہمارے دلون مین اوسکا ایسا خوف و رعب پیدا
ہوا کہ اونکو اسیر نکر سکے بادشاہ نے اپنے لشکر کے پچاس آدمیون کو جو نہایت زور آور و دلیر تھے طلب
کرکے اونسے کہا کہ تم اوس پہاڑ کیطرف جاؤ اور پہلے بیان کرو کہ ہم تجھپر ایمان لانیکے لیئے آئے ہین تاکہ الیاس تمھارے
پاس آئے اوسوقت اوسکو اسیر کرکے میرے پاس لاؤ وہ لوگ اوس پہاڑ پر گئے اور ہر طرف متفرق ہوکر بہ آواز
بلند الیاس کو ندا دی اور کہا کہ ای پیغمبر خدا ہمارے پاس آ کہ ہم تجھپر ایمان لاتے ہین۔ حضرت الیاس اوسوقت
جنگل مین تھے جب اونکی صدا سنی بہت خوش ہوئے کہ شاید ایمان لائین اور دعا کی کہ خداوندا اگر یہ لوگ اپنے
قول مین صادق ہین مجھے اجازت دے کہ مین انکے پاس جاؤن اور اگر دروغ کہتے ہین انکے شر سے مجھکو محفوظ
رکھ اور ایک شعلۂ آتش کو بھیج کہ انکو جلا دے۔ ابھی الیاس کی یہ دعا ختم نہوئی تھی کہ ایک شعلۂ آتش انپر
نازل ہوا اور انکو سب کو جلا دیا جب یہ خبر بادشاہ کو پہونچی اوسکا غضب اور زیادہ ہوا پھر اپنی زوجہ کے
کاتب کو جو مرد مومن تھا طلب کرکے ایک جماعت کے ہمراہ روانہ کیا اور اوس سے کہا کہ اب وہ وقت آیا ہی کہ ہم
اوسپر ایمان لائین اور توبہ کرین تو جا اور الیاس کو اپنے ساتھ لا کہ امر و نہی الٰہی سے ہمکو آگاہ کرین اور جس امر مین کہ
رضای پروردگار ہو اوسکی ہدایت فرمائین اور اپنی قوم کو حکم دیا کہ بت پرستی چھوڑ دین۔ جب وہ کاتب اوس
جماعت کے ہمراہ اوس پہاڑ پر پہونچا جہان حضرت الیاس رہتے تھے اوسنے اونکو ندا دی۔ الیاس نے اوسکی
آواز پہچانی اور حق تعالی نے اونکو حکم دیا کہ اپنے برادر شائستہ پاس جاؤ اور اوسپر سلام کرکے اوس سے مصافحہ کرو
الیاس اوسکے پاس آئے اوسنے بادشاہ کی تمام کیفیت بیان کرکے اونسے کہا مین ڈرتا ہون کہ اگر مین جاؤن اور
آپکو اپنے ہمراہ نہ لیجاؤن وہ مجھکو قتل کریگا حق تعالی نے حضرت الیاس پر وحی نازل فرمائی کہ بادشاہ نے جو پیام
دیا ہی یہ سب حیلہ و مکر ہی اور چاہتا ہی کہ تمکو دستگیر کرکے قتل کرے اس مومن سے کہو کہ اوس سے نہ ڈرے مین
اوسکے فرزند کو ہلاک کرتا ہون تاکہ اوسکے ماتم مین مشغول ہو اور اوسکو ضرر نہ پہونچا سکے۔ جب وہ کاتب اپنے ہمراہیون
کے ساتھ بادشاہ کے پاس پھر آیا اوسکے فرزند کا درد و مرض زیادہ ہوگیا تھا اور موت گلوگیر تھی بادشاہ اوسکی طرف
متوجہ نہوا اور الیاس صحیح و سلامت اپنے مقام پر پھر آئے۔ ایک مدت کے بعد جب بادشاہ کی بیتابی اور مرگ فرزند کا
غم و رنج کم ہوا اوسوقت کاتب سے حال دریافت کیا اوسنے کہا مین نے الیاس کو وہان نہین پایا۔ بعد اسکے
الیاس اوس پہاڑ سے نیچے اوترکر شہر مین آئے اور مادر یونس بن متی کے مکان مین ایک سال تک پوشیدہ رہے

اوسوقت یونس پیدا ہو چکے تھے ایک سال کے بعد حضرت الیاس پھر اوسی پہاڑ پر گئے اور اپنی مقام مین رہنے لگے
الیاس کی مراجعت کے تھوڑے دنون کے بعد یونس کی مان نے اوسکا دودھ چھوڑایا اور یونس فوت ہو گئے یونس
کی مان بہت اندوہناک ہوئین اور الیاس کی تلاش مین پہاڑ پر آئین جب الیاس کو دیکھا اپنے فرزند کا حال
بیان کیا اور کہا خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ مین تمہارے پاس آؤن اور تمکو اوسکی درگاہ مین اپنا شفیع کرون تاکہ
میرے فرزند کو زندہ کرے اور مین یونس کو اوسی طرح مردہ چھوڑکر تمھارے پاس آئی ہون اور اوسکی لاش ابھی
تک دفن نہین کی بلکہ اوسکا اوسکا مرنا سب سے مخفی رکھا ہے۔ الیاس نے پوچھا کتنے روز وفات یونس کو گذرے ہین
کہا سات دن۔ حضرت الیاس روانہ ہوئے اور سات دن کے بعد خانۂ یونس مین پہونچکر اپنے ہاتھ دعا کیواسطے
اوٹھائے اور دعا مین مبالغہ کیا تا اینکہ حق تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے یونس کو زندہ کیا بعد اسکے
حضرت الیاسؑ اپنے مقام پر پھر آئے یونسؑ کی عمر جب چالیس برس کی ہوئی اوسوقت اپنی قوم کیطرف
مبعوث ہوئے حضرت الیاسؑ خانۂ یونسؑ سے معاودت کرنیکے بعد پھر سات برس تک اوس پہاڑ پر رہے
بعد اسکے حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ جو کچھ تمکو منظور ہو مجھسے سوال کرو کہ تمکو عطا کرون۔
الیاسؑ نے کہا مین چاہتا ہون کہ مجھکو دنیا سے اوٹھالے اور میرے آبائے گذشتہ سے ملحق کردے مین
بنی اسرائیل سے بہت آزردہ خاطر ہون اور تیرے سبب اونکو دشمن رکھتا ہون۔ حق تعالی نے فرمایا
ای الیاس یہ وہ زمانہ نہین ہے کہ زمین اور اہل زمین کو تجسے خالی رکھون اسلئے کہ اس عہد مین زمین تمھارے
سبب سے قائم ہے اور ہر زمانے مین میرا ایک خلیفہ زمین پر ضرور رہتا ہے تم اور کسی چیز کا سوال کرو کہ عطا کرون
الیاسؑ نے کہا خداوندا اون لوگون سے میرا انتقام لے جو تیرے سبب مجھے دشمن رکھتے ہین اور اونکے لئے سات
سال تک بغیر میری شفاعت کے پانی نہ برسا الیاسؑ کی دعا قبول ہوئی اور بنی اسرائیل مین قحط و گرسنگی
کا شیوع ہوا اور لوگ بکثرت ہلاک ہونے لگے اور سب کو یقین ہوا کہ الیاس کی نفرین کے سبب یہ بلا اونپر
نازل ہوئی ہے۔ حضرت الیاسؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہا ہمکو جو حکم دیجئے ہم اوسکی اطاعت کرتے
ہین الیاس پہاڑ سے نیچے اوترے اور یسع اونکے شاگرد اونکے ہمراہ تھے جب بادشاہ کے پاس آئے
بادشاہ نے اون سے کہا تمنے بنی اسرائیل کو قحط سے ہلاک کردیا جواب دیا اوسنے انکو ہلاک کیا جسنے اونکو گمراہ
کیا ہے۔ بادشاہ نے کہا اب دعا کرو کہ خدا پانی برسائے جب رات ہوئی حضرت الیاس مناجات کیلئے کھڑے
ہوئے اور دعا کی بعد اسکے یسعؑ سے کہا اطراف آسمان پر نظر کرو یسع نے کہا ایک ابر بلند ہوا ہے الیاسؑ نے
کہا سب کو پانی برسنے کی بشارت دو اور کہو کہ اپنے نفوس و مال و متاع کو غرق ہونے سے محفوظ رکھین اوس
رات پانی بکثرت برسا اور زمین سے گھانس اوگ آئی اور قحط بھی باقی نہ رہا بعد اسکے حضرت الیاسؑ نے

دراز تک اوس قوم مین رہے اور وہ سب انکے مطیع اور اصلاح امور دین کی طرف مائل رہے مگر پھر طغیان و فساد
شروع کیا اور الیاس ؑ کے حق سے منکر ہوے اور اطاعت ترک کرکے سرکشی اختیار کی اوسوقت خدا نے ایک
دشمن غالب کو اونپر مسلط فرمایا اوسنے بخیر حملہ کیا اور اونپر مسلط ہوکر بادشاہ کو اوسکی زوجہ کے ساتھ قتل کیا
پھر اوس عورت کی لاش اوسی مرد مرحوم کے باغ مین پھینکدی جسکو اوسنے قتل کیا تھا۔ بعد اسکے الیاس
نے یسع کو اپنا وصی مقرر کیا اور خدا نے الیاس ؑ کو پر عنایت کیے اور لباس نور اونکو پہنایا وہ آسمان کیطرف
اوڑے اور اپنی عبا کو بالائے ہوا سے یسع کیطرف پھینکدیا۔ حضرت الیاس ؑ کے بعد خدا نے حضرت یسع کو
بنی اسرائیل کا پیغمبر مقرر کیا اور اپنی وحی اونپر نازل کی اور اونکو قوت دی۔ بنی اسرائیل اونکی تعظیم کرتے
تھے اور اونکی سیرت حسنہ سے ہدایت پاتے تھے۔ اور حدیث معتبر مین مفضل بن عمر سے منقول ہے کہ ایک
دن ہم حضرت صادق ؑ کے دروازے پر حاضر ہوئے اور چاہا کہ اجازت اندر آنے کی حاصل کرین۔ ہمنے
حضرت کی آواز سنی کہ ایسے کلمات ارشاد فرماتے ہین جو عربی نہین ہین ہمنے خیال کیا شاید زبان سریانی
ہے بعد اسکے حضرت بہت روئے اور ہم بھی حضرت کے رونے کے سبب رونے لگے پھر ایک غلام باہر آیا
اور ہمکو داخل ہونے کی اجازت دی۔ جب داخل ہوئے مین نے عرض کی آپپر فدا ہون ہم دروازے
کے باہر سے سنتے تھے کہ آپ وہ کلام ارشاد فرماتے تھے جو عربی نہ تھے اور ہمنے گمان کیا کہ شاید سریانی ہو
جب آپنے گریہ کیا آپ کے گریہ کے سبب ہم بھی رونے لگے فرمایا ہان اوسوقت الیاس پیغمبر مجھکو یاد آئے
جو عابدترین پیغمبران بنی اسرائیل تھے اور مین وہ دعا پڑھتا تھا جسکو الیاس سجدے مین پڑھا کرتے تھے
پھر حضرت نے وہی دعا زبان سریانی مین شروع کی خدا کی قسم ہمنے کسی عالم یہود و نصاری کو نہین دیکھا
جو عبارت سریانی کو اس فصاحت سے پڑھتا ہو بعد اسکے زبان عربی مین اوسکا ترجمہ کرکے ارشاد فرمایا کہ
الیاس یہ دعا سجدے مین پڑھتے تھے اَتَرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ اَظْمَأْتُ لَكَ هَوَاجِرِي اَتَرَاكَ
مُعَذِّبِي وَقَدْ عَفَّرْتُ لَكَ فِي التُّرَابِ وَجْهِي اَتَرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدِ اجْتَنَبْتُ لَكَ الْمَعَاصِي
اَتَرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ اَسْهَرْتُ لَكَ لَيْلِي یعنے آیا تو مجھے حالت عذاب مین دیکھے گا حالانکہ مین تیرے
لیے ہوائے گرم مین روزہ رکھنے کے سبب تشنہ رہا ہون آیا تو مجھے حالت عذاب مین دیکھیگا حالانکہ
مین نے اپنا منھ تیرے روبرو خاک پر ملا ہے۔ آیا تو مجھے حالت عذاب مین دیکھیگا حالانکہ تیری رضامندی
کے لیے مین نے گناہون سے دوری اختیار کی ہے۔ آیا تو مجھے حالت عذاب مین دیکھیگا حالانکہ مین نے
اپنی راتین تیرے لیے بیداری مین بسر کی ہین حق تعالی نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ تم اپنا سر سجدے
سے اوٹھاؤ مین تمپر عذاب نکرونگا۔ عرض کی خداوندا اگر تو کہے کہ مین عذاب نکرونگا اور پھر عذاب کرے

اوس وقت کیا ہوگا آیا مین تیرا بندہ نہین ہون اور تو میرا پروردگار نہین ہی حق تعالے نے فرمایا کہ اپنا
سر اوٹھا او مین نے جو وعدہ کیا ہی اوسکو ضرور وفا کرونگا اور دوسری حدیث معتبر مین موسے بن بکیر
نے حضرت امام محمد باقرؑ سے بعینہ یہی روایت بیان کی ہی مگر اوسمین بجاے الیاسؑ کے الیا مذکور ہین اور
دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ کرسی پر لکھا یا کرو واسطے کہ الیاسؑ و یسعؑ و یوشعؑ
بن نون اوسکو لکھا کرتے تھے اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت امام محمد تقیؑ سے منقول ہی کہ حضرت
امام جعفر صادقؑ فرماتے تھے کہ ایکدن میرے پدر بزرگوار امام محمد باقرؑ طواف خانہ کعبہ مین مشغول تھے ناگاہ
ایک شخص حضرت کے سامنے آیا اور کوئی چیز اوسکے مونہہ پر مثل نقاب پڑی تھی اوسنے آنحضرت کے طواف کو قطع کیا
اور اوس مقام مین تنہا بیٹھ گیا جو کوہ صفا کے پاس مین تھا آنحضرتؑ نے مجھکو بھی طلب فرمایا اور وہان ہم تین آدمیون کے
سوا اور کوئی نتھا اوس شخص نے مجھسے کہا مرحبا ای فرزند رسول خدا تمھارا آنا کسقدر بہتر و خوب ہوا
پھر میرے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر کہا اے امین علوم خدا اپنے آباے کرام کے بعد خدا تمکو تمھارے علوم و
کمالات مین برکت دے پھر میرے پدر بزرگوار سے متوجہ ہو کر کہا آپکو کیا منظور ہی آیا آپ مجھکو خبر دیتے ہین
یا مین آپکو خبر دون آیا آپ مجھسے سوال کرتے ہین یا مین آپ سے سوال کرون آیا آپ راست راست
مجھسے بیان کرتے ہین یا مین آپ سے راست راست بیان کرون میرے پدر بزرگوار نے فرمایا مین
ان سب باتون کو چاہتا ہون اوسنے کہا جب مین کوئی سوال آپ سے کرون آپ ہرگز وہ بات زبان سے
نہ فرمائیے جسکے خلاف آپکے دل مین کوئی احتمال ہو فرمایا وہ شخص ایسا کرتا ہی جسکے دل مین دو علم مخالف
یکدگر ہون یا اوسکا علم از روے اجتہاد و گمان ہو مگر علم خدا مین کسیطرح کا اختلاف نہین ہوتا کہا میرا سوال
یہی تھا جسکا تھوڑا بیان آپ نے فرمایا آپ فرمائیے کہ ایسا علم جسمین کسی طرح کا اختلاف نہین ہوتا کون شخص
جانتا ہی فرمایا وہ علم تمام و کمال خدا کے لیے مخصوص ہی اور جسقدر کہ اوس علم کی ضرورت خلائق کو ہوتی ہے
وہ پیغمبرون کے اوصیا کے پاس ہی یہ سنکر وہ شخص اپنے مونہہ سے نقاب دور کر کے سنبھل بیٹھا اور بہت خوش
ہوکر کہا مین اسی امر کا طالب تھا اور اسیلیے آیا ہون آپنے یہ جو فرمایا کہ جس علم سے خلائق کو چارہ نہین وہ
اوصیا کے پاس ہی بیان فرمائیے کہ اوصیا اوس علم سے کیونکر آگاہ ہوتے ہین فرمایا جسطرح کہ انبیا خدا کی
جانب سے آگاہ ہوتے ہین اوصیا بھی اوسیطرح آگاہ ہوتے ہین انکو الہام ہوتا ہی اور فرشتے کی آواز
سنتے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ انبیا نزول وحی کے وقت فرشتے کو دیکھتے ہین اور اوصیا نہین دیکھتے اسلیے
کہ وہ پیغمبر ہین اور یہ محدث یعنی فرشتے انسے گفتگو کرتے ہین پیغمبر کو معراج حاصل ہوتی تھی اور بغیر
وساطت کسی کے خدا کا کلام سنتے تھے مگر اوصیا کو یہ رتبہ حاصل نہین اوسنے کہا ای فرزند رسول خدا

آپ نے درخواست فرمایا آپ ایک مسئلہ دشوار آپ سے پوچھتا ہون فرمایئے اس عہد مین اوصیا کا علم کیون مخفی ہے
اور اوصیا کیون تقیہ کرتے ہین اور اپنا علم کیون سب پر ظاہر نہین کرتے جیسا کہ پیغمبر ظاہر کرتے تھے میرے پدر بزرگوار
متبسم ہوے اور فرمایا حق تعالی نہین چاہتا کہ کسی کو اپنے علم پر مطلع کرے مگر اوسی کو جسکے دل کا امتحان ایمان مین لیا ہو
جیسا کہ پیغمبر خدا نے بحکم خدا اپنے قوم کے آزار پر برسون صبر کیا اور اونسے جہاد کرنے کی اجازت نہ پائی اور ایک مدت
دراز تک اپنے دین اور اپنی پیغمبری کو قوم سے مخفی رکھو رہا تاک کہ خدا نے آنحضرت کو حکم دیا کہ اپنا دین ظاہر کرو اور اوس امر کا
کہ جسکا حکم مین نے تمکو دیا ہے اور مشرکون سے روگردانی کرو خدا کی قسم اگر حضرت رسول اوس دن سے پیشتر اظہار کرتے تو البتہ آنحضرت کی
ایذا اور ضرر سے محفوظ رہتے مگر اسلئے ظاہر کیا کہ اوس وقت دین کا اظہار ضرور تھا جبکہ لوگ اطاعت کرین اور لوگون کی مخالفت
کرنے کا خوف سے پوشیدہ رکھا اور بالاعلان بیان نکیا پس ہم بھی اسلئے نہین کہتے اور اظہار نہین کرتے کہ ہمکو یقین ہے کہ
لوگ ہماری اطاعت نکرینگے اور خدا نے اسنے جہاد کرنیکا حکم بھی ہمکو نہین دیا ہے تو چاہتا ہے کہ وہ وقت اپنی آنکھون
سے دیکھے کہ مہدی آل محمد ظاہر ہون اور ملائکہ آل داود کی تلوارین میان سے باہر نکال کر آسمان زمین کے درمیان
ارواح کافران گذشتہ پر بالاے ہوا عذاب کرین اور جو کفار کہ زندہ ہون اونکی ارواح بھی اونسے ملحق کردین اوس
شخص نے یہ سنکر اپنی تلوار میان سے باہر نکالی اور کہا یہ تلوار بھی اونھین تلوارون سے ہے اور مین بھی آنحضرت کے
انصار سے ہونگا میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہان سچ ہے اور اوس خدا کی قسم ہے جسنے حضرت محمد کو تمام مخلوقات سے
برگزیدہ کیا ہے ایسا ہی ہوگا جیسا کہ تو کہتا ہے بعد اسکے اوسنے اپنا نقاب منھ سے اوٹھا لیا اور کہا مین الیاس ہون
اور جن امور کا سوال آپ سے مین نے کیا ہے ان کو سب جانتا ہون اور آپ کو بھی پہچانتا ہون مگر مین چاہتا
تھا کہ آپکے اصحاب کا ایمان قوی ہو پھر کئی سوال حضرت سے کیے اور وہانسے اوٹھکر ہماری نظرون سے
غائب ہوگئے اور حضرت امام حسن عسکری کی تفسیر مین مذکور ہے کہ حضرت رسول خدا نے زید بن ارقم سے فرمایا کہ اگر تجھے منظور
ہو کہ خدا غرق ہونے اور جل جانے اور لقمہ گلے مین پھنسنے سے تجکو محفوظ رکھے صبح کو یہ دعا پڑھا کر بِسْمِ اللّٰهِ
مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوءَ إِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَسُوقُ الْخَيْرَ إِلَّا اللّٰهُ
بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ مَا يَكُونُ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ
بدرستیکہ جو کوئی تین بار یہ دعا صبح کو پڑھے وہ شام تک جلنے اور غرق ہونے اور لقمہ گلے مین پھنسنے سے امن مین رہے
اور جو کوئی شام کو تین مرتبہ پڑھے وہ صبح تک ان بلاؤن سے بے خوف رہے۔ بدرستیکہ خضر و الیاس ہر سال موسم حج مین
باہم ملاقات کرتے ہین اور جب ایک دوسرے سے وداع ہوتے ہین یہی دعا پڑھتے ہین مولف فرماتے ہین
اس حدیث و نیز حدیث سابق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت الیاس بھی حضرت خضر کے مانند زمین پر ہین

اور حضرت صاحب العصر کے زمانہ تک زندہ رہینگے اور شیخ محمد بن شہر آشوب نے جو روایت بطریق عامہ بیان کی ہے
وہ بھی اسی قول کے موئید ہے یعنی ایک دن حضرت رسول خدا نے کسی پہاڑ کی چوٹی سے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص
کہتا تھا خداوندا مجھے امت مرحومہ یعنی پیغمبر آخر الزمان کی امت سے قرار دے حضرت رسول خدا اوس پہاڑ پر تشریف لے گئے
وہان ایک شخص نظر آیا جسکے بال سفید اور اوسکا قد تین سو گز کا تھا جب اوسنے حضرت کو دیکھا اپنی جگہ سے اوٹھکر حضرت کے
گلے مین ہاتھ ڈالدیے اور کہا مین ہر سال ایک مرتبہ کچھ کھاتا ہون اور یہہ وقت میرے کھانے کا ہے ناگاہ ایک خوان آسمان
سے نازل ہوا جسمین ہر قسم کے کھانے تھے حضرت رسول خدا نے اونکے ساتھ وہ کھانا تناول فرمایا اور وہ الیاس پیغمبر تھے
اور بسند موثق حضرت صادق سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانے مین ایک شخص تھا جسکا نام الیا تھا اور وہ بنی اسرائیل
کے چار سو آدمیون کا سرگروہ تھا بنی اسرائیل کا بادشاہ ایک عورت پر عاشق ہوا وہ عورت بت پرستون کے گروہ
سے تھی اور بنی اسرائیل سے نہ تھی بادشاہ نے اوسکی خواستگاری کی اوس عورت نے کہا اس شرط سے مین تیرے
ساتھ عقد کرتی ہون کہ مجھکو یہہ اجازت دے کہ مین اپنا بت تیرے شہر مین لاؤن اور اوسکی پرستش کیا کرون۔
بادشاہ نے پہلے انکار کیا مگر جب کئی بار اوس عورت کے پاس پیام بھیجا اور وہ بغیر اس شرط کے راضی نہوئی آخر
بادشاہ نے اوسکی شرط منظور کی اور اوسکے ساتھ نکاح کیا وہ عورت اپنا بت اور آٹھ سو آدمی بت پرست ہمراہ لائی
اور یہہ سب اوس شہر مین بت کی پرستش کرنے لگے الیا اوس بادشاہ پاس گئے اور کہا خدا نے تجھے بادشاہ کیا اور تیری
عمر دراز کی مگر تو نے بغاوت وطغیان اختیار کیا بادشاہ نے حضرت الیا کی نصیحت نہ مانی اور اونکے کلام کی طرف التفات
نکی اوسوقت الیا نے اوسپر نفرین کی اور خدا نے باران آسمان کو اونسے منقطع کر دیا اور ایک قطرہ پانی نہ برسا تین سال
تک اونکے درمیان قحط شدید رہا تا اینکہ اپنے چار پائے ذبح کرکے کھا گئے اور ایک یابو کے سوا جسپر بادشاہ سوار ہوتا
تھا اور کوئی چار پایہ باقی نہ رہا بادشاہ کا وزیر مسلمان تھا اور حضرت الیا کے اصحاب اوس وزیر پاس ایک سرداب
یعنی تہخانہ مین پنہان تھے وہ وزیر اونکو کھانا دیتا تھا اور اونکی خبر گیری کرتا تھا حق تعالے نے حضرت الیا
پر وحی نازل فرمائی کہ اوس بادشاہ پاس جاؤ اور اوسکے حال کے متعرض ہو اسلئے کہ مین اوسکی توبہ قبول کرنا چاہتا
ہون جب الیا بادشاہ پاس آئے اونسے کہا اے الیا تمنے یہہ کیا کیا کہ تمام بنی اسرائیل کو ہلاک کر دیا الیا نے پوچھا
اب مین جو حکم تجھکو دون تو اوسکی اطاعت کریگا کہا ہان حضرت الیا نے اوس سے عہد وپیمان لیا اور اپنے اصحاب
کو جو مختلف مقامون مین تھے جمع کیا پھر سب نے دعا کی اور دو گاؤ بطریق قربانی کرکے خدا کی درگاہ مین تقرب ڈھونڈھا
بعد اوسکے زوجہ بادشاہ کو بلاکر قتل کیا اور اوسکا بت جلا دیا بادشاہ نے بھی توبہ خالص کرکے لباس موٹا پہنا
اوسوقت حق تعالے نے وہ قحط برطرف کیا اور اونکے لیے پانی برسایا اور اوس قوم مین غلہ کی فراوانی ہوئی اور بسند
معتبر حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ آنحضرت نے جاثلیق نصاری سے اور حجتون کے ضمن مین فرمایا تھا

کہ حضرت یسع پانی پر راہ چلتے تھے اور مردون کو زندہ اور اندہے کو اپنی کو شفا دیتے تھے مولف فرماتے ہین بعید
نہین کہ الیا و الیاس ایک ہون اسلئے کہ انکے نام اور حالات ایک دوسرے سے بہت مشابہ ہین ارباب تاریخ و تفسیر نے
ایسا ذکر نہین کیا ہے اور شیخ طبرسی رح فرماتے ہین کہ الیاس کے باب مین علما نے اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہین
کہ وہ ادریس ہین اور بعضون کا قول ہے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے اور ہارون بن عمران کی اولاد سے تھے اور حضرت
یسع انکے ابن عم تھے انکے باپ کا نام یسین بن فنحاص تھا اور فنحاص پسر ہارون بن عمران کے سوا اور کوئی شخص
تھا اور یہی قول مشہور بھی ہے اور بیان کرتے ہین کہ الیاس حضرت حزقیل کے بعد مبعوث ہوگئے اور اونکے آسمان پر
جانے کے بعد حضرت یسع پیغمبر مقرر ہوئے بعضون کا قول ہے کہ جو لوگ جنگلون مین راہ گم کرتے ہین اونکی رہنمائی
اور ضعیفون کی دستگیری حضرت الیاس کرتے ہین اور اسیطرح دریا کے جزیرون مین حضرت خضر اور ہمیشہ عرفات
مین عرفہ کے دن خضر و الیاس باہم ملاقات کرتے ہین بعضون نے لکھا ہے کہ الیاس ذو الکفل ہین اور بعضے
کہتے ہین کہ خضر و الیاس ایک ہین اور بیان کرتے ہین کہ حضرت یسع اخطوب کے فرزند تھے اور انہین کو
ابن العجوز بھی کہتے ہین

باب ۷۱ ستر ہوان قصص حضرت ذو الکفل علیہ السلام

بسند معتبر امامزادہ عبد العظیم سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد تقی کی خدمت مین عریضہ لکھا اور سوال کیا کہ ذو الکفل
کا نام کیا تھا اور وہ پیغمبر تھے یا نہین آنحضرت نے اسکے جواب مین ارقام فرمایا کہ حق تعالی نے ایک لاکھ چوبیس ہزار
پیغمبر خلق مین مبعوث کئے اونمین سے تین سو تیرہ پیغمبر مرسل تھے اور ذو الکفل بھی از جملہ مرسلین ہین اور حضرت سلیمان
بن داؤد کے بعد مبعوث ہوئے تھے اور سلیمان کے حکم کے مطابق خلایق مین حکم جاری کرتے تھے اور کبھی
کسی پر غضب نہین کیا مگر محض واسطے خدا کے اونکا نام عویدیا تھا اور یہ وہی پیغمبر ہین جنکا ذکر حق تعالی
نے قرآن مین فرمایا ہے اسمعیل اور یسع اور ذو الکفل کو یاد کرو اور انہین سے ہر ایک از جملہ صابرین تھا اور ابن
بابویہ نے بسند دیگر روایت کی ہے کہ لوگون نے حضرت رسول خدا سے ذو الکفل کا حال پوچھا فرمایا یہ حضرموت
کے رہنے والے تھے اور اونکا نام عویدیا تھا اور اونکے باپ کا نام ادریم ہے ایک پیغمبر انسے پہلے تھا جسکا نام یسع تھا
ایک روز حضرت یسع نے کہا کون شخص چاہتا ہے کہ میرے بعد میرا خلیفہ ہو اور خلائق کی ہدایت کرے بشرطیکہ کسی
پر غضب مین نہ آئے اور دوسری روایت کے مطابق بشرطیکہ ہر روز روزہ رکھے اور راتون کو عبادت مین
بیدار رہے اور کسی پر غضب نکرے عویدیا اوٹھے اور کہا مین اس شرط کو قبول کرتا ہون حضرت یسع نے پھر
اس کلام کا اعادہ کیا اور پھر عویدیا اوٹھے اور کہا مین قبول کرتا ہون جب حضرت یسع نے رحلت کی اونکے
بعد خدا نے عویدیا کو پیغمبر مقرر کیا اور وہ ہمیشہ اول روز خلائق مین حکم جاری کرتے تھے ایک دن شیطان نے

اپنے تابعین سے کہا تم مین سے کون ایسا ہے جو اونکو اپنے عہد سے پھیرے اور اونکو غضب مین لاوے اونمین
سے ایک نے جسکا نام ابیض تھا کہا مین اس کام کو انجام دونگا ابلیس لعین نے کہا جا اور کوشش کر شاید تو
اونکو غضب مین لاوے حضرت ذوالکفل جبکہ خلائق کے درمیان حکم جاری کرنے سے فارغ ہوے اور گھر مین چاہا
لیٹے کہ استراحت کرین ابیض نے آکر فریاد کی کہ مین مظلوم ہون ذوالکفل نے فرمایا جسنے تجھپر ظلم کیا ہی اوس سے
کہہ کہ میرے پاس آوے ابیض نے کہا وہ شخص میرے کہنے سے نہین آتا ذوالکفل نے اپنی انگوٹھی اوسکو دی کہ
یہ میری نشانی لیجا اور اوسکو دکھا کر اپنے ساتھ بلا لا ابیض وہ انگوٹھی لیکر چلا گیا اور ذوالکفل تمام دن اوسکے انتظار
مین رہے اور سو نہ سکے اور رات کو بھی عبادت کے سبب نہ سوے دوسرے دن جب محکمۂ عدالت سی فارغ ہو کر
گھر مین آئے اور استراحت کرنا چاہا پھر ابیض نے آکر فریاد کی کہ مجھپر ظلم ہوا ہی اور جسنے کہ مجھپر ظلم کیا ہی اوسکو تمھاری
انگوٹھی مین نے دکھائی مگر وہ نہین آتا دربان نے اوس سے کہا تامل کر کہ ذوالکفل استراحت کرین اسلیئے کہ وہ نہ
روز گذشتہ سوے ہین اور نہ شب گذشتہ ابیض نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہی مین مظلوم ہون اور میری
دادرسی ضرور ہی دربان گیا اور ذوالکفل سے یہ حال بیان کیا آنحضرت نے ایک رقعہ اوسکو لکھدیا اور
کہا اپنے دشمن کو یہ رقعہ دے کہ حاضر ہو اور اوسدن بھی اوسکے انتظار مین نہ سوے اور پھر رات کو عبادت مین
بسر کی تیسرے دن جب محکمۂ عدالت سی فارغ ہو کر گھر مین گئے اور استراحت کرنا چاہا پھر ابیض نے آکر فریاد کی
کہ میرا دشمن تمھارا رقعہ قبول نہین کرتا حضرت ذوالکفل اوٹھے اور گھر سے باہر نکل کر اوسکا ہاتھ تھاما اور اوسکے
ہمراہ روانہ ہوئے اوسدن ایسی گرمی تھی کہ اگر گوشت خام کو دھوپ مین رکھتے بریان ہوجاتا جب ابیض نے آنحضرت
کا یہ صبر و تحمل دیکھا اوسنے ناامید ہوا اور اپنا ہاتھ اون کے ہاتھ سے چھوڑا کر غائب ہوگیا اور اونکو اسلیئے
ذوالکفل کہتے ہین کہ جس وصیت کے متکفل ہوئے تھے اوسپر بخوبی عمل کیا اور حق تعالی نے حضرت رسول خدا سے
انکا قصہ بیان فرمایا کہ آنحضرت بھی اپنی امت کے آزار پر صبر کرین جیسا کہ پہلے پیغمبرون نے صبر کیا ہے
شیخ طبرسیؒ کہتے ہین کہ مفسرین نے ذوالکفل کے بارہ مین اختلاف کیا ہی بعضے کہتے ہین کہ ایک مرد صالح تھے
اور پیغمبر نہ تھے مگر کسی پیغمبر سے یہ عہد کیا تھا کہ ہر روز روزہ رکھین اور راتون کو عبادت کیا کرین اور کبھی غضب
مین نہ آئین اور حق پر عمل کیا کرین پھر اس عہد کو جیسا کہ چاہیئے وفا کیا بعضون کا قول ہی کہ پیغمبر تھے اور اونکا
نام ذوالکفل تھا اسلیئے اونکو ذوالکفل کہتے تھے کہ خدا نے اونکا ثواب مضاعف کیا بعضون نے کہا ہی
کہ وہ الیاس ہین بعضون کے نزدیک وہ یسع بن اخطوب ہین جو حضرت الیاس کے ہمراہ تھے اور یہ
یسع وہ یسع نہین جنکا ذکر خدا نے قرآن مین فرمایا ہی مینے اول کتاب مین ایک حدیث نقل کی ہی جو اس
مضمون پر دلالت کرتی ہی کہ ذوالکفل و یوشع ایک ہین مگر جو روایت کہ اس باب کی ابتدا مین مذکور ہوئی

وہ سب روایتون سے زیادہ معتبر ہی اور ثعلبی کا قول ہی کہ ذوالکفل حضرت ایوب صابر کے فرزند تھے خدانے انکے پدر بزرگوار
کے بعد انکو پیغمبر مقرر کرکے ملک روم مین بھیجا وہان کے باشندون نے اونکی اطاعت و تصدیق کی اور اونپر ایمان لائے
اور اونکی پیروی اختیار کی بعد اسکے خدانے اونکو جہاد کا حکم دیا اون لوگون نے کہا اے بشیر ہم زندگانی دنیا کو دوست
رکھتے ہین اور مرگ کے طالب نہین ہین مگر اس حالت مین بھی خدا و رسول کی معصیت کرنا ہمکو منظور نہین تم خدا سے
سوال کرو کہ جب تک ہم نہ چاہین ہماری اجل نہ آئے اور ہم عبادت خدا مین مشغول رہین اور دشمنان خدا سے
جہاد بھی کرین بشیر نے اوٹھکر نماز پڑھی اور نماز کے بعد خدا کی درگاہ مین دعا کی اور کہا خداوندا تو نے مجھے اپنے
دشمنون سے جہاد کرنیکا حکم دیا ہی مگر مین اپنے نفس کا مالک ہون اور میری قوم نے جو کچھ کہا ہی تو اوس سے آگاہ
اور انکے گناہون کے سبب مجھسے مواخذہ نکر بیشک مین تیرے غضب سے تیری خوشنودی کی طرف اور تیری عقوبت
سے تیرے عفو کی طرف پناہ لاتا ہون حق تعالی نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ مین نے تمھاری قوم کا کلام سنا اور
اون لوگون نے جو سوال کیا ہی وہ اونکو عطا کیا یہ لوگ جب تک خود خواہش نکرینگے ہلاک نہ ہونگے تم اپنی
قوم سے اس بارہ مین میری جانب سے کفیل ہو بشیر نے خدا کا حکم اونسے بیان کیا اور اسلیئے اونکا لقب ذوالکفل ہوا
بعد اس کے اوس قوم مین توالد و تناسل کی کثرت ہوئی اور وہ لوگ اسقدر زیادہ ہوئے کہ تمام شہر بھر گئے
اور اونکا عیش تلخ ہوگیا اور کثرت کے سبب تکلیف اوٹھانے لگے آخر تنگ ہوکر بشیر سے کہا کہ خدا سے دعا
کرو کہ خدا ہمکو حالت اول پر پھیر دے حق تعالی نے فرمایا اے بشیر تیرے اہل قوم اس سے آگاہ نہ تھے کہ جو امر مین نے
اونکے لیئے پسند کیا ہی اور اونکی مصلحت اوسمین تصور کرتا ہون اونکے لیئے وہی بہتر ہی اور جو امر کہ خود اپنے لیئے پسند
کرتے ہین وہ اونکے لیئے بہتر نہین بعد اسکے خدانے پھر اونکو حالت اول پر پھیر دیا تاکہ اپنی اجل سے ہلاک ہوئے
اور اسی وجہ سے اہل روم تمام طوائف عالم سے زیادہ ہین **مؤلف فرماتے ہین** انشاءاللہ ہم اس
قصہ کو بعنوان حدیث آخر کتاب مین ذکر کرینگے مگر اس حدیث مین اسطرح مرقوم ہی کہ کسی پیغمبر سے ایسا
سوال کیا تھا اور پیغمبر کا نام اوسمین مذکور نہین اور مسعودی نے کتاب مروج الذہب مین ذکر کیا ہی
کہ حزقیل و الیاس و ذوالکفل و ایوب یہ سب حضرت سلیمان کے بعد اور حضرت عیسی سے پیشتر تھے
مگر اس حدیث سے ذوالکفل کے بارہ مین اسی طرح ظاہر ہوا اور جتنے پیغمبر مشہور اونکا حال اسمقام مین لکھا

باب اٹھارہوان قصص حضرت لقمان اور اونکی حکمتون کا بیان

حق تعالی نے حضرت لقمان کا قصہ قرآن مین بیان فرمایا ہی بتحقیق کہ ہمنے لقمان کو حکمت عطا کی تاکہ خدا کا شکر کرے
اور جو کوئی شکر کرتا ہی وہ شکر نہین کرتا مگر اپنے نفع کے لیئے اور اوسکا نفع خدا کی طرف عائد نہین ہوتا اور جو کوئی خدا کی
نعمت کا کفران کرے پس خدا شکر کرنے والون کے شکر سے اور عبادت کرنے والون کی عبادت سے بے نیاز ہی

اور ہر حال میں حمد کا مستحق وہی ہے اور اوس وقت کو یاد کرو جبکہ لقمان اپنے فرزند کو نصیحت کرتے تھے کہ اے
میرے فرزند عزیز کسی کو خدا کا شریک قرار نہ دے بدرستیکہ خدا کا شریک قرار دینا اپنے نفس پر ستم کرنا ہے
اے میرے فرزند عزیز تیرا کار نیک یا کار بد اگر حبۂ خردل کی سنگینی کے برابر ہو اور وہ کسی پتھر میں مخفی رہے یا
آسمانوں یا زمین میں ہو خدا اوسکو قیامت میں حاضر کریگا اور اوس سے تیرا حساب لیگا بدرستیکہ خدا لطیف ہے یعنی جسکا
لطف واحسان بہی ہے یا اوسکا علم لطائف امور پر محیط ہے اور خبیر ہے یعنی اوسکے علم نے امور مخفی کا احاطہ کیا ہے اے
میرے فرزند نماز کو قائم رکھ اور نیکی کا حکم دے اور بدی سے مخالفت کر اور جو بلا تجھ پر نازل ہو اوس پر صبر کر بدرستیکہ
یہ بلا پر صبر امور اونمین سے ہیں جنکی رعایت خدا نے خلائق پر لازم کی ہے اور از روے تکبر اپنا مونہہ
خلائق کی طرف سے نہ پھیر اور از روے فرح وشادی و تکبر زمین پر راہ نہ چل بدرستیکہ خدا اوسکو دوست نہیں رکھتا
جو از روے تکبر راہ چلے اور لوگون پر فخر کرے اور رفتار میانہ روی اختیار کر نہ بہت تند ہو نہ بہت آہستہ اور اپنی صدا پست
رکھ اور فریاد نہ کر بدرستیکہ سب آوازون سے بدتر گدہون کی آواز ہے اور شیخ طبرسی رح نے ذکر کیا ہے کہ لقمان کے بارے
مین اختلاف ہے بعضون نے لکھا ہے کہ وہ حکمت ہاے ربانی کے عالم تھے اور پیغمبر نہ تھے بعضے کہتے ہین کہ پیغمبر تھے
اور اوسکے سوا اور مفسرون نے لکھا ہے کہ لقمان باعورا کے فرزند تھے اور باعورا آزر کی اولاد سے تھا جو خالہ زاد ایوب یا خواہرزادہ
ایوب کا فرزند تھا اور حضرت لقمان حضرت داؤد کے زمانے تک رہے اور اونسے علم حاصل کیا اور بسند معتبر حضرت
صادق سے منقول ہے کہ فرمایا کہ مین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ حق تعالے نے لقمان کو حسب یا مال یا اہل یا جثہ بزرگ یا حسن جمال
کے سبب حکمت عطا نہیں کی بلکہ وہ حق تعالے کی فرمانبرداری اور معاصی خدا سے حذر کرنے مین توانا تھے اور
کلام حکمت کے سوا اور گفتگو سے خاموش رہتے تھے اور آرام و اطمینان بہی اونکو حاصل تھا اندیشۂ عمیق اور فکر طویل
اور نظر تند رکھتے تھے امور دنیا سے عبرت کرنے کے سبب دوسرون کی پند ونصیحت کے محتاج نہ تھے ہرگز دن کو
سوتے نہ تھے کسی نے اونکو حالت بول و غائط یا غسل کرتے ہوے نہیں دیکھا اسلئے کہ ایسی حالت مین لوگون سے
بدرجۂ غایت نہان رہتے تھے اور اپنے امور نہان کو کسی پر فاش نہ ہونے دیتے تھے اور اونکی نظر اس بار مین
بہت عمیق تھی اپنے گناہون کے خوف سے کبھی کسی چیز پر کھلکھلا کر ہنستے نہ تھے کبھی کسی پر اپنے لئے غضب نہیں کیا
کسی سے تمام عمر مزاح بہی نہیں کی امور دنیا جب اونکو حاصل ہوتے خوش نہ ہوتے اور اگر تلف ہو جاتے غمگین
نہ ہوتے بہت عورتون کے ساتھ نکاح کیا اور اولاد بہی بہت پیدا ہوئی اونمین سے اکثر ہلاک بہی ہوئے اور اونکو
اپنا فرط تصور کیا اور کسی کے مرنے پر نہ روئے کبھی دو شخصون کو باہم نزاع وفساد و منازعہ کرتے نہ دیکھا مگر اونکے
درمیان صلح کرا دی اور جب تک کہ وہ ایک دوسرے سے علحدہ نہیں ہوئے اونکو نہ چھوڑا کبھی کسی سے ایسا سخن
نہ سنتے اور اونکی وجہ معلوم ہو نہیں سنا مگر یہ کہ اسکی تفسیر اوس سے پوچھی اور دریافت کیا کہ یہ کلام کس سے اخذ کیا ہے

فقیہون اور دانشمندون اور حکیمون کی صحبت مین زیادہ بیٹھتے تھے قاضیون اور بادشاہون کے پاس بھی جایا
کرتے تھے تاکہ اونکے حالات سے عبرت حاصل کرین قاضیون کے حال پر رحم اور افسوس کرتے تھے کہ یہ بڑی بلا مین مبتلا
ہین اور بادشاہون پر بھی نہایت رافت و ترحم کرتے تھے کہ دنیاے فانی پر مطمئن ہوکر خداوند عالم کی نسبت مغرور ہوگئے ہین
اور اونکے حالات سے عبرت حاصل کرتے تھے اور اونکی اوضاع ناشایستہ کے مشاہدہ سے وہ امور اخذ کرتے تھے
جنکے سبب اپنے نفس پر غالب ہون اور اپنی خواہشون سے مجاہدہ اور شیطان کے حیلون سے حذر کرین اپنے
دل کی دوا تفکر سے اور اپنے نفس کی بیماریون کا علاج احوال اہل دنیا سے عبرت کرنے کے سبب حاصل
کرتے تھے اپنے مقام سے کبھی نہین اوٹھتے تھے مگر اوس کام کے لیے جو اونکو فائدہ پہونچاے حق تعالے نے انہین
امور کے سبب اپنی حکمتین اونکو عطا فرمائین اور اونکو گناہ سے معصوم کیا پھر خدا نے کئی فرشتون کو حکم دیا وہ پہونچے
جبکہ لقمان کی آنکھین خواب قیلولہ مین تھین لقمان کے پاس آئے اور اونکو اسطرح ندا دی کہ اونکی آواز سنتے تھے مگر اونکو نہین
دیکھتے تھے اون فرشتون نے کہا اے لقمان تم چاہتے ہو کہ خدا تمکو زمین پر اپنا خلیفہ مقرر کرے کہ تم خلائق کے درمیان حکم جاری
کرو لقمان نے کہا اگر خدا نے مجھے حکم حتمی دیا ہے کہ اسکو قبول کرون البتہ قبول کرتا ہون اوسکی اطاعت ترک نہین کرتا کیونکہ
کہ اگر وہ ایسا حکم دیگا میری مدد بھی کریگا اور اس امر کے انجام دینے مین جن چیزون کی ضرورت ہوگی اونکی تعلیم بھی کریگا
اور لغزشون سے محفوظ رکھیگا اور اگر اس امر کے قبول کرنے اور قبول نہ کرنے کا اختیار خدا نے مجھے دیا ہے تو مین عافیت
کو اختیار کرتا ہون فرشتون نے پوچھا اے لقمان اسکا سبب کیا ہے کہا خلائق کے درمیان حکم کرنا اگرچہ دین خدا
مین بڑی منزلت رکھتا ہو مگر اوسکی فتنہ و بلا بھی عظیم ہے اگر خدا کسی کو اوسکے حال پر چھوڑ دے اور اوسکی اعانت نکرے
ظلم اوسکی اوسکو ہر طرف سے گھیر لیگی اور یہ شغل جسکے متعلق ہو وہ ہمیشہ دو امرون مین مترود رہے گا پہلا امر یہ ہو
کہ درست حکم کرے اور سالم رہے دوسرا امر یہ ہے کہ خطا کرے اور بہشت کی راہ گم کرے جو دنیا مین ذلیل و خوار و ضعیف
ہو آخرت مین اوسکا معاملہ اوس شخص سے آسان تر ہو جو خلائق کے درمیان حکم کرنے والا اور شریف و بزرگ ہے
جسنے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا وہ دونون عالم کا زیان کار ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکی دنیا بہت جلد فانی ہوتی ہے اور آخرت
سے بے بہرہ رہتا ہے ملائکہ نے اونکی نور حکمت سے تعجب کیا اور خدا نے بھی اونکا کلام پسند فرمایا جب رات ہوئی
اور لقمان اپنے خواب و استراحت کے مقام پر گئے خدا نے انوار حکمت اونپر نازل کیے اوس نور نے سر سے پاؤن تک
اونکو گھیر لیا اور حکمت کا خلعت اونکو پہنایا اور یہ حالت خواب مین تھی جب بیدار ہوے اپنے عہد کے تمام حکیمون سے
افضل و بہتر تھے پھر اپنے گھر سے باہر نکلے درحالیکہ اونکی زبان کلام حکمت سے گویا تھی اور علوم و حکمت و معارف الٰہی لوگون
سے بیان کرتے تھے حضرت لقمان نے جب پیغمبری منظور نکی حق تعالے نے فرشتون کو حکم دیا کہ داؤد کے لیے خلافت
کی ندا کرین حضرت داؤد نے قبول کیا اور جو شرط کہ لقمان نے کی تھی انہون نے نکی خدا نے اونکو اپنا خلیفہ زمین میں مقرر کیا

اور بعد اسکے کہ خدا نے اونکا امتحان لیا آنحضرت سے کئی ترک اولی بھی صادر ہوئے اور خدا نے عفو فرمائے لقمان حضرت
داؤد کی ملاقات کو اکثر آتے تھے اور بسوا خدا وحکم و اپنی زیادتی علم سے اونکو نصیحت کیا کرتے تھے حضرت داؤد
اونسے کہتے تھے خوشا حال تمہارا ای لقمان کہ تمکو حکمت مرحمت ہوئی اور ابتلاء امتحان سے محفوظ رہے اور
مین خلافت ملنے کے سبب سے معرض امتحان مین آیا لقمان نے اپنے فرزند کو اسقدر نصیحت کی کہ گویا وہ
شگافتہ ہوگیا اور اوسمین حکمت بھر گئی اور اوسکے دلمین حکمت کے اسرار جاگزین ہوگئے لقمان نے اپنے
فرزند کو جو نصیحتین کین تھین منجملہ اونکے یہ بھی ہے کہ اے فرزند بدرستیکہ تو جسدن سے دنیا مین آیا ہے
دنیا کی طرف پیٹھ پھیرے ہوئے اور آخرت کی طرف مونہہ کئے ہوئے مراحل آخرت کو طے کر رہا ہے
جس گھر کی طرف تو جا رہا ہے وہ اوس گھر سے نزدیک تر ہے جس سے ہر روز دور ہو رہا ہے ای فرزند علماء
اور دانشمندون کا ہمنشین ہو اور اونکے زانو بزانو بیٹھ مگر اونسے مجادلہ نکر کہ اپنا علم تجھسے باز رکھین نہ
جسقدر تجھے کافی ہے اوسیقدر حاصل کر اور بالکل تحصیل دنیا کو چھوڑ نہ دے کہ تو دوسرون کا عیال قرار پائے اور
اونکا محتاج ہو مگر دنیا مین اسقدر غرق بھی نہو جا کہ اپنی آخرت کو ضرر پہونچائے اسقدر روزہ رکھ
کہ تیری شہوت کا مانع ہو مگر اسقدر روزہ نرکھ کہ تیری نماز کا مانع ہو اسلئے کہ خدا کی درگاہ مین روزہ
سے زیادہ نماز محبوب و مطلوب ہے ای فرزند دنیا ایک دریای عمیق ہے جسمین گروہ کثیر غرق اور ہلاک
ہوئے ہین اس دریا کے مہالک سے نجات پانے کے لئے ایمان کو اپنی کشتی اور توکل کو اوسکا بادبان
اور مکروہات و محرمات سے پرہیز کرنیکو اوس کشتی مین اپنا توشہ قرار دے اگر تجھے نجات حاصل ہوئی تو خدا نے
تجھے اپنی رحمت سے نجات دی ہے اور اگر تو ہلاک ہوا اپنے گناہون کے سبب ہلاک ہوا ہے اور دوسری
روایت مین اسطرح مذکور ہے کہ پرہیزگاری کو اپنی کشتی قرار دے اور جو متاع کہ اوس کشتی مین رکھنا
ہے لازم ہے کہ وہ خدا و رسول و انبیا و رسل پر ایمان لانا اور اونکے احکام تعمیل کرنا ہو اور اوس کشتی کا بادبان
توکل اور ناخدا عقل ہو اور اوسی کی تدبیر سے یہ کشتی چلائی جای اوس کشتی کا بادبان علم ہو اور اوسکا لنگر
بلاؤن بلا و مشقت پر صبر کرنا اور محرمات کا چھوڑ دینا اور طاعات کا عمل مین لانا ہو اے فرزند اگر تو نے
خورد سالی مین ادب اختیار کیا اوس سے بزرگی مین بہرہ مند ہوگا اور جو کوئی آداب حسنہ کی فضیلت سے
آگاہ ہوا اوسکے حاصل کرنے مین اہتمام کرتا ہے اور جسکو اہتمام کرنا منظور ہو وہ اوسکی تحصیل مین محنت و
مشقت کا متحمل ہوتا ہے اور جو شخص اس طریقہ سے آداب حسنہ سیکھتا ہے وہ اوسکی تعظیم کرتا ہے کہ اونکا عادی ہو
اور اپنے کو اون صفات سے متصف کرے اور جب اپنے کو اونسے متصف کرتا ہے اوسکی منفعت دنیا و عقبی
مین اوسکو حاصل ہوتی ہے اسلئے اپنے کو آداب حسنہ کا عادی کر کہ تو نیکان گذشتہ کا خلف قرار پائے

اور اوس گروہ کو نفع پہونچاے جو کہ تیرے بعد ہونگے یعنی اون اطوار پسندیدہ مین تیری پیروی کرین اور دوست
تجھسے اُمیدوار اور دشمن تجھسے ہراسان رہین تو ہمارا اونکی طلب مین سُستی نکر اور انکے سوا اور کسی چیز کی تحصیل
کی طرف متوجہ نہو اگر تو اپنے امور دنیا مین مغلوب ہو اور دنیا کو تجھسے لے لین یہ امر بہت سہل ہے تو سعی و کوشش
کر کہ امور آخرت مین مغلوب نہو ورنہ آخرت کو تجھسے لے لین اور آخرت مین مغلوب ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ علم کو
جہانسے حاصل کرنا چاہیے حاصل نکرے تو اپنے روز و شب ساعات سے ایک حصہ طلب علم کے لیے مقرر کر اسلیے کہ کوئی
چیز تحصیل علم ترک کرنیکے برابر بربادی کی ضایع نہین کرتے یعنی تحصیل علم کا ترک کرنا اسکا باعث ہوتا ہے کہ جو علم کہ حاصل
ہو چکا ہے وہ بھی ضائع ہو جاتا ہے جو شخص اپنے قول مین اصرار کرتا ہے اوس سے مجادلہ اور دانشمند و نیک بخت سے منازعت
نکر اور کسی صاحب سلطنت سے دشمنی نرکھ اور کسی ستمگار کی پیروی اور ہمراہی نکر اور اوس سے دوستی نرکھ کسی
فاسق سے برادری قرار دے جو کوئی متہم ہو اور لوگ اوسکی نسبت گمان بد رکھتے ہون اوسکا ہمنشین نہو اپنے
علم کی حفاظت کر اور اوسکو پوشیدہ رکھ جیسا کہ اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے اے فرزند عزیز خدا سے اسطرح خوف کر
کہ اگر تو قیامت مین تمام جن و انس کی نیکیون کو اپنے ہمراہ لاے تب بھی ڈرتا رہے کہ تجھے خدا عذاب نکرے
اور خدا سے اسطرح اُمید رکھ کہ اگر تمام جن و انس کے گناہون کے ساتھ تو محشر مین آئے یہی اُمید رکھ کہ خدا تجھے
بخشدیگا فرزند لقمان نے کہا اے پدر ایسی طاقت مجھمین کہان ہے کہ خوف و امید کو باہم جمع کرین حالانکہ مین ایک
دلسے زیادہ نہین رکھتا لقمان نے کہا اے فرزند اگر مومن کا دل اوسکے سینہ سے نکالین اور اوسکو چاک کرین البتہ
اوسمین دو نور پاوینگے ایک خوف خدا کا نور اور دوسرا اُمیدواری رحمت الٰہی کا نور اور اگر ان دونون کو وزن کرین باہم
برابر ہونگے اور ان مین سے کوئی نور ایک ذرہ کے برابر بھی دوسرے سے زیادہ نہوگا جو کوئی خدا پر ایمان لاتا ہے
وہ اوسکے احکام کی تصدیق کرتا ہے اور جو کوئی احکام خدا کی تصدیق کرتا ہے وہ اوسکے حکم کے مطابق عمل کرتا ہے اور جو
کوئی اوسکے حکم کے مطابق عمل نہین کرتا وہ احکام خدا کو راست نہین جانتا اسلیے کہ ان اخلاق سے بعض خصلتین
بعضون کے لیے شہادت دیتی ہین یعنی جو کوئی خدا پر ایمان لاے اور اوسکا ایمان درست و صادق ہو البتہ
رضاے الٰہی کے لیے اوسکے احکام پر از روے خیر خواہی عمل کریگا اور وہ عمل بھی خالص ہوگا اور جو کوئی محض
رضاے الٰہی کے لیے ایسا عمل کرتا ہے وہی خدا پر ایمان صادق لایا ہے جو کوئی خدا کی عبادت کرتا ہے وہ خدا سے
ڈرتا ہے اور جو اوس سے ڈرتا ہے وہ اوسکو دوست رکھتا ہے اور جو اوسکو دوست رکھتا ہے وہ اوسکے حکم کی پیروی
کرتا ہے اور جو اوسکے حکم کی پیروی کرتا ہے وہ بہشت خدا اور خوشنودی خدا کا مستحق ہوتا ہے اور جو کوئی خدا کی خوشنودی
طلب نہین کرتا وہ خدا کے غضب کو سہل و آسان جانتا ہے اور مین خدا کے غضب سے خدا کی پناہ طلب کرتا ہون اے
میرے فرزند عزیز دنیا کی طرف مائل نہو اور اپنا دل دنیا مین مشغول نرکھ اسلیے کہ خدا کے نزدیک کوئی مخلوق دنیا سے

زیادہ وہ بغیر بے اعتبار نہین کیا تو نہین دیکھتا کہ خدا نے دنیا کی نعمتونکو اپنی اطاعت کرنے والونکا ثواب اور دنیا کی بلاؤنکو اپنے
گنہگارون کا عذاب مقرر نہین کیا - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے فرزند ثاران کو وصیت کی کہ اے
فرزند تجھکو لازم ہے کہ اپنے دشمن کے لئے ایک حربہ درست کرے اور اوس حربہ سے اوسکو زمین پر گرا دے وہ حربہ یہہ ہے
کہ دشمن سے مصالحہ کر اور ظاہر مین اوس سے خوشنود رہ اور اوس سے دوری کا طالب نہو ورنہ اپنی دشمنی اوسکی نسبت
ظاہر نکر کہ وہ بھی اپنی دشمنی تیرے لئے ظاہر کرے اور تیرے ضرر پہونچانے پر آمادہ ہو - اے فرزند مین نے سنگ
و آہن اور تمام بار ہائے گران کو اوٹھایا ہے مگر کوئی بار ہمسایۂ بد سے گران تر نہین پایا اور تمام تلخ چیزون کا مزا چکھا ہے
مگر کوئی چیز پریشانی اور خلق کی محتاجی سے زیادہ تلخ نہین پائی اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ لقمان نے کہا
اے فرزند اگر تو ہزار شخصون کو اپنا دوست بنالے پھر بھی دوست کم ہین مگر ایک شخص کو اپنا دشمن نکر اسلیئے کہ ایک
دشمن بہت ہے اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ لقمان نے
اپنے فرزند کو جو نصیحتین کین تھین منجملہ اونکے یہہ بھی تھی کہ اے فرزند عزیز جو کوئی خدا کی روزی پہونچانے پر یقین کامل رکھے
اور اوسکی نیت طلب روزی مین ضعیف ہو اوسکو لازم ہے کہ اسطرح عبرت حاصل کرے کہ خدا جبکہ اوسکو راہ عدم سے
عرصۂ وجود مین لایا ایسی تین حالتون مین اوسکو روزی عطا کی کہ اون حالتون مین کوئی چارہ و تدبیر وہ نہین کر سکتا
تھا اور یقین کرے کہ چوتھی حالت مین بھی وہی روزی عطا کرے گا اور تین حالتین یہہ ہین پہلے رحم مادر مین اوسکو
روزی دی اور اوسکو ایسے مقام آرام و اطمینان مین رکھا جہان نہ گرمی آزار پہونچا سکتی تھی نہ سردی بعد
اسکے جبکہ اوسکو رحم سے باہر لایا اوسکی روزی نہر پاکیزہ یعنی پستان مادر سے جاری کی جو اوسکے لئے کافی تھی
اور اوس حالت مین اوسکی تربیت و نشو و نما کی کہ وہ خود کوئی چارہ و تدبیر اور کسب معیشت اور حصول نفع
اور دفع ضرر کی قوت نہین رکھتا تھا اور جب شیر مادر کی روزی منقطع ہوئی کسب مادر و پدر سے اوس کی
روزی مقرر فرمائی اور مادر و پدر نے بخوشی خاطر نہایت شفقت و مہربانی سے اوسکی پرورش کی اور اکثر امور مین
اوسکو اپنے سے مقدم رکھا تا اینکہ عاقل و بزرگ ہوا اور خود کسب معیشت مین مصروف ہو کر اپنا کام اپنے پر تنگ
کیا اور اپنے پروردگار کی نسبت گمان ہائے بد اوسکے دلمین جاگزین ہوئے اور اپنے مال مین حقوق الٰہی کا انکار کیا
اور اپنے لیئے اور اپنے عیال کے لیئے بخوف کم ہو جانے روزی کے بخیلی اختیار کی اور اسکا یقین نرکھا کہ جو کچھ راہ
رضائے الٰہی مین صرف کریگا حق تعالیٰ اوسکا عوض دنیا و آخرت مین اوسکو دیگا پس یہہ بندہ نہایت بندہ
بد ہے اے فرزند عزیز ہر چیز کے لئے ایک علامت ہے جس سے وہ چیز پہچانی جاتی ہے اور وہ علامت اوس چیز کے لئے
گواہی دیتی ہے بدرستیکہ دین کی تین علامتین ہین ایمان اور علم اور علم پر عمل کرنا ایمان کی تین علامتین ہین
خدا اور پیغمبران خدا اور کتابہائے خدا کی تصدیق کرنا عالم کی تین علامتین ہین اپنے پروردگار کو پہچاننا اور اوس کے

آگاہ ہوگا اوسکا بندہ کہ کس عمل کو دوست رکھتا ہے اور کس عمل کو دوست نہیں رکھتا علم پر عمل کرنے والے کی تین
علامتیں ہیں نماز روزہ زکوٰۃ اور جو کوئی کہ علم رکھتا ہو اور عالم ہونیکا دعوی کرے اوسکی بھی تین علامتیں ہیں
اوس شخص سے نزاع کرتا ہے جو دانا تر ہو اون چیزونکا بیان کرتا جنکو خود نہیں جانتا اور ایسی امور کا مرتکب ہوتا جنکو
حاصل نہیں کر سکتا ظالم کی تین علامتیں ہیں اونپر ظلم کرتا ہے جنکا مرتبہ اوس سے بلند تر ہو اور اونکی نافرمانی
کرتا ہے زیر دستوں پر غلبہ و استیلا کے سبب ستم کرتا ہے اور ستمگارون کی مدد مین مصروف رہتا ہے منافق کی تین
علامتیں ہیں اوسکی زبان اوسکے دل سے اور اوسکا دل اوسکے افعال سے اور اوسکا ظاہر اوسکے باطن سے
موافق نہیں ہوتا گنہگار کی تین علامتیں ہیں مال مردم مین خیانت کرتا ہے دروغ کہتا ہے جو زبان سے کہتا ہے اوسکے
خلاف عمل کرتا ہے ریاکار کی تین علامتیں ہیں جب تنہا رہتا ہے عبادت مین سستی کرتا ہے لوگوں کے سامنے
عبادت کیطرف مردانہ متوجہ ہوتا ہے جو کام کرتا ہے اس غرض سے کرتا ہے کہ لوگ اوسکی تعریف کرین حاسد کی تین
علامتیں ہیں لوگونکی غائبانہ غیبت کرتا ہے اور اونکے سامنے بہ تملق و چاپلوسی پیش آتا ہے اور جب کسی پر کوئی
مصیبت نازل ہوتی ہے خوش ہوتا ہے اسراف کرنے والے کی تین علامتیں ہیں وہ چیزیں کھاتا ہے جو اوسکے
مناسب حال نہیں وہ چیزیں پہنتا ہے جو اوسکے مناسب حال نہیں وہ چیزیں کھلاتا ہے جو اوسکے مناسب
حال نہیں سستی و کاہل کی تین علامتیں ہیں کار خیر مین سستی و تاخیر کرتا ہے اور اسقدر تاخیر کرتا ہی
کرتا ہے کہ وہ عمل اس سے ضائع ہوجاتا ہے اور اوس عمل کو ضائع نہیں کرتا مگر یہہ کہ گنہگار ہوتا ہے غافل
کی تین علامتیں ہیں عبادتوں مین سہو اور شک کرتا یاد خدا سے غافل ہوتا کارہای خیر کو فراموش کرتا ای فرزند وہ
امر طلب نکر جو تجھسے پشت گردان ہو اور اوسکے اسباب تیرے لئے حاصل نہیں اور وہ امر ترک نکر جو تیری طرف متوجہ
ہو اور اوسکے اسباب بھی تیرے لیے مہیا ہون تاکہ تیری رائے گمراہ اور تیری عقل ضائع نہو ای فرزند تجھکو لازم ہے
کہ اپنے دشمن پر غالب ہونے کے لئے ان چیزون سے مدد طلب کر محرمات کو ترک کرنا اپنے دین کی فضیلت حاصل
کرنا اپنی مروت محفوظ رکھنا اپنے نفس کو گرامی رکھنا یعنی معصیت خدا اور اخلاق ناپسندیدہ اور افعال ناشایستہ
سے اوسکو آلودہ نکرنا اپنا راز مخفی رکھ اور اوسکے پنہان کرنے مین بہت کوشش کر بیشک اگر ایسا کریگا تو
ایمن ہوگا کہ دشمن تیرے عیب پر مطلع ہو یا تیری لغزش سے اطلاع پائے مگر اوسکے مکر سے غافل نہو اگر کسی وقت
تجھے غافل پائیگا تجھپر غالب آئیگا اور تیرا کوئی عذر قبول نکریگا اور تجھکو لازم ہے کہ ہمیشہ اوس سے خوشنودی کا
اظہار کرتا رہے ای فرزند جو چیز تجھے نفع پہونچانیوالی ہے اوسکی طلب مین آزار و مشقت کثیر کو قلیل تصور کر اور جو چیز تجھے
ضرر پہونچانے والی ہے اوسکے اختیار کرنے مین آزار قلیل کو کثیر سمجھ اے فرزند لوگونکے ساتھ اونکے طریقہ کے خلاف ہمنشینی
نکر اور اون امور کی امید نرکھ جو اونپر دشوار ہوں اگر ایسا کریگا کوئی تجھسے متنفر اور کوئی تجھسے کنارہ کش ہوگا

اور تو تنہا رہ جائیگا نہ کوئی تیرا صاحب ہوگا نہ مونس ہوگا اور نہ کوئی برادر تیری مدد کریگا اور جب تو تنہا رہ جائیگا اوسوقت
خوار و ذلیل و بے اعتبار ہوگا اور جس شخص سے عذر خواہی کر جو تیرا عذر قبول کرے اور کوئی حق بھی تجھ پر رکھتا ہو اپنے کاموں
مین اعانت طلب کر مگر اس شخص سے جو اوس کام کے انجام دینے مین تجھ سے مزدوری لے اسلیئے کہ ایسی حالت مین وہ
شخص تیری حاجت برلانے مین ایسی کوشش کریگا جیسا کہ اپنی حاجت برلانے مین سعی کرتا ہے تاکہ اوسکے کام کے انجام دینے
کے بعد دنیائے فانی مین اوسکو فائدہ اور آخرت مین اجر و ثواب حاصل ہو اور اسی امید پر تیری حاجت برلانے مین
کوشش کریگا تو جن دوستون اور عزیزون کو اپنے لیے اختیار کرتا ہے اور اپنے کامون مین اون سے مدد لیتا ہے لازم ہے
کہ وہ سب اہل مروت اور صاحب عزت و حقیقت و عقل ہون کہ اگر تو اونکو نفع پہونچائے تیرا شکر کرین اور اگر تو
اون سے غائب ہو تجھکو بخیر یاد کرین اے فرزند جن دوستون اور عزیزون کو اہل علم سے اختیار کیا ہے اگر تجھ سے
وفاداری کرین اونکی اصلاح مین مصروف رہ اور اگر تجھ سے منحرف ہو جائین اون سے حذر کر اسلیئے کہ اونکی عداوت تجھے
دوسرون کی عداوت سے زیادہ ضرر پہونچانے والی ہے اسلیئے کہ یہ لوگ تیرے حق مین جو کچھ کہین گے لوگ اوسکو اسی سبب
یقین کرینگے کہ یہ سب تیرے حالات سے مطلع ہین اے فرزند متحمل ہونے اور کج خلقی کرنے اور اون مکروہات پر صبر کرنے
سے جو دوستون سے تجھے پہونچین ہمیشہ حذر کیا کر اور اگر ایسا کریگا تیرا کوئی دوست باقی نہ رہیگا اور اپنے نفس کے
لیے اپنے امور مین آہستگی لازم کرلے یعنے کسی امر مین تعجیل پیش قدمی نکر جب تک کہ اوسکے انجام مین غور و تامل
نکرے جو رحمت و شفقت تیرے عزیزونسے تجھکو پہونچی اوس پر اپنے نفس کو صابر رکھ اور تمام خلائق سے با اخلاق
نیک سلوک کر اے فرزند اگر تیرے پاس اس قدر مال نہو کہ اپنے عزیزون کو صلہ دیسکے اور اپنے برادران مومن
کی دستگیری کرسکے اونسے خوشخوئی اور خوشروئی مین کوتاہی نکر اسلیئے کہ جو کوئی اپنے اخلاق کو نیک پسندیدہ کرتا ہے
جو لوگ کہ نیک ہین اوسکو دوست رکھتے ہین اور بدکار اوس سے کنارہ کش ہوتے ہین خدا نے جو کچھ تیرے
لیے مقدر کیا ہے اوس پر راضی و قانع ہو کہ ہمیشہ خوشدلی سے زندگی بسر کرے اگر تجھے منظور ہے کہ دنیا کی تمام عزتین
تجھے حاصل ہون اون چیزون پر طمع نرکھ جو لوگون کے پاس ہین اسلیئے کہ کوئی پیغمبر اور صدیق اوس مرتبہ
بلند کو نہین پہونچا مگر اون چیزون کی طمع نرکھنے کے سبب جو اور لوگون کے پاس ہین اے فرزند اگر تو کسی امر مین
کسی بادشاہ کا محتاج ہو اوس سے بہت منت و خوشامد نکر اور اپنی حاجت اوس سے طلب نکر مگر
اوسوقت اور اوس مقام مین جو حاجت طلب کرنیکے لیے مناسب ہو اور وہ وقت یہ ہے کہ تجھ سے
راضی و خوشنود ہو اور اوسکا دل بھی فکر و اندیشہ سے فارغ رہے اور اگر وہ حاجت جو تو نے طلب کی ہے
برنلاوے دل تنگ نہو اسلیئے کہ حاجت برلانا خدا کے اختیار مین ہے اور حاجت کے لیے ایک وقت معین ہے جب
وہ وقت آتا ہے وہ حاجت بھی برآتی ہے مگر خدا کی طرف راغب و مائل رہ اور اوس سے سوال کر اور دعا کرتا رہ

اپنی اونگلیون کو اندر دے نہ قُل حرکت دے اے فرزند دنیا قلیل ہے اور تیری عمر کوتاہ پس اپنی عمر کوتاہ مین دنیا قلیل
کے حاصل کرنے کی طرف متوجہ نہو اے فرزند حسد سے حذر کر اور اوسکو اپنا شعار نہ کر اپنی شان قرار نہ دے اور بدخلقی
کی عادت نکر اور اوسکی خو جس مین مصروف نہو بدرستیکہ تو ان دونون صفتون سے اپنے نفس کے سوا کسی کو ضرر
نہ پہونچائیگا اور جبکہ تو خود اپنے نفس کو ضرر پہونچائیگا گویا خود اپنے دشمن کی کارسازی کی اسلیے کہ دوسرے کی بیخ کنی
ہرگز دشمنی تیرے لئے زیادہ ضرر پہونچانے والی ہے اے فرزند اوسکے ساتھ نیکی کر جو اوس نیکی کا سزاوار و مستحق ہو اور
لازم ہے کہ اوس نیکی سے تیری غرض قرب الٰہی ہو نہ نفع دنیا اور لوگون پر احسان و انعام کرنے مین میانہ روی اختیار کر
نہ اسقدر کوتاہی کر کہ تیرے پاس جمع ہو اور تو کسی کو نہ دے نہ اسقدر اسراف کر کہ تو خود دوسرون کا محتاج ہو اے
فرزند بہترین اخلاق و حکمت جسکا حاصل کرنا تجھے زیادہ ضرور ہے وہ دین خدا ہے اور دین خدا اوس درخت کے مثل ہے
جو اوگا ہو اور خدا پر ایمان لانا اوس درخت کے لیے بمنزلہ آب ہے جس سے وہ زندہ رہتا ہے اور نماز اوس درخت کی جڑین
ہین جس سے وہ قائم ہے اور زکوٰۃ اوس درخت کی ساق ہے اور برادران مومن سے رضای الٰہی کے لئے دوستی اور برادری
رکھنا اوس درخت کی شاخین ہین اور اخلاق پسندیدہ اوسکے برگ ہین اور معصیت خدا سے پاک ہونا اوسکا میوہ ہے
پس جسطرح کوئی درخت بغیر میوہ خوب و عمدہ و کامل نہین ہوتا اسیطرح آدمی کا دین بھی بغیر ترک محرمات کامل نہین
ہوتا ای فرزند پریشانی عقل تمام پریشانیون سے بدتر ہے اور معصیت دین تمام مصیبتون سے عظیم تر ہے اور آفت یقین
تمام آفتون سے بدتر ہے اور توانگری دل نافع ترین توانگریہا ہی عالم ہے تو اپنے دلکو علم و یقین اور اخلاق حسنہ
سے توانگر کر اور اوس روزی دنیا پر قانع ہو جو تجھے ملتی ہے اور قسمت خدا پر راضی و خوشنود رہ بدرستیکہ جو کوئی
چوری یا کسی مال میں خیانت کرتا ہے خدا اوس روزی حلال کو جو اوسکے لئے مقرر ہوئی ہے موقوف کرتا ہے اور اوس عمل کا
گناہ بھی اوسکے ذمہ باقی رہتا ہے اگر وہ صبر کرتا روزی حلال اوسکو ملتی اور دنیا و آخرت کی عقوبت مین بھی گرفتار
نہوتا ای فرزند خدا کی اطاعت کو خالص رکھ اور اوسکو گناہون سے مخلوط نکر پھر اپنی طاعت کو اہل حق کی متابعت
سے زینت دے بدرستیکہ اہل حق کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے پھر اونکی اطاعت کو علم و دانائی سے
آراستہ کر اور اپنے علم کو اوس پرہیزگاری کے سبب محفوظ رکھ جو حماقت سے دور ہو اور اپنے علم کو اوس نرمی کے
ساتھ جمع کر جسمین سفاہت و نادانی مخلوط نہو اور اوسکے دروازہ کو اوس دور اندیشی سے مضبوط کر جو ضائع ہونے
والی نہو اور اپنی دور اندیشی کو اوس مدارا سے مخلوط و ممزوج کر جسمین سختی و درشتی نہ ملی ہو ای فرزند ہرگز کسی جاہل کو
برسم رسالت کہین نہ بھیج کہ تیرا پیام پہونچائے اور اگر کوئی عاقل و دانا پیام پہونچانے کے لیے نہ ملے تو خود
اپنے نفس کا رسول ہو اور اپنا پیام آپ پہونچا ای فرزند بدی سے دور رہ کہ بدی تجھ سے دور رہے حضرت امیر المومنین ع
نے فرمایا کہ لقمان سے پوچھا کہ کون شخص تمام خلائق سے افضل ہے فرمایا مومن غنی پوچھا غنی سے مالدار مراد ہے فرمایا نہین

بلکہ میری مراد اوس سے یہ ہو کہ علم مین غنی ہو اگر لوگ اوسکے محتاج ہون اوسکے علم سے نفع حاصل کر سکین اور اگر لوگ اوس سے
مستغنی ہون وہ خود اپنے علم پر اکتفا کرے اسکے بعد پوچھا کون شخص تمام خلق سے بدتر ہی فرمایا وہ شخص جو اوسکی پروا
نہین رکھتا کہ لوگ اوسکو گنہگار اور بدکردار دیکھتے ہین اور فرمایا اے فرزند جب تو کسی جماعت کے ہمراہ سفر کرے اونسے
اپنے اور اونکے امور مین بکثرت مشورہ کر اور اونکے سامنے بہت تبسم کیا کر اپنے توشہ مین صاحب کرم رہ اور جب
تجھکو طلب کرین اونکی اجابت کر اور اگر کسی کام مین تجھسے مدد طلب کرین اونکو مدد دے اور تین چیزون مین اونپر
زیادتی طلب کر کثرت خاموشی کثرت نماز کثرت سخاوت و جوانمردی اون چیزون مین جو کہ از قبیل مرکب و مال و توشہ
تیرے پاس ہون اور جب تجھکو کسی حق پر گواہ قرار دین اونکا گواہ ہو جب تجھسے مشورہ کرین رای دینے مین
بہت سعی کر کہ جسمین اونکی بہتری ہو وہی بیان کر اور جو رای اونکے لیے پسند کرتا ہو اوسمین خود احتیاط
ملحوظ رکھ اور جب تک کہ تو خود اپنے دل مین غور و تامل نکرلے اونکو جواب نہ دے اور اونکے بیٹھنے سونے اور نماز
پڑھنے مین اوس مشورہ کی نسبت غور و فکر کر اور اپنی حکمت سے اس بارہ مین کام لے اسلیے کہ جو کوئی مشورہ
طلب کرنے والے کے لیے اپنی نصیحت و خیرخواہی خالص نہین کرتا حق تعالی اوسکی عقل و رای کو اوس سے سلب
کرتا ہی اور امانت کو اوس سے اوٹھا لیتا ہی جب تو دیکھے کہ تیرے رفیق پیادہ چلتے ہین تو بھی پیادہ ہو اور جب وہ کسی کام
مین مصروف ہون تو بھی اوس کام مین اونکا شریک ہو اور جب وہ لوگ صدقہ یا قرض دین تو بھی اونکے ساتھ صدقہ
اور قرض دے جو کوئی سن مین تجھسے زیادہ ہو اوسکا کہنا قبول کر جب تجھسے کسی کام کو کہین یا کوئی چیز طلب
کرین اونکے جواب مین ہان کے سوا نہین کا لفظ اپنی زبان پر نلا اسلیے کہ نہین کہنا نفس کے عجز و زبونی کی دلیل
ہی جب راہ بھول جاؤ وہین اوترو اور مقام کرو اور اگر شک لاحق ہو کہ راہ کونسی ہی کھڑے ہو جاؤ اور باہم مشورہ کرو
اگر کوئی شخص نظر آئے اوس سے حال پوچھ کر اوسکے قول پر اعتماد نکرو اکثر اوقات ایک شخص جنگل مین آدمی کو
شک مین ڈالتا ہی اور عجب نہین کہ چورون اور راہزنون کا جاسوس ہو یا کوئی شیطان ہو اور تمکو راہ مین حیران کرنا چاہتا ہو اور
دو شخصون سے بھی ڈرتے رہو جب تک کہ اونکی راست گوئی کے آثار تمپر ظاہر نہون کہ مین اونکو نہین دیکھتا اسلیے کہ جو ہر
عاقل جب کسی چیز کو اپنی آنکھون سے دیکھتا ہی اوس سے امر حق دریافت کر لیتا ہی اور جس چیز کو حاضر دیکھتا ہی غائب
نہین دیکھتا اے فرزند جب نماز کا وقت آئے نماز مین تاخیر نکر اور نماز سے جلد فارغ ہو اسلیے کہ نماز اصل دین ہی
اور نماز جماعت کو ترک نکر اگرچہ تو نوک نیزہ پر ہو پشت مرکب پر خواب نکر اسلیے کہ اوسکی پشت جلد زخمی ہو جاتی ہی اور یہ
دانشمندون کی عادت نہین اور اگر تو کجاوہ مین سوار ہو اوسوقت مفاصل اعضا کے سیدھا کرنیکے لیے لیٹا کر تا راحت نصیب ہو
جب تو منزل کے قریب پہونچے اپنے مرکب سے اوتر کر پیادہ چل اور جب منزل پر پہونچ جائے اپنے کھانے سے پہلے مرکب کو چارہ
کھلا دے اور جب کسی جگہ مقام کرنا چاہے ایسی زمین اختیار کر جو خوش رنگ و رو اوسکی خاک نرم اور وہان گھانس

بکثرت ہو اور جہاں مقام کرے وہاں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کر اور قضائے حاجت کے لئے لوگوں سے بہت دور
اور جب منزل سے روانہ ہو پھر دو رکعت نماز ادا کر اور جس زمین پر کہ مقیم تھا اوسکو وداع کر اور اوس زمین اور اہل
زمین پر سلام کر اسلئے کہ زمین کے ہر ایک مقام میں ایک گروہ فرشتوں کا رہتا ہو اور اگر تجھ سے ممکن ہو سکے طعام نہ کھا
مگر جب تک کہ اوس میں سے تھوڑا الگ بطریق صدقہ نہ دے اور تجھکو لازم ہو کہ کتاب خدا کی تلاوت کرتا رہ جب تک
کہ سوار ہو اور تسبیح و ذکر خدا کرے جب تک کہ کسی کام میں مشغول رہے اور جب کوئی کام نہو لازم ہو کہ دعا میں مصروف
ہو اور اول شب ہرگز کوچ اور سفر نکر مگر بعد نصف شب کے صبح تک اور راہ میں کبھی اپنی آواز بلند نکر اور بسند معتبر امام
محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ لقمانؑ سے پوچھا تمھاری تمام حکمتوں سے وہ کون حکمت ہے جسپر سب سے زیادہ تم اعتقاد رکھتے ہو اور اوسکو
کبھی ترک نہیں کرتے فرمایا میرے لئے جس امر کا خدا متکفل ہوا ہو اوسکی فکر و تلاش نہیں کرتا اور جو چیز مجھپر محول کر دی ہو
اوسکو ضائع نہیں کرتا اور دوسری حدیث معتبر میں منقول ہو کہ لقمانؑ نے اپنے فرزند سے کہا اے فرزند تو نے دنیوں سے
مصاحبت کر مگر ایک شخص کو اپنا دشمن نہ بنا اسلئے فرزند کوئی چیز تیرے کام نہیں آئی مگر تیرا اخلاق اور خلائق سے
تیرا دین مراد ہی جو تیرے اور خدا کے درمیان ہو اور خلق تیرے اور خلائق کے درمیان ہو لوگوں سے دشمنی پیدا نکر اور اخلاق
پسندیدہ حاصل کر اے فرزند جو لوگ نیک ہیں اونکا غلام ہوجا اور جو بد ہیں اونکا فرزند نہو اے فرزند جو کوئی تجھپر امانت
سپرد کرے پھر اوسکو مسترد کرے کہ تیری دنیا و آخرت تیرے لئے سالم رہے اور امانتداری اختیار کر کہ تجھے بے نیاز
دولتمند کرے اور دوسری حدیث معتبر میں حضرت موسی بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہو کہ حضرت لقمان نے اپنے فرزند
سے کہا اے فرزند لوگ جس عذاب سے جسکا وعدہ اونسے کیا گیا ہو کیوں نہیں ڈرتے حالانکہ اونکا حال ہر روز ناقص
ہوتی ہو اور روز بروز آخرت کے لئے کیوں مہیا و آمادہ نہیں ہوتے حالانکہ اونکی عمر بہت جلد تمام ہوتی ہو اے فرزند
علم کو اسلئے حاصل نکر کہ اوسکے سبب علما اور دانشمندوں پر فخر و مباہات یا نادانوں اور بیوقوفوں سے مجادلہ یا مجلسوں
میں فخر و خودنمائی کرے اگر لوگ علم کی طرف راغب ہوں تو تحصیل علم کو ترک نکر اے فرزند بدیدۂ بصیرت مجلسوں میں
نظر کر اگر اونمیں ایسے گروہ کو دیکھ جو یاد خدا میں مصروف ہیں اونکے پاس بیٹھ اگر تو عالم ہے تیرا علم تجھے نفع دیگا اور اونکی ہمنشینی سے
زیادہ ہوگا اور اگر تو نادان ہے اونسے تجھے علم حاصل ہوگا اور شاید کہ خدا کی جانب سے کوئی رحمت و نیز نازل ہو اور اونکے ساتھ تجھکو
بھی وہ رحمت گھیر لے اور دوسری حدیث معتبر میں امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ حضرت لقمانؑ نے جو نصیحتیں اپنے فرزند کو
کی تھیں اونمیں سے یہ بھی ہیں اے فرزند اگر مرگ میں تجھے شک ہے نیند کو اپنے سے دور کر مگر تو ہرگز ایسا نکر سکیگا اور
اگر مرگ کے بعد زندہ ہونے میں تجھے شک ہو نیند کے بعد بیدار ہونے کو اپنے سے دور کر مگر تو یہ بھی نکر سکیگا جب تو
ان دونوں حالتوں میں فکر کریگا تجھے معلوم ہوگا کہ تیری جان دوسرے کے قبضۂ اختیار میں ہے اور خواب بمنزلۂ
مرگ اور خواب سے بیدار ہونا مانند مبعوث ہونے کے بعد از مرگ ہو اے فرزند لوگوں سے بہت تقرب حاصل نکر

اور اختلاط اندازہ سے زیادہ نہ پیدا کر اسلئے کہ یہ امر مفارقت و دوری کا باعث ہوتا ہے اور بالکل دوری بھی اختیار نہ کر
کہ تری ذلت و خواری کا سبب ہو جائیگا ہر جانور اپنے ہم جنس کو دوست رکھتا ہے پھر فرزندان آدم ایک دوسرے کو کیون
دوست نہ رکھیں اپنے احسان و نیکی کو دوست مت دے مگر اوس شخص کے لیے جو کہ اوسکا طالب ہے جیسا کہ گرگ و گوسفند مین
دوستی نہیں اوسیطرح نیک کردار اور بدکار مین بھی دوستی نہیں جو کوئی زفت کے پاس جاتا ہے تھوڑا زفت اوس سے
لپٹ جاتا ہے اسیطرح جو کوئی فاجر کا شریک و مصاحب ہوتا ہے اوسکی راہ بد کو سیکھتا ہے جو کوئی لوگون سے مجادلہ
کرتا ہے اوسکو دوست رکھتا ہے سب اوسکو دشنام دیتے ہیں اور جو کوئی بدکارون کی مجلس مین جاتا ہے وہ متہم ہوتا ہے
اور جو کوئی بدون سے ہمنشینی کرتا ہے اوسکی بدی سے محفوظ نہیں رہتا ہے جو کوئی اپنی زبان کا مالک نہیں وہ پشیمان
ہوتا ہے اے فرزند ہمیشہ امانت داری اختیار کر اسلیئے کہ خدا خیانت کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا اے فرزند خلائق
ایسا ظاہر نکر کہ تو خدا سے ڈرتا ہے اور حالانکہ تیرا دل فاجر و بدکار ہو اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ لقمان نے فرمایا
اے فرزند جو کوئی یہ کہتا ہے کہ بدی و شر کو شر سے دور کر سکتے ہیں وہ دروغگو ہے اور اگر وہ سچ کہتا ہے تو چاہیئے آتش روشن کرے
اور دیکھے کہ اوسمین سے ایک آگ دوسرے کو بجھا سکتی ہے پس اوسیطرح نیکی آتش فتنہ و شر کو بجھا دیتی ہے جیسا کہ پانی آتش کو بجھا دیتا ہے
اے فرزند اپنی دنیا کو آخرت کے عوض بیچ کہ دنیا و آخرت کا فائدہ تجھے حاصل ہو اور اپنی آخرت کبھی دنیا کے عوض نہ بیچ
کہ دونون عالم مین زیانکار ہو منقول ہے کہ حضرت لقمان اکثر تنہا بیٹھتے تھے اونکا غلام اونکے پاس جاتا تھا اور کہتا تھا اے لقمان تم ہمیشہ تنہا بیٹھے
ہو اگر لوگون مین بیٹھا کرو تو تمھارا انس زیادہ ہوگا لقمان نے فرمایا تنہا رہنا تفکر کی اعانت کرتا ہے اور زیادتی تفکر بہشت کی
رہنمائی کرتی ہے اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو نصیحت کی اے فرزند
تیرے قبل لوگون نے اپنی اولاد کے لیئے مال جمع کیا تھا اگر نہ وہ مال باقی رہا جسکو جمع کیا تھا اور نہ وہ لوگ جنکے لیئے
وہ مال جمع کیا تھا اور تو نہیں ہے مگر ایک مزدور جسکو چند کام کرنے کا حکم دیا ہے اور اون کامون کی مزدوری تیرے لیئے
مقرر کی ہے تو اپنا کام تمام کر اور اپنی مزدوری لے تو اس دنیا مین اوس گوسفند کے مانند نہ ہو کہ جو کسی علفزار مین
جائے اور اوسکو کھا کر فربہ ہو اور فربہی کے سبب اوسکو ذبح کرین پس وہی فربہی اوسکی ہلاکت کا باعث ہو بلکہ
دنیا کو ایک پل کے مانند جو کسی نہر پر ہو تصور کر جب تو اوس سے عبور کریگا پھر کبھی اوسکی طرف نہ پھریگا اپنی دنیا کو
خراب و ویران رکھ اور اوسکو آباد نکر اسلیئے کہ اوسکے آباد کرنیکا حکم تجھے نہیں دیا ہے اور آگاہ ہو کہ قیامت مین جب
تجھے تیرے پروردگار کے روبرو کھڑا کرینگے ان چار چیزون کا تجھسے سوال ہوگا اپنی جوانی تو نے کس کام مین صرف
کی اپنی عمر تو نے کس کام مین بسر کی اپنا مال تو نے کہان سے حاصل کیا اور اوسکو کس کام مین خرچ کیا تجھے
لازم ہے کہ ان سوالون کے جواب کیلئے آمادہ رہ اور جو کچھ دنیا تجھسے فوت ہو جائیں اونکے لیئے اندوہناک نہ ہو اسلیئے کہ
دنیا سے اگر تھوڑا حاصل ہو باقی نہیں رہتا اور اگر بہت حاصل ہو اوسکی بلا سے ایمن نہ ہو اور دنیا کے شر سے

ہمیشہ حذر کر اور آخرت کے کامون مین مردانہ مصروف ہو غفلت کا پردہ اپنے چہرہ سے اوٹھا دے اور اعمال
صالح کے سبب سے کوشش احسان و نیکی پروردگار مین حاضر کر ہمیشہ اپنے دل مین توبہ کی تجدید کیا کر جب تک
کہ تجھکو فراغت اور مہلت حاصل ہے قبل اسکے کہ تیرا قصد کرین اور قضا سے الٰہی تیری طرف متوجہ ہو اور تیرے اور
تیرے ارادے کے درمیان حائل ہو جائے دوسری روایت مین منقول ہے کہ لقمان نے کہا اے فرزند اگر حکیم جو دانشمند ہو
تجھکو مارے اور آزار دے اس سے بہتر ہے کہ نادان روغن خوشبو تیرے بدن پر ملے اور منقول ہے کہ کسی نے لقمان سے پوچھا
کیا تو فلان خاندان کا غلام نہ تھا کہا ہان پوچھا کس چیز نے تجھکو یہ رتبہ دیا کہا راست گوئی نے امانت مین خیانت
نکرنے سے اس گفتار و کردار کو ترک کرنے سے جو مجھے فائدہ نہ دے۔ اون چیزون سے چشم پوشی کرنے سے جنکو خدا نے
مجھ پر حرام کیا ہے اس کلام سے زبان کو باز رکھنے سے جو کہ لغو ہو لقمہ حلال کھانے سے جو کوئی ان امور کی جنکو مین نے
کہا ہے پابندی کم کریگا وہ مجھ سے مرتبہ مین کم ہوگا اور جو کوئی زیادہ پابندی کریگا وہ مجھ سے بہتر ہوگا اور جو کوئی
میری طرح عمل کریگا وہ میرے مانند ہوگا اور فرمایا اے فرزند توبہ مین تاخیر نکر کہ موت یکبارگی آتی ہے اور کسی کی مرگ پر
شماتت نکر کہ ایک دن تجھکو بھی موت آئیگی اگر کوئی کسی بلا مین مبتلا ہو اوسپر استہزا نکر اپنا احسان لوگون سے باز
نرکھ اے فرزند لوگون کے مال مین امانت داری اختیار کر کہ تو بھی مالدار ہو اے فرزند پرہیزگاری کو وہ تجارت تصور کر
جسکا نفع تجھے بھی پہنچتا ہے بغیر اسکے کہ تو کچھ مایہ رکھتا ہو جب کوئی گناہ تجھ سے صادر ہو صدقہ دے کہ اوسکو زائل کرے اے
فرزند نادان مین پند و نصیحت کا اثر کرنا دشوار ہے جیسا کہ مرد پیر کا بلندی پر چڑھنا دشوار ہے اے فرزند تو غضب سے بچ
ہو اور سب پر رحم کر بلکہ اپنے اوپر بھی رحم کر اسلئے کہ تو اوس ظلم کا ضرر اپنے کو پہونچاتا ہے جب تیرا غلبہ اور تیری قدرت کسی پر ظلم
کرنے کا باعث ہو اوس وقت خدا کا غلبہ و قدرت یاد کر اے فرزند جو تجھکو معلوم نہین اوسکو علما سے حاصل کر اور جو تجھکو
معلوم ہے لوگون کو اوسکی تعلیم دے دوسری حدیث مین منقول ہے کہ جب حضرت لقمان اپنے ملک سے باہر نکلے شہر موصل
کے ایک قریہ مین جسکا نام کوماس تھا مقیم ہوئے اوس قریہ مین کسی سے انکو مناسبت نہ تھی اور وہان کوئی ہم زبان انکو
نملا اسلئے دل تنگ ہو کر اپنے گھر کا دروازہ بند کیا اور خلوت مین بیٹھ کر اپنے فرزند کو پند و نصیحت کرنا شروع کیا
منجملہ اون نصیحتون کے یہ بھی ہین اے فرزند گفتگو بہت کم کر اور ہر جگہ خدا کے ذکر مین مصروف ہو اسلئے کہ خدا نے
تجھے اپنے عذاب سے ڈرایا ہے اور تجھے دانا و بینا کیا ہے اے فرزند تو خلائق سے پند حاصل کر قبل اسکے کہ وہ تجھ سے پند
حاصل کرین تھوڑی بات سے غضب نہو قبل اسکے کہ بلا سے بزرگ تجھپر نازل ہو اور تو اوسکی چارہ جوئی نکر سکے اے فرزند
ہنگام غضب اپنے نفس کی حفاظت کر کہ تو ہیزم جہنم نہو اے فرزند محتاجی و پریشانی اس سے بہتر ہے کہ تو مال جمع کرے
اور ظالم و طاغی ہو جائے اے فرزند لوگون کی جانب اونکے اعمال کی جہت سے جنکے سبب سے ہوا ہو اور پیر اونکے دل ہوا
کے گناہون سے اے فرزند جب تک شیطان دنیا مین موجود ہے گناہ ہونے سے بےخوف نہو اے فرزند زمان گذشتہ مین

جتنے صالح و پرہیزگار تھے دنیا سے غافل سب کو فریب دیا ہے پھر اس زمانہ کے لوگ دین سے کیونکر نجات پا سکتے ہیں اے
فرزند دنیا کو اپنا زندان قرار دے کہ آخر تیرے لیے بہشت ہو اے فرزند بادشاہوں کا ہمسایہ اختیار نہ کر کہ قتل سے
محفوظ رہے اور جو کچھ مسکینوں و ان سب میں اونکی اطاعت قبول نہ کر کہ کافر ہو جائے اے فرزند فقیروں اور مسکینوں
اور مسلمانوں کی ہمنشینی اختیار کر اور یتیموں پر پدر مہربان کے مانند اور بیوہ عورتوں پر شوہروں کی طرح شفقت
و مہربانی رکھ اے فرزند جو کوئی زبان سے کہے کہ مجھے بخش دو اوسکے گناہ نہیں بخشے جاتے بلکہ اوسی کے گناہ بخشے
جاتے ہیں جو اپنے پروردگار کی اطاعت میں مصروف رہے اے فرزند پہلے ہمسایہ کی خبر لے بعد اپنے گھر کی اے فرزند
پہلے رفیق پیدا کر بعد اسکے عازم سفر ہو اے فرزند مصاحب بد سے تنہائی بہتر ہے اور تنہائی سے مصاحب نیک افضل ہے
اے فرزند جو کوئی تیرے ساتھ نیکی کرے تو بھی اوسکا بدلا نیکی سے کر اور جو کوئی تیرے ساتھ بدی کرے اوسکو اوسکی بدی کے حوالے کر دے
اسلیے کہ وہ اپنے ساتھ بدی کرتا ہے اور تو باوجود سعی و کوشش کے اوس سے زیادہ بدی اوسکو نہیں پہونچا سکتا اے فرزند کسی خدا کی
بندگی کی جسکی مدد خدا نے نہ کی ہو کس نے خدا کو طلب کیا جو نہیں پایا کس نے خدا کو یاد کیا جسکو خدا نے یاد نہ کیا ہو کس نے
خدا پر توکل کیا جسکو خدا نے دوسرے پر چھوڑ دیا کس نے خدا کی درگاہ میں تضرع و زاری کی جس پر خدا نے رحم نہیں کیا اے فرزند
جو لوگ پیر ہیں اون سے مشورہ کر اور کمسنوں سے بھی مشورہ کرنے میں شرم نہ کر اے فرزند فاسقوں کی مصاحبت ہرگز اختیار
نہ کر اسلیے کہ یہ لوگ کتوں کے مانند ہیں اگر کوئی چیز تیرے پاس پاوینگے کھا جاتے ہیں اور اگر نہ ہو تیری مذمت کرتے ہیں
اور تجھے بدنام کرنا چاہتے ہیں اور اونکی محبت ایک ساعت سے زیادہ بقا نہیں رکھتی اے فرزند صالحین کی دشمنی فاسقین
کی محبت سے بہتر ہے اسلیے کہ مومن صالح اگر تو ستم کرے وہ تجھ پر ستم نہ کریگا اور جب تو عذر کریگا تجھ سے راضی و خوشنود ہو جائیگا
مگر فاسق خود اپنے حق نعمت کی مراعات نہیں کرتا پس تیرے حق کی کیونکر رعایت کریگا اے فرزند گروہ کثیر سے دوستی
پیدا کر اور دشمنوں کے شر سے بےخوف نہ رہ انکے سینوں میں کینہ مانند پانی کے زیر خاکستر پنہان رہتا ہے اے فرزند
جس سے ملاقات ہو پہلے سلام و مصافحہ کر بعد اوسکے گفتگو کر اے فرزند لوگوں کو آزار نہ پہونچا کہ تیرے دشمن ہو جائیں
اور زیادہ عاجزی بھی نہ کر کہ تجھے خوار و ذلیل جانیں نہ بہت شیریں ہو جا کہ تجھکو کھا لیں نہ بہت تلخ ہو جا کہ تجھکو دور پھینک دیں
اے فرزند خدا سے اسطرح خوف کر کہ اوسکی رحمت سے ناامید نہ ہو اور اوسکی رحمت سے اسطرح امید رکھ کہ اوسکے عذاب
کا خوف نہ جاتا رہے اے فرزند اپنے نفس کو اوسکی خواہشوں سے باز رکھ اسلیے کہ اوسکی خواہشیں اوسکی ہلاکت کا باعث ہوتی
ہیں اے فرزند ہرگز تجبر و تکبر و فخر نہ کر کہ جہنم میں شیطان کا ہمسایہ ہو اور آگاہ ہو کہ تیرا خانہ آخری قبر ہے اے فرزند جو کوئی
تکبر و تجبر کرتا ہے اوسپر وائے ہو کیونکر اپنے کو بزرگ جانتا ہے حالانکہ خاک سے خلق ہوا ہے اور پھر زیر خاک جائیگا اور بعد اسکے نہیں
جانتا کہ کیا اوسپر گذریگا آیا بہشت میں جائیگا یا خاسر و زیان کار ہو کر جہنم میں داخل ہوگا اور وہ شخص کیونکر تکبر کر سکتا ہے جو دو مرتبہ
مجرائے بول سے باہر نکلا ہو اے فرزند کیونکر فرزند آدم بیخبر سو جاتا ہے حالانکہ موت اوسکی طلب میں مصروف ہے اور وہ

کیونکر غافل ہوتا ہے حالانکہ اوس سے غافل نہیں ہیں اے فرزند خدا کے پیغمبروں اور دوستوں کو اجل نے نہیں چھوڑا
پھر اونکے بعد دنیا میں کون ہمیشہ رہ سکتا ہے اے فرزند اپنا اسرار اپنی زوجہ سے بیان نہ کر اور اوسکا ٹھکانا گھر کے اندر قرار
دے اے فرزند عورت پہلو کی استخوان کج سے خلق ہوئی ہے اگر تو اوسکو راست کرنا چاہیگا ٹوٹ جائیگی اور اگر اوسکے
حال پر چھوڑ دے گا اوسیطرح کج رہے گی عورتوں کو گھر سے باہر نہ جانے دے اگر عورتیں نیکی کریں اونسے قبول کر
اور اگر بدی کریں صبر کر کہ اسکے سوا اور کوئی چارہ نہیں اے فرزند عورتیں چار طرح کی ہیں دو شائستہ
اور دو ملعونہ۔ ایک وہ عورت شائستہ ہے جو اپنی قوم کے نزدیک شریف و عزیز ہو اور اپنے شوہر کے روبرو
ذلیل و حقیر ہو اگر اوسکا شوہر اوسکو کچھ عطا کرتا ہے شکر کرتی ہے اور اگر کسی بلا میں مبتلا ہوتی صبر
کرتی ہے اور تھوڑا مال اوسکی نظر میں بہت ہو۔ دوسری وہ عورت شائستہ ہے جس سے بہت فرزند پیدا ہوں
اور اپنے شوہر کی دوست و خیرخواہ ہو اور شوہر کے عزیزوں اور فرزندوں کیلئے مادر مہربان کے مانند ہو
بزرگوں پر مہربانی اور اطفال پر رحم کرے اور شوہر کے فرزندوں کو دوست رکھے اگرچہ دوسری زوجہ کے
بطن سے ہوں۔ اپنے شوہر کو دوست رکھے اور اپنے اہل و مال و اولاد کی اصلاح میں مصروف رہے۔ اگر اوسکا
شوہر حاضر ہو اوسکی مدد کرے اور اگر غائب ہو اوسکے حق کی رعایت منظور نظر رکھے۔ مگر ایسی عورت گوگرد سرخ
کے مانند نایاب ہے۔ خوشا حال اوسکا جسکو ایسی عورت نصیب ہو۔ اور دو ایک عورت ملعونہ ہے جو اپنے کو جلیل و عزیز
جانے حالانکہ اپنی قوم میں ذلیل ہے۔ اگر اوسکو شوہر کچھ عطا کرے غضبناک ہو اور اگر نہ دے عتاب کرے اوسکا
شوہر ہمیشہ گرفتار ملامت ہے اور ہمسایہ اوس سے رنج و تعب میں رہتے ہیں اور یہ عورت مثل شیر کے ہے
اگر تو اوسکے ساتھ رہے تجھکو کھا جائے اور اگر اوس سے بھاگے قتل کرے۔ اور دوسری وہ عورت ملعونہ ہے
جو جلد غضبناک ہو اور جلد رونے لگے۔ اگر اوسکا شوہر حاضر ہو کوئی نفع اوسکو نہیں پہونچاتی اور اگر غائب ہے
اوسکو بدنام کرتی ہے۔ یہ عورت زمین شور کے مانند ہے جسقدر اسکو پانی دیں جذب کر لیتی ہے مگر کوئی
نفع اوس سے حاصل نہیں ہوتا اور اگر پانی نہ دو خشک و سخت ہو جاتی ہے۔ اگر اس عورت سے کوئی فرزند
پیدا ہو اوس فرزند سے بھی نفع پانا دشوار ہے۔ اے فرزند کسی کی کنیز سے عقد نکر مبادا اوس سے فرزند
پیدا ہو اور تیرے روبرو اوس فرزند کو فروخت کریں۔ اے فرزند اگر عورتوں کو چکھتے اور دکھاتے جیسا کہ
اور چیزوں کو چکھکر اور دکھاکر خرید کرتے ہیں پس کوئی شخص زن بد سے عقد نکرتا۔ اے فرزند جو کوئی تیرے
ساتھ بدی کرے تو اوسکے ساتھ احسان کر اور دنیا کو بہت جمع نکر اسلئے کہ تجھکو دنیا سے رحلت کرنا ضرور ہے
اور خوب غور کر کہ یہاں سے کہاں جائیگا۔ اے فرزند یتیم کا مال نکھا کہ قیامت میں رسوائی ہو اور لوگ روز
تجھسے مال مسترد کرنے کو کہیں اور تیرے پاس موجود نہو۔ اے فرزند قیامت میں آتش جہنم سب کا احاطہ کریگی

اور نجات تو پاؤ گے مگر یہی لوگ جنپر کہ خدا رحم کرے۔ اے فرزند تو اوسکو بہتر نہ جان جسکی زبان بد اور لوگ اوسکی زبان سے
خوف کرتے ہون۔ قیامت مین اوسکے دل و زبان پر مُہر کرینگے اور اوسکے اعضا و جوارح اوسپر گواہی دینگے۔ اے فرزند
کسی کو دشنام نہ دے ورنہ گویا تو نے خود اپنے پدر و مادر کو دشنام دی ہے۔ اے فرزند جو روز آنے والا ہے وہ روز
تازہ ہے اور خدا کے روبرو تیرے اعمال کی گواہی دیگا۔ اے فرزند خیال کر کہ تجھے کفن مین لپیٹین گے اور قبر مین بٹھائینگے
اور تو وہان اپنے تمام اعمال دیکھے گا۔ اے فرزند غور و فکر کر اوس گھر مین تو کیونکر رہ سکتا ہے جسکو تو نے خشمناک کیا
ہے اور اوسکی نافرمانی کی ہے۔ اے فرزند کسی کو اپنے اوپر اختیار نہ کر اور اپنا مال اپنے دشمنون کے لیے میراث نہ چھوڑ۔ اے فرزند
اپنے پدر مہربان کی وصیت قبول کر اور عمل صالح کی طرف جلدی کر قبل اسکے کہ تیری اجل آئے اور قبل اسکے کہ
قیامت مین پہاڑ حرکت کرین اور آفتاب و ماہ ایک جگہ جمع ہوکر ٹھہر جائین اور آسمان درہم پیچیدہ ہو جائین اور صفوف
ملائکہ خالق دو جہان آسمانون سے نیچے اوترین اور تجھے کہین کہ صراط سے عبور کر اور اوسوقت تو اپنے تمام اعمال کو
دیکھے اور اعمال تولنے کے لیے ترازو کھڑی کرین اور خلائق کے اعمال کے دفتر کھولین۔ اے فرزند مین نے سات ہزار
کلام حکمت سیکھے تو چار کلمون کو یاد رکھ اگر اونپر عمل کریگا وہی تیرے لیے کافی ہین۔ اپنی کشتی مضبوط و محکم تیار کر اسلیے
کہ دریا بہت عمیق ہے اپنا بار سُبک رکھ اسلیے کہ جو گھاٹی تیرے آگے ہے اوس سے گذر کرنا بہت دشوار ہے
توشہ بہت اپنے ساتھ لے اسلیے کہ تیرا سفر دور و دراز ہے۔ اپنا عمل خالص کر اسلیے کہ عمل کا قبول کرنے والا
بہت دانا و بینا ہے۔ ستور۔ دوسری روایت مین منقول ہے کہ لقمان نے حکم دیا اور سیحون نے اپنے بیت الخلا
کے دروازے پر لکھا کہ بیت الخلا مین دیر تک بیٹھنا بواسیر پیدا ہونے کا باعث ہے

باب انتیسواں ۔ قصص شموئیلؑ و طالوت و جالوت

حق تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا
لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کیا تو نے اشراف بنی اسرائیل کی طرف بعد موسیٰ کے نظر نہین
کرتے جبکہ اونھون نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ قرار دے تاکہ ہم راہ خدا مین جنگ کرین۔ علی
بن ابراہیم و دیگر مفسرین نے بسند ہای صحیح و حسن امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد
بنی اسرائیل سے گناہ کثیر صادر ہوئے۔ دین خدا مین تغیر و تبدیل کیا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی
کی اونمین ایک پیغمبر تھا وہ اونکو خدا کی اطاعت کا حکم اور اوسکی نافرمانی کی ممانعت کرتا تھا مگر اوسکی اطاعت
نکی اور حق تعالیٰ نے جالوت کو جو بادشاہان قبط سے تھا اونپر مسلط فرمایا اوس نے اونکو خوار و ذلیل کر کے اونکے
مردون کو قتل کیا اور اونکا مال و متاع بسط کر کے گھرون سے دور کر دیا اور اونکی عورتون کو اپنی کنیزی مین لیا۔ وہ
پیغمبر خدا کی طرف پناہ لیگئے اور استغاثہ کیا کہ اپنے خدا سے دعا کرے تاکہ ہمارے لیے کوئی بادشاہ قرار دے

اور ہم راہ خدا مین کافرون سے جہاد کرین - بنی اسرائیل مین یہ قاعدہ تھا کہ پیغمبری ایک خاندان مین اور
بادشاہی دوسرے خاندان مین ہوتی تھی اور خدا نے پیغمبری و بادشاہی بنی اسرائیل کے درمیان ایک خاندان
مین جمع نہین کی تھی اسی لئے کہا کہ ہمارے لئے کوئی بادشاہ قرار دے تاکہ اوسکے ہمراہ جہاد کرین - قَالَ هَلْ
عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا پیغمبر نے اونسے کہا آیا تمھارا حال اس امر سے نزدیک ہے کہ جب
تم پر قتال لکھا جائے اور حق تعالی جنگ کرنا تمپر واجب قرار دے تم جنگ نکرو - قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا کہا ہم لوگون کو کیا ہوا ہے جو راہ خدا مین قتال نکرین
حالانکہ ہمکو اور ہماری اولاد کو ہمارے گھرون سے خارج کر دیا ہے - فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا
قَلِيلًا مِّنْهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ جب اونپر قتال لکھا گیا پشت گردانی کی اور قبول نکیا مگر تھوڑون نے
اونمین سے - اور خدا ستمگارون کو جاننے والا ہے - وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ
مَلِكًا اور اونسے اونکے پیغمبر نے کہا بدرستیکہ خدا نے تمھارے لئے طالوت کو مقرر کیا ہے کہ وہ تمھارا بادشاہ ہو
قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ
اون لوگون نے کہا کیونکر اوسکو ہمپر بادشاہی ہو سکتی ہے حالانکہ ہم اوس سے زیادہ مستحق بادشاہی کے ہین
اور اوسکو وسعتِ مال عطا نہین کیگئی ہے حضرت امام محمد باقر نے فرمایا پیغمبری فرزندان لاوی مین تھی اور
بادشاہی فرزندان یوسف مین - اور طالوت فرزندان بنیامین سے تھا - بنیامین حضرت یوسف کے برادر
پدری و مادری تھے - طالوت نہ خاندان پیغمبری سے تھا نہ خاندان بادشاہی سے - قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
اون کے پیغمبر نے اونسے کہا بدرستیکہ خدا نے طالوت کو تمپر برگزیدہ کیا ہے اور علم و جسم مین اوسکی کشادگی زیادہ
کی ہے اور خدا جسکو چاہتا ہے بادشاہی عطا کرتا ہے اور خدا کی بخشش وسیع ہے اور وہ بندون کی مصلحت کا
جاننے والا ہے - امام علیہ السلام نے فرمایا کہ طالوت بحیثیت جسم سب سے جسیم تر اور شجاع و قوی تر اور سب سے
زیادہ عقلمند تھا مگر محتاج تھا اسلئے بنی اسرائیل نے فقر و محتاجی سے اوسکو منسوب کیا اور یہ کہا کہ
خدا نے وسعتِ مال اوسکو عطا نہین کی ہے - وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ
فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اور اونسے اونکے پیغمبر نے کہا بدرستیکہ اوسکی بادشاہی کی علامت یہ ہے کہ تمھاری
طرف تمھارے پروردگار کی جانب سے وہ تابوت آئیگا جسمین سکینہ ہے اور اوسمین اون چیزون کا بقیہ ہے جنکو آل
موسیٰ و آل ہارون نے چھوڑا تھا - ملائکہ وہ تابوت اوٹھاکر تمھارے پاس لائینگے بدرستیکہ اسمین تمھارے لئے

ایک آیت و علامت ہی اگر تم صاحبان ایمان ہو۔ امام علیہ السلام نے فرمایا خدا نے حضرت موسیٰ کے لیے جو تابوت آسمان
سے بھیجا تھا اور اونکی ماں نے اونکو اوس تابوت مین رکھکر دریا مین ڈال دیا تھا وہ تابوت بنی اسرائیل کے پاس
تھا اور ہمیشہ اوس سے توسل و تبرک طلب کرتے تھے۔ جب حضرت موسیٰ کے وفات کا وقت آیا موسیٰ نے الواح
توریت اور اپنی زرہ اور آثار پیغمبری جو اونکے پاس تھے اوس تابوت مین رکھکر وہ تابوت اپنے وصی یوشع بن
نون کو سپرد کیا۔ وہ تابوت ہمیشہ بنی اسرائیل کے درمیان تھا اور مدت دراز کے بعد بنی اسرائیل نے اوس
تابوت کی تعظیم و توقیر ترک کردی اور اوسکی اہانت و استخفاف پر آمادہ ہوئے یہانتک کہ اطفال درمیان
راہ اوس تابوت سے کھیلتے تھے۔ جب تک کہ وہ تابوت بنی اسرائیل کے درمیان تھا اونکو عزت و شرف
حاصل رہا مگر جب گناہ کثیرہ اونسے صادر ہوئے اور اوس تابوت کی توہین کی خدا نے اوسکو آسمان پر اوٹھا لیا
اور اوسوقت پھر اونکے لیے بھیجا۔ اور حدیث صحیح مین فرمایا ہی کہ اوس تابوت کو ملائکہ بنی اسرائیل پاس لائے
اور بسند معتبر دیگر فرمایا ہی کہ ملائکہ بصورت گاو متشکل ہوکر وہ تابوت بنی اسرائیل پاس لائے۔ اور بسند حسن
فرمایا ہی کہ اس آیت مین بقیہ سے مراد پیغمبرون کی ذریت ہی جنکے پاس تابوت رہتا تھا۔ اور سکینہ کی تفسیر مین
فرمایا ہی کہ بنی اسرائیل وقت جنگ اوس تابوت کو لشکر کفار و اسلام کے درمیان رکھتے تھے اور اوس سے ایک
ہوا سے خوب و خوش بصورت و شکل انسان ظاہر ہوتی تھی جسکے سبب سے فریق کا لشکر فرار کرتا تھا۔ اور بسند معتبر
حضرت امام رضا سے منقول ہی کہ سکینہ ایک ہوا ہی جو بہشت سے آتی ہی اور اوسکا منہ آدمی کے منہ کے مانند ہی
جب یہ تابوت اہل اسلام و کفار کے درمیان رکھا جاتا تھا جو کوئی اوس تابوت سے مقدم ہو جاتا وہ جبتک
قتل یا مغلوب نہو مراجعت نکرتا اور اگر کوئی تابوت سے پھرتا اور بھاگتا وہ کافر ہو جاتا اور امام اوسکو قتل
کرتا تھا۔ اور حدیث حسن مین حضرت صادق سے منقول ہی کہ حضرت موسیٰ کے بعد جب بنی اسرائیل نے
گناہ بہت سے کیے حق تعالی اونپر غضبناک ہوا اور تابوت کو آسمان پر اوٹھا لیا۔ جب جالوت بنی اسرائیل پر غالب
ہوا اور انحضرات نے اپنے پیغمبر سے استدعا کی کہ خدا سے دعا کرے کہ حق تعالی اونکے لیے ایک بادشاہ مقرر کرے جسکے ہمراہ
راہ خدا مین جہاد کرین۔ اوسوقت خدا نے طالوت کو اونکا بادشاہ مقرر کیا اور تابوت بھی اونکے لیے بھیجا ملائکہ
اوسکو زمین پر لائے۔ جب تابوت اونکے اور دشمنون کے درمیان رکھا جاتا تھا جو شخص تابوت سے پھرتا تھا وہ
کافر ہوتا تھا اور قتل کیا جاتا تھا۔ اب تتمہ حدیث اول کی طرف رجوع کرتا ہون پس حق تعالی نے اونکے پیغمبر پر
وحی نازل فرمائی کہ جالوت کو وہ شخص قتل کریگا جسکی قامت پر حضرت موسیٰ کی زرہ ٹھیک آ جائیگی اور وہ
فرزندان لاوی سے ہی جسکا نام داؤد بن ایشان ہی۔ ایشان چرواہا تھا اور اوسکے دس فرزند تھے جو فرزند سب سے
چھوٹا تھا اوسکا نام داؤد تھا۔ جب طالوت نے بنی اسرائیل کو جنگ جالوت کے لیے جمع کیا ایشان کو حکم دیکہ

انکو فرزندوں کو لیکر حاضر ہو۔ جب حاضر ہوئے اوسکے فرزندوں سے ایک ایک کو بلا کر وہ زرہ پہنائی مگر کسی کی قامت
پر ٹھیک نہوئی بعضوں کے قد سے دراز اور بعضوں کے قد پر کوتاہ تھی۔ طالوت نے ایشان سے پوچھا کیا کوئی
اپنا فرزند چھوڑ آیا ہے اور ساتھ نہیں لایا۔ کہا ہاں جو لڑکا ان سب سے چھوٹا ہے اوسکو گوسفند چرانے کے لئے چھوڑ آیا
ہوں۔ طالوت نے کسیکو بھیج کر اوسکو طلب کیا اور وہی داؤد تھے۔ جب داؤد طالوت کی طرف روانہ ہوئے
ایک فلاخن اور ایک توبرہ اپنے ساتھ لیا اثنائے راہ میں تین پتھروں نے اونکو آواز دی کہ اے داؤد ہمکو
اوٹھا لو۔ داؤد نے اونکو اوٹھا کر اپنے توبرہ میں رکھ لیا۔ داؤد نہایت قوی اور تنومند و شجاع تھے جب
طالوت پاس آئے اور حضرت موسیٰ کی زرہ پہنی اونکے قامت پر ٹھیک ہوئی۔ پھر طالوت اپنے لشکر کو
ہمراہ لیکر جالوت کی طرف روانہ ہوا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ
مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا
مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ پس جب طالوت اپنے لشکر کے ساتھ روانہ ہوا کہا بدرستیکہ خدا ایک نہر سے تمہارا امتحان
کریگا پس جو کوئی اوس نہر کا پانی پیئے گا وہ مجھ سے نہیں ہے اور جو کوئی اوسکا پانی نہ پیئے گا وہ مجھ سے ہے مگر وہ
شخص جو ایک چلو پانی اپنے ہاتھ سے پیئے پس وہ پانی سب نے پیا مگر تھوڑوں نے اونمیں سے نہ پیا۔
امام علیہ السلام نے فرمایا یعنی ایک نہر اس جنگل میں تمہارے سر راہ ظاہر ہوگی جو کوئی اوس نہر کا پانی
پیئے گا وہ خدا سے نہیں ہے اور جو نہ پیئے گا وہ خدا اور اوسکے فرمان برداروں سے ہے۔ جب نہر پر پہونچے حق تعالیٰ
نے انکے لیے تجویز کیا کہ ایک چلو پانی پیئیں لیکن تھوڑے آدمیوں کے سوا سب نے اوس نہر کا پانی پیا اور
جن لوگوں نے پانی پیا تھا وہ ساٹھ ہزار تھے۔ اور یہ ایک امتحان تھا جسکے سبب خدا نے اونکی آزمائش
کی تھی۔ اور روایت ابن بابویہ کے مطابق جو بسند صحیح حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے وہ اسطرح ہے
کہ وہ تھوڑے لوگ جنہوں نے وہ پانی نہیں پیا ساٹھ ہزار تھے۔ اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق سے
روایت کی ہے کہ وہ تھوڑے لوگ جنہوں نے ایک چلو بھی پانی نہ پیا تھا وہ تین سو تیرہ شخص تھے۔ جب نہر سے عبور
کیا اور جالوت کے لشکر اور اوسکی قوت و شوکت کو دیکھا جن لوگوں نے وہ پانی پیا تھا کہا آج کے روز ہم لشکر
جالوت سے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ پس جبکہ طالوت اور اون لوگوں نے جو کہ اوسپر ایمان لائے
تھے اوس نہر سے عبور کیا کہا آج کے روز ہم میں جالوت اور اوسکے لشکر کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ وَقَالَ
الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ
اور اون لوگوں نے کہا جو کہ خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتے تھے کہ بہت سے گروہ قلیل گروہ کثیر پر بحکم خدا

غالب ہوے ہین ۔ اور خدا صبر کرنے والون کے ساتھ ہے فَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ
عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۔ اور جبکہ جالوت اور اوسکے لشکر ظاہر ہوے
اور اونکے مقابل استادہ ہوے اوسوقت کہا ای ہمارے پروردگار ہم پر ایک صبر عظیم نازل کر اور ہمارے
قدمون کو ثابت رکھ کہ نہ بھاگین اور ہمکو کافرون کے گروہ پر نصرت دے ۔ حضرت نے فرمایا کہ جن لوگون نے
نہر کا پانی نہین پیا تھا یہ کلمات ان لوگون نے کہے ۔ داود و جالوت کے روبرو استادہ ہوے اوسوقت جالوت
ہاتھی پر سوار اور اوسکے سر پر تاج اور اوسکی پیشانی پر ایک دانہ یاقوت تھا جس سے نور ساطع ہوتا تھا اور اوسکا
لشکر اوسکے گرد جمع تھا حضرت داود نے اون پتھرون مین سے جنکو راہ مین اوٹھایا تھا ایک پتھر نکال کر فلاخن
مین رکھا اور اوسکے لشکر کی داہنی جانب پھینکا وہ پتھر ہوا مین بلند ہوکر اوسکے میمنہ لشکر پر گرا اور وہ پتھر جسکو
لگتا تھا اوسکو قتل کرتا تھا یہانتک کہ وہ سب بھاگ گئے پھر دوسرا پتھر لشکر کے بائین جانب پھینکا اور میسرہ
لشکر بھی بھاگا بعد اسکے تیسرا پتھر جالوت کی طرف پھینکا وہ پتھر ہوا مین بلند ہوکر اوس یاقوت پر لگا جو اوسکی
پیشانی پر تھا اور یاقوت کو شگافتہ کرکے اوسکے مغز سر مین پہونچا ۔ جالوت اوسی پتھر کے سبب ہلاک ہوکر زمین
پر گرا اور واصل جہنم ہوا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ
الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ
اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۔ یعنی پس اونکو بتوفیق خدا بھگایا اور داود نے جالوت کو قتل کیا اور داود کو
خدا نے حکمت و بادشاہی عطا کی اور اونکو تعلیم کی جو کچھ کہ چاہتا تھا اور اگر خلائق کے لیئے خدا کا بعضون کو
بعضون سے دفع کرنا نہوتا ہر آئنہ زمین فاسد ہو ۔ ولیکن خدا اہل عالم پر صاحب فضل و احسان ہے ۔ اور بسند
احادیث صحیح و موثق مین حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ سکینہ وہ ہوا ہے جو بہشت سے آتی ہے اور اوسکی
صورت انسان کی صورت کے مانند ہے اور بہت خوب خوشبو رکھتی ہے اور یہ وہی ہوا ہے جو حضرت ابراہیم ؑ
پر نازل ہوئی تھی جبکہ خانہ کعبہ تیار کرتے تھے اور وہ باد سکینہ پایہ ہاے کعبہ کے مقام مین حرکت کرتی تھی
اور حضرت ابراہیم ؑ خانہ کعبہ کے پاے اوسکے پیچھے اوٹھاتے تھے اور یہی باد سکینہ بنی اسرائیل کے تابوت
مین تھی اور اوسی تابوت مین ایک طشت بھی تھا جسمین پیغمبرون کے دل دھوئے جاتے تھے اور بنی اسرائیل
مین یہ قاعدہ تھا کہ جس گھر مین وہ تابوت رہتا تھا پیغمبری بھی اوسی گھر مین ہوتی تھی اور اس امت مین
حضرت رسول خدا ؐ کی شمشیر و سلاح بمنزلہ تابوت ہے جہان شمشیر و سلاح آنحضرت ہے وہان امامت بھی رہتی ہے
اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ تابوت موسی کا طول تین گز اور عرض دو گز تھا اور عصای موسی ؑ اور
سکینہ بھی اوسکے تابوت مین تھی پوچھا سکینہ کیا چیز ہے فرمایا روح خدا تھی جب بنی اسرائیل کسی امر مین اختلاف

کرتے

کرتے تھے وہ اونسے گفتگو کرتی تھی اور جس حال کو چاہتے اوسکی خبر دیتی تھی اور بسند ہاے معتبر حضرت صادق سے منقول ہی
کہ جب حضرت یوشع نے دار بقا کی طرف رحلت کی اونکے بعد اوصیا اور ائمہ اور پیشوایان ہدایت چار سو برس تک اپنے
عہد کے ظالمون کے خوف سے مخفی و پنہان تھے یعنی حضرت یوشع کے زمانے سے حضرت داؤد کے زمانہ تک - اور اس
مدت مین گیارہ امام ہوے اور ہر ایک امام اونمین سے اپنے زمانے مین پنہان رہا - اوسکی قوم کے لوگ اوسکے پاس
مخفی آتے تھے اور مسائل دین دریافت کرتے تھے - جب اونمین سے امام آخر کا زمانہ آیا وہ بھی ایک مدت تک
پوشیدہ رہا بعد اسکے ظاہر ہوا اور بنی اسرائیل کو بشارت دی کہ حضرت داؤد مبعوث ہونگے اور جبارون کے
ظلم و جور سے تمکو نجات دینگے اور زمین کو جالوت اور اوسکے لشکر کے فساد سے پاک کرینگے اونکے ظہور کے سبب تمکو
اس شدت و بلا سے خوشحالی حاصل ہوگی بنی اسرائیل ہمیشہ ظہور داؤد کو منتظر تھے تا اینکہ اونکے ظاہر ہونیکا زمانہ آیا حضرت
داؤد کے چار بھائی تھے اور اونکا باپ مرد پیر تھا - داؤد سب بھائیون سے چھوٹے تھے اور بنی اسرائیل مین
گمنام تھے اور یہ لوگ نہ جانتے تھے کہ ہم جس داؤد کے منتظر ہین وہ یہی ہین اور جالوت اور اوسکے لشکر کے فساد
و طغیان سے زمین کو یہی پاک کرینگے - لیکن گروہ شیعہ کو اوس امام کے خبر دینے کے سبب جو پیغمبر تھا اسکی اطلاع تھی کہ وہ
پیدا ہو چکے ہین اور حد کمال کو بھی پہونچ گئے ہین - داؤد کو دیکھتے تھے اور اونسے گفتگو کرتے تھے مگر یہ نہین جانتے تھے کہ
داؤد موعود یہی ہین جب طالوت بنی اسرائیل کو جمع کرکے جالوت سے جنگ کرنیکے لیئے اپنے ہمراہ لیگیا -
داؤد کے باپ اور اونکے چارون بھائی لشکر کے ہمراہ گئے اور داؤد کو حقیر سمجھکر ہمراہ نہ لے گئے اور کہا اسنے
اس سفر مین کیا کام ہو سکیگا بہتر ہے کہ یہین رہین اور گوسفند چرایا کرین - جب بنی اسرائیل و جالوت
کے درمیان لڑائی شروع ہوئی اور اس سے بہت خائف ہوے اور اونمین تھوڑا تنگی بھی ظاہر ہوئی - داؤد کے
باپ وہان سے پھر آئے اور تھوڑا طعام داؤد کو دیا اور کہا اسکو اپنے بھائیون کے پاس پہونچا دو کہ اونکو اپنے
دشمن سے جہاد کرنے کی قوت حاصل ہو - داؤد کوتاہ قد کبود چشم قلیل مو پاک دل پاکیزہ اخلاق تھے - داؤد
اوسوقت روانہ ہوے جبکہ دونون لشکر ایک دوسرے کے مقابل پہونچ گئے تھے اور اپنے اپنے مقام پر صف بستہ
کھڑے تھے اثناے راہ مین داؤد کا ایک پتھر کی طرف گذر ہوا اوسنے بآواز بلند اونسے کہا اے داؤد مجکو اوٹھا لو اور
جالوت کو مجسے قتل کرو اسلیئے کہ مین اوسکے قتل کرنے کے لیئے پیدا ہوا ہون - داؤد نے وہ پتھر اوٹھا کر اپنے کیسہ
مین جو اونکے پاس تھا رکھ لیا اور ہمیشہ گوسفند چرانے کے لیئے سنگہاے فلاخن اوسی کیسہ مین رکھا کرتے تھے
جب بنی اسرائیل کے لشکر مین داخل ہوے سنا کہ یہ لوگ جالوت سے مقابلہ کرنے کو امر عظیم جانتے ہین فرمایا
کیون اسقدر اس امر کو عظیم جانتے ہو خدا کی قسم اگر مین جالوت کو دیکھون ضرور اوسکو قتل کرون - انکا یہ
کلام لشکر مین مشہور ہوا انکو طالوت نے بھی سنا اور داؤد کو طلب کیا جب اوسکی مجلس مین داخل ہوے

اوسنے پوچھا اسی جوان تو کیا قوت اپنے مین پاتا ہو اور کیا اپنی شجاعت کا تجربہ کیا ہو جو جالوت کے مقابلے کی
جرأت کرتا ہو۔ فرمایا مکرر میرے گلّہ مین شیر آیا اور گوسفند اوٹھا لیگیا ہو مگر مین اوسکے پیچھے جاکر اور اوسکے
سرکو پیچ دیکر گوسفند اوسکے منہ سے چھڑا لایا ہون۔ اور حق تعالی نے بھی طالوت پر وحی نازل فرمائی کہ جالوت کو وہی
شخص قتل کریگا جو تیری زرہ پہنے اور وہ اوسکے قد پر ٹھیک آجائے اور اوسکے بدن سے وہ زرہ چست ہو جائے طالوت نے
اپنی زرہ طلب کی داؤد نے جب اوسے پہنا بحکم خدا باوجود حقارت جثہ وہ زرہ جو نہایت کشادہ و وسیع تھی چست ہو گئی طالوت
اور بنی اسرائیل یہ حال دیکھکر اوسنے ڈرے اور داؤد کی عظمت و قدر سے اونکو آگاہی ہوئی۔ طالوت نے کہا امید قوی ہو کہ
جالوت کو یہی جوان قتل کریگا جب دوسرا دن ہوا اور دونون طرف سے صف قتال آراستہ ہوئی داؤد نے فرمایا جالوت کو مجھکو
دکھاؤ جب جالوت کو دکھایا داؤد نے وہی پتھر جو راہ سے اوٹھا لیا تھا نکال کر فلاخن مین رکھا اور جالوت کی طرف پھینکا
وہ پتھر اوسکی دونون آنکھون کے درمیان لگا اور مغز سر مین پہنچ گیا۔ جالوت اپنے مرکب سے زمین پر گرا اور خلائق مین
مشہور ہوا کہ داؤد نے جالوت کو قتل کیا آخر سب نے اونکو بادشاہ مقرر کیا اور پھر کسی نے طالوت کی اطاعت نہ کی
اور بنی اسرائیل داؤد کے گرد جمع ہوئے۔ پھر حق تعالے نے اونپر زبور نازل فرمائی اور اونکو زرہ بنانا سکھایا
اور اوسکے ہاتھ مین آہن کو موم کے مانند نرم کیا اور طائرون کو اور پہاڑون کو حکم دیا کہ اوسکے ساتھ
تسبیح کہین اور ایسی آواز اونکو عطا فرمائی کہ اوس طرح کی آواز خوش کسی نے نہین سنی تھی اور اونکو عبادت
کے لیے قوت عظیم مرحمت کی۔ بعد اسکے داؤد بنی اسرائیل مین پیغمبر و خلیفۂ خدا مقرر ہوے۔ اور دوسری
حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل مین پیغمبری و بادشاہی ایک دوسرے سے علیحدہ رہتی تھی مگر حضرت
داؤد کے زمانے مین ایک جگہ جمع ہوئی۔ اسکے قبل جو بادشاہ ہوتا تھا وہ لشکر کشی کرتا تھا اور جو پیغمبر ہوتا تھا
وہ اوسکے امر کا منتظم ہوتا تھا اور احکام خدا اوسکو پہونچاتا تھا۔ جالوت کے زمانے مین جب بنی اسرائیل اپنے پیغمبر
سے بادشاہ کے خواستگار ہوے اوس پیغمبر نے اونسے کہا تم مین وفا اور راستگوئی اور رغبت جہاد
کی نہین ہے۔ کہا ہم اسوقت کیونکر جہاد نکرین حالانکہ ہمکو ہمارے گھرون اور فرزندون سے دور کر دیا ہے۔
جب حق تعالے نے طالوت کو اونکا بادشاہ کیا بزرگان بنی اسرائیل نے کہا طالوت کا یہ رتبہ نہین کہ وہ
ہمارا بادشاہ ہو۔ نہ وہ خاندان پیغمبری سے ہے نہ خاندان بادشاہی سے اس لیے کہ پیغمبری اولاد لاوی
مین ہو اور بادشاہی اولاد یہودا مین اور طالوت بنیامین کی اولاد سے ہے۔ اوس پیغمبر نے کہا خدا نے
اوسکو تنومندی اور شجاعت و علم و دانائی عطا کی ہے اور بادشاہی خدا کے اختیار مین ہے وہ
جسکو چاہتا ہو عطا فرماتا ہے اور تمکو سزاوار نہین کہ خدا نے جسکو اختیار کیا ہے اوسکو قبول نکرو اور
اوسکی بادشاہی کی علامت یہ ہو کہ تابوت کو جو مدت سے تمہارے پاس نہین ہو پھر ملائکہ تمہارے واسطے لاوینگے

اور تم ہمیشہ اوس تابوت کی برکت سے لشکرون کو ہزیمت دیتے رہوگے۔ کہا اگر تابوت آئیگا ہم اوسکی پادشاہی سے
راضی ہونگے اور اوسکی اطاعت کرینگے۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ الواح شکستہ کے ٹکڑے اور وہ علوم
جو حضرت موسی ع پر آسمان سے نازل ہوئے تھے اور اونکو الواح پر لکھا تھا وہ سب اوس تابوت مین
تھے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ وہ ملائکہ جو حامل تابوت ہین وہ پیغمبرون کی ذریت یعنی اونکے اوصیا ہین
اور وہ تابوت اور علوم و آثار جو اوسمین تھے وہ سب ہمارے پاس ہین۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے
کہ داؤد مسجد سہلہ سے جنگ جالوت کے لیئے روانہ ہوے تھے۔ اور حدیث معتبر مین منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین
نے نحوست چارشنبۂ آخر ماہ مین فرمایا ہے کہ اسی دن عمالقہ نے بنی اسرائیل سے تابوت لیا تھا۔ مولف فرماتے
ہین۔ اوس زمانہ کے پیغمبر کے بارہ مین اختلاف ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ شمعون بن صفیا اولاد لاوی سے تھے۔
بعضون نے کہا ہے کہ یوشع تھے۔ اور اکثر کا قول ہے کہ اشموئیل تھے جسکی عربی اسمٰعیل ہے۔ اور حضرت امام محمد باقر ع
سے منقول ہے کہ اشموئیل تھے۔ اور علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ ارمیا تھے۔ اور شیخ طبرسی نے کہا ہے بعضے کہتے ہین
کہ جب بنی اسرائیل نے بہت برے کام کیئے اور حق تعالی نے عمالقہ کو اونپر مسلط کیا وہ تابوت کو اپنے ساتھ لیگئے
اور اونھین کے پاس رہا تا اینکہ حق تعالی نے فرشتون کو حکم دیا اور وہ اوس تابوت کو اونکے پاس سے
اوٹھا کر بنی اسرائیل کی طرف لائے۔ اور حضرت صادق ع سے اسطرح منقول ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ عمالقہ جب وہ
تابوت لیگئے اوسکو اپنے بتخانہ مین رکھا اونکے بتخانہ بت تھے وہ سب سرنگون ہوگئے اسلیئے اوس تابوت کو وہان سے
نکال کر شہر کے کنارے رکھا اوسوقت درد گلو اور طاعون اونمین ظاہر ہوا۔ غرضکہ جس مقام پر اوسکو رکھتے تھے
ایک بلا اوسپر نازل ہوتی تھی آخر ایک عرادہ پر رکھکر اور دو بیلون سے باندھکر بیلون کو اپنے شہر سے نکال دیا اوسوقت
ملائکہ آئے اور اونکو ہانک کر بنی اسرائیل پاس پہونچا دیا۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ یوشع ع نے اوس تابوت کو
بیابان تیہ مین رکھا تھا اور ملائکہ بنی اسرائیل پاس لائے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ تابوت طول مین تین گز
اور عرض مین دو گز تھا اور چوب شمشاد سے بنا تھا۔ اوسپر تختہ ہائے طلا نصب تھے۔ وقت جنگ اوس کو
آگے رکھتے تھے جب اوسمین سے ایک آواز نکلتی اور وہ آواز تند و بلند ہوتی اوسوقت بنی اسرائیل حملہ کرتے اور
اونکو فتح حاصل ہوتی اور جب وہ آواز نہ آتی اور موقوف ہوجاتی اوسیوقت لڑائی موقوف کردیتے۔ اور جاننا
چاہیئے اسطرح مشہور ہے کہ تمام اصحاب طالوت اسی ہزار تھے اور بعضون نے ستر ہزار بھی لکھے ہین۔ اور
اشہر اقوال یہ ہے کہ جنہون نے اوس نہر سے ایک چلو سے زیادہ پانی نہین پیا تھا وہ تین سو تیرہ تھے
مطابق تعداد اصحاب حضرت رسول خدا ص جو غزوہ بدر مین حاضر تھے یہ لوگ ثابت قدم رہے اور نصرت الہی
پر ایمان لائے اور جن لوگون نے کہ پانی زیادہ پیا تھا وہ پھر گئے۔ اور حضرت امیرالمومنین ع کے خطبۂ طالوتیہ

اور نیز تمام حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہی کہ جو لوگ طالوت کے ہمراہ ثابت قدم رہے وہ تین سو تیرہ تھے۔ اور
بعضی روایتوں سے ظاہر ہوتا ہی کہ جن لوگوں نے مطلقاً نہر سے پانی نہیں پیا وہ تین سو تیرہ تھے اور
جن لوگوں نے ایک چلو سے زیادہ پانی نہیں پیا وہ انکے علاوہ ہین۔ اور اس روایت سے احادیث
مختلفہ کے درمیان جمع و تطابق ممکن ہی۔ اور جاننا چاہیے کہ اکثر مفسرین و مورخین عامہ نے کفر و خطا کی نسبت
طالوت سے دی ہے اور کہتے ہین کہ جالوت کے قتل کرنے کے بعد طالوت نے حضرت داؤد ع
سے دشمنی شروع کی اور انکے قتل کا ارادہ کیا اور اسکے سوا اور بہت سے امور شنیعہ کو بھی اوس سے منسوب
کرتے ہین مگر احادیث شیعہ سے یہ امور ظاہر نہیں ہوتے بلکہ ظاہر مضمون آیہ قرآنی اور اکثر روایتوں سے یہ
ظاہر ہوتا ہی کہ وہ شائستہ و صالح و نیک تھا۔ اور بعضوں نے خطبہ ہائے غیر مشہور و نقل کیے ہین اور کہتے
ہین کہ حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ مین اس امت کا طالوت ہون۔ اور آگاہ ہو کہ یہ آیتین اس امر پر
دلالت کرتی ہین کہ حضرت امیر المومنین اون لوگون سے زیادہ تر خلافت و امامت کے مستحق و سزاوار تھے
جنھون نے خلافت غصب کر لی اسلئے کہ ان آیات سے صریح ظاہر ہے کہ بادشاہی و ریاست الہی کے لئے شجاعت
و زیادتی علم ضرور ہی اور باتفاق جمیع امت حضرت امیر المومنین تمام اصحاب سے شجاع تر اور عالم تر تھے اور کوئی اسکا
انکار نہین کرتا۔ پس حضرت امیر المومنین خلافت و امامت کے مستحق اور سزاوار تھے نہ وہ لوگ جو اکثر
لڑائیوں سے بھاگے اور اکثر معاملون مین اپنی نادانی کا اقرار کرکے حضرت امیر المومنین سے رجوع کی۔

باب بیسواں ۔ قصص حضرت داؤد علیہ السلام اور اسمین کئی فصلیں ہین

فصل پہلی فضائل و کمالات اور معجزات و وجہ تسمیہ و کیفیت حکم و عدالت اور مدت عمر و وفات آنحضرت کا بیان۔

پیشتر ذکر ہو چکا ہی کہ داؤد ع اون پیغمبرون سے ہین جو ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے۔ اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ یہ
اون چار پیغمبرون سے ہین جنکو حق تعالی نے شمشیر سے جہاد کرنے کے لئے اختیار کیا۔ اور بعد اسکے مذکور ہوگا
کہ آنحضرت کو اسلئے داؤد ع کہتے تھے کہ اپنے دل کی جراحت کا جو بسبب ترک اولی کے عارض ہوا تھا مودت
الہی سے علاج کیا۔ اور بسند معتبر امام محمد باقر ع سے منقول ہی کہ خدا نے حضرت نوح ع کے بعد ایسے پیغمبر کو
مبعوث نہین کیا جو بادشاہ ہو مگر ذوالقرنین اور داؤد ع اور سلیمان ع اور یوسف ع کو۔ داؤد ع کی بادشاہی
بلاد شام سے بلاد اصطخر فارس تک تھی۔ اور حدیث معتبر مین حضرت صادق ع سے منقول ہی کہ حضرت
داؤد ع نے بروز یکشنبہ برگ مناجات رغبت کی اور فرقان پڑھا تو طیور نے اپنے پرون سے اونپر سایہ کیا اور
حقتعالی نے فرمایا ہے۔ وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِينَ

یعنی ہمنے پہاڑون کو داؤد کا مسخر کیا کہ اونکے ساتھ تسبیح کہتے تھے اور مرغان ہوا کو وہ بھی اونکے ساتھ تسبیح کہتے تھے اور ہم ایسے کامون کے کرنے والے تھے اور یہ امور ہماری قدرت سے بعید نہین - بعضیون نے کہا ہے کہ جب حضرت داؤدؑ ذکر و تسبیح الٰہی شروع کرتے تھے مرغان ہوا اور پہاڑون سے بھی بر اعجاز آنحضرت صدا ظاہر ہوتی تھی اور اونکے ہمراہی کرتے تھے - اور بعضے کہتے ہین کہ مرغان ہوا اور پہاڑ اونکے ہمراہ جاتے تھے - وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ہ اور ہمنے اونکو تمہارے لئے پوشش بنانا سکھایا - یعنی زرہ - تاکہ اوسکے سبب تمکو وقت جنگ حربہ و سلاح کے زخم سے محفوظ رکھین - پس آیا تم اس نعمت پر خدا کا شکر کرنے والون سے ہو اور کہتے ہین کہ پہلے جس نے زرہ بنائی وہ حضرت داؤدؑ تھے اور پیشتر اسکے تختہ ہاے آہن کو اپنے جسم پر باندھتے تھے اور اوسکی سنگینی سے جنگ کرنا دشوار ہوتا تھا حق تعالیٰ نے آہن کو اونکے ہاتھ مین مانند خمیر کے نرم کیا اور وہ اپنے ہاتھ سے زرہ بناتے تھے کہ باوجود سبکی بدن کو زخم حربہ و سلاح سے محفوظ رکھے - اور پھر خدا نے فرمایا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ یعنے بہ تحقیق ہمنے داؤد کو اپنی جانب سے فضل و زیادتی تمام مخلوقات پر اس امر سے عطا کی کہ کہا ہمنے اے پہاڑون اور اے مرغان ہوا جب وہ تسبیح و نالہ و گریہ و استغفار شروع کرین تم بھی انکی ہمراہی کرو - کہتے ہین کہ حضرت داؤدؑ کے ذکر و تسبیح کے وقت خدا ایک آواز پہاڑون اور طائرون مین خلق کرتا تھا - اور بعضون نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے انہین قوت شعور اور گویائی عطا فرماتا تھا کہ حضرت داؤد کے ساتھ ذکر و تسبیح مین مشغول ہوتے تھے - اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت داؤد کے ہمراہ چلتے تھے - اور بعضون کا قول ہے کہ اونکے مسخر تھے جو ارادہ پہاڑون کی نسبت مثل کنوان کھودنے اور معدنیات وغیرہ نکالنے کی کرتے تھے وہ بآسانی حاصل ہوتا تھا اور جو حکم مرغان ہوا کو دیتے تھے وہ اوسکی اطاعت کرتے تھے وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ یعنے اور ہمنے اونکے لئے آہن کو نرم کیا اور اونکو حکم دیا کہ زرہ ہاے کشادہ بنا کہین اور اون کے حلقون کا اندازہ کرکے بطرز مناسب تیار کرین - اور بروایت علی بن ابراہیم حلقون کی کڑیان حلقون کے اندازہ کے مطابق تیار کرین - اور تم عملہاے شائستہ کرو بدرستیکہ مین اون اعمال کا دیکھنے والا ہون جو تم کرتے ہو - اور دوسرے مقام مین فرمایا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور بتحقیق کہ ہمنے داؤد و سلیمان کو ایک علم بزرگ عطا کیا اور ان دونون نے کہا کہ حمد و سپاس اوس خدا کو سزاوار ہے

بیشک ہمکو بہت سے بندگان مومن پر فضیلت عطا فرمائی - علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے داؤد اور
سلیمانؑ کو وہ چیزیں عطا کین جو کسی پیغمبر کو عطا نہیں ہوئین - انکو اپنے آیات و معجزات عطا کیے اور طائرون کی
زبان تعلیم کی اور اونکے لئے آہن و قلعی کو بغیر آتش کے نرم کیا اور پہاڑ حضرت داؤد کے ہمراہ تسبیح کہتے تھے اور
زبور کو اونپر نازل کیا اوسمین توحید و تمجید الٰہی اور دعا او مناجات تھے اور حضرت رسولؐ اور امیرالمومنین و ائمہ
طاہرین علیہم السلام کے حالات اور رجعت ائمہ و مومنین کی کیفیت اور ظہور حضرت صاحب العصرؑ کا حال
بھی زبور مین مذکور تھا - جیسا کہ حق تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہے - وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ یعنے بتحقیق کہ ہمنے زبور مین پیغمبر
آخرالزمان کے ذکر کے بعد لکھا کہ زمین ہمارے بندگان شائستہ کو میراث مین ملیگی - احادیث کثیرہ کے
مطابق بندگان شائستہ سے حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام مراد ہین - اور علی بن ابراہیم نے روایت
کی ہے کہ حضرت داؤد جب جنگلون مین زبور کی تلاوت کرتے تھے تمام پہاڑ اور مرغان ہوا اور وحشیان
صحرا اونکے ساتھ تسبیح کہتے تھے اور آہن اونکے ہاتھ مین نرم ہو جاتا تھا جو چیز چاہتے تھے
بے مشقت اور بغیر آتش کے اوس سے بناتے تھے - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے
کہ جس شخص پر کام دشوار ہون اوسکو لازم ہے کہ روز سہ شنبہ اپنی حاجت طلب کرنے مین سعی کرے اسلئے کہ روز
سہ شنبہ خدا نے آہن کو حضرت داؤدؑ کے لئے نرم کیا - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ خدا نے داؤد پر
وحی نازل کی کہ تم بندۂ نیک و شائستہ ہوتے اگر بیت المال سے نکھاتے اور اپنے کسب سے روزی حاصل کرتے
جب یہ وحی نازل ہوئی داؤد بہت روئے اوسوقت خدا نے آہن کو حکم دیا کہ میرے بندے داؤد کے لئے نرم
ہو جا - حضرت داؤد ہر روز اپنے ہاتھ سے ایک زرہ بناتے اور ہزار درہم کو بیچتے تھے تا اینکہ تین سو ساٹھ زرہ
بناکر تین سو ساٹھ ہزار درہم کو فروخت کین اور بیت المال سے بے نیاز و مستغنی ہو گئے - اور حضرت
امیرالمومنینؑ نے اپنے بعض خطبون مین فرمایا ہے کہ اگر تجھے منظور ہو داؤد صاحب مزامیر کی متابعت کر
جو باآواز خوش زبور کی تلاوت کرتے تھے اور قاری اہل بہشت ہونگے بدرستیکہ اپنے ہاتھ سے برگ خرما کی
زنبیل بناتے اور اپنے اصحاب سے کہتے تھے کون شخص تم مین سے اسکو بیچکر فروخت کر لاتا ہے
اور اوسکی قیمت سے نان جو مول لیکر کھاتے تھے - مولف فرماتے ہین - آہن نرم ہونے
کے پہلے شاید زنبیل بناتے ہون - اور بیان کرتے ہین کہ حضرت داؤد کی خوش آوازی کا
یہ حال تھا کہ جب اپنی محراب عبادت مین مشغول تلاوت زبور ہوتے تھے مرغان ہوا اونکے سر پر
ہجوم کرتے اور وحشیان صحرا جب اوس آواز کو سنتے بے تابانہ اوس آواز کی طرف دوڑتے تھے

اور اسطرح آدمیوں کے درمیان آتے تھے کہ اونکا ہاتھ سے گرفتار کر لینا آسان تھا۔ اور احادیث معتبرہ میں منقول ہے
کہ حضرت داؤد ایک دن روزہ رکھتے اور ایک روز افطار کرتے تھے۔ اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے
کہ ایک روز حضرت داؤد نے کہا میں آج خدا کی ایسی عبادت اور زبور کی ایسی تلاوت کرونگا کہ کبھی اسطرح
عبادت و تلاوت مجھسے نہوئی ہوگی۔ بعد اسکے اپنی محراب میں گئے اور عبادت خدا میں جو کچھ کرنے کا حق تھا
بجا لائے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے ناگاہ ایک مینڈک محراب میں ظاہر ہوا اور بحکم خدا بزبان فصیح اوسنے
کہا اے داؤد یہ عبادت و تلاوت جو تمنے آج کی ہے تمکو پسند آئی۔ فرمایا ہاں اوس مینڈک نے کہا اس اپنی
عبادت و تلاوت کو پسند نکرو بدرستیکہ میں ہر شب ہزار تسبیح الہی ادا کرتا ہوں اور میرے لئے ہر تسبیح سے تین ہزار
حمد خدا منشعب ہوتے ہیں۔ میں تہ آب رہتا ہوں اور جب کسی طائر کی آواز بالاے ہوا سنتا ہوں گمان
کرتا ہوں کہ وہ گرسنہ ہے میں پانی سے باہر نکل آتا ہوں کہ وہ مجھکو کھا لے حالانکہ کوئی گناہ مجھسے صادر نہیں ہوا ہو
اور دوسری حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت داؤد اپنی محراب عبادت میں
تھے ناگاہ ایک چھوٹا کیڑا سرخ رنگ کنار محراب سے حرکت کرکے اونکے مقام سجود تک پہونچا۔ جب داؤد اس کیڑے کو
دیکھا یہ خیال اونکے دل میں گذرا کہ خدا نے کسلئے اس کیڑے کو پیدا کیا ہے۔ حق تعالی نے داؤد کی تنبیہ کے واسطے
اوس کیڑے کو حکم دیا کہ داؤد سے ہمکلام ہو۔ وہ کیڑا بحکم خدا گویا ہوا اور کہا اے داؤد آیا تم میری صدا سنتے ہو
اور سنگ سخت پر میرے قدم کے نشان کو دیکھتے ہو۔ داؤد نے کہا نہیں۔ اوس کیڑے نے کہا بدرستیکہ خداوند عالمیان
میری صدا سے پا اور نفس و آواز کو سنتا ہے اور سنگ سخت پر میرے نشان قدم کو دیکھتا ہے۔ تم آواز کو پست کرو
اور درگاہ خدا میں اسقدر فریاد نکیا کرو۔ اور دوسری حدیث معتبر میں حضرت صادق سے منقول ہے کہ حضرت
داؤد جب حج کے لئے آئے اور عرفات میں پہونچے وہاں لوگوں کا ہجوم دیکھا اسلئے پہاڑ کو چلے گئے تنہا مشغول دعا ہوے
جب مناسک حج سے فارغ ہوے جبرئیل اونکے پاس آئے اور کہا اے داؤد تمہارا پروردگار فرماتا ہے
کہ تم پہاڑ پر کیوں گئے کیا تمنے یہ گمان کیا کہ تمہاری آواز دوسری آوازوں کے سبب مجھے مخفی رہیگی۔ پھر جبرئیل
اونکو جدہ کی طرف لیکے وہاں سے بقدر چہل روزہ راہ ہمراہ اونکو دریا میں لیگئے یہانتک کہ ایک پتھر اونکو ملا جب
اوس پتھر کو شگافتہ کیا اوس پتھر میں سے ایک کیڑا ظاہر ہوا۔ جبرئیل نے کہا اے داؤد تمہارا پروردگار
فرماتا ہے کہ میں اس کیڑے کی آواز اس پتھر میں قعر دریا سے سنتا ہوں اور اسکے حال سے غافل نہیں ہوں
مگر تمنے گمان کیا کہ کثرت صدا تمہاری آواز سننے سے مانع ہوگی۔ مؤلف فرماتے ہیں ناچار ظاہر ہے
کہ حضرت داؤد سے یہ امر پوشیدہ نہ تھا کہ علم الہی تمام اشیاء پر محیط ہے مگر چاہتے تھے کہ دعا کرنے میں دوسروں
سے علحدہ رہوں۔ چونکہ اس فعل میں خیال ایسے گمان کا بھی ہو سکتا تھا خدا نے اونکی تنبیہ کی اور آگاہ کیا

اپنی مخلوقات سے اوس پر مطلع نہین کیا اور سواے میرے کسی کو سزاوار نہین کہ اوسطرح حکم کرے۔ داؤدؑ نے پھر
مناجات کی جبرئیل آے اور کہا تمنے اپنے پروردگار سے اوس امر کا سوال کیا کہ تمسے پہلے کسی پیغمبر نے
جسکا سوال نہین کیا تھا۔ اور حق تعالی نے تمہاری دعا مستجاب کی۔ کل کے روز جو معاملہ پہلے تمہارے
روبرو پیش ہوگا۔ حق تعالی اوس معاملہ مین تمکو حکم آخرت سے آگاہ کریگا۔ جب صبح ہوئی اور داؤدؑ
محکمہ عدالت مین بیٹھے ایک مرد پیر آیا جو ایک جوان سے لپٹا ہوا تھا اور اوس جوان کے ہاتھ مین ایک
خوشہ انگور تھا۔ اوس مرد پیر نے کہا اے پیغمبر خدا اس جوان نے میرے باغ مین داخل ہوکر اور درختہاے
انگور کو خراب کرکے بغیر میری اجازت کے میرے انگور کو کھالیا۔ داؤدؑ نے اوس جوان سے پوچھا تو کیا جواب
دیتا ہے۔ اوس جوان نے اقرار کیا کہ یہ شخص جو دعوی کرتا ہے راست ہے اور مین نے ایسا ہی کیا ہے اوسوقت
حق تعالی نے داؤدؑ پر وحی نازل فرمائی کہ اگر تم حکم آخرت کے مطابق انکے درمیان حکم کروگے تمہارا دل اوسکی
طاقت نہ لائیگا اور بنی اسرائیل قبول نکرینگے۔ اے داؤدؑ یہ باغ اس جوان کے باپ کا تھا یہ مرد
پیر اوسکے باغ مین گیا اور اوسکو قتل کرکے باغ کے کنارے دفن کردیا اور اوسکے چالیس ہزار درہم پر
قابض و متصرف ہوا۔ اس جوان کے ہاتھ مین شمشیر دو اور کہو کہ اس مرد پیر کو اپنے باپ کے قصاص
مین قتل کرے اور وہ باغ بھی اس جوان کے سپرد کردو اور کہو کہ فلان مقام کو اوس باغ مین کھودے
اور اپنا مال نکالے داؤدؑ بہت خائف ہوے اور فرمان خدا کے مطابق یہ حکم جاری کیا۔ اور دوسری
روایت مین منقول ہے کہ دو شخصون نے ایک گاے کے لیے حضرت داؤدؑ کے روبرو مخاصمہ کیا اور
دونون نے اپنی ملکیت کے گواہ پیش کیے۔ داؤدؑ محراب عبادت مین گئے اور عرض کی خداوندا مین ان دونون
کے فیصلہ کرنے سے عاجز ہون تو اپنا حکم انکے درمیان جاری کر۔ حق تعالی نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ
باہر جاؤ اور وہ گاے جسکے قبضہ مین ہے اوس سے لیکر دوسرے کو دو اور اوسکو قتل بھی کرو۔ داؤدؑ
نے جب ایسا کیا بنی اسرائیل نے فریاد کی اور کہا کہ دونون کے گواہ پیش کئے اور جو شخص کہ اوس
گاے پر قابض تھا وہ مستحق تھا کہ گاے اوسکے پاس رہے داؤدؑ نے اوس سے چھین لی اور اوسکو قتل
بھی کیا۔ حضرت داؤدؑ پھر اپنی محراب عبادت مین گئے اور عرض کی خداوندا جو حکم تونے دیا اوس کے
سبب بنی اسرائیل فریاد و استغاثہ کرتے ہین۔ حق تعالی نے فرمایا یہ گاے جسکے قبضہ مین تھی اسکے باپ نے
اوس دوسرے شخص کے باپ کو قتل کرکے یہ گاے اوس سے چھین لی تھی اب بعد اسکے جو امور تمکو
پیش آئین ظاہر شرع کے مطابق اونکا فیصلہ کرو اور مجھسے سوال نکرو کہ مین اونکے درمیان حکم کرون
اور میرے حکم کو قیامت کے واسطے چھوڑ دو۔ اور حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے

کہ جب کوئی امر تجھ سے مخفی و پنہان نہیں ہے پس سب کے ساتھ شریک مخلوط رہنا کنارہ کشی سے بہتر ہے۔
اور یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ شاید حضرت داؤد کے اس فعل سے لوگوں نے یہ گمان کیا ہو اور خدا نے
اونکی تادیب اور دوسروں کی تعلیم کے لئے اس امر کو اونپر ظاہر فرمایا کہ یہ کیفیت اوس گروہ سے بیان کریں
اور وہ گمان اون سب کے دلوں سے زائل ہو۔ واللہ یعلم۔ اور بسند ہائے معتبر حضرت صادق سے
منقول ہے کہ حضرت داؤد نے حق تعالی سے سوال کیا کہ جو معاملہ اونکے روبرو عدالت میں پیش ہو خدا
اوسکے حکم واقع سے جو اوسکے علم کامل میں ہے اونکو آگاہ کرے کہ وہ اوسکے مطابق خلائق کے درمیان حکم جاری
کریں۔ حق تعالی نے فرمایا اے داؤد لوگ اس امر کی طاقت نہیں رکھتے مگر میں نے تمھاری خواہش قبول کی اور
تمھارے لئے ایسا ہی کرونگا۔ ناگاہ ایک شخص حضرت داؤد پاس آیا اور فریاد و استغاثہ کیا کہ فلان شخص نے
مجھپر ظلم و ستم کیا ہے۔ خدا نے حضرت داؤد پر وحی نازل فرمائی کہ حکم واقع یہ ہے کہ مدعی علیہ کو حکم دو کہ اس مدعی کو
جو اوسپر دعوی کرتا ہے قتل کرے اور اوسکا تمام مال لیلے۔ داؤد نے ایسا ہی کیا۔ بنی اسرائیل نے فریاد و استغاثہ
شروع کیا اور کہا کہ ایک شخص نے تجھسے استغاثہ کیا کہ فلان شخص نے مجھپر ستم کیا ہو اور تو نے حکم دیا کہ مظلوم کو ظالم
قتل کرے اور اوسکے مال پر بھی قابض ہو جائے۔ داؤد نے دعا کی خداوندا مجھکو اس بلا سے نجات دے۔ خدا نے
اونپر وحی نازل فرمائی تو نے مجھسے سوال کیا تھا کہ حکم واقع سے تمکو آگاہ کروں جس شخص نے تمھارے پاس آکر
دعوی کیا ہے اوس نے مدعی علیہ کے باپ کو قتل کیا تھا اور اوسکے مال پر قابض ہوا تھا میں نے حکم دیا کہ مدعی علیہ
اپنے باپ کے قصاص میں اوسکو قتل کرے اور اپنے باپ کا مال اوس سے پھیر لے۔ اوسکا باپ فلان باغ میں
فلان درخت کے نیچے مدفون ہے تم وہاں جاؤ اور اوسکے نام سے اوسکو آواز دو وہ تمکو جواب دیگا اوس وقت
تم اوس سے سوال کرو کہ تجھکو کس نے قتل کیا ہے۔ داؤد بہت خوش ہوے اور بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا نے مجھے اس
معاملہ میں خوشحالی و نجات عطا فرمائی۔ پھر بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ اوس درخت پاس لیگئے اور مدعی علیہ کے باپ کو
اوسکے نام سے آواز دی۔ اوس نے درخت کے نیچے سے جواب دیا کہ لبیک یا پیغمبر خدا داؤد نے پوچھا تجھے کس نے
قتل کیا ہے۔ کہا فلان شخص نے مجھے قتل کیا اور میرے مال پر قابض و متصرف ہوا۔ جب یہ کیفیت بنی اسرائیل نے
سنی اوس حکم سے راضی ہوے۔ داؤد نے دعا کی کہ حق تعالی حکم واقع جاری کرنے سے اونکو معاف رکھے۔ خدا نے
وحی نازل فرمائی کہ اے داؤد میرے بندے دنیا میں میرے حکم واقع کی طاقت نہیں رکھتے تم مدعی سے گواہ طلب کرو
اور مدعی علیہ سے قسم لو اور حکم واقع کو میرے اوپر چھوڑ دو میں وہ حکم قیامت میں اونکے درمیان جاری کرونگا۔ اور بسند صحیح
حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ حضرت داؤد نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ کسی معاملہ میں اونکو اوس حکم سے آگاہ
کرے جو آخرت میں اپنے بندوں کے درمیان جاری کریگا۔ خدا نے فرمایا اے داؤد تو نے جو سوال کیا ہے میں نے کسی کو

کہ داؤد کے زمانہ مین ایک زنجیر آسمان سے لٹکی ہوئی تھی دو شخص جو باہم نزاع کرتے تھے اوس زنجیر کے پاس
جاتے تھے جو حق پر ہوتا اوسکا ہاتھ اوس زنجیر تک پہونچتا اور جو باطل پر ہوتا اوسکا ہاتھ اوس زنجیر تک نہ
پہونچتا اوس زمانہ مین ایک شخص نے ایک موتی کسی کے پاس امانت رکھا تھا جب اوسکو طلب کیا اوسنے انکار کیا اور
اوس موتی کو اوس شخص نے اپنے عصا مین پوشیدہ کیا تھا۔ صاحب مال اوسکے پاس گیا اور کہا زنجیر پاس چل
کہ امر حق ظاہر ہو جب زنجیر پاس آئے صاحب مال نے اپنا ہاتھ دراز کیا اور زنجیر تک پہونچا جب نوبت امانت دار کی
آئی اوسنے اپنا عصا صاحب مال کو دیا اور کہا اسکو اپنے پاس رکھو کہ مین بھی زنجیر تک اپنا ہاتھ پہونچاؤن جب
اوسنے ہاتھ دراز کیا وہ بھی زنجیر تک پہونچا اسلئے کہ موتی اوس عصا مین اور وہ عصا صاحب مال کے ہاتھ مین
تھا جب ایسا مکر و حیلہ اوس سے صادر ہوا حق تعالی نے وہ زنجیر اوٹھا لی اور حضرت داؤد پر وحی نازل فرمائی
کہ گواہ و قسم سے خلائق کے درمیان حکم جاری کرین۔ اور بہت سے احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ جب قائم
آل محمد صلوات اللہ علیہ ظاہر ہونگے داؤد کے مانند اپنے علم اور حکم واقع کے مطابق خلائق کے درمیان حکم جاری
کرینگے اور گواہ نہ طلب کرینگے۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہی کہ ایک روز حضرت
امیر المومنین ع مسجد مین داخل ہوے ایک جوان کو دیکھا کہ سامنے سے روتا ہوا چلا آتا ہی لوگ اوسکے گرد جمع
ہین اور اوسکو تسلی دیتے ہین۔ حضرت نے اوس جوان سے رونے کا سبب پوچھا۔ عرض کی یا امیر المومنین ع
شریح قاضی نے میرے بارہ مین ایک حکم جاری کیا ہی مگر مین نہین جانتا کہ وہ حکم کیسا ہی۔ یہ لوگ میرے باپ کو
اپنے ہمراہ سفر مین لیگئے تھے اب یہ لوگ پھر آئے ہین اور میرا باپ انکے ساتھ نہین پھرا جب مین نے اپنے
باپ کا حال انسے پوچھا۔ کہا اوسنے قضا کی۔ مین نے اوسکے مال کو دریافت کیا۔ کہا اوسکے پاس کچھ مال
نہ تھا۔ مین انکو شریح پاس لیگیا۔ شریح نے انسے قسم لی اور چھوڑ دیا۔ یا امیر المومنین ع مین جانتا ہون اور آگاہ
ہون کہ میرا باپ اس سفر مین بہت مال اپنے ساتھ لیگیا تھا۔ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ شریح پاس
چلو۔ جب وہان تشریف لائے شریح سے دریافت فرمایا کہ تو نے کسطرح اس معاملہ مین حکم دیا۔ عرض کی
اس جوان نے اس گروہ پر دعوی کیا کہ میرا باپ انکے ساتھ گیا تھا مگر انکے ساتھ نہین پھرا۔ مین نے اوسکا
حال جب دریافت کیا ان لوگون نے کہا اوس نے رحلت کی پھر اوسکے مال کو جب انسے دریافت کیا کہتے
ہین کہ اوسکے پاس کچھ مال نہ تھا۔ مین نے اس جوان سے پوچھا کوئی تیرا گواہ ہی۔ اوسنے کہا میرا کوئی
گواہ نہین۔ مین نے ان لوگون سے قسم لی اور رہا کر دیا۔ حضرت امیر المومنین ع نے فرمایا ہیہات تو
ایسے واقعہ مین اسطرح حکم کرتا ہی خدا کی قسم لیکن اس واقعہ مین وہ حکم جاری کرونگا کہ مجھسے پہلے سواے
داؤد پیغمبر کے کسی نے اوسطرح حکم جاری نکیا ہوگا۔ پھر فرمایا ای قنبر لشکر کے پہلوانون کو طلب کر جب

حاضر ہوئے پھر ایک پہلوان کو ایک ایک شخص پر اوس گروہ کے موکل فرمایا اور اوس گروہ سے مخاطب ہو کر
ارشاد فرمایا اب تم کیا کہتے ہو کیا تم یہ تصور کرتے ہو کہ تمنے جو اسکے باپ کے ساتھ کیا ہے میں اوسکو نہیں جانتا
اگر میں اوسکو نہ جانوں مرد نادان قرار پاؤنگا۔ پھر فرمایا انکو متفرق کر دو اور ہر شخص کو ستونہائے مسجد سے
ایک ایک ستون کے عقب استادہ رکھو اور انکے سروں پر انکی عبائیں اوڑھا دو کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں
بعد اسکے اپنے کاتب کو جسکا نام عبید اللہ بن ابی رافع تھا طلب فرمایا اور حکم دیا کہ قلم و دوات حاضر کرے اور حضرت
امیر المومنین خود محکمہ قضا میں رونق افروز ہوئے اور تمام لوگ حضرت کے گرد حاضر تھے۔ پھر فرمایا کہ میں جب اللہ اکبر
کہوں تم لوگ بھی اللہ اکبر کہو اور ایک شخص کو انمیں سے حاضر کرو جب اللہ اکبر فرمایا ایک شخص کو اونمیں سے
حاضر کیا اوسکو اپنے روبرو بٹھایا اور اوسکا منہ کھول دیا اور کاتب سے فرمایا کہ میں جو جو سوال کرتا ہوں سب لکھ۔
بعد اسکے اوس سے یہ سوال کیے۔ پوچھا کہ تم سب نے کس روز اپنے گھروں سے سفر کیا جبکہ اس جوان کا باپ
تمھارے ہمراہ تھا۔ کہا فلان روز۔ فرمایا کس مہینے میں۔ کہا فلان مہینے میں۔ فرمایا کس منزل تک پہنچے
تھے۔ کہا فلان منزل تک۔ فرمایا کسکے مکان میں اوترے تھے۔ کہا فلان شخص کے مکان میں۔ فرمایا اوسکو کیا
مرض لاحق ہوا۔ کہا فلان مرض۔ فرمایا کتنے روز بیمار رہا۔ کہا اتنے روز۔ اسیطرح حضرت نے تمام سوالات کیے کہ کس
روز اوسنے رحلت کی اور کسنے غسل دیا اور کسنے کفن پہنایا اور کفن کس چیز کا تھا اور کسنے اوسپر نماز پڑھی اور کسنے
قبر میں اوتارا۔ اوس شخص نے ان تمام سوالوں کا جواب دیا۔ اوسوقت حضرت نے پھر اللہ اکبر کہا اور جو لوگ حاضر
تھے اون سب نے بھی بآواز بلند تکبیر کہی۔ اوسکے رفیقوں کو یقین ہوا کہ اسنے اپنے اور ہمارے جرم کا اقرار کیا
اور اوس جوان کے باپ کو جو قتل کیا تھا وہ حال کہدیا اسی لیے سب حاضرین مجلس نے تکبیر کہی پھر حضرت نے
فرمایا کہ اسکے منہ اور سر کو پوشیدہ کر کے پھر اوسکے مقام پر بٹھاؤ اور دوسرے کو لاؤ۔ جب دوسرا شخص حاضر ہوا
اوسکو اپنے روبرو بٹھایا اور اوسکا منہ کھول دیا اور فرمایا کہ تجکو گمان تہا کہ جو تمنے کیا ہے میں اوسکو نہیں جانتا۔ اوسنے
عرض کی یا امیر المومنین میں بھی ایک اونمیں سے ہوں اور اوسکے قتل پر راضی نہ تھا بعد اسکے اوسنے قتل کا اقرار
کیا۔ حضرت نے اون سب کو اسیطرح بلا کر دریافت کیا اون سبھوں نے بھی اقرار کیا بعد اسکے اوس
شخص اول کو طلب فرمایا۔ اوسنے بھی اقرار کیا کہ ہمنے اس جوان کے باپ کو قتل کیا اور اوسکا مال لے لیا۔ حضرت نے
اوس جوان سے فرمایا کہ ان سب کو قتل کر یا اپنا مال انسے لے۔ اوسوقت شریح قاضی نے عرض کی یا امیر المومنین
حضرت داؤد نے کسطرح حکم دیا تھا اوسکا حال بیان فرمائیے۔ فرمایا ایک روز حضرت داؤد کا چند اطفال کی
طرف گذر ہوا وہ آپس میں کھیل رہے تھے اور ایک لڑکا اونمیں تھا جسکو وہ مات الدین کہکر پکارتے
تھے۔ مات الدین کے معنی یہ ہیں کہ دین مر گیا۔ داؤد نے اوس طفل کو طلب کیا اور پوچھا تیرا نام کیا ہے

کہا مات الدین - پوچھا یہ نام تیرا کس نے رکھا ہے کہا میری ماں نے - داؤد اوس طفل کو ساتھ لیکر اوسکی ماں کے
پاس آئے اور اوس سے پوچھا اے ضعیفہ کس نے تیرے فرزند کا نام مات الدین رکھا ہے - اوس ضعیفہ نے کہا اوسکے
باپ نے - فرمایا اسکی کیفیت مفصل بیان کر - اوس نے کہا اس لڑکے کے باپ نے ایک گروہ کے ساتھ
سفر کیا اوسوقت یہ لڑکا میرے شکم میں تھا - بعد اسکے وہ سب لوگ پھر آئے مگر میرا شوہر پھر نہ آیا جب میں نے اوسکا
حال اونسے دریافت کیا کہا اوسنے رحلت کی - میں نے پوچھا اوسکا مال کیا ہوگیا - کہا اوسکے پاس کچھ مال نہ تھا میں نے
پوچھا اوسنے کچھ وصیت بھی کی ہے - کہا ہاں اوسنے کہا ہے کہ میری زوجہ حاملہ ہے اوس سے کہنا کہ فرزند پیدا ہو
یا دختر اوسکا نام مات الدین رکھے میں نے اسلیئے اسکا نام مات الدین رکھا - داؤد نے فرمایا تو ان لوگوں کو
پہچانتی ہے جنکے ساتھ تیرے شوہر نے سفر کیا تھا - کہا ہاں - فرمایا وہ زندہ ہیں یا نہیں - کہا وہ سب زندہ ہیں - فرمایا
میرے ساتھ آ اور اون سبکا نشان بتا - حضرت داؤد نے اون لوگوں کو اونکے گھروں سے نکالا اور
جو تدبیر میں نے کی وہی تدبیر اونھوں نے بھی کی اور جو حکم میں نے دیا وہی حکم اونھوں نے بھی دیا بعد اس کے
اوس عورت سے فرمایا کہ اب اس طفل کا نام عاش الدین رکھ یعنی دین زندہ ہوا - اور بسند معتبر حضرت
صادق سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ حضرت داؤد کی عمر سو برس کی تھی اور اونکی بادشاہی کی
مدت چالیس برس - اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ داؤد کی سنت یہ تھا میں جو کہ طائف کے درمیان
واقع ہے حق تعالی نے ایک گروہ ملائکہ کو حضرت آدم کے پاس بھیجا اور ذریت آدم کو جو عالم ارواح میں مثل چیونٹیوں
کے تھے اونکو خدا نے ندا دی اور وہ سب پشت آدم سے ظاہر ہوئے جسطرح کہ زنبور عسل یعنی شہد کی مکھیاں
کسی جنگل کے کنارے جمع ہوں - پھر خدا نے حضرت آدم پر وحی نازل فرمائی کہ اے آدم دیکھ کیا نظر آتا ہے -
عرض کی بہت سی چیونٹیوں کو اس جنگل کے کنارے دیکھ رہا ہوں - فرمایا یہ سب تیری اولاد ہیں جنکو میں نے تیری
پشت سے ظاہر کیا ہے تاکہ اونسے اپنی پروردگاری کا اور محمد کی پیغمبری کا عہد لوں جیسا کہ آسمان پر اونسے عہد
لیا تھا - آدم نے عرض کی خداوندا ان سب کی گنجائش میری پشت میں کیونکر ہوئی - فرمایا اے آدم
میں نے اپنی صنع لطیف اور قدرت جاری سے ان سبکو تیری پشت میں جاگزین کیا ہے - عرض کی خداوندا
اونسے کس امر کا پیمان لینا تجھے منظور ہے - فرمایا اس امر کا کہ کسی چیز کو میرا شریک قرار نہ دیں اور میرا مانند
ٹھہرا نہ جانیں - عرض کی خداوندا جو کوئی تیری اطاعت کرے تو اوسکا عوض کیا عطا کریگا - فرمایا اوسکو اپنے
بہشت میں ساکن کرونگا - عرض کی خداوندا جو تیری معصیت کرے اوسکی جزا کیا ہوگی - فرمایا اوسکو جہنم میں داخل کرونگا -
آدم نے کہا خداوندا تیرے کام میں تو نے عدالت کی ہے اگر تو اونکو محفوظ نہ رکھے اور توفیق نہ دے اونمیں سے اکثر تیری معصیت
کرینگے - پھر خدا نے آدم کو پیغمبروں کے نام اور اونکی عمر سے آگاہ فرمایا جب حضرت داؤد کا نام آیا

حضرت آدم نے اونکی عمر چالیس برس کی دیکھی کہا خداوندا داؤد کی عمر کسقدر کم ہے اور میری عمر کسقدر زیادہ ہے اگر
مین اپنی عمر سے تیس برس داؤد کو دون تو اسکو قبول کریگا اور اونکی عمر مین بڑھا دیگا۔ فرمایا ہان اے آدم عرض
کی خداوندا مین نے اپنی عمر سے تیس برس داؤد کی عمر پر زیادہ کئے تو یہ تیس برس میری عمر سے کم کر اور اوسکی عمر پر
بڑھا دے حق تعالی نے ایسا ہی کیا جیسا کہ قرآن مین فرمایا ہے کہ خدا جس چیز کو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جس چیز کو چاہتا
ہے ثبت کرتا ہے اور اوس کے پاس اُمّ الکتاب ہے۔ یعنی وہ کتاب جو سب کتابون کی اصل ہے اور دوسری کتابین
اوس سے لکھی گئی ہین۔ جب حضرت آدم کی عمر ختم ہوئی ملک الموت اونکی روح قبض کرنے نازل ہوئے۔ آدم نے کہا
اے ملک الموت ابھی تیس برس میری عمر مین باقی ہین ملک الموت نے کہا تمنے وہ اوسی آرزو تھا ہے تیس برس اپنی عمر
کم کرکے داؤد کی عمر پر زیادہ کئے ہین جبکہ حق تعالی نے تمہاری ذریت کے پیغمبرون کے نام سے تمکو آگاہ کیا تھا
آدم نے کہا مجھکو یاد نہین۔ ملک الموت نے کہا اے آدم آیا تمنے خدا سے سوال نہین کیا کہ تیس برس داؤد
کی عمر مین زیادہ اور تمہاری عمر سے کم کرے اور خدا نے زبور مین داؤد کے واسطے ثبت کیا اور ذکر مین تمہاری
عمر سے محو کر دیا۔ آدم نے کہا اگر کوئی نوشتہ اس بارہ مین ہو دکھاؤ کہ مجھے معلوم ہو اور سے الواح یہ چہار حضرت آدم
کی خاطر سے محو ہو گیا تھا اور اونکو یاد نہ تھا۔ اوس روز سے خدا نے اپنے بندون کو حکم دیا کہ معاملات قرض وغیرہ
وغیرہ مین قبالہ اور تمسک لکھین کہ اوسکو فراموش نکرین اور اوس سے منکر نہون۔ اور دوسری روایت
معتبر مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ آدم نے پچاس برس داؤد کی عمر پر زیادہ کئے اور جب
انکار کیا جبرئیل و میکائیل اونکے پاس آئے اور گواہی دی اوسوقت حضرت آدم راضی ہوئے اور ملک الموت نے
اونکی روح مبارک قبض کی۔ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ داؤد کی عمر چالیس برس کی تھی آدم نے
ساٹھ برس اور زیادہ کئے اور اس بارہ مین بہت سی حدیثین حضرت آدم کے حالات مین مذکور ہو چکی ہین اور
چند شکوک جو کہ ان حدیثون پر وارد ہوتے ہین وہان اونکا بھی ذکر ہو چکا ہے۔ علی بن ابراہیم کہتے ہین کہ
حضرت موسی اور داؤد کے درمیان پانسو برس کا فاصلہ اور داؤد و عیسی کے درمیان گیارہ سو برس
کا فاصلہ تھا۔ **فصل دوسری**۔ ترک اولی کا بیان جو حضرت داؤد سے صادر ہوا۔ حق تعالی
فرماتا ہے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کر جو
خدا کی بندگی مین صاحب قوت و توانائی تھا۔ بدرستیکہ وہ ہماری طرف بہت رجوع کرنے والا تھا
إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ بدرستیکہ ہمنے پہاڑون کو مسخر کیا کہ اون کے
ساتھ تسبیح کہین وقت شام و چاشت یا ہنگام طلوع آفتاب وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً كُلٌّ لَهُ أَوَّابٌ
اور ہمنے طائرون کو مسخر کیا تھا کہ پہاڑون سے اونکے پاس آکر جمع ہوتے تھے اور اونکے ساتھ تسبیح کیا کرتے

رجوع کرنے والے تھے یعنی جس وقت داؤد تسبیح خدا کرتے تھے وہ سب بھی تسبیح الٰہی میں معروف ہوتے تھے وَشَدَدْنَا
مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور ہمنے اونکی بادشاہی محکم و مضبوط کی اور ہمنے
اونکو حکمت عطا فرمائی یعنے پیغمبری باکمال علم و عمل - اور وہ خطاب جو حق و باطل کا جدا کرنے والا ہی
وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ آیا تمکو اونکی خبر معلوم ہے جنھوں نے داؤد کے
پاس مخاصمہ کیا جبکہ وہ دیوار محراب یا غرفہ داؤد کے اوپر چڑھے - إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ
جبکہ داؤد کے پاس داخل ہوئے پس داؤد اونسے ڈر گئے قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا
عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ کہا خوف نہ کرو
ہم دو مخاصم ہیں بعضنے ہمسے بعضے پر ستم و زیادتی کی ہے پس ہمارے درمیان براستی و حق حکم
کرو اور اپنے حکم میں ظلم نکرو اور راہ راست کی طرف ہماری رہنمائی کرو - إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ
وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ بدرستیکہ یہ میرا
بھائی ہے اوسکے ننانوے گوسفند ہیں اور میرے پاس ایک گوسفند ہے پس کہتا ہے کہ وہ ایک
گوسفند بھی مجھکو دیدے اور مجھپر مخاطبہ و مخاصمہ میں زیادتی کرتا ہے قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ
نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ داؤد نے کہا بتحقیق کہ اسنے تجھپر ستم کیا کہ تجھسے تیرے گوسفند کو اپنے
گوسفندوں میں شامل کرنے کا سوال کیا وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ بدرستیکہ بہت سے شرکا ایسے ہیں کہ بعضے
اون میں سے بعضوں پر ستم کرتے ہیں مگر وہ لوگ جو کہ ایمان لائے ہیں اور اعمال شائستہ کرتے
ہیں اور یہ لوگ بہت کم ہیں وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا
وَأَنَابَ اور داؤد نے گمان کیا کہ ہمنے اس حکم دینے میں اونکا امتحان لیا ہے پس اپنے
پروردگار سے آمرزش طلب کی اور سجدے میں جھکے اور خدا کی طرف توبہ و انابۃ و بازگشت کی اور
حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ یہاں گمان سے مراد علم ہے یعنی یقین ہوا کہ خدا نے اونکا امتحان
لیا فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ پس ہم نے یہ لغزش اونکی بخش دی
بدرستیکہ ہماری درگاہ میں اونکے لیے قرب و منزلت اور بازگشت نیک ہے - يَا دَاوُودُ إِنَّا
جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ اے داؤد بدرستیکہ ہمنے اپنا جانشین زمین پر تمکو مقرر کیا ہے فَاحْكُم
بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ پس درمیان مردم براستی حکم کرو وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ
عَن سَبِيلِ اللَّهِ اور اپنی خواہش نفس کی پیروی نکرو ورنہ وہ راہ خدا سے تمکو گمراہ کریگی

إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ بدرستیکہ جو لوگ کہ راہ خدا
سے گمراہ ہوتے ہین اونکے لیئے عذاب سخت ہی روز حساب کے فراموش کرنے کے سبب علی بن
ابراہیم نے بسند حسن حضرت صادق سے روایت کی ہی کہ جب خدا نے حضرت داؤد کو زمین پر
اپنا خلیفہ مقرر کیا اور زبور کو اونپر نازل فرمایا پہاڑون اور طائرون کو حکم دیا کہ انکے ساتھ تسبیح مین
اور اسکا سبب یہ تھا کہ جب حضرت داؤد نماز سے فارغ ہوتے اونکا وزیر ایستادہ ہوتا اور خدا کی تسبیح و تہلیل
و تحمید ادا کرتا اور ایک ایک پیغمبران گذشتہ کی مدح کرتا تھا اور اونکے فضائل در افعال پسندیدہ اور شکر و
عبادت اور صبر کرنا اونکا بلاؤن پر بیان کرتا تھا۔ مگر داؤد کا ذکر نکرتا تھا داؤد نے خدا کی درگاہ مین مناجات
کی کہ خداوندا تو نے اپنے پیغمبرون کی ثنا کی ہی اور ان چیزون کے ساتھ ذکر کی ہی۔ مگر میری ثنا نہین کی۔ خدا
نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ وہ میرے ایسے چند بندے ہین جنکا مین نے امتحان لیا ہی اور جب
مین نے اونکو مبتلا کیا اونھون نے صبر و شکیبائی اختیار کی اسلیئے مین نے بھی اونکی مدح و ثنا کی۔ داؤد نے
کہا خداوندا مجھے بھی مبتلا کر اور امتحان لے تاکہ مین بھی صبر کرون اور اونکا درجہ مجھکو بھی حاصل ہو
حق تعالے نے فرمایا اے داؤد تمنے بلا کو عافیت پر اختیار کیا۔ مین نے جب اونکا امتحان لیا تھا
اونکو اس سے مطلع نہین کیا تھا مگر مین تمکو اطلاع دیتا ہون کہ فلان روز فلان مہینے فلان سال مین
بلا تمپر نازل ہوگی۔ حضرت داؤد کی یہ عادت تھی کہ ایک روز دیوان عام مین بیٹھتے تھے اور
لوگون کے درمیان احکام جاری کرتے تھے۔ اور ایک روز کسی کام مین مصروف نہوتے اور
خلوت مین مصروف عبادت الٰہی رہتے تھے جب وہ روز آیا جسکی خبر حق تعالیٰ نے دی تھی کہ اوس روز
اونپر بلا نازل ہوگی۔ حضرت داؤد نے اوس روز اپنی عبادت زیادہ کی اور اپنی محراب مین تنہا
بیٹھے اور منع کیا کہ کوئی اون کے پاس نہ آئے ناگاہ ایک طائر اون کے سامنے اوترا جسکے پر زمرد سبز کے
اور پاؤن یاقوت سرخ کے اور سر و منقار مروارید و زبرجد کی تھی۔ داؤد نے جب وہ طائر دیکھا اون کو
بہت پسند آیا اور بلا کے نازل ہونے کا حال بھول گئے اور بے اختیار اوٹھکر چلے کہ اوس طائر کو
پکڑین۔ وہ طائر وہان سے اوڑکر اوس دیوار پر بیٹھا جو خانۂ داؤد اور خانۂ اوریا بن حنان کے درمیان
تھی۔ حضرت داؤد نے اوریا کو کسی لڑائی مین بھیجا تھا جب داؤد اوس طائر کے پکڑنے کے لیئے دیوار
پر چڑھے ناگاہ اونکی نظر زوجۂ اوریا پر پڑی جو بیٹھی ہوئی غسل کرتی تھی۔ داؤد کو دیکھکر اوسنے اپنے
سر کے بال اپنے بدن پر بکھرا دیئے اور تمام جسم بالون مین چھپا لیا۔ حضرت داؤد زوجۂ اوریا کی محبت مین
فریفتہ ہوکر محراب عبادت کی طرف پھر آئے مگر بے اختیار تھے پھر اپنے لشکر کے سپہ سالار کو لکھا

کر فلان مقام پر لڑائی کے لیے جا اور تابوت کو اپنے لشکر اور دشمن کے لشکر کے درمیان رکھکر اوریا کو تابوت
پاس کھڑا کر کے جنگ کرے۔ داؤد کے سپہ سالار نے اوریا کو تابوت کے ساتھ روانہ کیا اور وہ قتل ہوئے
اوسوقت دو فرشتے انسان کی صورت بنکر سقف خانہ سے داؤد کے پاس آئے اور داؤد کے سامنے بیٹھکر
اپنے معاملہ کا فیصلہ چاہا۔ داؤد اون دونوں سے ڈر گئے پس اون دونوں نے کہا تم نہ ڈرو ہم دونوں
مین باہم نزاع و مخاصمہ ہے اس میرے بھائی کے پاس ننانوے گوسفند ہین اور میرے پاس ایک
گوسفند ہے مگر یہ چاہتا ہے کہ وہ ایک گوسفند بھی مجھسے لیکر اپنے گوسفندون مین شامل کر دے اور
یہ مجھپر ظلم کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ بجبر و قہر وہ گوسفند مجھسے لے۔ اوسوقت داؤد کے گھر مین زنان
نکاحی اور کنیزین یہ سب ننانوے تھین۔ حضرت داؤد نے کہا کہ اسنے تجھپر ظلم کیا جو گوسفند تجھسے لیکر
اپنے گوسفندون مین شامل کرنا چاہا۔ اوس دوسرے فرشتے نے جو مدعی علیہ تھا ہنسکر کہا اے داؤد
تمنے یہ حکم اپنے لیے جاری کیا۔ داؤد نے کہا تو نے خدا کا گناہ بھی کیا ہے اور پھر ہنستا ہے تیرا منھ توڑنا
چاہیے۔ جب وہ دونوں آسمان پر چلے گئے اوسوقت داؤد کو معلوم ہوا کہ وہ دونوں فرشتے
تھے اور خدا نے محض اونکی تنبیہ کے لیے بھیجا تھا۔ پس چالیس دن سجدے مین پڑے رہے اور
بے اختیار روتے تھے اور سواے وقت نماز کے اور کسی وقت سجدے سے سر نہ اوٹھاتے تھے یہانتک
کہ اونکی پیشانی مجروح اور آنکھون سے خون جاری ہوا۔ چالیس دن کے بعد خدا نے اون کو آواز دی
کہ اے داؤد کیلئے اسقدر روتے ہو اگر تم بھوکے ہو تمکو کھانا دون اور اگر تم پیاسے ہو تمکو پانی
دون اور اگر تم عریان و برہنہ ہو تمکو لباس عطا کرون اگر تم خائف ہو تمکو امین و بیخوف کرون۔ داؤد
نے عرض کی خداوندا کیونکر نہ روؤن حالانکہ جو فعل مجھسے صادر ہوا ہے اوسکو تو خوب جانتا ہے اور مین آگاہ
ہون کہ تو ستمگارون سے درگذر نہین کرتا۔ حق تعالے نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ اے داؤد توبہ کرو۔ عرض کی خداوندا
میری توبہ کسطرح قبول ہوگی اوریا زندہ نہین کہ اوس سے اپنی خطا معاف کرا اون۔ فرمایا اوریا کی
قبر پر جاؤ مین اوسکو تمہارے لیے زندہ کرتا ہون تم اوس سے سوال کرو کہ وہ تمہاری خطا سے درگذر کرے کہ مین بھی
تمکو بخش دون۔ عرض کی خداوندا اگر وہ میری خطا نہ بخشے مین کیا کرون۔ فرمایا مین اوس سے سوال کرونگا
کہ وہ تمہاری خطا بخش دے۔ پس داؤد اوریا کی قبر کی طرف چلے روتے جاتے تھے اور زبور کی تلاوت
کرتے جاتے تھے۔ حضرت داؤد جب زبور کی تلاوت کرتے تھے کوئی سنگ و درخت و کوہ و طائر و درندہ
باقی نہین رہتا تھا جو اونکے ساتھ ہم آواز نہ ہو سبھی حال سے چلتے تھے تا اینکہ ایک پہاڑ تک پہونچے اوس پہاڑ پر
ایک غار تھا اوسمین ایک پیغمبر عابد جنکا نام حزقیل تھا رہتے تھے جب حزقیل نے پہاڑون اور جانورون کی آواز سنی جانا

کہ حضرت داؤد وہ آتے ہیں کہا یہ پیغمبر گناہگار ہے۔ جب داؤد اوس غار پاس پہونچے کہا اے حزقیل تم
مجھے اجازت دیتے ہو کہ تمہارے پاس آؤں۔ کہا نہیں اسلیے کہ تم گناہگار ہو یہیں داؤد پر زیادہ حزن و رقت
طاری ہوئی اوسوقت حق تعالی نے حزقیل پر وحی نازل فرمائی کہ اے حزقیل داؤد کو اوس کی خطا کے سبب
سرزنش نکرو اور مجھسے عافیت کے خواستگار رہو اگر میں تمکو تمہارے حال پر چھوڑ دوں تم بھی گناہ کرو گے
حزقیل اوٹھے اور داؤد کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس لائے۔ داؤد نے کہا اے حزقیل تمنے کبھی گناہ کا ارادہ کیا ہے
کہا نہیں۔ پھر پوچھا کبھی اس عبادت کے سبب جو تم کرتے ہو تمکو غرور و عجب بھی لاحق ہوا ہے۔ کہا نہیں پھر
پوچھا کبھی تمنے دنیا کی طرف رغبت بھی کی ہے اور لذات و شہوت دنیا کو اختیار کرنا چاہا ہے۔ کہا ہاں ایسا خیال
کبھی کبھی میرے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ داؤد نے کہا جب یہ خیال تمہارے دل میں پیدا ہوتا ہے تم کس چیز سے اسکا
علاج کرتے ہو۔ کہا اس پہاڑ کے غار میں جاتا ہوں اور جو چیز کہ وہاں ہے اوس سے عبرت حاصل کرتا ہوں۔
داؤد اوس غار میں گئے وہاں ایک تخت آہنی نظر آیا جسپر ایک کاسۂ سر اور استخوانہائے بوسیدہ رکھے تھے
اور وہاں ایک لوح دیکھی جسپر یہ لکھا تھا کہ میں اروی پسر شلم ہوں میں نے ہزار سال بادشاہی کی اور ہزار شہر
بنائے اور ہزار دختر باکرہ کی بکارت زائل کی مگر میرا انجام کار یہ ہوا کہ خاک میرا فرش اور سنگ میرا تکیہ اور مار و
عقرب میرے ہمسایہ و مصاحب ہوئے پس جو کوئی میری یہ حالت دیکھے وہ دنیا کے فریب میں نہ آئے
بعد اسکے حضرت داؤد وہاں سے روانہ ہوئے۔ اوریا کی قبر کے پاس جاکر اوسکو آواز دی مگر جواب نہ آیا
دوبارہ آواز دی پھر بھی جواب نہ آیا جب تیسری مرتبہ آواز دی اوسوقت اوریا نے کہا اے پیغمبر خدا
مجھسے کیا کام رکھتے ہو جو تمنے مجھے میری شادی و سرور سے باز رکھا۔ داؤد نے کہا اے اوریا میری
خطا بخش دے۔ حق تعالی نے وحی نازل فرمائی کہ اے داؤد جو خطا تمسے صادر ہوئی ہے وہ اوریا سے
بیان کرو اور اوس سے خطا بخشنے کا سوال کرو۔ داؤد نے پھر تین مرتبہ اوسکو آواز دی اور تیسری
مرتبہ اوریا نے جواب دیا۔ داؤد نے واقعہ بیان کیا کہ میں نے ایسا کام کیا ہے اوریا نے کہا آیا پیغمبر بھی ایسا کرتے ہیں۔
داؤد نے پھر چند بار اوسکو آواز دی مگر جواب نہ آیا اوسوقت داؤد زمین پر گرے اور گریہ و زاری شروع کی
حق تعالی نے خازن فردوس کو حکم دیا کہ وہ مرتبۂ رفیع بہشت جو سب مرتبوں سے بالاتر ہے اوریا کو دکھائے
پردہ اوٹھایا گیا اوریا نے فردوس میں وہ مرتبۂ رفیعہ دیکھا۔ پوچھا یہ مرتبہ کسکے لیے ہے حق تعالی نے فرمایا اوسکے
لیے ہے جو داؤد کی خطا معاف کرے اوریا نے کہا میں نے داؤد کی خطا بخش دی پس داؤد بنی اسرائیل کی طرف
پھر آئے اور بعد اس کے حضرت داؤد جب نماز سے فارغ ہوتے تھے اون کا ورد یہ ہوتا تھا اور خدا کی
ثنا اور پیغمبروں کی تعریف و توصیف کرنے کے بعد کہتا تھا کہ داؤد گناہ صادر ہونے سے پہلے جو فضیلتیں رکھتے تھے

داؤد اس امر سے غمگین ہوئے اور حق تعالیٰ نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ اے داؤد مین نے تمہارا گناہ
بخش دیا اور تمہارے گناہ کا ننگ بنی اسرائیل کے لئے مقرر کیا ۔ داؤد نے عرض کی تو عادل ہے اور کسی پر
ظلم نہین کرتا ہے میرے گناہ کا ننگ بنی اسرائیل پر کیون مقرر کرتا ہے ۔ فرمایا اسلئے کہ جب تمنے اوس عمل کا ارادہ کیا
بنی اسرائیل نے تمسے انکار ظاہر نہ کیا ۔ بعد اسکے داؤد نے زوجۂ اوریا سے بحکم خدا نکاح کیا اور حضرت سلیمان
اوس سے پیدا ہوئے ۔ اور حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ اوریا قتل نہین ہوا تھا ۔ حضرت داؤد نے
توبہ کرنے کے بعد اوسکو بلایا اور آنے کے بعد آٹھ دن تک زندہ رہکر فوت ہوا اور اوسکے فوت ہونے کے بعد داؤد نے
اوسکی زوجہ سے نکاح کیا ۔ مولف فرماتے ہین ۔ داؤد و اوریا کا قصہ بھی اون قصون مین سے ہے
جنسے وہ گروہ اہل سنت متمسک ہوئے ہین جو پیغمبرون سے صدور گناہ کو جائز جانتے ہین ۔ اور
اون لوگون نے بھی اسیطرح بیان کیا ہے جیسا کہ اس روایت مین مذکور ہوا بلکہ بعضون نے اور امور
شنیعہ بھی بیان کئے ہین ۔ اور سابقاً معلوم ہو چکا کہ اعتقاد عصمت انبیا علیہم السلام ضروریات دین شیعہ
سے ہے اور گروہ شیعہ کے نزدیک یہ قصہ اصلیت نہین رکھتا جیسا کہ بسند معتبر ابو بصیر سے منقول ہے
وہ کہتا ہے کہ مین نے حضرت صادقؑ کی خدمت مین عرض کی کہ آپ اس بارہ مین کیا فرماتے ہین جو لوگ
حضرت داؤد اور زوجۂ اوریا کی نسبت بیان کرتے ہین ۔ فرمایا عامہ نے افترا کی ہے ۔ اور دوسری حدیث
معتبر مین فرمایا ہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ حضرت داؤد نے زوجۂ اوریا پر ہاتھ رکھا اگر مین اوسپر قدرت پاؤن
تو دو حد اوسپر جاری کرون ۔ ایک حد محض دروغ کہنے کے سبب اور ایک حد پیغمبر خدا کو نامزا کہنے کی وجہ سے
اور اسی مضمون کی عامہ نے بھی حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے ۔ اور بنا بر مذہب شیعہ اور مطابق
اعتقاد بعض مخالفون کے جو صدور گناہ پیغمبرون سے جائز نہین جانتے اس بارہ مین اختلاف ہے کہ حضرت داؤد
نے کس چیز سے استغفار کیا اور خدا کا امتحان اونکی نسبت کیا تھا ۔ اور اس مقام مین کئی وجہ بیان کرتے ہین ۔
پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ استغفار کسی گناہ کے سبب نہ تھا بلکہ محض اسلئے تھا کہ درگاہ خدا مین اپنا تذلل اور خشوع
ظاہر کرین ۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اوریا نے ایک عورت کی خواستگاری کی تھی بعد اسکے داؤد نے اوسکی
خواستگاری کی ۔ اور اوریا کی کوئی زوجہ نہ تھی اور داؤد کی ننانوے زوجہ تھین ۔ اور اولیٰ یہ تھا کہ اوس عورت
کو اوریا کے واسطے چھوڑ دیتے چونکہ ایسا نہین کیا حق تعالیٰ نے اس فعل مکروہ پر اپنا عتاب ظاہر فرمایا ۔
تیسری وجہ یہ ہے کہ داؤد نے اوریا کو کسی لڑائی پر بھیجا جب اوسکی شہادت کی خبر اونکو معلوم ہوئی
اوسکے لئے جیسا چاہئے غمگین نہوئے اسلئے کہ اوسکی زوجہ بہت خوبصورت تھی اور ارادہ تھا کہ اوسکے ساتھ
نکاح کرینگے یہ امر بھی مکروہ اور آنحضرت علیہ السلام کی شان کے مناسب نہ تھا مگر یہ کوئی گناہ نہ تھا

اور حق تعالیٰ نے دو فرشتوں کو محض اونکی تنبیہ کے واسطے بھیجا چوتھی وجہ یہ ہے کہ وہ دونوں شخص فرشتہ نہ تھے
بلکہ دزد تھے اور اونکو ایذا پہونچانے کی نیت سے آئے تھے جب ایذا نہ پہونچا سکے اس معاملہ کو اپنی نجات باعث
کے لئے پیش کیا۔ اور داؤد نے گمان کیا کہ یہ دزد ہیں بسبب اونکے گرفتار کرنے اور آزار دینے کا ارادہ کیا بعد اسکے
اپنے گمان سے جو ترک اولیٰ تھا استغفار کیا اور اونکے حال کے متعرض نہوئے پانچویں وجہ یہ ہے کہ جب مدعی
اپنا دعویٰ آنحضرت کے روبرو بیان کیا قبل اسکے کہ مدعی علیہ سے دریافت کریں آپنے فرمایا کہ اسنے تجھپر ستم کیا ہے
اور غرض آپکی یہ تھی کہ تو اگر راست کہتا ہے اسنے تجھپر ستم کیا ہے مگر اونکے لئے یہ تھا کہ جب تک مدعی علیہ سے اوس کے
قول کا جواب نہ سنیں ایسا نفرمائیں اسی لئے اس ترک اولیٰ سے استغفار کیا جیسا کہ بسند معتبر منقول ہے
کہ علی بن جہم نے مجلس مامون میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے ان آیات کی تفسیر پوچھی۔ فرمایا کہ تمہارے علما اس بارہ
میں کیا کہتے ہیں۔ علی بن جہم نے کہا کہتے ہیں کہ ایک روز داؤد علیہ السلام اپنے محراب عبادت میں نماز پڑھتے تھے ناگاہ شیطان
ایک طائر خوبصورت کی شکل بنکر اونکے سامنے آیا داؤد نے اپنی نماز توڑ ڈالی اور اوس طائر کے پکڑنے کے لیے اوٹھے وہ
صحن خانہ میں گیا داؤد بھی اوسکے پیچھے گئے بعد اسکے وہ طائر اوڑکر بام خانہ پر جا بیٹھا۔ داؤد بھی بالاے بام
گئے وہاں سے اوریا کا گھر نظر آتا تھا جب داؤد کی نظر اودھر پڑی دیکھا کہ زوجہ اوریا برہنہ غسل کر رہی ہے
اوسکو دیکھتے ہی اوس کی محبت میں بیقرار ہو گئے۔ پس اوریا کو کسی لڑائی پر بھیج کر سردار لشکر کو لکھا کہ اوسکو
وقت جنگ اپنے لشکر سے آگے رکھے۔ سردار لشکر نے جب اوریا کو لشکر کے آگے رکھا اوسنے فتح کی حضرت داؤد
یہ حال سنکر غمگین ہوئے اور دوبارہ لکھا کہ اوسکو تابوت کے ساتھ لشکر کے آگے رکھے جب ایسا کیا اوریا شہید
ہوا اور حضرت داؤد نے اوسکی زوجہ سے نکاح کیا جب امام رضا علیہ السلام نے علی بن جہم سے یہ توجیہ قبیح سنی
دست مبارک کو اپنی پیشانی پر مارا اور فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ تم پیغمبر کی نسبت
بیان کرتے ہو کہ اوسنے اپنی نماز کو اسقدر حقیر جانا کہ ایک طائر کے واسطے توڑ ڈالی اور ایک زن شوہردار پر
عاشق ہوکر اوسکے شوہر کو قتل کیا۔ علی بن جہم نے کہا اے فرزند رسول خدا پھر گناہ داؤد کیا تھا۔ فرمایا
داؤد نے گمان کیا کہ خدا نے کسی مخلوق کو اونسے دانا تر نہیں پیدا کیا حق تعالیٰ نے دو فرشتوں کو بھیجا وہ دیوار
غرفہ پر چڑھکر داؤد پاس آئے۔ مدعی نے اپنا دعویٰ بیان کیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ داؤد
تعجیل کی نہ مدعی علیہ سے جواب طلب کیا نہ مدعی سے گواہ بلکہ مدعی سے فرمایا کہ اسنے تجھپر ظلم
کیا ہے جو تیرے گوسفند کو اپنے گوسفندوں میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ پس یہی خطا اور ترک اولیٰ تھا جو
حضرت داؤد سے حکم دینے میں صادر ہوا نہ وہ قصہ جو کہ تم لوگ بیان کرتے ہو کیا تو نے نہیں سنا کہ حق تعالیٰ جب
اسکے فرماتا ہے کہ اے داؤد ہمنے تجھکو اپنا خلیفہ زمین پر مقرر کیا پس تو خلائق کے درمیان براستی حکم کر

علی بن جہم نے کہا اے فرزند رسول خدا وہ پھر قصہ داؤد و اوریا کس طرح ہے۔ فرمایا حضرت داؤد کے زمانہ مین
یہ قاعدہ تھا کہ جس عورت کا شوہر مرجاتا یا قتل ہوتا وہ پھر دوسرا شوہر نکرتی۔ حق تعالیٰ نے سب سے
پہلے حضرت داؤد کے لیے حلال کیا کہ جس عورت کا شوہر قتل ہوا ہو اوسکے ساتھ نکاح کرین۔ جب اوریا شہید ہوا
اور عدہ اوسکے ایام منقضی ہوے حضرت داؤد نے اوسکی زوجہ سے نکاح کیا اور یہ امر اوریا کی روح پر گران
گزرا کہ داؤد نے یہ حکم پہلے اوسی کی زوجہ کے بارہ مین جاری کیا۔ مؤلف فرماتے ہین۔ منسوخ ہونا
کسی حکم کا اوس پیغمبر کے زمانہ مین جو اولوالعزم نہو خلاف مشہور ہے مگر احتمال ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ نے
معین کی ہو کہ یہ حکم داؤد کے زمانے تک برقرار رہیگا اور بعد اسکے منسوخ ہوجائیگا یا یہ کہ نسخ کلی پیغمبران
اولوالعزم کے لیے مخصوص ہے اور بعض احکام جزئی کا کسی پیغمبر مرسل کے زمانہ مین منسوخ ہونا استبعاد نہین
رکھتا۔ جاننا چاہیے کہ یہ چند وجہین منجملہ اون وجہون کے ہین جو اس بارہ مین مذکور ہوئے ہین اور وجہ آخر موافق
حدیث اور سب وجہون سے بہتر ہے باقی تمام وجہون کو مین نے کتاب بحارالانوار مین بیان کیا ہے۔ مجملاً جاننا چاہیے
کہ پیغمبرون سے گناہ صادر نہین ہوتا لیکن نہایت مرتبہ کمال انسانی یہ ہے کہ اپنے عجز و ناتوانی کا اقرار اور تذلل و شکستگی
کا اظہار کرے اور یہ امر بغیر صادر ہونے کسیقدر مخالفت کے حاصل نہین ہوتا اسلیے خدا اپنے پیغمبرون اور
دوستون کو کبھی اونکے حال پر چھوڑ دیتا ہے کہ کوئی فعل مکروہ یا ترک اولی اونسے صادر ہو اور وہ اسکا یقین کرین
کہ اونکا تمام خلق سے ممتاز ہونا عصمت و تائید خدا کے سبب ہے اور اونکا مرتبہ کمال بوجہ ہدایت الٰہی ہے اور
نیز وہ صادر ہونے اس فعل مکروہ یا ترک اولی کے توبہ و انابت اور تذلل و خاکساری مین مصروف ہون اور
یہ امر اونکی محبت و قرب اور کمالات و علو درجات زیادتی کا باعث ہو اور اونکا مرتبہ پہلے سے بھی ہزارون
حصہ زیادہ ہوجائے۔ اسی لیے حق تعالیٰ نے شیطان سے یہ خطاب فرمایا ہے بدرستیکہ تو میرے بندون پر
کسی طرح کا تسلط نہین رکھتا مگر اون پر جو تیری متابعت کرتے ہین اور گمراہون سے ہین اسلیے کہ اگر شیطان
اونکو تھوڑی سی لغزش دیتا ہے لطف خدا بہت جلد اونکے شامل حال ہوتا ہے اور شیطان کی امید کے برخلاف
اونکا درجہ بلندتر اور اونکی قرب و محبت کا مرتبہ افزون تر ہوتا ہے جیسا کہ حقتعالیٰ نے حضرت آدم کے قصہ
مین فرمایا ہے۔ آدم نے نافرمانی کی اور گمراہ ہوا پس خدا نے اوسکو برگزیدہ کیا اور اوسکی توبہ قبول فرمائی
اور اپنی معرفت و قرب کی طرف اوسکی ہدایت کی۔ اور اس قصہ مین خدا نے صدور خطائے داؤد کے بیان
کرنے کے بعد فرمایا ہے ہمنے اوسکو آمرزیدہ کیا اسلیے کہ اوسکی قرب و منزلت ہماری درگاہ مین عظیم ہے
اور وہ بازگشت بہتر و نیک ہماری طرف رکھتا ہے۔ بعد اسکے اوسے خطاب فرمایا کہ ہمنے تجھکو اپنا خلیفہ
و جانشین زمین پر مقرر کیا۔ اور اگر اس امر مین عقل مستقیم تھوڑی سی فکر کیجائے تو حکمتین وجود شیطان

بادر

اور نفس انسان کی تہ مین شہوات مین پوشیدہ ہین وہ بخوبی ظاہر ہو جائین۔ اور یہ امر نہایت ظاہر ہے کہ آدم سے
اوس ترک اولی کا صادر ہونا جو تین سو برس تک بارگاہ خدا مین تضرع و زاری کرنے کا سبب ہوا انکے لئے عین
صلاح تھا اگرچہ بظاہر اونکو بہشت جسمانی سے خارج کیا مگر اِس سبب توبہ و انابت اور تضرع و زاری کے بہشت
قرب اور اپنی محبت و معرفت مین اونکو داخل کیا۔ اونکے دیدۂ حق بین سے جو قطرۂ اشک ٹپکا باغہائے
قرب و محبت کے درختون کو اوسنے باثمر اور بستانہائے معرفت کے تمام گل و ریاحین کو شاداب کیا۔ اونکے
سینۂ معرفت گنجینہ سے جو آہ بلند ہوئی اوسنے لاکھون گنہگارون کے خرمن گناہ کو جلادیا۔ اپنے ہر ایک نالہ پر
درگاہ عزت و جلال ربانی سے لبیک ہائے بیشمار سنتے تھے۔ اور اپنے ہر اندوہ کے عوض اپنے لئے اور
دوسرون کے لئے شادمی ابدی جمع کرتے تھے۔ جو مروارید اشک اونکے دیدۂ دریا بار سے ٹپکا وہ اونکے تاج
عزت کا گوہر شاہوار ہوا۔ اور جو سرشک خونین اونکے چہرے پر جاری ہوا اوسنے لعل آبدار کے مانند اونکے
اکلیل رحمت کی زیبائی زیادہ کی۔ اور فرشتون پر انسان کی فضیلت رکھنے کی یہ ایک وجہ قوی ہے اور غالباً
بغیر اسکے کمال مرتبۂ معرفت میسر نہین ہوتا۔ اور جس صورت مین کہ ترک اولی نہو تب بھی مقربان بارگاہ الٰہی
ہر ایک تغیر حال اور درجۂ قرب و موانست الٰہی سے امور ضروریہ جیسے حاجت و معاشرت خلق یا کسی لذت
حلال کے حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہونے کے بعد جب پھر اپنے درجہ و مقام کی جانب عود کرتے ہین اوسوقت
بارگاہ خدا مین بہ عجز و انکسار عذر خواہی کرتے اور بہ اعتبار حرمان و ہجران گناہان بزرگ اور جرمہائے عظیم
کی نسبت اپنے ساتھ دیتے ہین۔ جیسا کہ انبیاء و مرسلین و ائمہ طاہرین خصوصاً حضرت سید الساجدین ع کی
مناجاتون سے ظاہر ہے۔ اس بارہ مین کلام طولانی ہے مگر مجال سخن تنگ ہے اور معنی بہت نازک اور بر
عقل و ادراک کی ادراک سے قاصر ہے۔ جسنے کہ اس دریا سے ایک قطرہ نوش کیا اس رحیق مختوم محبت سے
ایک گھونٹ پیا ہے اور نشار قرب و مناجات سے کوئی لذت حاصل اور ساحل دریائے محبت سے اپنا دامن
تر کیا زاہدان خشک کے درجہ و مرتبہ سے بالاتر پہونچا ہے یا آب شور گریۂ محبت کی حلاوت اوسکو ملی ہے
یا توبہ کرنے والون کے آب دیدہ کی چاشنی سے آگاہ ہے البتہ وہی اس تحقیق کی قدر جانتا ہے اور اس بادۂ جانفزا
کی نشاء و سرخوشی کو پہچانتا ہے اور وہی اس امر سے آگاہ ہوتا ہے جو جانتا ہے کہ نغمۂ داؤد کی تاثیر نے و سرود
سے نہین بلکہ نالۂ شور انگیز ہجران رحیم و دود سے ہے اور گنہگارون کے درد آہ کی دلربائی و دلبائی
اوس خدا کی آمرزش و رحمت کی امیدواری سے ہے جو ہر خطاکار کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ جیسا کہ بسند
معتبر حضرت صادق ع سے منقول ہے کہ تحقیق آدمیون کے مانند کسی نے گریہ نہین کیا۔ یعنی آدم و یوسف ع
و داؤد ع حضرت آدم ع کو جب بہشت سے خارج کیا اونکا قد اسقدر بلند تھا کہ اونکا سر آسمان کے دروازے

پہونچا تھا اور آنحضرت نے اسقدر گریہ کیا کہ اونکے رونے سے اہل آسمان عاجز آئے اور حق تعالیٰ سے شکایت
کی اوسوقت خدا نے اونکا قد کوتاہ کر دیا۔ حضرت داؤد اسقدر روئے کہ اونکے آنسوؤن سے گھانس اوگتی اور
پھر اونکے نالہاے آتشین کے سبب وہ گھانس جل جاتی تھی۔ یوسف مفارقت یعقوب مین اسقدر روئے
کہ اہل زندان اون کے رونے سے عاجز آئے اور اس شرط پر صلح کی کہ ایک دن گریہ کرین اور ایک دن
ساکت رہین۔

فصل تیسری

وحی و احکام جو حضرت داؤد پر نازل ہوے اور جو حکمتین کہ خود آنحضرت سے ظاہر ہوئین اور بعض نوادر احوال آنحضرت کا بیان۔ بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ شب
ہیجدہم ماہ رمضان المبارک کو زبور حضرت داؤد پر نازل ہوئی۔ اور حضرت رسول خدا سے منقول ہے
کہ زبور یکجا لکھی ہوئی حضرت داؤد پر نازل ہوئی تھی۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادق سے
منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت داؤد پر وحی نازل فرمائی کہ اے داؤد مین کس لئے تمکو اسطرح تنہا دیکھتا ہون
عرض کی مین نے محض تیری رضامندی کے لئے خلائق سے کنارہ کیا ہے اور خلائق نے بھی مجھسے دوری
اختیار کی ہے۔ فرمایا مین کسلئے تمکو اسطرح ساکت دیکھتا ہون عرض کی تیرے خوف نے مجھے ساکت کیا ہے۔ فرمایا مین
کسلئے تمکو تعب و مشقت مین دیکھتا ہون۔ عرض کی تیری محبت کے سبب تیری بندگی نے مجھکو اس تعب مین مبتلا کیا ہے۔ فرمایا
مین کسلئے تمکو فقیر دیکھتا ہون حالانکہ مین نے مال کثیر تمکو عطا کیا ہے۔ عرض کی تیری نعمتون کا حق ادا کرنے کے
سبب فقیر رہتا ہون۔ فرمایا مین کس لئے تمکو اس تذلل و شکستگی کی حالت مین دیکھتا ہون عرض کی
تیری عظمت و جلال نے جسکا وصف ممکن نہین ہے مجھے تیرے روبرو ذلیل کیا ہے اور اسکے سبب سے
مجھے یہی سزاوار ہے کہ تیرے روبرو شکستگی و انکسار کرون۔ حق تعالیٰ نے فرمایا میری جانب سے تمکو
بشارت ہو کہ جب تم میرے پاس آؤگے جسقدر فضل و زیادتی تمکو مطلوب ہو وہ تمہارے لئے مہیا و آمادہ
ہے تم خلائق سے ربط و اختلاط رکھو اور انکے طریقے کے مطابق اون سے سلوک کرو مگر اونکے اعمال بد سے
پرہیز کرتے رہو تاکہ جو تمکو منظور ہے وہ قیامت مین مجھسے پاؤ۔ اور دوسری حدیث مین فرمایا ہے
کہ حق تعالےٰ نے حضرت داؤد پر وحی نازل فرمائی کہ اے داؤد مجھی سے شاد رہو اور میری یاد سے لذت پاؤ
اور اپنا راز مجھسے بیان کرنے مین تمتع حاصل کرو اسلئے کہ مین دنیا کو بہت جلد فاسقون سے خالی کرتا ہون اور اپنی
لعنت ستمگارون پر مقرر کرتا ہون۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا
کہ حق تعالےٰ نے حضرت داؤد پر وحی نازل فرمائی کہ اے داؤد جسطرح آفتاب اوس شخص کے لئے بخل نہین کرتی
جو کہ اوسکے سایہ مین بیٹھے اسیطرح میری رحمت بھی اوس شخص کے لئے بخل نہین جو کہ میری رحمت مین داخل ہو
اور جسطرح کہ طیرہ اور زوال بد اوسکو ضرر نہین پہونچا سکتی جسکا اونکی پروا نہین رکھتا اسی طرح وہ لوگ

ان چیزون سے کہ فتنہ دنیا سے نجات نہیں پاتے جبکہ اونپر بیٹھے طیرہ و فال بد پر اعتقاد رکھتے ہین - اور جیسا کہ بروز قیامت
میری درگاہ مین نزدیک ترین مردم تواضع کرنے والے ہین اوسیطرح بروز قیامت میری درگاہ مین دور
ترین مردم تکبر کرنے والے ہین - اور کئی حدیث حسن و معتبر مین آنحضرت سے منقول ہو کہ حق تعالی نے حضرت
داؤدؑ پر وحی نازل کی بدرستیکہ ایک بندہ میرے بندون سے ایک عمل نیک میری درگاہ مین لاتا ہو اور
مین اوسے بہشت کی اوسکے لئے مباح کرتا ہون - عرض کی خداوندا وہ عمل نیک کیا ہو - فرمایا وہ عمل نیک یہ ہو
کہ کسی بندۂ مومن کا دل شاد کرے اگرچہ ایک دانۂ خرما سے ہو - داؤدؑ نے عرض کی - جو شخص تجھکو پہچانتا ہو
اوسکو یہ سزاوار ہو کہ اپنی امید تجھسے قطع نکرے - اور بسند معتبر امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہو کہ حضرت داؤدؑ
نے حضرت سلیمانؑ سے فرمایا اے فرزند کبھی زیادہ نہ ہنسو اسلئے کہ زیادہ ہنسنا آدمی کو قیامت مین فقیر و تنگدست
کرتا ہو - اے فرزند تمکو لازم ہو کہ بہت خاموشی اختیار کرو وہی کلام کہو جسمین تمھاری بہتری ہو - بدرستیکہ
ایک پشیمانی جو خاموشی سے حاصل ہوتی ہو - وہ زیادہ گوئی کی پشیمانیہاے کثیر سے بہتر ہو - اے فرزند اگر
سخن کہنا نقرہ قرار پائے خاموشی کو طلا قرار پانا سزاوار ہو - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہو کہ حکمت آل
داؤدؑ مین لکھا ہو کہ اے فرزند آدم کیونکر تو دوسرون کی ہدایت کرتا ہو حالانکہ خود خواب غفلت سے بیدار نہین
ہوا - اے فرزند آدم تیرے دل نے حالت قساوت و فراموشی عظمت پروردگار مین صبح کی ہو اگر تو اپنے پروردگار
کی عظمت و جلال سے آگاہ ہوتا ہمیشہ اوسکے عذاب سے خائف اور اوسکے وعدون کا امیدوار رہتا تجھپر
واے ہو اپنی لحد اور تنہائی قبر کیون یاد نہین کرتا - اور بسند معتبر حضرت رسولؐ سے منقول ہو کہ حقتعالی نے حضرت
داؤدؑ پر وحی نازل فرمائی کہ اے داؤدؑ ایک بندہ قیامت مین ایک عمل نیک لائیگا اور مین اوس عمل کے
عوض اوسکو حکم دونگا کہ بہشت مین جو مقام اوسکو پسند ہو عطا کرون - عرض کی خداوندا وہ کونسا بندہ ہو
فرمایا وہ بندۂ مومن جو اپنے برادر مومن کی حاجت روائی مین سعی کرے خواہ وہ حاجت برآئے خواہ نہ برآئے
اور دوسری حدیث معتبر مین اس آیت کی تفسیر اسطرح مرقوم ہو - وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ
الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ مراد یہ ہو تحقیق کہ ہمنے دوسرے پیغمبرون کی کتابون مین لکھنے
کے بعد زبور مین لکھا ہو کہ زمین ہمارے بندگان شائستہ کو میراث مین ملیگی یعنے قائم آل محمد صلوات اللہ
علیہ اور اصحاب آنحضرت کو - بعد اسکے فرمایا کہ زبور مین جلالات آئندہ اور تحمید و تمجید اور ذکر خدا و ادعیہ مذکور
ہین - اور دوسری حدیث صحیح مین حضرت صادقؑ سے منقول ہو کہ حق تعالی نے حضرت داؤدؑ پر
وحی نازل فرمائی کہ اپنی قوم سے بیان کرو کہ مین اپنے جس بندہ کو کسی کام پر مامور کرون اور وہ میری
اطاعت کرے مجھپر بھی لازم ہو کہ اپنی اطاعت کے لئے اوسکی مدد کرون اور اگر وہ کوئی حاجت مجھسے

طلب کرے عطا کرون اور اگر مجھسے دعا مانگے قبول کرون اور اگر مجھسے حفاظت کا خواہان ہو اوسکی حفاظت کرون
اور اگر شر دشمن سے کفایت کرنے کا خواستگار ہو اوسکو دشمنون کے شر سے بچاؤن اور اگر مجھپر توکل کرے
اوسکو محفوظ رکھون اور اگر تمام خلائق اوس سے مکر و دغا کرنا چاہین سبکا مکر اوس سے دفع کرون - اور دوسری
حدیث معتبر مین فرمایا کہ خدا نے حضرت داؤد پر وحی نازل فرمائی بہت سے میرے بندے باہم زبان سے دوستی کا
دعوی کرتے ہین اور دلون مین دشمنی رکھتے ہین - عمل نیک کو دنیا کے لئے ظاہر کرتے ہین اور مکر و فریب و دغل
اونکے دلون مین مخفی ہے - اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ خدا نے حضرت داؤد پر وحی نازل فرمائی کہ مجھے
ایام شادی و نعمت مین یاد رکھو تاکہ سختی و بلا کے وقت تمھاری دعا قبول کرون - اور فرمایا اے داؤد مجھکو
دوست رکھو اور ایسی تدبیر کرو کہ میری تمام مخلوقات بھی مجھسے محبت رکھے - عرض کی خداوندا مین تجھکو دوست
رکھتا ہون مگر تجھکو تیری مخلوقات کا دوست کیونکر کرون - فرمایا میری نعمتین اونسے بیان کرو کہ مجھکو وہ دوست
رکھین - اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ حکمت آل داؤد مین لکھا ہے کہ آدمی
اپنے زمانے سے آگاہ اور اپنے زمانے کے لوگون کو پہچانے اور ہمیشہ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ رہے
اور اپنی زبان کو کلمات لغو و بیفائدہ سے محفوظ رکھے - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا کہ حق تعالی نے حضرت
داؤد پر وحی نازل فرمائی اے داؤد گناہگارون کو بشارت دو اور صدیقون کو ڈراؤ - عرض کی خداوندا کیونکر
گناہگارون کو باوجود اونکی بدکرداری کے بشارت دون اور صدیقون کو باوجود اونکی فرمانبرداری کے ڈراؤن
فرمایا اے داؤد گناہگارون کو بشارت دو کہ مین اونکی توبہ قبول اور اونکے گناہ اپنی رحمت کے سبب عفو
کرونگا - اور صدیقون کو ڈراؤ کہ اپنے اعمال کے سبب غرور نکرین اسلئے کہ مین جس بندہ کو مقام حساب مین
کھڑا کرونگا وہ ضرور ہلاک ہوگا - اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت
داؤد بیٹھے تھے اور ایک جوان بھی اونکی خدمت مین نہایت پریشان پھٹے کپڑے پہنے حاضر تھا - یہ
جوان ہمیشہ اونکی خدمت مین حاضر ہوتا اور بیٹھتا مگر کچھ کلام نکرتا - اوس روز ملک الموت حضرت داؤد کے
پاس آئے اونکو سلام کیا اور اوس جوان کی طرف بنظر تند دیکھا - داؤد نے اس نظر کرنے کا سبب
ملک الموت سے پوچھا - جواب دیا کہ مین مامور ہوا ہون کہ سات روز کے بعد اس جوان کی روح اسی مقام پر
قبض کرون - حضرت داؤد کو اوسپر رحم آیا - پوچھا اے جوان تو زوجہ رکھتا ہے - کہا نہین مین نے کبھی
کسی عورت سے نکاح نہین کیا - فرمایا فلان شخص پاس جا جو بنی اسرائیل مین بہت جلیل القدر ہے
اور اوس سے بیان کر کہ داؤد تجھکو حکم دیتے ہین کہ اپنی دختر کا نکاح مجھسے کر دے اور تجھکو لازم ہے
کہ آج کی رات اپنی زوجہ سے زفاف کرے جسقدر خرچ تجھکو درکار ہو مجھسے لے اور سات روز تک

اپنی زوجہ کے پاس بسر کر بعد اسکے آٹھویں روز اسی جگہ میرے پاس آ۔ اوس جوان نے اوس شخص کے پاس
جا کر حضرت داؤدؑ کا حکم بیان کیا اوسنے بھی حکم کی اطاعت کی اور اپنی دختر کا نکاح اوس جوان سے کر دیا۔
وہ جوان سات روز وہان رہا اور آٹھویں روز حضرت داؤدؑ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ فرمایا ان ایام
مین تیرا حال کیسا رہا۔ عرض کی مجھکو کبھی نعمت و خوشی اس سے زیادہ حاصل نہین ہوئی تھی۔ فرمایا بیٹھ جا۔
بعد اسکے حضرت داؤدؑ ملک الموت کے منتظر رہے کہ آئین اور اس جوان کی روح قبض کرین جب دیر ہوئی
اور ملک الموت نہ آئے اوس سے فرمایا اپنے گھر جا اور سات روز اپنی زوجہ کے ساتھ بسر کر کے آٹھوین دن
پھر میرے پاس آ۔ وہ جوان گیا اور آٹھوین روز حاضر ہوا اوسدن بھی ملک الموت نہ آئے حضرت داؤدؑ نے پھر
اوسکو رخصت کیا اور فرمایا کہ آٹھوین روز میرے پاس آ۔ اس مرتبہ جب وہ جوان آیا ملک الموت بھی آئے حضرت
داؤدؑ نے اونسے کہا تمنے نہین کہا تھا کہ مین مامور ہوا ہون کہ سات روز کے بعد اس جوان کی روح قبض کرون
ملک الموت نے کہا ہان۔ داؤدؑ نے کہا تین ہفتہ گذر گئے اور یہ اب تک زندہ ہے۔ ملک الموت نے کہا اے
داؤدؑ تمھارے رحم کرنے کے سبب خدا نے اسپر رحم کیا اور تیس برس اسکی اجل مین تاخیر کی۔ اور بسند موثق
و معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالی نے حضرت داؤدؑ پر وحی نازل فرمائی کہ خلادہ دختر اوس کے
پاس جاؤ اور اوسکو بہشت کی بشارت دیکر آگاہ کرو کہ وہ بہشت مین تمھارے قرین و ہمسایہ ہوگی۔ داؤدؑ
اوسکے گھر گئے اور کنڈی کھٹکھٹائی۔ اوس عورت نے باہر آکر پوچھا کیا کوئی حکم میرے بارہ مین نازل ہوا ہے
فرمایا ہان۔ پوچھا کیا حکم نازل ہوا ہے۔ حضرت داؤدؑ نے خدا کا پیام اوس سے بیان کیا۔ اوس نے پوچھا
کیا اور کوئی عورت ایسی نہین جو میرے ہمنام ہو۔ فرمایا نہین بلکہ خدا نے تجھکو اس رتبہ سے مخصوص کیا ہے
کہا اے پیغمبر خدا مین آپکی تکذیب نہین کرتی مگر قسم بخدا مین اپنے مین کوئی امر ایسا نہین پاتی جو اس رتبہ کے
حاصل ہونے کا باعث ہوا ہو جو آپ ارشاد فرماتے ہین۔ فرمایا مجھکو اپنے مخفی حالات سے اطلاع دے۔ کہا
مجھکو کبھی کوئی درد یا پریشانی یا گرسنگی عارض نہین ہوئی۔ مگر یہ کہ مین نے اوسپر صبر کیا اور ہرگز خدا سے دعا
نہ کی کہ اوس حالت کو مجھسے دفع کرے بلکہ اوسی حال پر راضی رہکر شکر و حمد خدا بجالاتی تھی۔ فرمایا اسی خصلت
کے سبب تجھے یہ مرتبہ حاصل ہوا اور یہ وہ دین و طریقہ ہے جسکو حق تعالی نے اپنے بندگان شائستہ کے لئے
پسند کیا ہے۔ اور بعض روایات مین منقول ہے کہ زبور داؤدؑ مین ایک سو پچاس سورے تھے اور زبور مین
لکھا تھا اے داؤدؑ مین جو کہتا ہون سنو اور مین جو کہتا ہون وہی حق ہے۔ جو کوئی میرے پاس آئے
اور مجھکو دوست رکھتا ہو اوسکو بہشت مین داخل کرونگا۔ اے داؤدؑ مین حق کہتا ہون سنو اور
مین جو کہتا ہون وہ حق ہے جو کوئی میرے پاس آئے اور اپنے گناہون سے شرمندہ ہو اوسکے گناہ

بخش دونگا اور کاتبان اعمال کے دل سے بھی محو کرونگا۔ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ حقتعالے
نے حضرت داؤد پر وحی نازل فرمائی کہ اے داؤد جتنے دل کہ شہوتہاے دنیا سے ہم آغوش ہین اونسے دور
رہنے کی اونکے عقول مجھسے محجوب ہین اور میرا فیض اون تک نہین پہونچتا۔ اے داؤد جو شخص کسی محبوب کو دوست
رکھتا ہے اوسکے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ جو شخص اپنے حبیب سے انس رکھتا ہے اوسکا قول قبول اور اوس کے
افعال پسند کرتا ہے۔ جو شخص اپنے حبیب پر اعتماد و وثوق رکھتا ہے اپنے کام اوسپر چھوڑ دیتا ہے۔ جو شخص اپنے
حبیب کا مشتاق ہوتا ہے اوسکی طرف جانے مین سعی و اہتمام کرتا ہے کہ بہت جلد اپنے کو اوس تک پہونچائے
اے داؤد میری یاد میری یاد کرنے والونکے لیے اور میرا بہشت میری اطاعت کرنے والون کے لئے اور
میری زیارت میرے مشتاقون کے لئے ہے اور اپنے مطیعون کے لئے مین خود تنہائی موجود ہون۔ منقول
ہے کہ خدا نے حضرت داؤد پر وحی نازل فرمائی کہ فلان بادشاہ جبار سے کہو کہ مین نے تجھکو اسلئے بادشاہی
نہین دی کہ تو دنیا کو بالاے دنیا جمع کرے بلکہ اسلئے تجھے استیلا عطا کی ہے کہ مظلومون کی دعا مجھسے رد
کرے اور اونکی مدد و اعانت مین مصروف رہے بہ تحقیق مین نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھائی ہے کہ
مظلومون کی مدد کرون اور اونکا انتقام اوس شخص سے لون جسکے روبرو اوسپر ظلم ہوا ہو اور اوس نے مدد
نہ کی ہو۔ منقول ہے کہ حق تعالی نے حضرت داؤد پر وحی نازل کی کہ اے داؤد میرا شکر ادا کرو جیساکہ میرے
شکر کرنے کا حق ہے۔ عرض کی خداوندا کیونکر تیرا شکر ادا کرون جیساکہ تیرے شکر ادا کرنے کا حق ہے حالانکہ شکر ادا کرنا
بھی ایک نعمت ہے جو تونے عطا کی ہے فرمایا جب تونے اقرار کیا کہ میرا شکر ادا نہین کرسکتے پس تمنے میرا شکر ادا کیا
جیساکہ میرے شکر ادا کرنے کا حق ہے۔ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ ایک روز حضرت داؤد کسی
صحرا مین تنہا گئے خدا نے اونپر وحی نازل کی اے داؤد کیا ہے مین تمکو اسطرح تنہا دیکھتا ہون۔ عرض کی
خداوندا تیری ملاقات کا شوق اور تجھسے مناجات کرنے کا اشتیاق مجھپر غالب ہوا اور میرے اور تیرے مخلوقات
کے درمیان حائل ہوگیا۔ فرمایا خلائق کی طرف پھر جاؤ اگر میرے ایک بندہ گریختہ کو میری درگاہ مین لاؤ گے
تمکو لوح مین حمد کیا ہوا لکھونگا اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ حکمت آل داؤد مین لکھا ہے کہ عقلمند
کو لازم ہے کہ چار ساعتون سے غافل نہو۔ ایک ساعت مین اپنے پروردگار سے مناجات کرے۔ ایک ساعت
مین اپنے نفس کا حساب لے ایک ساعت مین اون برادران مومن کی صحبت مین بیٹھے جو اوس کے
عیبون کو راست راست اوس سے بیان کرتے ہین۔ ایک ساعت مین اپنے نفس کی لذتون مین اون
چیزون سے مشغول ہو جو حلال و پسندیدہ ہین اور یہ ساعت دوسری ساعتون کے لئے اوسکی مدد
کرتی ہے۔ اور بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت داؤد کے زمانہ مین ایک عورت پاس ایک مرد آتا تھا اور اوسکو

زنا کے لئے مجبور کرتا تھا- خدا نے ایک روز اوس عورت کے دل مین القا کیا اور اوس نے مرد زنا کار سے کہا کہ تو
جب میرے پاس زنا کے لئے آتا ہی دوسرا شخص تیری زوجہ پاس جاکر اوس سے زنا کرتا ہی- وہ شخص اوسی
وقت اپنے گھر کی طرف پھر گیا وہان دیکھا کہ ایک شخص اوسکی زوجہ سے زنا کر رہا ہی- اوس شخص کو حضرت داؤد
پاس لایا اور کہا اے پیغمبر خدا وہ بلا مجھپر نازل ہوئی ہی جو کسی پر نازل نہین ہوئی- فرمایا وہ بلا کیا ہی کہا اس
مرد کو مین نے اپنی زوجہ سے زنا کرتے دیکھا ہی- خدا نے حضرت داؤد پر وحی نازل فرمائی کہ اس سے کہو کہ جیسا
کام کرتا ہی اوسیطرح کی جزا تجھکو ملتی ہی- اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہی کہ حق تعالی نے حضرت
داؤد پر وحی نازل کی کہ جو بندہ میری طرف پناہ لائے اور بلاؤن سے بچانے اور نعمتون کے حاصل کرنے مین
میرے سوا اور کسی پر توکل نکرے اور مجھے بھی اوسکی نیت سے معلوم ہو جائے کہ وہ اس دعوے مین صادق
ہی پس اگر تمام آسمان و زمین اور جو مخلوقات کہ ان دونون کے درمیان مین اوسکے ساتھ مکر کرین یا ضرر
پہونچانا چاہین البتہ مین اوسکے لیئے اونسے نجات پانے کی راہ مقرر کرونگا اور انکے شر سے اوسکو محفوظ
رکھونگا اور اگر اوسکی نیت سے مجھکو یہ امر معلوم ہو کہ اوس نے میرے سوا دوسرے پر اعتماد کیا ہی اور دوسرے
کی طرف پناہ لیجاتا ہی اسباب آسمانی کو اوسکے ہاتھ سے قطع اور زمین کو اوسکے نیچے سخت کرونگا بعد اسکے جس
وادی و صحرا مین وہ ہلاک ہو مین کچھ پروا نکرونگا- اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا کہ حق تعالی نے حضرت
داؤد پر وحی نازل فرمائی کہ جبارون اور ستمگارون سے کہو کہ باوجود اس حالت کے جو رکھتے ہین مجھے یاد نکیا کرین
اسلئے کہ جو بندہ مجھے یاد کرتا ہی مین بھی اوسے یاد کرتا ہون- مگر جب انکو ایسی حالت مین کہ وہ جبار
و ستمگار ہین یاد کرونگا ضرور ان پر لعنت کرونگا- اور بسند صحیح حضرت امام محمد باقر سے منقول ہی کہ بنی اسرائیل
مین ایک عابد تھا جسکی عبادت حضرت داؤد کو بہت پسند تھی- خدا نے انپر وحی نازل فرمائی کہ اے داؤد
اوسکا کوئی کام تم پسند نکرو اسلئے کہ وہ میرے لئے نہین بلکہ لوگون کے لئے عبادت کرتا ہی- جب اوس عابد نے
رحلت کی حضرت داؤد کو اس حال کی اطلاع ہوگئی فرمایا اوسکو دفن کردو اور خود اوسکے جنازہ پر تشریف نلائے
بنی اسرائیل کو ناگوار ہوا اور حضرت داؤد کے اس فعل کو پسند نکیا بلکہ متعجب ہوئے کہ کیون اوسکے جنازہ پر نہ آئے
جب اوسکے غسل سے فارغ ہوئے پچاس آدمی اوٹھے اور گواہی دی کہ قسم بخدا ہم اسکے امور نیک کے سوا
اور کسی چیز سے آگاہ نہین اوسکی نماز کے وقت بھی پچاس آدمیون نے اسیطرح گواہی دی- اوسوقت خدا نے
حضرت داؤد پر وحی نازل کی کہ تم فلان عابد کے دفن مین کیون شریک نہوئے- عرض کی اسلئے کہ تو نے
اوسکے حال سے مجھکو آگاہ کر دیا تھا- فرمایا کہ فی الواقع وہ اوسیطرح تھا مگر نیک کردارون اور عبادت
کرنے والون کا ایک گروہ اوسکے پاس جمع ہوا اور سب نے میرے روبرو گواہی دی کہ ہم اوسکے امور نیک کے

سوا اور کسی چیز سے آگاہ نہین - مین نے اونکی گواہی قبول کی اور جن چیزون کا مجھے علم تھا اونکو بخش دیا - اور
دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے کہ حضرت امام رضا نے مجلس مامون مین راس الجالوت سے جو تمام
علمای یہود مین اعلم تھا فرمایا کہ داؤد نے زبور مین فرمایا ہے کہ خداوندا اوسکو مبعوث کر جو زمان فترت کے بعد سنت قائم
کرنے والا ہے - یعنی جبکہ کوئی پیغمبر مدت تک خلائق مین مبعوث نہوا ہو بعد اسکے حضرت نے فرمایا آیا تو کسی
پیغمبر کو حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ کے سوا بھی جانتا ہے جس نے زمان فترت کے بعد سنت قائم کی ہو
اور سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے ذکر کیا ہے کہ مین نے زبور داؤد کے سورۂ دوم مین دیکھا ہے کہ اے داؤد مین نے
تمکو زمین پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اپنے لیے تسبیح کرنے والا اپنا اور پیغمبر تمکو قرار دیا - بہت جلد ایک گروہ میرے سوا
عیسی کو اپنا خدا جانینگے بسبب اوس قوت و قدرت کے جو مین اونکو عطا کرونگا مانند زندہ کرنے مردونکے میری
اذن سے - اے داؤد مخلوقات کے روبرو کرم و رحمت میری توصیف کرو اور سب سے بیان کرو کہ مین تمام
چیزون پر قادر ہون - اے داؤد وہ کون ہے جو خلق سے قطع تعلق کرکے مجھسے ملا ہو اور مین نے اوس کو
نا امید کیا ہو - کس نے میری درگاہ مین بازگشت کی ہے جسکو مین نے اپنی درگاہ انابت مین راہ نہ دی
ہو - تم سب مجھے بہ تقدس و پاکی کیون یاد نہین کرتے حالانکہ مین تمکو صورت عطا کرنے والا اور ہر رنگ سے
مختلف تمہارا پیدا کرنے والا ہون کس لیے میری طاعت کی ساعات شب و روز مین حفاظت نہین کرتے کس لیے
میری معصیت کی یاد اپنے دلون سے دور نہین کرتے گویا تمکو کبھی موت نہ آئیگی گویا تمہاری دنیا ہمیشہ باقی
رہیگی اور کبھی تمسے زائل نہوگی - حالانکہ بہشت مین تمہارے لیے میری نعمت دنیا سے فراوان تر اور کشادہ تر
ہے بشرطیکہ تم اسکو سمجھو اور اوسمین غور و فکر کرو - اور بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے کہ تم میرے پاس آؤ اور
اس امر سے آگاہ ہو کہ مین خلائق کے اعمال کا دیکھنے والا اور جاننے والا ہون - اور پاک ہے وہ خدا جو نور کا
پیدا کرنے والا ہے - دسوین سورہ مین لکھا ہے کہ اے گروہ مردم آخرت سے غافل نہو اور یہ زندگانی حسن و
طراوت دنیا کے سبب تمکو فریب نہ دے - اے بنی اسرائیل تم اپنی بازگشت مین جو کہ آخرت کی طرف ہوگی
غور و فکر کرو اور قیامت کو اور ان چیزونکو جو وہان گناہگارون کے لیے مہیا و آمادہ ہین یاد کرو پھر تمہارا
خندہ کم اور تمہارا گریہ بہت زیادہ ہو جائیگا - مگر تم مرگ سے غافل ہو گئے اور میرے عہد کی طرف پیٹھ پھیر دی
ہے میرے حق کو بہت سبک تصور کرتے ہو گویا تم گناہگار نہین ہو گویا تمہارا حساب نہ لیا جائیگا - کب تک
جو زبان سے کہو گے نہ کروگے - کب تک جو وعدہ کروگے اوسکے خلاف تمسے وقوع مین آئیگا - کب تک جو
اقرار کروگے اوسکو توڑ ڈالوگے - اگر تم خاک کی سختی و درشتی اور قبر کی تنہائی و تاریکی کا خیال کروگے پھر تمہاری
گفتگو بہت کم اور میری یاد بہت زیادہ کروگے - میری طاعت مین زیادہ مصروف رہوگے بدرستیکہ

کمال حقیقی کمال آخرت ہے اور کمال دنیا متغیر اور زائل ہونے والا ہے۔ آسمانون اور زمین کی پیدائش اور سارون چیزون کی
خلقت مین کیون نہین فکر کرتے جنکو مین نے زمین و آسمان مین مہیا کیا ہے۔ از قبیل آیات و آثار و علامات خوفناک
کے۔ طائرون کو بالائی ہوا مین ساکن کیا اور وہ میری تسبیح کرتے ہین اور میری روزی کے طلب مین حرکت کرتے
ہین اور مین بخشنے والا اور مہربان ہون۔ پاک ہے وہ خدا جو نور کا پیدا کرنے والا ہے۔ سترھوین سورہ مین
لکھا ہے کہ اے داؤد جو مین کہتا ہون سنو اور سلیمان کو بھی حکم دو کہ تمہارے بعد بیان کرے کہ مین زمین کو محمدؐ اور
امت محمدؐ کی میراث مین دونگا۔ وہ لوگ مثل تمہارے نہونگے۔ انکی نماز طنبور اور سازونکے ساتھ نہوگی
پس میری تقدیس زیادہ کرو جب میری تقدیس مین نغمہ بلند کرو ہر ساعت گریہ بھی زیادہ کرو۔ اے داؤد
بنی اسرائیل سے کہو کہ مال کو بطریق حرام جمع نکرین ورنہ مین انکی نماز قبول نکرونگا۔ تم گناہ کے سبب اپنے باپ
سے دور رہو اور حرام کے سبب اپنے بھائی سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ بنی اسرائیل سے بیان کرو ان دو شخصون
کا حال جو ادریس کے زمانے مین تھے۔ ان دونون کو نماز واجب کے وقت معاملۂ تجارت پیش آیا۔ ایک نے
کہا مین پہلے حکم خدا بجا لاؤنگا۔ دوسرے نے کہا مین پہلے اپنی تجارت کا کام کرونگا بعد اسکے حکم خدا کے ادا کرنے
مین مصروف ہونگا۔ ایک شخص اپنی تجارت مین اور دوسرا نماز مین مصروف ہوا۔ مین نے ابر کو حکم دیا کہ جو
شخص تجارت مین مشغول ہے اسکو اپنی باد و برق و صاعقہ سے گھیر لے۔ وہ شخص ابر و ظلمت مین
ایسا گھر گیا کہ نماز و تجارت دونون اسکے ہاتھ سے جاتے رہے۔ پھر اسکے گھر کے دروازے پر یہ عبارت
لکھی گئی کہ دیکھو دنیا اور زیادہ طلبی اپنے طالب سے کیا سلوک کرتی ہے۔ اے داؤد جب دیکھو کہ دنیا نے کسی
ظالم کو سربلند کیا ہے اسکے حال کی آرزو نکرو اسلیے کہ ان دو چیزون سے ایک چیز اسکے بارہ مین مقرر ہوگی یا
کسی ایسے ظالم کو اسپر مسلط کرونگا جو اس سے بھی زیادہ ظالم ہو کر اس سے انتقام لے۔ یا قیامت مین
اسپر لازم کرونگا کہ صاحبان حق کو انکا حق پھیر دے۔ اے داؤد اگر قیامت مین تم لوگون کو دیکھو جنکے
ذمہ خلائق کا حق باقی رہگیا ہے ہرآئینہ دیکھوگے کہ انکی گردنون مین ایک طوق آتش ہوگا۔ لازم ہے کہ اپنے
نفوس کا حساب لو۔ اور لوگون سے بانصاف پیش آؤ۔ اور دنیا کو اور اسکی لذتون کو ترک کرو۔ اے بہت
غفلت رکھنے والے تو ایسی دنیا کو کیا کریگا جسمین آدمی صبح کو صحیح و تندرست گھر سے نکلتا ہے اور شام کو بیمار پھرتا ہے
حالت ناز و نعمت مین باہر جاتا اور طوق و زنجیر پہنکر پھر آتا ہے۔ صحیح و تندرست جاتا ہے اور اسکو کشتہ و مردہ پھراتے
ہین وائے ہو پھر اگر تم بہشت کو اور ان نعمتون کو دیکھو جنکو مین نے اپنے دوستون کے لیے وہان مہیا کیا ہے
ہرآئینہ دنیا کی کوئی چیز لذت حاصل کرنے کے لیے نہ چکھوگے۔ مین قیامت مین اپنے دوستون کو ندا کرونگا کہ وہ
لوگ کہان ہین جو دنیا مین طعام و شراب لذیذ کے مشتاق تھے مگر محض میری رضامندی کے لیے ترک کیا۔

کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے خندہ کو گریہ سے مخلوط کیا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو سرما و گرما میں میری سجدوں میں
ہجوم کرتے تھے۔ آج دیکھو کیا نعمتیں تمہارے لئے میں نے مہیا کی ہیں۔ تم بہت بیدار رہے جبکہ لوگ سوتے
تھے آج کے روز جس چیز حلال سے متلذذ ہو لذت حاصل کرو کہ تمکو عطا کروں اسلئے کہ میں تم سے راضی ہوں
ہر چند کہ تمہارے اعمال پاکیزہ میرے غضب کو اہل دنیا سے دفع کرتے تھے۔ اے رضوان ان کو پانی پلا جب
وہ پانی پئیں گے اونکے چہروں کا حسن و جمال زیادہ ہو جائیگا۔ رضوان اونسے کہیگا کہ خدا نے یہ نعمتیں تمکو اسلئے
عطا کی ہیں کہ تمنے دنیا میں حرام نکیا تھا بادشاہوں اور تونگروں کے حال کی آرزو تمنے نکی تھی۔ پس میں حکم
دونگا اے رضوان وہ نعمتیں چیزیں ظاہر کر جو میں نے اپنے بندوں کے لئے آٹھ ہزار حصہ زیادہ مہیا کی ہیں۔ اے
داؤد جو کوئی میرے ساتھ تجارت کرتا ہے وہ تمام تجارت کرنے والوں سے زیادہ تر سودمند ہے جو شخص دنیا سے
دل بستہ ہوتا ہے دنیا اوسکو زمین پر گرا دیتی ہے اور وہ تمام زیان کاروں سے زیادہ زیانکار ہے۔ اے فرزند
آدم وائے ہو تجھپر تیرا دل کسقدر سنگین ہے تیرے پدر و مادر رحلت کرتے ہیں تو اونکے حال سے عبرت حاصل
نہیں کرتا۔ اے فرزند آدم کیا تو نہیں دیکھتا کہ جب کوئی حیوان مرتا ہے پھول جاتا اور مردار و گندیدہ ہو جاتا
ہے باوجودیکہ وہ حیوان ہے اور کوئی گناہ اوس سے صادر نہیں ہوا اگر تیرے گناہوں کو پہاڑوں پر رکھیں پاش
پاش ہو جائیں۔ اے داؤد میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ تمکو کوئی چیز تمہارے مال و اولاد
کے مانند ضرر نہیں پہونچائی اور کسی چیز کا فتنہ تمہارے دلوں میں ان دونوں کے مانند نہیں۔ عمل
شائستہ تمہارا میرے پاس بلند ہوتا ہے اور میرا علم سب چیزوں پر محیط ہے۔ پاک ہے وہ خدا جو نور کا پیدا
کرنے والا ہے۔ بیسویں سورہ میں لکھا ہے اے فرزندان خاک و آب گندیدہ اے فرزندان غفلت و تکبر
اون چیزوں کی طرف بہت ملتفت نہو جنکو میں نے حرام کیا ہے اسلئے کہ اگر تم آگاہ ہو کہ حرام تمکو کہاں
لیجاتا ہے ہر آئنہ اوسکو بہت بد تصور کروگے۔ اگر تم اون زنان خوشبوئے بہشت کو دیکھو جنکو طبیعت
بشری کے ہیجان سے عافیت حاصل ہے وہ ہمیشہ راضی و خوشنود رہتی ہیں کبھی خشم و غضب نہیں کرتیں
ہمیشہ باقی رہینگی کبھی اونکے لئے موت نہیں۔ ہر چند اونکا شوہر اونکی بکارت زائل کرے وہ پھر باکرہ
ہیں۔ مسکہ سے نرم تر اور شہد سے زیادہ شیریں ہیں۔ اونکے تختوں کے سامنے شراب و شہد کی
نہریں موج زن ہیں۔ وائے ہو تجھپر بادشاہی بزرگ نعیم ابدی۔ زندگانی بغیر تعب۔ شادی و آرام
انتہائے باقی۔ یہ سب میرے پاس ہیں۔ پاک ہے وہ خدا جو نور کا پیدا کرنے والا ہے۔ تیسویں سورہ
میں لکھا ہے اے فرزندان آدم تم موت کے قبضہ میں ہو۔ آخرت کیلئے کام کرو اور اوسکو دنیا کے
عوض خرید کرلو۔ اوس گروہ کے مانند نہو جو دنیا میں بغفلت و بازی گذر کرتے ہیں۔ آگاہ ہو کہ جو

کوئی مجھکو قرض دیتا ہو اوسکا سرمایہ نفع کے ساتھ اوسکو پہونچتا ہی - جو کوئی شیطان کو قرض دیتا ہی جہنم مین اوسکا قرین و ہمسایہ ہوگا - تمکو کیا ہوا ہے جو دُنیا کی طرف رغبت کرتے ہو اور حق سے منھ پھیرتے ہو - کیا تمھارے حسب نے تم کو فریب دیا ہی - اوسکا حسب کیا ہوگا جو خاک سے پیدا ہوا ہو پرہیزگاری میرے نزدیک حسب ہی - اے فرزندان آدم بدرستیکہ تم خدا کے سوا اور چیزون کی پرستش کرنے کے سبب آتش جہنم مین رہوگے - تم مجھسے بیزار ہوا ور مین تمسے بیزار ہون - مجھکو تمھاری عبادت کی حاجت نہین جب تک کہ اسلام نہ لاؤ اور وہ اسلام خالص نہو - مین ہون عزیز و حکیم - پاک ہی وہ خدا جو نور کا پیدا کرنے والا ہی - چھیالیسوین سورہ مین لکھا ہی - اے فرزندان آدم میرے حق کو سبک نہ جانو کہ مین تمکو سبک نہ جانون - سُود اور پیاز کھانے والون کے گُردہ و جگر جہنم مین پارہ پارہ ہونگے - جب کوئی چیز تصدق دو اوسکو آب یقین سے دھوؤ - وہ چیز پہلے میرے ہاتھ مین آتی ہی بعد اسکے سائل کے ہاتھ مین جاتی ہی اگر مال حرام سے ہی اوسکو تصدق کرنے والے کے منھ پر مارتا رہون - اگر مال حلال سے ہی حکم دیتا ہون کہ اوسکے لیے بہشت مین قصر بنائین - دنیا کی ریاست و بادشاہی ریاست نہین بلکہ آخرت کی ریاست ریاست ہے - پاک ہی وہ خدا جو نور کا پیدا کرنے والا ہی - سینتالیسوین سورہ مین لکھا ہی اے داؤد تم جانتے ہو کہ بیٹے بنی اسرائیل کو بندر اور سُور کی صورت کیون مسخ کیا - اسلیے کہ جب مالدار کوئی بڑا گناہ کرتا تھا سہل شمار جانتے تھے اور اوس سے درگذر کرتے تھے - اور جب مسکین سے کوئی گناہ چھوٹا صادر ہوتا تھا اوس مسکین سے انتقام لیتے تھے - میری لعنت اوسپر واجب و لازم ہے جو روے زمین پر تسلط حاصل کرے اور مالدار و محتاج کے درمیان ایک قسم کا حکم نہ دے - دنیا مین تم اپنے نفس کی خواہشون کی پیروی کرتے ہو - مجھسے اوسوقت کہان بھاگوگے جبکہ مین تمکو سب سے علیحدہ رکھونگا - مین نے کسقدر تمکو منع کیا کہ مومنین کی حرمت سے تعرض نکرو مگر لوگون کی آبرو ریزی مین تم اپنی زبانون کو دراز کیے ہو - پاک ہی وہ خدا جو نور کا پیدا کرنے والا ہی اور سورۂ شصت و پنجم مین لکھا ہی اے داؤد بنی اسرائیل کو اوس شخص کی خبر دو تمام اہل عالم جسکے مطیع ہوے تھے - مگر جب وہ مستقل ہوا زمین پر فساد برپا کرنے مین سعی کی حق کو چھپایا اور باطل کو ظاہر و آشکار کیا - دنیا کی تعمیر کی - قلعے بنائے - مال جمع کیا - وہ عیش و نعمت مین تھا ناگاہ مین نے ایک زنبور کو حکم دیا کہ اوسکی طرف جائے اور اوسکے منھ پر کاٹے زنبور اوسوقت اوسکے پاس پہونچا جبکہ تمام وزرا اور انصار اور دربان و نگہبان اوسکے حاضر تھے اوس زنبور نے اپنا ڈنک اوسکے رخسارے پر مارا اوسی وقت اوسکے رخسارے پر ورم آگیا اور پیپ و خون اوس سے جاری ہوا گوشت اوسکے چہرے کا گندیدہ ہوگیا تعفن و بدبو کے سبب کوئی اوسکے پاس بیٹھ نسکتا تھا جب وہ

ہلاک ہوا اوسکی لاش کو بے سر دفن کیا۔ اگر آدمیون کو عبرت ہوتی یہ قصہ میری نافرمانی سے اون کو باز رکھتا ولیکن دنیا کے لہو ولعب مین مشغول ہین ارنکو اون کے لہو ولعب مین چھوڑ دے جب تک کہ میرا حکم اون کو نہ پہونچے۔ مین نیک کردارون کے مزد کو ضائع نہین کرتا۔ پاک ہے وہ خدا جو نور کا پیدا کرنیوالا ہے

باب ۲۱ اکیسوان۔ اصحاب سبت کا بیان

حق تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہے۔ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ یعنی تحقیق کہ تمنے اوس جماعت کا حال جانا جنھون نے تم مین سے حکم روز شنبہ کے بارہ مین تعدی اور نافرمانی کی یعنے روز شنبہ مچھلی کا شکار کیا پس ہمنے اونسے کہا کہ تم بندر ہو جاؤ خدا کی رحمت سے دور کیے ہوے یا ذلیل و بیقدار۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا یعنے ہر خیر سے دور کیے ہوے۔ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ پس اونکے مسخ کرنے کو ہمنے ایک عقوبت اور زجر کرنے والا قرار دیا اونکے لئے جو اونکے سامنے اور اونکے پیچھے تھے اور پرہیزگارون کے لئے ایک پند و نصیحت۔ بعضون نے کہا ہے کہ اونکا مسخ ہونا اون شہرون کے لئے باعث عبرت ہوا جو اونکے شہر کے سامنے اور پیچھے تھے۔ بعضے کہتے ہین کہ اون کامون کی عقوبت کے سبب اس بلا مین مبتلا ہوے جو شکار ماہی سے قبل اور بعد اونسے صادر ہوے تھے۔ اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے یعنی اونکے لئے باعث عبرت ہوے جو لوگ اونکے زمانے مین موجود تھے یا جو لوگ اون کے بعد دنیا مین آئے اور اون کا قصہ سُنا جیسا کہ ہم اونکے قصے سے عبرت و نصیحت حاصل کرتے ہین۔ اور حضرت امام حسن عسکریؑ کی تفسیر مین مذکور ہے یعنی یہ مسخ کرنا جیسے ہمنے اونکو ذلیل و خوار اور اپنی رحمت سے اونکو دور کیا اونکے لئے اون گناہان ہلاک کنندہ کے سبب ایک عقوبت قرار پائی جو مسخ ہونے کے پیشتر اونسے صادر ہوئی تھی۔ اور اونکا مسخ ہونا اوس گروہ کو اونکے اعمال زشت سے باز رکھنے والا تھا جنھون نے یہ حالت اونکی دیکھی اور پرہیزگارون کے لئے پند نصیحت دینے والا تھا تاکہ اونکی عقوبت سے عبرت و نصیحت حاصل کرین اور محرمات سے باز رہین اور لوگون کو نصیحت کرین اور اون گناہون سے جو باعث عقوبت ہین ڈرتے رہین پھر اسکے فرمایا کہ حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ وہ گروہ تھے جو ایک دریا کے کنارے رہتے تھے۔ حق تعالیٰ نے اور پیغمبرون نے انکو منع کیا تھا کہ روز شنبہ ماہی کا شکار نکرین۔ اس گروہ نے ایک حیلہ تجویز کیا جس سے اپنے لیے اونکو

حلال کرین جسے خدا نے اونپر حرام کیا ہے۔ اپنے حوضون کی طرف دریا سے نقب اور نہرین کھود کر
لائے تاکہ اون راستون سے مچھلیان حوضون مین داخل ہون اور دریا مین پھر نہ جا سکین۔ جب روز
شنبہ ہوتا مچھلیان خدا کی امان مین دریا سے باہر نکلتین اور نقب اور نہرون کی راہ سے اون کے
حوضون اور تالابون مین داخل ہوتین جب روز شنبہ آخر ہوتا اور مچھلیان دریا کی طرف پھر جانا
چاہتین تاکہ شکار کرنے والون کے شر سے محفوظ رہین واپس نہ جا سکتین۔ رات کو وہ انھین حوضون
مین رہتین اور اون کو بغیر زحمت شکار اپنے ہاتھون سے گرفتار کر سکتے تھے۔ جب روز یکشنبہ
ہوتا اونکو پکڑ لیتے اور کہتے تھے کہ ہمنے روز شنبہ شکار نہین کیا بلکہ روز یکشنبہ شکار کیا ہے۔ اون کا
یہی حال رہا تا آنکہ مال کثیر اون کے پاس جمع ہوا اور وسعت و ثروت کے سبب بہت
عورتون سے نکاح کیا۔ ہر طرح کی ناز و نعمت مین بسر کرنے لگے۔ وہ دشمنان خدا دروغ کہتے تھے
کہ ہمنے روز یکشنبہ شکار کیا ہے بلکہ اس حیلہ اور اون راہون کے سبب روز شنبہ شکار کرتے تھے۔ یہ لوگ
اسی ہزار سے زیادہ تھے۔ اونمین سے ستر ہزار اس عمل کے مرتکب ہوئے تھے اور باقی لوگون نے
اونکے اس کام کو برا جانا اور انکار کیا۔ جیسا کہ حق تعالے نے دوسرے مقام مین فرمایا ہے۔ وَاسْأَلْهُمْ
عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ یعنی اے محمدؐ اونسے اوس شہر کا حال پوچھو جو دریا کے
کنارے تھا إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ جسوقت روز شنبہ شکار ماہی کرنے مین حکم خدا سے تجاوز
کرتے تھے إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ یعنی
جبکہ روز شنبہ مچھلیان اونکی طرف بالاے آب آتی تھین۔ یا پے درپے اور بہت۔ یا اپنے سرون کو
پانی سے باہر نکالتی تھین۔ اور جس روز کہ شنبہ نہوتا وہ مچھلیان اونکی طرف نہ آتین كَذَٰلِكَ
نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ہم اون کے فسق کے سبب اسطرح اونکا امتحان کرتے تھے۔
وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا
اور اوسوقت کو یاد کرو جبکہ اون مین سے ایک گروہ نے کہا کہ کیون نصیحت کرتے ہو اوس گروہ کو خدا
جنکا ہلاک کرنیوالا ہوگا۔ دنیا مین۔ یا اونپر عذاب کرنے والا ہوگا آخرت مین بعذاب سخت۔ امام
علیہ السلام نے فرمایا ہلاک کرنے سے عذاب استیصال مراد ہے اور عذاب سے دوسری بلائین اور
عذاب مراد ہین۔ اور فرمایا کہ گناہگارون اور شکار کرنے والون نے نصیحت کرنے والون کے
جواب مین یہ کلام کہا تھا۔ مشہور یہ ہے کہ وہ لوگ تین گروہ تھے۔ ایک گروہ شکار کرتے
تھے۔ ایک گروہ اونکے مانع تھے۔ ایک گروہ نہ شکار کرتے تھے نہ اون کو منع کرتے تھے۔ اور

اس گروہ جا فرنے پر کلام کیا تھا۔ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ یعنے
نصیحت کرنے والون نے کہا ہم اسلیئے انکو نصیحت کرتے ہین کہ تمھارے پروردگار کے پاس معذور
ہون اور شاید یہ لوگ پرہیزگار ہوجائین اور گناہ ترک کرین۔ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ
أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ
بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ پس جبکہ بھول گئے اور اون باتون کو ترک کیا جو اونسے بیان کیا تھا
اور اونکی نصیحت قبول کی۔ ہمنے اونکو نجات دی جو گناہ و بدی سے ممانعت کرتے تھے۔ اور ہمنے اونکو
بعذاب سخت گرفتار کیا جو اپنے نفسون پر اپنے فسق و نافرمانی کے سبب ظلم کرتے تھے۔ فَلَمَّا عَتَوْا
عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ پس جبکہ اون لوگون نے طغیان و سرکشی
کی اور جس کام سے اونکو ممانعت کی گئی تھی ترک نکیا۔ ہمنے اونسے کہا کہ تم سب بندر ہوجاؤ اور رحمت الٰہی سے
دور رہو۔ بعد اسکے حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا جبکہ اون دس ہزار آدمیون نے جو کہ مطیع خدا اور
ناصح قوم تھے ان ستر ہزار کو دیکھا کہ اونکی نصیحت قبول نہین کرتے اور عذاب خدا کے نازل ہونے سے
پروا نہین رکھتے اونسے کنارہ کش اور علیحدہ ہوکر دوسرے شہر مین جو اونکے شہر کے قریب تھا مقیم ہوئے
اس خوف سے کہ مبادا عذاب خدا اونپر نازل ہو اور اونکو بھی گھیر لے۔ اوسی شب عذاب خدا اونپر نازل ہوا
اور وہ سب بندر ہوگئے۔ اونکے شہر کا دروازہ بند تھا نہ کوئی شہر سے باہر نکلتا تھا نہ کوئی باہر سے شہر مین داخل
ہوتا تھا۔ جب دوسرے شہر والون مین یہ خبر مشتہر ہوئی وہان کے لوگ آئے اور دیوار شہر پر
چڑھکر دیکھا کہ تمام زن و مرد بندر ہوگئے ہین اور ہر طرف پھرتے ہین۔ جو لوگ اونکو نصیحت کرتے تھے وہ
بھی اوس شہر مین پھر آئے۔ اپنے دوستون اور عزیزون کے پاس جاتے تھے اور پوچھتے تھے کہ تو
فلان شخص ہے۔ اونکی آنکھون سے آنسو جاری ہوتے اور سر سے اشارہ کرتا کہ ہان مین وہی شخص
ہون۔ تین دن تک اونکا یہی حال رہا اور تین دن کے بعد حق تعالی نے ہوا اور پانی کو اونکی طرف
بھیجا اسنے اون سب کو دریا مین پھینک دیا اور وہ سب ہلاک ہوگئے۔ جتنے لوگ مسخ ہوگئے تھے
تین روز کے بعد اون مین سے کوئی باقی نہ رہا۔ تمام بندر جنکو تم دیکھتے ہو اونکی شبیہ ہین مگر اونکی نسل
سے نہین ہین۔ حضرت امام زین العابدینؑ نے بعد اسکے فرمایا جبکہ وہ لوگ شکار ماہی کے سبب
ایسے عذاب مین گرفتار ہوئے اوس گروہ کا حال کیا ہوگا جنہون نے فرزندان پیغمبرؐ کو قتل اور حرمت
پیغمبر کو ضائع کیا ہی۔ اگرچہ حق تعالی نے دنیا مین اونکو مسخ نہین کیا۔ مگر جو عذاب کہ آخرت مین اونکے
لئے مہیا کیا ہی وہ مسخ ہونے سے ہزارون حصہ زیادہ ہے۔ بعد اسکے فرمایا جس گروہ نے کہ حکم شکستہ

سرکشی و سرتابی کی اگر انوار مقدسہ محمد و آل محمدؐ سے متوسل ہوتے کبھی اس گناہ مین مبتلا ہوتے اور جو لوگ
کہ اونکو نصیحت کرتے تھے اگر خدا سے بذریعہ جاہ محمدؐ و آل محمدؐ دعا کرتے کہ اونکو گناہ سے باز رکھے ہر آئینہ اونکی
دعا مستجاب ہوتی۔ مگر ایسا نکیا یہانتک کہ خدا نے جو کچھ لوح مین لکھا تھا اونکے بارہ مین جاری ہوا
اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے یہود کو حکم دیا کہ روز جمعہ اپنے کار ہاے دنیا کو
ترک کرو۔ یہود نے اسکو قبول نکیا۔ اور روز شنبہ اپنے لئے اختیار کیا۔ اسلئے خدا نے روز شنبہ مچھلی کا
شکار کرنا اونپر حرام قرار دیا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک
گروہ کو مسخ کیا۔ اونمین سے جو لوگ دریا مین گئے وہ جریث اور مارماہی اور باقی تمام حیوانات مسخ شدہ
دریائی ہو گئے۔ جو لوگ صحرا کی طرف گئے وہ سور اور بندر اور نیولا اور سوسمار اور باقی تمام اقسام
حیوانات مسخ شدہ صحرائی ہو گئے۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی کہ حق تعالیٰ نے اصحاب سبت کو
اسقدر مہلت دی کہ اونکی تعداد بہت ہو گئی۔ دولت بیشمار جمع کی پس وہ کہتے تھے کہ روز شنبہ شکار
کرنا اونپر حرام تھا جو لوگ کہ ہم سے پیشتر تھے مگر ہمارے لئے حلال ہے اسلئے کہ جب سے ہم روز شنبہ مچھلی
شکار کرتے ہین نعمت اور رفاہیت مین بسر کرتے ہین۔ ہمارا مال بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ ہمارے
بدن صحیح و تندرست ہین۔ ناگاہ حق تعالیٰ نے انکو ایک رات جبکہ یہ غافل تھے اپنے عذاب مین گرفتار
کیا۔ ایضاً روایت کی ہے کہ یہ لوگ بنی اسرائیل سے تھے اور ایک شہر مین رہتے تھے جو دریا سے
نزدیک تھا۔ زیر و مد کے سبب آب دریا اونکے شہر اور زراعتون مین بھر جاتا۔ روز شنبہ مچھلیان اونکی
زراعت تک آتی تھین اور روز یکشنبہ اونکی نہرون اور زراعتون مین رہتین۔ روز شنبہ یہ لوگ
اونکی نہرون کے سامنے جال لگاتے تھے جب آب دریا واپس جاتا مچھلیان اوس جال کے سبب نہرون
مین رہ جاتین اور اونکو روز یکشنبہ شکار کرتے تھے اونکے علما نے اس کام سے اونکو منع کیا مگر کچھ
مفید نہوا تا انکہ سور اور بندر کی صورت ہو گئے۔ روز شنبہ شکار ماہی اونپر حرام ہونے کا سبب
یہ تھا کہ جمیع مسلمانون اور تمام فرقون کے لئے جمعہ روز عید مقرر تھا۔ یہود نے اس سے مخالفت کی
اور کہا کہ ہمارے لئے شنبہ روز عید ہے۔ خدا نے روز شنبہ شکار ماہی اونپر حرام کیا اور وہ سب
سور اور بندر کی صورت مین مسخ ہو گئے۔ ایضاً علی بن ابراہیم نے بسند حسن اور علمای دیگر نے بھی
بسند صحیح حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت فرماتے ہین۔ کتاب حضرت امیرالمومنینؑ
مین اسطرح لکھا ہے کہ قوم ثمود کے کچھ لوگ بصرہ کے رہنے والے تھے حق تعالیٰ امتحان لینے کیلئے
روز شنبہ مچھلیان بکثرت اونکی طرف بھیجتا تھا۔ اونکے گھرون کے روبرو اور تمام حوضون اونکے نہرون مین

پر دوڑتی تھین - مگر سواے شنبہ اور کسی دن مچھلیان نہ آتی تھین - بعض نادانون نے روز شنبہ مچھلی
شکار کرنا شروع کیا اور بہت دراز تک اس کام مین مصروف رہے اون مین جو لوگ عالم یا عابد تھے
وہ ان کو اس کام سے منع کرتے تھے تا اینکہ شیطان اون مین سے ایک گروہ کے پاس آیا اور کہا
خدا نے تمکو روز شنبہ مچھلی کھانے سے منع کیا ہے اور مچھلی کے شکار سے ممانعت نہین کی ہے تم روز
شنبہ مچھلی شکار کرو اور سواے شنبہ دوسرے دنون مین اونکو کھاؤ - اوسوقت اون کے تین گروہ
ہوئے ایک گروہ نے کہا ہم روز شنبہ مچھلی شکار کرینگے اور یہ ہمارے لئے حلال ہے - ایک گروہ
جانب راست تھا جس نے اونسے کہا کہ ہم تمکو خلاف حکم خدا عمل کرنے سے منع کرتے ہین - ایک گروہ جانب
چپ متوجہ ہوے یعنی نہ شکار کرتے تھے نہ اون کو نصیحت کرتے تھے - بلکہ جو لوگ اونکو نصیحت
کرتے تھے اونسے کہتے تھے کہ اس گروہ کو کیون نصیحت کرتے ہو جنکو خدا ہلاک یا بعذاب سخت معذب کریگا - نصیحت
کرنے والون نے جواب دیا کہ قسم بخدا ہم آج کی رات تمہارے ساتھ اس شہر مین نہ رہینگے جہان تمنے خدا کی معصیت
کی ہے مبادا جو بلا کہ تم پر نازل ہو ہمکو بھی گھیر لے - وہ سب اوس شہر سے نکل کر ایک صحرا مین جو شہر کے نزدیک تھا
زیر آسمان سوئے جب صبح ہوئی اہل شہر کا حال دریافت کرنے کے لیئے شہر کی طرف آئے دیکھا دروازہ
شہر بند ہے ہر چند دروازہ کھٹکھٹایا کسی نے جواب نہ دیا بلکہ آوازین مثل آواز حیوانات سنین پس
دیوار شہر پر سیڑھی لگا کر کسی شخص کو بالاے دیوار بھیجا - وہ شخص جب دیوار پر پہونچا دیکھا کہ
سب لوگ بندر کی صورت مسخ ہوگئے ہین اور باہم دمون کو ہلا کر بندرون کی طرح چیخ رہے ہین
جب یہ حال معلوم ہوا دروازہ شہر توڑ کر داخل ہوے وہ لوگ جو بندر ہوگئے تھے اپنے عزیزون
کو پہچان کر اون کے پاس آتے تھے اور یہ لوگ جو بصورت انسان تھے اون کو نہ پہچان سکے تھے
آخر اونسے کہا کہ کیا خدا کی مخالفت سے ہم لوگ تمکو منع نہ کرتے تھے - اور دوسری روایت مین وارد
ہوا ہے کہ جو لوگ شکار کرتے تھے وہ بندر ہوگئے تھے اور جو لوگ نہ شکار کرتے تھے اور نہ منع کرتے
تھے وہ چیونٹیون کی صورت ہوگئے اسلئے کہ خدا کے حکم کو حقیر جانتے تھے - اور دوسری حدیث
مین حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ ایک شہر دریا کے کنارے تھا - اہل شہر نے
اپنے پیغمبر سے کہا اگر تم راست کہتے ہو دعا کرو کہ تمہارا پروردگار ہمکو جریث کردے - جریث
ایک قسم کی مچھلی کو کہتے ہین جو بے فلس ہوتی ہے - جب ساعت ہوئی وہ شہر دریا مین غرق ہوگیا
اور تمام اہل شہر جریث ہوگئے مگر اسقدر عظیم الجثہ ہوگئے تھے کہ سوار مع اسپ اونکے منہ مین
جا سکتا تھا - اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ ایک روز کچھ لوگ اہل کوفہ سے حضرت

امیرالمومنینؑ کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی یا امیرالمومنینؑ لوگ مارماہی اور جریث کو ہماری
بازارون مین بیچتے ہین۔ حضرت نے متبسم ہو کر فرمایا میرے ساتھ چلو کہ ایک امر عجیب تمکو دکھاؤن
مگر اپنے پیغمبر کے وصی کے حق مین کوئی حرف بجز کلام نیک نہ کہو۔ پھر اونکو فرات کے کنارے لائے اور
آب دہان مبارک کو فرات مین ڈال کر چند دعائین پڑھین۔ ناگاہ ایک جریث نے پانی سے اپنا سر
باہر نکال کر منھ کھول دیا۔ حضرت امیرؑ نے اوس سے فرمایا وائے ہو تجھپر اور تیری قوم پر تو کون ہی
کہا ہم اوس شہر کے رہنے والون سے ہین جو دریا کے کنارے واقع تھا۔ اور خدا نے ہمارا
قصہ قرآن مین بیان فرمایا ہی۔ حق تعالی نے آپکی ولایت ہمپر ظاہر کی ہمنے قبول نہ کی اسلیئے
خدا نے ہمکو مسخ کر دیا۔ ہم مین سے جو لوگ دریا مین گئے وہ ہمارے اقسام سے ہین یعنی مارماہی
و جریث اور جو لوگ صحرا مین گئے وہ سوسمار اور سوش و دشتی ہین۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے اپنے اصحاب سے
فرمایا کہ یہ کیفیت تمنے سنی۔ عرض کی ہان۔ فرمایا اوس خدا کی قسم جس نے حضرت محمدؐ کو برسالت مبعوث
کیا ہی کہ یہ مثل تمہاری عورتون کے حائض ہوتی ہین۔ جاننا چاہیے کہ جو حدیثین مفسرون مین مشہور
ہین اون کا ظاہر مضمون یہ ہی کہ یہ لوگ اہل بصرہ تھے۔ بعضون نے کہا ہے کہ اہل طبریہ تھے۔
بعضون کا قول ہے کہ اہل مدین تھے۔ اور احادیث معتبرہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت
داؤدؑ کے زمانہ مین تھے۔ اور بعض حدیثون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اون مین سے بعض سور اور
بعض بندر ہوگئے۔ بعضونکا قول ہی کہ جو اون مین جوان تھے وہ بندر اور جو بڑے تھے وہ سور ہوگئے

باب ۲۲ بائیسوان۔ قصص حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام اور اسمین کئی فصلین ہین

فصل پہلی

فضائل وکمالات اور معجزات و مجمل حالات آنحضرت علیہ السلام کا بیان حقتعالی
نے قرآن مین فرمایا ہی۔ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَی الْاَرْضِ
الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْهَا وَکُنَّا بِکُلِّ شَیْءٍ عٰلِمِیْنَ یعنی ہمنے سلیمان کے لئے ہوا کو مسخر کیا درحالیکہ
وہ تند و سخت تھی اور اون کے حکم سے اوس زمین کی طرف جاری ہوتی تہی جسمین ہمنے برکت
عطا کی تھی۔ اور ہم تمام چیزون پر عالم و دانا تھے۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ وہ زمین مبارک
شام و بیت المقدس تھے۔ وَمِنَ الشَّیٰطِیْنِ مَنْ یَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَیَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ
ذٰلِکَ وَکُنَّا لَهُمْ حٰفِظِیْنَ اور دیو و شیاطین کا ایک گروہ تھا جو دریاؤن مین غوطہ
لگاتے تھے اور اون کے لئے نفائس دریا نکالتے تھے اور اسکے سوا بھی اور کام اون کے لئے کرتے تھے

یعنی شہرون اور مکانون کا بنانا اور پہاڑون کا تراشنا اور نیز دوسری صنعت ہاے عجیب و غریب ۔
اور ہم سلیمان کی نافرمانی اور بنی آدم کی ایذا رسانی سے اون کی حفاظت کرنے والے تھے ۔ اور
دوسرے مقام مین فرمایا ہے وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ اور سلیمان مال و علم و پیغمبری داؤدؑ کے
وارث ہوے وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَٰذَا
لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ اور سلیمان نے کہا اے گروہ مردم مجھکو طائرون کی زبان تعلیم دیگئی ہے اور مجھے
ہر چیز سے ایک حصہ عطا کیا گیا ہے بدرستیکہ یہ فضل و زیادتی ظاہر و ہویدا ہے ۔ اور پھر فرمایا ہے
وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ اور ہمنے سلیمان کے لیے ہوا کو مسخر کیا کہ
صبح کو ایک مہینے کی راہ طے کرتی تھی اور شام کو ایک مہینے کی راہ ۔ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ
اور ہمنے اون کے لیے چشمہ مس کو جاری کیا ۔ کہتے ہین کہ تین شب و روز پانی کے مانند تانبا
اون کے لئے جاری رہا اب تک جو لوگ تانبا نکالتے ہین اوسی تانبے کا بقیہ ہے ۔ وَمِنَ
الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ اور ہمنے ایک گروہ جن کو اون کے لیے مسخر کیا
جو بحکم خدا اون کے روبرو کام کرتے تھے ۔ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ
اور گروہ جن سے جو کوئی اون کے حکم اور فرمان برداری سے عدول کرتا تھا ہم اوس کو اوس
آتش آخرت یا دنیا کا عذاب چکھاتے تھے جو روشن و سوزندہ ہے ۔ بیان کرتے ہین کہ خدا
نے ایک فرشتہ کو گروہ جن پر موکل کیا تھا جسکے ہاتھ مین ایک تازیانہ آتش تھا ۔ جو کوئی حضرت
سلیمانؑ کی فرمان برداری نکرتا اوسپر وہ تازیانہ مارتا اور جلا دیتا ۔ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّ
حَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ وہ جن اون کے لئے جن چیزون کو کہ چاہتے
تھے بناتے تھے مانند مکانون اور بناہاے رفیع اور تمثالون اور تصویرون کے اور ایسے بڑے
بڑے کاسے جو مثل بڑے حوضون کے ہوتے تھے اور وہ دیگہاے کلان جنکو نصب کر دیا تھا اسلیے
کہ اون کی بڑائی کے سبب اونکو حرکت نہ دے سکتے تھے اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ
عِبَادِيَ الشَّكُورُ اور ہمنے کہا اے آل داؤد ان نعمتون کے عوض میرے شکر پر عمل کرو اور جو بندے
شکر کرنے والے ہین وہ بہت تھوڑے ہین ۔ اور دوسرے مقام مین فرمایا ہے وَلَقَدْ فَتَنَّا
سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ تحقیق کہ ہمنے سلیمان کا امتحان لیا اور
اون کی کرسی پر ایک جسد کو گرایا پس ہماری طرف توبہ و انابت کی ۔ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي
وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ کہا خداوندا مجھے بخش دے

اور مجھکو وہ بادشاہی عطا کر جو میرے بعد اور کسی کو سزاوار نہو بدرستیکہ تو بہت بخشنے والا ہے
فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ پس ہمنے اون کے لیئے ہوا کو مسخر کیا جو اون
کے حکم سے نرم و ہموار چلتی تھی جہان کہ چاہتے تھے۔ بیان کرتے ہین کہ ہوا پہلے تخت کو جب زمین سے
بلند کرتی تھی تند ہوتی تھی بعد اسکے جب راہ طے کرتے تھے نرم و ہموار ہو جاتی تھی۔ بعضون کا قول
ہے کہ کبھی تند اور کبھی نرم و ہموار تھی۔ بعضے کہتے ہین کہ تند جاتی تھی مگر ہموار تھی۔ بعضون نے کہا ہے کہ
ہمواری فرمان برداری سلیمانؑ سے کنایہ ہے وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ
فِي الْأَصْفَادِ اور ہمنے اون کے لئے دیوون سے ہر ایک بنا کرنے والے اور دریا مین غوطہ لگانے
والے کو مسخر کیا اور دوسرے دیوون کو بھی جو زنجیرون سے باہم گرفتار تھے۔ یعنی جو انمین سرکش
یا کافر تھے اون کو دو دو تین تین یا اس سے زیادہ زنجیر مین جکڑ کر کھینچتے تھے۔ هَذَا عَطَاؤُنَا
فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ہمنے سلیمان سے کہا یہ ہماری بخشش ہے تم جسپر چاہو لوگون کو دو یا جمع
رکھو ہم قیامت مین اسکا حساب تم سے نہ لینگے۔ شیخ طبرسی رہ نے روایت کی ہے کہ شیاطین نے حضرت
سلیمان کے لیے ایک تخت چاندی اور ابریشم سے بنایا تھا جسکا طول ایک فرسخ اور عرض بھی ایک
فرسخ تھا اوس تخت کے درمیان ایک منبر طلا آنحضرتؑ کے لیئے رکھتے تھے جسپر وہ بیٹھتے تھے اوسکے گرد
تیس ہزار کرسی طلا و نقرہ رہتی تھین۔ جتنے پیغمبر تھے وہ کرسی طلا پر اور جتنے علما تھے وہ کرسی نقرہ
پر بیٹھتے تھے اوسکے گرد تمام بنی آدم و شیاطین و دیو و جن ایستادہ رہتے تھے۔ طائران ہوا اون کے سرون پر اپنے
پرون سے سایہ کرتے تھے پھر باد صبا اوس تخت کو بلند کرتی تھی اور وہ تخت صبح سے شام تک ایک مہینے کی راہ
اور شام سے صبح تک ایک مہینے کی راہ طے کرتا تھا۔ اور دوسری روایت مین حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت
کی ہے کہ حق تعالی نے حضرت سلیمانؑ کو تمام روے زمین کی بادشاہی مشرق سے مغرب تک عطا فرمائی
تھی۔ سات سو برس اور سات مہینے تک سلیمانؑ نے تمام دنیا کی بادشاہی کی۔ انسان اور جن
اور دیو اور چارپائے اور طائر اور جانوران درندہ سب اون کے فرمان بردار تھے۔ ہر چیز کا علم حق تعالیٰ نے
اون کو عطا کیا تھا۔ اور تمام زبانون سے آگاہ تھے۔ اون کے زمانے مین ایسے ایسے صنائع و بدائع
عجائب و غرائب ایجاد ہوئے جنکو اب تک لوگ یاد کرتے ہین۔ **مؤلف فرماتے ہین۔** اس
حدیث سے غرابت ظاہر ہے اسلیئے کہ اسقدر حضرت سلیمانؑ کی عمر اور تمام دنیا کا مالک ہونا یہ
دونون امر دوسری حدیثون کے برخلاف ہین۔ واللہ یعلم۔ **ایضاً** روایت کی ہے کہ حضرت کا لشکرگاہ
سو فرسخ تک ہوتا تھا پچیس فرسخ مین انسان رہتے تھے پچیس فرسخ مین جن پچیس فرسخ مین

بناکر یاقوت و زبرجد و مروارید اور تمام اقسام جواہر سے مرصع کیا اور گرد اوسکے چار درخت طلائی بنائے جنکے خوشے
یاقوت سرخ اور زمرد سبز کے تھے۔ دو درختوں پر دو طاؤس طلائی اور دو درختوں پر دو کرگس طلائی آمنے سامنے
نصب تھے۔ تخت کی دونوں جانب دو شیر طلائی بنائے اون دونوں کے سروں پر ایک ایک عمود زمرد
سبز کا تھا جسپر طلائی درخت اور کئی درختان انگور طلاے سرخ کے نصب تھے۔ اون کے خوشے بھی یاقوت
سرخ کے تھے۔ وہ چاروں درخت اور درختان انگور اوس تخت پر سایہ کرتے تھے۔ جب حضرت سلیمانؑ اوس
تخت پر جاتے اور پایۂ اول پر قدم رکھتے وہ تمام تخت مثل آسیا کے گردش مین آتا۔ کرگس و طاؤس اپنے
پروں کو کھولتے۔ شیر اپنے ہاتھوں کو زمین پر آگے تخت کے بڑھاکر دموں کو زمین پر مارتے تھے اسیطرح
جس پایہ پر قدم رکھتے یہی کیفیت ظاہر ہوتی تا اینکہ بالاے تخت جاتے۔ جب تخت پر بیٹھتے دونوں
کرگس حضرت کے سر پر تاج رکھدیتے اور پھر وہ تخت اور درخت اور طائر جبکے سب گردش مین
آتے اور اپنی منقاروں سے مشک و عنبر حضرت پر چھڑکتے۔ بعد اسکے وہ کبوتر طلائی جو پایہ تخت مین
نصب تھا اور اوسکو جواہر گران بہا سے مرصع کیا تھا۔ توریت کو سلیمانؑ کے ہاتھ مین دیتا اور
آنحضرت اہل مجلس کے روبرو اوسکی تلاوت کرتے بعد اسکے سب لوگ واسطے مرافعہ اور فیصلہ مقدمات
کے حضرت کے روبرو حاضر ہوتے۔ اشراف بنی اسرائیل سے ہزار شخص جانب راست کرسیہاے
طلائی پر اور بزرگان قوم جن سے ہزار شخص جانب چپ کرسیہاے نقرہ پر بیٹھتے مرغان ہوا حاضر ہوتے
اور اون کے سروں پر اپنے پروں سے سایہ کرتے۔ جب کوئی شخص کسی طرح کا دعوی حضرت کے
روبرو پیش کرتا اور حضرت سلیمانؑ اوس سے گواہ طلب فرماتے وہ تخت اور جتنی چیزیں اوسمین
نصب تھیں سب گردش مین آتیں۔ شیر اپنی دم زمین پر مارتے۔ مرغان مرصع اپنے پر کھول
دیتے مدعی اور گواہوں کے دل مین ایسا رعب بھر جاتا کہ خلاف واقع بیان نہ کرسکتے۔ مؤلف فرماتے
ہین۔ یہ امور روایات عامہ کے موافق ہین۔ مفسروں نے بیان کیا ہے کہ شریعت سلیمانؑ مین تصویر
حیوانات کا بنانا حرام نہ تھا اور اس امت مین حرام قرار پایا۔ اور دوسری احادیث معتبرہ مین
حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالی نے جو یہ فرمایا ہے کہ دیو و جن حضرت سلیمانؑ کے لئے
تصویریں بناتے تھے مردوں اور عورتوں کی تصویر اوس سے مراد نہیں بلکہ درخت وغیرہ کی تصویریں
تھیں۔ اور بسند صحیح حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت سلیمان کا ملک بلاد اصطخر سے
بلاد شام تک تھا۔ مؤلف فرماتے ہین۔ ممکن ہے کہ ابتداے سلطنت مین حضرت کا
ملک اسیقدر رہا ہو۔ اور بسند معتبر حضرت موسی ابن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ خدا نے

دشتیان صحرا بچیس فرسخ مین جا اُڑان ہوا - ہزار مکان شیشہ کے بالاے چوب بنائے تھے جنمین تین سو
زوجہ نکاحی اور سات سو کنیزین آنحضرت کی رہتی تھیں پچھلے ہوائے تند کو حکم دیتے تھے وہ ان سب کو
زمین سے بلند کرتی تھی - پھر ہوائے نرم کو حکم دیتے تھے وہ ان کو جسطرف چاہتے لیجاتی تھی
حق تعالی نے زمین و آسمان کے درمیان انپر وحی نازل فرمائی کہ مین نے تمھاری بادشاہی پر یہ امر اور
زیادہ کیا کہ جو کوئی جو بات کہے ہوا اوسکو تم تک پہونچائے - اور ثعلبی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت
سلیمان تخت پر سوار ہوتے اپنے اہل و حشم اور خدمتگارون اور کاتبون اور سا اہل لشکر کو اپنے ہمراہ لیجاتے
تھے - وہ سب اون کمرون مین جو بالاے یکدیگر تھے اپنے درجون کے مطابق رہتے تھے - اور حضرت
کا باورچیخانہ بھی ہمراہ رہتا تھا جسمین تنور ہاے آہنی اور ایسی بڑی بڑی دیگین تھین کہ ہر ایک
دیگ مین بیس اونٹ کا گوشت پکتا تھا - اور چارپایون کے لیئے روبروے مجلس میدان نہایت
وسیع تھے - باورچی کھانا پکاتے تھے تمام کاریگر اپنے کامون مین مشغول رہتے تھے - حضرت کے
روبرو گھوڑے استادہ رہتے تھے اور تخت بالای ہوا راہ طے کرتا تھا - ایک روز مین اصطخر شیراز سے
یمن گئے اثناے راہ مین مدینہ طیبہ کی طرف گذر ہوا - سلیمان نے کہا یہ پیغمبر آخر الزمان کی ہجرت کا
مقام ہے خوشا حال اوسکا جو آنحضرت پر ایمان لائے اور اونکی پیروی کرے - بعد اسکے مکہ معظمہ
مین پہونچے وہان دیکھا کہ کعبہ کے گرد بت رکھے ہوئے ہین - جب سلیمان کا گذر اوسطرف ہوا کعبے
گریہ کیا - حق تعالی نے اوسپر وحی نازل فرمائی کہ کیون روتا ہے - کعبہ نے کہا اسلیئے روتا ہون کہ ایک پیغمبر کا
تیرے پیغمبرون سے اور ایک گروہ کا تیرے دوستون سے میری طرف گذر ہوا مگر وہ یہان نہ اوترے
نہ نماز پڑھی - اور میرے گرد بتون کو رکھکر لوگ پرستش کرتے ہین - فرمایا تو گریہ نکر مین بہت جلد تجھے
اون لوگون سے بھر دونگا جو تیرے نحو سجدہ کرنے والے ہونگے اور ایک قرآن تازہ تجھ مین نازل کرونگا
ایک ایسے پیغمبر کو زمانہ آخر مین تیری سرزمین سے مبعوث کرونگا جو میرے تمام پیغمبرون سے بہتر و افضل
ہوگا - ایک ایسی جماعت مخلوق ہوگی جن سے تو آباد ہوگا - تیرا حج اونپر واجب کیا جائیگا تاکہ اطراف
عالم سے تیری طرف آئین جسطرح کہ طائر اپنے آشیانون کی طرف اور ناقہ اپنے بچے کی طرف آتا ہے
اور تجھکو بت پرستون اور بتون کے لوث سے پاک کرینگے - اور روایت کی ہے کہ جب سلیمان حضرت
داود کے بعد پیغمبر بادشاہ ہوئے حکم دیا کہ اون کے لیئے ایک تخت نہایت عمدہ و نادر تیار کرین کہ وقت
اجراے احکام و فیصلہ معاملات مردم اوسپر اجلاس کرین اور جو گواہ جھوٹا اور باطل اوسکے روبرو آئے
خائف ہو اور دروغ نکہے - کوئی ناحق دعوے نکرے - گواہ گواہی باطل نہ دے - پس اوس تخت کو بالای دست سے

کسی ایسے پیغمبر کو مبعوث نہین کیا جو عاقل نہو مگر بعضے عقل مین بعضون سے زیادہ تر کامل تھے - داؤدؑ نے سلیمانؑ کو اپنا خلیفہ مقرر نہین کیا جب تک کہ اون کی عقل کا امتحان نہ لیا - ابتدای خلافت مین حضرت سلیمانؑ کی عمر تیرہ برس کی تھی - اور ان کی بادشاہی کی مدت چالیس سال ہے - ذوالقرنین بارہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوے اور تیس سال تک بادشاہی کی اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے اس قول خدا کی تفسیر پوچھی کہ اے آل داؤد شکر کرو فرمایا آل داؤد مین اسّی مرد اور ستر عورتین تھین - ان سے ایک نے ایک دن بھی اپنے محراب مین جانا ترک نہین کیا تھا - جب حضرت داؤدؑ نے رحلت فرمائی اور سلیمانؑ بادشاہ ہوے فرمایا اے گروہ مردم خدا نے ہمین طائرون کی زبان تعلیم کی ہے - پھر خدا نے انسان وجن کو اونکا مسخر و مطیع کیا - اطراف زمین پر جس بادشاہ کا نام سنتے اوسکی طرف لشکر کشی کرتے اور اوسکو خوار و ذلیل کرکے اپنے دین مین لاتے - خدا نے ہوا کو بھی اونکا مسخر کیا تھا جب اپنی مجلس مین بیٹھتے طیور اون کے بالاے سر حاضر ہوکر اپنے پرون کو اونپر سایہ کرتے - انسان و جن اون کی خدمت مین صف بستہ رہتے - جب کسی طرف اپنے لشکر کے ساتھ بارادۂ جنگ جانا چاہتے - ایک بساط چوبی اونکے لیے تیار کرکے مع اہل لشکر اور چارپایون کے سوار ہوتے تھے اور تمام آلات حرب اور جمیع اسباب ضروری اوسپر بار کرتے پھر ہواے تند کو حکم دیتے وہ زیر بساط داخل ہوکر اوسکو اوٹھاتی اور جہان چاہتے اونکو پہنچاتی صبح سے شام تک ایک مہینے کی راہ اور شام سے صبح تک ایک مہینے کی راہ طے کرتے تھے - اور بسند موثق مثل صحیح حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت سلیمانؑ بیت المقدس سے باہر نکلکر اپنے بساط پر سوار ہوے اون کے جانب راست تین لاکھ کرسیون پر بنی آدم اور جانب چپ تین لاکھ کرسیون پر جن بیٹھتے تھے - طائرون کو حکم دیا کہ سبکے سرون پر سایہ کرین - پھر ہوا سے فرمایا اوسنے وہ بساط بلند کرکے مدائن مین پہونچا دیا اور مدائن سے اوٹھاکر اصطخر شیراز مین پہونچایا - رات وہین بسر کی جب صبح ہوئی ہوا اونکے حکم کے مطابق اونکو جزیرۂ برگاوان کیطرف لیگئی - وہان ہوا سے فرمایا وہ اسقدر پست ہوئی قریب تھا کہ سبکے قدم پانی تک پہونچین - اوسوقت بعضون نے باہم یہ کہا کہ اس سے عظیم تر بادشاہی کسینے نہین دیکھی - ایک فرشتہ نے آسمان سے ندا دی کہ محض رضامندی خدا کے لئے ایک سبحان اللہ کہنے کا ثواب اس بادشاہی سے زیادہ ہے جسکو تم دیکھتے ہو - اور بسند صحیح حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ شیاطین نے ایک قلعہ حضرت سلیمانؑ کے لیے بنایا تھا جسمین ہزار حجرے تھے ہر حجرہ مین حضرت سلیمانؑ کی ایک زوجہ رہتی تھی اور سات سو کنیز قبطی اور تین سو زن نکاحی تھین - حقتعالی نے چالیس مردون کی قوت مجامعت اونکو عطا کی تھی کہ ہر شب و روز اون سبکو دیکھنے جاتے اور اونسے مجامعت فرماتے تھے

حضرت سلیمانؑ نے شیاطین کو حکم دیا تھا کہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر پتھر لیجاتے ہین ابلیس اون کے پاس
گیا اور پوچھا تم کس حال مین ہو کہا ہماری طاقت طاق ہو گئی ہی۔ ابلیس نے پوچھا تم جب پتھر کو اوس
مقام تک پہونچاتے ہو وہان سے خالی پھرتے ہو۔ کہا ہان ابلیس نے کہا تم ابھی راحت و آرام مین ہو۔ ہوا نے
یہ کلام گوش سلیمانؑ تک پہونچایا حکم دیا کہ جب شیاطین اوس مقام تک پتھر پہونچا چکین وہان سے اوسیقدر
مٹی اوٹھا کر اوس جگہ لیجائین جہان سے پتھر لاتے ہین ابلیس پھر اون کے پاس آیا اور اونکا حال پوچھا۔ کہا
اب ہمارا حال پہلے سے بھی بدتر ہی۔ پوچھا تم راتون کو سوتے ہو۔ کہا ہان۔ ابلیس نے کہا تم ابھی راحت و آرام مین ہو
ہوا نے جب یہ کلام حضرت سلیمانؑ کے گوش مبارک تک پہونچایا حکم دیا کہ جسطرح دن کو کام کرتے ہین
رات کو بھی کیا کرین۔ بعد اسکے تھوڑا زمانہ نہین گذرا تھا کہ حضرت سلیمانؑ نے دنیا سے رحلت فرمائی۔ مولف
فرماتے ہین۔ اس مقام مین اس امر کا اشارہ ہی کہ لوگون پر سخت گیری اچھی نہین اگرچہ وہ بد ہون
اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت امام رضاؑ سے منقول ہی کہ حضرت سلیمانؑ کی خدمت مین ایک بڑھیا
نے آکر ہوا کی شکایت کی۔ آنحضرتؑ نے ہوا کو طلب کیا اور فرمایا تو نے اسکو کیون آزار پہونچایا جو یہ تیری شکایت
کرتی ہی۔ ہوا نے جواب دیا خدا نے مجھے فلان گروہ کی کشتی کی طرف بھیجا تھا کہ اوسکو غرق سے نجات دون
اور وہ کشتی غرق ہوا چاہتی تھی مین بسرعت جاری تھی مبادا گذر اس عورت کی طرف ہوا یہ اپنے
کوٹھے پر کھڑی تھی بغیر میرے قصد و اختیار کے کوٹھے سے گر پڑی اور ہاتھ اسکا ٹوٹ گیا سلیمانؑ نے
بارگاہ الٰہی مین مناجات کی کہ خداوندا مین ہوا کے بارہ مین کیا حکم جاری کرون حقتعالی نے وحی
نازل فرمائی کہ اوس کشتی مین جو لوگ سوار تھے اون پر حکم جاری کر کہ اس عورت کے ہاتھ ٹوٹنے کی دیت
دین اسلیئے کہ ہوا اون کی کشتی کو نجات دینے جاتی تھی اور میری درگاہ مین کسی پر ظلم نہین کیا جاتا۔ اور
دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرت سلیمانؑ بادشاہی دنیا کے سبب تمام
پیغمبرون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ پہلے جسنے خانہ
کعبہ کو جامہ بافتہ اوڑھایا وہ حضرت سلیمانؑ تھے۔ جامہ ہائے سفید مصری کو کعبہ پر اوڑھایا تھا۔ اور حدیث
صحیح مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت سلیمانؑ جن و انس و طیور کو ہمراہ لیکر اداے
حج کے لیئے بروے ہوا جانب خانہ کعبہ گئے اور کعبہ کو جامہ ہائے قبطی اوڑھائے۔ اور پیشتر حدیث
مین مذکور ہو چکا ہی کہ سلیمانؑ ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے۔ حضرت کا نقش نگین یہ تھا سبحان من
الجم الجن بکلماتہ۔ یعنے پاک ہی وہ خدا جس نے اپنے کلمات کو قوم جن کی لگام مقرر کی۔
یعنے اپنے اسماے بزرگ یا اپنے فرمان واجب الاذعان سے اون کو مسخر کیا۔ اور حدیث معتبر

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ایک رات حضرت امیر المومنینؑ نماز عشا کے بعد دولتسرا سے باہر آئے - اور آہستہ
فرماتے تھے کہ تمہارا امام تمہاری طرف آتا ہے درحالیکہ پیراہن آدمؑ پہنے ہے اور اوسکے ہاتھ مین انگشتر سلیمانؑ
و عصای موسیٰؑ ہے - اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ ایک روز حضرت سلیمانؑ اپنی اوس شان و
شوکت سے ایک عابد کیطرف گزرے جو ازجملہ عباد بنی اسرائیل تھا اوس عابد نے کہا اے فرزند داؤد خدا نے
تمکو بادشاہی عظیم عطا کی ہے - ہوا نے یہ کلام گوش سلیمانؑ تک پہونچایا - اوسکے جواب مین فرمایا واللہ کہ ثواب
ایک تسبیح کا جو نامہ اعمال مومن مین درج ہوتا ہے اس تمام اسباب شان و شوکت سے بہتر ہے جو
خدا نے فرزند داؤد کو دیا ہے - اسلیئے کہ یہ سب فانی ہے اور ثواب تسبیح ہمیشہ باقی رہتا ہے منقول ہے
کہ جب صبح ہوتی حضرت سلیمان لوگون کی صورت کی طرف نظر کرتے اشراف قوم اور صاحبان مال و دولت
کی طرف سے گزر کرکے جب مسکینون کے پاس پہونچتے - اونکے پاس بیٹھتے اور فرماتے تھے کہ ایک مسکین
دوسرے مسکین کے پاس بیٹھا ہے - اور باوجود اوس سلطنت و بادشاہی کے لباس پشمی پہنتے تھے - جب رات
ہوتی اپنے ہاتھون کو اپنی گردن مین باندھتے اور صبح تک استادہ رہتے اور رویا کرتے - زنبیل اپنے ہاتھ
سے بناکر اوسکو فروخت کرتے جو کچھ اوسکی قیمت آتی وہی اپنی خوراک مین صرف کرتے اور بادشاہی کے
اسلیئے طالب تھے کہ بادشاہان کافر پر غالب ہون اور اونکو دین اسلام مین لائین - اور بسند معتبر منقول
ہے کہ کسی نے حضرت امام محمد تقیؑ سے عرض کی کہ لوگ آپکی خردسالی کے بارہ مین اعتراض کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ یہ امر کیونکر ہوسکتا ہے کہ نو برس کا لڑکا امام ہو - حضرت نے فرمایا حق تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ
پر وحی نازل فرمائی کہ سلیمان کو اپنا خلیفہ مقرر کرین اوس وقت حضرت سلیمانؑ طفل تھے اور گوسفند چرایا کرتے
تھے - بنی اسرائیل کے عالمون اور عابدون نے جب اس امر سے انکار کیا - خدا نے پھر حضرت داؤدؑ پر وحی
نازل فرمائی کہ جو لوگ اس بارہ مین اعتراض کرتے ہین اون سبکے عصا لیکر سلیمانؑ کے عصا کے ساتھ ایک
حجرہ مین رکھوا دو اور اون سب کی مہرین اوس حجرہ پر کرکے بند کردو - دوسرے روز صبح کو وہ حجرہ کھولو
جس کے عصا مین برگ و بار نکل آئے ہون وہ میرا خلیفہ ہے - جب داؤدؑ نے یہ حکم خدا اونسے بیان کیا - کہا ہم
سب اس امر پر راضی ہین - جب سلیمانؑ کے عصا مین برگ و بار نکل آئے سبنے اونکی خلافت کی تصدیق اور
اونکی فرمان برداری کی - اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے کہ کسی نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ شیاطین
کیونکر بالائے آسمان جاتے ہین حالانکہ وہ بھی خلقت و کثافت مین مانند انسان کے ہین اور اگر ایسے نہوتے کسطرح
حضرت سلیمانؑ کے لیئے عمارت بناتے اور وہ کارہای دشوار کرتے جسسے بنی آدم عاجز تھے - فرمایا اونکے
اجسام لطیف ہین اور اونکی غذا نسیم ہے اسلیئے بغیر سیڑھی کے بالای آسمان جاسکتے ہین ولیکن

حق تعالیٰ نے جس طرح انکو حضرت سلیمان کا مسخر کیا اوسیطرح انکو غلیظ و کثیف بھی بنا دیا تا کہ وہ کام انکے
انجام ہوسکیں۔ اور دوسری حدیث معتبر میں منقول ہے کہ علی بن یقطین نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ
سے پوچھا آیا جائز ہے کہ پیغمبر خدا بخیل بھی ہو۔ فرمایا نہیں۔ عرض کی پھر حضرت سلیمانؑ کے
اس قول کے کیا معنی ہیں۔ خداوندا مجھے بخش دے اور وہ ملک مجھکو عطا کر جو میرے بعد کسی کو سزاوار نہو۔
فرمایا بادشاہی دو قسم کی ہے۔ ایک بادشاہی وہ ہے جو بغلبہ و جور و استیلا حاصل ہو۔ دوسری بادشاہی
وہ ہے جو از جانب خدا مرحمت ہو مانند بادشاہی آل ابراہیم و بادشاہی طالوت و ذوالقرنین۔ سلیمان نے
دعا کی خداوندا مجھے وہ بادشاہی عطا کر جو میرے بعد کسی کو سزاوار نہو دے کہ مثل اونکے غلبہ و استیلا و جور حاصل
کر سکے تا کہ لوگ آگاہ ہوں کہ بادشاہی اونکی طاقت بشری سے خارج ہے اور یہی امر اونکی حقیقت کا معجزہ اور
اونکی پیغمبری کی دلیل ہو۔ اور غرض اونکی یہ نہ تھی کہ حق تعالیٰ انبیا و اوصیا کو بادشاہی حق شناس اونکو عطا کرے۔
اسی لئے خدا نے ہوا کو اونکا مسخر کیا تا کہ جس جگہ چاہیں اونکو لیجائے۔ ہر روز دو مہینے کی راہ طے کرتے تھے اور شیاطین کو
بھی اونکا مسخر کیا تا کہ اونکے لیے عمارات بنائیں اور غواصی کریں۔ اور طائروں کی زبان بھی اونکو تعلیم کی۔ اونکے زمانے
میں اور اونکے بعد اس امر کا اقرار کیا کہ اونکی بادشاہی مثل دوسرے بادشاہوں کی نہ تھی جو لوگ اپنے لیے حاصل کرتے ہیں اور
بغلبہ و جور خلائق پر مستولی ہوتے ہیں۔ بعد اسکے حضرت نے فرمایا واللہ خدا نے ہمکو عطا کیا ہے جو کچھ کہ سلیمانؑ
کو دیا تھا اور جو کچھ سلیمانؑ کو دیا اور کسی کو اپنی مخلوقات سے نہیں دیا خدا نے سلیمانؑ کے قصہ میں فرمایا ہے کہ
یہ ہماری عطا ہے پس اسکو بخش دو یا جمع رکھو بغیر حساب کے اور حضرت محمدؐ کے قصہ میں فرمایا ہے
کہ جو کچھ رسول تمکو دیتا ہے اور کہتا ہے اوسکی اطاعت کرو اور جس سے تمکو ممانعت کرتا ہے
اوسکو ترک کرو اور سب کے دین و دنیا کا تمام اختیار آنحضرت کو عنایت فرمایا۔ **مؤلف
فرماتے ہیں** ۔ اس شبہ کے جواب میں وجوہ کثیرہ بحار الانوار میں مذکور ہوئی ہیں چونکہ یہ وجہ
معدن وحی و الہام سے ظاہر و صادر ہوئی اور تمام وجہوں سے بہتر بھی ہے اس کتاب میں اسی پر اکتفا کیگئی۔
اور دوسری حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ سلیمانؑ نے اس آیت میں جو کچھ طلب
کیا تھا خدا نے اونکو عطا فرمایا۔ ارشاد کیا ہاں اور اونکے بعد سوائے حضرت پیغمبر آخر الزمانؐ کے اور کسیکو استیلا
شیطان پر اسطرح نہیں دیا جس طرح کہ آنحضرت کو دیا تھا کہ مسجد کے کسی ستون پر شیطان کا ایسا گلا گھونٹا
کہ زبان اوسکی لٹک آئی اور آپکے دست مبارک پر پہونچی اوسوقت آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر سلیمانؑ کی
دعا منظور نہ ہوئی ہوتی تو تمکو دکھاتا۔ اور ابن بابویہ نے بسند معتبر آنحضرتؐ سے روایت کی ہے کہ جب حق تعالیٰ
نے داؤدؑ پر وحی نازل فرمائی کہ سلیمانؑ کو اپنا خلیفہ مقرر کریں۔ بنی اسرائیل نے فریاد و استغاثہ کیا۔

اور کہا کہ داؤد نے ایک طفل کو ہمارا خلیفہ مقرر کرتے ہین باوجودیکہ سلیمان سے عمر مین زیادہ ہم مین لوگ
موجود ہین۔ داؤد نے اسباط بنی اسرائیل کے سرگروہون کو طلب کر کے فرمایا کہ تم لوگ سلیمان کی خلافت
کے بارہ مین جو کہتے ہو اوسکی خبر مجھکو پہونچی تم اپنے اپنے عصا لاؤ اور ہر شخص اپنے عصا پر اپنا نام لکھدے پھر سب
عصا سلیمان کے عصا کے ساتھ رات کو ایک گھر مین رکھتا ہون صبح جب باہر نکالونگا جسکے عصا مین برگ
و بار ظاہر ہونگے خلافت الٰہی کا زیادہ تر وہی سزاوار ہوگا۔ سبنے اسکو قبول کیا اور اپنے عصا کو ایک گھر مین رکھکر
دروازہ بند کر دیا اور بنی اسرائیل کے قبیلون کے سرگروہ رات کو اوسکی نگہبانی کرتے رہے۔ داؤد اونکے ساتھ نماز صبح
ادا کی اور پھر گھر کو کھول کر سب عصا باہر لائے۔ بنی اسرائیل نے دیکھا کہ حضرت سلیمان کا عصا سبز و شاداب ہو گیا
ہے اور برگ و بار سے بھی ظاہر ہوئے ہین اوسوقت وہ اونکی خلافت پر راضی ہوئے پھر حضرت داؤد نے بنی اسرائیل کے روبرو
اونکے علم کا امتحان لیا اور پوچھا اے فرزند کون چیز سب سے زیادہ خنک اور راحت بخش دل ہے۔ کہا خلائق کے گناہ سے خدا کا
درگذر کرنا اور مخلوقات کا بھی باہم ایک دوسرے کے جرم سے درگذر کرنا۔ پھر پوچھا اے فرزند کون چیز سب سے زیادہ شیرین ہے۔ کہا
کہا محبت و دوستی اور یہ خدا کی رحمت ہے اوسکی بندون کی طرف داؤد ہنسے اور خوش ہو کر بنی اسرائیل سے فرمایا کہ یہ میرے بعد
تم مین میرا خلیفہ ہے حضرت سلیمان اپنا امر مخفی رکھتے تھے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا تھا اور اپنے شیعون سے
مخفی رہتے تھے ایک دن اونکی زوجہ نے کہا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون مین کسقدر آپ کی خصلتون کو کامل
اور آپکو خوشبو پاتی ہون۔ کوئی خصلت آپ مین ایسی نہین جس سے مجھے کراہت ہو بجز اس امر کے کہ
خرچ آپکا میرے باپ سے متعلق ہے اگر آپ بازار مین جائین اور روزی خدا کے طلب کرنے مین سعی کرین
مجھکو امید ہے کہ خدا آپکو ناامید نکریگا۔ سلیمان نے فرمایا خدا کی قسم مینے کبھی دنیا کا کوئی کام نہین کیا
اور نہ جانتا ہون۔ پھر اوس روز بازار مین گئے اور تمام روز پھرتے رہے مگر انکو کچھ نہ ملا۔ جب رات
ہوئی اپنی زوجہ پاس آئے اور کہا آج مجھکو کچھ نہین ملا اوسنے کہا اسکا اندیشہ نکرو اگر آج نہین ملا
انشاء اللہ تعالےٰ کل ملیگا۔ دوسرے دن پھر بازار مین گئے اور شام کو اپنی زوجہ پاس واپس آئے اور فرمایا
آج بھی کچھ نہین ملا۔ اوسنے کہا انشاء اللہ تعالےٰ کل ضرور پاؤگے۔ تیسرے دن ساحل دریا کی طرف گئے وہان
دیکھا ایک شخص مچھلی کا شکار کر رہا ہے اوس سے فرمایا مین چاہتا ہون کہ مچھلی شکار کرنے مین تیری مدد کرون
اور تو اوسکی مزدوری مجھے دے۔ صیاد نے کہا اچھا۔ سلیمان نے شکار ماہی مین اوسکی مدد کی جب فارغ ہوئے
صیاد نے دو مچھلیان حضرت کو مزدوری مین دین سلیمان نے مچھلیان لیکر خدا کا شکر ادا کیا جب ایک مچھلی
کا شکم چاک کیا ایک انگوٹھی اوسمین سے نکلی اوسکو لیکر اپنے پاس رکھ لیا اور خدا کا شکر بجا لائے۔ بعد اسکے
مچھلیون کو پاک و صاف کر کے گھر مین لائے۔ وہ عورت بہت خوش ہوئی اور کہا مین چاہتی ہون کہ میرے

ماں باپ کو بھی بلا لاؤ اسلیئے کہ وہ بھی جانیں کہ آپ نے اپنی قوت بازو سے روزی حاصل کی پس جب اونکو
طلب کیا اور اونہوں نے وہ مچھلیاں کھائیں سلیمانؑ نے اونسے فرمایا تم مجھکو پہچانتے ہو ۔ جواب دیا
واللہ ہم تمکو نہیں پہچانتے لیکن تمسے بہتر ہمنے کسی کو نہیں دیکھا ۔ سلیمانؑ نے وہ انگوٹھی جو شکم ماہی سے
پائی تھی نکال کر اپنے ہاتھ میں پہنی اوسیوقت طائر اور راجنہ اونکے گرد جمع ہوگئے اور جن اونکی فرمان بردار
ہوگئی اور بادشاہی اونکی ظاہر و آشکار ہوئی ۔ بعد اسکے حضرت سلیمانؑ اوس عورت کو اور اسکے مادر و پدر
کو اپنے ہمراہ لیکر بلاد اصطخر میں آئے ۔ اونکے شیعہ یہ حال سنکر اطراف عالم سے اونکے پاس آئے اور نہایت
خوش ہوے ۔ جو شدت و سختی کہ سلیمانؑ کی غیبت سے اونکو لاحق تھی اوس سے نجات پائی ۔ سلیمانؑ نے
ایک مدت تک بادشاہی کی ۔ جب اونکی وفات کا وقت آیا آصف بن برخیا کو بحکم خدا اپنا وصی مقرر کیا ۔
بعد اسکے جتنے شیعہ تھے وہ آصف بن برخیا کے پاس آتے اور مسائل دینیہ اونسے حاصل کرتے تھے ناگاہ
حق تعالی نے آصف کو اونسے غائب کیا ۔ پھر ایک مدت دراز کے بعد اپنے شیعوں میں پھر آئے اور بہت دنوں
اونکے ہمراہ رہے بعد اسکے اونکو وداع کیا ۔ سبنے پوچھا ہم تمکو کہاں پائینگے فرمایا قیامت میں صراط
کے پاس ۔ یہ کہکر اونسے غائب ہوگئے ۔ اونکے غائب ہونے کے سبب بنی اسرائیل کی بلا سخت ہوئی اور
بخت نصر اونپر غالب آیا اور جو کچھ اوسنے کیا وہ ظاہر ہے ۔ شیخ طوسی رہ نے کتاب امالی میں بسند معتبر آنحضرتؐ
سے روایت کی ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ کی بادشاہی زائل ہوئی اپنی قوم سے باہر نکلے اور ایک مرد بزرگ
کے مہمان ہوے ۔ اوسنے اونکی ضیافت بہت اچھی طرح کی اور بہت احسان اونکے ساتھ کیا اور فضائل و
کمالات اور عبادت کے سبب جو اونسے مشاہدہ کیا اونکی نہایت تعظیم و توقیر کرتا تھا ۔ آخر اپنی دختر کا عقد اونسے کیا
ایک دن اوس عورت نے حضرت سلیمانؑ سے کہا کہ کسقدر آپکے اخلاق نیک اور آپکی خصلتیں کامل ہیں اور
میں اسکے سوا کوئی خصلت بد آپ میں نہیں پاتی کہ آپ کا خرچ میرے باپ سے متعلق ہے ۔ حضرت سلیمان
یہ سنکر دریا کے کنارے آئے اور شکار ماہی میں ایک صیاد کی اعانت کی صیاد نے ایک مچھلی اونکو دی جسکے
شکم سے انگوٹھی اپنی بادشاہی کی پائی ۔ جاننا چاہیئے کہ اس بارہ میں علمائے خاصہ و عامہ کے درمیان
نزاع عظیم ہے ۔ حق تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ
یعنے داؤد کے لیئے ہمنے سلیمان کو عطا کیا سلیمان بندہ نیک تھے ۔ بدرستیکہ وہ بہ طاعت و بندگی ہماری
درگاہ میں بہت رجوع کرنے والے تھے ۔ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ اوسوقت کو یاد
کرو جبکہ ہنگام پیشین اسپان نجیب کو اونکے روبرو لائے جو تین دست و پا سے استادہ ہوتے تھے اور ایک
پاؤں کے سم کو زمین پر رکھتے تھے اور نیک رفتار و تند رو تھے ۔ کہتے ہیں کہ ہزار نفیس گھوڑے تھے

جو داؤد سے حضرت کو میراث مین ملے تھے بعضون کا قول ہے کہ اسپان بال دار تھے جو دریا سے اونکے لیے
باہر آئے تھے۔ فَقَالَ اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ پس کہا
بدرستیکہ مین از روے دوست رکھنے کے گھوڑون کو دوست رکھتا تھا اپنے پروردگار کی یاد سے یہان تک کے
آفتاب پردہ مین پنہان ہوا۔ یعنے پست یا غروب ہوا۔ رُدُّوْهَا عَلَیَّ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَ
الْاَعْنَاقِ گھوڑون کو میرے پاس پھیر لاؤ پس گھوڑون کی ساق و گردن قطع کرنے لگے۔ یا آفتاب کو
میرے لیے پھیر لاؤ پس اپنی ساق و گردن کا وضو اور نماز کے لیے مسح کیا۔ وَ لَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَ
اَلْقَیْنَا عَلٰى كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ اور تحقیق کہ ہمنے سلیمان کا امتحان لیا اور ایک بدن اونکی کرسی پر
گرایا پس ہماری طرف توبہ و انابت کی۔ اور علی بن ابراہیم نے ان آیات کی تفسیر مین کہا ہے کہ سلیمانؑ
گھوڑون کو بہت دوست رکھتے تھے اکثر اونکو طلب فرماتے تھے خادم حاضر کرتے تھے ایک روز گھوڑون کے
دیکھنے مین مشغول ہوے تا اینکہ آفتاب غروب ہو گیا اور نماز عصر اونکی قضا ہوئی اسلیے غم عظیم اونپر طاری ہوا
اور خدا سے دعا کی کہ آفتاب کو پھیر دے کہ عصر کی نماز ادا کرین۔ آفتاب ہان تک پھر آیا جہان تک کہ عصر
کی نماز کا وقت رہتا ہے سلیمانؑ نے نماز عصر ادا کی اور پھر گھوڑون کو طلب کرکے اونکی گردنین کاٹنین اور
پے کیا تا اینکہ سبکو قتل کیا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ گھوڑون کی ساق و گردن کا مسح شروع کیا۔ اور
حضرت سلیمانؑ کے امتحان کی تفسیر اسطرح بیان کی ہے کہ جب سلیمانؑ نے زن یمنی سے نکاح کیا اوس سے
ایک فرزند پیدا ہوا جسکو بہت دوست رکھتے تھے۔ ملک الموت اکثر آنحضرت پاس آتے تھے ایک روز
اوس فرزند کی طرف بنظر تند دیکھا سلیمانؑ ملک الموت کو دیکھنے سے ڈرے اور اوسکی مان سے فرمایا ملک الموت نے
بنظر تند میرے فرزند کو دیکھا مجھے گمان ہے کہ اوسکی قبض روح کے لیے مامور ہوے ہین پھر اجنہ اور شیاطین
سے پوچھا تم کوئی حیلہ ایسا کر سکتے ہو کہ اسکو موت سے محفوظ رکھو اونمین سے ایکنے کہا کہ مین اسکو مشرق
مین چشمہ آفتاب کے نیچے پنہان کرونگا۔ فرمایا ملک الموت مابین مشرق و مغرب جاتے ہین۔ دوسرے نے
کہا مین اسکو زمین ہفتم مین لیجاتا ہون۔ فرمایا وہان بھی ملک الموت پہونچتے ہین۔ کسی نے کہا مین اسکو
ابر و ہوا کے درمیان رکھونگا پس اسکو لیجا کر ابر کے درمیان پوشیدہ کر دیا۔ ملک الموت نے وہین درمیان
ابر اوسکی روح قبض کی وہ سلیمانؑ کی کرسی پر مردہ گرا جب آپ آگاہ ہوے کہ اونسے خطا صادر ہوئی توبہ و انابہ
کی اور کہا خداوندا مجھکو بخش دے اور وہ پادشاہی مجھکو عطا کر جو بعد میرے کسی کو سزاوار نہو۔
بدرستیکہ تو بہت بخشنے والا ہے پس حق تعالی نے فرمایا کہ ہمنے اونکے لیے ہوا کو مسخر کیا جو اونکے حکم سے نرم
جاری ہوتی تھی جہان کہ جاتے تھے اور شیاطین کو اونکا مسخر کیا تاکہ اونکے لیے عمارتین بناتین اور دریا

مین غواصی کرین۔ اور دوسرے شیاطین کو بہی مسخر کیا جو زنجیرون سے باہمدیگر جکڑے ہوے تھے۔ یہ کئی شیطان تھے جنکو مقید کیا تہا اور باہمدیگر باندھا تہا اسلیئے کہ اونہون نے نافرمانی کی تہی جبکہ خدا نے حضرت سلیمان سے سلطنت سلب کر لی تہی۔ جیسا کہ حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالی نے سلیمانؑ کی بادشاہی اونکی انگوٹھی مین قرار دی تہی جب وہ انگوٹھی پہنتے تہے تمام جن و انس و شیاطین و مرغان ہوا و وحشیان صحرا اونکے پاس حاضر ہوتے اور اطاعت کرتے تہے اوسوقت سلیمانؑ اپنے تخت پر بیٹھتے تہے۔ حق تعالی ہوا کو بہیجتا تہا کہ اونکے تخت کو مع تمام شیاطین و طیور و بنی آدم اور چارپایون اور گھوڑون کے جہان وہ چاہتے لیجاتے تہے۔ سلیمانؑ نماز صبح ملک شام مین اور نماز ظہر فارس مین ادا کرتے تہے۔ شیاطین کو حکم دیتے تہے کہ وہ شہر ملک فارس سے شام مین لیجا کر فروخت کرتے تہے جب گھوڑون کو قتل اور پے کیا حق تعالی نے اونکی بادشاہی سلب کر لی ہمیشہ جب بیت الخلا مین جاتے تہے انگوٹھی کسی خادم کو سپرد کر دیتے تہے ایک روز کسی شیطان نے خادم کو فریب دیکر وہ انگوٹھی لے لی اور اپنی انگلی مین پہنی قوم جن اور شیاطین و بنی آدم اور طیور و وحوش سب اوسکے پاس حاضر ہوے اور اوسکی اطاعت و فرمان برداری کرنے لگے جب سلیمان باہر نکلے اور انگوٹھی ڈھونڈہی اوسکو نہ پایا بلکہ دیکہا بادشاہی دوسرے شخص کے اختیار مین ہے وہان سے بہاگ کر دریا کے کنارے چلے گئے۔ بنی اسرائیل نے اوس شیطان کے اوضاع و اطوار کو جو حضرت سلیمانؑ کی شکل و صورت بنکر سلیمانی کا دعوی کرتا تہا خراب و نازیبا بر خلاف عادات حضرت سلیمان کے پایا اونکو شک ہوا اور حضرت سلیمانؑ کی والدہ پاس جاکر پوچہا تم اپنے فرزند سلیمانؑ سے کوئی حرکت خلاف عادت بہی دیکہتی ہو جواب دیا کہ وہ پیشتر میرے نزدیک تمام خلق سے زیادہ نیک کردار تہا مگر اب میری مخالفت کرتا ہے جب کنیزون اور زنان نکاحی آنحضرت سے دریافت کیا۔ کہا کہ پیشتر سلیمان ایام حیض مین ہمسے مقاربت نکرتے تہے مگر اب حالت حیض مین بہی مقاربت کرتے ہین جب شیطان کو ان حالات کی خبر ہوئی ڈرا کہ مبادا ظاہر ہو جائے کہ وہ سلیمانؑ نہین پس انگوٹھی کو دریا مین پہینک کر بہاگا۔ حق تعالی نے ایک مچھلی کو حکم دیا وہ اوس انگوٹھی کو نگل گئی۔ بنی اسرائیل چالیس روز حیران و پریشان رہے اور سلیمانؑ کو تلاش کرتے تہے۔ سلیمانؑ دریا کے کنارے سے پہرتے تہے اور خدا کی درگاہ مین توبہ و انابت اور تضرع و زاری کرتے تہے۔ چالیس روز کے بعد آنکو ایک صیاد ملا جو شکار ماہی مین مصروف تہا اوس سے استدعا کی کہ اگر تو اجازت دے مین تیری مدد کرون اور جو مچھلی شکار ہو اوسمین سے مجھے بہی حصہ دے جب شکار ماہی مین اوسکی اعانت کی اوسنے ایک مچھلی انکو دی۔ جب صاف و پاک کرنے کے لیئے اوسکا شکم چاک کیا اور اپنی انگوٹھی اوسکے شکم مین پائی اوسکو اپنی اونگلی مین پہنا تمام جن اور شیاطین و بنی آدم

طیور و وحوش و نے گرد جمع ہوگئے وہان سے اپنے ملک کی طرف مراجعت کی اور اوس شیطان کو مع
اوسکے لشکر کے پکڑکر قید کیا بعضون کو درمیانِ آب اور بعضون کو درمیانِ سنگ بہ برکت اسم اعظم
الٰہی محبوس کیا یہ لوگ قیامت تک اوسیطرح قید و معذب رہینگے جب حضرت سلیمانؑ اپنے ملک مین
پھر آئے آصف برخیا اونکا کاتب و وزیر تھا اور خدانے اوسکے حق مین فرمایا ہے کہ کتاب سے ایک علم
اوسکے پاس تھا اور اوسی نے تخت بلقیس کو ایک چشم زدن مین حاضر کیا تھا۔ یہ اعتراض کیا اور کہا کہ
مین سب کو معذور رکھتا ہون کہ وہ آگاہ نہ تھے کہ یہ شیطان ہے مگر تجھے کیونکر معذور رکھون اسلیے کہ تو
آگاہ تھا۔ آصف نے جواب دیا قسم بخدا جس مچھلی کے شکم مین انگوٹھی تھی مین اوسکو پہچانتا تھا بلکہ اوسکے
مادر و پدر اور عمو و خالو کو بھی جانتا تھا مگر حکم خدا اسیطرح تھا۔ اوس شیطان نے مجھسے کہا کہ میرے
احکام کو بھی اوسیطرح لکھ جیسا کہ سلیمانؑ کے احکام کو لکھتا تھا مین نے کہا میرا قلم ظلم و جور کے احکام مین
جاری نہین ہوتا۔ اوسنے کہا تو مجلس مین بیٹھ اور کچھ نہ لکھ مین مجبوری بیٹھتا تھا مگر اوسکے حکم سے کچھ نہین
لکھتا تھا۔ پھر آصف نے کہا اے سلیمانؑ آپ ہدہد کو کیون دوست رکھتے ہین باوجودیکہ وہ سب جانورون
سے زیادہ خبیث اور بدبو ہے۔ فرمایا اسلیے اوسکو دوست رکھتا ہون کہ وہ پانی کو زیر سنگ دیکھتا ہے۔
آصف نے کہا وہ پانی کو زیر سنگ دیکھتا ہے مگر دام کو ایک مشت خاک کے نیچے نہین دیکھ سکتا اور دام
مین گرفتار ہوجاتا ہے۔ فرمایا جب کوئی امر مقدر ہوتا ہے آنکھین کور ہوجاتی ہین۔ یہانتک علی بن ابراہیم
کی روایت تھی۔ اور علامہ نے بھی قریب اس مضمون کے روایت کی ہے کہ حضرت سلیمانؑ کو خبر ہوئی
کہ ایک شہر دریا کے درمیان ہے اپنے تخت پر مع اپنے لشکر کے بیٹھے اور ہوا نے اونکو اوس شہر مین
پہونچا دیا اوس شہر کو فتح کرکے وہان کے بادشاہ کو قتل کیا۔ اوس بادشاہ کے ایک دختر تھی جسکا نام جرادہ تھا
وہ نہایت حسین و جمیل تھی اوسکو مسلمان کرکے اوس سے نکاح کیا اور مقاربت کی۔ اوسکو بہت دوست
رکھتے تھے۔ مگر جرادہ اپنے باپ کی مفارقت سے بہت روتی تھی سلیمانؑ نے شیاطین کو حکم دیا کہ ایک صورت
اوسکے باپ کی شبیہ تیار کرین جرادہ اپنے باپ کے لباس کے مانند اوس تصویر کو لباس پہنا کر صبح
وشام اپنی کنیزون کے ساتھ اوس تصویر پاس جاتی اور اوسکو سجدہ کرتی تھی۔ آصف نے سلیمانؑ کو
اس حال کی خبر دی سلیمانؑ نے وہ تصویر توڑ ڈالی اور اوس عورت کو معذب کیا بعد اسکے خود خلوت
مین جاکر فرش خاکستر پر بیٹھے اور تضرع و زاری و توبہ و استغفار مین مصروف ہوئے۔ سلیمانؑ کی ایک
کنیز تھی جسکا نام امینہ تھا جب بیت الخلا جاتے تھے اپنی کسی زوجہ یا کنیز سے مقاربت کرتے اور اوسکو
انگوٹھی دیتے تھے۔ ایک روز اپنی انگوٹھی اوسکو دیکر بیت الخلا گئے ایک شیطان جو دریا کے تمام شیطانون کا

سرگروہ تھا سلیمان کی صورت بنکر امینہ پاس آیا اور کہا اے امینہ میری انگوٹھی دے - امینہ نے انگوٹھی دیدی وہ اسکو لیکر چلا گیا اور سلیمانؑ کے تخت پر بیٹھا جن وانس اور تمام حیوانات اُسکے مطیع ہوئے حضرت سلیمان کی صورت متغیر ہو گئی جب امینہ پاس آئے اور انگوٹھی مانگی امینہ نے اُنکو نہ پہچانا اور نکال دیا - سلیمان نے جانا کہ جو گناہ اُنکے گھر مین واقع ہوا تھا اُسکا اثر اُنکو پہونچا ہے - بعد اسکے حسین کنیز اور زوجہ کے پاس گئے اُنھے اُنکو نہ پہچانا اور نکال دیا - آخر مجبور ہو کر دریا کے کنارے گئے وہان صیادون کی خدمت کرتے اور مچھلیان اُنکے گھرون مین پہونچاتے تھے - وہ لوگ ہر روز دو مچھلیان انکو دیتے تھے - چالیس دن تک یہی حال رہا اور انکے گھر مین بت کی پرستش بھی چالیس دن ہوئی تھی جب آصف اور علماے بنی اسرائیل نے اُس شیطان کے اطوار اور احکام کو سلیمان کے آداب و احکام کے خلاف پایا سلیمان کی زنان نکاحی اور کنیزون سے اسکا حال دریافت کیا - کہا کہ حالت حیض مین ہمسے مقاربت کرتا ہے اور غسل جنابت نہین کرتا - اور بعضون کا قول ہے کہ شیطان کا حکم سب پر جاری ہوا مگر سلیمانؑ کی عورتون پر جاری نہین ہوا اور اُنپر دسترس نہ پایا - بعد اسکے شیطان نے پرواز کی اور وہ انگوٹھی دریا مین ڈال دی - سلیمانؑ نے وہ انگوٹھی شکم ماہی مین پائی اُسکو اپنی انگلی مین پہنا اور اُنکی بادشاہی پھر اُنکو ملی - اُس شیطان کو پکڑکر ایک پتھر کے اندر قید کیا اور وہ پتھر دریا مین ڈال دیا - اور اس قول خدا کے یہی معنی ہین کہ ہمنے سلیمانؑ کا امتحان لیا اور اُنکی کرسی پر ایک جسد کو گرایا مراد اس جسد سے وہی شیطان ہے جو اُنکی صورت بنکر اُنکی کرسی پر بیٹھا مگر تمام متکلمین اور مفسرین شیعہ نے ان دونون قصون سے انکار کیا ہے اور کہتے ہین کہ پیغمبر خدا اس سے منزہ ہے کہ چند حیوان بیگناہ کی گردن مارے یا اُنکو پے کرے اسلیے کہ اپنی نماز سے غافل ہوا ہو - اور خدا کی پیغمبری و بادشاہی انگوٹھی کی وجہ سے نہین ہوتی کہ جو شخص وہ انگوٹھی پہنے بادشاہ ہو جائے - اسکے علاوہ اگر شیطان کو یہ قدرت حاصل ہو کہ پیغمبرون کی صورت بن سکے ہر آئینہ پیغمبرون کے کلام و ارشاد و کردار کا اعتماد زائل ہو جائے اسلیے کہ اس صورت مین احتمال ہو سکتا ہے کہ جو کچھ وہ کہتے ہین یا کرتے ہین اُنکا قول و فعل نہو بلکہ شیطان اُنکی صورت بنکر افترا کرتا ہو - اور اگر شیطان کو ایسا اقتدار دوستان خدا پر حاصل ہوتا ضرور تھا کہ اُنمین سے ایک کو بھی روے زمین پر باقی نہ رکھتا بلکہ سب کو ہلاک کرتا اور اُنکی کتابون کو جلا دیتا اور اُنکے گھرون کو ویران کرتا اور جو کچھ مقتضاے عداوت ہے اُنکی نسبت عمل مین لاتا - اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ حق تعالیٰ کسی کافر کو یہ قدرت عطا کرے کہ پیغمبرون کی حرمت پر مسلط ہو - اور اگر وہ بت پرستی سلیمانؑ کی اجازت اور رضامندی سے تھی پس یہ کفر ہے اور پیغمبر خدا پر کفر کا اطلاق کیونکر روا ہو سکتا ہے - اور اگر اُنکی

بے اطلاع واقع ہوئی اُنکی کیا تقصیر تھی جسکے لیے یہ عقوبت تجویز ہوتی۔ جاننا چاہیے کہ علمائے شیعہ نے
ان آیات کی تاویل مین وجوہ کثیر بیان کیے ہین مگر ہم اس مقام مین بغرض دور ہونے شبہہ خواص و
عوام کے بعض وجوہ کے بیان پر اکتفا کرتے ہین۔ جن آیات مین گھوڑون کا حضرت سلیمانؑ
کے روبرو لانا مذکور ہوا ہے اُسکی کئی وجہین بیان ہوئی ہین۔ پہلی یہ ہے کہ ابن بابویہ رہ نے کتاب
من لا یحضرہ الفقیہ مین بسند صحیح زرارہ اور فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ ان دونون نے
حضرت امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کی تفسیر پوچھی اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا
اسکا ترجمہ لفظی یہ ہے بدرستیکہ نماز مومنون پر واجب کی گئی تھی اور اسکا وقت معین کیا گیا تھا۔ حضرت
نے فرمایا موقوت کے معنی مفروض و واجب کے ہین اور مراد یہ نہین ہے کہ اگر وقت بے اختیار گذر
جائے یا وقت فضیلت مطلق باقی نہ رہے اور بعد اُسکے نماز پڑھے وہ نماز باطل ہو جائے اگر ایسا ہوتا
ضرور تھا کہ سلیمان بن داؤدؑ ہلاک ہون اسلیے کہ نماز مین وقت کے گذر جانے تک اُنسے تاخیر واقع
ہوئی تھی بلکہ جو شخص نماز کو فراموش کرے جسوقت اُسکو یاد آئے اُسیوقت نماز پڑھ سکتا ہے۔ ابن بابویہ رہ
نے اس حدیث کے نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ جاہلان اہل سنت کہتے مین کہ حضرت سلیمانؑ
ایک روز گھوڑون کے دیکھنے مین مشغول رہے تا اینکہ آفتاب حجاب مین پنہان ہو گیا۔ بعد اسکے
حکم دیا کہ گھوڑون کو پھیر لاؤ اور اُنکی گردنین کاٹین اور پئے کیا اور فرمایا کہ ان گھوڑون نے مجھے
اپنے پروردگار کی یاد سے غافل کر دیا۔ مگر دراصل جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے ہین نہین ہے
اسلیے کہ گھوڑون کا اسمین کیا گناہ تھا جو قتل یا پئے کرین۔ ظاہر ہے کہ وہ خود نہین آئے تھے کہ حضرت
سلیمانؑ کو مشغول کرین بلکہ اُنکو پھیر لائے تھے باوجود اسکے کہ چند حیوان تھے جو مکلف نہین اس بارہ
مین یہی امر صحیح ہے جو حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک روز سلیمانؑ گھوڑون کے دیکھنے
مین وقت عصر مشغول رہے تا اینکہ آفتاب حجاب مین پنہان ہو گیا۔ اُسوقت فرشتون سے خطاب
کیا کہ آفتاب کو میرے لیے پھیر لاؤ کہ مین نماز کو اُسکے وقت پر ادا کرون۔ فرشتون نے آفتاب کو پھیرا
آنحضرت نے اپنی ساق و گردن کا مسح کیا اور اُنکے اصحاب نے بھی اپنے ساق اور گردنون کا مسح
کیا اسلیے کہ اُن سب کی بھی نماز فوت ہو گئی تھی۔ اُس عہد مین نماز کے لیے اسیطرح وضو کرتے تھے بعد اسکے
اُنھون نے نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے آفتاب غروب ہوا اور ستارے نمایان ہو گئے۔ خدا کی
بھی اس قول سے یہی مراد ہے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مولف فرماتے ہین بعضون
کا قول ہے کہ آفتاب غروب نہ ہوا تھا حضرت کی نماز فوت ہو گئی ہو بلکہ دیوارون اور پہاڑون

کے عقب میں پنہان ہوا تھا اور وقت فضیلت گذر گیا تھا اور اسلیئے آفتاب کو پھیر کر نماز کو اسکی فضیلت کے وقت بجا لائیں۔ جیسا کہ حدیث اول سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اور دوسری حدیث سے بھی اس امر کا انکار ثابت نہیں ہوتا اور ستارون کا بعد غروب کے ظاہر ہونا اسطرح ہو سکتا ہے کہ آفتاب نے تیز و تند حرکت کی ہو کہ مدت توقف کا عوض ہو جائے اور ساعات شب و روز کے حساب میں خلل نہ واقع ہو۔ اور اگر آفتاب غروب بھی ہو گیا ہو یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ آپکی نماز کا وقت غروب آفتاب سے فوت نہوتا ہو۔ یا پھر جس حالت میں کہ انکو یقین تھا کہ آفتاب انکے لیئے پھر آئیگا تاخیر کرنا انپر حرام نہو اور جو شخص کہ پیغمبر سے سہو کا صادر ہونا جائز جانتا ہو وہی سہو کا احتمال کر سکتا ہے۔ یہی وجہ اس آیت کی تاویل میں سب وجہون سے بہتر ہے بلکہ عامہ نے بھی اسوجہ کو حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کیا ہے اور بہت سی حدیثین اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ حضرت سلیمانؑ کے لیئے رد شمس واقع ہوا۔ اور بنا بر اس حدیث کے جو کہ مذکور ہو چکی کہ جو کچھ امتہاے گذشتہ میں واقع ہوا ہے اس امت میں بھی مثل اسکے واقع ہوگا۔ جیسا کہ بنی اسرائیل میں دو مرتبہ آفتاب پھرا ایکمرتبہ حضرت یوشع وصی حضرت موسیٰ کے لیئے اور دوسری مرتبہ حضرت سلیمان کے لیئے اسیطرح اس امت میں بھی دو مرتبہ حضرت امیر المومنینؑ کے لیئے آفتاب پھرا ایکمرتبہ مدینہ کی مسجد فضیخ میں جبکہ حضرت رسولخداؐ زندہ تھے۔ دوسری بار بمقام حلہ مسجد شمس میں بعد وفات آنحضرتؐ کیفیت اسکی تفصیل آنحضرت کے ابواب معجزات میں بیان ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ عامہ اور خاصہ نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ آفتاب تین شخصون کے سوا اور کسی کے لیئے نہین پھرا۔ یوشعؑ۔ سلیمانؑ۔ علی بن ابی طالب علیہم السلام اور بنا بر اس تاویل کے دونون ضمیرین۔ تَوَارَتْ اور رُدُّوْهَا کی آفتاب کی طرف راجع ہین۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ دونون ضمیرین گھوڑون کی طرف راجع ہون۔ یعنی گھوڑون کو لیگئے تا اینکہ حضرت کی نظر سے غائب ہو گئے پھر حکم دیا کہ گھوڑون کو پھیر لاؤ اور انکے یال و ساق پر ہاتھ پھیرا یا انکے ساق و یال کو اس امر کے اظہار کے لیئے دھویا کہ گھوڑون کی تعظیم و خدمت کرنا راہ خدا میں جہاد کرنے کے لیے ممدوح اور پسندیدہ ہے۔ پس مطابق اسکے آیہ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ سے یہ مراد ہے کہ میں نے اسلیئے گھوڑون کی محبت کو اختیار یا ظاہر کیا کہ پروردگار کے ذکر میں مشغول ہون یعنی توریت میں انکی مدح مذکور رہے۔ یا اپنے پروردگار کی اطاعت کے سبب جو جہاد کرنے میں حاصل ہوتی ہے انکو دوست رکھتا ہون نہ کہ اپنے نفس کی خواہش سے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ پہلی ضمیر آفتاب کیطرف راجع ہے اور دوسری ضمیر گھوڑون کی طرف یعنی گھوڑون کو دیکھتے رہے تا اینکہ آفتاب غروب

ہوا اسوقت حکم دیا کہ گھوڑون کو پھیر لاؤ اور انکو ذبح اور پے کیا مگر یہ امر بسبب عقوبت کے نہ تھا بلکہ اسلیے
تھا کہ انکا گوشت راہ خدا مین تصدق کرین۔ اور یہ اس ترک اولی کا کفارہ ہو جو انسے صادر ہوا تھا
یا یہ کہ گھوڑون کی ساق وگردن پر ہاتھ پھیرا اور انکو راہ خدا مین چھوڑ دیا کہ جو شخص چاہے انپر متصرف ہو اور
انکو ذبح نہین کیا۔ اور حضرت سلیمان کے امتحان کی تاویل اور اس جسد کی تفسیر مین جو انکی کرسی پر گرا
کئی وجہین بیان ہوئی ہین۔ پہلی یہ ہے کہ ایک روز آنحضرت ؑ اپنے تخت پر بیٹھے تھے فرمایا آج کی رات مین
ستر عورتون سے مقاربت کرونگا اور انمین سے ہر ایک عورت کے ایک پسر پیدا ہوگا جو راہ خدا مین
جہاد کرے مگر انشاء اللہ نہ کہا جب ان عورتون سے مقاربت کی سوائے ایک عورت کے اور کوئی حاملہ
نہوئی جو فرزند کہ اس سے پیدا ہوا ناقص اور اسکا بدن نصف تھا۔ جب اس فرزند کو لاکر انکے تخت پر رکھا
آگاہ ہوئے کہ یہ اس ترک اولی اور ترک مستحب یعنی انشاء اللہ نہ کہنے کے سبب ہے۔ بعد اسکے خدا کی درگاہ
مین توبہ وانابت کی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت صادق ؑ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت سلیمان ؑ کے یہان
ایک فرزند پیدا ہوا جن اور شیاطین نے باہم مشورہ کیا کہ اگر یہ فرزند حضرت سلیمان ؑ کے بعد باقی رہیگا ہم اپنی
محنت و آزار کا عوض جو سلیمان سے پہنچے ہین اس سے لینگے۔ سلیمان ڈرے کہ مبادا یہ لوگ کوئی
آسیب و گزند اسکو پہونچائین اسلیے اسکو ابر مین پنہان کیا کہ وہان دودھ پیے اور تربیت پائے ناگاہ
دیکھا کہ وہ پسر مردہ انکے تخت پر گرا۔ حضرت سلیمان ؑ کے لیے یہ ایک تنبیہ تھی کہ قضاے الہی سے ڈرنا کوئی فائدہ
نہین دیتا اور تادیب بھی تھی کہ خدا پر کیون اعتماد نہ کیا اور شیاطین سے ڈر گئے اور اپنی تدبیر پر اعتماد کیا
اور یہی امر مکروہ توبہ وانابت کا سبب ہوا۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ آنحضرت کو بیماری شدید عارض ہوئی
اور اپنے تخت پر مانند جسم بے روح کے گرے پھر صحت پائی خدا کیطرف پھرے اور تضرع وزاری کی کہ خدا نے
انکو صحت دی۔ علماے شیعہ اور سواے انکے اورون نے بھی ان آیات کی تاویل مین یہ وجوہ بیان کیے
ہین۔ اور علی بن ابراہیم نے جو روایت کی ہے اسکو بہت وجوہ سے رد کرتے ہین جو بیان ہوئین۔ بلکہ تقیہ پر
حمل کرتے ہین مگر وہ پہلی دو حدیثین جنکو ابن بابویہ علیہ الرحمہ اور شیخ طوسی رحمہ نے بیان کیا ہے چونکہ انمین استیلاے شیطان کا
ذکر نہین ہے اسلیے ممکن ہے کہ حق تعالی نے بغرض امتحان قوم آنحضرت یا از روے تادیب آنحضرت کی
فعل مکروہ کے سبب ایک مدت تک حضرت کی بادشاہی ظاہری سلب کی ہو اور وہ اپنی قوم سے غائب رہے
ہون۔ بعد اسکے بحکم خدا اپنی قوم کی طرف مراجعت کی ہو جیسا کہ پیشتر مذکور ہو چکا ہے کہ اکثر پیغمبر اپنی قوم
سے غائب رہے ہین اور پھر انکی طرف آئے ہین۔ اور وہ انگوٹھی بادشاہی کا سبب نہین ہو بلکہ بادشاہی
ظاہری کے عود کرنے کی علامت اور اپنی قوم کی طرف مراجعت کرنیکا حکم قرار پائی ہو۔ واللہ اعلم

فصل دوسری - حضرت سلیمانؑ کا وادی نمل سے گذر کرنا اور تمام معجزات جو وحوش وطیور کے
بارہ مین ظاہر ہوئے - حق تعالی نے فرمایا ہی وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ
فَهُمْ يُوزَعُونَ یعنی سلیمان کے لیے بنی جان اور بنی آدم اور طیور کا لشکر جمع کیا گیا پس اگلا اول
و آخر باہم بگہ پیوستہ ہوا تاکہ پراگندہ ہون حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ
ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ تا اینکہ
جب وادی نمل مین گذرے ایک چیونٹی نے کہا ای گروہ چیونٹیون کے اپنے گھرون مین داخل ہو
تا سلیمان اور انکے اہل لشکر تمکو نادانستگی سے پامال نکرین فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي
أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي
بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ پس سلیمانؑ نے تبسم کیا اور اسکے اس کہنے سے
خندان ہوئے اور کہا خداوندا مجکو الہام کر اور توفیق دے کہ تیری اس نعمت کا شکر کرون جو تو نے
مجکو اور میرے مادر و پدر کو عطا کی ہی اور نیز اسکی توفیق دے کہ وہ عمل شائستہ بجا لاؤن جسکو تو پسند کرے
اور مجکو اپنی رحمت سے اپنے بندگان شائستہ مین داخل کر - بعضون نے کہا ہی کہ یہ وادی طائف مین ہی اور
بعضون کا قول ہی کہ ملک شام مین ہی - اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ جب ہوا نے آنحضرتؑ
کے تخت کو اٹھایا اور وادی نمل کی طرف گذرے - یہ وہ وادی ہی جسمین طلا و نقرہ اگتا ہی جیسا کہ
حضرت صادقؑ نے فرمایا ہی کہ خدا نے ایک وادی پیدا کیا ہی جسمین طلا و نقرہ اگتا ہی اور ضعیف ترین
خلق سے اسکی حمایت و حفاظت کی ہی یعنے چیونٹی سے اگر شتران قوی اس وادی مین داخل ہونا چاہین
داخل نہین ہو سکتے - اور ابن بابویہ رحمہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جب اس چیونٹی
نے یہ بات کہی ہوا نے اسکی صدا سلیمانؑ کے کان تک پہونچائی درحالیکہ وہ بالائے ہوا جاتے تھے -
ہوا کو حکم دیا کہ ٹھہر جا اور اس چیونٹی کو طلب کیا جب وہ حاضر ہوا فرمایا کیا تو نہین جانتا کہ مین پیغمبر خدا
ہون اور کسی پر ستم نہین کرتا - عرض کی ہان مین اس امر کو جانتا ہون - فرمایا پھر کیون تو نے تمام
چیونٹیون کو میرے ظلم سے ڈرایا اور انسے کہا کہ اپنے گھرون مین داخل ہو - عرض کی مجکو یہ خوف ہوا
کہ وہ جب آپکی زینت کو دیکھین مبادا زینت دنیا پر مفتون اور خدا سے دور ہو جائین پھر اس چیونٹی نے
پوچھا آپ بزرگ تر ہین یا آپکے پدر عالیمقدار داود - فرمایا بلکہ میرے پدر داود مجسے بزرگ تر ہین چیونٹی
نے کہا پھر آپکے پدر بزرگوار کے نام سے آپکے نام مین ایک حرف کیون زیادہ رکھا ہی - فرمایا مین اسکی
وجہ نہین جانتا کہا آپکے پدر عالیمقدار کا دل ترک اولی کے سبب مجروح ہوا اور آنحضرتؑ نے اس جراحت

کا علاج مروت خدا سے کیا اسلیے انکو داؤد کہتے تھے اور چونکہ آپ اس جراحت سے سالم اور محفوظ ہین انکو
سلیمان کہتے ہین۔ لیکن آپکے پدر بزرگوار کا جراحت انکے کمال کا باعث ہوا اور مین امید رکھتا ہون
کہ آپکو بھی انکے کمال کا مرتبہ حاصل ہوگا۔ پھر اس چونٹی نے کہا آپ جانتے ہین کہ تمام مخلوقات سے
ہوا کو کیون آپکا مطیع و فرمان بردار کیا ہے۔ فرمایا نہین۔ کہا اسلیے کہ آپ آگاہ ہون کہ آپکے ملک کی بنا
ہوا پر ہے اور قابل اعتماد نہین۔ اگر دنیا کی تمام چیزون کو خدا آپکا فرمان بردار کرے جیسا کہ ہوا کو کیا ہے
ہر آئینہ وہ سب چیزین آپکے ہاتھ سے نکل جائینگی جیسے کہ ہوا کسی کے ہاتھ مین نہین رہتی۔ اسوقت
حضرت نے تبسم کیا اور اسکے اس کلام سے خندان ہوے۔ اے عزیز خدا کے لطف و احسان کو دو
ستون کی نسبت ملاحظہ کر کہ کس درجہ ہے اور کس کس ذریعہ و وسیلہ سے اونکی تنبیہ و تادیب کرتا ہے
باوجود اوس عظمت و شان سلیمان کے ایک مور ضعیف کو اونکا ناصح کیا تاکہ نخوت و غرور و خود بینی
اونکے رفعت و جلالت کے اساس مستحکم مین رخنہ نہ کرے اور ہر حال مین خدا کے روبرو حالت تضرع و تذلل
مین رہین۔ فَسُبْحَانَ مَا اَعْظَمَ شَانَهٗ وَاَجَلَّ اِمْتِنَانَهٗ جیسا کہ بسند صحیح و
معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت سلیمان گروہ جن و انسان کو ہمراہ لیکر دعاے
باران کے لیے صحرا مین گئے ایک لنگڑے چونٹی کی طرف انکا گذر ہوا وہ اپنے پر زمین پر پھیلاے اور
ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھائے کہہ رہا تھا کہ خداوندا ہم ایک مخلوق تیری مخلوقات سے ہین اور تیری
روزی کے محتاج ہین تو فرزندان آدم کے سبب ہمکو ہلاک نکر اور انکے سبب مواخذہ نہ فرما بلکہ باران آسمانکو
ہمارے لیے نازل فرما۔ سلیمانؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مراجعت کرو دوسرے کی شفاعت تمہارے
حق مین مقبول ہوئی۔ اور دوسری روایت کے مطابق ببرکت دوسرون کے تمہارے لیئے نزول باران
کا حکم ہوا۔ اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ یہ کاکل جو قبرہ کے سر پر ہے حضرت
سلیمان کے ہاتھ پھیرنے کے سبب سے ہے اصل یہ وجہ ہوئی کہ ایک روز ایک نر نے اپنی مادہ سے جفتی
کرنا چاہا۔ مادہ راضی نہوئی اوسوقت نر نے کہا تو انکار نکر میری غرض سواے اسکے اور کچھ نہین ہے
کہ ہم سے ایک فرزند پیدا ہو جو حق تعالی کے ذکر مین مصروف رہے۔ مادہ یہ سنکر راضی ہوگئی جب انڈے
دینے کا وقت آیا نر نے مادہ سے پوچھا تو کس جگہ انڈے دیگی کہا مین چاہتی ہون کہ راستے سے دور
کسی جگہ انڈے دون۔ نر نے کہا مین ایسا مناسب جانتا ہون کہ راستے کے نزدیک انڈے دے تاکہ
جو شخص تجھکو دیکھے یہ نہ جانے کہ تو نے انڈے دیئے ہین بلکہ یہ سمجھے کہ دانہ کی تلاش مین راستے کے نزدیک
آئی ہے۔ مادہ نے قریب راہ انڈے دیئے اور انپر بیٹھی جب بچے نکلنے کا زمانہ قریب آیا ناگاہ دیکھا کہ حضرت

سلیمانؑ مع اپنے لشکر و خدم و حشم کے تشریف لاتے ہین و طیور او نکے بالاے سر سایہ کیے ہین ۔ مادہ نے اپنے نر سے کہا حضرت سلیمانؑ اپنے لشکر کے ساتھ آرہے ہین مین ڈرتی ہون کہ مبادا ہمارے انڈون کو پامال کرین ۔ نر نے کہا حضرت سلیمانؑ رحیم ہین اگر کوئی چیز تیری پاس موجود ہو جو اپنے بچون کے لیے جمع کی ہو ۔ کہا ایک کھجور ہی مین نے اپنے بچون کے لیے پوشیدہ کی ہے ۔ پھر اوسنے نر سے پوچھا کہ تیری پاس بھی کوئی چیز ہے ۔ کہا ہان مین نے بھی ایک خرما تجھسے پوشیدہ کرکے بچون کے لیے رکھا ہے ۔ مادہ نے کہا لازم ہے کہ ہم اور تم خرما لیکر سلیمانؑ کی خدمت مین حاضر ہون اور اپنا ہدیہ پیش کرین اسلیے کہ وہ ہدیہ کو بہت دوست رکھتے ہین ۔ نر نے خرما منقار مین لیا اور مادہ نے طلح پر دو دن مین رکھی اور حضرت سلیمانؑ کی خدمت مین حاضر ہوے ۔ آنحضرت اپنے تخت پر بیٹھے تھے جب آپ کی نظر مبارک ان پر پڑی انہون نے ہاتھ کو بڑھایا اوسپر نر بیٹھ گیا اور بائین ہاتھ کو بڑھایا اوسپر مادہ بیٹھ گئی پھر اونکا حال دریافت کیا جب دونون نے اپنی کیفیت عرض کی اونکا ہدیہ قبول فرمایا اور اپنے لشکر کو دوسری طرف پھیر دیا تاکہ اونکے انڈون کو ضرر نہ پہونچے اور اپنے دست مبارک کو اونکے سر پر پھیر کر اونکے حق مین برکت کی دعا کی پس اونکے سر پر یہ تاج حضرت سلیمانؑ کے دست مبارک کی برکت سے نکل آیا ۔ مؤلف فرماتے ہین ۔ اس قصہ مین نر و مادہ کے قصہ مین اونکا پامال سے خائف ہونا باوجودیکہ حضرت سلیمانؑ بالاے ہوا تشریف لیجاتے تھے شاید تماشائیون کے ہجوم کے سبب ہو یا اس خیال سے کہ مبادا ایسا ہو کہ سلیمانؑ وہان ہوا سے زمین پر اوترے یا اوسوقت حضرت سوار نہوے ہون اور زمین پر راہ طے کرتے ہون ۔ اور حدیث سابق جو مور چہ کے قصہ مین مذکور ہوئی اوس سے اس شبہ کا دوسرا جواب بھی ہوتا ہے جس سے غافل نہ رہنا چاہیے ۔ اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ حضرت سلیمان کا روزانہ خرچ مطبخ سات کوڑہ تھا ۔ ایک روز ایک مچھلی نے دریا سے سر باہر نکالا اور کہا اے سلیمانؑ آج آپ میری ضیافت کیجیے ۔ فرمایا میرے لشکر کے ایک مہینے کا آذوقہ اسکے لیے حاضر کرو جب دریا کے کنارے جمع کیا مانند ایک کوہ عظیم کے ہو گیا اوس مچھلی نے دریا سے سر باہر نکال کر وہ تمام اشیا کھا لیا اور کہا اے سلیمانؑ میری پوری غذا کہان ہے یہ تو میرے تمام دن کی غذا سے بہت کم تھا ۔ سلیمان متعجب ہوے اور فرمایا دریا مین کوئی دوسرا جانور بھی تیرے مانند عظیم الجثہ ہے ۔ کہا ہزار گروہ میرے مانند ہین سلیمانؑ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْعَظِيْمِ اور دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک روز ایک نر نے چڑیا سے کہا تو کیون مجھسے جفت نہین ہوتی اگر مین چاہون تو قبہ سلیمان کو اپنی چونچ سے اوکھیڑ کے دریا مین پھینک دون ۔ جب ہوا نے یہ کلام حضرت سلیمانؑ کے کان تک پہونچایا حضرت سلیمان نے تبسم کیا اور حکم دیا کہ اون دونون کو حاضر کرین جب حاضر ہوے

چڑے سے خطاب کیا کہ تو نے جو دعویٰ کیا وہ کیسے ہو سکتا ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ نہیں۔ مگر آدمی
اپنی زوجہ کے روبرو اپنے کو صاحب فخر و شان ظاہر کرتا ہے۔ علاوہ اسکے عاشق کو اوسکے قول پر ملامت
نہیں کر سکتے۔ سلیمانؑ نے چڑیا سے فرمایا تو کیوں انکار کرتی ہے باوجودیکہ یہ تیرے عشق و محبت کا دعویٰ
کرتا ہے۔ چڑیا نے کہا اے پیغمبر خدا یہ دروغ کہتا ہے میرا دوست نہیں ہے اور دعویٰ باطل کرتا ہے اسلیے
کہ میرے سوا دوسرے کو بھی دوست رکھتا ہے۔ چڑیا کے اس کلام نے سلیمانؑ کے دل میں اثر کیا
چالیس دن تک روتے رہے اور اپنی عبادت گاہ سے باہر نہ نکلے دعا کرتے تھے کہ خداوندا میرے
دل کو دوسروں کی محبت سے پاک کر کے اپنی محبت کے لیے مخصوص کر۔ اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے
کہ ایک روز حضرت سلیمان نے سنا کہ ایک چڑا اپنی چڑیا سے کہہ رہا ہے کہ میری پاس آ تاکہ تجھ سے جفتی کروں
شاید خدا کوئی فرزند عطا کرے جو یاد خدا میں مصروف رہے اسلیے کہ اب ہم پیر و ضعیف ہو گئے ہیں
سلیمانؑ اوسکے کلام سے متعجب ہوے اور فرمایا کہ اس چڑے کی یہ نیت خیر میری بادشاہی سے بہتر ہے
ایک روز ایک بلبل رقص و خوانندگی کرتا تھا سلیمانؑ نے فرمایا یہ کہہ رہا ہے کہ میں جب آدھا خرما کھا لوں
پھر مجھکو کسی کی پروا نہیں کہ دنیا رہے یا نہ رہے۔ ایک فاختہ نے صدا کی۔ فرمایا یہ کہتی ہے کہ کاش
یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتی۔ ایک طاؤس نے صدا کی فرمایا یہ کہتا ہے کہ تو جو کام کریگا اوس کا عوض
پائیگا۔ ایک ہدہد نے صدا کی فرمایا یہ کہتا ہے کہ جو رحم نہیں کرتا اوس پر رحم نہیں کرتے۔ صرد یعنی لٹورہ
ایک جانور ہے جو گلستان میں رہتا ہے اوسنے صدا کی فرمایا یہ کہتا ہے کہ اے گنہگارو استغفار کرو
طوطی نے صدا کی فرمایا یہ کہتی ہے کہ جو زندہ ہے ضرور اوسکو موت آئیگی اور جو چیز نئی ہے وہ ضرور کہنہ ہوگی
ایک پرستک یعنی ابابیل نے صدا کی فرمایا یہ کہتی ہے کہ اپنے سے پہلے عمل خیر کو روانہ کرو تاکہ اوسکی مزدوری
ملے۔ ایک کبوتر نے صدا کی فرمایا یہ کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى مِلْءَ سَمٰوٰتِهِ وَأَرْضِهِ
ایک قمری نے صدا کی فرمایا یہ کہتی ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى اور فرمایا کہ کوا عشاروں پر نفرین کرتا ہے۔
اور چیل کہتی ہے كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ یعنی سوائے ذات مقدس حق تعالیٰ کے سب چیزیں
ہلاک ہونے والی ہیں۔ اور اسفرود کہتا ہے جو شخص کہ خاموش رہا سالم رہتا ہے اور سبز قبا کہتا ہے
اوس شخص پر وائے ہے جسکی ہمت تحصیل دنیا میں مصروف ہو اور مینڈک کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْقُدُّوسِ
اور باز کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ اور دراج کہتا ہے الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى

فصل تیسری قصہ حضرت سلیمانؑ و بلقیس۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ
اپنے تخت پر بیٹھے تھے تمام مرغان ہوا جنکو خدا نے اونکا مسخر کیا تھا حاضر ہوکر جو لوگ کہ تخت کے نزدیک

بیٹھتے تھے اور اونکے سرون پر سایہ کرتے تھے - ایک روز اون طائرون مین سے ہدہد غائب ہوا - جب اوسکی جگہ خالی رہی وہان سے حضرت سلیمانؑ کے دامن پر دہوپ آئی - اوپر نظر کی ہدہد کو اوسکے مقام پر نہ دیکھا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے - وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ - یعنے طائرون کی جستجو کی پس کہا مجھکو کیا ہوا ہے جو مین ہدہد کو نہین دیکھتا بلکہ وہ غائب ہے اور حاضر نہین ہے - لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا البتہ اوسکو سخت عذاب سخت کے عذاب کرونگا منقول ہے کہ فرمایا اوسکے پر نوچکر زیر آفتاب پھینک دونگا - أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ یا اوسکو ذبح کرونگا - أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ یا میرے لیے کوئی حجت قوی اور عذر ظاہر بیان کرے - فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ پس تھوڑی دیر تامل کیا ناگاہ ہدہد آپہونچا - سلیمان نے اوس سے پوچھا تو کہان تھا - فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ پس ہدہد نے کہا مجھے معلوم ہوا اور میرے علم نے اوس چیز کا احاطہ کیا کہ آپکے علم نے جسکا احاطہ نہین کیا اور آپکے لیے شہر سبا سے ایک خبر تحقیق و یقینی لایا ہون جس مین کسیطرح کا شک نہین - إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ بدرستیکہ مین نے ایک عورت کو پایا جو اونکی بادشاہ ہے - یعنی بلقیس دختر شراحیل مین مالک اور وہ سب چیزین اوسکو دیگئی ہین جنکی ضرورت بادشاہون کو ہوتی ہے - اور اوسکا ایک تخت بہت کلان ہے - وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ مین نے اوسکو اور اوسکی قوم کو پایا کہ آفتاب کو سجدہ کرتے ہین سوا ے خدا کے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ - اور شیطان نے اونکے اعمال قبیحہ کو اونکے لیے زینت دی ہے - پس راہ حق سے اونکو باز رکھا ہے پس وہ حق کی طرف ہدایت نہین پاتے اور اونکے لیے اس امر کو زینت دی ہے کہ اوس خدا کو سجدہ نکرین جو آسمانون اور زمین مین چیزہا ے پنہان کو ظاہر کرتا ہے اور اون تمام چیزون کو جانتا ہو جو پنہان رکھتے ہین - اور اون تمام چیزون کو جو آشکار کرتے ہین اَللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وہ خداوند عالم کہ اوسکے سوا کوئی خدا نہین اور وہ پروردگار عرش عظیم ہے - قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ سلیمان نے کہا بہت جلد دیکھونگا کہ آیا تو نے راست کہا ہے یا تو دروغ کہنے والون سے تہا - اِذْهَبْ بِكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ - یہ میرا خط لیجا پس اسکو اونکی طرف پھینک دے پس اونسے پشت گردان ہو کر پوشیدہ ہو پس دیکھ اس بارہ مین باہم کیا کہتے ہین - قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ

كِتَابٌ كَرِيمٌ ۝ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي
مُسْلِمِينَ ۝ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ ہدہد نے کہا وہ ایک تخت پر بیٹھی ہے جو بہت کلان ہے میں اوسکے
تخت تک نہیں پہونچ سکا سلیمان نے فرمایا خط کو بالائے قبہ سے تخت پر گرا دے ہدہد شہر سبا میں گیا
اور روشندان قصر بلقیس سے وہ خط اوسکے دامن میں گرا دیا جلد سے وہ خط بہت خائف ہوئی
اور اپنے لشکر کے سرداروں کو جمع کیا اور یہ کہا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے اے سرداران لشکر یہ بیشک
گرایا گیا ہے میری طرف ایک خط کریم و بزرگوار۔ علی بن ابراہیم نے کہا ہے۔ یعنے مہر کیا ہوا۔ اور حضرت
صادق سے منقول ہے کہ بہت کرامت و منزلت یہ ہے کہ اوسپر مہر کی گئی ہے۔ بیشک یہ خط سلیمان کا ہے اور
اوسکی ابتدا میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہے۔ اور پہلا مضمون خط کا یہ ہے کہ تکبر و سربلندی نکرو
اور میری طرف آؤ درحالیکہ تم اسلام لانے والے اور طاعت کرنے والے ہو۔ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ
أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ۝ بلقیس نے کہا اے سرداران لشکر
مجھکو میرے کام میں فتویٰ دو میں کسی امر کے جزم کرنے والی اور امضا کرنے والی نہیں رہی ہوں جب تک
کہ تم حاضر ہو۔ قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي
مَاذَا تَأْمُرِينَ ۝ انہوں نے کہا ہم صاحب قوت باس و شجاعت عظیم ہیں اور حکم تیری طرف سے
اور ہمارا اختیار تجھکو حاصل ہے پس نظر کر کیا حکم دیتی ہے تاکہ ہم اطاعت کریں۔ شیخ طوسی نے
روایت کی ہے کہ اوسکے لشکر کے سردار تین سو بارہ تھے جن سے مشورہ کرتی تھی اور ہر سردار
ہزار سپاہی کا افسر تھا۔ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا
أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ بلقیس نے کہا بیشک جب بادشاہ کسی شہر میں داخل ہوتے
ہیں اوس شہر کے رہنے والوں کو فاسد کرتے ہیں اور اوس شہر کے عزت داروں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔
حق تعالی نے اوسکے قول کی تصدیق کی اور فرمایا کہ فی الواقع بادشاہ ایسا ہی کرتے ہیں اور اونکی عادت
یہی ہے۔ اس آیت کی اسیطرح تفسیر کی ہے۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ بعد اسکے بلقیس نے
اپنی قوم سے کہا اگر درحقیقت یہ خدا کی جانب سے پیغمبر ہیں جیسا کہ یہ دعوی کرتے ہیں تب ہم ہیں اوسکے
مقابلہ کی طاقت نہیں اسلئے کہ خدا پر غالب ہونا ممکن نہیں۔ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ
بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ۝ اور بیشک میں اونکی طرف ہدیہ بھیجتی ہوں اور انتظار کرتی ہوں کہ میرا
قاصد کیا خبر لاتا ہے۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ بلقیس نے کہا میں ہدیہ بھیجتی ہوں اگر یہ بادشاہ ہیں
دنیا کی طرف مائل ہونگے اور ہمارا ہدیہ قبول کرینگے اوسوقت جانونگی کہ ہم پر غالب ہونے کی قدرت اونہیں

نہیں - بعد اسکے حضرت سلیمانؑ پاس ایک بہت بڑا اور بیش قیمت موتی بھیجا اور اپنے قاصد سے کہا کہ
سلیمانؑ سے کہنا بے آہن و آتش کے اس موتی میں سوراخ کریں - جب بلقیس کے قاصد نے وہ موتی
حضرت سلیمانؑ کو دیا اور بلقیس کا پیام پہونچایا آنحضرت نے ایک کیڑے کو حکم دیا اوس نے وہ موتی
منھ میں لیکر اوس موتی میں سوراخ کیا اور دوسرے سرے کو دوسری طرف باہر نکال دیا فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ
أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ۔
یعنی جب بلقیس کا قاصد حضرت سلیمانؑ پاس آیا فرمایا کیا اپنے مال سے میری مدد و اعانت کرتی ہو خدا نے
جو مجھکو عطا کیا ہے وہ اوس سے بہتر ہے جو کہ تمکو عطا کیا ہے بلکہ تم اپنے ہدیے سے خوش ہوتی ہو -
ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ
اپنے ہدیہ کو لیکر اوسکی طرف پھر جا کہ البتہ میں ایسا لشکر ہمراہ لیکر اوسکی طرف آؤنگا جسکے مقابلہ کی
طاقت اوسمیں نہو اور اوسکو بذلت و خواری اوسکے شہر سے خارج کرونگا - علی بن ابراہیم نے سند معتبر
سے روایت کی ہے کہ جب بلقیس کا قاصد اوسکے پاس پھر آیا اور سلیمانؑ کی عظمت و شوکت و قوت کا حال اوس سے
بیان کیا - اوسنے جانا کہ اوسکے مقابلہ کی طاقت مجھ میں نہیں پس بارادۂ اطاعت و فرمانبرداری حضرت
سلیمانؑ کی طرف روانہ ہوئی حق تعالی نے اونکو خبر دی کہ بلقیس تمہاری طرف آتی ہے اور قریب
پہونچی ہے سلیمانؑ نے شیاطین و جن سے جو خدمت اقدس میں حاضر رہتے تھے فرمایا میں چاہتا ہوں
قبل اسکے کہ بلقیس یہاں داخل ہو اوسکا تخت میرے پاس لے آؤ - جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے
قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ کہا اے بزرگان و
سرداران لشکر تم میں سے کون شخص اوسکے تخت کو میرے پاس لا سکتا ہے قبل اسکے کہ وہ میرے پاس آئے
در حالیکہ انقیاد کرنے والے اور اسلام لانے والے ہونگے - قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ
مِنْ مَقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ایک خبیث سرکش و صاحب قوت نے جو قوم جن سے
تھا کہا میں اوس تخت کو تمہارے لیے لاؤنگا قبل اسکے کہ تم اپنی جگہ سے اوٹھو جو بیٹھے ہو اور اوس تخت کے
اوٹھانے پر قوی اور امین ہوں سلیمانؑ نے فرمایا مجھکو منظور ہے کہ اس سے بھی جلد تر وہ تخت یہاں
آئے - قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ
اور اوس شخص نے کہا جسکے پاس ایک علم کتاب سے تھا یعنی لوح محفوظ سے یا کتابہای آسمانی سے وہ
کہنے والا آصف بن برخیا وزیر سلیمانؑ تھا اور اسم اعظم کو جانتا تھا کہ میں اوس تخت کو تمہارے لیے لاتا ہوں
قبل اسکے کہ پلک جھپکو - آصف نے اسم اعظم الہی کو پڑھا اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس کو تخت سلیمانؑ کے

نیچے سے باہر نکالا فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ
اَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ
پس جب سلیمانؑ نے دیکھا کہ وہ تخت انکے پاس ٹھہر گیا کہا یہ میرے پروردگار کا فضل و احسان ہے تاکہ میرا
امتحان کرے کہ آیا میں اوسکا شکر کرتا ہوں یا اوسکی نعمت کا کفران ۔ اور جو شخص کہ خدا کا شکر کرے پس
اوس نے شکر نہیں کیا مگر اپنے نفس کے لیے۔ اور جو کوئی نعمت خدا کا کفران کرے پس بہ درستیکہ میرا پروردگار
اوسکے شکر سے بے نیاز ہے اور وہ صاحب کرم و بزرگی ہے قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ
اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ سلیمانؑ نے کہا کہ اوسکے تخت کی ہیئت بدل دو تاکہ
ہم دیکھیں کہ آیا وہ اپنی تمیز کی و عقلمندی سے ہدایت پاتی اور پہچانتی ہے کہ یہ تخت اوسکا ہے یا اوس
گروہ سے ہوگی جو ہدایت نہیں پاتے فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ وَاُوْتِیْنَا
الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِیْنَ پس جب بلقیس سلیمانؑ پاس آئی اوس سے کہا آیا تیرا تخت ایسا ہی
ہے کہا گویا وہی ہے۔ اور اس معجزہ کے پیشتر تمہاری حقیقت اور پیغمبری کا علم ہمکو دیا گیا تھا اور
ہم اسلام لانے والوں سے تھے وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ
كٰفِرِیْنَ اور خدا کے سوا دوسروں کی پرستش کرنے نے خدا پر ایمان لانے سے اوسکو باز رکھا تھا۔
یا خدا نے یا سلیمانؑ نے اوسکو خدا کے سوا دوسروں کی پرستش سے باز رکھا۔ بہ درستیکہ وہ کافروں کے
گروہ سے تھی۔ قِیْلَ لَهَا ادْخُلِی الصَّرْحَ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ
مِّنْ قَوَارِیْرَ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ بلقیس کے آنے سے پہلے سلیمانؑ نے جنوں کو حکم دیا تھا اور جنوں نے
ایک مکان شیشہ کا اوسکے لیے بنا کر پانی پر رکھا تھا جب بلقیس آئی اوس سے کہا کہ صحن قصر میں داخل ہو
اوس نے گمان کیا کہ پانی ہے اوس خیال سے اپنے لباس کو اپنی دونوں پنڈلیوں سے بلند کیا اور ظاہر ہوا کہ
اوسکی پنڈلیوں پر بہت بال ہیں سلیمانؑ نے کہا کہ یہ صحن نرم صاف ہے جو شیشے سے بنایا گیا ہے اور پانی نہیں
ہے بلقیس نے کہا میں نے اپنے نفس پر ستم کیا تھا جو سوائے خدا کے دوسرے کی پرستش کرتی تھی
اور میں سلیمان کے ساتھ اسلام لائی اور اوس خدا کی مطیع و منقاد ہوئی جو پروردگار عالمیان ہے
علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے اوس سے عقد کیا۔ اور بلقیس [illegible] جسم کی تھی سلیمانؑ
نے شیاطین سے کہا کہ کوئی چیز ایسی بتاؤ کہ جس سے اسکی پنڈلیوں کے بال گر جائیں۔ شیاطین نے حمام بنائے اور
نورہ اوسکے لیے تیار کیا۔ حمام اور نورہ اون چیزوں میں سے ہیں جو شیاطین نے بلقیس کے لیے بنایا تھا بہت سی چکی بھی

حضرت سلیمانؑ کے زمانے مین تمام ہوئی - اور حضرت صادقؑ نے فرمایا منجملہ اون علوم کے جو حق تعالیٰ نے
سلیمانؑ کو عطا کئے تھے تمام لغتونکا علم اور طیور و حیوانات و درندگان صحرا کی زبان جاننا بھی تھا - وقت
جنگ فارسی مین کلام کرتے تھے - جب دیوان شاہی مین بیٹھتے تھے اہل لشکر اور اہل مملکت و عمال کے
نظم و نسق کے لئے زبان رومی مین گفتگو فرماتے تھے - جب عورتون سے خلوت کرتے زبان سریانی و نبطی
مین گفتگو کرتے تھے - جب محراب عبادت مین جاتے اپنے پروردگار سے زبان عربی مین مناجات کرتے - جب
مسند قضا اور مجلس ملاقات ایلچیان و سلاطین مین تشریف رکھتے لغت عربی مین کلام کرتے تھے - مولف
فرماتے ہین - دربارۂ تخت بلقیس اور اوس مکان بعید سے اس زمان قلیل مین اوسکے آنے
مین اختلاف ہے - بعض کہتے ہین کہ فرشتے بالائے ہوا اوسکو لائے - بعضونکا قول ہے کہ ہوا اوسکو
اوڑا لائی - بعض کہتے ہین کہ حق تعالیٰ نے ایک حرکت سریع اوس تخت مین پیدا کی اور وہ تخت خود بخود آیا
بعض بیان کرتے ہین کہ خدا نے اوس تخت کو جس جگہ وہ رکھا تھا وہین معدوم کردیا اور اپنی قدرت کاملہ سے
اس مکان مین اوسکا مثل و مانند پیدا کیا - مگر احادیث معتبرہ سے جو ظاہر ہوتا ہے ان دو امرون سے
ایک امر ہے - اول یہ کہ حق تعالیٰ نے تمام زمین کو جو مکان سلیمانؑ اور اوس مقام کے درمیان تھی
جہان وہ تخت رکھا تھا غرق کردیا - زمین تخت نے اپنے مقام سے حرکت کی اور تخت کو سلیمانؑ کے پاس
پہونچا دیا - بعد اسکے وہ زمین اپنے مقام پر پھر گئی اور باقی زمین بھی حالت اول پر ہوگئی - اگر کوئی شخص
یہ اعتراض کرے کہ جتنی بنا و عمارات و حیوانات و درخت جو اون دونون مقامون کے درمیان تھے کیا ہوگئے
جواب اوسکا یہ ہے کہ ممکن ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اون سبکو چپ و راست ہٹا دیا ہو اور کوئی
چیز اوس تخت کے سامنے باقی نہ رہی ہو - دوم یہ کہ حق تعالیٰ نے تخت کو زمین مین غرق کردیا اور اوسکو زیر زمین
حرکت دی یہان تک کہ سلیمانؑ کے تخت کے نیچے پہونچا اور وہان سے باہر آیا یہ وجہ زیادہ تر قرین قیاس ہے
مگر دونون وجہین احادیث معتبرہ مین مذکور ہین - جیسا کہ بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب سلیمانؑ
کے وصی اور وزیر نے اسم اعظم خدا کو پڑھا جو زمین ہموار و ناہموار کہ تخت سلیمانؑ اور تخت بلقیس کے
درمیان تھی وہ غرق ہوگئی اور اوس تخت کی زمین اس تخت تک پہونچی - سلیمانؑ نے تخت کھینچ لیا اور
زمین پھر اپنے مقام پر پھر گئی اور ایک چشم زدن کی دیر نہوئی - سلیمانؑ نے فرمایا مینے ایسا خیال کیا کہ گویا وہ تخت
میرے تخت کے نیچے سے نکل آیا - اور احادیث صحیحہ و معتبرہ مین امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ اور امام علی نقی
علیہم السلام سے منقول ہے کہ خدا کے تہتر اسم اعظم مین آصف وزیر سلیمانؑ کے پاس ایک اسم تھا
جب اوسکو پڑھا زمین شگافتہ ہوئی یا جتنی زمین اوسکی اور تخت بلقیس کے درمیان تھی غرق ہوگئی یہانتک

کہ وہ تخت اونکے ہاتھ سے اوٹھا لیا۔ اور بمطابق دوسری روایت کے دونون قطعۂ زمین باہم مل گئے اور تخت
اوس قطعہ سے اوس قطعہ پر منتقل ہوا۔ پھر زمین حالت اول پر ہو گئی اور ایک چشم زدن کی دیر نہوئی۔ اور راوندی نے
کہ بہتر اسم ہمین عطا کئے ہین ایک اسم خدا کے لیے مخصوص ہے اور وہ کسیکو مخلوقات سے عطا نہین ہوا۔
اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے کہ ایک شخص نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا کہ جتنے پیغمبران آدم سے حضرت
رسول خدا کے زمانے تک تھے اون سب کا علم حضرت رسول خدا کو میراث مین ملا ہے فرمایا ہان اور خدا نے کسی پیغمبر کو
مبعوث نہین کیا مگر یہ کہ حضرت محمد اوس سے دانا تر ہین۔ راوی نے عرض کی حضرت عیسیٰ باذن خدا مردون کو
زندہ کرتے تھے۔ فرمایا تو نے سچ کہا سلیمانؑ بھی طائرون کی زبان جانتے تھے مگر حضرت رسول خدا ان سب امور پر
قادر تھے۔ پھر فرمایا بدرستیکہ سلیمانؑ نے ہدہد کو تلاش کیا جب اوسکو اپنے مقام پر نہ پایا غضبناک ہوے
اور وہ کلمات کہے خدا نے جنکا ذکر قرآن مین کیا ہے اور اسلیے غضبناک ہوے کہ ہدہد جہان پانی ہوتا تھا اونکو
بتاتا تھا اور وہ ہدہد کے محتاج تھے۔ باوجودیکہ ہدہد ایک طائر تھا مگر جو علم اوسکو عطا ہوا تھا حضرت
سلیمانؑ کو عطا نہین ہوا تھا اگرچہ ہوا اور مور اور جن و انس اور دیو و شیاطین سب انکے مطیع و فرمانبردار
تھے مگر پانی کو زیر ہوا دریافت نہین کر سکتے تھے۔ اور وہ طائر پاتا تھا۔ اور حق تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے
کہ اگر کوئی قرآن ایسا ہے کہ جس سے پہاڑون کو حرکت مین لا سکین اور زمین کو اوس سے پارہ پارہ کر سکین
اور مردون کو اوس سے جلا سکین وہ یہ قرآن ہے اور وہی قرآن ہمارے پاس ہے۔ ہم پانی کو زیر ہوا جانتے
ہین کہ کہان ہے۔ کتاب خدا مین کئی آیتین ایسی ہین کہ جس کام کے واسطے اونکو پڑھین وہ کام حاصل ہو
اور بسند معتبر منقول ہے کہ یحییٰ بن اکثم قاضی نے سوال کیا کہ آیا حضرت سلیمانؑ آصف بن برخیا کے علم
کے محتاج تھے۔ حضرت امام علی نقی صلوات اللہ علیہ نے فرمایا وہ شخص کہ جسکے پاس ایک علم کتاب سے تھا
وہ آصف بن برخیا تھا جس چیز کو آصف جانتا تھا حضرت سلیمانؑ اوسکے جاننے سے عاجز نہ تھے مگر منظور
یہ تھا کہ آصف کی فضیلت تمام جن و انس پر ظاہر ہو اور اس امر سے آگاہ ہون کہ اونکے بعد آصف حجت و خلیفہ
خدا ہوگا۔ جو علم کہ آصف جانتا تھا اون علوم سے تھا جنکو سلیمانؑ نے بحکم خدا آصف کے سپرد کیا تھا۔ مگر خدا نے
چاہا کہ اوسکا علم ظاہر ہو تاکہ اوسکی امت مین اختلافات نکرین جیسا کہ داؤدؑ نے اپنی حیات مین سلیمانؑ کو
حکم کی تعلیم دی تاکہ امت آگاہ ہو کہ بعد داؤدؑ کے پیغمبر ہین۔ بغرض تاکید حجت کے خلائق پر۔ اور بسند حسن
منقول ہے کہ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ لوگ کیونکر اس عمل امیر المومنینؑ کا انکار کرتے ہین کہ اگر مین چاہون تو
کر سکتا ہون کہ اپنے اس پاؤن کو اوٹھا کر ملک شام مین معاویہ کے سینہ پر مارون اور اوسکو تخت سے
سرنگون گرا دون۔ اور اس امر کا انکار نہین کرتے کہ آصف وصی سلیمانؑ نے ایک چشم زدن مین بلقیس کے

تخت کو سلیمانؑ کے پاس حاضر کیا۔ کیا ہمارے پیغمبر بہترین پیغمبران اور ہمارے وصی بہترین اوصیا
نہیں ہیں۔ کیا ہمارے پیغمبر کے وصی کو سلیمان کے وصی سے کمتر جانتے ہیں۔ خدا ہمارے اور اونکے
درمیان حکم کرے جو ہمارے حق کا انکار کرتے ہیں اور ہماری فضیلت کے منکر ہوتے ہیں۔ اور دوسری
روایت معتبر میں منقول ہے کہ ابو حنیفہ نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ سلیمانؑ نے تمام طایروں میں سے
ہدہد کو کیوں تلاش کیا۔ فرمایا اس لئے کہ ہدہد پانی کو زیر زمین دیکھتا تھا جیسا کہ تم روغن کو شیشہ
میں دیکھتے ہو۔ ابو حنیفہ ہنسا۔ حضرت نے فرمایا کیوں ہنستا ہے۔ عرض کی جبکہ پانی کو زیر زمین دیکھے
وہ دام کو زیر خاک کیوں نہیں دیکھتا اور اوسمیں گرفتار ہو جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا
کہ قضا و قدر آدمی کو اندھا کر دیتی ہے۔ اور دعای نورہ میں منقول ہے کہ خدا سلیمان بن داودؑ پر رحمت
نازل کرے جیسا کہ ہمکو نورہ لگانے کا حکم دیا ہے۔ اور بسند معتبر حضرت امام حسن عسکریؑ سے منقول
ہے کہ حق تعالی نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کو سورۂ فاتحۃ الکتاب سے مخصوص کیا اور
کسی پیغمبر کو اس بارہ میں آنحضرت کا شریک نہیں قرار دیا مگر سلیمانؑ کو کہ اس سورہ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
اونکو عطا کی تھی۔ جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ اسکو اپنے خط کی ابتدا میں لکھا تھا۔ **مؤلف**
فرماتے ہیں۔ اس قصہ میں بہت سے امور غریبہ اکثر کتابوں میں مذکور ہیں اور ہمنے
بعضوں کا ذکر ہمنے کتاب بحار الانوار میں کیا ہے چونکہ بسندہای معتبر منقول نہیں ہیں اسلئے اس کتاب
میں روایات معتبرہ پر اکتفا کی گئی۔ **فصل چھٹی**۔ مواعظ و وحی و احکام جو حضرت سلیمانؑ پر نازل
ہوئے اور بعض نوادر احوال جو زمان وفات تک یا بعد وفات آنحضرت کے واقع ہوئے۔ حق تعالی
فرماتا ہے وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ فَفَهَّمْنَاهَا
سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا۔ اور یاد کرو داود و سلیمان کو اوس وقت کہ ایک زراعت کے بارہ میں حکم کرتے
تھے جبکہ گوسفندان قوم نے اوس زراعت کو وقت شب کھا لیا تھا اور ہم اونکے حکم کے لئے دانا و حاضر تھے
پس ہمنے سلیمان کو حکم سمجھا دیا۔ اور ہر ایک کو ہمنے حکمت و دانائی عطا کی تھی۔ اور بسند حسن حضرت
صادقؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جسکا ایک باغ انگور کا تھا کسی کے گوسفند
رات کو اوس باغ میں آئے اور اوسکو خراب کیا۔ صاحب باغ نے صاحب گوسفند کو حضرت داودؑ پاس
بغرض اجرای حکم حاضر کیا۔ داودؑ نے فرمایا سلیمان پاس جاؤ وہ درمیان تمہارے حکم کرینگے۔ جب اونکی
خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا اگر گوسفندوں نے درخت کی اصل و فرع کو کھا لیا ہے گوسفندوں کے مالک کو
لازم ہے کہ اپنے گوسفند صاحب باغ کو حوالہ کردے اور جو بچے اونکے شکم میں ہوں وہ بھی صاحب باغ کی ملکیت

قرار پائین اور اگر گوسفندون نے میوہ ضایع کیا ہو اور اصل درخت اپنے حال پر باقی ہو تو ان گوسفندونکی
اولاد جو پیدا ہو وہ صاحب باغ کو دیجائے نہ کہ اصل گوسفند- داؤدؑ کا حکم بھی اسیطرح تھا مگر منظور یہ تھا کہ
بنی اسرائیل اس امر سے آگاہ ہون کہ سلیمان اونکے بعد وصی ہین۔ حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ نے علم مین
کسی طرح کا اختلاف نہین کیا- اگر اختلاف کرتے تو حق تعالیٰ یہ نفرماتا وَکُنَّا لِحُکْمِہِمْ شَاہِدِینَ اور دوسری
حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ دونون بزرگوارون سے کسی نے کچھ حکم نہین کیا
بلکہ باہم گفتگو کرتے تھے اور نزول وحی کے منتظر تھے حقتعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ پر اس معاملہ کا حکم
بذریعہ وحی نازل فرمایا تاکہ اون کی فضیلت سب پر ظاہر کرے اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت
صادقؑ سے منقول ہے کہ امامت ایک عہد خدا کی جانب سے ہے جو ایک جماعت مخصوص کے لئے مقرر کیا ہے
اور اونکے نام کی تعیین و تصریح کردی ہے- اور امام کو یہ اختیار نہین ہے کہ امامت کو اوس امام سے جو بعد
اوسکے بحکم خدا مقرر ہوا ہے دوسرے کیطرف منتقل کرسکے بدرستیکہ حق تعالیٰ نے داؤدؑ پر وحی نازل فرمائی
کہ اپنے اہلبیت سے ایک وصی اپنا قرار دو- اسلئے کہ میرے علم مین گذرا ہے اور مین نے لازم کرلیا ہے
کہ جس پیغمبر کو مبعوث کرون ایک وصی اوسکا اوسکے اہلبیت سے مقرر کرون داؤدؑ کے کئی فرزند تھے
اونمین ایک طفل تھا جسکی مان کو بہت دوست رکھتے تھے۔ داؤدؑ اوس عورت پاس گئے اور کہا
حق تعالیٰ نے مجھپر وحی نازل فرمائی ہے کہ اپنے اہلبیت سے ایک وصی اپنا مقرر کرون- اوس نے کہا
میرے فرزند کو اپنا وصی قرار دو- داؤدؑ نے فرمایا مجھے بھی یہی منظور ہے- مگر علم مختوم الٰہی مین گذرچکا تھا
کہ سلیمانؑ اونکے وصی ہونگے اسلئے پھر داؤدؑ پر وحی نازل ہوئی کہ وصی مقرر کرنے مین تامل کرو جبتک
کہ میرا حکم تمکو نہ پہونچے- تھوڑے دنون کے بعد دو شخص درباب گوسفند و باغ انگور داؤدؑ کے پاس
اجرای حکم کے لیئے حاضر ہوے- حق تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اے داؤدؑ اپنے تمام فرزندونکو جمع کرو
اونمین سے جو کوئی اس معاملہ مین مطابق حق حکم کریگا- وہی تمھارے بعد تمھارا وصی ہوگا- داؤدؑ نے
اپنے فرزندون کو جمع کیا جب دونون مدعا علیہ نے اپنا ماجرا بیان کیا سلیمانؑ نے پوچھا اے صاحب
باغ کس وقت گوسفند تیرے باغ مین آئے تھے- کہا رات کو- فرمایا اے صاحب گوسفند مین نے تجھپر
یہ حکم جاری کیا کہ اس سال جتنے بچے اور پشم گوسفندون سے حاصل ہو صاحب باغ کو دیدے- داؤدؑ نے
فرمایا یہ حکم کیون نہ دیا کہ سب گوسفند صاحب باغ کی ملکیت قرار پائین جیسا کہ علمای بنی اسرائیل حکم دیتے
ہین سلیمانؑ نے کہا کہ درخت جڑ سے نہین اوکھڑے سال آئندہ اون سے میوہ حاصل ہوگا گوسفندون نے
اس سال کا میوہ کھایا ہے اسلئے لازم ہے کہ اس سال گوسفندون سے جو حاصل ہو وہ صاحب باغ کو دیا جائے

اگر وہ درخت جڑ سے اوکھڑ جاتے ضرور تھا کہ گوسفند صاحب باغ کو دیئے جائیں۔ حقتعالی نے حضرت داؤد پر وحی
نازل فرمائی کہ سلیمان نے جو حکم دیا ہے وہی حق ہے۔ اور داؤد کو اور کچھ منظور تھا اور جو کچھ منظور ہوا داؤد اپنی زوجہ
پاس گئے اور فرمایا ہمارا ارادہ اور کچھ تھا اور خدا کو اور کچھ منظور ہوا آخر وہی ظہور میں آیا جو منظور الٰہی تھا ہم
امر خدا پر راضی اور اوسکے حکم کے مطیع و منقاد ہیں۔ مؤلف فرماتے ہیں کہ اکثر مفسران عامہ نے اس آیت کی تفسیر
اسطرح کی ہے کہ اس حکم و واقعہ کی بابت داؤد و سلیمان کے درمیان نزاع واقع ہوئی ہر ایک نے اپنے اجتہاد
کے مطابق حکم کیا۔ اور سلیمان کا اجتہاد زیادہ تر درست تھا اور اس قصہ سے اس امر پر استدلال کرتے ہیں کہ پیغمبروں پر
اجتہاد جائز ہے مگر یہ دلائل و نصوص سے ثابت ہو چکا ہے اور اجماعی بلکہ ضروری مذہب شیعہ ہے کہ انبیا ظن و گمان
و اجتہاد سے حکم نہیں دیتے بلکہ وہی حکم دیتے ہیں جو علم قطعی اور وحی و الہام یقینی سے اونپر ظاہر ہوتا ہے اسلیے
ضرور ہے کہ اونکے درمیان اختلاف نہو اور یہ آیہ کریمہ بھی اختلاف پر دلالت نہیں کرتی۔ اور احادیث معتبرہ اس امر
پر دلالت کرتی ہیں کہ جب حضرت داؤد نے چاہا کہ سلیمان کی فضیلت کو بنی اسرائیل پر ظاہر کریں اس حکم کو
اونپر محول کیا تاکہ حکم واقع کو جاری کریں اور خلفے بنی اسرائیل کو اوس حکم سے جسے وہ اپنے بیٹے کرتے تھے ظاہر
کردیں۔ یا یہ کہ جب یہ واقعہ پیش ہوا وحی کے منتظر تھے حقتعالی نے سلیمان پر اس حکم کی وحی نازل فرمائی تاکہ اونکی
فضیلت ظاہر ہو۔ بعض حدیثیں اس امر پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ داؤد و سلیمان میں درباب اس حکم کے نزاع واقع
ہوئی مگر یہ حدیثیں تقیہ پر محمول ہیں۔ یا یہ کہ ظاہرا ازروی مصلحت داؤد نے معارضہ کیا ہو تاکہ فضیلت حضرت سلیمانؑ
سب پر ظاہر ہو اور یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ حکم اوس عہد میں منسوخ ہو گیا ہو اور جو حکم کہ حضرت داؤد نے فرمایا
تھا وہی خدا کی جانب سے مقرر ہوا ہو اس بنا پر کہ امور جزئی کا منسوخ ہونا سوائے پیغمبران غیر اولو العزم کے اور پیغمبروں
کے عہد میں جائز رہا ہو۔ یا یہ کہ حضرت موسیٰ نے خبر دی ہو کہ یہ حکم سلیمان کے زمانے تک رہیگا اور حدیث
معتبر میں حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت سلیمان نے فرمایا کہ خدا نے وہ سب ہمکو عطا کیا ہے جو لوگوں کو عطا
کیا ہے اور جو اونکو عطا نہیں کیا اور اون سب علوم کی تعلیم ہمکو دی ہے جنکی تعلیم لوگوں کو دی ہے اور جس کی
تعلیم اونکو نہیں دی ہے مگر ہمنے کوئی چیز ان چیزوں سے بہتر نہیں پائی کہ خلائق کے سامنے اور اونکی غیبت میں
خدا سے ڈرتا رہے۔ پریشانی و توانگری میں درباب خرچ میانہ روی اختیار کرے بحالت خوشنودی و غضب
میں امر حق کو بیان کرے ہر جگہ درگاہ الٰہی میں تضرع و زاری کرتا رہے۔ اور بسند معتبر حضرت رسول خدا سے منقول
ہے کہ مادر سلیمان نے کہا اے فرزند کبھی راتوں کو زیادہ خواب نکرو اسلیے کہ راتوں کو زیادہ سونا آدمی کو روز قیامت
پریشان و فقیر کرتا ہے اور دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنے فرزند سے کہا اے
فرزند کبھی لوگوں سے مجادلہ نکر اسمیں کوئی منفعت نہیں بلکہ یہ برادران مومن کے درمیان ظہور عداوت کا

باعث ہوتا ہے۔ اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ حضرت سلیمان نے ایک روز اپنے اصحاب سے
فرمایا کہ حق تعالے نے مجھے وہ ملک عطا کیا ہے جو میرے بعد کسی کو سزاوار نہیں۔ میرے لیے ہوا اور جن و انس
و جن جان اور مرغان ہوا و وحشیان صحرا کو مسخر کیا مجھے طائروں کی زبان تعلیم فرمائی ہر علاوہ اسکے اور تمام
چیزیں مجھے عطا کی ہیں۔ مگر باوجود ان نعمتوں کے جو مجھے ملی ہیں ایک روز بھی میں نے صبح سے شام تک حالت
شادی و خوشی و سرور میں بسر نہیں کی۔ میں چاہتا ہوں کہ کل کے روز اپنے قصر میں داخل ہوں اور بام قصر
پر جا کر اپنی مملکت کو دیکھوں کسی کو میرے پاس آنے کی اجازت نہ دنا اسلیے کہ کوئی ایسا امر مجھے لاحق نہو
جو میری عیش و شادی کو رنج و کدورت سے مبدل کرے۔ سبھوں نے عرض کی ہم اس حکم کی تعمیل کرینگے
جب دوسرا دن ہوا صبح کو حضرت سلیمان نے اپنا عصا ہاتھ میں لیا اور اونکے قصر میں جو مقام کہ سب مقاموں سے
زیادہ تر بلند تھا وہاں گئے اور اپنے عصا پر تکیہ کر کے استادہ ہوئے اور اپنی مملکت کی طرف نظر کی حق تعالے
نے جو سلطنت و ملک ونکو عطا کیا تھا اوسکو دیکھ کر شاد و مسرور ہوتے تھے تو ناگاہ دیکھا کہ ایک جوان خوش رو
لباس پاکیزہ پہنے ایک گوشۂ قصر سے ظاہر ہوا۔ پوچھا تجھے اس قصر میں کسنے داخل کیا میں چاہتا تھا کہ آج
تنہا ہوں تو کسکی اجازت سے یہاں آیا۔ اوسنے جواب دیا اس قصر کے پروردگار نے مجھکو یہاں داخل کیا
اور میں اوسکی اجازت سے آیا ہوں۔ فرمایا اس قصر کا پروردگار مجھ سے زیادہ تر مستحق ہے اب بیان کر تو کون ہے
کہا میں ملک الموت ہوں پوچھا کسلیے آئے ہو۔ کہا اسلیے آیا ہوں کہ تمہاری روح قبض کروں۔ فرمایا کہ
جس امر پر مامور ہوئے ہو بجا لاؤ میں چاہتا تھا کہ آج کا روز میری عیش و شادی کا روز ہو مگر خدا نے نہ چاہا
کہ سوائے لقائے فرحت فزائے پروردگار اور کسی چیز سے مجھے خوشی حاصل ہو۔ ملک الموت نے حضرت کی روح
مطہر قبض کی۔ وہ اوسی حالت پر عصا پر تکیہ کیے کھڑے رہے۔ لوگ اونکی طرف دیکھتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ وہ
زندہ ہیں۔ بلکہ یہ حالت لوگوں کے لیے باعث فتنہ ہوئی اور اونمیں اختلاف ظاہر ہوا بعضوں نے کہا حضرت سلیمان
باوجودیکہ اس مدت دراز سے عصا پر تکیہ کیے کھڑے ہیں مگر سست و مضمحل نہوئے اور نہ سوئے اور نہ کچھ کھایا
نہ پیا یہی ہمارے پروردگار ہیں اور ہمکو انکی پرستش واجب ہے۔ ایک گروہ نے کہا کہ سلیمان جادوگر ہیں
اور جادو سے ہمکو اسطرح استادہ نظر آتے ہیں مگر در اصل وہ استادہ نہیں ہیں۔ جو لوگ مومن خالص تھے
اونہوں نے کہا کہ سلیمان خدا کے بندے اور پیغمبر ہیں خدا جس طرح چاہتا ہے اونکو رکھتا ہے جب یہ اختلاف
خلائق کے درمیان ظاہر ہوے خدا نے ارضہ یعنی دیمک کو حکم دیا اوسنے حضرت سلیمان کا عصا اندر سے
خالی کر دیا جب وہ عصا ٹوٹا حضرت بھی قصر سے نیچے گرے۔ قوم جن نے دیمک کی شکر نعمت کو اپنے اوپر
لازم و واجب کیا اسلیے جہاں دیمک ہوتی ہے وہاں آب و خاک اوسکے لیے حاضر کرتے ہیں تاکہ اوسکے

عمل کے اور زار وصیا بہین اور ایسا ہی قول خدا کے بھی معنی ہین فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ
إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ یعنے جبکہ ہمنے مقدر کیا اور حکم موت اونپر جاری فرمایا۔ قوم جن کو کسی نے
اون کی موت کی خبر نہ دی مگر کرم زمین یعنی دیمک نے جو اونکا عصا کہا گئی فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ
أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ یعنے جب سلیمانؑ منہ کے بہل گرے گروہ جن پر ظاہر ہوا یا
لوگون کو معلوم ہوا کہ اگر جن غیب کی خبر جانتے اس مدت تک ایسے عذاب مین مبتلا نہ رہتے جو خوار
کرنیوالا ہے یعنی وہ خدمت اور کام جو بعد رحلت سلیمان کے بھی اونکے حکم کے مطابق تعمیل کرتے
تھے۔ اور بسند حسن امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے جنون کو حکم دیا کہ اونکے لیے
ایک قبہ شیشہ کا بنا کر دریا کے درمیان رکہین سلیمانؑ جب اوس قبہ مین داخل ہوے اپنے عصا
تکیہ کیا اور زبور کی تلاوت مین مشغول ہوے شیاطین اونکے سامنے خدمت مین مصروف
تھے سلیمانؑ اونکو دیکہتے تھے اور وہ سلیمانؑ کو ناگاہ سلیمانؑ ایک گوشہ قبہ کی طرف متوجہ ہوے
اور ایک شخص کو اوس قبہ مین دیکہا پوچہا تو کون ہے جواب دیا مین وہ ہون جو رشوت قبول
نہین کرتا اور کسی بادشاہ سے نہین ڈرتا مین ملک الموت ہون یہ کہکر اونکی روح مطہر قبض کی
اور وہ اوسی حالت سے عصا پر تکیہ کئے کہڑے رہے۔ قوم جن ایک سال تک اونکو اوسی طرح
عصا پر تکیہ کئے ہوے دیکہتے رہے اور اپنے اپنے خدمت کے انجام مین مصروف رہے مگر یہ جرات نہ تہی
کہ حضرت کا حال دریافت کرین اور کوئی تغیر و تبدل بہی حالات ظاہری مین مشاہدہ نکرتے تہے تا آنکہ حقتعالی
نے دیمک کو بہیجا اوسنے حضرت کا عصا کہایا اور حضرت گر پڑے۔ قوم جن دیمک کا شکر کرتی ہین اور جہان دیمک ہوتی ہے اوسکے پاس
آب و خاک پہونچاتے ہین۔ جب حضرت سلیمانؑ نے رحلت کی شیطان نے ایک کتاب سحر مین لکہی اور اوس کی
پشت پر لکہا کہ اس کتاب کو آصف بن برخیا نے اپنے بادشاہ سلیمانؑ بن داؤد کے لئے جمع کیا ہے جس مین علم کے
خزانے بہرے ہین۔ شیطان نے اوس کتاب مین لکہا تہا کہ جو شخص فلان کام کرنا چاہے اوسکو لازم ہے
کہ یہ سحر کرے اور جو شخص فلان کام کرنا چاہے وہ یہ جادو کرے۔ پہر اوس کتاب کو تخت سلیمانؑ کے نیچے دفن
کیا اور پہچلے سال نے اوس مقام سے نکالا۔ کافرون نے کہا کہ سلیمانؑ کو جو یہ غلبہ حاصل ہوا وہ بسبب
اس سحر و جادو کے تہا جو اس کتاب مین لکہے ہین۔ مومنون نے کہا وہ خدا کے بندہ اور پیغمبر تہے جو فعل
اونسے صادر ہوتا تہا وہ بہ اعجاز پیغمبری و قدرت ربانی تہا اور اسی قصہ کی طرف اشارہ ہے جو حقتعالی نے یہ فرمایا
ہے وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ
النَّاسَ السِّحْرَ اور یہود نے اون چیزون کی متابعت کی جنکو پڑہا کرتے تہے شیاطین بادشاہی زمانہ سلیمانؑ

مین اختیار کیا تھا اور سلیمان کافر نہوے اسلیے کہ وہ سحر اونکے نہ تھے۔ ولیکن شیاطین بادشاہی یا زمانہ حضرت
سلیمان مین کافر ہوے جو لوگون کو جادو کی تعلیم دیتے تھے۔ اور بسند صحیح حضرت صادق سے منقول ہے
کہ حق تعالی نے حضرت سلیمان پر وحی نازل فرمائی کہ تمھاری موت کی علامت یہ ہے کہ بیت المقدس مین
ایک درخت پیدا ہوگا جسکو خرنوبہ کہتے ہین۔ ایک روز آنحضرت کی نظر ایک درخت پر پڑی جو بیت المقدس
مین اوگا تھا۔ اوس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے۔ جواب دیا میرا نام خرنوبہ ہے۔ سلیمان یہ سنکر اپنی محراب عبادت
مین گئے اور اپنے عصا پر تکیہ کرکے کھڑے ہوے۔ حق تعالی نے اوسیوقت اونکی روح قبض کی۔ تمام
بنی آدم و جن جان اونکی خدمت کرتے تھے۔ اور اونکو جو حکم دیا تھا اوسکی تعمیل مین مصروف تھے۔ سب کا یہ
گمان تھا کہ وہ زندہ ہین۔ تا اینکہ دیمک نے حضرت کا عصا کھایا اور وہ گر پڑے۔ اوسوقت سب نے اپنے
کام چھوڑ دیے اور ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا ہے
کہ حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کی عمر سات سو بارہ برس کی تھی مؤلف فرماتے ہین۔ مشہور یہ
ہے کہ عمر اونکی ترپن برس کی تھی اور مدت بادشاہی و پیغمبری چالیس برس۔ ابتداے بادشاہی سے اونکو
جب چار برس گذرے بیت المقدس کا بنانا شروع کیا ہنگام رحلت تھوڑا کام جو باقی تھا وہ مدت ایکسال
مین بسبب نہ معلوم ہونے رحلت آنحضرت کے تمام ہوا اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے
حضرت سلیمان سے التماس کیا کہ اپنے فرزند کو ہمپر خلیفہ مقرر کرو۔ فرمایا اوسمین خلیفہ ہونے کی لیاقت نہین
جب بنی اسرائیل نے بہت اصرار و الحاح کیا فرمایا مین اوس سے چند مسئلے پوچھتا ہون اگر اوسکا جواب دیا
اوسکو خلیفہ مقرر کرونگا۔ بعد اسکے پوچھا اے فرزند مزا پانی کا اور مزا روٹی کا کیا ہے۔ ضعف و قوت آواز
کس چیز سے ہے۔ آدمی کے بدن مین عقل کہان رہتی ہے سنگینی و بیرحمی اور رقت و رحم کس چیز سے حاصل
ہوتے ہین۔ بدن انسانی کا تعب و استراحت کس عضو سے متعلق ہے کسب و محرومی بدن کس عضو کے
سبب سے ہوتی ہے۔ وہ ان مین سے کسی سوال کا جواب نہ دیسکا۔ بعد اسکے حضرت صادق نے فرمایا کہ پانی کا
مزا زندگی ہے اور روٹی کا مزا قوت ہے۔ ضعف و قوت آواز بسبب کمی و زیادتی گوشت گردہ کے سے ہے
عقل و دانش کا مقام دماغ ہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ جو شخص کم عقل ہوتا ہے اوسکو کہتے ہین کہ اسکا
دماغ کسقدر سبک ہے۔ اور رحم و بیرحمی نرمی و سنگینی دل سے متعلق ہے کیا تمنے نہین سنا کہ حق تعالی نے
فرمایا ہے۔ وہ آیہ ہے اور نیز یہ کہ دل بار خدا سے سنگین ہین۔ تعب و استراحت بدن پاؤن کے سبب سے
جب راہ چلنے مین انسان کے پاؤن کو تعب حاصل ہوتا ہے تمام بدن تعب مین رہتا ہے اور جب
پاؤن آرام سے رہتے ہین بدن کو بھی آرام ملتا ہے کسب و محرومی بدن بسبب ہاتھون کے ہے۔ اگر آدمی

اپنے ہاتھون سے کام کرے بدن کو روزی و منفعت دنیا و عقبیٰ کی حاصل ہوتی ہے اور اگر ہاتھ سے
کام نکرے بدن محروم رہتا ہے

باب تینتیسوان - قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات کا بیان

حق تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ جَنَّتَانِ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ كُلُوا مِنْ
رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ترجمہ بتحقیق قبیلۂ سبا کے لیے اونکے مسکنون
اور شہرون مین ایک آیت و حجت تھی حق تعالیٰ کے وجود اور کمال قدرت و نہایت احسان و رحمت پر وہ
دو باغستان اونکے شہر کی جانب راست و چپ تھے - اونسے کہا اپنے پروردگار کی روزی کھاؤ اور اوسکا
شکر کرو کہ تمہارا شہر نیک و طیب ہے اور تمہارا خدا وہ پروردگار ہے جو گناہون کا بخشنے والا ہے -
فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَ
أَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ پس اون لوگون نے اعراض کیا اور شکر نعمت ادا نہ کیا پس بھیجے
اونکی طرف سیل عرم کو بھیجا - یعنے سیل سخت یا وہ سیل جو باران تند سے جاری ہوئی یا وہ پانی
موش ہاے کلان سے ظاہر ہوئی جسنے اونکی دیوار خراب کر دی اور اون کے بدلے بدل دیا ہمنے
اونکے دو باغستانون کے عوض دو باغستان دوسرے جنمین درخت خار مغیلان یا مسواک اور درخت گز
اور تھوڑے درخت سدر یعنے بیر کے تھے ذَلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ اون کو یہ
جزا ہمنے دی بسبب اسکے کہ ہماری نعمت کا کفران کیا - کیا ہم کسیکو عقوبت جزا دیتے ہین سواے اوسکے
جو ہماری نعمت کا بہت کفران کرنیوالا ہو وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً
وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ اور مقرر کیا تھا ہمنے درمیان اونکے
اور اون شہرون کے جن مین ہمنے برکت دی تھی یعنے شہر ہاے شام اور وہ شہر و قریہ باہم متصل
تھے جن مین ہر ایک دوسرے سے ظاہر و نمودار تھا - اور ہمنے اونکے سیر و سفر مین ایک اندازہ قرار
دیا تھا کہ اونکا مسافر ہر صبح و شام ایک شہر مین اون شہرون سے اوترتا تھا - اور اونسے زبان حال
سے کہا جاتا تھا کہ ان شہرون مین شب و روز سفر کرو درحالیکہ ہر خوف سے امین ہو - اور بعض روایات
مین وارد ہوا ہے کہ یہ امنی حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے زمانے مین حاصل ہوگی فَقَالُوا رَبَّنَا
بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّ فِي
ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ پس اون لوگون نے نعمت کے سبب طغیان زیادہ ہونے کی وجہ سے
کہا کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے سفرون کے درمیان دوری مقرر کر اسلیے کہ یہ شہر ایک دوسرے سے بہت

نزدیک ہین۔ اور انہون نے نفس پر ستم کیا۔ پس ہمنے انکو ضرب المثل کیا۔ کہ ملک عرب مین لوگ انکی پراگندگی
کی مثال دیتے ہین۔ اور ہمنے انکو ہر طرح کی پراگندگی سے پراگندہ کیا یعنی ہر قبیلہ انکا ایک طرف ساکن ہوا
ملک شام و مدینہ و مکہ و عمان و عراق مین۔ بدرستیکہ انکے قصہ مین کئی آیتین ہین واسطے عبرت حاصل کرنے
ہر صابر و شاکر کے۔ اور بسند حسن حضرت صادق ع سے منقول ہے کہ آنحضرت نے ان آیات کی تفسیر مین فرمایا
ہے کہ یہ ایک گروہ تھے جنکے شہر باہم متصل تھے اور ایک شہر سے دوسرے شہر کو دیکھ سکتے تھے یہ لوگ نہرہاے
جاری اور اموال اور زراعتین ظاہر رکھتے تھے۔ پس خدا کی نعمت کا کفران شروع کیا اور نعمتہاے الٰہی کا اپنے لیے
تبدیل و تغیر چاہا حق تعالی نے ایک سیل ایسی جاری کی جسنے انکے شہر کو خراب اور انکے گھرونکو غرق اور انکے
مال کو تلف کر دیا اور انکے باغہای معمور و آباد کے عوض وہ باغ روئیدہ ہوئے جنکا ذکر خدا نے قرآن مین
فرمایا ہے۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ سلیمان ع نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ ایک خلیج دریاے
شیرین سے بلاد ہند کی طرف جاری کرین۔ اور ایک بڑی دیوار بھی پتھر چونے سے بنائی تھی جس سے
قوم سبا کے شہرون مین پانی جاری ہوتا تھا۔ اس خلیج سے کئی راستے دیوار کی طرف جاری کیے تھے
اور اس دیوار مین کئی سوراخ تھے۔ جب چاہتے تھے ان سوراخونکو کھول دیتے تھے پانی موافق انکی ضرورت
کے شہرون مین جاری ہوتا تھا۔ جانب راست و چپ دو باغستان تھے جنکی درازی دس دن
کی راہ تھی۔ جو شخص درمیان انکے باغستان کے جاتا آتا تھا بسبب معموری و آبادی باغستان کے دس
روز تک دھوپ سے محفوظ رہتا۔ جب اس قوم سے گناہ کثیرہ صادر ہوئے اور اپنے پروردگار کے
حکم سے سرکشی کی نیک کردارون کی نصیحت و ممانعت سے اپنے اعمال قبیحہ ترک نہ کیے حق تعالی نے انکی
دیوار پر موشہاے کلان کو مسلط کیا۔ ہر ایک موش کئی سنگ کلان کو کندہ کرتا اور دور پھینک دیتا تھا
حالانکہ ایک پتھر انمین سے ایک شخص زورآور نہین اٹھا سکتا تھا۔ بعضون نے جب یہ حال دیکھا وہانسے
بھاگ گئے اور اس ملک کا رہنا ترک کیا۔ وہ موش ہمیشہ اس دیوار کے کندہ کرنے مین مشغول تھے
تا آنکہ اس دیوار کو بالکل خراب کر دیا ناگاہ ایک سیل انکی طرف آئی جسنے انکے سب شہرون کو خراب
اور درختون کو جڑ سے اکھیڑ ڈالا جیسا کہ حق تعالی نے انکے قصہ مین فرمایا ہے۔ اور بسند معتبر حضرت
صادق ع سے منقول ہے کہ آنحضرت فرماتے تھے کہ مین طعام سے فارغ ہونے کے بعد اپنی انگلیون کو
اسقدر چاٹتا ہون کہ میرا خادم گمان کرتا ہے کہ یہ میرا فعل بسبب حرص کے ہے مگر ایسا نہین بلکہ بغرض
احترام نعمت خدا ہے بدرستیکہ ایک گروہ کو حق تعالی نے نعمت فراوان عطا کی تھی انکے شہر مین ایک
نہر تھی جسکا نام ثرثار تھا۔ وہ لوگ بسبب وفور نعمت نانہاے نفیس مغز گندم سے تیار کرتے اور لیف

اطفال کے استنجا مین صرف کرتے تھے تا آنکہ ان نجس روٹیونکا انبار مثل ایک کوہ کے ہوگیا - ایک روز ایک مرد صالح کا گذر ایک عورت کی طرف ہوا جو اُس روٹی سے اپنے طفل کا استنجا کرتی تھی - کہا خدا سے ڈر اور نعمت الٰہی پر مغرور نہو اور کفران نعمت خدا نکر - اُس عورت نے کہا کیا تو ہمکو گرسنگی سے ڈراتا ہے جبتک یہ نہر ثرثار ہماری جاری ہے ہم گرسنگی سے نہین ڈرتے حق تعالیٰ اُنپر غضبناک ہوا - نہر ثرثار کو خشک کردیا - اُنکے لیے نہ آسمان سے پانی برسایا نہ زمین سے گھانس اوگائی - وہ لوگ محتاج ہوئے اور جو کچھ اُنکے گھرون مین جمع تھا اُسکو صرف کیا جب وہ بھی تمام ہوگیا اُس انبار کے محتاج ہوئے جو استنجا کی روٹیون سے جمع ہوا تھا اُسکو ترازو مین تولکر باہم تقسیم کرتے تھے

باب ۲۴ چوبیسوان - قصص حنظلہ و اصحاب رس

بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص اشراف قبیلہ بنی تمیم سے جسکا نام عمرو تھا حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت اقدس مین تین روز پیشتر آپکی شہادت کے حاضر ہوا اور عرض کی یا امیر المومنین ہمکو اصحاب رس کے حال سے خبر دیجیے کہ وہ کس زمانہ مین تھے اور کہان رہتے تھے اُنکا بادشاہ کون تھا - خدا نے کوئی پیغمبر اُنکی طرف بھیجا تھا یا نہین اور وہ کسطرح ہلاک ہوئے - اسلیے کہ قرآن مین اُنکا ذکر دیکھتا ہون مگر اُنکا حال نہین جانتا - حضرت امیر المومنین نے فرمایا تو نے اُس چیز کا سوال کیا جسکا سوال تجھسے پیشتر کسی نے نہین کیا تھا اور میرے بعد کوئی شخص انکا حال بیان نہ کریگا مگر یہ کہ مجھسے روایت کرے - کتاب خدا مین کوئی آیت ایسی نہین جسکی تفسیر مین نہ جانتا ہون - مین جانتا ہون کہ ہر ایک آیت کہان نازل ہوئی دشت و صحرا مین یا بالائے کوہ - اور کسوقت نازل ہوئی ہے رات کو یا دن کو - پھر اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہان علم بے پایان ہے لیکن اُسکے طلبگار بہت کم ہین - اور بہت جلد پشیمان ہونگے جبکہ مجھکو نہ پائینگے - اے تمیمی اُنکا قصہ اس طرح ہے کہ وہ ایک گروہ تھے جو درخت صنوبر کی پرستش کرتے تھے اور اُسکا نام شاہ درخت رکھا تھا - یافث پسر نوحؑ نے اُس درخت کو چشمۂ روشناب کے کنارے لگایا تھا - یہ چشمہ بعد طوفان کے حضرت نوحؑ کے لیے ظاہر ہوا تھا - اس گروہ کو اسلیے اصحاب رس کہتے ہین کہ پیغمبر خدا کو زمین مین دفن کردیا یہ لوگ حضرت سلیمان کے بعد ہوئے - اُنکے بارہ شہر تھے اور وہ سب اُس نہر کے کنارے واقع تھے جسکو رس کہتے تھے یہ نہر بلاد مشرق مین تھی - ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اس نہر سے وہ نہر مراد ہے جسکو اس زمانہ مین ارس کہتے ہین - بہ اعتبار اُس نہر کے یہ لوگ اصحاب رس مشہور ہوئے

اُس عہد مین کوئی نہر زمین پر اس نہر سے زیادہ پرآب و شیرین نہ تھی۔ اور کوئی شہر اُنکے شہرون
سے زیادہ آباد و وسیع نہ تھا۔ اُنکے شہرون کے یہ نام تھے۔ آبان۔ آذر۔ دی۔ بہمن۔ اسفندار
فروردین۔ اردی بہشت۔ خورداد۔ مرداد۔ تیر۔ مہر۔ شہریور۔ اُنکے سب شہرون
سے شہر اسفندار بہت وسیع تھا۔ یہی شہر اُنکے بادشاہ کا پایۂ تخت تھا۔ بادشاہ کا نام ترکوذ
بن غابور یا رس بن سازن بن نمرود بن کنعان تھا۔ یہ نمرود وہی ہے جو حضرت ابراہیم کے
زمانہ مین تھا۔ وہ چشمہ اور درخت صنوبر اس شہر مین واقع تھا۔ اُس درخت صنوبر کے تخم
لیجا کر اپنے ہر ایک شہر مین بوتے تھے۔ اور اُس نہر سے جو زیر صنوبر کلان جاری تھی ایک نہری
اپنے شہرون مین لیگئے تھے۔ وہ سب درخت بھی تنومند ہوگئے تھے۔ اُس چشمہ سے جتنی نہرین جاری
ہوئی تھین انکا پانی اپنے لیے اور اپنے چارپایون کے لیے حرام قرار دیا تھا اُس پانی کو پیتے
نہ تھے اور کہتے تھے کہ یہ ہمارے پروردگارون کی زندگی کا سبب ہے اور کسی کو سزاوار نہین کہ اپنے
خدا کی زندگی کم کرے۔ وہ خود اور اُنکے حیوانات نہر رس سے جسکے کنارے اُنکے شہر واقع تھے پانی پیا
کرتے تھے۔ سال کے بارہ مہینون سے ہر مہینے ایک شہر مین اپنے شہرون سے عید کرتے تھے۔ اُن
شہرون کے تمام لوگ اُس روز درخت صنوبر کے پاس جو وہان لگایا گیا تھا حاضر ہوتے۔ اُس درخت
پر ایک پردہ حریر کا ڈالتے تھے جسپر ہر طرح کی صورتین نقش تھین۔ پھر گاؤ و گوسفند لاکر اُس درخت
کے روبرو قربانی کرتے۔ اور ہیزم روشن کرکے اُن قربانیون کا گوشت اسمین ڈالتے جب دھوان
اُنکا ہوا مین بلند ہوتا اور درمیان اُنکے اور آسمان کے حائل ہو جاتا۔ سب لوگ اُس درخت
کو سجدہ کرتے اور اُسکے روبرو گریہ و زاری کرتے تا کہ اُنسے خوشنود ہو۔ اُسوقت شیطان آتا اور
اُس درخت کی شاخون کو حرکت دیتا اور ساق درخت سے مانند صدائے طفل فریاد کرتا اور کہتا
کہ اے میرے بندو مین تمسے راضی ہوا تمہارے دل شاد تمہاری آنکھین روشن رہین۔ وہ لوگ
سجدہ سے سر اُٹھا کر شراب و کباب اور نغمہ و ساز مین مشغول ہوتے۔ وہ تمام روز و شب عیش و طرب
مین بسر کرتے اور دوسرے دن اپنے منزل و مقام کی طرف پھر آتے۔ اہل عجم نے مطابق نام اُن
شہرون کے اپنے مہینون کے بھی نام رکھے جیسا کہ آبان ماہ اور آذر ماہ کہتے ہین اسلیے کہ جس مہینے
مین جس شہر کی عید ہوتی کہتے تھے کہ یہ عید فلان شہر کے مہینے کی ہے تا اینکہ اُنکے مہینون کے بھی
نام مشہور ہوگئے۔ جب اُنکے شہر کلان مین عید ہوتی تھی تمام شہرون کے چھوٹے بڑے اُس
شہر مین صنوبر بزرگ اور چشمہ کلان کے پاس حاضر ہوتے تھے اور دیبا کا ایک سراپردہ رفیع جو کہ

طرح کی تصویرون سے مزین ہوتا تھا گرد اوس درخت کے نصب کرتے تھے۔ اوس سراپردہ
کے بارہ دروازے تھے۔ ہر ایک دروازہ ایک شہر کے باشندون کے لیے مخصوص تھا۔
بیرون سراپردہ سے صنوبر کو سجدہ کرتے تھے جسقدر دوسرے درختون کے لیے قربانی لیجاتے
ہزار حصہ اوس سے زیادہ اوس درخت کے لیے لاتے اور قربانی کرتے۔ ابلیس لعین آتا اور
اوس درخت کو بنسبت دوسرے درختون کے حرکت شدید دیکر درخت کے درمیان سے باواز بلند
اونسے ہمکلام ہوتا اور اجر و ثواب کا وعدہ کرتا۔ دوسرے شیاطین اور درختون سے بولتے اور اونکو
امیدوار کرتے تھے اوس سے ہزارون حصہ زیادہ یہان اونکی امیدواری بڑہاتا تھا۔ اوسوقت
یہ لوگ اپنے سر سجدہ سے اوٹھاتے اور اسقدر شادی و طرب در لہو و لعب و در شراب پینے مین مشغول
ہوتے کہ بیہوش ہو جاتے۔ وہان بارہ شب و روز مطابق تعداد عیدہای سال اونکی یہی کیفیت
رہتی بعد اسکے اپنے شہر و مقام کی طرف پھر جاتے۔ جب انکا کفر حد سے زیادہ ہوا اور زمان دراز تک
خدا کے سوا درختون کی پرستش مین مصروف رہے۔ حق تعالی نے بنی اسرائیل سے ایک پیغمبر اونکی طرف
بھیجا جو یہودا ابن یعقوب کی اولاد سے تھا۔ وہ پیغمبر مدت مدید تک میان اونکے رہا اور خدا کی عبادت
و معرفت کی ہدایت کی۔ مگر اوسکا قول قبول نہ کیا اور اوسکے مطیع نہوے جب اوس پیغمبر نے دیکھا
کہ یہ لوگ ضلالت و گمراہی مین غرق ہین پند اور وعظ خواب غفلت سے انکو بیدار نہین کرتا رشد
و صلاح کی طرف انکی توجہ نہین جب شہر بزرگ کی عیدگاہ کا وقت آیا درگاہ الہی مین مناجات کی اور کہا
خداوندا یہ تیرے بندے سوا میری تکذیب در تیری پروردگاری کے انکار کے اور کوئی امر اختیار
نہین کرتے جن درختون کی یہ پرستش کرتے ہین اور اونسے کوئی نفع و ضرر نہین پہونچتا تو اون سبکو
خشک کر دے اور اپنی قدرت و سلطنت انکو دکہا۔ دوسرے دن جب صبح ہوئی دیکہا کہ وہ تمام درخت
خشک ہو گئے ہین۔ اس حال سے اونکو تعجب و خوف پیدا ہوا اور دو فرقہ ہو گئے۔ ایک گروہ نے
کہا یہ شخص جو خدائے آسمان و زمین کی پیغمبری کا دعوی کرتا ہے اسی نے تمہارے خداؤن پر جادو کیا ہے تاکہ
تمہارے پروردگارون کی روشنی کو اپنے خدا کی طرف لیجائے۔ دوسرے گروہ نے کہا ایسا نہین ہے
بلکہ تمہارے پروردگار تم پر غضبناک ہوے ہین یہ شخص اونکی مذمت و عیب جوئی مین مصروف ہے
اور تم اوسکو اس کام سے باز نہین رکھتے اسلیے اپنے حسن و طراوت کو تمہاری نظرون سے پوشیدہ
کر دیا ہے کہ تم غضب مین آؤ اور انکا انتقام اس شخص سے لو۔ سب نے اوس پیغمبر کے قتل پر اتفاق
کر کے کئی پیچے بڑے بڑے سیسہ کے بنائے اور اونکو باہم وصل و پیوند کر کے بقدر عمق اوس چشمہ

کلان سے درست کیا پھر اوسکو چشمہ مین اسطرح رکھا کہ تہ اوسکی زمین چشمہ سے متصل ہوئی اور منہ اوسکا
بالاے آب رہا بعد اسکے جو پانی اوس پیپے مین آگیا تھا خالی کرکے اوسمین اوترے اور اوسکے نیچے
چاہ عمیق کھود کر پیغمبر خدا کو اوس چاہ مین ڈال دیا اور ایک سنگ کلان اوسکے منہ پر رکھکر وہان سے
نکل آئے اور اوس پیپے کو بھی چشمہ سے اوٹھا لیا۔ وہ چاہ زیر آب پوشیدہ ہو گیا۔ اوسوقت کہا اب ہمکو
امید ہے کہ ہمارے پروردگار ہمسے راضی ہونگے۔ جو شخص کہ اونکو ناسزا کہتا تھا ہمنے اوسکو قتل کرکے اونکی
چشمہ کلان مین دفن کر دیا تاکہ اونکا حسن و طراوت پھر عود کرے۔ وہ لوگ تمام روز اپنے پیغمبر کی فریاد و زاری
سنتے رہے کہ اپنے پروردگار سے دعا کرتا اور کہتا تھا اے سید و پروردگار میرے تو میرے شدت غم و اندوہ
و تنگی مقام کو دیکھتا ہے میری بیکسی اور بیچارگی پر رحم فرما اور میری روح جلد قبض کر اور میری دعا قبول
کرنے مین تاخیر جائز نہ رکھ۔ تا آنکہ برحمت الٰہی واصل ہوا صلوات اللہ علیہ۔ بعد اسکے حق تعالے نے
جبرئیل کو حکم دیا کہ اے جبرئیل یہ میرے بندے میرے حلم کے سبب مغرور ہو گئے ہین اور میرے عذاب کا خوف
انکو نہین۔ میرے سوا دوسرون کی پرستش کرتے ہین۔ میرے پیغمبر کو قتل کیا۔ کیا یہ تصور کرتے ہین کہ میرے
غضب کی تاب مقاومت انہین ہے۔ یا میرے ملک و بادشاہی سے باہر نکل سکتے ہین۔ حالانکہ مین اوس سے
انتقام لیتا ہون جو میری معصیت کرتا ہے اور میرے عذاب سے نہین ڈرتا۔ اپنی عزت و جلال کی قسم
کہتا ہون کہ انکو اہل عالم کے لیئے پند و عبرت قرار دونگا۔ یہ لوگ اپنی عید مین مشغول تھے ناگاہ ایک ہوا
سرخ رنگ نہایت تند چلی۔ سب حیران ہوے اور ڈر کر ایک جگہ جمع ہو گئے حق تعالی نے زمین کو
اونکے زیر قدم گوگرد افروختہ کر دیا اور ایک ابر سیاہ اونکے بالاے سر آکر آگ برسانے لگا تا آنکہ اونکے
بدن گھل کر پانی ہو گئے جیسا کہ سیسہ آگ مین پانی ہو جاتا ہے۔ پس ہم خدا کی پناہ طلب کرتے ہین اوسکے
قہر و غضب سے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور بہت سی احادیث معتبرہ مین منقول ہے
کہ اصحاب رس وہ گروہ تھے جنکی عورتین باہم مساحقہ کرتی تھین پس خدا نے اونکو اپنے عذاب سے
ہلاک کیا۔ اور ابن بابویہ اور قطب راوندی نے بسند معتبر حضرت موسی ابن جعفر علیہما السلام سے روایت
کی ہے اور ثعلبی نے بھی کتاب عرائس مین ذکر کیا ہے کہ اصحاب رس دو گروہ تھے۔ ایک گروہ وہ ہے
جنکا ذکر خدا نے قرآن مین نہین کیا۔ یہ لوگ صحرائی تھے انکے پاس گوسفند بکثرت تھے۔ صالح پیغمبر نے
انکی طرف ایک رسول روانہ فرمایا اوسکو قتل کیا پھر دوسرا رسول بھیجا اسکو بھی قتل کیا۔ پھر تیسرا رسول بھیجا
اور اوسکے ساتھ اوسکا ایک ولی بھی روانہ کیا جب وہ رسول قتل ہوا اوس ولی نے اونپر حجت تمام کی اور
وہ لوگ جس مچھلی کی پرستش کرتے تھے اوسکو طلب کیا۔ وہ مچھلی دریا سے نکل کر اوسکے پاس آئی۔ پھر

بھی اوسکی تکذیب کی۔ اوسوقت حق تعالی نے ایک ہوائے تند کو بھیجا جسنے اونکو اور اونکے حیوانات کو
اوٹھا کر دریا مین ڈال دیا حضرت حنظلہ کے وصی نے اونکا تمام مال اور طلا و نقرہ جمع کرکے اپنے اصحاب کو
تقسیم کیا اور اس گروہ کی نسل بالکل منقطع ہوگئی۔ اس قصہ کو بعض نے حالات حضرت صالح کے باب مین بیان کیا ہے
بعد اسکے حضرت موسی ابن جعفر علیہما السلام نے فرمایا کہ دوسرا گروہ جنکا ذکر قرآن مین حق تعالی نے کیا ہے
وہ لوگ ہین جو نہر رس کے کنارے آباد تھے اور اسی لیے انکو اصحاب رس کہتے ہین۔ انمین بہت سے پیغمبر ہوئے
تھا اور تھوڑا ایسا دن ہوتا تھا کہ کوئی پیغمبر انکو خدا کی طرف ہدایت کرے اور یہ اوسکو قتل نکرین۔ وہ نہر درمیان
آذربایجان وارمینیہ کے حتی منتہائے آذربایجان تک۔ یہ لوگ چلیپا کی پرستش کرتے تھے اور بمطابق دوسری
روایت کے دختر بالکوی کی پرستش کرتے تھے۔ جب تیس برس ختم ہوتے اوسکو قتل کرتے اور دوسری دختر کو
کو اپنا خدا قرار دیتے۔ اون کی نہر کا عرض تین فرسخ تھا۔ ہر شب و روز اوس نہر کا پانی بلند ہوتا یہانتک کہ
پہاڑون کی نصف بلندی تک پہونچتا۔ وہ پانی کسی دریا و صحرا مین نہ جاتا بلا اونکے ملک سے گذر کر ایستادہ
ہوتا اور پھر اونکے ملک کی طرف پھر آتا۔ حق تعالی نے ایک مہینے مین تیس پیغمبر اونکی طرف بھیجے۔ سبکو
قتل کیا۔ بعد اسکے خدا نے دوسرا پیغمبر ایسا مبعوث کیا اور اوسکو اپنی نصرت کی تائید عطا کی اور ایک
وصی بھی اوس پیغمبر کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ پیغمبر کا معین و مددگار ہو۔ اوس وصی نے راہ خدا مین انکے
ساتھ جہاد کیا جیسا کہ حق جہاد کرنے کا ہو جب اس گروہ نے اوس وصی کو اپنے شہر سے دور کرنا
چاہا حق تعالی نے میکائیل کو انکی تخم ریزی کے وقت بھیجا۔ اوسوقت اونکو بہ نسبت اور اوقات کے پانی کی
احتیاج زیادہ تھی۔ میکائیل نے اوس نہر کو دریا سے منفصل کردیا اور نہر کا تمام پانی دریا مین داخل ہوگیا
پھر اوس نہر کے چشمون کو بند کیا۔ پانچ لاکھ فرشتے میکائیل کے ہمراہ آئے تھے۔ جو پانی نہر مین
باقی رہگیا تھا اون فرشتون نے اوسکو خالی کردیا۔ پھر خدا نے جبرئیل کو بھیجا کہ جتنے چشمے اور نہرین
اونکے ملک مین ہین خشک کردے۔ اور ملک الموت کو بھیجا کہ اونکے حیوانات کو ہلاک کرے۔ باد شمال
وجنوب و صبا و دبور کو حکم دیا اوسنے تمام لباس اور متاع اونکے پراگندہ کردیئے پہاڑون کی چوٹیون پر اور
قعر دریا مین پھینکدئے۔ زمین کو حکم دیا اوسنے تمام طلا و نقرہ اور زیور و ظروف انکے غرق کر دیئے۔
یہ اسباب اسیطرح زیر زمین رہیگا جب حضرت قائم آل محمد صلوات اللہ علیہ ظہور فرمائینگے۔ حق تعالی
وہ سب انکے لیے زمین سے باہر نکالیگا۔ وہ لوگ جب صبح کو بیدار ہوئے دیکھا کہ نہ پانی ہے نہ طعام
دکھائی دیتا ہے نہ گوسفند نہ لباس ہے نہ فرش نہ ظرف ہے نہ مال۔ اوسوقت چند آدمی خدا پر ایمان لائے خدا نے
انکو ایک غار کوہ کی طرف ہدایت کی جسکی راہ اونکی جانب تھی یہ لوگ اوس غار مین داخل ہوئے

اور نجات پائی۔ یہ سب اکیس مرد اور چار عورتیں اور دس طفل تھے۔ جو لوگ اپنے کفر کی حالت پر باقی رہے
پہاڑ کے نیچے تھے وہ سب تشنگی اور گرسنگی سے ہلاک ہوئے اور کوئی اونمیں سے باقی نہ رہا۔ یہ چند لوگ جو
ایمان لائے تھے اپنے گھروں میں پھر آئے دیکھا کہ تمام شہر ویران و سرنگون ہے اور اہل شہر سب
ہلاک ہوگئے ہیں۔ پس حنظلہ نے بارگاہ خدا میں دعا و مناجات کی کہ اونکو زراعت و آب و مویشی بقدر
ضرورت عطا فرمائے اور ضرورت سے زیادہ عطا نکرے تاکہ اونکی طغیان و سرکشی کا باعث نہو اور قسم کھائی کہ
اگر کوئی پیغمبر اونکی طرف آئیگا تو اوسکی مدد کرینگے اور اوسپر ایمان لائینگے۔ چونکہ حق تعالی اونکی صدق نیت سے آگاہ تھا
اونپر رحم کیا۔ اونکی نہر جاری کردی جو کچھ خدا سے طلب کیا تھا اوس سے زیادہ اونکو عطا فرمایا۔ یہ لوگ ہمیشہ
ظاہر و باطن خدا کی اطاعت و بندگی میں مصروف رہے تا آنکہ اونکی حیات کا زمانہ منقضی ہوا اور اولاد اونکی نسل سے
وہ لوگ پیدا ہوئے جو ظاہر میں اطاعت کرتے تھے مگر باطن میں نفاق پوشیدہ رکھتے تھے۔ خدا نے اونکو مہلت
دی تا آنکہ بہت گناہ کئے اور بدوستان خدا کی مخالفت میں ساعی رہے۔ حق تعالی نے ایک دشمن قوی کو اونپر
مسلط فرمایا جسنے جماعت کثیر کو قتل کیا۔ تھوڑے لوگ جو باقی رہے تھے اونکے لئے خدا نے طاعون بھیجا اور
کوئی شخص اونمیں سے باقی نہ رہا۔ دو سو برس تک اونکی نہر اور تمام مکانات ویران و خراب پڑے
رہے۔ بعد اسکے حق تعالی نے ایک گروہ کو مبعوث کیا۔ وہ اون مکانات میں ساکن ہوئے اور مدت
دراز تک برشد و صلاح بسر کی پھر گناہ و فواحش کے مرتکب ہوئے اپنی دختر و خواہر و زوجہ کو بطریق صلہ
اپنے ہمسایہ و یار و دوست کے پاس بھیجتے تھے تاکہ اونکے ساتھ زنا کریں اور اسکو احسان و صلہ تصور
کرتے تھے۔ اسپر بھی اکتفا نکی اور جو عمل کہ اس سے بھی بدتر تھا اوسکو اختیار کیا یعنے مرد باہم لواطہ میں
مشغول ہوئے اور عورتوں کو ترک کردیا۔ جب عورتوں پر شہوت غالب ہوئی دلہاث دختر ابلیس جو اپنی
خواہر شیصار کی ساتھ ایک تخم سے پیدا ہوئی تھی ایک عورت کی صورت بنکر اونکے پاس آئی اور اونکو تعلیم دی
کہ تم بھی باہم مساحقہ کرو جیسا کہ تمہارے مرد باہم لواطہ کرتے ہیں اور اونکو بتایا کہ اسطرح اس کام کو کیا کرو
پس یہ فعل قبیح دراصل دلہاث سے ظاہر ہوا۔ پس حق تعالی نے اول شب اونپر صاعقہ نازل کیا اور آخر شب
وہ سب زمین میں غرق ہوگئے۔ وقت طلوع آفتاب ایک صداے عظیم و مہیب ظاہر ہوئی جسنے اونمیں سے کسی کو باقی نہ رکھا
بگمان یہ ہے کہ اب تک اونکی منازل و مکانات آباد نہیں ہوئے۔ اور شیخ طبرسی نے کہا ہے کہ اصحاب رس
وہ گروہ ہیں جنہوں نے اپنے پیغمبر کو چاہ میں گرا دیا۔ بعضے کہتے ہیں یہ صاحب مویشی تھے۔ انکا ایک کنواں
تھا اوس کنوئیں پر بیٹھتے تھے اور بتوں کی پرستش کرتے تھے حق تعالی نے شعیب کو انکی طرف بھیجا اونکی
تکذیب کی۔ خدا نے اوس کنوئیں کو خراب اور انکو زمین میں غرق کردیا بعضوں کا قول ہے کہ اس قوم کا ایک پیغمبر تھا جسکو

حنظلہ کہتے تھے اس پیغمبر کو اس گروہ نے قتل اور ہلاک کیا بعضے بیان کرتے ہین کہ رس ایک کنوین کا نام ہے جو حوالی
انطاکیہ مین واقع ہوا اور اس گروہ نے حبیب نجار کو قتل کر کے اس کنوین مین گرا دیا - اور حضرت صادق سے منقول ہے
کہ انکی عورتین باہم مساحقہ کرتی تھین خدا نے انکو ہلاک کیا - اور اس قول حقتعالی کی تفسیر مین فرمایا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ
وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ یعنی وہ چاہ معطل اور قصر محکم جسکے باشندے ہلاک ہوچکے اور وہ کنواں ہے صاحب مالک ہوگیا کہا ہو کہ بعضون کا
قول ہو کہ وہ چاہ حضرموت کے ایک شہر مین جسکو حاضورا کہتے ہین واقع ہو وہان چار ہزار آدمیون نے سکونت
اختیار کی تھی جو حضرت صالح پر ایمان لائے تھے اور حضرت صالح بھی انکے ہمراہ تھے وہان سکونت اختیار
کرنے کے بعد حضرت صالح نے رحلت کی اسلیے اوس مقام کو حضرموت کہتے ہین جب اوس گروہ کی نسل زیادہ
ہوئی بت پرستی شروع کی خدا نے ایک پیغمبر کو انکی طرف بھیجا جسکا نام حنظلہ تھا اوسکو درمیان بازار قتل کیا خدا نے
بعوض اسکے تمام قوم کو ہلاک کیا اور کوئی زندہ نہ رہا وہ چاہ معطل رہا اور اونکے بادشاہ کا قصر خراب ویران ہوا

باب پچیسوان شعیا اور حضرت حیقوق علیہما السلام کے حالات

ابن بابویہ اور قطب راوندی نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ زمانہ حضرت شعیا مین بنی اسرائیل کا ایک
بادشاہ تھا اور اوس وقت بنی اسرائیل سب مطیع و منقاد احکام الٰہی تھے بعد اسکے دین خدا مین بدعتین پیدا کین ہرچند
شعیا نے انکو نصیحت کی اور عذاب خدا سے ڈرایا مگر کوئی فائدہ حاصل نہوا حق تعالیٰ نے بادشاہ بابل کو انپر
مسلط کیا جب دیکھا کہ اوسکے لشکر کے مقابلہ کی طاقت انمین نہین ہے اوسوقت درگاہ الٰہی مین توبہ و انابہ اور
تضرع و زاری کی خدا نے حضرت شعیا پر وحی نازل فرمائی کہ مین نے انکے آبا و اجداد کے اعمال شائستہ کے سبب انکی
توبہ قبول کی جو انکا بادشاہ تھا اوسکے ایک زخم اوسکی پنڈلی مین تھا وہ بادشاہ بندہ شائستہ خدا تھا خدا نے
شعیا کو حکم دیا کہ بادشاہ بنی اسرائیل سے کہو کہ وصیت کرے اور اپنے اہلبیت سے کسی کو بنی اسرائیل مین اپنا
خلیفہ قرار دے مین فلان روز اوسکی روح قبض کرونگا جب حضرت شعیا نے حکم خدا اوس سے بیان فرمایا وہ
بارگاہ الٰہی مین بتضرع و زاری دعا کی اور کہا خداوندا تو نے روز اول میرے ابتدا سے خیر و نیکی کی طرف
اور تمام چیزین مجکو عطا کین اور بعد اسکے بھی سوائے تیرے اور کسی سے امید نہین رکھتا تمام امور مین میرا
اعتماد تجھی پر ہے تیرا حمد و شکر بجا لاتا ہون اور تجھ سے امید احسان رکھتا ہون بغیر اسکے کہ کوئی عمل شائستہ مجھ سے
صادر ہوا ہو اور تو میرے احوال کا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے مین تجھ سے سوال کرتا ہون کہ میرے
مرگ مین ابھی تاخیر کر اور میری عمر مین ترقی عطا فرما اور مجھکو ان اعمال مین جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہین توفیق دے
خدا نے حضرت شعیا پر وحی نازل فرمائی کہ مین نے اوسکی آہ و زاری پر رحم کیا اوسکی دعا قبول کی اور پندرہ برس
اوسکی عمر پر زیادہ کئے اوسکو حکم دو کہ اپنے زخم کا آب انجیر سے علاج کرے مین نے آب انجیر کو اوسکے مرض کی

تھا قرار دی ہے اور اوسکو اور بنی اسرائیل کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھونگا جب صبح ہوئی دیکھا کہ بابل
کا لشکر تمام ہلاک ہوگیا ہے اور سواے بادشاہ بابل اور پانچ آدمیوں کے کوئی شخص زندہ نہیں رہا
بادشاہ پانچ آدمیوں کو ہمراہ لیکر بابل کیطرف بھاگا اور بنی اسرائیل اعمال نیک و شایستہ میں مصروف رہے
تا اینکہ اونکے بادشاہ نے رحلت کی بعد اسکے پھر بدعتیں شروع کیں اور ہر شخص نے اپنے لیے بادشاہی
کا دعوی کیا ہر چند شعیا نے اونکو ممانعت کی مگر قبول نہ کیا آخر بہ عذاب خدا ہلاک ہوے اور دوسری روایت
میں منقول ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے حضرت رسول خدا سے حضرت شعیا کا حال پوچھا فرمایا اونہوں نے
بنی اسرائیل کو میری پیغمبری اور میرے برادر عیسے کی نبوت کی بشارت دی اور بسند معتبر حضرت امیر المومنین ع
سے منقول ہے کہ حق تعالے نے شعیا پر وحی نازل فرمائی کہ میں تمہاری قوم سے ایک لاکھ آدمی ہلاک کرونگا
جنمیں چالیس ہزار بدکردار اور ساٹھ ہزار نیک و شایستہ ہونگے عرض کی خداوندا نیکوں کو کس لیے
ہلاک کریگا فرمایا اسلیے کہ اہل معاصی سے اونکے معاصی پر سستی کی اور بسبب میرے غضب کے اونپر
غضب نہ کیا اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام رضا نے مجلس ماموں میں جاثلیق نصاری سے فرمایا
نصرانی تیرا علم کتاب شعیا کی نسبت کیسا ہے کہا میں اوسکا حرف حرف جانتا ہوں حضرت نے اسکی طرف
اور راس الجالوت عالم یہود کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کیا یہ کتاب شعیا میں نہیں ہے کہ اے قوم میں نے
اوسکی صورت دیکھی ہے جو خچر پر سوار ہے اور لباس نور پہنے ہے اور ایک شتر سوار کو دیکھا ہے کہ نور و روشنی
اوسکی مانند ماہتاب کے تھی دونوں نے کہا ہاں یہ کلام شعیا کا ہے پھر فرمایا کہ شعیا نے توریت میں کہا
ہے کہ میں دو سواروں کو دیکھتا ہوں جنکے نور سے زمین روشن ہوگی ایک خچر پر سوار ہوگا دوسرا شتر
پر یہ دونوں کون ہیں - راس الجالوت نے کہا میں اونکو نہیں جانتا آپ فرمایے کون ہیں فرمایا جو خچر پر
سوار ہے وہ حضرت عیسیٰ ہیں اور شتر سوار حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ہیں آیا اس کلام توریت کا انکار کرتے ہو
کہا ہم انکار نہیں کرتے پھر حضرت نے فرمایا تو حیقوق پیغمبر کو پہچانتا ہے کہا ہاں فرمایا اونکا یہ کلام تمہاری کتاب
میں ہے کہ حق تعالی بیان حق کو کوہ فاران سے ظاہر کریگا اور آسمان تسبیح احمد سے بھر گیا ہے اوسکی امت اور
اوسکے سوار دریا میں جنگ کرینگے جیسا کہ صحرا میں جنگ کرینگے اور بیت المقدس خراب ہونیکے بعد کتاب نئی
لائیگا مراد اس کتاب سے قرآن ہے آیا تو حیقوق کے اس کلام سے آگاہ ہے اور اسپر ایمان
رکھتا ہے یا نہیں راس الجالوت نے کہا ہاں یہ حیقوق کا کلام ہے اور ہم اونکے کلام کا انکار نہیں
کر سکتے اور بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ بنی اسرائیل نے شعیا کو قتل کرنا چاہا وہ اون سے بھاگے تا اینکہ
قریب ایک درخت کے پہونچے وہ درخت اونکے لیے شگافتہ ہوا وہ اوسکے شگاف میں داخل ہوے
وہ شگاف باہم وصل ہوگیا شیطان نے اونکے لباس کا کنارہ تھام لیا تا کہ بیرون درخت رہے

درخت

کنارہ نکلا رہے بعد اسکے بنی اسرائیل کو نشان بتایا کہ شعیا اس درخت مین ہین بنی اسرائیل نے
اوس درخت کو آرہ سے کاٹا اور اونکو درمیان درخت دو نیم کیا

باب چھبیسوان قصص حضرت زکریا و یحیی علیہما السلام

حق تعالی نے بعد قصہ مریم کے فرمایا هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً
إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ یعنے جبوقت کہ زکریا نے مریم کے پاس نعمت آسمانی دیکھی اپنے پروردگار سے
دعا کی پس کہا خداوندا مجھکو اپنے جانب سے علاوہ اپنے نعمت ہاے خاص کی ایک ذریت اور
نسل طیب و پاکیزہ عطا کر بدرستیکہ تو دعا کا سننے والا اور اوسکا قبول کرنے والا ہے فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ
وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ پس فرشتون نے اونکو ندا کی درحالیکہ وہ کھڑے تھے محراب
مین نماز پڑھتے تھے اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ طاعت خدا سے علاوہ اسکی
خدمت روے زمین پر ہے اور کوئی خدمت خدا نماز کی برابری نہین کرسکتی اسلیئے کہ ملائکہ نے
زکریا کو وقت نماز محراب مین ندا کی أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا
وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ بدرستیکہ خدا تمکو یحییؑ کی بشارت دیتا ہے جو کلمۂ خدا کا تصدیق کرنے والا
ہوگا یعنی حضرت عیسیؑ کا تصدیق کرنے والا اور سید و بزرگ ہوگا علم و عبادت و اخلاق پسندیدہ
مین اور اپنے نفس کا شہوات دنیا سے باز رکھنے والا ہوگا یا عورتون سے نکاح نہ کریگا جیسا کہ یہہ
طریقہ اوس زمانہ مین پسندیدہ تھا اور ایک پیغمبر از جملہ شایستگان ہوگا اور بسند ہاے معتبر حضرت
صادقؑ سے منقول ہے کہ حصور اوسکو کہتے ہین جو عورتون سے مقاربت نہ کرے قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي
غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ کہا کہان سے یا کیونکر میرے یہان فرزند ہوگا حالانکہ پیری
مجھکو لاحق ہوئی ہے اور میری زوجہ عاقر ہے منقول ہے کہ حضرت زکریاؑ کی عمر اوسوقت ایک
سو بیس برس کی تھی اور اونکی زوجہ کی عمر اٹھانوے برس کی اور علی بن ابراہیم نے روایت
کی ہے عاقر تھی یعنے حائض نہوتی تھی اور یہہ سوال حضرت زکریا کا از راہ استبعاد حصول مدعا
مین قدرت الٰہی سے نہ تھا بلکہ اس نعمت کی عظمت کا اظہار منظور تھا یا از روے استعجاب تھا
کہ مجھے اور میری زوجہ کو ایسی حالت پیری مین اولاد عطا ہوگی یا ہمکو خدا پھر از سر نو جوان
کرکے اولاد عطا کریگا قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ حق تعالے نے فرمایا ایسا ہی ہے خدا جو چاہتا
ہے کرتا ہے قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً کہا خداوندا واسطے زمان تولد فرزند کی کوئی علامت میرے لیئے
مقرر کر قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا خدا نے فرمایا تمھاری علامت یہہ ہے

کر تین دن لوگوں سے کلام نہ کر سکو گے مگر اشارہ سے وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَ
الْإِبْكَارِ اور ان تینوں روزوں میں صبح و شام اپنے پروردگار کا بہت ذکر کرو اور تسبیح کرو اور خدا نے
سورہ مریم میں فرمایا ہے ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا
یہ ذکر کرنا اور خبر دینا تمہارے پروردگار کی رحمت ہے اپنے بندے زکریا پر کہ اونکی دعا مستجاب
فرمائی جبکہ اپنے پروردگار کو آہستہ و پنہاں ندا کی قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ
الرَّأْسُ شَيْبًا کہا خداوندا بدرستیکہ میرے استخوان بدن سست ہو گئے ہیں اور میرے سر نے
پیری کے سبب شعلہ سپید ظاہر کیا ہے وَلَمْ أَكُن بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا اور اے پروردگار تیری
بارگاہ میں دعا کرنے سے میں ہرگز محروم نہ تھا بلکہ ہمیشہ میری دعا تو نے مستجاب کی ہے وَإِنِّي
خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا اور بدرستیکہ میں اپنے عزیزان بدکردار سے
ڈرتا ہوں کہ میرے بعد میرے وارث ہوں اور میری زوجہ عاقر تھی اور کوئی فرزند مجھے
نہ تھا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا پس اپنی جانب سے
ایک فرزند مجھے عطا کر جو میری میراث کے لیے تمام عزیزوں سے اولےٰ ہو تاکہ مجھ سے میراث
لے اور آل یعقوب سے بھی میراث لے یعنی یعقوب بن ماثان جو حضرت مریم کا چچا تھا
یا یعقوب بن اسحاق اور اے میرے پروردگار اوس فرزند کو پسندیدہ خدا اور پاکیزہ اخلاق
قرار دے علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ اوسوقت حضرت زکریا کے کوئی فرزند
نہ تھا جو اونکے بعد اونکا قائم مقام ہوتا اور اونسے میراث لیتا بنی اسرائیل نذر و ہدیہ اونکے
عابدوں اور عالموں کے پاس لاتے تھے اوسوقت زکریا تمام عالموں اور عابدوں کے
سرگروہ تھے اور زوجہ زکریا خواہر مریم بنت عمران بن ماثان تھیں اور یعقوب پسر ماثان
اور تمام اولاد ماثان اوسوقت بنی اسرائیل کے سرگروہ اور اونکے شاہزادے تھے اور یہ
سب حضرت سلیمان کی اولاد میں تھے يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن
قَبْلُ سَمِيًّا پس خدا نے اونپر وحی نازل فرمائی اے زکریا ہم تمکو اوس فرزند کی بشارت دیتے
ہیں جسکا نام یحییٰ ہے اور اوس سے پہلے ہمنے کسیکو اوسکا ہمنام نہیں کیا یا یہ کہ اوس سے
پہلے ہمنے اوسکا شبیہ نہیں پیدا کیا قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ
بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا کہا خداوندا کیونکر میرے فرزند ہوگا حالانکہ میری زوجہ عقیم ہے یعنے
اوسکی جوانی میں بھی فرزند نہوا اور میں اس حد تک پیری کے پہونچا ہوں کہ بدن

کہ بدن میرا خشک ہوگیا ہو اور نہایت پیر و ضعیف ہوگیا ہوں قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ
وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا کہا بلکہ خدا کا حکم اسیطرح ہے تمھارے پروردگار نے کہا ہے
کہ یہ مجھپر آسان ہے اور تحقیق کہ میں نے تمکو پیشتر پیدا کیا اور تم کوئی چیز نہ تھے حضرت امام محمد باقرؑ
سے منقول ہے کہ ولادت یحییٰ بشارت زکریا کے پانچ برس بعد واقع ہوئی قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً قَالَ
اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا کہا خداوندا میرے لیے کوئی علامت قرار دے
تاکہ مجھکو معلوم ہو کہ کس وقت وہ فرزند پیدا ہوگا فرمایا تمھاری علامت یہ ہے کہ تین رات لوگوں سے
ہمکلام نہو سکوگے درحالیکہ تم صحیح و تندرست ہوگے یعنی گونگے نہوگے اور کوئی علت و مرض تمکو
لاحق نہوگا اور کئی حدیث معتبر میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ چونکہ زکریاؑ کو اوسوقت یہ علم و
یقین حاصل نہوا کہ وہ ندا حق تعالیٰ کی جانب سے ہے اور احتمال تھا کہ شاید شیطان کی جانب سے ہو اسلیے
خدا سے آیت و علامت طلب کی تاکہ اوس وعدہ کی حقیقت اونپر ظاہر ہو پس حق تعالیٰ نے اونپر وحی
نازل فرمائی کہ آیت و علامت تمھاری یہ ہے کہ بغیر کسی آزار و علت کے تین روز کسی سے کلام نکر سکو
جب یہ حالت اونکو عارض ہوئی سمجھے کہ وہ ندا خدا کی جانب سے تھی اور اون تینوں دنوں میں اگر
کسی سے کچھ کہنا چاہتے تھے سر سے اشارہ کرتے تھے فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ
سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا پس اپنی قوم کے پاس آئے اور محراب نماز یا اپنے غرفہ سے باہر نکلے اور
اپنے سر سے اونکو اشارہ کیا کہ اپنے پروردگار کی تنزیہ اور تسبیح کرو یا اوسکے لیے نماز ادا کرو صبح و شام
روایت کرتے ہیں کہ حضرت زکریاؑ ہر روز اپنے غرفہ سے وقت نماز صبح و عشا باہر نکلتے اور اذان
دیتے تھے اور بنی اسرائیل اونکے ہمراہ نماز پڑھا کرتے تھے جب وعدہ خدا کا وقت آیا اور ممکن نتھا
کہ کسی سے کچھ کلام کریں وقت مقرر میں باہر آئے اور اشارہ سے اونکو ادائے نماز کے لیے آگاہ کیا
اوسوقت سبکو معلوم ہوا کہ اب وہ زمانہ آیا ہے کہ زوجہ زکریاؑ حاملہ ہوگی تین روز تک یہی حال تھا
کسی سے کچھ نہ کہہ سکتے تھے مگر تسبیح و دعا و نماز پڑھ سکتے تھے يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ
صَبِيًّا تقدیر کلام یہ ہے کہ جب زکریا کو فرزند یعنی یحییٰ عطا کیا اور یحییٰ کو حد کمال پہونچا کر
اونپر وحی نازل فرمائی کہ اے یحییٰ کتاب توریت کو بقوت روحانی اور جو تمکو عطا کی ہے با جد و اہتمام
لو اور اوسپر عمل کرنے کا ارادہ کرو اور ہمنے اونکو حکم و پیغمبری عطا کی جبکہ وہ طفل تھے کہتے ہیں
کہ آپ کی عمر اوسوقت تین برس کی تھی بعضوں کا قول ہے کہ حکم سے مراد حکمت و دانائی ہے جیسا کہ
حضرت امام رضاؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اطفال حضرت یحییٰ کو لہو و لعب کے لیے بلاتے

تھے اور وہ اونکو جواب دیتے تھے کہ مین لہو ولعب کے لیے مخلوق نہین ہوا ہون اور یہ روایت بھی
اسکے موید ہو جو بسند معتبر منقول ہوئی ہو کہ علی بن اسباط کہتا ہو کہ مین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت مین
زمان امامت آنحضرت مین حاضر ہوا او سوقت قامت مبارک پانچ بالشت تھا مین حضرت کے قامت
کو دیکھ کر تامل کرتا تھا کہ یہ حال کیونکر اہل مصر سے بیان کرونگا حضرت نے میری طرف نظر کی اور فرمایا
کہ خدا امامت کے باب مین بھی پیغمبری کے مانند خلائق پر اپنی حجت تمام کرتا ہو کبھی پیغمبری چالیس برس
کی عمر مین عطا کرتا ہو اور کبھی ایام طفلی مین جسطرح کہ حضرت یحیی کو عطا کی اور فرمایا وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا
اوسیطرح امامت بھی کبھی پیری مین اور کبھی خورد سالی مین عنایت کرتا ہو وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا
اور ہمنے اپنی جانب سے شفقت و مہربانی و رحمت اونکے شامل حال کی یا اونکو اپنے بندون
پر مہربان کیا اور پاکیزگی گناہون سے یا مامور کرنا اعمال شایستہ مین یا توفیق زکوۃ و صدقات کی اونکو
دی اور وہ متقی اور پرہیزگار تھے اون چیزون سے جو ہمکو پسند نہین ہین اور حدیث معتبر مین حضرت
امام محمد باقر سے منقول ہے کہ اس قدر خدا کا لطف و کرم تھا کہ جب وہ یا رب کہتے تھے حق تعالی فرماتا
تھا لبیک اے یحیی وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا اور اپنے پدر و مادر کے ساتھ نیکی کرنے
والے تھے اور اونکے ساتھ تجبر و تکبر و معصیت کرنے والے نہ تھے یا اپنے پروردگار کی نسبت وَسَلَامٌ
عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا اور ہمارا سلام اوپر ہو یا ہماری سلامتی بلاؤن
سے اونکے لیے ہو جس دن کہ متولد ہوئے اور جس دن کہ رحلت کی اور جس دن کہ زندہ ہو کر اپنی قبر
سے مبعوث ہونگے اور خدا نے دوسرے مقام مین فرمایا ہو وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي
فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ اور یاد کرو زکریا کو جبکہ اپنے پروردگار کو ندا کی کہ مجھکو
تنہا بغیر فرزند کے نہ چھوڑ اور تو سب وارثون سے بہتر ہو اگر فرزند نہوگا مجھکو کچھ پروا نہین فَاسْتَجَبْنَا لَهُ
وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ
وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ پس ہمنے اونکی دعا مستجاب کی اور یحیی کو
اونھین عنایت کیا اور واسطے اونکے اونکی زوجہ کی اصلاح کی علی بن ابراہیم نے روایت کی ہو زوجہ
زکریا حائض نہوتی تھین مگر اوسوقت حائض ہوئین بدرستیکہ یہ لوگ نیکیون مین اور اعمال شایستہ
مین سبقت لیجاتے تھے اور ہمسے دعا کرتے تھے ہمارے ثواب کی رغبت اور ہمارے عقاب کے خوف
سے اور ہمارے لیے خشوع کرنے والے تھے اور بسند معتبر منقول ہو کہ سعد بن عبد اللہ نے حضرت
صاحب الامر صلوات اللہ علیہ سے کئی سوال کیے جبکہ آپ طفل تھے اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

کے دامن مین بیٹھے تھے منجملہ اون سوالون کے یہ بھی تھا کہ کہیعص کی تفسیر کیا ہو فرمایا یہ حروف
خبرہاے غیب سے ہین جنکی اطلاع خدا نے اپنے بندے زکریاؑ کو دی بعد اسکے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ سے ذکر کیا اسکا قصہ اسطرح ہے کہ زکریاؑ نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ اونکو
آل عبا علیہم السلام کے نامون سے آگاہ کرے جبرئیل نازل ہوئے اور پنجتن پاک کے نام اونکو
تبلا گئے زکریا جسوقت محمد و علی و فاطمہ و حسن علیہم السلام کا نام لیتے تھے اونکے تمام اندوہ و عالم زائل
ہو جاتے تھے مگر جب امام حسینؑ علیہ السلام کا نام لیتے تھے بے اختیار رقت طاری ہوتی تھی اور
کثرت گریہ کے سبب سانس رک جاتی تھی ایک روز مناجات کی خداوندا اسکا سبب کیا ہے
کہ مین جب اون چارون بزرگوارون کا نام لیتا ہون میرے تمام غم والم زائل ہو جاتے ہین
اور دل میرا شگفتہ ہوتا ہے مگر جب حسینؑ کا نام لیتا ہون بے اختیار میرے آنکھون سے آنسو
جاری ہوتے ہین اور میرا دل محزون و غمگین ہوتا ہے اور آہ و نالہ بلند کرتا ہے اوسوقت حقتعالے
نے واقعہ کربلا سے اونکو آگاہ کیا جیسا کہ فرمایا ہے کہیعص کاف سے کربلا ہا سے ہلاک عترت
رسولؐ اور صحرا مین یا سے یزید پلید علیہ اللعن قاتل امام حسین علیہ السلام عین سے عطش و
تشنگی آنحضرت صاد سے صبر آنحضرت مراد ہے جب زکریاؑ نے یہ قصہ سنا تین روز تک اپنے عبادت گاہ
سے باہر نہ نکلے اور کسی کو اپنے پاس آنے نہ دیا گریہ و بکا مین مصروف رہے اور مصیبت حضرت
امام حسینؑ مین نوحہ و مرثیہ پڑہتے تھے اور کہتے تھے خداوندا کیا تو بہترین مخلوقات کے دلکو اوسکے
فرزند کے ماتم مین دردناک و غمگین کریگا کیا اس بلا و محنت کو اونکے ساحت عزت مین نازل
فرمائیگا کیا اس ماتم کا لباس علی و فاطمہ کو پہنائیگا کیا اس درد و محنت کو عرصۂ قرب و منزلت
مین اونکے داخل کریگا بعد اوسکے زکریاؑ نے دعا کی اور کہا خداوندا مجھے اس عالم پیری مین ایک
فرزند عطا کر جس سے میری آنکھین روشن ہون اور جب وہ فرزند مجھے عطا ہو اوسکی محبت کا
مجھے شیفتہ و مفتون کر پھر اوسکے درد ماتم مین میرے دلکو دردناک کر جیسا کہ اپنے حبیب محمدؐ کے
دلکو اونکے فرزند کے غم مین دردناک کریگا حق تعالی نے زکریاؑ کو ایک فرزند عطا فرمایا یعنے یحییٰؑ
پھر اونکے دل کو مصیبت یحییٰ مین غمگین کیا حضرت یحییٰ کی مدت حمل شکم مادر مین چھ مہینے تھے اور
حضرت امام حسین علیہ السلام کی بھی مدت حمل کے چھ مہینے تھے اور بسند ہاے معتبر بسیار حضرت
امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ جسطرح حضرت یحییٰ سے پہلے کوئی شخص اونکے
نام سے موسوم نہین ہوا تھا اسیطرح امام حسینؑ کے نام سے بھی آنحضرت کے پیشتر کوئی موسوم نہین ہوا

اور ناقۂ صالح کا پئے کرنے والا اور حضرت یحییٰ کا قاتل اور حضرت امیر المومنینؑ کا قاتل اور حضرت
امام حسینؑ کا قاتل یہ چاروں قاتل ولد الزنا تھے اور پیغمبروں کو اور اونکی اولاد کو ولد الزنا کے
سوا اور کوئی قتل نہیں کرتا زمین و آسمان نے کسی پر گریہ نہیں کیا مگر حضرت یحییٰ اور حضرت امام حسینؑ
پر آفتاب نے بھی انپر گریہ کیا اوسکا گریہ کرنا یہ تھا کہ سرخ طالع ہوتا اور سرخ غروب ہوتا تھا دوسری
روایت مین اسطرح وارد ہے کہ آسمان سے قطرات خون برستے تھے جو کپڑا زیر آسمان رکھا جاتا تھا
سرخ ہو جاتا تھا اور جو پتھر زمین سے اوٹھایا جاتا تھا اوسکے نیچے سے خون جوش کرتا تھا اور بسند
معتبر امام زین العابدینؑ سے منقول ہے فرماتے تھے کہ ہم اپنے پدر بزرگوار امام حسینؑ کے ہمراہ جب
جانب کربلا جاتا تھا تمام راہ کسی منزل مین ہم نہین اوترتے تھے اور وہان سے کوچ کرتے تھے مگر یہ
کہ میرے پدر بزرگوار حضرت یحییٰ کا ذکر فرماکر اونکو یاد کرتے تھے ایک روز ارشاد کیا کہ خدا کے نزدیک
دنیا کی یہ پستی و بیقدری ہے کہ یحییٰ بن زکریاؑ کا سر بارک بنی اسرائیل کی ایک زن فاحشہ کے لئے
ہدیہ بھیجا گیا ابن بابویہ نے بسند خود وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز ابلیس لعین
بنی اسرائیل کی مجلس مین پھرتا تھا اور حضرت مریمؑ کو ناسزا کہتا تھا اور اونکے ساتھ زکریاؑ کو بہ نسبت بد
منسوب کرتا تھا تا اینکہ بنی اسرائیل حضرت زکریا سے باغی و طاغی ہوے اور اونکے قتل کا ارادہ
کیا حضرت زکریا اونسے بھاگے یہانتک کہ قریب ایک درخت کے پہونچے وہ درخت اونکے
لیے شگافتہ ہو گیا زکریاؑ اوس درخت مین داخل ہوے اور وہ شگاف باہم وصل ہو گیا حضرت
زکریا بنی اسرائیل کی نظرون سے غائب ہو گئے ابلیس لعین بنی اسرائیل کے احمقون کے ہمراہ
حضرت کے عقب مین آتا تھا جب اوس درخت کے پاس پہونچے ابلیس نے نیچے سے اوپر تک
اوس درخت پر ہاتھ پھیر کر اونکے موضع دل کو پہچانا اور اون لوگون کو حکم دیا کہ اوس مقام کو آرہ
سے کاٹا اور آنحضرت اوس درخت کے درمیان دو نیم ہو گئے بنی اسرائیل اونکو اوسی حال پر چھوڑ کر
پھر آئے ابلیس اونکی نظر سے غائب ہو گیا اور پھر اونکے پاس نہ آیا حضرت زکریا کو بقدرت خدا جو
آرہ سے کسیلا کا درد و الم عارض ہوا پھر حق تعالےٰ نے کئی فرشتون کو بھیجا اونھون نے اونکو غسل دیا
اور تین روز تک فرشتون نے اونپر نماز پڑھی بعد اوسکے دفن کیا تمام پیغمبرون کا یہی حال ہے
کہ اونکا جسد مطہر متغیر اور زیر خاک بوسیدہ نہیں ہوتا دفن سے پیشتر تین روز تک ملائکہ اور جنی آدم
اونپر نماز پڑھتے ہیں اور تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین اس قول خدا کی تفسیر جو حضرت یحییٰ کے
قصہ مین فرمایا ہے اس طرح مذکور ہے کہ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا لینی یحییٰ کو اونسے پیشتر ہمنے

نہین پیدا کیا تھا جسکا نام یحییٰ ہوا ور اس قول خدا کی تفسیر مین فرمایا ہے وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا
منجملہ ان حکمتون کے جو خدا نے حضرت یحییٰ کو عالم طفلی مین عطا کی تھین ایک یہ تھی کہ اطفال نے
اونسے کہا آؤ آپس مین کھیلین فرمایا آہ قسم ہے خدا کی ہم کھیل کے لیے نہین پیدا کیا گیا ہے بلکہ ہم ایک
امر عظیم کے لیئے پیدا ہوے ہین وَحَنَانًا مِنْ لَدُنَّا یعنے ہمنے تحنّن و مہربانی بدر و مادر اور دیگر
تمام بندون پر اونکو عطا کی تھی وَزَكَاةً یعنے طہارت و پاکیزگی اونکو دی تھی جو کہ اونپر ایمان لاے
اور اونکی تصدیق کی وَكَانَ تَقِيًّا یعنے شرور و معاصی سے پرہیزگار تھے وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ یعنے اپنے
مادر و پدر سے احسان کرتے تھے اور اونکے فرمانبردار تھے وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا اور کسی کو
غضبناک ہو کر قتل نکرتے تھے اور کسیکو از روے غضب مارتے بھی نہ تھے کوئی شخص ایسا نہین
جسنے قبل یحییٰ گناہ نہ کیا ہو یا ارادہ گناہ کا اوسکے دل مین نگذرا ہو سواے حضرت یحییٰ کے اونہون نے
کبھی گناہ نہین کیا اور گناہ کا ارادہ بھی انکے دل مین نہین گذرا اور امام نے اس آیت کی تفسیر مین
فرمایا ہے هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ یعنے جب زکریا نے مریم کے پاس میوہ زمستان کا تابستان
مین اور میوہ تابستان کا زمستان مین دیکھا مریم سے پوچھا یہ میوے تمھارے لیے کہان سے آئے
کہا خدا کی جانب سے اور خدا جسکو چاہتا ہے روزی بیحساب دیتا ہے زکریا کو یقین کامل ہوا کہ وہ رزق
جنتی ہین اس لیے کہ اونکے سوا دوسرا کوئی شخص مریم کے پاس نہ جاتا تھا اوسوقت اونکے دل مین
یہ خیال گذرا کہ جو خدا اس امر پر قادر ہے کہ مریم کے لیے میوہ زمستان تابستان مین اور میوہ تابستان
زمستان مین بھیجتا ہے وہ ضرور اس امر پر بھی قادر ہے کہ مجھکو فرزند عطا کرے اگرچہ مین پیر ہو گیا ہون
اور میری زوجہ بانجھ ہے اوسوقت دعا کی کہ خداوندا مجھے اپنی جانب سے ایک ذریت نیک و
پاکیزہ عطا کر بدرستیکہ تو دعا کا سننے والا ہے پس ملائکہ نے زکریا کو ندا کی جسوقت کہ وہ محراب نماز
مین کھڑے تھے بدرستیکہ خدا تمکو یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو کلمۂ خدا کا تصدیق کرنے والا ہوگا یعنے
عیسیٰ کا تصدیق کرنے والا ہوگا اور سید یعنی سردار و بزرگ اہل طاعت کا ہوگا طاعت خدا مین
اور حصور ہوگا یعنے عورتون سے مقاربت نہ کریگا اور پیغمبر ہوگا اور جملۂ شایستگان سے اور بیان تصدیق
حضرت یحییٰ کی بہ نسبت حضرت عیسیٰ کے یہ ہے کہ جسوقت حضرت مریم جسمین وہ خدا کی عبادت کرتی
تھین ایک غرفہ تھا اوس غرفہ کے سوا اوسکی راہ نہ تھی سیڑھی لگا کر اوس غرفہ کی راہ سے اوسمین
جاتے تھے اور حضرت زکریا کے سوا اور کوئی اوس غرفہ مین نہ جاتا تھا جب وہان سے باہر آتے
تھے غرفہ کے دروازہ پر قفل لگاتے تھے بالاے دروازہ ایک چھوٹا روشندان تھا جس سے ہوا

اوس مکان مین جاتی تھی زکریا نے جب حضرت مریم کو حاملہ دیکھا بہت غمگین ہوئے اور اپنے دل
مین کہا کہ میرے سوا اور کوئی اس غرفہ مین نہین آتا اب مریم حاملہ ہوئی ہے مین بنی اسرائیل
مین رسوا ہونگا وہ لوگ گمان کرینگے کہ وہ مجھ سے حاملہ ہوئی ہے پر اپنی زوجہ پاس آئے اور یہ حال
بیان کیا اونکی زوجہ نے کہا اے زکریا تم نہ ڈرو خدا تمھارے لیے کوئی امر درپیش نہین کرتا مگر وہی
کہ جسمین تمھاری بہتری ہو مریم کو یہان لاؤ کہ مین اوسکو دیکھون اور اوسکا حال دریافت کرون
زکریا مریم کو اپنی زوجہ پاس لائے اور حق تعالے نے حضرت مریم کو جواب دینے کی مشقت سے
باز رکھا یعنی جب زوجہ زکریا پاس آئین زوجۂ زکریا مریم کی بڑی بہن تھین اونکی تعظیم کو
نہ اوٹھین حضرت یحیی اوسوقت شکم مادر مین تھے بقدرت خدا اپنی مادر کے شکم پر ہاتھ مارکے
اونکو اونکی جگہ سے اوٹھایا اور کہا اے مادر بہترین زنان عالم بہترین مردان عالم کے ساتھ
جو اونکے شکم مین ہے آرہی ہے اور تم اون دونون کی تعظیم کو نہین اوٹھتی ہو زوجۂ زکریا اپنے مقام سے واسطے
تعظیم مریم کے اوٹھین اوسوقت یحیی نے شکم مادر مین از روے تعظیم عیسی کو سجدہ کیا اور یہ پہلی تصدیق
تھی جو بہ نسبت عیسی یحیی سے ظاہر ہوئی مؤلف فرماتے ہین مشہور یہ ہے کہ مادر یحیی کا
نام الیشاع تھا اور اس بارہ مین خلاف ہے کہ آیا مریم کی خواہر تھین یا اونکی خالہ مگر یہ حدیث اسپر
دلالت کرتی ہے کہ خواہر تھین اور دوسری حدیث مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ روز قیامت
منادی ندا کریگا کہ کہان ہے فاطمہ دختر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ کہان ہے خدیجہ دختر خویلد
کہان ہے مریم دختر عمران کہان ہے آسیہ دختر مزاحم کہان ہے کلثوم مادر یحیی اور تمام حدیث اس
مضمون کی اپنے مقام مین مذکور ہوگی اور حضرت رسول خدا سے منقول ہے کہ حضرت یحیی کا زہد
اسقدر تھا کہ ایک روز بیت المقدس مین آئے وہان عابدون اور رہبانون اور احبار کو دیکھا
کہ پیراہن بالون کا بنا ہوا پہنے ہین اور کلاہ پشمی سر پر رکھے ہین اور اپنی گردنین زنجیرون سے
ستون مسجد مین باندھے ہین جب اس گروہ کو دیکھا اپنی مان پاس آئے اور کہا اے مادر میرے
لیے بھی ایک پیراہن بالون کا اور ایک کلاہ پشم تیار کرو کہ بیت المقدس مین جاکر عابدون اور
رہبانون کے ساتھ خدا کی عبادت کرون اونکی مان نے کہا تامل کرو کہ تمھارے باپ پیغمبر خدا
آئین اور اونسے مشورہ کرلون جب حضرت زکریا آئے یحیی نے جو کہا تھا وہ بیان کیا زکریا نے
فرمایا اے فرزند کس لیے یہ ارادہ کرتے ہو تم ابھی طفل خورد سال ہو یحیی نے کہا اے پدر بزرگوار
کیا آپ نے نہین دیکھا کہ جو مجھسے خورد سال تھے اونھون نے مرگ کا مزا چکھا ہے فرمایا ہان بعد

اسکے مادر یحییٰ سے فرمایا جو یحییٰ کہتے ہین مطابق اسکے عمل کرو مادر یحییٰ نے پیراہن بالون کا اور کلاہ پشم کی
اونکے لیے تیار کی یحییٰ اوسکو پہن کر بیت المقدس مین گئے اور عابدون کے ساتھ عبادت خدا مین مشغول
ہوے تا آنکہ اوس بالون کے پیراہن نے آپکے بدن شریف کو مجروح کر دیا ایک روز اپنے بدن کو دیکھا
کہ نہایت لاغر ہو گیا ہے پس رونے لگے خطاب آلہی پہونچا اے یحییٰ کیا تم اسلیے گریہ کرتے ہو کہ تمھارا بدن
لاغر ہو گیا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ اگر ایک نظر جہنم کی طرف کرو گے تو آہنیہ بعوض پلاس
کے پیراہن آہن پہنو گے یحییٰ نے رونا شروع کیا تا آنکہ بسبب کثرت گریہ روے مبارک اونکا ایسا
مجروح ہوا کہ دانت اونکے ظاہر ہو گئے جب یہ خبر اونکی مان کو معلوم ہوئی زکریا کو ساتھ لیکر اونکے پاس
آئین عباد بنی اسرائیل بھی اونکے گرد جمع ہو گئے اور اونسے کہا تمھارا چہرہ ایسا مجروح و کاہیدہ کیون
ہو گیا ہے جواب دیا مجھکو اسکی خبر نہین زکریا نے فرمایا اے فرزند کیون اسطرح گریہ کرتے ہو مینے خدا سے
فرزند طلب کیا تھا کہ میرے سرور کا باعث ہو جواب دیا اے پدر تمنے مجھے اسکا حکم دیا اور بیان کیا کہ
بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک عقبہ ہے اوسپر سے گذر نہین کرتے مگر وہی لوگ جو خوف آلہی سے
بہت گریہ کرتے ہین فرمایا ہان اے فرزند مین نے ایسا ہی کہا تھا تم خدا کی بندگی مین کوشش کرو اسلیے
کہ تمکو دوسرے امر پر مامور کیا ہے بعد اسکے اونکی مان نے اونسے کہا اے فرزند اجازت دیتے ہو کہ دو
ٹکڑے نمد کے بنا دون اور تم اونکو دونون طرف اپنے مونھ پر رکھو تا کہ تمھارے دانت بھی پوشیدہ ہون
اور آب چشم کو بھی جذب کرے کہا تمکو اختیار ہے اونکی مان نے دو ٹکڑے نمد کے اونکے لیے تیار کرکے اونکے
مونھ پر رکھے تھوڑی دیر مین اونکی اشک چشم سے وہ پارہ ہاے نمد اسقدر تر ہو گئے کہ جب اونکو نچوڑا
پانی اونگلیون سے ٹپکنے لگا حضرت زکریا یہ حال دیکھکر بہت روے پھر مونھ آسمان کی جانب کیا اور
کہا خداوندا یہ میرا فرزند ہے اور یہ اوسکی آنکھون کے آنسو ہین اور تو تمام رحم کرنے والون سے رحیم تر ہے
جسوقت حضرت زکریا چاہتے تھے کہ بنی اسرائیل کو وعظ و نصیحت کرین داہنے باین نظر کرتے تھے
اگر یحییٰ موجود ہوتے بہشت و دوزخ کا نام نہ لیتے ایک روز یحییٰ حاضر نہ تھے اور زکریا نے وعظ شروع کیا
یحییٰ اپنا سر اور مونھ عبا مین چھپا کر لوگون مین آکر بیٹھ گئے حضرت زکریا نے اونکو نہ دیکھا اور فرمایا
کہ میرے حبیب جبرئیل نے مجھکو خبر دی ہے کہ حق تعالے فرماتا ہے کہ جہنم مین ایک پہاڑ ہے جسکو سکران
کہتے ہین اوس پہاڑ کے دامن مین ایک جنگل ہے جسکا نام غضبان ہے اسلیے کہ وہ غضب آلہی سے افروختہ
ہوا ہے اوس جنگل مین ایک کنوان ہے جسکا عمق سو برس کی راہ کا ہے اوس کنوئین مین کئی تابوت
آتش کے ہین اون تابوتون مین صندوق و لباس اور طوق و زنجیر آتش بھری ہین جب یحییٰ نے سنا

اپنا سر اوٹھایا اور فریاد کی وا غفلتاہ ہم کسقدر سکران سے غافل ہین یہ کہکر اوٹھے اور بیتابانہ بیابان
کی طرف چلے حضرت زکریا مجلس سے اوٹھکر مادر یحییٰ پاس آئے اور کہا اپنے فرزند کو تلاش کرو مین ڈرتا ہون
کہ تم پھر اوسکو نہ دیکھو گی مگر بعد اوسکے مرگ کے مادر یحییٰ اونکی تلاش مین بیرون شہر گئین ایک جماعت
بنی اسرائیل کی طرف گذر ہوا اون لوگون نے پوچھا اے مادر یحییٰ کہان جاتی ہو کہا یحییٰ کو ڈھونڈنے
جاتی ہون آتش جہنم کا نام سنکر بیابان کی طرف چلے گئے ہین یہ کہکر وہان سے روانہ ہوئین تا اینکہ
ایک چوپان کے پاس پہونچین اوس سے پوچھا تو نے کسی جوان کو اس ہیئت وصفت کی حالت مین
دیکھا ہے کہا کیا تم یحییٰ کو ڈھونڈھتی ہو جواب دیا ہان کہا مین نے ابھی اونکو فلان عقبہ مین دیکھا ہے
اونکے پاؤن آنسوؤن مین غرق تھے اور آسمان کی طرف سر اوٹھائے کہتے تھے اے مولا میرے
تیرے عزت وجلال کی قسم ہے کہ آب سرد نہ پیونگا جب تک اپنی منزلت ومقام کو تیری درگاہ مین
نہ دیکھون جب مادر یحییٰ وہان گئین اور اونکو اس حال مین دیکھا نزدیک جاکر اونکا سر اپنے سینہ سے
لگایا اور خدا کی قسم دیکر کہا گھر چلو حضرت یحییٰ اپنی مان کے ہمراہ گھر آئے مان نے اونسے کہا ای فرزند مین یہ
چاہتی ہون کہ پیراہن بالونکا اوتار کر پیراہن پشم پہنو اس لیے کہ وہ کچھ نرم ہوتا ہے یحییٰ نے قبول کیا
اور پیراہن پشم پہنا مان نے اونکے لیے غذا عدس تیار کی اوسکو کہا کر سو رہے جب وقت
نماز کا ہوا خواب مین اونکو ندا پہونچی اے یحییٰ کیا تم میرے گھر سے بہتر اپنے لیے گھر تلاش کرتے ہو
یا میرے ہمسایہ سے بہتر اپنے لیے ہمسایہ چاہتے ہو جب یہ ندا اونکے کان مین پہونچی خواب سے بیدار
ہوئے اور کہا بارالہا میری لغزش سے درگذر کر تیرے عزت وجلال کی قسم کہاتا ہون کہ بیت المقدس
کے سایہ کے سوا پھر کوئی سایہ طلب نہ کرونگا بعد اسکے اپنی مان سے کہا ای مادر پیراہن بالون کا لاؤ
مان نے پیراہن لاکر اونکو دیا مگر اونسے لپٹین اور چاہا کہ جانے نہ دین زکریا نے اون سے کہا اے
مادر یحییٰ اوسکو چھوڑ دو اسکے دل سے پردہ اوٹھالیا گیا ہے وہ دنیا کے عیش سے منتفع نہوگا حضرت یحییٰ
اوٹھے اور پیراہن پشم کا اوتار کر بالونکا پہنکر بیت المقدس مین گئے وہان رہبانون اور عابدون کے ساتھ عبادت خدا
مین معروف رہے تا اینکہ شہید ہوگئے اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام رضا نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت
کی ہے کہ شیطان انبیا پاس آتا تھا زمان آدم سے بعثت حضرت عیسیٰ تک اور اون سے ہمکلام ہوتا اور سوالات
کرتا تھا حضرت یحییٰ سے بنسبت اور پیغمبرونکے زیادہ انس رکھتا تھا حضرت یحییٰ نے اوس سے فرمایا ای ابو مرہ
مین تجھ سے ایک حاجت رکھتا ہون کہا آپکی شان اس سے رفیع تر ہے کہ آپکی حاجت رد کیجائے جو چاہیے
سوال کیجیے جو کچھ آپ فرمائینگے اوسکی مخالفت نکرونگا حضرت نے فرمایا اپنے تمام دام اور جال جنسے بنی آدم کو

شکار کرتا ہے مجھے دکھاؤ اوس ملعون نے قبول کیا اور وعدہ کیا کہ کل دکھاؤنگا جب دوسرے دن صبح ہوئی حضرت یحییٰ
اپنے گھر مین اوسکے منتظر بیٹھے ناگاہ دیکھا ایک صورت اونکے سامنے ظاہر ہوئی جسکا منھ بندر کے منھ کے مانند
اور بدن شکل بدن خوک تھا اوسکی آنکھون کا طول چہرہ کے طول کے برابر اوسیطرح منھ بھی چہرہ کے طول مین تھا
مگر ٹھوڑی ریش نتھی اوسکے چار ہاتھ تھے دو ہاتھ سینہ مین اور دو ہاتھ دوش پر پاشنہ پاؤن پیش رو اور پاؤن کی انگلیان
پیچھے تھین ایک قبا پہنے تھا اور کمربند اوپر باندھا تھا اوس کمربند مین رنگ برنگ ڈورے تھے بعضے سرخ
بعضے سبز غرض کہ ہر رنگ کے ڈورے اوسمین موجود تھے ایک بہت بڑا گھنٹا ہاتھ مین اور خود سر پر تھا
اوس خود مین ایک کنٹیا لٹکتی تھی جب حضرت یحییٰ نے اس شکل و ہیئت سے اوسکو دیکھا پوچھا یہ کمربند کیسا ہے
جو کمر پر باندھے ہے کہا یہ مجوسی آتش پرستی ہے جسکو مینے پیدا کیا ہے اور خلائق کی نظر مین اوسکو زینت دی ہے
پوچھا یہ رنگا رنگ ڈورے کیسے ہین کہا یہ ہر قسم کی عورتین ہین جو ہزارون طرح سے لوگون کا دل اپنی رنگ آمیزیون کے
سبب لبھاتی ہین پوچھا یہ گھنٹا کیا ہے جو تیرے ہاتھ مین ہے کہا یہ ایک مجموعہ ہے جسمین تمام لذتین طنبور و بربط و نائے و
طبل و قرنا وغیرہ کے جمع ہین جب لوگ شراب پیتے ہین اور لذت نہین پاتے مین اس گھنٹے کو بجاتا ہون تاکہ
نغمہ و ساز مین معروف ہون جب اس گھنٹے کی آواز سنتے ہین شوق و ذوق طرب سے بیخود ہو جاتے ہین کوئی ناچتا
کوئی چٹکی بجاتا کوئی بیخودی مین کپڑے پھاڑتا ہے پوچھا کون چیز تیرے سرور و روشنی چشم کو زیادہ کرتی ہے کہا
عورتین آبرو لیے کہ یہ میرے دام اور جال ہین جب صالحون کی نفرین و لعنت مجھ پر جمع ہوتی ہے مین عورتون پاس جاتا ہون
اور اونسے اپنا دل خوش کرتا ہون پوچھا یہ خود کیا ہے جو تیرے سر پر ہے کہا اس خود کے سبب صالحون کی نفرین سے
اپنے کو محفوظ رکھتا ہون پوچھا یہ کنٹیا کیسی ہے جو اس خود مین لٹکتی ہے کہا اس کنٹیا سے صالحون کا دل پھیرتا
اور اپنی طرف کھینچتا ہون پوچھا تونے کبھی ایک ساعت مجھپر غلبہ پایا ہے کہا نہین ولیکن مین آپ کی ایک عادت
سے بہت خوش ہون پوچھا وہ عادت کیا ہے کہا آپ افطار کے وقت غذا کسیقدر زیادہ تناول فرماتے ہین اور
اوسکی گرانی سے دیر مین عبادت خدا کے لیے اوٹھتے ہین حضرت یحییٰ نے فرمایا مینے خدا سے عہد کیا کہ کبھی طعام
سیر نہ کھاؤنگا جب تک کہ خدا سے ملاقات نہ کرون شیطان نے کہا مینے بھی عہد کیا کہ کسی مسلمان کو نصیحت
نکرونگا جب تک کہ پروردگار سے ملاقات نکرون بعد اسکے شیطان پھر کبھی اونکے پاس نہ آیا اور دوسری
روایت مین منقول ہے کہ حضرت یحییٰ کا لباس لیف خرما کا تھا اور غذا برگ درخت و بسند معتبر حضرت امام موسیٰ
کاظم اور حضرت امام رضا علیہما السلام سے منقول ہے کہ حضرت یحییٰ ہمیشہ روتے تھے اور کبھی ہنستے نہ تھے اور حضرت
عیسیٰ روتے بھی تھے اور ہنستے بھی تھے مگر یحییٰ کا فعل حضرت عیسیٰ سے بہتر تھا اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے
کہ جب ریاست و خلافت بنی اسرائیل کی دانیال کے بعد عزیر کو پہونچی گروہ شیعہ عزیر پاس جمع ہوے اور

اونسے انس حاصل کرتے اور مسائل دین سیکھتے تھے ناگاہ عزیرؑ سو برس تک اون سے غائب رہے اور پھر اونکی طرف آئے
مگر اونکے بعد جو حجتہائے خدا تھے وہ سب اونسے غائب رہے یعنی بنی اسرائیل نہایت سختی و مشقت مین تھے تا اینکہ حضرت
یحییٰ متولد ہوے جبکہ اونکی عمر سات برس کی ہوئی بنی اسرائیل مین ظاہر ہوئے اور اونسے تبلیغ رسالت الٰہی کی
خطبۂ بلیغ پڑھا اور خدا کی حمد و ثنا کرکے عقوبت خدا سے اونکو ڈرایا اور بیان کیا کہ صالحون کی مصیبت اونکے
کے گناہ اور بدی اعمال کے سبب سے ہے اور عاقبت نیک پرہیزگارون کے لیے مخصوص ہے اور اونسے وعدہ کیا
کہ تمہارے حزن و فرح کے ایام بیس برس اور کچھ دنون بعد ہونگے جبکہ مسیح یعنی عیسیٰ تمہارے درمیان اپنی نبوت
ظاہر کریگا اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ شہادت حضرت یحییٰ چہارشنبہ آخر ماہ
کو واقع ہوئی اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ عیسیٰؑ نے دعا کی کہ حق تعالیٰ
حضرت یحییٰ کو اونکے لیے زندہ کرے بعد اسکے یحییٰ کی قبر کے پاس آئے اور ندا کی یحییٰؑ نے اونکو جواب دیا
اور اپنی قبر سے باہر آئے اور کہا اے عیسیٰ مجھ سے کیا حاجت رکھتے ہو کہا مین چاہتا ہون کہ تم پھر دنیا
مین آؤ اور میرے مونس رہو جسطرح پیشتر میرے مونس تھے جواب دیا اے عیسیٰ اب تک تلخی مرگ
مجھ سے زائل نہین ہوئی تم چاہتے ہو کہ پھر دنیا مین آؤن اور دوبارہ شدت و تلخی مرگ مجھکو عارض ہو یہ
کہکر اپنی قبر مین داخل ہوے اور عیسیٰؑ نے وہان سے مراجعت کی اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے
کہ ایک شخص عیسیٰ پاس آیا اور کہا یا روح اللہ مین نے زنا کیا ہے مجھکو پاک کرو عیسیٰ نے ندا کی کہ فلان شخص کو
گناہ سے پاک کرنے کے لیے تمام لوگ اپنے گھرون سے باہر نکلین جب سب حاضر ہوے اوس شخص کو ایک گڑھے
مین بٹھایا کہ سنگسار کرین اوس شخص نے فریاد کی کہ جس شخص پر کوئی خدا کی حد لازم ہوئی ہو وہ مجھپر حد نہ مارے
سواے حضرت عیسیٰ و یحییٰ کے سب لوگ پھر گئے حضرت یحییٰ اوسکے پاس آئے اور فرمایا اے گنہگار مجھکو نصیحت کر
کہا اپنے نفس کو اوسکی خواہشون پر نہ چھوڑو ورنہ تمکو ہلاک کریگا فرمایا اور کچھ بیان کر کہا کسی گنہگار کو
اوسکے گناہ پر سرزنش و ملامت نکرو فرمایا اور کچھ بیان کر کہا کبھی خشم و غضب مین نہ آؤ حضرت یحییٰ نے فرمایا
اسیقدر مجھے کافی ہے اور دوسری حدیث مین حضرت رسول خدا سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ عیسیٰ کو بالاے
آسمان لے گیا عیسیٰ نے شمعون بن حمون کو اپنی قوم مین اپنا جانشین مقرر کیا شمعون ہمیشہ بنی اسرائیل کو
ہدایت کرتے رہے تا اینکہ برحمت الٰہی واصل ہوے بعد اونکے حق تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا کو پیغمبری
مبعوث کیا جب وہ زمانہ نزدیک آیا کہ حضرت یحییٰ کو شہید کرین یحییٰ نے اولاد شمعون کو اپنا وصی قرار دیا۔
مؤلف فرماتے ہین احادیث دربارہ یحییٰ مختلف ہین بعضون سے ثابت ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد
اور اونکے اوصیا کے تھے بعض حدیثین اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ عہد حضرت عیسیٰ مین شہید ہوے اگر کہا جا

کہ دو یحییٰ پسر زکریا تھے نہایت بعید ہے اور یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ خدا نے اونکو بعد مرگ پھر زندہ کر کے مبعوث کیا ہو مگر ظاہر یہ ہے کہ بعض حدیثیں مطابق روایات عامہ از روی تقیہ وارد ہوئی ہیں واللہ یعلم اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب یحییٰ سولہ برس کے ہوئے اونکو آسمان پر لیگئے اور ثمرہائے بہشت سے اونکی غذا دیتے تھے جب تمام عمر کا زمانہ گذر گیا اونکو اونکے پدر بزرگوار پاس پہونچایا آپ جس گھر میں تشریف رکھتے وہ گھر آپکے نور سے روشن ہو جاتا تھا اور بسند حسن حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ تین وقت آدمی کی وحشت تمام وقتوں سے زیادہ ہوتی ہے جسدن شکم مادر سے باہر آتا ہے اور دنیا کو دیکھتا ہے جس روز کہ دنیا سے جاتا ہے اور آخرت کو دیکھتا ہے جس روز کہ قبر سے باہر نکلتا ہے اور اون چند احکام کو دیکھتا ہے جنکو دنیا میں نہیں دیکھا تھا حق تعالیٰ نے ان تینوں حالت میں سلام و سلامتی حضرت یحییٰ پر بھیجی ہے اور اونکے خوف کو ایمنی سے بدل دیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا اور حضرت عیسیٰؑ نے بھی ان تینوں حالتوں میں اپنے اوپر سلام بھیجا ہے وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا اور بسند حسن حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ روز اول محرم وہ روز ہے کہ زکریا نے خدا سے فرزند طلب کیا اور خدا نے اونکی دعا مستجاب فرمائی جو شخص اوسدن روزہ رکھے اور دعا کرے حق تعالیٰ اوسکی دعا مستجاب کرتا ہے جیسا کہ زکریا کی دعا مستجاب کی تھی اور بسند حسن بلکہ صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت زکریا بنی اسرائیل سے خائف ہو کر اونسے بھاگے اور ایک درخت کی پناہ ڈھونڈھی وہ درخت اونکے لیے شگافتہ ہوا اور کہا اے زکریا مجھ میں داخل ہو جاؤ جب داخل ہوئے وہ شگاف باہم وصل ہو گیا جب بنی اسرائیل اونکی تلاش کو دوڑے پایا شیطان لعین اونکے پاس آیا اور کہا میں نے دیکھا ہے کہ زکریا اس درخت میں پنہاں ہوئے ہیں اس درخت کو کاٹو تاکہ وہ ہلاک ہوں وہ لوگ وہ اوس درخت کی پرستش کرتے تھے اسلئے کہا کہ ہم اس درخت کو نہ کاٹینگے شیطان نے اونکے دلوں میں وسوسہ پیدا کیا تا اینکہ راضی ہوئے اور اوس درخت کو کاٹا اور حضرت زکریا درخت کے درمیان دو نیم ہو گئے صلوات اللہ علیہ ولعنۃ اللہ علی من قتلہ ومن اعانہم علی ذالک

اور دوسری حدیث معتبر میں فرمایا ہے کہ حضرت یحییٰ کے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جسکی بہت عورتیں تھیں مگر اوسنے اونپر اکتفا نہ کی اور ایک عورت زناکار سے جو بنی اسرائیل میں تھی زنا کرتا تھا تا اینکہ وہ عورت ضعیفہ ہو گئی اوسوقت اپنی دختر کو بادشاہ کے لیے آراستہ کیا اور اوس دختر سے کہا میں چاہتی ہوں کہ تجھکو بادشاہ پاس لیجاؤں جب بادشاہ تجھ سے مقاربت کرے اور پوچھے کہ تیری حاجت کیا ہے تو اوسکے جواب میں کہنا میری حاجت یہی ہے کہ یحییٰ پسر زکریا کو قتل کر جب اوس دختر کو بادشاہ پاس لیگئی بادشاہ نے مقاربت کے بعد اوس سے پوچھا تیری کیا حاجت ہے کہا یحییٰ کا قتل کرنا تین مرتبہ اوس سے پوچھا اوس نے یہی جواب دیا بادشاہ نے ایک طشت طلا طلب کیا اور حضرت یحییٰ کو بلوا کر اونکا سر مبارک اوس طشت میں کاٹا جب خون اونکا زمین پر گرا جوش میں آیا ہر چند

اور سپر خاک ڈالتے تھے مگر خون جوش کرکے اوپر آتا تھا تا اینکہ ایک ٹیلہ خاک کا جمع ہوگیا جب وہ قرن
گذر گیا اور بخت نصر بنی اسرائیل پر غالب آیا اوس خون کے جوش کرنیکا سبب پوچھا کوئی شخص اسکا
سبب نہ بتا سکا اور کہا ایک مرد پیر وضعیف ہے وہ اوسکو جانتا ہے جب اوسکو طلب کیا اور پوچھا اوس نے
اپنے جد و پدر کی زبانی حضرت یحیی کا قصہ بیان کیا اور کہا یہ اونھین کا خون ہے جو کہ جوش کرتا ہے بخت نصر
نے کہا مین ضرور بنی اسرائیل کو اسقدر قتل کرونگا کہ اس خون کا جوش کرنا موقوف ہو بعد اسکے حضرت
یحیی کے عوض ستر ہزار آدمیون کو قتل کیا اوسوقت خون کا جوش کرنا موقوف ہوا اور دوسری
روایت مین منقول ہے کہ وہ زن زناکار دوسرے بادشاہ جابر کی زوجہ تھی اوسکے بعد اس بادشاہ نے
اوس سے نکاح کیا تھا جب وہ بڑھیا ہوئی بادشاہ سے کہا میری دختر جو دوسرے بادشاہ کے نطفہ سے
ہے اوس سے نکاح کر بادشاہ نے کہا مین حضرت یحیی ع سے دریافت کرتا ہون اگر اجازت دینگے نکاح کرونگا
بعد اسکے حضرت یحیی سے پوچھا مگر حضرت یحیی نے اجازت نہ دی اوس عورت نے اپنی دختر کو آراستہ کیا اور جبکہ
بادشاہ مست تھا اوسکو بادشاہ کے سامنے لیگئی اور اوسکو سکھایا کہ بادشاہ سے حضرت یحیی ع کے قتل کی
خواہش کرے بادشاہ نے اس سبب سے حضرت یحیی کو شہید کیا اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ
حضرت عیسی نے یحیی کو بارہ حواریون کے ہمراہ بھیجا تاکہ خلائق کو مسائل دین تعلیم کرین اور دختر خواہر سے
نکاح کرنیکی ممانعت کرین - اونکا بادشاہ اپنی خواہر کی دختر کو نہایت دوست رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ
اوس سے نکاح کرے جب خواہر بادشاہ کو یہ خبر پہونچی کہ یحیی ع اس قسم کے نکاح کو منع کرتے ہین اپنی دختر کو آراستہ کیا
اور اپنے بھائی یعنی بادشاہ کے سامنے لیگئی بادشاہ اوسکے حسن و جمال کا شیفتہ ہوگیا اور اوس سے پوچھا کہ تیری
کیا حاجت ہے کہا میری حاجت یہی ہے کہ یحیی کو قتل کر بادشاہ نے کہا سوا اسکے اور کوئی حاجت بیان کر اوسنے
کہا اور کوئی حاجت میری نہیں ہے جب بہت اصرار و مبالغہ کیا اوس ملعون نے یحیی کو بلاکر اونکا سر ایک
طشت مین کاٹا ایک قطرہ خون سطح زمین پر گرا اور جوش مین آیا ہمیشہ وہ خون جوش کرتا رہا تا آنکہ
خدا نے بخت نصر کو اونپر مسلط کیا اوسوقت ایک بڑھیا اوسکے پاس آئی اور وہ خون اوسکو دکھا کر کہا یہ
یحیی کا خون ہے جس روز سے کہ وہ شہید ہوئے ہین آجتک جوش کرتا ہے بخت نصر کے دل مین آیا کہ اس قدر
بنی اسرائیل کو بالائے خون یحیی قتل کرے کہ اوسکا جوش کرنا موقوف ہو ایک برس مین ستر ہزار
بنی اسرائیل کو بالائے خون یحیی قتل کیا اوسوقت اوسکا جوش کرنا موقوف ہوا اور بسند معتبر حضرت صادق ع
سے منقول ہے کہ جب حق تعالی چاہتا ہے کہ اپنے دوستون کا انتقام لے بدترین خلائق کے ذریعہ سے انتقام
لیتا ہے اور جب چاہتا انتقام کسی دشمن کا لینا چاہتا ہے اپنے دوستون کے ذریعہ سے لیتا ہے بخت نصر نے حضرت

یحییٰ کا انتقام لیا تھا مؤلف فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ کے اکثر واقعات قصص دانیال و بخت نصر کے حال میں مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ

باب ستائیسواں قصص حضرت مریم دختر عمران اور عیسیٰ

حق تعالے فرماتا ہے اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یعنے اوس وقت کو یاد کرو جبکہ زن عمران نے کہا یعنے حنہ جدہ عیسے نے یہ عمران وہ عمران نہیں جو پدر موسیٰ تھا بلکہ یہ عمران بن ماثان ہے بعضوں نے کہا ہے کہ زوجہ زکریا جنکا نام الیشاع تھا حنہ کی خواہر تھی اور یحییٰ مریم کے خالہ زاد بھائی تھے خداوندا بدرستیکہ میں نے تیرے لیے نذر کی ہے کہ جو کچھ میرے شکم میں ہے اوسکو محرر کردوں یعنی بیت المقدس کا خادم قرار دوں یا تیری عبادت کے لیے مخصوص کردوں کہ محراب عبادت سے باہر نہ نکلے جیسا کہ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے بدرستیکہ تو سننے والا اور دانا ہے اور عیاشی نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب زن عمرانؑ نے یہ نذر کی کہ جو کچھ اوسکے بطن میں ہے اوسکو محرر کرے محرر اوسکو کہتے ہیں جسکو اپنی مسجد و معبد کے واسطے مخصوص کرے اور وہ مسجد سے کبھی باہر نہ آتا ہو فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ حضرتؑ نے فرمایا کہ جب مریم پیدا ہوئیں کہا خداوندا میں نے اس دختر کو زمین پر گرایا ہے اور خدا دانا تر تھا اوس چیز کا جو اوس سے پیدا ہوئی تھی اور نہیں ہے مرد مثل عورت کے بہ نسبت خدمت بیت المقدس و عبادت کے حضرت صادقؑ نے فرمایا ہے اسلیے کہ عورت حائض ہوتی ہے اور اس حالت میں مسجد سے باہر آنا ضرور ہے اور محرر کو لازم ہے کہ مسجد سے باہر نہ آئے اور بدرستیکہ میں نے اوسکا نام مریم رکھا یعنے عابدہ یا خادمہ تحقیق اوسکو اور اوسکی ذریت و اولاد کو شیطان رجیم کے شر سے تیری پناہ میں دیتی ہوں فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا پس اوسکو قبول کیا اوسکے پروردگار نے بیت المقدس کی خدمت کے لیے باوجود دختر ہونیکے ساتھ قبول کرنے نیک و بہتر کے اور اوگایا اوسکو اوگانا نیک کہتے ہیں کہ اور اطفال جسقدر ایک سال میں بڑھتے تھے یہ ایک روز میں بڑھتی تھیں اور ابن عباس نے روایت کی ہے کہ جب حضرت مریم نو برس کی ہوئیں روزہ و عبادت اور زہد و ترک دنیا میں تمام عابدوں سے سبقت لیگئیں وَکَفَّلَهَا زَکَرِیَّا اور حق تعالے نے اوسکی کفالت و حفاظت حضرت زکریا کو تفویض کی جیسا کہ بیان کرتے ہیں کہ اوسکی ماں اوسکو ایک کپڑے میں لپیٹ کر مسجد میں لائیں اور عباد و احبار و پیغمبران بنی اسرائیل سے کہا اسکو لو یہ بیت المقدس کی نذر ہے چونکہ مریم اونکی امام و صاحب قربانی کی دختر تھیں احبار بنی اسرائیل نے اوسکی کفالت کے بارہ میں باہم نزاع کی زکریا نے کہا میں اسکی کفالت کا سب سے

زیادہ مستحق ہوں اس لیے کہ اسکی خالہ میرے گھر میں ہے۔ احبار نے کہا اگر ہم اسکی کفالت مستحق پر چھوڑ دیتے اسکی
سب سے زیادہ مستحق تھی مگر اب قرعہ ڈالتے ہیں جسکے نام قرعہ نکلے وہ اسکا کفیل ہو بعد اسکے قرعہ ڈالا سب انتیس
شخص تھے اپنے قلمون کو جن سے توریت لکھا کرتے تھے اور وہ قلم فولادی تھے اونکو پانی میں ڈالا حضرت زکریا کا قلم
برخلاف عادت پانی پر ٹھہر گیا یا آب جاری میں قلم ڈالے گئے سب قلم پانی میں بہہ گئے اور زکریا کا قلم پانی پہ
ٹھہرا رہا اور حرکت نہ کی كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا
قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ جس وقت کہ زکریا مریم کے پاس جاتے تھے اونکے
پاس ایک روزی یعنی میوہ اسے بہشت کی پاتے تھے اور وہ میوہ بغیر فصل کے ہوتے تھے کہتے ہیں کہ حضرت مریم نے
دودھ نہیں پیا بلکہ روزی اونکی بہشت سے آتی تھی پس زکریا نے کہا اے مریم یہ روزی تیرے لیے کہاں سے
آتی ہے مریم کہتی تھیں خدا کی جانب سے ہے اور بہشت سے۔ بدرستیکہ جسکو خدا چاہتا ہے روزی بیحساب دیتا ہے
اور حضرت امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ پیغمبر نے درباره کفالت مریم قرعہ ڈالا حضرت زکریا کے نام قرعہ نکلا یہ
خالہ مریم کے شوہر تھے زکریا اونکی حفاظت کے متکفل ہوئے اور اونکو مسجد میں داخل کیا جب راہ چلنے لگیں پیغمبرون
اور عابدون کی خدمت میں مشغول ہوئیں جب وہ سن ہوا جس سن میں عورتیں حائض ہوتی ہیں حق تعالیٰ نے
زکریا کو حکم دیا کہ اونکو مسجد سے لیجا کر پردہ عصمت میں مستور رکھیں حضرت مریم تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت
تھیں جب واسطے نماز کے کھڑی ہوتیں محراب اونکے نور سے روشن ہو جاتی جب زکریا اونکے پاس جاتے وہاں
میوہ تابستان کو زمستان میں اور میوہ زمستان کو تابستان میں دیکھتے اور اونسے پوچھتے کہ یہ میوے تمھارے لیے
کہاں سے آتے ہیں مریم جواب دیتیں کہ خدا کی جانب سے آتے ہیں اوسوقت زکریا نے خدا سے فرزند طلب
کیا اور بسند معتبر صحیح حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے عمران پر وحی نازل فرمائی کہ میں تجھکو
ایک پسر مبارک عطا کرونگا جو بحکم خدا اندھوں کی آنکھیں روشن کرے کوڑھی کو شفا دے مردہ کو زندہ کرے
اور اوسکو بنی اسرائیل میں اپنا رسول مقرر کرونگا عمران نے اپنی زوجہ حنہ کو بشارت دی کہ حق تعالیٰ نے یہ
وحی مجھ پر نازل کی ہے جب حنہ کو حضرت مریم کا حمل رہا گمان کیا کہ وہی فرزند ہے جسکی عمران نے بشارت دی تھی
پس کہا خداوندا میں نے نذر کی ہے کہ جو فرزند میرے شکم میں ہے اوسکو محرر کرون جب وہ دختر پیدا ہوئی کہا
خداوندا مجھسے دختر پیدا ہوئی اور پسر مانند دختر کے نہیں اس لیے کہ دختر پیغمبر نہیں ہو سکتی جب خدا نے عیسیٰ کو
بطن مریم سے پیدا کیا وہ بشارت جو خدا نے عمران کو دی تھی ظاہر ہوئی پس اگر ہم اپنے اہل بیت میں سے کسی کی
نسبت کوئی خبر دیں اور وہ خبر اوسکے حق میں راست نہ آئے بلکہ اوسکے فرزند یا فرزند کی اولاد میں ظاہر ہو
ہمارا انکار نکرو اور دوسری روایت معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا سے پوچھا کہ آیا ممکن ہے کہ انبیا کو کوئی

خبر بیان کرین اور خلاف اوسکے ظاہر ہو فرمایا ہان خدا نے بنی اسرائیل سے حضرت موسیٰ کے زمانے مین فرمایا
کہ ارض مقدسہ مین داخل ہو کہ خدا نے تمھارے لیئے مقدر کیا ہو اور لکھ چکا ہو مگر وہ لوگ داخل نہوے بلکہ اونکے
فرزندون کی اولاد وہان داخل ہوئی اور عمران نے کہا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہو کہ اس حمل اور اس مہینے
مین ایک فرزند مجھے عطا کریگا جو پیغمبر ہوگا یہ کہکر عمران غائب ہو گئے اور اونکی زوجہ سے مریم متولد ہوئین زکریا
نے اونکی حفاظت کی ایک گروہ نے کہا پیغمبر خدا نے راست کہا ہو دوسرے گروہ نے کہا دروغ کہا جب حضرت
عیسیٰ مریم سے پیدا ہوئے تب اس گروہ نے عمران کی تصدیق کی تھی کہا کہ جو وعدہ خدا نے عمران سے کیا تھا وہ
راست ہوا اور بسند صحیح دیگر منقول ہے کہ امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ عمران پیغمبر تھے فرمایا ہان اپنی قوم مین پیغمبر مرسل تھے
اور حنّہ زوجہ عمران اور حنانہ زوجہ زکریا دونو بہنین تھین عمران کے لیئے حنّہ سے مریم پیدا ہوئین اور حنانہ
سے زکریا کے لیئے یحییٰ متولد ہوئے پھر مریم سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے حضرت عیسیٰ دختر خالہ یحییٰ اونکے فرزند
تھے اور یحییٰ خالہ مریم کے فرزند تھے مان کی خالہ بھی بمنزلہ خالہ ہے اس لیئے عیسیٰ و یحییٰ کو برادر خالہ زاد
کہتے تھے مؤلف فرماتے ہین کہ اون احادیث کو جو اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ مادر یحییٰ خواہر
مریم تھین اون احادیث کے ساتھ جمع کرنا جنسے خالہ مریم ہونا ثابت ہوا ہے بہت دشوار ہے مگر اون تاویلون سے جو
نہایت بعید ہین شاید ایک اون دونون سے تقیہ پر محمول ہو اگرچہ دونون قول روایات عامہ مین ہین
محض اس احتمال سے کہ اوس عصر مین ایک قول زیادہ مشہور رہا ہو واللہ یعلم اور بسند معتبر منقول ہے
کہ اسمٰعیل جعفی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے عرض کی کہ مغیرہ کہتا ہو کہ حائض کو قضاے نماز بھی مثل قضاے روزہ
کے ضرور ہو فرمایا وہ ایسے کلمات کیون کہتا ہو خدا اوسکو توفیق نہ دے بدرستیکہ زوجہ عمران نے نذر کی
تھی کہ جو بچہ اوسکے شکم مین ہے وہ محرر ہوگا جو کہ محرر ہوتا تھا وہ مسجد سے کبھی باہر نہ آتا تھا جب حضرت مریم
اوس سے متولد ہوئین اونکو مسجد مین لے گئی پیغمبرون نے اونکی کفالت کے لیئے باہم قرعہ ڈالا حضرت زکریا کے
نام قرعہ نکلا زکریا نے اونکی محافظت مسجد مین کی تا آنکہ اوس سن تک پہنچین جس سن مین عورتون کو
حیض عارض ہوتا ہو اوسوقت مسجد سے باہر آئین اگر قضاے نماز لازم ہوتی کن ایام مین قضا کرتین
حالانکہ ہمیشہ مسجد مین رہنا ضرور تھا مؤلف فرماتے ہین اس حدیث کا حل کرنا نہایت دشوار ہے
کتاب بحار الانوار مین وجوہ متعددہ مذکور ہوئے ہین ایک وجہ اوسکی اشکال کی یہ ہو کہ احادیث مین وارد
ہوا ہو کہ دختران انبیا کو حیض و نفاس لاحق نہین ہوتا اور رسالہ تفصیل احوال حضرت فاطمہ علیہا السلام
مین مذکور ہوگا اور ممکن ہو کہ یہ حدیث بطریق الزام عامہ کے وارد ہوئی ہو اگرچہ بعد اسکے مذکور ہوگا کہ
بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہو کہ مریم کو حیض عارض ہوتا تھا اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِذْ قَالَتِ

الملائکۃ یا مریم ان اللہ اصطفاک وطہرک واصطفاک علی نساء العالمین

ترجمہ اسکا یہ ہے اور سوقت کو یاد کر جبکہ ملائکہ نے کہا اے مریم بدرستیکہ خدا نے تجھے برگزیدہ کیا بتوفیق عبادت و بندگی یا ولادت حضرت عیسےٰ اور تجھکو مطہر و پاکیزہ کیا معصیت و کفر و اخلاق ناشائستہ و کثافات حیض و نفاس و استحاضہ کے لوث سے اور تجھکو برگزیدہ کیا اور زنان عالم پر فضیلت دی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہیکہ حق تعالیٰ نے دو بار اصطفاء و برگزیدگی کو حضرت مریمؑ کیلئے ثابت فرمایا ہے پہلا برگزیدہ کرنا یہ ہیکہ انکو پیغمبران برگزیدہ کی نسل سے پیدا کیا جنکی نسبت زنا کا احتمال نہ تھا دوسرا برگزیدہ کرنا یہ ہیکہ انکو تمام زنان عالم سے ممتاز فرمایا ہے کہ بے مقاربت کسی مرد کے حضرت عیسےٰ ان سے پیدا ہوئے اور دوسری برگزیدہ کرنیکی تاویل یہ ہیکہ انکا قصہ حضرت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ سے بہ تعظیم بیان کیا اور احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ مراد یہ ہیکہ انکو برگزیدہ کیا تمام زنان عالم سے جو انکے زمانے میں تھیں اور بہترین جمیع زنان ہر زمان حضرت فاطمہؑ ہیں صلوات اللہ علیہا جیسا کہ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہؑ کو اسلئے محدثہ کہتے ہیں کہ ملائکہ آسمان سے نازل ہوتے تھے اور ان سے کلام کرتے تھے اور انکو ندا دیتے تھے جیسا کہ مریمؑ دختر عمران کو ندا دیتے تھے اور کہتے تھے یا فاطمۃ ان اللہ اصطفاک وطہرک واصطفاک علی نساء العالمین یا فاطمۃ اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین حضرت فاطمہؑ ملائکہ سے باتیں کرتی تھیں اور ملائکہ فاطمہؑ سے ہمکلام ہوتے تھے ایکرات حضرت فاطمہؑ نے ملائکہ سے پوچھا کیا مریمؑ دختر عمران تمام زنان عالم سے بہتر ہیں ملائکہ نے جواب دیا کہ مریم اپنے عہد کی عورتوں سے بہتر تھیں مگر خدا نے آپکو انکے زمانے اور ہر زمانے کی عورتوں سے بہتر کیا اور تم بہترین زنان گذشتگان و آیندگان ہو قیامت تک اور عامہ و خاصہ نے بطریق متعددہ ابن عباس اور سوائے انکے دوسروں سے بھی روایت کی ہیکہ ایک روز حضرت رسول خداؐ بیٹھے تھے پس چار خطوط زمین پر کھینچے اور فرمایا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ خطوط کیوں کھینچے اصحاب نے عرض کی خدا اور رسول خدا بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا بہترین زنان بہشت چار عورتیں ہیں خدیجہ دختر خویلد۔ فاطمہؑ دختر محمدؐ۔ مریم دختر عمران آسیہ دختر مزاحم زوجہ فرعون ملعون اور بسند صحیح حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ خدا نے تمام عالم کی عورتوں سے چار عورتوں کو ممتاز و برگزیدہ کیا مریم آسیہ خدیجہ [illegible] فاطمہؑ یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین اے مریم قنوت پڑھو یا عبادت میں مصروف رہو اور اپنی عبادت کو خالص کرو اپنے پروردگار کیلئے اور خضوع و خشوع کرو اور سجدہ کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ یعنی نماز ادا کرنے والوں کے ساتھ ذٰلک من انباء الغیب نوحیہ الیک یہ خبر غیب سے ہے ہم تمکو بذریعہ وحی جس کی اطلاع دیتے ہیں وما کنت

لدیہم

لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ تم اون کے پاس موجود نہ تھے
جبکہ اپنے قلم واسطے قرعہ کے اس غرض سے پھینکتے تھے کہ کون شخص مریم کی کفالت کرے اور تم موجود نہ تھے جبکہ وہ
اس بارہ میں نزاع کرتے تھے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ پھینکنا قلموں کا بغرض
کفالت حضرت مریم کے تھا اس لیے کہ اون کے مادر و پدر فوت ہو گئے تھے اور حضرت مریمؑ یتیم تھیں
اور دوسرا مخاصمہ جو خدا نے فرمایا ہے وہ بغرض کفالت عیسیٰؑ تھا جبکہ وہ پیدا ہوے تھے اور دوسری
حدیث معتبر میں فرمایا ہے کہ سب سے پہلے جسکے لیے قرعہ ڈالا گیا وہ مریمؑ دختر عمران تھیں پھر حضرت نے
یہی آیت پڑہی اور فرمایا کہ قرعہ کے چھ حصے تھے مؤلف فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
چھ شخصوں نے مریمؑ کی کفالت میں نزاع کی تھی مگر یہ خلاف مشہور ہے اور قطب راوندی نے بسند معتبر
حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت مریمؑ نے اپنے شرمگاہ کی حفاظت حرام سے کی ولادت عیسیٰؑ
سے پانسو برس پیشتر اور سب سے پہلے جنکی کفالت کے لیے قرعہ ڈالا گیا وہ حضرت مریمؑ تھیں اسلیے کہ اونکی
ماں نے نذر کیا تھا کہ جو کچھ اوس کے بطن میں ہے وہ اونکے مسجد کے لیے محرر ہو جب حضرت مریم بڑی ہوئیں
اونکو مسجد میں لیگئیں اور وہیں رکھا جب وہ راہ چلنے لگیں عابدوں کی خدمت میں مشغول ہوئیں جب
حد بلوغ کو پہنچیں خدا نے زکریاؑ کو حکم دیا کہ اون کے لیے ایک پردہ و حجاب مسجد میں بنائیں تاکہ عباد اون کو
نہ دیکھیں اور سواے زکریاؑ کے اور کوئی اون کے پاس نہ جاتا تھا اور حضرت مریمؑ اپنے پدر عمران کے بعد پانسو
برس زندہ رہیں۔ مؤلف فرماتے ہیں۔ اسقدر طول عمر نہایت عجیب اور تمام اخبار و آثار کے خلاف
ہے اور بسند ہاے معتبر بطریق عامہ و خاصہ منقول ہے کہ جو کچھ امتہاے گذشتہ میں واقع ہوا ہے اس امت
میں بھی واقع ہوگا جس طرح کہ حضرت مریمؑ کے لیے بہشت سے نعمتہاے الٰہی نازل ہوتی تھیں اوسی طرح
کہ حضرت فاطمہؑ کے لیے بھی بہشت کی نعمتیں اور مائدہ آسمانی نازل ہوئیں بانیکہ صاحب کشاف و
بیضاوی و نیشاپوری اور تمام مفسران عامہ نے باوجود نہایت تعصب کے نزول مائدہ کی کیفیت بیان کی
ہے اور بسند ہاے معتبر امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت امیرالمومنینؑ نے حضرت فاطمہؑ سے پوچھا
کوئی چیز کھانے کی تمہارے پاس ہے کہ ہم اسوقت کھائیں حضرت فاطمہؑ نے کہا اوس خدا کی قسم کھاتی ہوں
جسنے آپکے حق کو عظیم کیا ہے تین دن سے کوئی چیز گھر میں نہیں ہے جو کچھ موجود تھا وہ آپکے لیے قبل سے حاضر کر دیا اور آپ کو اپنے
نفس پر ترجیح دی فرمایا مجھکو اسکی اطلاع کیوں نہ دی کہا مجھکو حضرت رسولؐ نے اس امر سے منع فرمایا ہے کہ کوئی چیز
آپ سے طلب کروں حضرت امیرالمومنینؑ گھر سے باہر تشریف لائے اور کسی سے ایک دینار قرض لیکر گھر کیطرف مراجعت
کی اثناے راہ میں مقداد ابن اسود سے ملاقات ہوئی پوچھا تم اس وقت کس لیے گھر سے باہر نکلے عرض کی شدت گرسنگی کے سبب

گھر سے نکلا ہون فرمایا مین بھی اسی لیے نکلا ہون اور یہ ایک دینار وہم ہو چکا ہو مگر مین تمکو اپنے نفس پر ترجیح دیتا ہون وہ دینار مقداد کو دیا اور خود خالی ہاتھ دولتسرا مین تشریف لائے جب گھر مین داخل ہوے دیکھا کہ حضرت رسولؐ بیٹھے ہین اور حضرت فاطمہؑ نماز مین مشغول ہین وہان کوئی چیز رکھی ہو مگر اوسپر سرپوش ڈھکا ہو جب فاطمہؑ نماز سے فارغ ہوئین چادر مین ظرف پوشیدہ کر کے روبرو لا کر رکھا اور اوسکا سرپوش اوٹھایا دیکھا کہ ایک کاسہ نان و گوشت گرم سے بھرا ہوا اور جوش کر رہا ہے حضرت امیرؑ نے پوچھا ای فاطمہؑ اسکو کہان سے لائین کہا خدا کی جانب سے وہ جسکو چاہتا ہے روزی بیحساب عطا کرتا ہے حضرت رسولؐ نے فرمایا آؤ علیؑ تم چاہتے ہو کہ مین تمھاری اور فاطمہؑ کی مثل تم سے بیان کرون عرض کی ہان فرمایا تمھاری مثل زکریا کے مانند ہے جب محراب عبادت مریم مین داخل ہوے اون کے پاس روزی رکھی تھی پوچھا یہ روزی تمھارے واسطے کہان سے آئی مریمؑ نے یہی جواب دیا جو فاطمہؑ نے اسوقت کہا ایک مہینے تک اہلبیت نے اوس کاسہ سے تناول فرمایا اور وہ کاسہ بعد اسکے حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا وہ کاسہ ہمارے پاس ہے اور حضرت صاحب الامرؑ اوسکو ظاہر کرینگے اور اوس کاسہ سے طعام بہشت کھائینگے اس بارہ مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین انشاءاللہ تعالیٰ معجزات حضرت فاطمہؑ مین مذکور ہونگی۔ اور حدیث معتبر مین ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت رسولؐ نے اون ظلمون کی خبر دی جو حضرت کے بعد اہلبیت کرام پر واقع ہونگے جب حضرت فاطمہؑ کے مصائب کو بیان کیا فرمایا اسوقت حق تعالیٰ ملائکہ کو اوسکا مونس کریگا اور ملائکہ اوسکو ندا دینگے جیسا کہ مریم بنت عمران کو ندا دیتے تھے اور کہینگے ای فاطمہؑ بدرستیکہ خدا نے تمکو برگزیدہ کیا ہے اور تمکو مطہر و معصوم قرار دیا ہے اور تمکو زنان عالم پر تفضیلت دی ہو اے فاطمہؑ اپنے پروردگار کیلئے قنوت و خضوع و بندگی کرو اور سجدہ و رکوع کرو ساتھ رکوع کرنیوالون کے بعد اسکے جب درد کے سبب بیمار ہونگی اوسکی شکل پر گرا دینگے اور اوسکا مرض شدید ہوگا حقتعالیٰ مریم بنت عمران کو اوسکی بیمارداری کیلئے بھیجیگا تاکہ اوس بیماری و رنج و غم مین اوسکی مونس و خدمتگذار رہین اور بسند معتبر دیگر منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ حضرت فاطمہؑ کو کسنے غسل دیا فرمایا اونکو حضرت امیرالمومنینؑ نے غسل دیا تھا اسلیے کہ وہ صدیقہ معصومہ تھین اونکو سوای معصوم کے اور کوئی غسل نہین دیسکتا تھا کیا تو نہین جانتا کہ مریمؑ کو سوای عیسیٰؑ کے اور کسی نے غسل نہین دیا مولف فرماتے ہین۔ کہ تمام حالات حضرت مریمؑ کے باب احوال حضرت عیسیٰؑ مین مذکور ہونگے انشاءاللہ تعالیٰ

باب ۲۸ اٹھائیسوان قصص حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام

فصل پہلی ولادت حضرت عیسیٰ بن مریم کا بیان

اس باب مین کئی فصلین ہین۔ حق تعالیٰ فرماتا ہو اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اوسوقت کو یاد کرو جبکہ ملائکہ نے کہا ابن عباس سے منقول ہے کہ جبرئیل نے کہا اے مریمؑ بدرستیکہ خدا تمکو بشارت دیتا ہے

ایک کلمہ کی اپنی جانب سے جسکا نام مسیح ہے یعنے عیسیٰ بن مریم جو روشناس اور صاحب جاہ و قدر و منزلت ہوگا دنیا و
آخرت میں اور مقربان درگاہ خدا سے ہوگا عیسیٰ کو اس لیئے کلمہ خدا کہتے ہیں کہ لفظ کن سے پیدا ہوئے کہ مخلوق ہوئے
یا اس لیئے کہ پیغمبران گذشتہ نے اون کی بشارت دی یا اسلیئے کہ حق تعالیٰ نے اون کے کلام کے سبب خلایق کو
ہدایت کی اور اونکو اسلیئے مسیح کہتے ہیں کہ خدا کی جانب سے بہشت و برکت و عصمت سے مسح کئے گئے تھے یا اسلیئے کہ بعد ولادت
اونکو روغن زیت سے مسح کیا یا اسلیئے کہ جبرئیل نے بعد ولادت اپنے پر اونپر ملے تاکہ اونکا تعویذ ہوں اور شر
شیطان سے محفوظ رکھیں یا اسلیئے کہ یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرتے تھے یا اسلیئے کہ حضرت کے مسح کرنیکی برکت
سے اندھے بینا اور بیمار شفا پاتے تھے کہتے ہیں کہ لغت عبری میں مسیحا تھا اور عربی میں مسیح ہوا وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ
وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ اور لوگوں سے گہوارہ میں کلام کریگا اور سن کہولت میں جو قریب بڑہاپے کی ہے
اور از جملہ پیغمبران شایستہ ہوگا قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ مریم نے کہا خداوندا
میرے فرزند کیونکر ہوگا حالانکہ کسی بشر نے مجھپر ہاتھ نہیں رکھا ہے قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ إِذَا قَضَىٰ
أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ فرشتہ نے کہا اسیطرح ہے خدا جس چیز کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب
کسی امر کو مقدر کرتا ہے پس اوس سے کہتا ہے کہ ہوجا اور وہ ہوجاتا ہے اور موجود ہوتا ہے وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ اور اوسکو کتاب کی تعلیم دیگا یعنی لکھنے کی یا تمام کتابہائے آسمانی اور حکمت
و دانائی خصوصاً توریت و انجیل وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ اور حالانکہ
وہ رسول ہوگا طرف بنی اسرائیل کے اور اون سے کہیگا بدرستیکہ میں تمہاری طرف آیا ہوں چند آیات و
معجزات کے ساتھ تمہارے پروردگار کی جانب سے أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ
فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ یعنی اس آیت کے یہ ہیں کہ تمہارے لیئے مٹی سے ہیئت مرغ کی مانند بناتا ہوں
پس وہ صورت بحکم خدا زندہ ہوگی اور مرغ ہوجائیگی وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ
اور شفا دیتا ہوں کور مادرزاد و اور کوڑہی کو اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں بحکم خدا وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا
تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اور خبر دیتا ہوں تم کو اون چیزوں کی جو کہاتے ہو
اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو بدرستیکہ ان میں ایک علامت و حجت میری حقیقت پر ہے اگر تم ایمان لانیوالے ہو
وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ اور حالانکہ میں
اون چیزوں کا تصدیق کرنیوالا ہوں جو میرے قبل نازل ہوئی ہیں یعنی توریت اور میں اسلیئے مبعوث ہوا ہوں
کہ تمپر حلال کروں اون بعض چیزوں کو جو تمپر حرام ہوئی تھیں مطابق شریعت موسیٰ کے اور لایا ہوں تمہاری طرف تمہارے

گریبان مین ایک ہوا پھونکی اوسی شب وہ حاملہ ہوئین اور صبح کو حضرت عیسیٰ متولد ہوئے اور کل حمل کی مدت
نو ساعت تھی حقتعالی نے اون کے واسطے مدت حمل کو بعوض ایک ماہ کے ایک ساعت مقرر کیا اور حضرت
امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل نے پیراہن مریمؑ کے گریبان کو تھام کر ہوا پھونکی اوسوقت حضرت عیسیٰ نو گھڑی
حمل مین کامل ہوئے جیسا کہ لڑکا شکم مادر مین نو مہینے کے بعد کامل ہوتے ہین حضرت مریمؑ جہان غسل کرتی تھین
وہانسے باہر آئین مانند زن حاملہ کے جو نہایت سنگین ہوگئی ہو اور اوسکے وضع حمل کا زمانہ قریب آیا ہو جب
اونکی خالہ نے اونکو دیکھا متعجب ہوئین اور مریمؑ اس حال کی شرمندگی سے اپنی خالہ اور زکریاؑ سے کنارہ کش ہوئین
جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہے فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا پس حاملہ ہوئی ساتھ عیسیٰ کے پس تنہا ہوئی
اور لوگون سے اپنے حمل کے ساتھ خلوت اختیار کی ایک ایسے مکان مین جو بہت دور تھا اور حدیث معتبر مین
حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ مدت حمل اونکی نو ساعت تھی اور دوسری حدیث معتبر مین آنحضرت سے منقول ہے
کہ جو فرزند چھ مہینے مین پیدا ہوتا ہے وہ زندہ نہین رہتا مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت امام حسینؑ یہہ دونون بزرگ
شش ماہہ پیدا ہوے مولف فرماتے ہین۔ احتمال ہو سکتا ہے کہ حدیث مین یحییٰ وارد ہوا ہو اور
راویون نے عیسیٰ کا اشتباہ کیا ہو یا یہہ کہ مادہ ولادت عیسیٰ کا بقدرت الٰہی چھ مہینے پیشتر سے رحم مین
منعقد ہوا ہو اور ہوا پھونکنے کے وقت سے کہ روح اوسمین داخل ہوئی اور حمل ظاہر ہوا وضع حمل تک نو ساعت
گذرے ہون اور احتمال ہے کہ ان دو امرون سے ایک امر از روئے تقیہ وارد ہوا ہو فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ
النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا پس لایا اوسکو درد زہ طرف درخت خرما کے جب عیسیٰ
متولد ہوئے کہا کیا خوب ہوتا اگر اس حال کے دیکھنے کی پیشتر مجھکو موت آئی ہوتی اور نام میرا لوگون سے محو ہوگیا
ہوتا آرزوے مرگ کا یہہ باعث تھا کہ مبادا لوگ گمان بد اون کی نسبت کرین اور حضرت صادقؑ سے منقول
ہے کہ آرزوے مرگ کی یہہ وجہ تھی کہ اپنی قوم مین کسیکو ایسا صالح اور صاحب فراست نہین جانتی تھین
جو اونکو نسبت بد سے منسوب نکرے اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب حضرت مریمؑ کو درد زہ شروع
ہوا باہر نکلین تاکہ کہین جاے پناہ تلاش کرین وہ دن بنی اسرائیل کے بازار کا تھا اور ہر طرف اونکا مجمع تھا
حضرت مریمؑ جولاہون کے قریب پہونچین اوس عہد مین جولاہون کا پیشہ سب پیشون سے شریف تر تھا یک
استرہاے کبود پر سوار تھے مریمؑ نے اون سے پوچھا کہ درخت خرماے خشک کہان ہے اوس گروہ نے تمسخر کیا اور
جھڑک دیا مریمؑ نے فرمایا خدا تمہارے کسب کو زبون اور تمکو درمیان خلائق ذلیل و خوار کرے پھر سوداگرون کی ایک
جماعت نظر آئی اونسے درخت کا حال پوچھا اوس گروہ نے اوسکا نشان بتایا اونسے فرمایا خدا تمہارے کسب
مین برکت دے اور خلائق کو تمہارا محتاج کرے تب اوس درخت پاس پہونچین عیسیٰ اونسے متولد ہوے

پروردگار کی جانب سے پس خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو بیشک خدا میرا اور تمہارا
پروردگار ہے پس اوسکی پرستش کرو یہ ایک راہ راست ہے اور دوسرے مقام میں فرمایا ہے اِنَّ مَثَلَ
عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ بیشک عیسیٰ کی مثل خدا کے نزدیک
بے پدر خلق ہونے میں مانند مثل آدم کے ہے کہ خدا نے اوسکو خاک سے خلق کیا پھر اوس سے کہا کہ ہو جا وہ ہو گیا
اور اوسکو حیات حاصل ہوئی اور دوسرے مقام میں فرمایا ہے وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ
مِنْ اَھْلِھَا مَکَانًا شَرْقِیًّا اور یاد کرو قرآن میں مریم کو جبکہ وہ تنہا ہوئی اور اپنے اہل سے خلوت اختیار
کی اوس مکان میں جو مشرق کی جانب تھا علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے درخت خرمہ خشک کی
طرف گئیں اور مفسروں نے لکھا ہے کہ بیت المقدس میں یا اپنے گھر میں جانب شرق عزلت اختیار کی
واسطے عبادت یا غسل کے فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِھِمْ حِجَابًا پس ایک پردہ و حجاب درمیان اپنے اور اپنے
اہل کے ڈالا کہ اوسکو نہ دیکھیں اور علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ انہی محراب عبادت میں خلوت اختیار کی فَاَرْسَلْنَا
اِلَیْھَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَھَا بَشَرًا سَوِیًّا پس بھیجا ہمنے اوسکی طرف اپنی روح کو یعنی جبرئیل کو جو بہتر روحوں
سے ہے پس اوسکے لیے متمثل ہوا بصورت ایک بشر کے جو مستوی الخلقت تھا کہتے ہیں کہ حضرت مریم
جب حائض ہوتی تھیں مسجد سے باہر آتی تھیں اور اپنی خالہ یعنی زوجہ زکریا کے پاس رہتی تھیں جبتک کہ پاک
نہ ہوتی تھیں بعد طہارت کے پھر مسجد میں جاتی تھیں ایک روز خانہ زکریا میں جس جگہ دھوپ تھی پردہ
ڈال کر غسل کرتی تھیں ناگاہ جبرئیل بصورت ایک نوجوان مستوی الخلقت کے اونکے روبرو ظاہر ہوئے
قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا مریم نے کہا بیشک میں تیرے شر سے خدای رحمن
کی پناہ طلب کرتی ہوں تو مجھ سے دور ہو جا اگر متقی و پرہیزگار ہے قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَھَبَ
لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا کہا نہیں ہوں میں مگر تیرے پروردگار کا رسول مجھکو اس لیے بھیجا ہے تاکہ میں اس
امر کا سبب ہوں کہ خدا تجھکو ایک پسر عطا کرے جو کہ گناہوں اور اخلاق ذمیمہ سے پاک ہو یا علم و کمال
میں نمو کرنے والا قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَکُ بَغِیًّا مریم نے کہا میرے
کہاں سے فرزند ہوگا حالانکہ کسی شوہر نے مجھپر ہاتھ نہیں رکھا ہے اور میں زناکار نہیں رہی قَالَ کَذٰلِکِ
قَالَ رَبُّکِ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ وَلِنَجْعَلَہٗٓ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا جبرئیل نے کہا اسی طرح
تیرے پروردگار نے کہا ہے کہ یہ مجھپر آسان ہے اور اس لیے یہ کام کرتا ہوں تاکہ خلائق کے لیے ایک آیت
و حجت ہو میرے کمال قدرت و حکمت پر اور ایک رحمت میری جانب سے ہو اور اس فرزند کا اسطرح خلق
ہونا ایک امر مقدر و جاری شدہ تھا اور خلاف اسکے نہوگا علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جبرئیل نے حضرت مریم

جب حضرت عیسے کو دیکھا کاش میں اس سے پیشتر مرگئی ہوتی اور یہہ دن نہ دیکھتی اب اپنی خالہ سے اور
بنی اسرائیل سے کیا کہوں گی فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا پس عیسیٰ نے
مریم کو اون کے نیچے سے ندا کی یا جبرئیل نے ٹیلہ کے نیچے سے کہ اندوہناک نہ ہو کہ تیرے پروردگار نے تیرے
نیچے ایک نہر ظاہر کی ہے یا ایک شریف و بزرگ یعنی عیسے اور حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ وہ ایک نہر بھی
جو برسوں سے خشک ہو گئی تھی خدا نے اوس وقت پھر اوس میں پانی جاری کیا وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ
تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا اور کھینچ اور اپنی طرف حرکت دے شاخ درخت خرما کو جو خشک ہے تاکہ گرائے
رطب پختہ و چیدہ اور حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ زنان نوزائیدہ کے لیے کوئی چیز رطب تازہ سے بہتر
غذا دینے والی نہیں اسلیے خدا نے اوسکو بعد وضع حمل غذاے مریم قرار دی تھی اور بنا بر آنکہ وہ درخت خشک
و بے میوہ تھا اگر میوہ دار ہوتا اسکی ضرورت تھی کہ مریم کو حکم دیگا درخت کو حرکت دیں بلکہ وہ خود خواہش
کرتیں وہ فصل زمستان تھی اور کسی درخت میں خرما نہ تھا خدا نے محض اونکا معجزہ ظاہر ہونے کے لیے
درخت کو اوسوقت سبز و شاداب اور باثمر کیا اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت مریم کو درد زہ
شروع ہوا اضطراب ہو کر بیرون شہر گئیں تا آنکہ ایک ٹیلہ کے قریب پہونچیں اور پھر چڑھ گئیں وہاں خرما کا
ایک درخت خشک تھا جسمیں شاخ و برگ نہ تھی جب اوس ٹیلہ پر حضرت عیسے پیدا ہوئے اور مریم نے
آرزوے مرگ کی جبرئیل نے اوس ٹیلہ کے نیچے سے اونکو ندا کی اور کہا کہ خوف نکرو اور اندوہناک نہ ہو خدا نے
تمھارے لیے نہر میں پانی جاری کیا ہے تاکہ اوسکو پیو اور اپنے بدن کو طاہر کرو اور درخت کو جنبش دو کہ
رطب تازہ تمھارے لیے گرائے فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ
لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا پس اے مریم خرماے تازہ کھا اور پانی پی اور تیری آنکھیں روشن ہوں
اور خوشحال رہ اور اگر تو کسی بشر کو دیکھے اوس سے بیان کر کہ میں نے نذر کی ہے کہ آج خداے مہربان کے لیے
روزہ رکھوں پس آج کسی آدمی سے ہمکلام نہ ہونگی ممکن ہے کہ مامور ہوئی ہوں کہ سواے اس کلام کے
اور کلام نکریں یا اس امر کو اشارہ سے سمجھائیں اور بنی اسرائیل کا روزہ یہہ تھا کہ سراسر یا وقت کے
اور کلام سے خاموش رہتے تھے یا یہہ امر بھی روزے میں داخل تھا اور صحیح تر یہہ ہے کہ حضرت عیسے
نے یہہ باتیں کہیں جیسا کہ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب حضرت مریم بعد ولادت عیسے محزون
ہوئیں اور موت کی آرزو کی حضرت عیسے نے زیر پاے مریم کو ندا دی اور کہا غمگین نہ ہو خدا نے تمھارے پاؤں
کے نیچے ایک نہر جاری کی ہے اور درخت خشک خرما کو جنبش دو تاکہ تمھارے لیے خرماے تازہ و اوس
سے گریں وہ درخت برسوں سے خشک تھا جب حضرت مریم نے درخت کی طرف اپنا

ہاتھ بڑھایا فوراً برگ و ثمر اوس میں ظاہر ہوئے اور خرمائے تازہ اوس سے گرے ان معجزوں کے دیکھنے سے
حضرت مریم کا دل خوش ہوا پھر حضرت عیسےٰ نے اونسے کہا مجھکو ایک کپڑے میں لپیٹو اور علاوہ اسکے جو کام
ضروری سمجھے وہ سب اونسے بیان کئے اور کہا یہ خرمے کھاؤ اور یہ پانی پیو اور بہت شاد رہو اگر کسی آدمی
کو دیکھو اوس سے کہو کہ میں نے نذر کی ہے کہ آج روزہ رکھوں اور خاموش رہوں اور حضرت امام جعفر
صادق سے بسند ہائے معتبر منقول ہے کہ روزہ محض کھانے پینے کو ترک کرنا نہیں ہے کیا تو نہیں جانتا کہ
مریم نے کہا کہ میں نے روزہ کی نذر کی ہے یعنی خاموش رہنا سوائے یاد خدا کے اور دوسری احادیث
معتبرہ میں منقول ہے کہ جو خرما حضرت مریم نے تناول فرمایا وہ خرمائے عجوہ تھا جو بہترین اقسام خرما ہے
اور ابن بابویہ نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ جب مریم درخت خرما کے نزدیک پہونچیں سردی
نے غلبہ کیا یوسف نجار نے حصار کے مانند اونکے گرد ہیزم جمع کر دیں اور اوسکو روشن کر دیا تاکہ مریم
سردی سے محفوظ رہیں سات اخروٹ اوسکی ہیزمیں میں سے نکال کر اونکو دئے اونکو حضرت مریم نے
تناول فرمایا اسی لیے نصاریٰ شب ولادت عیسےٰ آتش روشن کرتے اور بازی گردکان میں مصروف
ہوتے ہیں فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا پس مریم عیسےٰ کو لیکر اپنی قوم
کی طرف آئیں سب نے کہا اے مریم تم ایک چیز نادر لائی ہو یعنی فرزند بے شوہر یا بیشک تمنے کار بد کیا ہے
يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا اے خواہر ہارون تمہارا باپ مرد بدکار نہ تھا
اور تمہاری ماں زناکار نہ تھی علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب حضرت مریم کو اونکی محراب عبادت خالی دیکھا
اونکی تلاش میں نکلے اور حضرت زکریا بھی مریم کو ڈھونڈھنے باہر آئے اور دیکھا کہ مریم عیسےٰ کو اپنے سینہ سے لگائے
آتی ہیں تمام بنی اسرائیل جمع ہوئیں اور طعن و تشنیع شروع کی بلکہ اونکے روئے مبارک پر اپنا آب دہن پھینکتی
تھیں حضرت مریم نے مطلق اونسے کلام نہ کیا تا اینکہ محراب عبادت میں داخل ہوئیں اوسوقت زکریا
بنی اسرائیل کے ہمراہ اونکے پاس آئے اور کہا اے مریم تمنے کار بد کیا اور ننگ و عار کا سبب ہوا اور علماء بنی اسرائیل
کے لئے عارض ہوا اونکو یہ بطریق طعن و تشنیع خواہر ہارون کہا تھا اسلئے کہ اوس زمانہ میں ہارون ایک مرد
زناکار فاسق تھا جو بدکرداری میں مشہور تھا حضرت مریم کی نسبت اوس سے دی بعض کہتے ہیں کہ ہارون بنی اسرائیل میں
ایک شخص نہایت نیک کردار تھا جسکی تعریف کرتے تھے اوسکی نسبت ہارون سے دیتے تھے بعض کہتے ہیں کہ ہارون
حضرت مریم کا برادر مادری تھا اور حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کی ستر عورتوں نے حضرت
مریم پر افترا کیا اور اونسے کہا لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا حق تعالی نے عیسےٰ کو گویا کیا عیسےٰ نے اون عورتوں
سے مخاطب ہو کر کہا وائے ہو تم پر میری مادر پر افترا کرتی ہو اور میں بندہ خدا ہوں مجھکو اوسنے

اپنا پیغمبر کیا ہے اور کتاب مجھکو دی ہے خدا کی قسم کھاتا ہون کہ تم سب پر حد جاری کرونگا بعوض اس فحش کے
جو تم نے بہ نسبت میری مادر کے کہا ہے جب حضرت عیسیٰ پیغمبر ہوئے اون سب پر فحش کہنے کی حد جاری فرمائی
فَاَشَارَتْ اِلَیْہِ قَالُوْا کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا جب حضرت مریم کی نسبت یہ کلمات کہے
اور تہمتین لگائے جواب مین بچہ کہا اور حضرت عیسیٰ کیطرف اشارہ کیا کہ اس سے کہو اور اپنا جواب سنو اون لوگون نے
کہا ہم اوس سے کیونکر کلام کرین جو گہوارہ مین ہے اور طفل شیرخوار ہے قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔ حضرت
عیسیٰ بحکم خدا اسی اول ولادت گویا ہوئے اور فرمایا بدرستیکہ مین خدا کا بندہ ہون مجھکو اوسنے کتاب عطا کی ہے یعنی انجیل
میری طرف بھیجیگا اور مجھکو اپنا پیغمبر کیا ہے وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ اور مجھکو بابرکت کیا ہے جہان کہین ہون اور حضرت
صادق سے منقول ہے یعنی علم و کمال اور بیمارونکو شفا دینے اور مردگان ظاہر و باطن کو زندہ کرنیکا سبب مجھکو صاحب
نفع کیا ہے مین جہان رہون میرا نفع خلق کو پہنچتا ہے وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا اور مجھکو وصیت کی ہے نماز
ادا کرنے اور زکوۃ دینے کی اور خلائق سے اسکی تاکید کرنے کی جب تک کہ زندہ رہون وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا
شَقِیًّا اور مجھکو بہ نسبت میری مادر کے نیکوکار کیا ہے اور نہین کیا ہے مجھکو جابر شقی بسبب عقوق مادر کے
وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا اور خدا کی سلامتی میرے لیے ہے یا خدا کا سلام مجھپر ہے جس
روز کہ مین پیدا ہوا اور جس روز کہ رحلت کرونگا اور جس روز کہ قیامت مین بعد مرنے کے زندہ ہونگا جب یہ معجزہ
ظاہر ہوا اور حضرت عیسیٰ نے یہ کلمات فرمائے بنی اسرائیل نے جانا کہ حضرت مریم اون تہمتونسے پاک ہین جنکا گمان کرتے
تھے بلکہ یہ امر جو ظاہر ہوا ہے آیات قدرت خدا سے ہے اور حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جب حقتعالی نے حضرت مریم کو
عیسیٰ کی بشارت دی حضرت مریم ایکروز محراب عبادت مین بیٹھی تھین ناگاہ جبرئیل ایک مرد کی صورت بنکر اونکے پاس
آئے اور اپنا آب دہان اونکے گریبان مین گرادیا اوسی وقت حمل عیسیٰ سے حاملہ ہوگئین جس روز حضرت عیسیٰ متولد ہوئے
روئے زمین پر جتنے درخت تھے سب میوہ دار تھے اور کوئی درخت خاردار نہ تھا تب حیران بنی آدم شفقت فرزندی کی نسبت
تھا سو وہی زمین لرزہ مین آئی بعض درخت مین میوہ لگتا موقوف ہوگیا اور اون کے کانٹے نکل آئے شب ولادت عیسیٰ تمام
شیاطین ابلیس لعین پاس آئے اور کہا آج شب ایک فرزند پیدا ہوا ہے جسکے سبب سے روئے زمین کے تمام بت سرنگون ہوگئے ہین
ابلیس تنہا ہوا اور اوس فرزند کی تلاش مین نکلا شرق و غرب مین تجسس کی مگر اوسکا پتا نہ ملا آخر ایک دیر
کیطرف گذر ہوا دیکھا کہ ملائکہ اوس دیر کے گرد جمع ہین ابلیس نے چاہا کہ اوس گھر مین داخل ہو ملائکہ نے کہا یہان سے دور ہو
اوسنے پوچھا کہ اس فرزند کا باپ کون ہے کہا مثل آدم کے ہے خدا نے اسکو بے پدر خلق کیا ہے ابلیس نے کہا مین سبب
اس فرزند کے چار حصے مردم کو گمراہ کرونگا اور شیخ طوسی نے بسند معتبر امام زین العابدین سے روایت کی ہے کہ وہ مکان جو ذکر
خدا نے فرمایا ہے کہ حضرت مریم وقت ولادت عیسیٰ اوس مکان مین گئین وہ کربلا ہے حضرت مریم طی الارض دمشق سے کربلا آئین

بھی یحییٰ ہیں اور حضرت عیسےٰ بروایتے قبر امام حسین کے پیدا ہوئے اور مریم اوسی شب دمشق میں پھر آئیں اور قطب راوندی نے
بسند معتبر یحییٰ ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں حیرہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں رہتا تھا
ایک روز حضرت کے ہمراہ رکاب سوار ہوا جب اوس قریہ کے قریب پہونچے جو کہ ناصرہ کے مقابل اور قریب بابل
شط فرات ہے فرمایا یہی ہے یہی ہے بعد اسکے اپنے مرکب سے اوترے اور دو رکعت نماز ادا کی پھر مجھ سے فرمایا تو جانتا ہے کہ
حضرت عیسےٰ کہاں متولد ہوئے عرض کی نہیں فرمایا اسی جگہ جہاں میں بیٹھا ہوں پھر فرمایا تو جانتا ہے کہ درخت
خرما کہاں تھا جب کہ حضرت مریمؑ نے جنبش دی اور خرمے تازہ اوس سے گرے عرض کی نہیں حضرت نے دست مبارک
سے جانب عقب اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس جگہ تھا پھر فرمایا کہ تو اسکے معنے جانتا ہے جو خدا نے فرمایا ہے وَآوَيْنَاهُمَا
إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ یعنے مریم و عیسےٰ کو موضع بلند کی طرف جگہ دی جو کہ آبادانی و فراوانی میوہ جات
کے سبب محل استقرار تھا اور اوسکی زمین پر پانی جاری رہتا تھا عرض کی نہیں حضرت نے دست مبارک سے
اپنی جانب دست یعنی نجف اشرف کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ ربوہ یہی کوہ ہے اور معین جو خدا نے فرمایا ہے وہ نہر فرات ہے
پھر فرمایا کہ جب حضرت مریمؑ کا حمل ظاہر ہوا اوسوقت وہ ایک جنگل میں تھیں جہاں پانسو دختران باکرہ عبادت خدا کرتی
تھیں مدت حمل نو ساعت تھی جب درد زہ نے اونکو بیتاب کیا محراب سے باہر نکلیں اور اوس مکان میں گئیں جہاں ایک درخت
تھا اور اوس درخت خشک خرما پاس آئیں وہیں حضرت عیسےٰ پیدا ہوئے اونکو اوٹھا کر اپنی قوم کی طرف لائیں جب اہل قوم
نے اون کی یہ حالت دیکھی ڈرے اور متعجب ہوئے بعد اسکے بنی اسرائیل نے عیسےٰ کے بارہ میں اختلاف کیا بعضوں نے
کہا وہ پسر خدا ہیں بعضوں نے کہا وہ خدا کے بندے اور پیغمبر ہیں یہودیوں نے کہا فرزند زنا ہیں وہ درخت
خرما عجوہ کا تھا اور احادیث معتبر بسیار میں اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں وارد ہوا ہے کہ ربوہ حیرہ کوفہ ہے اور اوسکے
سواد کربلا کی سطح یا نجف اشرف اور قرار مسجد کوفہ اور معین نہر فرات ہے اور حدیث معتبر میں حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے
منقول ہے کہ جبرئیل حضرت مریمؑ کیلئے بہشت سے خرما لائے تھے جو خرمائے عجوہ کی قسم سے تھا جب اوسکو کھایا حاملہ ہوئیں
اور بسند معتبر دیگر منقول ہے کہ ایک عالم مذہب نصاریٰ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا آپنے اوس سے
پوچھا تو جانتا ہے کہ حضرت عیسےٰ جس نہر کے کنارے پیدا ہوئے وہ نہر کونسی ہے عرض کی میں نہیں جانتا فرمایا نہر فرات
اور دوسری حدیث معتبر میں منقول ہے کہ آنحضرت نے دوسرے عالم نصاریٰ سے اون دلیلوں کے ضمن میں جو اوسپر قائم
کرتے تھے فرمایا کہ مادر مریمؑ کا نام مرثا تھا اور اوسکے معنی عربی میں وہیبہ ہیں جس روز کہ جبرئیل مریمؑ پر نازل ہوئے تھے
اور وہ حاملہ ہوئیں روز جمعہ وقت زوال تھا جیسے جمعہ روز عید تھا جس روز حضرت عیسےٰ پیدا ہوئے روز
سہ شنبہ تھا اور ساڑھے چار ساعت دن سے گذرے تھے جس نہر کے کنارے عیسےٰ پیدا ہوئے وہ فرات تھی اور
حضرت مریمؑ کو زمانہ میں قدرت کسی سے کلام کرنیکی نہ تھی اور اوس عہد کا بادشاہ قیدوس تھا جب اوسکو اس حال کی خبر ہوئی

اپنی اولاد اور غرباء بر و اور دن کو ساتھ لیکر حضرت مریم کو اتار بیت المقدس پہنچانے کی نیت سے نکلا پھر آل عمران کو خبر کی اور انکو
گھرون سے باہر نکالا کہ مریم کو اوس حالت مین دیکھین تا آنکہ درمیان اونکے اور حضرت مریم کے ہوا جو
کچھ خدا نے جسکا ذکر قرآن مین کیا ہے اور روایت معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ولادت عیسے
روز عاشورا واقع ہوئی اور حدیث صحیح مین حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ ولادت عیسے شب بست و
پنجم ماہ ذیقعدہ کو واقع ہوئی اور کلینی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ حفص بن غیاث کہتا تھا کہ مین نے حضرت
صادقؑ کو دیکھا کہ باغات کوفہ مین گردش کر رہے ہین تا آنکہ ایک درخت خرما کے قریب پہنچے وضو کیا اور اوس درخت کے
نیچے دو رکعت نماز ادا کی مین نے حساب کیا کہ رکوع و سجود مین پانسو مرتبہ تسبیح پڑھی پھر اوس درخت سے تکیہ کرکے بعد دعا
کی بعد اسکے مجھسے فرمایا اے حفص قسم ہے خدا کی یہہ وہی درخت ہے جسکو حق تعالیٰ نے مریمؑ سے فرمایا تھا کہ درخت
خرما کو جنبش دو تاکہ خرماے تازہ تمھارے لیے گرادے اور بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ شب معراج
ایک مقام پر جبرئیلؑ نے حضرت رسولؐ سے کہا یہان اوترو اور نماز پڑھو حضرت وہان اوترے اور نماز
پڑھی بعد اسکے پوچھا یہ کون مقام ہے جبرئیل نے کہا یہہ طور سینا ہے یہان خدا نے موسیٰ سے کلام کیا
ہے پھر حضرت کو سوار کرکے وہان سے آگے لے گئے جب تھوڑی راہ طے کی پھر جبرئیل نے کہا اوترو اور
نماز پڑھو حضرت نے دریافت کیا کہ یہ کون مقام ہے کہا یہ بیت لحم ہے اور بیت لحم ایک مقام ناحیہ بیت المقدس
مین ہے جہان عیسے متولد ہوے تھے اور دوسری حدیث معتبر مین آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ قطعہاے
زمین نے ایک دوسرے پر فخر کیا اوسوقت زمین کعبہ نے زمین کربلا پر فخر ظاہر کیا حق تعالیٰ نے زمین
کعبہ پر وحی نازل فرمائی کہ ساکت ہو اور فخر نکر کربلا وہ مقام مبارک ہے جہان مین نے موسیٰ کو درخت سے
ندا کی کربلا وہ ربوہ و بلندی ہے جہان مین نے مریم و عیسے کو جگہ دی تھی اور جس دولاب کے پاس سر مبارک
امام حسینؑ دھرا تھا اوسی جگہہ مریمؑ نے عیسے کو دھویا اور غسل ولادت دیا تھا اور بسند معتبر دیگر حضرت
امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت امیر المومنینؑ نے قتال خوارج نہروان سے مراجعت فرمائی
مسجد براثا مین جو بغداد کے نزدیک واقع ہے نزول اجلال فرمایا وہان ایک دیر تھا اور ایک راہب
اوس مین رہتا تھا اوس نے جب آثار عظمت و جلال اور وہ علامات جو کتب سابقہ مین مذکور ہین حضرت
امیر مین دیکھے اپنے دیر سے اوترا اور حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر ایمان لایا اور کہا مین نے انجیل مین
آپکی توصیف پڑھی ہے اور اوس مین مرقوم ہے کہ آپ مسجد براثا مین اوترینگے جو خانہ مریمؑ ہے حضرت
امیر المومنینؑ یہہ سنکر ایک مقام پر تشریف لائے جو اوس دیر کے نزدیک تھا وہان اپنا پاؤن مبارک زمین پر
مارا اور ایک چشمہ صاف پر آب نمایان ہوا فرمایا یہہ وہ چشمہ ہے جو حضرت مریمؑ کے لیے زمین سے نکلا ہوا تھا

پھر فرمایا اس چشمہ سے سترہ ہاتھ ناپ کر زمین کھودو جب اُسے کھودا ایک سنگ سفید نکالا فرمایا مریم نے عیسیٰ کو
اس پتھر پر اپنے دوش سے اُتار کر رکھا تھا اور یہاں نماز پڑھی تھی اور فرمایا کہ یہ زمین براثا خانہ مریم ہے مؤلف
فرماتے ہیں ممکن ہے کہ یہ چشمہ سوائے اوس چشمہ کے ہو جو وقت ولادت ظاہر ہوا تھا اور ممکن ہے کہ بیت لحم
مکان ہو جہاں بعد مراجعت قیام کیا ہو یا پہلے یہاں آئے ہوں اور وہاں سے غائب ہو کر باعجاز طی الارض
کربلا و کوفہ میں ہو پہنچے ہوں بہرحال چونکہ احادیث معتبرہ میں ولادت عیسیٰ کا مقام حوالی کربلا و کوفہ و فرات ہے لیکن
چند خبروں کے سبب جو اہل سنت میں مشہور ہیں یا بوجہ استبعاد اوس گروہ کے جو احادیث اہل بیت کے
معتقد نہیں بلکہ محض اپنی طبیعت کی عدم موافقت سے احادیث متواترہ کا انکار کرتے ہیں احادیث معتبرہ کا رد
کرنا جائز نہیں ہو سکتا اور ممکن ہے کہ بعضے اخبار و احادیث جو اُسکے خلاف واقع ہوئے ہیں تقیہ پر محمول ہوں
یا بمصطلح اہل کتاب میں مشہور ہے مذکور ہوئے ہوں تاکہ اُن پر حجت تمام ہو اسیطرح احادیث مختلفہ جو دربارهٔ مدت
ولادت و مدت حمل وارد ہوئے ہیں سب انہیں وجہوں سے ایک وجہ پر محمول ہیں علاوہ اسکے اور احتمال بھی ان
حدیثوں کے باہم جمع کرنے کے لئے ذہن میں گذرتی ہیں جنکا ذکر باعث تطویل ہے واللہ تعالیٰ اعلم اور بسند معتبر حضرت صادقؑ
سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ متولد ہوئے حق تعالے نے اُنکی ولادت مخفی رکھی اور اُنکو لوگوں کی نظر سے غائب کیا
اس لئے کہ جب حضرت مریم حاملہ ہوئیں اُس مکان میں جو بہت دور تھا عزلت اختیار کی جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے
اُنکی خالہ اور زکریا اُنکی تلاش میں نکلے اور اسوقت اُنکے پاس پہنچے جبکہ عیسیٰ پیدا ہو چکے تھے اور حضرت مریم
بسبب شرمندگی آرزوئے مرگ کرتی تھیں خدا نے عیسیٰ کی زبان اُنکی معذرت خواہی میں گویا فرمائی یہانتک
کہ حجت تمام کی بعد اسکے جب عیسیٰ ظاہر ہوئے بنی اسرائیل کی بلا اور دشمنوں کا غلبہ زیادہ ہوا اور محنت و شدت
اُنکی دو چند ہو گئی جتنے بادشاہ اور جبار اُس زمانے میں تھے اُنکی ایذا رسانی اور استیصال میں مصروف ہوئے اسلئے
حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے شمعون اور اُنکے شیعہ ظالموں کے خوف سے کسی جزیرہ دریا میں مخفی ہوئے ایک مدت دراز
تک وہاں پنہاں رہے حق تعالیٰ نے آب شیریں کے چشمے اُنکے لئے وہاں جاری کئے تمام میوہ جات اُنکے لئے
سوا نمی اور چارپائے پیدا کئے ایک مچھلی کو اُنکی طرف بھیجا جسکو فمد کہتے ہیں وہ مچھلی گوشت و استخوان نہیں
رکھتی بلکہ صرف پوست و خون ہے اُسکو حکم دیا کہ بالائے آب آئے اور شہد کی مکھیوں کو حکم دیا تاکہ اُس مچھلی کے
پر سوار ہوں جب وہ مچھلی اُنکو اُس جزیرہ میں لائی اور وہاں کے درختوں پر گھر بنایا پس اُس گروہ کے لئے وہاں
شہد بہت پیدا ہوا حضرت عیسیٰ کا حال اُنکو ہمیشہ معلوم ہوتا تھا اور سید ابن طاؤس نے کتاب النبوۃ میں ابن بابویہ
سے نقل کی ہے کہ جب عیسیٰ متولد ہوئے ایک گروہ بزرگان مجوس کا از روئے تعظیم عیسیٰ اور مریم کے دیکھنے کو آیا اور مریم
سے کہا ہم وہ گروہ ہیں جو ستاروں کی گردش اور احکام نجوم میں نظر کرتے ہیں جب تمہارا فرزند پیدا ہوا ہمنے

دیکھا کہ ایک ستارہ نے ان ستاروں سے طلوع کیا جو بادشاہوں کے لیے مخصوص ہیں اور بعد غور و فکر کے ہمکو معلوم ہوا کہ
بادشاہی اسکی بادشاہی نبوت ہے جو کبھی زائل نہ ہوگی خدا اسکو آسمان پر لیجائیگا اور وہ بالائے آسمان رہیگا جب تک
کہ دنیا آخر ہو اور بعد آخر ہونے دنیا کے یہ بادشاہی سلطنت ابدی آخرت سے منتقل ہوگی ہم ملک مشرق سے آتے
ہیں ہم اس ستارہ کا سراغ رکھتے ہیں جب یہاں پہونچے دیکھا کہ وہ ستارہ تمہارے فرزند کے بالائے سر مشرف
ہوا ہے اس لئے ہمنے پہچانا کہ صاحب ستارہ تمہارا فرزند ہے اوسکی قربانی کے لیے ہم وہ ہدیہ لائے ہیں جو ہدیہ
کبھی کسی کے لئے نہیں لیجاتے اور ہمنے اس ہدیہ کو شبیہ و مناسب اسکے حالات کا پایا ہے ہدیہ طلا
اور مر اور کندر ہے طلا دنیا کے تمام اموال سے بہتر ہے اور یہ تمہارا فرزند بھی بہترین مردم ہوگا اور مر جراحت
اور دیوانگی اور اکثر بیماریوں کو زائل کرتا ہے چونکہ تمہارا فرزند ان بیماریوں کا علاج کریگا یہ ہدیہ اسکے لئے
مناسب ہے کندر کا دھواں آسمان تک جاتا ہے سوائے اسکے اور کسی چیز کا دھواں آسمان تک نہیں
پہونچتا تمہارا فرزند بھی آسمان پر جائیگا اس لئے یہ تحفہ اسکے لئے مناسب ہے اور بروایت دوسری
حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ابوبصیر نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ خدا نے حضرت عیسیٰ کو بے باپ
کیوں پیدا کیا فرمایا اس لئے کہ لوگ اسکی کمال قدرت سے آگاہ ہوں اور جانیں کہ خدا جسطرح حضرت
آدم کے بے مادر و پدر خلق کرنے پر قادر ہے اسیطرح بے باپ کے فقط ماں سے پیدا کرنے پر بھی قادر ہے
اور حق تعالے نے حضرت عیسیٰ کو اس لئے اسطرح پیدا کیا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ خدا سب چیزوں پر
قادر ہے اور بہت سی احادیث معتبرہ میں منقول ہے کہ جو روح خدا نے حضرت عیسیٰ میں پھونکی اسکو پیدا
کرکے اور روحوں سے برگزیدہ کیا تھا اور احادیث معتبرہ کثیرہ میں منقول ہے کہ حضرت رسولؐ نے امیر المومنین
سے فرمایا کہ تم عیسیٰ بن مریم کی شبیہ ہو بعضوں نے بہ نسبت عیسیٰ غلو کیا اور انکو خدا اور فرزند خدا جانا بعضوں
نے عیسیٰ سے یہانتک دشمنی کی کہ فرزند زنا اور فرزند یوسف نجار کہا یہ دونوں گروہ جہنم میں جائینگے جو لوگ
دین حق پر قائم رہے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ خدا کے بندے اور اسکے پیغمبر ہیں اسیطرح ایک گروہ تمکو خدا کہیگا دوسرا
گروہ تمکو کافر جانیگا یہ دونوں جہنم میں جائینگے جو لوگ تمکو مقرب خدا اور خلیفہ پیغمبر خدا جانینگے وہ ناجی ہونگے

فصل دوسری فضائل و کمالات اور آداب سنن اور معجزات و تبلیغ رسالت اور مدت عمر و سائر مجملات
احوال حضرت عیسیٰ کا بیان۔ حق تعالے فرماتا ہے وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ
یعنے عطا کئے ہمنے عیسیٰ بن مریم کو آیات واضحہ اور معجزات ظاہرہ اور تقویت کی انکی روح مقدس و مطہر سے بعضے
کہتے ہیں کہ وہ روح مراد ہے جسکو خدا نے پیدا کیا اور انکے قالب میں پھونکا۔ بعضوں کا قول ہے کہ اس سے جبرئیل مراد
ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ اسم اعظم مراد ہے۔ اور احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ روح القدس ایک مخلوق خدا ہے

جو جبرئیل و میکائیل اور تمام ملائکہ سے بزرگتر ہے وہ پیغمبران اولوالعزم اور ائمہ معصومینؑ کے ہمراہ رہتا ہے وقت ولادت سے آخر عمر تک ۔ اور انکا مربی اور معلم اور مؤید رہتا ہے ۔ اس مضمون کی بعض حدیثیں اول کتاب میں مذکور ہوئیں ۔ خدا نے دوسرے مقام میں فرمایا ۔ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ اور اوسوقت کو یاد کرو جبکہ خدا نے کہا اے عیسے پسر مریم میری نعمت کا ذکر کرو جو تمپر اور تمھاری والدہ پر ہے اِذْ اَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيلَ جبکہ ہمنے تقویت دی تمکو روح القدس سے تاکہ لوگوں سے گہوارہ میں کلام کیا ۔ اور سن پیری میں ۔ اور جبکہ تعلیم دی تمکو کتاب و حکمت اور توریت و انجیل کی ۔ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِاِذْنِي وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِي وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِاِذْنِي اور جبکہ تم خلق کرتے ہو مٹی سے مانند ہیئت طائر کے پس پھونکتے ہو اسمیں اور وہ طائر ہوجاتا ہے میرے حکم و اذن سے ۔ اور کور و پیس کو شفا دیتے ہو میرے حکم سے اور باہر لاتے ہو اور زندہ کرتے ہو مُردوں کو میرے اذن سے ۔ مشہور یہ ہے کہ جس طائر کو حضرت عیسے نے زندہ کیا وہ چمگادڑ ہے ۔ اور ایک حدیث میں جو حضرت امیر المومنینؑ سے منقول اور پیشتر مذکور ہو چکا کہ چھ جانور ہیں جو رحم مادر سے نہیں پیدا ہوئے ایک انمیں سے وہ چمگادڑ ہے جسکو حضرت عیسیٰؑ نے مٹی سے بنایا اور وہ بحکم خدا زندہ ہوئی اور پرواز کی ۔ اور وہب بن منبہ سے روایت کرتے ہیں کہ کبھی ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ ایک روز پچاس ہزار بیمار حضرت عیسیٰ کے پاس جمع ہوتے تھے جو آپکی خدمت میں حاضر ہو سکتے تھے ۔ اور جو حاضر نہیں ہو سکتے تھے حضرت عیسیٰؑ خود انکے پاس جاتے تھے اور انکی دعا سے ان سبکی دوا کرتے تھے اس شرط پر کہ ایمان لائیں ۔ اور بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؑ نے چار مُردوں کو زندہ کیا اول ایک دوست آپکا تھا جسکو عاذر کہتے تھے ۔ جب اسنے رحلت کی تین روز کے بعد اسکی خواہر سے فرمایا مجھے اسکی قبر پر لیجا ۔ جب وہاں پہونچے دعا کی اور کہا اے پروردگار ساتوں آسمانکے اور ساتوں زمین کے بدرستیکہ تو نے مجھکو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا ہے تاکہ انکو تیرے دین کی ہدایت کروں ۔ اور انسے کہوں کہ میں مُردہ کو زندہ کرتا ہوں ۔ پس عاذر کو زندہ کر دے ۔ عاذر زندہ ہوا اور قبر سے باہر نکل آیا بعد اسکے اسقدر زندہ رہا کہ کئی فرزند اسکے یہاں ہوئے ۔ دوم ایک بڑھیا کا فرزند تھا جب اسکا تابوت حضرت عیسیٰؑ کیطرف سے گذرا اسکے لئے دعا کی ۔ وہ زندہ ہو کر پہلے تابوت میں بیٹھا بعد اسکے لوگوں کی گردن پر قدم رکھ کر نیچے اوترا اور اپنا لباس پہنکر اپنے گھر کیطرف گیا ۔ وہ بھی اسقدر زندہ رہا کہ صاحب اولاد ہوا ۔ سوم ایک عشار کی دختر تھی حضرت عیسیٰؑ سے کہا

کہ وہ کل کے روز مر گئی ہے اُسکو زندہ کیجیے ۔ حضرت نے دعا کی وہ زندہ ہو گئی اور بعد اسکے صاحب اولاد ہوئی
چہارم سام پسر نوح تھے ۔ اسم اعظم خدا کو پڑھا اور دعا کی سام اپنی قبر سے باہر نکلے اور سر کے بال
آدھے سفید ہو گئے تھے ۔ پوچھا کیا قیامت برپا ہوئی ہے ۔ عیسیٰ نے کہا نہین مگر مین نے اسم
اعظم پڑھکر خدا سے دعا کی اور خدا نے تمکو زندہ کیا ۔ سام پانسو برس دنیا مین زندہ رہے تھے اور اُنکے
بال سفید نہو ئے تھے ۔ مگر اُس وحشت سے کہ مبادا قیامت قائم ہوئی اُسیوقت بال اُنکے سفید ہو گئے
بعد اسکے عیسیٰ نے کہا اے سام پھر اپنی حالت مرگ پر عود کرو ۔ کہا اس شرط پر کہ خدا سکرات موت سے
نجات دے ۔ عیسیٰ نے دعا کی اور وہ برحمت الٰہی واصل ہوئے ۔ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ
اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۔ اور اُسوقت کو یاد کرو
کہ مین نے بنی اسرائیل کے ضرر کو تمسے باز رکھا جب یہودیون نے تمھارے قتل کا ارادہ کیا تھا
جسوقت کہ تم اُنکے لیے معجزات لائے ۔ پس کہا اُنکے کافرون نے ۔ نہین ہے یہ مگر ایک جادو ظاہر ۔ اور
بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ مین خدا کی جانب
سے تمھاری طرف رسول ہون اور مٹی سے جانور بناتا اور زندہ کرتا ہون اور کور مادرزاد کو شفا دیتا
ہون ۔ بنی اسرائیل نے کہا یہ سب جادو ہے دوسرا معجزہ ہمکو دکھاؤ تاکہ تمھاری تصدیق کرین ۔ فرمایا
اگر تمکو اُن چیزون کی خبر دون جو کھاتے ہو اور جو گھرون مین ذخیرہ کرتے ہو اُسوقت مجھے اپنے قول مین
صادق جانوگے ۔ کہا ہان ۔ بعد اسکے حضرت عیسیٰ اُنکو ہر روز خبر دیتے تھے کہ آج یہ چیز تمنے کھائی ہے یہ
چیز پی ہے یہ چیز ذخیرہ کی ہے ۔ پس بعضے ایمان لائے اور بعضے اپنے کفر پر باقی رہے ۔ اور بسند موثق
حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ داؤدؑ اور عیسیٰؑ کے درمیان چار سو اسی برس کا فاصلہ تھا حضرت عیسیٰ
کی شریعت یہ تھی کہ وہ ان امور پر مبعوث ہوے تھے ۔ خدا کی یگانگی پرستش کرنا ۔ عبادت اُسکی
بہ خلوص بجا لانا ۔ ریا کو ترک کرنا ۔ اُن امور پر عمل کرنا جنکی وصیت نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰ نے کی
ہے ۔ خدا نے اُنپر انجیل نازل کی اور اُنسے وہ سب عہد و پیمان لیے جو اور پیغمبرون سے لیے تھے ۔ اور توریت
مین اُنکے لیے مقرر کیا نماز کا برپا رکھنا زکوٰۃ دینا اعمال نیک کا حکم دینا ۔ کارہائے بد سے منع کرنا
حرام کرنا اُن چیزون کا جو حرام ہین ۔ حلال کرنا اُن چیزونکا جو حلال ہین ۔ اور انجیل مین مواعظ و مثال
تھے ۔ قصاص و احکام و حدود و فرض و میراث نہین تھے ۔ اور اُنکے لیے بعض احکام شاقہ مین تخفیف نازل
نازل کی جنکا توریت مین حکم دیا تھا جیسا کہ قرآن مین فرمایا ہے کہ عیسیٰ نے کہا مین اسلیے مبعوث ہوا ہون
کہ تمھارے لیے حلال کرون اُن بعض چیزونکو جو تمپر حرام ہوئی تھین ۔ حضرت عیسیٰ نے اُن لوگون

کو جو اُنپر ایمان لائے تھے یہ حکم دیا کہ توریت و انجیل دونون کی شریعت پر ایمان لاؤ جب حضرت عیسیٰ نے
گہوارہ مین کلام کیا بعد اسکے سات برس تک بنی اسرائیل سے کچھ نہ کہا ۔ پھر بنی اسرائیل سے خدا کی
رسالت ادا کی اور اُن چیزون کی خبر اُنکو دیتے تھے جو وہ کھاتے تھے اور اپنے گھرون مین ذخیرہ کرتے تھے
مُردون کو زندہ کرتے تھے ۔ کور و پیس کو شفا دیتے تھے ۔ بنی اسرائیل کو توریت تعلیم کرتے تھے جب خدا نے
چاہا کہ بنی اسرائیل پر حجت تمام کرین اُنپر انجیل نازل کی ۔ اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے کہ
ابان بن تغلب نے آنحضرت سے پوچھا کہ عیسے نے کوئی ایسا مُردہ بھی زندہ کیا جو زندہ ہونیکے بعد مدت
دراز تک دنیا مین رہا ہو اور اوس کے بیاہ اولاد بھی ہوئی ہو ۔ فرمایا ہان حضرت عیسےؑ کا ایک دوست تھا ۔
شخص رضاے خدا کے لئے اُسکے برادر ہوے تھے عیسےؑ جب اُسکے مکان کی طرف گذرتے اُسکے یہان آتے تھے اور
تشریف رکھتے پس مدت دراز تک حضرت عیسےؑ اُس سے غائب رہے ایک روز اُسکے گھر کے دروازے پر گئے تاکہ
اُسکو سلام کرین ۔ اُسکی مان باہر نکلی حضرت نے اُس سے اپنے دوست کا حال پوچھا جواب دیا یا رسول اللہ اُسنے
رحلت کی ۔ فرمایا تو چاہتی ہے کہ اُسکو دیکھے عرض کی ہان ۔ فرمایا کل مین آؤنگا اور اُسکو بحکم خدا تیرے لئے
زندہ کرونگا ۔ جب دوسرا دن ہوا حضرت عیسےؑ اُس عورت کے گھر آئے اور کہا میرے ساتھ چل اور اپنے
فرزند کی قبر مجھکو بتا جب وہان پہونچے حضرت عیسےؑ نے استادہ ہوکر نماز پڑھی اور پھر دعا کرنے لگے تا اینکہ قبر
شگافتہ ہوئی اور اُس عورت کا فرزند باہر نکلا جب اُسنے اپنی مان کو اور مان نے اُسکو دیکھا دونون بہت روئے
حضرت عیسےؑ کو رحم آیا اور اُس شخص سے پوچھا تو چاہتا ہے کہ پھر اپنی مان کے ساتھ دنیا مین رہے عرض کی یا رسول
اللہ وسعت رزق و طول عمر کے ساتھ یا بغیر ان دونون کے ۔ فرمایا ان دونون کے ساتھ تو بیس برس
دنیا مین رہیگا نکاح کریگا اولاد ہوگی ۔ عرض کی مجھکو منظور ہے ۔ عیسےؑ نے اُسکو اُسکی مان کے سپرد کیا اور وہ
بیس برس اپنی مان کے ساتھ زندہ رہا نکاح بھی کیا اور صاحب اولاد بھی ہوا ۔ اور دوسری حدیث
معتبر مین منقول ہے کہ اصحاب عیسےؑ نے اُنسے سوال کیا کہ اُنکے لئے کسی مُردہ کو زندہ کرین ۔ حضرت
اُنکو قبر سام پسر نوح پر لیگئے اور کہا اے سام پسر نوح خدا کے حکم سے اُٹھو ۔ وہ قبر شگافتہ ہوئی جب
پھر دوبارہ اس کلام کو کہا سام نے جنبش کی جب تیسری بار کہا سام قبر سے باہر نکلے عیسےؑ نے
پوچھا تم دنیا مین رہنے کو بہتر جانتے ہو یا حالت مرگ پر پھر جانے کو کہا اے روح اللہ مین چاہتا
ہون کہ حالت مرگ پر پھر جاؤن ۔ اسلئے کہ سوزش یا گزیدگی مرگ کی آج تک میرے
دل مین ہے مؤلف فرماتے ہین ۔ یحیےٰ کے زندہ ہونے کا قصہ اُنکے حالات مین مذکور ہو چکا
اور ان دونون قصون سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مدت تک دنیا مین زندہ رہنے اور اُسکے تعلقات

قبر مین پیدا ہونے کے بعد سختی اور شدت مرگ لاحق ہوتی ہو ورنہ ہر حال مین مرنا ضرور ہو اور ان حالات سے معلوم
ہوتا ہو کہ قبر مین زندہ ہونے کے بعد پھر مرنا بھی مومنون کے لیئے شدت وسختی نہین رکھتا - اور ممکن ہو کہ مقربان
بارگاہ خدا کا جنکے لیئے مرگ عین راحت ہو ایسے حالات کا اظہار کرنا محض واسطے تنبیہ دوسرون کے
ہو - یا یہ کہ باوجود ان راحتون کے تھوڑی شدت وسختی بھی انکو عارض ہوتی ہو حق تعالی ہر مرد
مومن کو سکرات و شدت مرگ اور بعد مرگ ہول و دہشت سے نجات دے - اور بسند معتبر حضرت
صادقؑ سے منقول ہو کہ حضرت عیسے سے پوچھا آپ کسی عورت سے کیون نکاح نہین کرتے - فرمایا عورت
کیا کام آتی ہو - کہا اُس سے آپکے لیئے فرزند پیدا ہونگے - فرمایا مین فرزندون کو کیا کرونگا اگر زندہ رہے
میرے لیئے باعث فتنہ ہونگے - اگر مر جائینگے اندوہ کا سبب ہونگے - اور بسند ہاے معتبر حضرت امیر المومنین
سے منقول ہو کہ عیسی بن مریمؑ وقت خواب پتھر اپنے سر کے نیچے رکھتے تھے - لباس گندہ پہنتے تھے نان خورش
انکی گرسنگی تھی چراغ انکا راتون کو مہتاب تھا فصل زمستان مین انکے سر چھپانے کی جگہ زمین مشرق و
مغرب تھی جہان دھوپ ہوتی - میوہ و ریاحین انکی گیاہ زمین تھی جو حیوانات کے لیئے اگتی ہو کسی
عورت سے نکاح نہ کیا تھا جسکے مفتون ہون - کوئی فرزند نہ تھا جسکا اندوہ انھین ہو - کچھ مال باز نہ رکھتے تھے
جو یاد خدا سے انکو باز رکھے - لوگون سے کسی طرح کی طمع نہ تھی جو انکو ذلیل کرے - انکا مرکب انکے پاؤن
تھے اور انکے خدمتگار انکے دونون ہاتھ - اور بروایت معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہو کہ حضرت
عیسے نے اپنے کسی خطبہ مین جو بنی اسرائیل کے روبرو پڑھا تھا فرمایا کہ مین نے صبح کی ہو درحالیکہ میرے دونون
ہاتھ میرے خادم اور دونون پاؤن میرے مرکب ہین فرش میرا زمین - تکیہ میرا پتھر ہو - آتش میری
زمستان مین وہ زمین ہو جہان دھوپ ہو - چراغ میرا راتون کو ماہتاب ہو نان خورش میری گرسنگی
ہو - میرے بدنکا لباس خوف خدا ہو - پوشش میری پشم ہو - میوہ اور گل و لالہ گیاہ زمین ہین جنکو
حیوانات کھاتے ہین شب بسر کرتا ہون درحالیکہ میرے پاس کچھ نہین ہوتا - صبح کرتا ہون درحالیکہ
کچھ نہین رکھتا مگر روے زمین پر کوئی شخص مجھسے زیادہ غنی اور بے نیاز نہین - اور دوسری روایت
مین منقول ہو کہ ایک زن کنعانی کا فرزند اپاہج ہو گیا تھا اسکو حضرت عیسیؑ پاس لائے کہ شفا بخشین
فرمایا مین مامور ہوا ہون کہ بنی اسرائیل کے بیمارون کو شفا دون - اوس عورت نے کہا یا روح اللہ بزرگون
کے دسترخوان کو جب اوٹھاتے ہین اسکا باقی ماندہ کتے کھاتے ہین اسیطرح آپ بھی اپنی حکمت سے
کچھ ہمارا حصہ معین فرمایئے اور ہمکو محروم نہ کیجیئے عیسیؑ نے خدا سے اجازت لیکر دعا کی اور اسکے
فرزند کو شفا حاصل ہوئی - اور دوسری حدیث صحیح مین منقول ہو کہ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ حضرت

عیسےٰ کو بھی وہ بیماریاں عارض ہوتی تھیں جو بنی آدم کو عارض ہوتی ہیں۔ فرمایا ہاں۔ عالم طفولیت
میں انکو وہ بیماریاں ہوتی تھیں جو کہ جوان پیر کو ہوتی ہیں اور جوانی میں وہ بیماریاں ہوتی تھیں جو اطفال
کو ہوتی ہیں۔ ہنگام طفولیت جب انکو درد تہیگاہ جو بچوں کے لئے مخصوص ہے عارض ہوتا اپنی
ماں سے کہتے کہ شہد اور سیاہ دانہ و روغن زیت میرے لئے لاؤ۔ جب وہ سامنے لاتیں آپ اسکے کھانے
سے کراہت کرتے۔ مریمؑ کہتیں اس دوا کو تمنے خود طلب کیا ہے اسکے کھانے سے کیوں کراہت کرتے ہو
جواب دیتے کہ میں نے علم پیغمبری سے دوا بنانے کو کہا تھا مگر دوا کے بد مزہ ہونے کے سبب اوس حرج
کے جو لازم اطفال ہے دوا کھانے سے کراہت رکھتا ہوں۔ پھر اسکو لیتے اور تناول فرماتے اور دوسری
حدیث معتبر میں فرمایا ہے کہ کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ حضرت عیسےٰ اسقدر گریہ کرتے کہ حضرت مریمؑ عاجز
ہوتیں۔ پھر خود اپنی ماں سے کہتے ای مادر فلاں درخت کا پوست لاؤ اور اسکو پیس کر اور پانی انہیں
ملا کر مجھے کھلاؤ تاکہ سیر اور درد شکم تھمے اور گریہ نکروں۔ حضرت مریمؑ جب وہ دوا انکے حلق میں ڈالتیں
حد سے زیادہ روتے۔ مریمؑ کہتیں تمنے خود کہا تھا کہ میں یہ دوا تمھارے لئے تیار کروں۔ عیسیٰ جواب
دیتے ای مادر وہ علم پیغمبری ہے اور یہ صفت کودکی۔ اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ حضرت
رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ تمکو لازم ہے کہ مسور کھایا کرو یہ غلہ مبارک و مقدس ہے۔ دل کو نرم اور گریہ زیادہ
کرتا ہے ستر پیغمبروں نے اسپر برکت بھیجی ہے جنکے آخر عیسیٰ ہیں۔ اور بسند معتبر دیگر آنحضرتؐ سے منقول ہے
کہ نقش نگین حضرت عیسیٰ دو کلمے تھے جنکو انجیل سے منتخب کیا تھا طُوبیٰ لِعَبْدٍ ذُکِرَ اللّٰہُ مِنْ اَجْلِہٖ
وَوَیْلٌ لِعَبْدٍ نَسِیَ اللّٰہَ مِنْ اَجْلِہٖ یعنے خوشحال اُس بندہ کا جو خدا کو بسبب اوسکے یاد کرے اور بہت
بدحال اُس بندہ کا جو خدا کو بسبب اسکے فراموش کرے۔ اور بسند معتبر حضرت امام حسن مجتبیٰؑ سے
منقول ہے کہ عمر عیسےٰ کی دنیا میں تینتیس ۳۳ برس کی تھی بعد اسکے خدا انکو آسمان پر لیگیا اور ملک دمشق میں
پھر زمین پر اترینگے اور دجال کو قتل کرینگے۔ اور بسند ہاے صحیح و حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ
حضرت عیسےٰ خانہ کعبہ کے حج کو گئے صفاح رَوحا کی طرف سے گذر کیا اور کہتے تھے لَبَّیْکَ عَبْدُکَ وَ
ابْنُ اَمَتِکَ لَبَّیْکَ اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ شب معراج میں نے عیسیٰ کو
دیکھا تھا انکا چہرہ سرخ بال گھونگر والے قد میانہ ہے۔ اور بسند موثق حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے
کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسےٰ کو بنی اسرائیل پر مبعوث کیا تھا پیغمبری انکی بیت المقدس میں تھی انکے
بعد بارہ شخص جو حواری تھے انکے اوصیا ہوئے۔ اور حدیث ابوذرؓ میں حضرت رسول خداؐ سے منقول ہے
کہ اول پیغمبران بنی اسرائیل حضرت موسیٰ اور آخر انکے عیسیٰ تھے اور ان دونوں کے درمیان چھ سو پیغمبر مبعوث

ہوے۔ اور بسند صحیح منقول ہو کہ کسی نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ حضرت عیسےٰ نے جب گہوارہ مین کلام کیا آیا
اُسوقت اپنے اہل عصر پر حجت خدا تھے۔ فرمایا اُسوقت حجت خدا اور پیغمبر خدا تھے مگر مرسل نہ تھے کیا تو نے نہین سُنا
جو خدا فرماتا ہو کہ عیسےٰ نے گہوارہ مین کہا مین خدا کا بندہ ہون اور خدا نے مجھکو کتاب دی ہو اور مجھکو پیغمبر کیا ہو
راوی نے عرض کی جبکہ گہوارہ مین کلام کیا اُسوقت حضرت زکریاؑ بہی حجت خدا تھے۔ فرمایا اُسوقت ایک
آیت خدا تھے خلائق کے لیے۔ اور رحمت خدا تھے واسطے مریمؑ کے گہوارہ مین کلام کیا تاکہ مریم کی عصمت و پاکیزگی
مردم سے ظاہر کرین اور بدگمانی شاملین پیغمبر و حجت خدا تھے اُنکے لیے جنہنے اُسوقت انکا کلام سُنا۔ پھر خاموش
ہو گئے اور دو سال تک کوئی بات نہ کہی اس دو سال مین حضرت یحییٰ خلائق پر حجت خدا تھے جبکہ حضرت
عیسےٰ خاموش تھے۔ بعد اسکے حضرت زکریا بہ رحمت الٰہی واصل ہوے اور یحییٰ اُنکے فرزند نے کتاب و حکمت
اُنسے میراث پائی درحالیکہ طفل و کم سن تھے۔ کیا تو نے نہین سُنا جو خدا نے فرمایا ہو کہ اے یحییٰ کتاب کو بقوت
لو اور ہمنے اُنکو حکمت و نبوت حالت طفلی مین عطا کی۔ جب حضرت عیسےٰ کی عمر سات برس کی ہوئی پیغمبری
و رسالت کا دعوی کیا وحی خدا اُنپر نازل ہوتی تھی۔ اُسوقت حضرت عیسےٰ حجت خدا ہوے یحییٰ اور تمام
خلائق پر۔ اور زمین حجت خدا سے خالی نہین رہتی ابتداے خلقت آدمؑ سے انقراض عالم تک۔ اور بسند صحیح
منقول ہو کہ صفوان نے حضرت امام رضاؑ سے عرض کی کہ خدا وہ دن مجھکو نہ دکھائے جبدن آپ نہون اگر
ایسا اتفاق ہو ہمارا امام کون ہوگا۔ آنحضرتؑ نے امام محمد تقیؑ کی طرف اشارہ کیا جو اپنے پدر بزرگوار کے
پاس استادہ تھے۔ صفوان نے عرض کی انکی عمر تین برس کی ہو۔ فرمایا کیا قباحت ہو۔ عیسیٰ تو بھی جبکہ
تین برس کے تھے حجت خدا امام کی تھی۔ اور دوسری حدیث صحیح مین فرمایا ہو کہ خدا نے خلائق پر عیسیٰ
کے سبب حجت تمام کی جبکہ وہ دو برس کے تھے اور دوسری حدیث معتبر مین امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ جب
حضرت عیسےٰ متولد ہوئے ایک روز مین اسقدر نشو و نما کرتے تھے کہ دوسرے اطفال دو مہینے مین نشو
و نما کرتے ہین۔ جب سات مہینے کے ہوئے مریمؑ اُنکو مکتب مین لائین اور معلم کے سامنے بٹھایا معلم
نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہو۔ عیسےٰ نے کہا۔ پھر معلم نے کہا ابجد کہو۔ عیسیٰ نے اپنا سر اٹھایا
اور کہا تو جانتا ہو کہ ابجد کے معنی کیا ہین۔ معلم نے تازیانہ اوٹھایا کہ اُنکو مارے۔ فرمایا مجھے کیون مارتا ہو اگر
تو جانتا ہو بیان کر اور اگر نہین جانتا مجھسے دریافت کر کہ مین بیان کرون۔ معلم نے کہا بیان کرو
فرمایا۔ الف آلاؤ نعمت الٰہی ہو۔ با بہجت و صفات کمالیہ خدا۔ جیم جمال الٰہی۔ دال دین خدا۔ ہا
ہول جہنم۔ واو اشارہ ہو طرف وَیْلٌ لِّاَھْلِ النَّار کے۔ یعنے واے ہو اہل جہنم پر۔ زا زفیر و فریاد جہنم
اور خروش کرنا اُسکا اہل عصیان پر۔ حطی یعنے کم اور زائل ہوتے ہین گناہ استغفار کرنیوالون کے

یعنے کلام خدا ہی اور کلمات و وعدہ ہاے الٰہی کو کوئی بدل نہین سکتا - فسفص یعنے قیامت مین جزا دینگے صلاح کی صلاح
سے اور بگیل کی کبیل سے - قرشت یعنے اعضا سب کے قبر مین پاش پاش ہونگے - اور قیامت مین سبکو زندہ
کرینگے - شعلم نے حضرت مریمؑ سے کہا اپنے فرزند کا ہاتھ تھامو اور یہان سے لیجاؤ - اسکو علم ربانی
حاصل ہے اور معلم کا محتاج نہین - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ عیسےٰ کسی دریا کے کنارے
پہونچے اور ایک روٹی اپنے کھانے کی پانی مین ڈالدی - بعض حواریون نے کہا اے روح اللہ اپنی غذا
آپنے پانی مین کیون ڈالدی - فرمایا اسلیے کہ جانوران دریا کھائین اور ثواب اسکا خدا کے نزدیک بہت
زیادہ ہے - اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا کے اسماے اعظم تہتّر ہین - انمین سے دو
عیسےٰ کو ملے تھے - وہ تمام معجزات اُن دو اسم اعظم سے ظاہر ہوگئے تھے خدا نے ہمکو بہتّر اسم اعظم عطا
کیے ہین اور ایک خاص خدا نے اپنے لیے رکھا ہے وہ کسی کو نہین دیا اور بسند صحیح آنحضرتؐ سے منقول
ہے کہ فرماتے تھے خدا سے ڈرو اور باہم حسد نکرو و بدرستیکہ منجملہ شرایع عیسےٰ سیاحت کرنا اور اطراف
عالم مین پھرنا بھی تھا - ایک بار حضرت عیسیٰؑ سیر و سیاحت کو نکلے ایک شخص اُنکے اصحاب سے جسکا قد
کوتاہ تھا اُنکے ہمراہ تھا اور اُنسے جدا نہوتا تھا - جب دریا کے کنارے پہونچے - عیسےٰ نے بیقین درست
بسم اللہ کہا - اور پانی پر چلے گئے - اُسنے بھی بیقین درست بسم اللہ کہکر پانی پر قدم رکھا اور عیسیٰ
کے پیچھے چلا تا اینکہ حضرت عیسےٰ کے پاس پہونچا - تکبر و غرور اُسکے نفس کو عارض ہوا اور خیال کیا کہ جسطرح
عیسےٰ روح اللہ پانی پر راہ چلتے ہین اُسیطرح مین بھی چلتا ہون پھر اُنکو مجھپر کیا فضل و زیادتی حاصل
ہے جب یہ خیال اُسکے دل مین گذرا فوراً پانی مین غرق ہوگیا اور حضرت عیسےٰ سے استغاثہ کیا -
حضرت نے اُسکا ہاتھ تھام کر پانی سے نکالا اور پوچھا ای کوتاہ قد تیرے دل مین کیا خیال گذرا جو یہ بلا
تیرے سر پر نازل ہوئی - اُسنے جو خیال اُسکے دل مین گذرا تھا بیان کیا - فرمایا تونے اپنے نفس کو اُس
جگہ رکھنا چاہا جہان خدا نے نہین رکھا تھا اور اُس رتبہ کا دعوی کیا جو تیرے رتبہ سے زیادہ ہے اسلیے
خدا تیرا دشمن ہوگیا - اب اُس خیال سے جو تیرے دل مین گذرا تھا توبہ کر اور خدا سے بخشش
کا طلبگار ہو - اُسنے توبہ کی اور اپنی حالت اوّل پر آگیا - پس تم خدا سے ڈرو اور باہم حسد نکرو
اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ ایک روز عیسیٰؑ کا گذر ایک گروہ کیطرف ہوا جو بسبب شادی
و طرب آواز بلند چیخ رہے تھے - پوچھا اُس جماعت کو کیا ہوگیا ہے - بیان کیا - آج کی رات
فلان شخص کی دختر کا فلان شخص کے فرزند سے عقد و زفاف ہے - فرمایا آج خوشی کرتے ہین اور کل گریہ
و نوحہ کرینگے - کسی نے پوچھا یا رسول اللہ کسلیے - فرمایا یہ دختر آج کی رات مرجائیگی - جو لوگ

حضرت پر ایمان لائے تھے اُن لوگون نے تصدیق کی اور کہا خدا اور رسول کا فرمودہ راست و درست ہی مگر منافقون نے کہا قریب ہی کہ صبح کو انکا دروغ ظاہر ہوگا۔ دوسرے دن جو منافق تھے اوس عورت کے دروازے پر گئے اور اُسکا حال پوچھا۔ گھروالون نے کہا زندہ ہی۔ حضرت عیسےٰ پاس آئے اور کہا یا روح اللہ کل آپ نے جس عورت کے مرنے کی خبر دی تھی وہ نہین مری بلکہ زندہ ہی۔ فرمایا خدا جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی آؤ اُسکے گھر چلین جب اُسکے دروازے پر پہونچے اور دروازہ کھٹکھٹایا اُس دختر کا شوہر باہر آیا۔ حضرت عیسےٰ نے فرمایا اپنی زوجہ سے اجازت طلب کر مین چاہتا ہون کہ گھر مین آؤن اور اُس سے کچھ حال دریافت کرون۔ وہ جوان گھر مین گیا اور اپنی زوجہ سے کہا کہ حضرت عیسےٰؑ ایک جماعت کے ہمراہ تشریف لائے ہین اور چاہتے ہین تجھسے کلام کرین۔ اُس دختر نے اپنی چادر اوڑھی اور حضرت عیسےٰ کو طلب کیا۔ جب گھر مین داخل ہوے اُس سے پوچھا کہ رات کو تونے کیا کام کیا عرض کی مین نے وہی کام کیا جو پیشتر بھی کرتی تھی۔ ہر شب جمعہ کو ایک سائل ہمارے پاس آتا تھا ہم اوسکو اسقدر دیتے تھے کہ دوسرے ہفتہ تک اُسکی قوت کو کافی ہوتا تھا۔ اس رات تمام اہل خانہ میری شادی کے کاروبار مین مصروف تھے اور مین بھی مشغول تھی۔ وہ سائل آیا اور ہر چند آواز دی کسی نے اُسکو جواب نہ دیا مین اسطرح اپنے مقام سے اوٹھی کہ کسی نے مجھکو نہین پہچانا اور جسقدر ہر شب جمعہ اُسکو دیا جاتا تھا اُسکو دیکر پھر آئی۔ حضرت عیسےٰ نے فرمایا اپنے فرش سے ہٹ جا جب وہ ہٹی اُسکے فرش کو اُٹھایا ناگاہ اُسکے نیچے ایک بڑا سانپ مانند ساق درخت خرما نظر آیا جو اپنی دُم اپنے منھ مین لیے تھا۔ حضرت نے اُس دختر سے فرمایا بسبب اُس تصدق کے جو رات کو تونے سائل کو دیا خدا نے یہ بلا تجھسے دفع کی اور تیری اجل مین تاخیر فرمائی۔ اور دوسری روایت مین ابن عباس سے منقول ہی کہ ایک روز حضرت عیسےٰ عقبۂ بیت المقدس مین تھے۔ شیاطین آپکی ایذا رسانی کے لیے آئے۔ حق تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا کہ اپنے بازوے راست کو ان شیطانون کے منھ پر مار کر اُنکو آگ مین ڈال دے۔ جبرئیل نے ایسا ہی کیا اور حضرت عیسےٰ اُنکے شر سے محفوظ رہے اور ابن بابویہ نے دوسری روایت مین ابن عباس سے روایت کی ہی کہ جب حضرت عیسےٰ کی عمر تیس برس کی ہوئی ایک روز عقبۂ بیت المقدس مین جسکو عقبۂ افیق کہتے ہین بیٹھے ہوے تھے ابلیس لعین اُنکے پاس آیا اور کہا تم وہی ہو کہ تمھاری بزرگی اس حد تک پہونچ گئی ہے کہ بے پدر پیدا ہوے۔ عیسےٰ نے فرمایا ای ابلیس بلکہ وہ خدا بزرگ ہی جسنے مجھکو بے پدر اور آدم و حوا کو بے مادر و پدر پیدا کیا۔ ابلیس نے کہا ای عیسےٰ تم وہی ہو کہ تمھاری بزرگی یہانتک پہونچی ہی کہ تم گہوارہ

مین کلام کیا۔ فرمایا ای ابلیس وہ خدا بزرگ ہی جسنے مجھکو طفولیت مین گویا کیا اور اگر چاہتا مجھکو گونگا کر سکتا تھا۔ پھر اُس
ملعون نے کہا تم وہی ہو کہ تمہاری پروردگاری کی عظمت اُس حد تک ہی کہ مٹی سے مرغ بناتے اور اُسمین روح
پھونکتے ہو اور وہ جاندار ہو جاتا ہی۔ فرمایا بلکہ پروردگاری کی عظمت اُس خدا کے لیے مخصوص ہی جسنے
مجھکو پیدا کیا اور اُس مرغ کو میرے ہاتھ مین زندہ کرتا ہی۔ ابلیس نے کہا تم وہی ہو کہ تمہاری پروردگاری
کی عظمت اُس حد تک ہی کہ بیمارون کو شفا دیتے ہو۔ فرمایا بلکہ پروردگاری کی عظمت اُس خدا کے لیے مخصوص
ہی جسکے اذن اور حکم سے بیمارون کو شفا دیتا ہون۔ اور اگر وہ چاہے مجھکو بیمار کر سکتا ہی۔ ابلیس نے کہا
تم وہی ہو کہ اپنی خدائی کی عظمت سے مُردون کو زندہ کرتے ہو۔ فرمایا بلکہ خدائی کی عظمت اُس خدا کے لیے
مخصوص ہی جسکے اذن سے مُردون کو زندہ کرتا ہون مین جنکو زندہ کرتا ہون وہ اوسی کے حکم سے زندہ ہوتے ہین وہ
مجھکو ہلاک کرتا ہے اور خود باقی رہیگا۔ ابلیس نے کہا تم وہی ہو کہ تمہاری پروردگاری کی بزرگی اوس حد تک پہونچی
ہی کہ پانی پر بلا چلتے ہو اور قدم تمہارے پانی سے تر نہین ہوتے اور پانی مین نہین ڈوبتے۔ فرمایا بلکہ پروردگاری کی بزرگی اُس
خدا کے لیے ہی جسنے پانی کو میرا مطیع اور اُسکو میرے لیے ذلیل کیا ہی اور اگر وہ چاہے مجھکو غرق کرے۔ ابلیس نے
کہا تم وہی ہو کہ ایک روز آسمان و زمین اور جو کچھ اُنکے درمیان ہی تمہارے زیر قدم ہونگے اور تم سب سے
بالاتر ہوگے۔ امور خلائق کی تدبیر اور روزی خلائق کو تقسیم کروگے۔ اُس ملعون کا یہ کلام حضرت پر بہت
گران گذرا اور فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَرَضِيْهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ
یعنی اُن امور سے جو کہ تو کہتا ہی مین خدا کی اسقدر تنزیہ کرتا ہون کہ خدا کے سب آسمان و زمین بھر جائین اور بعدد
اُن سیاہیون کے جنسے اُسکے علوم نامتناہی لکھین۔ اور بقدر سنگینی عرش خدا اور بقدر یکہ وہ راضی
ہو۔ ابلیس لعین نے جب یہ کلمات سُنے بے اختیار وہان سے بھاگا اور دریاے اخضر مین گرا۔ ایک
عورت قوم جن کی دریا سے نکل کر کنارے دریا کے گردش کرتی تھی ناگاہ اُسنے شیطان کو دیکھا
کہ ایک سنگ سخت پر سجدہ مین ہی اور اُسکی آنکھون سے آنسو اُسکے منھ پر جاری ہین۔ وہ عورت کھڑی
ہو گئی اور بہ تعجب اُسکی طرف دیکھتی رہی پھر اُس سے کہا ای ابلیس وای ہو تجھپر اس سجدہ کے طول
دینے سے کیا اُمید رکھتا ہی۔ کہا ای زن صالحہ وای دختر مرد صالح مین امیدوار ہون کہ جب خدا مجھکو
بسبب اُس قسم کے جو کھائی ہی جہنم مین داخل کرے اپنی رحمت سے پھر مجھکو نجات دے اور جہنم سے
باہر نکالے۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ عیسیٰ ایک پہاڑ کے اوپر گئے جو ملک شام مین
ہی اور اُسکو اریحا کہتے ہین۔ وہان ابلیس لعین بادشاہ فلسطین کی صورت بنکر اُنکے پاس آیا اور کہا ای روح اللہ
تمنے مُردون کو زندہ کیا اور کور و ابرص کو شفا دی اب اس پہاڑ سے اپنے کو نیچے گرا دو۔ عیسیٰ نے فرمایا جن

وہ سب کام بہ اجازت و حکم پروردگار کیے ہین اور اس کام کی اجازت اُسنے مجھکو نہین دی جو ایسا کرون - اور
دوسری حدیث صحیح مین آنحضرت سے منقول ہے کہ ابلیس لعین حضرت عیسے پاس آیا اور کہا تمھین ہو جو یہ دعوی
کرتے ہو کہ مین مردہ کو زندہ کرتا ہون - فرمایا ہان - ابلیس نے کہا اگر تم راست کہتے ہو اپنے کو دیوار
سے نیچے گرا دو - فرمایا وائے ہو تجھپر بندہ کو لازم نہین کہ اپنے پروردگار کا تجربہ کرے - ابلیس نے
کہا اے عیسے آیا تمھارا پروردگار اس امر پر قادر ہے کہ تمام دنیا کو ایک تخم مرغ مین داخل کرے اسطرح کہ نہ دنیا
چھوٹی ہو نہ تخم مرغ بڑھے فرمایا خداوند عالم کو عاجز و ناتوان نہین کہہ سکتے مگر تو جو کہتا ہے یہ محال ہے اور
ہو نہین سکتا - اور اسکا نہونا قادر ازلی کے کمال قدرت سے منافات نہین رکھتا - اور دوسری حدیث
معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ایک روز عیسے نے ابلیس لعین کو دیکھا اُس سے پوچھا تیرے مکر کے
پھندون سے کوئی پھندا مجھ تک بھی پہونچا ہے - کہا مین تمھارے ساتھ کیا کر سکتا ہون - اسلیے کہ جب
تمھاری مان پیدا ہوئین تمھاری نانی نے کہا خداوندا مین اسکو اور اسکی ذریت کو شیطان رجیم کے شر سے
تیری پناہ مین دیتی ہون - اور تم اُسکی ذریت سے ہو - اور بعض کتابون مین مذکور ہے کہ جب مریمؑ ملک
مصر مین آئین - عیسیٰ طفل تھے وہان ایک دہقان کے گھر مین اترین - وہ دہقان اکثر فقرا و مساکین
کو اپنے گھر لاتا تھا - ایک روز اسکا کچھ مال گم ہو گیا - اُسنے فقرا و مساکین کو متہم کیا - حضرت مریمؑ اس امر سے
نہایت رنجیدہ و غمگین ہوئین عیسے نے باوجود عالم طفولیت کے جب اپنی مان کو محزون و اندوہگین دیکھا
فرمایا اے مادر تم چاہتی ہو کہ مین اُسکا نشان بتاؤن جسنے اس دہقان کا مال چرایا ہے کہا ہان - فرمایا اُس
اندھے اور اُس اپاہج دونون نے باہم شریک ہوکر چوری کی ہے اندھے نے اپاہج کو زمین سے اٹھایا اور اُسنے
وہ مال چرایا - جب لوگ اندھے سے کہا کہ اپاہج کو اٹھا لے - اُسنے کہا مین نہین اوٹھا سکتا - عیسے نے فرمایا
مال چرانے کے وقت کل کی رات اُسکو کیونکر اوٹھا سکا اور آج نہین اوٹھا سکتا اُسوقت وہ دونون
نے اقرار کیا اور سب لوگون نے تہمت سے نجات پائی - دوسرے روز چند مہمان دہقان پاس آئے
دہقان کے گھر مین پانی باقی نہ رہا تھا جو اُنکے لیے کام آتا - دہقان اندوہناک ہوا - عیسے نے جب حال
دیکھا اُس حجرہ مین تشریف لیگئے جہان خالی گھڑے رکھے تھے - اپنے دست بابرکت کو اُن گھڑون کے منہ
پر پھیرا وہ سب پانی سے بھر گئے - اُسوقت حضرت عیسیٰ بارہ برس کے تھے - ایضاً منقول ہے کہ ایکروز
عالم طفولیت مین درمیان اطفال کھڑے تھے ناگاہ ایک طفل نے دوسرے طفل کو قتل کیا اور اُسکو
اوٹھا کر حضرت عیسے کے سامنے ڈال دیا - جب اُس طفل کے وارث آئے اُسکو حضرت عیسے کے پاس
مقتول پایا عیسے کو حاکم پاس لیگئے اور کہا اُسنے ہمارے طفل کو قتل کیا ہے - حاکم نے حضرت عیسے سے

دریافت کیا۔ فرمایا میں نے اسکو قتل نہیں کیا۔ جب حاکم نے آزار پہونچانا چاہا فرمایا اُس طفل مقتول کو یہاں
لاؤ تاکہ میں اُس سے دریافت کروں اُسکو کسنے قتل کیا ہی۔ جب اُسکو لائے عیسیٰ نے دعا کی اور خدا نے
اُسکو زندہ کیا۔ عیسیٰ نے پوچھا تجھے کسنے قتل کیا ہی۔ کہا فلان طفل بنی اسرائیل نے۔ اُس سے پوچھا
یہ جو تیرے پاس کھڑا ہی کون ہی۔ کہا عیسیٰ بن مریم۔ یہ کہکر گرا اور پھر مرگیا۔ ایضاً روایت کرتے ہیں کہ
مریم نے انکو ایک رنگریز کے سپرد کیا کہ وہ انکو رنگریزی سکھائے۔ رنگریز پاس کپڑے بہت جمع ہوئے
تھے کوئی کام اُسکو درپیش ہوا۔ عیسیٰ سے کہا یہ سب کپڑے رکھے ہیں انمین سے ہر ایک کپڑا ایک
ایک رنگ کا ہونا چاہیئے۔ میں نے جس کپڑے میں جس رنگ کا ڈورا رکھا ہی مطابق اُسکے ان سبکو
رنگ دو۔ جب تک کہ میں پھر آؤں۔ حضرت عیسیٰ نے سب کپڑوں کو ایک ناند میں ڈال دیا۔ جب رنگریز
پھر آیا پوچھا کپڑے کیا ہوئے۔ فرمایا میں نے سب کو رنگ دیا۔ پوچھا کہاں ہیں۔ فرمایا سب اس ناند
میں ہیں۔ وہ غضبناک ہوا اور کہا تمنے سب کو خراب کیا۔ فرمایا تعجیل نکر۔ بعد اُسکے اوٹھے اور ایک
ایک کپڑا ناند سے باہر نکالا ہر کپڑے کا وہی رنگ تھا جو رنگریز چاہتا تھا۔ جب سب کپڑے نکالے رنگریز
متعجب ہوا اور جانا کہ یہ پیغمبر خدا ہیں پس اُنپر ایمان لایا۔ مریم حضرت عیسیٰ کو جب پھر شام میں لیگئیں قریہ
ناصرہ میں متوطن ہوئیں لہٰذا نصاریٰ اُسی قریہ سے منسوب ہیں۔ ساتوت حضرت عیسیٰ کے نے ہدایت خلق و ادائے رسالت الٰہی میں کی

فصل تیسری۔ حضرت عیسیٰ کا رسالت الٰہی ادا کرنا اور رسولوں کو ہدایت خلق کے لیئے اطراف عالم
میں بھیجنا اور حواریان عیسیٰ کے حالات۔ حق تعالےٰ فرماتا ہی وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ
إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ اور بیان کرو اے محمد اُنکے لیئے ایک مثل اصحاب قریہ کی۔ یعنی انطاکیہ جبکہ
رسولان عیسیٰ اُنکے پاس آئے إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا
إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ جبکہ بھیجا ہمنے دو شخصوں کو اُنکی طرف۔ پس تکذیب کی اُن دونوں کی پھر ہمنے
اُنکی تقویت کی رسول سوم سے۔ پس اُن رسولوں نے کہا ہم رسولان عیسیٰ ہیں تمہاری طرف بعضے
کہتے ہیں کہ وہ دو شخص یوحنا و شمعون اور تیسرے یونس تھے۔ بعضوں کا قول ہی کہ تیسرے شمعون
تھے۔ بعضوں کا قول ہی کہ دو رسول اوّل صادوق و صدوق اور رسول سوم سلوم تھے۔ اور شیخ
طبرسی اور ثعلبی اور نیز اکثر مفسرین نے روایت کی ہی کہ حضرت عیسیٰ نے دو رسول شہر انطاکیہ کی طرف
روانہ کیئے تاکہ اہل انطاکیہ کی ہدایت کریں۔ جب شہر کے نزدیک پہونچے ایک مرد پیر کو دیکھا جو
گوسفند چرا رہا تھا۔ وہ حبیب نجار مومن آل یٰسین تھا۔ اُسکو سلام کیا۔ پوچھا۔ تم کون ہو۔
کہا ہم حضرت عیسیٰ کے رسول ہیں وہ تمکو بتوں کی پرستش سے خداوند رحمن کی عبادت کی طرف ہدایت کرتے

ہین۔ پوچھا تم کوئی علامت و معجزہ بھی رکھتے ہو۔ کہا ہم بیمارون کو اور کور و ابرص کو شفا دیتے ہین۔ اُسنے کہا میرا ایک
فرزند برسون سے بیمار ہے۔ کہا ہمکو اپنے گھر لیچل کہ اُسکو دیکھین جب انکو اپنے گھر لیگیا اُسکے فرزند پر ہاتھ
پھیرے بقدرت خدا فوراً اُسنے شفا پائی اور کھڑا ہو گیا۔ یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی اور بہت بیمارون نے
شفا پائی۔ اُس قوم کا ایک بادشاہ تھا جسکو شلاحن کہتے تھے۔ وہ روم کے بادشاہون سے تھا۔ اور
بتون کی پرستش کرتا تھا۔ جب ان دو رسولون کی خبر اُس بادشاہ کو ہوئی۔ انکو طلب کیا اور پوچھا تم کون
ہو۔ کہا ہمکو عیسےٰ نے بھیجا ہے۔ پوچھا تمھارا معجزہ کیا ہے۔ کہا ہم باذن خدا کور و ابرص کو شفا دیتے ہین۔
پوچھا کسلئے انکو بھیجا ہے کہا ہم اسلئے آئے ہین کہ تجھکو اُن بتون کی پرستش سے منع کرین جو نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین
اور تجھکو اُس خدا کی عبادت کا حکم دین جو کہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کیا سوائے اُن بتون کے
کوئی دوسرا بھی ہمارا خدا ہے۔ کہا وہ خدا جسنے تجھکو اور تیرے معبودون کو پیدا کیا ہے۔ کہا اسوقت جاؤ کہ
تمھارے بارہ مین غور و فکر کرون۔ جب رسولان عیسےٰ نے اُس شہر مین اس قسم کے کلام بکثرت
بیان کیے بادشاہ نے اُنکے قید کرنے کا حکم دیا۔ علی بن ابراہیم وغیرہ نے بسند حسن و معتبر امام محمد باقر
سے ان آیات کی تفسیر مین روایت کی ہے کہ خدا نے دو شخصون کو اہل انطاکیہ کی طرف مبعوث کیا۔ انھون نے اُن
امور کا بیان کرنا شروع کیا جنکے وہ لوگ منکر تھے۔ اسلیے بہ شدت و سختی پیش آئے اور اپنے بتخانہ مین انکو
قید کیا۔ پھر حق تعالیٰ نے تیسرے رسول کو بھیجا جب وہ شہر مین داخل ہوا کہا مجھے قصر بادشاہ کی راہ
بتاؤ۔ جب بادشاہ کے دروازے پر پہونچا کہا مین ہمیشہ جنگل مین عبادت کرتا تھا اب چاہتا ہون کہ تمھارے
خدا کی پرستش کرون۔ جب یہ حال بادشاہ سے بیان کیا حکم دیا کہ اسکو بتخانہ مین لیجائین تاکہ ہمارے خدا
کی پرستش کرے۔ پس ایک سال تک اُن دونون پیغمبران اول کے ساتھ اوس بتخانہ مین رہا اور اپنے خدا
کی عبادت وہان کی۔ اُن دونون پیغمبران سابق سے کہا تم چاہتے ہو کہ اسطرح بشدت و سختی ایک گروہ کو
انکے دین سے دوسرے دین کی طرف پھیر دیتے انکے ساتھ نرمی و مدارا کیون نہ کیا۔ بعد اسکے اُسنے کہا تم
اسکا اقرار نہ کرنا کہ مجھکو پہچانتے ہو۔ ایک سال کے بعد جب اُسکو بادشاہ کی مجلس مین لیگئے۔ بادشاہ نے
اُس سے کہا مین نے سنا ہے کہ تو ہمارے خدا کی پرستش کرتا ہے۔ تو میرا برادر دینی ہے۔ تیری رعایت مجھپر لازم
ہے جو حاجت رکھتا ہو مجھسے طلب کر۔ جواب دیا اے بادشاہ میری کوئی حاجت نہین ہے مگر مین نے دو شخصون
کو بتخانہ مین دیکھا ہے وہ کون ہین۔ بادشاہ نے کہا یہ وہ دونون شخص اسلیے یہان آئے تھے کہ ہمارے دین
کو باطل کرین اور مجھکو خداے آسمان کی عبادت کی ہدایت کرتے تھے کہا اے بادشاہ بہتر ہے کہ اُنسے
مباحثہ کرین اگر حق اُنکی جانب ہو ہم اُنکی پیروی کرین اور اگر حق ہماری جانب ہو وہ ہمارے ساتھ ہین

ہین داخل ہون۔ اُسوقت جو کچھ ہمارے لیے ہی اُنکے لیے بھی ہوا اور جو اُمور ہمپر واجب ہین اُنپر بھی واجب ہونگے
بادشاہ نے اُن دونون کو طلب کیا جب وہ حاضر ہوے اُنکے مصاحب نے خود اُنسے پوچھا تم اس شہر
مین کسلیے آئے ہو کہا ہم اسلیے آئے ہین کہ بادشاہ کو اُس خدا کی پرستش کی ہدایت کرین جسنے آسمانون
اور زمین کو پیدا کیا ہی۔ شکمہاے مادر مین جو کچھ چاہتا ہی خلق کرتا ہی۔ اور جسطرح چاہتا ہی صورت ظہور عطا
فرماتا ہی اُسی نے درختون کو اوگایا ہی۔ اُسی نے میوہ جات پیدا کیے ہین پانی کو آسمان سے وہی نازل کرتا ہی
اُسنے پوچھا یہ خدا جسکی پرستش کی ہمکو ہدایت کرتے ہو اس امر پر قادر ہی کہ اگر ہم کسی اندھے کو حاضر کرین
وہ اُسکو بینا کردے جواب دیا اگر ہم دعا کرین اور اُسکو منظور ہو ایسا کرسکتا ہی۔ کہا ای بادشاہ کسی
کور مادرزاد کو طلب کر جسنے کبھی کوئی چیز نہ دیکھی ہو جب اُسکو حاضر کیا اُن دونون رسولون سے
کہا اگر تم راست گو ہو اپنے خدا سے دعا کرو کہ اس اندھے کی آنکھین روشن کردے۔ وہ دونون
اُٹھے اور دو رکعت نماز پڑھکر دعا کی اُسیوقت اُسکی آنکھین روشن ہو گئین اور آسمان کی طرف
نظر کی بعد اُسکے پھر بادشاہ سے کہا ای بادشاہ حکم دے کہ دوسرے اندھے کو لاوین۔ جب لائے خود اُسنے
سجدہ کیا اور خدا سے دعا مانگی۔ جب سجدہ سے سر اُٹھایا اُس اندھے کی آنکھین بھی روشن ہو گئین بادشاہ
سے کہا اگر ان دونون نے ایک حجت تمام کی ہی تو مینے بھی اُنکے مقابل ایک حجت تمام کی اب حکم دے کہ
کسی ایسے اپاہج کو حاضر کرین جو کہ بالکل حرکت نکرسکتا ہو۔ جب حاضر کیا اُنسے کہا دعا کرو کہ تمہارا خدا
اُسکو شفا دے۔ اُن دونون نے پھر نماز پڑھی اور دعا کی۔ خدا نے اُسکو بھی شفا عطا فرمائی
وہ اپاہج اُٹھا اور بغیر اعانت کسی کے راہ چلنے لگا۔ پھر اُسنے بادشاہ سے کہا حکم دے کہ دوسرے
اپاہج کو لاوین۔ جب لائے خود اُسنے دعا کی اُسکو بھی شفا حاصل ہوئی۔ کہا ای بادشاہ ان دونون
نے دو حجت تمام کین مینے بھی اُنکے مقابل دو حجت تمام کردین اب ایک امر باقی رہگیا ہی اگر یہ دونون
اُسکو انجام دین مین اُنکے دین مین داخل ہونگا۔ ای بادشاہ مین نے سُنا ہی کہ تیرا ایک فرزند
تھا اُسنے رحلت کی ہی اگر یہ اُسکو زندہ کردین مین اُنکے دین مین داخل ہونگا۔ بادشاہ نے کہا
اگر اُسکو زندہ کرین مین بھی اُنکے دین مین داخل ہوتا ہون۔ یہ سُنکر اُسنے کہا ایک امر باقی رہا ہی۔
یعنے بادشاہ کے فرزند نے رحلت کی ہی اگر تم دعا کرو اور تمہارا خدا اُسکو زندہ کردے ہم سب تمہارے
دین مین داخل ہونگے۔ اُن دونون نے سجدہ کیا اور دیر تک سجدہ مین دعا کرتے رہے بعد اُسکے سر
اُٹھایا اور بادشاہ سے کہا کسی کو اُسکی قبر کی طرف بھیج انشاء اللہ تعالے تیرا فرزند قبر سے باہر نکلا ہی
لوگ اُسکی قبر کی طرف دوڑے دیکھا فی الحقیقت وہ قبر سے باہر نکلکر خاک اپنے سر سے جھاڑ

رہا ہی اسکو بادشاہ کے پاس لائے بادشاہ نے اسکو پہچانا اور پوچھا اے فرزند تیرا کیا حال ہی۔ کہا مین مرگیا
تھا ناگاہ دیکھا کہ ہر وقت دو شخص میرے پروردگار کے سامنے سجدہ کرتے ہین اور دعا مانگتے ہین کہ
خدا مجھے پھر زندہ کرے۔ خدا نے انکی دعا قبول کی اور مجھے زندہ کیا۔ بادشاہ نے کہا اے فرزند اگر تو انکو
دیکھے پہچان سکتا ہی۔ کہا ہان۔ بادشاہ سبکو صحرا مین لے گیا اور اپنے فرزند کو ایک جگہ استادہ
کیا بعد اسکے حکم دیا کہ ایک ایک شخص کو اسکے روبرو لائین۔ بادشاہ ہر شخص کو اس سے پوچھتا
تھا کہ یہ وہی ہی وہ کہتا نہین۔ تا اینکہ بعد گروہ کثیر ان دونون رسولون سے ایک کو اسکے روبرو لائے
فرزند بادشاہ نے اسکی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ ان دونون مین سے یہ ایک شخص ہی۔ پھر ایک جماعت
کثیر کو اسکے سامنے لائے اور بادشاہ ہر شخص کو اس سے پوچھتا تھا کہ یہ وہی ہی۔ وہ کہتا نہین تا
جب دوسرے رسول کو اسکے روبرو لائے کہا یہ دوسرا ہی۔ اسوقت رسول سوم نے اسنے کہا مین تمھارے
خدا پر ایمان لایا اور جانا کہ تم جو کچھ اپنے خدا کی جانب سے لائے ہو وہ حق اور راست ہی۔ بادشاہ
نے کہا مین بھی تمھارے خدا پر ایمان لایا بعد اسکے تمام اہل مملکت نے دین اسلام قبول کیا۔ اور
ابن بابویہ اور قطب راوندی نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہی کہ حضرت عیسیٰ نے
جب چاہا کہ اپنے اصحاب کو وداع کرین انکو جمع کیا اور حکم دیا کہ ضعفائے خلق کی ہدایت کی طرف متوجہ
ہون۔ اور بادشاہون اور جبارون سے تعرض نکرین۔ بعد اسکے اپنے اصحاب سے دو شخصون کو
شہر انطاکیہ کی طرف بھیجا۔ یہ دونون اس روز وہان داخل ہوے جو انکے عید کا روز تھا دیکھا
کہ بتخانے کے دروازے کھلے ہین اور سب لوگ اپنے بتون کی پرستش کر رہے ہین۔ انکو ملامت کی اور بہت درشتی
و سختی پیش آئے اسلیے انکو زنجیر پہنا کر قید خانہ مین محبوس کیا جب شمعون کو اسکی اطلاع ہوئی انطاکیہ
مین آکر ایسی تدبیر کی کہ قید خانہ مین پہونچے اور انسے کہا کہ حضرت عیسیٰ نے تمسے نہین فرمایا تھا
کہ بادشاہون سے متعرض نہو۔ پھر قید خانہ سے باہر آکر ضعیفون اور مسکینون پاس بیٹھتے تھے
اور کم کم انکو نصیحت کرتے اور کلمات ہدایت انسے بیان کرتے تھے۔ وہ گروہ ان مطالب کو اور دو
ست جو انسے قوی تھے بیان کرتے تھے اور کلام شمعون کا انکے نام سے اخفا کرتے تھے تا اینکہ بعد مدت
کے وہ کلمات بادشاہ نے سنے۔ پوچھا یہ شخص کب سے اس شہر مین آیا ہی۔ کہا دو مہینے سے
حکم دیا اسکو طلب کرو۔ جب بادشاہ کی مجلس مین گئے اور بادشاہ نے اونکو دیکھا
اور انکی گفتگو کی نسبت خوش اور انسے مانوس ہوا۔ حکم دیا کہ جب مین مجلس مین
بیٹھون یہ میرے پاس حاضر رہے۔ بادشاہ نے ایک روز خواب ہولناک دیکھا اور شمعون سے

سے بیان کیا شمعون نے تعبیر نیک اوسکی کہی جس سے وہ خوش ہوا۔ پھر ایک خواب پریشان دیکھا اور اوس
خواب کی بھی تعبیر شافی بیان کی اور اوسکا شوق زیادہ ہوا۔ شمعونؑ ہمیشہ بادشاہ کی صحبت مین رہتے
تھے تا اینکہ اوسکے دل مین اپنی طرف سے جگہ پیدا کی اور یقین ہوا کہ اب میرا کلام اثر کریگا۔ ایکروز
بادشاہ سے کہا مین نے سُنا ہے کہ تیرے قیدخانہ مین دو شخص ہین جنہون نے تیرے دین کی برائیان
تجھسے بیان کی تھین۔ کہا ہان۔ شمعون نے کہا حکم دے کہ اونکو حاضر کرین۔ جب وہ آئے اونسے پوچھا
کہ تم کس خدا کی پرستش کرتے ہو۔ کہا خداوند عالم کی۔ پوچھا تم جو سوال اوس سے کرتے ہو وہ اوسکو سنتا ہے
یا جو دعا اوس سے مانگتے ہو اوسکو قبول کرتا ہے۔ کہا ہان۔ شمعونؑ نے کہا مین چاہتا ہون کہ تمھارے
اس قول کا امتحان کرون کہ راست ہے یا دروغ۔ کہا امتحان کرو۔ شمعون نے کہا اگر تم دعا کرو تمھارا
خدا کوڑھی کو شفا دیگا۔ کہا ہان۔ تب ایک کوڑھی کو بُلایا اور اونسے کہا اپنے خدا سے سوال کرو کہ اسکو شفا دے
اون دونون نے اپنے ہاتھ اوسپر پھیرے اور فوراً اوس نے شفا پائی۔ شمعونؑ نے کہا جو کام تمنے کیا مین بھی
کرسکتا ہون۔ تب دوسرے کوڑھی کو بلاکر شمعون نے اوسپر ہاتھ پھیرا اوسنے بھی شفا پائی۔ پھر شمعون
نے کہا ایک چیز باقی رہی ہے اگر تم اوسکو قبول کرو مین تمھارے خدا پر ایمان لاتا ہون۔ پوچھا وہ کیا ہے
کہا مردہ کو زندہ کرو۔ جواب دیا بہت اچھا۔ شمعون بادشاہ کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا کوئی ایسا
مردہ ہے جسکو آپ عزیز رکھتے ہون۔ کہا ہان میرا فرزند مرگیا ہے۔ فرمایا آؤ وہان چلین۔ یہ لوگ جو دعوی
کرتے ہین شاید انکے وقوع مین شاید اور رُسوا ہون۔ جب اوسکی قبر پاس پہونچے دونون نے
اپنے ہاتھ ظاہر و آشکار دعا کے لیے اوٹھائے اور شمعونؑ بھی مخفی دعا مین معروف ہوے۔ تھوڑی ہی
دیر نہ گذری تھی کہ وہ قبر شگافتہ ہوئی اور فرزند بادشاہ قبر سے باہر آیا۔ بادشاہ نے اوس سے پوچھا
تیرا حال کیا ہے۔ کہا مین مُردہ تھا مگر اسوقت مجھکو ایک خوف و دہشت لاحق ہوئی۔ ناگاہ مین نے
دیکھا کہ تین شخص خدا کے رُوبرو اپنے ہاتھون کو اوٹھائے ہوئے دعا کرتے ہین کہ مجھکو زندہ کرے
بعد اسکے کہا وہ تینون شخص یہی ہین اور شمعون اور دونون رسولان عیسی کی طرف اشارہ کیا۔ شمعون
نے اون دونون سے کہا اب مین تمھارے خدا پر ایمان لایا۔ بادشاہ نے کہا تم جسپر ایمان لائے مین بھی
اوسپر ایمان لایا۔ پھر وزیرون نے کہا ہم بھی ایمان لائے اسیطرح ہر ایک ضعیف و مسکین اپنے سے
قوی تر کا تابع ہوا تا اینکہ تمام اہل انطاکیہ ایمان لائے ایضاً بسند موثق کالصحیح حضرت صادقؑ
سے روایت کرتے ہین کہ حضرت عیسیٰ پر جب انجیل نازل ہوئی اور چاہا کہ خلائق پر حجت تمام کرین سامنے
سماہی ایک شخص کو بادشاہ روم کی طرف بھیجا اور اوسکو یہ معجزہ عطا کیا کہ کوڑھیون اور اون بیمارون کی

مرض کو جنکا علاج طبیبون سے نہو سکے شفا دے۔ جب وہ روم مین پہونچا اکثر بیمارون کو شفا دی
اور یہ کیفیت تمام روم مین مشہور ہوگئی۔ بادشاہ نے بھی یہ حال سنکر اوسکو طلب کیا اور پوچھا تو کور کو بھی
شفا دے سکتا ہے۔ کہا ہان۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک ایسے کور مادرزاد کو لائین جسکی آنکھین بھی
خشک ہوگئی ہون اور اوسنے کبھی کوئی چیز نہ دیکھی ہو۔ جب اوسکو حاضر کیا بادشاہ نے رسول عیسیٰ
سے کہا اسکو بینا کر۔ اوسنے دو گوشت کے ٹکڑے بنا کر اوسکی آنکھ کے ڈھیلون کی جگہ رکھے اور دعا کی
خدا نے اوسکو بینا کیا۔ بادشاہ نے یہ معجزہ دیکھکر اوسکو اپنے پہلو مین بٹھایا اور اپنا مقرب قرار دیکر
کہا تم میرے پاس رہو اور میرے شہر سے کہین نہ جاؤ۔ ہمیشہ اوسکی تعظیم و توقیر کرتا تھا بعد اسکے حضرت
عیسیٰ نے دوسرا رسول روم مین بھیجا اور اوسکو وہ چیز تعلیم کی جس سے مردہ کو زندہ کر سکے۔ جب ملک
روم مین داخل ہوا لوگون سے کہا مین بادشاہ کے طبیب سے داناتر ہون۔ بادشاہ یہ خبر سنکر غضبناک
ہوا اور اوسکے قتل کا حکم دیا۔ رسول اول نے کہا اے بادشاہ اوسکے قتل مین تعجیل نکر بلکہ اوس کو
اپنے روبرو بلا اگر اوسکا دروغ تجھپر ظاہر ہو اوسوقت اوسکو قتل کر کہ تیری حجت اوسپر تمام ہو جب
اوسکو بادشاہ پاس لائے کہا مین مردہ زندہ کرتا ہون۔ فرزند بادشاہ اونہین ایام مین فوت ہوا
تھا۔ بادشاہ تمام امیرون اور اپنے اہل مملکت کو ہمراہ لیکر سوار ہوا اور رسول عیسیٰ کو بھی اپنے ساتھ
لیا جب اپنے فرزند کی قبر پر پہونچا اوس سے کہا میرے فرزند کو زندہ کر۔ رسول دوم نے دعا کی
اور رسول اول نے آمین کہی۔ وہ قبر شگافتہ ہوئی اور فرزند بادشاہ قبر سے باہر نکل کر اپنے باپ کی پاس آیا
اور اوسکی گود مین بیٹھا۔ بادشاہ نے پوچھا اے فرزند تجھکو کسنے زندہ کیا کہا ان دونون نے اور دونون
رسولون کی طرف اشارہ کیا۔ اوسوقت دونون اوٹھے اور کہا اے بادشاہ ہمکو حضرت عیسیٰ نے تیرے پاس
بھیجا ہے چونکہ تو اون کے رسولون کو قتل کرتا تھا اور اونکا قول نہین سنتا تھا اسلیئے ہم اس لباس مین تیرے
پاس آئے اور اونکی رسالت ادا کی۔ بادشاہ یہ سنکر مسلمان ہوا اور حضرت عیسیٰ اور اونکی شریعت پر ایمان
لایا۔ بعد اسکے حضرت عیسیٰ کو ایسا غلبہ حاصل ہوا کہ اکثر دشمنان خدا نے اونکو خدا اور فرزند خدا جانا یہودیون
نے اونکی تکذیب کی اور اونکے قتل کا ارادہ کیا۔ بعض روایتون مین مذکور ہے کہ جب عیسیٰ نے دو
رسول انطاکیہ کی طرف بھیجے۔ وہ دونون مدت تک وہان رہے مگر بادشاہ تک نہ پہونچ سکے۔ ایک روز
بادشاہ سوار ہوا ان دونون نے اوسکے سر راہ استادہ ہوکر اللہ اکبر کہا اور خدا کو یکتائی سے یاد کیا بادشاہ
غضبناک ہوکر اونکے قید کا حکم دیا اور کہا کہ ہر ایک کو سو تازیانے مارین۔ حضرت عیسیٰ کو جب یہ خبر پہونچی
حواریون کے بزرگ و سرگروہ یعنی شمعون الصفا کو اونکے بعد انطاکیہ مین بھیجا کہ اونکی مدد کرین۔ جب

اوس شہر مین داخل ہوے اپنی رسالت ظاہر نہ کی بلکہ مقربان بادشاہ سے شناسائی حاصل کی اور اونکے وسیلہ
سے مجلس بادشاہ مین داخل ہوے۔ بادشاہ کو اونکے اوضاع واطوار بہت پسند آئے اور اون کو اپنا
مقرب قرار دیا۔ ایک روز شمعونؑ نے بادشاہ سے کہا مین نے سنا ہے کہ تو نے دو شخصون کو زندان مین
قید کیا ہے۔ اونسے کچھ کلام بھی کیا تھا اور حجت ودلیل بھی طلب کی تھی یا نہین۔ کہا نہین مین نے بسبب
اپنے غضب کے اونسے سوال اور کلام نکر سکا۔ پھر اون دونون کو طلب کیا۔ شمعون نے اونسے پوچھا
تمکو کسنے بھیجا ہے۔ جواب دیا اوس خدا نے جو سب چیزونکا پیدا کرنے والا ہے اور پروردگاری مین کوئی شریک
اپنا نہین رکھتا۔ شمعون نے کہا اوسکا وصف بیان کرو مگر بہ اختصار۔ کہا جو چاہتا ہے کرتا ہے جو مقتضی ہوتا ہے
اوسکا حکم دیتا ہے۔ پوچھا تمہارے اس قول کی حجت وعلامت کیا ہے۔ کہا جو چاہو خواہش کرو۔ بادشاہ
کے حکم سے ایسے اندھے کو حاضر کیا جسکی آنکھین مثل پیشانی صاف تھین اور شگاف وسوراخ اونمین نہ تھا
اون دونون نے دعا کی اور اوسکی آنکھین شگافتہ ہوئین پھر دو غلطے مٹی کے بنا کر اوسکی آنکھ کے ڈھیلون کیجگہ
رکھے وہ دونون مٹی کے غلطے بحکم خدا حدقۂ بینا ہوگئے اور اوسنے سب چیزون کو دیکھا۔ بادشاہ حال سے
متعجب ہوا۔ اوسوقت شمعون نے بادشاہ سے کہا اگر تم بھی اپنے خدا سے سوال کرتے اور وہ تمہارے
خاطر سے ایسے کام انجام دیتا البتہ تمہارے لئے اور تمہارے خدا کے لئے باعث شرف ہوتا۔ بادشاہ نے
کہا مین کوئی امر تم سے پنہان نہین کرتا جس خدا کی ہم پرستش کرتے ہین وہ نہ دیکھتا ہے نہ سنتا ہے
نہ اوس سے کوئی نفع وضرر ہمکو پہونچتا ہے۔ پھر بادشاہ نے اون دونون رسولون سے کہا اگر تمہارا
خدا مردہ زندہ کرے مین تم پر ایمان لاتا ہون۔ کہا ہمارا خدا سب چیزون پر قادر ہے۔ بادشاہ نے کہا سات
روز ہوے ہین کہ یہان ایک دہقان کا فرزند فوت ہوا ہے وہ اوسیطرح رکھا ہوا ہے مین نے اوس کی لاش
دفن نہین کی اور اوسکے باپ کے آنیکا انتظار ہے تم اوسکو زندہ کرو پس اوس لاش کو وہان حاضر کیا
وہ پھول گئی تھی اور بدبو اوس سے آتی تھی۔ دونون رسولون نے آشکارا اور شمعون نے مخفی دعا کی
وہ مردہ بقدرت خدا زندہ ہوا اور کہا میری فوت کو سات روز ہوے ہین اور سات وادی آتش
مین مجھکو داخل کیا مین تم کو نصیحت کرتا ہون کہ جو دین تمہارا ہے اوسکو ترک کرو اور خداوند عالم پر ایمان لاؤ
تعجب سے کہا مین نے اسوقت دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے اور ایک جوان خوشرو نظر آیا وہ
بارگاہ خدا مین ان تین شخصون کی شفاعت کرتا تھا جو تیرے پاس حاضر ہین۔ پھر حضرت شمعون اور اون
دونون رسولون کی طرف اشارہ کیا۔ الحاصل رسولون نے رسالت عیسیٰؑ ادا کی اور بادشاہ اور ایک
گروہ اہل شہر ایمان لائے مگر اکثر لوگ اپنے کفر پر باقی رہے۔ بعض کہتے ہین کہ بادشاہ اور تمام اہل مملکت

کہا ان مین سوای حبیب نجار کے جو ایمان لایا اور اوسکو قتل کیا۔ جو آیات کریمہ اسکے مذکور ہین اونکا ظاہر مضمون یہ ہے
کہ ایک جماعت نے ایمان نہین قبول کیا اور معذب ہوے۔ پس ممکن ہے کہ تمام یا اہل قریہ دیگر کے حالات مین
واقع ہوا ہو۔ یا حدیثون سے یہ مراد ہو کہ جو لوگ بعد عذاب کے باقی رہے وہ سب ایمان لائے جیسا کہ مقتضائے
قرآن ہو۔ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ
اہل شہر نے رسولان عیسیٰ سے کہا تم نہین ہو مگر مثل ہمارے ایک بشر۔ اور خداوند رحمن نے کسی دین و پیغمبر
کو نہین بھیجا۔ نہین ہو تم لوگ مگر یہ کہ دروغ کہتے ہو قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ رسولون نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم ضرور تمہاری طرف بھیجے گئے ہین اور ہمپر کوئی امر واجب
نہین ہے مگر یہ کہ اوسکی رسالت تم کو پہونچا دین اور ظاہر کرین قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا
لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ کافرون نے کہا بدرستیکہ ہم تمکو اپنے درمیان نحس
و شوم جانتے ہین۔ اگر اس قول کو ترک نکروگے جو کہتے ہو ہم البتہ تم کو سنگسار کرین گے اور البتہ تم کو
ہم سے عذاب دردناک پہونچیگا قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ رسولون نے
کہا بسبب تمہارے اعتقاد و اعمال ناشائستہ کے تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ کیا ہم جب تم کو
نصیحت کرتے ہین ایسا جواب دیتے ہو۔ بلکہ تم وہ گروہ ہو جو پیغمبرون کی تکذیب مین حد سے تجاوز کرنے
والے ہو۔ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ
اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور آخر شہر سے ایک شخص آیا جو دوڑتا تھا۔ کہا اے میرے اہل قوم خدا کے پیغمبرون
اور رسولون کی پیروی کرو اور اوس گروہ کی پیروی کرو جو اپنے پیغمبری کا اجر تم سے طلب نہین کرتے
اور وہ لوگ ہدایت یافتہ ہین یعنی حق بیان کرتے ہین اور اوس شخص کا نام حبیب نجار تھا۔ رسولان عیسیٰ
جب اوس شہر مین وارد ہوے تھے وہی پہلے اونپر ایمان لایا تھا۔ اوسکا گھر شہر کے آخر تھا جب
اوسنے سنا کہ اہل قوم رسولون کی تکذیب اور اونکو قتل کرنا چاہتے ہین وہان آیا اور اونکو نصیحت
مین یہ کلمات کہے وہ لوگ اوسکو بادشاہ پاس لیگئے۔ بادشاہ نے پوچھا کیا تو نے رسولون کی پیروی
اختیار کی ہے۔ جواب دیا وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ مجھکو کیا ہوا ہے جو اوس خدا کی
عبادت نکرون جو مجھکو عدم سے وجود مین لایا ہے اور بازگشت تم سب کی اوسکی طرف ہے ءَاَتَّخِذُ
مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ آیا مین اختیار کرون سوائے اپنے خدا کے دوسرے
معبودون کو کہ اگر خداوند مہربان یہ ارادہ کرے کہ کوئی ضرر مجھکو پہونچائے اونکی شفاعت مجھکو نفع

نہ دے سکے اور عذاب سے مجھکو خلاص نکر سکے - اگر ایسا کرونگا بیشک مین گمراہی ظاہر مین ہونگا تحقیق
کہ مین تمھارے پروردگار پر ایمان لایا ہون تم سب اسکو سنو - قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ اوس سے
کہا گیا کہ بہشت مین داخل ہو - روایت کرتے ہین کہ جب یہ کلمات کہے اوس کی قوم نے اوسکو
لاتوکوب یا سنگسار کیا تا اینکہ شہید ہوا - خدا نے اوسکو بہشت مین داخل کیا اور وہ بہشت مین روزی الٰہی
کہاتا ہے - بعضونکا قول ہے کہ خدا اوسکو زندہ آسمان پر لیگیا وہ اوسکو قتل نکر سکے - بعضے کہتے ہین کہ خدا نے
پھر اوسکو زندہ کیا اور بہشت مین پہونچایا قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ
حبیب بہشت مین داخل ہوا کہا کیا خوب ہوتا اگر میرے اہل قوم جانتے کہ خدا نے مجھکو بخشدیا اور اوس
گروہ سے قرار دیا جو اکرام کردہ شدہ ہین وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا
مُنْزِلِينَ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ اور ہمنے اوسکی قوم پر اوسکے قتل کرنیکے بعد کوئی لشکر
آسمان سے اونکے ہلاک کرنے کو نہین بھیجا - اور ہمنے ہرگز کافرون پر عذاب کرنے کے لیے کوئی لشکر نہین بھیجا
اور نہ تھا اونکا ہلاک کرنا مگر ایک آواز سے - پس ناگاہ وہ سب ہلاک ہوے - روایت کرتے ہین کہ جب
حبیب نجار کو قتل کیا - خداوند غضبناک ہوا - اور جبرئیل کو بھیجا - جبرئیل نے اونکے دروازہ شہر پر دونون
طرف ہاتھ رکھکر ایسا نعرہ کیا کہ سب کی جانین یکبار اونکے جسمون سے نکل گئین - ثعلبی اور تمام مفسران
ومحدثان خاصہ وعامہ نے بطریق متواترہ حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے کہ تمام امتون سے سبقت
لیجانے والے تین شخص تھے جنھون نے پیشتر اور زیادہ تر سب سے تصدیق و فرمانبرداری و پیروی
کی ہے - یہ لوگ کبھی خدا سے ایک چشم زدن کافر نہین ہوے - حزقیل جو مومن آل فرعون تھا -
حبیب نجار جو مومن آل یاسین تھا - اور حضرت علی ابن ابیطالب جو سب سے افضل ہین - اور
بسندہای بسیار آنحضرت سے منقول ہے کہ تین شخص ہین جو ایک چشم زدن وحی خدا سے کافر نہین ہوے
مومن آل یاسین حضرت علی ابن ابیطالب - آسیہ زوجہ فرعون - اور بسند حسن منقول ہے کہ حضرت
امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ آیا مرد مومن خورہ وجذامی وغیرہ مثل اسکے دوسری بلاؤن مین مبتلا ہوتا ہے - فرمایا بلا
نازل نہین ہوتی مگر مرد مومن پر - بیشک مومن آل یاسین کو بیماری خورہ عارض تھی - اور بطابق
دوسری روایت حسن کے فرمایا ہے اوسکی انگلیان خشک ہوگئی تھین گویا مین دیکھتا ہون کہ اوسی
ہاتھ سے اپنی قوم کیطرف اشارہ کرتا ہے اور بطریق نصیحت اونسے کہتا ہے يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ جب دوسرے روز
اونکو نصیحت کرنے آیا اوسکو قتل کیا - اور خدا نے دوسرے مقام مین فرمایا ہے وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ
آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ اور اوس وقت کو یاد کرو جبکہ

میں نے وحی نازل کی حواریان عیسیٰ کی طرف جو خواص اصحاب آنحضرت تھے۔ کہ ایمان لاؤ مجھپر اور میرے پیغمبر رسول
یعنی عیسیٰ پر۔ کہا ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان اور فرمانبردار ہوئے۔ کہتے ہیں کہ وحی اونکی
اون پیغمبروں کی زبانی پہونچی یعنے پیغمبروں نے فرمان خداوندی بیان کیا۔ اور حدیث معتبر میں حضرت امام
محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حقتعالیٰ نے اونکو الہام کیا۔ اور بسند موثق منقول ہے کہ حسن بن فضال نے حضرت
امام رضاؑ سے پوچھا کہ اصحاب عیسیٰ کو حواری کیوں کہتے ہیں۔ فرمایا لوگ بیان کرتے ہیں کہ اونکو اسلیئے حواری
کہنے لگے کہ وہ سب گازر یعنے دھوبی تھے کپڑے دھوتے اور اونکو چرک سے پاک و سفید کرتے تھے اور یہ لفظ
حور سے مشتق ہے یعنی نان سفید و خالص۔ مگر ہم اہلبیت کا قول یہ ہے کہ اونکو اسلیئے حواری کہتے ہیں کہ
اپنے نفس کو اور خلائق کو بسبب وعظ و نصیحت کے گناہ اور اخلاق بد سے پاک کرتے تھے۔ تب پوچھا کہ پیروان
عیسیٰ کو نصاری کیوں کہتے ہیں۔ فرمایا اسلیئے کہ اصل اون کی اوس شہر سے ہے جسکو ناصرہ کہتے ہیں جو
شہر بلاد شام میں واقع ہے اور حضرت مریم و عیسیٰ نے مصر سے مراجعت کرنے کے بعد وہاں قیام کیا تھا

مؤلف فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث میں شہر مصر کا ذکر جو وارد ہوا ہے اوس قصہ کی طرف اشارہ
ہے جسکو اکثر مورخوں اور مفسروں نے بیان کیا ہے کہ جب ہیرودس بادشاہ شام نے ولادت حضرت
عیسیٰ اور ظہور معجزات آنحضرت کی خبر سنی اور نجوم سے بھی اوسپر ظاہر ہوا تھا کہ ایک فرزند ایسا پیدا ہوگا
جو اوسکے دینوں کو درہم و برہم کریگا اونکے قتل کا ارادہ کیا۔ حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو یوسف نجار کے پاس
بھیجا تاکہ مریم و بیٹے کو مصر میں لیجائے اور جب ہلاک ہونے ہیرودس کے پھر اونکو ملک شام میں لائے
یوسف نجار حضرت مریم کا ابن عم تھا اور مریم و بیٹے کی خدمت و حفاظت میں مصروف رہتا تھا۔ یوسف نے
مطابق حکم الٰہی کے اونکو مصر میں لیگیا۔ اکثر مورخوں اور مفسروں نے ربوہ کو جو آیت قرآنی میں وارد ہوا ہے
شہر مصر اور معین کو نیل مصر کے ساتھ تفسیر کیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ بارہ برس مصر میں رہے اور وہاں معجزات
عظیمہ آنحضرت سے ظاہر ہوئے۔ جب ہیرودس ہلاک ہوا پھر خدا نے وحی نازل کی تاکہ ملک شام میں پھرکے
اور ناصرہ میں مقیم ہوکر تبلیغ رسالت الٰہی شروع کی۔ اور حدیث معتبر میں حضرت صادقؑ سے منقول
ہے کہ حواریان عیسیٰ خلیفیان آنحضرت تھے۔ ہمارے شیعہ ہم اہلبیت کے حواری ہیں۔ حواریان عیسیٰ
نے اونکی اسقدر اطاعت نکی جسقدر ہمارے حواری ہماری اطاعت کرتے ہیں۔ اسلیئے کہ حضرت عیسیٰ
نے حواریوں سے فرمایا کہ خدا کے کاموں اور اقامت دین خدا میں کون لوگ میرے یاور ہیں۔ حواریوں نے کہا
ہم یاوران خدا ہیں۔ مگر خدا کی قسم اونکی مدد نکی اور شر یہود سے اونکو محفوظ نہ رکھا۔ گروہ یہود سے اونکے لیئے
جہاد نکیا۔ قسم ہے خدا کی ہمارے شیعہ جس دن سے کہ پیغمبر خدا نے دنیا سے رحلت کی ہے اب تک ہمارے

پیروی کرتے اور ہمارے لیئے دشمنون سے جہاد کرتے ہین - اگرچہ دشمن اونکو آزار پہونچاتے ہین اور جلاوطن ہین
اور اون کے شہرون سے خارج کردیتے ہین مگر یہ لوگ ہماری محبت سے ہاتھ نہین اوٹھاتے - خدا انکو ہماری جانب
سے جزاے خیر عطا کرے - اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہیکہ حضرت عیسٰی نے حواریون سے فرمایا مین
ایک حاجت رکھتا ہون اوسکو برلاؤ - کہا یا روح اللہ آپکی حاجت برلائی ہوئی ہے - حضرت عیسٰی اوٹھے اور
اون کے پاؤن اپنے ہاتھ سے دھوئے - کہا یا روح اللہ آپ سے زیادہ ہم اس کام کے سزاوار تھے - فرمایا
اہل عالم کی خدمت کرنے سے آدمی سزاوارترین مردم ہوتا ہے - مین نے اسلیئے تواضع و فروتنی ظاہر کی کہ تم بھی
تواضع و شکستگی اختیار کرو - اور جیسی مین نے تمہارے ساتھ تواضع کی ہے اسی طرح بعد میرے تم بھی خلائق
کے ساتھ تواضع کرو - بعد اسکے فرمایا کہ حکمت تواضع و فروتنی سے آباد ہوتی ہے نہ کہ تکبر سے جسطرح کہ گیاہ نذرعت
زمین نرم و ہموار سے روئیدہ ہوتی ہے نہ کہ زمین کوہ سے - اور حدیث معتبر مین منقول ہے کہ حضرت صادق ؑ
سے پوچھا کہ اصحاب عیسٰی کیلیئے پانی پر راہ چلتے تھے اور اصحاب حضرت محمد مین یہ کرامت نہ تھی - فرمایا اصحاب عیسٰی
کو امور معیشت سے بیفکر کیا تھا اور اس امت کو تحصیل معاش مین ممتحن و مبتلا رکھا ہے - مؤلف فرماتے
ہین - گویا مراد یہ ہے کہ رہبانیت اور ترک معاشرت خلق اور ارتکاب امور دنیا سے باز رہنا ایسے امور کا باعث
ہوتا ہے چونکہ اس امت کی تکلیف کو شدید تر قرار دیا ہے یعنی باوجود فکر تحصیل معاش اور معاشرت خلق
کے یاد خدا سے غافل نہ رہین اسلیئے انکا ثواب بھی زیادہ ہے مگر وہ امور دنیا مین ان سے سلب کئے گئے اور آخرت
مین ثواب انکا زیادہ کیا گیا جو مضمون اس حدیث مین وارد ہوا ہے گویا اس روایت کی طرف اشارہ ہے
جسکو شیخ طبرسیؒ نے بیان کیا ہے کہ اصحاب عیسٰی اون کی خدمت مین رہتے تھے - جب گرسنہ ہوتے عرض کرتے
یا روح اللہ ہم گرسنہ ہین - عیسٰی جہان کہین ہوتے وہین زمین پر ہاتھ مارکر دو دو روٹیان ہر شخص کیواسطے
نکالتے اور وہ لوگ کھاتے - اسیطرح جب تشنہ ہوتے عرض کرتے یا روح اللہ ہم تشنہ ہین - عیسٰی جہان
کہین ہوتے وہین ہاتھ زمین پر مارتے اور پانی اون کے لیئے ظاہر کرتے - اوس گروہ نے کہا ہمسے کون شخص بہتر
ہوگا - ہم جب چاہتے ہین آپ ہمکو طعام دیتے ہین - ہم جب چاہتے ہین آپ ہمکو پانی عنایت کرتے ہین اور
ہم آپ پر ایمان لائے ہین اور آپکی پیروی کرتے ہین - عیسٰی نے فرمایا تم سے وہ شخص بہتر ہے جو اپنے
ہاتھ سے کام کرے اور اپنی قوت بازو سے روزی کھائے - بعد اسکے اصحاب عیسٰی نے گازری اختیار کی
اور اپنی قوت بازو سے معاش حاصل کرتے تھے - بسند موثق منقول ہے کہ کسی نے حضرت صادق ؑ سے پوچھا
کہ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہم کسی کو دیکھتے ہین کہ عبادت بہت کرتا ہے اور گریہ و خشوع اوس سے ظاہر
ہوتا ہے مگر آپ کے دین حق کا اعتقاد نہین رکھتا آیا یہ عبادت اوسکو نفع دیگی فرمایا مثل اوسکی مانند

اوس گروہ بنی اسرائیل کے ہے کہ جو شخص اونمین سے چالیس رات عبادت خدا مین سعی کرتا تھا جو دعا مانگتا وہ قبول ہوتی تھی - ایک شخص نے ایسا ہی کیا مگر اوسکی دعا قبول نہوئی وہ حضرت عیسیٰ کے پاس آیا اور اس حال کی شکایت کی اور آنحضرت سے اس بارہ مین دعا کا خواستگار ہوا عیسیٰ نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے دعا کی - حق تعالی نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ یہ بندہ میری درگاہ مین اوس راہ سے نہین آیا جس راہ سے آنے کا حکم مین نے دیا ہے بلکہ دوسری راہ سے آیا ہے - یہ بندہ مجھسے دعا کرتا ہے مگر باطن مین تیری پیغمبری مین شک رکھتا ہے - اگر یہ اسقدر دعا کرے کہ اسکی گردن جدا اور اسکے بند ہاے انگشت پاش پاش ہو جائیں مین اسکی دعا ہرگز قبول نکرونگا - عیسیٰ اوسکی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ تو اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے اور میری پیغمبری مین شک رکھتا ہے عرض کی یا روح اللہ قسم بخدا کہ میرا یہی حال تھا مگر اب مین چاہتا ہون کہ آپ دعا کرین تاکہ یہ حالت مجھسے زائل ہو - عیسیٰ نے دعا کی اور خدا نے اوسکی توبہ قبول فرمائی - بعد اسکے وہ بھی مثل اپنی قوم کے ہو گیا - اور حدیث معتبر مین حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ حواریان عیسیٰ بارہ شخص تھے اور اون سب سے لوقا افضل تھا - علماے نصاری مین سب عالمون سے زیادہ تر علم انجیل کے جاننے والے تین شخص تھے - یوحنا سے بزرگ جو کہ بمقام آج رہتا تھا - دوسرا یوحنا جو قرقیسیا مین رہتا تھا تیسرا یوحنا سے دیلمی جو کہ سقار مین رہتا تھا - اور اوسکے پاس حال پیغمبر آخر الزمان اور آنحضرت کے اہلبیت و امت کا تھا - اسی نے حضرت عیسیٰ اور بنی اسرائیل کو پیغمبر آخر الزمان کی بشارت دی تھی - اور حدیث معتبر مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ موسیٰ نے اپنی قوم سے وہ حالات بیان کیے جنکے سننے کی طاقت نہ رکھتے تھے اسلیے مصر مین اونپر خروج کیا موسیٰ نے بعد مقاتلہ اونکو قتل فرمایا - اسی طرح حضرت عیسیٰ نے اپنی قوم سے وہ کلمات فرمائے جنکے سمجھنے کی قابلیت اونمین نہ تھی آخر طاقت نہ لا سکے اور تکریت مین اونپر خروج کیا حضرت عیسیٰ نے جہاد کر کے اونکو قتل کیا - جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہے - فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ یعنی پس ایک گروہ بنی اسرائیل ایمان لائے اور ایک گروہ بنی اسرائیل کافر ہوے - پس قوت دی ہمنے اونکو جو کہ ایمان لائے تھے پس وہ اپنے دشمن پر غالب ہوے - اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ کسی ضرورت سے کہین تشریف لیے جاتے تھے - اونکے اصحاب سے تین شخص اونکے ہمراہ تھے - اثناے راہ مین تین خشت طلا نظر آئین جو سر راہ پڑی تھین - اپنے اصحاب سے فرمایا یہ تینون خشت لوگون کو ہلاک کرینگی یہ کہکر جب وہان سے آگے بڑھے ایک شخص اونمین سے کسی کام کے بہانے سے رخصت لیکر حضرت عیسیٰ کی

خدمت سے جدا ہوا۔ اسیطرح وہ تینون شخص رخصت لیکر خشتہاے طلا پاس جمع ہوے۔ وہ دو آدمیون
نے تیسرے سے کہا کہ تو جا اور ہمارے لیئے طعام خرید کر لا۔ اوسنے جا کر طعام خرید کیا اور اوسمین زہر ملایا کہ
اون دونون کو ہلاک کرے اور خود تینون خشت اوٹھالے۔ اون دونون نے باہم مشورہ کیا کہ جب وہ
واپس آئے اوسکو قتل کرین کہ خشتہاے طلا مین ہمارا شریک نہو۔ جب وہ آیا دونون شخصون نے اوسکو
قتل کیا۔ پھر دونون نے وہ کھانا کھایا اور خود بھی ہلاک ہوے۔ جب حضرت عیسیٰ اپنے کام سے فارغ ہوے
اور مراجعت کی دیکھا کہ وہ تینون شخص ہلاک ہوگئے ہین۔ اونکو بحکم خدا زندہ کیا اور فرمایا مین نے تم سے
نہین کہا تھا کہ یہ تینون خشت طلا لوگون کو ہلاک کرینگی۔ اور بعض کتابون مین مذکور ہے کہ ایک روز
حضرت عیسیٰ حواریون کے ہمراہ ہدایت خلق کے لیئے اطراف زمین مین گردش و سیاحت کرتے تھے
تا کہ جسکو ہدایت کے قابل پائین اوسکو ورطۂ ضلالت سے نجات دین۔ اور جوہر قابلیت و استعداد
جو طینت افراد بشر مین مخفی ہے اوسکو فراست نبوت سے دریافت کرکے تیشۂ مواعظ سے باہر نکالین۔ اثناے
سیاحت مین ایک شہر کیطرف گذر ہوا اوس شہر کے قریب ایک خزانہ نظر آیا۔ حواریون کو اوس خزانہ
کی خواہش دامنگیر ہوئی۔ حضرت عیسیٰ سے عرض کی ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اسکی نگہبانی کرین اور یہ
خزانہ اس جنگل مین ضایع نہو۔ فرمایا اس گنج سے سواے مشقت و رنج کے اور کوئی فائدہ حاصل
نہوگا۔ مجھکو یقین ہے کہ اس شہر مین ایک گنج بے رنج ہے مین جاتا ہون شاید اوسکو نکال سکون
تم یہین ٹھہرو جب تک کہ مین تمھارے پاس پھر آؤن۔ عرض کی یا روح اللہ یہ شہر بہت برا ہے
جو مسافر یہان آتا ہے اوسکو قتل کرتے ہین۔ فرمایا اوسکو قتل کرتے ہین جو انکی دنیا مین طمع کرے مجھکو انکی
دنیا سے کچھ واسطہ نہین بعد اسکے حضرت عیسیٰ شہر مین داخل ہوے اوسکی گلیون مین پھرتے تھے
اور بنظر فراست مکانون کی دیوارین دیکھتے تھے۔ ناگاہ ایک مکان خراب نظر آیا جو سب گھرون سے
زیادہ تر پست و بے رونق تھا۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے دل سے کہا خزانہ ویرانہ مین ہوتا ہے اگر اس شہر
مین کوئی شخص قابل ہدایت ہے وہ ضرور اسی گھر مین ہوگا۔ اوس گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ ایک
بڑھیا باہر آئی اور پوچھا تم کون ہو۔ فرمایا مین ایک مرد مسافر ہون ابھی اس شہر مین وارد ہوا ہون
دن آخر ہوگیا ہے مین چاہتا ہون تو مجھکو پناہ دے کہ مین آج کی رات تیرے گھر مین بسر کرون کہا ہمکو
بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ ہم لوگ کسی مسافر کو اپنے گھرون مین نہ رکھین۔ مگر آثار عظمت و جلال آپکے چہرۂ
اقدس سے ظاہر ہین اسلیئے آپسے انکار نہین کرسکتی۔ الحاصل وقت غروب آفتاب اوس خورشید
فلک نبوت نے اپنے نزول اجلال سے اوس پیرزال کے مکان کو منور کیا وہ مکان ایک خارکش کا تھا

جس نے رحلت کی تھی۔ یہ پیرزال اوسکی زوجہ تھی اسکا ایک فرزند تھا جو اپنے باپ کے پیشہ مین مشغول
رہتا تھا جو کچھ اس شغل سے حاصل ہوتا تھا اوسی مین دونون گذر کرتے تھے۔ شام کو جب وہ بیٹے
صحرا سے مراجعت کی اوسکی مان نے اوس سے کہا آج کی رات ایک مہمان عزیز ہمارے گھر آیا ہے تو جو کچھ لایا ہے
اوس کے پاس لیجا اور اوسکی خدمتگذاری مین کوتاہی نکر۔ اوسنے ایک نانِ خشک جو لی تھی حضرت کی خدمت
مین حاضر کی۔ حضرت نے وہ نانِ خشک تناول فرماکر اوس سے گفتگو شروع کی تاکہ اوس کی استعداد
قابلیت کو دریافت کرین۔ بعد گفتگو کے بفراستِ نبوت دریافت کیا کہ اوس مین استعداد
وقابلیت اور فتوت وحیا بدرجۂ غایت ہے مگر اوس کا دل کسی اندوہ وفکر عظیم مین مبتلا ہے
ہرچند اوس دردِ نہان کو استفسار فرمایا۔ مگر اوس نے اخفائے راز مین مبالغہ کیا۔ بعد اس کے
اپنی مان پاس گیا اور کہا یہ مہمان میرے راز سے مطلع ہونے کے لیئے مصر ہے اور اقرار کرتا ہے
کہ بعد معلوم ہونے کے اوس کے انجام دینے مین سعی کرونگا۔ تو کیا کہتی ہے مین اپنا حال اوس سے
کہون یا نکہون۔ اوس کی مان نے کہا مین نے جو آثار اس کے چہرہ سے مشاہدہ کیے ہین
اون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص رازِ نہان کے بیان کرنے کے قابل اور اہل عالم کے حل مشکلات
پر قادر ہے۔ تو اپنا راز اوس سے پوشیدہ نکر بلکہ اوسکا دامن نہ چھوڑ کہ تیری مشکل حل ہو۔ اوس نے
حضرت عیسیٰ کے پاس آکر عرض کی میرا باپ خارکش تھا جب اوس نے رحلت کی میری مان نے مجھکو اپنے
باپ کا پیشہ اختیار کرنے کا حکم دیا اور مین نے وہی پیشہ اختیار کیا۔ ہمارے بادشاہ کی ایک دختر
ہے جو حسن وجمال اور عقل وکمال مین بےنظیر ہے بادشاہ اوس کو بہت دوست رکھتا ہے۔ اطراف و
جوانب کے بادشاہون نے اوس کی خواستگاری کی مگر بادشاہ نے قبول نکیا۔ اوس دختر کا ایک
قصر نہایت رفیع ہے۔ وہ ہمیشہ وہین رہتی ہے۔ ایک روز مین اوس کے قصر کے نیچے گذرا
ناگہان میری نظر اوس پر پڑی اور مین اوسکے عشق سے بیتاب ہوگیا مگر اب تک اس دردِ نہان
کو سوائے اپنی مان کے اور کسی سے ظاہر نہین کیا میرے اندوہ دل کو جو آپ نے بفراست دریافت
فرمایا وہ یہی اندوہ ہے۔ اور کسی سے اس کو ظاہر نہین کر سکتا۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تو چاہتا
ہے کہ اوس دختر کو تجھ سے منعقد کردون عرض کی مین خوب جانتا ہون کہ یہ امر محال ہے۔ اور آپ کی
تعجب کرتا ہون کہ آپ باوجود مشاہدہ کرنے میری حالت کے پھر مجھسے استہزا و تمسخر کرتے ہین
حضرت نے فرمایا مین نے کبھی کسی سے استہزا نہین کیا ہے۔ اور تمسخر جاہلون کا کام ہے
مین جس امر پر قادر نہوتا اوسکا اظہار تجھسے نکرتا۔ اگر تو کہے ایسی تدبیر کرون کہ کل رات کو وہ دختر

تیرے آغوش مین ہو۔ وہ جوان اپنی مان پاس گیا اور جو حضرت نے فرمایا تھا اوس سے بیان کیا۔ اوس نے
کہا جو کچھ وہ ارشاد کرین اوس کو بجا لاو اور اون کا دامن نہ چھوڑ۔ حضرت ؑ اپنی عبادت مین
مصروف ہوئے اور وہ جوان اپنی معشوقہ کے اشتیاق مین صبح تک بستر پر کروٹین بدلتا رہا
جب صبح ہوئی حضرت ؑ نے اوس کو بلایا اور فرمایا تو قصر بادشاہ کے دروازے پر جا۔ جب
امرا و وزرا مجلس بادشاہ مین داخل ہونے آئین اون سے بیان کر کہ مین بادشاہ سے ایک حاجت
رکھتا ہون۔ اگر تیری حاجت دریافت کرین اون سے کہنا مین اسلیئے آیا ہون کہ اپنے لیئے دختر بادشاہ
کی خواستگاری کرون۔ بعد اسکے جو امر واقع ہو بہت جلد اوسکی اطلاع مجھے دے۔ وہ جوان بادشاہ
کے دروازے پر آیا اور جیسا کہ حضرت ؑ نے فرمایا تھا مطابق اوسکے عمل کیا۔ تمام امیر و وزیر
اوسکے کلام سے متعجب ہوئے اور جب بادشاہ کی مجلس مین پہونچے بطریق تمسخر یہ اسکا ذکر کیا۔ بادشاہ
یہ سنکر بہت ہنسا اور اوسکو اپنی مجلس مین بلایا۔ جب اوسکو دیکھا باوجود اوس لباس کہنہ کے آثار
بزرگی و نجابت اوسکے چہرہ سے مشاہدہ کیئے اور جسقدر اوس سے ہمکلام ہوا کوئی کلمہ جو جنون
و خفت عقل پر دلالت کرے اوسکی زبان سے نہ سنا۔ نہایت متعجب ہوا اور بسبیل امتحان کہا
اگر تو میری دختر کا مہر ادا کر سکتا ہے مین اوس کا عقد تیرے ساتھ کرونگا۔ میری دختر کا مہر یہ ہے
کہ تو ایک خوان یاقوت آبدار سے بھرا ہوا لا جسکا ہر دانہ سو مثقال سے کم نہو۔ کہا مجھکو مہلت دو کہ اسکا
جواب تمکو دون۔ پھر حضرت ؑ کے پاس آیا اور جو کچھ گذرا تھا بیان کیا۔ فرمایا اوس نے جو طلب کیا
ہے وہ بہت آسان ہے۔ پھر حضرت ؑ نے ایک خوان طلب کیا اور اوس جوان کو ایک خرابہ مین
لیجا کر دعا کی۔ جتنے سنگ و کلوخ اوس خرابہ مین تھے وہ سب یاقوت آبدار ہو گئے۔ فرمایا یہ خوان
بھرے اور بادشاہ پاس لیجا۔ جب اوس خوان کو بادشاہ پاس لیگیا اور خوان پوش اوٹھایا جواہر
کی شعاع سے دیکھنے والون کی آنکھون مین چکاچوند پڑ گئی۔ اور سب اس حال سے متعجب ہوئے۔
بادشاہ نے بغرض مزید امتحان کہا یہ ایک خوان کم ہے مین دس خوان چاہتا ہون اور ہر خوان
مین ایک قسم کا جواہر ہو۔ وہ جوان حضرت ؑ کے پاس حاضر ہوا اور کیفیت عرض کی۔ حضرت
ؑ نے اور کئی خوان طلب کیئے پس انواع جواہر سے جنکا مثل و مانند کسی نے نہ دیکھا تھا اون خوانون کو
بھر کر اوس جوان کے ہمراہ روانہ فرمایا۔ جب اون خوانون کو بادشاہ کی مجلس مین لیگیا سب کی حیرت
اور زیادہ ہوئی۔ بادشاہ نے اوس جوان کو خلوت مین طلب کیا اور پوچھا ممکن نہین کہ یہ کام تجھ سے
انجام پائے ہون۔ اور مجھ مین ان نادر چیزون کے بہم پہونچانے کی قدرت نہو۔ اب صاف صاف بیان کر

یہ کام کسکا ہے اوس جوان نے تمام کیفیت اپنی بادشاہ سے کہی - بادشاہ نے کہا تو جس کا ذکر کرتا ہے
وہ سواے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے اور کوئی نہیں ہے - تو جا اور انکو یہان لا کہ میری دختر کا
عقد تجھسے کردین - حضرت عیسیٰ وہان تشریف لیگئے اور دختر بادشاہ کا عقد اوس جوان سے کیا
بادشاہ نے لباسہاے فاخرہ اوس جوان کے لیے طلب کئے پھر اوسکو حمام مین بھیجا اور انواع
زیور و جواہر سے محلی کیا - جب رات ہوئی اوسکو اپنے قصر مین لیگیا اور اپنی دختر اوسکو سپرد کی -
بادشاہ نے دوسرے روز اوس جوان کو طلب کیا اور بہت سے سوالات کئے بعد اوسکے فصاحت و
زیرکی اوس کی بدرجۂ غایت ظاہر ہوئی - اوس بادشاہ کا اوس دختر کے سوا کوئی دوسرا فرزند
نہ تھا - اوس جوان کو اپنا ولیعہد کیا اور تمام امرا و ارکان سلطنت سے اوس کی بیعت لیکر اوس کو تخت پر
بٹھایا - جب دوسری رات ہوئی بادشاہ کو ایک عارضۂ مہلک لاحق ہوا اور دار فانی سے
رحلت کی - وہ جوان تخت سلطنت پر متمکن ہوا - بادشاہ کے تمام خزانے اور دفینے اوس کے تصرف
مین آئے - امرا و وزرا و اہل لشکر و اشراف مملکت نے اوس کی اطاعت کی - حضرت عیسیٰ ع
اوس بڑھیا کے گھر مین تین روز تک رہے - چوتھے روز اوس شہر سے نکلنے کا ارادہ کیا - اوس
جوان پاس تشریف لیگئے کہ اوس سے بھی رخصت ہون - جب اوسکے تخت کے قریب پہونچے اوس
جوان نے اپنے تخت سے اوترکر حضرت کا دامن تھام لیا اور کہا اے حکیم دانا اور اے ہادی
مجھ پر آپ کا حق اسقدر مجھپر ہے کہ جب تک دنیا باقی ہے اگر دنیا مین رہون اور آپ کی خدمت
بجالاؤن تب بھی ایک حصہ ہزار حصہ سے ادا نہو سکے گا - اب ایک شبہہ میرے دل مین ایسا
پیدا ہوا ہے کہ کل رات سے اسوقت تک اوسی کے خیال مین ہون - یہ اسباب عیش و
عشرت جو آپ نے میرے لیے مہیا کیا ہے اب تک ان سے منتفع نہین ہوا ہون - اور اگر
یہ عقدہ میرے دل سے آپ نکھولین گے ان تمام چیزون سے بعد اس کے بھی کبھی منتفع نہونگا -
حضرت عیسیٰ نے فرمایا وہ کیا خیال ہے جسنے تیری خاطر کو پریشان کیا ہے - عرض کی میرے دل مین
یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ جب آپ اس امر پر قادر ہین کہ تین روز مین مجھے ذلت خارکشی سے نجات
دیکر تخت سلطنت پر بٹھایا پھر کیون اس لباس کہنہ پر آپ نے قناعت کی ہے - آپکے ساتھ نہ کوئی
خادم ہے نہ مرکب - نہ کوئی دوست ہے نہ رفیق - حضرت نے فرمایا جبکہ تجھکو تیری خواہش سے
زیادہ حاصل ہو چکا پھر تو مجھسے کیا کام رکھتا ہے - عرض کی اگر آپ توجہ نہ فرمائیگے اور اس
میرے عقدۂ دل کو نہ کھولین گے مین ایسا تصور کرونگا گویا آپ نے کوئی احسان مجھپر نہین کیا

اور اس اسباب عیش و عشرت سے جو آپ نے میرے لیئے مہیا کیا ہے مین کبھی منتفع نہونگا۔ حضرت
عیسےٰ نے فرمایا اے فرزند یہ دنیا کی لذتہای فانی اوسکی نظر مین اعتبار نہین رکھتی ہین جو لذتہائے
باقی آخرت سے آگاہ ہو۔ دنیا کی سلطنت ظاہری کو وہی شخص اختیار کرتا ہے جسکو سلطنت
معنوی کی لذت حاصل نہو۔ کیون نہین دیکھتا کہ جو شخص چند روز قبل اس تخت پر بیٹھا تھا اور
اعتبارات ظاہری دنیا پر مغرور تھا اب زیر خاک ہے اور اب اوسکا خیال بھی کسی کے دل مین نہین
آتا تیری عبرت کے لیئے یہی ایک امر کافی ہے۔ پس جو دولت کہ انجام اوسکا ذلت اور وہ لذت جو
مشقت سے مبدل ہو دوستان الٰہی کے کس کام آسکتی ہے اسلیئے کہ حق تعالیٰ کے قرب و وصال
اور حصول معرفت الٰہی سے اونکو وہ لذت حاصل ہے جسکے مقابلہ مین ان لذتون کی کچھ حقیقت نہین
حضرت عیسیٰ نے جب اسطرح کے کلمات ارشاد فرمائے اوس جوان نے عرض کی آپ نے جو کچھ فرمایا
اوس کو مین سمجھا اور میرا عقدہ دل وا ہوگیا مگر دوسرا عقدہ اوس سے بھی محکم و قوی تر میرے
دل مین پیدا ہوا ہے۔ پوچھا وہ کیا ہے۔ عرض کی وہ عقدۂ تازہ یہ ہے کہ مجھکو اس امر کا گمان نتھا
کہ آپ کسی سے دوستی مین خیانت کرینگے اور جو اوسکی نصیحت و خیر خواہی کا حق ہے ادا نفرمائینگے
جس حال مین کہ آپ نے ہمارے سر پر اپنے لطف و رحمت کا سایہ کیا اور بے اطلاع ہمارے
گھر مین تشریف لائے سزاوار نہ تھا کہ جو امر اصل و باقی ہے اوسکے بارہ مین بخل کیجئے اور بغرض
میری نفع رسانی کے وہ چیز جو فانی و ناچیز ہے عطا فرمایئے اور اوس سلطنت ابدی اور لذت
باقی سے محروم رکھیئے۔ عیسیٰ نے فرمایا مین چاہتا تھا کہ تیرا امتحان لون اور دیکھون کہ تو اوس مرتبۂ
بلند کے قابل ہے یا نہین۔ اور اس لذت فانی کے حاصل ہونے کے بعد اوس لذت باقی کی خواہش
کرتا ہے یا نہین اب اگر تو اسکو ترک کرے ثواب عظیم تجھکو حاصل ہوگا بلکہ تو اونکے لیئے ایک حجت
قرار پائیگا جو لذات فانی دنیا کو مانع تحصیل سعادات کاملۂ آخرت جانتے ہین۔ اوس جوان سعادتمند
نے لباسہائے دیبا اور زیورہائے گران بہا کو پھینک کر اور بادشاہی ظاہر سے ہاتھ اوٹھا کر راہ
تحصیل سلطنت معنوی مین قدم رکھا۔ حضرت عیسیٰ اوسکو حواریون پاس لائے اور فرمایا وہ
خزانہ یہی ہے جسکی تلاش مین تھا یہ گوہر بے بہا تھا۔ مین نے اسکو تین روز مین خارکشی سے مرتبہ
پادشاہی تک پہونچادیا مگر اسنے اوسپر پشت پا مار کر میری متابعت اختیار کی مگر تم نے برسون
پیروی کی اور پھر اس خزانہ پر فریفتہ ہوکر مجھسے ہاتھ اوٹھایا روایت کرتے ہین کہ حضرت عیسیٰ
نے جس بڑھیا کے فرزند کو بعد مرنے کے زندہ کیا تھا وہ یہی جوان تھا جو بزرگان دین سے ہوا

اور جماعت کثیر نے سبب اونکے ہدایت پائی - اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت رسولؐ فرماتے تھے کہ
میرے برادر عیسیٰ ایک شہر مین پہونچے وہان ایک مرد اور ایک عورت باہم لڑائی جھگڑا کر رہے
تھے - پوچھا تمکو کیا ہوگیا ہے اوس مرد نے کہا اے پیغمبر خدا یہ میری زوجہ ہے اور نہایت نیک
و صالحہ ہے - مگر مین اسکو دوست نہین رکھتا اور چاہتا ہون اس سے جدا ہون - پوچھا آخر اسکو
کیون دوست نہین رکھتا کچھ سبب بیان کر - کہا اسکا چہرہ خشک ہوگیا ہے مطلق طراوت باقی
نہین رہی حالانکہ ابھی بڑھیا نہین ہوئی - عیسیٰؑ نے اوس عورت سے پوچھا تو چاہتی ہے کہ تیرے چہرہ
کی طراوت پھر مثل اول عود کرے - عرض کی ہان - فرمایا جب تو کوئی چیز کھا پیٹ بھر کر نکھا بلکہ اندازہ
سیری سے کم کھا اسلیئے کہ طعام جب سینہ مین زیادہ جمع ہوتا ہے جوش کرتا اور چہرہ کو خشک کردیتا ہے - اوس
عورت نے مطابق ارشاد عیسیٰ عمل کیا اوسکے چہرہ پر طراوت آگئی اور اپنے شوہر کی محبوبہ ہوگئی - پھر
اسکے حضرت عیسیٰ دوسرے شہر مین پہونچے - اہل شہر نے شکایت کی کہ ہمارے میوہ جات مین
کیڑے پیدا ہوتے ہین اور میوون کو خراب کرتے ہین - فرمایا اسکا سبب یہ ہے کہ تم جب درخت لگاتے ہو
پہلے مٹی بھرتے ہو بعد اسکے پانی دیتے ہو تمکو لازم ہے کہ پہلے ریشۂ درخت مین پانی دو بعد مٹی
بھرو - جب ایسا کیا اونکے میوہ جات مین کیڑے پیدا نہوئے - پھر وہان سے دوسرے شہر مین پہونچے
دیکھا کہ اہل شہر کے چہرے زرد اور آنکھین کرنجی ہین - جب حضرت سے اس حال کی شکایت کی فرمایا
تمہاری اس علت کا سبب یہ ہے کہ گوشت کو بغیر دھوئے پکاتے اور کھاتے ہو - کوئی جانور ایسا
نہین ہے جسکی روح مفارقت کرے اور جنابت اوسکو عارض نہو - جبتک اوسکو نہ دھوئین وہ
جنابت زائل نہین ہوتی - اہل شہر نے گوشت کو دھوکر پکانا شروع کیا وہ مرض بھی بصحت مبدل ہوا
پھر وہان سے دوسرے شہر مین پہونچے - دیکھا اہل شہر کے چہرے ورم کئے ہوئے اور اونکے دانت گرگئے
ہین حضرت سے اس حال کی شکایت کی - فرمایا تم جب سوتے ہو اپنا منہ ڈھنکا رکھتے ہو - ہوا جو تمہارے
سینہ مین جمع ہوتی ہے باہر نکلنے کی راہ نہین پاتی اسلیئے بیخ دندان کو فاسد اور چہرہ کو متغیر کرتی ہے -
اون لوگون نے جب یہ عادت کی کہ وقت خواب منہ کھلا رکھین وہ کیفیت اونسے زائل ہوئی - اور بسند
معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ سیاحت کرتے ہوئے ایک شہر مین پہونچے
جہان کے باشندے سب ہلاک ہوگئے تھے اور اونکے استخوان گھرون مین اور سر راہ جمع تھے - جب
یہ حال مشاہدہ کیا فرمایا یہ سب عذاب خدا سے ہلاک ہوئے ہین اسلیئے کہ اگر اپنی موت سے مرتے ایکدوسرے
کو دفن کرتے - حضرت کے صحاب نے عرض کی ہم چاہتے ہین کہ انکا قصہ دریافت کرین کہ یہ لوگ کس سبب سے

ہلاک ہوئے ہین۔ حق تعالی نے حضرت عیسےؑ پر وحی نازل فرمائی کہ اے روح اللہ ان کو آواز دے یہ تجھکو جواب دینگے۔ حضرت عیسےؑ نے فرمایا اے اہل شہر۔ ایک نے اون مین سے جواب دیا اور کہا لبیک اے روح اللہ۔ فرمایا تمھارا حال کیا ہے اور تمھارا قصہ کیا تھا۔ کہا صبح کو ہم سب عافیت مین تھے جب رات ہوئی اپنے کو ہاویہ مین پایا۔ پوچھا ہاویہ کیا ہے۔ کہا چند دریاے آتش ہین جن مین آتش کے پہاڑ ہین۔ پوچھا کس عمل نے تمکو اس حال مین مبتلا کیا۔ کہا دنیا کی محبت اور طاغوت کی عبادت نے۔ یعنی اہل باطل کی اطاعت نے۔ پوچھا تم کسقدر دنیا سے محبت رکھتے تھے۔ کہا جس قدر طفل اپنی مان سے محبت رکھتا ہے کہ جب اوسکی طرف منھ پھیرے خوش ہوتا ہے اور جب پیٹھ پھیرے روتا ہے۔ پوچھا کس قدر طاغوت کی عبادت کرتے تھے۔ کہا ہمکو جس امر باطل کا حکم دیتے تھے ہم اونکی اطاعت کرتے تھے۔ پوچھا تمام اہل شہر سے تو نے کیلئے مجھسے گفتگو کی۔ کہا اسلئے کہ اون سبکے منھ مین آتش کی لگام ہے اور کئی فرشتے جو نہایت شدید و غلیظ ہین اونپر موکل ہین۔ مین درمیان اونکے رہتا تھا مگر اون کی قوم سے نہ تھا جب عذاب اونپر نازل ہوا مجھے بھی گھیر لیا مین جہنم کے کنارے ایک بال مین بندھا لٹکا ہون اور ڈرتا ہون کہ جہنم مین نگرون۔ حضرت عیسےؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے دین کو سلامت رکھکر گھورے کے کنارے سونے اور نان جو کھانے مین خیر عظیم ہے۔ اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسےؑ حواریون کے ساتھ ایک راہ سے جاتے تھے ناگاہ ایک سگ مردہ گندیدہ نظر آیا۔ حواریون نے کہا یہ سگ کسقدر بدبو رکھتا ہے عیسےؑ نے فرمایا اسکے دانت کس قدر سفید اور دیکھنے مین بھلے معلوم ہوتے ہین گویا اونکو اس امر سے آگاہ کیا کہ کسی کے عیبون کیطرف نظر نکرو اگرچہ عیب بکثرت ہون بلکہ صفات نیک و خوب کی طرف توجہ کرو ایضاً منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسےؑ کو باران شدید اور رعد و صاعقہ نے گھیر لیا حضرت مضطر ہوئے اور چاہا کہ کوئی جاے پناہ اپنے لیئے تلاش کرین۔ ایک خیمہ دور سے نظر آیا جب اوس خیمہ پاس پہونچے اوس خیمہ مین ایک عورت نظر آئی۔ وہان سے پھرے۔ ناگاہ ایک غار پہاڑ مین نظر آیا جب اوس غار کے قریب پہونچے دیکھا دروازہ غار پر ایک شیر سو رہا ہے۔ اوس شیر پر ہاتھ رکھا اور کہا خداوندا تو نے ہر چیز کے لیئے ایک جاے پناہ مقرر کی ہے کیا میرے لیئے کوئی پناہ کی جاگاہ مقرر نہین فرمائی۔ حق تعالی نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ میرا محل رحمت تمھارا منزل و ماوا ہے۔ اپنی عزت وجلال کی قسم کہاتا ہون کہ قیامت مین سو حورون کو تمھارے عقد مین دونگا جنکو اپنی دست قدرت سے مین نے پیدا کیا ہے اور تمھاری دامادی مین چار ہزار برس تک خلائق کی ضیافت کرونگا جن مین ہر روز

ایک روز مانند عمر تمام دنیا کے ہوگا ۔ اور منادی کو حکم ہوگا کہ ندا کرے کہان ہین وہ لوگ جنہون نے
دنیا کو ترک کیا تھا ۔ زاہد دنیا عیسیٰ بن مریم کی دامادی مین حاضر ہون ۔ اور دوسری حدیث مین
منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لیئے دنیا کو ایک کریہ منظر بڑھیا کی صورت ظاہر کیا جسکے تمام دانت
ٹوٹے مگر تمام زینتون سے آراستہ تھی حضرت نے اوس سے پوچھا تو نے کتنے شوہر کئے ہین ۔ کہا اونکا
شمار ممکن نہین ۔ پوچھا وہ سب مر گئے یا سب نے تجکو طلاق دی ۔ کہا بلکہ مین نے سب کو ہلاک کیا ۔
عیسیٰ نے فرمایا وائے ہو تیرے شوہر ہائے باقی ماندہ کے حال پر تجھکو دیکھتے ہین کہ تو ہر روز ایک شوہر کو
قتل کرتی ہے پھر تجسے خوف و پرہیز نہین کرتے اور شوہران گذشتہ کے حال سے عبرت حاصل نہین
کرتے ۔ اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ بیٹھے ہوے ایک بڈھے
کی طرف دیکھ رہے تھے جو بیلچہ ہاتھ مین لیئے ہوا اہتمام تمام زراعت کے لیئے زمین کھود رہا تھا ۔
حضرت عیسیٰ نے دعا کی کہ خداوندا طول امل کو اس سے اوٹھا لے ۔ حضرت کی دعا مستجاب ہوئی
اور وہ بڑھا بیلچہ ہاتھ سے پھینک کر سو رہا ۔ بعد ازان عیسیٰ نے دعا کی خداوندا پھر اسکو طول امل
عطا فرما ۔ اوسی وقت وہ بڈھا اوٹھا اور بیلچہ لیکر اپنے کام مین مشغول ہوا حضرت عیسیٰ نے
اوس سے پوچھا تو نے پہلے بیلچہ کیون پھینکا ۔ اور پھر کیون اوٹھایا ۔ کہا مین اپنے کام مین مشغول
تھا ناگاہ میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ تو کب تک کام کریگا حالانکہ بڑھاپے کی اس حد تک پہونچ
چکا ہے اور نہین جانتا کہ اب کس قدر عمر باقی رہی ہے پس مین نے بیلچہ پھینک دیا اور سو رہا پھر
میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ تو جب تک زندہ ہے روزی ضرور ہے اسلیئے اوٹھا اور اپنے کام مین مشغول ہوا
اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ حواریون نے عیسیٰ سے عرض کی اے
روح اللہ ہم کس کے ساتھ ہمنشینی اختیار کرین ۔ فرمایا اوسکے ساتھ جسکا دیکھنا تمھین خدا کی یاد دلائے
اور اوس کا کلام تمھارا علم زیادہ کرے اور اوسکے اعمال تمھاری رغبت آخرت کی طرف بڑھائین ۔
اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا گذر ایک گروہ کی طرف ہوا جو رو رہے
تھے پوچھا کس چیز پر گریہ کرتے ہو ۔ کہا ہم اپنے گناہون پر روتے ہین فرمایا رونا ترک نکرو تاکہ خدا تمھارے
گناہ عفو کرے ۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا ایک روز حضرت عیسیٰ کا
ایک قبر کی طرف گذر ہوا ۔ صاحب قبر پر عذاب کر رہے تھے ۔ پھر دوسرے سال اوسی قبر کی طرف گذر ہوا ۔ اوس
وقت صاحب قبر پر کسی طرح کا عذاب نہ تھا ۔ دعا کی خداوندا سال گذشتہ اس قبر کی طرف مین گذرا صاحب
قبر مبتلائے عذاب تھا مگر اس سال جو عذاب اوس سے زائل ہوا ہے اسکا سبب کیا ہے ۔ وحی نازل ہوئی کہ

کہ ای روح اللہ صاحب قبر کا ایک فرزند تھا اب وہ حد بلوغ کو پہونچا اور عمل شائستہ اختیار کیا مسلمانوں
کے لیے ایک راستہ صاف کیا تاکہ اونکا عبور بہ آسانی ہو۔ اور ایک یتیم کو اپنے پاس جگہ دی
ہے۔ مین نے اس کے فرزند کے اعمال نیک کے عوض اسکو بخش دیا۔ اور فرمایا کہ ایک روز عیسٰے
نے یحیٰی سے کہا اگر تمھارے حق مین کسی امر بد کا اظہار کرین اور وہ امر تم مین ہو پس تم جانو کہ تمھارا
گناہ تم کو یاد دلایا ہے اور اوس گناہ سے توبہ و استغفار کرو۔ اور اگر تمھارے حق مین اوس گناہ
کو بیان کرین جو تم مین نہو تو تم جانو کہ وہ ایک حسنہ ہے جو تمھارے لیے بے محنت و مشقت کے لکھا جاتا ہے

فصل چوتھی۔ حضرت عیسٰے کی دعا سے اونکی قوم کے لیے مائدہ کا آسمان سے نازل ہونا۔ حق تعالیٰ
فرماتا ہے اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ
او سوقت کو یاد کرو جبکہ حواریون نے کہا اے عیسٰے بن مریم آیا تمھارا پروردگار ایسا کر سکتا ہے کہ ہمپر ایک
خوان آسمان سے نازل کرے سکتے ہین کہ یہ اونکا سوال اون کے ایمان کامل ہونے سے پہلے تھا کہ خدا تعالیٰ
کی کمال قدرت سے آگاہ نہ تھے۔ یا مراد اون کی یہ تھی کہ آیا پروردگار مصلحت جانتا ہے کہ ایسا کرے۔ یا یہ
کہ یعنی اطاعت ہو یعنے آیا خدا تمھاری اطاعت کریگا اگر ایسا سوال کروگے۔ اور بسند معتبر حضرت
صادقؑ سے منقول ہے کہ قرأت اہلبیت علیہم السلام مین تَسْتَطِيعُ رَبَّكَ تھا بصیغہ خطاب و حالت
نصب ربک یعنے آیا تم ایسا سوال اپنے پروردگار سے کر سکتے ہو۔ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ
عیسٰے نے کہا خدا سے ڈرو اگر خدا پر اور اوسکے رسول پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ایسے سوال نکرو کہ اسکا انجام
بہتر نہین۔ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ
کہا ہم چاہتے ہین کہ اوس مائدہ آسمان سے کھائین۔ اور ہمارا دل مطمئن ہو اور ہم اپنے پروردگار کی
کمال قدرت سے آگاہ ہون۔ اور بعلم یقین جانین کہ جن چیزون کی خبر ہمکو دی ہے وہ تم نے درست
کہا تھا۔ اور ہم اس مائدہ پر اونکے گواہان قرار پائین یعنی گواہی دین کہ ایسا معجزہ آپ سے
ظاہر ہوا ہے۔ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا
لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ عیسٰی بن مریم نے کہا اے پروردگار
ہمارے ہمپر نازل کر ایک مائدہ اور خوان نعمت آسمان سے کہ اوسکے نازل ہونے کا روز عید قرار پائے
ہمارے اول اور ہمارے آخر کے لیے۔ یعنی اونکے لیے جو ہمارے زمانے مین ہین اور اونکے لیے جو بعد
ہمارے ہونگے۔ یا یہ کہ اوس مائدہ سے کھائین ہمارے اول اور ہمارے آخر۔ اور ایک نشانی و معجزہ
ہو تیرے جانب سے تیری کمال قدرت اور تیرے پیغمبر کی حقیقت پر۔ اور روزی کر ہمکو وہ مائدہ اور

تو تمام روزی دینے والون سے بہتر ہے ۔ منقول ہے کہ روز یکشنبہ مائدہ نازل ہوا اسلیئے نصاریٰ اوس
روز عید کرتے ہین قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ
اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ یعنی خداوند عالم نے فرمایا کہ مین تمپر وہ مائدہ نازل کرتا ہون ۔ پس جو بعد اوسکے
تم مین سے کافر ہوگا یا اوس نعمت کا کفران اوس سے وقوع مین آئیگا پس بدرستیکہ اوسکو عذاب
کرونگا ایسے عذاب کے ساتھ کہ اوس طرح کسی کو اہل عالم سے عذاب نکرونگا ۔ اور حدیث معتبر مین حضرت
صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ پر مائدہ نازل ہوا ۔ حواریون سے فرمایا جب تک کہ مین
اجازت نہ دون اس مائدہ سے نہ کھاؤ ۔ مگر اون مین سے ایک شخص نے قبل اجازت عیسیٰؑ اوس مائدہ
سے کھایا ۔ حواریون مین سے کسی شخص نے کہا اے روح اللہ فلان شخص نے مائدہ سے کھایا ہے عیسیٰؑ
نے اوس سے پوچھا تو نے کھایا ہے کہا نہین ۔ تمام حواریون نے کہا کہ کھایا ہے ۔ عیسیٰؑ نے فرمایا جس امر کو
تم نے خود دیکھا ہو اور تمہارا برادر مومن اوس سے انکار کرے تم کو لازم ہے کہ اپنے دیکھے ہوئے کی تکذیب
اور اوسکے قول کی تصدیق کرو ۔ اور بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو مائدہ بنی اسرائیل پر
نازل ہوا وہ آسمان سے بزنجیرہاے طلا آویختہ تھا اور اوسمین نو قسم کے طعام اور نو روٹیان تھین ۔ اور
مطابق دوسری روایت کے نو مچھلی اور نو روٹیان ۔ اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جب
مائدہ نازل ہوا اور پھر ایمان نہ لائے بصورت خوک مسخ ہو گئے ۔ اور مطابق دوسری روایتون کے بصورت
خوک و میمون ۔ اور حدیث معتبر مین حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ خنازیر وہ عیسویون کا گروہ تھا
جنھون نے مائدہ آسمانی کی تکذیب کی اور بصورت خوک مسخ ہو گئے ۔ اور تفسیر حضرت امام حسن عسکریؑ
مین مذکور ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ پر مائدہ نازل کیا اور وہ چند روٹیان و چند ماہی تھین خدا نے
اسمین یہ برکت دی کہ چار ہزار سات سو آدمیون نے اوس سے کھایا اور سیر ہوے ۔ پھر اوسی تفسیر مین
مذکور ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ جب قوم عیسیٰؑ نے خدا سے سوال کیا کہ اونپر مائدہ نازل ہو ۔ اور
بعد نازل ہونے کے کفران نعمت کیا ۔ خدا نے اونکو چار قسم حیوانات کی شکل مین مسخ کیا مانند خوک و میمون
و خرس و گربہ اور بعض طیور و بعض حیوانات صحرائی و دریائی کے ۔ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی
ہے کہ جب اونپر مائدہ نازل ہوتا تھا گرد اوس کے جمع ہوتے تھے اور سب لوگ کھاتے تھے تا اینکہ سیر
ہوتے تھے بعد اسکے اوس قوم کے مالدارون اور متکبرون نے کہا ہم مردمان کم عزت اور فقیرون کو
اس مائدہ سے نکھانے دینگے ۔ خدا نے وہ مائدہ آسمان پر اوٹھا لیا اور اونکو بصورت میمون و خوک
مسخ کیا ۔ اور شیخ طبرسیؒ نے نقل کیا ہے کہ کیفیت نزول مائدہ اور جو چیز کہ اوسمین تھی اس

باب مین اختلاف ہے۔ عمار بن یاسرؓ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ جو مائدہ نازل ہوا وہ نان وگوشت تھا۔ اسلیئے کہ حضرت عیسیٰؑ سے ایسے طعام کا سوال کیا تھا جو تمام نہو اور اوس سے کھائین پس حقتعالی نے اونسے کہا جب تک کہ تم خیانت نکرو اور ذخیرہ نہ رکھو گے یہ نعمت تمہارے لئے باقی رہیگی۔ اور اگر ایسا کروگے معذب ہوگے۔ مگر قوم عیسیٰؑ نے اوسی روز خیانت کی۔ اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا تیس دن روزہ رکھو بعد اسکے تمکو جو منظور ہو خدا سے طلب کرو تاکہ تمکو عطا فرمائے۔ بنی اسرائیل نے تیس دن روزہ رکھا جب فارغ ہوے کہا اے عیسیٰؑ اگر ہم کسی مخلوق کا کوئی کام کرتے وہ ہمکو ضرور طعام دیتا ہمنے تیس دن روزہ رکھا اور گرسنگی اوٹھائی ہے دعا کرو کہ خدا ہمارے لیئے آسمان سے مائدہ نازل کرے۔ ملائکہ اونکے واسطے مائدہ لائے جسمین سات روٹیان اور سات مچھلیان تھین۔ مائدہ کو اونکے روبرو رکھدیا اور سب نے کہایا۔ حضرت امام محمد باقرؑ سے بھی یہی مضمون منقول ہے۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ سواے گوشت کے تمام اقسام طعام اوس مائدہ مین تھے۔ اور بمطابق دوسری روایت کے بغیر نان وگوشت کے۔ اور بمطابق دوسری روایت کے بغیر ماہی وگوشت اور سب کچھ تھا۔ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ وہ ایک مچھلی تھی جسمین ہر ایک کہانے کا مزا تھا۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ ایک میوہ تھا میوہ ہاے بہشت سے۔ اور روایت کرتے ہین کہ مانند من وسلوی کے صبح وشام اونپر نازل ہوتا تھا۔ اور سلمان فارسیؓ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کبھی لوگون کے عیوب کی تجسس نہین کی کبھی کسی سے بآواز بلند کلام نہ کیا۔ کبھی ہنسنے مین آواز قہقہہ بلند نہین کی۔ کبھی کسی کو اپنے سامنے سے دور نہین کیا۔ کبھی کسی چیز بدبو سے اپنی ناک بند نہین کی۔ کبھی لہو ولعب اور فعل عبث آپ سے صادر نہین ہوا۔ جب حواریون نے آنحضرتؑ سے سوال کیا کہ مائدہ اونپر نازل ہو۔ حضرت عیسیٰؑ نے جامہ پشمی پہنا اور بہت روئے بعد اسکے نزول مائدہ کے لیئے دعا کی۔ ایک سرخ دسترخوان آسمان سے درمیان دو ابر کے نازل ہوا لوگ اوسکو دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر مین اون کے پاس پہونچا پس عیسیٰؑ روئے اور کہا خداوندا مجھے شکر کرنیوالون سے قرار دے۔ خداوندا اس مائدہ کو رحمت قرار دے اور عذاب وعقوبت کا سبب نکر۔ یہود نے جو کہ آنحضرتؑ کے منکر تھے یہ امر عجیب مشاہدہ کیا جو کبھی نہ دیکھا تھا اور وہ ایسی خوشبو اوس مائدہ سے سونگھتے تھے کہ کبھی ایسی بوے خوش اون کے دماغ مین نہ پہونچی تھی حضرت عیسیٰؑ نے اوٹھکر وضو کیا اور نماز طولانی ادا کی۔ بعد اسکے رومال مائدہ پر سے اوٹھا کر کہا بسم اللہ خیر الرازقین پس دیکھا کہ ایک ماہی بریان اوس خوان مین ہے جسکے فلس نہ تھے۔ روغن اوس سے ٹپک رہا تھا۔ اوس کے سر کے پاس نمک رکھا تھا اور دم کے پاس سرکہ۔ گرد اوسکے ہر قسم کی ترکاریان بجز گندنا

سواے گندنا کے۔ پانچ روٹیان بھی اوس خوان مین تھین ایک پر زیتون دوسرے پر شہد تیسرے پر
روغن چوتھے پر پنیر پانچوین پر کباب رکھا تھا۔ شمعون نے کہا اے روح اللہ یہ طعام دنیا ہے یا طعام
آخرت۔ فرمایا نہ طعام دنیا ہے نہ طعام آخرت بلکہ خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے اسی وقت پیدا کیا ہے۔ کہاؤ
اور جس چیز کا سوال تمنے کیا تھا کہ خدا تمہاری اعانت فرماے اور اپنے فضل سے تمہاری نعمت زیادہ کرے
حواریون نے کہا اے روح اللہ ہم چاہتے ہین کہ آج ایک آیت و معجزہ دوسرا بھی آپ سے ظاہر ہو عیسیٰ
نے فرمایا اے ماہی بحکم خدا زندہ ہوجا۔ فوراً اوس ماہی نے حرکت کی اور فلس و خار اوسکے پیدا ہوگئے۔ اس حال
عجیب کے دیکھنے سے سبکو وحشت عظیم عارض ہوئی۔ فرمایا کیون ایسی چیز کا سوال کرتے ہو کہ جسکے وقوع
تمکو ظاہر ہوتی ہے تم اوس سے کراہت رکھتے ہو۔ مین ڈرتا ہون کہین تم ایسے کام نکرو جنکے سبب عذاب
الٰہی مین گرفتار ہو۔ پھر عیسیٰ نے فرمایا اے ماہی بحکم خدا اپنی حالت اول پر ہوجا۔ وہ مچھلی پھر اوسی طرح
بریان ہوگئی جیسی پہلے تھی۔ کہا اے روح اللہ پہلے تم اس مچھلی کو کھاؤ کہ ہم بعد آپکے کھائین۔ فرمایا
مین خدا کی پناہ طلب کرتا ہون اس امر سے کہ یہ مچھلی کھاؤن بلکہ جس نے سوال کیا ہے وہ کھاوے اون
لوگون نے اوسکے کھانے سے خوف کیا۔ حضرت عیسیٰ نے فقیرون محتاجون بیمارون اور صاحبان بیماریہاے
مزمن کو طلب کیا اور فرمایا کہ اس مائدہ سے کھاؤ پھر فرمایا یہ تمہارے لیے گوارا ہے اور دوسرون کے
لیے بلا۔ ایک ہزار تین سو فقیرون اور بیمارون نے اوس مائدے سے اوس روز کھایا اور سیر ہوے مگر وہ
مچھلی کم نہوئی۔ بعد اسکے اوس مائدہ نے پرواز کیا اور آسمان پر چلا گیا۔ یہ لوگ اوسکو دیکھتے تھے تا آنکہ
نظرون سے غائب ہوگیا۔ جس بیمار نے اوس روز اوس مائدہ سے کھایا تھا اوسکی بیماری زائل ہوئی
جس پریشان و محتاج نے کھایا غنی اور مالدار ہوا۔ جن لوگون نے نکھایا تھا وہ پشیمان ہوے۔ بعد اسکے
ہمیشہ جب وہ مائدہ نازل ہوتا تمام فقیر و مالدار اوسکے گرد ہجوم کرتے اسلیے حضرت عیسیٰ نے مقرر فرمایا کہ ایک
روز مالدار کھائین اور ایک روز فقرا۔ چالیس روز تک وہ مائدہ نازل ہوا وقت چاشت آسمان سے
اوترتا تھا ظہر تک اوس سے کھاتے تھے جب ظہر ہوتا بالاے آسمان جاتا سب لوگ اوسکا سایہ دیکھتے تھے
تا آنکہ نظرون سے پنہان ہوجاتا۔ ایک روز نازل ہوتا اور ایک روز نازل نہوتا۔ پھر حق تعالیٰ نے حضرت
عیسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ میرا مائدہ فقیرون کے لیے مخصوص قرار دو اور مالدارون کو اوسکے کھانے سے
منع کرو۔ مالدار غضبناک ہوے اور اوس مائدہ مین شک و شبہہ کیا اور دوسرونکو بھی شک مین ڈالا۔
حق تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ مین نے تکذیب کرنے والون سے شرط کی ہے کہ جو بعد نزول مائدہ کے کافر
ہوگا اوسپر ایسا عذاب کرونگا کہ اہل عالم سے کسی پر اوسطرح عذاب نکرونگا۔ عیسیٰ نے عرض کی خداوندا اگر تو

اونپر عذاب نازل کریگا یہ تیرے بندے ہین - اور اگر انکو بخش دیگا پس تو عزیز و حکیم ہے - خدا نے اون
مین سے تین سو تینتیس آدمیون کو مسخ کیا - وہ لوگ رات کو اپنے مکانون مین اپنی عورتون کیساتھ
اپنے بسترون پر سوئے جب صبح ہوئی وہ سب بصورت خوک مسخ ہو گئے تھے - راستون و گھورون
مین پھرتے اور نجاسات کھاتے تھے - لوگون نے جب یہ حال دیکھا بہت ڈرے اور حضرت عیسیٰ پاس
روتے ہوے آئے جو لوگ مسخ ہو گئے تھے اونکے عزیز و اقارب اون کے لیے گریہ کرتے تھے - تین روز تک
زندہ رہے اور بعد اسکے وہ سب ہلاک ہو گئے - **فصل پانچوین** - وحی و احکام جو حضرت عیسیٰ پر
نازل ہوے اور حکمت و مواعظ جو آنحضرت سے صادر ہوے - حق تعالیٰ فرماتا ہے - اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰا
عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنی یاد کرو
اوسوقت کو جبکہ خدا نے کہا اے عیسےٰ پسر مریم آیا تم نے لوگون سے کہا تھا کہ مجھکو اور میری مان کو
دو خدا قرار دو سواے خداوند عالم کے - احادیث معتبرہ مین امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام
سے منقول ہے کہ خدا نے ابھی یہ کلام عیسےٰ سے نہین فرمایا ہے بلکہ بعد اسکے قیامت مین فرما
ئیگا جبکہ نصاریٰ کو اور حضرت عیسےٰ کو حاضر کریگا - تاکہ نصاریٰ پر حجت تمام کرے کہ یہ لوگ جو
کہتے تھے وہ حضرت عیسےٰ کا قول نہ تھا بلکہ اونپر افترا کیا تھا - حق تعالیٰ حضرت عیسےٰ سے یہ سوال
کریگا اگرچہ خود بہتر جانتا ہے کہ اونھون نے نہین کہا ہے خدا اون امور کو جو واقع ہونے والے
ہین بعنوان امور گذشتہ تعبیر کرتا ہے - قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ
عیسیٰ نے کہا - یعنی کہین گے - مین تجھکو اس امر سے پاک جانتا ہون کہ تیری پروردگاری مین
کوئی تیرا شریک رہا ہو - اور مجھکو لازم نہین ہے کہ وہ بات کہون جسکا کہنا مجھکو حق اور سزاوار نہین
اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَ لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
اگر مین نے یہ بات کہی ہے پس تو اوسکو جانتا ہے - تو اوس چیز کو جانتا ہے جو میرے نفس مین ہے
یعنی جو مین نے اپنے دل مین نہان کیا ہے - اور مین اوس چیز کو نہین جانتا ہون جسکو تو نے
خلائق سے نہان کیا ہے - یعنی معلومات اپنی - اطلاق نفس کا خدا پر بطریق مجاز واقع ہوا ہے -
بدرستیکہ تو امور غیب کا بہت جاننے والا ہے - اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے اس آیت کی
تفسیر مین منقول ہے کہ خدا کے اسم اعظم تہتر اسم ہین حق تعالیٰ نے ایک اسم کو نہان رکھا ہے اور
کسی کو اوسکی تعلیم نہین کی ہے - بہتر اسم حضرت آدم کو عطا فرمائے تھے - پیغمبرون نے اون کو میراث
مین پائے - تا اینکہ حضرت عیسےٰ تک پہونچے - اور یہی معنی ہین اس قول عیسےٰ کے کہ جو کچھ میرے

نفس مین ہے اوسکو تو جانتا ہے - یعنی بہتر اسم جو تیرے تعلیم کئے ہوے ہین - اور مین اوس چیز کو نہین
جانتا جو تیرے نفس مین ہے - یعنی وہ ایک اسم جسکو تو نے اپنے لئے مخصوص کیا ہی - مؤلف
فرماتے ہین - یہ حدیث احادیث کثیرہ سے جو مذکور ہو چکین مخالفت رکھتی ہے اور بعد اس کے
مذکور ہوگا کہ اون بہتر نامون کا علم حضرت پیغمبر آخر الزمان اور اونکے اوصیا کے لئے مخصوص ہے
صلوات اللہ علیہم اجمعین - اور شاید کہ یہ اسما سواے اون اسماء کے ہون - واللہ یعلم - مَا قُلْتُ
لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ مین نے ان سے کوئی امر نہین کہا مگر وہی کہ جسکا حکم تو نے
مجھے دیا تھا کہ خدا کی عبادت کرو جو میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار ہے وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا
دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ
مین اونپر گواہ تھا جب تک کہ درمیان اونکے تھا - پس جب تو نے مجھکو اوز مین سے اوٹھا لیا تو اسکے
حال کا گواہ و مطلع تھا - اور تو ہر چیز کا گواہ و مطلع ہے - إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ
فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اگر تو اونپر عذاب کرے - پس وہ تیرے بندے ہین اور اونپر تجھکو اختیار حاصل
ہے اور اگر تو اونکو بخش دے بدرستیکہ تو عزیز و غالب ہے اون چیزون پر کہ ارادہ کرے اور دانا ہے
تو تمام حکمتون اور مصلحتون کا - بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ انجیل شب سیزدہم ماہ رمضان
کو نازل ہوئی - اور دوسری حدیث معتبر مین آنحضرتؑ سے منقول ہے کہ شب دوازدہم ماہ رمضان
کو نازل ہوئی - مؤلف فرماتے ہین - شاید حدیث اول محمول ہو بیت المعمور مین نازل ہونے پر
جیسا کہ اول حدیث سے ظاہر ہوتا ہے - اور حضرت رسول خداؐ سے منقول ہے کہ انجیل الواح پر لکھی ہوئی
لکھا تا نازل ہوئی - اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جب مجلس مامون مین ہر مذہب کے
عالمون پر حجت تمام کی جاثلیق عالم نصاری سے فرمایا اے نصرانی آیا تو نے انجیل مین پڑھا ہے
کہ عیسیٰ نے کہا کہ مین اپنے پروردگار - اور تمہارے پروردگار کی طرف جاتا ہون - اور میرے بعد
فارقلیطا آئیگا - اور وہ وہی ہے جو میرے لئے شہادت بحق دیگا جیسا کہ مین نے اوس کے لئے
دی ہے - اور وہ وہی ہے کہ ہر چیز کی تم سے تفسیر بیان کریگا - اور وہ وہی ہے جو تمام امتون کی
فضیحتون کو ظاہر کریگا - اور وہ وہی ہے جو کفر کے عمود کو توڑ دیگا - جاثلیق نے کہا آپ جو کچھ انجیل
سے بیان فرماینگے ہمکو اوسکا اقرار ہے - فرمایا مین نے جو کچھ بیان کیا یہ انجیل مین ہے یا نہین - کہا
ہاں انجیل مین ہے - حضرت نے فرمایا اے جاثلیق مجھسے کیون بیان نہین کرتا کہ جب تمہاری انجیل
گم ہوئی تم نے پھر اوسکو کسکے پاس پایا اور کس نے انجیل کو تمہارے لئے وضع کیا جاثلیق نے کہا

ایک روز ہمکو انجیل نہین ملی۔ بعد اسکے ہمنے اوسکو تر و تازہ پایا۔ اور یوحنا و متا ہمارے لیے اوسکو لائے
تھے۔ حضرتؑ نے فرمایا تو کسقدر کم جانتا ہے رمز انجیل اور علماے انجیل کو۔ اگر ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تو کہتا ہے
پھر تم کیون انجیل کے باب مین اختلاف کرتے۔ اور نہین ہے اختلاف مگر اسی انجیل کے بارہ مین جو کہ
اب تمہارے پاس موجود ہے۔ جسطرح کہ انجیل اول نازل ہوئی تھی اگر اوسی طرح باقی رہتی پھر تم اوسکے
بارہ مین اختلاف نہ کرتے۔ اب مین سر اختلاف انجیل کو تجھسے بیان کرتا ہون۔ آگاہ ہو کہ جب پہلے انجیل
غائب ہوئی نصاریٰ اپنے عالمون پاس جمع ہوے اور اون سے کہا کہ عیسیٰؑ قتل ہوے اور انجیل
غائب ہو گئی۔ تم لوگ ہمارے عالم ہو ہمارے لیے کیا مصلحت جانتے ہو۔ الوقا اور مرقابوس نے اونسے
کہا انجیل ہمارے سینون مین ہے ہم ہر یکشنبہ کو ایک باب اوسکا تمہارے لیے ظاہر کرینگے تم محزون
و غمگین نہو اور اپنے معبدون کو خالی نہ چھوڑو تم ہر یکشنبہ کو جمع ہو ہم ایک باب انجیل کا تمہارے ساتھ
پڑھینگے۔ بعد اسکے الوقا اور مرقابوس اور یوحنا اور متا بیٹھے اور اس انجیل کو تمہارے لیے وضع کیا
جبکہ انجیل اول غائب ہو چکی تھی۔ یہ چارون شخص شاگردان گذشتگان تھے۔ اے جاثلیق آیا تو اس
حال کو جانتا ہے۔ کہا مین نہ جانتا تھا مگر اب مجھکو معلوم ہوا اور آپ کے علم کی زیادتی نسبت انجیل کے
مجھپر ظاہر ہوئی آپ سے ایسے چند امور انجیل کے سُنے جنکی لیے میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آپ جو فرماتے
ہین وہ حق ہے۔ حضرت امام رضاؑ نے مامون اور حاضرین مجلس سے فرمایا جاثلیق نے جو کہا ہے اس کے
گواہ رہو۔ سبھون نے کہا ہم گواہ ہین۔ حضرتؑ پھر جاثلیق کیطرف متوجہ ہوے اور فرمایا تجھکو عیسیٰؑ اور
اون کی مادر مریمؑ کی قسم ہے راست راست بیان کر آیا تو جانتا ہے کہ متا نے کہا ہے۔ مسیح پسر داؤد بن
ابراہیم بن اسحق بن یعقوب بن ہود بن خضرون ہے۔ اور مرقابوس نے اونکی نسبت مین کہا ہے کہ عیسیٰؑ
بن مریم ہے اور کلمۂ خدا ہے کہ خدا نے اوس مین حلول کیا جسد انسانی مین۔ پس وہ انسان ہو گیا اور
الوقا نے کہا ہے کہ عیسیٰؑ بن مریم اور اونکی مان دونون انسان تھے اور گوشت و خون سے مرکب تھے
پس اون مین روح القدس داخل ہوا تو کہتا ہے کہ عیسیٰؑ نے خود اپنے نفس کے لیے گواہی دی ہے کہ مین تم
حق اور راست کہتا ہون کہ کوئی بالاے آسمان نہین جاتا سواے اوسکے جو آسمان سے اوترا ہو مگر وہ
شتر سوار جو خاتم پیغمبران ہے وہ بالاے آسمان جائیگا اور پھر وہان سے اوتر آئیگا تو اس قول کے بارہ مین
کیا کہتا ہے۔ جاثلیق نے کہا یہ عیسیٰؑ کا قول ہے اور ہم انکار نہین کرتے۔ حضرتؑ نے فرمایا الوقا اور مرقابوس
اور متی نے جو عیسیٰؑ پر گواہی دی اور جن چیزون کی نسبت اونکی دی ہے اس بارہ مین تو کیا کہتا ہے
جاثلیق نے کہا حضرت عیسیٰؑ کے حق مین دروغ کہا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا اے قوم کیا تم نے نہین سُنا

کر کے پہلے اونکی توصیف کی تھی اور کہا تھا کہ یہ لوگ علمای انجیل ہین اور انکا قول حق ہے - جاثلیق نے کہا
اے عالم اہل اسلام مین چاہتا ہون کہ مجھکو اس گروہ کے بارہ مین معاف رکھو - بعد مناظرہ بسیار پھر
حضرت نے اوس سے پوچھا آیا انجیل مین لکھا ہے کہ زن نیک کردار کا فرزند جائیگا - بعد اوس کے فارقلیطا
آئیگا - اور وہ تکلیفہای دشوار کو آسان اور ہر چیز کی تفسیر تمھارے لیے بیان کرے گا - اور میرے
لیے گواہی دے گا - جیسا کہ مین نے اوسکے لیے گواہی دی ہے - اور مین تمھارے لیے لایا ہون اوسی
طرح وہ اون کی تاویل تمھارے لیے لائیگا - آپ نے جاثلیق تو ایمان لاتا ہے کہ یہ سب انجیل مین ہے - جاثلیق نے
کہا ہان - اور حدیث موثق مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے جو مواعظ و نصایح حضرت
عیسیٰ پر نازل فرمائے منجملہ اون کے یہ بھی تھا - اے عیسیٰ مین تمھارا پروردگار اور تمھارے آبا کا
پروردگار ہون - میرا نام واحد ہے - مین وہ یگانہ ہون کہ تمام چیزون کو تنہا مین نے پیدا کیا ہے -
تمام چیزین میری بنائی ہوئی ہین - تمام خلق کی بازگشت قیامت مین میری طرف ہے - اے عیسیٰؑ
تم مسیح اور میرے حکم سے بابرکت ہو - تم میرے اذن سے ایک شکل جانور کی مٹی سے بناتے ہو اور وہ
جانور پرواز کرتا ہے - تم مردون کو میرے کلام سے زندہ کرتے ہو میری طرف رغبت کرو اور میرے عذاب
سے خائف رہو - میرے عذاب سے پناہ نہ پاؤگے مگر یہ کہ میری طرف آؤ - اے عیسیٰ مین تم کو وصیت
کرتا ہون مانند وصیت کرنے اوس شخص کے جو تم پر مہربان ہو ساتھ رحمت کے جس حالت مین کہ تمھارے
لیے میری دوستی لازم ہوئی ہے - اس لیے کہ تم نے ایسے چند امور طلب کئے جو باعث میری
خوشنودی کے ہین پس مین نے تم کو بابرکت کیا خوردسالی اور بزرگی مین جہان کہین کہ تم رہو - اور گواہی
دیتا ہون کہ تم میرے بندے اور میری کنیز کے فرزند ہو - اے عیسیٰ مجھکو اپنے سے نزدیک جانو جسطرح کہ خیال
تمھارے دل مین گذرتا ہو تم سے نزدیک ہوتا ہے - مجھکو اپنے ذخیرہ آخرت کے لیے یاد کرو - نوافل و سنت ادا کر کے
میری درگاہ مین تقرب ڈھونڈھو - مجھپر توکل کرو تا کہ تمھارے کامون کو انجام دون - سوای میرے دوسرے
پر اعتماد نہ کرو تا کہ تمھارے کامون کو اوسپر چھوڑ دون اور تمھاری مدد نہ کرون - اے عیسیٰ میری بلاؤن پر
صبر کرو - میری قضا سے راضی رہو - اوسطرح رہو جسطرح رہنا تمھارا مین چاہتا ہون - بدرستیکہ مین
چاہتا ہون میرے بندے میری اطاعت کرین اور میرے گناہون سے باز رہین - اے عیسیٰ میری یاد کو
اپنی زبان سے زندہ رکھو اور میری محبت کو اپنے دل مین جگہ دو - اے عیسیٰ تم اون اوقات مین بیدار
آگاہ رہو جبکہ خلائق خواب غفلت مین رہتے ہین اور لوگون سے میرے لطائف حکمت کو بیان کرو - اے
عیسیٰ میرے ثواب کی طرف رغبت کرتے رہو اور میرے عذاب سے ڈرتے رہو - اپنے دل کو خواہش شہوت تما

دنیا سے صبر دہ رکھو اور مجھ سے ڈرتے رہو۔ اے عیسیٰ راتون کو میری طلب خوشنودی کی رعایت رکھو
دنون کو اپنی روز حاجت کے لیئے میری درگاہ مین بسبب روزہ رکھنے کے تشنگی مین بسر کرو۔ اے عیسیٰ
بقدر طاقت اپنی نیکیون مین سعی کرو تاکہ جہان جاؤ نیکی مین مشہور رہو۔ اے بیٹے خلائق کے درمیان
وہ حکم کرو جو منظر اونکی خیر خواہی کے مین نے تمپر وحی نازل کی ہے۔ میرا حکم درمیان اونکے برپا رکھو۔ بتحقیق
کہ تمھارے لیئے وہ کتاب مین نے بھیجی ہے جو سینون کو امراض شک وشبہہ شیطان سے شفا دینے
والی ہے۔ اے بیٹے مین راست کہتا ہون کہ کوئی شخص میری مخلوقات سے مجھپر ایمان نہین لاتا مگر یہ
کہ میرے لیئے خاشع وگریان ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص میرے لیئے خاشع نہین ہوتا مگر یہ کہ مجھ سے میری
ثواب کی امید رکھتا ہے۔ پس مین تجھے گواہ کرتا ہون کہ وہ میرے عذاب سے امین ہے جب تک میرے
دین اور سنت کو نہ بدلے۔ اے عیسیٰ فرزند اوس زن باکرہ کے جو دنیا سے منقطع اور خدا سے متوسل
ہے۔ یعنی حضرت مریم۔ اپنے لیئے گریہ کر مانند گریہ کرنے اوس شخص کے جسنے اپنے اہل کو وداع کیا ہو اور
دنیا کو دشمن رکھتا ہو اور اوسکو اہل دنیا کے لیئے چھوڑ دیا ہو۔ کسی چیز کی اوسکو رغبت نہو سوای ثواب
آخرت کے جو خدا کے پاس ہے۔ اے بیٹے اس ترک دنیا کے ساتھ جو مین نے کہا ہے اپنے کلام کو بہ نسبت
خلائق کے نرم رکھو جس شخص سے ملاقات ہو اوسکو سلام کرو۔ اوسوقت بیدار رہو جبکہ نیکون کی
آنکھین بھی خواب مین ہون بسبب خوف کرنے زلزلہ ہاے شدید اور ہولہاے عظیم روز قیامت
کے جبکہ اہل و فرزند و مال کچھ نفع نہین پہونچا سکتے۔ اے بیٹے اپنی آنکھون مین اندوہ کی سلائی سے سرمہ
لگاؤ جبکہ اہل بطالت وضلالت خندہ کرتے ہین۔ اے عیسیٰ خاشع وصابر رہو۔ پس خوشا حال تمھارا اگر
وہ چیزین تمکو ملین جنکا وعدہ صابرون سے کیا ہے۔ اے عیسیٰ ہر روز دنیا سے ایک تعلق
تعلقہا کو دنیا سے دور کرو تاکہ آخر مین ترک دنیا تمپر دشوار نہو۔ دنیا سے اون چیزون کو چکھو جنکا مزا زائل
ہوگیا ہو بتحقیق راست کہتا ہون کہ تمھارے ہاتھ مین کوئی چیز نہین ہے سواے اوس دن اور
اوس ساعت کے جسمین کہ تم ہو۔ پس دنیا سے بقدر کفاف اکتفا کرو اور تحصیل توشہ آخرت مین
ساعی رہو۔ لباسہاے درشت اور طعامہاے بیمزہ پر اکتفا کرو اسلیئے کہ تم خود دیکھتے ہو کہ جو چیزین
پہنتے اور کھاتے ہو کس چیز کے ساتھ منتہی ہوتی ہین اور جو چیزین تمھارے تصرف مین آتی ہین
اونکا سوال کرینگے کہ اونکو کہان سے حاصل کیا تھا اور کہان صرف کیا۔ اے بیٹے مین تم سے
قیامت مین سوال کرونگا۔ پس تم ضعیفون پر رحم کرو جیسا کہ مین تمپر رحم کرتا ہون۔ اور یتیمون پر قہر
و زجر نکرو۔ اے عیسیٰ نماز مین اپنے نفس پر گریہ کرو۔ اپنے قدم جاہاے نماز تک پہونچاؤ اپنی صدا

خوش ہو میری ذکر میں مجھکو فراموش نہ کرو۔ اسلیئے کہ میرا احسان تم پر بہت ہی۔ ای عیسیٰ میں نے بہت سی امتوں کو بسبب چند گناہ کے
ہلاک کیا ہی جنسے تمکو محفوظ رکھا ہی۔ ای عیسیٰ ضعیفوں کی خاطر و مدارات کرو۔ اپنی دیدہ ناتوان کو آسمان کی طرف
کھولو۔ مجھ سے دعا کرو کہ میں تم سے نزدیک ہون۔ مجھسے دعا نکرو مگر ساتھ تضرع و خلوص خاطر کے سوا میرے دوسرے کو یاد
نہ کرو۔ اگر اسطرح مجھ سے دعا کرو گے میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔ ای عیسیٰ جو لوگ تم سی پہلے تھے میں نے اس دنیای فانی کو
اون کے ثواب کے لیئے پسند کیا نہ اون کے عقاب کے لیئے تاکہ اونسے انتقام لون بلکہ ثواب و عقاب
کو آخرت پر چھوڑ دیا جو کہ ابدی ہے اور زوال نہیں رکھتا۔ اے عیسیٰ تم فنا ہو جاوگے اور میں
ہمیشہ باقی رہونگا۔ تمہاری روزی میری طرف سے ہے۔ تمہاری رحلت کرنے کا وقت میرے
پاس ہے۔ تمہاری بازگشت میری طرف ہے۔ تمہارا حساب لینا مجھپر لازم ہے پس مجھسے
سوال کرو اور سوائے میرے دوسرے سے سوال نکرو۔ بطرز شائستہ مجھسے دعا مانگو کہ بطرز شائستہ
قبول کرون۔ اے عیسیٰ بنی آدم کسقدر بہت ہین مگر صبر کرنے والے کسقدر کم ہین جیسا کہ درخت
بہت ہین لیکن وہ درخت جنکا میوہ عمدہ ہے وہ کم ہین۔ پس تمکو کسی درخت کی خوبصورتی فریب نہ دے
جب تک کہ اوسکا میوہ نہ چکھو۔ یعنے صلاحیت ظاہر مردم سے فریب نہ کھاو جب تک کہ اون کے
اعمال و اخلاق کا امتحان نکرو۔ اے عیسیٰ تمکو اوس شخص کا حال فریب نہ دے جو مجھسے سرکشی اور
میری نافرمانی کرتا ہی۔ میری روزی کھاتا ہی اور سوائے میرے دوسرے کی عبادت کرتا ہی جب شدت
و بلا میں مبتلا ہوتا ہے مجھسے دعا مانگتا ہے اور میں اوسکی دعا قبول کرتا ہون۔ پھر وہ اپنے گناہ پر کی
طرف رجوع کرتا ہے اور اپنے گناہ ترک نہین کرتا۔ کیا وہ مجھسے سرکشی کرتا ہے یا میرے غضب کا
متعرض ہوتا ہی۔ مین اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہون کہ اوسکو ایسا سخت پکڑونگا کہ کوئی گریز
گاہ اوسکے لیئے نہو اور سوائے میرے کوئی پناہ نہ پائے۔ میرے آسمان و زمین سے بھاگ کر کہاں جاسکتا ہی
اے عیسیٰ ستمگاران بنی اسرائیل سے کہو کہ مجھسے دعا نکرین درحالیکہ حرام کو اپنی بغل میں لیئے ہین اور
بتون کو اپنے گھرون میں رکھا ہے۔ یعنے اون کے مال و فرزند جنکی محبت قرار دی ہے اور رضای
الہی پر انکو تفوق دیتے ہین۔ میرے ستیکہ مین نے قسم کھائی ہی کہ جو شخص مجھسے دعا کرے مین اوسکی اجابت
کرون مگر جب با این حالت دعا کرینگے اجابت میری اونپر لعنت ہوگی تاکہ پراگندہ ہو جائین۔ اے
عیسیٰ کب تک انکی طرف نظر جمیل کرون۔ ان کے انتظار میں رہون۔ انکو اپنی درگاہ کی طرف طلب
کرون۔ اور یہ گروہ غافل رہین میری طرف بازگشت نکرین سخنان حق انکے منہ سے نکلتے ہین مگر اونکا
دل اوسی خبر نہین رکھتا۔ بسبب گناہون کے میرے غضب کے متعرض ہوتے ہین اور مومنون سے اظہار محبت

کرتے ہین - اے عیسیٰ لازم ہے کہ تمھاری زبان ظاہر و نہان ایک رہے - اسیطرح تمھارے دل کو لازم
ہے کہ اوسمین ایک محبت رہے - تمھاری آنکھون کو لازم ہے کہ اوسکی رضا کی طرف نظر کرین جسکو تم
دوست رکھتے ہو - اپنے دل و زبان کو حرام سے پھیر دو - اپنی آنکھون کو اون چیزون سے بند رکھو جنمین
کوئی خیر نہو - اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ کسی نے ایک نظر کی ہے اور اوس نظر کرنے سے تخم شہوت اوسکے
دل مین بویا گیا اور اوس شہوت نے اوسکو ہلاک کیا - اے عیسیٰ رحیم و مہربان رہو نسبت میرے
بندون کے اوسطرح رہو جسطرح چاہتے ہو کہ میرے بندے نسبت تمھارے رہین - موت کو اور اپنے
اہل و فرزند کی مفارقت کو بہت یاد کرو - لہو و لعب اور امور باطل مین مشغول نہ رہو - اسلئے کہ لہو و لعب
اپنے مالک کو فاسد کرتا ہے - میری یاد سے غافل نہ رہو کہ غافل مجھسے دور رہتا ہے - مجھکو باعمال شایستہ
یاد کرو تاکہ مین تمکو برحمت و ثواب یاد کرون - اے عیسیٰ بعد گناہ کے میری درگاہ مین توبہ کرو - توبہ کرنیوالون
کو میری یاد دلاؤ - اس امر پر ایمان لاؤ کہ مین توبہ کو قبول کرتا ہون - مومنون سے تقرب حاصل
کرو اور اونکو حکم دو کہ تمھارے ساتھ مجھکو یاد کرین - کسی مظلوم کی دعا کو میری درگاہ تک بلند
نہونے دو - مین نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھائی ہے کہ اوسکی دعا کے لیئے آسمان کا ایک دروازہ
کھولون اور اوسکی دعا مستجاب کرون اگرچہ بعد مدت کے ہو - اے عیسیٰ آگاہ ہو کہ مصاحب بد گمراہ کرتا اور
ہمنشین بد بھی ہلاک کرتا ہے - پس خوب غور کرو کہ کس شخص کے ساتھ ہمنشینی کرتے ہو - اپنے لیئے مومنونکو
برادر اختیار کرو - اے عیسیٰ میری درگاہ مین توبہ کرو کہ کسی گناہ کا عفو کرنا مجھپر دشوار نہین ہوتا اور مین
رحیم ترین رحیمان ہون - اے عیسیٰ اپنے نفس کے لیئے عمل کرو جب تک کہ اجل سے مہلت پائی ہو قبل
اسکے کہ تمھاری موت آئے اور دوسرا شخص تمھارے لیئے وہ عمل نکرے - بدرستیکہ مین ایک عمل نیک کی
اوس سے کئی حصہ زیادہ جزا دیتا ہون - گناہ اپنے مالک کو ہلاک کرتا ہے - اعمال نیک مین سعی کرو اور
سبقت لیجاؤ اسلئے کہ بہت سی مجلسین ایسی ہین کہ جب اہل مجلس وہان سے اوٹھتے ہین عذاب جہنم
سے آزاد ہوے ہین - اے عیسیٰ دنیاے فانی کو جو منقطع ہونے والی ہے ترک کرو اور گذشتہ لوگون کی منزلون
پر راہ چلو جو تم سے پہلے تھے اور انکو پکارو اور اونسے کلام کرو کیا تم اونکی آواز سنتے ہو پس اونکے حال سے نصیحت
حاصل کرو اور یقین جانو کہ تم بھی تمام زندون کے ساتھ اونسے ملحق ہوگے - اے عیسیٰ جو لوگ
بسبب میری معصیت کے مجھسے سرکشی کرتے اور اہل معاصی سے برستی پیش آتے ہین اور ویسے ہوکر میرے
عقوبت کے امیدوار اور میری ہلاکت کے منتظر رہین کہ وہ بھی عنقریب باستیصال ہونگے اونکے ساتھ
جو ہلاک ہوے ہین خوشحال تمھارا اے پسر مریم پس خوشحال تمھارا - اگر اون آداب کو حاصل کرو جنکا

حکم تمکو تمھارے خدا نے دیا ہے جو کہ تمپر رحیم و مہربان ہے اور نہایت اپنے کرم سے تمھارے ساتھ
ابتدا بنعمت کی ہے قبل اسکے کہ تم اوس سے طلب کرو - اور وہی ہر شدت و بلا مین تمھارا فریاد رس
ہے - پس اوسکی معصیت نکرو - اے عیسیٰ بدرستیکہ تمکو میری معصیت حلال نہین ہے بتحقیق کہ مین نے
تمسے عہد کیا ہے جیسا کہ اون پیغمبرون سے عہد کیا تھا جو تمھارے پیشتر تھے اور مین اس عہد پر از جملہ
گواہان ہون - اے عیسیٰ کسی مخلوق کو مین نے گرامی نہین کیا مانند اپنے دین کے اور کسی پر
انعام نہین کیا مانند اپنی رحمت کے - اے عیسیٰ اپنے ظاہر کو پانی سے پاک کرو - اپنے دردہاے باطن کا
حسنات و طاعات سے علاج کرو اسلیئے کہ بازگشت تمھاری میری طرف ہے - اے عیسیٰ جتنے وہ چیزین کہ جنکی
سبب تمپر احسان کیا ہے تمکو فراوان عطا کین بغیر اسکے کہ اوسکو بسبب کسی بلا یا محنت کے مکدر کرون -
بعد اسکے تمھارے نفع کے لیئے تمسے قرض طلب کیا اگر تمنے بخل اختیار کیا اور ہلاک ہوے - مولف
فرماتے ہین - یہ خطاب اور نیز دوسرے بعض خطاب اگرچہ بحسب ظاہر عیسیٰ کی طرف ہین مگر مراد
امت آنحضرت ہے - اے عیسیٰ اپنے کو اپنے دین اور دوستی مساکین و فقرا سے زینت دو اور روے
زمین پر بہ ہمواری و عاجزی راہ چلو - زمین پر سب جگہ نماز پڑھو کہ تمام زمین پاک ہے - اے عیسیٰ
میری عبادت کے لیئے کمر باندھو اسلیئے کہ جو چیز آنیوالی ہے وہ نزدیک ہے - پڑھو ساتھ میری کتاب کی
طہارت و وضو تلاوت کرو - اپنی وہ صدا مجھکو سناؤ جو حزن سے ہو اسلیئے کہ اوس لذت مین خیر و برکت
نہین جو دائم نہو اور اوس عیش مین جو اپنے مالک سے زائل ہوجائے - اے پسر مریم اگر تمھاری آنکھ
اون چیزون کو دیکھے جو مین نے اپنے دوستان شائستہ کے لیئے مہیا کی ہین ہر آئینہ اون کے اشتیاق مین
تمھارا دل گداختہ اور تمھارا نفس ہلاک ہوجائے - خانۂ آخرت کے مانند کوئی مکان نہین وہان اونکے
ہمسایہ مین رہتے ہین جو کہ پاک ہین - ملائکہ مقربین اون کے پاس آتے ہین - وہان کے رہنے والے
تمام ہول قیامت سے ایمن ہین - وہ ایسا مکان ہے کہ وہان کی نعمتین متغیر اور وہان کے رہنے والونکو
کبھی زوال نہین ہوتین - اے پسر مریم تحصیل خانۂ آخرت کی طرف رغبت کرو اوس گروہ کے ساتھ جو کہ
اوسکی طرف رغبت رکھتے ہین اسلیئے کہ وہ مکان انتہاے آرزو ہے آرزو رکھنے والونکا اور دیکھنا اوسکا
موجب سرور ہے - خوشا حال تمھارا اے پسر مریم اگر تم اوس گروہ سے قرار پاؤ جو اوس گھر کے حاصل
ہونے کے لیئے اعمال نیک کرتے ہین - اور تم اپنے پدران بزرگوار آدم و ابراہیم کے ساتھ اوس
گھر کے باغون اور نعمتون مین داخل ہو - پھر تم کبھی نہ چاہوگے کہ اوسکو چھوڑو اور دوسری نعمت سے
بدل لو یا اوس گھر سے دوسرے گھر مین جاؤ - مین پرہیزگارون کو اسی طرح جزا دیتا ہون - اے عیسیٰ

میری طرف بھاگو اوس گروہ کے ساتھ جو اوس آتش سے بھاگتے ہین جسکا شعلہ ہمیشہ بلند ہے۔ وہ آتش
ایسی ہے جسمین طوق عذاب بھرے ہین۔ کوئی نسیم کبھی واہان داخل نہین ہوتی۔ کوئی غم وہان سے باہر
نہین نکلتا۔ قطعات اوسکے بسبب ظلمت کے مانند قطعاتِ شب تار ہین جو اوس سے نجات پائے
وہی فائز و رستگار ہے۔ وہ شخص اوس سے نجات نہین پاتا جو گروہ ہلاک شدگان سے ہے۔ وہ جبارون
اور ستمگارون اور خدا سے منھ پھیرنے والون کا گھر ہے۔ اور ہر درشت بدخو اور فخر کنندہ و متکبر کا مقام ہے۔ اے
عیسیٰؑ جہنم بہت برا مکان ہے اوسکے لیے جو اوسکی طرف میل و خواہش کرے۔ وہ گھر ظالمون کا بہت بری قرارگاہ ہے
تم کو حکم دیتا ہون کہ اپنے نفس کے شر سے حذر کرتے رہو۔ اور میری عظمت و قہر کے دانا و بینا رہو۔ اے عیسیٰؑ
تم جہان رہو میری رحمت اور میری یاد مین رہو۔ میرے عذاب سے ڈرتے رہو۔ اور گواہی دو کہ مین نے
تمکو پیدا کیا ہے اور تم میرے بندے ہو۔ مین نے تمکو صورت عطا کی ہے اور شکم مادر سے زمین پر بھیجا ہے۔ اے
عیسیٰؑ جسطرح ایک منھ مین دو زبان اور ایک سینہ مین دو دل شائستہ و سزاوار نہین ہین اسی طرح ایک
دل مین دو غرض اور دو محبت اور دو خیال سزاوار نہین۔ میرے سوا دوسرون کی محبت کو اپنے
دل سے باہر نکالو کہ تمھارے اعمال میرے لیے خالص ہون۔ اے عیسیٰؑ دوسرون کو بیدار نکرو جبکہ
تم خود خواب غفلت مین ہو۔ دوسرون کو تنبیہ نکرو جبکہ تم خود لہو و لعب مین مصروف رہو۔ شہوتہائے
دنیا سے جو ہلاک کرنے والی ہین اپنے کو باز رکھو جیسا کہ طفل کو دودھ سے باز رکھتے یعنی چھڑا لیتے ہین جو
شہوت و خواہش تم کو مجھسے دور کرے اوس سے خود دور رہو۔ اور آگاہ ہو کہ تم میری درگاہ مین رسول
امین کا مرتبہ رکھتے ہو پس مجھسے خوف کرتے رہو اسلیے کہ جسکو زیادہ تر قرب حاصل ہے اوس کو
لازم ہے کہ زیادہ تر خوف کرتا رہے۔ اور آگاہ ہو کہ تمھاری دنیا آخرت کو میری طرف رجوع کرتی ہے اور
مین اپنے علم کے مطابق تم سے مواخذہ کرتا ہون۔ تمھارا نفس ذلیل و شکستہ رہے جبکہ مجھکو یاد کرو۔
تمھارا دل باخشوع رہے جبکہ خلائق کو میری یاد دلاؤ۔ تم کو لازم ہے کہ اوس وقت بیدار رہو جبکہ
غافل حالت خواب مین رہتے ہین۔ اے عیسیٰؑ تمھارے لیے یہ میری نصیحت اور یہ میرا حفظ و تنبیہ ہے
پس قبول کرو اور میرے قول پر عمل کرو اسلیے کہ مین پروردگار عالمیان ہون۔ اے عیسیٰؑ جسوقت
میرا بندہ میری رضاجوئی مین صبر کرے۔ اوسکے عمل کا ثواب میرے ذمہ ہے۔ وہ جب مجھکو طلب کرے
مین اوسکے پاس ہون۔ اور مین کافی ہون اپنے عاصیون سے انتقام لینے کو جو لوگ ستمگار ہین
وہ مجھ سے کہان بھاگ سکتے۔ اے عیسیٰؑ اپنے کلام کو نیک و بہتر کرو اور جہان ہو عالم رہو اور طلب
کرنے والے علم کے رہو۔ اے عیسیٰؑ اپنے حسنات اور اعمال نیک کو میری طرف بھیجو تاکہ ہمیشہ اونکو میری نزدیک

میری وصیت اور نصیحتون سے متمسک ہو کہ اون مین شفائے قلوب ہے - اے عیسیٰ اگر مکر کرو میرے مکر سے
بے خوف نہ رہو - اور جبکہ خلوت مین تم سے کوئی گناہ صادر ہو میری یاد فراموش نہ کرو - اے عیسیٰ چونکہ تمھاری
بازگشت میری طرف ہے ہمیشہ اپنے نفس کا حساب کرتے رہو تا کہ مجھ سے عمل کرنے والون کا ثواب
تم کو ملے اسلیئے کہ مین اون کے اجر کو مضاعف کرتا ہون اور مین بہترین مزد دہندگان ہون - اے
عیسیٰ مین نے تم کو اپنے کلام سے بے پدر پیدا کیا اور بہ سبب میرے حکم کے تم مریم سے پیدا ہوئے -
جبرئیل امین نے میرے حکم سے وہ روح جسکو مین نے تمام روحون سے برگزیدہ کیا تھا مریم مین
پھونکی کہ تم پیدا ہوئے اور زمین پر راہ چلنے لگے یہ سب امور اون مصلحتون کے سبب سے واقع ہوئے
جو ہمیشہ میرے علم قدیم مین تھین - اے عیسیٰ زکریا بمنزلہ تمھارے باپ کے ہے - وہ تمھاری ماں کا حفاظت
کرنے والا تھا جبکہ تمھاری ماں پاس محراب مین جاتا تھا اور بہشت کی روزی اوسکے پاس دیکھتا تھا -
یحییٰ تمھارا نظیر ہے تمام مخلوقات سے - مین نے مادر یحییٰ کو بعد بڑھاپے کے یحییٰ عطا کیا جبکہ اوس مین اور
اوسکے شوہر مین قوت فرزند پیدا کرنے کی نہ تھی - مین نے چاہا کہ اوسکے لیئے میری قدرت و بادشاہی
ظاہر ہو اور تم سے میری توانائی عیان ہو - کہ جس چیز کو جسطرح چاہون پیدا کر سکتا ہون - اور آگاہ ہو
کہ میرے نزدیک تم سب سے محبوب تر وہ شخص ہے جو میری اطاعت زیادہ کرے اور بہت ڈرتا رہے
اے عیسیٰ بیدار رہو اور میری رحمت سے نا امید نہو - میری تسبیح کہو اوس گروہ کے ساتھ جو تسبیح کہتے
ہین - سخن پاک سے مجھکو پاکیزگی یاد کرو - اے عیسیٰ میرے بندے کیونکر مجھ سے کافر ہوتے ہین حالانکہ
وہ سب میری تحت قدرت ہین اور میری زمین پر پھرتے ہین - میری نعمتون سے جاہل و بیخبر
ہین اور میرے دشمن سے دوستی رکھتے ہین - گروہ کفار اسی طرح ہلاک ہوتے ہین - اے عیسیٰ
بدرستیکہ دنیا ایک زندان بدبو ہے اس زندان مین چند ایسی چیزین مرغوب طبع خلائق ہین
جنکے لیئے بادشاہان جبار ایک دوسرے کو قتل کرتے ہین - دنیا کو ترک کرو کہ تمام نعمتین اوسکی زائل
ہونے والی ہین - اور نہین ہین اوسکی نعمتین مگر بہت تھوڑی سی - اے عیسیٰ مجھکو اوسوقت طلب
کرو جبکہ اپنے فرش خواب پر جاتے ہو اوسوقت بھی مجھی کو پاؤگے - اور مجھسے دعا کرو جس حالت مین کہ
مجھی کو دوست رکھتے ہو اسلیئے کہ مین تمام سننے والون سے زیادہ سننے والا ہون اور دعا کرنے والون
کی دعا مستجاب کرتا ہون - مجھسے ڈرتے رہو - میرے بندون کو میرے عذابون سے ڈراؤ شاید
اپنے کامون سے باز آئین اور اگر ہلاک ہون دانستہ ہلاک ہون - اے عیسیٰ جانوران درندہ
اور مرگ سے ڈرتے ہو اور مجھسے جو پیدا کرنے والا ان دونون کا ہون کیون نہین ڈرتے

اے عیسیٰ پادشاہی میرے لیئے مخصوص ہی اور میرے قبضۂ قدرت مین ہی - مین وہ بادشاہ حقیقی ہون
کہ اگر تم میری اطاعت کروگے مین تم کو صالحون کے ہمسایہ مین داخل بہشت کرونگا - اے
عیسیٰؑ اگر مین تم پر غضبناک ہون کسی کا تم سے راضی ہونا تمکو نفع نہ دیگا - اور اگر مین خوشنود ہونگا
کسی کا غضب کرنا تمکو ضرر نہ پہونچائیگا - اے عیسیٰؑ مجھکو پنہان یاد کیا کرو تاکہ مین بھی تم کو اپنی خاص
رحمتہاے پنہان سے یاد کرون - اور مجھکو آشکارا یاد کرو تاکہ ملکوت اعلیٰ مین درمیان اوس مجمع کے
جو آدمیون سے بہتر ہی تم کو یاد کرون - اے عیسیٰؑ مجھسے دعا کرو مانند اوس شخص کے دعا کرنے کے جو غرق
ہوتا ہو اور کوئی اوسکا فریادرس نہو - اے عیسیٰؑ میری قسم جھوٹی نکھاؤ کہ بسبب غیظ وغضب کے
تمپر میرا عرش لرزتا ہے - اے عیسیٰؑ دنیا کی عمر کوتاہ اور اوسکی آرزوئین دراز ہین میرے پاس
وہ گھر ہے جو اون تمام چیزون سے بہتر ہے جنکو اہل دنیا جمع کرتے ہین - اے عیسیٰ ستمگاران
بنی اسرائیل سے کہو کہ اوسوقت کیا کروگے جبکہ تمہارے لیئے وہ نامہ ظاہر کرونگا جو سخن راست
کہے اور تمہارے وہ راز ظاہر کرے جنکو سب سے پوشیدہ کرتے تھے اور اوسمین وہ عمل ہون جو کچھ
کہ تم نے کیئے ہین - اے عیسیٰ ستمگاران بنی اسرائیل سے کہو کہ تم اپنے منھ دھوتے ہو مگر اپنے دلون کو
ہر طرح کے عیب وگناہ سے آلودہ کرتے ہو - کیا مجھسے غرور کرتے ہو یا مجھپر دلیر ہوگئے ہو - اہل دنیا
کے لیئے اپنے کو بوہاے خوش سے معطر کرتے ہو اور تمہارا باطن میرے نزدیک مثل مردار گندیدہ ہی
گویا تم سب مردہ ہو - اے عیسیٰؑ اونسے کہو کہ اپنے ناخنون کو کسب حرام سے قطع کرین اور اپنے کانون
کو کلمات فحش وقبیح کے سننے سے بہرا کردین اور اپنے دلون سے میری طرف متوجہ ہون - مین تم
لوگون کی نیکی وپاکیزگی صورت کا خواہان نہین ہون - بلکہ تمہارے دلون کی پاکی ونیکی کا خواہان
ہون - اے عیسیٰ بسبب عمل نیک شاد ہو کہ وہ میری خوشنودی کا سبب ہی - اپنے گناہ پر گریہ کرو
کہ وہ باعث میرے غضب کا ہے - جس امر کو تم نہین چاہتے کہ تمہارے ساتھ کیا جائے وہ دوسرون
کے ساتھ نکرو - اگر تمہارے منھ پر جانب راست طمانچہ مارین تم جانب چپ کو بھی آگے کردو - اور
میری درگاہ مین تقرب ڈھونڈھو بسبب دوستی کرنے کے خلائق سے جہان تک کہ تم سے ممکن ہو -
جاہلون اور بیوقوفون سے روگردان رہو اور اونسے معارضہ نکرو - اے عیسیٰؑ اون کے لیئے ذلیل
رہو جو اعمال نیک کرتے ہین اور نیکی مین اونکے شریک ہو اور اونپر گواہ رہو ستمگاران بنی اسرائیل
سے کہو کہ اے دوستان وہمنشینان بد اگر اپنے اعمال قبیحہ کو ترک نکروگے ہر آئینہ تم کو بصورت میمون
وخوک مسخ کرونگا - اے عیسیٰؑ ظالمان بنی اسرائیل سے کہو کہ اہل حکمت وعلم وعمل تم کو مجھسے ڈراتے ہین اور

تم ہر روز گویا کرتے ہو اور ہنستے ہو باوجود اون گناہون کے جو کرتے ہو۔ آیا میری کوئی برائت تم کو پہونچی
ہے یا نامہ امان میرے عذاب سے تمھارے ہاتھ مین ہے یا دیدہ و دانستہ میری عقوبت کے
متعرض ہوتے ہو۔ مین اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہون کہ تم کو ایسے عذاب سے معذب کرونگا
جو تمھارے بعد آنے والون کے لیئے ایک مثل و عبرت قرار پائے۔ پس اے ابن مریم کے پسر جو
پاکیزہ اور دنیا سے منقطع ہے مین تم سے وصیت کرتا ہون اوس سید پیغمبران کی جو درمیان سب
پیغمبرون کے میرا دوست اور نام اوسکا احمد ہے صلے اللہ علیہ وآلہ۔ وہ صاحب شتر سرخ اور
صاحب روئے نورانی ہے۔ نور اوسکا جہان کو روشن کریگا۔ وہ پاک دل اور مخض میری رضاجوئی کے
لیئے شدید الغضب۔ صاحب حیا۔ بہت کریم ہے۔ بہ درستیکہ وہ اہل عالم پر رحیم اور میرے نزدیک
بروز قیامت بہترین فرزندان آدم اور گرامی ترین گذشتگان اور میری درگاہ مین نزدیکترین پیغمبران ہے
ملک عرب مین ظاہر اور بغیر لکھے پڑھے علوم اولین و آخرین کے ساتھ مبعوث ہوگا۔ میرا دین خلائق
کے درمیان جاری کریگا۔ جو بلا و آزار اوسکو پہونچیگی بسبب میری رضاجوئی کے اوسپر صبر کریگا۔ میرے
دین کی حفاظت کے لیئے مشرکون کے ساتھ اپنے بدن سے جہاد کریگا۔ اے عیسیٰ مین تم کو حکم دیتا
ہون۔ کہ اوسکے آنے کی بنی اسرائیل کو خبر دو اور اونکو حکم دو کہ اوسکی تصدیق کرین۔ اوسپر ایمان
لائین۔ اوسکی مدد کرین۔ نام اوسکا محمد ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور میرا رسول ہے طرف جمیع خلائق
کے اور اوسکی منزلت سب سے زیادہ مجھسے نزدیکتر ہے۔ اوسکی شفاعت میری درگاہ مین سب کی
شفاعت سے لازم تر ہے۔ خوشحال اوس پیغمبر کا اور خوشحال اوسکی امت کا۔ اگر تا وقت مرگ اوسکو
دوست رکھین اور اہل زمین اوسکی ستائش کرینگے۔ اہل آسمان اوسکی امت کے لیئے استغفار مین مصروف
رہینگے۔ وہ میری رسالتون پر امین اور صاحب قیمت ہے۔ اخلاق بد سے پاک گناہون سے معصوم ہے
میرے نزدیک بہترین گذشتگان و آیندگان ہے۔ زمانہ آخر مین مبعوث ہوگا۔ جب وہ ظاہر ہوگا
آسمان باران رحمت زمین پر برسائے گا۔ زمین اپنے انواع نعمت و زینت کو ظاہر کریگی۔ وہ جس
چیز پر ہاتھ رکھیگا مین اوس چیز مین برکت عطا کرونگا۔ اوسکی عورتین بہت ہونگی اور فرزند کم۔ مکہ
مین ساکن ہوگا جہان ابراہیم نے کعبہ کی بنیاد رکھی ہے۔ اے عیسیٰ اوسکا دین سہل و آسان اور اوسکا
قبلہ کعبہ ہے۔ وہ میرے گروہ سے ہے اور مین اوسکے ساتھ ہون۔ پس خوشحال اوسکا اور خوشحال اوسکی
امت کا حوض کوثر اور بہترین جائے بہشت اوس کے لیئے ہین۔ زندگی اوس کی تمام زندگیون سے
گرامی تر ہوگی۔ دنیا سے باشہادت رحلت کریگا۔ قیامت مین وہ حوض اوس کو ملیگا جو مین

مکہ و مطلع آفتاب کے فاصلے سے بھی زیادہ تر وسیع ہوگا - شراب ناب سے بھر بہشت اوس مین
بھری ہوگی - گرد اوسکے ساغر و جام بعدد ستارہاے آسمان اور کوزے بعدد کلوخہاے زمین ہونگے -
اوس کے پانی مین تمام شرابون اور بہشت کے میوون کا مزا ہوگا جو شخص ایک گھونٹ پئے گا پھر
کبھی تشنہ نہوگا - اوسکو مبعوث کرونگا جبکہ تمہارے اور اوسکے درمیان ایک فاصلہ دراز گذرے گا
اوسکا باطن اوسکے ظاہر سے اور اوسکا عمل اوسکے قول سے مطابق ہوگا - خلائق کو کسی چیز کا حکم نہ دے گا -
مگر یہ کہ پہلے خود اوسکو بجا لائے - اوسکا دین جہاد کرنا ہوگا - اہل بلاد دشواری و آسانی مین اوس کے
مطیع و منقاد ہونگے - اوسکے لئے پادشاہ روم خاشع ہوگا اوسکے دین اور اوسکے پدر ابراہیم کے دین
پر - وہ کھانے کے وقت خدا کا نام لیگا جس سے ملیگا اوسکو سلام کریگا - وہ نماز ادا کریگا جبکہ خلائق
حالت خواب مین ہوگی شب و روز مین پانچ نمازین اوسپر واجب ہونگی - اوسکی نماز کے اول مین
اللہ اکبر اور آخر مین سلام ہے - ہر نماز کے وقت ندا کرینگے اور لوگون کو واسطے نماز کے بلائینگے
جیسا کہ معرکہ جنگ مین لوگون کو ندا کرتے ہین - اپنے قدمون کو باہم برابر رکھینگے جیسا کہ ملائکہ اپنے
قدمون کو باہم برابر رکھتے ہین اوسکا دل میرے لئے خاشع ہے اوسکے سینہ مین نور اور اوسکی زبان پر
حق ہے - وہ جہان رہے حق کے ساتھ ہوگا - اصل اوسکی یتیم اور مانند دُر یتیم کے خلق سے ممتاز ہو
ایک مدت تک اپنی قوم مین رہیگا مگر وہ قوم اوسکی قدر و منزلت سے آگاہ نہوگی - آنکھین اوسکی سوتی
ہین مگر دل اوسکا نہین سوتا - شفاعت کبری اوسی کے لئے مخصوص ہے - اوسکی امت کا زمانہ
قیامت سے متصل ہوگا جب اوسکی امت اوس سے بیعت کریگی میرا دست رحمت اونکے بالاے
دست ہوگا جو اوسکی بیعت توڑیگا اپنے نفس پر ستم کریگا جو اوسکی بیعت پر وفا کریگا مین اوس سے
بہشت کا وعدہ وفا کرونگا - ستمگاران بنی اسرائیل کو حکم دو کہ اوسکا نام اپنی کتابون سے محو نکرین اور
اوسکی توصیف جو مین نے اونکی کتابون مین نازل کی ہے اوس مین تحریف نہ کرین - اور میرا سلام
اوسکو پہونچائین - بدرستیکہ قیامت مین اوسکا مرتبہ عظیم ہوگا - اے عیسیٰ جو چیزین مجھسے نزدیک
کرتی ہین اونکی دلالت تمکو کی - اور جو چیزین مجھسے دور کرتی ہین اونسے تمکو منع کیا پس اپنے لئے جو امر
بہتر جانتے ہو اختیار کرو - اے عیسیٰ دنیا شیرین تر ہے - تمکو اسلئے دنیا مین رکھا ہے کہ میری اطاعت کرو
پس دنیا سے اجتناب کرو اون امور مین جنکو مین نے منع کیا ہے - اور وہ چیزین دنیا کی اختیار کرو جو
تمکو اپنے تفضل سے عطا کی ہین اپنے اعمال کو اسطرح دیکھو جیسا کہ بندۂ گنہگار اپنے اعمال کو دیکھتا ہے
دوسرون کے عمل کیطرف اسطرح نظر نہ کرو جیسا کہ پروردگار نظر کرتا ہے - دنیا مین زاہد رہو - اوسکی

لذتوں کو ترک کرو اور اونکی طرف راغب نہو - ورنہ تمکو ہلاک کرینگی - اے عیسیٰ غور و فکر کرو اور اطراف زمین میں نظر کرو - دیکھو کہ ستمگاروں کی عاقبت کیسی ہوئی ہے - اے عیسیٰ یہ تمھیں وصیتیں میں نے تمکو کین یہ سب تمھاری نصیحت و خیرخواہی تھی - میرے سب قول حق ہیں - میں وہ خدا ہوں جو حق کا ظاہر کرنے والا ہوں - میں راست کہتا ہوں کہ اگر بعد آگاہ کرنے کے پھر تم گناہ کروگے میری عقوبت کو تمسے کوئی دوست و یاور تمھارا دفع نہ کرسکے گا - اے عیسیٰ اپنے دل کو بسبب میل و خواہش خوف کے ذلیل کرو - دنیا میں جسکا حال تجھسے پست تر ہے اوسکی طرف دیکھو اور میرا شکر کرو - اوسکی طرف نہ دیکھو جو بحسب دنیا تجھسے بالاتر ہے - اور آگاہ ہو کہ تمام گناہ و خطا کی سردار محبت دنیا ہے - پس دنیا کو دوست نہ رکھو کہ میں اوسکو دوست نہیں رکھتا - اے عیسیٰ اپنے دل کو مجھسے شاد رکھو - مجھکو خلوت میں بہت یاد کرو - اور آگاہ ہو کہ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ میری درگاہ میں تضرع و انابت کرو - جبکہ مجھسے مناجات کرو لازم ہے کہ زندہ دل رہو نہ کہ مردہ دل - اے عیسیٰ عبادت میں کسی چیز کو میرا شریک نہ کرو - میرے غضب سے ڈرتے رہو - صحت بدن پر مغرور نہو اپنے کو دنیا میں محل آرزوے مردم نہ بناؤ کہ دنیا مثل سایہ کے ہے اور بہت جلد فانی ہوتی ہے - جو کچھ دنیا میں آنے والا ہے وہ مانند اوسکے گذر ہوے کے ہے جسطرح کہ گذرے ہوے سے اب اثر باقی نہیں مگر اوسکا وبال باقی ہے آیندہ کا حال بھی یہی ہوگا - پس اعمال صالحہ میں بقدر اپنی طاقت کے سعی کرو - جہاں رہو حق پر رہو اگرچہ تمکو پارہ پارہ کریں اور آگ میں جلائیں - بعد میری معرفت کے مجھسے کافر نہو اور از جملہ جاہلان قرار نہ پاؤ - اے عیسیٰ میرے روبرو اپنے آب دیدہ کو بہاؤ اور دل سے میرے لئے خاشع رہو - اے عیسیٰ حالت شدت و سختی میں مجھسے استغاثہ کرو کہ میں صاحبان کرب کا فریادرس اور مضطروں کی دعا کا مستجاب کرنے والا ہوں - اور میں سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں - اور بسند موثق حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل امور دنیا جو تمسے فوت ہوں اونکے لئے اندوہناک نہ رہو جبکہ تمھارا دین تمھارے لئے سلامت ہو جیسا کہ اہل دنیا امور دین کے فوت ہونے سے اندوہناک نہیں ہوتے جبکہ اونکی دنیا اونکے لئے سالم رہے - اور کتب معتبرہ میں منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا خوشا حال اونکا جو ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں یہ لوگ روز قیامت برحمت الٰہی مرحوم ہونگے - خوشا حال اونکا جو درمیان خلائق اصلاح کرتے ہیں قیامت میں یہ لوگ مقربان درگاہ خدا ہونگے - خوشا حال اونکا جو اپنے دلونکو اخلاق ذمیمہ سے

پاک کرتے ہیں یہ لوگ قیامت میں محل رحمت خاص آلہی میں ہونگے ۔ خوشا حال اونکا جو دنیا میں
تواضع و فروتنی کرتے ہیں یہ لوگ قیامت میں بادشاہی کے منبر پر ہونگے ۔ خوشا حال مسکینوں
اور فقیروں کا کہ ملکوت آسمان انہیں کے لیئے ہے ۔ خوشا حال اونکا جو دنیا میں رنج و غم بسر کرتے ہیں
قیامت میں شادی و سرور انہیں کے لیئے ہے ۔ خوشا حال اونکا جو بارگاہ آلہی میں خشوع ظاہر
کرنے کے لئے دنیا میں بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں قیامت میں رحیق بہشت اون کے لیئے ہے ۔
خوشا حال اون کا جو باوجود پاکدامنی کے لوگوں سے دشنام سنتے اور صبر کرتے ہیں ملکوت آسمان
انہیں کے لیئے ہے ۔ خوشا حال تمہارا اگر لوگ تم پر حسد کریں اور تم کو دشنام اور تمام کلمات قبیح
تمہارے حق میں کہیں پس تم خوش ہو اور دلشاد ہو کہ بسبب اس کے تمہارا اجر آسمان میں بہت
ہوگا ۔ اور فرمایا کہ اے بندگان بد لوگوں کو بسبب اوس بدگمان کے جو اون کی نسبت رکھتے ہو ملامت
کرتے ہو اور اپنی ملامت نہیں کرتے اون امور میں جنکا یقین تمکو ہے ۔ اے بندگان دنیا
اپنے سروں کے بال تراشتے ہو ۔ اپنے پیراہنوں کو کوتاہ کرتے ہو ۔ اپنے سروں کو نیچے جھکاتے
ہو ۔ مگر کینہ اور صفات ذمیمہ کو اپنے سینہ سے باہر نہیں کرتے ۔ اے بندگان دنیا تمہاری مثل
مانند اوس قبر کے ہے جس کی زینت کی گئی ہو ۔ ظاہر اوسکا دیکھنے والوں کے لیئے خوش وضع مگر
اندر اوسکے استخوانہا ہائے بوسیدہ گناہوں سے آلودہ ہیں ۔ اے بندگان دنیا مثل تمہاری
مانند اوس چراغ کے ہے جو دوسروں کے لیئے روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے ۔ اے بنی اسرائیل
اپنے کو علما کی مجلس میں پہونچاؤ اور وہاں دو زانو بیٹھو بدرستیکہ خدا دلہائے مردہ کو نور حکمت سے
زندہ کرتا ہے جیسا کہ زمین مردہ کو باران سخت و درشت قطرہ سے ۔ اے بنی اسرائیل کلام
کم کرنا حکمت بزرگ ہے ۔ تم کو خاموشی لازم ہے کہ یہ راحت نیکو اور کمی وزر و وبال اور سبک
ہونے گناہوں کا باعث ہوتی ہے پس علم کے دروازے کو مستحکم کرو یعنے خاموشی کو جو دروازہ
علم ہے ۔ بدرستیکہ حق تعالی دشمن رکھتا ہے بہت ہنسنے والے کو سوائے محل تعجب کے اور بہت
راہ چلنے والے کو بغیر حاجت کے ۔ اور خدا دوست رکھتا ہے اوس حاکم و پیشوا کو جو مانند چرواہے
کے اپنی رعایا سے غافل نہو ۔ پس خدا سے باطن میں شرم کرو جیسا کہ ظاہر میں لوگوں سے شرم
کرتے ہو اور آگاہ ہو کہ کلام حکمت گمشدہ مومن ہے ۔ پس تم کو تحصیل حکمت میں سعی کرنا لازم ہے
قبل اسکے کہ وہ بالائے آسمان چلی جائے اور درمیان تمہارے نہ رہے ۔ اور اوسکا بالائے آسمان
جانا یہ ہے کہ حکمتہائے الہی کے بیان کرنے والے باقی نہ رہیں ۔ اے صاحب علم دانشمندوں کو

بسبب اون کے علم کے تعظیم کرو اور اونسے مجادلہ کرنا ترک کردے ۔ نادانون کو بسبب اونکے
جہل کے حقیر و صغیر نہ جانو اور نادانون کو اپنے سے دور نکرو بلکہ اونکو نزدیک بلاؤ اور علم سکھاؤ
اے صاحب علم آگاہ ہو کہ ہر نعمت کہ جسکے شکر سے تو عاجز ہو بمنزلہ اوس گناہ کے ہے جسپر تجھسے مواخذہ
کیا جائیگا ۔ اور ہر معصیت الٰہی کہ جسکی توبہ سے عاجز ہو بمنزلہ اوس عقوبت کے ہے جس سے تیری عقوبت
کی جائیگی ۔ اے صاحب علم وہ شدتین اور بلائین کس قدر زیادہ ہین جنکو نہین جانتا کہ کب
تجھکو گھیر لینگی ۔ پس اون کے لیے اس سے پہلے مستعد و آمادہ ہو جا ۔ کہ یک بیک تجھپر نازل ہون
اور یہ بھی منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ اگر تم مین سے کوئی اپنے برادر مومن
کی طرف گذر کرے اور دیکھے کہ اوسکی شرمگاہ کھلی ہے پس وہ اوسکو اور زیادہ کھول دیگا یا اوسپر
کپڑا ڈال کر پوشیدہ کرے گا ۔ کہا ضرور اوس کو پوشیدہ کرے گا ۔ فرمایا نہین بلکہ تم کپڑا اور
کھول دیتے ہو اور اوس کی شرمگاہ کو زیادہ تر بے پردہ کر دیتے ہو ۔ کہا اے روح اللہ آپ ہماری
نسبت اسطرح کیون بیان فرماتے ہین فرمایا اس لیے کہ اپنے برادر مومن کے عیبون پر جب
مطلع ہوتے ہو اوس کو نہین چھپاتے بلکہ اوسکو رسوا کرتے ہو ۔ میرے اس کہنے کی غرض یہی تھی ۔
مین تم سے حق و راست کہتا ہون کہ تم کو اس لیے علم تعلیم کرتا ہون کہ اوس پر عمل کرو اور دوسرون
کو تعلیم دو ۔ اور اس لیے تمہاری تعلیم نہین کرتا کہ تم مغرور ہو اور اپنے کو بزرگ جانو ۔ بدرستیکہ
جن ثوابہائے آخرت کی تمکو خواہش ہے وہ تم کو نہ ملینگے مگر بسبب ترک شہوات دنیا کے اور
وہ درجات عالیہ جنکی آرزو رکھتے ہو وہان تک نہ پہونچ سکوگے مگر بسبب صبر کرنے کے شدت
و مکروہات پر ۔ ہمیشہ اوس نظر کرنے سے خوف کرتے رہو جو دل مین شہوت کا تخم بوئے کہ
اوس شخص کی ہلاکت کے لیے یہی امر کافی ہے خوشحال ہو جسکا نظر کرنا چشم دل سے متعلق ہے
نہ چشم سر سے ۔ لوگون کے عیبون کی طرف مانند آقاؤن کے اور اپنے عیبون کی طرف مانند
غلامون کے نظر نہ کرو ۔ بدرستیکہ آدمی دو قسم کے ہوتے ہین ۔ بعضے عیب و گناہ مین مبتلا
ہین ۔ بعضے ان امور سے عافیت مین ہین ۔ اگر کسی مبتلا کی طرف نظر کرو اوسکے حال پر رحم کرو
اور خدا کا شکر بجا لاؤ کہ تمکو اوس بلا سے عافیت عطا کی ہے ۔ اور اگر اہل عافیت کی طرف نظر کرو
پس سعی کرو کہ اپنے کو مثل اونکے کر سکو اور خدا سے عافیت کے خواستگار رہو ۔ اے گروہ بنی اسرائیل
خدا سے شرم نہین کرتے ۔ اگر پانی مین ذرا بھی خس و خاشاک ہو اوسکا پینا تمکو گوارا نہین مگر مال
حرام کو برابر ایک فیل کے کھا جاتے ہو اور کچھ پروا نہین کرتے ۔ اے بنی اسرائیل خدا سے

توریت مین تم کو حکم دیا ہے کہ عزیزون کے ساتھ اور جو شخص کہ تم سے نیکی کرے بعوض اوسکے تم بھی
اوس سے نیکی کرو۔ اور مین تم کو حکم دیتا ہون اور وصیت کرتا ہون کہ تم اوس سے ملو جو تم سے
قطع کرنا چاہتا ہے۔ اوسکو عطا کرو جو تم سے اپنی عطا باز رکھتا ہے۔ اوسکے ساتھ احسان کرو
جو تمہارے ساتھ بدی کرتا ہے۔ اوسکو سلام کرو جو تمہین دشنام دیتا ہے۔ انصاف اختیار کرو
اوس شخص کے بارہ مین جو تم سے مخاصمہ کرتا ہے۔ جو شخص تم پر ستم کرے اوسکو عفو کرو جسطرح
کہ تم اپنے گناہون کے عفو ہونے کو دوست رکھتے ہو پس عبرت حاصل کرو عفو الٰہی سے جو نسبت
تمہارے ہے۔ کیا تم نہین دیکھتے کہ خدا آفتاب کو ہر صالح و فاسق کے لیئے برابر روشن
رکھتا ہے اور باران آسمان ہر نیک کردار و خطاکار پر برستا ہے۔ اگر تم دوست نہ رکھو مگر اوسی
کو جو تمھین دوست رکھے اور احسان نہ کرو مگر اوسی پر جو تم پر احسان کرے اور مکافات نہ کرو مگر اوسی
سے جو تم سے بعطا و کرم پیش آئے۔ پس تم کو دوسرون پر کیا فضیلت حاصل ہوگی
باوجودیکہ جو لوگ جاہل و بیخرد ہین اور علم و فضل نہین رکھتے وہ بھی ان کامون کو کرتے ہین
اگر تم کو منظور ہے کہ تم خدا کے دوست و برگزیدہ قرار پاؤ۔ پس احسان کرو اوسپر جو کہ تمہارے
ساتھ بدی کرے۔ درگذر کرو اوس سے جو تم پر ظلم کرے۔ سلام کرو اوس کو جو تم سے
منھ پھیرے۔ میرا قول سُنو۔ میری وصیت کو یاد رکھو۔ میرے عہد کی رعایت کرو تاکہ
فقیہ و دانا قرار پاؤ۔ مین تم سے راست کہتا ہون کہ ہمیشہ تمہارا دل اوسی طرف متوجہ
ہے جہان اپنے خزانے رکھتے ہو کہ مبادا تلف اور ضائع ہو جائین۔ پس اپنے خزانے
آسمان پر رکھو تاکہ یہ خوف باقی نہ رہے کہ اوس کو کیڑا کھا جائے گا یا چور لیجائیگا
مین تم سے حق و راست کہتا ہون کہ بندہ اس امر پر قادر نہین کہ دو آقا کی خدمت جیسی کہ چاہیے
بجالائے اگرچہ نہایت سعی کرے مگر ضرور ایک کو دوسرے پر تفوق دیگا۔ اسی طرح تمہارے دلون
مین محبت خدا محبت دنیا کے ساتھ جمع نہین ہو سکتی۔ مین تم سے راست کہتا ہون کہ
بدترین خلائق وہ عالم ہے جو دنیا کو اپنے علم پر ترجیح دے۔ دنیا کو دوست رکھے اور
طلب دنیا مین سعی کرے۔ اور اگر اوس سے ہو سکے کہ اپنی دنیا کے لیئے تمام خلائق
کو حیرت و اضطراب مین مبتلا رکھے اس کی کچھ پروا نہ کرے۔ نور آفتاب کی وسعت نابینا کو کیا
نفع پہونچائے گی اسلیئے کہ وہ اوس کو نہین دیکھتا۔ اسی طرح عالم کو وہ علم کیا نفع دیگا
جس پر عمل نہین کرتا۔ درختون کے ثمر ہزارون ہین مگر سب سے منتفع نہین ہو سکتے۔ اور

سب کو نہیں کھا سکتے اسی طرح علما بہت ہیں مگر سب کے علم سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے
زمین بہت وسیع و کشادہ ہے مگر سب جگہ سکونت اختیار نہیں کر سکتے۔ اسیطرح کہنے والے
بہت ہیں مگر سب کا قول راست نہیں ہوتا اور اکثر اقوال اعتماد کے لائق نہیں۔ پس اپنے
کو اون چند علماے دروغ گو سے محفوظ رکھو جو لباسہاے پشمی پہنکر مکر و دغا سے سروں کو نیچا
کیے رہتے ہیں گویا ہوں کو نظر خلائق میں بہ مکر و تزویر عبادت دکھاتے ہیں۔ گوشۂ چشم سے
لوگوں کی طرف مانند گرگ کے نظر کرتے ہیں۔ اونکی گفتار مخالف اونکی کردار کے ہوتی ہے جسطرح
درخت خار مغیلان سے انگور اور درخت حنظل سے انجیر نہیں حاصل ہوتا اسی طرح علماے
کاذب کی گفتار اثر نہیں کرتی اور آدمی کو متوجہ نہیں کرتی مگر طرف گناہ کے۔ اور یہ ممکن
نہیں کہ جو شخص جو کلام کہے وہ راست ہو۔ میں تم سے راست کہتا ہوں کہ زراعت زمین
نرم میں ہوتی ہے نہ کہ پتھر پر۔ اسی طرح کلمات حکمت دل متواضع و نرم و شکستہ میں جگہ پیدا کرتے
ہیں اور اونکو نمو حاصل ہوتا ہے نہ کہ مغروروں اور جباروں کے دل میں۔ کیا تم نہیں دیکھتے
کہ جو شخص اپنے سر کو بھی چھت کے طرف بلند کرتا ہے اوس کا سر پھٹ جاتا ہے اور جو کہ خم
ہوتا ہے اور سر جھکاتا ہے اوس کے نیچے بیٹھ سکتا اور اوسکے سایہ سے منتفع ہوتا اور
خدا اوس کا رتبہ بلند کرتا ہے۔ آگاہ ہو کہ ہر مشک میں شہد اچھا نہیں رہ سکتا بلکہ جو مشک
دریدہ اور خشک و متعفن و فاسد نہو اوسی میں شہد پاک و صاف رہتا ہے اسی طرح
دلہاے انسان جو حکمت و معارف کے ظرف ہیں اگر اون میں شہوت و خواہش دنیا سوراخ
نہ کرے اور طمع دنیا اونکو بدبو اور نعمت و لذت دنیا اونکو خشک و سنگین نکرے
حکمت کی حفاظت بخوبی کرینگے اور اوسکو فاسد نہونے دینگے۔ میں تم سے راست
کہتا ہوں کہ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک گھر میں آگ لگتی ہے پھر اوس گھر سے دوسرے
گھروں تک پہونچتی ہے تا اینکہ بہت سے گھروں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ مگر تدبیر
اوس کی یہی ہے کہ پہلے گھر کو جہاں تک آتش کا اثر پہونچا ہو خراب و منہدم کریں تا کہ
دوسرے گھر آگ سے محفوظ رہیں۔ اسی طرح ظلم مانند آتش کے ہے اگر ظالم اول کو منع
کریں اور اوس کو ظلم سے روکیں بعد اوس کے پھر کوئی ظالم پیدا نہوگا تا کہ اوس کے ظلم
کی پیروی کرے جس طرح کہ آتش اگر پہلے گھر میں کوئی چوب و تختہ جلانے کو نہ پائے دوسرے
گھر تک نہیں پہونچ سکتی۔ میں تم سے راست کہتا ہوں جو شخص تم میں سے دیکھے کہ سانپ

اوس کے برادر مومن کی طرف جاتا ہے تاکہ اوس کو کاٹے - پس اگر وہ شخص اوسکو خبردار و آگاہ نہ کرے اور وہ سانپ اوسکو ہلاک کرے وہ شخص بھی اوسکے خون مین شریک ہوگا - اسی طرح جو کوئی دیکھے کہ اوس کا برادر مومن گناہ کرتا ہے اور اوسکو عاقبت گناہ سے نہ ڈرائے تا آنکہ وبال گناہ مین مبتلا ہو پس وہ شخص بھی اوسکے گناہ مین شریک ہوگا - اور جو شخص اس امر پر قادر ہو کہ کسی ظالم کو اوسکے ظلم سے باز رکھے مگر ایسا نہ کرے گویا خود اوسنے ظلم کیا ہے - ظالم اپنے ظلم سے کیون ڈرے اس لیئے کہ وہ درمیان تمھارے امین ہے نہ کوئی اوس کو منع کرتا ہے نہ سرزنش کرتا ہے نہ اوسکا ہاتھ ظلم سے روکتا ہے پس وہ اپنا ہاتھ کیون روکے اور کیون اپنے ظلم پر مغرور نہو - کیا تمھارے لیئے یہی کافی ہے کہ کہو ہم ظلم نہین کرتے اور جو چاہے ظلم کرے تم دیکھو اور اوس کو منع نکرو اور اوسکے دفع کرنے مین سعی نکرو - اگر ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو پس خدا جب ظالمون پر عذاب نازل کرتا ضرور تھا کہ عذاب الٰہی اوس گروہ پر نازل نہو جنھون نے نہ خود ظلم کیا اور نہ ظالمون کی مخالفت کی حالانکہ جب خدا کسی گروہ پر عذاب نازل کرتا ہے دونون طائفہ عذاب مین مبتلا ہوتے ہین وائے ہو تم پر اے بندہاے بد کیونکر امید رکھتے ہو کہ خدا تم کو ترسِ خوفِ قیامت سے امین کرے گا حالانکہ اطاعتِ خدا مین خلائق سے ڈرتے ہو اور خلائق کی اطاعت مین خدا سے نہین ڈرتے اور اون کے عہد پر وفا کرتے ہو ایسے امور مین جو عہد خدا کے توڑنے والے ہین - مین تم سے راست کہتا ہون کہ خوفِ عظیم روز جزا سے خدا اوس کو امین نہین کرتا جو سواے خدا کے بندگان خدا کو اپنا خدا قرار دے - وائے ہو تم پر اے بندگانِ بد دنیاے دنی و شہو تہاے فانی کے لیئے تحصیل ملک بہشت ابدی مین کوتاہی کرتے ہو - اور بھولاے روز قیامت کو بھول جاتے ہو - وائے ہو تم پر اے بندگان دنیا نعمت زائل اور زندگی منقطع دنیا کے لیئے اپنے خدا سے بھاگتے ہو - اور اوس کی لقاے ثواب کی خواہش نہین رکھتے - پس کیونکر خدا تمھاری لقا کی خواہش رکھیگا - تم خدا کی ملاقات سے کراہت رکھتے ہو اور خدا دوست نہین رکھتا مگر اوسی کی ملاقات کو جو خدا کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے - اور خدا اوسکی ملاقات سے کراہت رکھتا ہے جو اوس کی ملاقات سے کراہت رکھتا ہو - کیونکر دعوی کرتے ہو اور یہ گمان رکھتے ہو کہ تمام خلائق سے تم دوستان خدا ہو حالانکہ مرگ سے بھاگتے ہو اور دنیا کو تھامبے ہو - مردہ کو حنوط کی خوشبو اور کفن کی سفیدی

کیا فائدہ دیکھتی ہو۔ حالانکہ یہ سب خاک مین بوسیدہ ہو جاتے ہین اسی طرح تم کو تمھاری
دنیا کی زینت نفع نہ دے گی۔ اگرچہ تمھاری نظر مین بازینت ہے۔ یہ سب تم سے زائل
و سلب ہو جائیگا اور تمھاری پاکیزگی بدن اور صفائی رنگ تمکو کچھ فائدہ نہ دے گی۔ بازگشت
تمھاری طرف مرگ کے ہے۔ خاک مین سوؤگے اور تاریکی قبر مین بسر کروگے۔ آخر تمھارا خیال
تمک دلون سے محو ہو جائیگا۔ وائے ہو تم پر اے بندگان دنیا تمھاری شکل مانند اوس کے
ہے جو دھوپ مین چراغ روشن کرے اگرچہ اوس کو کچھ فائدہ نہ دے۔ اور شب تاریک
ظلمت مین بسر کرے اور چراغ روشن نہ کرے اگرچہ چراغ تاریکی کے لیے اوسکو عنایت ہوا ہے
تم اپنے نور علم کو دنیا کے کامون مین صرف کرتے ہو باوجودیکہ خدا تمھاری روزی کا متکفل ہوا ہے
اور تمھارا علم اس بارہ مین تمکو کوئی فائدہ نہین دیتا مگر تم نور علم سے راہ آخرت طے نہین کرتے
حالانکہ اسی کام کے لیے نور علم تم کو ملا ہے اور بغیر نور علم وہ راہ طے نہین ہو سکتی۔ تم کہتے ہو
کہ آخرت حق ہے مگر ہمیشہ لہو دنیا مین مشغول ہو۔ تم کہتے ہو کہ مرگ حق ہے لیکن مرگ سے
بھاگتے ہو۔ تم کہتے ہو کہ خدا دیکھتا اور سنتا ہے پھر اس امر سے تمہین ڈر نہین لگتا کہ وہ تمھارے
اعمال بد کا حساب و شمار کرتا ہے۔ پس کیونکر وہ شخص تمھاری تصدیق کریگا جو کہ ان اقوال کو
تم سے سنے اور ان اعمال کو تم سے دیکھے۔ بدرستیکہ جو شخص بے علم ہو اور دروغ کہے وہ اوس سے
زیادہ تر معذور ہے جو علم رکھتا ہو اور پھر دروغ کہے۔ اگرچہ کسی دروغ کا عذر پذیرا نہین تحقیق
تم سے راست کہتا ہون کہ جب مرکب پر سوار نہو اور اوس سے ریاضت اور کام نہ لو سرکش
ہو جاتا ہے اور اوسکی خصلت بدل جاتی ہے۔ اسی طرح اگر دل کو یاد مرگ سے گرم نہ کرو اور
مشقت عبادت سے اوسکو ہموار نہ رکھو ہر آئینہ سنگین و سرکش ہو جاتا ہے۔ خانۂ تاریک
کو کیا فائدہ ہوگا اگر بالاے بام چراغ روشن کرین اور اندرون خانہ تاریک و وحشت ناک
رہے۔ اسی طرح تم کو وہ نور علم فائدہ نہ دے گا جو تمھارے منھ سے باہر نکلے۔ مگر تمھارے
دل اوس سے خالی اور بے بہرہ ہون۔ پس بہت جلد تم اپنے خانہاے تاریک مین چراغ
روشن کرو اور اپنے دلہاے تیرہ و سنگین کو نور حکمت سے منور کرو اس سے
پہلے کہ گناہون کا زنگ ان پر چھائے اور وہ سنگ سے زیادہ سخت ہو جائین۔ وہ شخص جو کہ
بوجھ بارہاے گران کے اوٹھانے کی طاقت نہین رکھتا اور لوگون سے بھی اوسکے اوٹھانے
مین مدد طلب نہین کرتا اسی طرح وہ شخص اپنے گناہون سے بھی کیونکر سبکبار ہو سکتا ہے

جو کہ اپنے خدا سے گناہون کی آمرزش نہ چاہے - اوس شخص کا لباس کیونکر پاک و صاف رہیگا جو پہننے اور
نہ دھوئے اوسیطرح وہ شخص گناہون سے کیونکر پاک ہوگا جو اونکو حسنات سے زائل نکرے - وہ شخص غرق
ہونے سے کیونکر نجات پائیگا جو دریا کا بے کشتی کے عبور کرنا چاہے - اسیطرح فتنہ ہای دنیا سے وہ شخص
کیونکر محفوظ رہیگا جو دنیا مین عبادت خدا کے لیے سعی و اہتمام نکریگا - مسافر بغیر راہ جانے کیونکر منزل تک
پہونچ سکتا ہے اسی طرح بہشت مین وہ کیونکر داخل ہوگا جو اپنے دین کے مسائل نہ جانتا ہو - خدا کی خوشنودی
اوسکو کیونکر حاصل ہوگی جو اوسکی فرمانبرداری نکریگا اپنے چہرے کا عیب اوسکو کیونکر نظر آئیگا جو آئینہ نہ دیکھے -
وہ شخص اپنے خلیل و دوست کی دوستی کو کیونکر کامل کریگا جو اوسکو اون چیزون سے کچھ نہ دیگا جو اوسکے پاس
ہون - اسیطرح وہ شخص اپنے پروردگار کی محبت کو کیونکر کامل کریگا - جو کہ خدا کو اون چیزون سے کچھ قرض نہ دیگا جو
اوسکو عطا کر گئے ہین - مین تم سے راست کہتا ہون اگر دریا مین کشتی غرق ہو دریا کو اوس سے کوئی نقصا
و ضرر نہین پہونچتا - اسیطرح تمہارے گناہ خدا کی بزرگی کو کم نہین کرتے اور اوسکو ضرر نہین پہونچا سکتے بلکہ اوسکا
نقصان و ضرر تمھین کو پہونچتا ہے - نور آفتاب مین اگر جماعت کثیر گردش کرین اور اوس سے منتفع ہون وہ نور
کم نہین ہوتا - بلکہ سب اوسکی روشنی مین زندگی بسر کرتے اور اوس سے منتفع ہوتے ہین مگر نور اوسکا کسیطرح
کم نہین ہوتا - اسیطرح خدا کا رزق کثیر تمکو عطا کرتا اوسکے خزانہ کو کم نہین کرتا بلکہ تم سب اوسی کی روزی سے
زندگی بسر کرتے ہو اور جو شخص اوسکی نعمت کا شکر کرتا ہے خدا اوسکی نعمت کو ترقی دیتا ہے - اے وہ جماعت جو دنیا کی
آرزومند ہو - اے تم بُرے مزدوران بد مزدوری پوری لیتے ہو - اپنے پروردگار کی روزی کھاتے ہو اوسکا
لباس پہنتے ہو - اوسکی زمین پر گھر بناتے ہو اور پھر اوس خدا کا کام جسکا تمکو حکم دیا ہے ضائع کرتے ہو عنقریب
خداوند عالم تم سے اون کامون کی باز پرس کریگا جنکو فاسد و ضائع کئے ہو - اور تم پر وہ عذاب نازل کریگا
جو تمہاری ذلت کا باعث ہوگا - اور حکم دیگا کہ تمہاری گردنین بیخ گردن سے کاٹین اور تمہارے ہاتھ
جوڑ پر سے قطع کرین - اور حکم دیگا کہ تمہارے جسم سر راہ پھینک دین تاکہ پرہیزگار اوسے نصیحت حاصل کرین اور تم
ستمگارون کے لئے ایک عبرت قرار پاؤ - وائے ہو تمپر اے علمای بد - تم اپنے دل مین یہ خیال نہ کرو کہ خدا نے
تمہاری اجل مین اسلیے تاخیر کی ہے کہ موت تمپر نازل نہ ہوگی - بہت جلد تمہاری موت آئیگی اور تم کو
تمہارے گھرون سے باہر نکالیگی - پس آج کے روز دعوت الٰہی کو اپنے کانون مین جگہ دو - آج سے
اپنی جانون پر نوحہ کرنا شروع کرو ابھی سے اپنے گناہون پر گریہ کرو - آج سے اپنے سفر کا اسباب مہیا
کرو اور درگاہ الٰہی مین توبہ کرنے کی طرف متوجہ ہو - مین تمسے راست کہتا ہون کہ جسطرح بیمار طعام
لذیذ کی طرف نظر کرتا ہے مگر اوسکی طرف رغبت نہین کرتا اور اگر کھاتا ہے لذت نہین پاتا بسبب اوس درد

بیماری کے جو اوسکو لاحق ہے - اسی طرح وہ شخص جسکے دل مین دنیا کی محبت ہے عبادت سے لذت نہین پاتا
اور شیرینی عبادت الٰہی سے آگاہ نہین ہوتا بسبب محبت دنیا کے جسنے اوسکو بیمار کیا ہے - جسطرح بیمار اسبات
سے خوش ہوتا ہے کہ طبیب دانا کسی دوا کا وصف اوس سے بیان کرے اور بہ خوشی امید شفا ہوتی ہے - مگر جب
دوا کی بدمزگی کو خیال کرتا ہے وہ شفا اسکے لیے تلخ و ناگوار ہو جاتی ہے - اسیطرح اہل دنیا بہجت و حسن دنیا
اور انواع لذات سے جو دنیا مین ہین لذت پاتے ہین - مگر جب موت کے یکبارگی ہو پہنچنے کا خیال و یقین
گزرتا ہے اونکا عیش تلخ اور ساونکی لذتین تلخ و ناگوار ہو جاتی ہین - تحقیق مین تمسے راست کہتا ہون کہ
سب لوگ ستارونکو دیکھتے ہین مگر اونسے کوئی ہدایت نہین پاتا سوای اونکے جو لوگ ستارونکے مجاری
و منازل اور طریق حرکت سے آگاہ ہین - اسیطرح تم حکمت و علوم حق کا درس دیتے ہو مگر کوئی اوس سے
ہدایت نہین پاتا سوای اونکے جو کہ اوسپر عمل کرے - وای ہو تمپر اے بندگان دنیا گندم کو پاک و صاف کرتے
اور خوب دھوتے ہو اور باریک پیستے ہو تاکہ اوس سے لذت حاصل کرو اور اوسکا کھانا تم پر گوارا ہو - اسیطرح تم
ایمان کو ریا اور شک و شبہہ غش و خاشاک سے خالص اور اعمال صالحہ سے اوسکو کامل کرو تاکہ ایمان
کی حلاوت تمکو حاصل ہو اور عاقبت ایمان تمکو نفع دے - تحقیق تم سے راست کہتا ہون کہ اگر تم ایسا چراغ
دیکھو جسکو شب تار مین روغن قطران سے جو کہ تمام روغنون سے زیادہ بدبو ہے روشن کیا ہو پھر البتہ اوسکے
نور سے منتفع ہوگے - اور بوی قطران اوس سے نفع حاصل کرنے مین تمہاری مانع نہوگی - اسیطرح تم کو
سزاوار ہے کہ حکمت و علم حق کو جسکے پاس ہو اوس سے حاصل کرو اور اوس علم و حکمت پر خود اوسکا عمل نکرنا
تمہارا مانع نہین - وای ہو تمپر اے بندہ ہای بدکردار تم مانند طبیبون کے نہین ہو جو امر حق کو سمجھ سکو
نہ مانند بردبارون کے ہو جو اپنے مسائل دین سے آگاہ ہو نہ مانند دانشمندون کے ہو جو علوم الٰہی تمکو حاصل
ہون نہ مانند غلامان پرہیزگار کے ہو نہ مانند آزادان بزرگوار کے جو بندگی تعلقات نفسانی سے آزاد
ہوتے ہین نزدیک ہے کہ دنیا تمکو جڑ سے اوکھیڑ کر منہ کے بھل گرا دے اور تمہاری پیشانی خاک مذلت پر گھسے
تمہارے گناہ تمہارے سر سے پیشانی کو کھینچین - تمہارا علم تمہارے عقب گردن مارے تا اینکہ تمکو مجریان
و تنہا اوس پادشاہ کے سپرد کرین جو جزا دینے والا ہے پس وہ تمکو تمہاری زشتی اعمال کی جزا دیگا - اے
بندگان دنیا تم کو بسبب دانائی کے تمام خلائق کی پادشاہی نہین دی ہے کہ علم کو پس پشت رکھکر
اوسپر عمل نہین کرتے - دنیا کی طرف متوجہ ہو غرض دنیا کے مطابق حکم دیتے ہو - دنیا کے حاصل
کرنے کو آمادہ ہو - دنیا کو آخرت پر اختیار کرتے اور اوسکو آباد رکھتے ہو - کب تک تم دنیا کے لیے متحیر مین
رہوگے اور خدا کا تم مین کوئی حصہ و بہرہ نہوگا - تحقیق تم سے راست کہتا ہون کہ شرف آخرت کی

نہ پاؤگے مگر بسبب ترک کرنے اون چیزون کے جنکو دنیا مین دوست رکھتے ہو۔ پس تم توبہ روز فردا پر
نہ چھوڑو کہ درمیان امروز و فردا کے ایک دن اور ایک رات ہے اور قضای الٰہی اول و آخر روز جنمین تم
نازل ہوتی ہے تم کیا جانتے ہو کہ کل تک رہوگے اور توبہ کی توفیق پاؤگے۔ مین تم سے راست کہتا ہون
کہ گناہان کوچک جنکو لوگ حقیر جانتے ہین شیطان کے دام و کمند ہین۔ تمھاری نظر مین وسیلے حقیر جو
ظاہر کرتا ہے تاکہ اونکی پروا نکرو۔ مگر جب وہ جمع ہوتے ہین اور بہت ہوجاتے ہین تمکو گھیر لیتے اور ہلاک
کرتے ہین۔ تحقیق تم سے راست کہتا ہون کہ اپنی مدح بدروغ کرنا اور دین مین اپنے کو پاک ظاہر کرنا
اور ثنا کہنا تمام شر و بدی کا سرگروہ ہے۔ اور دوستی دنیا تمام گناہون کی سردار ہے۔ تحقیق تم سے راست
کہتا ہون کہ کسی عمل کی تاثیر حصول شرف و بزرگی آخرت اور دفع حوادث و بلای دنیا مین مانند اوس
نماز کے ہے جسکی مداومت کرو۔ اور کوئی عمل نماز سے زیادہ آدمی کو خدا سے نزدیک نہین کرتا۔ پس نماز پر
مداومت کرو اور نماز بہت پڑھو اسلیے کہ جتنے اعمال شایستہ کہ بندہ کو خدا سے نزدیک کرتے ہین اون
سب سے نماز بہتر اور خدا کے نزدیک برگزیدہ تر ہے۔ تحقیق تم سے راست کہتا ہون کہ وہ مظلوم جو اپنے
ظالم سے بہ گفتار و کردار اور اوس کینہ کے سبب جو دل مین جاگزین رہے انتقام نہ لے۔ پس جو عمل کریگا
ملکوت آسمان مین اوسکا ثواب بہت عظیم ہے۔ بیان کرو تم مین کسی نے وہ روشنی دیکھی ہے جسکا نام
تاریکی ہو یا وہ تاریکی دیکھی ہو جسکا نام روشنی ہو۔ اسیطرح کسی کے لیے ممکن نہین کہ مومن بھی ہو اور کافر
بھی۔ دنیا کا اختیار کرنے والا بھی ہو اور آخرت مین رغبت رکھنے والا بھی آیا کسی کو دیکھتے ہو کہ جو بوئے
اور گندم کاٹے۔ یا گندم بوئے اور جو کاٹے اسیطرح ہر بندے کو آخرت مین وہی ثمر ملیگا جو دنیا مین بویا ہے
اور اوس عمل کی جزا پائیگا جو اوسنے دنیا مین کیا ہے۔ تحقیق تم سے راست کہتا ہون کہ علم و حکمت مین لوگ دو قسم
ہین۔ ایک گروہ حکمت کو اپنی گفتار سے محکم اور اپنی کردار سے ضائع کرتا ہے۔ دوسرا گروہ حکمت کو درمیان خلائق
کے گفتار سے محکم اور اپنی نیکی اعمال سے اپنے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ کس قدر ان دونون کے درمیان
فرق ہے۔ کیسے خوشحال اون علما کا ہے جو باعمل ہین۔ اور وائے ہو اون علما پر جو محض زبان سے کہتے ہین تحقیق
تم سے راست کہتا ہون اگر کوئی شخص اپنی زراعت سے بری گھاس نہ کاٹے وہ زیادہ ہو کر
زراعت کو گھیر لیتی اور فاسد کردیتی ہے۔ اسی طرح جو شخص دنیا کی محبت کو اپنے دل سے دور
نکرے اوسکا ریشہ قوی ہوتا ہے تا اینکہ تمام دل کو گھیر لیتا ہے بعد اسکے محبت آخرت کا مزا نہین پاتا
اے بندگان دنیا اپنے پروردگار کی مسجدون کو اپنے بدن کا زندان قرار دو اپنے دلون کو تقوی
اور پرہیزگاری کا مسکن بناؤ۔ اور اپنے دلون کو محل دنیا و شہوتہای دنیا کا نکرو۔ تحقیق تم سے راست

کہتا ہون کہ جو شخص بلا سے زیادہ جزع و بیتابی کرتا ہے وہ دنیا کی محبت زیادہ رکھتا ہے اور جو کہ بلا مین صبر
زیادہ کرتا ہے وہی دنیا مین زیادہ تر زاہد ہے۔ وائے ہو تم پر اے علماء بد کیا تم پہلے مردہ نہ تھے اور خدا نے
تمکو زندہ نہین کیا۔ مگر جب تمکو علم و کمال سے زندہ کیا تمنے پھر اپنے کو ہلاک کیا بسبب ترک عمل کے۔ وائے ہو تم
پر کیا تم پہلے جاہل نہ تھے پس خدا نے تمکو عالم کیا۔ مگر جب تمکو عالم کیا تمنے خدا کو فراموش کر دیا۔ کیا تم
پہلے آداب سے عاری نہ تھے پس خدا نے تمکو آداب حسنہ کی تعلیم دی۔ مگر جب اونکو حاصل کیا پھر اپنی
جہالت و سفاہت کی طرف پھر گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تم پہلے گمراہ نہ تھے پس خدا نے تمھاری ہدایت
کی مگر جب تمھاری ہدایت کی تم گمراہ ہو گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تم پہلے کور نہ تھے پس خدا نے تم کو
بینا کیا۔ مگر جب تم کو بینا کیا تم پھر کور ہو گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تم پہلے بہرے نہ تھے پس خدا نے تم کو
شنوا کیا مگر جب تمکو شنوا کیا پھر تم بہرے ہو گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تم پہلے گونگے نہ تھے پس خدا نے تمکو
گویا کیا مگر جب تمکو گویا کیا تم پھر حق کہنے سے گونگے ہو گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تمنے خدا سے فتح و نصرت نہین
طلب کی اور خدا نے تمکو عطا نہین فرمائی مگر جب تمکو نصرت ہوئی تم دین سے پھر گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تم خلق
مین ذلیل نہ تھے خدا نے تمکو عزیز کیا مگر جب عزیز ہوئے زیر دستون پر جبر و قہر کرنے لگے۔ اپنی حد سے
تجاوز کیا اور خدا کی نافرمانی کی۔ وائے ہو تم پر کیا تم روی زمین پر ضعیف نہ تھے اور یہ خوف نہین تھا کہ
لوگ تمکو ضائع کر دینگے۔ پس خدا نے تمھاری مدد کی اور قوت عطا کی۔ مگر جب تمھاری مدد کی تمنے تکبر و تجبر
اختیار کیا۔ پس وائے ہو تم پر خواری روز قیامت سے کہ حق تعالی تمکو وہان کسقدر ذلیل و بیمقدار اور خوار
و بے اعتبار کریگا۔ وائے ہو تم پر اے علماء بد تم ملحدون کے اعمال کرتے ہو اور اونکے مرتبہ کی امید
رکھتے ہو جنکو خدا بہشت کی میراث عطا کرتا ہے تم مانند ایمنون کے عقوبت الہی سے مطمئن ہوئے
ہو اور خیال کرتے ہو کہ حکم خدا مطابق تمھارے خواہش و آرزو کے جاری ہوگا۔ تم مرنے کے لئے دنیا مین
آئے ہو ویران و خراب ہونے کے لیے گھر بناتے ہو اور کھیتون کو آباد کرتے ہو جو سامان تم جمع کرتے ہو
اپنے وارثون کے لیے جمع کرتے ہو۔ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ موسی نے کہا ہے کہ خدا کی جھوٹی قسم نکھاؤ
بلکہ مین کہتا ہون کہ خدا کی قسم نہ جھوٹی کھاؤ نہ سچی۔ زبان سے ہان یا نہین بے قسم کے کہا کرو۔ اے
بنی اسرائیل تمکو لازم ہے کہ ساگ پات اور نان جو کھاؤ۔ اور مین تمکو نان گندم کھانے سے ڈراتا ہون کہ
مبادا اوسکا شکر تم سے ادا نہ ہو سکے۔ مین تم سے راست کہتا ہون کہ جو کلام بد کہوگے اوسکا جواب
قیامت مین سنوگے۔ اے بندگان بد تم مین سے جو کوئی خدا کی درگاہ مین قربانی پیش کرنا چاہے اور اوسکو یاد آئے
کہ اوسکا برادر مومن اوس سے آزردہ ہے اوسکو لازم ہے کہ قربانی ترک کرے اور برادر مومن کے پاس جا کر اوسکو راضی کرے

بعد اسکے قربانی لیجائے تاکہ قبول ہو - اے بندگانِ بد اگر کوئی تمہاری چادر اوٹھائے تم اوسکو اپنا پیراہن
بھی دیدو - جو شخص تمہارے منھ پر جانب راست طمانچہ مارے تم جانب چپ بھی اوسکی طرف پھیر دو - اگر کوئی
شخص بجبر تمہارے دوش پر بوجھا رکھے اور ایک میل راہ لیجائے تم اور ایک میل اپنی خوشی سے اوسکے ساتھ
جاؤ اور اوسکا بوجھا بھی لیجاؤ - میں تم سے راست کہتا ہوں - تمہارے ظاہر کا صحیح ہونا تمکو کیا فائدہ دیگا
جبکہ تمہارا باطن فاسد ہو - تمہارے بدن کا خوشبو ہونا تمکو کیا نفع پہونچائے گا جبکہ تمہارا باطن بسبب
اخلاق ذمیمہ کے بدبو ہو - تمہارے پوست کی پاکیزگی تمکو کیا نفع دیگی جبکہ تمہارا دل لوثِ گناہ سے ملوث ہو
میں تم سے راست کہتا ہوں کہ تم مانند چھلنی کے نہ ہو جاؤ جسطرح کہ وہ باریک آٹا نکال کر بھوسی جمع کر دیتی
ہے اسیطرح تم بھی بہترین کلمات حکمت کو اپنے منھ سے نکالتے ہو مگر کینہ اور صفات ذمیمہ و نیت فاسدہ کو اپنے
سینوں میں جمع رکھتے ہو - میں تم سے راست کہتا ہوں کہ تم اول برائیوں کو اپنے سے دور کرو بعد اسکے نیکیوں کی طلب
میں مصروف ہو تاکہ تمکو فائدہ حاصل ہو اسلیئے کہ اگر خیر و شر کو باہم جمع کروگے خیر سے تمکو نفع نہ پہونچیگا میں
تم سے راست کہتا ہوں کہ جو کوئی نہر کے اندر جائیگا اوسکا لباس ضرور پانی سے تر ہوگا اگرچہ سعی کرے کہ پانی اوسکے لباس
تک نہ پہونچے اسیطرح جو دنیا کی محبت رکھتا ہے وہ گناہ سے اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکتا - میں تم سے راست کہتا ہوں
خوشا حال اوسکا جو راتوں کو اپنے بستر کو چھوڑ کر خدا کی عبادت کے لیئے اوٹھتے ہیں قیامت میں اونکو نور عظیم حاصل
ہوگا اسلیئے کہ تاریکی شب میں مسجدوں میں استادہ رہتے ہیں اور اپنے پروردگار سے اس امید پر تضرع و زاری کرتے
ہیں کہ روز قیامت کی سختیوں سے نجات پائیں - میں تم سے راست کہتا ہوں کہ دنیا وہ کھیتی ہے جسمیں لوگ شیرین
و تلخ اور خیر و شر کو بوتے ہیں - امر خیر آخر کو بروز قیامت نفع دینے والا ہے - اور شر سے وقت کاٹنے کے سوا تعب
و مشقت کے اور کوئی ثمرہ نہیں - میں تم سے راست کہتا ہوں کہ جاہلونکے حالات سے حکما عبرت حاصل کرتے ہیں
مگر جاہلوں کو اوسوقت عبرت حاصل ہوتی ہے جبکہ اونکی عبرت کوئی فائدہ نہیں دیسکتی - میں تم سے راست کہتا ہوں
اے بندگان دنیا آخرت کی نعمتوں کو وہ شخص کیونکر حاصل کرسکتا ہے جسکی رغبت شہوتہای دنیا سے کم اور اوسکی
خواہش کبھی تمام نہیں ہوتی میں تم سے راست کہتا ہوں اے بندگان دنیا - تم نہ دنیا کو دوست رکھتے ہو نہ
آخرت کو اسلیئے کہ اگر دنیا کو دوست رکھتے اوس عمل کو ضرور گرامی جانتے جو دنیا کی رفاہیت کا سبب ہو - اور اگر
آخرت کو دوست رکھتے اوس شخص کے اعمال اختیار کرتے جو امید آخرت کی رکھتا ہے - اے بندگان دنیا اگر تمہارے وہ
عیب بیان کریں جو تم میں ہیں آزردہ ہو اور اگر وہ صفات نیک تمسے منسوب کریں جو تم میں نہوں خوش ہو
اور آگاہ ہو کہ شیاطین نے کسی چیز میں اسقدر تعمیر نہیں کی ہے جسقدر کہ تمہارے دلوں میں کی ہے - اور یقین کرو
کہ خدا نے دنیا تمکو اسلیئے دی ہے کہ اس میں اپنے آخرت کے لیئے عمل کرو اسلیئے تمکو دنیا نہیں دی ہے کہ تمکو آخرت سے

بازرکھے۔ دنیا کی نعمتین اسلیئے تمکو عطا ہوئی ہین کہ تم جانو کہ خدانے بسبب اونکے اپنی عبادت پر تمھاری
تائید کی ہے۔ اور بسبب اونکے خدانے اپنے گناہون پر تمھاری اعانت نہین کی ہے تمکو دنیا مین اپنی
طاعت کا حکم دیا ہے کہ اپنی معصیت کا بسبب دنیا کے امور حلال پر تمھاری اعانت کی نہ کہ امور
حرام پر۔ تمھاری روزی کو دنیا مین اسلیئے وسعت دی ہے کہ ایک دوسرے سے احسان و نیکی کرو
نہ اسلیئے کہ بسبب اوسکے باہم عداوت و دشمنی رکھو۔ مین تم سے براستی کہتا ہون کہ ثواب آخرت ہر شخص
چاہتا ہے مگر کسی کو سواے اوسکے نہین ملتا جسنے کہ دنیا مین اوسکی تحصیل کرنے مین سعی کی ہو۔ مین تم سے
راست کہتا ہون کہ درخت کامل نہین ہوتا مگر میوہ نیک و خوب سے۔ اسیطرح دین کامل نہین ہوتا مگر
ترک محرمات سے۔ مین تم سے راست کہتا ہون کہ زراعت نہین ہو سکتی مگر آب و خاک سے۔ اسیطرح ایمانکو صلاحیت حاصل
نہین ہوتی مگر علم و عمل سے۔ مین تم سے راست کہتا ہون کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اسیطرح حلم آتش غضب کو سرد
کرتا ہے۔ مین تم سے راست کہتا ہون کہ آب و آتش ایک ظرف مین جمع نہین ہو سکتے۔ اسیطرح دانائی اور عجز بھی ایک
دل مین جمع نہین ہوتے۔ مین تم سے راست کہتا ہون کہ باران سواے ابر کے اور کسی چیز سے نہین برستا اسیطرح
جو عمل باعث خوشنودی پروردگار ہے وہ سواے دل پاک کے اور کسی دل سے صادر نہین ہوتا۔ مین تم سے راست کہتا ہون
کہ جسطرح آفتاب ہر چیز کو روشن کرتا ہے اسیطرح حکمت روشنی دلکا باعث ہوتی ہے۔ تقوی سردار سب حکمتونکا
حق دراستی دروازہ ہر خیر۔ رحمت خدا دروازہ حق اور کلید رحمت خدا۔ دعا و تضرع و عمل ہے۔ اور کوئی دروازہ
بغیر کلید کے نہین کھلسکتا مین تم سے راست کہتا ہون کہ مرد دانشمند نہین بوتا مگر وہی درخت جو اوسکو منظور و
پسندیدہ ہے۔ اور سوار نہین ہوتا مگر اوسی فرس پر جسکو پسند کرتا ہے۔ اسیطرح مومن دانا نہین کرتا مگر وہی عمل جسکو
پروردگار پسند کرے۔ مین تم سے راست کہتا ہون کہ صیقل کرنا شمشیر کو صاف کر دیتا ہے اور اوسکو جلا دیتا ہے اسیطرح
کلام حکمت عقل کو صیقل کرتا اور جلا دیتا ہے۔ کلام حکمت دانشمند کے دل کو اسیطرح زندہ کرتا ہے جیسا کہ پانی زمین
مردہ کو۔ دانشمند کے دل مین حکمت ایک نور ہے بسبب اوس نور کے درمیان خلائق تاریکی مین راہ چلتا ہے۔ مین
تم سے راست کہتا ہون کہ پہاڑ سے پتھرونکو اوٹھا کر دوسری جگہ پہونچانا سخن حق کو اوسکے کان تک پہونچانے
سے جو نہین سمجھتا زیادہ تر آسان ہے۔ اور اوسکے علم کے لیئے سعی کرنا پتھر کو پانی مین رکھکر نرم کرنا ہے۔ اور اوسکی مثل
اوسکے ہے کہ کوئی شخص اہل قبرستان کے لیئے طعام لیجائے تاکہ وہ کھائین۔ خوشا حال اوسکا جو اپنی زیادتی کلام کو
ترک کرے جسمین فائدہ نہو اور جو باعث غضب خدا ہوگا اور جو کلام نہ سمجھے اوسکو نہ کہے۔ اور اپنی گفتار نیک
مین کسی کے حال کی آرزو نکرے جب تک کہ اوسکے کردار نیک سے آگاہ نہو خوشا حال اوسکا جو علما سے اون چیزونکو
حاصل کرے جنکو نہین جانتا ہے اور جاہلونکو اون چیزونکی تعلیم دے جنکو جانتا ہے۔ خوشا حال اوسکا جو بسبب علم کے

سے
عالمون کی تعظیم کرے اور اونسے نزاع کرنا ترک کردے بسبب نادانی کے جاہلون کو حقیر جانے اور جاہلونکو اپنی درگاہ
نکال اگر اونکو اپنا مقرب کرو اور اپنا علم اونکو سکھاؤ ۔ اے گروہ حواریان مین تم سے سچ کہتا ہون بتحقیق آج
تم درمیان خلائق مثل زندونکے ہو مُردون مین ۔ پس اونکو اوس مرگ سے ہلاک نکرو جو زندون کو بسبب
متابعت شہوت دور سے حقتعالی لاحق ہوتی ہے ۔ اور فرمایا کہ حقتعالی فرماتا ہے کہ میرا بندۂ مومن اس امر سے
محزون ہوتا ہے کہ دنیا کو اوس سے پھیر لیتا ہون حالانکہ میرے نزدیک یہ حالت محبوب ترین احوال ہے بسبب اسکے
بندۂ تمام حالتون سے زیادہ مجھسے نزدیک ہوتا ہے ۔ اور اس امر سے خوش ہوتا ہے کہ وسعت دنیا اوسکو
عطا کرون حالانکہ مین اس حال کو اور جسکا یہ حال ہو اوسکو دشمن رکھتا ہون اور جسکا حال ایسا ہوتا ہے وہ مجھسے
دور ہے ۔ اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ نے درمیان بنی اسرائیل خطبہ پڑھا اور
فرمایا اے بنی اسرائیل کلمات حکمت جاہلون سے نکہو ۔ اگر کہوگے گویا حکمت پر تمنے ظلم کیا ۔ اور جو لوگ کہ اہل حکمت اور
قابل اوسکے سمجھنے کے ہین اونسے باز نرکھو ۔ اگر ایسا کروگے گویا اوس گروہ پر تمنے ستم کیا ۔ ظالم کی اوسکے ظلم پر مدد
نکرو ۔ اگر ایسا کروگے تمہارا فضل باطل ہوجائیگا ۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ حواریون نے عیسیٰ
سے کہا اے تعلیم کنندۂ خیر ہمکو آگاہ کرو کہ کون چیز تمام چیزون سے شدید تر ہے ۔ فرمایا تمام چیزون سے شدید تر اور
سخت تر غضب خدا ہے ۔ پوچھا غضب خدا سے بسبب کس چیز کے احتراز کرسکتے ہین ۔ فرمایا اس امر سے کہ لوگ
غضب نکرین ۔ پوچھا ابتداے غضب کیا ہے اور کس چیز سے پیدا ہوتا ہے ۔ فرمایا تکبر و تجبر اور لوگونکو حقیر جاننے سے ۔ اور
دوسری حدیث موثق مین آنحضرت سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اے فرزندان آدم دنیا
سے خدا کی طرف بھاگو اور اپنے دلونکو دنیا سے علیحدہ کرو اسلیئے کہ نہ دنیا تمہارے لیئے شایستہ ہے اور نہ تم اوسکے لیئے
شایستہ ہو نہ تم دنیا مین باقی رہوگے نہ دنیا تمہارے لیئے باقی رہیگی ۔ دنیا فریب دینے والی اور رنج
مین مبتلا کرنے والی ہے ۔ فریب خوردہ وہی شخص ہے جو دنیا کے فریب مین آگئے ۔ اور زیانکار وہی ہے جو
دنیا سے مطمئن رہے ۔ ہلاک ہونیوالا وہی ہے جو دنیا کو دوست رکھے اور اوسکو طلب کرے ۔ پس اپنے خالق کی
درگاہ مین توبہ کرو اور اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرو اور اوس دن سے خوف کرو جس دن کوئی پدر اپنے فرزند
کو جزا نہ دیگا اور کوئی فرزند اپنے پدر کا جزا دینے والا نہوگا ۔ تمہارے آبا و اجداد تمہاری امہات کہان ہین تمہارے
بھائی کہان ہین تمہاری بہنین کہان ہین ۔ تمہارے فرزند کہان ہین ۔ ان سب کو آخرت کیطرف طلب کیا اونہون نے
قبول کیا اور چلے گئے ۔ انکو خاک کے سپرد کیا اور یہ سب مُردونکے ہمسایہ ہوے ۔ درمیان گروہ ہلاک شدہ کے گئے
اور دنیا سے باہر نکلے ۔ اپنے دوستون سے جدا ہوے اور اون چیزونکے محتاج ہوے جنکو اونہون نے پہلے آخرت مین نہ بھیجا
تھا ۔ اون چیزونسے مستغنی ہوے جنکو دنیا مین چھوڑ دیا ۔ کب تک تمکو نصیحت و تنبیہ کرین اور تم فراموشی و

غفلت اور لہو و لعب مین مصروف رہو۔ تمھاری مثل دنیا مین مانند حیوانات کے ہی تمھاری ہمت امور
شکم و خوشحالی مین مصروف ہی۔ کیا تم اوس خدا سے شرم نہین کرتے جسنے تمکو پیدا کیا ہی حالانکہ اوسنے
اپنے لقا ہی کا۔ تمکو آتش جہنم سے ڈرایا ہی۔ تم عذاب جہنم کی طاقت نہین رکھتے۔ اور اپنی اطاعت
کرنے والون سے وعدہ بہشت کا اور اپنے ہمسایہ ہونے کا فردوس اعلے مین فرمایا ہی۔ پس رغبت
کرو اوس چیز کی طرف جسکا وعدہ خدانے تمسے فرمایا ہے اور اپنے کو اوس رحمت کا سزاوار کرو۔ انصاف
کرو اپنے سے اور دوسرون پر ظلم نکرو۔ اپنے ضعیفون پر مہربانی رکھو۔ محتاجون کی دستگیری کرو۔
خدا کی درگاہ مین گناہون سے توبہ کرو مگر توبہ نصوح کہ پھر تمسے گناہ صادر نہون۔ تم بندگان نیک کردار
رہو نہ بادشاہان جبار۔ تم اون ظالمون اور طاغیون اور فرعونون سے قرار نہ پاؤ جنھون نے اوس
پروردگار سے سرکشی کی جسنے اونکو مرگ سے مقہور کیا۔ یعنے جبار جباران پروردگار آسمان و زمین خداوند
گذشتگان و آیندگان۔ بادشاہ روز جزا جسکا عقاب شدید تر اور عذاب دردناک ہی۔ کوئی ستمگار
اوسکے عذاب سے نجات نہین پاتا۔ کوئی چیز تحت قدرت سے اوسکے باہر نہین نکل سکتی اور اوسکے علم سے
غائب نہین ہو سکتی۔ کوئی امر اوس سے پوشیدہ نہین رہتا۔ اوسکے علم نے تمام چیزونکا احصا کیا ہی۔
اوس نے ہر شخص کو اوسکی منزل و مقام مین جگہ دی ہی بہشت ہو یا دوزخ۔ اے فرزند آدم ناتوان تو
اوس سے کہان بھاگ سکتا ہی جو تجھکو تاریکی شب اور روشنی روز مین طلب کرتا ہی اور پاتا ہی جس حال مین
کہ تو ہو اوسکے تحت قدرت ہی۔ جسنے نصیحت کی حجت تمام کردی جسنے نصیحت قبول کی وہ رستگار ہوا اور
منقول ہی کہ انجیل مین لکھا ہی عیسیٰ نے فرمایا کہ نہین سنا تمنے جو کچھ گذشتگان سے کہا تھا کہ زنا نکرو۔ اور مین
کہتا ہون کہ جو شخص کسی عورت کی طرف نظر کرے اور اوسکی خواہش اوسکے دل مین پیدا ہو گویا دل کے ساتھ
اوس نے زنا کیا۔ اگر تیری آنکھ تجھسے خیانت کرے اور تو حرام ہو اوسکو نکالکر پھینکدے اسلیئے کہ اگر ایک عضو
تیرا ہلاک ہو بہتر ہے اس سے کہ تیرا تمام بدن جہنم مین جائے۔ تحقیق تم سے درست کہتا ہون۔ تم ان امور مین فکر
نکرو کہ کیا کھاتے اور کیا پیتے ہو اور کیا چیز بدن پر پہنتے ہو۔ آیا نفس کھانے سے اور بدن لباس سے بہتر
نہین ہی۔ پس تم اپنی جان و بدن کو عذاب سے نجات دو۔ مرغان ہوا کی طرف نظر کرو کہ وہ نہ کھیتی کرتے مین نہ
تخم ریزی مین مبتلا ہین اور تمھارا پروردگار رفیع الشان اونکو روزی دیتا ہی۔ کیا تم اونسے بہتر نہین ہو۔
کون ایسا ہی جو تم مین سے زیادہ ایک ہاتھ اپنا قامت بلند کر سکے۔ پس کیون اپنی پوشش کی فکر مین رہتے ہو
جسنے تمھارے لیئے قامت مقدر کیا ہی اوسی نے لباس بھی مقدر کیا ہی۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول
ہی کہ حضرت مسیحؑ فرماتے تھے کہ جسکو غم زیادہ ہی اوسکا بدن بیمار ہی جسکی خصلت بد ہے اوسکا نفس اوسکے

ہمیشہ عذاب مین ہے - جو زیادہ کلام کرتا ہے خطا ولغزش اوسکی بیشمار ہوتی ہے - جو بہت دروغ کہتا ہے
اوسکا حسن وجمال زائل ہو جاتا ہے - جو لوگون سے بہت نزاع کرتا ہے مروت وجوانمردی اوسکی زائل ہوتی
ہے اور وہ بیقدر ہو جاتا ہے - اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہے
کہ انجیل مین لکھا ہے کہ جن چیزون کا علم تمکو نہین اونکو طلب نکرو جب تک کہ اون چیزون پر عمل نکرو جنکو تم
جانتے ہو - اسلیئے کہ جس علم کا جاننے والا اوسپر عمل نہین کرتا وہ علم اوسکو خدا سے دور کرتا ہے - اور حضرت
عیسیٰ نے ایک روز حواریون سے فرمایا کہ نہین ہے دنیا مگر ایک پل پس اوس سے عبور کر جاؤ اور اوسکی
تعمیر مین مصروف نہو - اور بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ عیسیٰ نے فرمایا ہے بیماری دین اور عالم
طبیب دین ہے - جب دیکھو کہ طبیب بیماری کو اپنی طرف کھینچتا ہے اوسکو اوسکے نفس پر متہم کرو اور سمجھو کہ
جب اوسکو اپنا غم نہین دوسرون کا خیرخواہ نہین ہو سکتا - دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ عیسیٰ
نے کہا خوشا حال اوسکا جسکا تفکر خاموشی ہو اور عبرت نظر کرنا - ہمیشہ اپنے گھر مین رہنا اختیار کرے اور اپنے
گناہون پر بہت روئے - خلائق اوسکے دست وزبان کے ضرر سے محفوظ رہین - اور بسند معتبر حضرت
صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اے عیسیٰ مجھکو اپنی آنکھون سے آنسو دے اور اپنے دل
سے خشوع دو اپنی آنکھون مین اندوہ کا سرمہ لگاؤ جبکہ اہل باطل خندان ہون - مردون کی قبرون پر
استادہ ہو اور بہ آواز بلند اونکو ندا کرو شاید کوئی پند ونصیحت اونسے تمکو حاصل ہو - اونسے کہو
مین تمسے ملحق ہونگا - اون سب کے ساتھ جو تمسے ملحق ہونے والے ہین - اور دوسری حدیث معتبر مین
فرمایا کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے اصحاب کو نصیحت کی اور فرمایا کہ تم دنیا کے لیئے عمل کرتے ہو حالانکہ دنیا مین
بغیر عمل کے روزی پاتے ہو اور آخرت کے لیئے عمل نہین کرتے حالانکہ وہان بغیر عمل کے روزی نپاؤگے
وائے ہو تمپر اے علماے بد - مزدوری لیتے ہو اور کام نہین کرتے - بہت جلد صاحب عمل تمسے عمل طلب
کریگا - بہت جلد دنیا سے قبر تاریک مین جاؤگے - وہ شخص کیونکر اہل علم سے قرار پا سکتا ہے جسکی بازگشت
آخرت کی طرف ہو اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہے - جو چیز اوسکو ضرر پہونچاتی ہے اوسکی خواہش بہ نسبت اوس
چیز کے زیادہ رکھے جو اوسکو نفع پہونچاتی ہے - اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ سے
پوچھا کہ اے روح اللہ تمہارا کیا حال ہے فرمایا مین نے صبح کی ہے درحالیکہ میرا پروردگار مجھسے مطلع وآگاہ ہے آتش
جہنم میری پیش رو اور موت مجھکو گرفتار کیے ہے - جو آرزو رکھتا ہون اوسپر قادر نہین - جو چیز مجھکو مطلوب نہین
اوسکو اپنے سے دفع نہین کر سکتا - پس کونسا فقیر مجھسے زیادہ فقیر وبیچارہ ہے - اور بسند معتبر حضرت
رسول خداؐ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اے عیسیٰ میری عبادت مین

سعی کرو اور میری عبادت بجا لاؤ اسلئے کہ تم کو میں نے بے پدر پیدا کیا ہے تاکہ اہل عالم کے لیے تم ایک آیت
و علامت ہو - بنی اسرائیل سے کہو کہ مجھ پر ایمان لائیں اور میرے رسول پیغمبر اُمّی پر جسکی نسل اوس دختر
نیک اختر سے ہوگی جو تمھاری مادر کے ہمراہ بہشت میں ہوگی) - طوبیٰ اوسکے لیے ہے جو اوسکا کلام سنے اور
اوسکے زمانہ کو پاوے عیسیٰ نے عرض کی خداوندا طوبیٰ کیا ہے فرمایا ایک درخت ہے بہشت میں جسکے
نیچے ایک چشمہ ہے - جو کوئی اوس چشمہ سے ایک گھونٹ پئے پھر کبھی تشنہ نہیں ہوتا - عیسیٰ نے عرض
کی خداوندا ایک گھونٹ اوسکا مجھے بھی عنایت ہو - فرمایا اے عیسیٰ تمام پیغمبروں پر اوس چشمہ کا پانی
پینا حرام ہے جب تک کہ وہ پیغمبر اوسکو نہ پئے اور تمام امتوں پر بہشت میں داخل ہونا حرام ہے
جب تک کہ اوس پیغمبر کی امت داخل نہو - اور دوسری حدیث معتبر میں حضرت صادق سے
منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ نے جبرئیل سے پوچھا قیامت کب قائم ہوگی - جبرئیل دہشت یاد قیامت سے
کانپے اور بیہوش ہوگئے - جب ہوش میں آئے کہا اے روح اللہ میں بھی مثل آپ کے نہیں جانتا
اور قیامت کا علم سواے خدا کے اور کسی کو نہیں - قیامت ناگاہ و بیخبر قائم ہوگی - اور دوسری حدیث معتبر
میں فرمایا ہے کہ عیسیٰ نے فرمایا میں نے بیماروں کی دوا کی اور بقدرت خدا اونکو شفا ہوئی - اندھے اور کوڑھی کا
باذن خدا علاج کیا - مُردوں کو بحکم خدا زندہ کیا - احمق کا علاج کیا مگر اوسکی اصلاح نہو سکی پوچھا اے
روح اللہ احمق کون شخص ہے - فرمایا وہ شخص جسکو اپنی راے اور اپنے اعمال پسند آتے ہیں یعنی خود پسند ہے
اپنی کو سب پر صاحب فضل و احسان جانتا ہے کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں جانتا - اپنا حق سب پر
لازم کرتا ہے - کسی کا حق اپنے اوپر لازم نہیں کرتا - یہی ہے وہ احمق جسکے علاج میں کوئی چارہ مجھسے نہو سکا
اور دوسری حدیث معتبر میں فرمایا کہ مسیح نے اپنے اصحاب سے کہا اگر تم میرے دوست و برادر ہو پس
کینہ و دشمنی خلائق کو اپنی نسبت قرار دو - اگر ایسا نکروگے میرے برادر نہیں ہو خوشحال اوسکا جو
لذات دنیا کو آنکھ سے دیکھے اور دل میں معصیت خدا کو جگہ نہ دے جو چیز کہ تمھارے ہاتھ سے جاتی رہی
اور گذر گئی اب وہ تم سے کسقدر دور ہے - اور جو آنے والی ہے وہ کسقدر تمھسے نزدیک ہے - واے ہو
اونپر جو دنیا پر مغرور ہوے ہیں جبکہ اونسے وہ چیز نزدیک ہوگئی جس سے کراہت رکھتے ہیں - اور دور ہوگئی
وہ چیز جسکو دوست رکھتے ہیں - اور وہ چیز اونکو ملیگی جسکا وعدہ اونسے کیا تھا خلقت روز و شب اور اونکا
آنا جانا ہی امر اونکی عبرت کے لیے بہت ہے - پس واے ہو اوس شخص پر جسکی ہمت محض دنیا کے
حاصل کرنے میں مصروف ہو - اور افعال اوسکے گناہ و خطا - وہ شخص اپنے پروردگار کے سامنے کیونکر
رسوا نہوگا - یاد خدا کے بغیر زیادہ کلام نکرو - جو لوگ یاد خدا کے بغیر زیادہ کلام کرتے ہیں اونکے دل

سنگین و سخت ہوتے ہین - وہ نہین جانتے اور لوگون کے عیبون کی طرف نظر کرتے ہین گویا اونکے خدا ہین
تم اپنے خلاصی نفس کی طرف نظر کرو اسلیے کہ تم بندگان مملوک ہو - کب تک پانی پہاڑ پر جاری رہے اور وہ
نرم نہو - اور کب تک تم حکمت کا درس دو مگر تمھارا دل نرم نہو - تمھاری مثل مانند رنلا کے ہی - پھول
اوسکا دیکھنے مین بھلا معلوم ہوتا ہی مگر جو شخص اوسکو چکھتا ہی دور پھینکتا ہی اور اگر کوئی اوسکو کھائے
وہ پھول اوسکو ہلاک کر دیتا ہی - **مؤلف فرماتے ہین** - رنلا ایک گیاہ ہی جسکا پھول نہایت خوش
رنگ ہوتا ہی مگر اوسکی پتیان نہایت تلخ اور زہر قاتل ہین - اور دوسری روایت مین منقول ہی کہ حق
تعالیٰ نے حضرت عیسے پر وحی نازل فرمائی کہ بہ نسبت خلائق کے حلم و بردباری مین مثل زمین کے رہو
جو کہ زیر قدم ہے اور سخاوت مین آب جاری اور رحم و شفقت مین مانند آفتاب و ماہ کے رہو جنکی
روشنی ہر نیک و بد تک پہونچتی ہے - اور حضرت عیسے نے فرمایا ہی خوشا حال اوسکا جو شہوت حاضر کو
ترک کرے بسبب اوس ثواب کے جسکا وعدہ اوس سے کیا ہی اور اوسنے اوسکو نہین دیکھا - اور فرمایا کہ دنیا
کو اپنا خدا قرار نہ دو کہ وہ تمکو اپنا بندہ قرار دے - اپنا خزانہ اوسکے پاس رکھو جو ضائع نہین کرتا یعنی تمھارا
پروردگار اپنا خزانہ دنیا مین نہ رکھو اسلیے کہ وہ معرض آفات مین ہی - اور فرمایا کہ مین نے دنیا کو
تمھارے لیے منھہ کے بھل گرا دیا ہی میرے بعد اوسکو نہ اوٹھاو اور برپا نکرو - بدرستیکہ دنیا کی خیانتون
سے ایک یہ ہی کہ خدا کی معصیت اوسمین کیجاتی ہی - اور دوسری خیانت یہ ہی کہ آخرت حاصل نہین ہو سکتی
مگر اوسکے ترک کرنے سے - پس دنیا سے عبور کرو اور اوسکی تعمیر مین مصروف نہو - اور آگاہ ہو کہ اصل ہر گناہ
محبت دنیا ہی - اور ایسی شہوتین بہت ہین جنکے عقب مین اندوہ دور و دراز ہوتا ہی - اور فرمایا کہ مین
نے دنیا کو تمھارے لیے منھہ کے بھل گرایا ہے اور تم اوسپر بیٹھے ہو - دنیا کے بارہ مین تمسے کوئی منازعہ
نکریگا - سواے بادشاہون اور عورتون کے - پس تم بادشاہون سے دربارہ دنیا معارضہ نکرو بلکہ دنیا اونکے
لیے چھوڑ دو اسلیے کہ جب تم اونکی دنیا کو چھوڑے رہوگے وہ تمسے تعرض نکرینگے - مگر عورتون سے ڈرتے
رہو اور اونکے شر سے بروزہ و نماز محفوظ رہو - اور منقول ہے کہ ایک روز آنحضرت سے کسی نے کہا کہ آپ اپنے
لیے کوئی گھر نبوا لیجیے - فرمایا خانہاے گذشتگان ہمارے لیے کافی ہین اور مین انہین کو دوست
رکھتا ہون - اور منقول ہی کہ آنحضرت سے کہا کہ ہمکو وہ عمل سکھائیے جسکو خدا دوست رکھتا ہی -
فرمایا دنیا کو دشمن رکھو تاکہ خدا تمکو دوست رکھے - اور منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسے پر وحی
نازل فرمائی کہ جب کوئی نعمت تمھاری طرف بھیجون تم اوسکا بہ شکستگی و فروتنی استقبال کرو
تاکہ اوس نعمت کو تمپر تمام کرون - اور منقول ہی کہ عیسی نے فرمایا اوس شخص نے اپنے نفس کو کیا نفع پہونچایا

جس نے اپنے نفس کو تمام دنیا کے ہاتھ بیچ کر بعد اسکے جو کچھ خرید کیا اوسکو دوسرونکے لیئے میراث
چھوڑا۔ اور اپنے نفس کو ہلاک کیا۔ ولیکن خوشا حال اوسکا جو اپنے نفس کو خلاص کرے اور اوسکو تمام دنیا پر ترجیح
دے۔ اور حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ مال تین طرح کا ہوتا ہی یا مال کو آدمی غیر حلال سے کسب کرتا ہی اور معذب ہوتا
ہی یا بطریق حلال حاصل کرتا ہی اور امور حرام مین صرف کرتا ہے۔ اس صورت مین بھی معذب ہوتا ہی یا بطریق
حلال کسب کرتا ہی اور امور حلال مین صرف کرتا ہی مگر اس حالت مین اصلاح و تدبیر اوس مال کی عبادت
خدا سے اوسکو باز رکھتی ہی۔ حضرت عیسیٰ جب اوس گھر کی طرف گذر کرتے جسکا مالک فوت ہوچکا ہوا اور دوسرا
شخص اوس گھر مین ساکن ہوا ہو۔ فرماتے تھے واے ہو اوپر جنہون نے تجھے میراث مین لیا ہی جو لوگ کہ
اوس گھر مین تھے انکے حال سے کیون عبرت حاصل نہین کرتے اور فرماتے تھے کہ اے گھر تو خراب و ویران اور
جو تجھ مین رہتے ہین فنا ہونگے اور اے نفس وہ عمل کر جو خدا کے لیئے ہو کہ تجھکو روزی حاصل ہو۔ اور اپنے
بدن محنت و مشقت اوٹھا تاکہ راحت پائے۔ اور فرماتے تھے اے فرزند آدم ضعیف اپنے پروردگار کے
عذاب سے حذر کر۔ طمع کو اپنے سے دور کر دنیا مین ضعیف رہ۔ اپنی شہوتون کو ترک کر اور صاحب عفت ہو
اپنے بدن کو صبر کا اور اپنے دل کو فکر کا عادی کر۔ ایک روزی کو روز آیندہ کے لیئے جمع نکر۔ حالت پریشانی مین
خدا کا حمد بہت بجالا۔ اسلیئے کہ تجھکو گناہ سے محفوظ رکھنے کا ایک سبب یہ بھی ہی کہ جس چیز کی تجھکو خواہش
ہو تو اوسپر قادر نہ رہے۔ ایک روز فرماتے تھے اے گروہ حواریان بسبب دشمنی اہل معاصی اپنے کو خدا کا
دوست قرار دو۔ اور بسبب اونکی دوری کے بارگاہ خدا مین تقرب حاصل کرو۔ اور بسبب اونکے خشم
کے خوشنودی خدا کے طالب ہو۔ اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہی کہ حضرت عیسیٰ کے لیئے دنیا
ایک بڑھیا کرنجی آنکھون کی صورت مین ظاہر ہوئی۔ عیسیٰ نے اوس سے پوچھا تو نے کتنے شوہر کیئے ہین کہا
بہت۔ پوچھا کیا سبنے تجھے طلاق دیا۔ کہا مین نے اون سب کو قتل کیا۔ فرمایا واے ہو تیرے شوہران
باقی ماندہ کے حال پر کہ وہ تیرے شوہران قتل شدہ کے حال سے عبرت حاصل نہین کرتے۔ اور دوسری
حدیث موثق مین فرمایا ہی کہ حضرت عیسیٰ فرماتے تھے جن ہول و دہشت کو تو نہین جانتا کہ کب تجھکو لاحق ہونگے
کون چیز اس امر سے تجھکو منع کرتی ہے کہ اونکے لیئے مہیا و آمادہ رہے اس سے پہلے کہ وہ ناگاہ تجھکو لاحق
ہون۔ اور فرماتے تھے کہ اسباب معیشت دنیا و آخرت دونون دشوار ہین۔ اسباب معیشت دنیا اسلیئے
دشوار ہین کہ تو دنیا کی کسی چیز کی طرف ہاتھ دراز نہین کرتا مگر یہ کہ کوئی فاجر سبقت کرتا ہی اور اوسکو تیرے
ہاتھ سے لے لیتا ہی۔ اسباب معیشت آخرت اسلیئے دشوار ہین کہ تجھکو کوئی ایسا مددگار نہین ملتا جو
اوسکے حاصل کرنے مین تیری اعانت کرے۔ اور بسند صحیح آنحضرت سے منقول ہے کہ حواریان عیسیٰ اون کی

خدمت مین حاضر ہوے اور کہا اے تعلیم کنندہ خیر ہمکو راہ راست کی ہدایت کرو۔ فرمایا موسیٰ کلیم خدا انکو حکم
دیتے تھے کہ خدا کی جھوٹی قسم نکھاؤ اور مین تمکو حکم دیتا ہون کہ خدا کی قسم نہ جھوٹی کھاؤ نہ سچی۔ کہا اے
روح اللہ اور زیادہ بیان فرمائیے۔ فرمایا موسیٰ پیغمبر خدا انکو حکم دیتے تھے کہ زنا نکرو اور مین تمکو حکم دیتا ہون
کہ زنا کرنا کیسا بلکہ زنا کا خیال بھی دل مین نہ آنے دو جس دل مین زنا کا وسوسہ پیدا ہوتا ہے وہ مانند اوس
گھر کے ہے جسکو آب طلا سے منقش کیا ہو اور اندر اوس مین آگ روشن کی ہو۔ اگرچہ وہ گھر نہین جلتا مگر
دھوان نقش کو خراب کر دیتا ہے۔ اور بسند معتبر حارث اعور سے منقول ہے وہ کہتا ہے مین ایک روز حضرت
امیرالمومنین کے ہمراہ رکاب شہر حیرہ مین جاتا تھا۔ ناگاہ ایک دیر کے پاس پہونچے ایک ترسا وہان
ناقوس بجاتا تھا حضرت نے فرمایا اے حارث تو جانتا ہے کہ یہ ناقوس کیا کہتا ہے مین نے عرض کی خدا و
رسول اور ابن عم رسول بہتر جانتے ہین۔ فرمایا دنیا کی اور خرابی دنیا کی مثل بیان کرتا اور کہتا ہے
لا الہ الا اللہ حقا حقا صدقا صدقا ان الدنیا قد غرتنا وشغلتنا واستھوتنا یا ابن الدنیا مھلا مھلا
یا ابن الدنیا دقا دقا یا ابن الدنیا جمعا جمعا تفنی الدنیا قرنا قرنا ما من یوم یمضی عنا
الا اوھی منا رکنا قد ضیعنا دارا تبقی واستوطنا دارا تفنی لسنا ندری
ما فرطنا فیھا الا لو قد متنا حاصل مضمون ان کلمات کا یہ ہے کہ گواہی دیتا ہون
مین یگانگی خدا کی حالانکہ وہ حق ہے حق ہے راست ہے راست ہے۔ بدرستیکہ دنیا نے ہمکو فریب دیا اور
آخرت سے باز رکھا۔ ہماری عقل ضائع کی اور گمراہ کیا۔ اے فرزند دنیا کار ہاے دنیا مین تاخیر کر۔
اے فرزند دنیا تو ہر روز مصیبتون سے کوبیدہ ہوتا ہے یا یہ کہ کب تک دنیا کو جمع کرنے کیلئے ایک دوسرے
کو کوبیدہ کریگا۔ تو بہت جلد شکستہ و درہم ہوگا۔ اے فرزند دنیا مال و اسباب دنیا کو کب تک جمع کریگا
فانی کرتی ہے دنیا ہر قرن کو بعد دوسرے قرن کے۔ کوئی روز عمر سے نہین گزرتا مگر یہ کہ ایک رکن کو ارکان
بدن سے ضعیف و سست کرتا ہے۔ تحقیق کہ ہمنے خانۂ باقی کو ضایع کیا اور خانۂ فانی کو اپنا وطن قرار
دیا۔ ابھی نہ جانینگے کہ دنیا مین ہمنے کیا تقصیر کی ہے مگر بعد مرگ کے۔ حارث نے عرض کی یا امیرالمومنین
آیا نصاری جانتے ہین کہ ناقوس کی آواز سے یہ معنے ظاہر ہوتے ہین۔ فرمایا اگر اسکو جانتے مسیح کو
خدا کا شریک قرار نہ دیتے۔ حارث کہتا ہے مین دوسرے دن اوس نصرانی پاس گیا جو اوس دیر مین
رہتا تھا اور اوس سے کہا تجھے حضرت عیسیٰ کی قسم دیتا ہون کہ اس ناقوس کو اوسی طرح بجا جیسا کہ
پیشتر بجاتا تھا۔ اوسنے ناقوس بجانا شروع کیا مین ہر مرتبہ اوسکے بجانے مین ایک فقرہ اون فقرات
سے پڑھتا تھا جو حضرت نے فرمایا تھا۔ اور وہ فقرہ اوسکی آواز سے مطابق ہوتا تھا تا آنکہ تمام فقرات

آخر ہوے - اوس نصرانی نے مجھسے کہا مین تجھے تیرے پیغمبر کی قسم دیتا ہون بیان کر یہ کلمات تجھکو کسنے بتائے ہین - حارث نے کہا جو شخص روز گذشتہ میرے ہمراہ تھا اوسی نے مجھکو بتائے ہین - پوچھا وہ تمہارے پیغمبر سے قرابت رکھتا ہے - حارث نے کہا اونکا ابن عم ہے - پوچھا ان کلمات کو اوس نے اپنے پیغمبر سے سنا ہے - حارث نے کہا ہان - پس وہ دیرانی مسلمان ہوا اور کہا قسم ہے خدا کی مین نے توریت مین پڑھا ہے کہ خاتم انبیا وہ پیغمبر ہوگا جو صدای ناقوس کی تفسیر کریگا -

فصل چھٹی

حضرت عیسیٰ کا آسمان پر جانا اور پھر زمانہ آخر مین زمین پر اوترنا اور حضرت شمعون بن حمون الصفا کے حالات کا بیان - حق تعالی فرماتا ہے - اِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا یاد کرو اوسوقت کو جبکہ حق تعالی نے فرمایا اے عیسیٰ مین تمکو لیتا ہون اور بلند کرتا ہون اپنی طرف - یعنی آسمان کی جانب - اور تمکو پاک کرتا ہون کافرون کے لوث سے کہ تم درمیان اونکے نرہو اور اونکا ضرر تمکو نہ پہونچے بعضون نے کہا ہے کہ توفی یعنی مرگ ہے خدا نے اول اونکی روح قبض کی اور تین ساعت کے بعد پھر زندہ کر کے آسمان پر لیگیا - بعضے کہتے ہین کہ بعد آنے زمین کے زمانہ آخر مین اونکی رحلت ہوگی - وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ جن لوگون نے تمہاری متابعت کی تھی اون کو مین نے اوس گروہ پر قیامت تک غالب و مسلط کیا جو تم سے کافر ہوے - چنانچہ نصاری ہمیشہ یہود پر غالب ہین اور امت پیغمبر آخر الزمان بھی جو حضرت عیسیٰ پر ایمان رکھتے ہین ہمیشہ یہود پر مسلط ہین - قوم یہود سے بادشاہی زائل ہوگئی ہے - یہ بھی ایک معجزہ قرآن کا ہے حال آیندہ کی جو خبر اوسمین دیگئی ہے اوسی کے مطابق واقع ہوا - اور حق تعالی نے دوسرے مقام مین فرمایا ہے - وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا اور بسبب کفر یہودیون کے اور اونکا کہنا مریم پر بہتان عظیم تھا - علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ حضرت مریم کو معاذ اللہ زنا کی نسبت دی تھی - اور شیخ طبرسی نے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ کا گذر یہودیون کے ایک گروہ کی طرف ہوا کہا ساحر فرزند ساحرہ اور زناکار فرزند زناکار آتا ہے - جب حضرت عیسیٰ نے یہ کلام شنیع اون سے سنا کہا خداوندا تو میرا پروردگار ہے اور تو نے مجھکو بے پدر خلق کیا ہے اس سبب سے مجھے فرزند زنا کہتے ہین - خداوندا لعنت کر اوسپر جو مجھکو اور میری مادر کو دشنام دے پس وہ سب اوسی وقت بصورت خوک مسخ ہوگئے - وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ اور بسبب اون کے یہ کہنے کے کہ ہمنے مسیح کو قتل کیا جو فرزند مریم اور رسول خدا تھا - اور اونکو قتل نہین کیا اور دار پر نہین کھینچا - ولیکن اونپر مشتبہ ہوا - کیفیت اشتباہ یہ ہے

اختلاف ہے۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ جب خدا نے اوس گروہ کو مسخ کیا جنہون نے حضرت عیسیٰؑ اور
اونکی مادر کو دشنام دی تھی اور یہودا کو جو یہودیونکا بادشاہ تھا یہ خبر پہونچی۔ ڈرا کہ مبادا حضرت عیسیٰؑ
اوسپر بھی نفرین کرین۔ پس یہودیونکو جمع کیا اور سب نے حضرت عیسیٰؑ کے قتل پر اتفاق کیا۔ حقتعالیٰ
نے جبرئیل کو آنحضرتؑ کی حمایت کے لئے بھیجا۔ بعد اسکے تمام یہودی حضرت عیسےٰ کے گرد جمع ہوئے
اور اون سے سوالات شروع کیے۔ حضرت نے اون سے فرمایا اے گروہ یہود خدا تمکو دشمن رکھتا ہے۔ یہ
سُنتے ہی اون کے قتل پر آمادہ ہوا۔ جبرئیلؑ نے آنحضرتؑ کو اوس طاق کی طرف بلند کیا جو اوس گھر
مین تھا اور ایک دریچہ اوس مین باہر کی طرف تھا اوس دریچے سے اون کو آسمان کی طرف لیگئے۔ یہودا نے
ایک شخص کو اپنے اصحاب سے بھیجا جسکا نام ططیانوس تھا۔ کہ وہ اوس طاق پر چڑھے اور عیسیٰؑ کو پکڑ لائے
جب وہ وہان گیا عیسیٰؑ کو نہ پایا مگر حق تعالیٰ نے اوسکو حضرت عیسیٰؑ کا شبیہ کر دیا جو شخص اوسکو دیکھتا
تھا حضرت عیسیٰؑ کا گمان کرتا تھا جب وہ باہر آیا کہ اون سے بیان کرے کہ مین نے عیسیٰؑ کو نہین دیکھا
سب نے اوسی کو پکڑ کر قتل کیا اور بعد اسکے سُولی پر لٹکا دیا۔ اور قریب اس مضمون کے حضرت امام
حسن عسکری علیہ السلام سے بھی منقول ہے جب ططیانوس کو قتل کیا اور اوس دریچہ مین کسی دوسرے
کو نہ پایا کہا اگر ہمنے ططیانوس کو قتل کیا ہے عیسیٰ کیا ہوے اور اگر عیسیٰؑ کو قتل کیا ہے ططیانوس
کیا ہوا۔ اسی لئے یہ امر اونپر مشتبہ رہا۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ جب عیسیٰؑ سترہ حواریون کے ساتھ
یہودیون سے بھاگ اپنے گھر مین داخل ہوے۔ یہودیون نے اوس گھر کو گھیر لیا جب اوس گھر مین
داخل ہوے خدا نے سب کی صورت مثل عیسیٰؑ کر دی۔ یہودیون نے کہا تمنے سحر کیا ہے بتاؤ تم مین عیسیٰؑ
کون ہے ورنہ ہم سبکو قتل کرین گے۔ عیسیٰؑ نے اوسوقت اپنے اصحاب سے کہا کہ تم مین سے کون اس
امر کو قبول کرتا ہے جو آج میرا شبیہ ہو اور قتل کیا جائے اور خدا اوسکو بہشت مین داخل کرے
اونمین سے ایک شخص نے جسکا نام سرجیس تھا قبول کیا اور باہر نکل کر کہا مین عیسیٰؑ ہون لہذا اوسکو
پکڑ کر قتل کیا اور بعد اسکے سُولی پر لٹکا دیا۔ اور حق تعالیٰ عیسیٰؑ کو اوسی روز آسمان پر لیگیا۔ بعضے کہتے ہین
کہ جب عیسیٰؑ بالای آسمان گئے اور یہودیون نے اونکے قتل پر قدرت نہ پائی۔ ایک شخص کو پکڑا اور
اوسکو ایک مقام بلند پر سُولی مین لٹکا کر مکر و تلبیس لوگون سے کہا کہ عیسیٰؑ یہی ہین اور اوس سولی
کے پاس کسیکو نہ جانے دیا۔ اسلئے یہ امر لوگون پر مشتبہ رہا۔ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ
مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ
اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور جن لوگون نے عیسیٰ کے بارہ مین اختلاف کیا ہے البتہ اوس سے شک مین ہین

اور نہیں ہے انکو اونکے حال کا کوئی علم - مگر پیروی گمان کی - اور نہیں قتل کیا اوسکو یقیناً بلکہ خدا اوسکو
اپنی طرف اوپر لے گیا - اور خدا جس امر کو چاہتا ہے اوسپر غالب و قادر ہے اور جو کچھ کرتا ہے وہ موافق حکمت
و مصلحت کے ہے - بسند حسن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے اصحاب سے
وعدہ کیا کہ اونکو خدا آج کی رات آسمان پر لیجائیگا - سب لوگ شام کے وقت حضرت عیسیٰ پاس جمع ہوئے
تھے پس حضرت عیسیٰ اونکو اپنے گھر میں لیگئے - اوس گھر کے گوشہ میں ایک چشمہ تھا - اوس چشمہ میں
غسل کیا اور پھر اون کے پاس آئے - پانی حضرت کے سر مبارک سے ٹپکتا تھا - بعد اسکے فرمایا خدا نے
مجھپر وحی نازل فرمائی ہے کہ اسی وقت مجھے آسمان پر لیجائیگا - اور یہودیوں کے لوث سے پاک کریگا -
تم میں سے کون شخص اس امر کو قبول کرتا ہے کہ وہ میرا شبیہ ہوجائے اور بسبب میری شباہت کے
اوسکو قتل کریں اور سولی پر لٹکائیں - اور اوسکو روز قیامت بہشت میں میرا درجہ ملے - اون میں
سے ایک جوان نے کہا اے روح اللہ میں اسکو قبول کرتا ہوں - عیسیٰ نے فرمایا تو ایسا ہی کریگا - پھر
فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص صبح ہونے سے پہلے مجھسے کافر ہوجائیگا بارہ مرتبہ - پس اون میں
سے ایک نے کہا وہ شخص میں نہوں - عیسیٰ نے فرمایا اگر تو اسکا اثر اپنے نفس میں پاتا ہے پس تو ہی
شخص ہے - پھر عیسیٰ نے فرمایا کہ تم بعد میرے تین فرقہ ہوگے - دو فرقہ خدا پر افترا کرینگے اور جہنم میں جائینگے
ایک فرقہ جو میرے وصی شمعون کا تابع رہیگا اور خدا پر افترا نکریگا وہ داخل بہشت ہوگا - بعد اسکے
عیسیٰ گوشہ خانہ سے بالای آسمان تشریف لیگئے اور یہ سب دیکھ رہے تھے - جب یہود حضرت عیسیٰ کی
تلاش میں آئے اوس شخص کو پکڑا جسکی نسبت حضرت عیسیٰ نے فرمایا تھا کہ کافر ہوگا اور اوس جوان
کو بھی جسنے حضرت عیسیٰ کا شبیہ بننا قبول کیا تھا گرفتار کیا - اوس جوان کو قتل کیا اور سولی پر لٹکایا
وہ دوسرا شخص صبح تک بارہ مرتبہ کافر ہوا جیساکہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تھا - اور ابن بابویہ نے
بسند معتبر حضرت رسول سے روایت کی ہے کہ جبرئیل ایک نامہ حضرت کیلئے لائے جس میں بادشاہان
روی زمین کی خبر مندرج تھی - اوس میں لکھا تھا کہ جب اشبح بن اشجان بادشاہ ہوا اوس نے دو سو
چھیاسٹھ برس بادشاہی کی - اوسکی بادشاہی کے سال اکاون میں حضرت عیسیٰ برسالت مبعوث
ہوئے حق تعالیٰ نے نور و علم و حکمت اور تمام پیغمبران گذشتہ کے علوم اونکو عطا فرمائے اور اون سب
سے زیادہ انجیل اونکے لیے نازل کی اور اونکو بنی اسرائیل پر مبعوث کرکے بیت المقدس کی طرف
بھیجا کہ کتاب خدا و حکمت اور خدا و رسول خدا پر ایمان لانے کی ہدایت کریں - پس اکثر بنی اسرائیل نے
طغیان و سرکشی کی اور کافر ہوئے جب وہ لوگ ایمان نہ لائے آنحضرت نے اپنے پروردگار سے

دعا کی اور اونپر نفرین کی خدا نے اون مین سے بعضون کو بصورت شیاطین مسخ کردیا۔ تاکہ آیت و علامت اونپر ظاہر کرے اور وہ لوگ اس امر سے عبرت حاصل کرین۔ مگر طغیان و سرکشی اونکی اور زیادہ ہوئی پینتیس برس تک بیت المقدس مین اون کی ہدایت کرتے رہے اور اونکو تحصیل ثواب الٰہی کی ترغیب دیتے تھے تا اینکہ حضرت عیسیٰ کے قتل کا ارادہ کیا پس بعضون نے کہا ہے کہ اونپر غضب کیا اور زمین مین زندہ دفن کردیا بعضون نے کہا ہے کہ اونکو قتل کیا اور سولی پر لٹکایا۔ مگر دونون گروہ نے دروغ کہا۔ خدا نے اونکو عیسیٰ پر مسلط نہین کیا بلکہ اون کو اشتباہ ہوا۔ عیسیٰ کو عذاب دینے اور دفن یا قتل کرنے اور سولی پر لٹکانے کی قدرت اون کو حاصل نہین ہوئی لیکن جیسا کہ خدا نے قرآن مین فرمایا ہی بعد قبض روح کے اونکو آسمان پر لیگیا اور جب خدا نے چاہا کہ اونکو آسمان پر لیجائے اونپر وحی نازل فرمائی کہ نور حکمت و علم اور کتاب خدا یہ سب شمعون فرزند حمون کو جنکو صفا کہتے تھے سپرد کرین اور اوسکو مومنون پر اپنا خلیفہ قرار دین پس شمعون ہمیشہ با مرالٰہی قیام کرتے۔ اور اپنی قوم کو با قوال عیسیٰ ہدایت فرماتے تھے۔ اور کافرون سے جہاد کرتے تھے جس شخص نے اون کی اطاعت کی اور اونپر اور اون چیزون پر جو خدا کی جانب سے بیچی گئی اونکو ملی تھین ایمان لایا وہ مومن تھا جس نے انکار و نافرمانی اون کی کی وہ کافر تھا۔ تا اینکہ شمعون برحمت الٰہی واصل ہوئے۔ خدا نے اون کے بعد اپنے بندون کے لیے ایک پیغمبر از جملہ صالحان مبعوث کیا جنکا نام یحییٰ پسر زکریا تھا جب شمعون نے دنیا سے رحلت کی اردشیر پسر اشکاس بادشاہ ہوا۔ اوس نے چودہ برس دس مہینے بادشاہی کی جب آٹھ برس اوسکی بادشاہی سے گذرے یہودیون نے یحییٰ بن زکریا کو شہید کیا جب حضرت یحییٰ کی شہادت کا زمانہ قریب آیا خدا نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ وصیت و امامت کو فرزندان شمعون مین قرار دین اور حواریون کو اور اصحاب عیسیٰ کو حکم دین کہ اون کے ساتھ رہین اور اون کی اطاعت کرین۔ حضرت یحییٰ اوسکے مطابق اسکے عمل کیا۔ اور بسند ہای معتبر امام حسن علیہ السلام سے منقول ہی کہ عیسیٰ شب بست و یکم ماہ رمضان کو بالاے آسمان گئے اور بسند ہای معتبر امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جس رات حضرت عیسیٰ کو بالاے آسمان لیگئے صبح تک جو پتھر زمین سے اوٹھاتے تھے اوسکے نیچے سے خون تازہ جوش کرتا تھا۔ اور شہادت حضرت امیرالمومنین اور شہادت جناب امام حسین علیہ السلام مین بھی ایسا ہی واقع ہوا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت رسول خدا سے منقول ہی کہ جب یہودی جمع ہوے کہ حضرت عیسیٰ کو قتل کرین۔ جبرئیل آئے اور اونکو اپنے پرون مین لے لیا جب عیسیٰ نے نظر اوٹھائی دیکھا کہ جبرئیل کے پرون پر لکھا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِاسْمِکَ الْوَاحِدِ

الاعز وادعوک اللهم باسمک الصمد فادعوک اللهم باسمک العظیم الوتر وادعوک اللهم
باسمک الکبیر المتعال الذی ثبتت ارکانک کلها ان تکشف عنی ما اصبحت وامسیت فیه

جب عیسےٰ نے یہ دعا پڑھی حق تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا کہ عیسےٰ کو میرے محل کرامت کی طرف بلند کر اور بالای آسمان لیجا۔ بعد اسکے آنحضرت نے فرمایا اے فرزندانِ عبدالمطلب تم بھی ان کلمات کو پڑھکر خدا سے دعا کرو۔ میں قسم کھاتا ہوں بحق اوس خدا کے جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ جو بندہ بااخلاص کامل ان کلمات کو پڑھکر دعا کرے اوسکی دعا سے عرش لرزہ میں آئیگا اور حق تعالیٰ ملائکہ سے فرمائیگا گواہ رہو کہ میں نے اس کی دعا مستجاب کی اور اوسکی دنیا و آخرت کی حاجتیں اوسکو عطا کیں بسبب ان کلمات کے۔ اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ جب عیسےٰ کو بالای آسمان لیگئے ایک پیراہن پشمی پہنے تھے جسکو مریم نے کاتا اور بنا اور سیا تھا جب آسمان پر پہونچے حقتعالیٰ کی جانب سے ندا آئی اے عیسےٰ زینت دنیا کو اپنے سے دور کرو۔ اور بحدیث موثق میں حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ انبیا اور حجتہای خدا سے کسی کا مرنا یا شہید ہونا مشتبہ نہیں ہوا سوائے حضرت عیسےٰ بن مریم کے اسلیئے کہ اونکو زندہ زمین سے بالای آسمان لیگئے اور درمیان آسمان و زمین کے اون کی روح قبض کی اور جب آسمان پر پہونچے خدا نے پھر اون کی روح اون کے بدن میں داخل کی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنِّی مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ اور حضرت عیسےٰ کی زبانی فرماتا ہے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِی کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ پس یہ دونوں آیہ وفات آنحضرت پر دلالت کرتی ہیں۔ اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ حضرت صاحب العصر علیہ السلام جب ظہور فرمائینگے اوسوقت ہمراہ حضرت عیسےٰ ایک ہزار تین سو تیرہ فرشتے نازل ہونگے جو انکو بالای آسمان لیجانے کے وقت بھی اون کے ہمراہ تھے۔ اور باسانید معتبرہ بسیار امام محمد باقر و امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام میں چار پیغمبروں کی سنت ہوگی۔ ایک سنت عیسےٰ کہ کہتے ہیں رحلت کی یا قتل ہوئے اور ابھی تک رحلت نہیں کی اور قتل بھی نہیں ہوئے۔ اور دوسرے حدیث معتبر میں حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ جب یہودیوں نے چاہا کہ عیسےٰ کو قتل کریں۔ عیسےٰ نے خدا سے دعا کی اور ہم اہلبیت کے حق کی قسم دی پس خدا نے اونکو قتل ہونے سے نجات دی اور بالای آسمان لیگیا۔ اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ امت عیسےٰ بعد اونکے بہتر فرقہ ہو گئے ایک فرقہ ناجی ہوا اور اکہتر جہنم میں گئے۔ اور دوسری حدیث معتبر میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امیرالمومنین نے اعلم علمای یہود اور اعلم علمای نصاری کو طلب کیا اور فرمایا میں تم سے ایک چیز کا سوال

کرتا ہون جسکو تم سے بہتر جانتا ہون تم اوسکو نہ چھپاؤ اور جو کچھ راست و حق ہے بیان کرو۔ پھر عالم نصاریٰ
کو نزدیک بلایا اور فرمایا تجھے اوس خدا کی قسم دیتا ہون جس نے انجیل کو عیسےٰ پر نازل کیا اون کے پاؤن
مین برکت قرار دی۔ اندھے کوڑھی کو اون کے ہاتھ سے شفا عنایت فرمائی۔ مُردون کو اون کے لیے زندہ
کیا۔ مٹی سے جانورون کی شکل بناتے تھے اور خدا اونکے لیے اوس مین روح داخل کرتا تھا۔ اونکو اون چیزون کی
خبر دیتے تھے لوگ جو کھاتے یا ذخیرہ کرتے تھے تو مجھ سے بیان کر کہ بنی اسرائیل کے حضرت عیسےٰ کے بعد کتنے
فرقے ہوئے۔ اوس نے کہا نہ تھے مگر ایک فرقہ۔ فرمایا تو دروغ کہتا ہے بحق اوس خدا کی جسکے سوا دوسرا خدا
نہین قسم کھاتا ہون کہ بہتّر فرقے ہوئے۔ وہ سب آتش جہنم مین ہین سوای ایک فرقہ کے جو ناجی ہوا
حق تعالیٰ فرماتا ہے مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور ابن بابویہ نے
روایت کی ہے کہ حضرت عیسےٰ نے کئی بار اپنی قوم سے غیبت اختیار کی تھی اطراف زمین مین سیاحت
و گردش کرتے تھے۔ اون کی قوم اور اونکے شیعہ نہین جانتے تھے کہ وہ کہان ہین۔ پھر ظاہر ہوئے
اور شمعون بن حمون کو اپنا وصی کیا۔ جب شمعون برحمت الٰہی واصل ہوئے بعد اونکے حجتہاے
خدا غائب ہوگئے اور جبارون نے اونکو بغرض ایذا رسانی تلاش کرنا شروع کیا۔ مومنون پر شدت
و بلا شدید و عظیم ہوئی۔ دین خدا مندرس ہوا۔ حقوق الٰہی ضائع ہوئے۔ واجب و سنت خلائق کی
درمیان سے زائل ہوئی۔ لوگ مذہب مین پراگندہ ہوئے ہر گروہ نے ایک طرف میل کیا اور امر دینیا
اکثر لوگون پر مشتبہ رہا اور مدت اس غیبت کی دو سو پچاس برس تھی۔ اور بسند صحیح حضرت صادق ع
سے منقول ہے کہ حضرت عیسےٰ کے بعد دو سو پچاس برس تک خلائق ایسی حالت مین تھی کہ کوئی حجت
اور امام ظاہر اون مین نہ تھا اور حجت خدا اون سے غائب رہا۔ اور دوسری حدیث صحیح مین آنحضرت
سے منقول ہے کہ درمیان عیسےٰ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پانسو برس کا فاصلہ تھا اوس پانسو
مین اڑھائی سو برس تک کوئی پیغمبر و امام ظاہر نہ تھا۔ راوی نے عرض کی پھر لوگ کیا کرتے تھے فرمایا
جو مومن تھے وہ دین عیسےٰ سے متمسک تھے اور اوسپر عمل کرتے تھے۔ زمین کبھی پیغمبر یا امام سے خالی
نہین رہتی مگر کبھی ظاہر ہوتے ہین اور کبھی پنہان۔ مؤلف فرماتے ہین۔ کہ خاصہ و عامہ نے
بطریق متواتر روایت کی ہے کہ حضرت عیسےٰ حضرت مہدی آل محمد کے زمانہ مین آسمان سے اوترینگے
اور حضرت مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھینگے اور جملۂ انصار آنحضرت ہون گے۔ جیسا کہ جلد
اسکے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور حق تعالیٰ فرماتا ہے وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا اور اکثر
مفسرون نے کہا ہے کہ یعنی اوترنا عیسےٰ کا آسمان سے از جملۂ علامات قیامت ہے بیچ قیامت مین

شک نہ کرو۔ اور دوسرے مقام میں فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۔ اور
اکثر مفسرون نے کہا ہے مراد یہ ہے کہ کوئی اہل کتاب سے نہیں۔ یعنی یہود و نصاری۔ مگر یہ کہ ایمان لائینگے
عیسی پر قبل مرنے کے جبکہ عیسی زمانہ حضرت مہدی علیہ السلام میں آسمان سے زمین پر آئینگے۔ اور
بعضون نے کہا ہے کہ یہ اوس جماعت یہود و نصاری کے لیے مخصوص ہے جو اوس زمانہ مین ہونگے
اور ممکن ہے کہ جسطرح ظاہر الفاظ آیت عام ہے وہ سب مراد ہون اور وقت رجعت سب پھر آئینگے اور
دیکھین کہ عیسی ملت پیغمبر آخر الزمان کا اقرار اور صاحب الامر کی متابعت کرنے مین مگر اوس وقت
کا ایمان ان کو کچھ فائدہ نہ دیگا۔ جیسا کہ بسند معتبر منقول ہے کہ حجاج نے شہر بن حوشب کو طلب کیا
اور اس آیت کی تفسیر اوس سے پوچھی اور کہا مین اس آیت کی تفسیر مین عاجز ہو گیا ہون۔ مین نے
اکثر یہودی و نصرانی کو قتل کیا ہے اور دیکھا ہے کہ تا دم مرگ اپنے ہونٹھون کو حرکت نہین دیتا۔ پھر وہ
کیونکر ایمان لاتا ہے۔ شہر بن حوشب نے کہا اے امیر اس آیت کے یہ معنی نہین ہین جو تو نے خیال کیا ہے
بلکہ مراد یہ ہے کہ عیسی پیش از قیامت آسمان سے دنیا مین آئینگے اوس وقت جو صاحب ملت یعنی یہود
اور سوا انکے اور مذہب والے ہونگے وہ سب اون پر ایمان لائینگے اور حضرت مہدی کے
پیچھے نماز پڑھینگے۔ حجاج نے پوچھا یہ تفسیر تو نے کس سے سنی ہے۔ کہا حضرت امام محمد باقر سے۔ حجاج نے
کہا اس علم کو تو نے چشمہ صافی سے حاصل کیا ہے۔ اور بسند معتبر حضرت امام حسن سے منقول ہے
کہ بعد انکے ہم اہلبیت سے کوئی نہ ہوگا مگر یہ کہ اوس ظالم کی بیعت جو اوسکے زمانہ مین ہوگا اوسکی گردن پر
رہیگی سوائے قائم آل محمد کے جو امام دوازدہم ہے اور روح اللہ عیسی بن مریم اوسکے پیچھے نماز پڑھینگے
البتہ وہ کسی ظالم کی بیعت نہ کریگا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین امام محمد باقر سے منقول ہے کہ فرماتے
تھے خلائق کے لئے ایک وہ زمانہ آئیگا جس مین نہ جانتے ہونگے کہ خدا کون ہے اور توحید الہی کیا معنی
ہین تا اینکہ دجال ظاہر ہو اور عیسی آسمان سے زمین پر آکر دجال کو قتل کرین اور حضرت قائم کے پیچھے
نماز پڑھین اگر ہم اہلبیت پیغمبرون سے بہتر نہ ہوتے حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام ہمارے پیچھے
نماز نہ پڑھتے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت رسول خدا سے منقول ہے کہ فرماتے تھے مہدی
میرے فرزندون سے ہوگا۔ جب ظاہر ہوگا اوسکی نصرت و یاری کے لئے عیسی آسمان سے نازل
ہونگے۔ اور اونکو اپنے آگے استادہ کرینگے اور خود اوسکے پیچھے نماز پڑھینگے

باب اونتیسوان حضرت عزیر و دانیال علیہم السلام کا حال و غرائب قصص بخت نصر کا بیان

حق تعالی فرماتا ہے اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اسکا ترجمہ لفظی یہ ہے یا مانند

اور بعض نے کہا ہے جس نے کہ ایک قریہ کی طرف گذر کیا جو خالی تھا اور اوسکی دیوارین اوسکی چھتوں پر گری تھیں
اور خراب ہو گئی تھیں۔ بعضون نے کہا ہے کہ وہ عزیر تھے جیسا کہ حضرت صادق سے منقول ہے۔ بعضون نے
کہا ہے کہ وہ ارمیا تھے۔ جیسا کہ حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے۔ اور اوس قریہ کے بارہ میں
بعضون نے کہا ہے کہ بیت المقدس تھا جسکو بخت نصر نے خراب و ویران کیا تھا۔ بعضے کہتے
ہیں ارض مقدسہ تھا۔ بعضے کہتے ہیں وہی قریہ تھا جسکا ذکر پیشتر مذکور ہو چکا کہ کئی ہزار آدمی
اوس قریہ سے بسبب خوف مرگ بھاگے تھے اور سب ہلاک ہوئے۔ قَالَ اَنّٰی یُحْیِیْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا
کہا کب یا کیونکر خدا اس شہر اور اہل شہر کو زندہ کریگا بعد خراب ہونے اور ہلاک ہو جانے کے
اسکو بروجہ انکار نہیں کہا تھا بلکہ بغرض بیان عظمت و قدرت پروردگار کے کہا تھا۔ یا چاہا تھا کہ
اونکے زندہ ہونے کی کیفیت سے آگاہ ہو مانند حضرت ابراہیم کے۔ چونکہ ظاہر آیہ سے ضعف
اعتقاد کا توہم ہوتا ہے اسلئے بعض مفسرون نے کہا ہے کہ یہ عزیر و ارمیا نہ تھے بلکہ ایک کافر تھا
اور یہ احادیث کثیرہ کے مخالف ہوتا ہے فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ پس خدا نے اوسکی روح
قبض کی سو برس تک۔ پھر اوسکو زندہ کیا قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ جب وہ زندہ ہوا
گمان کیا کہ حالت خواب میں تھا اور اب بیدار ہوا ہے۔ پس اوس سے پوچھا کہ اس جگہ کتنی مدت
قیام کیا۔ کہا ایک روز۔ اول روز سویا تھا جب نظر کی دیکھا کہ آفتاب ابھی غروب نہیں ہوا ہے اور
آخر روز ہے۔ کہا بلکہ ایک دن سے کمتر۔ جس نے اوس سے کلام کیا تھا اوسکے بارہ میں بعضے
کہتے ہیں حق تعالی تھا اور ندائے آسمانی اوسکو پہونچی۔ بعضے کہتے ہیں فرشتہ تھا یا پیغمبر یا کوئی
مرد پیر تھا جس نے اوسکو بعد زندہ ہونے کے پہچانا قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ کہا بلکہ
سو سال اس مقام میں رہا ہے اور تو ہلاک ہو گیا تھا اب پھر زندہ ہوا ہے۔ فَانْظُرْ
اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ پس نظر کر اپنے کھانے پینے کی چیزون پر کہ کسی طرح متغیر
نہیں ہوئی ہیں۔ منقول ہے کہ وہ جب اس مقام پر آیا تھا انگور و انجیر اور آب انگور اوسکے
پاس تھا یہ سب باوجود لطافت کامل کے سو سال تک بقدرت الٰہی مطلق متغیر نہیں ہوئے تھے
وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ اور اپنے گدھے کی طرف نظر کر کہ کیونکر بوسیدہ ہو گیا ہے اور استخوان اوسکے ایک دوسرے
سے جدا اور علیحدہ ہو گئے ہیں وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ اور ہمنے اسلئے تجھکو ہلاک کیا اس مدت تک
اور پھر زندہ کیا تاکہ تو ایک آیت اور علامت قرار پائے ان کے زندہ ہونے کی حقیقت پر [illegible]
وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا اور طرف استخوانہاے بوسیدہ کے دیکھ کہ اوسکے

اجزا کو پھر ایک دوسرے پر بلند کرتا ہون اور پیوند دیتا ہون بعد اسکے لباس گوشت کا اون استخوانون پر
پہناتا ہون۔ اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ حق تعالی نے اوسکے خچر کو اوسکے سامنے زندہ کیا تاکہ دیکھے کہ
خدا کیونکر مردہ کو زندہ کرتا ہی۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا نے اول اوسکی آنکھ زندہ کی وہ اپنی استخوانہاے
پراگندہ کو دیکھتا تھا کہ جمع ہوگئے اور باہم متصل ہوے۔ بعد اسکے گوشت و پوست اون پر اوگا
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پس جب ظاہر ہوا اوسپر کہا مین جانتا ہون
کہ خدا تمام چیزون پر قادر ہے۔ یعنے پیشتر سے جانتا تھا۔ یا اب میرا علم زیادہ ہوا۔ اور بسند ہاے
حسن و صحیح حضرت صادق ع سے منقول ہے کہ جب بنی اسرائیل نے گناہ بہت کیے اور خدا کے حکم سے
تجاوز کیا حق تعالی نے چاہا کہ اونپر ایسے شخص کو مسلط فرمائے جو اون کو ذلیل و خوار کرکے قتل کرے پس
حضرت ارمیا پر وحی نازل فرمائی کہ اے ارمیا بنی اسرائیل سے پوچھو کہ وہ شہر کونسا ہے جسکو مین
نے تمام شہرون سے برگزیدہ کیا ہے۔ اوس شہر مین درختہاے نفیس ہمنے بوئے ہین اور ہر درخت
زشت و زبون سے اون کو پاک رکھا ہے پھر اوس شہر کی حالت متغیر ہوئی اور درختہاے نفیس
و لطیف کے عوض درخت خرنوب جو تمام درختون سے زیادہ تر زبون و خراب ہے اوس شہر مین
اوگا جب ارمیا نے علماے بنی اسرائیل سے اسکو بیان کیا کہا ہمارے لیئے اس کلام کے معنے
دریافت کرو۔ ارمیا نے سات دن روزہ رکھا بعد اسکے دعا کی۔ حق تعالی نے وحی نازل فرمائی کہ
وہ شہر بیت المقدس ہے۔ اور وہ درخت جو اوس شہر مین اوگے بنی اسرائیل ہین جنکو مین نے
اوس شہر مین ساکن کیا ہی مگر چونکہ میری معصیت کی میرے دین کو متغیر کیا اور میری نعمت کے
شکر کو بکفران مبدل کیا۔ پس مین اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہون کہ ایک فتنۂ عظیم سے اونکا
امتحان کرونگا جسمین دانشمندونکی عقل حیران رہے۔ اور اونپر ایک شخص کو اپنے بندونسے مسلط
کرونگا جسکی ولادت سب سے خراب تر اور خوراک اوسکی سب سے بدتر ہو۔ پس وہ اونپر مسلط ہوگا۔
مردون کو قتل اور عورتون کو اسیر کریگا۔ بیت المقدس کو جو انکا خانۂ شرف و عزت ہی اور اوسپر فخر کرتے
ہین خراب و ویران کریگا۔ اوس پتھر کو جسکے سبب یہ لوگ تمام عالم پر فخر کرتے ہین گھوڑون پر
پھینک دیگا۔ اور سو برس تک یہی حال رہیگا۔ ارمیا نے علماے بنی اسرائیل سے جب یہ حال بیان کیا
کہا اے ارمیا پھر حق تعالی سے سوال کرو کہ فقرا و مساکین اور ضعفاے قوم کی کیا خطا ہی جو ایسی بلا
اونپر مسلط کریگا۔ ارمیا نے پھر سات دن روزہ رکھا اور وحی نہ آئی پھر سات دن روزہ رکھا اور بعد
سات روز کے ایک لقمہ طعام کا کھایا مگر وحی اونپر نازل نہوئی پھر سات دن روزہ رکھا پس خدا نے

اونپر وحی نازل فرمائی کہ اے ارمیا اس سوال سے باز آؤ ورنہ تمھارے منھ کو تمھاری پشت کیطرف پھیر دونگا تم چاہتے ہو
کہ اوس امر مین شفاعت کرو جسکو مین نے مقدر و محتوم کیا ہے۔ پھر اون کو حکم دیا کہ اون سے کہو تمھارا گناہ
یہ ہے کہ تمنے گناہون کو دیکھا اور اونسے انکار نہ کیا۔ ارمیا نے عرض کی خداوندا مجھے آگاہ کر کہ تو جسکو مسلط کریگا
وہ کون شخص ہے۔ تاکہ اوسکے پاس جاؤن اور اپنے لیے اور اپنے اہل وعیال کے لیے اوس سے امان حاصل
کرون۔ حق تعالی نے فرمایا فلان مقام مین جاؤ وہان ایک طفل کو دیکھوگے جو سب سے زیادہ
سخت بیماریون مین مبتلا ہے اور ولادت اوسکی سب سے زیادہ زشت و خبیث ہے یعنی ولد الزنا ہے
اور غذا بھی اوسکا سب سے بدتر ہے۔ جب ارمیا اوس جگہ گئے دیکھا کہ کاروان سرائے مین ایک طفل
اپاہج ہے اور اوسکو کاروان سرائے کے گھورے پر پھینک دیا ہے۔ اوسکی مان اوسکی پرورش کرتی ہے
کاسہ مین سوکھی سڑی جوون کے ٹکڑے رکھکر اور شیر خوک مین بھگوکر اوس طفل پاس لاتی ہے وہ اوسکو
کھاتا ہے۔ ارمیا نے تصور کیا کہ خدانے جسکا حال بیان فرمایا تھا وہ یہی ہے۔ اوس کے پاس گئے اور پوچھا
تیرا نام کیا ہے کہا بخت نصر۔ ارمیا کو یقین ہوا کہ یہی ہے۔ پس اوسکا علاج کیا تا آنکہ وہ تندرست ہوا۔
اوسوقت اوس سے پوچھا تو مجھے جانتا ہے۔ کہا نہین مگر اسقدر جانتا ہون کہ تم ایک مرد صالح ہو۔
فرمایا مین ارمیا پیغمبر بنی اسرائیل ہون۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ تو بنی اسرائیل پر مسلط ہوگا
اور اونکے مردونکو ہلاک کریگا اور فلان فلان کام تجھ سے صادر ہونگے۔ بخت نصر نے جب یہ حال سنا باوجود اوس
حالت کے ایک نخوت اوسمین پیدا ہوئی۔ ارمیا نے کہا میرے لیے ایک نامہ امان لکھدے۔ اوسنے نامہ امان
لکھکر ارمیا کو دیا۔ بخت نصر پہاڑونپر جاتا اور وہان سے لکڑیان جمع کر کے شہر مین لاتا اور اونکو بیچ کر اپنی زندگی
بسر کرتا۔ بعد اسکے لوگون کو بنی اسرائیل سے جنگ کرنے کی ترغیب دی۔ اوسوقت بنی اسرائیل بیت المقدس
مین رہتے تھے جب کچھ لوگ اوسکے پاس جمع ہوے۔ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوا۔ اطراف و نواحی کے
لوگ بکثرت اوسکے پاس جمع ہوگئے۔ جب ارمیا کو یہ خبر پہونچی کہ وہ بیت المقدس کی طرف آتا ہے اوسکے
سر راہ تشریف لیگئے مگر کثرت لشکر سے ممکن نہوا کہ اوسکے پاس پہونچ سکین اوس نامہ امان کو نیزہ
مین باندھکر بلند کیا۔ بخت نصر نے پوچھا تم کون ہو۔ فرمایا مین ارمیا پیغمبر ہون جس نے تجکو بشارت دی تھی
کہ تو بنی اسرائیل پر مسلط ہوگا اور یہ وہی نامہ امان ہے جو تونے میرے لیے لکھا تھا۔ بخت نصر نے کہا میں نے
تمکو امان دی۔ مگر تمھارے اہلبیت کی امان اسپر موقوف ہے کہ مین بیت المقدس کی طرف تیر لگاتا ہون اگر
وہ تیر باوجود اس فاصلہ دور و دراز کے بیت المقدس مین پہونچا مین اونکو امان نہ دونگا اور اگر نہ پہونچا
امان دونگا جب اوس نے تیر لگایا ہوا نے بیت المقدس مین پہونچا دیا۔ بخت نصر نے کہا مین اون کو

مان نہ رونگا۔ جب بیت المقدس کو فتح کیا اور شہر مین داخل ہوا۔ درمیان شہر دیکھا کہ مٹی کا ایک پہاڑ ہے
اور اوس پہاڑ سے خون جوش کرتا ہے۔ ہر چند اوسپر خاک ڈالتے ہین مگر اوسکا جوش کم نہین ہوتا
اور اوس خاک کے اوپر آجاتا ہے۔ پوچھا یہ خون کیسا ہے۔ کہا یہ ایک پیغمبر خدا کا خون ہے جسکو بادشاہان
بنی اسرائیل نے قتل کیا تھا جس دن سے کہ وہ پیغمبر شہید ہوا ہے آج تک یہ خون جوش کر رہا ہے
جس قدر اوس پر مٹی ڈالتے ہین اوس کا جوش کم نہین ہوتا اور مٹی کے اوپر آجاتا ہے۔ یہ خون
حضرت یحییٰ کا تھا۔ حضرت یحییٰ ایک بادشاہ جبار کے عہد مین تھے جو زنان بنی اسرائیل سے زنا
کرتا تھا جب وہ حضرت یحییٰ کی طرف گذر کرتا اوس سے فرماتے تھے کہ اے بادشاہ خدا سے ڈر جو
کام تو کرتا ہے تجھپر حلال نہین ہے۔ جن عورتون کے ساتھ بادشاہ زنا کرتا تھا اون مین سے ایک
عورت نے حالت مستی مین اوس سے کہا کہ اے بادشاہ یحییٰ کو قتل کر۔ اوس ملعون نے حکم دیا کہ لوگ
جائین اور حضرت یحییٰ کا سر اوسکے واسطے لائین۔ جب آنحضرت کو شہید کیا اونکے سر مبارک کو ایک
طشت مین رکھکر اوسکے پاس لائے۔ یحییٰ کے سر مبارک نے اوس سے کلام کیا اور فرمایا اے بادشاہ خدا
سے ڈر تو جو کام کرتا ہے یہ تیرے لیے حلال نہین۔ بعد اسکے خون جوش مین آیا اور اوس طشت سے
نکلکر زمین پر گرا اور اوسی طرح جوش کرتا رہا تا اینکہ بخت نصر بیت المقدس مین داخل ہوا اور درمیان
شہادت آنحضرت اور خروج بخت نصر سو برس کا فاصلہ تھا۔ پس بخت نصر بنی اسرائیل کے جس شہر
مین پہونچا اون کے مردون اور عورتون اور اطفال و حیوانات کو قتل کرتا مگر اوس خون کا جوش
موقوف نہوتا تا اینکہ تمام بنی اسرائیل کو قتل کیا۔ بعد اس کے پوچھا اب کوئی شخص بنی اسرائیل
سے اس ملک مین باقی رہا ہے کہا ایک بڑھیا فلان مقام مین ہے۔ اوس عورت کو طلب کیا اور اوسکا
سر درمیان اوس خون کے کاٹا اوسوقت اوس خون کا جوش کرنا موقوف ہوا۔ یہ عورت آخر مقتولات
بنی اسرائیل سے تھی۔ بعد اسکے بخت نصر بابل مین گیا وہان ایک شہر بناکر مقیم ہوا اوس نے وہان
ایک کنوان کھدوا اور دانیال کو ایک شیرنی کے ساتھ اوس کنوئین مین ڈال دیا۔ وہ شیرنی اوس کنوئین
کی مٹی کھاتی تھی اور حضرت دانیال اوسکا دودھ پیتے تھے۔ ایک مدت تک یہی حال رہا بعد اسکے حق تعالیٰ نے ایک
پیغمبر پر جو بیت المقدس مین تھا وحی نازل فرمائی کہ یہ آب و طعام دانیال کے پاس لیجا اور میرا سلام اونکو
پہونچا۔ اوس پیغمبر نے عرض کی خداوندا دانیال کہان ہے۔ فرمایا بابل کے فلان مقام مین اندرون چاہ ہے
وہ پیغمبر اوس کنوئین پر آیا اور کہا اے دانیال۔ دانیال نے کہا لبیک مین آج صدای عجیب سنتا ہون
کہا تمہارا پروردگار تمکو سلام کہتا ہے اور یہ آب و طعام تمہارے لیے بھیجا ہے۔ پھر وہ آب و طعام کنوئین مین بھیجا

لگا دانیال نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یُخَیِّبُ مَنْ دَعَاہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْهِ کَفَاہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنْ وَثِقَ بِهٖ لَمْ یَکِلْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالصَّبْرِ نَجَاۃً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَکْشِفُ ضُرَّنَا عِنْدَ کُرْبَتِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ ثِقَتُنَا حِیْنَ تَنْقَطِعُ الْحِیَلُ مِنَّا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ رَجَاؤُنَا حِیْنَ سَاءَ ظَنُّنَا بِاَعْمَالِنَا

یعنی اوس خدا کا حمد کرتا ہون جو اپنے یاد کرنے والے کو فراموش نہین کرتا۔ اور حمد کرتا ہون اوس خدا کا جو اوسکو ناامید نہین کرتا جو اوس سے دعا کرتا ہی۔ اور اوس خدا کا حمد کرتا ہون جو اوسکے امور کی کفایت کرتا ہی جو کہ اوسپر توکل کرے۔ اور اوس خدا کا حمد کرتا ہون کہ جو اوسپر اعتماد کریوے اوسکو دوسرے پر نہین چھوڑتا اوس خدا کا حمد کرتا ہون جو نیکی کی جزا بہ نیکی دیتا ہی۔ اوس خدا کے لیے حمد سزاوار ہی جو صبر کرنے کی جزا مین دنیا وعقبیٰ کے خوف وہول سے نجات عطا فرماتا ہے۔ اوس خدا کے لیے حمد شایان ہی جو ہماری کربت وشدت کے وقت ہماری بدحالی کو زائل کرتا ہی۔ اوس خدا کا حمد کرتا ہون جو ہمارا محل اعتماد ہی جبکہ ہماری حیلے اور تدبیرین منقطع ہوجاتی ہین۔ اوس خدا کا حمد کرتا ہون جو ہمارا امیدگاہ ہے جبکہ ہمارے گمان بد ہوتے ہین ہمارے اعمال کی وجہ سے۔ بعد اسکے بخت نصر نے خواب مین دیکھا کہ گویا اوسکا سر لوہے کا اور اوسکے پاؤن تانبے کے اور اوسکا سینہ طلا کا ہوگیا ہے۔ منجمون کو طلب کیا اور کہا بیان کرو کہ مین نے خواب مین کیا دیکھا ہے۔ جواب دیا ہم نہین جانتے مگر تونے جو دیکھا ہے وہ بیان کر کہ اوسکی تعبیر تجھسے بیان کرین بخت نصر نے کہا ہر سال اسقدر مال تم کو دیتا ہون اور تم نہین جانتے کہ مین نے خواب مین کیا دیکھا ہے۔ بعد اسکے حکم دیا کہ سب کو قتل کرین۔ اوسکے ارکان دولت سے کسی نے عرض کی جو امر تجھے مطلوب ہے اوسکو وہ شخص جانتا ہے جسکو تونے کنوئین مین گرادیا تھا۔ اسلیے کہ جب سے تونے اوسکو کنوئین مین گرایا ہے وہ ابتک زندہ ہے مادہ شیر نے کوئی ضرر اوسکو نہین پہونچایا بلکہ وہ مادہ شیر مٹی کہاتی اور اوسکے لیے دودھ دیتی ہے۔ بخت نصر نے حضرت دانیال کو طلب کیا اور کہا مین نے خواب دیکھا ہی اوسکو بیان کرو۔ فرمایا تونے خواب مین یہ دیکھا ہے کہا راست ہی اب بیان کیجیے اسکی تعبیر کیا ہی فرمایا تیرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تیری بادشاہی کا زمانہ تمام ہوا اور تو تین روز کے بعد قتل ہوگا۔ کوئی شخص فارس کا رہنے والا اب تجھے قتل کریگا۔ بخت نصر نے کہا مین نے سات شہر ایک دوسرے کی گرد بنائے ہین اور ہر شہر مین بہت سے نگاہبان مقرر کیے ہین۔ اس پر بھی اکتفا کرکے ہر دروازہ پر ایک تصویر مرغ آبی تانبے کی بناکر نصب کی ہے جب کوئی مسافر شہر مین داخل ہوتا ہی وہ مرغ فریاد کرتا ہے

کہ اوس مسافر کو گرفتار کرلین - دانیال نے فرمایا جو مین نے کہا ہے وہی ہوگا - بخت نصر نے ہر طرف اپنی لشکر کو
متفرق کیا اور حکم دیا کہ جسکو دیکھو اوسکو قتل کرو - وہ کوئی کیون نہو - دانیال اوسوقت اوسکے پاس بیٹھے
تھے اوس سے کہا مین تمکو تین روز تک اپنے پاس سے علیحدہ نہ کرونگا - اگر یہ تین روز گذر گئے اور مین قتل
نہوا پس اس صورت مین تم کو قتل کرونگا جب تیسرے روز عصر کا وقت ہوا بخت نصر پر ایک غم طاری
ہوا اور باہر نکلا ایک غلام اوسکا اہل فارس سے تھا جسکو اپنا فرزند قرار دیا تھا اور یہ نہین جانتا تھا
کہ وہ اہل فارس سے ہے - جب باہر نکلا وہ غلام اوسکو نظر آیا - اپنی تلوار اوسکو دی اور کہا جو شخص تجھکو
نظر آئے اوسکو قتل کر اگرچہ خود مین ہون - اوس غلام نے وہ تلوار لی اور ایسی ایک ضرب اوسپر لگائی
کہ واصل جہنم ہوا - اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی کیفیت یہ ہے کہ بعد قتل ہونے بنی اسرائیل کی ایک
خچر پر سوار ہوکر بیت المقدس سے باہر نکلے انجیر اور آب انگور اپنے توشہ کے لیے ہمراہ لیا جب دیکھا
کہ درندگان صحرائی و دریائی اور مرغان ہوا جو مردار خوار ہین وہ مقتولون کا گوشت کہا رہے ہین تھوڑی
دیر فکر کی اور کہا خداوندا ان مردون کو کیونکر زندہ کریگا کہ جانوران درندہ نے ان کی بدن کا گوشت کہا لیا ہے حق
تعالی نے اوسی مقام مین اونکی روح قبض کی اور پھر سو برس کی بعد اونکو زندہ کیا - جب خدا نے بنی اسرائیل پر
رحم کیا اور بخت نصر ہلاک ہوا بنی اسرائیل کو دوبارہ دنیا کی طرف پھیرا جو شخص کہ سو برس مردہ رہا اور
پھر زندہ ہوا وہ حضرت ارمیا تھے - حضرت عزیر کا حال یہ ہے کہ جب بخت نصر بادشاہ ہوا اور بنی اسرائیل
پر غالب آیا عزیر اوس سے بھاگے اور ایک چشمۂ آب مین داخل ہوکر وہان غائب ہوگئے - خدا نے
حضرت ارمیا کا جو عضو کہ پہلے زندہ کیا وہ حدقۂ چشم تھی جو سپیدی تخم مرغ کے مانند وان تھی اور
تمام چیزون کو دیکھتی تھی - خدا نے اونپر وحی نازل فرمائی کہ کب سے اس مقام مین ہو - کہا ایک روز مگر
جب دیکھا کہ آفتاب بلند ہوا ہے کہا کہ ایک روز سے کم ہے فرمایا بلکہ تم یہان سو برس رہے ہو اپنا انجیر و آب
انگور کی طرف نظر کرو کہ اس مدت تک متغیر نہین ہوئے ہین اور اپنے خچر کو دیکھو کہ کسطرح بوسیدہ ہوگیا ہے
اور پیچ پیچ ہوگیا اوسکو اور تمکو کیونکر زندہ کرتا ہون حضرت ارمیا نے دیکھا کہ بقدرت الہی استخوانہای
بوسیدہ و ریزہ ریزہ شدہ ایک دوسرے کے پاس آتے ہین اور باہم چسپیدہ ہوگئے ہین جو گوشت
کہ خاک ہوگیا تھا یا جانورون نے اوسکو کہایا تھا وہ جدا ہوتا ہے اور اونکے بدن اور اونکے خچر کے
بدن سے وصل ہوتا جاتا ہے تا آنکہ حضرت ارمیا اور اون کے خچر کے بدن درست ہوئے اور دونون اوٹھ
کھڑے ہوئے - ارمیا نے کہا مین جانتا ہون کہ خدا تمام چیزون پر قادر و توانا ہے - اور بیشتر
روایت معتبر مین مذکور ہوچکا ہے کہ دو کافر تمام روے زمین کے بادشاہ ہوئے - نمرود اور بخت نصر

اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب ارمیاؑ نے بیت المقدس اور اوسکی اطراف و جوانب کی خرابی و ویرانی دیکھی اور اون کشتون کی طرف جو اوس شہر مین پڑے تھے نظر کی کہا ان کو بعد مرنے کے خدا کب زندہ کریگا۔ خدا نے سو برس تک اون کو مردہ رکھا اور سو برس کے بعد پھر اونکو زندہ کیا۔ وہ دیکھتے تھے کہ اون کے اعضا ایک دوسرے سے کیونکر متصل ہوتے ہین اور اونپر گوشت اوگتا ہے مفاصل اور رگین کس طرح پیوند پاتی ہین۔ جب درست ہوکر بیٹھے کہا مین جانتا ہون کہ خدا تمام چیزون پر قادر ہے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی روزی کے لیے غمگین ہوتا ہے اوسپر گناہ لکھا جاتا ہے۔ بدرستیکہ دانیالؑ ایک بادشاہ جبار ستمگار کے زمانے مین تھے اوس نے انکو پکڑ کر ایک کنوئین مین گرا دیا اور درندون کو بھی ان کے ساتھ اوس مین ڈال دیا۔ جانوران درندہ اونکے پاس نہ گئے باوجود اسکے پھر اون کو کنوئین سے نہ نکالا حق تعالی نے اپنے کسی پیغمبر پر وحی نازل فرمائی کہ دانیالؑ کے لیے طعام لیجا۔ عرض کی خداوندا دانیال کہان ہین فرمایا جب تو شہر سے باہر نکلے گا ایک کفتار تیرے سامنے آئے گا اوس کفتار کے پیچھے چلا جا وہ تجھکو اوس کنوئین پر پہونچا دیگا۔ جب وہ پیغمبر اوس کنوئین پر آئے کھانا کنوئین مین لٹکا دیا اور دانیال نے وہی دعا پڑھی جو کہ مذکور ہو چکی۔ پھر حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ خدا نے مومنون کی روزی مقرر نہین کی مگر اوس جگہ سے جہان گمان اونکو نہو۔ اور دوسری حدیث معتبر مین آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ کی وفات کا وقت آیا۔ آصف پسر برخیا سے وصیت کی اور بحکم خدا اونکو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا جتنے شیعہ تھے وہ ہمیشہ آصف کے پاس آتے تھے اور اپنے دین کے مسائل اون سے حاصل کرتے تھے۔ بعد اسکے آصف ایک مدت دراز تک اون سے غائب رہے اور پھر ظاہر ہو کر چند روز اپنی قوم مین رہ کر اونکو وداع کیا شیعون نے پوچھا پھر ہم آپ کو کہان دیکھینگے فرمایا صراط پاس۔ یہ کہہ کے اون سے غائب ہوگئے۔ اونکی غیبت کے بعد سختی و بلا بنی اسرائیل پر شدید ہوئی اور بخت نصر اونپر مسلط ہوا۔ جسکو پاتا تھا اوسکو قتل کرتا تھا اور جو بھاگتا تھا اوسکے پیچھے لشکر بھیجتا تھا۔ بنی اسرائیل کے فرزندون کو اسیر کرتا تھا۔ اسیرون کے درمیان سے چار فرزندان یہود کو اپنے لیے منتخب کیا جن مین سے ایک دانیال تھے اور فرزندان ہارون سے عزیر کو منتخب کیا۔ یہ دونون طفل نو دس سال تھے اور اوسکے پاس اسیر تھے بنی اسرائیل عذاب و ذلت و سختی مین مبتلا رہے اور دانیالؑ جو اون مین حجت خدا تھے وہ نوے برس تک بخت نصر کی قید مین تھے۔ جب دانیالؑ کی فضیلت بخت نصر کو معلوم ہوئی اور سنا کہ بنی اسرائیل

اون کو خرابی کا انتظار کرتے ہین اور اونکے ظہور سے وسعت و خوشحالی کی امید رکھتے ہین۔ حکم دیا کہ ایک چاہ عظیم کشادہ مین اونکو قید کیا اور ایک شیر وہان چھوڑ دیا کہ اون کو ہلاک کرے۔ اور حکم دیا کہ کوئی شخص انکو کھانا نہ دے۔ وہ شیر اونکے پاس نہ گیا اور حق تعالیٰ بنی اسرائیل کے پیغمبرون مین سے کسی پیغمبر کے ہاتھ اونکے لیے آب و طعام بھیجتا تھا حضرت دانیال دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو اوس طعام سے افطار کرتے تھے۔ اونکی قوم اور اونکے شیعون کی آزار و بلا سخت ہوئی اور اونکی غیبت کی طول مدت سے اکثر لوگون نے دین مین شک کیا۔ مگر جب کہ دانیال اور اونکی قوم کی بلا و امتحان کا زمانہ آخر ہوا بخت نصر نے خواب مین دیکھا کہ ملائکہ فوج فوج آسمان سے زمین پر آتے اور اوس کنوین پر جمع ہوتے ہین جسمین دانیال قید تھے۔ اونپر سلام کرتے تھے اور وسعت و خوشحالی کی اونکو بشارت دیتے تھے۔ جب صبح ہوئی اپنے نفس پر بہت پشیمان ہوا اور حکم دیا کہ آنحضرت کو کنوئین سے نکالین۔ بعد اسکے جو سلوک اونسے کیا تھا اوسکی معذرت کی۔ اپنی بادشاہی و مملکت کے امور اونپر محول کیے اور اونکو اپنے ملک کا فرمان روا قرار دیا خلائق کے درمیان حکم دینا اونکے سپرد کیا۔ بنی اسرائیل مین سے جو لوگ بخت نصر کے خوف سے پنہان تھے بامید تمام دانیال کے پاس جمع ہوے اور بلا سے وسعت و خوشحالی کا یقین کیا۔ چند روز جب اسطرح گذرے حضرت دانیال بہ رحمت الٰہی واصل ہوے اور اونکے بعد نبوت و خلافت حضرت عزیر کو ملی جتنے شیعہ تھے اونکے پاس جمع ہوے اون سے انس رکھتے تھے اور اپنے دین کے مسائل اونسے حاصل کرتے تھے۔ پھر خدا نے حضرت عزیر کو سو برس تک اون سے پوشیدہ رکھا بعد اسکے دوبارہ اونکی طرف بھیجا۔ حضرت عزیر کی بعد حجتہاے الٰہی غائب رہے اور بنی اسرائیل کی بلا سخت ہوئی تا اینکہ حضرت یحییٰ ظاہر ہوے۔ اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ یہ امر صحیح ہے کہ حضرت دانیالؑ خواب کی تعبیر جانتے تھے اور یہ علم لوگون کو سکھاتے تھے۔ فرمایا ہان بخدا اونپر وحی نازل ہوتی تھی وہ پیغمبر تھے اور اون مین سے تھے جنکو خدا نے تعبیر خواب کا علم تعلیم کیا تھا۔ وہ بہت راست گفتار و نیک کردار اور حکیم و دانا تھے۔ خدا کی عبادت ہم اہلبیت کی محبت کے ساتھ کرتے تھے۔ اور کوئی پیغمبر اور فرشتہ ایسا نہ تھا جس نے خدا کی عبادت ہم اہلبیت کی محبت کے ساتھ نہ کی ہو۔ اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ حضرت دانیال کے زمانے مین ایک بادشاہ تھا۔ اوس نے عرض کی مین چاہتا ہون کہ ایک فرزند میرا آپکے مانند ہو۔ فرمایا مین تیرے دل مین کیا منزلت و مرتبت رکھتا ہون۔ عرض کی آپکی جانب سے مرتبہ بزرگ اور منزلت عظیم میرے دل مین ہے اور آپ کو دوست رکھتا ہون۔ فرمایا جب تو اپنی زوجہ سے مقاربت کا ارادہ کرے میرا خیال کر اور اپنی ہمت میری طرف مصروف رکھ جب اوس نے

اس طرح کیا ایک فرزند اوسکا ایسا پیدا ہوا جو شبیہ ترین خلائق حضرت دانیال سے تھا۔ اور بسند معتبر حضرت
رسول خدا سے منقول ہے کہ بخت نصر نے ایک سو ستاسی برس بادشاہی کی جب ستائیس برس
اوسکی بادشاہی سے گذرے حق تعالی نے حضرت عزیر کو اون چند شہرون کے باشندون کی طرف مبعوث
کیا جنکو خدا نے ہلاک کرنے کے بعد زندہ کیا تھا۔ یہ لوگ شہرہاے متفرق کے رہنے والے تھے خوف
مرگ سے بھاگے تھے اور حضرت عزیر کی جوار ہمسایہ مین ساکن ہوے تھے۔ یہ سب مومن تھے۔ حضرت عزیر
اونکے پاس تشریف لیجاتے اور اونکا کلام سنتے تھے۔ اونکے ایمان کے سبب اونسے محبت کرتے تھے اور اونسے
برادری ایمانی رکھتے تھے۔ ایک روز اونسے غائب رہے اور اونکے پاس نہ آئے جب دوسرے روز اونکے
پاس آئے دیکھا کہ وہ سب ہلاک ہو گئے ہین۔ اونکے ہلاک ہونے سے بہت غمگین ہوئے اور کہا ان مردون
کے اجسام کو خدا کب زندہ کریگا۔ چونکہ وہ سب ایکبار ہلاک ہو گئے تھے یہ کلام از روے تعجب کہا تھا۔ اوسی
وقت خدا نے اونکی روح قبض کی۔ سو برس تک اوسی طرح مردہ رہے۔ سو برس کے بعد خدا نے حضرت
عزیر کو اون سب لوگون کے ساتھ زندہ کیا۔ وہ ایک لاکھ مرد جنگی تھے۔ بعد اسکے بخت نصر اون پر مسلط
ہوا اور سب کو قتل کیا اون مین سے ایک بھی نہ بچا۔ جب بخت نصر داخل جہنم ہوا مہر دیہ اوسکے فرزند نے
اوسکے بعد سولہ برس بیس روز بادشاہی کی جب وہ بادشاہ ہوا حکم دیا کہ زمین مین ایک بہت گہری
سرنگ کھود کر دانیال کو اونکے شیعون کے ساتھ اوس سرنگ کے اندر ڈالدیا اور اوسپر آگ سلگائی
جب دیکھا کہ آگ اون کے پاس نہین جاتی اور اونکو نہین جلاتی۔ اونکو اوسی سرنگ کے اندر محبوس
رکھا اور بہت سے جانوران درندہ اوسمین ڈالدیے اور ہر طرح کے عذاب سے اونکو معذب کیا تا انکہ
حق تعالی نے اوسکے ہاتھ سے اونکو نجات عطا کی۔ اصحاب اخدود جنکا ذکر خدا نے قرآن مین فرمایا ہے وہ یہی
لوگ ہین۔ جب خدا نے چاہا کہ حضرت دانیال ع کو اپنے پاس بلالے اونکو حکم دیا کہ نور و حکمت الہی اپنے
فرزند یملیخا کو سپرد کرین اور اپنا خلیفہ اوسکو قرار دین۔ اور بسند حسن بلکہ صحیح حضرت صادق ع سے منقول
ہے کہ حضرت امیر المومنین ع نے فرمایا کہ حضرت دانیال ع یتیم اور بے ماں اور باپ تھے۔ بنی اسرائیل
مین سے ایک بڑھیا نے اونکی پرورش کی۔ بنی اسرائیل کا جو بادشاہ اوس زمانے مین تھا اوسکے
دو قاضی تھے۔ ایک مرد صالح اون دونون قاضیون کا دوست تھا۔ اوس مرد صالح کی زوجہ نہایت
حسینہ و جمیلہ اور عابدہ و صالحہ و عفیفہ تھی۔ وہ شخص اکثر بادشاہ کے پاس آتا تھا اور بادشاہ اوس سے
کلام کرتا تھا۔ ایک روز بادشاہ کو ایک شخص کی ضرورت ہوئی کہ اوسکو کسی کام کیلئے کہین بھیجے۔
دونون قاضیون سے کہا کہ کسی شخص کو تجویز کرو کہ مین اوسکو بعض امور کے انجام کو روانہ کرون۔ دونون نے

اوس عورت کے شوہر کو تجویز کیا اور بادشاہ نے اوسکو وہ کام انجام دینے کے واسطے بھیجا جب وہ شخص
روانہ ہونے لگا اون دونون قاضیون سے سفارش کی کہ میری زوجہ کی خبرگیری کریں اور اوسکے حال
سے غافل نہ رہیں۔ وہ دونون قاضی اپنے دوست کے گھر آتے تھے اور اوسکی زوجہ کی خبرگیری کرتے تھے
تا اینکہ دونون اوسپر عاشق ہوے اور اوس سے زنا کرنے کی خواہش کی۔ اوس نے انکار کیا دونون
نے کہا اگر تو راضی نہوگی ہم بادشاہ کے روبرو گواہی دینگے کہ تو نے زنا کیا ہے اور تجھکو سنگسار کرینگے
اوس عورت نے کہا تم جو چاہو کرو مین اسکام کے لیئے راضی نہونگی۔ وہ دونون قاضی بادشاہ پاس
آئے اور گواہی دی کہ اوس زن عابدہ نے زنا کیا ہے۔ یہ امر بادشاہ پر گران گزرا اور نہایت
غمگین ہوا اسلیئے کہ اوس عورت کی نسبت بہت اعتقاد رکھتا تھا مگر قاضیون کی گواہی بھی رد نہین
کرسکتا تھا اسلیئے اونسے کہا کہ تمھاری گواہی مقبول ہے مگر تین روز کے بعد اوسکو سنگسار کرونگا
اور حکم دیا کہ تمام شہر مین ندا کرین کہ سب لوگ فلان روز حاضر ہون کہ فلان عابدہ کو سنگسار کرین
جس نے زنا کیا ہے اور دو قاضیون نے اوسکے زنا کی گواہی دی ہے۔ اہل شہر نے اس بارہ مین بہت کلام
کیا۔ بادشاہ نے اپنے وزیر سے پوچھا کہ تو کوئی ایسی تدبیر نہین کرسکتا جس سے یہ عابدہ نجات پائے۔ وزیر
نے کہا نہین۔ جب تیسرا روز ہوا۔ یعنے جو روز کہ اوسکے سنگسار کرنے کیلئے مقرر ہوا تھا۔ وزیر صبح کو
گھر سے بادشاہ کی طرف روانہ ہوا۔ اثنائے راہ مین کئی لڑکون کو دیکھا جو باہم کھیل رہے تھے حضرت
دانیال بھی اونھین مین تھے مگر وزیر اون کو نہین پہچانتا تھا۔ جب وزیر اونکے قریب پہونچا۔ دانیال نے تمام
اطفال سے کہا آؤ مین بادشاہ بنتا ہون فلان طفل زن عابدہ اور فلان دو طفل دونون قاضی ہون پھر
تھوڑی سی خاک اپنے پاس جمع کی اور ایک تلوار چوب نئے سے اپنے لیئے بنائی اور دوسرے لڑکون کو
حکم دیا کہ اون گواہون سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر فلان جگہ لیجاؤ اور دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر فلان جگہ بعد
اسکے اونمین سے ایک گواہ کو طلب کیا اور کہا جو امر حق و راست ہے بیان کر اور اگر تو نے راست
نہ کہا تو اسی مین تجھے قتل کرونگا اوسوقت وزیر وہان کھڑا ہوکر حضرت دانیال کا کلام سنتا تھا اور یہ حالات
دیکھتا تھا۔ اوس طفل نے جو گواہ بنا تھا بیان کیا کہ زن عابدہ نے زنا کیا۔ پوچھا کس روز کہا فلان
روز۔ پوچھا کسکے ساتھ کہا فلان پسر فلان کے ساتھ۔ پوچھا کس جگہ اوسنے زنا کیا۔ کہا فلان جگہ دانیال
نے حکم دیا کہ اسکو پھر اوسی جگہ لیجاؤ اور دوسرے کو لاؤ۔ جب دوسرے گواہ کو لائے دانیال نے اوس سے
پوچھا تو کس امر کی گواہی دیتا ہے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ زن عابدہ نے زنا کیا ہے۔ پوچھا کس وقت
کہا فلان وقت۔ پوچھا کسکے ساتھ کہا فلان پسر فلان کے ساتھ۔ پوچھا کس جگہ کہا فلان جگہ مگر اوس کو

جو اس نے بیان کیا یہ سب اوسکے خلاف تھا جو گواہ اول نے کہا تھا۔ پس دانیال نے کہا اللہ اکبر ان دونوں
گواہوں نے جھوٹی گواہی دی ہے اے فلاں طفل اہل شہر کو ندا کر کہ ان دونوں نے جھوٹی گواہی دی ہے سب لوگ
جمع ہوں کہ میں ان کو قتل کرتا ہوں۔ جب وزیر نے حضرت دانیال کی یہ کیفیت عجیب و غریب دیکھی تعجیل
بادشاہ پاس گیا اور جو کچھ دانیال سے سُنا اور دیکھا تھا بادشاہ سے بیان کیا۔ بادشاہ نے دونوں قاضیوں
کو طلب کیا اور اونکو ایک دوسرے سے جدا رکھکر جیسا کہ دانیال نے کیا تھا ایک ایک کو تنہا اپنے روبرو بلایا
اور انھیں امور کا سوال کیا ہر شخص نے دوسرے کے خلاف بیان کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اہل شہر کو ندا کریں
تاکہ دونوں قاضیوں کے قتل کرنے کو جمع ہوں جنہوں نے زن عابدہ پر افترا کیا تھا۔ بعد اسکے اون کے
قتل کا حکم دیا۔ اور بسند حسن بلکہ صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ
پر وحی نازل فرمائی کہ میرے بندے کے پاس جسکا نام دانیال ہے جاؤ اور اوس سے کہو کہ تونے میری
نافرمانی کی اور میں نے تجھکو بخش دیا پھر تونے نافرمانی کی اور میں نے پھر بخش دیا پھر تیسری بار تونے نافرمانی
کی میں نے اوسکو بھی بخش دیا۔ اگر اب چوتھی بار نافرمانی کریگا تجھے نہ بخشونگا۔ داؤدؑ دانیال پاس آئے اور
خدا کا حکم پہونچایا دانیال نے کہا تمکو جو حکم ہوا تھا وہ تمنے ادا کر دیا۔ جب صبح ہوئی دانیالؑ نے بتضرع و زاری
اپنے ہاتھ خدا کی طرف اوٹھائے اور بزبان عجز و انکسار مناجات کی اور کہا خداوندا تیرے پیغمبر داؤدؑ نے مجھکو
خبر دی ہے کہ میں نے تین بار تیری نافرمانی کی اور تونے اوسکو عفو کیا۔ اگر چوتھی مرتبہ تیری نافرمانی کرونگا
تو اوسکو عفو نکریگا۔ پس میں تیرے عزت و جلال کی قسم تجھے دیتا ہوں کہ اگر تو مجھکو محفوظ نہ رکھیگا اور توفیق
نہ دیگا ہر آئینہ تیری معصیت کرونگا ہر آئینہ تیری معصیت کرونگا ہر آئینہ تیری معصیت کرونگا مؤلف فرماتے
ہیں۔ حضرت داؤدؑ کا دانیال سے ملاقات کرنا نہایت عجیب و غریب ہے جیسا کہ احادیث سابقہ سے معلوم ہوا
کہ حضرت داؤدؑ کے زمانے سے دانیال کے زمانے تک بہت فاصلہ تھا۔ مگر یہ کہ دانیال بہت ضعیف ہو
ہوں۔ اور شاید کہ دانیال دوسرے ہوں مگر یہ امر بھی نہایت بعید ہے اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے
منقول ہے کہ ایک روز حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ روٹی کی عزت و تعظیم کرو اسلیے کہ عرش سے زمین تک
جتنے مخلوقات خدا ہیں ان سب نے اسمیں اپنا اپنا کام کیا ہے تا اینکہ یہ روٹی تیار ہوئی۔ پھر اون اصحاب سے
جو حضرت کے گرد جمع تھے فرمایا تم چاہتے ہو کہ میں کوئی حال تمسے بیان کروں۔ عرض کی ہاں۔ ہمارے
پدر و مادر آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ۔ فرمایا تمسے پہلے ایک پیغمبر تھے جنکو دانیال کہتے تھے۔ ایک
ملاح کو ایک روٹی دیکر فرمایا کہ نہر کے اوس کنارے پہونچا دے۔ ملاح نے وہ روٹی پھینک دی اور کہا میں
اسکو کیا کرونگا۔ ہمارے یہاں روٹیاں ہر جگہ پڑی رہتی ہیں اور پامال ہوتی ہیں۔ دانیال نے جب یہ

حرکت اوسکی دیکھی اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور کہا خداوندا رسول کو گرامی رکھ تحقیق کہ اے پروردگار
تو نے دیکھا کہ اس شخص نے رسول کے ساتھ کیا کیا۔ اور اوسکے حق مین کیا کہا۔ خدا نے آسمان کو حکم دیا کہ اوس
قوم پر پانی نہ برسائے اور زمین کو حکم دیا کہ مثل اینٹ کے سخت ہو جائے کہ گھانس نہ جمے۔ غرض اوسکے پس باران
آسمان اونسے منقطع ہو گیا اور ایسے قحط مین مبتلا ہوئے کہ ایک دوسرے کو کھاتے تھے۔ اونکی شدت سختی
جب اوس حد تک پہونچی جسقدر کہ خدا کو اونکی تادیب منظور تھی ایک روز ایک عورت نے جسکا ایک
فرزند تھا دوسری عورت سے کہ اوسکا بھی ایک فرزند تھا کہا مین آج اپنے فرزند کو قتل کرتی ہون اوسکو
ہم اور تم باہم کھائین کل کے روز تو اپنا فرزند قتل کر اور اوسمین سے مجھے بھی حصّہ دے۔ اوسنے قبول کیا
پس اوس روز اوس عورت کے فرزند کو کھایا۔ جب دوسرے روز گرسنہ ہوئی دوسری عورت نے اپنے
فرزند کے قتل کرنے سے انکار کیا۔ وہ دونون عورتین نزاع کرتی ہوئی حضرت دانیالؑ کے پاس فیصلہ کے لیئے
آئین۔ دانیالؑ نے پوچھا اب یہان تک نوبت پہونچی ہے کہ اپنے فرزندون کو کھاتی ہین۔ کہا ہان اے
پیغمبر خدا بلکہ اس سے بھی بدتر حالت ہے دانیالؑ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھائے اور کہا خداوندا تو
اپنا فضل و رحمت ہماری جانب عود کر اور اوس ملاح یا جن لوگون نے اوسکے مانند کفران نعمت کیا ہے
اونکے گناہون کے عوض اطفال و مساکین پر عذاب نازل نہ کر پس خدا نے آسمان کو حکم دیا کہ زمین پر پانی برسائے
اور زمین کو حکم دیا کہ میری مخلوقات کے لیئے اپنی اوس خیر و برکت کو اوگائے جو اوس مدت تک اون سے فوت
و ضائع ہوئی ہے اسلیئے کہ اوس طفل خوردسال کے سبب مین نے اون پر رحم کیا۔ اور حدیث معتبر مین حضرت
امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جب کسی درندہ کو دیکھو یہ کہو اعوذ برب دانیال و الجب من شر کل
اسد مستاسد یعنے دانیال اور اوس چاہ کے پروردگار کی جسمین دانیال کو شیر کے ساتھ ڈالدیا تھا پناہ طلب
کرتا ہون ہر جانور درندہ کے شر سے۔ اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ
نے حضرت دانیالؑ پر وحی نازل کی کہ میرے نزدیک دشمن ترین بندگان وہ جاہل و نادان ہے جو اہل علم کا
حق سبک جانے اور اونکی پیروی ترک کرے اور میرے نزدیک محبوب ترین بندگان وہ پرہیزگار ہے جو میرے
ثواب عظیم کا طالب ہو اور علما کی صحبت مین رہنا اختیار کرے اونسے جدا نہو بردبارون کا تابع ہو اور دانشمندون
کی نصیحت قبول کرے۔ اور قطب راوندی اور ابن بابویہ نے بسند ہاے معتبر وہب بن منبہ سے روایت
کی ہے کہ جب بخت نصر بادشاہ ہوا ہمیشہ بنی اسرائیل کے فساد و فسق و فجور کا امیدوار رہا اسلیئے کہ
اوسکو یقین تھا کہ جب تک بنی اسرائیل بہت گناہ نہ کرینگے اور اوسکے مستحق نہو نگے کہ خدا اپنی حفظ
و حمایت سے باز رکھے اونپر غالب نہو سکیگا۔ ہمیشہ جاسوسون کو بھیجتا تھا اور اونکے حالات کی خبر لیتا تھا تا اینکہ

بنی اسرائیل کا حال صلاح و رشادت سے مبدل بفساد ہوا اور اپنے پیغمبرون کو قتل کیا۔ اوسوقت بخت نصر نے اپنے لشکر سے اونپر حملہ کیا اور ہر طرف سے اون کو گھیر لیا۔ جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ترجمہ اسکا یہ ہے کہ ہم نے توریت مین بنی اسرائیل پر وحی نازل کی کہ تم البتہ زمین مین دو مرتبہ فساد برپا کروگے اور سرکشی و طغیان کروگے بطغیان بزرگ۔ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا پس جبکہ پہلی عقوبت کا وعدہ ہوگا مین نے اپنے ایسے چند بندون کو تمھاری طرف بھیجا جو صاحب قوت و شوکت شدید تھے پس اونکے گھرون مین اون کو ڈھونڈھکر قتل اور اسیر کیا اور اون کے عقاب کا وعدہ ایسا تھا جس کا کرنا لازم و ضرور تھا۔ وہب کہتا ہے کہ اس گروہ سے بخت نصر اور اوس کے اہل لشکر مراد ہین مفسرین نے بیان کیا ہے کہ انکا فساد اول احکام توریت کی مخالفت اور فساد دوم حضرت شعیا یا ارمیا یا زکریا و یحیی کا قتل اور ارادہ قتل حضرت عیسی تھا۔ اور اوس گروہ کے بارہ مین بعضون نے کہا ہے کہ بخت نصر اور اوسکے اہل لشکر مراد ہین اور بعضون نے جالوت اور بعضون نے سنحاریب کہا ہے جو اہل موصل سے تھا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا پس ہمنے دولت اور اونپر غالب ہونے کو تمھارے لیے پھیر دیا اور اموال و اولاد سے تمھاری اعانت کی اور تمھارا لشکر زیادہ کیا۔ مفسرون نے کہا ہے کہ بخت نصر نے لہراسپ کی جانب سے جو بادشاہ بابل تھا بنی اسرائیل کو قتل و غارت کیا تھا بعد لہراسپ کے جب گشتاسپ بادشاہ ہوا اوس نے اونپر رحم کیا۔ ان کے اسیرون کو رہائی دی اور ملک شام کی طرف بھیجا۔ دانیال کو ان کا بادشاہ مقرر کیا۔ اوسوقت بنی اسرائیل بخت نصر کے تابعین پر غالب آئے اور مطابق دوسرے قول کے اشارہ ہے طرف قتل کرنے داود کے جالوت کو۔ اور وہب نے روایت کی ہے کہ جب بخت نصر نے بنی اسرائیل کو محصور کیا اور یہ لوگ اوسکے مقابلہ سے عاجز آئے خدا کی درگاہ مین تضرع و زاری اور توبہ و استغفار کیا اعمال خیر کی طرف متوجہ ہوئے۔ نادانون کو گناہون سے باز رکھا امر معروف اور نہی منکر کا اظہار کیا اوسوقت خدا نے انکو بخت نصر پر غالب کیا باوجودیکہ مغلوب ہوگئے تھے اور بخت نصر نے ان کے شہرون کو فتح کیا تھا بعد اسکے بخت نصر پھر گیا اور اوسکے پھرنے کا سبب یہ ہوا کہ اوسکے گھوڑے کی پیشانی پر ایک تیر لگا۔ وہ گھوڑا اچھلا اور اوسکو شہر سے باہر لیگیا۔ پھر بنی اسرائیل نے اپنا حال بدل دیا اور فساد و گناہ مین مصروف ہوئے۔ بخت نصر نے پھر دوبارہ

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ پس جب اون کی دوسری
اونپر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے وَلِيُتَبِّرُوْا
حضوریت کا وعدہ ہوا لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ
مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا اوس گروہ کو ہمنے بھیجا تاکہ تمہارے چہرون کو حال بد کی طرف پھیر دین اور تاکہ
مسجد بیت المقدس مین داخل ہون جیسا کہ مرتبہ اول داخل ہوے تھے اور تاکہ از روے ہلاک کرنے
کے اون کو ہلاک کرین باندازہ مدت بلندی و طغیان۔ مفسرون نے کہا ہے کہ بادشاہ بابل دوبارہ
ان سے جنگ کرنے آیا۔ اور وہب نے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل نے جب پھر فساد شروع کیا۔ حضرت
ارمیا نے پھر اون کو خبر دی کہ بخت نصر تمہاری جنگ پر آمادہ ہے اور خدا نے تمپر غضب کیا ہے اور فرماتا ہے
کہ اگر توبہ کروگے تمہارے آبا کی صلاحیت کے سبب سے تمپر رحم کرونگا اور فرماتا ہے کہ تم نے کبھی
دیکھا ہے کہ کسی نے میری معصیت کی ہو اور اوسکو سعادت حاصل ہوئی ہو یا تم نے یہ جانا ہے
کہ جو میری اطاعت کرے وہ میری اطاعت کے سبب بدبخت و بدحال ہو تمہارے عالمون اور عابدونکا
یہ حال ہے کہ میرے بندون کو اپنا خدمتگار قرار دیا ہے اور میری کتاب کے خلاف اونہین حکم جاری
کرتے ہین تاوقتیکہ میری یاد اپنے دل سے محو کردی ہے۔ تمہارے بادشاہون اور امیرونکا یہ حال ہے کہ
میری نعمت کے سبب طاغی ہوگئے ہین اور اونکی دنیا نے اون کو مغرور کیا ہے۔ تمہارے فقیہون اور
قاریان توریت کی یہ کیفیت ہے کہ بادشاہون کے مطیع و منقاد ہوگئے ہین بدعتون پر اونکی بیعت اور
میری معصیت مین اون کی اطاعت کرتے ہین تمہارے فرزندون کا حال یہ ہے کہ ضلالت و گمراہی مین سر تک
کے ساتھ غرق ہو رہے ہین اور میں نے باوجود ان حالات کے لباس عافیت اونکو پہنایا ہے میں اپنی
عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ اون کی عزت کو ذلت سے اور اون کی امنیت کو ترس و خوف سے بدل دونگا
اور اگر مجھے دعا کرین گے قبول نہ کرونگا۔ جب اونکے پیغمبر نے خدا کا پیام اون سے کہا۔ اپنے پیغمبر کی
تکذیب کی اور کہا تمنے خدا پر افتراے بزرگ کیا ہے تم ادعا کرتے ہو کہ خدا اپنی مسجدون کو اپنی عبادت سے
خالی اور بیکار کر دیگا۔ پھر اپنے پیغمبر کو پکڑ کر قیدخانہ مین قید کیا۔ بعد اسکے بخت نصر نے اون کے ملک کی طرف
لشکر کشی کی اور سات مہینے تک اونکا محاصرہ کیا تا آنکہ اپنے فضلہ و بول کو کھاتے اور پیتے تھے جب
بخت نصر اونپر غالب آیا جبارون کے مانند اونکو قتل کرکے سولی پر لٹکایا آگ مین جلایا۔ زبان و بینی کو
قطع کیا۔ دانت توڑ ڈالے عورتونکو برسوائی اسیر کیا۔ لوگون نے بخت نصر سے [illegible] ایک شخص ہمین تھا
وہ ہمکو اون حوادث کی خبر دیتا تھا جو کہ اب ہمپر نازل ہوے ہین۔ ان لوگون نے اوسکو متہم کرکے قیدخانہ
مین محبوس رکھا ہے۔ بخت نصر کے حکم سے حضرت ارمیا کو قیدخانہ سے باہر لاے اوسنے پوچھا

تم ان کو ان حوادث سے ڈراتے تھے جو انپر واقع ہوئے - فرمایا ہان مین ان واقعات کو جانتا تھا خدا نے
اسی لیئے مجکو ان کی طرف برسالت بھیجا تھا - بخت نصر نے پوچھا ان لوگون نے تم کو مارا اور تمھاری
تکذیب کی فرمایا ہان - بخت نصر نے کہا کہ وہ گروہ نہایت برے ہین جو اپنے پیغمبر کو مارین اور اپنے
پروردگار کی رسالت کی تکذیب کرین - اگر تمکو منظور ہو میرے ہمراہ رہو تاکہ تمکو عزیز و محترم رکھون -
اگر تم کو منظور ہو اپنے ملک مین رہو کہ تم کو امان دون - ارمیا نے فرمایا مین جس دن سے پیدا ہوا ہون
اوس دن سے ہمیشہ خدا کی امان مین ہون اور اوس کی امان سے باہر نہین نکلا - اگر بنی اسرائیل
بھی خدا کی امان سے باہر نہ نکلتے تجھسے نہ ڈرتے - پس ارمیا اپنے مقام مین رہے جو شہر کہ ایلیا
مین واقع تھا - وہ شہر اوسوقت خراب ہوگیا تھا اور بعض مکانات منہدم ہوگئے تھے - جو لوگ
بنی اسرائیل سے باقی رہ گئے تھے وہ حضرت ارمیا کے پاس آئے اور کہا اب ہم نے سمجھا کہ تم ہمارے
پیغمبر ہو ہمکو نصیحت کرو - حضرت ارمیا نے فرمایا کہ تم سب میرے پاس رہو - کہا اب ہم بادشاہ مصر کی
طرف پناہ لیجاتے ہین اور اوس سے امان طلب کرتے ہین - فرمایا سب امانون سے خدا کی امان بہتر ہے
تم خدا کی امان سے باہر نکلتے ہو اور دوسرون کی امان مین داخل ہوتے ہو - اوس گروہ نے ارمیا کو
چھوڑا اور مصر کی طرف جاکر بادشاہ مصر سے امان طلب کی اوس نے ان کو امان دی - بخت نصر نے جب یہ
خبر سُنی بادشاہ مصر کے پاس پیام بھیجا کہ ان کو قید کرکے میرے پاس بھیجدے اور اگر نہ بھیجیگا مجھے جنگ
کرنے کو آمادہ ہوجا - جب ارمیا نے یہ حال سنا اونپر رحم کیا اور مصر کی طرف تشریف لیگئے تاکہ بخت نصر کے
شر سے اونکو نجات دین - جب مصر مین داخل ہوئے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ خدا نے مجھپر وحی نازل فرمائی ہے
کہ خدا بخت نصر کو اس بادشاہ پر غالب کریگا اور اسکی علامت یہ ہے کہ مجکو وہ جگہ بتائی ہے جسجگہ بعد فتح
ملک مصر بخت نصر تخت پر بیٹھیگا پھر چار پتھر اوسکے تخت کے مقام پر گاڑ دئے بعد اسکے بخت نصر لشکر
لیکر آیا ملک مصر کو فتح کیا اور اونپر غالب آکر اونکو اسیر کیا - جب تقسیم غنیمت کی طرف متوجہ ہوا اور چاہا کہ
اسیرون مین سے بعضون کو قتل اور بعضون کو آزاد کرے ارمیا کو اونکے درمیان دیکھا اور پوچھا تم نے
تمکو عزیز و محترم رکھا تھا پھر کیون میرے دشمنون مین آکر شریک ہوئے - فرمایا مین اسلیئے آیا تھا کہ
انکو اس امر کی خبر دون کہ تو غالب ہوگا اور انکو تیری صولت و سطوت سے ڈراؤن - تو ابھی بابل مین تھا کہ مین نے
تیرے تخت کی جگہ انکو بتائی اور تیرے تخت کے ہر ایک پایہ کے نیچے ایک پتھر گاڑ دیا اور یہ لوگ دیکھتے تھے - بخت نصر
نے حکم دیا کہ اوسکا تخت ہٹائین بعد اسکے کہا کہ زمین کھودین جب وہ پتھر ظاہر ہوئے اور ارمیا کی صداقت
قول کا یقین آیا اونسے کہا کہ مین ان سب کو اسلیئے قتل کرتا ہون کہ تمھاری تکذیب کی اور تمھارے قول کو

ویران کیا۔ بعد اسکے اون سب کو قتل کیا اور بابل کی طرف پھر آیا۔ ارمیا ایک مدت تک مصر مین رہے پھر خدا نے اونپر
وحی نازل فرمائی کہ شہر ایلیا کی طرف مراجعت کرو۔ حضرت ارمیا جب بیت المقدس کے نزدیک پہونچے اور اوس شہر
کی خرابی دیکھی کہا اس شہر کو خدا کب آباد کریگا۔ بعد اسکے شہر مین کسی طرف اوترے اور مشہور ہے خدا نے
اونکی روح قبض کی اور خلائق کی نظر سے اونکو مخفی رکھا۔ سو برس تک اوس جگہ مردہ رہے۔ حق تعالیٰ نے ارمیا
سے وعدہ فرمایا تھا کہ بیت المقدس کو پھر آباد کریگا۔ جب اونکی رحلت کے بعد ستر برس گذرے تو حق تعالیٰ
نے ایک فرشتہ کو کسی بادشاہ فارس کی طرف بھیجا جسکا نام کوشک تھا۔ اوس فرشتہ نے اوس سے کہا
کہ خدا تجکو حکم دیتا ہے کہ اپنے خزانہ و اسباب و لشکر کو ہمراہ لیکر ملک ایلیا کی طرف جا اور اوسکو آباد کر۔ اوس
بادشاہ نے تیس ہزار آدمیون کو معین کیا اور ہر شخص کو ہزار شخص کا نگہبان دیے اور جو کچھ اسباب
و آلات عمارت و نقد و زر درکار تھا وہ سب اونکو دیا۔ وہ لوگ ایلیا کی طرف آئے اور تیس برس مین
اوسکی تعمیر سے فارغ ہوے۔ بعد اسکے خدا نے ارمیا کو زندہ کیا جیسا کہ قرآن مین فرمایا ہے۔ اور بھی
وہب بن منبہ سے روایت کرتے ہین کہ جب بخت نصر بنی اسرائیل کے اسیرون کو اپنے ساتھ
لیگیا حضرت دانیال اور حضرت عزیر بھی اون مین تھے۔ شہر بابل مین پہونچکر اون سب کو
اپنا خدمتگار قرار دیا۔ سات برس کے بعد ایک خواب ایسا دیکھا جس سے بہت گھبرایا اور بیدار ہونے کے بعد
وہ خواب بھول گیا۔ اپنی قوم کو جمع کیا اور کہا بیان کرو کہ مین نے کیا خواب دیکھا ہے۔ مین تمکو تین روز کی
مہلت دیتا ہون اگر تم نے اس عرصہ مین نہ کہا تیسرے روز سولی پر لٹکا دونگا۔ حضرت دانیال اوسوقت
قیدخانہ مین تھے۔ جب بخت نصر کے خواب دیکھنے کی کیفیت سنی۔ زندانبان سے کہا تو نے میرے ساتھ بہت
نیکی کی ہے آیا تجھے ممکن ہے کہ بادشاہ تک یہ خبر پہونچا دے کہ اوسکے خواب کی تعبیر مین جانتا ہون۔ زندانبان
بخت نصر پاس آیا اور دانیال نے جو بیان کیا تھا اوس سے کہا۔ بخت نصر نے حضرت دانیال کو
طلب کیا۔ بخت نصر کی مجلس مین جو داخل ہوتا تھا اوسکو سجدہ کرتا تھا مگر دانیال جب داخل ہوے سجدہ
نکیا جب بہت دیر تک کھڑے رہے اور کچھ نکہا بخت نصر نے دانیال کے نگہبانون سے کہا انکو یہان
چھوڑ دو اور تم باہر جاؤ۔ اونکے باہر جانے کے بعد دانیال سے پوچھا کہ اے دانیال تم نے مجکو سجدہ کیون نکیا
فرمایا میرا ایک پروردگار ہے جس نے اس شرط پر مجکو خواب کی تعبیر تعلیم کی ہے کہ سوا اوسکے دوسرے کو
سجدہ نکرون اگر دوسرے کو سجدہ کرونگا یہ علم مجھسے چھین لیگا اور تو مجھسے منتفع نہو سکیگا۔ اسلئے تجکو سجدہ
نہین کیا۔ بخت نصر نے کہا چونکہ تم نے اپنے خدا کی شرط پوری کی ہے میری نظر مین امین و معتمد ہوا اب بیان کرو کہ
مین نے کیا خواب دیکھا ہے۔ فرمایا تو نے ایک بہت بڑے بت کو خواب مین دیکھا ہے جسکے پانون زمین مین

اور سر اوسکا آسمان پر تھا وہ بت سر سے ناف تک سونے کا اور سکی چاندی کی کمر سے گھٹنوں تک تانبے کا
اور دونون پنڈلیان لوہے کی اور قدم سفال کے تھے۔ تو اوسکی خوبصورتی و بزرگی اور استحکام و اختلاط
اجزا کو دیکھ رہا تھا اور تعجب کر رہا تھا ناگاہ کسی فرشتہ نے آسمان سے ایک پتھر اوسپر پھینکا۔ وہ پتھر اوسکے
سر پر لگا اور اوسکے اجزا کو اس طرح ریزہ ریزہ کر دیا کہ اوسکے تمام اجزا جن جن میں سونا اور چاندی اور
تانبا اور لوہا اور سفال کے تھے باہم ایسے مخلوط ہو گئے کہ اگر تمام جن وانس جمع ہون اون اجزا کو ایک دوسرے
سے علیحدہ نہ کر سکین اور اسطرح تحلیل ہو گئے کہ اگر تھوڑی ہوا چلے اونکو پراگندہ کر دے۔ پھر تو نے دیکھا
کہ وہ پتھر جو فرشتہ نے پھینکا تھا یہان تک بڑا ہوا کہ تمام زمین کو گھیر لیا۔ تو ہر چند نظر کرتا تھا مگر سوائے تمام آسمان
اور اوس پتھر کے دوسری چیز تجھکو نظر نہ آتی تھی۔ بخت نصر نے کہا تم نے درست کہا میرا خواب یہی تھا اب
بیان کرو کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے۔ دانیال نے فرمایا جو بت تو نے دیکھا تھا گویا وہ تمام امتین ہین جو زمانہ کے
اول و اوسط و آخر مین ہونگی۔ جو اجزا سونے کے تھے وہ تیری بادشاہی اور اس زمانہ کی امت کی مثل ہے
اور چاندی تیرے بعد تیرے فرزند کی بادشاہی کی مثال ہے۔ تانبا امت روم کی اور لوہا امت فارس و
ملوک عجم کی مثال ہے۔ سفال دو امتون کی بادشاہی کی مثال ہے جنپر دو عورتین بادشاہ ہونگی ایک جانب
شرق زمین کے دوسری جانب غرب شام۔ وہ پتھر جو آسمان سے گرا اور اوس بت کو ریزہ ریزہ کر دیا وہ
اوس دین کی طرف اشارہ ہے جو زمانہ آخر مین اوس زمانہ کی امت پر نازل ہوگا اور تمام دینون کو
باطل کر دیگا حق تعالی ملک عرب سے ایک پیغمبر بےلکھے پڑھے کو مبعوث فرمائیگا جسکے سبب سے تمام دنیا کی
امتون کو ذلیل کریگا جیسا کہ تو نے دیکھا وہ پتھر بڑا ہوا اور تمام زمین کو گھیر لیا۔ بخت نصر نے کہا کوئی
شخص مجھپر اپنے احسان و نعمت کا حق مثل تمہارے نہین رکھتا۔ مین چاہتا ہون تمکو اس نعمت کا
عوض دون اگر تمکو منظور ہو تمکو تمہارے ملک کی طرف بھیجون اور اون شہرون کو تمہارے سبب سے
آباد کرون۔ اور اگر تمکو منظور ہو میرے پاس رہو تاکہ تم کو عزیز و محترم رکھون۔ دانیال نے فرمایا خدا
نے مقدر فرمایا ہے کہ میرے شہر اوس وقت تک خراب و ویران رہین جبتک کہ وہ وقت نہ آئے جو اونکی آبادی
کیلئے مقرر کیا ہے اور تیرے پاس رہنا میرے لئے بہتر ہے۔ بخت نصر نے اپنے فرزندون اور اہلبیت اور خدمتگارون
کو جمع کیا اور انسے کہا کہ یہ حکیم دانا ہے خدا نے وہ غم جسکے علاج سے تم عاجز تھے انکے سبب سے مجھسے زائل کیا
مین نے اپنے اور تمہارے امور انکے سپرد کر دئے۔ پھر اپنے فرزندون سے کہا کہ انکے علوم کو ان سے
حاصل کرو اور انکی اطاعت مین مصروف رہو۔ اگر دو شخص تمہارے پاس آئین ایک میری جانب
اور ایک انکی جانب سے تو تم میرے بھیجے ہوئے سے پہلے انکے بھیجے ہوئے کی اجابت کرو بعد اسکے

اوسکے سایہ مین وحشیان و درندگان صحرا جمع تھے۔ تو اوس درخت کو دیکھ رہا تھا۔ اوسکی طراوت و خوبی مجکو بہت اچھی معلوم ہوتی تھی۔ ناگاہ ایک فرشتہ آسمان سے اُترا اوسکی گردن مین ایک آہن مانند تیر کے لگا ہوا تھا۔ اوسنے دوسرے فرشتہ کو جو آسمان کے کسی دروازے پر کھڑا تھا آواز دی اور کہا کہ اس درخت کو کس طرح اوکھیڑنے کا حکم خدانے تجھے دیا ہو اسکو جڑسے اوکھیڑنے کا حکم ہو یا کچھ باقی رکھنے کا۔ اوس فرشتہ بالانے جواب دیا کہ حق تعالی فرماتا ہے کچھ اس درخت سے اوکھیڑ اور کچھ باقی رکھ۔ پس تونے دیکھا کہ اوس فرشتہ نے وہ تیر اوس درخت کی جڑ پر مارا وہ درخت شکستہ و پراگندہ ہو گیا جو طیور اوس درخت پر تھے اور جتنے درندگان و وحشیان صحرا اوسکے سایہ مین تھے وہ سب متفرق ہوگئے اور ساق درخت بے شاخ و برگ کے باقی رہ گئی اور طراوت و خوبی جاتی رہی۔ بخت نصر نے کہا میرا خواب یہی تھا اب بیان کرو کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہو۔ حضرت دانیالؑ نے فرمایا اس درخت سے تیری ذات مراد ہے جتنے طیور اوس درخت پر تجکو نظر آئے وہ سب تیرے فرزند و اہلبیت ہین اور جو درندگان و وحشیان صحرا اوسکے سایہ مین جمع تھے وہ تیرے ملازم اور غلام و رعیت ہین۔ تونے بت پرستی کی وجہ سے خدا کو غضبناک کیا ہو۔ بخت نصر نے کہا تو بتا خدا میرے ساتھ کیا کریگا۔ فرمایا تجکو تیرے بدن مین مبتلا کریگا۔ اور سات برس تک تجکو مسخ کر دیگا جب سات برس ختم ہو جاینگے پھر تیری صورت مثل سابق ہو جائیگی جیسی کہ پہلے تھی۔ بخت نصر سات روز تک روتا رہا جب گریہ موقوف ہوا اپنے قصر کے بام پر آیا۔ خدانے اوسکو بصورت عقاب مسخ کر دیا اور وہ وہان سے اوڑ گیا۔ دانیالؑ نے اوسکے فرزندون اور اہل مملکت کو حکم دیا کہ اوسکے امور سلطنت مین تغیر و تبدل نکرین جب تک کہ وہ اونکے پاس پھر آئے۔ بخت نصر اپنی آخر عمر مین بصورت پشہ مسخ ہو گیا اور اوڑتے اوڑتے اپنے گھر آیا۔ پھر خدانے اوسکو انسانکی صورت عطا فرمائی اوس نے غسل کیا اور لباس پلاس پہن کر اپنے اہل مملکت کو جمع کیا اور کہا کہ مین اور تم سوای خدا کے اوس چیز کی عبادت کرتے تھے جو تم کو نفع و نقصان نہین پہونچا سکتی ہے۔ بدرستیکہ اب مجھپر میرے نفس مین خدا کی قدرت ظاہر ہوئی اور مجکو یقین ہوا کہ خداے نبی اسرائیل کے سوا اور کوئی خدا نہین۔ پس جو شخص میری متابعت کرے وہ مجھسے ہے مین اور وہ جمیع حقوق مین مساوی ہونگے اور جو میری مخالفت کریگا اپنی تلوار سے اوسکو قتل کرونگا تا اینکہ میرے اور اوسکے درمیان خدا حکم کرے۔ تم کو آج کی رات صبح تک مہلت دیتا ہون صبح کو پھر تم سب میرے پاس جمع ہو۔ بعد اسکے گھر مین داخل ہوا اور اپنے فرش خواب پر بیٹھا خدانے اوسیوقت اوسکی روح قبض کی۔ مترجم کہتا ہے کہ مین نے یہ تمام قصہ ابن عباس سے سنا ہے اور پھر قطب راوندی نے روایت کی ہے کہ جب بخت نصر فوت ہوا اہل مملکت نے اوسکے فرزند کی بجای

بخت نصر کوئی کام بغیر اونکے مشورہ کے نکرتا۔ بخت نصر کی قوم نے جب یہ حال دیکھا دانیالؑ پر حسد کیا اور
بخت نصر پاس جمع ہو کر کہا تو تمام روے زمین کا مالک تھا مگر اب اپنے کو اس شخص کا تابع و فرمان بردار
کیا ہے ہمارے دشمن گمان کرتے ہیں کہ تیری عقل زائل ہو گئی جو بادشاہی سے ہاتھ اوٹھا یا ہے بخت نصر
نے کہا یہ شخص جو نبی اسرائیل سے ہے میں اس سے تمھاری اصلاح امور کے لیے استعانت چاہتا ہوں
اسلیے کہ اوسکا پروردگار اوسکو تمام امور خیر پر مطلع کرتا ہے۔ کہا ہم بھی تیرے لیے ایک ایسا خدا قرار دیتے
ہیں جو تیرے کاموں کی اصلاح کرے اور تو دانیالؑ سے مستغنی ہو جائے۔ بخت نصر نے کہا تمکو اختیار ہے
وہ لوگ گئے اور ایک بڑا بت بنایا بعد اسکے ایک روز عید کی اور بہت حیوانات کو اوس بت کی قربانی
میں قتل کیا اور مثل آتش نمرود کے بہت سی آگ روشن کی پھر خلائق سے کہا اوس بت کو سجدہ کریں
جو کوئی اوس بت کو سجدہ نکرتا اوسکو اوس آگ میں ڈالدیتے۔ حضرت دانیالؑ کے ساتھ نبی اسرائیل کے چار
شخص تھے جنکے نام یہ ہیں۔ یوشال۔ یوحین۔ عیصوا۔ مرسوس۔ یہ چاروں مخلص موحد تھے جب انکو وہان
لائے کہ اوس بت کو سجدہ کریں۔ ان چاروں نے کہا یہ خدا نہیں بلکہ ایک چوب بے عقل و شعور ہے جس کو
لوگوں نے بنایا اور درست کیا ہے اگر تمکو منظور ہو اوس خدا کو سجدہ کریں جسنے اس بت کو پیدا کیا ہے۔ یہ سنکر اونکو
باندھا اور آگ میں ڈالدیا جب صبح ہوئی بخت نصر بالاے قصر آیا اور اوسکی نظر ان چاروں پر پڑی دیکھا کہ سب
زندہ ہیں اور ایک دوسرا شخص بھی انکے پاس بیٹھا ہے اور آتش اونکے لیے مثل یخ کے سرد ہو گئی ہے۔ یہ حال
دیکھکر بہت ڈرا اور حضرت دانیالؑ کو طلب کرکے اونکی کیفیت پوچھی۔ فرمایا یہ لوگ میرا دین رکھتے ہیں اور میرے
خدا کی پرستش کرتے ہیں اسلیے خدا نے انکو تیرے شر سے امان میں رکھا اور وہ دوسرا شخص جو انکے پاس
بیٹھا ہے وہ ایک فرشتہ ہے جو گرما و سرما پر موکل ہے اور خدا نے اونکی نصرت کے لیے اوسکو بھیجا ہے بخت نصر
نے حکم دیا کہ اونکو آگ سے باہر نکالیں۔ پھر اونسے پوچھا آج کی رات تمنے کیونکر بسر کی کہا جس دن سے خدا نے
ہمکو پیدا کیا ہے آج تک کوئی رات اس آرام سے بسر نہیں کی یہ سنکر بخت نصر نے اونکی عزت و توقیر کی اور
دانیالؑ کے سپرد کر دیا جب اس واقعہ کو تیس برس گزرے بخت نصر نے دوسرا خواب دیکھا جو پہلے
خواب سے بھی زیادہ تر ہولناک تھا اور اپنا خواب بھول گیا۔ اپنی قوم کے عالموں کو جمع کیا اور کہا میں نے
ایک خواب دیکھا ہے اور ڈرتا ہوں کہ مبادا وہ خواب میری اور تمھاری ہلاکت پر دلیل ہو۔ تم اس
خواب کی تعبیر بیان کرو۔ کہا جب تک کہ دانیالؑ اس ملک میں ہیں ہم تیرے خواب کی تعبیر بیان نہیں کر سکتے
بخت نصر نے اون سب کو رخصت کیا اور دانیالؑ کو بلا کر پوچھا کہ میں نے کیا خواب دیکھا ہے۔ فرمایا تو نے خواب
میں ایک درخت سبز دیکھا جسکی شاخیں آسمان تک پہونچیں تھیں۔ اوسکی شاخوں پر مرغان آسمان بیٹھے تھے

کی اور جو ظروف مروارید و یاقوت کہ گروہ جن و شیاطین نے حضرت سلیمانؑ کے لیئے بنائے تھے اور یہ
مروارید و یاقوت اون دریاؤن سے نکالے گئے تھے جہان کشتی نہین جا سکتی ہے - اور بخت نصر ان سب کو
بطریق غنیمت بیت المقدس سے بابل مین لایا تھا - بخت نصر کے فرزند نے اسکے بارے مین دانیالؑ سے
مشورہ کیا - دانیالؑ نے فرمایا یہ ظروف طاہر و مقدس ہین انکو پیغمبر فرزند پیغمبر نے بنوایا ہے تاکہ اوسکے پروردگار
کی عبادت کا وسیلہ ہون - انکو گوشت خوک وغیرہ اشیاے حرام سے کثیف و نجس نکر اسلیئے کہ انکا وہ پروردگار
ہے جو انکو بہت جلد پھر انکے مقام پر پہونچا دیگا - دانیالؑ کا حکم اوسنے قبول نکیا بلکہ انکو اپنے پاس سے جدا اون
علیحدہ کر دیا - اوسکی ایک زوجہ نہایت دانشمند اور تعلیم یافتہ حضرت دانیالؑ تھی - اوسنے ہرچند اوسکو نصیحت کی کہ تیرا
باپ تمام امور مین جو اوسکو پیش آتے تھے - دانیالؑ سے اعانت چاہتا تھا تو بھی انسے بدسلوکی نکر مگر اوسنے قبول نکیا - بعد
اسکے اوسنے گناہ کرنے شروع کئے اور ہر امر قبیح کا مرتکب ہوا تا انکہ اوسکے کثرت گناہ سے زمین نے بارگاہ
خدا مین فریاد و استغاثہ کیا - پس وہ ایک روز اپنے عیدگاہ مین تھا ناگاہ دیکھا کہ آسمان سے ایک ہاتھ
پیدا ہوا اور دیوار پر یہ تین کلمے لکھے بعد اسکے وہ ہاتھ اور قلم غائب ہوگئے - اوسنے دانیالؑ کو طلب کیا اور اون کلمات کی
تفسیر پوچھی - فرمایا کلمہ اول کے یہ معنی ہین کہ تیری عقل ترازو سے تمیز مین تولی گئی اور سبک نکلی - دوسرے
کلمے کے یہ معنی ہین کہ تو نے وعدہ کیا تھا کہ جب مین بادشاہ ہونگا نیکی کرونگا لیکن تو نے اپنا وعدہ وفا نکیا
تیسرے کلمے کے یہ معنی ہین کہ خدا نے تجکو اور تیرے باپ کو بادشاہی عظیم عطا کی تھی تو نے اپنے اعمال بد سے
اوسکو پراگندہ کر دیا اب قیامت تک بادشاہی تیرے سلسلہ مین نرہیگی - پوچھا بادشاہی زائل ہونے کے بعد
کیا ہوگا - فرمایا تو خدا کے عذاب مین مبتلا ہوگا - بعد اسکے خدا نے ایک پشہ کو حکم دیا وہ اوسکی ناک کے ایک
سوراخ مین داخل ہوا اور اوسکے مغز سر تک پہونچا اور ہمیشہ اوسکو تکلیف پہونچاتا تھا - اوسکے پاس
محبوب ترین مردم وہ شخص تھا جو اوسکے سر پر گرز مارتا تھا چالیس دن تک وہ اسی حال مین رہا تا انکہ واصل جہنم
ہوا - **مؤلف فرماتے ہین** - یہ واقعات جو وہب کی روایت سے منقول ہوئے بطریق عامہ وارد
ہوئے ہین - انپر اعتماد و وثوق نہین ہو سکتا - احادیث معتبرہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بخت نصر مسلمان
نہین ہوا چونکہ ابن بابویہ اور قطب راوندی نے نقل کی تھی اسلیئے مین نے بھی انکا ذکر کیا - اور توحید
مفضل مین بخت نصر کے مسخ ہونے کا اشارہ ہے مگر تصریح نہین ہے - اور ابن عباس سے منقول ہے
کہ عمر نے ایک روز مناجات کی اور کہا خداوندا مین نے تیرے تمام امور و احکام مین نظر کی اور اپنی عقل سے
آثار عدالت بھی اون مین ظاہر پائے مگر ایک چیز باقی رہی ہے جس مین میری عقل حیران ہے اور وہ امر یہ ہے
کہ جب کسی گروہ پر غضبناک ہوتا ہے عذاب کو اون سب پر نازل کرتا ہے باوجود یکہ اون کے درمیان

اطفال بیگناہ بھی ہوتے ہین - حق تعالی نے اون کو حکم دیا کہ صحرا کی طرف باہر جاؤ - جب وہان گئے گرمی ہوا کی
شدید ہوئی - ہو ایک درخت کے سایہ مین ٹھہرے اور سو رہے پس چونٹیون نے ان کو کاٹا اور تکلیف دی
انکو غصہ آیا اور پاؤن زمین پر رگڑ کر بہت چونٹیون کو ہلاک کیا - اوسوقت سمجھے کہ خدا نے یہ مثل اونکے لیے ظاہر
فرمائی ہے - پس وحی الٰہی اونپر نازل ہوئی کہ اے عزیر جب کوئی گروہ میرے عذاب کا مستحق ہوتا ہے
مین اوسوقت اونپر عذاب کا نازل ہونا مقدر کرتا ہون اوسوقت اطفال کی عمر منقضی ہوجاتی ہے پس
وہ اطفال اپنی موت سے اور وہ لوگ میرے عذاب سے ہلاک ہوتے ہین - اور بسند صحیح حضرت صادق سے
منقول ہے کہ حق تعالے نے ایک پیغمبر کو بنی اسرائیل مین مبعوث فرمایا جن کا نام ارمیاء تھا پھر اونپر
وحی نازل کی کہ بنی اسرائیل سے پوچھو کہ وہ کون شہر ہے جسکو مین نے تمام شہرون سے پسندیدہ اور برگزیدہ
کیا - درختہاے خوب اوسمین لگائے اور ہر درخت بیگانہ سے اون کو پاک رکھا - بعد اسکے وہ شہر فاسد ہوا
اور درختان خوش میوہ کے عوض درختان خرنوب وہان اوگے تب ارمیاء نے بنی اسرائیل سے پوچھا
وہ لوگ یہ سنکر ہنسے اور اونسے استہزا کیا - ارمیاء نے خدا سے اونکی شکایت کی - حق تعالی نے اونپر
وحی نازل فرمائی کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ وہ شہر بیت المقدس ہے اور وہ درخت خوب و بہتر بنی اسرائیل
ہین جنسے تمام بادشاہان جبار کے تسلط کو دور رکھا تھا لیکن وہ لوگ فاسد ہوے اور میری نافرمانی کی
اسلئے اونپر انکے شہر مین اوس شخص کو مسلط کرونگا جو انکا خون بہائے اور انکا مال چھین لے ہرچند یہ
لوگ گریہ و زاری کرینگے مین انکے گریہ و زاری پر رحم نکرونگا اور اگر دعا کرینگے انکی دعا قبول نہوگی تو
برس تک ان کے شہرون کو اسی طرح خراب رکھونگا اور سو برس کے بعد آباد کرونگا - جب ارمیا نے فرمان
الٰہی اونسے بیان کیا جو لوگ عالم تھے اونہون نے فریاد و زاری کی اور کہا یا رسول اللہ ہمارا کیا گناہ ہے جبکہ
اون کے اعمال صادر نہین ہوے اس بارہ مین دوبارہ اپنے پروردگار سے مناجات کرو - حضرت ارمیا
نے سات دن روزہ رکھا مگر وحی خدا اونپر نازل نہوئی ایک لقمہ طعام سے افطار کیا اور پھر سات دن روزہ
رکھا مگر وحی نازل نہوئی پھر ایک لقمہ طعام سے افطار کیا اور سات دن روزہ رکھا - اکیسوین روز حق تعالی
نے وحی نازل فرمائی کہ اے ارمیاء اپنے ارادے سے باز آؤ تم اوس امر مین شفاعت کرنا چاہتے ہو جو
بقضاے حتمی مقدر ہوچکا ہے اگر اس بارہ مین پھر کچھ کہوگے تمہارے منھ کو تمہاری پشت کی طرف پھیر دونگا
اور اوس گروہ سے بیان کرو کہ تمہارا گناہ یہ ہے کہ تم گناہ دیکھتے رہے اور اوس سے انکار نکیا - بعد
اسکے خدا نے بخت نصر کو اونپر مسلط کیا - اوس نے جو کچھ اونکے ساتھ کیا وہ ظاہر ہے - بخت نصر نے
ارمیاء کو بلایا اور کہا مین نے سنا ہے کہ تم نے اپنے خدا کی جانب سے اونکو ان واقعات کی خبر دی تھی جو مجھ

اونکی نسبت وقوع مین آئے مگر اونکو اس سے کچھ فائدہ نہوا اگر تمکو منظور ہو میرے ساتھ رہو اور اگر نہ منظور ہو
یہان سے چلے جاؤ۔ فرمایا مین یہان سے چلا جاؤنگا۔ بعد اسکے انجیر و آب انگور اپنے توشہ کے لئے ہمراہ
لیا۔ اور مطابق دوسری روایت کے آب انگور اور لبن۔ جب شہر سے باہر آئے اور باندازہ مدنظر دور گئے
شہر کی طرف منہ پھیرا اور کہا خدا انکو بعد مرنے کے کیونکر زندہ کریگا۔ پس خدا نے سو برس تک اونکو مردہ رکھا
وقت صبح اونکی روح قبض ہوئی تھی اور وقت عصر قبل غروب آفتاب کے زندہ ہوے۔ خدا نے ان کا
عضو جو پہلے خلق کیا وہ انکی آنکھین تھین۔ پھر انکو آواز دی کہ تم کتنی مدت اس مقام مین رہے۔ کہا
ایک روز مگر جب دیکھا کہ ابھی آفتاب غروب نہین ہوا ہے کہا بلکہ ایک روز سے کم۔ آواز آئی تم سو برس
اس جگہ رہے ہو اپنے طعام و شراب کو دیکھو یعنے انجیر و آب انگور۔ کہ اب تک متغیر نہین ہوا ہی اور اپنے گدھے کو
دیکھو کسطرح بوسیدہ اور اوسکے اجزا متفرق ہوگئے ہین۔ پھر خدا نے اونکے سامنے اوس جانور کے
استخوان بدن کو باہم وصل کیا اور رگ و گوشت و پوست اوسپر خلق فرمایا۔ جب وہ درست استادہ ہوا
کہا مین جانتا ہون کہ خدا تمام چیزون پر قادر ہے۔ اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بخت نصر کا اسلئے یہ نام رکھا
تھا کہ شیر سگ سے پرورش پایا تھا۔ اوس سگ کا نام بخت اور اوسکے مالک کا نام نصر تھا۔ بخت نصر گبر تھا
اور اوسکا ختنہ نہین ہوا تھا۔ شہر بیت المقدس پر حملہ کیا۔ جو اکثر علما اوسکے ہمراہ تھے اور جو کچھ اوسنے
کیا وہ ظاہر ہے۔ اور بسند معتبر حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ بیت المقدس کو روز چہارشنبہ کو
خراب و ویران کیا اور اسی روز اصطخر فارس مین مسجد حضرت سلیمانؑ کو جلایا۔ اور بسند ہای معتبر منقول ہے کہ
ایک شخص حضرت امیرالمومنینؑ سے عرض [illegible] روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا ہی کہ ایک فرزند ایسا تھا جو اپنے
باپ سے عمر مین زیادہ تھا مگر میری عقل [illegible] قبول نہین کرتی۔ فرمایا جب حضرت عزیرؑ اپنے گھر سے نکلے
انکی زوجہ حاملہ تھی اور اوسی مہینے مین اوسکے ایک فرزند پیدا ہوا۔ اوسوقت عزیرؑ کی عمر پچاس برس
کی تھی خدا نے اونکی روح قبض کی اور جب سو برس کے بعد زندہ ہوئے خدا نے اونکو اوسی ہیئت سے
جو مرنے کے وقت تھی زندہ فرمایا جب اپنے گھر مین آئے اونکی عمر پچاس برس کی تھی اور اونکے فرزند کی عمر سو برس
کی تھی پس اون کے فرزند کی عمر اون سے زیادہ تھی۔ اور بسند معتبر منقول ہے کہ جب ہشام بن عبدالملک
حضرت امام محمد باقرؑ کو شام لیگیا۔ ایک اعلم علمای نصاری کہ جو شام مین رہتا تھا اوس نے حضرتؑ سے
کئی سوال کئے اور بعد جواب پانے کے مسلمان ہوا منجملہ اوسکے سوالون کے یہ بھی تھا کہ مجھکو بتایئے وہ شخص
کون تھا جس نے اپنی زوجہ سے مقاربت کی اور وہ دو فرزند سے حاملہ ہوئی۔ وہ دونون ایک ساعت مین
پیدا ہوے اور ایک ساعت مین رحلت کی اور ایک ہی وقت ایک قبر مین دفن ہوے مگر ایک کی عمر

پچاس برس کی اور دوسرے کی ڈیڑھ سو برس کی تھی - فرمایا وہ دونون برادر عزیر و عزرہ تھے جو ایک ہی ساعت
مین جوڑوان پیدا ہوے تھے - جب انکی عمر تیس برس کی ہوئی حق تعالی نے حضرت عزیر کی روح قبض
کی اور سو برس کے بعد زندہ کیا - بعد اسکے حضرت عزیر اپنے بھائی عزرہ کے ساتھ بیس برس تک زندہ رہے
اور دونون ایک ساعت مین برحمت آلہی واصل ہوے - عزیر کی عمر پچاس اور عزرہ کی عمر ڈیڑھ سو
برس کی تھی **مؤلف فرماتے ہین** - کہ جو حدیثین اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ خدا نے جن کو سو برس
تک مردہ رکھا وہ حضرت ارمیا تھے یہی زیادہ تر صحیح و معتبر ہے - اور ممکن ہے کہ جن حدیثون سے عزیر کا
ہونا ثابت ہوتا ہے وہ تقیہ پر محمول ہون یا یہ کہ اہل کتاب کے موافق انکے جواب مین فرمایا ہوتا کہ انکی
ہدایت کا باعث ہو اور اس سے انکار نکرین - اور ممکن ہے کہ یہ امر دونون کے لیئے واقع ہوا ہو مگر
اس آیہ کریمہ مین قصہ حضرت ارمیا کی طرف اشارہ ہے - اور جاننا چاہیے کہ یہ قصہ بھی حقیقت رجعت پر دلالت
کرتا ہے اوس حدیث کے مطابق جو سابق متواتر مذکور ہوئی کہ جو کچھ بنی اسرائیل مین واقع ہوا ہے اس امت مین بھی واقع ہوگا

باب تیسوان - حضرت یونس بن متی علیہ السلام اور انکے پدر بزرگوار کے حالات

حق تعالی فرماتا ہے فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ یعنے کس لیئے کسی شہر کے لوگ جبکہ
تم نے اونپر عذاب نازل کیا ایمان نہ لائے اوسوقت مین کہ وہ ایمان اونکو نفع پہونچاتے یعنے عذاب
مشاہدہ کرنے سے پہلے - مگر قوم یونس کہ جب یہ لوگ عذاب نازل ہونے سے پہلے ایمان لائے اور ہمنے
زندگانی دنیا مین اونسے عذاب ذلت و خواری کو دور کیا اور اونکو [illegible] مرگ تک لذت دنیا سے بہرہ ور کیا
اور دوسرے مقام مین فرماتا ہے وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ
فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ
وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ اور یاد کرو صاحب ماہی یعنے یونس کو جبکہ اپنی قوم
سے باہر نکلے درحالیکہ اونپر غضبناک تھے پس گمان کیا کہ ہم اونسے سخت گیری نکرینگے - امام رضا
سے منقول ہے یعنے اونکو یقین کامل تھا کہ ہم اونپر روزی تنگ و سخت نکرینگے - اور بعضون نے
کہا ہے کہ ہم بسبب اوس ترک اولے کے جو اونسے صادر ہوا ہے اونکو عقوبت نکرینگے جیسا کہ حضرت
امام محمد باقر سے منقول ہے - پس ظلمتون اور تاریکیون مین ندا کی - حضرت امام رضا نے فرمایا ہے یعنے
ظلمت شب اور ظلمات دریا اور ظلمت شکم ماہی کہ سواے تیرے کوئی خدا دوسرا نہین اور مین اون چیزون
سے تیری تنزیہ کرتا ہون جو تیری ذات و صفات کے لائق و سزاوار نہین - یا یہ کہ تو کسی امر سے عاجز ہو جسکے

میں اپنے نفس کے لیے ستمگاروں سے تھا۔ یا یہ کہ میں اپنی قوم سے باہر نکلا حالانکہ اونہیں میں رہنا باہر نکلنے سے
بہتر تھا۔ یا یہ کہ بطریق تذلل و شکستگی اس طرح کہا بغیر کسی گناہ و صدور فعل مکروہ کے۔ اور حضرت امام رضا
سے منقول ہے کہ جب شکم ماہی میں بسبب فراغ خاطر کے خدا کا ایسا ذکر کیا کہ کبھی اوس طرح ذکر و عبادت خدا
نہیں کی تھی اور کہا میں نے پیشتر اپنے نفس پر ظلم کیا کہ تیری عبادت اس طرح نہیں کرتا تھا۔ پس ہمنے اوکی
دعا مستجاب کی اور اوسکو غم و اندوہ سے نجات دی۔ اور ہم اسیطرح مومنوں کو غم سے نجات دیتے ہیں
جبکہ ان کلمات کو کہیں اور ان سے پناہ طلب کریں جیسا کہ بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے
اور خدا نے دوسرے مقام میں فرمایا ہے وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ اور بیشک یونس پیغمبران مرسل
سے تھے۔ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ جبکہ اپنی قوم سے اوس کشتی کی طرف بھاگے جو متاع اور آدمیوں سے
بھری ہوئی تھی فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ پس اہل کشتی کے ساتھ قرعہ ڈالا جبکہ مچھلی نے کشتی کی
راہ روکی۔ پس مغلوبوں سے قرار پائے اور قرعہ اونکے نام نکلا فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ پس اونکو مچھلی
نگل گئی اور وہ اپنے نفس پر ملامت کرنے والے تھے فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ
إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ پس اگر یہ نہوتا کہ وہ تسبیح کرنے والوں سے تھے ہر آئینہ شکم ماہی میں ہمیشہ رہتے جبتک
کہ خلائق قیامت میں زندہ ہوں فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ پس ہمنے اونکو شکم ماہی سے اوس صحرا
میں گرایا جہاں درخت و گیاہ نہ تھی حالانکہ وہ بیمار تھے۔ روایت کرتے ہیں کہ اونکا بدن جسم اطفال کی مانند
ہوگیا تھا جس طرح شکم مادر سے پیدا ہوتے ہیں وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ اور ہمنے اونکے لیے ایک
درخت کدو اوگایا جسنے اوپر سایہ کیا وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ اور ہمنے اونکو ایک لاکھ
آدمیوں بلکہ اوسے زیادہ کی طرف بھیجا یعنے نینوی کی طرف جو موصل کے ملک میں ہے۔ بعضونکا قول ہے
کہ او بمعنے واو عطف ہے یعنے ایک لاکھ اور اوسے زیادہ کی طرف بعضے کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ ہمنے اونکو
ایک جماعت کثیر کیطرف بھیجا اگر کوئی اونکو دیکھتا البتہ کہتا کہ یہ لوگ ایک لاکھ بلکہ زیادہ اوس سے
ہیں۔ اور بہ نسبت زیادتی کے بعضوں کا قول ہے کہ بیس ہزار تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ تیس ہزار تھے
اور بعضے کہتے ہیں کہ ستر ہزار تھے فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ پس وہ لوگ ایمان لائے اور ہمنے
اونکو آخر عمر تک برخوردار کیا۔ اور حق تعالی نے دوسرے مقام میں فرمایا ہے وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ
إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ اور صاحب ماہی یعنے یونس کے مانند نہو جاؤ جبکہ شکم ماہی میں
ندا کی حالانکہ وہ محبوس یا خشم و اندوہ سے بھرے ہوئے تھے لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ
لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ اگر نہ ایسا ہوتا کہ تمہارے خدا کی ایک نعمت اونکی دستگیری نہ کرتی ہر آئینہ

بیابان خالی مین پڑے رہتے اور وہ ملامت و مذمت کی جگہ تھی فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ پس
انکو انکے پروردگار نے برگزیدہ کیا اور انکو از جملہ صالحین قرار دیا - اور بسند حسن حضرت صادقؑ
سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے کسی قوم سے بعد ظہور آثار عذاب کے عذاب کو رد نہین کیا مگر قوم
یونس سے - حضرت یونسؑ ہمیشہ انکو اسلام کی دعوت کرتے تھے مگر وہ انکار کرتے تھے - پس حضرت
یونسؑ نے چاہا کہ انپر نفرین کرین - انمین دو شخص مومن تھے ایک عابد جسکا نام تنوخا اور دوسرا عالم جسکا
نام روبیل تھا وہ عابد یونسؑ سے کہتا تھا کہ انپر نفرین کرو اور وہ عالم کہتا تھا کہ نفرین نہ کرو اسلیئے کہ خدا
آپکی دعا رد نہین کرتا مگر اپنے بندون کا ہلاک کرنا بھی اوسکو منظور نہین - یونسؑ نے عابد کا قول
قبول کیا اور انپر نفرین کی خدا نے وحی نازل فرمائی کہ مین اس قوم پر فلان سال و فلان ماہ و فلان
روز مین عذاب نازل کرونگا - جب اوس وعدہ کا وقت نزدیک آیا یونسؑ اوس عابد کے ساتھ اپنی
قوم سے باہر نکلے مگر وہ عالم رہین رہا جب عذاب نازل ہونے کا دن آیا اوس عالم نے اونسے کہا کہ خدا کی درگاہ مین
توبہ و استغفار اور گریہ و زاری کرو شاید کہ تمپر رحم کرے اور عذاب کو تمسے پھیر دے - پوچھا کسطرح توبہ و تضرع کرین - کہا
صحرا مین جمع ہو اور اطفال کو عورتون سے علیحدہ رکھو اور شتر و گاو و گوسفند کو اونکے بچون سے جدا کرو اور بگریہ
و زاری بارگاہ خدا مین دعا کرو - وہ سب شہر کے باہر جمع ہوئے اور جیسا کہ اونسے کہا تھا اوسیطرح عمل کیا اور
نہایت گریہ و زاری کی تب خدا نے انپر رحم فرمایا اور عذاب کو اونسے پھیر دیا - باوجودیکہ عذاب انپر نازل ہو چکا تھا
اور انکے قریب پہونچ گیا تھا - اوس عذاب کو پہاڑونکی طرف متفرق کر دیا - یونسؑ جب شہر کیطرف آئے
کہ دیکھین وہ لوگ کسطرح ہلاک ہوئے - انکو دیکھا کہ اپنے کھیتون مین زراعت کر رہے ہین اونسے
پوچھا کہ قوم یونس کا حال کیا ہوا - ان لوگون نے حضرت یونسؑ کو نہ پہچانا اور کہا کہ یونس نے انپر نفرین
کی تھی انکی دعا مستجاب ہوئی اور عذاب انپر نازل ہوا مگر وہ لوگ جمع ہوئے اور بگریہ و زاری
بارگاہ الٰہی مین دعا کی پس خدا نے انپر رحم فرمایا اور عذاب کو اونسے پھیر کر پہاڑونکی طرف متفرق کر دیا
اب وہ لوگ یونسؑ کی تلاش مین ہین تاکہ انپر ایمان لائین - یونسؑ کو غیظ آیا اور غضبناک دریا کے کنارہ
تک گئے وہان ایک کشتی نظر آئی جو اسباب اور آدمیون سے بھری تھی اور چاہتے تھے کہ اوسکو روانہ کرین - یونسؑ
نے سوال کیا کہ انکو بھی کشتی مین داخل کرین - جب انکو کشتی مین داخل کیا اور وہ کشتی درمیان دریا
پہونچی - حق تعالیٰ نے ایک بہت بڑی مچھلی کو حکم دیا وہ مچھلی آئی اور کشتی کی راہ روک دی - یونسؑ نے جب مچھلی دیکھی
بہت ڈرے اور کشتی کے عقب گئے - وہ مچھلی بھی عقب کشتی آئی اور اپنا منھ کھول دیا - جب اہل کشتی عاجز ہوئے کہا کوئی گنہگار
ہم مین ہے دریافت کرنا چاہیئے کہ وہ شخص کون ہے - بعد اسکے قرعہ ڈالا اور حضرت یونسؑ کے نام قرعہ نکلا - پس انکو

مچھلی کے منھ مین ڈال دیا اور وہ مچھلی پانی مین چلی گئی۔ مذہب ہنود کے کسی عالم نے حضرت امیرالمومنین ؑ
سے پوچھا کہ وہ قیدخانہ کونسا ہے جو اپنے قیدی کے ساتھ اطراف زمین مین پھرتا تھا۔ فرمایا وہ مچھلی تھی جسکے
شکم مین حضرت یونس کو قید کیا تھا۔ پہلے وہ مچھلی دریای قلزم مین گئی بعد اس کے دریای مصر مین
وہان سے دریاے طبرستان وہان سے دجلۂ بغداد مین پہونچی بعد اسکے زیر زمین گئی تا اینکہ قارون پاس پہونچی۔ اور
حضرت یونس و قارون کے درمیان وہی گفتگو ہوئی جو قصۂ قارون مین مذکور ہو چکی ہے۔ اور حقتعالی نے
اوس فرشتہ کو جو قارون پر موکل تھا حکم دیا کہ عذاب دنیا کو اوس سے موقوف کردے۔ تب حضرت یونس نے ظلمات
دریا مین ندا کی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ حق تعالی نے اونکی دعا قبول کی اور مچھلی کو
حکم دیا کہ اونکو ساحل دریا پر ڈالدے۔ انکا گوشت و پوست باقی نہ رہا تھا اسلیئے خدا نے ایک درخت کدو اونکے لیئے
اوگایا تا کہ اونپر سایہ کرے۔ بعد اسکے حق تعالی نے اوس درخت کو حکم دیا کہ اونسے دور ہو جائے۔ جب دھوپ
اونکے بدن پر پڑی بیتاب ہوئے۔ خدا نے وحی نازل فرمائی کہ اے یونس تمنے ایک لاکھ بلکہ ایک لاکھ سے زیادہ
آدمیون پر رحم نکیا اور خود ایک ساعت کی تکلیف سے بیتابی کرتے ہو۔ یونس نے عرض کی خداوندا عفو کر
اور میری خطا سے درگذر۔ خدا نے پھر اونکو صحت بدن عطا کی وہ اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور تمام
اہل قوم اونپر ایمان لائی۔ حضرت یونس نو ساعت شکم ماہی مین رہے تھے۔ اور دوسری روایت بسند معتبر
امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ تین دن شکم ماہی مین رہے اور جبکہ تاریکی شکم ماہی اور تاریکی دریا اور تاریکی
شب مین ندا کی اور کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ خدا نے اونکی دعا مستجاب کی اور
مچھلی نے اونکو دریا کے کنارے ڈالدیا خدا نے اونکے لیئے درخت کدو اوگایا کہ اوسکو چوستے تھے جسطرح کہ پستان
کو دودھ کے واسطے چوستے ہین اور اوسی کے سایہ مین بسر کرتے تھے اور اونکے موے بدن سب گر گئے تھے
اور پوست نازک ہو گیا تھا حضرت یونس شب و روز ذکر و تسبیح خدا مین مصروف رہتے تا اینکہ اونمین
قوت آئی اور اونکا جسم پر گوشت ہوا اوسوقت خدا نے ایک کیڑے کو حکم دیا اوسنے درخت کدو کی جڑ کھالی اور
وہ درخت خشک ہو گیا۔ یونس پر یہحال بہت ناگوار گذرا اور غمگین و محزون ہوئے حقتعالی نے اونپر
وحی نازل فرمائی کہ ای یونس تم کیون اندوہناک ہو۔ عرض کی خداوندا تونے ایک کیڑے کو اوس درخت پر جس سے
مجھے نفع پہونچتا تھا مسلط کیا اور اوسنے درخت کو خشک کر دیا۔ حق تعالی نے فرمایا اے یونس کیا تم اوس
درخت کے لیئے اندوہناک ہوتے ہو جسکو نہ تمنے بویا نہ پانی دیا تھا نہ اسکی پرداخت کی کہ وہ کیون خشک
ہو گیا اسلیئے کہ اب اوس سے مستغنی ہو گئے ہو مگر ایک لاکھ آدمیون سے زیادہ کے لیئے جو نینوی مین ہین غمگین
نہین ہوتے بلکہ چاہتے ہو کہ اونپر عذاب نازل ہو۔ بیشک اہل نینوی ایمان لائے اور پرہیزگار رہے [illegible]

تمھاری طرف پھر جاؤ۔ یونسؑ نے اپنی قوم کی طرف مراجعت کی جب شہر نینوی کے نزدیک پہونچے شہر مین
داخل ہونے سے شرم آئی۔ وہان ایک چرواہا نظر آیا اوس سے فرمایا یہان سے جا اور اہل نینوی کو ندا دے کہ
یونسؑ پھر تمھاری طرف آئے ہین۔ اوسنے کہا کیون دروغ کہتے ہو اور اس دعوے سے شرمندہ نہین
ہوتے۔ یونسؑ دریا مین غرق ہوگئے اونکا پھر آنا ممکن نہین۔ فرمایا یہ بکری گوسفند گواہی دیتی ہے کہ مین
یونسؑ ہون۔ پس وہ گوسفند گویا ہوئی اور گواہی دی کہ یہی حضرت یونسؑ ہین۔ وہ چرواہا اپنی بکریان لیکر
اپنی قوم کیطرف دوڑا جب داخل اپنی قوم مین ہوا ندا کی کہ حضرت یونسؑ آئے ہین سب نے چاہا کہ اوسکو مارین اوسنے
کہا مین گواہ رکھتا ہون کہ حضرت یونسؑ آئے ہین۔ پوچھا گواہ تیرا کون ہے۔ کہا یہ گوسفند گواہی دیتی ہے کہ یونسؑ
آئے ہین پس وہ گوسفند گویا ہوئی اور گواہی دی کہ یہ شخص راست کہتا ہے خدا نے پھر یونسؑ کو تمھاری طرف
بھیجا ہے۔ اہل قوم حضرت یونسؑ کی طرف دوڑے اور اونکو شہر مین لا کر اونپر ایمان لائے۔ اونکا ایمان خالص
و بہتر تھا اور خدا نے اونکو زندہ رکھا تا آنکہ اپنی موت سے ہلاک ہوے اور اپنے عذاب سے اونکو نجات عطا فرمائی
اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ جب خدا نے یونسؑ کو حکم حتمی دیا کہ اپنی قوم کو اوسکے خلاف خبر دین
جو پیشتر خبر دی تھی اور اونکو اونکے حال پر چھوڑ دیا حضرت یونسؑ نے گمان کیا کہ اگر یہ رسالت خدا اپنی
قوم سے بیان نہ کرینگے خدا اونکو اداے رسالت پر مجبور نہ کریگا۔ فرمایا کہ جبرئیلؑ نے عذاب قوم یونسؑ کو
با استثنا بیان کیا تھا اور اوسکے حتمی ہونے کی خبر نہین دی تھی۔ مگر یونس نے استثنا نہین سنا اور بسند
حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک روز ام سلمہؓ نے سنا کہ حضرت رسول خدا اپنے پروردگار سے مناجات
کرتے اور کہتے ہین اللھم لا تکلنی الی نفسی طرفة عین ابدا یعنی خداوندا ایک چشم زدن مجھکو میری
نفس پر نہ چھوڑ دے۔ ام سلمہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ بھی ایسا فرماتے ہین۔ فرمایا مین کیونکر ایمن
رہ سکتا ہون حق تعالی نے یونس بن متی کو ایک چشم زدن اونکے حال پر چھوڑ دیا اور اونسے صادر ہوا
جو کچھ کہ صادر ہوا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے کہ ابو بصیر نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ
خدا نے کس لئے قوم یونسؑ سے عذاب کو پھیر دیا حالانکہ اونکے بالاے سر پہونچ گیا تھا۔ اور سواے اونکے
دوسری امتون سے ایسا نہ کیا۔ فرمایا علم الہی مین اس طرح گذرا تھا کہ اونکی توبہ کے سبب عذاب کو
اونسے زائل کرے مگر یونسؑ سے اسکی اطلاع نہ کی اسلئے کہ اونکو شکم ماہی مین اپنی عبادت سے فارغ البال نکرے
اور وہ ثواب و کرامت خدا کے مستحق رہین۔ اور حدیث موثق مین آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ خدا نے کسی
گروہ سے عذاب کو نازل ہونے کے بعد رد نہین کیا سواے قوم یونسؑ کے۔ پوچھا اونکے سرون کے
نزدیک پہونچ گیا تھا۔ فرمایا ہان اسقدر قریب پہونچ گیا تھا کہ اونکے ہاتھ اوس تک پہونچ سکتے تھے

خدا نے کیونکہ عذاب کو اونکے قریب لاکر قائم رکھا اور یکبارگی پھیر دیا پھر نازل نہ فرمایا جیسا کہ دوسری امتوں پر
نازل کیا تھا۔ فرمایا اس لیے کہ علم الٰہی میں گذر چکا تھا کہ وہ لوگ توبہ کرینگے اور عذاب اونسے پھر جائیگا مگر
اس علم سے دوسرے کو اطلاع نہ دی تھی۔ اور دوسری حدیث صحیح میں فرمایا ہے کہ جب حضرت یونسؑ
حج کے واسطے اونکو ہستان روحا کی طرف گذرے کہتے تھے لَبَّيْكَ كَشَّافَ الْكَرْبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ
اے دور کرنے والے غم و شدید ہائے بزرگ کے تیری خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور تیری دعوت کی اجابت کی ہے
اور دوسری حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ سب سے پہلے جسکے لیے قرعہ ڈالا گیا وہ
حضرت مریمؑ تھیں بعد اون کے حضرت یونسؑ کے لیے قرعہ ڈالا گیا جب کہ وہ ایک جماعت کے ہمراہ کشتی
میں سوار ہوئے اور وہ کشتی درمیان دریا استادہ ہوگئی اوس وقت میں بار قرعہ ڈالا اور ہر بار حضرت
یونسؑ کے نام قرعہ نکلا حضرت یونس پشت کشتی کی طرف گئے دیکھا کہ ایک بہت بڑی مچھلی اپنا منھ کھولے
ہوئے ہے یونسؑ نے اپنے کو اوسکے منھ میں ڈال دیا اور بسند معتبر ابن ابی یعفور سے منقول ہے کہ حضرت صادقؑ
ایک روز آسمان کی طرف ہاتھ اوٹھا کر فرماتے تھے رَبِّ لَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَدًا وَلَا أَقَلَّ مِنْ ذَٰلِكَ
وَلَا أَكْثَرَ یعنی خداوندا ایک چشم زدن اور اوس سے کمتر و بیشتر مجھکو میرے حال پر چھوڑ دے جب یہ دعا کی آپکے
آنسو چہرے کے دونوں طرف سے ریش مبارک پر بہنے لگے۔ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے فرزند ابی یعفور
خدا نے ایک چشم زدن سے کمتر یونسؑ کو اونکے حال پر چھوڑ دیا اور اونسے وہ ترک اولیٰ صادر ہوا اگر اوسی
حالت میں اونکی رحلت ہوتی اونکے مرتبہ و منزلت کے لیے نقصان عظیم کا باعث ہوتا۔ اور ابن بابویہؒ
نے کہا ہے کہ یونس کو اسلئے یونس کہتے ہیں کہ جب اپنی قوم سے غضبناک ہو کر باہر نکلے اپنے پروردگار سے اُنس
حاصل کیا اور جب اپنی قوم کی طرف پھر آئے اونسے مانوس ہوئے۔ اور بسند معتبر حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے
کہ حقتعالیٰ نے اہل آسمان و زمین پر ہماری ولایت ظاہر کی جسکو قبول کرنا تھا اوسنے قبول کیا اور جسکو
انکار کرنا تھا اوسنے انکار کیا۔ یونس نے جیسا کہ چاہیے اوسکو قبول نہ کیا تا اینکہ خدا نے اونکو شکم ماہی میں
قید کیا اوسوقت قبول کیا جیسا کہ قبول کرنے کا حق تھا۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ
حضرت یونس نے جب اپنی قوم کے کفر کو دیکھا اور نصیحت نے اونکو کچھ فائدہ نہ دیا غضبناک اپنی
قوم سے باہر نکلے اور دریا کے کنارے پہونچ کر ایک جماعت کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے جب مچھلی نے
اونکا راستہ روکا کہ اہل کشتی کو غرق کرے یونسؑ نے فرمایا یہ مچھلی میری طالب ہے مجھے دریا میں ڈال دو
اہل کشتی انکار کرتے کہتے تھے کہ آپ ہم سب سے بہتر ہیں مچھلی آپکو کیونکر طلب کرتی ہے تا اینکہ
قرعہ ڈالنا قرار پایا اور تین بار قرعہ ڈالا تینوں بار حضرت یونسؑ کے نام قرعہ نکلا اونکو دریا میں

ڈال دیا اور وہ مچھلی انکو نگل گئی۔ حق تعالیٰ نے اوس مچھلی کو حکم دیا کہ مین نے یونسؑ کو تیری روزی نہین
قرار دی ہے نہ اونکے استخوان شکستہ کرنا نہ انکا گوشت کھانا۔ وہ مچھلی انکو لیکر دریا مین گردش کرتی تھی
یونسؑ نے تاریکیون مین ندا کی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ جب وہ مچھلی اوس دریا
مین پہونچی جہان قارون تھا۔ قارون نے ایسی آواز سنی جو پیشتر کبھی نہ سنی تھی جو فرشتہ اوسپر موکل تھا
اوس سے پوچھا یہ کسکی آواز ہے۔ اوس نے کہا یہ یونس پیغمبر ہین اور شکم ماہی مین خدا کا ذکر کرتے ہین
قارون نے کہا کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ اوسسے کلام کرون۔ کہا ہان۔ قارون نے یونسؑ سے پوچھا
کہ ہارون کیا ہوے۔ فرمایا رحلت کی۔ قارون یہ سنکر رویا اور پوچھا موسیٰ کیا ہوے فرمایا انہون
نے بھی رحلت کی۔ قارون نے یہ سنکر پھر گریہ کیا۔ خدا نے اوس فرشتہ کو جو اوسپر موکل تھا حکم دیا کہ
قارون کے عذاب مین تخفیف کر اسلیئے کہ اوسنے اپنے عزیزون کے لیئے گریہ کیا۔ اور بمطابق دوسری
روایت کے فرمایا کہ بقیۂ ایام دنیا کا عذاب اوس سے موقوف رکھ اسلیئے کہ اوسنے اپنے عزیزونکے لیئے
گریہ کیا ہے۔ بعد اسکے حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت رسولؐ فرماتے تھے کہ کسیکو یہ کہنا سزاوار نہین
کہ مین آسمان پر جانے سے بہ نسبت یونسؑ کے کہ دریا مین تھے خدا سے نزدیک تھا۔ اسلیئے کہ خدا کی
نسبت آسمان و دریا سے ایک طرح ہے۔ حق تعالیٰ مجھے آسمان پر لیگیا تاکہ عجائب و غرائب آسمان مجھے
دکھائے اور یونسؑ کو دریا مین لیگیا تاکہ دریا کے عجائب و غرائب انکو دکھائے۔ اور بسند معتبر
منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ مین نے حضرت امیرالمومنینؑ کی کسی کتاب مین دیکھا
ہے کہ حضرت رسولؐ نے مجکو خبر دی اور آنحضرتؐ کو جبرئیلؑ نے خبر دی تھی کہ خدا نے حضرت یونسؑ کو انکی قوم
پر مبعوث کیا جبکہ انکی عمر تیس۳۰ کی تھی۔ وہ نہایت تند خو تھے اور جیسا چاہیئے صبر کا حوصلہ انہین نہ تھا
اپنی قوم سے بہت کم مدارا کرتے تھے۔ پیغمبری کے بار گران اوٹھانے کی طاقت انہین نہ تھی اوسکو اوٹھانا
بھی نہ چاہتے تھے بلکہ اوسکو گرا دیتے تھے جیسا کہ شتر جوان بوجھ اوٹھانے سے پہلو تہی کرتا ہے۔ تینتیس۳۳
برس اپنی قوم مین رہے اور انکو خدا پر ایمان لانے اور اپنی پیغمبری کی تصدیق و اطاعت کی ہدایت
کرتے رہے۔ مگر اہل قوم سے کوئی ایمان نہ لایا اور کسی نے انکی پیروی نہ کی سوائے دو شخصونکے جنکا نام
روبیل اور تنوخا تھا۔ روبیل پیغمبری و علم و حکمت کے خاندان سے تھا اور حضرت یونسؑ کا انکی بعثت کے
پہلے بھی رفیق و مصاحب قدیم تھا۔ تنوخا ایک مرد ضعیف العقل اور عابد و زاہد تھا۔ عبادت خدا مین
بہت سعی و مبالغہ کرتا تھا مگر علم و حکمت سے بے بہرہ تھا۔ روبیل گوسفند چراتا اور اوس سے زندگی بسر
کرتا تھا تنوخا صحرا سے لکڑیان لاکر شہر مین بیچتا اور اوس سے اپنی روزی حاصل کرتا تھا بسبب علم و

حکمت کے روبیل کا مرتبہ حضرت یونسؑ کے نزدیک تنوخا کے مرتبہ سے زیادہ تھا اور وہ اونکا رفیق قدیم بھی
تھا جب حضرت یونسؑ نے دیکھا کہ اونکے اہل قوم اونکی نصیحت قبول نہیں کرتے اور اونپر ایمان نہیں لاتے
اپنے نفس میں بے صبری اور حرج کے آثار مشاہدہ کیے اور اپنے پروردگار سے اس حال کی شکایت کی اور کہا
خداوندا تو نے مجھکو تیس برس کی عمر میں میری قوم کی طرف بھیجا تینتیس ۳۳ سال تک میں اونمیں رہا اور مجھپر ایمان
لانے اور اپنی پیغمبری کی تصدیق کرنے کو انسے کہا۔ تیرے عذاب اور غضب سے انکو ڈرایا۔ پس میری تکذیب
کی مجھپر ایمان نہ لائے۔ میری پیغمبری کا انکار کیا۔ میری رسالتوں کو خفیف و سبک سمجھا۔ مجھکو تہدید کی اور
ڈرایا۔ میں ڈرتا ہوں کہ مجھکو قتل نکریں۔ پس اپنا عذاب اونپر نازل فرما اسلیئے کہ یہ لوگ ایمان لانیوالے نہیں
حق تعالی نے فرمایا درمیان اونکے اطفال نابالغ اور زنان حاملہ اور مردان پیر و زنان ضعیف و کم عقل لوگ
بھی ہیں اور میں خداوند حکم کنندہ عادل ہوں۔ میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ میں چھوٹوں
کو تیری قوم کے بزرگوں کے گناہ کے سبب عذاب نہیں کر سکتا۔ اے یونسؑ یہ سب میرے بندے اور میرے
پیدا کئے ہوئے ہیں میرے شہروں میں رہتے ہیں۔ میری روزی کھاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انکے ساتھ
آہستگی اور رفق و مدارا کروں اور منتظر رہوں کہ شاید توبہ کریں۔ میں نے تمکو اونکی طرف اسلیئے بھیجا ہے کہ تم اونکے
حافظ و نگہبان رہو اور بسبب اوس قرابت کے جو اونکے ساتھ رکھتے ہو اونپر مہربان رہو۔ اور بسبب برقت
و حظوت پیغمبری کے انسے آہستگی و مدارا کرو اور بوجہ بردباری رسالت کے اون کی برائیوں پر صابر رہو۔
اور جسطرح طبیب دانا بیمار کا علاج و مدارا کرتا ہے تم بھی اوسی طرح انکا علاج و مدارا کرو پس تم نے تندی
کی اور یہ مدارا انسے سلوک نہ کیا اور نصیحت کا قاعدہ اور ارشاد اونکی شفقتوں کا طریقہ انسے مرعی نہ رکھا۔ اور
اب اس حالت میں کہ تمہارا صبر کم اور تمہارا دل تنگ ہوا ہے تامل اونکے لیئے عذاب طلب کرتے ہو
میرے بندے نوحؑ کا صبر اپنی قوم کے آزار پر تجھسے زیادہ اور اوسکی مصاحبت اون کے ساتھ تم سے
بہتر اور آہستگی و مدارا بیشتر تھا اور اونکا عذر بھی تمامتر تھا۔ اسلیئے جب وہ اپنی قوم پر غضبناک
ہوا بسبب اوسکے میں نے بھی اونپر غضب کیا۔ اور جبکہ مجھسے دعا کی میں نے دعا قبول کی یونسؑ نے
کہا خداوندا میں اپنی قوم پر غضبناک نہیں ہوا مگر محض اسلیئے کہ تیری مخالفت کرتے ہیں اور میں نے
اونپر نفرین نہیں کی۔ مگر جبکہ تیری معصیت انسے صادر ہوئی اور میں تیری عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں
کہ اونپر مہربان نہونگا اور کبھی نصیحت مشفقانہ انکو نہ کرونگا۔ حالانکہ اس مدت دراز تک مجھپر ایمان نہ لائے
اور میری تکذیب کی اور میری پیغمبری سے انکار کیا۔ پس تو اپنے عذاب کو اونپر نازل کر یہ لوگ کبھی ایمان
نہ لاوینگے حقتعالی نے فرمایا۔ اے یونسؑ یہ سب میری مخلوقات ایکلاکھ سے زیادہ ہیں اور میرے

شہروں کو آباد کرتے ہیں اور میرے بندے انسے پیدا ہوتے ہیں۔ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ
ان کے ساتھ آہستگی و مدارا کرو اسلیئے کہ تمھارا اور انکا حال ہمیشہ میرے علم میں جاگزین رہا ہے اور
میری تقدیر و تدبیر تمھارے علم و تقدیر کے خلاف ہے۔ تم میرے پیغمبر مرسل اور میں پروردگار حکیم و
علیم ہوں اور انکے حالات جانتا ہوں۔ اے یونسؑ میرا علم انکے حالات باطن و مخفی پر ہے اور کوئی
شخص اوسکی انتہا کو نہیں جان سکتا اور تیرا علم اونکے ظاہر احوال سے متعلق ہے اور انکے باطن
اور انجام کار سے تمکو آگاہی نہیں۔ اے یونسؑ میں نے تمھاری دعا انکے بارہ میں قبول کی اور
انپر عذاب نازل کرونگا مگر یہ تمھاری دعا کا مستجاب ہونا تمھارے ثواب کی زیادتی کا باعث نہوگا
اور تمھارے مدارج قرب و منزلت کے لیئے بہتر نہیں۔ روز چہار شنبہ ماہ شوال بعد طلوع آفتاب
انپر عذاب نازل ہوگا۔ اس واقعہ کی خبر تم انسے بیان کرو۔ یونسؑ بہت خوش ہوئے اور ملال و تنگی
آپکو اس امر سے حاصل نہوئی مگر یہ نہ جانتے تھے کہ اسکا انجام کیا ہوگا۔ بعد اسکے تنوخا کے پاس جو عابد
و زاہد تھا آئے اور کہا فلان روز میری قوم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا آؤ چلیں اور اونکو اطلاع دیں کہ
فلان روز عذاب تمپر نازل ہونے والا ہے۔ تنوخا نے کہا کس لیئے اونکو خبر کرتے ہو اونکو اسیطرح کفر و
معصیت میں رہنے دو تاکہ اونپر عذاب بیخبر نازل ہو۔ یونسؑ نے فرمایا روبیل پاس چلتے ہیں اور
اوس سے مشورہ کرتے ہیں اسلیئے کہ وہ بہت عالم و دانا اور خاندان نبوت و رسالت سے ہے۔ جب روبیل
پاس گئے یونسؑ نے کہا اے روبیل خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ روز چہار شنبہ ماہ شوال بعد طلوع آفتاب
کے میری قوم پر عذاب نازل کریگا۔ تم کیا مشورہ دیتے ہو میں جاؤں اور اونکو اس امر کی خبر دوں۔ روبیل
نے کہا اونکے عذاب کے بارہ میں اپنے خدا کی طرف بازگشت کرو اور پیغمبر بردبار اور رسول صاحب کرم کی
شفاعت کے مانند اونکی شفاعت چاہو اور خدا سے سوال کرو کہ عذاب کو اونسے پھیر دے اسلیئے کہ خدا
اونکے عذاب سے بے نیاز ہے اور انپر بندوں کے ساتھ نرمی و مدارا کو دوست رکھتا ہے۔ اور یہی امر آپکے لیئے
نفع زیادہ بارگاہ الٰہی میں آپکے مدارج و قرب و منزلت کی زیادتی کا باعث ہو اور شاید آپکی قوم بعد
اس کفر و انکار کے جو آپ نے مشاہدہ کیا ہے کسی دن ایمان لائیں اسلیئے ضرور ہے کہ آپ انکے ساتھ
نرمی و مدارا کریں۔ تنوخا نے کہا اے روبیل تجھپر وائے ہو یہ کیا مصلحت ہے جو تو نے یونسؑ کے لیئے تجویز
کی ہے کہ اس قوم کی شفاعت کریں باوجودیکہ خدا سے کافر ہیں اور یونسؑ کی پیغمبری کا انکار کرتے
ہیں اور انکو گھر سے نکال دیا ہے بلکہ انکو سنگسار کرنا چاہتے ہیں۔ روبیل نے تنوخا سے کہا تو خاموش
رہ اسلیئے کہ تو ایک شخص عابد و زاہد ہے اور مطلق علم نہیں رکھتا۔ یہ کہکر پھر حضرت یونسؑ کی طرف متوجہ ہوا

مناسب معلوم ہو بیان کر کہ ہم سب اوسکے مطابق عمل کریں۔ روبیل نے کہا میری رائی یہ ہے کہ جب
وسط ماہ شوال روز چہار شنبہ کی صبح ہووے اور اسی دن کا وعدہ نزول عذاب کے لیے تم سے ہوا ہے پس
تم اوس روز اپنی عورتون کو اطفال شیرخوار وغیر شیرخوار سے جدا کرو۔ اپنی عورتون کو پہاڑ کے دامن میں استادہ
رکھو اپنے اطفال کو پہاڑون کے دامنون اور سیلاب کے راستون میں ڈال دو حیوانات کے بچون کو اونکی مان سے
علیحدہ کرو۔ مگر پیش از طلوع صبح ان سب امور کا انتظام ہو جاوے۔ اور جب تم دیکھو کہ زرد ہوا مشرق
کی جانب سے آتی ہے تمام خورد و بزرگ اپنی آوازین بگریہ و نالہ و استغاثہ بلند کرو اور خدا کی درگاہ میں تضرع
وزاری اور توبہ و استغفار شروع کرو۔ اپنے سرونکو آسمان کی طرف اوٹھاؤ اور کہو کہ خداوندا ہم نے
اپنے نفسون پر ستم کیا اور تیرے پیغمبر کی تکذیب کی مگر اب اپنے گناہون سے تیری درگاہ میں توبہ کرتے
ہیں پس اگر تو ہم پر رحم نہ کریگا ہر آئنہ ہم لوگ از جملہ زیان کاران و مغضوبان قرار پاینگے تو ہماری توبہ قبول کر
اور اے ارحم الراحمین ہمپر رحم فرما۔ اور تم گریہ و نالہ و زاری میں سستی و کاہلی نکرو تا آنکہ آفتاب
غروب ہو یا قبل غروب آفتاب وہ عذاب تم سے زائل ہو جاوے۔ تمام قوم نے تعمیل حکم روبیل پر اتفاق
کیا اور جب وہ روز موعود آیا روبیل شہر سے باہر نکلا اور ایسے مقام پر ٹھہرا جہان سے اونکی آوازین سنتا تھا
اور اگر اون پر عذاب نازل ہوتا وہ بھی اوسکو نظر آتا جب صبح ہوئی سب نے موافق تجویز روبیل کے
عمل کیا اور جب آفتاب طلوع ہوا ایک ہوا زرد رنگ کی جو نہایت تند تھی چلنے لگی اور ایک صدای عظیم
اوس سے ظاہر ہوئی۔ اوس ہوا کے دیکھنے سے سب نے یکبار اپنی آوازین بگریہ و نالہ و تضرع و استغاثہ
بلند کین اور توبہ و استغفار کرنا شروع کیا۔ اطفال اپنی ماؤن کو ڈھونڈتے تھے اور روتے تھے حیوانات کے
بچے دودھ پینے کے لیے نالہ و فریاد کرتے تھے حیوانات آب و دانہ کے واسطے چلاتے تھے۔ حضرت
یونس وتنوخا بھی انکی آوازین سنتے تھے اور نفرین کرتے جاتے تھے تاکہ خدا اپنا عذاب اونپر اور سخت
کرے۔ روبیل بھی اونکی آوازین سنتا تھا اور عذاب کو بھی دیکھتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ خدا عذاب کو
اون سے پھیر دے جب ظہر کا اول وقت ہوا آسمان کے دروازے کھلے اور خدا کا غضب ساکن ہوا اور
خداوند رحمن و رحیم نے اونپر رحم کیا اونکی دعا و توبہ مقبول ہوئی۔ اونکے گناہ بخشے گئے اور اسرافیل کو
حکم دیا کہ قوم یونس کی طرف جا۔ اوس قوم نے گریہ و زاری اور توبہ و استغفار کی ہے اسلیے میں نے اونپر
رحم کیا اور اون کی توبہ قبول کی اور میں وہ خدا ہون جو توبہ کا بہت قبول کرنے والا اور اپنے بندون پر
مہربانی رکھنے والا ہے۔ اوس بندہ کی توبہ بہت جلد قبول کرتا ہون جو اپنے گناہون سے پشیمان ہو تیرے
بندے اور پیغمبر یونس نے مجھسے سوال کیا کہ اوس کی قوم پر عذاب نازل کرون اور میں نے عذاب

نازل کیا اسلیے کہ اپنا وعدہ وفا کرنا سب سے زیادہ مجھکو سزاوار ہے۔ پس اپنا وعدہ مین نے وفا کیا اور عذاب اونپر نازل ہوا مگر یونس نے مجھسے یہ شرط نہین کی تھی کہ اون سب کو ہلاک کرون بلکہ اوسنے سوال کیا تھا کہ عذاب اونپر نازل کرون۔ پس تو زمین پر جا اور میرے عذاب کو جو اونپر نازل ہوا ہے پھیر دے۔ اسرافیل نے عرض کی خداوندا تیرا عذاب اون کے دوش تک پہونچ گیا ہے اور قریب ہے کہ اونکو ہلاک کرے بلکہ جب تک مین وہان پہونچونگا عذاب اونکو ہلاک کریگا۔ حق تعالے نے فرمایا مین نے ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ عذاب کو اون کے بالاے سر رکھین اور جب تک دوبارہ میرا حکم نہ پہونچے اونپر نازل نکرین۔ اے اسرافیل تو جا اور اونکے عذاب کو اون سے پھیر کر اون پہاڑون کی طرف لیجا جو چشمہ وسیلاب کے مقابل ہین اور اس عذاب سے اون پہاڑون کو ذلیل وخوار کر جو دوسرے پہاڑون سے سرکشی کرتے ہین اور اون کو نرم کر دے تا کہ آہن ہو جائین۔ اسرافیل نازل ہوے اور اپنے پرون سے عذاب کو اوس قوم سے پھیر کر جن پہاڑون کی طرف خدا نے حکم دیا تھا پہونچا دیا وہ پہاڑ شہر موصل کے اطراف مین تھے۔ پس وہ پہاڑ آہن ہو گئے اور قیامت تک اسیطرح رہینگے جب قوم یونس نے دیکھا کہ عذاب اونسے زائل ہوا پہاڑون سے نیچے اوترے اور اپنے گھرون مین داخل ہوے اور اپنے زن و فرزند و حیوانات کو بھی پھیر لائے اور خدا کا حمد و شکر ادا کیا جب روز پنجشنبہ ہوا اور حضرت یونس و تنوخا نے اونکی آواز نہ سُنی یقین ہوا کہ اونپر عذاب نازل ہوا اور سب اونکو ہلاک کر دیا پس وقت طلوع آفتاب شہر کے کنارے آئے کہ دیکھین اور دریافت کرین امر کیا بلا نازل ہوئی اور وہ سب کس طرح ہلاک ہوے دیکھا کہ ایمان لانے والے اور چرواہے آ رہے ہین اور اہل شہر اپنے حال پر جسطرح کہ تھے اوسی طرح ہین۔ یونس نے تنوخا سے کہا کہ جو وحی مجھپر نازل ہوئی ہے اوسکے خلاف ظہور مین آیا۔ اہل قوم مجھے دروغ گو جانینگے اور پھر مجھے عزت و آبرو اونکے ساتھ حاصل نہوگی۔ بعد اسکے غضبناک ہو کر وہان سے مراجعت کی اور اسطرح دریا کے کنارے پہونچے کہ کوئی اونکو نہ پہچانے اور دور تھے کہ اونکی قوم سے کوئی اونکو دیکھے اور کہے یہ کاذب ہین۔ تنوخا شہر کی طرف پھر گیا اور دلیل نے کہا اے تنوخا میری راے بہتر اور سزاوار متابعت کی تھی یا تیری راے۔ تنوخا نے کہا تیری راے بہتر تھی اور تو نے جو کہا تھا وہ مطابق علما حکما کی راے کے تھا۔ مین ہمیشہ یہ گمان کرتا تھا کہ تجھسے افضل ہون اسلیے کہ میرا زہد اور میری عبادت تجھسے زیادہ تھی مگر اب تیری فضیلت بسبب علم کے ظاہر ہوئی اور حقتعالی نے جو حکمت و تقوی تجھکو عطا کیا ہے وہ اوس زہد و عبادت سے بہتر ہے جو بے علم کامل کے ہو۔ بعد اسکے وہ دونون باہم مصاحب ہوے اور اپنی قوم مین رہے حضرت یونس روز پنجشنبہ دریا کیطرف روانہ ہوے۔ سات روز تک بیابان مین راہ طی کی

تا اینکہ دریا تک پہونچے اور سات روز تک شکم ماہی مین تھے جب شکم ماہی سے باہر نکلے سات روز تک بیابان
مین زیر درخت کدو رہے۔ اور پھر سات روز مین اپنی قوم کی طرف مراجعت کی۔ تو وہ سب ان پر ایمان لائے اور اونکی تصدیق
و پیروی کی۔ اور دوسری حدیث مین آنحضرت سے منقول ہے کہ جب قوم یونس نے اونکو بہت آزار پہونچائے اور پھر
نفرین کی اور خدانے وعدہ فرمایا کہ عذاب اونپر نازل کریگا پہلے روز اونکے چہرے زرد اور دوسرے روز سیاہ
ہوگئے اور عذاب اسقدر اونکے سر کے نزدیک پہونچا کہ اونکی نیزے وہان تک پہونچتے تھے پس اون لوگون نے
اطفال کو اپنی عورتون سے اور حیوانات کے بچون کو اونکی ماؤن سے جدا کیا۔ لباس پلاس و پشمی پہنا۔
اپنی گردنون مین ریسمان باندھی۔ اپنے سرون پر خاک ڈالی۔ اور سب نے متفق ہوکر یکبارگی خدا کی درگاہ
مین نالہ و زاری شروع کی اور کہا ہم خدائے یونس پر ایمان لاتے ہین۔ حق تعالی نے عذاب کو اون سے
پہاڑون کیطرف پھیر دیا۔ جب دوسرے دن صبح ہوئی یونس کو یقین تھا کہ وہ سب ہلاک ہوگئے ہین مگر جب اونکو
حالت صحت و عافیت مین دیکھا غضبناک ہوکر دریا کیطرف گئے اور کشتی مین سوار ہوئے۔ اور دو شخص بھی
اوس کشتی مین تھے جب کشتی دریا مین پہونچی مضطرب ہوئی۔ ملاح نے کہا ضرور ہے کہ کوئی شخص بھاگا ہوا اس
کشتی مین ہے۔ یونس نے کہا وہ شخص مین ہون اور اپنے آقا سے بھاگ کر آیا ہون اور اوٹھے کہ اپنے کو دریا مین
ڈال دین جب دیکھا کہ وہان ایک بہت بڑی مچھلی منہ کھولے ہوئے ہے تو ڈر گئے اور وہ دونون شخص بھی
اون سے لپٹ گئے اور کہا ہم دونون بھی اسی کشتی مین ہین شاید ہم مین کوئی شخص اضطراب کشتی کا باعث
ہو۔ بعد اسکے قرعہ ڈالا اور حضرت یونس کے نام قرعہ نکلا اوسوقت سے یہ سنت جاری ہوئی کہ جب قرعہ کی سہم
تین ہون کبھی خطا واقع نہوگی۔ یونس نے اپنے کو دریا مین ڈالدیا اور وہ مچھلی اونکو نگل گئی۔ سات روز تک
اونکو لیکر دریاؤن مین پھراتی تھی تا اینکہ دریائے مسجور مین داخل ہوئی۔ وہان قارون پر عذاب کرتے تھے
جب قارون نے حضرت یونس کی آواز سنی اوس فرشتہ سے جو اوسپر عذاب کرتا تھا دریافت کیا کہ یہ آواز کسکی ہے
فرشتہ نے کہا حضرت یونس کی آواز ہے جو شکم ماہی مین قید ہین۔ قارون نے کہا مجھے اجازت دیتا ہے کہ اون سے
کلام کرون فرشتہ نے کہا ہان قارون نے پوچھا کہ موسی کیا ہوئے۔ فرمایا رحلت کی۔ قارون یہ سنکر رویا اور
پوچھا کہ ہارون کیا ہوئے فرمایا اونھون نے بھی رحلت کی۔ قارون بہت رویا اور بیتاب ہوا۔ پھر پوچھا کلثم خواہر
موسی جو میرے نامزد تھی کیا ہوئی فرمایا اوس نے بھی رحلت کی۔ قارون یہ سنکر رویا اور بہت بیتاب ہوا حقتعالی
نے اوس فرشتہ کو جو اوسپر عذاب کرنے کیلیے موکل تھا حکم دیا کہ بقیہ ایام دنیا مین اوسپر عذاب نکر بسبب اسکے کہ اوسنے
اپنے عزیزون کے لیے گریہ و بیتابی کی۔ اور بسند معتبر حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ جب حقتعالی نے حضرت یونس
کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو عذاب الہی کی خبر دین اور عذاب بھی اونپر نازل ہوا۔ پس اون لوگون نے اطفال و عورتون کے

درمیان جدائی ڈال دی اور حیوانات کو اونکے بچون سے علیحدہ کر دیا انکی آوازین بہ نالہ و فریاد بارگاہ
الٰہی مین بلند ہوئین۔ اوسوقت خدا نے عذاب کو اونسے پھیر دیا۔ حضرت یونسؑ اس امر سے غضبناک ہو کر دریا کی
طرف گئے اور انکو مچھلی نگل گئی۔ تین روز تک مچھلی کے شکم مین رہے۔ اوسنے ساتون دریاؤن مین انکو
پھرایا جب شکم ماہی سے باہر نکلے پوست اور موے بدن باقی نہ تھے خدا نے درخت کدو اونکے لئے اوگایا جسنے
اونپر سایہ کیا۔ جب اونکے بدن مین قوت آئی درخت کدو خشک ہونے لگا۔ یونسؑ نے کہا خداوندا جو درخت مجھپر
سایہ کرتا تھا وہ خشک ہو گیا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے یونسؑ ایک درخت کے لئے جو تمپر سایہ کرتا تھا بیتاب
ہوتے ہو اور ایک لاکھ بلکہ ایک لاکھ سے زیادہ آدمیون پر عذاب نازل ہونے سے بیتاب نہین ہوے۔ مؤلف فرماتے
ہین۔ ان مختلف حدیثون مین جو حضرت یونسؑ کے شکم ماہی مین رہنے کی مدت مین باختلاف مذکور
ہوئی ہین۔ انکے درمیان جمع کرنا بہت مشکل ہے اور شاید بعضی روایتین موافق روایات عامہ کے بطریق
تقیہ وارد ہوئی ہون اور خطاے یونسؑ سے ترک اولےٰ اور سارے انکا ترک فعل بہتر وہ مراد ہو اسلئے کہ جب خدا نے
اونکو اجازت دی کہ اپنی قوم سے تبلیغ رسالت موقوف کرین اور وعدہ فرمایا کہ اونپر عذاب نازل کریگا۔
پھر حضرت یونسؑ پر لازم نہ تھا کہ بغیر دوبارہ مامور ہونے کے اپنی قوم مین رہین۔ مگرچہ امر اونکے لئے
مناسب تھا کہ باوجود بدی اعمال قوم اونپر شفقت و مہربانی رکھین اور اونکی شفاعت خدا کی درگاہ
مین کرین اور اپنی قوم کے بارہ مین حکم خدا کے منتظر رہین۔ چونکہ یہ امور اونسے صادر نہین ہوے اسلئے
حق تعالیٰ نے اونکی تادیب و تنبیہ کی اور اس تادیب کے سبب سے اونکا مرتبہ بہت رفیع کیا اور دریا کے عجائبات
اونکو دکھائے اور اوسکو اونکے لئے [illegible] مقرر فرمایا۔ حضرت یونسؑ کا اپنی قوم پر غضبناک ہونا اوس
گروہ کی زشتی اعمال کے سبب تھا نہ کہ خدا پر غضبناک ہوے تھے۔ اور گمان کیا کہ خدا اونپر کام کو تنگ
نہ کریگا اسلئے کہ اپنے پروردگار کے لطف پر نہایت وثوق و اعتماد رکھتے تھے۔ دوسری توجیہین بھی
تفسیر آیات اور روایتون کے ضمن مین مذکور ہو چکین۔ ابوحمزہ ثمالی رح نے روایت کی ہے کہ ایک روز
عبداللہ ابن عمر حضرت امام زین العابدینؑ کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا آپ ہی ہین جو کہتے ہین
کہ حضرت یونسؑ کو شکم ماہی مین اسلئے قید کیا کہ میرے جد بزرگوار حضرت امیرالمؤمنینؑ کی ولایت کو جب
اونپر ظاہر کیا اوسکے قبول کرنے مین اونھون نے توقف کیا۔ فرمایا ہان مین نے کہا ہے تیری ماں تیرے
ماتم مین بیٹھے۔ عبداللہ نے کہا اگر آپ راست فرماتے ہین اپنے کلام کے راست ہونے کی کوئی
علامت مجھکو دکھائیے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ اوسکی آنکھون پر اور میری آنکھون پر پٹی باندھین۔ بعد ایک
ساعت کے فرمایا کہ اپنی آنکھین کھولو۔ جب ہمنے اپنی آنکھین کھولین اپنے کو ایک دریا کے کنارے پایا جسکی موجین

بلند ہو رہی تھیں۔ ابن عمر نے کہا اے میرے سید و آقا میرا خون آپکی گردن پر ہے۔ حضرت نے فرمایا اضطراب
نکر میں اسوقت تجکو اپنے راست گوئی کی علامت دکھاتا ہوں۔ بعد اسکے فرمایا۔ اے ماہی۔ ناگاہ ایک مچھلی
نے جو کہ مثل کوہ بزرگ تھی پانی سے سر نکالا اور کہا لبیک لبیک اے ولی خدا کے۔ حضرت نے پوچھا تو کون ہے
عرض کی اے میرے سید و آقا میں ماہی یونسؑ ہوں۔ فرمایا ہمسے بیان کر کہ یونسؑ کا قصہ کیا تھا عرض
کی اے میرے سید و آقا حق تعالی نے کسی پیغمبر کو حضرت آدمؑ سے آپکے جد بزرگوار حضرت محمد مصطفےٰؐ تک
مبعوث نہیں کیا مگر پہلے آپ اہلبیت کی ولایت اوسپر ظاہر کی جسنے اوسکو قبول کیا سالم رہا اور جسنے انکار کیا مبتلا ہوا
جب حقتعالی نے یونسؑ کو پیغمبری مبعوث کیا اونپر وحی نازل فرمائی کہ اے یونسؑ ولایت امیر المومنینؑ اور ائمہ
راشدین کو جو اونکے صلب سے ہونگے قبول کر اوسکے ساتھ اور امور بھی خدا نے اونسے فرمائے اور اونکے
قبول کرنیکی تاکید فرمائی یونسؑ نے کہا میں اونکی ولایت کیونکر قبول کروں جنکو میں نے کبھی نہیں دیکھا اور
نہیں پہچانتا۔ یہ کہکر دریا کے کنارے گئے حق تعالی نے مجھے حکم دیا کہ اونکو نگل جاؤں مگر اونکے استخوان ریزہ
ریزہ نکروں۔ وہ چالیس روز میرے شکم میں رہے میں اونکو دریاؤں اور تاریکیوں میں پھراتی تھی اور
وہ ندا کرتے تھے لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین میں نے ولایت امیر المومنینؑ اور
ائمہ راشدین کی جو اونکے صلب سے ہونگے قبول کی جسوقت حضرت یونسؑ نے آپ کی ولایت کا اقرار
کیا خدا نے مجھکو حکم دیا کہ اونکو دریا کے کنارے گرا دوں۔ حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا اے مچھلی تو اپنے
مقام پر پھر جا اور وہ دریا کی موجوں میں گم ہوگئی۔ مؤلف فرماتے ہیں ممکن ہے کہ حق تعالی نے انبیاء
کو ولایت قبول کرنیکا حکم بطریق حتمی نہ دیا ہو جسکا انکار [illegible] گناہ ہو بلکہ ایسا کہ سب نے قبول کیا ہو مگر یونسؑ
نے انسے اہتمام قبول نہ کیا ہو واللہ یعلم۔ اور شیخ طوسی رہ نے کتاب مصباح میں ذکر کیا ہے کہ روز نہم
ماہ محرم خدا نے حضرت یونسؑ کو شکم ماہی سے باہر نکالا مگر یہ حدیث سابقہ کے خلاف ہے۔ اور دوسری
حدیث معتبر میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت داودؑ نے خدا کی درگاہ میں مناجات کی کہ خداوندا
بہشت میں میرا قرین و ہمنشین اور ہمرتبہ و ہم منزلت ہیں دیان ہمسر نظیر کون شخص ہوگا۔ فرمایا متّی پدر
یونسؑ تمہارے قرین و نظیر ہونگے۔ داودؑ نے اجازت چاہی کہ اونکی ملاقات کو جائیں جب اجازت ملی اپنے
فرزند سلیمانؑ کو ہمراہ لیکر اونکی ملاقات کو گئے۔ جب اونکے گھر پہونچے۔ دیکھا کہ وہ گھر لیف خرما کا بنا ہوا ہے
اونکا حال پوچھا لوگوں نے کہا بازار میں ہیں بازار میں آکر جب اونکو دریافت کیا معلوم ہوا ہیزم فروش
کی بازار میں ہیں جب اوس بازار میں گئے اور اونکی تلاش کی۔ کہا ابھی آجائینگے حضرت داودؑ و سلیمانؑ اونکے
انتظار میں بیٹھے۔ ناگاہ دیکھا کہ متّی آرہے ہیں اور ایک گٹھا لکڑیوں کا اونکے سر پر ہے۔ سب لوگ اوٹھے اور اونکا

استقبال کیا۔ مستی نے وہ گٹھا زمین پر رکھکر خدا کا شکر کیا اور کہا کون شخص اس مال حلال و طیب کو لیوے عوض
مال حلال و طیب کے خرید کریگا۔ ایک شخص نے اوسکی کچھ قیمت کہی اور دوسرے نے زیادہ کی تا اونکہ اونہین
سے ایک کے ہاتھ اوسکو فروخت کیا حضرت داؤد و سلیمانؑ اون کے سامنے آئے اور اونکو سلام کیا۔ مستی
نے جواب سلام دیا اور اونکو اپنے گھر لائے جو قیمت اون لکڑیون کی اونکے پاس تھی اوس سے گندم
پانچ خرید کیے۔ اپنے گھر مین آکر اونکو پیسا اور خمیر کرکے آگ روشن کی پھر اوس خمیر کو آگ مین رکھا اور
حضرت داؤد و سلیمانؑ کے پاس بیٹھکر باتین کرنے لگے جب وہان سے اوٹھے دیکھا کہ وہ روٹی پختہ
ہوگئی ہے اوسکو لیکر ایک ظرف چوبی مین ٹکڑے کیا اور نمک اوسپر چھڑک کر پانی کی بدھنی اپنے پہلو مین
رکھی اور دوزانو بیٹھکر لقمہ اوٹھایا اور بسم اللہ کہکے منہ مین رکھا جب اوسکو خوب چبا کر کھاگئے الحمد للہ کہا
پھر دوسرا لقمہ اوٹھایا اور اسی طرح اوسکو بھی تناول کیا بعد اسکے بدھنی سے بسم اللہ کہکر پانی پیا جب بدھنی زمین پر
رکھی کہا الحمد للہ خداوندا کون شخص ہے جسکو تونے وہ نعمتین عطا کی ہون جو مجھے عطا کی ہین میری چشم و گوش
و بدن کو تونے صحیح و تندرست رکھا اور مجھکو قوت عطا کی یہان تک کہ مین اوس درخت کے پاس گیا جسکو مین نے
خود نہین بویا تھا اور اسکی غم و مشقت اوسکی حفاظت مین مجکو لاحق نہین ہوئی تھی۔ اوسکو تونے میری
روزی کا ذریعہ قرار دیا اور ایک شخص کو میری طرف بھیجا تاکہ اوسنے مجھسے اوسکو خرید کیا مینے اوسکی قیمت سے وہ
غلہ خرید کیا جسکی زراعت مین نے نہین کی تھی۔ پھر تونے آتش کو میرا مسخر کیا کہ اوس آتش مین اوسکو پکایا
اور تونے ایسا کیا کہ مین نے بخواہش تمام اوسکو کھایا تاکہ عبادت کی قوت حاصل ہو۔ پس حمد و شکر
تیرے لیے مخصوص ہے۔ بعد اسکے بہت روئے حضرت داؤدؑ نے سلیمانؑ سے فرمایا اٹھو یہان سے
چلیں ہم نے کسی کو نہین دیکھا جو خدا کا شکر اسسے زیادہ کرے۔

باب اکتیسوان۔ اصحاب کہف و اصحاب رقیم کا بیان

حق تعالی فرماتا ہے اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا۔ آیا تم نے
گمان کیا کہ اصحاب غار اور اصحاب رقیم ہماری قدرت کے آیات عجیبہ سے تھے۔ بعض کہتے ہین کہ اصحاب
رقیم وہی اصحاب کہف ہین۔ رقیم اوس وادی یا اوس کوہ کا نام ہے جسمین وہ غار ہے یا اوس شہر کا نام
تھا جہان سے وہ لوگ نکلے۔ یا اوس لوح کا نام ہے جسپر انکا قصہ لکھکر اوس غار کے دروازے پر رکھدیا تھا
یا اون کے کتے کا نام ہے۔ بعضون کا قول ہے کہ اصحاب رقیم ایک دوسرا گروہ ہے جنکا قصہ مذکور ہوگا۔ اور
بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ اصحاب کہف و رقیم دو گروہ ہین جو غائب و مفقود ہوگئے اور اوس
عہد کے بادشاہ نے اونکے نام اور اونکے آباؤ اجداد و عزیزون کے نام سرب کی لوحون پر نقش کیے تھے

إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا
جب کہ ان جوانون نے غار کی پناہ طلب کی پس کہا اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنی طرف سے ایک رحمت
عطا فرما۔ اور ہمارے لیئے اوس امر کو مہیا کر جو ہمارے رشد و صلاح کا باعث ہو۔ حدیث معتبر مین منقول
ہے کہ حضرت صادقؑ نے کسی سے پوچھا کہ فتی کون ہے اوس نے عرض کی مین آپ پر فدا ہون ہم لوگ
جوان کو فتی کہتے ہین۔ فرمایا کیا تو نہین جانتا کہ اصحاب کہف سن پیری مین تھے اور خدا نے اون کو
فتیہ فرمایا ہے اس لیئے کہ اونھون نے جوانمردی کی اور خدا پر ایمان لائے جو کوئی خدا پر ایمان لائے اور
پرہیزگار ہو وہی فتی ہے اگرچہ پیر ہو گیا ہو۔ فَضَرَبْنَا عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا
پس ہم نے اون کے کانون پر پردۂ خواب کو ڈال دیا تاکہ اوس غار مین کسی صدا سے بیدار نہون کئی
سال تک جو شمار کیئے گئے ہین ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا پس ہم نے اونکو خواب سے
اوٹھایا تاکہ ہم معلوم کرین کہ جو لوگ اونکی مدت مکث خواب مین دوسرون سے نزاع کرتے ہین اونمین سے
اسکا حساب و شمار کون درست جانتا ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ
وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ ہم تمہارے لیئے براستی و درستی اون کی خبر بیان کرتے
ہین وہ کئی جوان یا کئی جوانمرد تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے اور ہم نے اونکی ہدایت زیادہ کی اور اونکے
دلون کو محکم کیا تاکہ اون سختیون پر صبر کرین جو امر حق کے اختیار کرنے مین لاحق ہون إِذْ قَامُوا
فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ إِلَٰهًا لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا
جب کہ وہ سب اوٹھے پس کہا ہمارا پروردگار آسمان و زمین کا پروردگار ہے۔ ہم سوا اوسکے
دوسرے کو خدا نہین کہتے اور اگر کہینگے خدا کی قسم ہے ہم نے وہ کلام کیا ہوگا جو حق سے بہت دور ہو
هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ
كَذِبًا اس گروہ نے جو ہمارے اہل قوم مین سوا سے خدا برحق کے دوسرے معبودونکو اختیار کیا ہے اونکی عبادت
حجت و برہان ظاہر کیون نہین بیان کرتے۔ اوس شخص سے زیادہ کون ظلم کرنے والا ہے جو خدا پر دروغ
افترا کرے وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ
وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مِرْفَقًا پس ہم نے مشورہ کیا کہ جب تم نے اس گروہ سے اور اون سے جنکو سوا خدا کی پرستش کرتے ہین کنارہ کشی کی
پس غار کی طرف پناہ لیجاؤ تاکہ تمہارا پروردگار اپنی رحمت سے تم پر کشادہ کرے اور تمہارے لیئے اوس امر کو مہیا کرے
جس سے تم منتفع ہو اور تمہارا کام آسان ہو جائے وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ
الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ اور تم آفتاب کو دیکھتے ہو جب کہ

طالع ہوتا ہے پھرتا ہے اور اوسکی شعاع اونکے جانب راست تمیل کرتی ہے اور اونپر نہین پڑتی - اور جب
آفتاب غروب کرتا ہے اونکے جانب چپ تمیل کرتا ہے اور اوسکی شعاع اونپر نہین پڑتی - یہ لوگ اوس غار کے
وسط اور مقام کشادہ و وسیع مین جاگزین ہین ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ
وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ؁ یہ انکا قصہ یا آفتاب کی شعاع اونپر نہ پڑنا قدرت
خدا کی آیات و علامات سے ہے - جسکو خدا ہدایت کرتا ہے وہ ہدایت یافتہ ہے اور جسکو خدا گمراہ کرتا ہے
یعنے اپنا لطف و کرم اوس سے باز رکھتا ہے - پس تم اوسکے لیے کوئی مددگار اور راہنما نہ پاؤگے وَتَحْسَبُهُمْ
اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ
اور تم گمان کروگے کہ یہ بیدار ہین اسلیے کہ اونکی آنکھین کھلی ہین جیسا کہ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے
یا اونکو ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف پھرنے سے - اور حالانکہ وہ حالت خواب مین ہین اور اونکو جانب
راست و چپ پھراتا ہون - علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ ہر سال دو مرتبہ اونکو ایک پہلو
سے دوسرے پہلو کی طرف پھیرتا ہے تاکہ زمین اونکے پہلو کا گوشت نہ کھائے - اور انکا کتا اپنے ہاتھ غار کے سامنے
دراز کیے ہے یا دروازہ غار پر لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا
اگر تم اونکے حال پر مطلع ہو اور اونکو دیکھو ہر آئنہ پشت گردان ہوگے اور اونسے بھاگوگے - اور اونکے خوف سے
مملو ہو جاؤگے اوس مہابت کے سبب سے جو خدا نے اونکو عطا کی ہے - یا اونکی عظمت جثہ اور آنکھین
کھلی رہنے کے سبب - یا اوس مقام کی وحشت کے باعث - حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ اس خطاب
سے حضرت رسولؐ مراد نہین بلکہ یہ خطاب عام ہے اونکے بیان حال اور اظہار وحشت کے سبب
وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ
اور اسی طرح ہمنے اونکو مبعوث کیا تاکہ بعض بعضون سے سوال کرین اور اپنے حال پر مطلع ہون - ایک
کہنے والے نے اونمین سے کہا کہ کتنی مدت اس مقام مین تمنے قیام کیا اور سوتے رہے - کہا ایک روز یا ایک
روز سے کمتر قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ
اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا
کہا تمھارا پروردگار زیادہ جانتا ہے اوس مدت کو جو اس مقام مین تمنے بسر کی ہے پس اپنے مین سے
ایک کو اپنے درہمون کے ساتھ شہر کی طرف روانہ کرو - پس نظر کرے کہ کسکا طعام پاکیزہ تر ہے جیسا کہ علی بن
ابراہیم نے روایت کی ہے [illegible] اوس طعام سے روزی لائے - اور سعی کرے کہ طعام
نیک حاصل کرے یا کوئی اوسکو نہ پہچانے - یا ایسا کوئی کام نہ کرے کہ لوگ اوسکے حال سے مطلع ہون اِنَّهُمْ اِنْ

يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا اسلیے کہ اگر وہ لوگ تمپر ظفر
پاینگے تم کو سنگسار کرینگے۔ یا تمکو اپنے مذہب مین پھیر لیجاینگے۔ اور اگر اونکے مذہب مین داخل ہوجاؤگے
پھر آئندہ رستگار نہوگے وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا
اور اسی طرح ہم نے لوگون کو اون کے حال سے مطلع کیا تاکہ آگاہ ہون کہ خدا نے مُردون کو زندہ کرنے کا
وعدہ جو کیا ہے وہ حق ہے اور قیامت مین کوئی شک نہین إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا
عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ جب کہ باہم تنازعہ کرتے تھے مُردونکے بارہ مین کہ آیا قیامت مین
مبعوث ہونگے یا نہین۔ یا یہ کہ دربارہ اصحاب کہف منازعہ کرتے تھے کہ کتنی مدت حالت خواب مین رہے
یا اونکی حالت خواب کے بعد نزاع کی کہ یہ لوگ مُردہ ہین یا خواب کی حالت مین ہین۔ یا یہ کہ کوئی شہر
ان کے پاس بنائین یا کوئی مسجد تیار کرین۔ جیسا کہ خدا نے خود فرمایا ہے کہ پس کہا اون لوگون نے
کہ انپر ایک عمارت تیار کرو۔ اونکا پروردگار اون کے حال کو سب سے زیادہ جانتا ہے قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ
أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا جو لوگ کہ غالب ہوے تھے اونھون نے انکے امر مین کہا ہم
انپر ایک مسجد بنائینگے اور اختیار کرینگے تاکہ لوگ اوسمین نماز پڑھین سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ
وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ
بِعِدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا
بہت جلد ایک گروہ کہیگا کہ اصحاب کہف تین شخص تھے اور اونکا چوتھا کتا تھا۔ اور کہینگے کہ پانچ شخص تھے
اور اونکا چھٹا کتا تھا۔ اپنے گمان کو اوس چیز کی طرف دوڑاتے ہین اور کلام کرتے ہین جو اونسے غائب
ہے اور اوسکا علم اونکو حاصل نہین۔ اور کہینگے کہ سات شخص تھے اور انکا آٹھوان کتا تھا۔ کہو کہ
میرا پروردگار انکے شمار کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ کوئی ان کے شمار کو نہین جانتا مگر تھوڑے
آدمی۔ اور انکے بارہ مین لوگون سے مجادلہ نہ کرو مگر مجادلہ ظاہری اور وہی بیان کرو جسکی وحی ہم
نازل ہوئی ہے۔ اور اصحاب کہف کے بارہ مین کسی سے از جملہ یہود و نصاریٰ استفتا و سوال
نکرو وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ اور غار مین تین سو برس رہے اور زیادہ کیا نو برس کو یعنی تین سو نو برس رہے۔ کہو
خدا اونکے رہنے کی مدت کو سب سے زیادہ جانتا ہے اوسی کو [illegible] چیزونکا علم ہے جو آسمان و زمین
مین پنہان ہین۔ علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ یہ تعداد اونکی جو حق تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے اہل کتاب کے
بیان کے مطابق ہے اور اوسکے بعد فرمایا ہے کہ کہو کہ خدا دانا تر ہے۔ اور روایت کی ہے کہ یہ وہ

جوان ہین جو حضرت عیسیٰ اور مبعوث ہونے حضرت رسولؐ کے درمیان ہوے ہین - رقیم دو لوح مس کا
نام ہے جسپر اون جوانون کا حال اور اون کے مسلمان ہونے کی کیفیت اور دقیانوس کا اُن کے قتل پر
آمادہ ہونا اور انکا غار مین جانا اور باقی حالات ان کے لکھے ہوے تھے اور بسند حسن حضرت صادقؑ
سے روایت کی ہے کہ سورۂ کہف کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ کفار قریش نے نضر بن الحرث
اور عقبہ بن ابی معیط اور عاص بن وائل کو علماے یہود کی طرف جو نجران مین تھے روانہ کیا کہ اون سے
کچھ مسئلے یاد کرین اور حضرت رسول خدا سے اون مسئلون کو پوچھین - علماے یہود نے کہا کہ تم
آنحضرت سے تین مسئلے پوچھو اگر اونکا جواب اوسی طرح دیوینگے جیسا کہ ہم جانتے ہین پس وہ راستگو
ہین - اور ایک دوسرا مسئلہ بھی آنحضرت سے پوچھو اگر اوسکے جاننے کا دعوے کرین پس وہ
دروغ گو ہین - پوچھا وہ مسئلے کیا ہین - کہا اون جوانون کا حال آنحضرت سے دریافت کرو جو زمان سابق
مین تھے اور اپنے شہر سے نکلکر غائب ہوے اور سو گئے وہ لوگ کتنی مدت تک حالت خواب مین رہے
اور بعد اوسکے بیدار ہوے اونکی تعداد کیا تھی اور اون کے ہمراہ سواے اونکے اور کیا چیز تھی اور اونکا
قصہ کیا ہے - دوسرا سوال یہ کرو کہ خدا نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ عالم کی تلاش مین جائین اور وہ
اوسکا علم اوس سے حاصل کرین پس وہ عالم کون تھا اور اوسکی تلاش کیونکر کی اور یہ قصہ کس طرح ہے
تیسرا یہ سوال کرو کہ وہ شخص کون ہے جو مشرق و مغرب آفتاب تک گیا اور سد یاجوج و ماجوج تک
پہونچا اور اوسکا قصہ کس طرح ہے - ان تینون مسئلونکا حال جیسا کہ خود جانتے تھے اون سے بیان کیا
اور کہا کہ آنحضرت سے اگر اسی کے مطابق جواب دین تو اپنی پیغمبری کے دعوے مین صادق ہین اور اگر
اسکے خلاف بیان کرین تو اونکی تصدیق نکرو - پوچھا وہ چوتھا مسئلہ کیا ہے کہا دریافت کرو کہ قیامت
کب قائم ہوگی - اگر دعوے کرین کہ مین اسکو جانتا ہون وہ دروغ گو ہین اسلیے کہ سواے خدا کے کوئی
نہین جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی یہ لوگ نجران سے مکہ مین آئے اور حضرت ابوطالب علیہ السلام
کے پاس جمع ہوے اور کہا اے ابوطالب تمھارے پسر برادر یہ دعوے کرتے ہین کہ اونکو آسمان کی
برابر خبر پہونچتی ہے ہم اون سے کچھ مسئلے دریافت کرتے ہین اگر اونھون نے اوسکا جواب دیا ہم جانینگے کہ وہ
راست گو ہین اور اگر جواب نہ دینگے ہم جانینگے کہ وہ دروغ کہتے ہین - ابوطالب نے فرمایا کہ جو چاہو اون سے
دریافت کرو - پس وہ تینون مسئلے پوچھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کل اسکا
جواب دونگا اور انشاء اللہ نفرمایا اسلیے چالیس دن تک وحی نازل ہونی موقوف ہوگئی - آنحضرت
اس امر سے بہت مغموم ہوے جو لوگ ایمان لائے تھے اون کے دلون مین شک پیدا ہوا اور کفار

قریش بہت خوش ہوے اور آنحضرت سے استہزا شروع کیا۔ ابو طالب غمگین و اندوہناک ہوے جب
چالیس روز گذرے جبرئیل سورۂ کہف لائے حضرت نے فرمایا اے جبرئیل بہت عرصہ کے بعد میرے
پاس آئے۔ کہا ہم یہ قدرت نہین رکھتے کہ بے حکم خدا نازل ہون۔ پھر اون آیات کو جنمین اصحاب کہف کا
قصہ بیان ہوا تھا حضرت کے روبرو پڑھکر اونکا قصہ مفصل بیان کیا۔ بعد اسکے حضرت صادق ؑ نے
فرمایا کہ اصحاب کہف و رقیم ایک بادشاہ جبار و ظالم کے زمانے مین تھے وہ اپنے اہل مملکت کو عبادت اصنام
کی تاکید کرتا تھا۔ جو قبول نکرتا اوسکو قتل کرتا تھا۔ یہ گروہ صاحب ایمان کامل تھے اور خدا کی عبادت
کرتے تھے۔ بادشاہ نے شہر کے دروازے پر نگہبانون کو مقرر کیا تھا کہ کسی شخص کو شہر سے باہر جانے
دین جبتک کہ بتونکو سجدہ نکرے۔ یہ لوگ بہ بہانۂ شکار اپنے شہر سے باہر نکلے اثنائے راہ مین ایک
چرواہا انکو ملا اوسکو اسلام کی ہدایت کی اور اپنا رفیق کرنا چاہا۔ اوسنے قبول نکیا مگر اوسکے کتے نے انکے قول
کی تصدیق اور انکی رفاقت قبول کی اور انکے پیچھے روانہ ہوا حضرت صادق ؑ نے فرمایا کہ سگ اصحاب کہف
اور حمار بلعم باعورا اور گرگ یوسف کے سوا اور کوئی جانور بہشت مین داخل نہوگا۔ اصحاب کہف بہ بہانۂ شکار شہر سے
اور اوس بادشاہ کے دین سے نکل کر بھاگے جب شام ہوئی اوس غار مین داخل ہوے وہ کتا بھی اونکے ہمراہ
تھا خدا نے نیند کو اونپر مسلط کیا اور وہ حالت خواب مین رہے تا آنکہ خدا نے اوس بادشاہ کو اور اوسکے
اہل مملکت کو ہلاک کیا وہ زمانہ گیا اور دوسرا زمانہ آیا اور دوسرے لوگ پیدا ہوے اوس وقت یہ لوگ بیدار ہوے اور
ایک دوسرے کی طرف نظر کی اور کہا ہم کتنی دیر تک سوتے رہے۔ جب دیکھا کہ آفتاب بلند ہوا ہے کہا ایک روز
یا ایک روز سے کمتر سوئے ہونگے۔ پھر ایک شخص کو اپنے گروہ سے منتخب کیا اور کہا اسکو لیکر اور تبدیل لباس
و ہیئت کر کے شہر مین داخل ہو تاکہ کوئی شخص تجکو نہ پہچانے اور ہمارے لیے طعام خرید لا۔ اگر یہ لوگ پہچانینگے
قتل کرینگے یا پھر اپنے دین مین داخل کرنا چاہینگے۔ جب وہ شخص شہر مین داخل ہوا شہر کی اوضاع و اطوار
کو پیشتر کے خلاف پایا اور اون لوگونکو دیکھا جنکو کبھی نہ دیکھا تھا اور نہین پہچانتا تھا۔ وہ لوگ اسکی زبان نجانتے
تھے اور یہ اونکی زبان نہ سمجھتا تھا۔ اوس سے پوچھا تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے اوس نے اپنا حال بیان کیا اوس
شہر کا بادشاہ اپنے اراکین دولت کو ساتھ لیکر اوسکے ہمراہ غار تک آیا لوگ اوس غار کے اندر نظر کرتے تھے
پس بعضون نے کہا یہ تین آدمی ہین اور چوتھا انکا سگ ہے۔ بعضے کہتے تھے پانچ ہین اور چھٹا کتا ہے
بعضونکا گمان تھا کہ سات ہین اور آٹھوان کتا ہے۔ حق تعالی نے اونکو محجوب کیا تھا اور وہ رعب و وحشت
اونکی طرف سے لوگون کے دل مین پیدا کی تھی کہ کوئی شخص اوس غار مین داخل ہونے اور اوسکے قریب
جانیکی جرأت نکرتا تھا جب اونکا رفیق اونکے پاس پہونچا وہ سب خائف و ترسان ہوے اور خیال کیا کہ یہ

لوگ جو در دروازۂ غار پر جمع ہیں اصحاب دقیانوس ہیں۔ اونکے رفیق نے اونسے بیان کیا کہ ہم مدت دراز تک حالت خواب میں تھے اور دقیانوس کے زمانہ سے کئی قرن گذر چکے ہیں۔ ہم ایک آیت و علامت خلائق کے لیے قرار پائے ہیں سب لوگ ہمارے حال سے تعجب کرتے ہیں۔ اون سبھون نے یہ سنکر گریہ کیا اور خدا سے دعا کی کہ پھر خواب کو اونپر مسلط کرے۔ اوس بادشاہ نے کہا مناسب و سزاوار یہ ہے کہ اس غار کے دروازے پر ایک مسجد بنا کریں اور ہم سب اس مکان کی زیارت کو آیا کریں اسلیئے کہ یہ لوگ مومن کامل تھے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ ہر سال میں دو مرتبہ اونکو ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف پھیر دیتا ہے۔ چھ مہینے پہلوے راست اور چھ مہینے پہلوے چپ پر سوتے ہیں۔ وہ سگ اونکے ساتھ ہے اور اپنے ہاتھ غار کے سامنے پھیلائے ہوئے ہے اور چند حدیث معتبر دیگر میں آنحضرت سے منقول ہے کہ اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ اگر تمہارے اہل قوم اون امور کی خواہش کریں جن امور کی قوم اصحاب کہف نے اصحاب کہف سے خواہش کی تھی تم اوس کو ظاہرا قبول کر لو۔ عرض کی اصحاب کہف کی قوم نے اونسے کیا خواہش کی تھی۔ فرمایا اونسے خواہش کی تھی کہ شرک اختیار کریں اصحاب کہف نے از روے تقیہ شرک ظاہر کیا اور ایمان کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا تا اینکہ اون کی رحمت و خوشحالی کے ایام آئے۔ پھر حضرت نے فرمایا اصحاب کہف نے بادشاہ کی تکذیب کی خدا نے اونکو ثواب عطا کیا اور از روے تقیہ اوسکی تصدیق کی خدا نے اسکا ثواب بھی اونکو دیا پھر فرمایا کہ یہ لوگ صراف تھے۔ اور چند حدیث دیگر میں فرمایا ہے کہ نقرہ و طلا کے صراف نہ تھے بلکہ صراف کلام تھے۔ کلام حق و باطل کو پہچانتے تھے۔ اور فرمایا کہ ہر شخص اون میں سے تنہا بھاگ کر شہر سے باہر گیا تھا اور باہم کسی سے وعدہ نہ تھا جب صحرا میں جمع ہوے اور ایک دوسرے سے ملے پہلے باہم عہد و پیمان کیا اور سوگند و قسم کھائی بعد اوسکے ہر ایک نے اپنا حال بیان کیا اوس وقت معلوم ہوا کہ سب مومن ہیں اور ایک ہی غرض و مطلب سے شہر کے باہر نکلے ہیں۔ اور فرمایا کہ اصحاب کہف نے اپنا ایمان پنہاں رکھا اور بطریق تقیہ کفر کا اظہار کیا حق تعالیٰ نے جو ثواب اس اظہار کفر کی عوض اونکو عطا کیا وہ ایمان پوشیدہ رکھنے کے ثواب سے زیادہ تھا۔ اور چند حدیث معتبر دیگر میں فرمایا ہے کہ کسی شخص کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ بدرستیکہ یہ لوگ زنار پہنتے تھے اور مشرکون کی عیدگاہ میں حاضر ہوتے تھے پس خدا نے اونکا ثواب مضاعف قرار دیا۔ اور ابن بابویہ و قطب راوندی نے بسند خود ابن عباس سے روایت کی ہے کہ زمانۂ خلافت میں مذہب یہود کے چند عالم عمر پاس آئے اور کہا ہمسے بیان کرو کہ آسمانون کے قفل کیا ہیں۔ اور وہ شخص کون ہے جسنے اپنی قوم کو ڈرایا مگر نہ وہ قوم جن تھا نہ قوم انسان سے۔ اور وہ پانچ جانور کونسے ہیں جو زمین پر راہ چلتے تھے مگر کسی کے پیٹ سے پیدا نہیں ہوے تھے۔ اور دراج و خروس و اسپ و مچھر و مینڈک و ہدہد اپنی فریاد کرنے میں کیا کہتے ہیں۔ عمر نے

ان سب جواب دینے سے عاجز ہو کر سر جھکا لیا۔ بعد اسکے حضرت امیر المومنین کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے ابوالحسن
میرا گمان یہ ہے کہ سوائے آپ کے ان امور کا جواب کوئی نہیں دے سکتا۔ حضرت امیر المومنین علمای یہود کی
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں ان مسئلونکا جواب اس شرط پر دیتا ہوں کہ اگر وہ جواب توریت کے مطابق
ہوں ہمارا دین قبول کرو۔ سب نے یہ شرط قبول کی۔ حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ شرک آسمانوں کا قفل ہے یعنی جو
مرد یا عورت کہ مشرک ہو اوسکا عمل بالائے آسمان نہیں جاتا۔ پوچھا آسمانوں کی کلید کیا ہے۔ فرمایا لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا۔ پوچھا وہ کون قبر ہے جو صاحب قبر کو لیکر گردش کرتی
تھی۔ فرمایا وہ مچھلی جسنے حضرت یونس کو لیکر ساتون دریاؤن مین گردش کی۔ پوچھا وہ کون شخص ہے جسنے
اپنی قوم کو ڈرایا مگر وہ نہ قوم جن سے تھا نہ قوم انسان سے۔ فرمایا وہ مورچہ سلیمان ہے جسنے اپنی قوم سے کہا کہ اے
گروہ اپنے گھرون مین داخل ہو تا کہ سلیمان اور اوسکے اہل لشکر تم کو پامال نکرین۔ پوچھا وہ پانچ جانور کون تھے
جو زمین پر راہ چلتے تھے مگر کسی کے پیٹ سے نہیں پیدا ہوئے۔ فرمایا آدم و حوا و ناقہ صالح و گوسفند ابراہیم و عصای
موسی۔ پھر ان جانورونکی صدا کو دریافت کیا فرمایا دراج کہتا ہے الرحمن علی العرش استوی خروس کہتا ہے
اذکروا اللہ یا غافلین یعنے اے غافلو خدا کو یاد کرو۔ اسپ کہتا ہے اللہم انصر عبادک
المومنین علی اعدائک الکافرین یعنے خداوندا اپنے بندگان مومن کو بندگان کافر پر نصرت دے۔ گدھا
عشارون اور خراجیون پر لعنت کرتا ہے۔ مینڈک کہتا ہے سبحان ربی المعبود المسبح فی لجج البحار
یعنے اپنے پروردگار کی تنزیہ کرتا ہوں جو پرستش کے سزاوار ہے اور دریاؤن مین اوسکی تنزیہ کرتی
ہین۔ تیتر کہتا ہے اللہم العن مبغضی محمد و آل محمد یعنے خداوندا دشمنان محمد و آل محمد پر لعنت کر۔ وہ
علمای یہود تین شخص تھے اون میں سے دو شخص اوٹھے اور شہادتین کہکر مسلمان ہوئے۔ تیسرا عالم بھی آمادہ
ہوا اور کہا یا علی جو نور اسلام میرے رفیقون کے دل مین پیدا ہوا میرے دل مین بھی پیدا ہوا ہے
مگر ایک مسئلہ باقی رہا ہے اگر اوسکا جواب بھی ارشاد فرمائیے مسلمان ہونگا۔ فرمایا اوسکو بھی دریافت کر۔
کہا مجھے اوس گروہ کا حال بیان فرمائیے جو زمانۂ سابق مین تھے اور تین سو نو برس تک مردہ رہے
بعد اسکے خدانے پھر اونکو زندہ کیا۔ انکا قصہ کیا ہے۔ حضرت امیر المومنین نے سورۂ کہف کی تلاوت
شروع کی۔ اوس عالم نے کہا مین نے قرآن کو اکثر سنا ہے اگر آپ عالم ہین اس گروہ کی کیفیت اور نام
اور تعداد اور اونکے کتے کا اور غار کا اور اونکے بادشاہ و شہر کا نام بتفصیل بیان فرمائیے۔ حضرت امیر المومنین
نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم حضرت رسول خدا نے مجکو خبر دی ہے کہ ملک
روم مین ایک شہر تھا جسکا نام افسوس تھا ایک مرد صالح وہان بادشاہ تھا جب اوسنے رحلت کی اہل مملکت

مین اختلاف پیدا ہوا۔ بادشاہان فارس سے ایک بادشاہ تھا جسکو دقیانوس کہتے تھے جب اس اختلاف
کی خبر اوسکو پہونچی ایک لاکھ لشکر کے ساتھ آیا اور شہر افسوس مین داخل ہوکر اوسکو اپنا پایۂ تخت قرار دیا
اوس شہر مین ایک قصر بنایا جسکا عرض و طول ایک ایک فرسخ تھا اوس قصر مین ایک مقام اپنے بیٹھنے
کا درست کیا جسکی سقف ہزار گز مربع تھی وہ سقف شیشۂ صاف و شفاف سے بنی تھی۔ اوس مجلس مین
چار ہزار ستون طلائی نصب تھے اور ہزار قندیل طلائی چاندی کی زنجیرون مین آویزان تھین اونکو
نہایت خوشبودار روغن سے روشن کرتے تھے۔ مجلس کے جانب مشرق اسی دریچے تھے جب آفتاب
طلوع کرتا اون دریچون سے نور آفتاب تا وقت غروب وہان پہونچتا تھا۔ ایک تخت طلا رکھا تھا جسکے
پایے چاندی کے تھے اور ہر قسم کے جواہرات سے مرصع تھا اور عمدہ فرش اوسپر بچھا تھا۔ تخت کیجانب
راست اسی کرسی طلائی تھین جنکو زبرجد سبز سے مرصع کیا تھا۔ سرداران لشکر اور ارکان دولت
اون کرسیون پر بیٹھتے تھے۔ تخت کی جانب چپ اسی کرسی نقرہ تھین جنکو یاقوت سرخ سے مرصع کیا تھا
بادشاہان روم اونپر بیٹھتے تھے۔ دقیانوس اوس تخت پر بیٹھا اور تاج اپنے سر پر رکھا سو وہ یہودی
اوٹھا اور پوچھا کہ اوسکا تاج کس چیز سے بنا تھا فرمایا اوسکا تاج طلائے مسبک کا تھا اوسکے سات کنگرہ
تھے۔ ہر کنگرہ پر الماس مروارید سفید نصب تھا جو تاریک راتون مین مثل چراغ روشنی دیتا تھا۔
بادشاہون کی اولاد سے پچاس غلام اپنے لیے مقرر کیے تھے دیبائے سرخ کی قبا اور حریر کے
زیر جامے اونکو پہناتا تھا اونکے سر پر تاج رہتا تھا۔ ہاتھون مین کنگن اور پاؤن مین خلخال
پہنتے تھے۔ عمود طلائی اونکے ہاتھ مین ہوتے تھے وہ سب اوسکے بالاے سر استادہ رہتے تھے
اون مین سے چھ غلامون کو اپنا وزیر مقرر کیا تھا۔ تین شخص جانب راست اور تین شخص جانب چپ
استادہ رہتے تھے۔ یہودی نے پوچھا اونکے نام کیا تھے۔ فرمایا وہ تین غلام جو جانب راست استادہ
ہوتے تھے اونکے نام یہ تھے۔ تملیخا۔ مکسلمینا۔ مشلینیا۔ جو تین غلام جانب چپ استادہ ہوتے تھے
اونکے نام یہ تھے۔ مرنوس۔ دبرنوس۔ شاذنوس۔ اپنے تمام امور مین انسے مشورہ کرتا تھا۔
ہر روز اپنے قصر کے صحن مین بیٹھتا تھا۔ امرا جانب راست اور سلاطین جانب چپ بیٹھتے تھے بعد
اسکے تین غلام وہان آتے تھے۔ ایک کے ہاتھ مین جام طلائی مشک سے بھرا ہوا دوسرے کے ہاتھ
مین جام نقرہ گلاب سے بھرا ہوا۔ تیسرے کے ہاتھ مین ایک مرغ سفید رہتا تھا جسکی منقار سرخ
تھی جب بادشاہ کی نظر اوس مرغ پر پڑتی وہ مرغ ایک صدا دیتا اور اوڑکر جام گلاب مین غوطہ لگاتا
اور جام مشک مین لوٹتا وہ مشک تمام اوسکے بازو اور پرون پر جم جاتا پھر دوسری آواز دیتا اور

اور ذکر بالا سے تاج بادشاہ بیٹھتا اور مشک کو اپنے بازو اور پروں سے اوسکے سر پر چھڑکتا جب بادشاہ
نے اپنے اس اقتدار کو دیکھا اوسکا تکبر و طغیان زیادہ ہوا - اور خدائی کا دعوے کیا - اپنی قوم کے سرداروں
کو جمع کیا اور حکم دیا کہ مجھے سجدہ کریں اور اپنا پروردگار جانیں - جو شخص اوسکی اطاعت کرتا اوسکو
مال و خلعت دیتا اور جو شخص انکار کرتا اوسکو قتل کرتا جاتا تا آنکہ سب نے اطاعت کی - ہر سال ایک
عید مقرر اوسکی تھی - ایکبار اپنی کسی عید کے روز تخت پر بیٹھا تھا اور امرا و سلاطین جانب راست و چپ بیٹھے
ہوئے تھے - ناگاہ کسی نے از جملہ سلاطین اوسکے پاس آکر یہ بیان کیا کہ فارس کا لشکر اوس سے جنگ
کرنے کے لیے آرہا ہے اور بہت نزدیک پہونچ گیا ہے اس خبر کے سنتے ہی اسقدر غمگین و
مضطرب ہوا کہ تاج اوسکے سر سے گر پڑا - تملیخا نے جو کم سن تھے اوسکی طرف نظر کی اور اپنے دل سے کہا جیسا
کہ یہ دعوی کرتا ہے اگر فی الواقع خدا ہوتا اسقدر خائف و غمگین نہوتا - بول و غائط بھی کرتا ہے اور خواب بھی
اسکو لاحق ہوتا ہے حالانکہ یہ امور خدا کی صفات مین داخل نہیں - اون چھ جوانوں کا یہ دستور تھا کہ ہر روز ایک
شخص کے گھر مین جمع ہوتے تھے اوس روز تملیخا کی نوبت تھی - تملیخا نے طعام نفیس و لذیذ اونکے لیے مہیا
کیا جب سب جمع ہوئے اونسے کہا میرے دل مین ایک فکر ایسی پیدا ہوئی ہے جس نے کھانے اور پینے
اور سونے سے مجھے باز رکھا ہے - پوچھا وہ فکر کیا ہے - کہا مین نے اس آسمان کے بارہ مین بہت فکر
کی اور سوچتا رہا کہ اسکے سقف کو کس نے اسطرح بلند کیا ہے کہ جسکے نیچے کوئی ستون نہ جسکے اوپر کوئی
علاقہ اوسکے قائم رکھنے کے لیے ہے کس نے آفتاب و ماہ کو جو دو نشانیان روشنی بخش ہیں اوس مین
قرار دی ہیں کس نے اوسکی زینت ستاروں سے کی ہے بعد اسکے زمین کے بارہ مین بہت فکر کی اور
سوچتا تھا کہ اسکو بالائے آب کسنے بچھایا ہے اور پہاڑوں سے اوسکو مستحکم و مضبوط رکھا ہے کہ اولٹ جانے
اور خلائق کو غرق نکرے - پھر اپنے نفس کے لیے بہت غور کیا کہ مجھکو شکم مادر مین کس نے پیدا کیا اور مجھکو
غذا دی اور میری تربیت کی پس لازم ہے کہ ان سب کا پیدا کرنے والا اور تدبیر و تربیت کرنے والا
سوائے دقیانوس کے اور کوئی ہوگا اسلیے کہ دقیانوس روئے زمین کے بادشاہان میں سے ایک بادشاہ ہے
وہ سب تملیخا کے قدم پر گرے اور کہا تیرے سبب خدا نے ہمکو ہدایت کی اور گمراہی سے نکالا - اب
بیان کر کہ ہمکو کیا کرنا چاہیے تملیخا وہان سے اوٹھا اور اپنے کسی باغستان کے ثمرے تین ہزار درہم کو بیچکر
وہ درہم اپنے پاس رکھے بعد اسکے وہ سب اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور شہر سے باہر نکلے جب
تین میل راہ طی کی تملیخا نے اونسے کہا - اب وہ وقت آیا ہے کہ اپنے لیے فقر و مسکنت و مشقت اختیار
کرو اور بادشاہی دنیا سے ہاتھ اوٹھاؤ اپنے گھوڑوں سے اوترو اور پیادہ چلو شاید اس بلا سے جس مین

مبتلا ہو خدا انکو نجات دے اور اس سختی سے خلاصی عطا فرمائے - وہ سب گھوڑون سے اوترے اور سات
فرسخ تک پیادہ گئے - اونکے قدم نازک سے خون جاری ہوا - ناگاہ ایک چرواہا انکو نظر آیا - اوس سے
کہا تو ہمکو پانی یا دودھ پلا سکتا ہے اوسنے کہا جو چیز تمکو منظور ہو میرے پاس ہے مگر مین تمہاری صورتین
بادشاہون کی صورتون کے مثل دیکھتا ہون اور یہ گمان کرتا ہون کہ تم بادشاہ سے بھاگ کر یہان آئے ہو -
جواب دیا کہ دروغ کہنا ہمکو جائز نہین آیا سچ کہنا تیرے شر سے ہمکو نجات دیگا - بعد اسکے اپنی کیفیت اوس سے
بیان کی جب اوس چرواہے نے یہ حال سُنا اونکے قدمون پر گرا اور بوسہ دیکر کہا میرے دل مین
بھی یہی خیالات پیدا ہوے ہین جو تمہارے دل مین پیدا ہوے ہین - مگر مجھے اسقدر مہلت دو کہ مین گوسفندون
کو یہان سے لیجاؤن اور صاحبان گوسفند کو دیکر پھر آؤن اور تمسے ملحق ہون - سب نے وہان توقف کیا
وہ چرواہا تمام گوسفند مالکان گوسفند کو دیکر بہت جلد وہان سے پھر آیا اور اونسے ملحق ہوا - اوسکا
کتا بھی اوسکے پیچھے دوڑتا ہوا چلا آیا - وہ یہودی اوٹھا اور کہا یا علی اوس کتے کا نام کیا اور رنگ
کیسا تھا - فرمایا رنگ اوسکا سیاہ و سفید اور نام اوسکا قطمیر تھا جب اون جوانون نے وہ کتا دیکھا
کہا ہم ڈرتے ہین کہ مبادا یہ کتا اپنی فریاد و غوغا سے ہمکو رسوا کرے - اوسکو پتھر مارنے لگے کہ پھر جائے
مگر وہ کتا نہ گیا اور بقدرت الٰہی گویا ہوا اور کہا مجھکو اپنے ساتھ رہنے دو کہ دشمنون سے تمہاری حفاظت
و نگہبانی کرون - پھر وہ چرواہا اونکو ایک پہاڑ پر لیگیا اوس پہاڑ مین ایک غار تھا جسمین وہ لوگ
پوشیدہ ہوے - اوس غار کا نام وصید تھا - اور اوس غار کے سامنے پانی کے چشمے اور درختان میوہ دار تھے
اون درختون کا میوہ کھایا اور اون چشمون کا پانی پیا - جب رات ہوئی اوس غار مین سو رہے - حق تعالی نے
ملک الموت کو حکم دیا کہ اونکی روح قبض کرے اور ہر شخص پر دو فرشتون کو مقرر کیا کہ اونکو ایک پہلو سے
دوسرے پہلو پر کرین - اور بمطابق دوسری روایت کے ہر سال ایکمرتبہ - اور دوسری روایت
کے مطابق ہر سال دو مرتبہ - پھر خزینہ داران آفتاب کو حکم دیا ایسا کرین کہ طلوع آفتاب سے غروب
آفتاب تک اوسکی شعاع اونپر نہ پڑے - جب دقیانوس نے اپنی عیدگاہ سے مراجعت کی اون جوانون
کا حال دریافت کیا - لوگون نے کہا وہ بھاگ گئے - دقیانوس اسی ہزار سوارون کے ساتھ سوار ہوا اور
اونکا تعاقب کیا تا اینکہ اوس غار کے دروازے تک پہونچا - جب اونکو دیکھا کہ باحال پریشان دراز
مجروح سوتے ہین - کہا اگر مین [illegible] عذاب دینا چاہتا اس سے زیادہ نہ دیتا جو خود انھون نے اپنے
ساتھ کیا ہے - پھر معمارون کو طلب کیا اور اوس غار کے دروازے کو پتھر و چونے کی جوڑائی سے بند کیا
اور اپنے اصحاب سے کہا انسے کہو کہ اپنا خدا جو آسمان مین ہے انکو نجات دے اور اس غار سے

باہر نکالے۔ تین سو نو برس تک اوس غار میں رہے بعد اسکے جب حق تعالیٰ نے انکو زندہ کرنا چاہا۔
اسرافیل کو حکم دیا کہ اونمین روح داخل کرے۔ وہ سب بیدار ہوے اور جب آفتاب طالع ہوا کہا آج کی
رات ہم اپنے پروردگار کی عبادت سے غافل رہے۔ باہر آکر دیکھا کہ پانی کے چشمے اور درخت سب خشک
ہوگئے ہیں۔ اونمین سے ایک نے کہا کہ ہمارے امور نہایت عجیب و غریب ہیں۔ یہ چشمے باوجود اوس طغیانی و
کثرت آب کے اور درخت باوجود اوس کثرت کے ایک رات میں خشک ہوگئے۔ بعد اسکے گرسنگی نے غالب
ہوئی کہا کہ اپنے گروہ سے کسی کو شہر کی طرف بھیجو کہ طعام عمدہ تمہارے لیے لاوے مگر ایسا نہ کرے کہ کوئی شخص
تمہارے حال سے مطلع ہو۔ تملیخا نے کہا میں جاتا ہوں۔ چرواہے کا لباس لیا اور اوسکو پہن کر شہر کیطرف
روانہ ہوا۔ اثناے راہ میں کئی ایسے مقام اور ایسے اوضاع اوسکو نظر آئے جنکو ہرگز کبھی نہ دیکھا تھا
جب دروازہ شہر پر پہنچا دیکھا وہاں ایک علم سبز برپا ہے اور اوسپر لکھا ہوا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ
عیسیٰ روح اللہ۔ تملیخا اوس علم کی طرف دیکھتا اپنی آنکھیں اوسپر ملتا اور کہتا تھا کہ یا میں ان اوضاع کو
خواب میں دیکھ رہا ہوں۔ پھر شہر میں داخل ہوا اور ایک نانبائی پاس آکر پوچھا اس شہر کا نام کیا ہے
کہا افسوس۔ پوچھا تمہارے بادشاہ کا کیا نام ہے۔ کہا عبدالرحمن۔ تملیخا نے اوس نانبائی کو چند درہم
نکالکر دیے اور کہا اسکی روٹی مجھکو دے۔ نانبائی نے وہ درہم لیے مگر اونکے وزن اور کلان ہونے سے
متعجب ہوا۔ وہ یہودی اوٹھا اور کہا یا علی بیان کیجیے کہ ہر درہم کا وزن کسقدر تھا۔ فرمایا ہر درہم کا
وزن دس درہم اور دو ثلث درہم کے برابر تھا۔ نانبائی نے تملیخا سے پوچھا شاید تونے کوئی خزانہ پایا ہے
جواب دیا کہ یہ اون خرموں کی قیمت ہے جنکو میں نے تین روز ہوئے اس شہر میں فروخت کیا اور یہاں سے
باہر نکل گیا۔ لوگ دقیانوس کی پرستش کرتے تھے۔ نانبائی نے تملیخا کا ہاتھ پکڑا اور بادشاہ پاس لایا۔
بادشاہ نے پوچھا اس جوان کو یہاں کیوں لایا ہے۔ نانبائی نے کہا اسنے کوئی خزانہ پایا ہے۔ بادشاہ نے
تملیخا سے کہا تو کچھ خوف نکر ہمارے پیغمبر حضرت عیسیٰ نے ہمکو حکم دیا ہے کہ اگر کوئی خزانہ پاوے ہم اوس
خزانہ کا پانچواں حصہ لیں اور زیادہ اوس سے نہ لیں ہمکو اوس خزانہ کا پانچواں حصہ دیدے اور یہاں سے
بسلامتی و اطمینان چلا جا۔ تملیخا نے کہا اے بادشاہ میرے حال پر غور کر میں نے کوئی خزانہ نہیں پایا
میں اسی شہر کا رہنے والا ہوں۔ بادشاہ نے پوچھا تو اسی شہر کے رہنے والوں سے ہے۔ کہا ہاں۔ پوچھا
کوئی یہاں تجھکو پہچانتا ہے۔ کہا ہاں۔ پوچھا تیرا نام کیا ہے۔ کہا تملیخا۔ بادشاہ نے کہا یہ نام اس زمانے
کے لوگوں کا نام نہیں ہے۔ پھر بادشاہ نے پوچھا تیرا گھر اس شہر میں [illegible] کہا ہاں اے بادشاہ سوار
ہوکر میرے ہمراہ چلیے کہ اپنا گھر آپکو بتاؤں۔ بادشاہ سوار ہوکر گروہ کثیر کے ساتھ روانہ ہوا [illegible] ایک

مکان پاس پہونچے جو تمام شہر کے مکانات سے زیادہ تر بلند تھا۔ تملیخا نے کہا یہ میرا گھر ہے جب اوسکا
دروازہ کھٹکھٹایا ایک شخص نہایت پیر و ضعیف باہر نکلا جسکے ابرو بسبب پیری کے انکھون پر لٹکے تھے
اوسنے پوچھا کسلیے میرے گھر آئے ہو۔ بادشاہ نے کہا یہ جوان جو آیا ہے خبر ہاے عجیب بیان کرتا اور
کہتا ہے کہ یہ گھر اوسی کا ہے۔ اوس نے تملیخا سے پوچھا تو کون ہے۔ کہا مین تملیخا پسر قسطنطین ہون۔ وہ
مرد پیر اوسکے قدم پر گرا اور بوسہ دیا پھر اسکے کہا قسم بخدا کہ یہ میرا جد ہے۔ پھر بادشاہ سے مخاطب
ہوکر کہا یہ چھ شخص تھے جو دقیانوس سے بھاگ گئے تھے۔ بادشاہ نے یہ سنکر گھوڑے سے اوتر کر تملیخا کو اپنے
دوش پر سوار کیا لوگ اوسکے دست و پا چومتے تھے۔ بادشاہ نے کہا اے تملیخا تیرے رفیق کیا ہوگئے۔
کہا غار مین ہین۔ اور اوسوقت اوس شہر مین دو بادشاہ تھے۔ ایک مسلمان دوسرا یہودی پھر سب سوار ہوے
اور اپنے اصحاب کو ہمراہ لیکر اوس غار کی طرف چلے۔ جب غار کے نزدیک پہونچے تملیخا نے کہا تم سب
یہین ٹھہرو مین پہلے اپنے رفیقون کے پاس جاتا ہون اسلیے کہ تمھارے گھوڑون کی ٹاپون کی آواز
سنکر نہ ڈرین اور یہ خیال نکرین کہ دقیانوس اونکی تلاش مین آتا ہے۔ جب تملیخا غار مین داخل ہوا اوسکے
رفقا اوٹھے اور اوسکو سینہ سے لپٹا کر کہا۔ الحمد للہ خدا نے تجھے دقیانوس کے شر سے نجات دی۔ تملیخا نے
کہا دقیانوس کا ذکر جانے دو۔ تم یہان کتنی مدت تک سوتے رہے ہو کہا ایک روز یا ایک روز سے کم۔
تملیخا نے کہا بلکہ تین سو نو برس تک سوتے رہے۔ دقیانوس مر گیا اور اوسکے مرنے کے بعد کئی قرن گذر
گئے۔ حق تعالی نے ایک پیغمبر مبعوث کیا ہے جنکا نام عیسی ہے اونکو مسیح بھی کہتے ہین وہ حضرت مریم
کے فرزند ہین اور خدا اونکو آسمان پر لیگیا ہے۔ اب بادشاہ اور اہل شہر تمھارے دیکھنے کو آئے ہین۔ سبھون
نے کہا اے تملیخا کیا تو چاہتا ہے کہ خدا ہمکو خلائق کے لیے فتنہ قرار دے۔ تملیخا نے پوچھا پھر تم کیا چاہتے ہو کہا
آؤ دعا کرین کہ خدا پھر ہماری روح قبض کرے۔ بعد اسکے اپنے ہاتھ دعا کے لیے اوٹھائے اور حق تعالی نے اونکی
قبض روح کا حکم دیا۔ بعد اسکے وہ دونون بادشاہ وہان آئے اور سات روز تک اوس پہاڑ کے گرد پھرتے
رہے مگر اوس غار کا دروازہ اونکو نہ ملا۔ جو بادشاہ مسلمان تھا اوسنے کہا اس گروہ نے ہمارے دین پر رحلت
کی ہے مین دروازہ غار پر ایک مسجد بناؤنگا۔ یہودیون کے بادشاہ نے کہا اس گروہ نے ہمارے دین پر
رحلت کی ہے۔ ہم اس غار کے دروازہ پر گرجا بنائینگے آخر الامر اس بارہ مین باہم لڑائی ہوئی اور بادشاہ
مسلمان نے غالب آکر اوس غار کے دروازہ پر ایک مسجد بنائی۔ حضرت امیر المومنین نے یہ قصہ بیان فرماکر
اوس یہودی سے پوچھا کہ یہ تمام حالات تمھاری توریت کے مطابق ہین یا نہین۔ اوسنے کہا آپ نے ایک
حرف کم زیادہ نہین فرمایا اور مین مسلمان ہوکر گواہی دیتا ہون کہ خدا واحد و یکتا ہے اور حضرت

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول و پیغمبر ہین۔ اور بسند ہاے معتبر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے اور عامہ نے بھی بسند ہاے بسیار روایت کی ہے خصوصاً ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ ایک رات حضرت رسولخدا نماز عشاے فارغ ہوکر قبرستان بقیع کی طرف تشریف لیگئے اور ابوبکر و عمر و عثمان و حضرت امیرالمومنین کو بلاکر فرمایا کہ اصحاب کہف کے پاس جاؤ اور میرا سلام اونسے کہو اے ابوبکر پہلے تو اونکو سلام کر اسلیے کہ تیری عمر سب سے زیادہ ہے اور اے عمر تو ابوبکر کے بعد اور اے عثمان تو عمر کے بعد سلام کرنا اگر تم مین سے کسی کا جواب دین میرا سلام اونسے کہنا اور اگر جواب نہ دین اے علی تم جاکر اونکو سلام کرنا۔ پھر ہوا کو حکم دیا اوس نے ان کو بلند کیا اور اصحاب کہف کے غار کے دروازے پر اوتار دیا۔ دوسری روایت کے مطابق خود حضرت نے ان کو ایک بساط پر بٹھایا اور ہوا کو حکم دیا اوسنے انکو غار تک پہونچا دیا۔ ابوبکر نے سب سے پہلے آگے جاکر اونکو سلام کیا مگر کچھ جواب نہ ملا پس عمر نے آگے جاکر اون کو سلام کیا مگر کچھ جواب نہ پایا اسی طرح عثمان نے بھی سلام کیا اور جواب نہ پایا۔ بعد ازان حضرت امیرالمومنین علیہ السلام آگے بڑھے اور فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اے اصحاب کہف جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہو اور خدا نے تمھاری ہدایت زیادہ کی اور تمھارے دلونکو ایمان کے لیے محکم کیا مین تمھاری طرف رسول خدا کا فرستادہ آیا ہون۔ اصحاب کہف نے باواز بلند کہا رسولخدا اور فرستادہ رسولخدا پر مرحبا ہو۔ اور اے وصی رسول خدا تم پر ہمارا سلام اور خدا کی رحمت و برکت نازل ہو۔ حضرت نے فرمایا تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ مین پیغمبر خدا کا وصی ہون۔ جواب دیا اسلیے کہ ہمارے کانون پر حجاب ڈالا گیا ہے ہم سواے پیغمبر یا وصی پیغمبر کے اور کسی سے کلام نہین کرتے تھے رسولخدا کو کس حال مین چھوڑا ہے۔ اونکا لشکر اور اونکا حال کیسا ہے۔ اصحاب کہف نے اس بارہ مین مبالغہ کیا اور دیر تک حضرت رسولخدا کا حال پوچھتے رہے۔ بعد اسکے کہا اپنے رفیقون سے فرمایئے کہ ہم سواے پیغمبر یا وصی پیغمبر کے اور کسی سے کلام نہین کرتے۔ حضرت امیر انکی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ اصحاب کہف نے جو کچھ کہا وہ تم نے سنا۔ کہا ہان سنتے تھے۔ فرمایا گواہ رہو۔ بعد اسکے مدینہ کی جانب پھرے اور ہوا نے اونکو اوٹھاکر حضرت رسولخدا کی خدمت مین پہونچا دیا پس جو کچھ وہان دیکھا اور سنا تھا وہ سب حضرت سے بیان کیا حضرت نے ابوبکر و عمر و عثمان سے فرمایا کہ جو کچھ تمنے دیکھا اور سنا ہے اس کے گواہ رہو۔ عرض کی ہان ہم گواہ ہین۔ پھر حضرت اپنی دولتسرا کی طرف تشریف لیگئے اور اون تینون سے فرمایا کہ اپنی گواہی یاد رکھو۔ اور بسند معتبر حضرت رسولخدا سے منقول ہے کہ تین شخص ایکبار راہ مین جارہے تھے کہ پانی برسنا شروع ہوا۔ یہ تینون ایک غار مین داخل ہوے ناگاہ ایک سنگ عظیم پہاڑ سے نیچے گرا اور اوس غار کا دروازہ بند کردیا۔ اونمین سے ایکنے کہا اے بندگان خدا تم کو سواے راستی کے

اور کوئی چیز نجات نہ دیگی۔ تم مین سے ہر شخص جس نے جو عمدہ کام محض واسطے خدا کے کیا ہو بیان کرے اور
اوس کام کے ذریعہ سے بارگاہ خدا مین دعا کرے شاید کہ خدا اس پتھر کو یہان سے دور کردے۔ پس ایک نے
اون مین سے کہا میرے ماں اور باپ دونوں پیر ضعیف تھے میری ایک زوجہ اور کئی فرزند خورد سال تھے
مین گوسفند چرایا کرتا تھا اور شام کو سب کے لیے طعام لاتا تھا۔ پہلے اپنی ماں باپ کو اور اون کے بعد
اپنے فرزندوں کو کھلاتا تھا۔ ایک رات میرے آنے مین دیر ہوئی اور اوس وقت آیا جبکہ میرے ماں
باپ دونوں سو گئے تھے۔ مین جو دودھ اپنے ساتھ لایا تھا اوسکو ایک ظرف پاکیزہ مین ڈال کر اوس
ظرف کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر اونکے سرہانے کھڑا رہا میرے فرزند کھانے کے لیے روتے تھے مگر مین نے
نہ چاہا کہ اپنے ماں باپ کو بیدار کرون یا اون سے پیشتر اپنے فرزندوں کو کھلاؤن اور مین اوسی طرح کھڑا
رہا تا اینکہ صبح ہوئی۔ خداوندا اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام مین نے محض تیری رضاجوئی کے لیے کیا ہے
اس پتھر کو اسقدر دور کردے کہ آسمان ہمکو نظر آئے۔ وہ پتھر تھوڑا ہٹا اور اونکو آسمان نظر آنے لگا
پھر دوسرے نے کہا خداوندا میری ایک دختر عم تھی جسکو مین بہت دوست رکھتا تھا اور تمام خلائق
سے وہ مجھکو زیادہ تر عزیز تھی۔ مین نے ایک روز چاہا کہ اوسکے ساتھ زنا کرون اوس نے کہا جبتک
سو اشرفی میرے لیے نہ لائیگا مین راضی نہونگی۔ مین نے نہایت سعی کی اور سو اشرفیان جمع
کرکے اوسکے پاس لایا جب اوسکے دونوں پاؤن کے درمیان بیٹھا اوسنے کہا خدا سے خوف کر اور خدا
کی مہر بطریق حرام نہ توڑ مین نے اپنا ارادہ ترک کیا اور وہان سے اوٹھکر علیحدہ ہو گیا خداوندا اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام
مین نے محض تیری خوشنودی کے لیے کیا ہے ہمیں نجات عطا کر۔ وہ پتھر اور تھوڑی دور ہٹ گیا۔ تیسرے
شخص نے کہا خداوندا تو جانتا ہے کہ مین نے ایک مزدور کو بعوض کسیقدر غلہ کے مقرر کیا جب وہ اپنے کام
سے فارغ ہوا وہ غلہ مجھسے نہ لیا اور چلا گیا پس مین نے اوس غلہ کی اوسکے لیے زراعت کی اور پھر
اوس سے گائین خریدین تا اینکہ ایک گلہ گاؤ کا جمع ہو گیا۔ اور دوسری روایت کے مطابق اوسکی
مزدوری نصف درہم تھی مین نے اوسکے لیے دس ہزار درہم جمع کیے۔ پھر بعد مدت کے جب وہ میرے
پاس آیا مین نے وہ سب مال اوسکو دیدیا خداوندا اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام مین نے محض تیری خوشنودی
کے لیے کیا ہے اس پتھر کو جسقدر باقی رہگیا ہے اسکو دور کردے۔ وہ پتھر دور ہو گیا اور وہ لوگ غار سے باہر نکلے
بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی خدا سے سچی نیت رکھتا ہے وہ نجات پاتا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ اصحاب رقیم یہی لوگ تھے

باب بیسواں - اصحاب اخدود اور جرجیس علیہ السلام کا حال

حق تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ یعنی قتل کیے گئے یا ملعون ہوے اصحاب

اخدود بنجوں نے زمین میں ایک بڑی نقب کھودی تھی اَلنَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ جو وہ نقب آگ سے
بھری ہے جسکے شعلے بلند تھے اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ جبکہ وہ لوگ اوس آگ کے گرد بیٹھے تھے وَهُمْ عَلٰى
مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ اور مومنوں کے ساتھ جو کچھ کیا تھا اوسکے وہ لوگ گواہ تھے تاکہ اپنے
بادشاہ کے پاس گواہی دیں یا قیامت میں گواہ ہونگے اور اونکے اعضا و جوارح اونپر گواہی دینگے
وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ اور اون مومنوں سے کوئی انکار
اور کوئی عیب اونکا سوا اسکے ظاہر نہ کیا کہ وہ لوگ اوس خدا پر ایمان لائے تھے جو عزیز و
حمید ہے یعنی اپنی نعمتوں کے سبب حمد کا سزاوار ہے۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جس شخص نے
اہل حبش کو اہل یمن سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا وہ ذونواس آخر پادشاہان حمیر سے تھا اوس نے دین
یہود قبول کیا اور قبیلۂ حمیر نے بھی اوسکے ساتھ قبول مذہب یہود پر اتفاق کیا۔ پھر اوسنے اپنا نام
یوسف رکھا اور ایک مدت تک اسی دین پر قائم رہا۔ بعد اسکے اوسکو خبر ہوئی کہ نجران میں ایک
گروہ ہے جو دین نصاری پر باقی ہے اور وہ گروہ اصل دین عیسے پر قائم تھا اور مطابق حکم انجیل کے
عمل کرتے تھے اور انکا سرگروہ عبداللہ بن یامن تھا۔ ذونواس کے ہم مذہبوں نے اوسکو ترغیب
دی کہ نجران کی طرف لشکر کشی کرے اونپر جبر کرے کہ دین یہود میں داخل ہوں۔ جب ذونواس نجران
میں داخل ہوا اون لوگوں کو جمع کیا جو کہ نصاری تھے اور اونسے دین یہود میں داخل ہونیکی خواہش
کی اوس گروہ نے انکار کیا۔ ہر چند ذونواس نے اصرار و مبالغہ کیا مگر وہ انکار کرتے رہے۔ اوس وقت
زمین میں کئی نقب کھودنے کا حکم دیا اور اون میں بہت سی لکڑیاں بھر کر اونکو روشن کر دیا بعد اسکے
اونمیں سے بعضوں کو اوس آگ میں ڈالا اور بعضوں کو شمشیر سے قتل کیا اور بعضوں کو دوسرے عذابوں میں
مبتلا رکھکر ہلاک کیا۔ وہ سب بیس ہزار آدمی تھے جو قتل ہوئے۔ انمیں سے ایک شخص جسکا نام دوس
تھا گھوڑے پر سوار ہوکر اونسے بھاگا اوسکے پیچھے دوڑے مگر اوسکو نہ پایا۔ ذونواس اپنے لشکر کیساتھ
صنعاء میں پھر آیا۔ اور ان آیات میں یہی قصہ مذکور ہوا ہے۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر
سے منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین نے عالم نصاری کو جو نجران میں رہتا تھا طلب فرمایا اور اصحاب
اخدود کا قصہ اوس سے پوچھا جیسا وہ جانتا تھا ویسا بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا اسطرح نہیں بلکہ
میں تجھسے انکا حال بیان کرتا ہوں بدرستیکہ حق تعالیٰ نے ایک پیغمبر کو جو اہل حبش سے تھا اہل حبش
کی طرف بھیجا۔ اہل قوم نے اوسکی تکذیب کی اور اوس سے لڑے اور اوسکے اکثر اصحاب کو قتل کیا اور
جو باقی رہے اونکو قید کیا پھر زمین میں کئی نقب کھودکر اونمیں آگ روشن کی پھر اوس گروہ سے

جو اوس پیغمبر کے دین پر تھے کہا کہ اپنے پیغمبر سے جدا ہو جاؤ اور اوس کے دین سے پھر جاؤ جو کوئی نہ پھریگا
اوسکو ہم اس آگ مین ڈالینگے۔ بہت لوگ پھر گئے اور بہت لوگون کو جو اپنے دین پر قائم رہے
آگ مین ڈالا تا اینکہ ایک عورت کو لائے جسکے کندھے پر طفل رکھا ہوا تھا۔ اوس سے کہا اپنے دین سے
پھر جا ورنہ ہم تجھکو اس آگ مین ڈالینگے۔ اوس عورت نے چاہا کہ خود آگ مین گر پڑے مگر جب اوسنے
اپنے فرزند کو دیکھا اوسپر رحم آیا۔ حق تعالی نے اوس طفل کو گویا کیا اوسنے کہا اے مادر اپنے کو اور مجھے
آگ مین ڈال دے واللہ یہ جان خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لیئے ہے پس وہ عورت اوس
طفل کو لیکر آگ مین کود پڑی۔ اور دوسری روایت مین حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ مجوس
کی ایک کتاب تھی اور ایک بادشاہ تھا۔ وہ بادشاہ ایکروز مست ہوا اور اپنی مادر یا خواہر سے
زنا کیا جب ہوش مین آیا یہ فعل اوسپر ناگوار گذرا اور لوگونکو حکم دیا کہ یہ فعل حلال ہے لوگون نے جب
اسکے قبول کرنے سے انکار کیا اوسنے زمین مین گڑھے کھودکر اوسمین آگ بھر دی اور اون لوگونکو
اوسمین ڈال دیا۔ میثم تمار رضی اللہ عنہ نے حضرت امیرالمومنینؑ سے روایت کی ہے کہ اصحاب اخدود
دس آدمی تھے جنکو آگ مین ڈالا تھا اور مثل اونکے اسی بازار کوفہ مین دس آدمیون کو قتل کرینگے
حضرت کی غرض گویا یہ تھی کہ وہ حال بیان فرمائین جو ابن زیاد لعین سے بعد کو کوفہ مین واقع ہوا
یعنے لوگون کو تاکید کرتا تھا کہ حضرت امیرالمومنین سے دست بردار ہو جائین۔ جو شخص اس امر کو
قبول نہ کرتا اوسکو قتل کرتا تھا میثم تمارؒ اور رشید ہجریؒ بھی اوسی گروہ مین تھے۔ جیسا کہ بعد اسکے
مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ عمر بن خطاب نے کسی کو
سردار لشکر مقرر کرکے اطراف شام مین کسی شہر کیطرف بھیجا جب وہ شہر فتح ہوا اور سب اونکے باشندے
مسلمان ہوئے اونکے لیئے ایک مسجد تعمیر کی وہ مسجد تیار ہونیکے بعد منہدم ہوگئی۔ پھر اوسکو بنایا اور
پھر منہدم ہوگئی۔ جب تین مرتبہ یہی کیفیت واقع ہوئی عمر کو اس حال کی اطلاع دی۔ عمر نے اصحاب حضرت
رسولؐ کو جمع کیا مگر کسی کو اسکا سبب معلوم نہوا۔ جب حضرت امیرالمومنینؑ کی خدمت مین عرض کی فرمایا
اسکا سبب یہ ہے کہ حق تعالی نے کسی گروہ پر ایک پیغمبر مبعوث کیا۔ اون لوگون نے اپنے پیغمبر کو قتل کیا
اور اسی جگہ جہان مسجد بنتی تھی دفن کر دیا۔ وہ پیغمبر اب تک اپنے خون مین آلودہ ہے اپنے سردار کو لکھو کہ وہان
زمین کھودے اوس پیغمبر کا جسد مبارک تازہ پائیگا اوسپر نماز پڑھکر فلان مقام مین دفن کردے پھر اسکے
وہان مسجد بنائے وہ منہدم نہوگی۔ جب حضرت کے فرمانے کے مطابق عمل کیا اور مسجد بنائی وہ منہدم
نہوئی۔ اور دوسری روایت مین اسطرح ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے اونکے جواب مین فرمایا کہ اپنے

عامل کو لکھ کر مسجد کے پایۂ جانب راست کو کھود دے وہان ایک شخص بیٹھا ہوا نظر آئیگا جو اپنے منھ اور ناک پر ہاتھ رکھے ہے۔ عمر نے پوچھا وہ کون ہے۔ فرمایا مین نے جو کچھ کہا ہے تو بیلے اوسکو لکھ جسوقت میرے قول کی تصدیق تجھے معلوم ہوگی انشاء اللہ تعالے اوسوقت مین کہونگا کہ وہ کون ہے۔ تھوڑی مدت کے بعد عامل کا فرشتہ عمر پاس آیا کہ تو نے جیسا لکھا تھا اوسی طرح ظاہر ہوا اور جسطرح تو نے حکم دیا تھا عمل کیا اور پھر مسجد تعمیر کی وہ منہدم ہوگئی۔ پس عمر نے پوچھا یا علی اب فرمائیے وہ کون ہے۔ فرمایا کہ وہ اصحاب اخدود کا پیغمبر ہے جسکا قصہ قرآن مین مذکور و معروف ہے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے کہ ایک روز حضرت امیرالمومنینؑ بالاے منبر تشریف لیگئے اور فرمایا جو چاہو مجھسے پوچھو قبل اسکے کہ مجھے نہ پاؤ۔ اشعث بن قیس منافق علیہ اللعن اوٹھا اور کہا یا امیرالمومنینؑ مجوس سے کیون جزیہ لیتے ہین حالانکہ وہ کوئی کتاب نہین رکھتے اور کوئی پیغمبر اونمین مبعوث نہین ہوا۔ فرمایا خدا نے اونپر کتاب نہین نازل کی بلکہ ایک پیغمبر کو اونپر مبعوث کیا تھا۔ انکا ایک بادشاہ بھی تھا اوسنے ایک رات حالت مستی مین اپنی دختر کے ساتھ زنا کیا جب صبح ہوئی اور اوسکی قوم نے سُنا کہ بادشاہ نے ایسا کام کیا ہے اوسکے دروازے پر جمع ہوے اور کہا اے بادشاہ تو نے ہمارے دین کو خراب و باطل کیا ہمارے ساتھ صحرا مین چل کہ تجھپر حد جاری کرین۔ بادشاہ نے کہا تم سب جمع ہوا اور میرا کلام سُنو۔ جو کام مینے کیا ہے اگر اسکا عذر معقول بیان کرون قبول کرو ورنہ جو چاہو کرو۔ جب سب جمع ہوے بادشاہ نے کہا حق تعالی نے کوئی مخلوق نہین پیدا کی جو ہمارے جد آدم اور ہماری مادر حوا سے زیادہ تر گرامی ہو سب نے کہا اے بادشاہ یہ بات تو نے راست کہی۔ بادشاہ نے کہا حضرت آدمؑ نے کیا اپنی دختروں کا نکاح اپنے فرزندون سے نہین کیا تھا مین نے بھی سنت آدم پر عمل کیا سب نے کہا اے بادشاہ تیرا قول راست ہے اور یہی دین حق ہے۔ بعد اسکے اس امر پر اتفاق ہوے اور باہم بیعت کی کہ محارم کا نکاح حلال ہے۔ حق تعالی نے جو علم انکے سینہ مین تھا اوسکو محو کر دیا اور کتاب انہین سے اوٹھا لی یہ سب کافر ہین اور بیحساب جہنم مین داخل ہونگے۔ اور بہت سی احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ مجوس کا ایک پیغمبر تھا جسکو جاماسب کہتے تھے وہ پیغمبر ایک کتاب بھی انکے لیے لایا تھا جو بارہ ہزار پوست گاو پر لکھی ہوئی تھی۔ پس ان لوگون نے اپنے پیغمبر کو قتل کیا اور کتاب کو جلا دیا۔ اور دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے کہ ایک زندیق نے حضرت صادقؑ سے کئی سوال کئے اور آخر مسلمان ہوا منجملہ اوسکے اوسکے ایک سوال یہ بھی تھا کہ آیا مجوس پر کوئی پیغمبر بھی مبعوث ہوا ہے بدرستیکہ مین دیکھتا ہون کہ انکے پاس کتابہاے محکم اور مواعظ بلیغ اور امثال شافیہ موجود ہین۔ ثواب و عقاب کا بھی اقرار کرتے ہین۔

چند شبر لیتے ہیں ابھی اونہیں ہیں جنپر عمل کرتے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کوئی گروہ ایسا نہیں جسمین پیغمبر مبعوث نہوا ہو۔ حق تعالی نے ایکو پیغمبر کو کتاب کے ساتھ مجوس کی طرف بھیجا مگر مجوس نے اوسکا اور اوسکی کتاب کا انکار کیا۔ پوچھا اونکا پیغمبر کون تھا۔ لوگ تو یہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن سنان تھا۔ فرمایا کہ خالد عرب بدوی تھا اور پیغمبر نہ تھا بلکہ یہ ایک قول ہے جو مشہور ہوگیا ہے۔ پوچھا زردشت انکا پیغمبر تھا۔ فرمایا زردشت کئی امور باطل انکے لیے لایا اور پیغمبری کا دعوے کیا بعضے اوسپر ایمان لائے اور بعضوں نے انکار کیا۔ آخر اوسکو شہر سے نکال دیا اور درندگان صحرا نے اوسکو ہلاک کیا۔ پوچھا کہ حق سے مجوس نزدیکتر تھے یا عرب ایام کفر و جاہلیت میں۔ فرمایا۔ بہ نسبت گبروں کے ایام جاہلیت میں عرب دین حنیف ابراہیمؑ سے نزدیکتر تھے اسلیے کہ مجوس تمام پیغمبروں سے کافر تھے اور تمام کتابوں اور معجزوں کا انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کی کسی سنت و آثار پر عمل نہیں کیا۔ کیخسرو نے زمانہ گذشتہ میں جو مجوس کا بادشاہ تھا تین سو پیغمبروں کو شہید کیا۔ مجوس غسل جنابت نہ کرتے اور عرب غسل جنابت کرتے تھے اور غسل جنابت خالص شرایع حنیفہ ابراہیمؑ سے ہے مجوس ختنہ نہیں کرتے اور عرب ختنہ کرتے تھے۔ یہ امر بھی پیغمبروں کی سنت ہے اور پہلے جسنے ختنہ کیا وہ حضرت ابراہیمؑ تھے۔ مجوس اپنے مردوں کو غسل و کفن نہیں دیتے اور عرب دیتے تھے۔ مجوس مردونکو جنگلوں اور غاروں اور تھانوں میں ڈال دیتے ہیں اور کفار عرب زیر خاک دفن کرتے تھے اور لحد اونکے لیے بناتے تھے یہ پیغمبروں کی سنت بھی اسیطرح ہے اور پہلے جسنے قبر کھودی اور لحد بنائی وہ حضرت آدمؑ تھے۔ مجوس مادر و دختر و خواہر کا نکاح حلال جانتے ہیں اور عرب حرام جانتے تھے۔ مجوس کعبہ کا انکار کرتے ہیں اور عرب کعبہ کا حج کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ہمارے پروردگار کا گھر ہے۔ توریت و انجیل پر اعتقاد رکھتے تھے۔ اہل کتاب سے مسائل دریافت کرتے تھے غرضکہ عرب تمام امور میں بہ نسبت گبروں کے دین حق کے نزدیکتر تھے۔ پوچھا یہ لوگ نکاح خواہر کے بارہ میں سنت آدمؑ سے متمسک ہوتے ہیں۔ فرمایا اور دختر کے نکاح میں کس چیز سے متمسک ہوتے ہیں حالانکہ خود اقرار کرتے ہیں کہ آدمؑ [illegible] اور تمام انبیا علیہم السلام نے اسکو حرام قرار دیا ہے

باب تیئیسواں (۲۳)۔ حضرت جرجیس علیہ السلام کے حالات

ابن بابویہ اور قطب راوندی نے بسند معتبر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حق تعالی نے جرجیس کو پیغمبر مقرر کیا ایک بادشاہ کی طرف بھیجا جو ملک شام میں تھا اور اوسکو داذانہ کہتے تھے وہ اور اوسکی قوم بتونکی پرستش کرتے تھے۔ اوس سے کہا اے بادشاہ میری نصیحت قبول کر خلائق کو

سزاوار نہین کہ سواے خداکے اور کسی کی عبادت کرین یا اپنی حاجت طلب کرنے مین سواے اوسکے
دوسرے کی طرف راغب ہون۔ بادشاہ نے پوچھا تم کہان کے رہنے والے ہو۔ فرمایا مین ملک روم
کا رہنے والا ہون اور فلسطین مین رہتا ہون پس بادشاہ کے حکم سے جرجیس کو قید کیا اونکے بدن
مبارک کو شانہ ہاے آہنی سے مجروح کردیا اور اونکے بدن کا تمام گوشت گر گیا۔ اونکے جسم مجروح پر
سرکہ ڈالتے تھے اور سخت ٹاٹ سے اوس جسم مجروح پر مالش کرتے تھے۔ بعد اسکے حکم دیا کہ میخہاے آہن
کو آتش مین سرخ کرین اور اونکے بدن شریف کو اون میخون سے داغین۔ جب دیکھا کہ ان آزارون سے
بھی ہلاک نہین ہوے حکم دیا کہ میخہاے آہن اونکی رانون اور زانون اور تلوون پر ٹھونکین اور جب دیکھا
کہ ان آزارون سے بھی ہلاک نہوے اوسوقت حکم دیا کہ بڑی بڑی میخین اونکے سر پر ٹھونکین یہانتک کہ آپ کا
مغز سر باہر نکل آیا۔ پھر حکم دیا کہ سیسہ پگھلا کر اونکے بدن پر ڈالو۔ قید خانہ مین ایک ستون آہنی تھا جسکو
اٹھارہ آدمیون سے کم نہ اوٹھا سکتے تھے حکم دیا کہ وہ ستون اونکے شکم پر رکھین۔ جب رات کو اندھیرا ہوا
اور لوگ وہان سے متفرق ہوے اہل زندان نے دیکھا کہ ایک فرشتہ اونکے پاس آیا اور کہا اے جرجیس
حق تعالی فرماتا ہے کہ صبر کرو اور خوش دل رہو اور کچھ خوف نکرو اسلیئے کہ خدا تمھارے ساتھ ہے اور
تمکو ان کے ہاتھ سے نجات دیگا۔ یہ لوگ تمکو چار مرتبہ قتل کرینگے اور مین الم و آزار کو تم سے دفع کرونگا
جب صبح ہوئی اوس بادشاہ گمراہ نے حضرت جرجیس کو طلب کیا اور حکم دیا کہ بست تازیانے آپکی
پشت و شکم پر مارے پھر اونکو قید خانہ مین بھیجدیا اور اپنے اہل مملکت کے نام فرمان و احکام جاری
کیئے کہ جسقدر ساحر و جادوگر اوسکی مملکت مین ہون اونکو بادشاہ کے پاس روانہ کرین پس ایک ساحر
کو جو تمام ساحرون سے زیادہ سحر کامل و ماہر تھا اونکے پاس بھیجا۔ اوس ساحر نے جو جادو کیا اوسکا
اثر حضرت جرجیس مین نہوا۔ آخر زہر قاتل لاکر اونکو کھلایا حضرت جرجیس نے فرمایا بسم اللہ الذی
یضمحل عند صدقہ کذب الفجرۃ و سحر السحرۃ پس کسی چیز نے اونکو نقصان نہ پہونچایا۔ اوس ساحر
نے کہا اگر یہ زہر تمام اہل زمین کو کھلایا جاتا اونکی قوت زائل کرتا اونکے ہوش اڑا دیتا اونکی خلقت متغیر
کردیتا اونکی آنکھین نابینا کردیتا مگر اے جرجیس تم راہ ہدایت کے روشن کرنے والے اور ظلمت ضلالت
کے چراغ اور امر حق پر ثابت و قائم ہو۔ مین بیقین کامل گواہی دیتا ہون کہ تمھارا خدا برحق
ہے اور اوس کے سوا جتنے معبود ہین وہ باطل ہین مین اوس پر ایمان لایا اور اوسکے پیغمبرون
کی تصدیق کی اور اپنے اعمال سے اوس کی درگاہ مین توبہ کرتا ہون۔ بادشاہ نے اوس کو قتل
کیا اور جرجیس کو پھر قید خانہ مین بھیجدیا۔ پھر اون کو انواع عذاب سے معذب کیا اور حکم دیا

کر اونکو پارہ پارہ کر کے کنوئین مین ڈال دین - بعد اسکے بادشاہ نے مجلس عیش آراستہ کی اور طعام کے
کھانے و شراب پینے مین مشغول ہوا - حق تعالی نے ہوا کو حکم دیا وہ ایک ابر سیاہ اوسطرف لائی جس سے صاعقہ و
ظلمت عظیم ظاہر ہوئے - زمین اور پہاڑون کو لرزہ شروع ہوا اور سب خائف ہوئے کہ اب ہلاک
ہونگے خدا نے میکائیل کو حکم دیا وہ اوس کنوئین پر آئے اور کہا اے جرجیس اوٹھو خدا کی قوت سے
جسنے تمکو پیدا کیا اور مٹی کی مخلوق بنایا ہے - جرجیس زندہ اور صحیح و سلامت اوٹھ بیٹھے میکائیل
نے اونکو کنوئین سے باہر نکالا اور کہا صبر کرو تمکو ثواب اعلی کی بشارت ہو - جرجیس پھر اوس بادشاہ
کے پاس گئے اور فرمایا خدا نے مجھے تیری طرف بھیجا ہے کہ میرے سبب تجھپر حجت تمام کرے - اوسوقت
اوسکے لشکر کے سپہ سالار نے کہا اے جرجیس مین تمہارے خدا پر ایمان لایا جسنے تمکو بعد مرنے کے زندہ
کیا - اور گواہی دیتا ہون کہ وہ برحق ہے اور اوسکے سوا جتنے معبود ہین وہ سب باطل ہین - چار ہزار آدمیون
نے اوسکی پیروی کی اور ایمان لائے اور حضرت جرجیس کی تصدیق کی - بادشاہ نے اون سب کو قتل کیا
اور حکم دیا کہ ایک تانبے کا تختہ آگ مین سرخ کر کے جرجیس کو اوسپر لٹایا اور سرب گداختہ حضرت کے حلق مین
ڈالا اور میخہاے آہنی حضرت کے سر اور آنکھون پر ٹھونک کر پھر اونکو نکال لیا اور سیسہ گلا کر وہان بھر دیا -
جب بادشاہ نے دیکھا کہ ان آزارون سے بھی حضرت جرجیس ہلاک نہین ہوئے حکم دیا کہ حضرت پر آگ
روشن کرین - جب حضرت جرجیس جلکر خاکستر ہوگئے حکم دیا کہ وہ راکھ اوڑا دین - حق تعالی نے
میکائیل کو حکم دیا - میکائیل نے حضرت جرجیس کو آواز دی اور وہ بقدرت خدا پھر زندہ ہوکے
استادہ ہوگئے اور بادشاہ کے پاس گئے جبکہ وہ مجلس عام مین بیٹھا تھا اور خدا کی رسالتین
بیان فرمائین - اوس بادشاہ گمراہ کے اصحاب سے ایک شخص اوٹھا اور کہا ہمارے نیچے چودہ
منبر ہین اور ہمارے سامنے ایک خوان رکھا ہے انکی لکڑیان درختہاے متفرق سے ہین بعضے میوہ دار اور
بعضے بے میوہ ہین اگر تم اپنے پروردگار سے سوال کرو کہ انمین سے ہر ایک چوب کو ایک درخت
کر دے اور انمین پوست و برگ و میوہ ظاہر ہون - مین تمہاری تصدیق کرونگا حضرت جرجیس
نے دو زانو بیٹھ کر دعا کی - اوسی وقت وہ سب درخت ہو گئے اور پوست و برگ و میوہ جات
انمین ظاہر ہوئے - بادشاہ نے حکم دیا کہ حضرت کو دو تختۂ چوب کے درمیان رکھا اور آرہ سے
دو نیم کر دیا پھر ایک دیگ کلان لاکر زفت و گوگرد و سرب کو اوسمین ڈالا اور حضرت کے جسد شریف
کو اوس دیگ مین رکھکر اوسکے نیچے آگ روشن کی اور حضرت کا تمام جسم اون چیزون مین مخلوط ہوکر گل
گیا - پھر زمین تیرہ و تار ہوئی اور خدا نے اسرافیل کو حکم دیا وہ آسمان سے چیخے اور ایک ایسا نعرہ مارا کہ سب

منشور کے بھل گر پڑے اور اوس دیگ کو اوٹھا کر کے کہا اے جرجیس خدا کے حکم سے اوٹھو۔ بخدا کی قدرت
سے حضرت جرجیسؑ صحیح و سالم اوٹھ کھڑے ہوئے اور بادشاہ کی مجلس مین جا کر تبلیغ رسالت کی جاونکو
دیکھ کر سب لوگ متعجب ہوئے۔ ناگاہ ایک عورت وہان آئی اور کہا اے بندۂ شائستہ خدا ہمارے پاس
ایک گاے تھی جسکے دودھ سے ہماری زندگی بسر ہوتی تھی وہ مر گئی ہے مین چاہتی ہون کہ اوسکو زندہ
کرو۔ جرجیسؑ نے فرمایا یہ میرا عصا لیجاو اور اپنی گاے پر رکھ کر اوس سے کہو کہ جرجیس کہتے ہین خدا کے
حکم سے کھڑی ہو جا جب اوسنے ایسا کیا وہ گاے زندہ ہو گئی اور وہ عورت ایمان لائی۔ بعد اسکے بادشاہ
نے کہا اگر مین اس ساحر کو زندہ چھوڑونگا یہ میری قوم کو ہلاک کریگا پس تمام قوم نے حضرت کے
قتل پر اتفاق کیا اور بحکم بادشاہ اونکو بیرون شہر لیگئے کہ گردن ماریں حضرت جرجیسؑ جب بیرون شہر گئے
دعا کی خداوندا اگر تو ان بت پرستون کو ہلاک کریگا مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ مجھکو اور میری یاد کو
اوس شخص کے صبر و شکیبائی کا سبب قرار دے جو کہ ہر دہشت و بلا پر صبر کرتے سے تیری درگاہ مین تقرب
حاصل کرتا ہے وہ بادشاہ اور اوسکے اہل قوم نے جب حضرت جرجیسؑ کو قتل کیا اور وہان سے پھرے سب
یکبارگی عذاب خدا سے ہلاک ہو گئے۔

باب ۳۴ چونتیسوان۔ حضرت خالد بن سنان علیہ السلام کا حال۔

بسند ہائے معتبر حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ ایک روز
حضرت رسالت پناہ تشریف رکھتے تھے ناگاہ ایک عورت حضرت کی خدمت مین آئی حضرت نے اوسکو مرحبا
فرمایا اور اوسکا ہاتھ تھام کر اپنی ردا اپنے پہلو مین بچھایا اور فرمایا یہ ایک پیغمبر کی دختر ہے جسکو اوسکی
قوم نے ضائع کر دیا اوس پیغمبر کا نام خالد بن سنانؑ تھا اور وہ قبیلۂ بنی عبس سے تھا اپنی قوم کو خدا کی
طرف ہدایت کی مگر وہ لوگ ایمان نہ لائے پس ہر سال اونکے درمیان ایک شعلۂ آتش ظاہر ہوتا تھا اور
اونمین سے بعضون کو جلا دیتا تھا۔ اور دوسری روایت کے مطابق ہر روز وہ شعلۂ آتش ظاہر ہوتا تھا
اور جو چیز از قسم حیوانات وغیرہ اوسکے قریب ہوتی اوسکو جلا دیتا تھا اوس آتش کا نام نار الحدثان رکھا تھا اور
وہ آتش ایک وقت معین پر اوس غار سے جو اونکے قریب تھا نکلتی تھی۔ حضرت خالدؑ نے اونسے کہا۔ اگر
مین اس آگ کو تم سے دفع کرون تم مجھپر ایمان لاؤگے۔ سب نے کہا ہان۔ پس جس وقت وہ آگ ظاہر ہوئی حضرت
خالدؑ اوسکے سامنے گئے اور بقوت تمام اوسکو پھیر دیا اور پیچھے پیچھے گئے اسکے اور اوس آتش کے ساتھ غار
مین داخل ہوئے۔ اونکی قوم کے لوگ غار کے دروازے پر بیٹھے اور گمان کیا کہ آگ نے اونکو جلا دیا
اور وہ غار سے باہر نہ آئینگے بعد ایک ساعت کے غار سے باہر آئے اور کچھ کلمات فرماتے تھے

جسکا یہ مضمون تھا کہ میرا کام اور میرا امر اور جو کچھ کہ مین کرتا ہون یہ سب خدا کی جانب سے اور اوسکی قدرت
سے ہے ۔ پس بنی عبس نے اونکے تبیان نے یہ گمان کیا کہ مین غار سے باہر نہ اونگا مگر مین غار سے باہر نکلا
اور میری پیشانی سے عرق ٹپک رہا ہے ۔ پس اپنی قوم سے فرمایا مجھپر ایمان لاؤ ۔ کہا ہم ایمان نہ لائینگے
وہ ایک آگ تھی جو کہ باہر نکلتی تھی اور پھر گئی ۔ اوسوقت فرمایا کہ مین فلان روز اس دار فانی سے رحلت
کرونگا ۔ میری رحلت کے بعد مجھکو دفن کردو چند روز کے بعد گورخر کا ایک گلہ میری قبر پر آئیگا اوسکے
آگے ایک گورخر دُم بریدہ ہوگا اور وہ سب میری قبر پر استادہ ہونگے اوسوقت میری قبر کو کھود کر
مجھکو باہر نکالنا اور جو کچھ تمکو منظور ہو مجھسے دریافت کرنا مین تمکو اون تمام چیزون کی خبر دونگا جو زمانہ
گذشتہ مین تھین اور تا قیامت تک ہونگی حضرت خالد نے جب رحلت کی اونکو دفن کیا اور جب وہ روز آیا
جسکا وعدہ کیا تھا وحشیون کا گلہ مطابق اونکے ارشاد و علامت کے ظاہر ہوا وہ سب اونکی قبر پر استادہ ہوئے
اونکی قوم کے لوگ آئے اور چاہا کہ اونکو قبر سے باہر نکالین ۔ بعضون نے کہا تم اونکی حیات مین اونپر ایمان
نہ لائے اونکی رحلت کے بعد کیونکر ایمان لاؤگے اور اگر اونکو قبر سے باہر نکالوگے تمھارے لیئے قوم عرب مین
باعث ننگ و عار ہوگا ۔ پس اونکو اونکے حال پر چھوڑ دیا اور وہان سے پھر گئے ۔ حضرت خالد کا زمانہ
حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان تھا ۔ اور اوس دختر کا نام محیاۃ تھا
مؤلف فرماتے ہین ۔ یہ حدیث اوس حدیث سے زیادہ تر معتبر ہے جو پیشتر مذکور ہوئی کہ خالد
پیغمبر نہ تھے ۔ اور اونکا ذکر علماے امامیہ مین بھی موافق ان حدیثون کا ہے ۔ واللہ اعلم

باب چھتیسوان ۔ اون پیغمبرون کا بیان جن کے نام کی تصریح نہین ہوئی

حدیث معتبر مین حضرت امیرالمومنین سے منقول ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ خدا نے کسی پیغمبر کو
اوسکی قوم کی طرف بھیجا چالیس سال تک وہ اپنی قوم مین رہا مگر وہ اوسپر ایمان نہ لائے اور ان لوگونکا
دستور تھا کہ اونکے معبد مین ایک عید ہوتی تھی ۔ جب عید کے روز اپنے معبد مین جمع ہوئے وہ
پیغمبر اونکے پاس آیا ۔ اور کہا خدا پر ایمان لاؤ ۔ کہا اگر تم راست کہتے ہو کہ خدا کے پیغمبر ہو ۔ پس اپنے
خدا سے دعا کرو کہ ہم کو ایسا میوہ عطا کرے جو ہمارے لباس کا ہم رنگ ہو ۔ اونکا لباس زرد تھا ۔ اور
پیغمبر نے ایک چوب خشک لیکر زمین مین لگائی اور خدا سے دعا کی ۔ وہ چوب سبز و شاداب ہوئی اور
زرد الو اوس سے پیدا ہوا سب لوگون نے اوسکو کھایا ۔ مگر جنہنے مسلمان ہونے کی نیت کی تھی اور جسکے منہ سے
جو تخم زمین پر گرا اوسکا مغز شیرین تھا ۔ اور جنہنے مسلمان ہونیکی نیت نہین کی اور جسکے منہ سے جو تخم گرا
اوسکا مغز تلخ تھا ۔ اور حدیث معتبر مین حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ خدا نے کسی پیغمبر پر جو اپنی وحی

نازل فرمائی کہ جب صبح ہو پہلے جو چیز تمہارے سامنے آئے اوسکو کہا جاؤ اور دوسری چیز کو پوشیدہ کرو اور
تیسری چیز کو قبول کرو۔ اور چوتھی چیز کو ناامید نکرو۔ اور پانچوین چیز سے بھاگو جب صبح ہوئی اور وہ پیغمبر روانہ
ہوا ایک سیاہ پہاڑ بہت بڑا اونکے سامنے ظاہر ہوا۔ اوس پہاڑ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اپنے دل سے کہا کہ میرے
پروردگار نے مجھکو حکم دیا ہے کہ اسکو کہا جاؤن مگر حیران تھے کہ اسکو کیونکر کہائین۔ پھر انکے دل مین یہ خیال گذرا
کہ میرا پروردگار ایسی چیز کا حکم مجھے نہین دیتا جسکی طاقت مجھمین نہو۔ پس اوس کوہ کی طرف روانہ ہوئے
جسقدر اوسکے نزدیک پہونچتے تھے وہ پہاڑ چھوٹا ہوتا جاتا تھا جب اوسکے نزدیک پہونچ گئے وہ ایک
لقمہ کے برابر ہو گیا پس اوسکو کہا لیا۔ اوس سے ایسی لذت حاصل ہوئی کہ کسی طعام سے وہ لذت اونکو
حاصل نہوئی تھی۔ وہان سے اور تھوڑی دور گئے وہان ایک طشت طلا نظر آیا کہا میرے پروردگار
نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسکو پوشیدہ کرون زمین کھودی اور اوس طشت کو اوسمین رکھکر اوسپر مٹی ڈال
دی اور وہان سے روانہ ہوئے۔ تھوڑی دور جا کر پیچھے نظر کی دیکھا کہ وہ طشت پھر ظاہر ہوا ہے۔ اپنے دل سے
کہا خدا نے جو حکم مجھے دیا تھا وہ مین بجا لایا اسکے ظاہر ہونے سے میرے لئے کوئی حرج نہین۔ پھر تھوڑی راہ
طے کی ناگاہ ایک طائر نظر آیا جسکے پیچھے ایک باز شکاری تھا۔ وہ طائر بھاگتا ہوا انکے پاس آیا اور انکے
گرد پھرنے لگا۔ آنحضرت نے خیال کیا کہ میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ اسکو قبول کرون۔
اپنی آستین کھولدی وہ طائر آستین مین چھپ گیا۔ اوسکے بعد باز آیا اور کہا آپ نے میرا شکار
چھین لیا مین کئی دن سے اسکے پیچھے پھرتا تھا۔ آنحضرت نے اپنے دل سے کہا میرے پروردگار نے
حکم دیا ہے کہ اسکو ناامید نکرون ایک ٹکڑا گوشت کا اپنی ران سے کاٹ کر باز کی طرف پھینک دیا اور وہان
سے روانہ ہوئے تا آنکہ ایک مردہ نظر آیا جسکا گوشت گندیدہ ہو کر اوسمین کیڑے پھرے ہوئے تھے۔ خیال کیا
کہ میرے پروردگار نے مجھکو حکم دیا ہے کہ اس سے بھاگون پس وہان سے بھاگے جب رات ہوئی اور سو گئے
خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص اونسے کہتا ہے خدا نے جو حکم تمکو دیا تھا وہ تم بجا لائے مگر تم جانتے ہو کہ
وہ چیزین کیا تہین۔ کہا نہین۔ اوسنے کہا وہ کوہ جو پہلے نظر آیا غیظ و غضب تھا اسلئے کہ بندہ غیظ و غضب
کے وقت اپنے کو نہین پہچانتا اور شدت غضب کے سبب اپنی قدر نہین جانتا مگر جب اپنے کو محفوظ رکھے
اور اپنی قدر پہچانے اور اپنے غضب کو ساکن کرے انجام اوسکا اوس لقمہ طیب کے مانند ہوتا ہے جسکو
تمنے تناول کیا۔ وہ طشت طلا عمل صالح تھا ہرچند بندہ اپنے عمل صالح کو چھپائے اور لوگون سے پوشیدہ
کرے مگر خدا ضرور اوسکو ظاہر کرتا ہے اسلئے کہ لوگون کی نظر مین اوسکو دنیا مین زینت دے اور ثوابون
کے سبب سے جو اوسکے لئے آخرت مین ذخیرہ کرتا ہے۔ وہ مرغ اوس شخص کی مثل تھا جو تمہارے پاس

نصیحت کرنے آتے پس اوسکی نصیحت قبول کرو - وہ باز اوس شخص کی مثل تھا جو تمہارے پاس طلب حاجت
کو آئے - پس اوسکو نا امید نکرو - وہ گوشت گندیدہ غیبت تھی - پس تم غیبت سے بھاگو - اور بسند معتبر
حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے کسی پیغمبر پر وحی نازل فرمائی کہ اگر
تمکو منظور ہو کہ روز قیامت حظیرۂ قدس مین مجھسے ملاقات کرو پس دنیا مین تنہا و غریب و غمگین
و اندوہناک رہو - اور خلائق سے وحشت رکھو مانند اوس طائر تنہا کے جو وقت شب کسی خالی مکان مین
جاتا ہے اور دوسرے طائرون سے وحشت کرتا ہے اور اپنے پروردگار سے مانوس ہوتا ہے - دوسری
حدیث مین فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو اوسکی قوم کی طرف بھیجا اور اوسپر وحی نازل فرمائی کہ اپنی
قوم سے کہو کہ کوئی گروہ اور اہل شہر ایسے نہین جو میرے مطیع ہون اور نعمت و سرور کی حالت اونکو حاصل ہو
بعد اسکے جو مجھکو منظور ہے اوسکو ترک اور جو مجھکو منظور نہین اوسے اختیار کرین پس مین بھی جو اونکو منظور
ہو اوسکو ترک اور جو اونکو منظور نہین اوسے اختیار کرتا ہون - یعنے اونکی نعمت کو بلا سے مبدل کرتا ہون
اور کوئی خاندان اور اہل شہر ایسے نہین جو میرا گناہ کرتے ہون اور اوس گناہ کے سبب کوئی بلا اونپر
نازل ہو بعد اسکے جو مجھے منظور نہین اوسکو ترک اور جو مجھکو منظور ہے اوس کو اختیار کرین پس مین بھی جو
اونکو منظور نہین اوسکو ترک اور جو اونکو منظور ہے اوسکو اختیار کرتا ہون - اور اپنی قوم سے کہو کہ میری رحمت
میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے پس میری رحمت سے نا امید نہون اسلئے کہ عفو کرنا گناہ کا مجھکو ناگوار اور شاق
نہین ہے - اور اپنی قوم سے کہو کہ بجا اپنی عناد کے میرے غضب کے متعرض نہون اور میرے دوستون
کے حق مین اہانت و استخفاف نکرین اسلئے کہ میرے غضب کیوقت میرے عذاب ایسے ہین جنکے تحمل کی
طاقت اور مقاومت کی قدرت کسی کو میری مخلوقات سے نہین - اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول
ہے کہ حق تعالیٰ نے کسی پیغمبر پر وحی نازل فرمائی کہ جب میرے بندے میری اطاعت کرتے ہین مین
اون سے خوش ہوتا ہون اور جب مین اونسے خوش ہوتا ہون اون کو برکت عطا کرتا ہون - اور میری
برکت کی انتہا نہین - اور جب میرا گناہ کرتے ہین مین غضبناک ہوتا ہون اور جب غضبناک ہوتا ہون
اون پر لعنت کرتا ہون - اور میری لعنت اونکی اولاد مین سات پشت تک سرایت کرتی ہے - اور
بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے خدا سے اپنے ضعف کی شکایت کی اونپر
وحی نازل ہوئی کہ گوشت کو دودھ کے ساتھ پکائین اور اوسکو کھائین اسلئے کہ [illegible] بدن کو محکم کرتا ہے
دوسرے پیغمبر نے ضعف اور قلت مجامعت کی شکایت کی - خدا نے ہریسہ کھانے کا حکم دیا - اور دوسرے
پیغمبر نے قلت نسل و اولاد کی شکایت کی - حکم ہوا کہ گوشت کو تخم مرغ کے ساتھ کھائین - اور دوسری

حدیث معتبر مین منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے سنگینی دل اور قلت گریہ کی شکایت خدا سے کی - وحی نازل
ہوئی کہ مسور کھایا کرو - جب مسور کھانے کی مداومت کی اونکا دل نرم اور اونکا گریہ شدید ہوا - اور دوسری
حدیث معتبر مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے غم واندوہ کی شکایت خدا سے کی - خدا نے
اونکو انگور کھانے کا حکم دیا - اور بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ امتہاے گذشتہ سے کسی گروہ نے
اپنے پیغمبر سے سوال کیا کہ دعا کرو کہ خدا موت کو ہم لوگون سے باز رکھے - جب دعا کی وہ دعا قبول ہوئی اوس
گروہ مین آدمیون کی کثرت اسقدر ہوئی کہ مکانون مین اونکے رہنے کی گنجائش نہ رہی اور نسل اونکی
اسقدر زیادہ ہوئی کہ جب کوئی شخص صبح کو بیدار ہوتا تھا اوسکو یہ فکر ہوتی تھی کہ اپنے پدر و مادر و جد بلکہ
اپنے جد کے اجداد کو کھانا دے اور اونکا استنجا و طہارت کرے اور اونکے تمام امور کو انجام دے - اسلیئے
لوگ طلب معیشت سے باز رہے اور اپنے پیغمبر سے خواہش کی کہ اپنے پروردگار سے سوال کرو کہ ہمکو اوسی
حال سابق پر پھیر دے - پیغمبر نے دعا کی اور اونکا حال مثل سابق ہو گیا - اور دوسری حدیث معتبر
مین فرمایا ہے کہ خدا نے امتہاے گذشتہ سے کسی امت پر عذاب نازل نہین کیا مگر روز چہارشنبہ
وسط ماہ مین - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ خدا نے کسی پیغمبر پر وحی نازل فرمائی کہ خلق نیک
گناہونکو اسطرح گداختہ کرتا ہے جیسا کہ آفتاب یخ کو - اور دوسری روایت موثق مین آنحضرت سے منقول ہے
کہ خدا نے کسی پیغمبر پر جو ایک بادشاہ جبار کے ملک مین تھا وحی نازل فرمائی کہ اوس بادشاہ جبار پاس
جاؤ اور کہو مین نے تجکو اپنے بندون پر اسلیئے تسلط نہین دیا کہ تو اونکا خون بہائے اور اونکا مال چھین لے
بلکہ تجکو اسلیئے حکومت و قدرت عطا کی کہ مظلومون کے نالہ و فریاد کو میری درگاہ تک نہ آنے دے اسلیئے
کہ مین کسی کی فریادرسی ترک نہین کرتا اگرچہ کافر ہو - اور بسند معتبر حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ
ابتداے خلقت انسان مین کوئی شخص خواب نہین دیکھتا تھا - خدا نے کسی پیغمبر کو اوسکے اہل عصر پر مبعوث
کیا - اوس پیغمبر نے اون کو عبادت و اطاعت خدا کی ہدایت فرمائی - جواب دیا اگر ہم ایسا کرینگے ہمکو کیا
فائدہ حاصل ہوگا واللہ کہ مال اور قبیلہ تمہارا ہمسے زیادہ نہین کہ تم سے حصول نفع یا دفع ضرر کی امید ہو
فرمایا اگر میری اطاعت کروگے خدا تمکو بہشت مین داخل کریگا اور اگر میری نافرمانی کروگے تمکو جہنم مین لیجائیگا
پوچھا بہشت و دوزخ کیا ہے - پیغمبر نے دونوکا حال اونسے بیان کیا - پوچھا بہشت و دوزخ ہمکو کب ملینگے
فرمایا بعد مرگ - کہا ہم اپنے مُردون کو دیکھتے ہین کہ پوسیدہ ہو گئے ہین اور استخوان باقی رہگئے ہین پس
اپنے پیغمبر کی تکذیب اور استخفاف و اہانت پیشتر سے بھی زیادہ شروع کی - خدا نے خواب دیکھنا اون کے
لیئے مقرر کیا - اپنے پیغمبر پاس آئے اور جو کچھ خواب مین دیکھا تھا بیان کیا - پیغمبر نے فرمایا حق تعالی کو تم پر

بحث تمام کرنا منظور ہے یعنی جس طرح کہ خواب مین چند امور راحت والم کے تمھاری روح کو عارض ہوتے ہین اور تمھارے بدن کو اوس کی خبر نہین ہوتی اور دوسرے لوگون کو بھی وہ حال معلوم نہین ہوتا اسی طرح بعد مرگ قیامت تک تمھاری ارواح کے لیے عقاب و ثواب ہوگا اگرچہ تمھارے بدن بوسیدہ اور اون کے اجزا متفرق ہوجائین - جب قیامت برپا ہوگی اوسوقت ارواح پھر اجسام مین داخل ہونگی اور ثواب وعقاب تمھارے اجسام پر واقع ہوگا

باب چھتیسوان - اون لوگون کے نوادر اخبار واحوال کا بیان جو سوائے پیغمبرون کے بنی اسرائیل یا اور کسی قوم مین گذرے

شیخ طبرسی علیہ الرحمہ اور دوسرے مفسرون نے بھی ابن عباس سے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا جسکو برصیصا کہتے تھے - اوسنے اپنے پروردگار کی برسون عبادت کی یہانتک کہ مستجاب الدعوات ہوا - بیمارون اور دیوانون کو اوسکے پاس لاتے اور وہ اوسکی دعا سے شفا پاتے تھے اوس عہد کے اشراف قوم کی کسی عورت کو جنون ہوا - اوس عابد پاس لائے کہ اوسکا علاج کرے - اوس عورت کے کئی بھائی تھے - جب اوس عورت کو عابد پاس چھوڑ دیا شیطان نے عابد کے دل مین اوسکے ساتھ زنا کرنے کا وسوسہ پیدا کیا - آخر عابد نے اوس سے زنا کیا اور وہ حاملہ ہوئی پھر بخوف رسوائی اوسکو قتل کیا اور زمین مین دفن کردیا - شیطان اوسکے بھائیون پاس آیا اور کہا - عابد نے تمھاری بہن کیسا تھ زنا کیا جب وہ حاملہ ہوئی اوسکو قتل کرکے فلان مقام مین دفن کردیا - اوسکے بھائیون نے باہم اسکا ذکر کیا اور یہ خبر منتشر ومشتہر ہوئی تا اینکہ بادشاہ کو بھی خبر ہوئی - بادشاہ تمام خلائق کو ساتھ لیکر اوسکے معبد مین گیا اور اس حال کی تحقیق کی - عابد نے اقرار کیا کہ مجھسے یہ کام صادر ہوا ہے - بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو سولی پر لٹکائین - شیطان اوسکے پاس آیا اور کہا مین نے تجھکو اس بلا مین پھنسایا اور رسوا کیا ہے اگر تو میری اطاعت کرے مین تجھکو قتل ہونے سے نجات دونگا - عابد نے کہا کس طرح مین تیری اطاعت کرون - کہا مجھکو سجدہ کر - عابد نے کہا اس حالت مین تجھکو کیونکر سجدہ کرون - کہا اشارہ کافی ہے - عابد نے یہ اشارہ اوسکو سجدہ کیا اور کافر ہوا - اوسوقت شیطان نے کہا مین تجھسے بیزار ہون - بعد اسکے اوسکو قتل کیا - جیسا کہ حق تعالی نے اس آیت مین شیطان کی کیفیت بیان کی ہے کَمَثَلِ الشَّیْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ فَلَمَّا کَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنْکَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یعنے شیطان کے مثل و مانند ہے جبکہ شیطان نے انسان سے کہا کہ کافر ہوجا پس جب وہ کافر ہوا کہا مین تجھسے بیزار ہون - بدرستیکہ مین اوس خدا سے ڈرتا ہون جو پروردگار عالمیان ہے - اور بسند معتبر حضرت

امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا جسکو جریح کہتے تھے - اپنے صومعہ مین خدا کی
عبادت کرتا تھا - اوسکی مان اوسکے پاس ایسے وقت آئی جبکہ وہ نماز پڑھتا تھا اور اوسکو بلایا مگر اوسنے اپنی مان
کی طرف التفات نکی وہ پھر گئی - بار دوم و سوم پھر آکر اوسکو بلایا مگر اوسنے جواب نہ دیا وہ پھر گئی اور کہا مین خدائے
بنی اسرائیل سے سوال کرتی ہون کہ تیری مدد نکرے - جب دوسرا روز ہوا ایک زن زناکار اوسکے صومعہ
پاس آئی بیٹھی اور اوسکو درد زہ شروع ہوا اور اوسی مقام پر فرزند پیدا ہوا - اوس عورت نے دعویٰ کیا کہ یہ طفل
جریح کے نطفہ سے ہے - جب یہ خبر بنی اسرائیل مین مشہور ہوئی کہا یہ شخص جسکو زنا پر ملامت کرتا تھا آپ خود اوسنے
زنا کیا ہے - بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو سولی پر لٹکادین - اوسکی مان اوسکی طرف دوڑی اور اپنے منہ پر طمانچہ
مارتی اور فریاد کرتی تھی - جریح نے کہا اے مادر چپ رہو یہ بلا تمہاری نفرین کے سبب مجھپر نازل ہوئی -
لوگون نے جب یہ کلام جریح کا سنا کہا ہمکو کیونکر یقین آئے کہ تو درست کہتا ہے - کہا اوس طفل کو لاؤ -
جب اوسکو لائے جریح نے وہ طفل اپنے ہاتھ پر لیا اور دعا کی بعد اسکے پوچھا اے طفل تیرا باپ کون ہے -
وہ طفل بقدرت الٰہی گویا ہوا اور کہا فلان قبیلہ کا فلان چرواہا - پس خدا نے اوس گروہ کا دروغ ظاہر
کردیا جنھون نے جریح پر افترا کیا تھا جریح نے قتل ہونے سے نجات پائی اور قسم کھائی کہ پھر کبھی اپنی مان سے
جدا نہو اور ہمیشہ اوسکی خدمت کرے - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک بادشاہ
تھا اوسنے کہا مین ایک ایسا شہر بناؤنگا جسمین کسی طرح کا عیب کوئی نہ نکالے - جب اوس شہر کو بنا چکا سبکی
رائے اسپر متفق ہوئی کہ خوبی و عمدگی مین اس شہر کا مثل و مانند کہین نہین دیکھا اور اسمین کوئی عیب
نہین مگر ایک شخص نے کہا اے بادشاہ اگر تو مجھے امان دے مین اسکا عیب تجھسے بیان کرتا ہون - بادشاہ
نے کہا مین نے امان دی بیان کر - اوسنے کہا اس شہر مین دو عیب ہین - ایک یہ کہ تیرے مرنے کی بعد دوسرا شخص
اسکا مالک ہوگا - دوسرے یہ کہ تیرے بعد یہ شہر خراب و ویران ہوگا - بادشاہ نے کہا وہ کون عیب ہے جو ان سے بدتر
ہو بدتر ہے - مگر اب کیا تدبیر کرون جو یہ عیب باقی نہ رہین - کہا ایسا گھر بنا جو باقی رہے اور فانی نہو اور تو ہمیشہ اوس
گھر مین جوان رہے اور پیر و ضعیف نہو - بادشاہ نے اوسکا کلام اپنی دختر سے بیان کیا - دختر نے کہا تیری سلطنت
سے کسی نے اس بارہ مین تجھسے درست نہین کہا اگر اس مرد نے تجھسے درست درست بیان کیا - اور دوسری
حدیث حسن مین آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا جسکی دو لڑکیان تھین - اوسنے
دو شخصون سے اونکا نکاح کیا - ایک کسان تھا دوسرا کمہار - ایک بار اوسنے اپنی دونون دخترون کے دیکھنے کا
ارادہ کیا پہلے اوس دختر پاس گیا جو کسان کے گھر مین تھی - اوس سے پوچھا تیرا حال کیسا ہے - کہا میرے شوہر
نے زراعت بہت کی ہے اگر پانی برسے ہمارا حال تمام بنی اسرائیل کے حال سے بہتر ہوگا -

پھر وہان سے اوس دختر پاس آیا جو کمہار کے گھر مین تھی ۔ اوس سے پوچھا تیرا حال کیسا ہی ۔ کہا میرے
شوہر نے بہت برتن بنائے ہین اگر پانی نہ برسے ہمارا حال تمام بنی اسرائیل کے حال سے بہتر ہوگا ۔
وہ شخص وہان سے نکلا اور کہا خداوندا دونون کی اصلاح حال کر تو بہتر جانتا ہی جسمین اونکی بہتری ہو
وہی کر اور بسند معتبر حضرت صادق ع سے منقول ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا جو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ بہت کہتا تھا یعنی حمد وثنا اوس پروردگار عالمیان کے لیے مخصوص ہی اور عاقبت
نیک پرہیزگارون کے لیے ۔ ابلیس لعین اوسکے اس کلام سے خشمناک ہوا اور ایک شیطان کو
اوسکے پاس بھیجا اور کہا اوس سے بیان کر کہ عاقبت نیک تونگرون کے لیے ہی ۔ جب وہ شیطان آیا
اور یہ بات کہی اوس عابد اور شیطان کے درمیان نزاع واقع ہوئی آخر اس امر پر راضی ہوے کہ پہلے
جو شخص اونکے سامنے آئے اوس سے یہ حال بیان کرین اور وہ جو حکم دے اوسکو قبول کرین اس شرط
پر کہ جسکی تصدیق وہ کرے وہ شخص دوسرے کا ہاتھ قطع کرے ۔ پس ایک شخص اونکو ملا اوس سے
یہ حال بیان کیا ۔ اوس نے کہا عاقبت نیک تونگرون کے لیے ہی ۔ عابد کا ایک ہاتھ کاٹا گیا وہ پھر
بھی یہی کہتا تھا ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ اوس شیطان نے کہا
تو پھر یہی کہتا ہے ۔ عابد نے کہا ہان ۔ اور پھر اوسی شرط اول پر اوس شخص کے حکم پر راضی ہوے
جو پہلے اون کے سامنے آئے ۔ پس دوسرا شخص اونکو ملا اوس نے بھی شیطان کی تصدیق کی اور عابد کا
دوسرا ہاتھ بھی کاٹا گیا ۔ عابد نے پھر حمد خدا ادا کی اور کہا عاقبت نیک پرہیزگارون کے لیے ہی ۔ شیطان نے
کہا اس دفعہ جو شخص پہلے سامنے آئے اوسکے حکم پر راضی ہون بایں شرط کہ جسکی تصدیق کرے وہ دوسرے
شخص کو قتل کرے ۔ جب وہ آگے بڑھے حق تعالی نے ایک فرشتہ کو انسان کی صورت مین اونکی طرف
بھیجا اوس سے اپنا حال بیان کیا اوسنے عابد کے دونون ہاتھ لیکر اونکے مقام پر رکھے اور اونپر ہاتھ
پھیرا وہ درست ہوگئے پس شیطان کو قتل کیا اور کہا اسطرح عاقبت نیک پرہیزگارون کے لیے
ہی اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقر ع سے منقول ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک قاضی
تھا جو اونکے درمیان بعدل وحق حکم جاری کرتا تھا جب اوسکی وفات کا وقت آیا اپنی زوجہ سے کہا جب
مین رحلت کرون مجکو غسل وکفن دیکر میرا منھ چھپا دے اور ایک تخت پر رکھدے انشاء اللہ کوئی امر
برا تو مجھسے نہ دیکھیگی ۔ جب قاضی کے وفات کے بعد اوسکی زوجہ نے قاضی کی وصیت کے مطابق عمل کیا
چند روز کے بعد اوسکے پاس گئی اور اوسکا منھ کھولا ۔ دیکھا کہ ایک کیڑا اوسکا دماغ کھاتا ہی ۔ یہ حال
دیکھکر ڈری اور وہان سے پھر آئی جب رات ہوئی اپنے شوہر کو خواب مین دیکھا اوسنے کہا تو یہ حال

دیکھا دور کی - کہا ہان - قاضی نے کہا واللہ میرا یہ حال نہیں ہوا مگر اوس خواہش کے سبب جو مین نے تیری
بھائی کے لیئے کی تھی - تیرا بھائی ایک روز میرے پاس کسی امر کے فیصلہ کو آیا اور دوسرا شخص بھی جو نزاع
کرتا تھا اوسکے ہمراہ تھا جب وہ دونون میرے پاس بیٹھے مین نے کہا خداوندا ایسا کر کہ حق میری زوجہ کے
بھائی کی طرف ہو - جب دونون نے اپنا دعوی بیان کیا حق اوسی کی طرف تھا اور مین اس امر سے بہت
خوش ہوا پس یہ حالت اسلیئے مجھکو لاحق ہوئی کہ مین نے تیرے بھائی کیطرف رغبت کی تھی اگرچہ حق اوسیکی
طرف تھا - اور بسند حسن حضرت صادق سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ اپنے پیغمبر پاس آیا اور کہا خدا
سے اس امر کی دعا کرو کہ جب ہم چاہیں اور طلب کریں پانی ہمارے لیئے برسائے - اوس پیغمبر نے دعا کی اور وہ دعا
قبول ہوئی پس جس وقت طلب کرتے تھے اور جسقدر چاہتے تھے اونکے لیئے پانی برستا تھا - اونکی زراعت ہر سال
سے زیادہ بڑھی - جب اوسکو کاٹا سوائے گھانس کے اور کوئی چیز اوسمین نہ تھی - اپنے پیغمبر کے پاس آئے اور
کہا ہمنے باران اپنی منفعت کے لیئے طلب کیا تھا مگر اوسنے ہمکو ضرر پہونچایا - حقتعالی نے وحی نازل فرمائی کہ
یہ لوگ اپنے لیئے میری تدبیر پر راضی نہوئے اور اونکی تدبیر سے جو حاصل ہوا وہ دیکھا اور فرمایا کہ ایک
کبوتر نے کسی درخت پر آشیانہ لگایا تھا جب اوسکے بچے بڑے ہوتے ایک شخص آکر اونکو لیجاتا تھا
اوس کبوتر نے اس حال کی شکایت خدا سے کی - خدا نے اوسپر وحی نازل فرمائی کہ مین اوسکے شر سے
تجھکو محفوظ رکھونگا - اس دفعہ جب کبوتر کے بچے ہوئے وہ شخص پھر آیا اور اوسکے پاس دو روٹیان بھی
تھین مجھ کسی سائل نے اوس سے سوال کیا - ایک روٹی اوسنے سائل کو دی اور درخت پر چڑھکر بچون کو
لے آیا اور بسبب اوس تصدق کے خدا نے اوسکو سالم رکھا - اور حدیث صحیح مین آنحضرت سے منقول ہے کہ
بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا اوسنے تینتیس سال تک دعا کی کہ خدا اوسکو فرزند عطا کرے مگر اوسکی
دعا قبول نہوئی - آخر اوس نے کہا خداوندا کیا مین تجھسے دور ہون جو میری دعا نہین سنتا یا تو مجھسے
نزدیک ہے مگر میری دعا قبول نہین کرتا - ایک شخص اوسکے خواب مین آیا اور کہا تو ایسی زبان سے جو فحش کہتی
ہے اور ایسے دل سے جو ناپاک اور دنیا کے ساتھ وصل ہے اور ایسی نیت سے جو صحیح نہین ہے خدا کی درگاہ مین
دعا کرتا ہے پس فحش و ہرزہ گوئی ترک کر اور اپنے دلکو پرہیزگار بنا اور اپنی نیت کو صاف رکھ
جب اوسنے ایسا کیا اوسکی دعا مستجاب ہوئی اور خدا نے اوسکو فرزند عطا فرمایا - اور بسند صحیح حضرت امام
محمد باقر سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص عاقل اور مالدار تھا اور اوسکے تین فرزند تھے -
ایک فرزند زن عفیفہ کے بطن سے تھا جو اوسکے شمائل و خصائل مین اوسکے مشابہ تھا اور دو فرزند
زن غیر عفیفہ کے بطن سے تھے جب اوسکی وفات کا وقت آیا اوس نے کہا کہ میرا تمام مال تم مین سے

ایک اسکے بیٹے ہیں - اور اسکے مرنے کے بعد بڑے بیٹے نے کہا یہ مال میرے لیے ہے اور اسی طرح منجھلے اور چھوٹے بیٹے
نے اپنے لیے دعوی کیا - اوس عہد کے قاضی پاس گئے کہ فیصلہ کرے - قاضی نے کہا تمہارے معاملہ کا
حکم مین نہین جانتا تم اون تین بھائیون پاس جاؤ جو غنام کے فرزند ہین - اون مین سے ایک
شخص پاس گئے دیکھا وہ مرد پیر ہے اوس سے اپنا قصہ بیان کیا - اوسنے کہا جو میرا بھائی مجھسے بڑا ہے
تم اوسکے پاس جاؤ جب اوسکے پاس آئے دیکھا کہ وہ ادھیڑ ہے - اوس سے اپنا حال کہا - اوس نے کہا
جو میرا بھائی مجھسے بڑا ہے اوسکے پاس جاؤ - جب اوسکے پاس آئے دیکھا کہ وہ جوان ہے - اوس سے کہا کہ تو
اونہی بھائیون سے کیون چھوٹا معلوم ہوتا ہے حالانکہ عمر تیری اونسے زیادہ ہے - اور تیرا منجھلا بھائی بھی بہ نسبت
تیرے چھوٹے بھائی کے جوان ہے پہلے اسکا سبب تو ہمسے بیان کر بعد اسکے ہمارے مسئلہ کا جواب دے - اوسنے کہا
تم جسکو پہلے دیکھا وہ درحقیقت سب سے چھوٹا ہے مگر اوسکی زوجہ بہت بد ہے ہمیشہ اوسکو آزار پہونچاتی
ہے اور وہ اوسکی بدی پر اس خوف سے صبر کرتا ہے کہ مبادا ایسی بلا مین گرفتار ہو جسپر صبر نہو سکے - اسلیے
وہ پیر و ضعیف ہو گیا ہے - دوسرے بھائی کی یہ کیفیت ہے کہ اوسکی زوجہ کبھی اوسکو غمگین اور کبھی شاد کرتی ہے
اسلیے اوسکی حالت پیری و جوانی کے درمیان ہے اور ادھیڑ معلوم ہوتا ہے - میری زوجہ ہمیشہ مجھے خوش
رکھتی ہے اور جب سے کہ وہ میرے گھر آئی ہے کبھی غم و رنج و الم اور کوئی امر مکروہ اوس سے مجھکو نہین ہوا اسلیے
مین جوان ہون - تمھارے باپ کی میراث مین یہ حکم دیتا ہون کہ پہلے تم جاؤ اور اوسکو قبر سے نکالکر اوسکی ہڈیان
جلا دو پھر میرے پاس آؤ کہ تمہارے معاملہ کا فیصلہ کرون - وہ تینون اپنے باپ کی قبر کیطرف روانہ ہوے
مگر دو بھائیون نے چاہ لیا اور تیسرا بھائی جو سب سے چھوٹا اور زن عفیفہ کے بطن سے تھا اوسنے تلوار
اوٹھائی جب اون دونون بھائیون نے چاہا کہ اپنے باپ کی قبر کھودین چھوٹے بھائی نے تلوار کھینچی اور کہا
مین اپنے حصہ سے درگذر کرتا ہون اور تمکو نہین جانے دیتا کہ تم میرے باپ کی قبر کھودو - وہ سب قاضی
پاس پھر آئے اور اپنا قصہ بیان کیا - اوسنے کہا تمہارے لیے یہی معاملہ کافی ہے - تم وہ مال یہان لاؤ
جب مال اوسکے پاس لائے اوسنے چھوٹے بھائی کو وہ مال دیا اور اون دونون بھائیون سے کہا اگر تم
اوسکے فرزند ہوتے تمہارا دل بھی اوسکے لیے نرم ہوتا جیسا کہ اسکا دل نرم ہوا اور اوسکے جلانے پر راضی
نہوتے - اور بسند صحیح حضرت امام موسی کاظم سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد صالح تھا جسکی
زوجہ بھی صالحہ تھی - ایک رات اوس نے خواب مین دیکھا کہ خدا نے تیری عمر اسقدر قرار دی ہے اور تیری
مقرر کیا ہے کہ نصف عمر تیری فراخی او وسعت مین گذرے اور نصف عمر تنگی و پریشانی مین اور خدا نے تجھکو اختیار
دیا ہے کہ تو مقدم کیا جائے پس تو کس چیز کو اختیار کرتا ہے - اوسنے کہا

مین ایک زوجہ صالحہ رکھتا ہون اور وہ معاش مین میرے شریک ہے اوس سے مشورہ کرنیکے
بعد جواب دونگا - جب صبح ہوئی اپنی زوجہ سے اپنا خواب بیان کیا - اوس زنِ صالحہ نے کہا پہلے نصف
اول یعنی فراخی و وسعت کو اختیار کر - اور طلب عافیت مین بہ تعجیل معروف ہو شاید خدا ہمپر رحم کرے
اور اپنی نعمت ہمپر تمام کرے - جب دوسری رات ہوئی وہی شخص پھر اوسکے خواب مین آیا اور پوچھا تو
کس چیز کو اختیار کرتا ہے - جواب دیا مین نصفِ اول اختیار کرتا ہون - کہا ایسا ہی ہوگا - بعد اوسکے
دنیا ہمہ جہت اوسکی طرف متوجہ ہوئی اوسوقت اوسکی زوجہ نے کہا خدا نے جو کچھ تجھکو عطا فرمایا ہے وہ
اپنے عزیزون اور محتاجون اور ہمسایہ کے رہنے والون اور فلان اپنے برادر کو دے اور ہمیشہ اوسکو
تاکید کرتی تھی کہ خدا کی نعمتون کو خیر کا ہون مین صرف کرے - جب اوسکی نصف عمر گذری اور محتاجی و
تنگدستی کے وعدہ کا زمانہ آیا - پھر وہی شخص اوسکے خواب مین آیا اور کہا کہ خدا نے اون احسانون اور
شکر نعمت کے عوض مین جو تجھسے صادر ہوئے تیری باقی عمر کے لئے بھی وسعت و فراوانی نعمت مقرر
کی - اور دوسری حدیث معتبر مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص بہت
پریشان حال تھا - اوسکی زوجہ نے طلب روزی کے لئے اوس سے بہت اصرار کیا - اوسنے بارگاہ
خدا مین وسعت رزق کی دعا کی - خواب مین کسی نے اوس سے پوچھا کہ تو دو درہم حلال کو بہتر جانتا ہے یا
دو ہزار درہم حرام کو - کہا دو درہم حلال کو - اوسنے کہا تیرے سر کے نیچے رکھے ہین - جب بیدار ہوا اپنے تکیہ
کے نیچے دو درہم پائے - اون کو اوٹھا لیا اور ایک درہم کی ایک مچھلی خرید کے گھر مین لایا اوسکی زوجہ
نے جب وہ مچھلی دیکھی ملامت کرنا شروع کیا اور قسم کھائی کہ مین اس مچھلی کو ہاتھ نہ لگاونگی - وہ شخص خود
اوٹھا کہ مچھلی صاف کرے - جب اوسکا شکم چاک کیا دو بڑے بڑے موتی اوسمین سے نکلے جنکو بقیمت چالیس ہزار
درہم فروخت کیا - اور بسند حسن حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے کسی عالم کو ملائکہ
نے قبر مین بٹھایا اور اوسکی روح اوسکے جسم کی طرف پھیر کر کہا ہم ایک سو تازیانے عذاب خدا کے تجھے
مارینگے - کہا مجھ مین طاقت نہین - ایک تازیانہ کم کیا - کہا مجھ مین طاقت نہین - اسیطرح کم کرتے
تھے تا اینکہ ایک تازیانہ کی نوبت آئی - کہا اسکی بھی طاقت مجھ مین نہین - جواب دیا کہ اس سے محفوظ
رہنا ممکن نہین - پوچھا یہ تازیانہ کیون مارتے ہو - کہا ایک روز تو نے بغیر وضو کے نماز پڑھی تھی
اور کسی روز ایک بندہ ضعیف و مسکین و مظلوم کی طرف تیرا گذر ہوا جسپر ظلم و ستم ہوتا تھا اوسنے
تجھسے استغاثہ کیا مگر تو نے اوسکی فریاد نہ سنی اور وہ ضرر اوس سے دفع نہ کیا - بعد اسکے ایک تازیانہ
اوسپر مارا کہ تمام قبر اوسکی آگ سے بھر گئی - اور وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین کسی

ایک قصر بلند و محکم بنایا جب وہ بن چکا کھانا پکوایا اور توانگرون کی دعوت کی فقیرون کی دعوت نہ کی۔
جو فقیر وہان آنا چاہتا تھا اوسکو منع کرتے اور کہتے تھے کہ یہ کھانا تیرے لیے اور اونکے لیے جو شکل تیری
ہین نہین ہے۔ حق تعالی نے دو فرشتون کو فقیرونکے لباس مین اون کی طرف بھیجا۔ اونسے بھی یہی کہا
گیا۔ پھر خدا نے اون کو حکم دیا کہ توانگرون کے لباس مین جائین۔ جب اسطرح گئے اون کو داخل کیا
اور بعزت و توقیر صدر مجلس مین بٹھایا۔ خدا نے اون دونون فرشتون کو حکم دیا کہ اوس شہر کو مع اہل
شہر زمین مین غرق کر دین۔ اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین جتنے چھوٹے بڑے
تھے سب عصا ہاتھ مین لیکر چلتے تھے کہ راہ چلنے مین تکبر و غرور نہ کرین۔ اور حدیث معتبر مین حضرت امام
محمد باقر سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا وہ جو کام کرتا تھا اوسمین نقصان اوٹھاتا تھا
اوسکے دنیا کے کام بند تھے اور اوسکی زوجہ اوسکو نفقہ دیتی تھی آخر اوسکی زوجہ پاس بھی کوئی چیز باقی نہ رہی
ایک روز وہ دونون گرسنہ ہوے اوس عورت نے کوئی چیز گھر مین نہ پائی سواے ایک سوتی کلاوہ کہ
جسکو خود اوس نے کاتا تھا۔ وہی کلاوہ اپنے شوہر کو دیکر کہا اب اسکے سوا میرے پاس کوئی چیز
نہین اسکو لیجا کر فروخت کر اور ہمارے لیے کھانا مول لا کہ کھائین۔ جب اوسکو بازار مین لیگیا دیکھا خریدار
اوٹھ گئے اور بازار بند ہو گیا ہے۔ عابد نے کہا اس دریا کے کنارے جا کر وضو کرون اور نہا کر اپنے گھر چلون جب
دریا کے کنارے آیا وہان ایک صیاد کو دیکھا کہ دریا سے جال نکال چکا تھا اور جال مین سواے ایک مچھلی کے
اور کچھ نہ تھا۔ وہ مچھلی بھی خراب و زبون اور مدت تک جال مین رہنے کے سبب گندیدہ ہو گئی تھی۔ عابد نے
صیاد سے کہا اس مچھلی کو فروخت کرین اسکے عوض یہ کلاوہ تجھکو دیتا ہون کہ تیرے جال کے کام آئے
عابد نے کلاوہ دیکر مچھلی لی اور اپنے گھر آیا۔ جو حال گذرا تھا وہ سب اپنی زوجہ سے بیان کیا۔ جب
اوسنے مچھلی کا شکم چاک کیا ایک مروارید کلان اوسمین سے نکلا۔ اپنے شوہر کو بلا کر وہ مروارید دکھایا
عابد وہ موتی لیکر بازار مین گیا اور اٹھائیس ہزار درہم کو بیچا جب وہ مال اپنے گھر مین لا کر رکھا ایک
سائل دروازے پر آیا اور کہا اے اہل خانہ مسکین کو کچھ تصدق دو کہ خدا تمپر رحم کرے۔ عابد نے
کہا اندر آ۔ جب اندر آیا اون دو تھیلون مین سے ایک تھیلا اوسکو دیا۔ اوسکی زوجہ نے کہا
سبحان اللہ کیا سخی تو نے نصف تونگری زائل کر دی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہی سائل پھر آیا اور در
دروازہ کھٹکھٹایا عابد نے کہا اندر آ جب وہ سائل اندر آیا جہان پہلے وہ تھیلا رکھا تھا وہین رکھ دیا
اور عابد سے کہا تو اسکو کھا اور صرف کر تجھے گوارا ہو۔ مین فرشتہ ہون اور خدا نے مجھکو اسلیے بھیجا تھا
کہ تیرا امتحان لون کہ تو شکر نعمت کسطرح ادا کرتا ہے۔ پس خدا نے تیرے شکر کو پسند کیا۔ اور بسند معتبر منقول ہے

کہ حمران نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا آپ کی دولت حق کب ظاہر ہوگی۔ فرمایا اے حمران تو بھی دولت و
برادر و آشنا رکھتا ہے اونکے حالات سے اپنے اہل زمان کا حال دریافت کرسکتا ہے۔ یہ زمانہ وہ
نہین ہے جسمین امام برحق خروج کرسکے بدرستیکہ زمانۂ سابق مین ایک عالم تھا اور اوسکا ایک فرزند تھا
جو تحصیل علم پر راغب تھا اور اپنے باپ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھتا تھا۔ ایک شخص جو اوس عالم کے ہمسایہ مین
رہتا تھا وہ اکثر اوس عالم کے پاس آتا اور مسائل پوچھتا اور اوس سے علم حاصل کرتا تھا جب اوس
عالم کی وفات کا وقت آیا اپنے فرزند کو بلایا اور کہا تو نے تحصیل علم مین رغبت نہ کی اور کوئی مسئلہ مجھسے
نہ پوچھا مگر جو شخص میرے ہمسایہ مین رہتا ہے وہ میرے پاس آتا اور مسائل پوچھتا اور میرا علم اخذ کرتا
تھا۔ اگر تجھے کسی وقت میرے علم کی احتیاج ہو اوسکے پاس جانا پھر اوسکا نشان بتایا اور اوس سے
آگاہ کیا۔ بعد اسکے وہ عالم برحمت خدا واصل ہوا۔ اوس عہد مین جو بادشاہ تھا اوسنے ایک خواب دیکھا
اور اوسکی تعبیر کے لیئے اوس عالم کو دریافت کیا۔ لوگون نے کہا اوسنے رحلت کی۔ پوچھا اوسکا کوئی
فرزند ہے۔ کہا ہان ایک فرزند اوسکا ہے۔ بادشاہ نے اوسکو طلب کیا۔ جب بادشاہ کا ملازم اوسکے
بلانے کو آیا۔ کہا واللہ مین نہین جانتا کہ بادشاہ نے مجھے کس لیئے بلایا ہے۔ مین کچھ علم بھی نہین رکھتا
اگر مجھسے کوئی سوال کریگا مین رسوا ہونگا اوسوقت اپنے باپ کی وصیت اوسکو یاد آئی اور اوس شخص
پاس گیا جسنے اوسکے باپ سے علم حاصل کیا تھا۔ اور کہا مجھکو بادشاہ نے طلب کیا ہے مگر مین نہین
جانتا کسلیئے بلایا ہے میرے باپ نے مجھسے کہا تھا کہ اگر کسی علم کی احتیاج ہو تیرے پاس آؤن۔ اوس نے
کہا جس کام کے لیئے بادشاہ نے تجھے طلب کیا ہے مین اوسکو جانتا ہون اور اس شرط پر تجھکو آگاہ
کرتا ہون کہ جو کچھ بادشاہ تجھکو دے اوسکو درمیان میرے اور اپنے تقسیم کر۔ اوسنے قبول کیا۔ اسکو پھر قسم دی اور
اس بارہ مین ایک نوشتہ لیا تا کہ وہ اپنی شرط پر وفا کرے۔ بعد اسکے بیان کیا کہ بادشاہ نے ایک خواب دیکھا
ہے اور تجھکو اسلیئے طلب کیا ہے کہ تجھسے سوال کرے کہ یہ زمانہ کون زمانہ ہے۔ تو اسکا جواب دینا کہ زمانہ گرگ ہے
جب وہ بادشاہ کی مجلس مین داخل ہوا بادشاہ نے پوچھا مین نے تجھکو کس لیئے طلب کیا ہے جواب دیا
اسلیئے کہ جو خواب تو نے دیکھا ہے وہ مجھسے دریافت کرے اور سوال کرے کہ یہ زمانہ کون زمانہ ہے۔ بادشاہ نے کہا تو نے
راست کہا اب بیان کر کہ یہ زمانہ کون زمانہ ہے۔ کہا یہ زمانۂ گرگ ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسکو انعام عطا کرین
وہ انعام لیکر اپنے گھر آیا مگر اپنی شرط پر وفا نہ کی اور اوس شخص کو حصہ نہ دیا بلکہ دل مین یہ خیال کیا کہ
شاید اس مال کے ختم ہونے سے پہلے میری قضا آئے یا پھر اوس سے کوئی چیز دریافت کرنے کی احتیاج
نہو۔ ایک مدت کے بعد پھر بادشاہ نے خواب دیکھا اور اوسکو طلب کیا اوسوقت اپنا عہد وفا نہ کرنے سے

پشیمان ہوا اور خیال کیا کہ مین کچھ علم نہین رکھتا جو بادشاہ پاس جاؤن اور اوس عالم کے پاس بھی جا کر
سوال نہین کر سکتا اسلیئے کہ اوسکے عہد کو وفا نہین کیا۔ اب بہتر یہ ہے کہ اوسکے پاس جاؤن اور عذر
کرون اور قسم کھاؤن کہ اس مرتبہ اپنے عہد پر قائم رہونگا شاید وہ مجکو تعلیم کرے۔ پھر اوس عالم پاس
آیا اور کہا جو امر مجسے صادر ہونا تھا وہ صادر ہوچکا مین نے تیرے عہد پر وفا نہ کی جو کچھ مجھکو ملا تھا
وہ خرچ ہوگیا اب کچھ باقی نہین ہے اور پھر مجھکو تیرے علم کی احتیاج ہے تجھکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ مجھکو محروم
نکر اب عہد کرتا اور قسم کھاتا ہون کہ اس مرتبہ جو کچھ ملیگا درمیان تیرے اور اپنے اوسکو تقسیم کرونگا۔ بادشاہ
نے پھر مجھے طلب کیا ہے اور مین نہین جانتا کہ کسلیئے بلایا ہے اور کیا سوال کرنا چاہتا ہے۔ اوس عالم نے
کہا اسلیئے بلایا ہے کہ اوسنے پھر ایک خواب دیکھا ہے اور تجھسے دریافت کرنا چاہتا ہے کہ یہ زمانہ کون ہے تو
بیان کرنا کہ یہ زمانہ گوسفند ہے۔ جب بادشاہ کی مجلس مین آیا بادشاہ نے پوچھا مین نے تجھکو کسلیئے طلب کیا ہے۔
کہا تو نے ایک خواب دیکھا ہے اور یہ دریافت کرنا چاہتا ہے کہ یہ زمانہ کون زمانہ ہے۔ بادشاہ نے فرمایا تو نے درست کہا
اب بیان کر کہ یہ زمانہ کون ہے۔ کہا زمانہ گوسفند ہے۔ بادشاہ نے خلعت و انعام کثیر اوسکو عطا کیا۔ جب اپنے
گھر آیا متردد ہوا کہ اوس عالم سے اپنا وعدہ وفا کرے یا مکر و حیلہ اوسکا حصہ نہ دے پھر بعد غور و تامل کے تجویز
کیا کہ شاید مین پھر اوسکا محتاج نہون اور عزم مصمم کیا کہ اوسکے ساتھ فریب کرے اور وعدہ وفا نکرے۔ ایک
مدت کے بعد بادشاہ نے پھر خواب دیکھا اور اوسکو طلب کیا۔ اوسوقت اپنے مکر و فریب سے بہت
نادم و پشیمان ہوا اور کہا باوجود دو مرتبہ بیوفائی و مکر و فریب کرنے کے پھر کیونکر اوس عالم پاس جاؤن اور
مین خود علم نہین رکھتا جو بادشاہ کو جواب دون آخر اوسکی رائے اس امر پر قرار پائی کہ اوس عالم پاس
جائے جب اوسکے پاس گیا اوسکو خدا کی قسم دی اور التماس کیا کہ پھر اوسکو تعلیم کرے اور کہا کہ اس مرتبہ تیرے
عہد پر قائم رہونگا اور مکر و فریب نکرونگا۔ اب مجھپر رحم کر اور مجھکو اس حال مین نہ چھوڑ دے۔ اوس عالم نے
اس بارہ مین پھر عہد و پیمان اور نوشتہ اوس سے لیا اور کہا بادشاہ نے اسلیئے تجھکو طلب کیا ہے کہ
اوسنے ایک خواب دیکھا ہے اور تجھسے سوال کرنا چاہتا ہے کہ یہ زمانہ کون زمانہ ہے تو اوسکے جواب مین
بیان کر کہ یہ زمانہ ترازو ہے۔ جب بادشاہ کی مجلس مین پہونچا۔ بادشاہ نے پوچھا مین نے تجھکو کسلیئے طلب
کیا ہے۔ کہا تو نے ایک خواب دیکھا ہے اور مجھسے دریافت کرنا چاہتا ہے کہ یہ کون زمانہ ہے۔ بادشاہ نے
کہا تیرا قول راست ہے اب بیان کر کہ یہ زمانہ کون ہے۔ کہا یہ زمانہ ترازو ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکے
صلہ مین بہت سا مال اوسکو دیں۔ اوسنے وہ مال لیا اور عالم کے سامنے لا کر رکھدیا اور کہا یہ تمام مال
مجھکو بادشاہ نے دیا ہے تیرے پاس لایا ہون کہ تو میرے اور اپنے درمیان تقسیم کرے۔ اوس عالم نے

چونکہ پہلے گرگ کا زمانہ تھا اس لیئے تو بھی ایک گرگ تھا اور پہلی مرتبہ تو نے یہ ارادہ مصمم کیا کہ وعدہ وفا کرے۔ دوسرا زمانہ گوسفند کا زمانہ تھا۔ گوسفند کسی کام کا ارادہ کرتی ہے مگر پھر نہین کر سکتی اسلیئے تو نے بھی وعدہ وفا کرنے کا ارادہ کیا مگر وفا نہ کیا۔ یہ زمانہ ترازو کا زمانہ ہے۔ ترازو کا کام حق کا ادا کرنا ہے اس لیئے تو نے بھی اپنے عہد پر وفا کی تو یہ مال لیجا مجھے اسکی حاجت نہین۔ مؤلف فرماتے ہین گویا حضرت کی غرض اسکے بیان کرنے سے یہ تھی کہ یہ قصہ ہر زمانے کے حالات کے مطابق ہے یعنے جب تو دیکھتا ہے کہ تیرے دوست و آشنا تجھسے مکر و فریب کرتے ہین پھر امام انکے عہد و پیمان کی اعتماد پر تو کیونکر مخالفون پر خروج کرے۔ جب وہ زمانہ آئیگا کہ لوگ اپنے عہد و پیمان پر وفا کرین اور خدا کو اسکا علم حاصل ہوگا کہ وہ اپنے عہد پر امام سے وفا کرینگے۔ اوسوقت امام کو ظہور و خروج کا حکم دیگا۔ حقتعالی اہل زمان کو توفیق نیک دے اور یہ عطیہ عظمی نصیب کرے بحمد وآلہ الطاہرین۔ اور بسند موثق حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین کسی نے چالیس برس خدا کی عبادت کی بعد اسکے درگاہ خدا مین قربانی لیکیا تاکہ معلوم ہو کہ اوسکی عبادت خدا کی درگاہ مین قبول ہوئی یا نہین۔ پس اوسکی قربانی مقبول نہوئی اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ گناہ و تقصیر میری ہے اور میری زشتی اعمال کے سبب میری عبادت قبول نہین ہوئی حقتعالی نے اوسپر وحی نازل فرمائی کہ یہ اپنی مذمت جو تو نے کی چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک بادشاہ تھا اوسنے ایک شہر تعمیر کیا کہ خوبی دھج مین کوئی شہر اوسکے مانند نہ تھا۔ پھر لوگون کی ضیافت کی اور اونکے لیئے کھانا پکوایا اور کسیکو دروازہ شہر پر مقرر کرکے کہا جو شخص باہر نکلے اوس سے دریافت کرے کہ اس شہر مین کونسا عیب ہے۔ کسی نے اوس شہر کا کوئی عیب بیان نہ کیا مگر تین عابدون نے جو عبا ہائے گندہ پہنے تھے۔ اونھون نے کہا ہم اس شہر مین دو عیب دیکھتے ہین۔ ایک یہ کہ آخر خراب ہوگا۔ دوسرا یہ کہ اسکا مالک ہلاک ہوگا بادشاہ نے اونسے پوچھا تم کوئی ایسا گھر جانتے ہو جسمین یہ عیوب نہون۔ کہا ہان وہ خانہ آخرت ہے جو کبھی خراب نہین ہوتا اور اوسکا مالک کبھی نہین مرتا۔ اونکی نصیحت نے بادشاہ مین اثر کیا پس طلب آخرت مین بادشاہی ترک کی اور اونکا رفیق ہوا۔ ایک مدت تک اونکے ساتھ عبادت کرتا رہا۔ پھر اونسے جدا ہو چلا۔ اون لوگون نے پوچھا کیا ہم کوئی بدی یا کوئی خلاف امر صادر ہوا جو ہم سے مفارقت کرتے ہو۔ کہا نہین مگر تم مجھے پہچانتے ہو اور میری عزت و توقیر کرتے ہو۔ مین ایسا ہونا چاہتا ہون اونکی رفاقت اختیار کرون جو مجھکو نہ جانتا ہو۔ اور بسند حسن حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ زمانِ سابق مین ایک بادشاہ جو کمی فرزند عبادت کی طرف راغب ہوتے تھے۔ کئی جوان بادشاہون کی اولاد سے دنیا کو ترک کرکے عبادت الٰہی مین

مشغول تھے۔ اور اطراف زمین مین گردش وسیاحت کرتے تھے کہ دنیا اور اہل دنیا یعنی مخلوقات خدا
کے حالات سے عبرت حاصل کرین۔ ایک قبر کہنہ کی طرف اونکا گذر ہوا جو سر راہ واقع تھی اور ہوا نے بہت سی
خاک اوس پر جمع کی تھی۔ سوا اے علامت قبر کے اور کوئی چیز اوس قبر سے باقی نہین رہی تھی۔ سب باہم مشورہ کیا
اور کہا آؤ دعا کرین کہ حق تعالیٰ اس صاحب قبر کو ہمارے لئے زندہ کرے تاکہ اوس سے دریافت کرین کہ مرگ
کا مزا کیسا ہوتا ہے۔ بعد اسکے دعا کی اور کہا اے پروردگار ہمارے تو ہمارا خداوند ہے اور سوا اے
تیرے دوسرا کوئی خدا نہین۔ تو تمام چیزون کا پیدا کرنے والا ہے۔ تو وہ دائم ہے جس کے لئے فنا نہین ہے
تو کسی چیز سے غافل نہین رہتا۔ تو وہ زندہ ہے جسکو کبھی موت نہین۔ ہر روز تیری تدبیر و تقدیر جداگانہ
ہے۔ تو تمام چیزون کو جانتا ہے بغیر اسکے کہ کوئی تجھکو تعلیم دے۔ اس مردہ کو اپنی قدرت سے ہمارے لئے زندہ کردے
پس اوس قبر سے ایک شخص باہر نکلا جسکے سر و ریش کے بال سفید ہو گئے تھے۔ ترسان و ہراسان خاک اپنے سر سے
جھاڑتا تھا۔ آنکھین اوسکی آسمان کی طرف کھلی تھین۔ پھر کسی نے پوچھا تم میری قبر پر کیون کھڑے ہو۔ کہا ہمنے
تجھکو اسلئے بلایا ہے کہ دریافت کرین کہ تو نے مزہ مرگ کا کیسا پایا۔ کہا نناوے برس سے اس قبر مین ساکن
ہون اور اب تک الم و شدت مرگ مجھسے زائل نہین ہوئی۔ اور تلخی مرگ میری حلق سے نہین گئی۔ پوچھا تو
جس روز رحلت کی تیرے ریش و سر کے بال اسیطرح سفید تھے۔ کہا نہین۔ مگر جب مین نے یہ صدا سنی
کہ قبر سے باہر آ اور میرے استخوان بوسیدہ ایک دوسرے سے متصل ہوئے اور مین زندہ ہوا قیامت
قائم ہونے کی دہشت و خوف سے میری بال سفید ہو گئے اور میری آنکھین اسطرح کھلی رہ گئین۔ اور بسند
موثق حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا جسکے فرزند نہوتا تھا۔ پس
خدا نے ایک فرزند اوسکو عطا فرمایا۔ اوسنے خواب مین دیکھا کہ وہ فرزند دولہا بنتے وقت مر جائیگا۔ جب
اوسکی شادی کی رات آئی اوسنے ایک پیر ضعیف کو دیکھا اوسپر رحم کیا اور اوسکو بلا کر کھانا کھلایا۔ اوس
مرد پیر نے کہا تو نے مجھکو زندہ کیا خدا تجھے زندہ کرے۔ اوسکے باپ نے رات کو خواب مین دیکھا کہ اپنے فرزند سے
دریافت کر کہ اوس نے شب عروسی کیا کام کیا ہے۔ جب اوس سے پوچھا اوسنے بیان کیا کہ یہ کام مینے کیا تھا
پھر دوبارہ اوسنے خواب مین دیکھا کہ کوئی اوس سے کہتا ہے کہ خدا نے اوس مرد پیر پر احسان کرنے کے سبب
تیرے فرزند کو زندہ رکھا۔ اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد پیر ضعیف
تھا جو خدا کی عبادت کرتا تھا۔ ایک روز عبادت و نماز مین مشغول تھا۔ ناگاہ دیکھا کہ دو طفل ایک مرغ
کو پکڑے اوسکے پر اوکھیڑ رہے ہین۔ وہ پھر اپنی عبادت مین مشغول ہو گیا اور انکو اس کام سے منع نکیا
پس حق تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس پیر بندے کو غرق کرلے۔ زمین نے اوسکو غرق کرلیا اور

وہ قیامت تک اسیطرح زمین مین غرق ہوتا چلاجائیگا - اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا ہی کہ
حق تعالی نے دو فرشتون کو ایک شہر کی طرف بھیجا تاکہ اہل شہر کو ہلاک کرین - فرشتون نے اہل
شہر کے درمیان ایک شخص کی آواز سنی جو شب تاریک مین استادہ ہے اور خدا کی عبادت کرتا ہی اور
اوسکی درگاہ مین تضرع وزاری کر رہا ہی - ایک فرشتہ نے دوسرے فرشتہ سے کہا - ہم اس شخص کے بارہ مین
جو تضرع وزاری کر رہا ہی خدا کی درگاہ مین التماس کرین - شاید خدا اوسکو یا اوسکے اہل شہر کو اوسکی برکت
سے بخش دے - اوسنے جواب دیا کہ خدا نے جو حکم دیا ہی اوسکی تعمیل کرنا چاہیے اور ہمپر لازم نہین کہ اس بارہ مین
خدا سے التماس کرین - وہ فرشتہ تنہا اپنے مقام پر گیا اور اوس شخص کا حال عرض کیا مگر حق تعالی نے اوسکی
طرف التفات نکی اور جس فرشتہ نے معاودت نہین کی تھی اوسکو حکم دیا کہ اوس تضرع کرنے والے کو
اہل شہر کے ساتھ ہلاک کر - میرا غضب واجب ولازم ہوا ہی اس لیے کہ اوسنے کبھی اپنا چہرہ متغیر نکیا جبکہ
دوسرونکی معصیت دیکھتا تھا اور میرے گناہون کے سبب غضبناک نہین ہوا - پھر اوس فرشتہ پر جسنے معاودت
کی تھی غضب نازل کیا اور اوسکو کسی جزیرہ مین ڈالدیا - وہ فرشتہ اسوقت تک اوسی جزیرہ مین
مغضوب حق تعالی ہی - اور بسند صحیح حضرت امام رضاؑ سے منقول ہی کہ بنی اسرائیل مین جو عابد کہ عبادت
کرتا تھا اوسکو عابد نہین کہتے تھے مگر جو شخص کہ عبادت مین سعی و مبالغہ کرنے سے پہلے دس برس تک
خاموشی اختیار کرتا تھا اوسکو عابد کہتے تھے - دوسری روایت مین منقول ہی کہ بنی اسرائیل مین جب
کسی عابد کی عبادت درجہ کمال کو پہونچتی تھی وہ لوگون کی حاجت روائی مین ساعی ہوتا تھا اور جو اوس
اونکی اصلاح کے باعث ہین اونمین اہتمام کرتا تھا - اور بسند معتبر حضرت علی بن الحسین علیہما السلام
سے منقول ہے کہ ایک شخص اہل کشتی کے ساتھ کشتی مین سوار ہوا - وہ کشتی ٹوٹ گئی اور تمام اہل
کشتی غرق ہو گئے سوا اوس شخص کی زوجہ کے جو ایک تختہ پر بیٹھے بیٹھے کسی جزیرہ دریائی مین پہونچی
اوس جزیرہ مین ایک شخص فاسق و راہزن تھا اور زنا و فسق سے باز نہین آتا تھا - جب اوسنے وہ عورت
دیکھی پوچھا تو انسان ہی یا جن - کہا مین انسان ہون - پھر اوس سے کوئی بات نہ پوچھی اور اوس سے
لپٹ کر بہیئت مجامعت بیٹھا جب اوسکے ساتھ عمل قبیح کرنا چاہا دیکھا وہ عورت مضطرب ہی اور
کانپتی ہی - پوچھا کیون اضطراب کرتی ہی - اوسنے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا اپنے خدا سے ڈرتی ہون
پوچھا کبھی تونے یہ کام کیا ہی - کہا خدا کی عزت و جلال کی قسم ہی کہ مین نے کبھی زنا نہین کیا - اوسنے کہا حالانکہ
تونے کبھی ایسا کام نہین کیا پھر بھی خدا سے اسطرح ڈرتی ہی باوجودیکہ تو بے اختیار ہی اور مین جبر تجھسے یہ کام
کرنا چاہتا ہون پس مین خدا سے ڈرنے اور خائف ہونے کا تجھسے زیادہ سزاوار ہون - یہ کہکر اوٹھا اور

وہ عمل قبیح ترک کیا ۔ پھر اوس عورت سے بات نکی اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا ۔ اپنے اعمال سے پشیمان
تھا اور ارادہ کیا تھا کہ توبہ کرے ۔ اثناے راہ مین ایک راہب سے ملاقات ہوئی اور باہم رفیق ہوگئے جب
تھوڑی راہ طے کی دھوپ بہت تیز ہوئی ۔ راہب نے اوس جوان سے کہا دھوپ بہت تیز ہے خدا سے دعا کر
کہ ہمارے لیئے ایک ابر بھیجے اور وہ ہم پر سایہ کرے ۔ جوان نے کہا خدا کی درگاہ مین کوئی عمل نیک کار خیر
مین نے نہین کیا ہے اور جرأت نہین کر سکتا کہ خدا سے کوئی حاجت طلب کرون ۔ راہب نے کہا مین دعا
کرتا ہون تو آمین کہہ ۔ جب ایسا کیا تھوڑی دیر کے بعد ایک ابر اونکے بالاے سر آیا اونکے سایہ مین راہ طے
کرتے تھے ۔ جب بہت راہ طے کی ان دونون کی راہین علیحدہ ہوئین ۔ وہ جوان ایک راہ گیا اور وہ راہب
دوسری راہ مگر وہ ابر اوس جوان کے ساتھ آیا اور وہ راہب دھوپ مین رہا ۔ اوسوقت راہب نے کہا
اے جوان تو مجھ سے بہتر تھا ۔ تیری دعا مستجاب ہوئی اور میری دعا مستجاب نہوئی ۔ بیان کر تونے کیا کام کیا جسکے
سبب اس کرامت کا مستحق ہوا جوان نے اپنا قصہ بیان کیا ۔ راہب نے کہا تونے خدا کے خوف سے اوسکی
معصیت ترک کی ہے ۔ اسلیئے خدا نے تیرے گناہان گذشتہ بخشدیئے اب سعی کر کہ اسکے بعد تیرے اعمال خوب
و بہتر رہین ۔ اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک بادشاہ تھا اوس
بادشاہ کا ایک قاضی اور اوس قاضی کا ایک بھائی تھا جو بصدق و صلاح معروف و مشہور تھا اور
قاضی کا بھائی ایک زوجہ رکھتا تھا جو پیغمبرون کی اولاد سے تھی ۔ بادشاہ کو ایک شخص کی تلاش تھی کہ کسی
کام کے لیئے روانہ کرے ۔ قاضی سے کہا کہ کسی شخص معتمد و معتبر کو تجویز کر کہ اوس کام کے انجام دینے کو
روانہ کرون ۔ قاضی نے کہا مین اپنے بھائی سے زیادہ کسی کو معتمد اور معتبر نہین جانتا ۔ پھر اپنے بھائی کو
طلب کیا اور اوس کام کے انجام دینے کو کہا ۔ اوسنے انکار کیا اور کہا مین اپنی زوجہ کو تنہا نہین چھوڑ سکتا
جب قاضی نے بہت اصرار اور مبالغہ کیا ۔ مضطرب ہوا اور کہا مجھے کسی چیز سے تعلق اور کسی کا خیال مثل
اپنی زوجہ کے نہین ہے اور نہایت درجہ میری خاطر اوس سے متعلق ہے ۔ پس مین اوسکے بارہ مین تجھے اپنا خلیفہ
مقرر کرتا ہون ۔ جب تک کہ مین مراجعت نہ کرون تو اوسکے امور کو انجام دے اور اوسکے کامون کا خیال
رکھ ۔ قاضی نے قبول کیا اور قاضی کا بھائی شہر سے روانہ ہوا مگر وہ عورت اپنے شوہر کے سفر کرنے سے
رضامند نہ تھی ۔ قاضی نے بھائی کی وصیت کے مطابق اکثر اوس عورت پاس آتا اور اوسکی حاجتین
دریافت کرتا اور اوسکے کامون کو انجام دیتا تھا ۔ تا اینکہ اوس عورت کی محبت اوس پر غالب ہوئی اور
اوس سے زنا کرنے کی خواہش کی ۔ اوس عورت نے انکار کیا ۔ قاضی نے قسم کھائی کہ اگر تو قبول نکریگی
مین بادشاہ سے کہونگا کہ اس عورت نے زنا کیا ہے جواب دیا جو تجھے منظور ہو وہ کر مین اپنی عفت و عصمت سے

ہاتھ نہ آوے تھا اوتنگی۔ جب قاضی اوسکے راضی ہونے سے مایوس ہوا بخوف رسوائی بادشاہ پاس گیا اور
کہا میرے بھائی کی زوجہ نے زنا کیا ہے اور یہ امر میرے نزدیک ثابت ہو چکا ہے۔ بادشاہ نے کہا اوسکو
سنگسار کرو۔ قاضی پھر اوس عورت پاس آیا اور کہا بادشاہ نے مجھکو تیرے سنگسار کرنیکا حکم دیا
ہے اگر میری خواہش قبول کرتی ہے تجھکو چھوڑ دونگا ورنہ سنگسار کرتا ہون۔ اوسنے کہا مین تیری خواہش
قبول نہین کرتی ہے تجھے جو منظور ہو وہ کر۔ قاضی نے اہل شہر کو اس حال کی اطلاع دی اور اوس عورت
کو صحرا مین لیجا کر ایک گڑہے مین بٹھایا اور سنگسار کیا۔ جب یقین ہوا کہ اوسکی روح اوسکے جسم سے مفارقت
کر گئی شہر کی طرف پھر آیا۔ مگر اوس عورت مین رمقے جان باقی تھی۔ جب رات ہوئی اوس عورت نے حرکت
کی اور گڑہے سے باہر آکر اپنے منہ کے بل گھسٹتی کشان کشان ایک دَیر پاس پہونچی اور اوس دَیر کے دروازہ
پر سو رہی جب صبح ہوئی اور دَیرانی نے دروازہ کھولا اوس عورت کو دیکھ کر اوسکا حال پوچھا۔ اوسنے اپنا قصہ
بیان کیا۔ دیرانی کو رحم آیا اور اوسکو اپنے دَیر مین لیگیا۔ دیرانی کا ایک فرزند خُرد سال تھا اور سوا اوسکے اور
کوئی فرزند نہ تھا مگر دولت و جمعیت اوسکے پاس بہت تھی۔ دیرانی نے عورت کا علاج کیا اور اوسکے تمام زخم اچھے
ہو گئے۔ اوسوقت اپنا فرزند اوسکو دیا کہ اوسکی تربیت کرے۔ اوس دیرانی کا ایک غلام تھا جو اوسکی خدمتگاری مین
مصروف رہتا تھا۔ ایک مدت کے بعد وہ غلام اوس عورت پر عاشق ہوا اوس سے لپٹا اور کہا اگر میری مقاربت
پر راضی نہوگی مین تیرے قتل مین کوشش کرونگا۔ اوس عورت نے کہا تجھکو جو کرنا ہو وہ کر مجھسے یہ کام
ہرگز ہرگز نہوگا۔ اوس غلام نے دیرانی کے فرزند کو قتل کیا اور دیرانی پاس آکر کہا تو نے اس زن زناکار کو
بلا کر اپنا فرزند اسکے سپرد کیا آخر اوسنے تیرے فرزند کو قتل کیا۔ دیرانی اوس عورت پاس آیا اور کہا ایسا کام
تو نے کیوں کیا باوجودیکہ مین نے تیرے ساتھ نیکی کی تھی۔ اوسنے اپنا قصہ بیان کیا۔ دیرانی نے کہا اب میرا
دل قبول نہین کرتا کہ تو اس دَیر مین رہے یہان سے نکل جا پھر بیس درہم خرچ کے لیے دیکر وقت شب اوسکو
دیر سے نکال دیا اور کہا کہ ان درہمون کو اپنا زاد راہ قرار دے بعد اسکے خدا تیرا کارساز ہے۔ وہ عورت تمام
شب راہ چلتی رہی تا اینکہ صبح کو ایک قصبہ مین پہونچی۔ وہان دیکھا ایک شخص کو سولی پر لٹکائے ہین
مگر وہ ابھی زندہ ہے۔ اوسکا حال پوچھا۔ لوگون نے کہا بیس درہم کا قرضدار ہے اور ہمارا یہ قاعدہ ہے کہ جو کوئی
بیس درہم کا قرضدار ہو اوسکو سولی پر لٹکا دیتے ہین اور جبتک ادا نہ کرے اوسکو سولی سے نہین اوتارتے۔
اوس عورت نے وہی بیس درہم دیکر اوس شخص کو خلاص کرا دیا۔ اوس شخص نے اوس عورت سے کہا مجھپر
کوئی شخص مثل تیرے حق نعمت نہین رکھتا اسلیے کہ تو نے مجھکو ہلاک ہونے سے نجات دی اب تو جہان جائیگی
مین خدمت مین رہونگا۔ وہان سے وہ دونون ہمراہ چلے اور ایک دریا کے کنارے پہونچے۔ اوس [illegible]

کنارے چند کشتیاں تھیں لوگ جمع تھے اور چاہتے تھے کہ اون کشتیون پر سوار ہوں - اوس مرد نے اوس
عورت سے کہا تو یہان توقف کر مین جاتا ہون اور اہل کشتی کی مزدوری کرتا ہون کہ طعام اونسے لیکر تیرے
واسطے لاؤن - وہ شخص اہل کشتی پاس آیا اور پوچھا تمھاری کشتی مین کس قسم کا مال و متاع ہے کہا ہر قسم کا
مال و متاع اور جواہر وغیرہ اور تمام چیزین ہین اور یہ دوسری کشتی خالی ہے ہم خود اسمین سوار ہوتے ہین
پوچھا تمھارے مال و متاع کی قیمت کسقدر ہے - کہا قیمت اوسکی بہت ہے اور ہم اوسکا حساب نہین جانتے اوس
شخص نے کہا میرے پاس ایک ایسی چیز ہے جو تمھاری کشتی کے تمام مال و متاع سے بہتر ہے - پوچھا وہ کیا چیز
ہے - کہا ایک کنیز ایسی حسینہ و جمیلہ ہے کہ تم نے کبھی نہ دیکھی ہوگی - کہا اوسے فروخت کریگا - جواب دیا ہان
فروخت کرتا ہون مگر اس شرط پر کہ تم مین سے ایک شخص جائے اور اوسکو دیکھکر اوسکا حال تم سے بیان کرے
اوسوقت تم اوسکو خرید کرو لیکن وہ کنیز یہ حال نہ جانے - اوسکی قیمت مجھکو دو جب مین یہان سے
چلا جاؤن اوسکو اپنے تصرف مین لاؤ - اہل کشتی نے یہ امر قبول کیا اور کسیکو بھیجا وہ اوسکو دیکھ آیا
اور بیان کیا کہ مین نے ایسی کنیز کبھی نہین دیکھی - اوس شخص نے بقیمت دس ہزار درہم اوس عورت
کو فروخت کیا اور قیمت لیکر روانہ ہوا - جب وہ نظرون سے غائب ہوا اہل کشتی اوس عورت پاس آئے
اور کہا یہان سے اوٹھ اور ہمارے ساتھ کشتی مین چل - پوچھا کیون - کہا تجھے تیرے آقا سے خرید کیا ہے
اوس عورت نے کہا وہ شخص میرا آقا نہ تھا - اہل کشتی نے کہا اگر تو نہ چلیگی ہم جبر تجھے لیجائینگے - وہ عورت
ناچار اوٹھی اور اونکے ساتھ دریا کے کنارے آئی جب کشتیون کے نزدیک پہونچی اون مین کوئی شخص
ایک دوسرے سے مطمئن نہ تھا - اس سبب سے جس کشتی مین کہ مال و متاع تھا اوس عورت کو اوسمین
سوار کیا اور سب دوسری کشتی مین گئے - وہ کشتیان روانہ ہوئین جب درمیان دریا پہونچین -
خدا نے ہوا کو حکم دیا - ہوا نے اوس کشتی کو جسپر وہ لوگ سوار تھے مع اہل کشتی غرق کر دیا اور اوس عورت
کی کشتی نے مع مال و متاع نجات پائی اور ہوا نے اوسکو کسی جزیرہ مین پہونچا دیا - وہ عورت کشتی کو
باندھکر کشتی سے اوتری جب اوس جزیرہ مین گردش کی اور دیکھا کہ وہ مقام بہت اچھا ہے اور آب شیرین
اور درختان میوہ دار بھی وہان ہین ارادہ کیا کہ اوسی جزیرہ مین رہون یہ میوے کھاؤن اور یہ پانی پیون
اور خدا کی عبادت مین مصروف رہون جب تک کہ میری موت آئے - حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے کسی پیغمبر پر
جو اوس عہد مین تھا وحی نازل فرمائی کہ اوس بادشاہ پاس جاؤ اور کہو میرے بندون سے ایک بندہ فلان
جزیرہ مین ہے تو اور تیری اہل مملکت سب اوسکے پاس جائین اور اپنے گناہون کا اوسکے سامنے اقرار کرین
اور اوس سے التماس کرین کہ اونکے گناہون سے درگذر کرے کہ مین بھی اونکے گناہون کو عفو کرونگا

پیغمبر نے بادشاہ کو یہ پیغام پہونچایا۔ بادشاہ اپنے اہل مملکت کے ساتھ اوس جزیرہ کی طرف آیا وہان سوائے
اوس عورت کے اور کسی کو نہ دیکھا۔ پس وہ بادشاہ اوس عورت پاس آیا اور کہا اس قاضی نے میرے پاس
آکر بیان کیا کہ اسکے بھائی کی زوجہ نے زنا کیا ہے۔ مین نے اوسکے سنگسار کرنے کا حکم دیا مگر کسی گواہ نے
میرے روبرو گواہی نہین دی مین ڈرتا ہون کہ اسکے سبب فعل حرام مجھسے سرزد ہوا ہو مین چاہتا ہون
کہ تو میرے لیئے استغفار کرے۔ اوس عورت نے کہا بیٹھ جا خدا تیرے گناہ عفو کرے۔ پھر اوسکا شوہر آیا مگر
اوسکو نہ پہچانا اور کہا میری ایک زوجہ نہایت صالحہ اور عفیفہ تھی۔ مین نے شہر سے سفر کیا اور وہ میرے
سفر کرنے سے راضی نہ تھی۔ سفر کرنے کے وقت مین نے اوسکی سفارش اپنے بھائی سے کی تھی مگر جب مین نے
مراجعت کی اور اوسکا حال پوچھا میرے بھائی نے کہا اوسنے زنا کیا تھا اسلیئے اوسکو سنگسار کیا۔ مین
ڈرتا ہون کہ اوسکے حق مین کوئی تقصیر مجھسے سرزد ہوئی ہو تو خدا سے دعا کر کہ میرے گناہ بخش دے
عورت نے کہا بیٹھ جا خدا تیرے گناہ بخشدے۔ اور اوسکو بادشاہ کے پہلو مین بٹھایا۔ پھر قاضی آیا
اور کہا میرے بھائی کی ایک زوجہ تھی مین اوسپر عاشق ہوا اور اوس سے زنا کرنے کی خواہش کی مگر اوسنے
قبول نکیا۔ مین بادشاہ پاس گیا اور اوسپر زنا کی تہمت بدروغ قائم کی اور بعد اسکے سنگسار کیا
میرے لیئے استغفار کر۔ عورت نے کہا بیٹھ جا خدا تیرا گناہ عفو کرے پھر اپنے شوہر کی طرف منہ پھیر
کر کہا۔ اپنے بھائی کا کلام سنا پھر دیرانی نے آکر اپنا قصہ بیان کیا اور کہا مین نے وقت شب اوس عورت
کو در سے نکال دیا تھا ڈرتا ہون مبادا کسی درندہ نے اوسکو کھا لیا ہو اور وہ میری تقصیر کے سبب ہلاک
ہوئی ہو۔ عورت نے کہا بیٹھ جا خدا تجھکو بخشدے پھر غلام آیا اور اپنا قصہ بیان کیا۔ عورت نے دیرانی
سے کہا اس غلام کا بیان سن اور غلام سے کہا خدا تجھکو بخشدے۔ پھر وہ شخص آیا جسکو سولی پر لٹکایا
تھا اور اپنا قصہ بیان کیا اوس عورت نے کہا خدا تجھکو ہرگز نہ بخشے۔ اسلیئے کہ اوسنے نیکی کے عوض بغیر
کسی سبب کے بدی کی تھی۔ پھر اوس زن عابدہ و عفیفہ نے اپنے شوہر کیطرف منہ پھیرا اور کہا مین تیری زوجہ
ہون۔ اور جو کچھ تو نے سنا یہ میرا قصہ تھا اب مجھکو شوہر کی احتیاج نہین مین چاہتی ہون کہ یہ کشتی جو مال
و متاع سے بھری ہوئی ہے اسکو تو لیجا اور مجھکو اس جزیرہ مین چھوڑ دے کہ خدا کی عبادت کرون۔ تو نے دیکھا کہ
مردون کے ہاتھ سے مجھکو کیا کیا رنج و الم پہونچے ہین۔ اوسکے شوہر نے اوسکو وہین چھوڑا اور اوس کشتی کو
مع مال و متاع اپنے تصرف مین لایا۔ بعد اسکے بادشاہ اور تمام اہل مملکت نے وہان سے مراجعت کی
ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل
مین ایک شخص تھا جسکا کام یہ تھا کہ مردون کی قبرین کھودتا اور انکا کفن چرا لاتا۔ ایک شخص اوسکے

اوسکے ہمسایہ میں بیمار ہوا اور ڈرا کہ مبادا وہ کفن دزد اوسکا کفن بھی چورائے۔ اوسکو بلایا اور پوچھا میں
حق ہمسائگی کو تیری نسبت کسطرح ادا کرتا تھا۔ کہا تو میرا ہمسایہ نیک تھا اوسنے کہا میں تجھسے ایک حاجت
رکھتا ہون۔ کہا بیان کر کہ تیری حاجت برآوردہ ہے۔ اوس بیمار نے دو کفن اوسکے سامنے رکھے اور کہا ان میں سے
جو تجھکو پسند ہو اپنے لیے اوٹھالے اور دوسرا میری لیے چھوڑ دے اور جب مجھکو کفن پہنا کر دفن کریں میری قبر کھود اور
میری لاش عریان نکر۔ کفن دزد نے انکار کیا مگر جب بیمار نے بہت مبالغہ و اصرار کیا تب اوسنے جو کفن عمدہ
تھا وہ اوٹھا لیا۔ جب وہ شخص مرگیا اور اوسکو کفن پہنا کر دفن کر دیا۔ کفن دزد نے اپنے دل میں کہا
کہ یہ شخص مردہ کیا جانے گا کہ میں نے اوسکا کفن چورایا کہ نہیں۔ پھر آکر اوسکی قبر کھود دی۔ ناگاہ ایک
آواز سنی کہ کوئی اوسکو منع کرتا ہے کہ یہ کام نکر۔ اوس آواز سے ڈرا اور کفن چھوڑکر باہر آیا۔ بعد اسکے
اپنے فرزندون سے پوچھا میں تمھارے لیے کیسا باپ تھا۔ جواب دیا بہت نیک و خوب۔ کہا میں تم سے ایک حاجت
رکھتا ہون اور چاہتا ہون کہ میری حاجت برلاؤ۔ پوچھا کیا ہے بیان کر کہ ہم مطابق تیری کہنے کے عمل کرین
کہا چاہتا ہون کہ جب میں رحلت کرون مجھکو آگ میں جلاؤ اور بعد جلانے کے میرے استخوان کوٹ کر
خاکستر کرو اور جبکہ باد تند چلے اوس خاکستر کو نصف جانب صحرا اور نصف جانب دریا اوڑا دو۔ اون
لوگون نے کہا ہم ایسا ہی کرینگے جب وہ شخص مرگیا اوسکے فرزندون نے اوسکی وصیت کے مطابق عمل کیا
اوسوقت خدا نے صحرا کو حکم دیا کہ اسکی خاکستر جسقدر تجھپر ہے جمع کر اور دریا کو حکم دیا کہ جو تجھ میں ہے اوسکو
بھی جمع کر بعد اسکے اوس شخص کو زندہ کیا جب وہ زندہ ہو کر کھڑا ہوا اوس سے پوچھا کون امر اس وصیت کو
کرنیکا باعث ہوا۔ عرض کی تیری عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ تیری خوف سے میں نے ایسا کیا
حق تعالی نے فرمایا چونکہ میرے خوف سے تو نے ایسا کیا پس میں تجھسے مخاصمہ کرنے والون کو راضی کرونگا
اور تیری خوف کو ایمن سے بدل دونگا اور تیری گناہ عفو کرونگا۔ بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول
ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک زن زناکار تھی جس نے بہت سے جوانان بنی اسرائیل کو اپنا مفتون و
شیدا کیا تھا۔ ایکروز کسی شخص نے کہا اگر فلان عابد مشہور اسکو دیکھیگا ضرور فریفتہ ہوگا۔ اوس عورت
نے جب یہ کلام سنا کہا واللہ میں اپنے گھر نجاؤنگی جب تک اوسکو گمراہ نکرونگی۔ عابد کے گھر آئی دروازہ
کھٹکھٹایا اور کہا اے عابد آج کی رات مجھکو پناہ دے کہ تیری گھر میں یہ رات بسر کرون۔ عابد نے انکار کیا۔ اوس
عورت نے کہا چند جوانان بنی اسرائیل مجھسے زنا کا ارادہ رکھتے ہیں اونسے بھاگکر یہان آئی ہون اگر تو
دروازہ نکھولیگا وہ لوگ یہان پہنچینگے اور مجھکو رسوا کرینگے۔ عابد نے جب یہ بات سنی دروازہ کھول دیا۔ وہ
عورت گھر میں داخل ہوئی اور اپنا لباس اوتارا۔ عابد نے جب اوسکے حسن و جمال کو دیکھا عنان اختیار اوسکی

ہاتھ سے جاتی رہی اور اوسوقت خبردار ہوا جبکہ اپنا ہاتھ اوس عورت کی بدن پر پایا۔ اوسی وقت متنبہ اور
ہوشیار ہوکر ہاتھ اوسپر سے اوٹھا لیا۔ ایک دیگ چولھے پر تھی اور اوسکے نیچے آگ روشن ہو رہی تھی۔
وہ عابد وہان گیا اور اپنا ہاتھ دیگ کے نیچے رکھ دیا۔ اوس عورت نے پوچھا یہ کیا کرتا ہی۔ کہا اس ہاتھ کو
آتش دنیا سے جلاتا ہون شاید آتش عقبی سے نجات پاؤن۔ وہ عورت دوڑی اور بنی اسرائیل سے
کہا کہ عابد کی جلد خبر لو ورنہ وہ اپنا ہاتھ جلا دیگا۔ بنی اسرائیل عابد کی طرف دوڑے مگر اوسوقت پہونچے کہ اوسکا
تمام ہاتھ جل گیا تھا۔ اور بسند معتبر حضرت صادق ع سے منقول ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا جو
عورتون سے دور رہتا تھا اور بہ سبب اسکے شیطان کی شر سے محفوظ تھا۔ کسی رات ایک عورت
اوسکی مہمان ہوئی اسوجہ سے اوسکا دل شیطان کے وسوسون سے بہر گیا۔ مگر جب شیطان کا وسوسہ
غالب ہوتا اپنی ایک اونگلی شل کوئلہ کے آگ کے پاس لیجاتا تاکہ آتش جہنم کو یاد کرے پس آتش جہنم کو یاد کرنے
سے وسوسۂ شیطانی دل سے دور کرکے اپنی شہوت کے شعلہ کو بجھاتا۔ صبح تک اسی حال مین رہا جب
صبح ہوئی اوس عورت سے کہا جلد یہان سے باہر جا تو اس رات میرے لیے بری مہمان تھی۔ اور
دوسری حدیث معتبر مین منقول ہے کہ حضرت صادق ع کی خدمت مین کسی نے ایک شخص کی عبادت
اور دینداری کی تعریف و توصیف کی۔ حضرت نے پوچھا اوسکی عقل کیسی ہی عرض کی مین اسکو نہین جانتا
فرمایا آدمی کو اوسکی عقل کے مطابق ثواب ملتا ہی بدرستیکہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا۔ اور وہ
کسی جزیرہ مین خدا کی عبادت کرتا تھا وہ جزیرہ نہایت سبز و شاداب تھا۔ آب شیرین کی چشمے اور
درخت اوسمین بہت تھے۔ ایک روز کسی فرشتہ کا گذر اوس عابد کی طرف ہوا۔ اوسکی عبادت اوس
فرشتہ کو بہت پسند آئی۔ اوسنے دعا کی کہ خداوندا اس اپنے بندے کا ثواب مجھکو دکہا جب خدا نے اوس عابد کا
ثواب اوسکو دکہایا۔ فرشتہ کو اوس عبادت کے مقابل وہ ثواب کم معلوم ہوا حق تعالی نے اوس فرشتہ کو حکم
کہ اوس عابد پاس جا اور اوسکی مصاحبت کر۔ وہ فرشتہ انسان کی صورت بنکر اوسکے پاس آیا۔ عابد نے
پوچھا تو کون ہی کہا مین بھی ایک مرد عابد ہون اس مقام کا وصف اور تیری عبادت کی تعریف سنکر
یہان آیا ہون۔ کہ تیرے ساتھ خدا کی عبادت کرون۔ عابد اوسدن تمام روز اوسکے ساتھ رہا جب دوسرا دن
ہوا فرشتہ نے کہا تیرا مقام نہایت دلکشا ہی اور سوائے عبادت کی اور کسی کام کی رونق نہین۔ عابد نے کہا
یہ مقام ایک عیب رکھتا ہی۔ فرشتہ نے پوچھا وہ عیب کیا ہی۔ کہا وہ عیب یہ ہی کہ ہمارے پروردگار کا کوئی
گدھا نہین ہی جسے یہان چرائیں اور یہ گہانس ضایع نہو۔ فرشتہ نے کہا خدا کو گدھے کی کیا احتیاج ہی
اگر اوسکا گدھا ہوتا یہ گہانس ضایع نجاتی۔ خدا نے اس فرشتہ پر وحی نازل فرمائی کہ مین نے اس عابد کو

ثواب اسکی عقل کے مطابق عطا کیا ہے - اور بسند حسن حفص بن البختری سے منقول ہے وہ کہتا تھا
کہ مین ایک مدت تک حج کو نگیا جب حضرت صادق کی خدمت مین حاضر ہوا فرمایا تو کسلیے بہت دنونکے
بعد حج کو آیا - مین نے عرض کی آپپر فدا ہون مین ایک شخص کا ضامن و کفیل ہوا - اوسنے اپنا عہد
وفا نکیا اور وہ مال ندیا اسلیے مجھسے مطالبہ کیا - اور مین اسیوجہ سے حج کو نہ آسکا - فرمایا تجھے ضامن ہونے
سے کیا واسطہ ہے کیا تو نہین جانتا کہ زمانے گذشتہ کو ضامن ہونے نے ہلاک کیا - پھر اسکے فرمایا ایک
جماعت نے گناہ بہت سے کئے اور اوسپر گناہون سے نہایت خائف و ترسان تھے - ایک دوسری جماعت نے
اگر اونسے کہا کہ تمھارے گناہ ہمارے ذمہ ہین - حق تعالی نے اس ضامن جماعت پر عذاب نازل کیا
اور فرمایا کہ وہ لوگ مجھسے ڈرے اور تمنے مجھپر جرأت کی - اور بسند معتبر ابو حمزہ ثمالی رض سے منقول ہے
کہ زمان گذشتہ مین ایک شخص پیغمبرون کی اولاد سے تھا - مال کثیر اوسکے پاس جمع تھا اور اوس
مال کو ضعیفون اور مسکینون اور محتاجون کیلئے صرف کرتا تھا جب اوسنے رحلت کی اوسکی زوجہ نے بھی اوس
مال کو اسیطرح صرف کیا جیسا کہ وہ خود صرف کرتا تھا - تھوڑے دنون مین وہ مال تمام ہوگیا اوس شخص
کا ایک فرزند تھا جب وہ بڑا ہوا جس شخص کی طرف گذر کرتا تھا وہ اوسکے باپ پر رحمت بھیجتا تھا اور
دعا کرتا تھا کہ خدا اسکو جزائے بہشتی و نیک کردار کرے - وہ طفل اپنی مان پاس آیا اور کہا میرے باپ
کا کیا طریقہ تھا - مین جس شخص کیطرف گذر کرتا ہون وہ میرے باپ پر رحمت بھیجتا ہے اور میرے لیئے دعا کرتا
ہے اوسکی مان نے کہا تیرا باپ مرد شائستہ تھا اور بہت مال رکھتا تھا - اپنے مال کو راہ خدا مین خرچ
کرتا تھا حاجتمندون اور ضعفا و مساکین کو بہت کچھ دیتا تھا جب اوسنے رحلت کی مین نے بھی
وہی طریقہ جاری رکھا مگر وہ مال بہت جلد ختم ہوگیا - اوس طفل نے کہا اے مادر اسکا سبب یہ ہے
کہ میرا باپ جو خرچ کرتا تھا اوسکا ثواب اوسکو ملتا تھا اور تونے خلاف شرع کیا اور عذاب کی مستحق
ہوئی - یہ جواب فرزند کیلئے کہا اسلیئے کہ میرا باپ اپنا مال دیتا تھا اور تونے دوسرے کا مال دیا مان
نے کہا اے فرزند تونے سچ کہا مگر مین یہ گمان نہین رکھتی تھی کہ تو میرے ساتھ سختگیری کریگا اور مجھے حلال
و معاف نکریگا - اوس طفل نے کہا مین نے تجھے حلال و معاف کیا - اب کوئی چیز تیرے پاس باقی ہے
جسکو مین اپنا سرمایہ کرون اور خدا کے فضل کا طالب ہون شاید حقتعالی ہر حال مین وسعت عطا
کرے - اوسکی مان نے کہا سو درہم میرے پاس موجود ہین - اوس طفل نے کہا اگر خدا کو منظور ہے تو اسی تھوڑے
مین برکت دیتا ہے اگرچہ وہ مال بہت کم ہو پس وہ سو درہم اونکو لیکر روزی خدا کی طلب کو نکلا ایک
مردہ کی طرف اوسکا گذر ہوا جو سر راہ پڑا تھا مگر اوسکا چہرہ نہایت خوبصورت اور صلاح و نیکی کے آثار اوسکے

ظاہر ہو۔ اوسنے جب یہ حال دیکھا اپنے دل سے کہا کونسی تجارت اس سے بہتر ہے کہ مین اس مردہ کی
تغسیل وکفن دیکر اوسپر نماز پڑھون اور دفن کرون۔ پس اوس طفل نے اسّی درہم اوسکی تجہیز و تکفین
مین خرچ کئے۔ بیش درہم جو اوسکے پاس باقی رہے اونکو لیکر فضل و رحمت خدا کی طلب مین دیار اپنے سے روانہ
ہوا تا اینکہ ایک شخص سے ملاقات ہوئی اوسنے پوچھا ای بندۂ خدا تو کہان جاتا ہے۔ کہا مین خدا کی
فضل و رحمت و روزی کی طلب مین جاتا ہون۔ پوچھا کتنا سرمایہ تیرے پاس ہے۔ کہا بیس درہم اوس شخص
نے کہا تیرا جو مطلب ہے اوسکے لیے بیش درہم کیا نفع دے سکتے ہین۔ اوس جوان نے کہا اگر خدا کو منظور ہوتا
ہے تو تھوڑے مین برکت دیتا ہے اگرچہ وہ مال بہت کم ہو۔ کہا تو نے سچ کہا۔ اگر مین تجھکو کسی امر کی ہدایت
کرون تو مجھکو اپنا شریک کریگا اور جو نفع تجھکو حاصل ہو اوسکا نصف مجھکو دیگا۔ اوس جوان نے قبول
کیا۔ اوس شخص نے کہا تو اسی راہ سے آگے چلا جا ایک گھر تجھکو ملیگا اوس گھر کے باشندے تیری دعوت کرینگے تو قبول کر
اور اونکا مہمان ہو جب تو گھر مین جائیگا اور بیٹھے گا ایک خادم تیرے لیے کھانا لائیگا اوسکے ساتھ ایک گربہ سیاہ
ہوگی۔ تو اوس خادم سے خواہش کر کہ گربہ میرے ہاتھ فروخت کر وہ انکار کریگا مگر تو اصرار و مبالغہ
کر آخر وہ کہیگا کہ مین یہ بیش درہم کے عوض بیچتا ہون۔ تو یہ بیس درہم اوسکو دیکر اوس گربہ کو اوس
سے خریدلے۔ پھر اوس گربہ کو ذبح کر اور اوسکے سر کو آگ مین جلادے اور اوس گربہ کے مغز کو لیکر فلان
شہر کی طرف جا۔ وہان کا بادشاہ نابینا ہو گیا ہے۔ تو سب سے بیان کر کہ مین بادشاہ کا معالجہ کرتا ہون
اور تو اس امر سے خوف نہ کر کہ اوس بادشاہ نے جماعت کثیر کو قتل کیا ہے اور سولی پر لٹکایا ہے اسلیے کہ
وہ سب اوسکی آنکھ کے معالجہ کو آئے تھے جب عاجز ہوے اور علاج نہ کر سکے اونکو بادشاہ نے قتل
کیا مگر تو مطلق خوف و اندیشہ نہ کر اور کہہ کہ مین علاج کرتا ہون اور جو کچھ تجھکو منظور ہو اس علاج کے عوض
مین روز اول بادشاہ سے شرط کرلے۔ روز اول ایک سلائی اوس مغز گربہ سے مثل سرمہ بادشاہ کی آنکھ
مین لگا اثر نفع ظاہر ہوگا اگر تجھ سے زیادہ دینا کی خواہش کرے تو قبول نہ کر۔ دوسرے دن بھی ایک سلائی
اوس مغز گربہ کی لگا دے اگر زیادہ کی خواہش کرے قبول نہ کر تیسرے دن بھی اسیطرح کر۔ وہ جوان
وہان سے آگے گیا اور اوس جماعت کا مہمان ہوا وہ گربہ بیش درہم کے عوض خریدی اور اوس شہر مین داخل
ہو کر کہا مین بادشاہ کا علاج کرونگا۔ پس روز اول ایک سلائی اوس مغز گربہ کی بادشاہ کی آنکھ مین
لگائی اثر نفع ظاہر ہوا دوسرے روز کسیقدر بینائی حاصل ہوئی تیسرے روز بالکل بینا ہو گیا اور اوسکی
آنکھین مثل اول ہو گئین۔ بادشاہ نے کہا تیرا بہت حق مجھپر ہے گویا تو نے پھر بادشاہی مجھکو دی
اسکے عوض مین اپنی دختر سے تیرا نکاح کرتا ہون۔ اوس جوان نے کہا میری ایک مان ہے اور مین اوس سے

جدا نہیں رہ سکتا۔ بادشاہ نے کہا میری دختر سے نکاح کر اور جب تک تجھکو منظور ہو میری پاس رہ بعد اسکے
میری دختر کو ہمراہ لیکر اپنے شہر چلا جا۔ اوس جوان نے بادشاہ کی دختر سے عقد کیا اور ایک سال تک نہایت
عزت و شوکت و رفاہیت سے اوس بادشاہ کے ملک میں رہا اور ایک سال کے بعد وہان سے روانہ ہونے
کا ارادہ کیا بادشاہ نے اسپ و شتر و گاو و گوسفند و ظروف و مال و متاع و اسباب و زر نقد وغیرہ سب کچھ
اوسکو دیکر رخصت کیا۔ وہ جوان اپنی زوجہ اور یہ سب مال و اسباب لیکر وہان سے نکلا اور اپنے شہر کیطرف
چلا۔ تا اینکہ اوس جگہ پہونچا جہان اوس شخص سے ملاقات ہوئی تھی۔ دیکھا وہ شخص اوسی جگہ بیٹھا
ہے جب اوس جوان کو دیکھا کہا تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا کسلئے اب تک وفا نہ کیا۔ اوس جوان نے
کہا خطاے گذشتہ معاف کر اب جو کچھ میرے پاس موجود ہے اوسکو باہم تقسیم کر لے۔ پھر جتنا مال و اسباب
اوسکے ہمراہ تھا سب کے دو حصے کئے اور کہا جو حصہ تجھے منظور ہو اپنے لئے اختیار کر اور اب مین نے اپنا
وعدہ وفا کیا یا نہیں۔ اوسنے کہا نہیں۔ پوچھا کسلئے۔ کہا اسلئے کہ تیری زوجہ بھی اون چیزون مین داخل
ہے جنکو اس سفر مین تو نے حاصل کیا ہے اور مین بھی اوس مین شریک ہون۔ جوان نے کہا یہ قول
تیرا درست ہے پس تو تمام مال کو لے اور یہ عورت مجھکو دے۔ کہا مین تیرا مال نہ لونگا۔ ہان اپنا حصہ
اوس عورت مین لونگا۔ وہ جوان آرہ لایا تا کہ اپنی زوجہ کے سر پر رکھکر اوسکے دو حصے کرے اور ایک
حصہ اوس شخص کو دے۔ جب اوس شخص نے یہ حال دیکھا کہا اے جوان تو نے اپنا وعدہ وفا کیا یہ سب
مال اور عورت تیری لئے ہے۔ مین ایک فرشتہ ہون خدا نے مجھکو اسلئے بھیجا تھا کہ تجھکو تیری کار خیر کا عوض
دون یعنے وہ مُردہ جو سر راہ پڑا تھا اور اوسکو تو نے غسل و کفن دیکر دفن کیا تھا۔ اور بسند معتبر حضرت
صادق سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا جو کبھی امور دنیا کی طرف متوجہ نہوا تھا۔ ابلیس
ملعون نے اپنی ناک سے ایک صدا اٹھائی کہ اوسکا تمام لشکر اوسکے پاس جمع ہوا۔ اوسنے کہا تم مین کون
ایسا ہے جو فلان عابد کو جا کر گمراہ کرے۔ ایک نے کہا مین جاتا ہون اور اوسکو گمراہ کرتا ہون۔ پوچھا
کس راہ سے اوسکو فریب دیگا۔ جواب دیا عورتون کی خواہش سے۔ ابلیس نے کہا یہ کام تجھ سے نہو سکیگا
اسلئے کہ اوسنے کبھی عورتون سے معاشرت نہین کی ہے اور اوسکی لذت سے آگاہ نہین۔ دوسرے نے کہا مین
جاتا ہون۔ پوچھا تو کس راہ سے اوسکو فریب دیگا۔ کہا شراب و طعام کی لذت سے۔ ابلیس نے کہا تجھے
بھی یہ کام نہو سکیگا اور اس طریقہ سے اوسکا فریب دینا ممکن نہین۔ تیسرے نے کہا مین جاتا ہون
پوچھا تو کس راہ سے اوسکو فریب دیگا۔ کہا نیکی و عبادت کی راہ سے۔ ابلیس نے کہا تو جا البتہ تو اوسکا
و مصاحب ہو۔ پس وہ شیطان ایک آدمی کی شکل بنکر اوس مکان مین گیا جہان وہ عبادت کرتا تھا

اور اوسکے برابر استادہ ہوکر نماز مین مشغول ہوا۔ عابد سوتا تھا اور یہ کبھی نہ سوتا تھا۔ عابد ہزار کرتا یہ کبھی استراحت بھی نکرتا۔ عابد نے بسبب شکستگی و اخلاص کے اپنی عبادت اوسکی عبادت کے مقابل بہت حقیر تصور کی اور اوسکے پاس جاکر پوچھا کہ ایسی قوت عبادت کی کس چیز سے تجھکو حاصل ہوئی۔ شیطان نے کچھ جواب نہ دیا۔ عابد پھر دوسری مرتبہ اوسکے پاس گیا اور التماس کیا کہ کچھ کلام کرے اور پوچھا کس عمل کے سبب تجھکو یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ شیطان نے کہا اے بندۂ خدا مجھ سے ایک گناہ صادر ہوا مین نے توبہ کی اور جسوقت وہ گناہ مجھکو یاد آتا ہے عبادت کی طاقت مجھ مین آتی ہے۔ عابد نے کہا بیان کر تو نے کونسا گناہ کیا تھا کہ مین بھی وہی گناہ کرون اور پھر اوس سے توبہ کرون شاید یہ قوت عبادت کی جو تجھکو حاصل ہوئی ہے مجھکو بھی حاصل ہو۔ شیطان نے کہا شہر مین جا اور فلان فاحشہ کا گھر دریافت کر پس دو درہم اوسکو دے اور اوسکے ساتھ زنا کر عابد نے کہا دو درہم مین کہانسے لاؤن مین یہ بھی نہین جانتا کہ درہم کیا چیز ہے اور کبھی دنیا کی طرف متوجہ نہین ہوا ہون۔ شیطان نے اپنے پاؤن کے نیچے سے دو درہم نکال کر اوسکو دیے۔ عابد وہی لباس عابدون کا پہنے ہوے شہر مین گیا اور اوس فاحشہ کا گھر دریافت کیا۔ لوگون نے اوسکا گھر بتایا اور خیال کیا کہ یہ عابد اوسکی ہدایت کیلئے آیا ہے جب عابد اوس فاحشہ کے گھر پہونچا دونون درہم اوسکی طرف پھینک دیے اور کہا یہانتک آیا ہون کہ تیرے ساتھ مقاربت کرون۔ وہ عورت گھر مین آئی اور عابد کو گھر مین بلاکر کہا اے شخص تو اس ہیئت سے میرے پاس آیا ہے کہ کوئی شخص اس ہیئت سے نہین آیا اپنا حال مجھسے بیان کر کہ کسلیے اس کام کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ عابد نے جب اپنا قصہ بیان کیا اوسنے کہا توبہ کرنے سے گناہ کا نکرنا زیادہ تر آسان ہے۔ اور یہ ممکن نہین کہ جو شخص توبہ کرنے کا ارادہ کرے اوسکو توبہ کرنا نصیب ہو جس نے تجھکو اس امر پر آمادہ کیا ہے وہ ضرور شیطان ہے۔ اپنی عبادتگاہ کی طرف جا اب تو اوسکو وہان نہ پائیگا۔ عابد وہان سے پھرا اور وہ عورت اوسی رات کو مر گئی۔ جب صبح ہوئی اوسکے گھر کے دروازہ پر لکھا تھا کہ فلان عورت کے جنازہ پر حاضر ہو اسلیے کہ وہ اہل بہشت سے ہے۔ لوگون نے اسمین شک کیا اور اوس شک کی وجہ سے تین دن تک اوسکو دفن نکیا۔ حق تعالی نے کسی پیغمبر پر اور راوی کہتا ہے کہ گویا حضرت نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ جاؤ اور فلان فاحشہ کے جنازہ پر نماز پڑھو مین نے اوسکو بخش دیا اور بہشت کو اوسکے لیے واجب کیا اسلیے کہ اوس نے میرے ایک بندے کو گناہ سے باز رکھا

باب ۳۷ سینتیسوان ۔ بعض بادشاہان روے زمین کے حالات

حق تعالی نے فرمایا ہے اَھُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ اَھْلَکْنٰھُمْ اِنَّھُمْ کَانُوْا مُجْرِمِیْنَ

یعنی آیا بہ سبب دنیا قریش بہتر ہیں یا قوم تبع - اور وہ لوگ جو انسے پیشتر تھے ہم نے اونکو ہلاک کیا بدرستیکہ
وہ لوگ گناہگار تھے - جاننا چاہیے کہ اس بارہ میں اختلاف ہے کہ تبع ایمان لایا تھا یا حالت کفر میں فوت
ہوا - بعضے کہتے ہیں اس آیہ کریمہ سے تبع اور اوسکی قوم مراد ہیں کہ خدا نے اون سب کو ہلاک کیا -
بعضونکا قول ہے کہ تبع ایمان لایا مگر اوسکی قوم کافر رہی اور وہ سب عذاب خدا سے ہلاک ہوے اور
یہی قول زیادہ تر قوی ہے - جیسا کہ بسند معتبر حضرت صادق ع سے منقول ہے کہ تبع نے اوس وخزرج سے
کہا تم یہین رہو یعنے مدینہ منورہ میں - جب تک کہ پیغمبر آخر الزمان ظاہر ہوں اگر میں آنحضرت کی خدمت
سے مشرف ہونگا اونکی خدمت میں حاضر رہونگا اور اون کے ہمراہ رکاب خروج کرونگا - اور عامہ نے
بھی حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ تبع کو دشنام نہ دو اسلیے کہ وہ مسلمان
ہوا ہے - اور کعب الاحبار سے روایت کرتے ہین کہ تبع مرد صالح تھا خدا نے اوسکی قوم کی مذمت کی
ہے اور اوسکی مذمت نہیں کی - اور بسند معتبر حضرت امام رضا ع سے منقول ہے کہ کسی شامی نے حضرت
امیر المومنین سے پوچھا کہ تبع کو کیسلیے تبع کہتے ہین فرمایا اسلیے کہ وہ ابتدا میں اوس بادشاہ کا کاتب و
نویسندہ تھا جو اوسکے پہلے تھا - جب بادشاہ کی جانب سے کوئی نامہ لکھتا تھا اوسکی ابتدا میں لکھتا تھا
بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ خَلَقَ صَیْحًا وَّرِیْحًا یعنے اوس خدا کے نام سے ابتدا کرتا ہوں اور برکت و اعانت چاہتا ہوں
جس نے صیح کو اور ہوا کو پیدا کیا - بادشاہ اوس سے کہتا تھا کہ نامہ کی ابتدا ملک رعد کے نام سے کر - وہ جواب
دیتا تھا کہ میں اپنے خدا کے نام کے سوا اور کسی کے نام سے ابتدا نہ کرونگا اور بعد اسکے جو مطلب تو کہیگا وہ لکھونگا
حق تعالی نے اوس عمل کے عوض میں اوس بادشاہ کی بادشاہی اوسکو عطا کی اور لوگون نے بادشاہی
میں یا دین میں اوسکی متابعت کی اسی لیے اوسکو تبع کہتے تھے - اور حدیث حسن میں اسمعیل بن جابر سے
منقول ہے کہ مکہ و مدینہ کے درمیان میں اپنے رفیق کے ہمراہ تھا - انصار کے بارہ میں گفتگو ہوئی بعضون
نے کہا مختلف قبیلوں سے جمع ہوے ہین - بعضون نے کہا اہل یمن سے ہین - تا اینکہ حضرت صادق ع کی
خدمت میں پہونچے - حضرت ایک درخت کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے - جب ہم لوگ بیٹھے حضرت نے
بہ اعجاز امامت ہمارے سوال کرنے سے پہلے فرمایا کہ تبع عراق کی طرف سے آیا - علما اور فرزندان انبیا اوسکے
ہمراہ تھے جب اوس جنگل میں پہونچا جو قبیلۂ ہذیل کا تھا - ایک گروہ بعض قبیلوں کا اوسکے پاس آیا اور
کہا تو اون اہل شہر کی طرف جاتا ہے جو مدتوں سے خلائق کو دھوکا دیتے ہین اپنے شہر کا حرم نام رکھا ہے اور
گھر بنایا ہے اور اوسکو اپنے پروردگار کا گھر قرار دیا ہے - اور مراد شہر مکہ اور خانہ کعبہ سے تھی - تبع نے
کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو لیکن میں اوسکے مردونکو قتل اور فرزندونکو اسیر کرونگا اور

خراب کرونگا ۔ بمجرد اس کہنے کے اوسکی آنکھیں اوسکے چہرہ پر لٹک آئیں۔ علما اور فرزندان انبیا کو طلب
کیا اور کہا میرے بارہ میں غور کرو اور مجھکو خبر دو کہ کسلیئے یہ بلا مجھپر نازل ہوئی۔ اون سبھون نے اوسکا
سبب بیان کرنے سے انکار کیا جب تبع نے اونکو قسم دی اوسوقت اون لوگون نے کہا۔ بیان کر کہ
تونے اپنے دل میں کیا ارادہ کیا تھا۔ کہا میں نے یہ ارادہ کیا کہ جب مکہ میں پہونچون تو اونکے مردون کو
قتل اور اونکی ذریت کو اسیر اور اونکے گھرون کو خراب و ویران کرون۔ جواب دیا ہم اس بلا نازل ہونے
کا سبب سواے اس ارادہ کے اور کوئی امر تصور نہیں کرتے۔ پوچھا کسلیئے۔ کہا اسلیئے کہ وہ شہر حرم خدا
ہے وہ گھر خانۂ خدا ہے۔ اوس شہر اور اوس گھر کے رہنے والے ابراہیم خلیل کی اولاد ہیں۔ تبع نے کہا
تمنے سچ کہا مگر اب میں کیا تدبیر کرون جو یہ گناہ میرا زائل اور یہ بلا مجھسے دور ہو۔ کہا اب وہ ارادہ کر
جو پہلے ارادہ کے خلاف ہو شاید یہ بلا تجھسے دور ہو جائے۔ اونہوں نے کہا کہ شہر مکہ اور خانۂ کعبہ کی تعظیم اور
اہل مکہ کے ساتھ احسان کا ارادہ کر۔ جب اوسنے یہ ارادہ کیا اوسکی آنکھیں اپنی جگہ پھر آئیں اور
مثل پہلے کے ہو گئیں۔ تبع نے اوس گروہ کو طلب کیا جنہوں نے خانۂ کعبہ کے خراب کرنیکی ترغیب دی
تھی اور اونکو قتل کیا۔ بعد اسکے مکہ میں آیا۔ خانۂ کعبہ کی پوشش بنائی۔ تیس دن تک لوگونکو طعام
دیا۔ ہر روز اہل مکہ کے لیئے ستر اونٹ ذبح کرتا تھا تا اینکہ کاسہاے کلان گوشت سے بھر کر درندون
کے لیئے پہاڑون پر اور وحشیان صحرا کے لیئے علف و دانہ جنگلون میں رکھتے تھے۔ پھر مکہ سے مدینہ کیطرف
آیا۔ اہل یمن کے ایک گروہ کو جو قبیلۂ غسان سے تھے وہان چھوڑا تا کہ حضرت پیغمبر آخر الزمان کے مقدم
شریف کا انتظار کریں۔ انصار اونکی اولاد ہیں۔ اور دوسری روایت کے مطابق خانۂ کعبہ کے لیئے
پوشش چرمی تیار کی اور اوسکو معطر و خوشبو کیا۔ اور دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب
تبع بن حسان مدینہ میں آیا تین سو پچاس یہودیون کو قتل کیا اور شہر مدینہ کو خراب کرنا چاہا اوسوقت
ایک یہودی جسکی عمر دو سو پچاس برس کی تھی اوٹھا اور کہا اے بادشاہ جو شخص تجھ ایسا ہو اوسکو
نہ چاہیے کہ قول باطل کو قبول کرے اپنے غضب کے سبب لوگون کو ہلاک کرے۔ تو اس شہر کو کبھی خراب
نہیں کر سکتا۔ پوچھا کسلیئے کہا اسلیئے کہ فرزندان اسمعیل سے ایک پیغمبر ظاہر ہوگا اور یہان ہجرت کریگا
پس تبع نے اونکے قتل کرنے سے ہاتھ اوٹھایا۔ مکہ میں جا کر کعبہ کو پوشش پہنائی اور لوگونکو کھانا
کھلایا۔ پھر تبع نے کئی شعر پڑھے جنکا مضمون یہ ہے میں احمد کے لیئے گواہی دیتا ہون وہ اوس
خدا کے پیغمبر ہیں جو خلق کا پیدا کرنے والا ہے اگر میری عمر اونکی عمر سے متصل ہوگی ہر آئینہ اونکا وزیر
و دوست و یاور ہونگا۔ اور ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ تبع اول اون پانچ بادشاہون سے

جو تمام زمین کے مالک ہوے اور تمام زمین کی سیر کی اور ہر شہر سے دس دانشمندون اور عالمون کو اپنی
ہمراہ لیتا تھا - تبع اول جب مکہ مین پہونچا چار ہزار عالم اوسکے ہمراہ تھے - اہل مکہ نے اوسکی تعظیم نہ کی
اسلیے اوسپر غضبناک ہوا - اوسکا ایک وزیر تھا جسکو عماریسا کہتے تھے - اس بارہ مین اوس سے مشورہ
کیا اوسنے کہا یہ لوگ جاہل ہین اور خانہ کعبہ کے سبب غرور و تکبر انہین پیدا ہوا ہے - بادشاہ نے
اپنے دل مین ارادہ کیا کہ خانہ کعبہ کو خراب اور اہل مکہ کو قتل کرے - حقتعالی نے اوسکے سر و دماغ پر ایک بیماری
نازل کی - اوسکی آنکھون اور کانون اور بینی و دہان سے آب گندیدہ جاری ہوا - اطبا اوسکے علاج سے عاجز
آئے اور کہا - یہ امر آسمانی ہے ہم اسکا علاج نہین کر سکتے - یہ کہکر متفرق ہو گئے - جب رات ہوئی ایک
عالم وزیر پاس آیا اور پوشیدہ اوس سے کہا کہ اگر بادشاہ مجھ سے راست بیان کرے کہ اوس نے کیا
نیت و ارادہ کیا ہے مین اوسکا علاج کر دونگا - وزیر نے بادشاہ سے اجازت لی اور اوس عالم کو بادشاہ
پاس خلوت مین لیگیا - عالم نے اوس سے پوچھا کہ خانہ کعبہ کے بارہ مین تو نے کچھ نیت بد کی ہے - کہا
ہان - مین نے یہ ارادہ کیا تھا کہ خانہ کعبہ کو خراب اور اہل مکہ کو قتل کرون - عالم نے کہا اس نیت سے
توبہ کر کہ دنیا و آخرت کی خیر و بہتری تجھکو حاصل ہو - تبع نے کہا مین اپنی اوس نیت سے توبہ کرتا ہون
اوسی وقت وہ بلا عافیت سے مبدل ہو گئی - تبع خداوند عالم اور حضرت ابراہیم خلیل پر ایمان لایا
کعبہ کو سات لباس پہنائے اور پہلے جسنے کعبہ کو لباس پہنایا وہ یہی تھا پھر وہان سے روانہ ہو کر
مدینہ کی طرف آیا - اوس وقت موضع مدینہ خالی زمین تھی جس مین ایک چشمۂ آب تھا جب اوس مقام پر
پہونچا چار ہزار عالم جو اوسکے ساتھ تھے اونمین سے چار سو آدمی جدا ہوے کہ اوس مقام مین ساکن ہون
اور بادشاہ پاس آکر کہا ہم اپنے شہرون سے باہر نکلے اور مدت دراز بادشاہ کے ساتھ سیر و سیاحت کرتے
اس جگہ پہونچے اب ہم چاہتے ہین کہ ہمکو اجازت ملے کہ ہم وقت مرگ تک اس مقام مین رہین - وزیر نے
اونسے پوچھا اسمین کیا حکمت و مصلحت ہے جو یہ ارادہ کرتے ہو - کہا اے وزیر آگاہ ہو کہ اس مقام کو حضرت
محمد کے شرف سے شرف حاصل ہوگا جو صاحب قرآن و قبلہ و ختم پیغمبران ہونگے - ولادت اونکی مکہ مین
ہوگی - اور اس جگہ ہجرت فرماوینگے - ہمکو امید ہے کہ ہم یا ہماری اولاد اونکی خدمت سے مشرف ہون
تبع نے جب یہ خبر اونسے سنی ارادہ کیا کہ ایک سال وہان رہے شاید آنحضرت کی ملازمت اوسکو
حاصل ہو - پھر حکم دیا کہ اون عالمون کے لیے چار سو گھر بنائین اور اونمین سے ہر شخص کو اپنی کنیزون سے
ایک کنیز آزاد کر کے دی اور ہر شخص کو مال کثیر بھی عطا کیا - حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ کو
ایک نامہ لکھا اوس نامہ مین اپنا ایمان و اسلام اور حضرت کی امت سے ہونا مرقوم کیا اور [illegible]

کراوسکولئے بارگاہ خدامین شفاعت کرین - اوس نامہ کا عنوان یہ تھا - یہ نامہ تبع اول کا ہے
بنام حضرت محمدؐ بن عبداللہ جو خاتم پیغمبران اور رسول پروردگار عالمیان ہین - یہ نامہ اوس عالم کو
سپرد کیا جس نے کعبہ کے بارہ مین اوسکو نصیحت کی تھی - پھر مدینہ سے روانہ ہوا اور ملک ہند
کی طرف گیا جب غلسان مین پہونچا وہین فوت ہوا - غلسان ہند کے شہرون سے ایک شہر کا نام
ہے تبع کے رحلت اور رسول خداؐ کی ولادت کو درمیان ہزار برس کا فاصلہ تھا جب حضرت رسولؐ خدا
مبعوث ہوے اکثر اہل مدینہ آپ پر ایمان لائے اور تبع کا نامہ ابولیلے کو دیا کہ حضرتؐ کی خدمت مین پہونچا
جب ابولیلی مکہ مین پہونچا حضرتؐ قبیلہ بنی سلیم مین تشریف رکھتے تھے - حضرتؐ کی نظر جب ابولیلی پر
پڑی فرمایا تو ہی ابولیلی ہے - عرض کی ہان - فرمایا تبع اول کا نامہ لایا ہے - ابولیلی حیران و متعجب ہوا
حضرتؐ نے فرمایا وہ نامہ مجھکو دے پھر وہ نامہ لیکر حضرت امیرالمومنینؑ کو دیا اور فرمایا کہ تبع اول کا نامہ
پڑھو - جناب امیرؑ نے اوسکو پڑھا - حضرتؐ نے تین مرتبہ فرمایا ہمارے برادر شائستہ پر مرحبا ہو - بعد
اسکے ابولیلی کو حکم دیا کہ مدینہ کی طرف مراجعت کرے - **مؤلف فرماتے ہین** - تبع کے باقی حالات
بعض ایام جاہلیت کے لوگون کے احوال کے ساتھ ابواب احوال حضرت رسولؐ مین مذکور ہونگے
انشاء اللہ تعالی اور بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ سلمان فارسی رضہ فرماتے تھے ملک فارس
مین ایک بادشاہ تھا جسکو روزبن کہتے تھے وہ بادشاہ جبار و دشمن حق اور ظالم تھا جب اوسنے عہد
سلطنت مین بہت طغیان و فساد کیا حق تعالی نے اوسکو آدھا سیسی کو درد مین مبتلا کیا - وہ
درد اسقدر شدید ہوا کہ اوسکو کھانے پینے سے باز رکھا - فریاد و استغاثہ شروع کیا اور اپنے وزیرون کو
طلب کرکے اس حال کی شکایت کی - جو دوا اوسکو دیگئی نافع نہوئی - بادشاہ کو دوا کی تاثیر سے نا امیدی
حاصل ہوئی - اوسوقت حق تعالی نے ایک پیغمبر کو مبعوث کیا اور اوسپر وحی نازل فرمائی کہ اوس بندہ
جبار پاس طبیبون کی ہیئت و صورت بنکر جاؤ - پہلے اوسکی تعظیم کرو اور بہ نرمی و مدارا اوسکو امیدوار
کرو کہ بہت جلد تجھے شفا حاصل ہوگی بغیر اسکے کہ دوا کھائے یا داغ دیا جائے جب دیکھو کہ تمہاری طرف
متوجہ ہوا اور تمہارا کلام قبول کیا اوسوقت کہو کہ تیرے درد کی دوا خون طفل شیر خوار ہے جسکے ماں باپ
برضا و رغبت بلاجبر و اکراہ اوسکو قتل کرین - اگر اوس خون کے تین قطرے اپنی ناک کے داہنے نتھنے
مین ڈالیگا فوراً تیرا درد زائل ہوگا - پیغمبر نے حکم خدا کے مطابق عمل کیا اور بادشاہ سے وہ دوا بیان کی
بادشاہ نے کہا مین ایسا گمان نہین رکھتا کہ دنیا مین کوئی ماں باپ ایسے ہونگے جو اپنی رضا و رغبت
سے اپنا فرزند قتل کرین - پیغمبر نے فرمایا اگر انعام زیادہ عطا کریگا تیرا مطلب حاصل ہوگا - بادشاہ نے

اطراف مملکت مین قاصدون کو روانہ کیا کہ ایسا طفل لائین۔ تلاش و تفحص بسیار کے بعد دو زن
ومرد پریشان حال اونکو ملے جنکے یہان ایک فرزند اوسی زمانہ مین متولد ہوا تھا۔ وہ دونون اپنی
کثرت احتیاج اور اوس زیادتی مال کے سبب جسکا وعدہ کیا تھا اپنے فرزند کے قتل کرنے پر راضی
ہوے۔ جب اونکو بادشاہ پاس لائے بادشاہ نے طشت نقرہ اور چھری طلب کی۔ اوسکی مان
کہا اپنے فرزند کو اپنے دامن مین لے اور اوسکا باپ ذبح کرے۔ حق تعالی نے اپنی قدرت کاملہ
سے اوس وقت طفل کو گویا کیا اوس نے کہا اے بادشاہ میرے پدر و مادر کو میرے قتل سے
باز رکھ کہ یہ میرے لئے بہت برے ماں باپ ہین۔ اے بادشاہ طفل ضعیف پر جب کوئی ستم
ہوتا ہے اوسکے ماں باپ اوس ظلم و ستم کو اوس سے دفع کرتے ہین۔ مگر میرے مادر و پدر خود
مجھپر ستم کرتے ہین۔ زنہار اس ظلم مین انکی مدد نکر۔ بادشاہ کو خوف عظیم عارض ہوا اور وہ درد اوسکا
جاتا رہا اور اوسکو نیند آگئی۔ خواب مین دیکھا کوئی شخص اوس سے کہتا ہے کہ خداوند بزرگوار نے اوس طفل
کو گویا کیا اور تجھکو اور اوسکے ماں باپ کو اوسکے قتل سے باز رکھا۔ خدا نے اسیلئے درد شقیقہ مین تجھکو
مبتلا کیا تھا کہ تو متنبہ ہو کر ظلم ترک کرے۔ اپنی رعیت سے بہ سیرت نیک سلوک کرے۔ پھر اوسی
خدا نے تجھے صحت عطا فرمائی اور اوس طفل کے گویا کرنے سے تجھکو نصیحت کی۔ بادشاہ بیدار ہوا اور
دیکھا کہ وہ درد بالکل زائل ہوگیا ہے۔ یقین کیا کہ یہ سب امور خدا کی جانب سے تھے۔ پھر اپنی سیرت
بدل دی اور بقیہ عمر بعدالت وداد رعیت سے سلوک کیا۔ ابن بابویہ رحمہ نے بسند معتبر ابو رافع سے روایت
کی ہے کہ جبرئیل حضرت رسالت پناہ کے واسطے ایک کتاب لائے۔ اوس کتاب مین تمام انبیا و
سلاطین گذشتہ کا حال تھا۔ حضرت رسول خدا نے مجملاً اوس کتاب کو بیان فرمایا اور ابن بابویہ نے بھی
اختصار کیا ہے۔ جسقدر اونھون نے بیان کیا تھا اوس مین سے بعض حالات ابواب سابق مین مذکور
ہوے اور جن حالات کا وہان ذکر نہین ہوا اونکا یہان ذکر ہوتا ہے۔ فرمایا کہ جب اشج بن اشجان بادشاہ
ہوا اوسکو کنیس کہتے تھے اوسنے دوسو چھیاسٹھ سال بادشاہی کی۔ جب پچاس برس اوسکی بادشاہی سے
ختم ہوے حضرت عیسی مبعوث ہوے جب وہ بالاے آسمان گئے شمعون بن حمون الصفا کو اپنا خلیفہ
مقرر کیا جب شمعون برحمت ایزدی واصل ہوے حضرت یحیی برسالت مبعوث ہوے۔ اور
اردشیر پسر اشکان بادشاہ ہوا بیالیس برس بادشاہی کی۔ آٹھوین برس اوسکی بادشاہی سے
یہودیون نے حضرت یحیی کو شہید کیا۔ حضرت یحیی نے فرزند شمعون کو اپنا وصی قرار دیا۔ اردشیر کے
بعد اوسکا بیٹا شاپور بادشاہ ہوا۔ تینتیس برس بادشاہی کی تا آنکہ خدا نے اوسکو ہلاک کیا۔

اوس زمانے مین علم و نور و تفصیل حکمت و احکام خدا فرزندان یعقوب پسر شمعون مین تھے۔ اور
حوارئین بیٹے حضرت عیسیٰ کے اصحاب ان کے ہمراہ رہتے تھے۔ اس عہد مین بخت
بادشاہ ہوا۔ ایکسو ستاسی برس بادشاہی کی اور اوسنے حضرت یحییٰ کے خون کے عوض ستر ہزار
آدمیون کو قتل کیا۔ بیت المقدس کو خراب و ویران کر دیا۔ یہود شہرون مین پراگندہ و متفرق ہو گئے
سینتالیس برس جب اوس کی بادشاہی سے گذرے خدا نے اون متفرق شہرون کے رہنے
والون کی طرف جو کہ خوف مرگ سے بھاگے تھے حضرت عزیر کو برسالت بھیجا۔ پھر حضرت عزیر کو
اون کے ہمراہ سو برس تک مردہ رکھا۔ بعد اس کے سب کو زندہ کیا۔ یہ سب ایک لاکھ آدمی
تھے اور یہ سب بخت نصر کے ہاتھ سے ہلاک ہوے۔ بخت نصر کے بعد اوس کا بیٹا مہرویہ بادشاہ
ہوا۔ سولہ برس چھبیس دن بادشاہی کی۔ اوس نے دانیال کو پکڑ کر کنوئین مین قید کیا۔ اون کے
اصحاب کے لیئے کئی خندق کہود کر اون مین آگ روشن کی اور اون کو اوس آگ مین گرا دیا۔ خدا نے
اصحاب اخدود کا ذکر جو قرآن مین فرمایا ہے وہ یہی لوگ ہین۔ بعد اس کے حق تعالیٰ نے حضرت
دانیال کی روح کو قبض کرنا چاہا۔ اون سے فرمایا کہ نور و حکمت الٰہی اپنے فرزند ملیخا کو سپرد کرین اور
اوسکو اپنا خلیفہ قرار دین۔ اوس وقت ہرمز بادشاہ ہوا تینتیس برس تین مہینے چار دن اوسنے
بادشاہی کی۔ اوسکے بعد بہرام نے چھبیس برس بادشاہی کی۔ اس عہد تک ملیخا پسر دانیال دین
و شریعت خدا کے حافظ و نگہبان تھے۔ اون کے اصحاب جو مومن و شیعہ تھے اون کی تصدیق
کرتے تھے مگر اوس زمانے مین اپنا ایمان ظاہر نہین کر سکتے تھے اور یہ قدرت نہ رکھتے تھے
کہ کسی کلمۂ حق کو علانیہ کہین بہرام کے بعد اوسکے فرزند نے بادشاہی کی۔ اوس کے زمانہ مین انبیا
منقطع ہو گئے اور فترت کا زمانہ آیا۔ اوسوقت بھی ملیخا انوار امامت و ہدایت کے حاکم و والی تھے اور اون کے
اصحاب با ایمان اون کے ہمراہ رہتے تھے۔ جب ملیخا کی رحلت کا زمانہ قریب آیا خدا نے خواب مین
اونپر وحی نازل فرمائی کہ نور و حکمت خدا اپنے فرزند انشو کو سپرد کرین اور اوس کو اپنا خلیفہ قرار دین
حضرت عیسیٰ کے زمانے سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ کے زمانے تک چار سو اسی برس
فترت کا زمانہ رہا۔ اوسوقت روے زمین پر دوستان خدا و فرزندان انشو تھے اون مین سے
ایک کے بعد دوسرا ہوتا تھا جسکو کہ حق تعالیٰ چاہتا تھا اوسے وصی کرتا تھا وہ وصی و پیشوا ہوتا تھا
بہرام کے بعد شاپور پسر ہرمز نے بانوے برس بادشاہی کی۔ سب سے پہلے اسی نے تاج بنا کر سر پر
رکھا۔ اس زمانے کے بھی وصی حضرت انشو تھے۔ شاپور کے بعد اوسکا بھائی اردشیر بادشاہ رہا۔

اسکے زمانے مین خدا نے اصحاب کہف و رقیم کو زندہ کیا - اس عہد مین دسیحا پسر اشتو خلیفۂ
خدا تھے - اردشیر کے بعد اوسکے فرزند شاپور نے پچاس برس بادشاہی کی - اس کے زمانے
مین بھی دسیحا دین خدا کے حافظ تھے - شاپور کے بعد اوسکے فرزند یزدجرد نے اکیس برس پانچ
مہینے بیس دن بادشاہی کی - اسکے عہد مین بھی زمین پر خلیفۂ خدا دسیحا تھے - جب خدا نے
چاہا کہ دسیحا کو بہشت کی طرف لیجائے حالتِ خواب مین اونپر وحی نازل فرمائی کہ نور و حکمت و تفصیل
علم و احکام خدا اپنے فرزند نسطورس کو سپرد کرین اور اوسکو اپنا وصی قرار دین - یزدجرد کے بعد بہرام گور
نے چھبیس برس تین مہینے اٹھارہ روز بادشاہی کی - اوسوقت زمین پر خلیفۂ خدا نسطورس
تھے - بہرام کے بعد فیروز بن یزدجرد بن بہرام ستائیس برس بادشاہ رہا - اس عہد مین بھی
زمین پر خلیفۂ خدا نسطورس تھے اور اوسکے زمانے کے اہل ایمان اون کے ساتھ رہتے تھے - جب
حق تعالی نے ارادہ کیا کہ نسطورس کو اپنے جوار رحمت مین طلب کرے حالت خواب مین اونپر وحی
نازل فرمائی کہ علم و نور و حکمت و کتابہاے خدا مرعیدا کو سپرد کردین - فیروز کے بعد فلاس پسر فیروز نے
چار برس بادشاہی کی اس عہد مین بھی خلیفۂ خدا مرعیدا تھے - فلاس کے بعد اوسکے بھائی قباد نے
تینتالیس برس بادشاہی کی - قباد کے بعد اوسکے بھائی جاماسپ نے چھیاسٹھ برس
برس بادشاہی کی - اس زمانے مین بھی حافظ دین خدا مرعیدا تھے - جاماسپ کے بعد کسری بن
قباد چھیالیس برس آٹھ مہینے بادشاہ رہا - دین و شریعت الہی کے حافظ مرعیدا تھے اور اونکے
اصحاب جو مومن و شیعہ تھے اون کے ساتھ رہتے تھے جب حق تعالی نے چاہا کہ مرعیدا عالم قدس کی
طرف رحلت کرین حالت خواب مین اونپر وحی نازل فرمائی کہ نور خدا اور حکمت الہی بحیرا راہب
کو سپرد کرین اور اوس کو اپنا خلیفہ قرار دین - کسری کے بعد اوس کا بیٹا ہرمز بادشاہ ہوا اور [illegible]
برس اوس نے بادشاہی کی - اس زمانے مین دین خدا کے حافظ بحیرا تھے - اور اون کے اصحاب
جو مومن و شیعہ تھے اون کی تصدیق کرتے تھے - ہرمز کے بعد کسری جسکو پرویز کہتے تھے بادشاہ
ہوا - اس عہد مین بھی زمین پر خلیفۂ خدا بحیرا تھے جبکہ حجتہاے الہی کی غیبت کی مدت بہت
طویل ہوئی اور وحی الہی منقطع ہوگئی - خدا کی نعمتون کو حقیر جانا اور غضب الہی کے مستحق ہوے
دین خدا مندرس ہوگیا - نماز ترک کردی - قیامت کا زمانہ قریب آیا - اختلاف مذاہب و ادیان
ظاہر ہوا - تمام خلائق حیرت و ظلمت و جہالت اور راہہاے مختلف اور اہواء پراگندہ اور
راہہاے شبہہ مین مبتلا ہوے - پیغمبرون کے زمانے سے کئی قرن گذر گئے - بعض لوگ

اپنے پیغمبر کے طریقہ پر باقی رہے مگر آخر اونھون نے بھی نعمت خدا کو کفران سے اور طاعت خدا کو
ظلم و عدوان سے بدل دیا۔ پس اُسوقت خدا نے اپنی پیغمبری و رسالت کے لیئے ایک پیغمبر ابراہیمؑ کو
شجرۂ مشرفہ طیبہ سے برگزیدہ کیا جسکو اپنے علم سابق مین تمام قبیلون سے اختیار کیا تھا اور اس سلسلہ
کو پاک نفسون اور طیبون کا محل و قرار اور اپنے برگزیدون کا معدن قرار دیا یعنی حضرت
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو۔ اونکو اپنی پیغمبری سے مخصوص فرمایا اور اپنی رسالت کے
لیئے برگزیدہ کیا۔ اون کے دین سے حق کو ظاہر و آشکار کر دیا۔ تاکہ خدا کا حکم اوس کے بندون
مین جاری فرمائین۔ اور دشمنان خدا سے جہاد کرین۔ تمام انبیاء و اوصیاے گذشتہ کا علم آنحضرت
کی ذات اقدس مین جمع کیا اور اسکے علاوہ قرآن کو زبان عرب مین اون کے لیئے نازل فرمایا جو حق
ظاہر کرنے والا ہے اور باطل کا اوسکی طرف گذر نہین ہو سکتا۔ نہ سامنے سے نہ عقب سے۔ اور
وہ خداوند حکیم کی جانب سے بھیجا گیا ہے اور خدا نے قرآن مین حبر ہاے گذشتہ اور علم آیندہ کو بیان
فرمایا ہے۔ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے اسحق بن ابراہیم طوسی سے روایت کی ہے کہ اوس نے ستانوے
برس کی عمر مین خانۂ یحیی بن منصور مین بیان کیا کہ مین نے ہند مین ایک بادشاہ دیکھا جس کو
سرباپک کہتے تھے۔ یہ بادشاہ ایک شہر مین رہتا تھا جسکا نام صبوح تھا۔ مین نے اوس سے
پوچھا کہ تیری عمر کتنی ہے۔ کہا نو سو پچیس برس کی۔ یہ بادشاہ مسلمان تھا اور کہتا تھا حضرت
رسول خدا نے دس شخصون کو اپنے اصحاب سے میرے پاس بھیجا تھا جن مین سے پانچ شخصون
کے نام یہ ہین۔ حذیفہ بن الیمان۔ عمرو بن العاص۔ اسامہ بن زید۔ ابو موسی اشعری۔ صہیب
رومی ان کے سوا مثل سفینہ وغیرہ اور لوگ بھی تھے۔ مجھکو اسلام کی دعوت کی مین نے قبول
کیا اور مسلمان ہوا اور حضرت کے نامہ کو بوسہ دیا۔ مین نے پوچھا اس حالت ضعف مین نماز
کیونکر پڑھتا ہے۔ کہا خدا فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ بیٹھکر
پڑھتا ہون۔ پوچھا تیری خوراک کیا ہے۔ کہا آب گوشت گندنا کے ساتھ کھاتا ہون۔ پوچھا تجھسے فضلہ بھی
جدا ہوتا ہے کہا تھوڑا سا ایک ہفتہ کے بعد۔ اوسکے دانتونکا حال پوچھا۔ کہا بیس مرتبہ میرے
دانت گرے اور پھر نکلے۔ مین نے اوسکے طویلہ مین ایک چارپایہ دیکھا جو ہاتھی سے بڑا تھا اوسکو
ژندہ پیل کہتے تھے۔ مین نے پوچھا کہ اس جانور سے کیا کام لیتا ہے۔ کہا خدمتگارون کا لباس
اسپر لادکے اور دھوبیون پاس دھونے کو لیجاتے ہین۔ اوسکی مملکت کا طول و عرض سریع
چار برس کی راہ کا تھا۔ جو شہر اوسکا پاے تخت تھا اوسکا طول و عرض پچاس فرسخ مربع کا تھا

اوس شہر کے ہر دروازے پر ایک لاکھ بیس ہزار آدمیون کا لشکر خاصہ رہتا تھا جب کوئی حادثہ
پیش آتا دوسرے لشکر کی مدد کی احتیاج نہ تھی۔ بادشاہ کا محل درمیان شہر تھا۔ وہ کہتا تھا کہ
مین بلاد مغرب سے بیابان عالج کے ریگستان تک پہونچا ہون اور قوم موسی کے شہر یعنی جابلقا
مین گیا ہون اونکے گھرون کے بام ہموار ہین۔ اونکے گندم و جو اور تمام غلہ کے خرمن بیرون شہر
ہین۔ اپنے قوت کی جسقدر ضرورت ہوتی ہے شہر مین لاتے ہین باقی کو بیرون شہر رکھتے ہین۔
اور قبرین اونکے گھرون مین ہین۔ اونکے باغ شہر سے دو فرسخ دور ہین۔ اونمین کوئی زن
و مرد پیر و ضعیف نہین۔ کوئی شخص اون مین تا وقت مرگ بیمار نہین ہوتا۔ اونکے بازار کھلے رہتے
ہین جسکو کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے بازار جاتا ہے اور وہ چیز تول کر اوٹھا لاتا اور اوسکی قیمت وہان
رکھ دیتا ہے باوجودیکہ صاحب مال موجود نہین ہے۔ مسجد مین سب لوگ نماز کے وقت جمع ہوتے
ہین اور نماز کے بعد پھر جاتے ہین۔ خصومت و نزاع اونمین نہین ہے۔ کوئی کلام یاد خدا اور یاد
مرگ کے سوا اپنی زبان سے نہین کہتے۔ مؤلف فرماتے ہین۔ کہ اکثر پیغمبرون کے حالات
کتاب احوال حضرت قائم علیہ السلام مین مذکور ہون گے۔ انشاء اللہ تعالی۔ اور یوزاسف کا
قصہ بھی قصص انبیا مین داخل ہے مگر اسوجہ سے کہ طولانی تھا اور اون کی نبوت بھی حدیث معتبر
سے ثابت نہین اسلئے اس کتاب مین نہین لکھا۔ اور کتاب عین الحیات مین بیان ہوا ہے جو
شخص اوس قصہ کو مطالعہ کرنا چاہے کتاب عین الحیات کو دیکھے

باب اڑتیسوان۔ قصص ہاروت و ماروت

حق تعالے فرماتا ہے۔ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ بیان کرتے ہین کہ
مراد یہ ہے کہ شیاطین لوگون کو وہ سحر تعلیم کرتے تھے جو دو فرشتون پر زمین بابل مین نازل کیا
گیا تھا جنکا نام ہاروت و ماروت تھا۔ وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَۃٌ فَلَا تَکْفُرْ
اور کسی کو سحر نہین سکھاتے تھے تا آنکہ اوس سے کہتے تھے کہ ہم نہین ہین مگر خلائق کے لیے ایک
فتنہ و امتحان پس عمل سحر کے سبب کافر نہ ہو۔ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ پس اون سے
اون چیزون کو سیکھتے تھے جنکے سبب شوہر و زوجہ مین جدائی ڈالتے تھے۔ علی بن ابراہیم اور عیاشی
نے اپنی تفسیرون مین بسند حسن حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ ہر روز و ہر شب
ملائکہ نازل ہوتے تھے کہ شیاطین اہل زمین یعنی فرزندان آدم کے اعمال منضبط کرین اور اونکے اعمال لکھکر
بالاے آسمان لیجاتے تھے۔ اہل آسمان نے اہل زمین کے گناہون سے فریاد کی۔ اسلئے کہ اونکا

فہرست مضمون